نُورٌ عَلیٰ نُورٍ یَھدِی اللّٰہُ لِنُورِہٖ مَن یَّشَاءُ

کتاب شریف و صحیفۂ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع رابع

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جبریل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست جلد چہارم یعنی علم اجمالی کتاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

صفحہ

تمت

نورٌ علیٰ نورٍ یہدی اللہ لنورہٖ من یشاء

کتاب شریف وصحیفۂ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی



عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

رب یسر — بسم الله الرحمن الرحیم — وتمم بالخیر

کتاب الطب والرقی

یہ کتاب ہے بیچ بیان طب کے اور منتروں کے ف طب ساتھ زیر طا کے مشہور ہے اور کہا سیوطی نے کہ طب مثلثة الطاء ہے بمعنے علاج کرنے کے اور طب ساتھ زیر طا کے بمعنے سحر کے بھی آیا ہے اور مطبوب بمعنے مسحور کے اور طب جسمانی ہے اور نفسانی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت اور دفع مرض کے اور نفسانی علاج نفس کا ساتھ ازالہ اخلاق ردیہ مہلکہ کے اور دوائین بھی دو قسم کی ہین جسمیہ طبعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور وہ چیز کہ حکم قرآن مین ہے اور آنحضرت علاج کرتے امت کا ساتھ طبیہ کے بھی اور روحانیہ کے بھی اور رقے جمع رقیہ کی ہے بمعنے افسون کے کہ ہندی مین اسکو منتر کہتے ہین اور رقیہ ساتھ قران اور اسماء الہی کے جائز ہے بالاتفاق اور ماسوا اسکے اگر کلمات ایسے ہون کہ علوم ہون معانی اُنکے اور مخالف نہون دین شریعت کے وہ بھی جائز ہین والا جائز نہین اور جو کچھ کہ اہل عزائم اور تکسیر تعیین مثل حفظ ساعات وغیرہ کے مکروہ و حرام ہے نزدیک اہل دیانت اور تقوی کے کذا قال العلماء شیخ

الفصل الاول

نص پہلی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما انزل الله داء الا انزل له شفاء رواه البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اُتاری اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہے اور پیدا کی اُسکے لیے شفا یعنے علاج و دوا کہ شفا بخشے اُسے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برء باذن الله رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر بیماری کے دوا ہے پس جسوقت کہ پہونچ جاوے دوا بیماری کو اچھا ہوجاتا ہے ساتھ حکم اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے ساتھ ارادہ اسکے کے یہ قید اسلئے لگائی تا کہ کوئی یہ گمان نکرے کہ دوا مستقل ہے شفا مین اور تفسیر اسکی روایت حمیدی مین آئی ہے کہ نہین کوئی بیماری مگر کہ اسکے لئے دوا ہے پس جبکہ بیمار ہوتا ہے کوئی تو بھیجتا ہے اللہ عز و جل ایک فرشتہ کہ اسکے ساتھ پردہ ہوتا ہے پس کرتا ہے وہ اسکو درمیان بیماری اور دوا کے پس جو کچھ کہ دوا پیتا ہے بیمار نہین واقع ہوتی بیماری پر پھر جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ اسکے اچھے ہونیکا حکم کرتا ہے فرشتہ کو ساتھ اُٹھا لینے پردے کے پھر پیتا ہے مریض پس نفع دیتا ہے اسکو اللہ تعالے بسبب اسکے انتہی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ دوا کرنی

مستحب ہے اور یہی مذہب صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہے اور اس میں اشارہ ہے طرف رد اُس شخص کے کہ انکار کرے دوا کرنے کا اور کہے کہ ہر چیز ساتھ قضا و قدر
کے ہے نہیں حاجت دوا کرنے کی اور حجت جمہور کی یہ حدیثیں ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ کہ فاعل اللہ تعالے ہی ہے اور دوا کرنی بھی تقدیر الٰہی سے ہے اور یہ
مانند امر کے ہے ساتھ دعا کے اور قتال کفار کے باوجودیکہ اجل نہیں تاخیر کرتی حاصل یہ کہ رعایت اسباب کے ساتھ دوا وغیرہ کی نہیں منافی ہے توکل کی جیسے
نہیں منافی ہے دفع کرنا بھوک کا ساتھ کھانے کے آنحضرت سید المتوکلین تھے وہ بھی دوا کرتے تھے ع ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الشفاء فی ثلث فی شرطۃ محجم او شربۃ عسل او کیۃ بنار وانا انہی امتی عن الکی رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفا بیچ تین چیزوں کے ہے بیچ لگانے سینگی پچھنے والی کے یا پینے شہد کے یعنے نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ میں ملا ہو
یا بیچ داغنے کے ساتھ آگ کے اور میں منع کرتا ہوں اپنی امت کو داغنے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** محجم ساتھ زیر میم اور جزم ح اور زبر جیم کے سینگی کو
کہتے ہیں اور یہاں مراد وہ لوہا ہے کہ جس سے پچھنے دیتے ہیں یعنے استرہ اور شرط ساتھ زبر شین کے پچھنے لگانے تا خون نکلے پس ترجمہ فی شرطۃ محجم کا یہ ہوا کہ بیچ پچھنے لگانے
کے استرہ سے اور سفر السعادۃ کے مصنف نے لکھا ہے کہ علماء نے کہا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے طرف معالجہ تمام امراض مادے کے اسلئے کہ امراض مادی یا دموی
ہیں یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہیں تو علاج انکا ساتھ نکالنے خون کے ہے اور اگر باقی تین قسمیں ہیں تو علاج انکا ساتھ اسہال کے ہے پس ساتھ
شہد کے تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتھ داغنے کے آگ سے اشارت کی اس حالت پر کہ طبیب معالجہ سے عاجز آویں اسلئے کہ دفع ہوتا ہے داغنے سے خلط باغی کہ
منقطع نہیں ہوتا مادہ اسکا مگر داغنے سے چنانچہ اسلئے کہا ہے کہ آخر الدواء الکی انتہی اور نہی داغنے سے باوجود ہونے اسکے علاج اس سبب سے ہے کہ عرب عظیم الشان
جانتے تھے اسکو اور کہتے تھے کہ وہ قطع کر دیتا ہے مادۂ علت کو یقیناً اور اگر داغیں نہیں تو سبب ہلاک کا ہوتا ہے اور مشہور تھا درمیان انکے کہ آخر الدواء
الکی پس نہی کی اس سے تا شرک خفی میں نہ گرفتار ہوں اور نہی اس سے تنزیہی ہے والا اگر داغے اور امید شفا کی حق سے رکھے تو جائز ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
نہی داغنے سے بیچ موضع خطر و تردد کے ہے یعنے جہاں کہ داغنے میں خوف ہلاک اور سرایت کا ہے اور جزم نہو فائدے کا اور تفصیل کلام کی یہ ہے کہ حدیثیں
بیچ مقدمہ داغنے کے مختلف آئی ہیں بعضی دلالت جواز پر کرتی ہیں اور بعضی نہی پر جیسے یہ حدیث اور او حدیثیں اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ دوست نہیں
رکھتا ہوں میں داغنے کو اور کسیں مدح او ثنا آئی ہے اسکے ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثوں کے علماء نے لکھا ہے کہ فعل دلالت کرتا ہے اصل
جواز پر اور عدم محبت دلالت منع پر نہیں کرتی اور مدح او ثنا اسکی ترک پر دلالت کرتی ہے اور پر اولویت ترک اسکی کے اور نہی محمول ہے اوپر کہ داغنا بطریق
اختیار کے ہو بلا سبب مرض کے یا بیچ دفع مرض کے احتیاج اسکی نہو اور علاج مرض کا ممکن ہو سکتا ہو اور محمول ہے اوپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی اسکا ایک سے سبب
واقع ہونیکے بیچ ورطہ شرک خفی کے ہے اور بعضوں نے کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنے کو بعضے صحابیوں کے تئیں بسبب فساد زخم اور قطع عرق کے تھا اور صحت وہاں
یقینی تھی اور حاصل کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہے مگر بسبب ضرورت کے اور منحصر ہونے علاج کے اسمیں بقول طبیب حاذق کے جائز ہے واللہ اعلم ع ح
وعن جابر قال رمی ابی یوم الاحزاب علی اکحلہ فکواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے
کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کی رگ ہفت اندام پر دن احزاب کے کہ اسکو جنگ خندق بھی کہتے ہیں پس داغ دیا انکو پیغمبر خدا نے یعنے حکم کیا داغنے کا یا اپنے ہاتھ
سے داغا تا خون بند ہو جاوے نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال رمی سعد بن معاذ فی اکحلہ فحسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ بمشقص
ثم ورمت فحسمہ الثانیۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام میں پس داغ دیا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے ہاتھ سے ساتھ پیکان تیر کے پھر سوج گیا ہاتھ انکا پس داغا اسکو دوبارہ نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی
بن کعب طبیبا فقطع منہ عرقا ثم کواہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس

ابی بن کعب کے ایک تیر سبب کے اکحل کی کاٹی تھی سبب انکی رگ پھر داغ دیا ابی کو اس رگ پر نقل کی یہ مسلم نے وعن ابي هريرة انه سمع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول في الحبة السوداء شفاء من كل داء الا السام قال ابن شهاب السام الموت والحبة
السوداء الشونيز متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ اسنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بیچ سیاہ دانہ کے شفا ہے ہر بیماری سے
سوائے سام کے کہا ابن شہاب نے کہ سام موت ہے اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی رحمہ اللہ نے اگرچہ حدیث عام ہے کہ کلونجی میں
شفا ہے ہر بیماری سے ولیکن مخصوص ہے ساتھ اُن امراض کے کہ رطوبت اور بلغم سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے کہ وہ حار یابس ہے پس دفع کرتی ہے اون
امراض کو کہ ضد اسکے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عموم پر محمول ہے اور داخل ہوتی ہے کلونجی ہر دوا میں ساتھ ترکیب کے اور کرمانی نے کہا کہ متعین ہے عموم بدلیل استثناء کے
اور سفر السعادت کے مصنف نے کہا کہ ایک جماعت اکابر سے بیچ تمام امراض کے معالجہ ساتھ کلونجی کے کرتے تھے اور بعضے بیچ تمام امراض کی شہد استعمال
کیا کرتے تھے اور بسبب برکت حسن اعتقاد کے امراض انکے دفع ہوتے تھے وعن ابي سعيد الخدري قال جاء رجل الى النبي
صلى الله عليه وسلم فقال ان اخي استطلق بطنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسقه عسلا فسقاه ثم جاء
فقال سقيته فلم يزده الا استطلاقا فقال له ثلث مرات ثم جاء الرابعة فقال اسقه عسلا فقال لقد سقيته فلم
يزده الا استطلاقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدق الله وكذب بطن اخيك فسقاه فبرأ متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا بھائی میرا چلتا ہے پیٹ اسکا یعنے دست پر دست چلے آتے ہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ پلا اسکو شہد پس پلایا اسکو پھر آیا وہ اور کہا پلایا تھا میں نے اسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اسکو یعنے شہد نے مگر دست آنے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکو تین بار یعنے ہر بار فرماتے تھے کہ پلا اسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پھر وہ آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا میں نے اور پیٹ اور زیادہ چلا پھر آیا
چوتھی بار یعنے اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نے پلا تو اسکو شہد پس اسنے کہ تحقیق میں نے پلایا اسکو پس نہ زیادہ کیا اسکو شہد نے مگر پیٹ چلنا
پھر فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا اللہ نے اور جھوٹا ہے پیٹ بھائی تیرے کا پھر پلایا اسنے بھائی کو شہد پس اچھا ہوگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پلایا اسکو شہد یعنے
ملایا ہوا پانی میں اور حضرت علی سے منقول ہے کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلب کرے اپنی بیوی سے کہ کچھ دیوے اسکو اپنے مہر میں سے پھر خرید کرے اسکا شہد اور پھر اسکے
پانی میں ملا کر پیوے پا دیگا شفا با برکت اور سچ کہا اللہ نے یعنے اس آیت میں فیه شفاء للناس یا یہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہ شہد پیویگا تو اسکے پیٹ کو
آرام ہوگا وہ مراد ہے اور جھوٹا ہے الخ یعنے خطا کی اسنے اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتے ہیں کذب کو جگہ خطا کے جیسے کہ کذب سمعه جھوٹ کہا کان اسکے
نے یعنے خطا کی اور نہ پائی حقیقت اس چیز کی کہ سنی اور جاننا چاہیے کہ لوگوں کو بیچ حکم فرمانے آنحضرت کے ساتھ پینے شہد کے اس مادہ میں توقف و حیرت
ہے یعنے شہد مسہل اور چلانے والا پیٹ کا ہے پس حکم کرنا ساتھ پلانے اسکے کے بیچ دفع پیٹ چلنے کے مخالف مذہب اطبا کے ہوا اسلیے کہ ہر بار کہ شہد پلایا
پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعاے آنحضرت سے اور ظہور معجزہ انکے کے ہو بیچ مادہ خاص کے پس اور دوا کو اسپر قیاس نہیں کر سکتے اور
یہ بھی اگرچہ ایک روش نیک ہے اہل ایمان کے لیے ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کے ظاہر ہوتا ہے کہ امر ساتھ پلانے شہد کے اس مادہ میں موافق مذہب
طب کے ہے اور دلیل کمال صداقت پر ہے اسلیے کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلاء مادہ فاسد کے تھا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہے اور
اخراج مادہ کا کرتا ہے موافق مذہب طب کے ہے اور صاحب سفر السعادة نے کہا کہ طب نبوی ساتھ طب اطبا کے نسبت نہیں رکھتی اسلئے کہ طب نبوی متیقن القطعی
ہے اسلیے کہ صادر ہے وحی الہی سے اور قلب نبوت اور کمال عقل سے اور طب غیر انکے کی اکثر اسکی ظن اور تجربہ سے ہے کہ مظنہ خطا کا ہے اور نہیں اور جو کوئی
کہ ساتھ طب نبوی کے کہ متیقن الفلاح ہے منتفع نہو بالیقین جاننا چاہیے کہ نقصان ایمان کے سبب سے ہے اور جو کوئی اسکو ساتھ قبول و صدق اعتقاد

پاک کے عمل مین لاوے البتہ اُس سے منتفع ہو جیسے کہ قرآن کریم کہ شفا سینون اور دلون کی ہی جو کوئی اُسکو ساتھ اخلاص و توجہ کے
کے نہ سیکھے سبب زیادتی مرض اور وبال حال اُسکے کا ہوتا ہی اس لیئے بعضون نے کذب بیٹ اُسکی کو اوپر عدم صدق نیت او عدم
خلوص اعتقاد اُسکے کے عمل کیا ہی فافہم و باللہ التوفیق ٭ع٭ح٭ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اُس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اُسکے بھری ہوئی سینگی کھچوانا اور استعمال کرنا
قسط بحری یعنے کٹ کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفساء دھونی لیتی ہین
اُسکی اور جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکے ہوئے کو اور دفع کرتی ہی زہر دن کو اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو
اور اسکے پینے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہین اور چوتھے دن کی تپ کو بھی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانے سے جھائیان اور چھیپ
جاتی رہتی ہی اور دھونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوا اسکے منافع اس مین بہت ہین کہ کتب طب
مین مذکور ہین اسلیئے اُسکو افضل دوا اُن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ
اور بحری افضل ہی ہندی سے اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی ٭ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنے لڑکون کو ساتھ دبانے کے ہاتھ سے یا کپڑے سے
بیماری حلق کی کو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عذرہ ایک بیماری ہی لڑکون کے حلق مین
پیدا ہوتی ہی جوش خون سے دائیان اسکے دفع کے لیئے لڑکے کے تالو کو انگوٹھے سے دباتی ہین اور اسمین سے خون بہا
نکلتا ہی اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سے کرو یعنے اُسکو پانی مین حل کر کے ناک مین ٹپکاوے کہ اوسکو سعوط کہتے ہین
پس وہ پانی عذرہ پر پہونچکر اُسکو دفع کریگا اور کسٹ حار یابس ہی اور بعضے طبیب اس بیماری کے علاج کرنے کو ساتھ کٹ
کے تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسٹ حار ہی اور عذرہ لڑکون کو حرارت سے ہوتا ہی خصوصًا نواح حجاز مین کہ حار ہی اور علما
اوسکا جواب یہ دیتے ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اُسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتھ کٹ کے مفید ہوتا ہی
اُسکو اسلیئے کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبھی نفع دوا کا بالخاصیۃ بھی ہوتا ہی یا آنکہ ہوسکتا ہی کہ یہ معجزات آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ہو واللہ اعلم ٭ح٭ وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِہٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِہٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ مِنْہَا
ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام قیس سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیون دباتے ہو حلق اولاد اپنی کے اونگلی سے ساتھ اس دبانے کے بلکہ لازم ہی تمپر
استعمال کرنا عود ہندی کا یعنے کٹ کا اسلیئے کہ اس مین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اُن سات مین سے ذات الجنب ہی سعوط
کیجاوے عذرہ سے یعنے عذرہ کے دفع کے لیئے ناک مین ٹپکائی جاوے اور لدود کی جاوے یعنے منہ مین باچھ کی طرف سے ٹپکائی
جاوے ذات الجنب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تدغرن الخ دغر کہتے ہین حلق کے دبانیکو انگلی سے بسبب عذرہ کے

کہ نہی کی اُس سے حدیث سابق مین اور یہان بھی بطریق انکار کے فرمایا کہ کسواسطے دباتے ہو حلق لڑکون کے اور معنے علاق کے
وہی ہین جو اوپر کے مذکور ہوے اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہی ساتھ زیر ہمزہ کے اور لکھا ہی علمانے کہ یہ روایت اولے
اور اصوب ہی اور معنے اعلاق کے وہی علاج مذکور ہی حاصل یہ کہ نہ دبأو اپنی اولاد کے حلق ساتھ اونگلی کے بیماری مذکور
مین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری سے یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی کہ عود
ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہی اُسکو بعضون نے ساتھ عود ہندی کے اور نافع دونون ہین
لیکن بحری کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سے ہی اور یہان مراد ذات الجنب
سے ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہوجاتے ہین نواحی پہلو مین اسلئے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اُسوقت اور
شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون سے زیادہ کی دوا نہین بلکہ بہت بیماریون کو
مفید ہی جیسے کہ بعض لنسخے اوپر مذکور ہوئین شاید کہ سات کو بہت نفع کرتی ہو اس لئے اُنکو ذکر فرمایا اور بعضون نے
کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کے ؏ ؏ ؏
وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا
بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
تپ بھاپ ہی جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اُسکو ساتھ پانی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے
کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کے یعنے نمونہ اُسکا ہی اور بعضون کے نزدیک محمول حقیقت
پر ہی جیسے کہ باب مواقیت الصلوٰۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہو سکتا ہی کہ حرارت تپ کی بھی اثر
اُسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنے مکہ مدینہ والون کو کہ اکثر تپ اُنکی ہوتی ہی بسبب گرمی آفتاب
کے یا حرکت یا غضب یا مانند انکے کے اُسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنے پانی بدن پر ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہی یا مراد ٹھنڈا
کرنے سے استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنے سے یہ ہی کہ للہ پانی پلاوے اُسکی برکت سے خدا
تعالے تپ کو دور کر دیگا کذا فی مولانا عن الشروح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا اذن دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم سے اور ڈنک سے اور بیماری نملہ کی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد افسون سے
دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطے طلب شفا کے اور دعائین نظر کی ابتدا ے کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سے یعنے ڈنک ہر زہردار
سے اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسی کے حکم مین ہی اور نملہ کہتے ہین چیونٹی کو اور یہان مراد ایک
بیماری ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اُسکو ساتھ چیونٹی کے بسبب انتشار اُسکی کے اور افسون
جائز ہی مسلم بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسلئے ذکر کیا کہ افسون ان مین اولے اور
انفع ہی بہ نسبت اور امراض کے اور بعضے روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہی افسون مگر ان تین چیزون مین

اس مین بھی یہی تاویل ہو یا یہ کہ اول افسون سے منع فرمایا تھا بسبب الفاظ جاہلیت کے بعد ازان رخصت ہوئی ہو ان تین
چیزون مین بسبب اہتمام شان انکی کے اور کمال نفع لوگون کے ساتھ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق واللہ اعلم ؁
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی عائشہ رض سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑھوا وین ہم ٹوک سے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ
يَعْنِيْ صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گھر مین ایک لڑکی یعنے بیٹی یا لونڈی کہ اسکے چہرے مین سفعہ یعنے زردی تھی
فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑھواؤ واسطے اسکے پس تحقیق اسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ظاہر حدیث سے نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کی ولیکن شارحون نے اسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر
انکی تیز تر بھال سے ہی ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو
بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا
عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ
کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئی اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تھے
پس کہا انھون نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہمارے پاس ایک منتر کہ پڑھتے ہین ہم اسکو ڈنک مارنے
بچھو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منترون سے پھر عرض کیا انھون نے وہ منتر روبرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے یعنے تا معلوم کرین کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکھتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے
تم مین سے یہ کہ نفع پہونچاوے اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پہونچاوے اسکو یعنے جسطرح کہ ہو خواہ
منتر ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ
يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا تھے ہم پڑھتے منتر بیچ جاہلیت
کے پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ اس مین پس فرمایا بیان کرو
روبرو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اس مین شرک نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنے اس مین اسما جن وشیاطین کے ہون اور معانی اسکے سے کفر لازم نہ آوے اسلیے کہا ہی علما نے
کہ جن الفاظ کے معانی معلوم نہون افسون ساتھ اسکے نہ کرنا چاہیے مگر آنکہ بنقل صحیح شارع سے آیا ہو اور جن
بسبب عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتے ہین شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑھے جاتے ہین
افسون ساتھ اسما شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات انکو اور نکل جاتے ہین جگہ اپنی سے اور اسی طرح
سانپ کے کاٹے ہوئے کو بھی کبھی اثر جن کا ہوتا ہی کہ جن بصورت سانپ کے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑھا جاتا ہی

اُسپر افسون ساتھ نامون شیاطین کے توسیلان کرتا ہی زہر اُسکا بدن انسان سے اور دفع ہو جاتا ہی اُس سے
پس اجماع ہی علماے امت کا اسپر کہ مکروہ ہی افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسماء و صفات اُسکے سے
اور بزرگترین افسونون کا قرآن عظیم ہی اور افضل سورہ فاتحہ ہی اور معوذتین اور آیۃ الکرسی اور وہ آیتین کہ
مشتمل ہین اوپر معنے پناہ چاہنے کے اور تعویذات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوے
ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین ازانجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اُسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کسی
کی نظر اپنے مال پر یا فرزند پر کہ جو اُسکو خوش لگتا ہی پڑی چاہیے کہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اُنھون نے ایک لڑکی خوبصورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گڑھا ٹھوڑی اسکی کا تا نظر اُسکو
نہ لگے اور افسونون مشہورہ سے آیات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سے کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
حتے کہ جان بلب ہوا پس دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مین نے آپ کی جناب مین
بیٹے کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سے پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مین نے قرآن مین آیات شفا کو پس
پائین مین نے چھ جگہ کہ وہ یہ ہین ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ
فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء
پس لکھا مین نے ان آیات کو اور پانی مین دھو کر پلائین اُسکو پس شفا پائی اسنے فی الحال گویا بند اُسکے پانون سے
کھول گیا کذا اسنے المواہب اللدنیۃ اور سعد چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کے حکایت ابو سنا د ابو القاسم قشیری کی
لایا ہی اور دیکھنا اللہ تعالے کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑھنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکھنا اُنکا چینی کے باسن
مین اور دھو کر پلانا اُسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سے نقل کیا ہی کہ کہا دیکھا مین نے بہت مشائخ کو کہ لکھتے
تھے ان آیات کو واسطے بیماری کے رہا یہ کہ یہ مذکورات کہ اجزاء آیات ہین انھین کو لکھتے یا تمام آیتین جو کچھ دیکھا گیا ہی
لکھنا انھین [illegible] ہی واللہ اعلم ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ
فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز سبقت کرنے والی تقدیر
سے تو بڑھ جاتی اُس سے نظر اور جسوقت کہ طلب دھونے کے لئے جاو تم پس دھوو نقل کی یہ مسلم نے **ف**
نظر حق ہی یعنے مار کر مارنا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچھا جان کر نظر کرے ثابت و واقع ہی ساتھ تقدیر الٰہی کے
اور حق تعالے نے یہ خاصیت بعضون مین رکھی ہی مانند سحر کے اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اُس چیز کا کیا ہی اور بڑھنے والی یعنے اگر کوئی
چیز پیش افتہ لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الٰہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور متغیر کر دیتی اُسکو اور یہ مبالغہ
ہی بیچ شدت تاثیر نظر کے اور سرعت نفوذ اُسکی کے اشیاء مین آور طلب دھونے کی کیئے جاو الخ عادت تھی
لوگون کی کہ نظر لگانے والے کے ہاتھ پاؤن اور ازار کے نیچے سے دھولتے تھے اور وہ پانی ڈالتے تھے اسپر کہ
جسکو نظر لگتی تھی اور اسکو سبب شفا کا جانتے تھے پس آنحضرت نے اُنکی رخصت دی اور اسکے فائدہ مین یہ ہی

یہ وہم دفع ہو جاتا ہے اور طور اس دھونی کا فصل دوسری کے اخیر میں آویگا اور جمہور علماے اہل حق اسپر ہیں کہ تاثیر نظر کی ثابت ہے نفوس و اموال وغیرہ میں اور بعضے لوگ معتزلہ وغیرہ اسکے منکر ہیں جیسے تاثیر دعا و صدقہ کی وہ کہتے ہیں کہ جو چیز مقدر میں ہو ہونے والی ہے کسی اور چیز کو دخل نہیں اسمیں اور یہ نہیں جانتے کہ تقدیر منافات ساتھ عالم اسباب کے نہیں رکھتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سے ہے کہ یہ خاصیت اللہ تعالے نے اس میں رکھدی ہے اور اسکو سبب کیا ہے اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہے اور جب شارع نے خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد از ان کلام کیا ہے علما نے بیچ کیفیت نظر کے کہ کیونکر لگتی ہے اور ضرر پہونچاتی ہے بعضے نظر لگانے والوں سے منقول ہے کہ کہا اونھوں نے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کسی چیز کو اچھا جان کر تو ایک حرارت پاتے ہیں ہم کہ آنکھ سے نکلی آور بعضوں نے کہا کہ نظر لگانے والی کی آنکھ سے قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے اور متکیف ہوتی ہے ساتھ اسکے ہوا اور پہونچتی ہے نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہے فساد و ہلاک کی مثل زہر کے کہ افعی سے پہونچتا ہے یعنے بعضے افعی ایسے ہوتے ہیں کہ بمجرد نظر کرنے کے زہر پہونچتا ہے اور ہلاک کرتا ہے حاصل یہ کہ مثال تیر کے ایک چیز نظر لگانے والی سے جانب نظر زدہ کے روانہ ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع کہ بچاو اسکا کرے درمیان نہو تو پہونچتی ہے اور کارگر ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع درمیان میں ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سے ہے تو نہیں پہونچتی اور نہیں نفوذ کرتی ہے اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانے والے ہی کی طرف پلٹ آتی ہے مانند تیر معکوس کے بر تقدیر سختی سپر کی اور جیسیکہ بعضوں میں قوت اور خاصیت نظر کی رکھی ہے نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اسکی کا بھی دیا ہے ❀

الفصل الثانی　فصل دوسری

عن اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَنَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دوا کریں ہم فرمایا کہ ہاں اے بندوں اللہ کے دوا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے نے نہیں رکھی ہے کوئی بیماری مگر کہ معین کی اسکے لیے شفا سوا ایک بیماری کے کہ وہ بڑھاپا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** اے بندوں اللہ کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ دوا کرنی نہیں منافی ہے عبودیت و توکل کے لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہی کو جانو اور دوا کو نرا سبب شفا ❀

وعن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زبردستی کیا کرو اپنے بیماروں کو کھانا کھلانے پر اسلیے کہ اللہ تعالی کھانا کھلاتا ہے انکو اور پلاتا ہے انکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** کھانا کھلانے پر یعنے کھانے پلانے پر اور انھیں کہ حکم میں ہے دوا اور آخر جملہ حدیث کے یہ معنی ہیں کہ قوت بخشتا ہے اللہ تعالی اور مدد کرتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ فائدہ دیتی ہے مثل فائدے کھانے اور پینے کے اور زندہ رہنا اور قوت ہونی ساتھ قدرت الہی کے ہے نہ ساتھ کھانے پینے کے حاصل یہ کہ نفس ایسی چیز میں مشغول ہے کہ احتیاج طعام کی نہیں رکھتا اور اگر ساتھ جریان عادت کے کوئی سبب واسطے بقا کے چاہیے تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اسکو کرے کافی ہے ❀

وعن أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** داغ دیا یعنے اپنے ہاتھ سے یا کسی کو حکم کیا داغنے کا اور یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس بیماری کے لئے داغ کہاں دیا ❀

وعن زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** قتل کرنا اسکے سے یعنے اور ڈالنے اسکے سے دوا مین اوسبب اسکے حاصل ہوتی ہی مطابقت درمیان سوال وجواب کے اور
یہی روایت کہ جامع مین آئی ہی نہی عن قتل الضفدع للدواء کہا امام نے شاید کہ حضرت نے منع کیا اسکے قتل سے اسلئے کہ نہین مناسب جانی دوا کرنی
ساتھ اسکے یا واسطے نجاست وحرمت کے لئے کیونکہ نہین جائز ہی دوا کرنی ساتھ حرام چیز کے یا واسطے کراہت طبع کے اور تنفر کے اس سے یا اس لئے کہ نہیں
حضرت نے اس مین مضرت زیادہ اس چیز سے کہ دیکھی طبیب نے اس مین منفعت **ع** وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ
وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگی بھری ہوئی کھچواتے بیچ دو رگون کے کہ دونون طرف گردن کے
ہین اور درمیان مونڈھون کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ عبارت اور تھے حضرت سینگی کھچواتے سترھوین
تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ **ع** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ
وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے سینگی لینے سترھوین
تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھچواوے سترھوین اور انیسوین اور اکیسوین کو ہوتی ہی
شفا ہر بیماری سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ اَبَاهَا كَانَ يَنْهٰى اَهْلَهٗ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ
وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَاءُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی
کبشہ بیٹی ابی بکرہ کی سی یہ کہ تحقیق انکے باپ تھے منع کرتے اپنے گھر کے لوگون کو سینگی کھچوانے سے منگل کے دن اور نقل کرتے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہی یعنے غلبہ خون کا اس مین ایک ساعت ہی کہ نہین تھمتا خون یعنے پس اگر اس روز مین
خون لیوے شاید کہ موافق اس ساعت کے پڑے اور ہلاک ہو جاوے نہ تھمنے خون سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهٗ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ وَقَدْ اُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ اور روایت ہی زہری تابعی سے بطریق ارسال کے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص سینگی
کھچوائے بدھ کے دن یا ہفتہ کے دن پھر پہونچے اسکو کوڑھ پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور کہا ابوداؤد نے
کہ تحقیق اسناد کی گئی ہی یہ حدیث یعنے متصل ہی باعتبار راویون کے ایک اور اسناد مین اور صحیح نہین ہی وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہی
بسبب اسکے قوت مرسل کو اور مرسل حجت ہی ہمارے نزدیک اور تمام نقاد کے نزدیک **ع** وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ اَوِ اطَّلٰى يَوْمَ السَّبْتِ اَوِ الْاَرْبِعَاءِ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ فِي الْوَضَحِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی زہری سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھچواوے یا لیپ
کرے یعنے کسی عضو بدن پر دن ہفتے کے یا بدھ کے پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو بیچ پہونچ جانے کوڑھ کے نقل کی یہ بغوی نے
شرح السنۃ مین وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَاٰى فِيْ عُنُقِيْ خَيْطًا فَقَالَ مَا هٰذَا
فَقُلْتُ خَيْطٌ رُقِيَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ فَاَخَذَهٗ فَقَطَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ اٰلُ عَبْدِ اللّٰهِ لَاَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْکٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُولُ ھٰکَذَا لَقَدْ کَانَتْ عَیْنِیْ تَقْذِفُ وَکُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰی فُلَانِ الْیَھُوْدِیِّ فَاِذَا رَقَاھَا سَکَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّمَا ذٰلِکَ عَمَلُ الشَّیْطَانِ کَانَ یَنْخَسُھَا بِیَدِہٖ فَاِذَا رُقِیَ کَفَّ عَنْھَا اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکِ اَنْ تَقُولِیْ کَمَا کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت زینب عورت عبداللہ بن مسعود کی سے کہ تحقیق عبداللہ نے دیکھا میری گردن میں ایک تاگا پس کہا گیا ہے یہ پس کہا میں نے تاگا ہے یہ منتر پڑھا گیا ہے واسطے میرے اس میں کہا زینب نے پس لیا عبداللہ نے اس تاگے کو اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اسکو پھر کہا تم اے اہل عبداللہ کے البتہ بے پروا ہو شرک سے سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق منتر اور منکی اور ٹوٹکی شرک ہیں پس کہا میں نے کس طرح کہتے ہو اس طرح سے لیتے اور حکم کرتے ہو مجکو ساتھ توکل کے اور نہ منتر کرنے کے باوجودیکہ میں نے منتر کرنے میں فائدہ پایا ہے البتہ تحقیق تھی آنکھ میری نکلی پڑتی بسبب درد کے اور میں آمد و رفت رکھتی تھی طرف فلانے یہودی کی پس جب منتر پڑھکر دم کیا اسنے آنکھ پر آرام پایا آنکھ نے پس کہا عبداللہ نے نہیں ہے یہ درد آنکھ کا اور اچھا ہونا اسکا بسبب منتر کے مگر کام شیطان کا تھا شیطان چونکتا تھا آنکھ کو اپنے ہاتھ سے پس جب منتر پڑھا گیا باز رہا شیطان آنکھ سے سوا اسکے نہیں کہ تھا کافی تجکو یہ کہ کہتی تو جیسا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے کھو دے تو بیماری کو اے پروردگار لوگوں کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری الٰہی شفا کہ نہ چھوڑے بیماری کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بے پروا ہو شرک سے اور مطلب اسکے نہیں کہ بیچ دفع امراض اور بہتر تو یہ ہے کہ تمسک ساتھ ان افعال کے کرو کہ مشترک کرتے ہیں اور متضمن شرک کو ہیں اسلئے کہ متعارف اس زمانہ میں منتر عہد جاہلیت کے تھے کہ مشتمل تھے مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ مراد شرک سے اعتقاد اسکا ہے کہ یہ سبب قوی ہے اور اسکے لئے بکھ تاثیر ہے پس یہ شرک خفی ہے اور اگر اعتقاد کرے یہ کہ وہ موثر ہے پس وہ شرک جلی ہے اور منتر یعنے وہ منتر کہ اسمیں نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوا اسکے وہ چیز ہو کہ نہیں جائز ہے شرعًا اور اس میں داخل ہے وہ منتر کہ نہ معلوم ہوں معنے اسکے اور تمائم جمع تمیمہ کی ہے یہ معنے تعویذ کے کہ لڑکے کے گلے میں ڈالا جاوے اور یہاں وہ تعویذ مراد ہے کہ ہوں اسمیں اسماے الٰہی اور آیات اور دعائیں ماثورہ اور بعضوں نے کہا کہ تمیمہ کہتے ہیں منکی کو کہ عورتیں اولاد کے گلے میں ڈالتی ہیں بگمان اسکے کہ اس سے نظر نہیں لگتی ہے اور تولہ ساتھ زیر تے اور زبر واو و لام کے ایک قسم ہے سحر کی کہ کرتے ہیں یا کاغذ میں واسطے محبت مرد و عورت کے کرتے ہیں اور شرک ہیں یعنے یہ سب کام اہل شرک کے ہیں اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہیں جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تھا یعنے یہ درد جو تیری آنکھوں میں تھا نہیں تھا درد حقیقۃً بلکہ ضربہ تھا ضربات شیطان سے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ ھُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سے پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** نُشرہ ساتھ پیش نون و سکون شین معجمہ کے ایک قسم ہے افسون کی کہ آسیب زدہ کے لئے کرتے ہیں اور قاموس میں ہے کہ نشرہ رقیہ یعنے افسون ہے کہ علاج کیا جاتا ہے ساتھ اسکے مجنون و مریض پس حاصل معنے اسکے رقیہ اور تعویذ ہیں پس مراد ساتھ نشرہ کے کہ اسکو عمل شیطان کہا وہ رقیہ ہو گا کہ عمل اہل ملت سے ہے مشتمل اسماء بتوں اور شیاطین کے گویا زبان عبرانی میں ہو کہ معلوم نہوں معنے اسکے نہ ساتھ قرآن اور اسماء الٰہی کے نوع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْیَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَةً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے

نہیں پروا کرتا میں ہر عمل سے کہ کروں میں اگر پیوں میں تریاق یا لٹکاؤں تمیمہ گلے میں یا کہوں میں شعر یعنے تصنیف کروں جنہیں اپنی طرف سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف
نہیں پروا کرتا میں الخ یعنے اگر ان چیزوں میں سے ایک چیز بھی مجھ سے صادر ہو تو میں ان لوگوں میں سے ہوں کہ پروا نہیں کرتے ہر چیز کے کرنے میں اور پرہیز نہیں کرتے
نامشروع سے مقصود یہ ہے کہ کرنا ان چیزوں کا کام اس شخص کا ہے کہ بے قید اور بے پروا ہو بیچ کرنے نامشروعات کے ان چیزوں کا استعمال حضرت نے اسلئے برا جانا
کہ تریاق میں گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہے پس حرام ہے وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اسمیں حرام چیزیں نہ پڑیں کچھ مضائقہ نہیں اسکا اور بعضوں نے کہا
کہ ترک اسکا بھی اولیٰ ہے عمل کرنے کو ساتھ اطلاق حدیث کے اور مراد تمیمہ سے تمیمہ جاہلیت کے ہیں یعنے منتر اونکے اور منکی اور ناخن وغیرہ اور جو کہ ساتھ قرآن
اور اسمائے الٰہی کے ہوں خارج ہیں اس حکم سے بلکہ مستحب ہیں اسیلئے کہ برکت کی امید ہے اور کہوں میں شعر الخ یعنے قصد کروں میں شعر کہنے کا اور کہوں اپنے
دل سے یہ بات حضرت نے بسبب اس قول اللہ تعالےٰ کے فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بے قصد و بے اختیار زبان سے کلام موزون نکلے وہ نہ بیچ
داخل کہنے شعر کے اور نہ مذموم ہے اسلئے کہ اہل عرف و اصطلاح بھی اسکو داخل شعر کے نہیں رکھتے چونکہ حق تعالےٰ نے آنحضرت کو منزہ اور معصوم کیا تھا
مطلق شعر کہنے سے حضرت کے لئے روا نہ رکھے پس کمال مخصوص ہے ساتھ حضرت کے اور بیچ حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر مثل اور کلاموں کے ہیں کہ اچھے مضمون
کے اچھے ہیں اور برے مضمون کے برے ان توجہ باطن کی اسکی طرف اور ضائع کرنا عمر کا اور فکر کثیر کہ مانع ہو امور ضروریہ دینی سے مذموم ہے اور کہا ابن ملک نے
یعنے کہنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمائم کا حرام ہیں مجھ پر اور بیچ حق امت کے تمائم اور کہنا شعر کا حرام نہیں جبکہ نہ ہو اسمیں جھوٹ اور ہجو مسلمان کی
یا کوئی چیز گناہ کی اور اسیطرح وہ تریاق کہ نہو اسمیں کوئی حرام چیز مثل سانپ وغیرہ کے نہیں حرام انتہی ع ح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داغ لیوے یا منتر پڑھوائے پس تحقیق بری ہوا توکل سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے داغ اور منتر اگرچہ مباح ہیں
وقت حاجت کے ولیکن مقام توکل بالاتر ہے اس سے فرمایا اللہ تعالےٰ نے وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون بیچ مبالغہ کرنے مباشرت اسباب کے دلالت ہے اوپر غفلت
اسکی کے رب الارباب سے چنانچہ اسیلئے کہا ہے امام غزالی نے کہ جو کوئی بند کرے دروازہ اپنا ساتھ دو قفلوں کے یا ایک قفل کے پھر کہے ہمسایہ کو ساتھ محافظت
کے نکلا توکل سے ع ع وَعَنْ عِيسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ أَلَا تُعَلِّقُ تَمِيمَةً فَقَالَ نَعُوذُ
بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عیسےٰ بن حمزہ سے کہا گیا
میں عبد اللہ بن حکیم کے پاس اس حال میں کہ انکے بدن پر بیماری سرخی کی تھی پس کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے تم تعویذ پس کہا عبد اللہ نے پناہ مانگتا ہوں میں
ساتھ اللہ کے اس سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لٹکاوے کسی چیز کو سونپا جاتا ہے طرف اسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کہا طیبی نے
شاید کہ عبد اللہ نے پناہ مانگی ساتھ اللہ کے لٹکانے تعویذ کے سے اسلیے کہ وہ تھے متوکلین سے اگرچہ جائز ہے لٹکانا اور کسی چیز کو یعنے لٹکانے تعویذ اور منکی اور مانند
انکے اس اعتقاد سے کہ یہ چیزیں نفع دیتی ہیں اور دفع کرتی ہیں ضرر کو اور لفظ وکل ساتھ پیش واو اور تخفیف کاف مکسور کے ہے یعنی چھوڑا جاتا ہے اور
سپرد کیا جاتا ہے طرف اسکے یعنے محروم کیا جاتا ہے اعانت و امداد الٰہی سے اور شفا نہیں پاتا ہے اسلیے کہ سب چیزیں ماسوائے حق کے نہ ضرر کرتی ہیں اور نہ نفع
دیتی ہیں مقصود ترغیب دلانی ہے اوپر تفویض و توکل کے ت ع ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں منتر نافع مگر نظر سے یا ڈنک زہردار سے یعنے بچھو اور مانند اسکے کے ڈنک سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت
کی یہ ابن ماجہ نے بریدہ سے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تاثیر کرتا منتر مگر نظر سے یا ڈنک زہردار سے یا خون سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس حدیث مین لفظ خون کا زیادہ آیا اور علماء نے مراد اس سے خون نکسیر کا رکھا ہے اور اگر عام مراد رکھین کہ جو بیماریان خون کے سبب سے ہون خواہ بسبب روان ہونے خون کے یا بسبب فساد خون کے تو بھی جائز معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم اور ابوداؤد کی ایک روایت مین الا فی نفس آیا ہے بجائے الا فی عین کے اور کہا علماء نے کہ مراد نفس سے نظر ہے اور حمہ بجائے دم کے اور لدغہ آیا ہے کہ بمعنی کاٹنے کے ہے دانتون سے جیسے کہ سانپ وغیرہ مانند اسکے کے اور منتر ہر دکھ بیماری کو نافع ہے مانند درد سر اور درد دانتون وغیرہ کے جیسے کہ احادیث مین آیا ہے اور صحیح مسلم مین آیا ہے کہ جبرئیل پیغمبر خدا کے پاس آئے حالانکہ حضرت بیمار تھے کہا جبرئیل نے بسم اللہ ارقیک من کل داء یؤذیک پس مراد ساتھ حصر کے اس حدیث مین مبالغہ ہے اور مراد یہ ہے کہ منتر ان تین چیزون مین اولے اور انفع ہے بہ نسبت اور چیزون کے اور شائع اور متعارف ہے درمیان لوگون کے **وعن** اسماء بنت عمیس قالت یا رسول اللہ ان ولد جعفر تسرع الیہم العین افاسترقی لہم قال نعم فانہ لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ اور روایت ہے اسماء بیٹی عمیس کی سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی جلدی پہونچتی ہے طرف انکے نظر یعنے بسبب خوبصورت اور خوب سیرت ہونے انکے کے آیا منتر پڑھوا دین ہم انکے لئے فرمایا ہان اسلئے کہ تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لیجانے والی تقدیر سے تو سبقت لیجاتی اس سے نظر یعنے نظر امر عظیم ہے پس جائز ہے منتر پڑھوانا اسکے لئے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جیسے بعضی نظر بسبب حسد اور خبث طبع کے ضرر پہونچاتی ہے ایسے ہی اسکے مقابل مین نظر عارفون اور واصلون کی نافع ہوتی ہے مانند اکسیر کے کہ کافر کو مومن کر دیتی ہے اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم **وعن** الشفاء بنت عبد اللہ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عند حفصۃ فقال الا تعلمین ہذہ رقیۃ النملۃ کما علمتیہا الکتابۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے شفا بیٹی عبد اللہ کی سے کہ کہا داخل ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ مین تھی نزدیک حفصہ کے پس فرمایا کیا نہین سکھلاتی تو اسکو یعنے حفصہ کو منتر نملہ کا جیسا کہ سکھلایا تو نے اسکو لکھنا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** شفا ساتھ زیر شین کے بیٹی عبد اللہ بن شمس کی قرشیہ عدویہ ہین نام انکا لیلی ہے اور شفا لقب ہے کہ غالب آیا ہے نام پر اسلام لائین یہ پہلے ہجرت کے اور تھین فاضلہ عاقلہ عورتون مین اور حضرت انکے ہان تشریف لیجاتے اور قیلولہ کرتے اور حضرت کے لئے بچھونا اور ازار بنا رکھی تھی کہ وقت آرام کرنے کے خدمت مین آوین اور نملہ پھنسیان ہین کہ پہلو پر نکلتی ہین اور نہایت دکھ دیتی ہین اور بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا چیونٹیان چلتی ہین اور یہ شفا منتر پڑھتی تھین نملہ کی دفع کے لئے مکہ مین جب یہ مسلمان ہوئین اور حضرت مدینہ مین تشریف لائے تو انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ایام جاہلیت مین منتر نملہ کے لئے کرتی تھی چاہتی ہون کہ آپ کے آگے عرض کرون پس عرض کیا اور حضرت نے جائز رکھا اور فرمایا کہ تعلیم کر اسکو حفصہ کے تئین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ کلام حضرت سے بطور تعریض کے تھا حفصہ کو کہ انھون نے افشا سر حضرت کا کیا تھا چنانچہ وہ قصہ سورۂ تحریم مین مذکور ہے اور مراد رقیہ نملہ کیسے چند کلمات ہین کہ مشہور تھے درمیان انکے باین نام اور عورتین عرب کی اسکو رقیہ نملہ کہتی تھین نہ رقیہ نملہ حقیقی کہ اسمین کچھ خرافات تھا اور منع فرمایا تھا اس سے پس کیونکر حکم فرماتے اسکے سکھانے کا انکو اور کلمات مشہور یہ ہین العروس تنتعل وتختضب وتکتحل وکل شیء تفعل غیر ان لا تعصی الرجل اور حاصل مضمون ان کلمات کا یہ ہے کہ عورت آراستہ کرتی ہے اپنے تئین اور سب کچھ کرتی ہے مگر نافرمانی مرد کی پس آنحضرت نے تعریض کی حفصہ کو اور تادیب کیا انکو نافرمانی کرنے پر اور افشاے سر کرنے پر اور عورتونکو لکھنے کے سکھانے سے ایک حدیث مین نہی آئی ہے کہ فرمایا لا تعلم الکتابۃ اور اس حدیث سے جواز سمجھا گیا پس یہ حکم پہلے نہی سے ہوگا اور بعضون نے کہا کہ عورتین آنحضرت کی مخصوص تھین ساتھ بعضے احکام وفضائل کے اور نہی کتابت سے محمول ہے اور تمام عورتون پر کہ خوف فتنہ کا وہان متصور ہے اور یہان نہین اور کہا خطابی نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ سکھانا کتابت کا عورتونکو مکروہ ہے کہ جیسا ہو نہین کہ یہ جائز ہوا اسوقت کی عورتونکو نہ بعد فساد زمانہ کے اور کہا

ملا علی قاری ۱۲۶

بعضوں نے کہ یہ حکم خاص حضرت حفصہ ہی کے لئے تھا نہ اوروں کے لئے م ع ر ح **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ رَاٰی عَامِرُ
بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ قَالَ فَلُبِطَ سَهْلٌ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِيْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهٗ اَحَدًا فَقَالُوْا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ
رَبِيْعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَلَا بَرَّكْتَ اغْتَسِلْ لَهٗ
فَغَسَلَ لَهٗ عَامِرٌ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ
فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهٗ بَاْسٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّاْ لَهٗ
فَتَوَضَّاَ لَهٗ اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے کہ کہا دیکھا عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو نہاتے پس کہا عامر نے قسم ہی اللہ کی
نہیں دیکھا مین نے کوئی دن مانند آج کے دن کے اور نہ جلد کسی پردہ نشین کی مانند اس جلد کے یعنے جلد سہل کی کہا ابو امامہ نے پس گرایا گیا سہل
یعنے گر پڑا زمین پر مارے ٹوک اُسکی کے پس لایا گیا سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا گیا واسطے رسول خدا کے ای رسول خدا کے
کیا ہی آپ کو رغبت بیچ علاج کرنے سہل بن حنیف کے قسم ہی اللہ کی نہیں اُٹھا سکتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرت نے کیا گمان کرتے ہو تم کسی پر کہ
اسکو نظر لگائی ہی پس کہا لوگون نے کہ گمان کرتے ہین ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اُسنے نظر لگائی کہا راوی نے پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے عامر کو اور سخت کہا اُسکو اور فرمایا کسواسطے قتل کرتا ہی ایک تمہارا اپنے بھائی کو کیون نہ دعا دی تو نے اُسکو ساتھ برکت کے یعنے کیون
نہ کہا تو نے بارک اللہ علیک تا کہ نہ تاثیر کرتی اسمین نظر دہو یعنے اعضا اپنے سہل کے لئے اور ڈال پانی اُسپر پس دہویا سہل کے لئے عامر نے منہ اپنا اور
ہاتھ اپنے اور کہنیان اپنی اور گھٹنے اپنے اور سرا اپنے دونون پاؤن کی انگلیون کے اور اعضا ازار کے اندر کے یعنے ستر اور ران اور کولے ایک
پیالہ مین پھر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل اٹھکر ساتھ لوگون کے اس حال مین کہ نہ تھا اُسکو کچھ خلل یعنے اُسی وقت صحت پائی اور کیا
نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور نقل کی یہ مالک نے اور مالک کی روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے یعنے ٹوکنے والے کو تحقیق نظر حق ہی
وضو کر واسطے اُسکے پس وضو کیا واسطے اُسکے **ف** کہا نووی نے کہ وصف ٹوک لگانے والے کی وضو کا نزدیک علما کے اسطرح ہی کہ لایا جاوے
پیالہ پانی کا اور نہ رکھا جاوے پیالہ زمین پر پھر لیوے وہ ایک چلو اور کلی کرے پھر ڈالے کلی پیالہ مین پھر لیوے اُسمین سے پانی اور دھووے اُس سے
منہ اپنا پھر لیوے بائین ہاتھ سے پانی اور دھووے داہنی ہتیلی اپنی پھر لیوے داہنے ہاتھ سے پانی اور دھووے اُس سے ہتیلی بائین پھر بائین
ہاتھ سے پانی لیوے اور دھووے کہنی داہنی پھر داہنے ہاتھ سے لیوے پانی اور دھووے اپنی کہنی بائین اور نہ دھووے اُس چیز کو کہ درمیان کہنیون اور
ہتیلیون کے ہی پھر دھووے قدم داہنا پھر بایان پھر گھٹنا داہنا پھر بایان بطور سابق کے اور یہ سب پیالہ مین دھووے پھر تہبند کے اندر سے دھووے
پس جب یہ سب دھو چکے تو ڈالے پانی اُسکے پیچھے سے اُسکے سر پر ایکبار اس طرح کے معالجات اسرار و حکمتین ہین کہ عقل دریافت کرنے اُنکے سے عاجز ہی
اور کہا مازری نے کہ یہ امر وجوب کے لئے ہی اور جبر کیا جاوے ٹوکنے والا اوپر وضو کے واسطے ٹوک زدہ کے بسبب صحیح روایت کے اور کہا کہ بعید ہی
خلاف کرنا اس مین جبکہ خوف ہو ٹوک زدہ کے ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہ جب معروف ہو کوئی ساتھ نظر لگانے کے تو لازم ہی کہ
پرہیز کرے اُس سے اور لائق ہی امام کو کہ منع کرے اُسکو آنے سے لوگون مین اور حکم کرے اُسکو کہ اپنے گھر مین رہا کرے اور اگر محتاج ہو تو
وظیفہ کرے اُسکے لئے بقدر کفایت اُسکی کے اسلئے کہ ضرر اُسکا اشد ہی ضرر جذامی کی سے اور کہا نووی نے کہ قول اس کہنے والے کا صحیح متعین
ہی اور نہین معلوم ہوتا غیر اسکے سے خلاف اسکا واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ

مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے جنون سے اور نظر لگنے آدمی کی سے یہانتک کہ اترین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پس جب اترین یہ شروع کی حضرت نے پناہ مانگنی ساتھ ان دونون سورتون کے اور چھوڑ دی پناہ پکڑنی سوائے ان دونون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دکھلائی دیتے ہین تمہارے اندر مغربون کہا مین نے کہ کون ہین مغربون فرمایا وہ لوگ ہین کہ شریک ہوتے ہین انمین جن نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** شریک ہوتے ہین جن یعنے انکے نطفہ مین اور اولاد مین بسبب ترک کرنے ذکر اللہ کے وقت صحبت کرنے کے بیوی سے پس شیطان اپنا ستر اسکے ستر کے ساتھ ملاتا ہے اور جماع کرتا ہے ساتھ اُسکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ پس واجب ہے انسان کو کہ کرے جسطرح حدیث مین آیا ہے کہ جب صحبت کرنے لگے بیوی اپنی سے تو کہے بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پس جب ترک کرتا ہے یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہے شیطان صحبت کرنے مین پس معنے مغربون کے ہین تجاوز کرنے والے ذکر خدا سے اور دور ڈالنے والے نفس اپنے کو ذکر حق سے وقت جماع کے یاد در ڈالنے والے فرزند کو جنس اپنی سے اور لانے والے رگ غریب کو نسب مین پس وہ وقت غفلت کا ہوتا ہے ہوشیار رہتے اچھے اس بلائے عظیم سے اور بسبب اسکے ترک کرنے کے فساد ابنائے روزگار کا ظاہر ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد مشارکت جن سے آن ہین حکم کرنا اُنکا ہے اُنکو ساتھ زنا کے اور اچھا کر دکھانا ہے زنا کا اُنکو پس پیدا ہوتی ہے اولاد بری سے **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ فِيْ بَابِ التَّرَجُّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ بہتر اسکا خیر ما تداویتم ہے بیچ باب ترجل کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّةِ وَاِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معدہ آدمی کا نسبت بدن کے مانند حوض کے ہے بہ نسبت درخت کے اور رگین بیچ پیٹ آدمی کے کہ اعضا سے آئی ہین طرف معدہ کے اور پیوستہ ہین ساتھ اسکے ایسی ہین کہ جیسے کوئی پانی پینے کے لئے حوض پر آوے پس جسوقت تندرست ہوتا ہے معدہ پھرتی ہین رگین معدہ سے طرف اعضا کے ساتھ رطوبات جیدہ اور غذاے صالحہ کے کہ بسبب صحت بدن اور قوت اُسکی کے ہے اور جب فاسد ہوتا ہے معدہ پھرتی ہین رگین طرف اعضا کے ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کے کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اُسکے کے ہین **ف** یعنے حال اُسکا مانند حال حوض کے ہے کہ رگ و ریشے درخت کے اُسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتے ہین اگر پانی صاف و شیرین ہے تو سبب تازگی اور نشو و نماے درخت کا ہوتا ہے اور اگر پانی مکدر و شور ہے تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہے کذا ذکر الطیبی اور اظہر یہ ہے کہ حمل کرین اُسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کے اور اقوال و آداب اُسکے موافق کھانے پینے اُسکے کے ہوتے ہین پس اگر داخل ہو حرام پیٹ مین منافی ہوتے ہین افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتے ہین افعال وغیرہ فضول ہے اصول و فروع سے پس ہے طعام تخم افعال کا اور افعال بمنزلہ روئیدگی کے کہ ظاہر ہوتے ہین اُس سے فی الحال جیسے کہ کہا گیا ہے کل اناء یترشح بما فیہ اور فرمایا اللہ تعالی نے کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت نے من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ اور اس حدیث مین بعضون نے کلام کیا ہے اور بعضون نے اسکو موضوعات مین گنا ہے اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب تعدد طرق و تقویت اسکی کے ساتھ روایت طبرانی اور بیہقی کے ہے حسن یا ضعیف پس نہین صحیح ہے یہ کہ کہا جاوے اسکے حق مین انہ باطل

لا اصل لہ۔ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَتَنَاوَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ أَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهُ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ کہا اسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھتے پس رکھا ہاتھ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی انگلی میں بچھو نے پس مارا اسکو حضرت نے ساتھ پاپوش اپنی کے پس مار ڈالا اسکو پس جبکہ پھرے آنحضرت نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو کو کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اسکو یعنے ہر ایک کو ایک باسن میں پھر شروع کیا کہ ڈالتے تھے اسکو یعنے اس چیز کو کہ باسن میں تھی اپنی انگلی پر اس جگہہ کہ کاٹا تھا بچھو نے اور ملتے تھے انگلی کو اور پڑھتے تھے اسپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کین یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ کہا بھیجا مجکو اہل میرے نے طرف ام سلمہ کے ساتھ پیالے پانی کے اور تھی عادت جسوقت کہ پہونچتی آدمی کو نظر یا کچھ اور مرض بھیجتا طرف ام سلمہ کے ایک بڑا پیالہ پس نکالتیں ام سلمہ بال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھیں رکھتیں بال کو بیچ نلی چاندی کے پس ہلاتیں اسکو اسکے لئے پس پیتا وہ اس پانی سے کہا راوی نے پس جھانک کر دیکھا میں نے نلی میں پس دیکھے میں نے کتنے ایک بال سرخ روایت کی یہ بخاری نے ف کہا طیبی نے کہ استعمال چاندی کا یہاں تھا مانند ڈالنے حریر کے کعبہ پر واسطے تعظیم کے اور بال سرخ خلقی تھے یا بھورے تھے بسبب مدت پڑا رہنے کے یا مہندی میں رنگے ہوئے تھے یا بسبب خوشبوئی کے متغیر ہوگئے تھے۔ م ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کتنے ایک لوگوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کھنبی چیچک ہے زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہے بہشت سے ہے اور وہ شفا ہے زہر سے کہا ابو ہریرہ نے پس لین میں نے تین کھنبیاں یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے انکو یعنے کوٹ کر عرق انکا نچوڑا اور رکھا میں نے انکا پانی شیشہ میں اور بطور سرمہ کے دیا میں نے اسکو ایک اپنی لونڈی چندھی کی آنکھ میں پس اچھی ہوگئی وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف چیچک ہے الخ یعنے جیسے دانہ چیچک کے فضلات ردیہ ہین کہ لڑکون کے پوست میں سے باہر نکلیاتے ہین ایسے ہی یہ کھنبی بھی فضلہ زمین کا ہے کہ زمین سے نکلتی ہے یہ بات صحابہ نے ازراہ مذمت کھنبی کے کہی پس آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کھنبی من سے ہے یعنے جملہ عطایا سے ہے کہ منت رکھی اللہ تعالے نے اپنے بندون پر ساتھ اسکے کہ بے مشقت بونے اور پانی دینے کے زمین سے نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نے کہا کہ مشابہت دی اس من کے ساتھ کہ حضرت موسے کی قوم پر اترتی تھی یعنے جیسے وہ بے مشقت اترتی تھی ویسے ہی یہ بھی بے مشقت تخم ریزی وغیرہ کے نکلتی ہے اور یہ ظاہر تر ہے اسلئے کہ ایک روایت میں آیا ہے الکماۃ من المن والمن من الجنۃ اور پانی اسکا الخ کہا نووی نے کہ کہا بعضون نے کہ نرا پانی کھنبی کا شفا ہے اور بعضون نے کہا ملا کر ساتھ کسی دوا کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو واسطے

ٹھنڈک آنکھوں کی گرمی کے تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکے تو ملا کر ساتھ اور دوا کے او صحیح بلکہ صواب یہ ہی کہ نرا پانی شفا ہی مطلق چنانچہ دیکھا مین نے بعضے مشائخ زمانہ
اپنے کے تئین کہ بینائی بالکل جاتی رہی تھی بمجرد دینے پانی اسکے کے بسبب اعتقاد کرنے کے ساتھ حدیث کے اور متبرک جاننے اسکے کے شفا دے کامل پائی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِنَ الْبَلَاءِ اور روایت ہی انھین ابی
ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے مین صبح کو نہین پہنچتی اسکو بڑی بلا ف یعنے برکت اور خاصیت شہد سے بلائے
عظیم دفع ہوتی ہی جو چاٹے فقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ مین شہد ساتھ پانی کے ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتے تھے انتہی اور لکھا ہی علمانے
کہ صبح پینے شہد کے پانی مین ملا کر ایسی حفظ صحت ہی کہ اسے نہین پاتی معرفت اسکے کی مگر فضلائے اطباء اسلئے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اسکا نہار منھ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دھوتا ہی
معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اور فضلون کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو ساتھ اعتدال کے اور کھولتا ہی سدد نکوش وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ
اَنَّ الْاٰخِرَ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہین نقل کین یہ دونو
حدیثین ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنے علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہی بلکہ موقوف ہی
ابن مسعود پر یعنے انکا قول ہی ف شہد مین شفا ہی بسبب اس قول اللہ تعالی کے فیہ شفاء للناس اور قرآن کے حق مین فرمایا ہی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد
شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ اسلئے فرمایا کہ ہدی و شفاء ہی وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰى هَامَتِهٖ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ اَنَا مِنْ غَيْرِ سُمٍّ كَذٰلِكَ فِيْ يَافُوْخِيْ فَذَهَبَ
حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّيْ حَتّٰى كُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سے
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لئے درمیان سر پر بسبب بیماری کے کہ ہوئی تھی کہ کھائے بکری زہردار کے سے کہا معمر نے کہ راوی ہی اس حدیث کے
ہین پس پچھنے لئے مین نے بغیر کھانے زہر کے اسی طرح سے درمیان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجھسے یہانتک کہ سکھلایا جاتا تھا مین الحمد نماز مین ف اس سے
معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر علت زائد کے کہ محتاج کرے خون نکالنے کا باعث ضرر کا حافظہ مین ہی وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
يَا نَافِعُ يَنْبَغُ بِيَ الدَّمُ فَأْتِنِيْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيْدُ الْحَافِظَ
حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ
وَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ
الَّذِيْ اُصِيْبَ بِهٖ اَيُّوْبُ فِي الْبَلَاءِ وَمَا يَبْدُوْ جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی نافع سے کہ کہا
کہا ابن عمر نے اے نافع جوش کیا ہی میرے بدن مین خون نے پس بلا لا میرے پاس سینگی والی کو کہ کھینچے لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑھے کو اور نہ لڑکے کو
یعنے تو سینگی اچھی طرح کھینچے کا کہا نافع نے اور کہا ابن عمر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ سینگی کھچوانی نہار منھ بہتر ہی اور وہ
زیادہ کرتی ہی عقل مین اور زیادہ کرتی ہی حفظ مین یعنے اسکو کہ حافظہ نہین رکھتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنے کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو
سینگی کھچوانے والا پس کھچواوے دن جمعرات کے اوپر نام اللہ تعالی کے اور بچو سینگی کھچوانے سے دن جمعہ کے اور دن ہفتے کے اور دن اتوار کے اور سینگی
کھچواؤ پیر کے دن منگل کے دن اور بچو سینگی کھچوانے سے دن بدھ کے اسلئے کہ وہ ایسا دن ہی کہ پڑے اسمین ایوب بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ

مگر بیچ دن بدھ کے یا بدھ کی رات **ف** پڑے اسمین عیوب بلا مین ظاہر یہ ہی کہ سبب پڑنے کا بلا مین لینا پچھنون کا تھا بدھ کے دن اور مفسرون نے اور بھی اسباب سکے ذکر کئے ہین شاید کہ یہ جملہ اُن اسباب سے ہو اور لکھا ہی علمانے کہ حدیث کبشہ بنت ابو بکرہ سے کہ فصل دوسری مین گذری معلوم ہوا کہ خون لینا منگل کے دن خوب نہین اور اس حدیث مین برخلاف اسکے آیا جواب اسکا یہ کہ برتقدیر صحت حدیث کبشہ کی مراد یہان یہ ہی کہ منگل کہ سترہوین تاریخ واقع ہو جیسے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور مگر بیچ دن بدھ کے ظاہر یہ ہی کہ یہ حصر باعتبار غالب اور از راہ مبالغہ کے ہی ؛ ع ح ؛

وَعَنْ مَعْقِلَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَالِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری ہوئی سینگی کھچوانی منگل کے دن سترہوین تاریخ مہینے کے سے دوا ہی واسطے بیماری برس روز کے نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نے کہ مصاحب ہی امام احمد بن حنبل کا اور نہین اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اسپر اعتماد کرین اسی طرح سے ہی منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی اور روایت کی رزین نے مانند اسکے ابی ہریرہ سے **ف** منگل کے دن کچھنے لینے مین روایتین مختلف آئی ہین لیس لائق ہی یہ کہ پرہیز کرے اس سے جبتک کہ نہو اُسمین اسکی ضرورت واللہ اعلم ع **ف** چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے احکام و اقسام سحر کی تفسیر مین تحت آیۃ واتبعوا ماتتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سے لکھے ہین ترجمہ اُسکا خلاصہ کر کر لکھا جاتا ہی تا مفید ہو جاننا چاہئے کہ حکم سحر کا مختلف ہی اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنے نام بتون کے اور ارواح خبیثہ کے ساتھ ایسی تعظیم کے کرنا یان رب العزت کے ہی مانند ثابت کرنے عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کے یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیر ذلک واقع ہو بلا شبہ وہ سحر کفر ہی اور کرنے والا اُسکا مرتد ہوتا ہی اور اسی طرح جو کوئی کہ اس طرح کا سحر واسطے کسی مطلب اپنے کے کروا دے دیدہ دانستہ تو وہ بھی کافر ہوتا ہی اور احکام ارتداد کے اُسپر جاری ہونگے اگر مرد ہی تو اُسکو تین روز تک مہلت دینی چاہئے تا توبہ کرے اور اس قول و فعل سے تبرا کرے اور بعد تین دن کے اگر توبہ اُس سے درست نہوئی تو اسکو مار ڈالین اور پھینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کے اُسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کے اُسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اُسکے لئے فاتحہ اور درود و صدقات ندین اور اگر عورت ہی تو اُسکو بھی نزدیک امام شافعی کے بطریق مردون کے بعد از مہلت دینے تین روز کے مار ڈالین اور امام اعظم رح کے نزدیک قید کرین ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کرے اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد کفر کا نہو لیکن کرنے والا اُسکا دعوی کرتا ہی کہ مین اپنے سحر سے کار خدائی کر سکتا ہون مثلاً آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کے یا پتھر کو لکڑی یا لکڑی کو پتھر کر سکتا ہون یا کار پیغمبرون کے اور معجزات انکے کر سکتا ہون مانند اُڑنے کے ہوا مین یا قطع کرنے مسافت ایک مہینے کے ایک لمحہ مین لیس وہ بھی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوے کے نہ بسبب نفس سحر کے اور اگر کہتا ہی کہ ان اعمال بد میرے مین ایک خاصیت ہی کہ بسبب اُسکے قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور پہونچانا اسن کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون لیس یہ سحر جھوٹ باندھنا اور فسق الہی کرنے والا اسکا کاذب و فاسق ہی اگر یہ اپنے سحر کے نفس معصومہ کو ہلاک کرے تو مانند قتاق اور پھانسی دینے والے کے اسکو مار ڈالین اسلئے کہ سعی کرنے والا ساتھ فساد کے ہی اور اس باب مین درمیان ساحر و ساحرہ کے کچھ فرق نہین یہ ہی جو لکھا کہ امام فخر الدین زاہدی اور علماء حنفیہ نے تنقیح کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سے یون آیا ہی کہ جو کسیکو معلوم کرین کہ وہ سحر کرتا ہی اور ساتھ اقرار و تنبیہ کے یہ بات ثابت ہو تو اُسکو مار ڈالنا چاہئے اور طلب توبہ کی اُس سے نکرنی چاہئے اور اگر کہے کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اُسکی بات کو قبول نکرنا چاہئے ہان اگر کہے کہ مین سابق مین سحر کرتا تھا اور ایک مدت سے اس شغل کو ترک کر دیا ہی

مین نے تو اُسکے قول کو قبول کرین اور اُسکے خون سے درگذر کرین اور امام شافعی رح کے نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اُسکے کے سحر زدہ مر گیا ساحر سے پوچھنا چاہیے اگر وہ اقرار کرے کہ مین نے اُسپر سحر کیا تھا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہی اُسپر قصاص واجب ہوتا ہی اور اگر کہے کہ مین نے اسکو سحر کیا ہی لیکن سحر میرا کبھی مار ڈالتا ہی اور کبھی نہین پس یہ قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کے جاری کرنے چاہیین اور اگر کہے کہ مین نے اور کو سحر کیا تھا اتفاقا نام اسکا ساتھ نام اُسکے موافق پڑا اگذرا اسکا بیچ جگہ سحر کے پڑا اور اسمین تاثیر کی پس یہ قتل خطا ہوا احکام خطا کے اسپر جاری ہوتے ہین اور یہان ایک شبہ ہی کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الٰہی سے صادر ہوتے ہین اکثر اوقات اولیا سے ظہور مین آتے ہین مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون کے اور ایسے ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کے ہین مانند زندہ کرنے موتٰے کے اور قطع کرنے مسافت طویلہ کے ایک ساعت مین اور مانند اُنکے کے اولیا سے کثیر الوقوع ہین اور احوال لکھنے والے ان اولیا کے اُن افعال کو بیچ کرامات و مناقب اُن اولیا کے لکھتے ہین اگر نسبت کرنا فعل الٰہی کا ساتھ غیر کے کفر ہی تو یہان بھی کفر لازم آوے اور اگر بنظر سبب ظاہری کے کہ وہ غیر رکھتا ہی کفر نہو تو ساحر کے حق مین کیون حکم کفر کا کیا جاوے بلکہ بیچ حال دعوتیون کے اور عزائم خوانون کے کہ ساتھ سیفی اور دعوات کے مانند ان عجائبات کے بہت ظاہر کرتے ہین مشابہت تمام ساتھ ساحرون کے بہم پہونچتی ہی فرق انین کیا ہی جواب اسکا یہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتھ معجزات پیغمبرون کے ہون خواہ اور جنس کے سب اللہ تعالے کے قبضہ قدرت مین ہین اور اُسی کے ارادہ اور پیدا کرنے سے صادر ہوتے ہین اور اُن افعال مین کہ اولیا کے ہاتھ سے صادر ہوتے ہین اور اُن افعال مین کہ ساحرون سے صادر ہوتے ہین اسباب مین فرق نہین ہی مگر یہی فرق ہی کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان اُن افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتے بلکہ طرف قدرت اللہ تعالے کے یا خواص اسماء اُسکے کے نسبت کرتے ہین پس شرک نہین لازم آتا اور ساحر اُن افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتے ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور بیر اور خواص منترون کے اور نام بتون کے ہین اور اسلیئے اُن افعال کو اپنے قابو اور حکم مین جانتے ہین اور اُن افعال پر اجرت لیتے ہین اور بھینٹ چڑھاتے ہین اور نذرین اور قربانیان واسطے اُن ارواح خبیثہ اور اُن بتون کے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح لازم آتا ہی اور موجب کفر کا ہوتا ہی مانند اسی کے کہ افعال عادت الٰہی کو مانند بخشنے فرزند کے اور فراخ کرنے رزق کے اور شفا مریض کے اور مانند اُنکے کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتے ہین اور کافر ہوتے ہین اور موحد تاثیر اسماء الٰہی سے یا خواص مخلوقات اُسکے سے کہ دوائین ہین جانتے ہین یا تاثیر دعاؤن صلحا بندون اُسکے سے کہ اُسکی جناب سے درخواست کر کر حاجت روائی کرواتے ہین سمجھتے ہین اور اُنکے ایمان مین خلل نہین آتا اسی طرح یہ آمد یم برآنکہ حقیقت سحر کی کیا ہی اور اقسام اُسکے کتنے ہین اور کون سی قسم اُسکی موجب کفر کی ہی اور کون سی موجب فسق کی ہی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہی تفصیل اس بحث کی طویل ہی مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت کا ہی اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کے بسبب مزاولت اسباب خفیہ کے بغیر توسل کے جناب الٰہی مین ساتھ دعا یا پڑھنے اسماء اللہ تعالے کے اور بغیر نسبت کرنے اُن افعال کے طرف قدرت اللہ تعالے کے اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح کے ہین سحر کی بھی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط اُن اقسام کا یہ ہی کہ سبب خفی یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا نورانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب اور افلاک اور روحانیات عناصر کے یا روحانیات جزئیہ خاص ہین مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین کے اور جانون کے کہ بنی آدم کے بدنون مین سے نکل گئی ہین کہ اُن جانون کو بعد از مسخر کرنے کے اپنے کام مین بیر کہتے ہین لغت ہندی مین اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کے تاثیر عجیب کرتے ہین یا بسبب خواص کے یعنے بمقتضائے صور نوعیہ کے بغیر توسط کیفیات کے مانند جذب مقناطیس کے لوہے کو پھر طریق حاصل کرنے مناسبت کا ساتھ روحانیات کے اور طریق کھینچنے تاثیر اُنکی کا یاد کرنا نامون اُنکے کا ہی اور التجا کرنی طرف اُنکے ساتھ شرائط معتبرہ کے یا بنانا صورتون مناسبہ کا

اور کرنا عملون مرغوبہ اُنکے کا یا پڑھنا اُس کلام کا کہ مفردات اُس کلام کے بغیر ملاحظہ ترکیب کے اشارہ کرتے ہین امر پر عظمت ایک روح کے ارواح سے یا اور پر عظمت ایک فعل عجیب کے کہ اُس سے کبھی سرزد ہوا تھا اور زبان خاص و عام کے ساتھ مدح اور ثنا اُسکے کے جاری ہوئی تھی لیس اقسام سحر کے بنظر ان شقوق کے تعدد کثیر ہیدا کیا لیکن جو کچھ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہے ایک قسم اُس سے کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین او سحر بابل ہی کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام واسطے رد مذہب او رباطل کرنے عقیدہ اُنکے کے مبعوث ہوئے تھے اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت و ماروت سے ہی کہ اہل بابل اُسکو اُنسے سیکھ کر کام مین لاتے تھے اور اُسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکھتے تھے بہت اس علم مین مشغول رہتے تھے تواریخ معتبرہ مین لکھا ہی کہ حکماے بابل نے عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اُسکا تھا چھ طلسم بنائے تھے کہ عقول و اوہام بیچ دریافت کرنے کیفیت اُنکی کے حیران تھین اول یہ کہ ایک بط تانبے کی بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اس شہر مین آتا تو اُس بط مین سے آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر اُس آواز کو سنتے او جانتے کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اُس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتے دوسرے ایک نقارہ بنایا تھا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اُس نقارے پر چوب مارتا اُس نقارہ مین سے آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہ ہی اور بعد از تلاش کے اُسی طرح نکلتا تیسرے ایک آئینہ بنایا تھا واسطے معلوم کرنے حال غائب کے کہ صاحب غرض اُس آئینہ مین دیکھتا حال اسکے غائب کا اُس آئینہ مین نمودار ہو جاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین صورت اُسکی ساتھ اُس حال کے کہ غائب اُس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا تھا چوتھے ایک حوض بنایا تھا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اُس حوض پر جشن مرتب کرتے تھے اور سردار اور اشراف شہر کے حاضر ہوتے تھے اور ہر کوئی جو کچھ کہ چاہتا اقسام شربتون سے لاتا اور اُس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اُس حوض پر واسطے پلانے لوگون کے کھڑے ہوتے اور حوض مین سے نکالتے تو ہر کسی کے لئے وہی نکلتا کہ آپ لایا تھا پانچوین ایک تالاب بنایا تھا واسطے فیصلہ قضایا کے کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا آپسمین اور حق او رباطل معلوم نہوتا تو بر سر تالاب کے آتے اور تالاب مین جاتے جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اُسکی ناف سے نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اُسکے سر پر پھر جاتا اور اُسکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوے باطل اپنے سے باز آتا تو اُسوقت نجات پاتا چھٹے نمرود کی ڈیوڑھی پر ایک درخت لگایا تھا کہ اُسکے سایہ کے نیچے دربار کے لوگ بیٹھتے تھے اور جسقدر لوگ بڑھتے جاتے سایہ درخت کا بھی بڑھتا جاتا تا آنکہ اگر لاکھ آدمی ہوتے سایہ بھی اُسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سے ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹھے رہ جاتے اور نمرود کہ بادشاہ اُنکا تھا وہ بھی اس باب مین توغل بہت رکھتا تھا کہتے ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد از انکہ کسی کو پہونچا طرف حقیقت اُس صناعت کے میسر ہو جو کچھ چاہے ظاہر کرنے مخالف عادت سے یا منع کرنے موافق عادت سے کر سکتا ہی جیسے کہ معالجہ کرنا اُن امراض کا کہ اطبا اُس سے عاجز ہون مانند برص اور جذام وغیر ذالک کے سبب اُس سے ہو سکتا ہی اسلیئے کہ وہ ساتھ استعانت روحانیات کے تدبیر کرتا ہی او طبیب ساتھ استعانت جسمانیات کے جب حضرت ابراہیم پیدا ہوے تو اللہ تعالے نے اُنکو ارواح و اجسام دکھائے اور سبکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور و بے اختیار دیکھا سب سے منھ اپنا پھیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کے ہوے جیسے کہ سورہ انعام مین فرمایا وکذالک نری ابراہیم ملکوت السموات وما انا من المشرکین اور اس طرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہی اسلیئے کہ شرائط اس سحر مین مندرہ ہین لکھا ہی کہ اول شرط اسکی یہ ہی کہ ارواح کو دلون مطلع جانتے اور ہر گز گمان عجز و جہل کا اُنکے حق مین نکرے و الاوہ ارواح اُنکا کہنا مانین اور مطلب کو نہ پہونچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کواکب مین لکھتے ہین کہ ابتدا ساتھ دعوت قمر کے کرتے ہین یا بین الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین عطھر کہتے ہین کل ما حصل لی من السحر فہو منک وکل ما یندفع من الشر فہو منک وعلی ہذا القیاس بیچ دعوت اور کواکب کے اور ظاہر ہی کہ یہ اعتقاد اور یہ قول

منافی اسلام اور توحید اور ملت حنفی کے ہی اور قسم دوسری اُس سحر سے سخر کرنا جن وشیاطین کا ہی خاصۃ اور وہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہی اور اس
سخر کرنے مین بڑے جنون سے مانند بھوانی اور ہنومان اور مانند انکے کے التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان اُنکے لئے گذرانی اور
عطریات مناسب بیچ جگہون حضور اُنکے سے رکھنی ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا بیر کا ہی اور اِس سحر مین ضرور
پڑتا ہی کہ اول اُس انسان کو کہ قوی القلب والجثہ مرا ہو تلاش کرین بعد ازان اُسکی روح کو ساتھ پڑھنے بعضے الفاظ کے کہ مشتمل اوپر ذکر بڑے شیطانونکے
ہوتے ہین اور تعظیم بہت اُنکی اُسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کھینچین اور بعد اُن الفاظ کے اور رکھنے نذر اور ہدیہ کے اُس روح کو اپنے حکم و قابو مین
لیوین سجدے کہ مانند غلام یا نوکر کے جس چیز کا حکم کرے سرانجام کرین پس یہ عمل بھی لازم کرنے والا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کے پہونچاتا ہی اور
غالباً اُس طرح کے ارواح کہ ساتھ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کے متوجہ ہون نہین ہوتین مگر جنس خبیث سے مانند ہنود یا فساق کے
پس مخالطت خبائث کی بھی اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتھی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضی ارواح جنون کے بیچ خیال ایک شخص کے
تصرف کرین تا اُسکو جو کچھ کہ موجود نہین ہی نظر آوے تا صورتون ہائلہ تخیلہ اپنی سے ڈرے یا حرکات غیر واقع کو واقع جانے اور اس قسم کو نظر بندی اور
خیال بندی کہتے ہین اور بیچ قصہ ساحران فرعون کے بیچ آیۃ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کے اسی طرح کا سحر سمجھا جاتا ہی اور اس طرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کے واسطے دفع کرنے
دلالت اُسکی کے نبوت پر کیا جاوے یا بیچ مقابلہ اولیا کے واسطے معارضہ اُنکے کے عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسیطرح اگر بسبب اس خیال بندی
کے کسی کو دغا دیوین اور اُسکی آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کے خیال
مین کرتے مین التجا کرنی ارواح جنون سے یا ذکر کرنا نام بڑے جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتھ تعظیم بہت کے ہو کفر لازم آویگا اور قسم
پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلے ہنود مین رواج بہت رکھتا تھا اور اب نام و نشان بھی اُسکا موجود نہین اور اُسکو تعلیق الوہم بھی کہتے ہین
اور طریقہ اُسکا یون ہی کہ صورت واقعہ مطلوبہ کو تصور کر کر پیش نظر رکھکر وہم کو ساتھ حاصل کرنے اُسکے کے متعلق کرتے ہین اور شرائط اس تعلیق کے
کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگونسے وغیرہا ہین عمل مین لاتے ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہی کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھ اُسکے
قصد کرین مانند جدائی ڈالنے کے درمیان دو زناکارونکے یا ہلاک کرنے کسی ظالم و کافر کے مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتھ اُسکے قصد کرین
مانند جدائی ڈالنے کے درمیان میان بیوی کے یا ہلاک کرنے معصوم کے حرام ہی اور قسم چھٹی سحر کی نیرنج ہی یعنے بسبب خواص اشیا کے ایک فعل
عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکے کہ جب چاہین کہ انگلیون سے آگ روشن کرین تو تھوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین
تر کر کر تھوڑا سا کف دریا اُسمین ملا دین اور انگلی پر ملین اور اس مقام پر ڈالین پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اُسمین جلتا ہو اُس انگلی کو آگے چراغ کے لیجاوین وہ انگلی روشن
ہو جاوے گی اور جلنے کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیلی ہین کہ ساتھ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کے امور غریبہ حادث کرین اور بنا اُن آلات کا اکثر موقوف
ہوتا ہی اوپر تعمق کے ریاضیات مین مثل حیل ساحران فرعون کے اور مثل آلات ساعات شناسی کے کہ فرنگی بناتے ہین اور قسم آٹھوین سحر کے شعبدہ بازی
اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بہت یعنے بھان متی عمل مین لاتے ہین واسطے متعجب کرنے لوگونکے اور سبب خفی اس طرح کے سحر مین حرکات خفیہ اور
تبدیل اشکال کا ساتھ سرعت کے ہی اور یہ تینون قسمین سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتھ اُسکے کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سے حرمت
ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیے کہ اکثر اقسام سحر کو جو ذکر کیا ہے امت مصطفویہ نے علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اُس سے دور کر کر
استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ علویہ کو ساتھ اُسکے تسخیر کرتے ہین لیکن باستعانت اسماء عظام الٰہی اور آیات قرآنی کے
اور اصلاح قسم دوسری کے عزائم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات زمین کو اور جنون کو سخر کرتے ہین لیکن باستعانت اسما و آیات کے بغیر آمیزش کفر

کہ نظر بندی بھی کہتی ۱۲ اور یہ بھی ۱۲ یعنی ہم شکل کا [illegible]

وشرک کے یا تعظیم غیر اللہ کے بلکہ ساتھ حکومت اور استیلا کے اور صلاح قسم تیسری کی حاصل کرنا رابطہ کا ساتھ ارواح طیبہ صلحا اور اولیا کے ہے کہ اکثر ایسے
شرب عمل میں لاتے ہیں اور اپنے حوائج میں اور خلق کے حوائج میں ساتھ اسکے منتفع ہوتے ہیں اور بیچ طریق حاصل کرنے اسکے کے بھی طہارت اور تلاوت اور بھیجنا
ثواب صدقات کا واسطے ان ارواح کے منظور رکھتے ہیں اور اصلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہے کہ مشائخ کبار اور اولیا سا برار سے واسطے حل مشکلات کے
عمل میں آتا ہے اور وہ تعلیق وہم شکیف ساتھ کیفیت عظیمے کے ہے کہ بسبب استغراق کے بیچ ملاحظہ ایک اسم کے اسمائے الٰہی سے میسر ہوتا ہے اور اصلاح قسم
چھٹی کے تعمق ہے بیچ خواص آیات اور اسماء اور ارقام اور اعداد انکے کے اور ترکیب بعض کی ساتھ بعض کے جیسا کہ بیچ کتابوں تعویذات اور خواص
اسماء اور سورتوں قرآن کے ساتھ قیود و شروط کے اور بیچ کتابوں تکسیر کے مفصل اور مشروح ہے حاصل یہ کہ وجہ قبح سحر کی یہی ہے کہ منجر ساتھ کفر اور شرک
اور اعتقاد تاثیر ستاروں اور ارواح مدبرہ یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو اور موقوف ہو اوپر التجا کے طرف غیر خدا کے اور منہمک ہونے کے بیچ دیکھنے اسباب کے
ساتھ اسطرح کے کہ دیکھنے قدرت مسبب کے سے غافل کرے اور جب یہ وجہ قبح کی بالکل دور ہو جاوے تو پس مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کے ہے اگر مقصد
خیر ہے تو سحر اسکے لیے بہتر ہے اور اگر شر ہے تو شر ہے **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الخ کے لکھتے ہیں کہ یہود اوپر تو عمل
کرنے کے بیچ سیکھنے اس دو طرح کے سحر کے کہ مذموم و معیوب ہے اکتفا نہیں کرتے بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنے اور علموں کے بھی کہ موجب اعراض علم شریعت اور
وحی الٰہی سے ہیں صرف کرتے ہیں **وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ** یعنے سیکھتے ہیں ان علموں کو کہ ضرر کرتے ہیں ان کو گو کہ اور انکو ضرر نکریں اور
نفع نہیں دیتے انکو گو کہ اور انکو نفع دیں اور عاقل کو چاہیئے کہ احتراز کرے اس چیز سے کہ ضرر کرے اور نفع نہ دے یہاں جاننا چاہیئے کہ علم مذموم نہیں ہوتا بندوں کے
حق میں مگر بسبب ایک جہت کے تین جہتوں میں سے اول یہ کہ توقع ضرر کی ہو اس سے اپنے تئیں یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی اسی باب سے
ہے اسلیئے کہ اکثر خلق کو مضر ہے اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستاروں اور افلاک کے ایک طرح پر دیکھتے ہیں تو انکی خاطروں میں مستقر
ہوتا ہے کہ یہ بسبب تاثیر فلانے ستارہ اور فلانے برج اور فلانے درجہ کے ہے پس امید حصول ہونے مطالب کی اور خوف فوت ہونے انکے کا جہت ستارہ اور
برج سے دلوں میں جگہ پکڑتے ہیں اور التفات طرف مالک ضر اور نفع کے نہیں رہتا اور حجاب عظیم دل پر حائل ہوتا ہے کہ نظر الی اللہ سے مانع آتا ہے
دوسرے یہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر رکھے لیکن یہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کے دقائق اس علم کے نہیں معلوم کر سکتا اور جبکہ اسکے دقائق
کو نہ پہونچا جہل مرکب میں گرفتار ہوا چنانچہ اسی قبیلے سے ہے بحث کرنی اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سے اور اکثر علوم فلسفیہ اور علم قضا و قدر کا
اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کے جھگڑوں اور لڑائیوں کا کہ فیما بین ان بزرگوں کے واقع ہوئیں وغیر
ذلک اور اسی طرح ہے حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کے کہ انکے دل بھرے ہوئے شہوات سے ہیں
حکم سم کا رکھتا ہے اور مورث ملکہ تخیل اور مبالغہ کا ہر چیز میں ہوتا ہے تیسرے یہ کہ بیچ علموں محمود شرعیہ کے تعمق بیجا کرے اور افراط تفریط کرے
مثلاً علم عقائد اور توحید میں فلسفیات کو دخل دیوے اور بیچ علم فقہ کے حیلوں اور روایات نادرہ بے اصل کو بیان کرے اور علم سلوک میں اشغال
جوگیہ کو دخل دیوے اور علم دعوت اسماء کے میں قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوے اور بیچ علم قصص انبیاء کے جھوٹ یہود اور زنادقہ کے سننے کا موجب فساد
عقائد کا ہو علی ہذا القیاس اور یہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتے ہیں اور نفع کہ ان علوم سے متوقع ہے انکو نہیں پہونچتا اور یہودی اسی طرح کے علموں میں
مشغول تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کیا تھا **بَابُ الْفَالِ وَالطِّيَرَةِ** یہ باب ہے بیچ بیان فال اور طیرہ کے **ف** فال ساتھ ہمزہ کے ہے اور
اکثر استعمال اسکا ساتھ ابدال ہمزہ کے الف سے ہے اور اکثر استعمال فال کا نیکی میں ہے جیسے کہ مثلاً بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنے اس بات کے کہ صحت
پاویگا یا نہیں سنے کہ کوئی کہتا ہے یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنے یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی میں بھی آتا ہے جیسے کہ کہتے ہیں فال نیک و فال

فال بد اور طیرہ ساتھ زیر طا اور زبر ی کے مصدر ہے تطیر سے جیسے کہ خیرہ تخیر سے اور سواے ان دو لفظون کے مصدر اس وزن پر نہین آیا ہے اور استعمال طیرہ
کا نہین ہوتا ہے مگر فال بد مین اور کبھی طیرہ بمعنے مطلق فال کے بھی آتا ہے نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک یعنی محمود ہے اور سنت ہے کہ آنحضرت فال نیک بہت
لیا کرتے تھے خصوصاً لوگون کے نامون سے اور جگہون سے اور فال بد یعنی مذموم اور ممنوع ہے اور در اصل تطیر اور وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ عادت عرب کی
تھی کہ شگون لیتے تھے اس طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتے یا کسی جگہ جاتے تو پرند جانور کو یا ہرن کو جھکارتے اگر داہنی طرف بھاگتا اسکو مبارک
جانتے اور فال نیک لیتے اور اس کام کے لیے نکلتے اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتے اور کام سے باز رہتے اور شکار کے آنے کو بائین طرف سے سنوح کہتے ہین
اور داہنی طرف سے آنے کو بروح اور سنوح کو مبارک جانتے ہین اور بروح کو نحس اور یہی ہین معنے فال لینے کے ساتھ سوانح اور بوارح کے کہ عبارات
مین واقع ہوا اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کے یہ ہے کہ امید نیکی کی جناب الہی سے اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت اسکے کا ہونا بہر حال
بہتر ہے اگرچہ خطا کرے اور غلط پڑے اور قطع کرنا امید کا حق سے اور نا امید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہے عقلاً اور شرعاً اور ہو ویگا وہی جو اسنے
چاہا ہے تحقیق معنے فال طیرہ کے یہ ہین جو ذکر کیے گئے اور مولف اور حدیثین بھی لایا ہے اس مین بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ اور مانند اسکے کے بیچ حکم
تطیر کے ہین شرح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین شگون بد اور بہترین اسکی فال ہے عرض کیا صحابہ نے
اور کیا ہے فال فرمایا کہ کلمہ اچھا کہ سنے اسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین شگون بد یعنے نہین ہے شگون بد لینے کو تاثیر و دخل
بیچ حاصل کرنے منفعت کے اور دفع کرنے ضرر کے اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیے اسکا جو کچھ کہ ہوتا ہے ہووے ہیگا اور شارع نے اسکو سب اعتبار نہین کیا ہے
اور بعد ازان کہ نفی کی تطیر سے اور منع فرمایا اس سے مدح کی فال کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کے فال نیک یعنی ہے یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینے کے آیا ولیکن
یہان اشکال یہ ہے کہ اس عبارت سے ایسا سمجھا جاتا ہے کہ فال نیک یعنی بہتر ہے اور فال بد بھی اچھی ہے حالانکہ فال بد قطعاً اچھی نہین جواب اسکا یہ کہ لفظ خیر یہان
بمعنے بد کے ہے نہ بمعنے بہتر کے جیسے کہ کہتے ہین والآخرۃ خیر وابقے واصحاب الجنۃ خیر یا یہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہے کہ طیرہ مین بھی اعتقاد بہی کا رکھتے
تھے یا مراد یہ ہے کہ اگر فرضاً ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سے ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنے اسکو ایک تمہارا اور تلفا والے اس بیچ جیسے ڈھونڈھنے والا
سنے یا واجد اور گمراہ سنے یا راشد ۔ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا
هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بھاگ تو جذام والے سے جیسے کہ بھاگتا ہے تو شیر سے
نقل کی یہ بخاری نے **ف** نہین ہے لگنا بیماری کا یعنے ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی پہلو مین
بیمار کے بیٹھتا ہے یا ہمراہ اسکے کھاتا ہے تو سرایت کرتی ہے بیماری اسکی اسمین لکھا ہے علماء نے کہ اطبا کے زعم مین سرایت سات امراض مین ہے جذام
اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتے ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نے اسکو نفی اور باطل کیا یعنے سرایت کرنا
مرض کا اور لگنا اسکا ایک سے دوسرے کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نے جیسے اسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ
ساتھ تخفیف میم کے اصل مین معنے سر کے ہے اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہے کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سے پیدا ہوتا ہے اور اڑتا ہے اور
کہتے تھے عرب کہ باہر نکلتا ہے سر مقتول سے ایک جانور کہ نام اسکا ہامہ ہے اور ہمیشہ فریاد کرتا ہے کہ پانی دو مجھکو پانی دو مجھکو یہانتک کہ مارا جاتا ہے

مارنے والا اسکا اور بعضون نے کہا کہ روح اسکی جانور ہوجاتی ہی اور فریاد کرتی ہی تاکینہ اپنا مارنے والے اپنے سے لیوے اور جب کینہ لیا جاتا ہی
اُڑ جاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نے اس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہ کچھ نہین اور بعضون نے کہا کہ ہامہ اُلّو ہی جسوقت کہ آ بیٹھتا ہی کسیکے
گھر پر اور بولتا ہی تو گھر ویران ہوجاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اسکو باطل کیا کہ یہ داخل طیرہ کے ہی اور نہ صفر اسمین بہت اقوال آئے ہین بعضون کے
نزدیک تو مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کے آتا ہی عوام اُسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتے ہین یہ اعتقاد بھی باطل و بے اصل ہی اور بعضون کے
نزدیک صفر ایک سانپ ہی پیٹ مین کہ بزعم عرب کے وقت بھوک کے کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتے تھے کہ الم کہ وقت بھوک کے ہوتا ہی اُسی سے ہوتا ہی
اور ایک سے دوسرے مین سرایت کرتا ہی اور نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہی کہ وہ کیڑے ہین پیٹ مین کہ کاٹتے ہین وقت بھوک کے اور کبھی اُس سے
زرد ہوجاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہوجاتا ہی پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہی اور باوجود سے کہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پھر فرمایا بھاگ جذامی سے الخ
وجہ تطبیق اُسکی آخر فصل مین بیان کرین گے انشاء اللہ تعالے **شرح** **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى
وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا
الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی
اُنھین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسرے کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نے
یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا کہ ہوتے ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین اپنے بیچ تندرستے اور پاکیزگی پوست کے پس ملتا ہی اُنمین
ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کردیتا ہی اورون کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کسنے خارشتی کیا ہی پہلے کو یعنے وہ بھی بتقدیر
الہی خارشتی ہوا تھا یہ بھی بتقدیر الہی ہوئے روایت کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسرے کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نوء ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** نوء ساتھ زبر
نون اور سکون واو کے اور آخر مین ہمزہ ہی بمعنے غروب ہونے ایک ستارہ کے اور نکلنے اور ستارے کے عرب گمان کرتے تھے کہ مینھ اسی سبب سے
برستا ہی جیسے ہندو کہتے ہین کہ مینھ برستا ہی فلانے نچھتر سے اور نہایہ مین ہی کہ نوء کی جمع انواء ہی بمعنے منازل قمر کے اور وہ اٹھائیس منازل ہین چنانچہ
آیہ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ انھین کی طرف ہی پس عرب نسبت کرتے تھے نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینھ کی اور موثر اسمین انجانکا
ہی بعضے منازل مین پس شارع نے اُسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینھ کا بتقدیر الہی ہی نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد و تاثیر علت کا ہی اور اگر
سب جانے باین معنی کہ حق سبحانہ تعالے مینھ برساتا ہی اُسوقت مین بے آنکہ یہ وقت علت ہو اور قادر ہی کہ پہلے اُسوقت سے اور بعد اُسوقت کے بھی
برسا دے اور اگر چاہے اُسوقت مین بھی نہ برسا دے جیسے کہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہی باطل و کفر نہ ہوگا اور امام نووی نے کہا کہ باوجود اسکے بھی کراہی
اسلیئے کہ شعار کفر سے ہی اور موہم علیت کا انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہی مطلق ہی واسطے قطع کرنے مادہ اعتقاد فاسد کے اور اسلیئے کہ نہین وارد
ہوئی ہی کوئی حدیث کہ دلالت کرے اوپر جواز اسکے کے اور حاصل مضمون کا یہ ہی کہ نہ کہو کہ برسائے گئے ہم فلانی نوء سے بلکہ کہو کہ برسائے گئے ہم ساتھ
فضل اللہ تعالے کے واللہ اعلم **شرح** **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین لگ جاتی بیماری کسی کی کسیکو اور نہ صفر ہی اور
نہ غول ہی روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** غول ساتھ پیش غین اور سکون واو کے جمع اُسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہی جن و شیاطین سے عرب گمان

کرتے تھے کہ غول جنگلون مین دکھائی دیتے ہین لوگونکو ساتھ شکلون طرح طرح کے اور لوگون کو راہ بھلادیتے ہین اور ہلاک کرتے ہین پس نفی کیا اسکو شارع
نے اور لکھا ہی علمانے کہ مراد نفی ذات غول کی نہین ہی بلکہ نفی ہوجانے انکی کی ہی صورتون مختلفہ مین اور ہلاک کرسکنے آدمیونکو یعنے انکو بغیر اذن اللہ تعالے کے
اور بے راہ بھلادینے اور ہلاک کرنے لوگون کے قدرت نہین ہی ش ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ
فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے
کہ کہا تھا بیچ جماعت ثقیف کے ایک شخص جذام والا یعنے اور ارادہ کیا اُسنے یہ کہ آوے آنحضرت کے پاس بیعت کے لئے پس بھیجا آنحضرت نے طرف اُسکے ایک
شخص کو یہ کہنے کے لئے کہ تحقیق ہمنے بیعت کی تجھسے یعنے زبانی بغیر پکڑنے ہاتھ کے پس پھر جا روایت کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے اور اُس سے کہ اوپر
گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سے اور حدیث لا عدوی سے خلاف اسکے پس انکے تطبیق مین علما کے
بہت اقوال آئے ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نے شرح نخبہ مین کہا کہ اولے بیچ وجہ تطبیق کے یہ ہی کہ نفی عدوی کی باقی ہی اوپر عموم و اطلاق اپنے کے اور
مخالطت ان بیمارون کی اصلا سبب لگنے بیماری کے نہین ولیکن امر بھاگنے کا جذامی سے باب سد ذرائع سے ہی تا کوئی ورطۂ شرک مین نہ پڑے یعنے اگر کسی
مخالطت جذامی سے کی اور ناگہان تقدیر الہی سے علت جذام مین مبتلا ہوگیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کے ہوا پس حکم کیا ساتھ بچنے کے تا اس وہم مین
نہ پڑے اور اسلئے آنحضرت نے آپ جذامی کے ساتھ طعام کھایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کے اور عدم توہم کے پس حکم بھاگنے کا اُسکے لئے ہی کہ اپنے نفس مین
صدق یقین نہ پاوے اور بتقدیر پہونچنے مرض کے ورطۂ شرک خفی مین پڑے انتہی اور کرمانی نے کہا کہ جذام مستثنے ہی لا عدوی سے اور نووی نے کہا کہ جذام کے لئے
ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اُسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوری اور ہم بستری پس یہ بات طب سے ہی عدوی نہین جیسکہ ضرر کرتا ہی طعام ناخوش اور بوے
ناخوش اور سب باذن خدا ہی واللہ اعلم ش ح الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتے اور شگون بد نہ لیتے اور دوست رکھتے نام نیک کو یعنے فال لیتے ساتھ اُسکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین
وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت قطن بن قبیصہ سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہی روایت کی یہ
ابوداؤد نے ف عیافہ ساتھ زبر عین کے ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطور کے کہ بیچ بیان معنے تطیر کے پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی
اور اعتبار اسمین ساتھ نام جانورون کے ہی جیسے کہ فال لیجاوے ساتھ عقاب کے عقاب پر اور ساتھ غراب کے غربت پر اور ساتھ ہدہد کے ہدایت پر اور فرق درمیان
عیافہ اور طیرہ کے یہ ہی کہ طیرہ عام ہی یعنے شگون بد ہر پرندہ سے لیا جاوے یا اور جانور وغیرہ سے اور عیافہ کا استعمال خاص جانور ہی کے آواز وغیرہ سے فال لینے
مین آتا ہی اور نہایہ مین ہی کہ عیافہ کا اشتقاق پرندہ کا اور فال لینے ساتھ اسماء اور آواز اور گذرنے اسکے کے اور طرق ساتھ زبر طا اور جزم را کے سنگریزہ مارنا
کہ عادت عرب کی عورتون کی تھی کہ وقت فال لینے کے مارتی تھین اور بعضون نے کہا کہ خط ریت مین کھینچنا جیسے کہ عادت رمالون کی ہی اور جبت
ساتھ زبر جیم اور جزم با کے بمعنی سحر و کہانت کے ہی اور بعضون نے کہا کہ جبت وہ چیز ہی کہ عبادت کی جاوے سواے اللہ تعالے کے یعنے یہ افعال سب شرک کے اعمال
منکرون کے سے ہین اور اظہر یہ ہی کہ جبت شیطان ہی یعنے یہ افعال شیطان سے ہین ش ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ

بالتوکل ھذا عندی قول ابن مسعود اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ نقل کی اُسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا شگون بد لینا شرک ہی فرمائی یہ بات تین بار یعنے مبالغۃً تا لوگ بہت بچین اُس سے اور نہین ہم مین سے کوئی مگر یعنے مکروہ کوئی کہ کبھی اُسکی خاطر مین فال بد سے تردد و خلجان رہ جاتا ہی لیکن خدائے تعالے لیجاتا ہی اُسکو بسبب توکل کے یعنے اگر بحکم بشریت کے کچھ شک اور وہم خاطر مین آوے تو چاہیے کہ توکل خدا پر کرے اور اُس کام کو جاوے تا لیجاوے اُس وہم کا نہ ہووے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے بخاری سے کہتے تھے کہ کہتا سلیمان بن حرب کہ شیخ بخاری کا ہی کہتا اس حدیث مین وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہ کلام نزدیک میرے قول ابن مسعود سے ہی نہ قول آنحضرت کا **ف** شرک ہی یعنے شگون بد لینا مشرکون کے رسمون مین سے ہی اور موجب شرک خفی کا اور اگر جزماً اعتقاد کرے کہ یون ہی ہوگا وہ شگون بیشک کفر ہی **ع** وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید مجذوم فوضعہما معہ فی القصعۃ وقال کل ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ جذام والے کا اور رکھا اُسکو ساتھ اپنے بیچ پیالہ کے اور فرمایا کہا اعتماد کرتا ہون مین ساتھ اللہ کے اور توکل کرتا ہون اُسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعد از حصول توکل و یقین کے بھاگنا جذامی سے لازم نہین **ع** وعن سعد بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ھامۃ ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شیء ففی الدار والفرس والمرأۃ رواہ ابوداؤد اور روایت سعد بن مالک سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی ہامہ اور نہین ہی عدوی اور نہین ہی شگون بد اور اگر ہوتا شگون بد کسی چیز مین تو ہوتا گھر مین اور گھوڑے مین اور عورت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حدیثین بیچ مقدمہ طیرہ کے مختلف آئی ہین بعضیون سے نفی تاثیر طیرہ کی اور نہی اعتقاد اور اعتبار اُسکے سے مطلق سمجھی جاتی ہی اور یہ بہت ہین اور بعضیون سے ثبوت طیرہ کا عورت مین اور گھوڑی مین اور گھر مین ساتھ لفظ جزم کے جیسے کہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہی انما الشوم فی ثلث الفرس والمرأۃ والدار اور ایک روایت مین بیچ زمین اور خادم اور فرس کے بھی آیا ہی اور بعضیون مین ساتھ لفظ شرط کے آیا ہی جیسے کہ اس حدیث مین اور مانند اسکے مین اور بعضیون سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور مین سمجھا جاتا ہی مانند تمام امور کے جیسے کہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی مین ابن عباس سے آیا ہی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امور مین بیچ اہل جاہلیت کے تھا جیسے کہ حدیث حضرت عائشہ کی مین آیا ہی وجہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ تطیر کسی چیز مین نہین ہی اور اگر فرض کیا جاوے ثبوت اُسکا تو یہ چیزین مظنہ اور محل اُسکی ہین اور جگہ اُسکی رکھتی ہین کہ انمین ثابت ہووے الیسا ہی جیسا حضرت نے فرمایا لو کان شیئ سابق القدر لسبقتہ العین اور اسی طرح کلام ہی قاضی کا کہ کہا پیچھے لا انا لا طیرہ کے اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہی الیسی یعنے اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا تو ان چیزون مین ہوتا کہ قابل تر ہین اسکو لیکن وجود و ثبوت نہین انمین پس اصلا وجود نہین رکھتے اور بعضون نے کہا کہ نحوست عورت مین ناموافقت اُسکی ہی اور یہ کہ بچہ نہوتا ہو اُسکے اور اطاعت خاوند کی نکرے یا مکروہ بدشکل ہو نزدیک اُسکے اور نحوست گھر مین یہ ہی کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بُرے ہون اور ہوا ناموافق ہو اور نحوست گھوڑے مین یہ ہی کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض مصلحت کے نہو اور یہی مراد خادم مین ہی یا نحوست محمول ہی اوپر کراہیت و ناخوشی کے بسبب شرع یا طبع کے پس نفی تشوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کے محمول ہوگی واللہ اعلم **ع** وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ اذا خرج لحاجۃ ان یسمع یا راشد یا نجیح رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خوش آتا انکو جسوقت کہ نکلتے واسطے کسی کام کے یہ کہ سنین اے راشد اے نجیح یعنے یہ فال نیک ہی نقل کی ترمذی نے **ع** وعن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شیء فاذا بعث عاملا سال

عَنِ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهٗ اسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهٗ اسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ شگون بد لیتے تھے کسی چیز سے پھر جسوقت کہ بھیجنے لگتے عامل پوچھتے نام اسکے سے پس جسوقت کہ اچھا لگتا آپ کو نام اسکا خوش ہوتے ساتھ اسکے اور دیکھی جاتی خوشی اسکی بیچ چہرہ مبارک انکے کے اور اگر مکروہ جانتے نام اسکا دیکھی جاتی ناخوشی اسکی بیچ چہرہ مبارک انکے کے یعنے اور بدل دیتے اس نام کو ساتھ اچھے نام کے اور جسوقت کہ داخل ہوتے کسی بستی میں پوچھتے نام اسکے سے پس اگر اچھا لگتا انکو نام اسکا خوش ہوتے ساتھ اسکے اور دیکھی جاتی خوشی اسکی بیچ چہرے انکے کے اور اگر مکروہ رکھتے نام اسکا دیکھی جاتی ناخوشی اسکی بیچ چہرے انکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ تطیر نہیں ہے اسلیئے کہ بسبب اسکے اس کام سے کہ ارادہ رکھتے تھے اسکا باز نہ آتے تھے لیکن اثر کراہت وقبح اسکے کا چہرہ مبارک میں ظاہر ہوتا تھا اسلیئے کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہے بیچ خوشی وناخوشی کے قطع نظر کرنے کر تطیر وتفاول سے اور کہا ابن مالک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے یہ کہ اختیار کرے آدمی اپنے فرزند اور خادم کے لیئے نام اچھا اسلیئے کہ برے نام کبھی موافق ہوجاتے ہیں تقدیر کے جیسے کہ اگر نام رکھے کوئی اپنے بیٹے کا خسار یعنی بعض اوقات جاری ہوتی ہے تقدیر الٰہی ساتھ اسکے کہ لاحق ہو اس شخص کو یا اسکے بیٹے کو خسار یعنی اعتقاد کرتے ہیں بعضے لوگ یہ کہ یہ بسبب نام اسکے کے ہے پس نحس جانتے ہیں اور احتراز کرتے ہیں ہمنشینی اسکی سے ؎ ع **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ** اِنَّا كُنَّا فِيْ دَارٍ كَثُرَ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰى دَارٍ قَلَّ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھے ایک گھر میں بہت تھے اس میں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہمنے طرف ایک اور گھر کے کم ہوگئے اسمیں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھوڑ دو اس گھر کو اس حال میں کہ برا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حضرتؐ جو اس گھر کے چھوڑنے کو فرمایا تو یہ قبیلہ تطیر کے سے نہیں ہے بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اسکی ناموافق ہوئی انکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینے کو آنکے تئیں اسلیئے فرمایا کہ انکے دلوں میں یہ بات جم گئی تھی کہ یہ نقصان وخرابی بسبب رہنے کے اس مکان میں ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل جاویں تا مادۂ وہم کا منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کے نہ پڑیں ع **وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ يُقَالُ** لَهَا اَبْيَنُ وَهِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا وَاِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے یحییٰ بیٹے عبداللہ بیٹے بحیر کے سے کہ کہا خبر دی مجکو اس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹے مسیک کے سے کہ کہتا تھا کہ کہا میں نے یا رسول اللہ نزدیک ہمارے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہمارے کی یعنے اور شہروں سے وہاں آن کر غلہ جمع ہوتا ہے بکنے کے لیئے یا یہاں سے اور شہروں کو لوگ لیجاتے ہیں اور تحقیق وبا اسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اسکو داخل ہونے اپنے سے اسمیں اور آمد ورفت کرنے سے طرف اسکے اسلیئے کہ قریب ہونے بیماری اور وبا کے سے پیدا ہوتا ہے تلف وہلاک نقل کی یہ ابوداؤد **ف** کہا طیبی نے یہ قبیلہ عدویٰ کے سے نہیں ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کے سے ہے اسلیئے کہ ہوائے صالح اور موافق عمدہ اشیاء سے ہے اوپر صلاح بدن کے اور فساد ہوا اور عدم موافقت اسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہے انتہی اور شاید کہ بھاگنے والے وبا سے ساتھ مضمون اس حدیث کے تمسک کرتے ہونگے کہ اس شخص نے شکایت وبا کی کہ اس زمین میں ہوتی تھی اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑ اسکو اور باہر نکل اس زمین سے اسلیئے کہ مخالطت ساتھ مرض وبا کے باعث

ہلاکت کی ہوتی ہو ولیکن تمسک ساتھ اسکے نہین ہو سکتا اسلئے کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونے وبا کی سے اس زمین مین اور اُسکو نحس و مکروہ جانا
اور آنحضرت نے بنظر ضعف حال اُسکے اور خوف واقع ہونے کے بیچ ورطہ شرک خفی کے اُسکو ساتھ نکالنے کے وہان سے رخصت دی نہ یہ کہ وبا
وہان واقع ہووے اور بعد از وقوع ہونے کے وہان سے بھاگنے کو جائز رکھا اور کلام اسمین ہی اور وظیفہ بیچ بلا کے پیش از وقوع کے احتراز و اجتناب
ہی اور بعد از وقوع کے صبر و رضا ہی مگر دعا و تضرع کرنی کہ حکم ساتھ اُسکے فرمایا ہی بدلیل احادیث صحیحہ کے کہ صحیحین وغیرہما مین ہی ساتھ منع اور
نہی کے نکلنے اور بھاگنے وبا کے سے اور بیچ مدح اور ترغیب کے صبر و ثبات پر آئے ہین اور یہ حدیث سنن ابی داؤد مین ہی معارض صحیحین کے
حدیثون کی نہین ہو سکتی اور لکھا ہی علمائے کہ فروہ بن مسیک سے سوا ایک دو حدیثون کے روایت نہین کی گئی ہین اور وہ بھی ایک مرد
مجہول سے کہ معلوم نہین نام اُسکا اور بیچ یحییٰ بن عبد اللہ بن بحیر کے بھی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہین حاصل یہ کہ بیشک وبا سے بھاگنا ممنوع
اور معصیت ہی اور اگر جزماً اعتقاد کرے کہ بر تقدیر صبر کے مر جاؤنگا اور اگر نکل جاؤنگا تو نجات پاؤنگا کافر ہوتا ہی اور بغیر اس اعتقاد کے
عاصی اور قیاس اسکا اوپر نکلنے کے گھر کے اندر سے وقت زلزلہ اور لگنے آگ کے فاسد ہی بسبب وارد ہونے نص کے اوپر خلاف اسکے اور یہ بھی ہی
کہ ہلاک بیچ صورت زلزلے اور گر پڑنے گھر کے اور لگنے آگ کے گھر مین غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مرنے کے وقت نہ نکلنے کے وبا سے کہ مشکوک
وموہوم ہی شرع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَاْتِي
بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ مُرْسَلًا
روایت ہی عروہ بن عامر سے کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ بہتر اُنمین سے فال ہی اور نہ روکے
شگون بد یعنے کسی مسلمان کو اُس کام سے کہ قصد اُسکا کیا ہی پس جسوقت کہ دیکھے ایک تمہارا اُس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی یعنے وہ چیز کہ شگون
بد اُس سے لیتے ہین اور خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہیئے کہ کہے یا الٰہی نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہین ہی پھر
برائی سے اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت و توفیق خدا کے نقل کی یہ ابو داؤد نے بطریق ارسال کے **بَابُ الْكَهَانَةِ**
باب ہی بیچ بیان کہانت کے **ف** مراح مین لکھا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتھ زبر کے فال گوئی کرنی اور ساتھ زیر کے حرفہ اُسکا اور
طیبی نے کہا کہ کاہن وہ کہ خبر کرے حوادث آیندہ کی اور دعوے کرے معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزون کا عرب مین کاہن تھے کہ بعضے اُنمین سے دعوے
کرتے تھے کہ ہمکو جنات خبرین دیجاتے ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سے سن آتے تھے احکام الٰہی آسمان پر سے اور کاہنون سے کہدیتے تھے
اور وہ اسمین جو کچھ چاہتے زیادہ کر کر کہتے پس قبول کرتے اُسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئے تو شیطان آسمان پر جانے سے روکے گئے اور باطل
ہوئی کہانت اور بعضے مقدمات اور اسباب اور علامات سے کچھ معلوم کرتے تھے کہ اُنکو عراف کہتے تھے وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئے کا پتا دیتے تھے
جیسے رمّال کرتے ہین اور کبھی اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بھی آتا ہی اور یہ افعال حرام ہین اور انپر مال لینا بھی حرام ہی اور لینے والا اور دینے والا
دونون گنہگار ہوتے ہین اور محتسب پر منع اور تادیب انکی لازم ہی شرع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ
شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ
وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی معاویہ بن حکم سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تھے

ہم کرتے انکو جاہلیت مین ایک اُنمین سے یہ ہر کہ تھے ہم آتے کاہنون کے پاس یعنے اور پوچھتے ایسی چیزین اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنون کے پاس کہا معاویہ نے کہامین نے سو دوسری چیز یہ ہو کہ تھے ہم شگون بد لیتے فرمایا یہ ایک چیز ہو کہ پاتا ہو اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنے کے پس نہ باز رکھے تمکو یعنے کسی کام سے یہ خیال آیا کہا معاویہ رض نے کہامین نے ایک اُنمین سے یہ ہو کہ ہم مین کتنے ایک شخص خط کھینچتے ہین فرمایا تھے ایک نبی انبیا مین سے خط کھینچتے یعنے بامر الہی یا ساتھ علم لدنی کے پس جو شخص کہ موافق پڑے خط اُسکا خط اُس پیغمبر کے پس وہ مباح ہو **ف** مراد نبی سے دانیال ہو اور بعضون نے کہا ادریس علیہما السلام اور مباح ہو ورنہ الاخط مراد اس سے نہی ہو یعنے جب علم اُس خط کے کھینچنے کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اسپر حرام و ممنوع ہوا یعنے یہ کیا جانتا ہو کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کھینچتے تھے تا یہ بھی ویسا ہی خط کھینچے پس جب معلوم نہوا تو کرنا اُسکا بھی حرام ہوا اور بیان اسکا باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوۃ مین بھی ہو چکا ہو **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو عائشہ رض سے کہ سوال کیا لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال کاہنون کا کہ بات اُنکی سچ اور لائق اعتماد کے ہو یا نہین پس فرمایا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نہین وہ کچھ یعنے پس نہ اعتماد و اعتقاد کرو اُنکی خبرون پر عرض کیا لوگون نے کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتے ہین اور خبر دیتے ہین کبھی ساتھ ایک چیز کے کہ ہوتی ہو حق پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ یہ کلمہ ہو سچ اچک لیتا ہو اُسکو جن پھر ڈالتا ہو اسکو بیچ کان دوست اپنے کے مانند آواز کرنے مرغ کے کہ بلاتا ہو دوسرے مرغ کو دانہ کے لئے پس ملاتے ہین وہ کاہن اُس کلمہ مین زیادہ سو جھوٹھ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سچ اور ثابت ہو کہ سنا گیا ان ملائکہ سے کہ لیا اُنھون نے حق سے بواسطہ وحی کے یا ساتھ مکاشفہ لوح محفوظ کے واسطے اُنکے اور بعضون نے کہا کہ معنی یقرہا کے ڈالنے کے ہین یعنے ڈالتا ہو وہ کلمہ مانند ڈالنے مرغ کے یعنے جیسے وہ ڈالتی ہو مرغی سے جفتی کرنے کے وقت اسطرح کہ نہین جانتے اُسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہو اُس کلمہ کو اپنے دوست کے کان مین اسطرح کہ نہین مطلع ہوتا اُسپر غیر اسکا **وَعَنْهَا** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو عائشہ سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق فرشتے یعنے ایک جماعت اُن مین سے اُترتے ہین عنان مین اور عنان کہتے ہین ابر کو پس ذکر کرتے ہین کامون کا کہ تقدیر کئے گئے آسمان مین پس چوری سے اور پوشیدہ کان رکھتے ہین اُسپر شیاطین پس سنتے ہین اُس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہو پس پہونچاتے ہین اُسکو طرف کاہنون کے پس جھوٹ بنا لیتے ہین کاہن ساتھ اُن کلمون کے کہ شیاطین سے سنے ہین سو جھوٹھ اپنی طرف سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے اس سبب سے بعضی چیزین موافق واقع کے ہو جاتی ہین لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہو اُسمین جھوٹھ بند کر دیا شارع نے دروازہ استفادہ کا اُنسے اور فرمایا کہ نہین وہ کچھ **وَعَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتٰى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن اور نجومی کے پاس اور پوچھے اُس سے کچھ یعنے غیب کی باتین نہین قبول کیجاتی واسطے اُسکے نماز چالیس رات دن کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہایت مزا اور کم بختی اُسکی ہو کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہو ضائع اور نامقبول ہوئی یا مراد یہ ہو کہ جب نماز قبول نہوئی تو اور

اعمال بطریق اولی نامقبول ہونگے اور مراد نہ قبول ہونے سے یہ ہے کہ ثواب نہیں حاصل ہوتا اگرچہ ابراء ذمہ کہ قضا اُس سے واجب نہو حاصل ہے اور حدیث
میں اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز وشب مراد ہے اسلئے کہ کلام عرب میں اکثر اس طرح آتا ہے کہ روز یا شب ذکر کرتے ہیں اور دوسرا تابع اسکا ہوتا ہے
ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ
عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ
بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے زید
بن خالد جہنی سے کہا نماز پڑھوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی حدیبیہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے پیچھے مینھ برسنے کے کہ تھا رات کو پس
جبکہ پھرے آنحضرت نماز سے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے یعنے اسوقت اشارت
کی ساتھ آنے وحی کے عرض کیا اصحاب نے کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہیں کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ صبح کی بعضے بندوں
میرے نے کہ ایمان لائے ساتھ میرے اور بعضوں نے کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینھ برسائے گئے ہم ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اُسکی کے
پس یہ شخص ایمان لایا ساتھ میرے اور کفر کیا ساتھ ستاروں کے اور جس شخص نے کہا کہ مینھ برسائے گئے ہم بسبب غروب ہونے ایک ستارے کے اور نکلنے
ایک ستارے کے یہ شخص کافر ہوا ساتھ میرے اور ایمان لایا ساتھ ستارے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ
ستارے فاعل اور مدبر مینھ برسانے کے ہیں مانند اعتقاد اہل جاہلیت کے پس کفر ہے اور جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ مینھ اللہ کی طرف سے اور فضل
اُسکے سے ہے اور ستارے علامت اور مظنہ مینھ برسنے کے ہیں یہ کفر نہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ بھی مکروہ تنزیہی ہے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ
يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں
نازل کرتا اللہ تعالے آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہے ایک جماعت آدمیوں میں سے ساتھ اُسکے کفر کرنیوالی اوتارتا ہے اللہ تعالے مینھ کہتے ہیں
کہ مینھ برسا بسبب ستارے فلانے اور فلانے کے نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ مراد برکت سے مینھ ہے اور جملہ ینزل اللہ الغیث بیان اسکا اور احتمال
ہے کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل اللہ الغیث مثال اور بیان ایک فرد اسکے کا ہو ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سیکھتا ہے ایک ٹکڑا علم نجوم سے حاصل کرتا ہے
ایک شاخ سحر سے زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف تشبیہ دی
علم نجوم کو ساتھ سحر کے بقصد برائی بیان کرنے اسکے کے گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم کا بر جملہ ساحروں اور کاہنوں کے ہے کہ بُرے کام کرتے ہیں اور خبریں
غیب کی بتاتے ہیں ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ
حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن کے پاس اور سچا جانے اُسکو بیچ اُس چیز کے کہ کہتا ہے یا صحبت کرے اپنی بیوی سے
حالت حیض میں یا بدفعلی کرے اپنی بیوی سے بیچ مقعد اُسکی کے پس تحقیق بیزار ہوا اُس چیز سے کہ اُتاری گئی محمد پر یعنے شریعت و قرآن نقل کی یہ احمد

اور الوداؤد نے **ف** بیزار ہوا یعنے کافر ہوا یہ محمول ہو حلال جاننے پر یا تغلیظ و تشدید ہر اوپر کرنے ان شنائع کے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَی اللّٰهُ الْاَمْرَ فِی السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰئِکَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ کَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰی صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ فَیَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰکَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْیَانُ بِکَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ فَیَسْمَعُ الْکَلِمَةَ فَیُلْقِیْهَا اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ ثُمَّ یُلْقِیْهَا الْاٰخَرُ اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰی یُلْقِیَهَا عَلٰی لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْکَاهِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَکَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ یُلْقِیَهَا وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ یُدْرِکَهٗ فَیَکْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ کَذْبَةٍ فَیُقَالُ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَنَا یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیُصَدَّقُ بِتِلْکَ الْکَلِمَةِ الَّتِیْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ حکم کرتا ہی اللہ تعالے کسی کام کا آسمان میں مارتے ہیں فرشتے بازو اپنے یعنے ڈرتے اور کانپتے ہیں ہیبت و عظمت حکم الہی سے بسبب خوف قول اور کلام الہی کے گویا آواز کلام الہی کی یعنے بیچ عدم ظہور او تعسر فہم اور استماع اُسکے کے مانند زنجیر کے ہی کہ کھینچی جاوے پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتوں کے دلوں سے کہتے ہیں یعنے تمام فرشتے کم رتبہ فرشتوں مقرب سے کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہارے نے کہتے ہیں فرشتے مقرب اُس چیز کو کہ حکم کیا پروردگار نے یا کہتے ہیں اُن فرشتوں پوچھنے والوں سے حق ہی یعنے حق ہی جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نے اور وہ ذات اللہ تعالے کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتے ہیں اُن باتوں کو چوری سے سننے والے کہ جن و شیاطین ہیں اور چوری سے سننے والے اسطرح ہیں کہ بعضے اُنکے اوپر بعضوں کے ہیں اور بیان کی سفیان نے ہیئت اُنکی ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے ساتھ اُنگلیوں ہاتھ کے پس ٹیڑھا کیا ہاتھ کو اور فرق کیا درمیان اُنگلیوں اپنی کے پس سنتا ہی چوری سے سننے والا بات کو پھر ڈالتا ہی اُسکو طرف اُسکے کہ نیچے اُسکے ہی پھر ڈالتا ہی اُسکو دوسرا طرف اُسکے کہ نیچے اُسکے ہی یہانتک کہ ڈالتا ہی وہ اُس بات کو طرف ساحر یا کاہن کے پس اکثر پاتا ہی چوری سے سننے والے کو شعلہ پہلے ڈالنے اس بات کے طرف ساحر یا کاہن کے اور اکثر ڈالتا ہی اُس بات کو پہلے پہونچنے شعلہ کے پس پہونچتی ہی وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتھ اُس بات کے سو جھوٹ یعنے اور خبر دیتا ہی لوگوں کو ساتھ اُس بات کے بیچ اثنا جھوٹی باتوں کے پس جب جھٹلاتا ہی اُسکو کوئی ساتھ بعضے جھوٹی باتوں اُسکی کے تو کہا جاتا ہی یعنے کہتا ہی تصدیق کرنے والا کاہن کا ساتھ اُسکے کہ جھٹلاتا ہی اُسکو کیا نہیں ہی اور نہیں جانتا تو کہ کہا واسطے ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نے فلانے فلانے دن ایسی و ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اُس بات کے کہ سنی گئی آسمان سے اور راست گو ہوا اُسمیں یعنے اور وہ سو جھوٹ نہیں منظور کرتے بسبب گمراہی کے کہ اُنکے باطن میں ہی جیسے کہ ان نجومیوں کا حال ہی کہ اگر ایکبار بات اُنکی بحسب اتفاق کے سچی ہو گئی تو دنیا دار معتقد اُنکے ہو جاتے ہیں بسبب نہایت محبت دنیا کے اور گمراہی کے کہ اُنکے دلوں میں ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** ساحر یا کاہن ابن عباس کی حدیث میں کہ آگے آتی ہی صریح آیا ہی کہ کاہن ساحر ہی پس ساحر ہی یہاں مراد کاہن ہی اس صورت میں او شک کے لئے ہوگا یا ساحر سے مراد منجم ہی جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہی المنجم ساحر اسلیئے کہ ساحر خبر غیب کی نہیں بتاتا ہی پس لفظ او والکاہن میں تنویع کے لئے ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہی اسمیں کہ مرجوم آیا ساتھ رجم کے ایذا پا کر پھرتا ہی یا جل جاتا ہی ساتھ رجم کے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَیْنَمَا هُمْ جُلُوْسٌ لَیْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُمِیَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاکُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اِذَا رُمِیَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاؤُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون مین سے کہ تھا انصار سے یہ کہ صحابہ اسوقت کہ بیٹھے ہوئے تھے ایک رات ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا لپس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تھے تم کہتے جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکے کہا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے ساتھ حقیقت حال کے تھے ہم کہتے کہ پیدا کیا گیا آج کی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنے کبھی یون کہتے تھے اور کبھی یون یعنے اسکو علامت ایک امر عظیم سے جانتے تھے لپس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق یہ شعلہ نہین پھینکا جاتا بسبب مرنے کسیکے اور نہ بسبب حیات کسی کے ولیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام اسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتے ہین فرشتے اٹھانے والے عرش کے پھر تسبیح کرتے ہین وہ آسمان والے کہ متصل ہین عرش کے اٹھانے والون کے یہان تک کہ پہونچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پھر کہتے ہین وہ فرشتے کہ متصل اٹھانیوالون عرش کے ہین واسطے عرش کے اٹھانے والون کے کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے لپس خبر دیتے ہین وہ انکو اس چیز کی کہ فرمائی پھر خبر پوچھتے ہین بعضے آسمان والے بعضون سے یہان تک کہ پہونچتی ہی خبر اس آسمان دنیا والون کو لپس اچک لیتے ہین جن سننے کو یعنے ان خبرون کو چوری سے لے آتے ہین پھر ڈالتے ہین طرف دوستون اپنے کے یعنے کاہنون کے اور پھینکے جاتے ہین طرف انکے یہ ستارے یعنے لپس سبب ان ستارون کے پھینکے جانے کا یہ ہی نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتے ہو پیدایش وموت کا لپس وہ چیز کہ لائے کاہن اسکو اوپر اس طرح کے کہ ہی یعنے بغیر تصرف کے راست ودرست لپس وہ چیز راست ہی ولیکن وہ کاہن جھوٹ ملا لیتے ہین اسمین اور زیادہ کرتے ہین یعنے اس سننے ہوئے پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَفِي رِوَايَةِ رَزِينٍ تَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلٰئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيعِ مِثْلُهُ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي نَجْمٍ حَيَاةَ أَحَدٍ وَلَا رِزْقَهُ وَلَا مَوْتَهُ وَإِنَّمَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُونَ بِالنُّجُومِ اور روایت ہی قتادہ سے کہ کہا پیدا کئے اللہ تعالے نے یہ ستارے واسطے تین باتون کے ایک بات یہ کہ پیدا کیا انکو واسطے زینت آسمان کے اور دوسرے واسطے مار شیطانون کے اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہی بسبب انکے یعنے بیچ دریا اور جنگل کے لپس جسنے کہ بیان کیا انمین بغیر ان تین چیزون کے خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اس چیز مین کہ نہین جانتا یعنے نہین متصور ہی علم اسکا اسلئے کہ خبرین آسمان کی نہین جانی جاتی ہین مگر طریق کتاب وسنت سے حالانکہ اسمین نہین ہی زیادہ اس سے کہ گذری نقل کی یہ بخاری نے بلا سند اور بیچ روایت رزین کے یون ہی کہ تکلف کیا اس چیز کا کہ نہین فائدہ کرتی اسکو اور تکلف کیا بیچ جاننے اس چیز کے کہ نہین اسکو علم ساتھ اسکے اور تکلف کیا بیچ جاننے اس چیز کے کہ عاجز ہوے علم اسکے سے انبیا اور فرشتے اور روایت ہی ربیع سے مانند اسکے اور زیادہ کہا ربیع نے یہ کلام کہ قسم ہی اللہ کی نہین مقرر کی اللہ تعالے نے ستارے زمین مین زندگی کسی کی یعنے پیدایش کسی کی اور نہ روزی کسی کی یعنے مال

وجادو اور سحر یا کسی کا اور سوا اسکے نہیں کہ افترا کرتے ہیں کاہن اللہ پر جھوٹ اور ٹھہراتے ہیں طلوع ہونے ستارہ کو علت واسطے ایک چیز کے ف ضائع کیا حصہ
بہا یعنے اپنی عمر میں سے اور وہ مشغول ہوتا ہے بیفائدہ چیز میں کہ نفع دینی ہے دنیا میں اور نہ آخرت میں شیخ یہاں ملا علی اور حضرت شیخ رح نے خوب تفصیل سے
لکھا ہے فلینظر ثمہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ
شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ الْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم سے واسطے غیر اس چیز کے کہ ذکر کی اللہ نے یعنے قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اوپر کی حدیث میں
پس تحقیق سیکھا ایک ٹکڑا سحر سے یعنے اور وہ برا علم ہے کہ بعض اسکا فسق ہے اور بعض اسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہے کہ ساتھ علامتوں کے خبریں
غیب کی بتاتا ہے اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہے کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہے اور ساتھ اسکے ضرر خلق کو پہونچاتا ہے اور جو کوئی سحر کرے اور اعتقاد اسکا رکھے
کافر ہے یعنے پس اسیطرح کاہن اور منجم کافر ہیں حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سے ہیں اور کافروں اور بددینوں کے اعمال سے ہیں
نعوذ باللہ من ذلک وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهِ
خَمْسَ سِنِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ سُقِينَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بند رکھے اللہ مینھ اپنے بندوں سے پانچ برس یعنی مثلا پھر برسادے
البتہ ہو ایک جماعت آدمیوں میں سے کہ مقید ہیں ساتھ نجوم کے کفر کرنیوالے کہیں برسائے گئے ہم بسبب منزل قمر کے کہ نام اسکا مجدح ہے نقل کی یہ نسائی نے
ف مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کے نزدیک عرب کے منازل قمر سے ہے کہ سبب ہے مینھ کا شرح

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب ہے بیچ بیان خواب کے ف حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کے پیدا کرنا حق تعالے کا ہے بیچ دل سونیوالے کے علوم اور ادراکات کو
جیسے کہ جاگتے کے دل میں اور اللہ سبحانہ قادر ہے اوپر اسکے نہ بیداری باعث اسکے ہے اور نہ نیند مانع اس سے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتے کے دل میں علامت ہے
اور امور پر کہ پیش آتے ہیں ثانی الحال کہ وہ تعبیر اسکی ہے جیسے کہ ابر دلیل ہے وجود مینھ پر شرح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں باقی رہا آثار نبوت سے کچھ مگر مبشرات یعنے خواب خوشخبری دینے والے کہا صحابہ نے کیا ہے مبشرات فرمایا خواب اچھے
نقل کی یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مالک نے ساتھ روایات عطا ابن یسار کے اس عبارت کو کہ دیکھتا ہے اس خواب کو مرد مسلمان یعنے اپنے لئے یا دیکھا
جاوے واسطے اسکے یعنے کوئی اور مسلمان دیکھے واسطے اسکے ف نہیں باقی رہا الخ یعنے وحی منقطع ہو جائے گی بسبب مرنے میرے کے اور نہیں باقی رہے گی
وہ چیز کہ جانی جاوے اس سے چیز ہونے والی مگر خواب کہ اس سے کچھ چیزیں معلوم ہوا کریں گی اور مبشرات مشتق البشارت سے ہے ساتھ پیش میم اور زبر بے
کے معنے خوشخبری کے اور استعمال بشارت کا اکثر خیر میں ہوتا ہے اور کبھی شر میں بھی اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آتا ہے اور خواب بد کو حلم
کہتے ہیں ساتھ پیش ح کے لیکن یہ تخصیص شرعی ہے اور لغت میں بمعنی مطلق خواب کے ہیں چنانچہ اس حدیث میں بھی یہی مراد ہے اور اگر رویا نام
خواب نیک کا ہو تو صفت لانی ساتھ صالحہ کے واسطے بیان و ایضاح کے ہے یا صالحہ بمعنے صادقہ کے ہو یعنے خواب صحیح مطابق واقع کے اور معنی اول
اظہر اور موافق تر ہیں ساتھ معنے مبشرات کے کہ غالبًا یا کلیًا بیچ خبر نیک شادی بخش کے مستعمل ہوتا ہے اور اگرچہ اسمیں صدق بھی معتبر ہے جیسے
کہ طیبی نے کہا ولیکن سیاق حدیث ظاہر بیچ معنے ثانی کے ہے اسلئے کہ ثبوت میں خبر صدق معتبر ہے خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق بشر کا

باعتبار تغلیب کے ہی یا محمول ہو پر معنی مطلق کے کہ معجزات ہیں ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب اچھا ایک ٹکڑا ہو چھیالیس ٹکڑون نبوت کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتھ رویاے صالحہ کے یہان صادقہ ہو اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جز شی کا ساتھ شی کے ہوتا ہی پس جب نبوت باقی نرہی تو جز اسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہ ہی کہ معنے اسکے یہ ہین کہ رویا ایک جز ہی اجزاے علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود ع رویا کی ہی کہ یہ پرتوہ ہی نبوت کا اور مانند اسکے اگرچہ دیکھنے والا نبی نہو جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ روش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سے ہین اور وجہ تخصیص اس عدد چھیالیس کی باگرچہ علمانے کچھ کچھ لکھی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ علم اسکا اور راز چیزان معدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور روایت مین چھیالیس کی بدلے چالیس کے اور ایک مین پچاس اور ایک مین چوبیس وغیر ذالک مراد ان سب سے تکثیر ہی نہ تحدید ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکھا مجکو اسواسطے کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق دیکھا مجکو یعنے گویا کہ دیکھا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین بنی ہوتے ہین اسپر احکام کہ وہ صحابی ہو جاوے یا عمل کرے اس چیز پر کہ سنے اس حالت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد حضرت کی اپنے زمانہ کے لوگ ہین یعنے میرے وقت کے لوگون مین سے جسنے مجکو خواب مین دیکھا توفیق دیگا اسکو اللہ تعالے میرے دیکھنے کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نے کہا کہ یہ معنے اخبار کے ہی یعنے جسنے دیکھا مجکو خواب مین پس خبر دو اسکو کہ خواب اسکا حقیقۃً اور سچا ہی نہین ہی اضغاث احلام سے اسلیئے کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنے یہ مجال نہین شیطان کی کہ کسی کے خواب مین آوے اور اسکے خیال مین ڈالے کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہ جھوٹ باندھے اور بعضے محققین نے لکھا ہی کہ شیطان بصورت حق تعالے بن سکتا ہی اور جھوٹ باندھ سکتا ہی یعنے دیکھنے والے کو وسوسہ مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالے سبحانہ کی ہی لیکن بصورت آنحضرت کے ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندھ سکتا اسلیئے کہ آنحضرت مظہر ہدایت کے ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کے ضد ہی اور حق تعالے جامع ہی صفات اضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور بھی ہی کہ دعوے الوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہی اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کے چنانچہ اسی لیئے اگر کوئی دعوی الوہیت کا کرے تو صدور خارق عادت اس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کرے تو معجزہ اس سے ظاہر نہین ہوتا ع ح وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ دیکھا مجکو پس تحقیق حق دیکھا یعنے سچا ہی خواب اسکا کہ اسنے مجھے کو دیکھا نہ غیر میرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیئے کہ یہ حدیثین ساتھ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کے دلالت کرتی ہین اسپر کہ جسنے آنحضرت کو خواب مین دیکھا انھین کو دیکھا دروغ اور شیطان کو اسمین دخل نہین اور علما نے اسکو خصائص حضرت کے سے شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے اسمین بعضون نے تو یہ کہا کہ محمل ان احادیث کا یہ ہی کہ کوئی دیکھے آنحضرت کو ساتھ صورت اور حلیہ مخصوص کے کہ آپ رکھتے تھے پھر بعضون نے ان مین سے توسع کیا اور کہا کہ اس شکل و صورت مین دیکھے کہ مدت عمر شریف مین اسپر تھے خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نے دائرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی کہ اس صورت پر دیکھے کہ بیچ آخر عمر کے اس صورت پر اس عالم سے سدھارے تا آنکہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین

تھے اور نوبت بہتیل کی نہ پہونچی تھی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کے پاس جبکوئی اگر قصہ خواب میں دیکھنے حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتے
کہ بیان کر کہ کس صورت میں دیکھا ہی تو نے اگر ساتھ حلیہ مخصوص کے بیان کرتا تو وہ کہتے کہ جا تو نے آنحضرت کو نہیں دیکھا اور امام نووی نے کہا صحیح یہ ہی کہ آنحضرت
ہی کو حقیقۃً دیکھا خواہ انکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوا اُسکے اختلاف صورت کا موجب اختلاف ذات کا نہیں ہوتا اور اختلاف و تفاوت صورتوں
کا باعتبار کمال و نقصان ایمان دیکھنے والے کے ہی جسنے حضرت کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جسنے برخلاف اُسکے دیکھا بسبب
نقصان دین کے دیکھا اور اسیطرح پر ایکنے بڈھا دیکھا اور ایکنے جوان اور ایکنے راضی اور ایکنے خفا اور ایکنے روتے ہوے اور ایکنے خوش اور ایکنے ناخوش
تمام یہ مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے پس دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہی معرفت احوال دیکھنے والے کی اور اُسمیں مغالطہ مفید ہی سالکوں کے لئے کہ
اُس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کر علاج اُسکا کریں اور اسی قیاس پر بعضے ارباب تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سے خواب میں سنے تو اُسکو سنت قویمہ پر عرض کرے
اگر موافق ہی تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل سامعہ اُسکے کے ہی پس رویا ذات کریمہ انکے کا اور اُس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت میں تفاوت
اور اختلاف کہ ہی تجھ سے ہی حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراے مغرب سے آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ اُسکو شراب پینے کے لئے فرماتے ہیں اُسنے واسطے دفع اس
اشکال کے علماے استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نے محمل اور تاویل اُسکی بیان کی ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت کے کہ انکو شیخ محمد بن عراق کہتے
جب وہ استفتا انکی نظر سے گذرا تو انھوں نے فرمایا کہ یوں نہیں ہی جسطرح اُسنے سنا اُس شخص کے سامعہ میں خلل ہی آنحضرت نے اُسکو فرمایا لا تشرب الخمر اُسنے لا
تشرب کو اشرب سنا ہی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ
وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دیکھا مجھکو خواب میں پس شتاب دیکھے گا مجھکو جاگتے میں
اور نہیں بنتا شیطان میری صورت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرت کے زمانہ میں جو شخص کہ دیکھتا تھا خواب میں حضرت کو تو اللہ تعالے توفیق دیتا
تھا اُسکو کہ جاگتے میں دیکھے اور مسلمان ہو اور یا یہ مراد ہی کہ آخرت میں دیکھے گا جاگتے میں خ ع **وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ
إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفُلْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا
لَنْ تَضُرَّهُ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب اچھا اللہ کیطرف سے ہی اور خواب برا شیطان کیطرف سے ہی پس جس وقت دیکھے ایک
تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکھے اُسکو پس بیان کرے اُسکو مگر اُس شخص کے روبرو کہ دوست رکھتا ہی اُسکو یعنے علما اور صلحا اور اقربا سے اور حمد کرے اللہ تعالے کی جیسے کہ ایک روایت
بخاری اور مسلم کی میں ہی اور جس وقت دیکھے ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہی پس چاہیے کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے برائی اُسکی سے اور برائی شیطان کی سے اور چاہیے کہ تھکارے
تین بار یعنے بقصد دفع کرنے شیطان کے اور نہ بیان کرے اُس خواب کو کسی کے روبرو یعنے دوست کے روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تاکہ وہ تعبیر بری نہ کرے بحسب ظاہر صورت کی
کے اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسی ہی واقع ہوتی ہی بتقدیر الہی پس تحقیق وہ خواب نہیں ضرر کریگا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** شیطان کیطرف سے یعنے باعث خوشی اُسکے کا
ہوتا ہی اگرچہ پیدا کرنا اور دکھانا دونوں کا ساتھ پیدایش الہی کے ہی حاصل یہ ہی کہ اچھا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سے بندے کے لئے تا باعث حسن ظن کا ہو ساتھ
اللہ تعالے کے اور موجب ہو مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جھوٹا شیطان دکھاتا ہی تا غمگین کرے مسلمان کو اور بدگمان اور سست ہو بیچ سلوک طریق حق کے
اور معنے نہ ضرر کرنے کے یہ ہیں کہ اللہ تعالے نے گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سے جیسے کہ گردانا ہی صدقہ کو سبب بچاؤ مال کا اور دفع بلیات کا خ ع
**وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھے ایک تمہارا خواب کہ مکروہ

جاننا اسکو نہیں چاہیے کہ تفل کرے بائین طرف تین بار اور پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار اور پھرے کروٹ اپنی سے کہ تھا اسپر وقت دیکھنے خواب کے نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث مین بصاق ذکر کیا کہ تفل سے زیادہ ہی تفل تھوک منہہ سے نکالنا اور بصق منہہ کے اندر سے نکالنا کہ کچھ حلق سے نکلے اور بصاق وہ تھوک کہ نکلے اور اسکو بزاق بھی کہتے ہین پس تفل بعد بصق کے ہی اور بعد ازان نفث ہی کہ پھونکنا ہو ساتھ آب لبون کے اور ابھی اسکے نفخ ہی کہ پھونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کے فلینفث بھی آیا ہی اور اس حدیث میں ذکر بائین طرف کا آیا اور پہلی حدیث مین مطلق اور اس حدیث مین کروٹ سے پھرنا بھی آیا ہی اسلیے کہ ہو وہ بہت تاثیر سے بیچ تغیر حال کے ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ یَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَمَا کَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا یَکْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطَانِ وَبُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَّاٰی شَیْئًا یَّکْرَهُهٗ فَلَا یَقُصَّهٗ عَلٰی اَحَدٍ وَّلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ قَالَ وَکَانَ یَکْرَهُ الْغُلُّ فِی النَّوْمِ وَیُعْجِبُهُمُ الْقَیْدُ وَیُقَالُ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ قَالَ الْبُخَارِیُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَیُوْنُسُ وَهُشَیْمٌ وَاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ یُوْنُسُ لَا اَحْسَبُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَیْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِیْ هُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوَهٗ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَهٗ وَاَکْرَهُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْکَلَامِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہین قریب کہ جھوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جزو ہی چھیالیس جزو نبوت کی سے اور جو چیز کہ ہو اجزاے نبوت سے پس تحقیق وہ نہیں جھوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نے کہ مین کہتا ہون اور روایت آتا ہون ان احادیث سے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی خواب تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو خیال نفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور تیسرے بشارت اللہ کیطرف سے پس جو شخص کہ دیکھے خواب مین ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھے پس نہ بیان کرے اسکو روبرو کسیکے اور چاہیے کہ کھڑا ہووے اور نماز پڑھے یعنے بسبب برکت اور نورانیت نماز کے تو ہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہے کہا ابن سیرین نے اور تھے آنحضرت مکروہ رکھتے طوق دیکھنا خواب مین اور خوش آتا انکو دیکھنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنے اہل تعبیر کہتے ہین کہ قید ثابت رہنا دین مین ہی نقل کی یہ یعنے ساری حدیث کہ مشتمل ہی اوپر مرفوع و موقوف کے بخاری اور مسلم نے لیکن دونون کو تردد ہی آخر حدیث مین کہا بخاری نے کہ روایت کیا اسکو یعنے مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس نے اور ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے کہ نقل کی اسنے ابی ہریرہ سے اور کہا یونس نے کہ نہین گمان کرتا مین اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سے مگر پیغمبر خدا سے بیچ مقدمہ قید کے کہ واقع ہوا ہی یعجبھم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کے کہ کہا کان یکرہ الغل یعنے یہ حدیث مرفوع ہی نہ موقوف ابوہریرہ اور ابن سیرین پر یعنے روایت کیا اسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سے اور انھون نے آنحضرت سے بخاری نے تو یون کہا اور کہا مسلم نے راوی ابن سیرین سے کہ نہین جانتا مین کہ یہ قول مذکور قید مین بیچ حدیث پیغمبر خدا کے واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نے اپنی طرف سے اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکے ہی کہ کہا گیا اور یہ بھی کہا مسلم نے کہ ادراج کیا یعنے ابن سیرین یا ابوہریرہ نے حدیث مین اس قول اپنے کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنے تمام کلام کہ بیچ غل اور قید کے واقع ہوا ہی سب کلام ابن سیرین یا ابوہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کے لانا راوی کا ہی کلام اپنے کو درمیان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیان کرنے قول بخاری اور مسلم کے سے حقیقت حال ضمیر قال اور کان یکرہ کے بھی ظاہر ہو جاتی ہی ف جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علمانے اول تو یہ کہ مراد قریب ہونے زمانہ کے سے آخر زمانہ قرب قیامت کا ہی ہمیشہ کہ اور حدیث مین صریح آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین نزدیک نہین کہ جھوٹ ہووے خواہ مومن کا اور بعضے مشائخ اپنے سے سنا ہی مین نے کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہی دوسرے

یہ کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز ہی اسلیئے کہ جس موسم میں رات دن برابر ہوتے ہیں مزاج تندرست اور معتدل ہوتا ہی خواب درست تر اور زیادہ
دخل سے سالم تر ہوتا ہی تیسرے یہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہی کہ سال مانند مہینے کے گذرینگے اور مہینے مانند ہفتے کے اور ہفتہ مانند روز کے اور روز مانند ساعت کے
اور لکھا ہی علماء نے کہ مراد اس سے زمانہ امام مہدی کا ہی کہ اُن دنوں میں اُنکے عدل سے سب عیش میں ہونگے اور زمانہ عیش کا ہرچند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہی اور
زمانہ غم و محنت کا ہرچند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہی پس بیچ زمانہ مہدی کے بھی خواب صحیح و راست ہونگے اسلیئے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور حدیث میں آیا ہی کہ
جو کوئی راست تر ہی خواب اُسکا بھی راست تر ہی اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کی اور مدح اُسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا واسطے بیان اقسام خواب
کے ذکر کیا اور اس عبارت میں اشارہ ہی اسپر کہ تمام اقسام خواب کے صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کے نہیں بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام ہی حق کی طرف سے
لائق تعبیر وغیرہ کے ہی اور خیال نفس ہی جیسے کہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہی ازبسکہ وہ خیال میں بیٹھ رہا ہی وہی خواب میں دیکھتا ہی یا عاشق معشوق کے
خیال میں ہوتا ہی اُسکو خواب میں دیکھتا ہی اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین اور مکدر کرے اُسکو بسبب دشمنی کے کہ بنی آدم سے رکھتا ہی اور وہ فعل شیطان ہی کہ ساتھ
اُسکے آدمی زاد سے بازی کرتا ہی جیسے کہ دیکھتا ہی کہ سر اُسکا کٹ گیا ہی اور اسی قبیل سے ہی احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہی اور کبھی سبب فوت ہونے نماز
اور تاخیر اُسکی کا ہوتا ہی وغیر ذلک پس یہ دو قسمیں قابل اعتبار تعبیر کے نہیں اور تیسری قسم بشارت دینے اور اعلام کرتا ہی جانب حق سے بندہ کے لیئے تا ساتھ اُسکے
خوش ہووے اور طلب حق میں تازہ ہووے اور حسن ظن اور امیدواری رکھے یہ قابل تعبیر کے ہی اور نہ بیان کرے الخ یعنے اسلیئے کہ جب وہ قابل اعتبار و تعبیر کے
نہیں تو کہنا اُسکا داخل عبث و لایعنے کے ہی اور یہ بھی ہی کہ جب کہیگا اور سننے والا تعبیر بد کہیگا تو توہم اور تطیر لازم آویگا اور وسواس میں
ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہی وقوع میں اور شارحوں نے بیچ ضمیر قال اور رکان یکرہ کے چند احتمالات لکھے ہیں ایک تو یہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین
کی طرف پھرتی ہو جیسے کہ ظاہر عبارت کہ پہلے گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہی اسمیں اور اس تقدیر پر ضمیر ان کان یکرہ کی پھرتی ہیں آنحضرت
کی طرف اور معنے یہ ہونگے کہ کہا ابن سیرین نے تھے آنحضرت کہ ناخوش رکھتے اُسکو کہ کوئی دیکھے خواب میں کہ طوق اُسکی گردن میں ڈالا ہی اسلیئے کہ یہ
صفت دوزخیوں کی ہی جیسے کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھری اور رکان یکرہ کے ابوہریرہ
کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہی ابوہریرہ سے یعنے کہا ابن سیرین نے کہ تھے ابوہریرہ ناخوش رکھتے دیکھنے طوق کو خواب میں اور ابوہریرہ نے آنحضرت سے
سنا ہوگا یا اپنے اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی پھری طرف راوی کے ابن سیرین سے اور رکان یکرہ میں ابن سیرین کی طرف یعنے کہا راوی نے
تے کہ تھے ابن سیرین کہ مکروہ رکھتے طوق کو اور ظاہر یہ احتمال اسطرح کی ترجیح رکھتا ہی اسلیئے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہیں تعبیر خواب میں واللہ اعلم
اور خوش آتا اُنکو دیکھنا قید کا یعنے بیڑیوں کا پانوں میں اور بعضیہم ساتھ صیغہ جمع کے روایت بخاری کی میں آیا ہی پس بسبب احتمال اول کے ضمیر راجع
ہی طرف آنحضرت کے اور صحابہ اُنکے کے اور بسبب احتمال دوسرے کے طرف ابوہریرہ اور اتباع اُنکے کے اور بسبب تیسرے کے طرف ابن سیرین کے اور
تعبیر کہنے والے اہل عصر اُنکے کے یعنے اگر کوئی خواب میں دیکھتا کہ قید اُسکے پانوں میں ہی تو اُسکو اچھا جانتے تھے کہ علامت باز رہنے کی قبائح اور معاصی سے اور
ثابت قدم رہنے کی طاعت پر ہی جیسے کہ فرمایا و یقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر مستدل بہ نبی الطاعت کے ہی و لکھا ہی اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی بیمار
یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھے کہ قید پانوں میں ہی تو تعبیر اُسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہی کذا قال الطیبی و اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی ہی ساتھ
اختلاف دیکھنے والے کے مثلاً اگر تاجر دیکھے خواب میں کہ اسباب کشتی پر رکھکر بیٹھا ہی اور ہوا موافق چلتی ہی تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت میں ہی
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکھے تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہونچنے کی مقام حقیقت میں ہی ع ن ت و عن جابر قال جاء
رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رأیت فی المنام کان رأسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اوسنے دیکھا مینے خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کہا جابر نے پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جسوقت کہ کھیلے شیطان ساتھ ایک تمہارے کے خواب اوسکے مین پس نہ بیان کرے اوسکو روبرو لوگون کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے یہ خواب از اضغاث احلام ہی اور اس قسم سے ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتھ آدمی کے تا غمگین کرے اوسکو ایسے خواب کو چھپانا چاہیے اور طیبی نے کہا کہ آنحضرت نے وحی سے جانا ہوگا یا دلالت حال سے کہ یہ خواب اضغاث احلام مین سے ہی اور بازی شیطان ہی اگرچہ نزدیک تعبیر کرنے والون کے اوسکی تعبیر ہی مثل زوال النعمت اور مفارقت قوم اور مانند اوسکے کے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے ایک رات بیچ اون چیزون کے کہ دیکھتا ہی سونے والا یعنے خواب مین دیکھتا ہون کہ گویا مین اور صحابہ میرے بیٹھے ہین بیچ گھر عقبہ بن رافع صحابی کے پس لائی گئین ہمارے پاس کھجورین تر کہ انکو رطب ابن طاب کہتے ہین پس تعبیر کی مینے یہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطے ہمارے ہی دنیا مین اور عاقبت نیک آخرت مین یعنے رفعت لفظ رافع سے لیا اور عاقبت عقبہ سے اور یہ کہ دین ہمارا اچھا ہی یعنے یہ لفظ رطب ابن طاب سے لیا نقل کی یہ مسلم نے ف عادت شریف آنحضرت کی تھی کہ نامون سے بطریق تفاؤل و تاویل کے معانی لیتے تھے اور یہ مخصوص ساتھ تعبیر خواب کے نہ تھا بیداری مین بھی ساتھ انکے فال لیتے تھے جیسے کہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سے مدینہ کو تشریف لیے جاتے تھے کہ بریدہ اسلمی کو ساتھ چند سوارون کے راہ مین کہ قریش نے اوسکو واسطے پکڑنے آنحضرت کے تعین کیا تھا اور سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا فرمایا کہ تو کون ہی اور نام تیرا کیا ہی اوسنے کہا بریدہ پس حضرت نے ابوبکر سے فرمایا قد برد امرنا یعنے خنکی ہوئی کام ہمارے مین الی آخر الحدیث شرح وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا مینے خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون مکہ سے طرف ایک زمین کے کہ اوسمین کھجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اوسکی کے طرف اسکے کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگہان وہ تھا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب ہی اور دیکھا مینے اس خواب اپنے مین کہ تحقیق ہلاتا ہون مین تلوار پس ٹوٹ گئی اوپر سے پس ناگہان تعبیر ٹوٹنی تلوار کی وہ تھی کہ پہونچی یعنے مومنون کو کشتی و زخم روز جنگ احد کے یعنے زخمی ہوے بعضے اور بعضے شہید ہوے پھر ہلایا مینے تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار اور درست ہوگئی بہتر اس سے کہ تھی پس ناگہان تعبیر درست ہونے تلوار کی وہ تھی کہ لایا اوسکو خدا تعالے کہ وہ فتح تھی اور جمع ہونا مومنین کا یعنے فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہرون حجاز کے سے کہ اوسمین کھجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بھی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت مین مدینہ کا نام یثرب تھا پھر نام رکھا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اوس نام سے حضرت نے منع فرمایا اسلیے کہ یثرب مشتق ہی ثرب بالتحریک سے کہ معنی فساد کے ہی اور اس حدیث مین اور بعضی حدیثون مین جو حضرت نے یثرب فرمایا تو پہلے نہی کے فرمایا ہی یا بیان جواز کے لئے اور نہی تنزیہی ہی یا اسلیے کہ ابتداے ہجرت مین لوگ اس نام کو جانتے نہ تھے جانا کہ پہچان لین اسلیے جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کے اور یہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ مین جو آیا ہی یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کے فرمایا ہی شرح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلم بینا انا نائم اتیت بخزائن الارض فوضع فی کفی سواران من ذہب فکبرا علی فاوحی الی ان انفخہما فنفختہما فذہبا فاولتہما الکذابین اللذین انا بینہما صاحب صنعاء وصاحب الیمامۃ متفق علیہ وفی روایۃ یقال لاحدہما مسیلمۃ صاحب الیمامۃ والعنسی صاحب صنعاء لم اجد ہذہ الروایۃ فی الصحیحین وذکرہا صاحب الجامع عن الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا نے اس وقت کہ تھا میں سوتا لایا گیا میں خزانے زمین کے پس رکھے گئے میرے ہاتھوں میں دو کڑے سونے کے پس گران ہوئے مجھ پر یعنی ناگوار ہوئے بسبب کراہت پہننے سونے کے پس وحی کی گئی طرف میرے یعنی الہام کیا اللہ نے مجھکو سوتے میں یہ کہ پھونک مار انکو پس پھونک مارا میں نے انکو پس اوڑ گئے وہ پس تعبیر کی انکی میں نے دو جھوٹے کہ میں درمیان ان دونوں کے ہوں یعنی باعتبار مکان کے ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یعنی ترمذی کی یوں ہے کہ بیچ بیان تعیین ان دونوں جھوٹوں کے فرمایا کہا جاتا ہے ایک انمیں سے مسیلمہ ہے صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی ہے صاحب صنعا نہیں پائی میں نے یہ روایت صحیحین میں اور ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول نے ترمذی سے ف لایا گیا میں الخ یعنی لائے میرے پاس کنجیاں زمین کے خزانوں کی اور بعضوں نے کہا کہ خزانے حقیقۃً لائے گئے گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہووینگے اسکے حضرت اور امت انکی اور دین وملت انکی عالم میں پھیلے گی اور صنعا ایک شہر ہے یمن کے شہروں میں سے اسکا سردار تھا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرتؐ کے میں دعوے نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نے بیچ مرض وفات آنحضرتؐ کے اسکو مارا پس فرمایا آنحضرتؐ نے فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بھی دعوے نبوت کا کیا تھا اسکو وحشی قاتل حمزہؓ کے نے حضرت صدیقؓ کی خلافت میں مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑوں کے ساتھ دونوں جھوٹوں کے لکھا ہے علما نے کہ کڑے مشابہ ساتھ قید ہاتھ کے ہیں اور قید باز رکھتی ہے ہاتھ کو پکڑنے اور عمل کرنے اور گویا حقیقۃ تصرف کرنے سے پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرتؐ کے ہوئے تھے مشابہ قید کے ہوئے کہ دست مبارک کو انکے میں ہی اور مانع عمل و تصرف سے گویا ہاتھ انکا پکڑ رکھا ہے اور نہیں چھوڑتے کہ کام کریں اور دیکھنا سونے کے کڑوں کا تھا بسبب انہماک کے بیچ زیب و زینت دنیا کی اور شدت کراہت اور غلظت ان دو کذابوں کے واللہ اعلم بالصواب شرع ح **وعن** ام العلاء الانصاریۃ قالت رایت لعثمان بن مظعون فی النوم عینا تجری فقصصتہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک عملہ یجری لہ رواہ البخاری اور روایت ہے ام العلاء انصاریہ سے کہا دیکھا میں نے واسطے عثمان بن مظعون کے خواب میں ایک چشمہ کہ جاری ہے پس بیان کیا میں نے اسکو روبرو حضرتؐ کے پس فرمایا یہ ثواب عمل اسکے کا ہے کہ جاری کیا جاتا ہے واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی پہونچتا ہے طرف اسکے ثواب اسکے عمل صالح کا بعد مرنے اسکے کے قیامت تک اسلئے کہ تھا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہے مرابط بڑھتے جاتے ہیں اسکے لیے عمل اسکے قیامت تک شرع **وعن** سمرۃ بن جندب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی اقبل علینا بوجہہ فقال من رای منکم اللیلۃ رؤیا قال فان رای احد قصہا فیقول ما شاء اللہ فسالنا یوما فقال ہل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ فیشقہ حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الآخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ ہذا فیعود فیصنع مثلہ قلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاہ ورجل قائم علی راسہ بفہر او صخرۃ یشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ تدہدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ فلا یرجع الی ہذا حتی یلتئم راسہ وعاد راسہ کما کان فعاد الیہ فضربہ فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا

إلى ثقب مثل التنور أعلاه ضيق وأسفله واسع تتوقد تحته نار فإذا ارتفعت ارتفعوا حتى كادوا أن
يخرجوا منها وإذا خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على
نهر من دم فيه رجل قائم على وسط النهر وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد
أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت
ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا إلى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ وصبيان
وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا وسط الشجرة لم أر قط
أحسن منها فيها رجال شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا
هي أحسن وأفضل منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما إنكما قد طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت اور روایت ہے سمرہ
بن جندب سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنے صبح کی متوجہ ہوتے ہمپر ساتھ چہرے اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہی تم مین سے
آج کی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اسکو پس فرماتے پیغمبر خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالے پس پوچھا حضرت نے
ہمسے ایکدن پس فرمایا کیا دیکھا ہی تم مین سے کسی نے خواب عرض کیا ہمنے کہ نہین فرمایا لیکن مین نے دیکھا ہی آج کی رات دو شخصونکو کہ آئے میرے پاس پس
پکڑے دونون ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے یعنے شام کے پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا ہی اور ایک شخص کھڑا ہی اسکے ہاتھ مین آنکڑا ہی لوہیکا
داخل کرتا ہی اسکو بیچ کلے بیٹھے ہوئے کے اور چیرتا ہی اسکو یہان تک کہ پہونچتا ہی چیرا او گدّی اسکی تک پھر کرتا ہی ساتھ کلے دوسرے اسکے کے مانند اسی یعنے آنکڑے
سے گدّی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلہ اسکا یہ پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسی کے یعنے ہر بار کلے چیرتا ہی اور جب ملجاتے ہین پھر چیرتا ہی ہر بار یونہی کرتا ہی آنحضرت فرماتے
ہین کہا مین نے اُن دو شخصون سے کہ کیا ہی یہ کہا اُن دونون شخصون نے چلو یعنے یہ مت پوچھو چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے ہین تعبیر اسکی معلوم
ہو جائیگی پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اسکے سر پر ایسا پتھر لئے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے
بافراط یا بڑا پتھر لئے ہوئے کچلتا ہی ساتھ اسکے سر اسکا پس جسوقت مارتا ہی اسکو لڑھک جاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ طرف اس پتھر کے تا کہ لاوے اسکو یعنے مارنے کے لئے
پس نہین پھرتا طرف اسکے یہان تک کہ ملجاتا ہی سر اسکا اور ہو جاتا ہی سر اسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہی طرف اسکے اور مارتا ہی اسکو پس کہا مین نے کیا ہی یہ کہا
اُن دونون شخصون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے اوپر اسکا تنگ تھا اور نیچا اسکا کشادہ جلتی
تھی نیچے اسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اٹھتی آگ اوپر اٹھتے آدمی کہ تھے آگ مین یہان تک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل پڑین اس سے پھر جسوقت پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا
پھر گر پڑتے اسمین اور اُس آگ مین تھے کتنے ایک مرد اور کتنے ایک عورتین ننگی پس کہا مین نے کیا ہی یہ کہا اُن دونون شخصون نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہان تک
کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اسمین ایک شخص تھا کھڑا ہوا بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اسکے پتھر رکھے تھے پس آگے
آیا وہ شخص کہ بیچ مین نہر کے پس جسوقت ارادہ کرتا ہی یہ کہ نکلے پھینکتا ہی وہ شخص کہ کنارے پر تھا پتھر بیچ منہ اسکے کے پس پھیر دیتا ہی اسکو جس جگہ تھا
پس جب آتا ہی وہ تا کہ نکلے پھینکتا ہی کنارے والا بیچ منہ اسکے کے پتھر پس پھر جاتا ہی اُسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا مین نے کیا ہی یہ کہا اُن دونون نے چلے چلو پس
چلے ہم یہان تک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کے اسمین تھا ایک درخت بڑا اور اسکی جڑ مین ایک بوڑھا اور لڑکے اور ناگہان وہان ایک اور شخص
ہی نزدیک درخت کے آگے اسکے آگ ہی کہ جلاتا ہی اسکو پس لے چڑھے مجکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ تھا بیچوں
بیچ درخت کے نہین دیکھا مین نے کبھی بہتر اُس گھر سے اسمین کتنے مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر نکالا اُن دونون نے مجکو اس گھر سے

اور لے چڑھے مجھکو اوپر درخت کے پھر داخل کیا مجھکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا پہلے گھر سے اسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مین نے واسطے ان دونون شخصون کے کہ تحقیق تم نے بہت پھرایا مجھکو آج کی رات پس خبر دو مجھکو اس چیز سے کہ دیکھی مین نے قَالَا نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ رَاَیْتَہٗ یُشَقُّ شِدْقُہٗ فَکَذَّابٌ یُحَدِّثُ بِالْکِذْبَۃِ فَتُحْمَلُ عَنْہُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَیُصْنَعُ بِہٖ مَا تَرٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَالَّذِیْ رَاَیْتَہٗ یُشْدَخُ رَاْسُہٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْہُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ بِمَا فِیْہِ بِالنَّھَارِ یُفْعَلُ بِہٖ مَا رَاَیْتَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَالَّذِیْ رَاَیْتَہٗ فِی الثَّقْبِ فَھُمُ الزُّنَاۃُ وَالَّذِیْ رَاَیْتَہٗ فِی النَّھْرِ اٰکِلُ الرِّبٰوا وَالشَّیْخُ الَّذِیْ رَاَیْتَہٗ فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَۃِ اِبْرٰھِیْمُ وَالصِّبْیَانُ حَوْلَہٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِیْ یُوْقِدُ النَّارَ مَالِکٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلَی الَّتِیْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَمَّا ھٰذِہِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّھَدَآءِ وَاَنَا جِبْرَئِیْلُ وَھٰذَا مِیْکَائِیْلُ فَارْفَعْ رَاْسَکَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِثْلُ الرَّبَابَۃِ الْبَیْضَآءِ قَالَا ذَاکَ مَنْزِلُکَ قُلْتُ دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ قَالَا اِنَّہٗ بَقِیَ لَکَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَکْمِلْہُ فَاِذَا اسْتَکْمَلْتَہٗ اَتَیْتَ مَنْزِلَکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ کہا ان دونون نے کہ ہان خبر دیتے ہین ہم اپر وہ شخص کہ دیکھا تم نے اسکو کہ چیرے جاتے ہین کلے اسکے پس وہ شخص جھوٹا ہی بولتا ہی جھوٹ پس نقل کی جاتی ہین جھوٹی باتین اس سے یہان تک کہ پہونچتی ہین اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتھ اسکے جو کچھ کہ دیکھا تمنے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اسکا پس وہ شخص ہی کہ سکھلایا اسکو اللہ تعالے نے قرآن یعنے توفیق دی اسکے سیکھنے کی پس سو رہا اس سے رات کو اور نہ عمل کیا دن کو موافق اس چیز کے کہ قرآن مین ہی کیجاتی ہی ساتھ اسکے وہ چیز کہ دیکھی تمنے قیامت تک اور وہ کہ دیکھے تمنے تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑھا کہ دیکھا تمنے اسکو بیچ جڑ درخت کے ابراہیم عم ہین اور لڑکے گرد انکے پس اولاد ہین آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اسمین گھر ہی عام مومنین کا یعنے وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام مومنین ہینگے اور یہ گھر پس گھر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اٹھاؤ تم سر اپنا پس اٹھایا مین نے سر اپنا پس ناگہان اوپر میرے مانند ابر کے تھا یعنے نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کے کہا ان دونون شخصون نے کہ یہی مکان آپ کا کہا مین نے چھوڑ دو مجھکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا ان دونون شخصون نے کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنے اسکو پس اگر پورا کرو گے تم اسکو داخل ہو گے اپنے مکان مین نقل کی بخاری نے **ف** سو رہا اس سے رات کو الخ یعنے نہ پڑھا قرآن رات کو اور دن کو اسپر عمل نکیا عمل قرآن کا رات اور دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتھ تلاوت اسکی کے ہی مخصوص کیا ساتھ اسکا اور عمل ساتھ اوامر و نواہی قرآن کے متعلق ساتھ روز کے رکھا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکھا ہی کہ وجہ یہ کہ بڑی نعمت ملی تھی یعنے علم قرآن پس اسکی تلاوت سے غافل ہو کر سو رہا اور یہ بعض اوقات باعث بھول جانے کا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور تساہل کرنے والا اوامر و نواہی قرآن پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سے عمل ہی چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہی کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اس چیز پر کہ اسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی اور کہا طیبی نے سو رہا اس سے یعنے اعراض کیا اس سے اور جو کہ سووے بغیر اعراض کے اس سے بسبب تقصیر کے یا عجز کے پس وہ خارج ہی اس وعید سے انتہی اور شہیدون کا یعنے مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کے خونون پر اور کہا نووی نے کہ اسمین تنبیہ ہی اوپر استحباب متوجہ ہونے امام کے بعد سلام کے مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچھنے کے خواب سے اور اوپر مبادرت تعبیر کے

کے طاقِ تعبیر اُسکی کے اول روز مین تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے **وذکر** حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فِیْ رُؤْیَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَدِیْنَۃِ فِیْ بَابِ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین بیچ باب حرم مدینہ کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَہِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَّا لَمْ یُحَدِّثْ بِہَا فَاِذَا حَدَّثَ بِہَا وَقَعَتْ قَالَ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ لَا تُحَدِّثْ اِلَّا حَبِیْبًا اَوْ لَبِیْبًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ الرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَّا لَمْ تُعَبَّرْ فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ وَلَا تَقُصَّہَا اِلَّا عَلٰی وَادٍّ اَوْ ذِیْ رَأْیٍ روایت ہی ابی رزین عقیلی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب مومن کا ایک جزو ہی چھیالیس جزو نبوت کے سے اور خواب اوپر پانون پرندہ کے ہی جبتک کہ نہین کہتا اُسکو پس جسوقت کہتا ہی کسی کے روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کے مگر روبرو دوست کے یا دانا کے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابو داؤد کے ہی کہ فرمایا آنحضرت نے خواب اوپر پاون پرندہ کے ہی جبتک تعبیر نہین کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوے واقع ہوتی ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر کہ روبرو دوست کے یا صاحب عقل کے **ف** اوپر پانون پرندہ کے یہ مثل بیچ عدم تقرر شے کے یعنے جو امر کہ قرار نہین پاتا ہی اُسکو عرب کہتے ہین علی رجل طائر یعنے جیسے پرندہ اکثر اوقات ٹھہرتا نہین اُڑتا رہتا ہی اور حرکت کرتا ہی اور جو کچھ اُسکے پانون پر ہوتا ہی وہ بھی نہین ٹھہرتا ہی ویسے ہی یہ امر بھی ٹھہرتا نہین پس فرماتے ہین کہ خواب جبتک کسی سے کہا نہین ہی اور دل مین پوشیدہ رکھا ہی اعتبار نہین رکھتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اُسنے تعبیر کہی واقع ہوتا ہی اُس طرح کہ تعبیر کہی پس نہ کہنا چاہئے اور بُرے خواب کے حق مین ہی کہ اُسکے وقوع سے ڈرتا ہی اور لوہم فرکار رکھتا ہی جیسے کہ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہی اور مگر ساتھ دوست کے تا حمل نیکی پر کرے اور تعبیر اچھی کہے بخلاف دشمن کے کہ بسبب عداوت کے تعبیر بُری کہے گا اور اسی طرح دانا کہ از راہ عقل کے تعبیر اچھی کہے گا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وقوع سب چیزون کا ساتھ قضا و قدر کے ہی تو تاثیر کتمان خواب کی بیچ سقوط کے اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہ کہ یہ بھی قضا و قدر سے ہی مانند دعا اور صدقہ اور تمام اسباب کے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّرَقَۃَ فَقَالَتْ لَہٗ خَدِیْجَۃُ اِنَّہٗ کَانَ قَدْ صَدَّقَکَ وَلٰکِنْ مَّاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْہَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْتُہٗ فِی الْمَنَامِ وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ بِیْضٌ وَّلَوْ کَانَ مِنْ اَہْلِ النَّارِ لَکَانَ عَلَیْہِ لِبَاسٌ غَیْرُ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کے سے کہ وہ مومن تھا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کے خدیجہ نے کہ وہ تصدیق کرتے تھے آپکی و لیکن مرے پہلے ظاہر ہونے نبوت آپکی کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ دکھلایا گیا ہون مین اُسکو خواب مین اس حال مین کہ اُسپر کپڑے سفید ہین اور اگر ہوتا وہ دوزخیون مین سے تو ہوتے اُسپر کپڑے اور طرح کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کے بیٹے حضرت خدیجۃ الکبری کے تھے اور انھون نے ایام جاہلیت مین دین نصاری سیکھا تھا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالے کی کرتے تھے اور عبادت بتون کی سے بیزار تھے بڑے تھے اور آخر عمر مین اندھے ہوگئے تھے اور قصہ لیجانا حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتداے وحی مین انکے پاس اور بشارت دینے انکے کا آنحضرت کو ساتھ صدق حال کے اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابہ مین انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علما کا بیچ اسلام انکے کے ذکر کیا ہی اور یہ حدیث بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نے بطریق سماع کے صحابہ سے روایت کیا ہو اسلیے کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کے آنحضرت کی خدمت مین نتھین اور کہا روبرو حضرت کے خدیجہ نے الخ یعنے پہلے جواب دینے حضرت کے حضرت خدیجہ نے بر عایت خاطر اپنے چچا کے بیٹے کہا اور گذشت

ادب کے ساتھ آنحضرت کے کلام میں بھی کہا کہا اول ناظر بیچ نبوت ایمان آ سکے کے ہی کہ کہا اسنے اور تصدیق کی آپکی نبوت میں اور کہا کہ یہ فرشتہ کہ آپنے دیکھا ہی وہی ناموس ہی کہ حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ پر اترتا تھا اور تم پیغمبر خدا کے ہو اگر میں بیچ وقت ظہور و غلبہ تمہارے کے زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان اسکے کے کہ کہا ولکن بات قبل الخطر الخ اگلے ان حضرت نے کلام مذکور فرما کر ایمان اسکا ثابت کیا لیس حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کے اور اسمین کیا جگہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوت آنحضرت کی میں انھوں نے تصدیق کی اگر پہلے نبوت کے کرتے تو کچھ اشکال رکھتا تھا **وَعَنِ** ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِيْ خُزَيْمَةَ اَنَّهُ رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ اَنَّهُ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ ابی خزیمہ ہی یہ کہ انھوں نے دیکھا اس حالت میں کہ دیکھتا ہی سونے والا یعنے خواب میں دیکھا کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کے پس عرض کیا یہ خواب روبرو حضرت کے پس لیٹ گئے حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کے تا سجدہ کریں اور فرمایا سچ کر خواب اپنا یعنے عمل کر بمقتضائے خواب کے پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی عمل کرنا خواب پر بیداری میں اگر جنس طاعت سے ہو جیسا کہ خواب میں دیکھے کہ روزہ رکھا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذلک ۱۲ **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ اَبِيْ بَكْرَةَ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سر اسکا یہ ہی کان میزانا نزل من السماء بیچ مناقب ابی بکر و عمر کے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ لِاَصْحَابِهِ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ وَاِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ اِنَّهُ اَتَانِيَ اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ وَاِنَّهُمَا قَالَا لِيَ انْطَلِقْ وَاِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ بِطُوْلِهِ وَفِيْهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ وَهِيَ قَوْلُهُ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَاءِ وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَاَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِيَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِيَ ارْقَ فِيْهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا اِلَى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ قَالَ وَاِذَا نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَذَكَرَ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتے واسطے صحاب اپنے کے کہ کیا دیکھا ہی کسی نے تم میں سے خواب پس بیان کرتا روبرو حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کرے اور تحقیق فرمایا حضرت نے ہمکو ایک روز کہ آئے میرے پاس آج کی رات دو شخص آنیوالے اور تحقیق ان

دونوں نے اُٹھایا مجکو اور اُنھوں نے کہا مجکو چلو اور تحقیق مین چلا ساتھ اُنکے اور ذکر کیا سمرہ نے مانند حدیث ذکر کی گئی کے بیچ فصل پہلی کے ساتھ درازی کے
اور اس حدیث مین کچھ زیادتی ہی کہ نہیں بیچ حدیث مذکور کے اور وہ زیادتی یہ ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ پس آئے ہم اوپر ایک باغ اندھیرے کے یعنے بسبب بہت
سبزے کے اندھیرا ہو رہا تھا اُسمین ہر طرح کے شگوفہ بہار کے تھے اور ناگہاں درمیان اُس باغ کے ایک شخص مین لمبے نہیں قریب دیکھوں مین سر اُنکا بسبب درازی کے
جانب آسمان مین اور ناگہاں گرد اُس شخص کے اکثر لڑکے ہین کہ نہیں دیکھا مینے اُنکو ہرگز کہا مینے اُن دونوں شخصوں کو کہ کون ہی یہ لمبا شخص کون ہین یہ لڑکے فرمایا حضرت
نے کہ کہا اُن دونوں شخصوں نے مجکو چلے چلو پس چلے ہم پھر پہونچے ہم طرف ایک بڑے باغ کے کہ نہیں دیکھا مینے کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اُس سے اور نہ بہتر اُس سے فرمایا حضرت
نے کہا اُن دونوں نے مجکو کہ چڑھو اُسمین فرمایا پس چڑھے ہم اُسمین پس پہونچے ہم طرف ایک شہر کے کہ بنایا گیا ہی ساتھ سونے کی اینٹوں کے اور ساتھ چاندی کی اینٹون
کے پس آئے ہم اُس شہر کے دروازے پر اور کھلوایا ہمنے پس کھولا گیا واسطے ہمارے پس داخل ہوئے ہم اُسمین پس ملے ہمسے اُس شہر مین کتنے ایک شخص کہ تھا آدھا
بدن ہر ایک کا اُنمین سے مانند بہتر اُس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہی اُسکو اور آدھا بدن مانند بدتر اُس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہی اُسکو فرمایا حضرت نے کہ کہا اُن
دونوں نے اُن شخصوں کو کہ جاؤ پس گرو اُس نہر مین فرمایا آنحضرت نے اور ناگہاں وہاں ایک نہر تھی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اُسکا دودھ ہی
سفیدی مین پس گئے وہ اور پڑے اُسمین پھر پھر کر آئے طرف ہمارے اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تھی وہ برائی اُنکے بدن سے پس ہو گئے بیچ بہتر صورت
کے اور ذکر کیا آنحضرت نے بیچ تفسیر اس زیادتی کے اور لیکن وہ شخص لمبا کہ تھا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تھے اور لیکن وہ لڑکے کہ تھے گرد اُنکے پس ہر لڑکا کہ مرا
فطرت پر یعنے جو لڑکا چھوٹی عمر مین غیر بالغ مرے وہ حضرت ابراہیم کے پاس ہوتا ہی کہا راوی نے کہ پس عرض کیا بعضے مسلمانوں نے کہ یا رسول اللہ اور لڑکے مشرکون کے
پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ لڑکے مشرکون کے بھی اُنکے سپرد ہوتے ہین اور لیکن وہ لوگ کہ تھا آدھا بدن اُنکا اچھا اور آدھا بُرا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ کئے
اُنھوں نے عمل ملے جلے کچھ نیک کچھ بد درگذر کیا اللہ تعالے نے اُنسے نقل کی یہ بخاری نے ف لفظ قط پہلا یہاں تاکید نفی کے واقع ہوا ہی اور نحویوں نے اسکو
مخصوص ساتھ تاکید نفی کے کیا ہی مثل ما رایتہ قط اور نہیں کہتے ہین رایتہ قط لیکن تحقیق یہ ہی کہ اور حدیثوں مین مقام اثبات مین بھی واقع ہوا بلکہ ذہبی نے
کہا کہ اصل ترکیب یہ ہی واذا اطول الرجل ولدان ما رایت ولدانا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہ قول ہی لم ار روضۃ قط اعظم منہ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَفْرَى الْفِرٰى اَنْ يُّرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان بہتانوں مین یہ ہی کہ دکھلاوے آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز کہ نہیں دیکھا ہی اُنھوں نے نقل کی یہ بخاری نے
ف یعنے جھوٹ باندھے آنکھوں پر کہ اُنھوں نے دیکھا ہی حال آنکہ واقع مین کچھ نہیں دیکھا ہی مقصود کہنا خواب جھوٹا ہی اور بڑا بہتان اسمین اسلئے
ہوتا ہی کہ خواب بیچ معنی وحی کے ہی پس گویا خدا ے تعالے پر افترا کرتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالے فرشتہ کو بھیجتا ہی کہ خواب دکھلاوے
م وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سچا خواب پچھلے پہر کا ہی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف اسلیے کہ اکثر
اُسوقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہی ع

كِتَابُ الْاٰدَابِ

کتاب ہی بیچ بیان آداب کے ف
ادب کہتے ہین استعمال کرنے اُس قول و فعل کو کہ محمود ہی اور بعضوں نے کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضوں نے کہا کہ قائم رہنا حسنات پر اور
اعراض کرنا سئیات سے اور بعضوں نے کہا کہ تعظیم کرنی اُسکی کہ اعلی اُس سے ہی اور نرمی کرنی اُس سے کہ پست اُس سے ہی ع

بَابُ السَّلَامِ

باب ہی بیچ بیان سلام کے ف سلام اسم ہی تسلیم سے بمعنی سلامت اور برات کے نقائص و عیوب سے اور اسم ہی اسماے الہی سے اور معنی السلام علیک کے یہ
ہین کہ اللہ تعالے مطلع ہی تیرے حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدا ے تعالے کا تجھ پر ہی یعنے اُسکی حفاظت اور نگاہبانی مین ہی تو جیسے کہتے ہین اللہ معک

اور اکثر اسپر ہین کہ معنی السلام علیک کے یہ ہین کہ سلامتی ہین ہی تو مجھسے اور مجھکو بھی سلامت رکھ اپنے سے پس مشتق ہوا سلم سے کہ معنی مصالحہ کے ہی یعنے با امن رہ
مجھسے اور با امن رکھ مجھکو اور شرعیت اسکی ابتداے اسلام مین تھی واسطے تمیز مسلمان کے کافر سے تا تعرض نکرے گویا آگاہ کرنا تھا ساتھ اسلام کے بعد ازان
جاری رہی بر شریعت **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ
عَلٰی صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ
فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَیْكَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا
فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّی الْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اپنی صورت پر لنبائی اسکی ساٹھ گز کی پس جب پیدا کیا اسکو کہا جا اور السلام علیک کر اس جماعت پر اور وہ تھی جماعت
فرشتون کی بیٹھی ہوئی پس سن کیا جواب دیتے ہین تجھکو پس تحقیق وہ جواب ہی تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئے حضرت آدم اور کہا السلام علیکم پس کہا
فرشتون نے سلام ہی تجھپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نے پس زیادہ کیا فرشتون نے بیچ جواب سلام آدم کے لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کے ہوگا حال آنکہ لنبائی اسکی ساٹھ گز کی ہوگی یعنے بان بلندی
قد او حسن جمال کے کہ آدم رکھتے تھے بہشت مین داخل ہونگے اور دوزخی بدہیئت اور بدصورت پس ہمیشہ پیدائش کم ہوتی رہی یعنے لوگون کے قد پیچھے
آدم کے اب تک کہ اس مقدار کو پہونچے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پیدا کیا آدم و اپنی صورت پر الخ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ معنے اس حدیث کے
بعضے تو کہتے ہین کہ یہ احادیث صفات مین سے ہی پس تاویل اسکی سے باز رہے جیسے بیچ امثال اسکے کے متشابہات سے مذہب سلف یہی ہی اور بعضے تاویل
اسکی کرتے ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہ ہی کہ صورت بمعنی صفت کے ہی جیسے کہ کہتے ہین صورت مسئلہ کی یہ ہی اور صورت حال یون ہی یعنے پیدا کیا اللہ
تعالے نے آدم کو اوپر صفت اپنی کے اور موصوف کیا اسکو ساتھ ان صفتون کے کہ پرتو صفات کریمہ اسکے کی ہین پس کیا اسکو حی عالم قادر مرید
متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کے لیے ہی جیسے کہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنے پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہی اوپر اسرار و لطائف
کے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے اپنے پاس سے بخشے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر آدم کیطرف پھرتی ہی یعنے پیدا کیا آدم کو ابتداے حال سے بشر تام الخلقت
کامل الصورت بطول ساٹھ گز کے نہ جیسے کہ اور آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان
صبی بعد ازان تمام مرد ہوتے ہین پس بیان پیدائش آدم عم کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونے اسکے کے ہی بخلاف تمام
صفات کے او بمقدار غرض کی بقیاس اسکے مجملا معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نے الخ برادب جواب سلام کا اور فضیلت ہی کہ اگر کوئی کہے
السلام علیک اسکے جواب مین کہے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بھی کہے اسکے جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور بعضے
روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بھی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بھی درست ہی جیسے کہ وعلیک السلام اور دونون
عبارتون مین کچھ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور شاید کہ ملائکہ نے بھی ارادہ کیا ہو سلام کرنے کا ابتدا
آدم پر جیسے کہ واقع ہوتا ہی اکثر لوگون مین لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کے یہ کہ واقع ہو بعد سلام کے نہ یہ کہ واقع ہوان دونون معا جیسے کہ دلالت
کرتی ہی اسپر فا تعقیب کی اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کہین آپس مین یکدفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب
اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم و تاخیر ہی یعنے آدم علیہ السلام ساٹھ گز کا قد رکھتے تھے بعد انکے لوگ کوتاہ ہونے لگے پھر جب بہشت مین جاوینگے

مانند تھے جبار و بیٹے ما ند آدم علیہ السلام کے **ترجمہ وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہے فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر آشنا اور بیگانہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تخصیص ان دونوں صفتوں کی مناسب حال سائل کے ہے یعنے بعضے جا کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور بعضی جا کسیکو تو مناسب حال پوچھنے والے کے ہوتا تھا کہ جسکی طبیعت میں ایک خصلت نیک کی ضد کیطرف میل پاتی اُسکے لئے اُس خصلت نیک کو افضل فرماتے مثلاً ایک کے مزاج میں بخل دیکھا اُسکے لئے کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرا ساتھ پیش ت کے مشتق ہے اقراء سے بمعنے پڑھوانے کے اور ساتھ زبر ت کے قرات سے بمعنے پڑھنے کے بھی آیا ہے اور معنی اسکے ظاہر تر ہیں اور باوجود اسکے پیش صحیح تر اور فصیح تر ہے لیکن معنے اسکے خوب ظاہر نہیں توجیہ اسکی یہ ہے کہ چونکہ سلام کرنے والا باعث ہوتا ہے مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑھواتا ہے اُسکو سلام کے تئیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سے ہے نہ حق صحبت و آشنائی اور اسی طرح عیادت اور مانند اسکے کہ جیسے کہ حدیث آئندہ میں آتا ہے **ترجمہ وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں عیادت کرے اسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اُسکی نماز وغیرہ کے لئے جسوقت کہ مرے اور قبول کرے دعوت اُسکی جبکہ بلاوے اسکو کھانے کے لئے یعنے اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کے یا ازراہ فخر و ریا کے ہو اور سلام کرے اُسپر جسوقت کہ ملے اُس سے اور جواب دے اسکی چھینک کا جسوقت کہ چھینکے یعنے اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چھینکنے کے ورنہ مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور خیر خواہی کرے اُسکی جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نے کہ نہیں پائی یہ حدیث بیچ صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کا میں ولیکن ذکر کیا ہے اسکو جامع الاصول والے نے ساتھ روایت نسائی کے **ف** خیر خواہی کرے الخ یعنے حاضر و غائب خیر خواہ رہے یہ نہ کرے کہ جب سامنے آوے تو تملق کرے اور غائبانہ غیبت کرے کہ یہ صفت منافقین کی ہے **ترجمہ وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہو گے تم بہشت میں یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤ گے یعنے ایمان کامل یعنے ایمان کامل نہیں ہو گا یہانتک کہ آپسمیں دوستی کرو یعنے لمہ اور کہا گیا اور نہ بتلاؤں میں تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اُسکو آپسمیں تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو سلام درمیان اپنے یعنے آشنا و بیگانہ سے سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نے **ف** مشکوٰۃ کے صحیح اور معتمد نسخوں میں کہ مشائخ کبار سے آگے پڑھے گئے ہیں لفظ لا تومنوا ساتھ حذف نون کے ہے اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تومنوا کے ہے اور بعضے نسخوں میں ولا تومنون نون سے آیا ہے اور وہ موافق قاعدہ کے ہے **ترجمہ وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام علیک کرے سوار پیادہ پا چلنے والے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہتوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوار پیادہ پر سلام علیک کرے واسطے تواضع کے بسبب اسکے کہ رفعت دی ہے اللہ نے اسکو بسبب سواری کے اُسکو فروتنی ہی کرنی چاہئیے اور تھوڑے بہتوں پر کریں واسطے تواضع کے

اور اکرام بہت کم اور کہا نووی نے جبکہ ملے ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کرے یہ کہ خاص کرے کتنے ایک لوگوں کو ان میں سے ساتھ سلام کے تو مکروہ ہے بلکہ چاہئے کہ قصد
سلام میں دلنسبت اور الفت ہے اور بیچ تخصیص بعض کے وحشت دلانی ہے باقیوں کی اور اکثر یہ سبب عداوت کا بھی ہوتا ہے اور جبکہ چلتے ہوں بازار میں یا شارع
عام میں بہت سے لوگ تو وہاں سلام مکرر یا بعض پر کفایت کرتا ہے اسلئے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب امور سے شرع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور گذرنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہت پر نقل کی یہ بخاری نے ف
لکھا ہے علماء نے کہ یہ حکم ملاقات کا ہے یعنے جبکہ دو آدمی ملاقات کریں حکم یہ ہے اور اگر وارد ہو آدمی ایک دوسرے پر تو ابتداء سلام وارد پر ہے
بہر حال چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت شرح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکوں پر پس سلام کیا اُن پر نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف یہ نہایت تواضع اور شفقت ہے حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم وَجَزَاهُ اللّٰهُ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا شرح وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ
فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا کرو یہودیوں اور نصرانیوں
سے ساتھ سلام کے اور جبکہ ملو تم ایک انکے سے راہ میں پس تنگ کرو انکو طرف راہ تنگ تر کے نقل کی یہ مسلم ف نہ ابتدا کرو الخ یعنے اول تم انسے سلام
علیک نکرو اسلئے کہ ابتدا ساتھ سلام کے واسطے اعزاز مسلمین کے ہے اور اعزاز کفار کا جائز نہیں اور اسی طرح نہیں جائز ہے محبت کرنی انسے ساتھ سلام اور
مانند اسکے کے موافق فرمودہ خدا تعالیٰ کے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الخ اور اگر وہ
سلام علیک کریں اُسکے جواب میں علیک یا علیکم کہے اور لکھا ہے علماء نے کہ بیچ جواب سلام کفار کے کہے ہداک اللہ اور بعضے علماء نے ابتدا سلام یہود و نصاریٰ
پر واسطے ضرورت یا حاجت کے جائز رکھا ہے اور یہی حکم ہے بدعتیوں اور فاسقوں کا اور اگر سلام علیک کی ایک کافر نے اور پھر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہے تو مستحب ہے
یہ کہ طلب سلام پھیرنے کی کرے اس سے کہ کہے استرجعت سلامی یعنے طلب کی میں نے پھیرنے سلام اپنے کی اور تنگ کرو الخ یعنے غلبہ کرو ایسا کہ نہ یکسو ہوجاوے
اور تنگ ہو اسپر راہ واسطے اظہار عزت و شوکت اسلام کے اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ مراد تنگ کرنے سے حکم کرنا ہے یکسو ہونیکا بیچ راہ کا چھوڑ کر بیچ
مسلمانوں کے لئے شرح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ
اَلسَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سلام کرتے ہیں تم پر یہودی پس سوائے اسکے نہیں کہتا ہے ایک انکا
سام علیک یعنے موت تو پس کہہ تو اسکے جواب میں وعلیک یعنے تجھی پر موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت
سلام علیک کریں تم سے اہل کتاب یعنے یہود و نصاریٰ پس کہو انکے جواب میں وعلیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہلی حدیث میں لفظ فقل اور وعلیک
ساتھ صیغہ مفرد کے ہے اور اسمیں فقولوا اور وعلیکم ساتھ صیغہ جمع کے اور اور روایتوں میں وعلیک اور علیکم ساتھ واو اور بدون واو کے دونوں طرح
آیا ہے اور کلام مؤلف میں ساتھ واو کے ہے اور روایت موطا میں علیک ہے بدون واو کے اور اسی طرح روایت دار قطنی میں علیکم بدون واو کے ہے بعضے علماء نے
تو کہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ بدون واو کے کہے تاکہ مشارکت لازم نہ آوے اس چیز میں کہ کہا اور بعضوں نے کہا کہ مضائقہ نہیں ساتھ مشارکت کے اسلئے کہ موت سبکو آنے والی
ہے گویا معنے یہ ہونگے کہ ہم اور تم اسمیں برابر ہیں ہم سب مرینگے اور بعضوں نے کہا کہ واو یہاں مشارکت کے لئے نہیں ہے بلکہ استیناف کے لئے ہے پس مقصود تحتین میں تقدیر یہ ہوگی

وعلیکم نسخہ مین الذم ہے اور صواب یہ ہے کہ دونون طرح جائز ہے ساتھ واو کے بھی اور بدون واو کے بھی بسبب واقع ہونے روایت کے دونون طرح اور کہا نووی نے کہ اتفاق کیا ہے علما نے جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن نہ کہا جائے وعلیکم السلام یعنے نہ علیکم السلام کہے اور نہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک یا وعلیکم کہے اور وعلیکم بھی جیسے کہ جیسے کہ ہم نے وجیبہ وہ ایک ہوتو وعلیکم کہے کہ اسمین تعظیم اسکی لازم آوے یہ کہا شیخ نے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سے کہا اجازت مانگی ایک جماعت نے یہودیون مین سے اوپر آنیکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انھون نے السام علیکم یعنے موت تمپر ہے پس کہا مین نے بلکہ تمپر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نے اے عائشہ تحقیق اللہ تعالیٰ نرمی کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کامون کے کہا مین نے کیا نہین سنا آپنے اس چیز کو کہ کہا انھون نے یعنے بدلے سلام کے سام کہا فرمایا حضرت نے تحقیق کہا مین نے یعنے انکے جواب مین اور تم پر اور ایک روایت مین تمپر اور نہین ذکر کی واو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَتْ اِنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ** اور ایک روایت بخاری کی مین یون آیا ہے کہ کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا موت ہو تمپر فرمایا حضرت نے اور تم پر بھی پس کہا حضرت عائشہ نے بیچ جواب یہود کے موت ہو تمپر اور لعنت ہو تمپر اللہ کی اور غضب اللہ کا تمپر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرو اے عائشہ اوپر تیرے ہے نرمی کرنی اور بچ تو سختی اور بیحیائی کی باتون سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہین سنا آپنے اس چیز کو کہ کہا یہودیون نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہین سنا تو نے اس چیز کو کہ کہا اور جواب دیا مین نے انپر پس قبول کیجاتی ہے دعا میری انکے حق مین اور نہین قبول کیجاتی دعا انکی بیچ حق میرے کے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا حضرت نے نہو تو اے عائشہ بیحیا باتین کرنیوالی اسلیے کہ اللہ نہین دوست رکھتا بیحیائی کو اور بیحیائی کو کہ بتکلف ہو **وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر کہ اسمین لوگ تھے ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے انپر یعنے بقصد سلام کے مسلمانون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اگر گذرے ایک جماعت پر کہ ان مین کئی مسلمان ہون یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہون تو سنت یہ ہے کہ سلام کرے انپر بقصد مسلمانون کے یا مسلمان کے اور لکھا ہے علمانے کہ اختیار رکھتا ہے چاہے السلام علیکم کہے اور مسلمان مراد رکھے اور چاہے کہے السلام علی من اتبع الہدی اور اگر لکھے خط مشرک کو تو سنت یہ ہے کہ لکھے جیسے کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی یہ شرح **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَّتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہون مین پس عرض کیا بعضے صحابہ نے کہ یا رسول اللہ نہین واسطے ہمارے مجلسون ہماری سے راہون مین چارہ یعنے بیٹھنا ضروری ہے باتین کرتے ہین ہم انمین یعنے دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ اور مطالعہ

اور مصالحہ اور معاملہ کے فرمایا پس جسوقت کہ انکار کرو تم سب کا سوا سے اور نہ کرو تم مگر بیٹھنا ہی یعنی اگر باز نہ آؤ بیٹھنے سے راہونمین پس دو تم راہ کو حق اسکا یعنے اگر راستے مین بیٹھتے ہو تو راستے مین بیٹھنے کے حق ادا کرو کہا صحابہ نے کیا ہی حق راستے کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھون کا یعنے حرام چیزون پر نظر نہ ڈالے اور باز رہنا ایذا سے یعنے گذرنے والون کو ایذا نہ دے ساتھ تنگ کرنے راہ کے اور مانند اسکے کے اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگون کو ساتھ باتون شروع کے اور منع کرنا نامشروع سے یعنے اس طرح کہ نہ باعث ہو نامشروع کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جواب دینا سلام کا کہا نہ سلام اسلئے کہ سنت یہ ہے کہ ملنے والا سلام کرے بیٹھے کو جیسے کہ ذکر کیا گیا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَاِرْشَادُ السَّبِیْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عُقَیْبَ حَدِیْثِ الْخُدْرِیِّ هٰكَذَا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصہ کے یعنے جو مضمون کہ اوپر کی حدیث مین گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنے بھولے ہوئے کو یا نہ جاننے والے کو نقل کی یہ ابوداؤد نے پیچھے حدیث ابوسعید خدری کے اسی طرح یعنے جیسے ذکر کی مصابیح والے نے اور اتباع کیا اسکا مشکوۃ والے نے **وَعَنْ** عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِیْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عُقَیْبَ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ اَجِدْهُمَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصہ کے کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی اور راہ بتلانی بھولے کو نقل کی یہ ابوداؤد نے پیچھے حدیث ابی ہریرہ کے اسی طرح سے اور نہین پایا مین نے ان دونون حدیثون کو صحیحین مین یعنے بخاری اور مسلم مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهٗ وَیُجِیْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَیُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَیَتَّبِعُ جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَهٗ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہین پسندیدہ خدا سلام علیک کرے اس سے جسوقت کہ ملے اس سے اور قبول کرے جسوقت کہ بلاوے اسکو یعنے کھانے کے لیئے یا اور کام کے لئے اور یرحمک اللہ کہے جسوقت کہ چھینکے اور خبر پوچھے اسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچھے جاوے جنازہ کے جسوقت کہ مرے اور دوست رکھے اسکے لئے اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہو واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَرَدَّ عَلَیْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نے اسکے سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی گئین اسکے لئے دس نیکیان پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے لکھی گئین اسکے لئے بیس نیکیان پھر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی اور برکتین پس جواب دیا حضرت نے اسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اسکے لئے تیس نیکیان نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یہ کلام بیچ فعل مسلم کے تھا اور اگر مسلم السلام علیک اور مسلم علیہ اسکے جواب مین لفظ رحمۃ اللہ زیادہ کرے یا مسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور مسلم علیہ اسکے جواب مین وبرکاتہ زیادہ کرے اسکے لئے بھی یہی حکم ہوگا بیچ زیادتی اجر کے اور ایسا ہی حکم ومغفرتہ کا ہے جیسے کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ اَتٰی اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا

تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موافق معنون پہلی حدیث کے اور زیادہ کیا معاذ نے
ایک مرتبہ ۔ کہ پھر آیا ایک اور شخص جو تھا پس کہا اُسنے سلام تمپر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اُسکی اور بخشش اُسکی پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا
اسی طرحسے زیادہ ہوتا جاتا ہے ثواب یعنے جسقدر سلام کرنے والا لفظ بڑھاتا جاوے ثواب بڑھتا جاوے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ افضل
سلام میں یہ ہے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھ ضمیر جمع کے اگرچہ مسلّم علیہ ایک ہو اور جواب دینے والا بھی ساتھ ضمیر جمع اور واو کے کہے یعنے وعلیکم السلام اور ادنے سلام کا
السلام علیکم ہے اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تو بھی کافی ہے اور جواب میں ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہے اور اگر بدون واو کے کہے تو بھی کافی
ہے اور اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ اگر کہیں جواب میں علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں وعلیکم ساتھ واو کے کہے اسمیں دو وجہیں ہیں ۔ ح **وَعَنْ**
اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتھ اللہ کے وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام
کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں راہ میں آپسمیں اسلئے کہ اس صورت میں برابر ہیں بیچ حق سلام کے اور اگر ایک
بیٹھا ہوا اور دوسرا اُسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہے بیٹھے پر پس اگر وارد سبقت کرے ساتھ سلام کے نزدیک تر ہوگا اسلئے کہ اُسنے ادا کیا ہے حق کو کہ
لازم تھا اُسکے ذمہ پر اور اگر بیٹھا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اُسکے لئے ہوگی اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ تین چیزیں موجب خلوص محبت بھائی مسلمان
کی ہیں ایک تو ابتدا السلام وقت ملاقات کے دوسرے پکارنا ساتھ اُس نام کے کہ دوست رکھے اُسکو تیسری جگہ دینی جب آوے مجلس میں ۔ ح
وَعَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے جریر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذرے عورتوں پر پس سلام کیا اُنپر نقل کی یہ احمد نے **ف** یہ مخصوص ہے حضرت کے لئے بسبب امن کے واقع ہونے سے فتنہ میں اور غیر آپکے کو مکروہ ہے
یہ کہ سلام کرے عورت اجنبیہ کو مگر یہ ہو بڑھیا بعید بنظر فتنہ سے اُسسے سلام علیک جائز ہے ۔ ح **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ يُجْزِيْ
عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِيْ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَّرُدَّ اَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى
اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ اَبِيْ دَاوٗدَ اور روایت ہے علی ابن ابی طالبؓ سے کہ کہا البتہ کفایت کرتا ہے جماعت کیطرف سے
جسوقت کہ گذریں یہ کہ سلام علیک کرے ایک اُن میں سے اور کفایت کرتا ہے بیٹھنے والوں سے یہ کہ جواب دے ایک اُنمیں سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق
مرفوع کے یعنے قول آنحضرت کا ہے نہ حضرت علیؓ کا اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نے یعنے بطریق موقوف کے اور کہا ابوداؤد نے یعنے بعد تمام کرنے سند اپنی کے کہ رفع کیا
اُسکو حسن بن علی نے اور یہ حسن بن علی شیخ ہیں ابی داؤد کے یعنے نہ امام حسنؓ بن علیؓ ابن ابی طالب حاصل یہ کہ بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداؤد نے طریق حسن
ابن علی سے مرفوع نقل کیا اور طریق دوسرے سے موقوف **ف** جسوقت گذریں اور ایسے ہی جسوقت کہ داخل ہوں یا حاضر ہوں ایک جماعت پر یا ایک شخص پر یا دو پر حاصل
حدیث کا یہ ہے کہ ابتدا کرنا ساتھ سلام کے سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سلام کر لیگا یا ایک جواب دیگا اسکے ذمہ سے
ساقط ہو جاویگا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہے ۔ ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى
الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور اُسنے نقل کی اپنے
دادا سے یعنے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے کے یعنے غیر اہل
ملت ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتھ انگلیوں کے

اور سلام کرنا نصاری کا اشارہ کرتا ہی ساتھ ہتھیلیون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** یعنی نہ مشابہت کرو یہود و نصاری
کی بیچ تمام افعال انکے کے خصوصا بیچ ان دو خصلتون کے اور شاید کہ وہ اکتفا کرتے ہونگے سلام کرنے مین یا جواب دینے مین یا دونون مین ساتھ اشارون
مذکورہ کے بغیر کہنے لفظ سلام کے کہ سنت حضرت آدم کی ہی اور انکی ذریت کی انبیا اور اولیا سے اور گویا کہ آنحضرت کو مکاشفہ ہوا کہ انکی امت
مین سے بعضے لوگ کرینگے اس طرح یا مثل اسکی کہ وہ خم کرنا پشت کا ہی یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھ لفظ سلام کے فقط اور اس حدیث کی سند اور بھی ہی
کہ وہ ضعیف نہین چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہی ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِيَ اَحَدُكُمْ
اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ت اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت ملاقات کرے ایک تمہارا اپنے بھائی مسلمان سے پس چاہیے کہ سلام کرے اسپر
پس اگر حائل ہو میان ان دونونکے درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پھر ملے اس سے پس چاہیے کہ سلام کرے اسپر یعنی دوبارہ نقل کیا ابوداود نے
ف یعنے اس قدر مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہی چہ جائے زیادہ اور اس مین کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کے اور رعایت اس ادب
کی اور مستثنی ہین اس سے کتنے ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکے کے تو مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اسپر
اور جواب دینا اسپر واجب نہین اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگھتا ہو یا نماز پڑھتا ہو یا اذان دیتا ہو یا حمام مین یا کھاتا ہو اور لقمہ اسکے
منہ مین ہو پس اگر سلام کرے اسکو ایسے وقتون مین تو کچھ نہین مستحق ہوتا جواب کا اور اسیطرح خطبہ کیوقت نہ سلام کرے اور نہ جواب دے
اور قرآن پڑھنے والے کو بھی سلام نہ کرے اور اگر کوئی کرے تو اسکے تئین چاہیے کہ ٹھہر کر جواب دے اور پھر اعوذ پڑھ کر پڑھنا شروع کرے
ع **وعن** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا ت اور روایت ہی قتادہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب داخل ہو تم گھر مین پس سلام کرو اپنے گھر کے
لوگون پر اور جب نکلو تم گھر سے پس رخصت کرو اپنے اہل کو ساتھ سلام کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے **ف**
اور اگر گھر مین کوئی نہو تو مستحب ہی یہ کہ کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہان ہووین سلام پہونچے اور ظاہر یہ ہی کہ ایداع یہان
بمعنی تودیع کے ہی وداع سے یعنی رخصت کرو ساتھ سلام کے اور کہا بعضے ہمارے علما نے کہ جواب اس سلام کا مستحب ہی اسلیے کہ یہ دعا اور وداع ہی
کذا قال الملا علی رح اور کہا حضرت شیخ رح نے کہ لفظ اودعوا ایداع سے ہی یعنے ودیعت رکھو اپنے اہل کے پاس سلام کو یعنے جب سلام کیا تم نے وقت نکلنے
کے تو گویا کہ ودیعت رکھا تم نے سلام کی خیر و برکت کو پاس گھر والون کے اور لوگے تم اسکو آخرت مین جیسے کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کے پاس رکھتا ہی پھر
لے لیتا ہی اور طیبی نے کہا کہ تا رجوع کرو طرف انکے اور پھر لو ودیعت اپنی جیسے کہ ودیعتین لیجاتی ہین اس مین تفاول ہی ساتھ سلامتی کے اور
معاودت کے دوبارہ ع **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ
بَيْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ت اور روایت ہی انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے میرے جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر
اہل اپنے کے تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجھپر اور تیرے گھر والون پر نقل کی یہ ترمذی نے ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ ت اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سلام پہلے کلام کے ہی یعنے اول چاہیے کہ سلام کرے پھر کلام اور پہلے سلام کے کلام کرنا خوب نہین نقل کی یہ ترمذی
نے اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہی ع **وعن** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُوْلُ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا

وَاَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا تھے ہم جاہلیت مین کہتے یعنے وقت ملاقات کے انعم اللہ بک عینا یعنے تازہ اور روشن کرے اللہ بسبب تیری آنکھوں کو اور انعم صباحا یعنے خوش ہو صبح کو اور داخل رہے تو نعمتون مین وقت صبح کے پھر جب ہوا اسلام منع کئے گئے ہم اس کہنے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** انعم لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی نعومت سے بمعنے نرمی اور تازگی اور خرمی کے اور یہ عبارت محتمل دو معنے کو ہی ایک تو یہ کہ بے بمعنے سبب کے ہی یعنے تازہ اور روشن کرے خدائے تعالے بسبب تیرے آنکھیں تیرے دوستون کی کہ کنایہ ہی رفاہت حال سے اسلیے کہ خوشحال ہوتا دوست بسبب دیکھنے اسکے کے خوش ہوں دوسرے یہ حرف بے زیادہ ہی واسطے تاکید تعدیہ کے یعنے تازہ اور خرم کرے تجکو خدائے تعالے یعنے بسبب دیکھنے اس چیز کے کہ دوست رکھتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسرا لفظ انعم صیغہ امر کا ہی یعنے تر و تازہ اور خوش رہ از روئے صباح کے یعنے خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہ بھی کنایہ ہی خوش گذرانے اور فراغ وقت سے اور تخصیص وقت صباح کی بسبب اسکے ہی کہ اکثر غارت اور مکارہ واقع ہوتے ہین وقت صبح کے ہوتے ہین ؎ ح ع **وعن** غَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی غالب سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے ہوئے اوپر دروازہ حسن بصری کے ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے دادا میرے سے کہ کہا بھیجا مجکو باپ میرے نے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا باپ میرے نے جا تو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ انکو سلام کہا دادا میرے نے پس آیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپکو پس فرمایا آنحضرت نے تجپر اور اور تیرے باپ پر سلام نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی کسی کیطرف سے سلام پہونچانے تو سنت یہی کہ پہونچانے والے پر بھی سلام بھیجے اور جسکی طرف سے سلام پہونچا یا اسپر بھی یعنے علیک وعلی فلان السلام یا کہے وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی مین بعینہ یہ الفاظ روایت کئے ہین ؎ ح ؎ ع **وعن** اَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابوالعلا حضرمی سے یہ کہ علا حضرمی تھا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور تھا علا جس وقت لکہتا طرف پیغمبر خدا کے خط شروع کرتا پہلے اپنی طرف سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ابوالعلا کا نام ہی یزید بن عبد اور ایک نسخہ مین مطابق بعضے نسخون مصابیح کے آیا ہی وعن ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضرموت کے کہ نام شہر کا ہی اور اسکے آگے کی عبارت اکثر نسخون مین ان العلاء الحضرمی ہی اور ایک نسخہ مین ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب مین لکھا ہی کہ علا ابن حضرمی حلیف بنی امیہ کے تھے صحابی بزرگ عامل ہوئے تھے بحرین کے آنحضرت کی طرف سے اور حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض نے بھی بدستور انکو عامل وہان کا رکھا یہان تک کہ وہ مرے اور شروع کرتا الخ یعنے یون لکھتے من العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علاوہ اتباع آنحضرت کے اس طرح لکھا کرتے تھے کہ آنحضرت بھی لکھتے تھے من محمد رسول اللہ الی فلان بعد ازان سلام لکھتے اسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکھتے سلام علی من اتبع الھدی چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکھا تھا اور آنحضرت نے معاذ کو انکے بیٹے کی تعزیت مین یون لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونے اسکے کے ہی مقدمہ سلام کا جیسے کہ بیان کیا گیا اور اسیطرح تین حدیثین اور کہ متصل اسکے لایا مولف بیچ احوال کتاب کے باعتبار متعلق ہونے انکے کے ہی ساتھ

سلام کے کہ کبھی سلام لکھا بھی جاتا ہی اور اسیطرح ہی عادت مولف کی کہ اخیر فصل مین وہ حدیثین لاتا ہی کہ متعلق اور مناسب مقام کے ہوتی ہین ؛
ح ع **وعن** جابرٍ اَنَّ النبيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَاِنَّهُ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ لکھے ایک تمہارا خط پس چاہیے کہ مٹی
پر ڈالدے یا مٹی ام اسپر بر ادے اسلیے کہ تحقیق یہ فعل بہت برلانے والا ہی واسطے حاجت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہی **ف**
یہ بالخاصیت ہی واسطے حاجت برآری کے کہ سوائے شارع کے کسی کو وجہ اُسکی معلوم نہین لیکن بعضے ارباب معرفت نے بیچ توجیہ معنے اول
کے لکھا ہی کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطے ساقط کرنے اُسکی شے ہی نظر اعتبار سے اور اعتماد ہی حق جلا وعلا پر بیچ پہونچانے اُسکی کے مقصد کو اور
دوسرے معنونکو موئد ہی یہ قصہ کہ امام غزالی نے منہاج العابدین مین نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے رقعہ لکھا کرایہ کے مکان مین پھر ارادہ کیا کہ مٹی
ڈالی اُسپر مکان کی دیوار مین سے پھر یہ خیال آیا کہ گھر کرایہ کا ہی پھر یہ خطرہ آیا دل مین کہ کیا مضائقہ ہی اِسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اُسنے ہاتف کو کہ
کہتا ہی کہ قریب ہی کہ جان لیگا حلال جاننے والا اس مٹی کا اُس چیز کو کہ پاویگا کل کو لسبب طول حساب کے اور یہ حدیث منکر ہی باعتبار راویونکے
اور طبرانی نے اوسط مین ابی درداء سے بطریق مرفوع کے نقل کی ہی اذا کتب احدکم الی انسان فلیبدأ بنفسہ واذا کتب فلیترب کتابہ فہو انجح ح ع
وعن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ
عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهُ اَذْكَرُ لِلْمَآلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ اور روایت ہی زید بن ثابت سے
کہا داخل ہوا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور روبرو حضرت کے ایک لکھنے والا بیٹھا تھا پس سنا مین نے حضرت کو کہ فرماتے تھے رکھ قلم کو اپنے کان
پر اس لیئے کہ تحقیق یہ بہت یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور بیچ اسناد اسکی کے ضعف ہی **ف** یاد دلاتا ہی
مطلب کو یعنے عبارت کو واسطے بیان مطالب کے اور یہ بالخاصیت ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نے کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہی جیسے کہا
علماء نے القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور کہنا زبان کا کان پر کہ جگہ سننے کی ہی موجب نزدیکی کا ساتھ دل کے ہی تاسنے جو کچھ کہ ارادہ
کرتا ہی یعنے عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہائے نحویانہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہی یعنے باعتبار متن کے یا سند کے اور
ضعیف ہی یعنے بہ نسبت بعض راویون اسکے کے پس حدیث ضعیف ہی اور یہ منافی صحت کے نہین اور موئد اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل کی
انس سے بطریق مرفوع کے اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر مین ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے بطریق مرفوع
کے ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمملی ح ع **وعنه** قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ اَمَرَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُوْدَ وَقَالَ اِنِّيْ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابٍ قَالَ فَمَا مَرَّ بِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى
تَعَلَّمْتُ فَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہا
حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سیکھون مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہی یہ کہ آنحضرت نے حکم کیا مجکو یہ کہ سیکھون مین خط
کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہین ہوتا ہی یہود پر خط کتابت کے کہا زید نے پس نگذرا مجکو آدھا مہینہ یہانتک کے
سیکھا مین نے پس تھے حضرت جسوقت کہ لکھتے طرف یہود کے لکھتا مین اور جسوقت کہ لکھتے یہودی طرف حضرت کے تو پڑھتا مین واسطے حضرت کے
خط اُنکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہین ہوتا الخ یعنے ڈرتا ہون کہ اگر یہود سے نامہ کسی یہودی کے
لئے لکھواؤن تو کم زیادہ نہ لکھدے اور اُنکا نامہ آیا ہوا پڑھواؤن تو کم زیادہ نہ پڑھدے اور اس سے معلوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کے زبان

تفرد کی سیکھنی جائز ہے اور بغیر ضرورت کے سیکھنا اسکا اچھا نہیں کہ تشبہ ساتھ کفار کے لازم آتا ہے اور منع ہے کہ فرمایا آنحضرت نے من تشبہ بقوم فھو منھم بلکہ طیبی نے بلا ضرورت سیکھنے کو حرام لکھا ہے بشمولانا ع **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَھٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ پہونچے ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے پس چاہیے کہ سلام کرے پس اگر دل میں آوے بیٹھنا پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس پھر جسوقت کہ کھڑا ہو واسطے چلنے کے پس چاہیے کہ سلام کرے اسلیے کہ نہیں سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسرے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** جسوقت کہ کھڑا ہو یعنے بعد بیٹھنے کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد معنا کا اسکے یہ ہے کہ جب ارادہ کرے چلنے کا اگرچہ نہ بیٹھے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام کرنا سنت ہے وقت چلنے کے بھی جیسے کہ سنت ہے وقت ملاقات کے اور ایسے ہی جواب بھی دونوں کے واجب ہیں اور بعضے محققین نے لکھا ہے کہ سلام چلتے وقت کا اور جواب اسکا مستحب ہے بشرع **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاخَیْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ ھَدَی السَّبِیْلَ وَرَدَّ التَّحِیَّۃَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَی الْحَمُوْلَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھلائی بیچ بیٹھنے کے راہوں پر مگر واسطے اس شخص کے کہ بتاوے راہ یعنے اندھے کو اور راہ بھولے ہوے کو اور جواب دے سلام کا اور بند کرے نگاہ کو یعنے دیکھنے حرام چیزوں کی سے اور مدد کرے اس شخص کی کہ بوجھ لادتا ہو نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** حمولہ ساتھ پیش ح کے ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ح کے ہے اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھ زبر ح کے وہ جانور ہے کہ جسپر بوجھ لادا جاتا ہے مانند گدھے وغیرہ کے اور ساتھ پیش ح کے بوجھ کہ لادا جاتا ہے یعنے مدد کرے اس شخص کی کہ اٹھاتا ہو بوجھ اپنے جانور کی پیٹھ پر رکھنے کے لئے یا اپنی پیٹھ پر یا سر پر رکھنے کے لئے بشرع **وذکر** حَدِیْثُ اَبِیْ جُرَیٍّ فِیْ بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَۃِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِیْہِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ بِاِذْنِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَبُّہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ یَا اٰدَمُ اِذْھَبْ اِلٰی اُولٰٓئِکَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِلٰی مَلَاءٍ مِّنْھُمْ جُلُوْسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ قَالُوْا عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی رَبِّہٖ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ تَحِیَّتُکَ وَتَحِیَّۃُ بَنِیْکَ بَیْنَھُمْ فَقَالَ لَہُ اللّٰہُ وَیَدَاہُ مَقْبُوْضَتَانِ اخْتَرْ اَیَّتَھُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَرْتُ یَمِیْنَ رَبِّیْ وَکِلْتَا یَدَیْ رَبِّیْ یَمِیْنٌ مُّبَارَکَۃٌ ثُمَّ بَسَطَھَا فَاِذَا فِیْھَا اٰدَمُ وَذُرِّیَّتُہٗ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَا ھٰٓؤُلَاءِ قَالَ ھٰٓؤُلَاءِ ذُرِّیَّتُکَ فَاِذَا کُلُّ اِنْسَانٍ مَکْتُوْبٌ عُمْرُہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَاِذَا فِیْھِمْ رَجُلٌ اَضْوَءُھُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِھِمْ قَالَ یَا رَبِّ مَنْ ھٰذَا قَالَ ھٰذَا ابْنُکَ دَاوٗدُ وَقَدْ کَتَبْتُ لَہٗ عُمْرَہٗ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ یَا رَبِّ زِدْ فِیْ عُمْرِہٖ قَالَ ذٰلِکَ الَّذِیْ کَتَبْتُ لَہٗ قَالَ اَیْ رَبِّ فَاِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ لَہٗ مِنْ عُمْرِیْ سِتِّیْنَ سَنَۃً قَالَ اَنْتَ وَذَاکَ قَالَ ثُمَّ سَکَنَ الْجَنَّۃَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ اُھْبِطَ مِنْھَا وَکَانَ اٰدَمُ یَعُدُّ لِنَفْسِہٖ فَاَتَاہُ مَلَکُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَہٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ کُتِبَ لِیْ اَلْفُ سَنَۃٍ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنَّکَ جَعَلْتَ لِابْنِکَ دَاوٗدَ سِتِّیْنَ سَنَۃً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَنَسِیَ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُہٗ قَالَ فَمِنْ یَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْکِتَابِ وَالشُّھُوْدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پھونکی انمیں روح چھینکے پس ارادہ کیا الحمد کہنے کا پس حمد کی اللہ کی ساتھ توفیق اسکی کے پھر کہا واسطے آدم کے پروردگار اسکے نے رحمت کرے تجکو اللہ اے آدم جا طرف ان فرشتوں کے کہ جماعت ہے انمیں سے بیٹھی ہوئی اور کہہ سلام ہے تمپر یعنے پس گئے آدم اور کہا سلام ہے تمپر کہا فرشتوں نے تجھپر بھی سلام اور رحمت اللہ کی

پھر پھر گئے آدمؑ طرف رب اپنے کے یعنے اُس مکان مین کہ کلام کیا تھا اُن سے اللہ تعالیٰ نے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق یہ ہی دعا تیری اور دعا اولاد تیری
کی انکے آپس مین پس فرمایا واسطے اُسکے اللہ تعالیٰ نے اس حال مین کہ دونون ہاتھ اُسکے بند تھے پسند کر تو ان دونون مین سے جو چاہے تو پس کہا آدمؑ نے اختیار
کیا مین نے داہنا ہاتھ پروردگار اپنے کا اور دونون ہاتھ پروردگار میرے کے داہنے بابرکت ہین پھر کھولا اُسکو پس ناگہان اُس مین شکل آدم کی اور اولاد
اُنکی کے تھے یعنے دیکھا آدمؑ نے شکل اپنی اور شکل اولاد اپنی کی کو عالم غیب مین پس کہا آدمؑ نے اے رب میرے کون ہین یہ فرمایا یہ ہی اولاد تیری پس
ناگہان ہر انسان تھا کہ لکھی ہوئی تھی عمر اُسکی درمیان دونون آنکھون اُسکی کے پس ناگہان اُن مین ایک شخص تھا بہت روشن اُن کا یا از جملہ روشن
ترین لوگون کا یعنے بے شک راوی ہی یعنے اُن مین ایک جماعت تھی روشن تر اورون سے اور یہ شخص منجملہ اُنکے تھا کہا آدمؑ نے اے رب میرے کون ہی
یہ فرمایا کہ یہ ہی بیٹا تیرا داؤد نام اور تحقیق لکھی ہین نے واسطے اُسکے عمر اُسکی چالیس برس کہا حضرت آدمؑ نے اے رب میرے زیادہ کر بیچ عمر اُسکی کے فرمایا
یہ وہ چیز ہی کہ لکھی مین نے واسطے اُسکے کہا آدمؑ نے اے رب میرے پس تحقیق دیے مین نے واسطے اُسکے عمر اپنی مین سے ساٹھ برس فرمایا تو جانے اور
مطلوب تیرا یعنے تو مختار ہی فرمایا آنحضرتؐ نے پھر رہے آدمؑ بہشت مین جب تک کہ چاہا اللہ نے پھر اتارے گئے بہشت سے اور تھے آدمؑ گنتے واسطے اپنے
یعنے عمر اپنی یعنے تا آنکہ عمر انکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا انکے پاس ملک الموت یعنے روح قبض کرنے کے لئے پس کہا واسطے اُسکے آدمؑ نے تحقیق جلدی
کی تو نے تحقیق لکھی گئی ہی واسطے میرے عمر ہزار برس کی کہا فرشتے نے البتہ ولیکن تو نے دیے ہین اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدمؑ نے
پس انکار کرتی ہی اولاد انکی اور بھول گئی آدمؑ یعنے اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کو جانے سے پاس درخت معلوم کے اور کھالیا اُسکو پس بھولتی ہی اولاد
اُنکی فرمایا آنحضرتؐ نے پس اُس دن سے حکم کیا گیا ساتھ لکھنے کے اور گواہون کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بند تھے جیسے کہ کوئی ہاتھ مین کچھ رکھکر
ہاتھ بند کر کر اُسکو چھپا لیتا ہی اور دونون ہاتھ پروردگار میرے کے الخ یہ کلام حضرت آدمؑ کا ہی یا آنحضرتؐ کا اور پروردگار کا ہاتھ اور داہنا ہاتھ کہنا متشابہات
سے ہی اور علما نے اس قول کے کئی معانی اور تاویلات لکھے ہین ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہی ید صفت نہ ید جارحہ اور یہ عبارت کنایہ ہی نفی
ید جارحہ سے اسلئے کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال بھی ہوتا اور آخر کلام مین اشارہ کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہی کہ لازم ید یمنی اور مادہ اشتقاق
اُسکے کا ہی اور دوسرے یہ کہ شمال یعنے بایان ہاتھ ناقص ہوتا ہی قوت اور گرفت مین پس دونون ہاتھون کا یمین ہونا کنایہ ہی نفی نقصان سے بیچ صفات
اللہ تعالیٰ کے اور بیان ہی اسکا کہ صفات اُسکی کامل ہین اور تیسرے یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالیٰ کا ہی ساتھ نہایت جود و کرم اور احسان
کے اسلئے کہ عرب کہتے ہین اُسکو کہ بہت نفع پہونچاتا ہی کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اُنکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ اس سے لازم
آتی ہی فضیلت حضرت داؤدؑ کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہ ہی کہ حق سبحانہ نے ظاہر کیا حضرت داؤدؑ کو آدم علیہ السلام پر ساتھ ایک طرح کے امتیاز کے
باعث ہوا اوپر سوال کے حال اُنکے سے اور مترتب ہوا پھر جو کچھ کہ مترتب ہوا یعنے قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونے سے یہ مراد نہین ہی کہ زیادتی
رکھتے تھے بیچ تمام صفات کمال کے پس شاید کہ بیچ صورت داؤد علیہ السلام کے ایک طرح کی نورانیت اُس عالم مین ہو یا اس عالم مین بھی کہ ساتھ اُسکے ممتاز ہون اور
پیغامبر وغیرہ مین سے ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تھے ساتھ ایک صفت کے پس اس سے یہ نہین لازم آتا کہ فضیلت ہو انکو تمام انبیا پر اور لکھی گئی واسطے میرے الخ
یہ قول حضرت آدمؑ کا سچا تھا اور اُسکے ضمن مین انکار تھا نہ صریح کہ کہتے مین نے نہین دیا اپنی عمر سے کچھ اس لئے کہ صادر ہونا جھوٹی خبر کا قصداً اور صریحاً انبیا
علیہم السلام سے نہین ہوتا پس بیچ حکم معاریض کے ہو کہ مثل اسکے انبیا سے پایا گیا ہی یا کہین ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کے تھا اور پس انکار کیا الخ یعنے
انکار کرنیون کی طبیعت مین اس سبب سے بیٹھا کہ اول حضرت آدمؑ سے صادر ہوا اگرچہ اُن سے بطریق تعریض و نسیان کے تھا اور ان سے صریحاً اور عمداً صادر
ہوتا ہی ع **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا رَوَاہُ

اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کی سے کہا گذرے ہم پر یعنے جماعت عورتون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حالیکہ بیٹھین تھین ہم درمیان جماعت عورتون کے پس سلام کیا آنحضرت نے ہم پر یعنے جماعت عورتون پر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہ مخصوص ہی آنحضرت کے لیے جیسے کہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کے بیان اسکا گذرا ۱۲ ح **وعن** الطُّفَیْلِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّہٗ کَانَ یَاْتِیْ ابْنَ عُمَرَ فَیَغْدُوْ مَعَہٗ اِلَی السُّوْقِ قَالَ فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَی السُّوْقِ لَمْ یَمُرَّ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَلٰی سَقَّاطٍ وَلَا عَلٰی صَاحِبِ بَیْعَۃٍ وَلَا مِسْکِیْنٍ وَلَا عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَیْہِ قَالَ الطُّفَیْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ یَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِیْ اِلَی السُّوْقِ فَقُلْتُ لَہٗ وَمَا تَصْنَعُ فِی السُّوْقِ وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَی الْبَیْعِ وَلَا تَسْئَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِھَا وَلَا تَجْلِسُ فِیْ مَجَالِسِ السُّوْقِ فَاجْلِسْ بِنَا ھٰھُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ فَقَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ یَا اَبَا بَطْنٍ قَالَ وَکَانَ الطُّفَیْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰی مَنْ لَقِیْنَاہُ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی طفیل بیٹے ابی بن کعب کے سے یہ کہ وہ تھے آتے ابن عمر کے پاس پس صبح کو جاتے ساتھ ابن عمر کے طرف بازار کے کہا طفیل نے پس جس وقت جاتے ہم طرف بازار کے نہ گذرتے عبداللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کے اور نہ اوپر کسی بیچنے والے کے اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتے اس سے کہا طفیل نے پس آیا مین عبداللہ بن عمر کے پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانے لگے مجکو عبداللہ طرف بازار کے پس کہا مین نے انکو کہ کیا کروگے تم بازار مین حال انکہ نہ ٹھہرتے ہو تم بیچنے پر اور نہ پوچھتے ہو تم اسباب کو کہ بیچتے ہین اور نہ چکاتے ہو تم اسکو اور نہ بیٹھتے ہو بازار کی مجلسون مین پس بیٹھو ساتھ ہمارے اس جگہ باتین کرین ہم کہا طفیل نے کہ کہا مجکو عبداللہ بن عمر نے اے بڑے پیٹ کہا راوی نے اور تھے طفیل بڑے پیٹ والے سوائے اسکے نہین کہ ہم جاتے ہین یعنے بازار کو واسطے سلام کرنے کے سلام کرتے ہین ہم اس شخص پر کہ ملتے ہین ہم اس سے یعنے اس مین ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** جَابِرٍ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِفُلَانٍ فِیْ حَائِطِیْ عَذْقٌ وَاِنَّہٗ قَدْ اٰذَانِیْ مَکَانُ عَذْقِہٖ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ بِعْنِیْ عَذْقَکَ قَالَ لَا قَالَ فَھَبْ لِیْ قَالَ لَا قَالَ فَبِعْنِیْہِ بِعَذْقٍ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ اَبْخَلُ مِنْکَ اِلَّا الَّذِیْ یَبْخَلُ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطے فلانے شخص کے یعنے نام لیا اسکا بیچ باغ میرے کے درخت ہی کھجور کا اور تحقیق شان یہ ہی کہ ایذا دی ہی مجکو ہونے درخت اسکے نے کہ بسبب اسکے وقت اور بے وقت باغ مین آتا ہی پس بھیجا آنحضرت نے یعنے اسکے پاس کسیکو کہ بیچ تو میرے ہاتھ درخت کھجور اپنی کا کہا اسنے کہ نہین بیچتا ہون فرمایا پس ہبہ کر واسطے میرے یعنے اگر بیچنے مین عار آتی ہی تو یونہین ہبہ کر کہا کہ مین ہبہ کردون باغ والیکو کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میرے ہاتھ اسکو بدلے درخت کھجور کے کہ جنت مین ہو تیرے لیے پس کہا نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دیکھا مین نے اس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجھسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہی ساتھ سلام کے یعنے وہ البتہ تجھسے زیادہ بخیل ہی کہ بسبب تھوڑے سے فعل کے ثواب بہت نہین حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** لکھا ہی علمانے کہ یہ حضرت نے اسکو بطریق سفارش کے فرمایا تھا نہ بطریق امر کے والا خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تھا بدلیل فرمانے آنحضرت کے کہ اسکے عوض درخت جنت مین لے لیکن بہر صورت وہ خالی سختی طبع سے نہ تھا ۱۲ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِیْ بِالسَّلَامِ بَرِیْءٌ مِّنَ الْکِبْرِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبداللہ سے کہ نقل کی اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتھ سلام کے پاک ہی تکبر سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

ف یعنے جب دو شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسے دونون پیادہ یا چلتے ہون یا دونون سوار ہون تو بہتر ہے جو پہلے سلام علیک کرے وہ پاک ہو تکبر سے اور سلام کرنا سنت ہی اور جواب اسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام کیا واجب ہی انپر جواب سلام کا اور اگر اسی مجلس مین دوبارہ آیا اور سلام کیا تو جواب نہین ہی اسکا جواب لیکن مستحب ہی اور سلام و جواب چاہیے کہ ساتھ صیغہ جمع کے ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ اسکے ساتھ ہین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنے ہوے آیا اور آنحضرت سے سلام علیک کی حضرت نے اسکو جواب نہ دیا پس وہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کے مرتکب امر نامشروع کا ہو مستحق جواب کا نہین ہوتا ۔

باب الاستیذان

ح باب الاستیذان یہ باب ہی بیچ بیان اذن چاہنے کے ف کسیکے دروازے پر جاوے تو مستحب ہی کہ اذن چاہے گھر مین آنے کے لئے اور اصل اس مین قول اللہ تعالی کا ہی یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُیُوتًا غَیْرَ بُیُوتِکُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا الخ یعنے ای ایمان والو نہ داخل ہو گھرون مین کہ غیر ہون تمہارے گھرون کے یہان تک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گھر والون پر اور سنت یہ ہی کہ کہے السلام علیکم مین آؤن ۔

الفصل الاول

ح الفصل الاول فصل پہلی عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَتَانَا أَبُو مُوسَى قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابو موسی اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمر رضنے بھیجا تھا میرے پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہون مین انکے پاس پس حاضر ہوا مین انکے دروازے پر اور سلام کیا مین نے تین بار بقصد اذن چاہنے کے پس نہ جواب دیا مجکو پس پھر آیا مین پس کہا عمر نے کس چیز نے منع کیا تھا تمکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا مین نے کہ تحقیق مین آیا تھا پس سلام کیا مین نے اوپر دروازے تمہارے کے تین بار پس نہ جواب دیا تم نے یعنے تمنے اور تمہارے خدام نے مجکو پس پھر گیا مین اور تحقیق فرمایا تھا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اذن مانگے ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوے واسطے اسکے پس چاہیے کہ پھر جاوے پس فرمایا حضرت عمر رضنے قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نے پس کھڑا ہوا مین ساتھ ابو موسے کے اور گیا مین پاس حضرت عمر رض کے پس گواہی دی مین نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو موسے نے یہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ تم نے بھی یہ حدیث سنی ہی آنحضرت سے میرے ساتھ چلو عمر کے پاس اور گواہی دو پس گئے اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کرنی حضرت عمر کی بنا بر احتیاط کے تھی تا جھوٹی جرأت نکرین حدیث بنا لینے پر ورنہ خبر واحد مقبول ہی بالاتفاق خصوصًا ابو موسے اشعری جیسے کہ کبار صحابہ سے تھے اور تین سلام اسلئے کرے کہ ایک تعرف کے لئے ہوا اور دوسرا تامل کے لئے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کے لئے ۔

ح وعن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن تیرا مجھ پر یہ ہی کہ اٹھاوے تو پردہ اور یہ کہ سنے تو پوشیدہ کلام میرے یہان تک کہ منع کردون مین تجکو نقل کی یہ مسلم نے ف آنحضرت کے گھر والون کے دروازون پر پردے پڑے رہتے تھے پس فرمایا کہ نشانی اذن تیرے کی واسطے آنے تیرے کے مجھ پر یہ ہی کہ اٹھاوے تو پردہ اور یہ ہی کہ سنے تو کلام پوشیدہ میرا یعنے تو پردہ اٹھاوے اور دیکھے کہ مین کسی سے کلام خفیہ کرتا ہون تو بھی چلا آ کہ تجکو حاجت اذن چاہنے کی نہین اور مراد کلام پوشیدہ کہنے سے مبالغہ ہی یعنے اگرچہ مخصوصون کے ساتھ کلام خفیہ کرتا ہون چلا آ یعنے چہ جاے کلام آشکارا حاصل یہ ہی کہ جب ہونا میرا گھر مین تو چلا آ حاجت اذن چاہنے کی نہین ہی تا وقتیکہ منع کردون مین تجکو آنے سے اور یہ نہایت عنایت تھی آن حضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گھر والون مین سے تھے کہ جب چاہتے تھے چلے آتے مین اور یہ بات ظاہر ہی کہ یہ بیچ غیر وقت حاضر ہونے عورتون کے ہو گا خصوصًا بعد اترنے آیہ حجاب کے ۔

ح وعن جابر قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی

جابر سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ دین کے کہ تھا میرے باپ پر پس کھٹکھٹایا میں نے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے پس کہا میں نے میں ہوں پس فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا کہ برا جانا اس کہنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مقدمہ دین کے الخ قصہ دین کا یہ ہے کہ باپ جابر کے عبداللہ انصاری تھے وہ غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور دین اپنے ذمہ پر چھوڑا تھا اور قرض خواہوں نے آنکر جابر کو تنگ کیا تھا وہ آنحضرت کے پاس استعانت کے لئے آئے تا اُنسے تخفیف طلب کریں اور بسبب معجزہ آنحضرت کے اُنکے مال میں کہ کھجوریں تھیں برکت وجود میں آئی حتی کہ بعد از ادائے دین کے کھجوروں کی توڑن باقی رہیں کچھ اُنمیں سے کم نہوا اور بسبب برا جاننے کلمہ انا کا یہ تھا کہ اُس سے ازالہ ابہام کا نہیں ہوتا اور تعین و تشخیص نہیں حاصل ہوتی پس چاہیئے تھا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتے کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبھی واسطے شناخت کے آواز سے بھی تعین حاصل ہو جاتی ہے لیکن آنحضرت نے مکروہ جانا واسطے تعلیم آداب کے جابر کو اور احتمال ہے کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنے کے ساتھ سلام کے ہو کہ سنت ہے اور تکرار کلمہ انا کے واسطے انکار کے جابر پر تھی۔ **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ اَبَا هِرٍّ اِلْحَقْ بِاَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَیَّ فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا داخل ہوا میں ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے آپکے گھر میں پس پایا آنحضرت نے دودھ ایک پیالہ میں پس فرمایا اے ابوہریرہ جا اہل صفہ کے پاس اور بلا لا انکو میرے پاس پس آیا میں انکے پاس اور بلایا میں نے انکو پس آئے وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا انکو پس داخل ہوئے وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اہل صفہ آئے اور سب ہوئے بسبب معجزہ آنحضرت کے دودھ پیا اور سیر ہوئے جیسے کہ اور حدیث میں مذکور ہے اور کہا طیبی نے کہ اہل صفہ کتنے ایک لوگ تھے فقرائے مہاجرین اور انصار میں سے کہ جمع رہتے تھے ایک چبوترہ پر اور اس سے معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنے کو ساقط نہیں کرتا مگر یہ کہ زمانہ قریب ہو یعنی اور آگے جو حدیث آتی ہے کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے تو اذن ہے اُسکے لئے یعنے اُسکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں پس توفیق اُس حدیث میں اور اس میں یہ ہے کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہ کے آئے ہوں مگر ساتھ نہ آئے ہونگے پس محتاج ہوئے اذن کے یا بسبب نہایت ادب و حیا کے اذن چاہا یا لوگوں کو وہ حدیث نہ پہونچی ہوگی یا وہاں کوئی چیز مقتضے اذن چاہنے کی ہوگی اور یہ احتمالات ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات۔

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** کَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ بَعَثَ بِلَبَنٍ وَجَدَایَةٍ وَضَغَابِیْسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَی الْوَادِیْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَاَدْخُلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ روایت ہے کلدہ بن حنبل سے یہ کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا یعنے میرے ہاتھ دودھ اور بچہ ہرن کا اور ککڑی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت اترے ہوئے تھے جانب بلند مکہ میں کہ اُسکو معلا کہتے ہیں کہا کلدہ نے کہ داخل ہوا میں حضرت کے پاس اور نہ سلام کیا میں نے یعنے پہلے داخل ہونے کے اور نہ اذن مانگا میں نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے تعلیم کے پھر جا تو یعنے دروازہ سے اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَهٗ اِذْنٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَی الرَّجُلِ اِذْنُهٗ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے یعنے بلانے والے کے پس تحقیق آنا ہمراہ بلانے والے کے واسطے اُسکے اذن ہے نقل کی یہ ابوداود نے اور بیچ ایک روایت ابوداود کے یوں ہے کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کے اذن اسکا ہے **ف** یعنے جسوقت کسیکو بلانے کے لئے بھیجا اور وہ اسکے ساتھ آیا حاجت پھر اذن مانگنے کی نہیں ہے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی بَابَ قَوْمٍ لَمْ یَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ وَلٰکِنْ مِنْ رُکْنِهِ الْاَیْمَنِ اَوِ الْاَیْسَرِ فَیَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب آتے کسی شخص کے دروازہ پر تو نہ سامنے کرتے دروازہ کے منھ اپنا یعنے تاکہ گھر والوں پر نظر نہ جا پڑے ولیکن آتے طرف داہنے دروازے کے یا بائیں اُسکے پھر کہتے سلام ہو تم پر
سلام ہو تم پر اور یہ نہ سامنے آنا اسواسطے تھا کہ نہ تھے اُن دنوں میں دروازوں پر پردے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** تکرار سلام کی اسلیئے تھی کہ تا تحقق ہو سماع اور اذن
اور ہر آوتکرار سے تعدد ہی نہ اقتصار دو بار پر اسلیئے کہ عادت شریف تھی تین بار سلام کرنے کی جیسے کہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سے یہ سمجھا گیا کہ اگر دروازے میں کواڑ ہوں یا پردہ
پڑا ہو اسپر تو نہیں مضائقہ ہو سامنے آنے کا ولیکن انحراف اولی ہی برعایت اصل سنت کے اور اسلیئے کہ بعض اوقات کواڑ کیا پردہ کھولتے ہی اندر نظر جا پڑتی ہی اگر سامنے ہو لیکن
شرع **وذکر** حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی
کہ سر اسکا یہ ہی کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ بیچ باب ضیافت کے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ
اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہی عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے یہ کہ
ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کروں میں وقت جانے کے اپنی ماں کے پاس پس فرمایا کہ ہاں یعنے اسلیئے کہ بعض اوقات کھلے
ہوتے ہیں اُسکے وہ اعضا کہ نہیں جائز بیٹے کو دیکھنا اُنکا پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق میں ساتھ اُسکے رہتا ہوں یعنے ایک گھر میں پس اذن کیوں مانگوں گویا اُس شخص نے
یہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانہ کے لیے ہی کہ گاہ گاہ آتا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کر وقت جانے کے اُس پاس پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق میں خادم
ہوں اُسکا یعنے بار بار جاتا ہوں دن میں اُس پاس خدمت کے لئے پس آیا اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہی دفع حرج کے لئے بمقتضائے قواعد شرعیہ کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اذن مانگ وقت جانے کے اُس پاس یعنے اگرچہ ساتھ کھنکارنے اور آہٹ پاؤں اور بلند کرنے آواز کے ہو کیا دوست رکھتا ہی تو یہ کہ دیکھے اسکو ننگا یعنے اگر ناگہاں چلا
جاویگا اور شاید وہ برہنہ ہو گی تو نظر جا پڑے گی کہا نہیں چاہتا میں کہ دیکھوں اسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانے کے پاس اُسکے نقل کی یہ مالک نے بطریق
ارسال کے **ف** ماں کا سا حکم اور محارم کا بھی ہی خواہ وہ نسبی ہوں یا دودھ کے علاقہ کے یا سسرال کے سوائے بیوی کے شرع **وعن** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِيْ مِنْ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِيْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی
حضرت علی سے کہا تھا واسطے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آنا رات کو اور آنا دن کو پس تھا میں جسوقت داخل ہوتا رات کو کھنکھارتے آنحضرت واسطے اذن میرے کے
نقل کی یہ نسائی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کھنکھارنا تھا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ تھا میں جب آتا رات کو پس اگر کھنکھارتے پھر آتا میں
پس اس سے معلوم ہوا کہ کھنکھارنا علامت عدم اذن کی تھی ظاہر ہر وقت میں بقرینہ حال کے علامت مختلف ہوتی تھی واللہ اعلم اب رہا یہ کہ علامت داخل ہونے کی دن
میں کیا تھی پس احتمال معلوم ہوا ہی یہ کہ سلام ہو یا بالعکس بمقتضائے مفہوم مخالف کے یعنے تھا میں جب داخل ہوتا دن کو تو کھنکھارتا میں واسطے اُنکے اور احتمال ہی غیر اسکے کا
واللہ اعلم شرع **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ يَبْدَاْ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذن دو آنے کا اُسکے لئے کہ نہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

باب ہی بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کے **ف** معانقہ کے معنے ہیں دست در گردن یکدیگر در آوردن اور
مصافحہ کے معنے ہیں دست یکدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہی وقت ملاقات کے اور چاہیئے کہ دونوں ہاتھوں سے ہو اور بعضے آدمی جو مصافحہ کرتے ہیں بعد از نماز
عصر کے یا جمعہ کے کچھ نہیں ہی اور بدعت ہی بسبب تخصیص وقت کے اور تصریح کی ہی بعض علماء ہمارے نے کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہاں اگر کوئی آوے مسجد میں

اور لوگ نماز میں ہوں یا ارادہ شروع نماز کا رکھتے ہوں بس بعد فراغ کے مصافحہ کرے اُن سے لیکن بشرط سبقت سلام کے مصافحہ پر تو یہ جملہ مصافحہ مسنونہ سے ہے بلا شبہہ وعند الجسوقت کہ پھیلاوے مسلمان ہاتھ اپنا مصافحہ کے لئے تو نہیں لائق ہے اعراض سے اسکے کھینچ لینے ہاتھ کے اسلئے کہ رنج ہوگا اسکو کہ وہ زیادہ ہے مراعات ادب پر اور عورت جوان سے مصافحہ کرنا حرام ہے اور معانقہ نہیں اس شے میں اسکا شبہات سے ہو چنانچہ منقول ہے کہ ابوبکر صدیق مصافحہ کرتے اپنی خلافت میں اُن بڑھیوں سے کہ دودھ انکا پیا تھا اور اسی طرح اگر مرد بڈھا کہ امن میں ہو شہوت سے اسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سے درست ہے اور مصافحہ ساتھ امرد خوش شکل کے درست نہیں اور جسکو دیکھنا حرام ہے اسکو چھونا بھی حرام ہے بلکہ حرمت چھونے کی سخت تر ہے نظر سے کذا فی مطالب المومنین اور رسالہ مسعودی میں لکھا ہے کہ جب سلام علیک کرے ہاتھ دے یعنی مصافحہ کے لئے کہ ہاتھ دبانا سنت ہے ولیکن ہتیلی ہتیلی پر رکھے اور سر انگلیوں کے نہ پکڑے کہ بدعت ہے اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہے خصوصاً وقت آنے کے سفر سے جیسا کہ بیچ حدیث جعفر ابن ابیطالب کے آیا ہے اور امام ابوحنیفہ رح اور محمد رح سے منقول ہے کراہیت معانقہ کی اور چومنے ہاتھ ساتھ منہ اور آنکھوں کے اور وہ کہتے ہیں کہ معانقہ سے نہی کی ہے چنانچہ فصل اول میں بیچ حدیث انس کے وہ نہی مذکور ہے اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہے پہلے نہی کے تھا اور شیخ ابو منصور ماتریدی سے بیچ تطبیق احادیث کے نقل کیا گیا ہے کہ جو معانقہ کہ بروجہ شہوت کے ہو مکروہ ہے اور جو کہ بروجہ برو کرامت کے ہو مشروع ہے اور لکھا ہے علمانے کا اختلاف اس جگہہ ہے کہ ننگا ہو اور ساتھ قمیص و جبہ کے معانقہ نہیں بالاجماع وہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتھ عالم متورع کے جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ مستحب ہے اور بعد مصافحہ کے جو اپنا ہاتھ چومتے ہیں کچھ نہیں اور فعل جاہلوں کا ہے اور مکروہ ہے اور زمین بوس کرنا آگے امرا اور علما اور مشائخ کے حرام ہے اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اُسپر دونوں گنہگار ہیں کذا فی الکافی اور فقیہ ابوجعفر نے کہا کہ جو کوئی زمین بوس کرے آگے سلطان و امیر کے یا سجدہ کرے اگر بروجہ تحیہ کے ہے کافر نہیں ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب گبیرہ کا ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کے ہو کافر ہوگا اور اگر کچھ نیت نکریگا تو بھی کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر علما کے اور زمین بوس کرنا اسکو کہتے ہیں رکھنے رخسارہ یا پیشانی کی سجدہ میں زمین پر کذا فی الظہیریہ اور اگر اوپر ہاتھ عالم یا سلطان کے بوسہ دے بسبب علم و عدالت کے اور اعزاز دین کے کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اگر واسطے غرض دنیاوی کے کرے تو اشد مکروہ ہے اور کوئی اگر عالم یا زاہد سے التماس اسکے پاؤں چومنے کی کرے تو چاہیئے کہ نمانے کہنا اسکا اور بیچ بوسہ دینے اطفال کے رخصت ہے اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر رخسار طفل کے سنت ہے اور کہا ہے علما نے کہ بوسہ پانچ طرح پر ہے ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہے لڑکے کے رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت اور وہ بوسہ اولاد کا ہے والدین کے سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا اور وہ بوسہ خاوند کا ہے بیوی کے منہ پر اور چوتھا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانوں کا ہے آپس میں ہاتھ پر اور پانچویں بوسہ دینا بہن کا ہے بھائی کی پیشانی پر اور بعضوں کے نزدیک بوسہ دینا آپس میں اوپر ہاتھ اور منہ کے مکروہ ہے اور بعضوں کے نزدیک بوسہ لینا چھوٹے لڑکے کا واجب ہے اور کہا نووی نے کہ بوسہ لینا ساتھ شہوت کے حرام ہے بالاتفاق برابر ہو اسمیں باپ اور غیر اسکا ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** قَتَادَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَکَانَتِ الْمُصَافَحَۃُ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت قتادہ سے کہ کہا کہا میں نے واسطے انس کے کہ کیا تھا مصافحہ بیچ یاروں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے وقت ملاقات کے بعد سلام کے کہا کہ ہاں نقل کی یہ بخاری نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَعِنْدَہُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِیْ عَشَرَۃً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْھُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ بوسہ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کا اور تھے نزدیک حضرت کے اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نے کہ تحقیق میرے دس بیٹے ہیں نہیں بوسہ لیا میں نے ان میں سے کسی کا پس دیکھا طرف اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا جو شخص نہیں مہربانی و شفقت کرتا یعنے خلق خدا پر یا اولاد پر نہیں رحم کیا جاتا یعنے اللہ بھی اسپر نہیں رحمت کرتا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وسنذکر** حَدِیْثَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَثَمَّ لُکَعُ فِیْ بَابِ مَنَاقِبِ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَذُکِرَ حَدِیْثُ اُمِّ ھَانِیٍٔ فِیْ بَابِ الْاَمَانِ اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا ہے اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ

وسلم وعلیہم اجمعین کے اگر چاہے گا اللہ تعالے اور ذکر کی گئی حدیث اُمّ ہانی کی بیچ باب الامان کے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** البراء بن عازبٍ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مامن مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لھما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داؤد قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لھما روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں یعنے آپس مین مگر کہ بخشش کیجاتی ہی واسطے اُن دونوں کے پہلے جدا ہونے سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے یون ہی کہ فرمایا حضرت نے جسوقت ملین دو مسلمان اور مصافحہ کرین اور حمد کرین اللہ کی اور بخشش چاہین اللہ سے بخشش کیجاتی ہی واسطے اُن دونون کے **ف** روایت کی حکیم ترمذی نے اور ابو الشیخ نے عمر رضی سے بطریق مرفوع کے کہ جب ملین دو مسلمان اور سلام کرے ایک اُن دونو کا اپنے یار پر ہوتا ہی محبوب تر بین اُنکا نزدیک اللہ کے وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سے ملتا ہی اپنے یار سے پھر جب مصافحہ کرتے ہین دونون تو اللہ تعالی نازل کرتا ہی اُنپر سو رحمتین نوے واسطے ابتدا کرنے والے پر اور دس اُسپر کہ جسنے مصافحہ لیا ہی ع **وعن** انسٍ قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی اور روایت ہی انس رضی سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ایک شخص ہم مین سے ملتا ہی مسلمان بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے کیا جھکے واسطے اُسکے یعنے وقت ملاقات کے فرمایا کہ نہین کہا اُس شخص نے کیا گلے لگے اُس سے اور بوسہ لے اُسکا فرمایا کہ نہین کہا اُس شخص نے کیا پکڑے ہاتھ اُسکا اور مصافحہ کرے اُس سے فرمایا کہ ہان نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جھکنے کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کے ہی اور وہ عبادت اللہ کی ہی مانند سجود کے اور طیبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ جھکانا پیٹھ کا مکروہ ہی بسبب اس حدیث صحیح کے بیچ نہی کے اُس سے اگرچہ بہت اہل علم وصلاح اُسکو کرتے ہین لیکن اعتماد اور اعتبار اُسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور ماتریدی سے نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوے کوئی آگے کسی کے زمین کو یا پیٹھ ٹیڑھی کرے یا سر جھکاوے کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیے کہ مقصود تعظیم ہی نہ عبادت انتہی اور بعضے مشائخ نے بیچ منع ہونے اسکے کے تغلیظ وتشدید بہت کی ہی اور کہا کاد ان یکون کفرا واللہ اعلم اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہی ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ نے کہ مکروہ کہتے ہین گلے لگنے اور بوسے لینے کو جیسے کہ امام ابو حنیفہ اور محمد سے نقل کیا گیا اور بعضون نے کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق تملق وتعظیم کے ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنے کے اور آنے کے سفر سے ہو یا ہو بسبب نہونے ملاقات کے بہت دنون سے یا بسبب غلبہ محبت للہ کے اور اگر بوسہ دے تو ہاتھ پر نہ دے بلکہ ہاتھ اور پیشانی پر دے ع **وعن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمام عیادۃ المریض ان یضع احدکم یدہ علی جبھتہ او علی یدہ فیسالہ کیف ھو وتمام تحیاتکم بینکم المصافحۃ رواہ احمد والترمذی وضعفہ اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہی کہ رکھے ایک تمہارا ہاتھ اپنا اُسکی پیشانی پر یا اُسکے ہاتھ پر پھر پوچھے اُس سے کہ کیسا ہی وہ اور پورے سلام تمہارے آپسمین کرتے ہو مصافحہ ہی یعنے جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام وکامل ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو **وعن** عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رایتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا آئے زید بن حارثہ مدینہ مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے میرے گھر مین پس آئے زید حضرت کے پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑے ہوئے اور چلے طرف اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگے بدن یعنے سوائے تہبند کے کچھ اور کپڑا بدن مبارک پر نہ تھا کھینچتے ہوئے کپڑا اپنا یعنے چادر قسم خدا کی نہین دیکھا مین نے اُنکو ننگا پہلے اُسکے اور نہ پیچھے اسکے یعنے وقت استقبال کسی کے ساتھ اسطرح کہ شوق کے سبب ننگے بدن چلے نہین دیکھا پس گلے سے لگایا زید کو اور بوسہ لیا اُنکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ حدیث اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کی دلیل ہی اوپر جائز ہونے معانقہ اور بوسہ لینے کے اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنے کے سفر سے جائز ہی بلا کراہت ع **وعن** ایوب بن بشیرٍ عن رجلٍ من عنزۃ انہ قال قلت لابی ذرٍ ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا

تَقِيْتُمُوْهُ قَالَ مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِيْ وَبَعَثَ اِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ اَكُنْ فِيْ اَهْلِيْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرٍ فَالْتَزَمَنِيْ وَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ اَجْوَدَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ایوب بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص نے قبیلہ عنزہ سے تھا یہ اسنے کہا کہا مین نے واسطے ابی ذر کے کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تم سے جسوقت کہ ملتے تم انسے کہا ابو ذر نے نہیں ملاقات کی مین نے انسے کبھی مگر کہ مصافحہ کیا آپنے مجھسے اور بھیجا میرے پاس ایکدن یعنے ایک شخص کو میرے بلانے کے لئے اور نہ تھا مین اپنے گھر مین لیس جب آیا مین خبر دیا گیا مین لیس آیا مین حضرت کے پاس اور حضرت بیٹھے ہوے تھے تخت پر لیس گلے سے لگایا مجکو لیس یہ ایہ لگانا بہتر اور بہتر یعنے مصافحہ سے بسبب حاصل ہونے راحت اور برکت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ غیر حالت آنے کے سفر سے بھی آیا ہے اور واسطے اظہار محبت اور عنایت کے ہے **وعن** عِكْرِمَةَ ابْنِ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عکرمہ بیٹے ابی جہل کے سے کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسدن کہ آیا مین انکے پاس اپنے سال فتح مین واسطے بیعت اسلام کی خوش آمدید ہے سوار ہجرت کرنے والیکو نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع مین مصعب بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ جب آنحضرت نے عکرمہ بن ابی جہل کو دیکھا تو اٹھے اور اسکی طرف چلے اور گلے سے لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اسکا باپ ابوجہل بہت عداوت رکھتے تھے آنحضرت سے اور عکرمہ سوار مشہور تھا بھاگا دن فتح مکہ کے اور رہ گیا یمن مین لیس گئی پاس اسکے بیوی اسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اسکو حضرت کے پاس اور اسلام لایا وہ اور بہت اچھا ہوا اسلام اسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سے طلب بخشش کی کی آنحضرت سے اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار مناسبت مرحبا کہنے کے ساتھ معانقہ کے ہے **وعن** اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَاصِرَتِهِ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِيْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيْصِهٖ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اسید بن حضیر سے کہ ایک شخص ہین انصار مین سے کہا راوی نے اسوقت کہ اسید باتین کرتے تھے قوم سے اور تھی انکے مزاج مین خوش طبعی اسوقت کہ ہنساتے تھے اسید قوم کو پس چوکا دیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو انکے کے ساتھ لکڑی کے پس کہا اسنے بدلا دو مجکو فرمایا آنحضرت نے کہ بدلا لے مجھسے کہا اسنے کہ تحقیق آپکے بدن مبارک پر کرتہ ہے اور نہ تھا میرے بدن پر کرتہ یعنے اگر مین کرتے پر سے چوکون گا تو پورا بدلا نہین ادا ہونے کا پس اٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سے اور شروع کیا بوسہ دینا آنحضرت کے پہلو پر کہا اسنے کہ سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کیا تھا مین نے یہی یعنے بوسہ دینا بدن شریف پر یارسول اللہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ رجل جسطرح کہ مصابیح مین مذکور ہے یعنے ساتھ ہونے لام کے مقتضی اسکو ہے کہ وہ شخص مزاح کرنے والا اور بدلا لینے والا اور ہے اسید بن حضیر راوی ہے اور لفظ جامع الاصول یون ہے عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ يُضْحِكُهُمْ اِذْ طَعَنَهُ النَّبِيُّ الخ یہ دلالت کرتی ہے کہ وہ مرد اور ہے کہ اسید بن حضیر اسکے حال سے روایت کرتا ہے اور طیبی نے عبارت متن کو توجیہ کرکر موافق اسکے کیا ہے اور اسمین تکلفات کئے ہین اور باعث ارتکاب تکلف کا یہ ہے کہ اسید بن حضیر عظمائے صحابہ سے ہین انسے وجود اس معنے کا مستبعد ہے واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتے تھے اور ہنساتے تھے قوم کو آنحضرت نے انکے ساتھ اسی طرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی درست ہے اسکا مباح ہے اگر اسمین کوئی چیز ممنوع شرع نہو **وعن** الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقّٰى جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهٗ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جعفر بن ابیطالب سے پس گلے سے لگایا انکو اور بوسہ دیا درمیان آنکھوں انکی کے نقل کی ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے اور بیچ بعضے نسخوں مصابیح کے اور شرح السنہ مین بیاضی سے بطریق اتصال کے ہے **ف** یہ وہی قصہ آنے جعفر کا ہے حبشہ سے جیسے کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہے یا یہ اور ہے اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو راوی کو کہا ہے بغیر نام کے تو مراد اس سے عبد اللہ بن جابر انصاری

صحابی ہیتے ہین ترح **وعن** جعفر بن ابی طالب فی قصۃ رجوعہ من ارض الحبشۃ قال فخرجنا حتی اتینا المدینۃ فتلقانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلک فتح خیبر رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے جعفر بن ابیطالب سے بیچ قصہ پھرنے انکے کے حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یعنے حبشہ سے یہان تک کہ آئے ہم مدینہ مین پس ملے ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے سے لگایا مجھکو پھر فرمایا نہین جانتا ہون مین کہ ساتھ فتح خیبر کے زیادہ خوش ہون مین یا ساتھ آنے جعفر کے اور اتفاق سے ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کے نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** منقول ہے کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کے مالک کے پاس آئے مالک نے انسے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے سے لگاتا مین اگر بدعت نہوتا سفیان نے کہا کہ گلے لگے ہین وہ کہ بہتر مجھسے اور تمسے تھے گلے لگے ہین پیغمبر خدا جعفر بن ابیطالب سے اور بوسہ دیا انکو وقت آنے انکے کے حبش سے مالک نے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتھ جعفر کے سفیان نے کہا کہ نہین بلکہ عام ہے اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی ہے اگر صالحین سے ہون ہم اذن دیتے ہو کہ تمہاری مجلس مین حدیث بیان کرون مین مالک نے کہا ہان اذن دیا مین نے پھر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتھ سند کے اور مالک نے سکوت کیا ترح **وعن** زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے زارع سے اور تھے وہ بیچ ایلچیون عبد القیس کے کہا جبکہ آئے ہم مدینہ مین پس شروع کیا ہمنے کہ جلدی کرتے تھے اترنے مین سواریون اپنی سے پس بوسہ دیا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھون پر اور پاؤن پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پاؤن کا جائز ہے ترح لیکن فقہا اسکو منع کرتے ہین پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہ کرینگے کہ یہ فعل حضرت سے ہو یا ابتدا میں یہ امر ہوا یا وہ لوگ ناواقف تھے یا اضطرابی مین انسے یہ فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت احدا کان اشبہ سمتا وھدیا ودلا وفی روایۃ حدیثا وکلاما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علیہ قام الیھا فاخذ بیدھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا نہین دیکھا مینے کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ مین اور روش مین اور نیک خصلتی مین اور بیچ ایک روایت کے بات کرنے مین اور کلام کرنے مین ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت فاطمہ سے یعنے حضرت فاطمہ ان امور مین بہت مشابہ تھین ساتھ آنحضرت کے پس حضرت عائشہ نے بیان کرکر انکی محبت پس کی بیان کی کہ انواع نشان مشابہت اور مجانست کے ہے کہ تھین فاطمہ جسوقت داخل ہوتین حضرت کے پاس کھڑے ہوجاتے حضرت اور متوجہ ہوتے طرف انکے پھر پکڑتے ہاتھ انکا اور بوسہ لیتے انکا یعنے دونون آنکھون کے درمیان مین اور بٹھاتے انکو بیچ جگہ بیٹھنے اپنی کے یعنے اپنی جگہ انکے لئے چھوڑ دیتے اور انکو بٹھاتے اور تھے حضرت جسوقت کہ آتے حضرت فاطمہ کے پاس کھڑی ہوجاتین طرف حضرت کے اور پکڑتین ہاتھ حضرت کا اور بوسہ لیتین انکا یعنے حضرت کے دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور بٹھلاتین انکو اپنی جگہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینۃ فاذا عائشۃ ابنتہ مضطجعۃ قد اصابھا حمی فاتاھا ابوبکر فقال کیف انت یا بنیۃ وقبل خدھا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے براء سے کہا گیا مین ساتھ ابی بکر کے یعنے انکے گھر مین بیچ ابتدا آنے انکے کے مدینے مین یعنے کسی غزوہ سے پس ناگہان دیکھا مینے کہ عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہین اس حال مین کہ تحقیق انکو پہونچی تھی تپ پس آئے انکے پاس ابوبکر صدیق اور کہا کیسی ہے تو اے بیٹی میری اور بوسہ دیا انکے رخسار پر یعنے از راہ شفقت و محبت کے یا برعایت سنت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بصبی فقبلہ فقال اما انھم مبخلۃ مجبنۃ وانھم لمن ریحان اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اسکا آنحضرت نے اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ اولاد باعث ہے بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہ رزق ہین اور نعمت خدا کی کہ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین **ف** یعنے اولاد کے سبب سے آدمی بخل کرتا ہے کہ کسیکو کچھ دیتا نہین اور انکے سبب سے نامردی بھی کرتا ہے کہ جہاد سے بچتا ہے بخوف اسکے کہ مارا جاوے اور اولاد بیکس رہے پس اول حضرت نے اولاد کی مذمت بیان کرکر خوبی انکی بیان فرمائی کہ یہ ریحان ہے ریحان کے معنے یا تو رزق و نعمت کے ہین

یا مراد ریحان سے پھول ہے کہ بوسہ لیتا ہے آدمی اُنکا اور سونگھتا ہے اور خوش ہوتا ہے اُنکو دیکھ کر مانند پھول کے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** يَعْلَى قَالَ اِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اِسْتَبَقَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے یعلی سے کہ کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑ کر آئے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گلے لگایا اُن دونوں کو آنحضرت نے اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا نقل کی یہ احمد نے **ف** لکھا ہے علماء نے کہ یہاں مقصود محبت اور شفقت اور مدح ہے بخلاف پہلی حدیث کے کہ مراد وہاں مذمت اور کراہت ہے **وعن** عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوْا يَذْهَبِ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا وَتَحَابُّوْا وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہے عطا خراسانی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرو آپس میں جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے دوپہر کے پس گویا کہ پڑھیں وہ رکعتیں شب قدر میں اور دو مسلمان جسوقت کہ مصافحہ کریں آپس میں نہیں باقی رہتا درمیان اُن دونوں کے کوئی گناہ مگر کہ جھڑ جاتا ہے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ظاہر مراد گناہ ہوا ہے عام گناہ ہیں اور طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سے وہی کینہ اور دشمنی ہے جیسے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا واللہ اعلم **باب القیام** یہ باب ہے بیچ بیان کھڑے ہوجانے کے یعنے تعظیم کے لئے **ف** کہا بعضے علماء نے کہ کھڑے ہونا واسطے آنے والے کے سنت ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث قوموا الیٰ سیدکم کی اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہے اور بدعت اور منع ہے چنانچہ ثابت ہوا ہے حدیث انس کی میں مکروہ رکھنا آنحضرت کا قیام سے یعنی کھڑا ہونا کو اور بیچ حدیث ابوامامہ کے آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا نہ اٹھو جیسے کہ عجمی اٹھتے ہیں اور فرمایا کہ یہ عادت عجمیوں کی ہے سو ہے شرح

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ جب اُترے بنو قریظہ اوپر حکم سعد کے بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف سعد بن معاذ کے یعنے اور بلایا اُنکو تاکہ آویں اور بنو قریظہ میں حکم کریں اور تھے سعد قریب آنحضرت سے لیں آئے سعد خر پر سوار ہوکر میں جب نزدیک پہونچے مسجد سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے انصار کے کھڑے ہو تم طرف سردار اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ ہے یہود میں سے آنحضرت نے بعد فتح خندق کے پچیس روز تک اُنکو گھیر رکھا قلعہ میں پھر وہ اُترے قلعہ سے اوپر حکم سعد کے کہ سردار اُسکے تھے اور بنو قریظہ حلفا اُسکے تھے انہوں نے گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہمارے کی کرینگے پس جب اُترے اس عہد پر کہ جو کچھ سعد حکم کرے اختیار کرینگے ہم آنحضرت نے سعد کو بلوایا تاکہ حکم کریں اُنکے حق میں اور سعد قریب اُترے ہوئے تھے حضرت سے اور اُنکو زخم پہونچا تھا اکحل پر غزوہ خندق میں اور خون زخم سے جاری تھا جب آنحضرت نے اُنکو بلوایا تو خون ٹھہر گیا پس آئے سعد اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ جہاں آنحضرت حالت اقامت میں نماز پڑھا کرتے تھے نہ مسجد عرفی اسلیے کہ حضرت بنو قریظہ میں اُترے ہوئے تھے وہاں مسجد کہاں تھی یا شاید کہ اُس مدت میں وہاں مسجد بھی بنائی ہو اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے بہت اہل علم نے اوپر اکرام اہل فضل کے ساتھ کھڑے ہو جانے کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ اسکے قیام تعظیم و تکریم کا نہیں ہے کہ واسطے آنے والے مجلس کے متعارف و معاد ہوا ہے اور اُس سے نہی واقع ہوئی ہے اور فرمایا کہ وہ کام عجمیوں کی سی ہے اور آنحضرت کے نزدیک بغیر زمانہ زندگی تک مکروہ تھا طیبی نے کہا کہ اگر یہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتے نہ الی سیدکم پس مراد قیام سے یہ ہے کہ اٹھکر جلدی جاؤ اُنکی طرف اور مدد کرو اُنکے اُترنے میں سواری سے تا حرکت کرنا موجب بہنے لہو کا زخم سے نہو اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت کھڑے ہوگئے عکرمہ بن ابی جہل کے لئے وقت آنے اُنکے کے پاس حضرت کے اور روایت کیا گیا ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا نہیں آیا میں آنحضرت کے پاس کبھی مگر کہ کھڑے ہو جاتے تھے واسطے میرے یا ملتے تھے پس ان روایتوں سے دلیل پکڑنی صحیح نہیں ہے بسبب ضعیف ہونے اُنکے کے کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نرہے کہ قیام

آنحضرت کا حضرت فاطمہ کے لئے اور قیام اُنکا حضرت کے لئے سابق میں معلوم ہوا اور اسمین یہ تاویل کرنی کہ وہ قیام محبت و اقبال کا تھا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہ خالی بعد سے
نہیں اور طیبی نے بھی محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ اجماع کیا ہی جمہور علما نے ساتھ اس حدیث کے اور پر اکرام اہل فضل کے یعنے علما صلحا کے اور امام محی الدین نووی نے کہا کہ قیام
اہل فضل کے لئے بیچ وقت آنے کے مستحب ہی اور حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین او بیچ نہی اُسکی کے کچھ صحیح نہیں ہوا اور مطالب المومنین مین قنیہ سے نقل کیا ہی کہ مکروہ
نہین قیام بیٹھنے والون کا واسطے آنے والے کے بسبب تعظیم کے اور قیام بنفسہ مکروہ نہین ہی بلکہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نے قیام کیا اُسکے لئے اور وہ محبت قیام کی نرکھے تو قیام
اُسکے لئے مکروہ نہین ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ قیام منہی عنہ اُسکے حق مین ہی کہ بیٹھا ہوا اور اُسکے آگے لوگ کھڑے ہین اُسکے بیٹھنے تک جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہی
اور بیچ قیام اور تعظیم کے واسطے اہل دنیا کے وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی **ومضی** الحدیث بطولہ فی باب حکم
الاسراء اور گذری حدیث تمام بیچ باب حکم قیدیون کے **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ
ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا وتوسعوا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ اُٹھاوے کوئی کسی کو جگہ بیٹھنے
اُسکی سے پھر آپ بیٹھ جاوے جگہ اُسکی مین ولیکن فراخ کرو جگہ کو اور جگہ دو آنے والے کو یعنے تا حاجت اُٹھانے کی نہ پڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور
بعضون نے کہا کہ تقدیر حدیث مین یون ہی ولکن لیقل تفسحوا یعنے ولیکن چاہئے کہ کہے کشادہ ہو جاو اور کہا نووی نے کہ یہی واسطے تحریم کے ہی لیس جو کوئی سبقت کرے طرف
ایک جگہ مباح کے یعنے مسجد وغیرہ کے دن جمعہ وغیرہ کے واسطے نماز کے یا غیر اُسکے کے لیس وہ احق ہی ساتھ اُسکے اور حرام ہی اوپر غیر اُسکے کے اُٹھا دینا اُسکا بسبب اس حدیث کے **ع**
وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فھو احق بہ رواہ مسلم اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اُٹھے اپنی جگہ بیٹھنے کی سے پھر پھرے طرف اُسکے لیس وہ احق ہی ساتھ اُس جگہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف**
لکھا ہی علما نے کہ یہ حکم اس صورت مین ہی کہ اُٹھا ہو بقصد پھر آنے کے منقریب جیسے وضو کو یا واسطے کسی تھوڑے سے کام ضروری کے لئے اُٹھا اور پھر آیا جلدی تو وہی اُس جگہ کا مستحق ہی
لیس اگر کوئی وہان آن بیٹھے تو اُسکو اُٹھا دینا درست ہی اس لئے کہ نہین باطل ہوا ہی اختصاص اُسکا واسطے رجوع کرنے مباح کے طرف اول اپنی کے اور دلالت کرتی ہی
اسپر وہ حدیث کہ آگے آوے گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ بیٹھتے پھر اُٹھتے اور ارادہ کر رکھتے پھر آنیکا تو اُتار جاتے جوتا اپنا الخ اور اگر مجلس سے اُٹھا اور یہ کوئی کام کرنے
دور دراز گیا اور پھر آیا تو جگہ اُسکی نہ رہی اور وہ مستحق اُسکا نہین رہا **ع الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** انس قال لم یکن شخص
احب الیھم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھیتہ لذلک رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث صحیح روایت ہی انس سے کہ کہا نہ تھا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیون کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تھے وہ جس وقت کہ دیکھتے حضرت کو
نہ کھڑے ہوتے بسبب اسکے کہ جانتے تھے وہ ناخوش رکھنا آنحضرت کا اُسکو یعنے کھڑے ہونے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکھتے تھے
حضرت کھڑے ہونے کو واسطے تواضع کے اور مخالفت عادت متکبرین کے بلکہ اختیار کیا تھا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کے بیچ ترک کرنے تکلف کے قیام مین اور بیٹھنے مین اور
کھانے مین اور پینے مین اور چلنے مین اور تمام افعال و اخلاق مین اور اسی لئے روایت کیا گیا ہی انا والقیاء امتی براء من التکلف اور طیبی نے کہا کہ یہ ناخوش رکھنا بسبب
کمال محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کے تھا کہ درصورت اتحاد کامل قلبی کے حاجت تکلف ظاہری کی نہین رہتی حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی
بحسب زمانہ اور اشخاص و احوال کے **ع وعن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوا
مقعدہ من النار رواہ الترمذی وابوداؤد روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ خوش کرے یہ کہ کھڑے رہین
آگے اُسکے لوگ کھڑے رہنے کر لیس چاہئے کہ تیار کرے جگہ بیٹھنے اپنی کی دوزخ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** تیار کرے الخ یہ امر بمعنی خبر کے ہی گویا کہ فرمایا
جسکو خوش کرے یہ کھڑا رہنا واجب ہوا واسطے اُسکے یہ کہ داخل ہوگا ایک جگہ دوزخ کی مین کہا گیا ہی کہ یہ وعید اُسکے حق مین ہی کہ بطریق تکبر و تعظیم کے دوسرے بیٹھے

اور ان کے کھڑے رہنے کو اور اگر یہ نخوت نہ کرے اسکی اور کھڑے ہوں لوگ اپنی خوشی و خدمت کے لئے یا بطلب ثواب کے لئے یا بقصد تواضع کے تو نہیں مضائقہ حاصل یہ کہ مکروہ اور
منع ہونا دوست رکھنا ہی کھڑے رہنے کا بطریق تعظیم و تکبر کے اور اگر اس طرح نہ ہو تو مکروہ نہیں اور نقل کیا بیہقی نے شعب الایمان میں خطابی سے بیچ معنی حدیث کے کہ وہ یہ ہی
کہ حکم کرے انکو ساتھ اسکے اور لازم کرے انپر اسکو بطریق تکبر و نخوت کے اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کے دلیل ہی اسپر کہ کھڑا رہنا آدمی کا آگے رئیس فاضل اور والی اور عادل
کے اور کھڑا رہنا متعلم کا واسطے معلم کے مستحب ہی نہ مکروہ اور کہا بیہقی نے کہ یہ قیام ہوتا ہی ان مقاموں میں بطریق بر و اکرام کے جیسے کہ تھا قیام انصار کا واسطے
سعد کے اور قیام طلحہ کا واسطے کعب بن مالک کے اور نہیں لائق ہی واسطے اس شخص کے کہ قیام کیا جاتا ہی واسطے اسکے یہ کہ ارادہ کرے اسکا صاحب اسکا یہاں تک کہ اگر نہ کرے
وہ قیام تو کینہ رکھے اس سے یا شکوہ کرے یا غصہ ہو اس سے **وعن** اَبِی اُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی عَصًا
فَقُمْنَا لَہٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا کَمَا یَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابو امامہ سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تکیہ لگئے ہوئے اوپر عصا کے یعنی عصا ٹیکے ہوئے پس کھڑے ہوئے ہم واسطے حضرت کے پس فرمایا نہ کھڑے ہو جیسے کھڑے ہوتے ہیں عجمی تعظیم کرتا ہی بعض انکا بعض کی نقل کی یہ ابو داود نے
ف یعنی جب کوئی سردار انمین آتا ہی تو بمجرد دیکھنے اسکے کے اٹھ کھڑے رہتے ہیں گھبرا کر اور اسکی تعظیم کے لئے کھڑے رہتے ہیں جیسے کہ اشارہ کیا اسکی طرف ساتھ
قول اپنے کے کہ تعظیم کرتا ہی بعض انکا یعنی چھوٹے بعض کی یعنی اکابر کی پس اس سے منع فرمایا اس توجیہ سے اصل قیام ممنوع نہ ہوا جیسے کہ بعضی حدیثوں میں آیا ہی بلکہ جو کہ
بطریق تکبر و عظمت شان کے ہو شرح **وعن** سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ فِیْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَہٗ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِہٖ فَاَبٰی اَنْ یَّجْلِسَ فِیْہِ
وَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ذَا وَنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّمْسَحَ الرَّجُلُ یَدَہٗ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ یَکْسُہٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت
ہی سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابو بکرہ صحابی واسطے ادائے شہادت کے یعنی ایک قضیہ میں کہ گواہ تھے وہ اسمین پس کھڑا ہوا واسطے تعظیم انکی کے ایک شخص
جگہ اپنی سے یعنی تاکہ وہ وہاں بیٹھیں پس انکار کیا ابو بکرہ نے بیٹھنے سے اس جگہ میں اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی اس سے یعنی بیٹھنے سے اس جگہ میں کہ
اٹھے اس سے کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پونچھے آدمی ہاتھ اپنا ساتھ کپڑے اس شخص کے کہ نہیں پہنایا اسکو کپڑا روایت کی یہ ابو داود نے
ف یعنی اگر ہاتھ طعام وغیرہ میں بھر گیا ہو تو کسی اجنبی کے کپڑے سے نہ پونچھے اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اسکا ہو کہ اسنے کپڑا اسکو دیا ہی اسکے کپڑے سے پونچھے
تو مضائقہ نہیں اور ظاہر تر یہ ہی کہ اگر اجنبی بھی راضی ہو اسکے پونچھنے سے تو جائز ہی اسکو یہ اور اسی طرح اگر جانے کہ کوئی اپنی جگہ سے بطیب خاطر اٹھا ہی تو مضائقہ
نہیں ہی بیٹھنے کا جگہ اسکی میں جیسے کہ استفادہ ہوتا ہی اس آیت سے تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجَالِسِ اور جیسے کہ دلالت کرتی ہی اسپر یہ حدیث صَدْرُ الدَّابَّةِ
اَحَقُّ بِصَاحِبِهَا اِلَّا اَنْ یَّاذَنَ اور مانند اسکے بہت سے فروع ہیں اور ابو بکرہ صحابی نے جو انکار کیا تو سبب یہ تھا کہ یا تو انکو شک ہوگا اس شخص کی رضا میں کہ شاید
وہ کسی کے کہنے سے اٹھا ہو یا بسبب حیا کے یا احتیاط کے یا ورع کے نہ بیٹھے حمل کیا انھوں نے حدیث کو اطلاق پر ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَہٗ اَوْ بَعْضَ مَا یَکُوْنُ عَلَیْہِ فَیَعْرِفُ ذٰلِکَ اَصْحَابُہٗ
فَیَثْبُتُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیٹھتے اور بیٹھتے ہم گرد انکے پھر اٹھتے یعنی گھر میں جانے
کے لئے اور ارادہ رکھتے پھر آنیکا تو اتار جاتے پاپوش اپنی یعنی بیٹھنے کی جگہ اسکو رکھ جاتے اور ننگے پاؤں جاتے یا چھوڑ جاتے بعض اس چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی
چادر وغیرہ پس پہچانتے ساتھ اسکے اصحاب حضرت کے پھر آنا انکا مجلس میں پس ٹھہرے رہتے وہ نقل کی یہ ابو داود نے **ف** گرد انکے یعنی دائیں اور بائیں
اور آگے انکے یہ اسلئے کہا گیا کہ وارد ہوئی ہی نہی بیٹھنے سے درمیان حلقہ کے ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ
لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے نقل کی انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں
حلال ہی کسی شخص کو یہ کہ جدائی ڈالے درمیان دو شخصوں کے بیٹھے ہوں مگر ساتھ اذن انکے کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یعنی انکے بیچ میں آ بیٹھے

اسلیئے کہ کبھی ہوتی ہی اُن مین محبت اور خفیہ باتین کرنی منظور رہتی ہین پس اُنکو شاق گذریگا بیٹھنا اُسکا بیچ مین اُنکے اور لکھا ہی علمانے کہ اگر اُسکو محبت ہوئی اُنکی آپس مین معلوم ہو تو نہ بیٹھے اور اگر معلوم ہو کہ علاقہ محبت کا نہین ہی اُن مین تو بیٹھ جاوے اور اگر مبہم و نامعلوم ہی تو احتیاط اسمین ہی کہ نہ بیٹھے شرع

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تجلس بين رجلين الا باذنهما رواه ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اُنہنے اپنے باپ سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیٹھ درمیان دو شخصوں کے مگر ساتھ اذن اُنکے کے نقل کی یہ ابو داود نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجلس معنا في المسجد يحدثنا فاذا قام قمنا قياما حتى نراه قد دخل بعض بيوت ازواجه روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے ساتھ ہمارے مسجد مین باتین کرتے ہم سے پس جس وقت اُٹھتے کھڑے ہوتے ہم کھڑے ہونا یعنی دراز ہیاں تک کہ دیکھتے ہم آپ کو داخل ہوئے بعضے گھرون بیویون اپنی کے مین **ف** کھڑے ہوتے یعنی بسبب برخاست ہونے مجلس کے نہ واسطے تعظیم حضرت کے اسلیئے کہ صحابہ نہین کھڑے ہوتے تھے وقت تشریف لانے حضرت کے پس کیونکر کھڑے ہوتے وقت جانے کے اور کھڑے رہنا صحابہ کا دیر تک شاید کہ اسلیئے تھا کہ وہ منتظر اُسکے رہتے ہونگے کہ حضرت کسی کام کے لئے پھر باہر تشریف لاوین بیٹھنے کے لئے پس جب مایوس ہوتے تو متفرق ہوتے شرع **وعن** واثلة بن الخطاب قال دخل رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في المسجد قاعد فتزحزح له رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الرجل يا رسول الله ان في المكان سعة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان للمسلم لحقا اذا راه اخوه ان يتزحزح له رواهما البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ مسجد مین بیٹھے تھے پس حرکت کی اور ایک طرف ہو گئے اپنی جگہ سے اُسکے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ مکان مین فراخی ہی یعنی پس کیوں تکلیف فرمائی آپنے حرکت کرنے کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے مسلمان کے حق ہی جب دیکھے اُسکو بھائی مسلمان اُسکا یہ کہ حرکت کرے واسطے اُسکے یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہ سے حرکت کرنا اور ایک طرف ہو جانا جگہ سے بقصد اکرام بھائی مسلمان کے حق ہی روایت کین یہ دونوں حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الجلوس والنوم والمشي

یہ باب ہی بیچ بیان بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے اور اسمین ذکر لیٹنے کا بھی ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم بفناء الكعبة محتبيا بيديه رواه البخاري اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا دیکھا مین نے آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کے بیٹھے ہوئے گوٹ مارے ساتھ ہاتھون اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ہیئت اس نشست کی یہ ہی کہ دونوں زانو کھڑے رکھے اور تلوے زمین پر رکھے اور دونوں ہاتھوں سے پنڈلیون پر حلقہ کرے خواہ سرین زمین پر رکھے یا نہ رکھے اور بجائے ہاتھون کے کبھی کپڑا بھی پاؤن پر لپیٹ لیتے ہین مانند دوپٹہ وغیرہ کے اور عرب اسطرح بہت بیٹھا کرتے ہین اور آنحضرت کا بیٹھنا اکثر البیت کر بھی روایت کیا گیا ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹھنا جائز ہی بلا عیب ہی شرع **وعن** عباد بن تميم عن عمه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد مستلقيا واضعا احدى قدميه على الاخرى متفق عليه اور روایت ہی عباد بن تمیم سے نقل کی اُنہنے چچا اپنے سے کہا اُسنے کہ دیکھا مین نے آنحضرت کو مسجد مین چت لیٹے ہوئے رکھنے والے ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رکھنا قدم کا قدم پر نہین مقتضی ہوتا کھلنے ستر کا بخلاف رکھنے پاؤن کے پاؤن پر کہ اُس سے بعض اوقات ستر کھل جاتا ہی اور اس سے تطبیق ہو جاتی ہی درمیان اس حدیث کے اور درمیان حدیثون نہی اسکی کے کہ آگے آتی ہین اور زیادہ تحقیق اسکی آگے ہوگی اور اسی طرح لیٹنا آپ کا کبھی کبھی تھا واسطے بیان جواز یا حاصل کرنے راحت اور دفع تکان کے والا معلوم ہوا ہی کہ بیٹھنا حضرت کا مجمعون مین خلاف اسکے تھا کہ بیٹھے تھے آپ چار زانو یا وقار و با تواضع شرع **وعن** جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرفع الرجل احدى رجليه على الاخرى وهو مستلق على ظهره رواه مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ اُٹھاوے مرد ایک پاؤن اپنا دوسرے پاؤن پر اس حال مین کہ وہ لیٹا ہوا ہی پیٹھ پر نقل کی یہ مسلم نے **وعنه**

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَسْتَلْقِیَنَّ اَحَدُکُمْ ثُمَّ یَضَعُ اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چت لیٹے ایک تمہارا پھر رکھے ایک پاؤن اپنا دوسرے پاؤن پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ دو حدیثین کہ جابر سے آئی ہین ظاہر مین منافات رکھتی ہین ساتھ حدیث ابن عمر کے کہ اول مذکور ہوئین ہو تطبیق ان مین یون دی ہی کہ رکھنا ایک پاؤن کا دوسرے پاؤن پر دو طرح سے ہوتا ہی ایک تو یہ کہ دونون پاؤن دراز ہون اور ایک کو دوسرے پر رکھے اس طریقہ کا مضایقہ نہین کہ اس ہیئت سے کھلنا ستر کا لازم نہین آتا اور طریق دوسرا یہ ہی کہ زانو ایک پاؤن کا کھڑا رکھے اور پاؤن دوسرا اس پاؤن کے زانو پر کھڑا کیا ہی رکھے یہ منع ہی اور یہ بھی اس صورت مین ہی کہ ستر کھلجاوے جیسے کہ پائجامہ نہ پہنے ہو اور تہبند یا دامن کرتے کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہ بھی منع نہین پس مدار جواز اور منع کا اوپر کھلنے اور نہ کھلنے ستر کے ہی ایسا ہی کہا ہی علما نے ۞ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَتَبَخْتَرُ فِیْ بُرْدَیْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْہُ نَفْسُہٗ خُسِفَ بِہِ الْاَرْضُ فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا تھا بیچ دو کپڑے خط دار کے اور تحقیق عجب مین ڈالا تھا اسکو نفس اسکے نے اور خوش آتے تھے اسکو وہ کپڑے یعنی اپنے پہننے سے تکبر اور عجب مین پڑا تھا دھنسایا گیا اسکو زمین مین پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہی زمین مین قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کہ وہ شخص قارون تھا اور نووی نے کہا احتمال ہی کہ وہ شخص اس امت مین سے ہو یا اگلی امتون مین سے اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑ کر چلنا ہین برا ہی اور انجام اسکا برا اعاذنا اللہ من ذلک اور رفتار کی دس قسمین آئی ہین اور ہر ایک کا زبان عرب مین ایک نام جدا ہی چنانچہ شرح عربی مین ذکر کین ہین ۞ اور افضل سبھون مین ہون ہی ساتھ زبر اور جزم واو کے کہ آہستہ ساتھ حرکت تمام اور تھوڑی سے سرعت کے چلین نہ مثل مردہ دلون اور افسردون کے مانند لکڑی خشک کے چلیں اور نہ ساتھ ہلکا پن اور گھبراہٹ کے کہ یہ دونون قسمین بری ہین اور دلیل ہین اوپر مردہ دلی اور بے عقلی کے اور قرآن شریف مین اللہ تعالی نے ہون کی تعریف کی ہی اور اپنے خاص بندون کو ساتھ اسکے وصف کیا ہی وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا یعنی بندے رحمن کے وہ لوگ ہین کہ چلتے ہین زمین پر آرام و باوقار بے تعظیم و تکبر اور بے مردگی اور افسردگی کے ۞ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی وِسَادَۃٍ عَلٰی یَسَارِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا جابر نے دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے اوپر تکیہ کے کہ رکھا تھا بائین طرف آپکے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا مستحب ہی اور آیا ہی کہ آنحضرت تکیہ کو دوست رکھتے تھے اور فرمایا ہی کہ اگر کوئی تکیہ دے تو رد نکرے جیسے کہ بیچ مقدمہ خوشبو کے فرمایا ہی ۞ **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ احْتَبٰی بِیَدَیْہِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے مسجد مین گوٹ کرتے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے نقل کی یہ رزین نے ۞ **وعن** قَیْلَۃَ بِنْتِ مَخْرَمَۃَ اَنَّھَا رَاَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَھُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی قیلہ بنت مخرمہ سے کہ تحقیق دیکھا اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین بیٹھے بہیئت قرفصا کے کہا قیلہ نے پس جبکہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سے بیٹھے کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق و حضور مین تھے کانپ گئی مین مارے ہیبت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** قرفصا ساتھ پیش قاف اور جزم را اور پیش فا اور زبر اسکے کے اور ساتھ صاد مہملہ کے مقصور اور ممدود دونون طرح آیا ہی اور قاموس مین ثلثۃ الفاف والفاء کہا ایک قسم ہی بیٹھنے کی اور وہ اس طرح کہ بیٹھے دونون سرین پر اور لگاوے رانین پیٹ کو اور احتبا کرے ساتھ دونون ہاتھون کے یعنی دونون ہاتھون سے حلقہ کرے پاؤن پر یا بیٹھے تکیہ کر کے دونون زانوون پر اور لگاوے رانین پیٹ سے اور داخل کرے ہتھیلیان ہاتھ کی دونون بغلون مین داہنی ہتھیلی بائین بغل مین اور بائین ہتھیلی داہنی بغل مین اور یہ بیٹھنا عرب کے جنگلیون کا ہی

اور غیر یاد رمشغول کرو مین فکر اور اندیشہ اور خیال رکھتا ہو وہ بھی اسطرح بیٹھتے ہین ۱۲ **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز پڑھ چکتے فجر کی چار زانو بیٹھے رہتے یہان تک کہ خوب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عرس بلیل اضطجع علی شقہ الایمن واذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ ووضع راسہ علی کفہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ اُترتے رات کو سفر مین یعنے راحت سونے کے لئے لیٹتے اپنے داہنی کروٹ پر اور جب اُترتے قریب صبح کے کھڑا کرتے بہونچا مبارک اپنا اور رکھتے سر مبارک اپنا اوپر ہتیلی اپنی کے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یعنے عادت شریف یہ تھی کہ جب اُترنے کے وقت سفر مین کچھ رات ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتے جیسے عادت غیر سفر مین تھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کھڑا کر کر ہتیلی پر سر مبارک رکھتے اور آرام فرماتے تا نیند غفلت کی نہ آجاوے اور نماز فجر کی نہ جاتی رہے اور داہنی کروٹ سے سونے مین بھی غفلت بہت نہین ہوتی اسلیئے کہ دل لٹکتا رہتا ہی اور قرار کم ہوتا ہی اُسکو اور جب بائین پہلو پر سوتا ہی تو دل اپنے ٹھکانے پر ہوتا ہی اور آرام پاتا ہی اور نیند فراغت سے آتی ہی چنانچہ اطبا کہ غرض اُنکی سونے سے آرام اور ہضم طعام ہی بائین کروٹ سوتے ہین تا سبب آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن مین مرکب جاوے اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت آخر شب کو اُترتے تو ایک اینٹ سر مبارک کے نیچے رکھتے اور جب قریب صبح کے اُترتے تو پہنچا کھڑا کر کر سر مبارک ہتیلی پر رکھتے ۱۲ **وعن** بعض ال ام سلمۃ قال کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحوا مما یوضع فی قبرہ وکان المسجد عند راسہ رواہ ابوداود اور روایت ہی بعضی اولاد ام سلمہ کی سے کہ کہا تھا بچھونا حضرت کے آرام کرنیکا مانند اُس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف مین اور تھی مسجد نزدیک سر مبارک اُنکے کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اول جملہ کے معنے یہ ہین کہ تھا بچھونا حضرت کے آرام کرنیکا قریب اُس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف مین اور وہ معلوم تھا بعضے لوگون کو یعنے تھوڑا سا تھا طول وعرض نہ تھا اور بعضون نے یہ معنے کہے ہین کہ بچھونا حضرت کا اُس کپڑے کی جنس سے تھا کہ رکھا گیا قبر مین اور وہ چادر سرخ تھی کہ وقت بیماری کے حضرت کے نیچے بچھی تھی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تھا اُسنے بغیر اتفاق صحابہ کی قبر شریف مین جسد مبارک کے نیچے رکھدی اور کہا نہین چاہتا مین کہ کپڑا حضرت کا بعد اُنکے کوئی پہنے اور صحیح یہ ہی کہ صحابہ نے بعد اُسکے کہ ہنوز قبر بند نہوئی تھی وہ چادر نکال لی اور ظاہر یہ تھا کہ بجاے یوضع کے وضع ہوتا ساتھ صیغہ ماضی کے لیکن عدول ماضی سے طرف مضارع کے کیا واسطے حکایت حال کے اور تھی مسجد الخ یعنے وقت آرام کرنیکے سر مبارک مسجد کیطرف کرتے تھے اسلیئے کہ جب ولقبلہ لیٹتے حجرہ شریف مین تو سر مسجد کیطرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف کی جانب دست چپ مسجد کے ہی یعنی ولقبلہ سونے سے مسجد سرہانے ہوتی ہی اور ایک نسخہ مین مسجد ساتھ زیر جیم کے ہی بمعنے مصلے کے یعنے وقت آرام کرنیکے مصلے سرہانے رہتا تھا تا جلدی سے نماز کے لئے اُٹھ جاوین ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ہذہ ضجعۃ لا یحبہا اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹے اوندھا بس فرمایا آپ نے اُسکو کہ یہ اس ہیئت کا لیٹنا ہی کہ نہین دوست رکھتا اُسکو اللہ نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لکھا ہی علمائے کہ لیٹنا چار قسم کا ہی ایک تو چت اور یہ لیٹنا اہل عبرت کا ہی کہ بیچ ملکوت آسمان اور ستارون کے نظر عبرت سے دیکھتے ہین اور اوپر قدرت اور حکمت کردگار تعالے کے دلیل پکڑتے ہین اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ سے ہی اور یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہی کہ ساتھ اس وضع کے مستعد اور مہیا قیام شب کے لئے ہوتے ہین واسطے نماز اور طاعت مولے عز وعلا کے اور تیسرا لیٹنا بائین کروٹ پر ہی اور یہ لیٹنا حکیمون اور طبیبون کا ہی کہ ساتھ اسکے ارادہ کرتے ہین ہضم ہونے طعام کا اور راحت وآرام طبیعت کا اور چوتھے لیٹنا اوندھا ہی اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہی کہ سینہ او رمنہ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزاے بدن کے ہین اُنکو خاک مذلت پر اوندھا ڈالتے ہین بیچ غیر حالت سجود کے اور یہ لیٹنا اغلامیون کا ہی بس مشابہت کرنی اُنسے بُری ہی ۱۲ **وعن** یعیش بن طخفۃ بن قیس الغفاری عن ابیہ وکان من اصحاب الصفۃ قال بینما انا مضطجع من السحر علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجلہ فقال ان ہذہ

ضجعة يبغضها الله فنظرت فاذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے یعیش بیٹے طخفہ بیٹے قیس غفاری
سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے طخفہ سے اور تھا باپ اسکا اصحاب صفہ سے کہا اسکے باپ نے اسوقت کہ میں لیٹا ہوا تھا سبب درد سینے کے اوپر اپنے پیٹ پر یعنے اوندھا کہ ناگہان
ایک شخص ہلاتا ہی مجکو اپنے پاؤن سے اور کہا اُس شخص نے کہ یہ لیٹنا ہی کہ دشمن رکھتا ہی اللہ تعالے اسکو پس دیکھا مین نے پس ناگہان دیکھتا ہون کہ وہ شخص پاؤن سے ہلانے
والے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہوگا اسلیئے اسطرح فرمایا یا اسلیئے فرمایا کہ ممکن تھا کہ
دونون ران اوپر جھکے جاتے واسطے دفع درد کے اوپر پھیلانے پاؤن کے **وعن** علي بن شيبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بات على ظهر
بيت ليس عليه حجاب وفي رواية حجار فقد برئت منه الذمة رواه ابو داود وفي معالم السنن للخطابي حجى اور روایت ہی علی بن
شیبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات کو سووے گھر کی چھت پر کہ نہو اُسپر پردہ یعنے گرد اُسکے دیوار کہ مانع ہو گرنے سے اور ایک روایت مین ہی لفظ حجار
کا یعنے بدلے حجاب کے اور حجار جمع حجر کی ہی ساتھ زیر ح کے یعنے چیز مانع گرنے سے مانند دیوار وغیرہ کے پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چھت پر سووے پس تحقیق بری ہوا اُس سے ذمہ نقل کی
یہ ابوداؤد نے اور بیچ معالم السنن کے کہ نام کتاب خطابی کا ہی بجاے حجاب کے حجی واقع ہوا ہی **ف** بری ہوا اُس سے ذمہ اور عہد کہ حق سبحانہ نے واسطے نگہبانی اسکی کے
باندھا ہی اسلیئے کہ اللہ تعالے نے ازراہ کرم و مہربانی کے واسطے حفاظت اپنے بندون کے عہد کیا ہی اور ملائکہ اور اسباب اس کام کے لئے پیدا کیئے پس جب اس شخص نے اپنے
ہاتھ سے نفس کو تہلکہ مین ڈالا اور ایسی جگہ سویا کہ بحکم عادت کے سبب ہلاکت اسکی کا ہو وہ عہد و محافظت اسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتھ زیر ح اور زبر
اُسکے کے مقصور ساتھ تنوین کے ہی اور مراد دونون وجہ سے پردہ ہی اسلیئے کہ زیر سے حجی ہی بمعنے عقل کے ہی تشبیہ دی پردہ کو ساتھ عقل کے کہ جیسے عقل مانع ہی امور ناشائستہ
سے ویسے ہی پردہ مانع ہی گرنے سے اور ساتھ زبر کے حجی ہی بمعنے جانب کے ہی کہ احجا جمع اسکی ہی حجاب کو کہتے ہین اور پردہ جانب کوٹھے کی ہوتا ہی اسلیئے اسکو حجی کہا شرح **وعن**
جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينام الرجل على سطح ليس بمحجور عليه رواه الترمذي اور روایت ہی جابر سے کہ منع فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے آدمی کے سے اس کوٹھے پر کہ نہو پردہ اسپر نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** حذيفة قال ملعون على لسان
محمد صلى الله عليه وسلم من قعد وسط الحلقة رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی حذیفہ سے کہ لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ
کے وہ شخص کہ بیٹھے درمیان حلقہ کے نقل کی ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اسکی تاویل کئی طرح کی ہی علمانے ایک تو یہ کہ لوگ حلقہ کئے بیٹھے ہین اور ایک شخص آیا
لوگون کی گردنون پر سے پھلانگ کر بیچ مین جاکر بیٹھا اور یہ نہ کیا کہ جہان جگہ پاتا وہین بیٹھ جاتا اور دوسرے یہ کہ بیچ مین حلقہ کے جاکر بیٹھا اسطرح کہ بعضے لوگونکے منھ
کا سامنا نرہا کہ ایک دوسرے کو نہین دیکھ سکتا پس فرمایا لوگون نے اسسے اور تیسرے یہ کہ بیچ مین جاکر بیٹھا مسخراپن کرنے کے لئے تاکہ لوگون کو ہنساوے شرح ع
وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير المجالس اوسعها رواه ابو داود اور روایت ہی ابی سعید خدری
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین مجلسون کی فراخ ترین انکی ہی یعنے ایسی جگہ مجلس کرنی چاہیئے کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہون اور ایذا
نہ پاوین نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** جابر بن سمرة قال جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه جلوس فقال مالي اراكم عزين رواه ابو داود
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے گھر سے باہر نکلے اور اصحاب حضرت کے بیٹھے تھے پس فرمایا آپ نے کیا ہی مجکو کہ دیکھتا ہون
تمکو متفرق نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** عزین جمع عزت کی ہی ساتھ تخفیف ز کے بمعنے جماعت کے مکروہ رکھا آنحضرت نے تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی
اور دوئی کا ہی اور رغبت دلائی اوپر اجتماع و اتفاق کے کہ نشان یگانگت اور اتحاد کا ہی حاصل یہ کہ سب حلقہ کر کر بیٹھو یا صف کر کر متفرق جماعتین بنا کر نہ بیٹھو شرح ع
وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم في الفيء فقلص عنه الظل فصار بعضه في الشمس وبعضه
في الظل فليقم رواه ابو داود وفي شرح السنة عنه قال اذا كان احدكم في الفيء فقلص عنه فليقم فانه مجلس الشيطان هكذا رواه معمر موقوفا

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیٹھا سایہ میں پس اٹھ جاوے اس سے سایہ پس ہو کچھ اسکا آفتاب میں اور کچھ سایہ میں پس چاہیے کہ اٹھ کھڑا ہو یعنی اور جگہ جا بیٹھے تاکہ ہووے سارا سایہ میں یا آفتاب میں اسلئے کہ جب آدمی بیٹھتا ہے ایسی جگہ کہ کچھ سایہ میں ہو اور کچھ دھوپ میں تو فاسد ہو جاتا ہے مزاج اسکا بسبب اختلاف حال بدن کے موثرین متضادین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے یعنی مرفوع اور شرح السنہ میں ابی ہریرہ سے ہے کہ کہا ابوہریرہ نے جسوقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس اٹھ جاوے اس سے سایہ پس اٹھ کھڑا ہو اسلئے کہ جگہ کچھ سایہ میں ہو اور کچھ آفتاب میں جگہ بیٹھنے شیطان کی ہے یعنی اسی طرح یعنی جیسے شرح السنہ میں ہے روایت کیا ہے اسکو معمر نے موقوف ابوہریرہ پر **ف** یعنی قول ابوہریرہ کا ہے نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع میں ہے اسلئے کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے نہیں معلوم ہو سکتی اسکو صحابی بغیر سنے کے حضرت سے نہیں کہہ سکتا اور جگہ بیٹھنے شیطان کی ہے ظاہر یہ ہے کہ محمول ہے ظاہر پر اور بعضوں نے کہا کہ شیطان کی طرف اسلئے نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہے اسپر تاکہ پہونچے اسکو ضرر پس وہ دشمن ہے بدن کا بھی جیسا کہ دشمن ہے دین کا شرع اگر تمام آفتاب میں ہو تو یہ بھی بسبب ڈالنے نفس کے تعب و مشقت میں ممنوع و مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونے اسکے کے مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑے کا ہو تو مضائقہ نہیں ع ح **وعن** اَبِیْ اُسَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَھُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَآءِ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لِلنِّسَآءِ اسْتَاْخِرْنَ فَاِنَّہٗ لَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ عَلَیْکُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِیْقِ فَکَانَتِ الْمَرْاَۃُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی اِنَّ ثَوْبَھَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی اسید انصاری سے کہ انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے یعنی باتیں اور امر و نہی کرتے تھے لوگوں کو بحالیکہ آنحضرت نکلنے والے تھے مسجد میں سے پس مل گئے مرد ساتھ عورتوں کے راہ میں پس فرمایا حضرت نے عورتوں کو پیچھے چلو مردوں کے اور الگ ہو اسلئے کہ نہیں پہونچتا تمکو ای عورتوں یہ کہ بیچ میں راہ کے چلو لازم کر و اپنے پر کہ چلو راہ کنارہ میں پس جب یہ حکم ہوا تو عورت راہ چلنے میں دیوار سے لگ کر چلتی تھی یہانتک کہ کپڑا اسکا اٹک جاتا تھا ساتھ دیوار کے یعنی کبھی بسبب نہایت الگ چلنے کے بحسب فرمانبرداری امر حضرت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّمْشِیَ یَعْنِی الرَّجُلَ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ چلے یعنی مرد درمیان دو عورتوں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ یعنی تفسیر ہے بعضے راوی سے یعنی ارادہ کرتے تھے آنحضرت فاعل یمشی سے الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہیں ہے اصل حدیث میں پس جملہ معترضہ ہے اور یہ منع اسلئے ہے کہ اختلاط مرد و عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہے اور حیا اور مروت سے بھی دور ہے اور مرد کو جیسے دو عورتوں کے بیچ میں چلنا منع ہے اسی طرح راہ میں ساتھ بھی اسکے چلنا منع ہے بصورت خوف فتنہ کے ع ح **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کُنَّا اِذَا اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَیْثُ یَنْتَھِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے ہم جب آتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی آپکی مجلس شریف میں بیٹھ جاتا ایک ہم میں سے اس جگہ کہ پہونچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی جہاں جگہ پاتا وہیں بیٹھ جاتا قصد بالا روی کا نکرتا از راہ ادب اور ترک تکلف اور نفی اور حظ النفس کے کہ طلب کرنا علو مرتبہ کا ہے جیسے کہ شان اہل جاہ کی ہے ع **وذکر** حَدِیْثَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو فِیْ بَابِ الْقِیَامِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَیْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فِیْ بَابِ اَسْمَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِہٖ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کی گئیں وہ حدیثیں عبداللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کے کہ ایک حدیث کا تو یہ ہے لا یحل للرجل اور دوسری کا کہ لعد اسکے ہے لا یجلس بین رجلین اور ذکر کرینگے ہم دونوں حدیثیں حضرت علیؓ اور ابی ہریرہؓ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کے انشاء اللہ تعالیٰ کہ ایک کا سر تو یہ ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور دوسری کا یہ ہے ما رایت احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ ھٰکَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ یَدِیَ الْیُسْرٰی خَلْفَ ظَھْرِیْ وَاتَّکَاْتُ عَلٰی اَلْیَۃِ یَدِیْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَۃَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی عمرو بن شرید تابعی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شرید بن غفرید ثقفی صحابی سے کہا گذرے مجھپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحال مین کہ مین بیٹھا تھا اس طرح یعنی جسطرح کہ دکھاتا ہون بعد ازان بیان کی ہیئت اپنی بیٹھنے کی ساتھ قول اپنے کے اور حال آنکہ تحقیق رکھا تھا مین نے بایان ہاتھ اپنی بیٹھ کے پیچھے اور تکیہ کیا تھا مین نے اوپر گوشت گدی کے انگوٹھے کی جڑ مین ہی پس فرمایا آنحضرت نے کیا بیٹھتا ہی تو اوپر ہیئت بیٹھنے اُن لوگون کے کہ غضب کیا گیا ہی اُنپر نقل کی ابوداؤد نے **ف** مراد مغضوب علیہم سے یہود ہین ولیکن اُنکو اسطرح ذکر کرنے مین دو فائدے ہین ایک تو تنبیہ ہی اسپر کہ اسطرح کا بیٹھنا ان چیزون کی جنس سے ہی کہ دشمن رکھتا ہی اُنکو حق تعالے اور دوسرے یہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہ ہی چاہیے کہ تشبہ نکرے اُنکے ساتھ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالے نے اور لعنت اور سورہ فاتحہ مین بھی مغضوب علیہم سے یہی یہود مراد ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد مغضوب علیہم سے اس حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبر ہین کہ جنکے بیٹھنے اور چلنے وغیرہ مین آثار عجب اور تکبر کے ہویدا ہین **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ مَرَّبِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰی بَطْنِیْ فَرَکَضَنِیْ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ یَا جُنْدُبُ اِنَّمَا ھِیَ ضِجْعَۃُ اَھْلِ النَّارِ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ** اور روایت ہی ابی ذر رضی سے کہا کہ گذرے مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ مین لیٹا تھا اپنے پیٹ کے بل یعنے اوندھا پس لات ماری مجکو آنحضرت نے اور فرمایا اے جندب نہین ہی اسطرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** جندب نام ہی ابوذر کا اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادات کفار یا فجار سے ہی اس دار مین یا اسطرح کا لیٹنا اُنکا ہوگا اسحال مین کہ ہون کے دوزخ مین

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

باب ہی بیچ بیان چھینکنے اور جمائی لینے کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰہَ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا ھُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِکَ مِنْہُ الشَّیْطَانُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَالَ ھَا ضَحِکَ الشَّیْطَانُ مِنْہُ** روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہی چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہی جمائی کو پس جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور تعریف کرے اللہ کی حق ہی ہر مسلمان پر کہ سنے اُسکو یہ کہ کہے واسطے چھینکنے والے کے یرحمک اللہ لیکن ہر جمائی پس سوا اسکے نہین کہ وہ شیطان سے ہی پس جسوقت کہ آوے جمائی ایک تمہارا کو پس چاہیے کہ دفع کرے اُسکو جہانتک ہو سکے پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت جمائی لیتا ہی یعنے کھولتا ہی منہ ہنستا ہی اس سے شیطان نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے یون ہی اسلیے کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہتا ہی ہا یعنے جمائی لیتے ہین ہنستا ہی شیطان اُس سے **ف** دوست رکھتا ہی چھینکنے کو الخ اسلیے کہ چھینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوائے ادراکیہ کا ہی پس باعث اور معین ہوتا ہی طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہی امتلاء اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے اور باعث ہوتی ہی غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی طاعت مین نشاط نہین ہونے دیتی پس شیطان اس سے خوش ہوتا ہی اور اسی سبب سے اسکو شیطان سے کہا اور نسبت اسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست رکھنا حق تعالے کا چھینکنے کو اور مکروہ رکھنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اُنکے کے ہی کہ نشاط طاعت مین اور کسالت اُسمین ہی اور تعریف کرے الخ یعنے الحمد للہ کہے اور اگر رب العالمین زیادہ کرے بہتر ہی اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہے بہت بہتر کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے کتاب مصنف مین حضرت علی رضی سے بطریق موقوف کے کہ جو کوئی کسیوقت چھینکنے اپنے کے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وہ نہین پاویگا درد ڈاڑھ اور کان کا کبھی اور حکمت بیچ حمد کرنے کے بعد چھینکنے کے یہ ہی کہ چھینک علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کے ہی آورد ہی حق الخ یہ عبارت دلالت کرتی ہی اسپر کہ جواب چھینکنے والے کا ساتھ یرحمک اللہ کے فرض ہی ہر مسلمان پر لیکن علما کو اسمین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفی مین یہ ہی کہ واجب علی الکفایہ ہی اگر ایک بھی حاضرون مین سے کہے گا سب کے ذمے سے ساقط ہو جاویگا اور ایک روایت مین مستحب ہی آورد سفر السعادۃ کے مولف نے کہا کہ ظاہر حدیثون کا یہی کہ جواب چھینکنے والے کا فرض ہی ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اور ون سے نہین ساقط کرتا اور یہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سے ہی آورد مذہب شافعی یہ ہی کہ جواب سنت علی الکفایہ ہی ولیکن افضل یہ ہی کہ ہر ایک دے اور مذہب مالک مین اختلاف

ہو کہ واجب ہو یا سنت اور اتفاق ہو اسپر کہ وجوب یا سنت اس صورت میں ہو کہ چھینکنے والا حمد کہے اور حاضرین سنیں اور اگر حمد نکہے مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور اگر آہستہ
کہے کہ کوئی نہ سنے تو بھی جواب لازم نہیں ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کا اس حدیث میں ہی دلالت اسپر کرتا ہو اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایوں کا ہو مانند عیادت
مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند انکی کے اور شرح السنہ میں ہو کہ اسمیں دلیل ہو اسپر کہ لائق ہو یہ کہ بلند آواز سے الحمد للہ کہے تاکہ سنیں مجلس والے اور مستحق
جواب کا ہو ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ
اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جسوقت چھینکے ایک تمہارا پس چاہیئے کہ کہے الحمد للہ اور چاہیئے کہ کہے واسطے اسکے مسلمان بھائی اسکا یا فرمایا یار اسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہے اسکو یرحمک اللہ پس چاہیئے
کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ بخاری نے **ف** خطاب کرنا ساتھ جمع کے باعتبار غالب
کے ہی کہ اکثر یہ ہوتا ہی کہ چھینکنے والے کے پاس کئی آدمی ہوتے ہیں پس دعا میں سبکو شریک کرے یا خطاب مذکور واسطے تعظیم کے ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہی ع
وعن اَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ
هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا چھینکا دو شخصوں نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پس جواب دیا حضرت نے ان دونوں میں سے ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسرے کی چھینک کا پس کہا اس شخص نے کہ جسکی چھینک کا جواب نہ دیا تھا یا رسول اللہ
جواب دیا آپنے اسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنے حمد کی تھی اللہ کی اور نہیں حمد کی تو نے اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے پس مستحق ہوا تو
جواب کا کہا نووی نے کہ تھا میں ابن عمر کے پہلو میں پس چھینکا ایک شخص نے مسجد کے ایک جانب میں پس کہا ابن عمر نے یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سنے تو ایک شخص کو
کہ چھینکا پیچھے دیوار کے اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اسکی چھینک کا ع **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا
عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ وَاِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو موسی رض سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اسکو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس نہ جواب دو اسکو نقل کی یہ مسلم نے **وعن**
سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰى فَقَالَ الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ فِي الثَّالِثَةِ اِنَّهٗ مَزْكُوْمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع رض سے یہ کہ انھوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
حالت میں کہ چھینکا تھا ایک شخص نے نزدیک حضرت کے پس کہا واسطے اسکے حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص زکامی ہی اور
ایک روایت ترمذی کی میں ہی یہ کہ حضرت نے فرمایا اسکو تیسرے بار میں کہ یہ زکامی ہی **ف** یعنے بیمار ہی بہت چھینکے گا اور حمد کرے گا اور اسکے ہر بار کے جواب میں حرج ہوگا
اور اور حدیث میں ابوداؤد اور ترمذی سے آیا ہی کہ تین بار تک جواب دیوے اور بیچ زیادہ کے اس سے اختیار رکھتا ہی چاہے جواب دے چاہے نہ دے پس حاصل
حدیث کا یہ ہی کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت موکدہ علی الخلاف ہی تین بار ہی اور اس سے زیادہ میں اختیار رکھتا ہی درمیان سکوت کے کہ رخصت ہی اور
درمیان جواب کے کہ مستحب ہی پس مراد یہ ہی کہ واجب یا سنت نہیں جواب اسکا بعد تین بار کے نہ یہ کہ غیر جائز ہو واللہ اعلم **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فَمِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابی سعید خدری رض سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیئے کہ رکھے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اسواسطے کہ شیطان داخل
ہوتا ہی یعنے اسکے منہ میں اگر کھلا رکھتا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** احتمال ہی کہ مراد دخل ہونا حقیقۃً ہی یا مراد قادر ہونا ہی اسپر ساتھ وسوسہ ڈالنے کے ع **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْ ثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا

صَوْتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت چھینکتے ڈھانک لیتے منھ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے کے یا ساتھ کپڑے اپنے کے اور پست کرتے ساتھ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** یعنے آواز بلند نکرتے تھے چھینکنے میں اور منھ ڈھانکتے تھے اسلئے کہ یہ بھی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتھ نکل آتا ہے مبادا اپنے بدن پر یا ہمنشینوں کے بدن پر پڑے اور وقت چھینکنے کے تغیر ہیئت بھی چہرہ میں واقع ہوتی ہے پس ڈھانکنا چاہیئے اور پست آواز سے چھینکنا بھی حسن ادب ہے کہ کبھی بلند آواز ناگہان سے لوگ چونک اٹھتے ہیں اور لکھا ہے علمانے کہ مستحب ہے چھینکنے والے کو کہ آواز پست کرے اور الحمد پکار کر کہے تا لوگ سنکر جواب دیں کذا فی مطالب المومنین ﴿ح﴾ **وعن** اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیئے کہ کہے الحمد للہ ہر حال کے اور چاہیئے کہ کہے وہ شخص کہ جواب دیتا ہے اسکو یرحمک اللہ اور چاہیئے کہ کہے وہ یعنے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے یہود چھینکتے تکلف پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بامید اسکے کہ کہیں آنحضرت انکو یرحمکم اللہ پس فرماتے حضرت ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنے نفرماتے یرحمکم اللہ اسلئے کہ رحمت خاص ہے واسطے مومنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکے کے کرتے ﴿ع﴾ **وعن** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهٗ مَنْ يَّرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ہلال بن یساف سے کہ کہا تھے ہم ساتھ سالم بن عبید کے پس چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے اور کہا السلام علیکم یعنے بگمان اسکے کہ بدلے الحمد للہ کے سلام بھی جائز ہے پس کہا واسطے اسکے سالم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنے جی میں یعنے لفظ علی امک کے کہنے سے پس کہا سالم نے خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نے مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ چھینکا تھا ایک شخص نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک تمہارا پس چاہیئے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیئے کہ کہے واسطے اسکے جواب دینے والا یرحمک اللہ اور چاہیئے کہ یعنے چھینکنے والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنے چھینکنے میں یہ الفاظ کہنے چاہئیں سلام کہنا ماعذرین پر اس مقام میں کچھ نہیں ہے اور کہا بعضوں نے اولیٰ یہ ہے کہ جمع کرے درمیان یغفر اللہ الخ کے اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا اور لفظ کہے سوائے الحمد للہ کے تو مستحق جواب چھینک کا نہیں ہوتا لیکن چونکہ اسنے سلام کہا آنحضرت نے جواب سلام اسکے کا دیا لیکن جواب میں جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ میں دو اشارے ہیں ایک تو کہ سلام بیجا محل بے موقع کے ہے جیسے کہ کوئی بیج و نیت ارادہ سلام تیرے کے سلام تیری ماں پر کرے دوسرا یہ کہ یہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اسکو ہے ساتھ اسکے کہ یہ ادب آدمیوں کا ہے اور انکا کہ تربیت مرد دین سے پائی ہو اور ماں کے پاس ادب زمانہ حاصل کیا ہو اور یہ بھی لکھا ہے علمانے کہ تنبیہ ہے اور حماقت اسکی کی بسبب سرایت صفات ماں اسکی کے اسمیں پس محتاج ہوا دعا کا واسطے ماں اپنی کے ﴿ع ح﴾ **وعن** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثًا

فَمَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے اسنے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والے کو تین بار یعنے ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دے اسکو اور اگر چاہے
نہ جواب دے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ اَخَاكَ ثَلٰثًا فَاِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا اَنَّهٗ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا چھینک کا جواب دے تو بھائی اپنے کو
تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام زدہ ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا ابوداؤد نے نہیں جانتا میں ابوہریرہ کو مگر یہ کہ اسنے پہونچائی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم تک **ف** یعنے یہ حدیث مرفوع ہے موقوف ابوہریرہ پر نہیں اور ابوہریرہ نے اسکو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر نہ کریں تو بھی یہ حکم مرفوع کے ہوگی
اسلئے کہ تعیین عدد بغیر سننے کے شارع سے نہیں کر سکتے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ
ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقُوْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے نافع سے
کہ تحقیق ایک شخص نے چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کے پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ اور سلام ہے اوپر رسول خدا کے کہا ابن عمر نے میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام اوپر
رسول خدا کے لیکن نہیں اسطرح سے یعنے نہیں ہے ادب مامور و مستحب اسطرح کہ ملا دیں سلام ساتھ حمد کے وقت چھینکنے کے بلکہ وہ تنہا بعث ام کے ہی بغیر زیادتی اور نقصان کے سکھایا
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہیں ہم حمد ہے واسطے اللہ کے اوپر ہر حال کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

باب الضحک باب ہے
بیچ بیان ہنسنے کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ
لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستے ہوئے یہاں تک کہ دیکھوں میں حضرت کا
کوا کہ تالو میں ہوتا ہے سوائے اسکے نہیں کہ تھے مسکراتے یعنے اکثر نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ
اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جریر سے کہا کہ نہیں منع کیا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا
مجھکو مگر کہ مسکراتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں منع کیا یعنے اپنے پاس آنے سے جب چاہتا میں چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی لیکن بشرطیکہ مجلس مردوں کی ہوتی
یا منع نہ کیا مجھکو اس چیز سے کہ طلب کی میں نے حضرت سے یعنے جو کچھ کہ میں نے حضرت سے مانگا دیا مجھکو **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ
فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتے مصلے اپنے سے کہ نماز پڑھتے اسمیں صبح کی یہاں تک کہ نکلتا آفتاب یعنے اور بلند ہوتا پس جس وقت کہ نکلتا آفتاب اٹھتے اور تھے صحابہ
باتیں کرتے اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کے یعنے بطریق مذمت کے اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے
یہ ہے کہ پڑھتے تھے صحابہ شعر **ف** اٹھتے یعنے واسطے نماز اشراق کے یا پھر تے گھر میں تشریف لیجانے کے لئے اور مراد شعروں سے وہ شعر ہیں کہ جنمیں مضمون حمد
اور ترغیب و ترہیب کے ہوتے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کی کرنی اور ہنسنا انپر **الفصل الثانی** فصل دوسری
وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے
عبد اللہ بن الحارث بن جزء سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو بہت مسکرانے والا زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ اَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی قتادہ سے کہا سوال کئے گئے ابن عمرؓ کہ کیا تھے صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنستے کہا ابن عمرؓ نے ہان اور حال انکا ایمان انکے دلون مین بہت بڑا تھا پہاڑ سے اور کہا بلال بن سعد تابعی نے کہ پایا مین نے صحابہ کو کہ دوڑتے تھے درمیان نشانون تیر کے یعنے وقت تیراندازی کے اور ہنستا تھا بعض انکا متوجہ اور مائل ہو کر طرف بعضے کے پس جس وقت ہوتی رات ہوتے تہجد پڑھنے والے اللہ سے نقل کی بغوی نے شرح السنہ مین **ف** حال انکا یعنے ایسا ہنستے تھے کہ جیسا اہل غفلت ہنستے ہین اور ہنسنا دلکو مار ڈالتا ہی اور خلل نور ایمان مین آتا ہی بلکہ اس حال مین بھی آداب شرع نہ چھوڑتے تھے اور ایمان کامل رکھتے تھے اور بہت ڈرنے والے یعنے مارے خوف الہی کے عبادت کرتے خدا کی اور روتے اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتے **ت ح**

باب الاسامی

یہ باب ہی بیچ بیان ناموں کے **ف** مراد بیان احکام ناموں کا ہی کہ کیا نام رکھے اور کیا نہ رکھے اور کونسا نام اچھا ہی اور کونسا برا **ت ح**

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین پس کہا ایک شخص نے یعنے پکارا ایک شخص کو ای ابا القاسم پس پھر کر دیکھا طرف اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اس شخص نے کہ نہین پکارا تھا مین نے مگر اس شخص کو یعنے اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہان حاضر تھا اور ابو القاسم کنیت رکھتا تھا پس فرمایا نبی صلی علیہ وسلم نے کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے اسواسطے کہ تحقیق مین سوا اسکے نہین کہ ٹھہرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمہارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کنیت اسکو کہتے ہین کہ بیٹے یا باپ کر مشہور ہو جیسے بیٹا فلانے کا یا باپ فلانے کا تقسیم کرتا ہون یعنے علم وغنیمت اور مانند انکے کے اور بعضے نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ دیتا ہون بشارت یعنے جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنے دوزخ وغیرہ سے گنہگارون کو پس یہ بات تمہارے حق مین غیر موجود ہی بلکہ یہ نام ہی لفظاً اور صورةً تمہارے حق مین اور تمہاری اولاد کے حق مین حاصل یہ کہ مین ابو القاسم نہ اسی سبب سے نہین ہون کہ میرا بیٹا قاسم تھا بلکہ لحاظ کئے گئے ہین بیچ میرے معنے قاسمیت کے باعتبار تقسیم کرنے امور دینی اور دنیوی کے پس نہین ہون مین مانند ایک تمہارے کے نہ ذات مین اور نہ صفات مین پس تمکو میری سی کنیت نہ رکھنی چاہیئے اور اس صورت مین معنے ابو کے ہین صاحب اس وصف کے جیسے کہ کہا جاتا ہی ابو الفضل اگرچہ بیٹا اسکا فضل نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ نہی خاص حضرتؐ ہی کے زمانہ مین تھی تا کہ نہ مشتبہ ہو خطاب انکا ساتھ خطاب غیر انکے کے اور یہی صحیح ہی کذا ذکرہ الملا علی قاری رح اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہی کہ ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ محمد نام رکھنا جائز ہی اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہین خواہ نام محمد ہو کہ اسم وکنیت دونون اسمین جمع ہون یا نام اور کچھ ہو کہ یہی نری کنیت ہو یہ قول امام شافعیؒ اور اصحاب ظواہر کا ہی اور تمسک انکا ساتھ انہین دونون حدیثون کے ہی اور علماء کے اس مسئلہ مین کئی قول ہین ایک تو یہی قول ہی جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہ ہی کہ جمع کرنا روا نہین یعنے اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہین اور اگر تنہا ابو القاسم کہین تو مضائقہ نہین معنے حدیث مذکور کے انکے نزدیک یہی ہین کہ جمع نکرین فافہم اور یہ قول محمد شیبانی کا ہی اور قول تیسرا یہ ہی کہ جمع کرنا بھی درست ہی اور اس قول کو نسبت امام مالکؒ کیطرف کرتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ حدیثین منع کی منسوخ ہین اور ایک جماعت کہتی ہی کہ منع آنحضرتؐ کے زمانہ شریف مین تھا اور بعد انکے درست ہی اور دلیل انکی حدیث حضرت علیؓ کی ہی کہ آنحضرتؐ سے التماس کیا کہ اگر بعد آپ کے میرے ہان فرزند پیدا ہو تو اسکا نام اور کنیت آپکی سی رکھون حضرتؐ نے اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرتؐ کے پیدا ہوئے حضرت علیؓ نے انکی کنیت ابو القاسم رکھی اور ایک جماعت کہ انکے قول پر اعتماد نہین کہتی ہی کہ نام بھی حضرتؐ کا رکھنا جائز نہین اور قول صواب ان قولون مین سے یہی

کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کے جائز ہے بلکہ مستحب اور کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرت کے اگرچہ بعد از زمانہ شریف کے ہو ممنوع ہے اور زمانہ شریف میں منع قوی تر تھا
اور ایسے ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کے ممنوع بطریق اولیٰ ہے اور حضرت علیؓ نے جو یہ کیا تو وہ مخصوص تھا انکے لئے اور کو جائز نہیں جیسے کہ سیاق حدیث سے معلوم
ہوتا ہے اور جمع الجوامع میں ایک حدیث بھی اس مضمون کی آئی ہے واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ رح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست تر
ناموں تمہارے کے طرف اللہ عز وجل کے عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہے کہ بعد انبیا علیہم السلام کے ناموں کے یہ نام دوست
ہیں لیکن یہ دونوں نام اسم محمد سے دوست تر نہیں ہیں بلکہ برابر ہیں محبوبیت میں باہم ۱۲ع **وعن** سمرة بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهٗ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا اور روایت ہے سمرہ بیٹے جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نے کہ نہ نام رکھو اپنے غلام کا
یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلئے کہ تحقیق تو پوچھے گا کسی سے کیا اس جگہ ہے وہ یعنی یسار یا رباح خلاصہ نہ ہووے وہ فرضاً پس کہے گا جواب دینے والا نہیں
یسار یا رباح یہاں نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا نہ نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سے ہے بمعنے
آسانی اور فراخی کے اور رباح ربح سے ہے بمعنے فائدہ کے اور نجیح نجح سے بمعنے پیروزی اور بر آنے حاجت کے اور افلح فلاح سے ہے بمعنے چھٹکارہ کے اور نافع نفع سے ہے پس اس
طرح کے نام رکھنے کو اسلئے منع فرمایا کہ اگر کوئی گھر والوں سے پوچھے کہ فلانا یہاں ہے اور کہے وہ کہ نہیں ہے تو باعتبار اصل معنے الفاظ کے مکروہ ہے اگرچہ مراد یہاں ذات
معین ہے اور آخر روایت میں نافع مذکور رہا نہ نجیح اس سے معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انھیں ناموں پر نہیں ہے بلکہ جو کہ انکی معنے میں ہوں یہی حکم رکھتا ہے اور کہا
نووی نے کہ کہا اصحاب ہمارے نے کہ مکروہ تنزیہی ہیں اس طرح کے نام رکھنے نہ تحریمی ۱۲ع **وعن** جابر قال اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْهٰى اَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى
وَبِبَرَكَةَ وَبِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے
کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منع کریں نام رکھنے سے ساتھ یعلی اور ساتھ برکت کے اور ساتھ افلح کے اور ساتھ یسار کے اور ساتھ نافع کے اور ساتھ مانند
انکے کے پھر دیکھا میں نے حضرت کو کہ چپ رہے بعد اس ارادہ کے ان ناموں کے منع کرنے سے پھر وفات کئے گئے اور نہیں منع کیا اس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اس طرح کے نام رکھنے سے نہی واقع نہیں ہوئی کہا طیبی نے گویا جابر نے علامتیں نہی کی دیکھیں اور سنی وہ چیز کہ شعر نہی پر تھی اور نہیں سنی تھی صریح
اسلئے اس طرح کہا ولیکن نہی کس سے احادیث صحیحہ میں واقع ہوئی ہے اور مثبت مقدم ہے نافی پر انتہی کہتا ہوں میں کہ اسکی اور بھی تاویل ہے وہ یہ ہے کہ حضرت نے
ارادہ کیا تھا نہی تحریمی کرنیکا پھر سکوت کیا بعد اسکے از راہ رحم کرنے کے امت پر کہ اکثر لوگ حسن و قبیح ناموں میں فرق کرتے نہیں ہیں حرج میں پڑینگے پس نہی
منفی کی محمول ہے تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ۱۲ع **وعن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَخْنَى الْاَسْمَاءِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهٗ رَجُلٌ
كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کے نزدیک
اللہ کے وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے شہنشاہ یعنی پادشاہوں کا پادشاہ نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے فرمایا بہت ناخوش ترین مرد اور ناکارہ نزدیک
اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے بادشاہوں کا بادشاہ نہیں ہے بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہیں
ہے سوائے اللہ تعالی کے جہاں بادشاہ بادشاہان کہ اصلا وہم شرکت کا بھی اس کو میں نہیں رکھتا ۱۲ح **وعن** زینب بنت ابی سلمة قالت
سُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے زینب بنت ابی سلمہ سے کہا نام رکھی گئی میں برہ یعنی نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سراہو اپنے نفسوں کو اللہ دانا تر ہے ساتھ اہل نیکی کے تم میں سے نام رکھو اسکا زینب نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایسا نام رکھنا چاہیے جس میں نفس کی تعریف ہو ح **وعن** ابنِ عبّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس رض سے یعنی جویریہ کہ ازواج مطہرات سے ہیں نام انکا تھا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام انکا کہ جویریہ اور تھے حضرت مکروہ رکھتے یہ کہ کہا جاوے نکلے برہ کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** برہ کے معنے ہیں نیکوکار پس حضرت نے مکروہ جانا یہ کہ کہا جاوے کہ نکلے نیکوکار کے پاس سے اسلئے کہ نکلنا نیکوکار کے پاس سے اچھا نہیں اور کان یکرہ الخ ظاہر یہ قول ابن عباس رض کا ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت ہی نے خبر دی ہو مافی الضمیر کی اور سبب ممانعت اسطرح کے نام رکھنے کا یہاں یہ فرمایا اور در باب زینب کے تزکیہ نفس اسلئے کہ مزاحمت اسباب میں نہیں ہوتی ہے دونوں چیزیں صلاحیت سببیت کی رکھتے ہیں شاید کہ قوم زینب سے معلوم کیا ہو کہ قصداً انکا اس نام کے رکھنے سے مدح اور ثنا ہو نہ یہاں اور یہ بھی ہے کہ یہ عبارت کہ آئی حضرت فلانی بیوی کے پاس اور نکلے فلانی کے پاس سے مستعمل و متعارف تھے پس یہاں اسی کو کہا واللہ اعلم اور بدفالی جیسے نجیح و فلاح میں اعتبار کی گئی احتمال ہے کہ یہاں بھی ہو اور تزکیہ اور کراہت کہ یہاں اعتبار کی ہو وہاں بھی ممکن ہے ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ تھی بیٹی حضرت عمر رض کی کہا جاتا تھا اسکو عاصیہ یعنی گنہگار پس نام رکھا اسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** عرب ایام جاہلیت میں اولاد کا نام عاصی اور عاصیہ رکھتے تھے بمعنے سرکشی اور تکبر اور تعظیم کے عیب اور نقصان اور انقیاد اور زبونی سے جب ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نے اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ برے ناموں کا تغیر کرنا مستحب ہے ح ع **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا لَكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جس وقت کہ جنا گیا پس رکھا آنحضرت نے اسکو اپنی ران مبارک پر اور فرمایا کہ کیا ہے نام اسکا کہا لانے والے نے فلانا فرمایا نہیں لیکن نام اسکا منذر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکھا تھا بیان کیا چونکہ راوی کو وہ نام معلوم نہ تھا اسطرح کہا اور منذر انذار سے مشتق ہے کہ بمعنے تبلیغ احکام اور ڈرانے کے ہے ح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللَّهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّي وَلَكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي وَفِي رِوَايَةٍ لِيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ اللَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی سب مرد تمہارے بندے اللہ کے ہیں اور سب عورتیں تمہاری لونڈیاں اللہ کی ہیں لیکن چاہیے کہ کہے غلام اور جاریہ یعنی لڑکا میرا اور خادم میرا اور خادمہ میری اور نہ کہے غلام یعنی مالک کو رب میرا ولیکن چاہیے کہ کہے سید میرا اور ایک روایت میں ہے چاہیے کہ کہے سید میرا اور مولے میرا اور ایک روایت میں ہے نہ کہے غلام اپنے مالک کو مولے میرا اسواسطے کہ مولے تمہارا اللہ ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ کہے عبدی الخ سے منع فرمایا واسطے دفع توہم شرک کے عبودیت میں یا حقیقت عبدیت میں اور اسی طرح امتی کہنے سے منع فرمایا کہ امت بمعنے مملوکہ کے ہے کذا فی القاموس اور مالک حقیقی نہیں مگر اللہ ہی کے لئے اور غلام بمعنے لڑکے کے ہے اور جاریہ بمعنے لڑکی کے اور فتی مرد جوان اور فتاة عورت جوان پس ان الفاظ میں معنے شفقت اور مہربانی کے ہیں اور فتا اور فتاۃ انکو اسلیئے کہا کہ لونڈی اور غلام ہرچند بڈھے ہوں انکے ساتھ معاملہ جوانوں کا سا کرتے ہیں اور حرمت بڑھاپے کی انکا نہیں رکھتے اور ہو سکتا ہے کہ بسبب قوت و مستعد ہونے انکے کے خدمت گذاری میں کہتی ہوں پس فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ مقرر کرنے لونڈی غلام کے لئے بہتر ہیں عبدی اور امتی کہنے سے اور لکھا ہے علمانے کہ نہی الفاظ عبد اور امت سے اس صورتیں

ہو کر بروجہ تفاخر اپنے کے اور حقارت انکی کے ہو والا اطلاق عبد وامۃ کا قرآن واحادیث میں آیا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والصالحین من عبادکم وامائکم وقال عبدا مملوکا لا یقدر علی شیئ اور اسی طرح حدیثوں میں بھی بہت آیا ہے اور جیسکہ مالکوں کو فرمایا ساتھ محافظت زبان کے بنسبت الفاظ ناشائستہ مملوکوں کو بھی فرمایا کہ نکہیں اپنے مالک کو ربی اسلیئے کہ رب اگرچہ بمعنے تربیت کرنے والے کے ہے ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالیٰ کی ہے پس اطلاق آدمی پر وہم دلانے والا شرک کا ہے اور یہ بھی اگر بطریق تعظیم کے ہو تو منع ہے والا قرآن میں آیا ہے اذکرنی عند ربک اور سید کہے اسلیئے کہ سیادت اور فضیلت و ریاست ثابت ہے مالک کو بہ نسبت مملوک کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ مولے کہے اور ایک میں آیا کہ نہ کہے تو جاننا چاہیئے کہ مولے کے کئی معنی آئے ہیں متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سے ہے کہ مولے کہے اور اسکو متصرف اپنا مراد رکھے چنانچہ اسلیئے اطلاق کیا جاتا ہے لفظ مولے معتق پر اور معتق پر جیسیکہ فرمایا آنحضرت نے مولے القوم من انفسہم رواہ البخاری ومولے الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکے ہے کہ ناصر اور معین مراد رکھے اسلیئے کہ مولائے حقیقی باعتبار معنی مذکور کے اللہ ہی ہے نعم المولے ونعم النصیر پس منافات نہیں دونوں روایتوں میں حاصل یہ کہ مرجع اسکا بھی قاعدہ پہلا ہے کہ بطریق غایت تعظیم کے منع ہے والا نہیں ترجمہ **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نکہو یعنے درخت انگور کو کرم اسلیئے کہ کرم دل مومن کا ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں وائل بن حجر سے ہے کہ نکہو تم کرم ولیکن کہو عنب و حبلہ **ف** حبلہ ساتھ زبر ح اور ب کے اور ساتھ جزم ب کے بھی ہے بمعنے درخت انگور کے اور کبھی بطریق مجاز کے انگور کو بھی کہتے ہیں یعنے انگور اور درخت انگور کے اور بھی نام ہیں وہ نام لیا کرو لیکن کرم نہ کہا کرو اسکو جاننا چاہیئے کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتھ جزم کے کہتے تھے بعلاقہ اسکے کہ شراب اس سے بنتی ہے اور وہ باعث سخاوت و کرم کی ہے پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اس سے اسلیئے کہ وصف کرنا ساتھ کرم و خیر کے ایسی چیز کو کہ اصل خباثت ہے مناسب نہیں تا وسیلہ تعریف محرمات کا اور رغبت دلانے اسکے کا نہو اور فرمایا کہ یہ نام واسطے مومن اور دل اسکے کے کہ کان انوار علم و تقوے کا اور منبع اسرار معارف کا ہے مناسب ہے اور کرم مشتمل تمام بھلائیوں کو ہے اور لکھا ہے علمانے کہ جب وصف کیا تو نے کسیکو ساتھ کرم کے ثابت کیں اسکے لیئے تمام بھلائیاں ترجمہ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکہو انگور کو کرم اور نہ کہو اے ناامیدی زمانہ کی اسلیئے کہ تحقیق اللہ وہی ہے زمانہ یعنے زمانہ اسی کے اختیار میں ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ایام جاہلیت میں جب لوگونکو مصیبت پہونچتی تھی تو کہتے تھے یا خیبۃ الدہر اور مراد رکھتے تھے اسے برا کہنا زمانہ کا پس منع کئے گئے اس سے اسلیئے کہ پھیرنے والا احوال زمانہ کا اللہ تعالیٰ ہے یعنے خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتے ہو حقیقت میں خدا کی طرف سے ہے فاعل حقیقی وہی ہے پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے ترجمہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہے ایک تمہارا زمانہ کو اسلیئے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ وہی ہے پھیرنے والا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا برا ہوا جی میرا لیکن کہے لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** خبثت نفسی اور لقست نفسی کے زبان عرب میں ایک ہی معنے ہیں یعنے غثیان اور شورش دل یعنے جی متلانا قے سے ولیکن آنحضرت نے مکروہ رکھا کہ خبثت نفسی نہ کہے بسبب قبح اس عبارت کے اور بسبب احتراز نسبت کرنے مومن کے خبث کو طرف نفس اپنے کے ترجمہ **وَذُكِرَ** حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ فِي بَابِ الْإِيمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہے یوذینی ابن آدم

ہو الایمان بیمن **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** شریح بن هانی عن ابیه انه لما وفد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
مع قومه سمعهم یکنونه بابی الحکم فدعاه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله هو الحکم والیه الحکم فلم تکنی ابا الحکم
قال ان قومی اذا اختلفوا فی شیء اتونی فحکمت بینهم فرضی کلا الفریقین بحکمی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احسن
هذا فما لک من الولد قال لی شریح ومسلم وعبد الله قال فمن اکبرهم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح رواه ابو داود والنسائی
روایت ہے شریح بن ہانی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوم اپنی کے سنا حضرت نے اسکی قوم کو کہ کنیت کرتے ہیں اسکو ساتھ
ابی الحکم کے پس بلایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہے حکم اور طرف اسی کے ہے حکم پس کیون کنیت کیا جاتا ہے تو ابو الحکم کہا ہانی
نے کہ تحقیق قوم میری جس وقت اختلاف کرتی ہے بیچ کسی چیز کے آتی ہے میرے پاس پس حکم کرتا ہون میں درمیان انکے پس راضی ہوتے ہیں دونون فریق ساتھ حکم
میرے کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے یہ یعنے حکم کرنا درمیان لوگون کے پس کیا ہے واسطے تیرے اولاد سے کہا میری اولاد شریح ہے
اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہے بڑا انمین کہا میں نے شریح ہے فرمایا پس تو ابو شریح ہے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** ساتھ ابی الحکم کے کنیت کبھی ہوتی ہے ساتھ
اوصاف کے جیسے کہ ابی الفضل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہے ساتھ نسبت کرنے کے طرف اولاد کے جیسے کہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مخالطت کے ہوتی ہے جیسے
ابی ہریرہ آنحضرت نے دیکھا تھا انکو احوال میں کہ انکے ساتھ بلی تھی پس کنیت کی انکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہے تری علمیت کے لئے مانند ابی بکر اور ابو عمرو کے اور طرف
اسی کے حکم ہے یعنے ابتدا اور انتہا حکم کی اسی کی طرف ہے نہیں رد کر سکتا کوئی اسکے حکم کو اور نہیں خالی ہے حکم اسکا حکمت سے پس یہ صفت خاص ذات باری ہی
کے لئے سزاوار ہے نہ غیر اسکے کے لئے اور کہ ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہے شریک کرنیکا اسکے وصف میں اگرچہ نہیں اطلاق کیا جاتا ہے اسپر ابو الحکم بسبب وہم دلانے ولدیت
اور والدیت کے ۱ ع **وعن** مسروق قال لقیت عمر فقال من انت قلت مسروق بن الاجدع قال عمر سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول الاجدع شیطان رواه ابو داود وابن ماجه اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا ملاقات کی میں نے حضرت عمر سے پس فرمایا کون ہے تو کہا میں نے
میں مسروق بیٹا اجدع کا ہون فرمایا حضرت عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اجدع شیطان ہے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف**
یعنے اجدع نام ایک شیطان کا ہے اور اجدع اصل میں کہتے ہیں کان اور ناک اور ہاتھ اور ہونٹ کٹے ہوئے کو اور اس نام میں مراد یہ ہے کہ یہ دلیل ہے اور حضرت
عمر نے کلام مذکور ازراہ خوش طبعی کے فرمایا اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہ نام بدل ڈال ۲ ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
تدعون یوم القیمة باسمائکم واسماء ابائکم فاحسنوا اسماءکم رواه احمد وابو داود اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پکارے جاؤ گے تم دن قیامت کے ساتھ نامون اپنے کے اور نامون باپون اپنے کے پس اچھے رکھو نام اپنے نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** اچھے رکھو
الخ یہ شامل ہے تمام بنی آدم کو ہے پس باپ بھی داخل ہیں اسمیں اور بعضی روایتون میں آیا ہے کہ دن قیامت کے لوگونکو نام ماؤن کے پکارینگے اور لکھا ہے کہ اسمین حکمت
اسمین یہ ہے کہ تا اولاد زنا شرمندہ نہو اور رسوا نہون اور واسطے رعایت حال عیسے بن مریم کے کہ بے پدر تھے اور واسطے اظہار فضل و شرف حضرت امام حسن اور امام حسین کے
باظہار نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اگر روایت ثابت ہو تو آبا کو حمل تغلیب پر کرینگے جیسے کہ ابوین کہتے ہیں اور شاید کہ کبھی بنام ماؤن کے یا بعضونکو
بہ نسبت باپون کے اور بعضون کو بہ نسبت ماؤن کے یا بعضے جگہون میں اسطرح اور بعضے میں اسطرح ۳ ع **وعن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی
ان یجمع احد بین اسمه وکنیته ویسمی ابا القاسم رواه الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا یہ کہ جمع کرے کوئی
درمیان نام حضرت کے اور کنیت انکی کے اور نام رکھا جاوے اور کنیت کیا جاوے محمد نامی ساتھ ابو القاسم کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے اس تقدیر پر ہونگے کہ محمد مرفوع ہو بطور
یسمی بصیغہ مجہول جیسے کہ جامع ترمذی اور شرح السنہ اور اکثر نسخون مصابیح کے میں واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضے نسخون مصابیح کے میں محمدا واقع ہوا ہے ساتھ

نصب کے اس تقدیر پر یسمی ساتھ صیغہ معلوم کے ہوگا یعنے نام و کنیت کرے کوئی محمد نام کو ساتھ ابا القاسم کے اور تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنے کی اوپر ہو چکی ہے **وعن**
جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا سميتم باسمي فلا تكتنوا بكنيتي رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب
وفي رواية ابي داود قال من تسمى باسمي فلا يكتني بكنيتي ومن تكنى بكنيتي فلا يتسم باسمي اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت ابی داؤد
کے فرمایا جو شخص کہ نام رکھے ساتھ نام میرے کے پس نہ رکھے کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھے نام میرا **ف** یہ حدیثیں صریح ہیں بیچ نہی کے جمع
کرنے سے درمیان اسم و کنیت حضرت کے تا اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں ممنوع نہیں ہے **وعن** عائشة ان امرأة قالت يا رسول الله اني ولدت
غلاما فسميته محمدا وكنيته ابا القاسم فذكر لي انك تكره ذلك فقال ما الذي احل اسمي وحرم كنيتي او ما الذي حرم
كنيتي واحل اسمي رواه ابو داود وقال محي السنة غريب اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے جنا ہے ایک لڑکا پس نام رکھا
میں نے اسکا محمد اور کنیت کی میں نے اسکی ابو القاسم پس ذکر کیا گیا واسطے میرے کہ آپ مکروہ رکھتے ہیں اسکو یعنے جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپ کی کے پس تحقیق
پس فرمایا کیا چیز ہے کہ حلال کیا نام میرے کو ساتھ نام میرے کے اور حرام کیا [illegible] یا فرمایا کیا چیز ہے کہ حرام کیا کنیت میری کو اور حلال
کیا نام میرے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنۃ نے کہ یہ غریب ہے **ف** شک ہے راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازاں حرمت کنیت کا یا اول ذکر
حرمت کنیت کا کیا بعد اسکے حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں سے ایک ہی ہے تفاوت مقصود میں نہیں ہے لیکن محدثین بیچ روایت لفظ حدیث کے احتیاط تمام
رکھتے ہیں کہ جس طرح حضرت سے سنتے ہیں اسی طرح روایت کرتے ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہ ہوا اس طرح کہا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنے سے
درمیان نام و کنیت کے تحریم کے لئے نہیں ہے بلکہ تنزیہ کے لئے ہے بیچ **وعن** محمد بن الحنفية عن ابيه قال قلت يا رسول الله ارأيت
ان ولد لي بعدك ولد اسميه باسمك واكنيه بكنيتك قال نعم رواه ابو داود اور روایت ہے محمد بن حنفیہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ حضرت علی بن ابی طالب
مرتضی نے کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو اگر پیدا کیا جاوے میرے ہاں بعد آپ کے کوئی لڑکا یعنے حضرت فاطمہ سے یا اور سے تو نام رکھوں میں اسکا ساتھ
نام آپ کے کے اور کنیت کروں ساتھ کنیت آپکی کے فرمایا اچھا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرت کے
بعد حضرت کے جائز ہے اور اختلاف علماء کا اوپر گذر چکا ہے **وعن** انس قال كناني رسول الله صلى الله عليه وسلم ببقلة كنت اجتنيها رواه الترمذي
وقال هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه وفي المصابيح صححه اور روایت ہے انس سے کہا کنیت رکھی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ
ایک ساگ کے کہ میں چنتا تھا اسکو یعنے ترہ تیز کہ تیز رہتا تھا اسکو عرب میں حمزہ کہتے ہیں پس کنیت میری ابو حمزہ ہوئی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم
اسکو مگر ساتھ اس وجہ کے یعنے ساتھ اس اسناد کے کہ ذکر کی ہے بیچ جامع اپنے کے یعنے حدیث غریب ہے روایت نہیں کی گئی ہے مگر ساتھ ایک طریق اور ایک اسناد کے اور مصابیح میں
صحیح کہا ہے اسکو **وعن** عائشة قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يغير الاسم القبيح رواه الترمذي اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتے تھے برے نام کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مثلاً ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کا نام اسود یعنے کالا تھا تغیر کیا حضرت نے اسکو اور کہا اسکا نام
ابیض یعنے گورا ہے بیچ **وعن** بشير بن ميمون عن عمه اسامة بن اخدري ان رجلا يقال له اصرم كان في النفر الذين اتوا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اسمك قال اصرم قال بل انت زرعة رواه ابو داود وقال غير النبي
صلى الله عليه وسلم اسم العاص وعزيز وعتلة وشيطان والحكم وغراب وحباب وشهاب قال وتركت اسانيدها للاختصار
اور روایت ہے بشیر بن میمون تابعی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ اسامہ بن اخدری صحابی ہے یہ کہ ایک شخص تھا کہ اسکو اصرم کہتے تھے وہ شخص بیچ جماعت کے آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

رواہ احمد والشیخان والترمذی وابن ماجہ عن انس

کے پاس لیس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہی نام تیرا کہا اُسنے کہ نام میرا اصرم ہی فرمایا آنحضرت نے بلکہ نام تیرا زرعہ ہی یعنے چونکہ اصرم مشتق صرم سے تھا بمعنی قطع اور کاٹنے درخت کے ناخوش رکھا اُسکو آنحضرت نے اور اُسکے بدلے زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہی مشعر جود اور نفع اور برکت کو نقل کی یہ ابوداؤد نے بطریق تعلیق کے اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہی دلالت کرتا ہی عصیان اور عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت و انقیاد ہی اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنے اسلئے کہ عزیز اسماء الہی سے ہی پس لائق ہی یہ کہ کہا جاوے عبد العزیز اور اسلئے کہ دلالت کرتا ہی عزت اور غلبہ پر اور داب بندون کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہی اور اسی طرح نہین لائق ہی کہ نام رکھا جاوے حمید اسلئے کہ یہ اسماء و صفات الہی سے ہی بوجہ مبالغہ کے پس نہ نام رکھا جاوے مگر عبد الحمید اور اسی طرح کریم اور مانند اسکے کے اور تغیر کیا عتلہ کو یعنے اسلئے کہ معنے اُسکے غلظت و شدت کے ہین اور مومن موصوف ہی ساتھ لین جانب اور خفض جناح کے اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنے اسلئے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہی اور حاکم حقیقی اللہ تعالے ہی ہی اور نہین حکم ہی مگر اُسیکا لیکن جبکہ آنحضرت نے تغیر کیا ابو الحکم کو جیسیکہ اوپر گذرا تو حکم بطریق اولے لائق تغیر کے ہی اور تغیر کیا نام غراب کو یعنے اسلئے کہ غراب کہ جسکو کوا کہتے ہین پلید تر ہی جانورون مین کہ مردار و نجاست کھاتا ہی اور اسلئے کہ معنے اسکے دوری کے ہین اور تغیر کیا نام حباب کو یعنے اسلئے کہ حباب نام شیطان کا ہی اور سانپ کو بھی کہتے ہین اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنے اسلئے کہ آگ کے بھڑکتے شعلہ کو شہاب کہتے ہین اور مارنکالے جاتے ہین ساتھ اُسکے شیاطین اور ظاہر یہ ہی کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوے طرف دین کے یعنے شہاب الدین نام رکھین تو نہو مکروہ اور کہا ابوداؤد نے کہ نہ ذکر کی مین نے اسناد ان حدیثون کی کہ جنمین تغیر ان ناموں کا واقع ہوا واسطے اختصار کے **وعن** اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ لِاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ اَوْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِاَبِي مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ اِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ حُذَيْفَةُ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا واسطے ابی عبد اللہ کے یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطے ابی مسعود کے یعنے شک ہوا ہی کسی راوی کو ہمین کیا سنا ہی تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بیچ زعموا کے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بری سواری مرد کی ہی یعنے زعموا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہی کہ کبار صحابہ سے تھے **ف** بیچ زعموا کے یعنے بیچ حق اس لفظ کے اور معنے اسکے کہ نسبت زعم کی کرتے ہین طرف لوگون کے کہ کہتے ہین زعموا کذا و زعم فلان کذا اور زعم ساتھ پیش اور زبر زے کے قریب معنے ظن کے ہی کذا فی النہایۃ اور صراح مین لکھا ہی کہ زعم کے معنے کہنا اور کہا کہ زعم قول بے صحت و بے اعتماد کو کہتے ہین اور قاموس مین کہا کہ زعم ساتھ پیش زے اور زبر اور زیر اسکے کے قول اور اطلاق ہوتا ہی اوپر باطل اور صدق و کذب کے اور اکثر اُس چیز مین کہا جاتا ہی کہ اُسمین شک ہی پس ایک صحابی نے دوسرے صحابی سے پوچھا کہ آنحضرت زعموا کے حق مین کیا فرماتے تھے اور بری سواری الخ تشبیہ دی لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتداء کلام مین لاتا ہی تا پہونچے بسبب اُسکے غرض کو کہ رکھتا ہی ساتھ سواری کے کہ اُسپر سوار ہوکر منزل مقصود کو پہونچتے ہین اور اداے حاجت کرتے ہی پس فرماتے ہین کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہی یعنے ایسا کلام کہتے ہین کہ مبنی اور مدار اُسکا اوپر زعم اور گمان کے ہوتا ہی نہ جزم و یقین پر اسلئے کہ زعم اُس حدیث و کلام مین کہتے ہین کہ کچھ سند اور ثبوت نرکھے بلکہ نری حکایت ہی بسبیل گمان کے زبان پر آئی ہی پس چاہیئے کہ بیچ روایت و حکایت کے احتیاط کرین کہ بغیر اعتماد و یقین کے روایت نکرین اور اسلئے مثال مین آیا ہی زعموا مطیۃ الکذب اور دوسرے معنے یہ ہین کہ آدمی کو نہ چاہیئے کہ نسبت زعم و گمان کی کسی کی طرف کرے اور کہے زعم فلان کذا مگر یہ کہ یقین رکھتا ہو ساتھ دروغ گوئی اُسکی کے اور چاہیئے کہ لوگ اُسکے جھوٹ سے پرہیز کرین اور دوسرا زمانہ یا دین اس مصلحت کے لیے درست ہی گی نسبت زعم کی جیسا کہ محدث وغیرہ کرتے ہین **وعن** حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی حذیفہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکہو تم جو کچھ کہ چاہے اللہ اور چاہے فلانا یعنے وہی ہوگا اسلئے کہ اسمین برابر کرنا بندہ کا ساتھ اللہ کے ہوتا ہی ارادہ اور مشیت مین ولیکن کہو یعنے اگر سواے اللہ تعالے کے کسی اور کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہے اللہ

پھر چاہے فلاں یعنے تابعیت مشیت اللہ تعالے کی مفہوم ہو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور ایک روایت میں آیا ہے بطریق انقطاع کے یعنے سند متصل نہیں اسکی کہ فرمایا نہ کہو جو
چاہے اللہ اور چاہے محمد اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا یعنے خواہ چاہے غیر اسکا یا نہ چاہے پس یہ منافی نہیں ہے اوپر کی روایت کے کہ جس میں جواز ماشاء اللہ ثم شاء فلان کا ہے نقل کی
بغوی نے شرح السنہ میں **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلئے کہ اگر ہو وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تم نے پروردگار اپنے کو نقل کی یہ
ابوداؤد نے **ف** اگر ہو وہ سید یعنے سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام اور لونڈی کا اور اموال کا تو اسکے سید کہنے سے اللہ تعالے غضب ہوتا ہے اسلئے کہ اسمیں تعظیم اسکی
ہوتی ہے اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہیں اور جس صورت میں وہ سردار ہو گا نہیں تو مع ذلک جھوٹ اور نفاق بھی ہو گا اور ظاہر یہ ہے کہ کافر اور فاسق مجاہر بھی حکم منافق میں
ہو ولیکن خاص منافق کو اسلئے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اسکا پوشیدہ ہے تعریف و تملق اسکے لئے محتمل تھی پس نہی کی کہ اسکو سید نہ کہو **ع الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ جَدَّهٗ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِيْ حَزْنٌ قَالَ بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا اَنَا بِمُغَيِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہے عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہ کہا بیٹھا تھا میں پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے وبرو میرے یہ کہ دادا اسکا نام اسکا حزن تھا آیا پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا حزن ہے فرمایا بلکہ نام تیرا سہل ہے کہا اسنے نہیں میں تغیر کرنے والا اس نام کو کہ رکھا ہے نام باپ میرے نے کہا
سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی بیچ خاندان ہمارے کے سختی اب تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حزن زمین سخت کو کہتے ہیں اور سہل ضد اسکی یعنے نرم اور چونکہ اسنے نام اختیار
کیا ہوا حضرت کا نہ رکھا اور نام برا ہی رہنے دیا بشومی اسکی کے اسکے خاندان میں سختی باقی رہی اور غالباً یہ قبول نکرنا انکا ابتداء ہجرت میں تھا کہ جب یہ ہجرت کر کر اسلام کے
لئے آئے تھے اور ہنوز ساتھ صحبت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کے مشرف نہوئے تھے **ع وعن** اَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَحَبُّ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو ساتھ ناموں انبیا کے اور بہترین ناموں میں طرف اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن
یعنے اور مانند انکے کے مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند انکے کے اور خوب سچے ناموں میں یعنے مطابق واقع کے حارث اور ہمام اور بدترین ناموں کے حرب اور مرہ کہ معنی لڑنے
اور تلخی کے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ساتھ ناموں انبیا کے یعنے نہ ملائکہ کے اور نہ ناموں جاہلیت کے مانند کلب اور حمار اور عبد شمس اور مانند انکے کے اور حارث کے معنی ہیں
کسب کرنے والا اور ہمام ہم سے ہے بمعنی قصد و ارادہ کے اور کوئی شخص کسب و ہم سے خالی نہیں اسلئے انکو خوب سچا فرمایا **ع باب البیان والشعر** باب ہے بیچ
بیان اور شعر کے **ف** بیان کے معنے اصل میں کشف و ظہور اور وضوح کے ہیں اور صراح میں لکھا ہے کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان ای افصح و
اوضح کلاما اور شعر لغت میں بمعنی دانائی اور زیرکی ہے شاعر بمعنی دانا اور زیرک کے اور اصطلاح میں شعر کہتے ہیں کلام موزون مقفی کو کہ کہنے والے نے قصد موزونیت اسکے کا کیا ہو پس
جو کہ قرآن و حدیث میں موزوں واقع ہوا ہے مقصود بالذات نہیں **ع الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ
فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا آئے دو شخص
جانب مشرق سے پس کلام آپس میں کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگوں نے بسبب بیان و فصاحت انکی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ آنحضرت نے اسوقت فرمایا تھا کہ ایک جماعت بنی تمیم کی جانب مشرق سے آئی تھی اور انمیں دو شخص تھے کہ ایک کا نام
حصین بن بدر تھا اور لقب اسکا زبرقان تھا اور دوسرے کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نے بیان اپنے فضائل کا کیا اور فصاحت سے فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ
میں سردار ہوں اور عمرو اس بات کو جانتا ہے عمرو نے نہایت فصاحت و بلاغت سے جواب اسکا دیا اسطرح کی برائیاں اسکی بیان کیں زبرقان نے کہا یا رسول اللہ

بہ فضائل ہو جاتا ہے اور خلاف اس چیز کے کہ کیا اعتقاد رکھتا ہے لیکن بسبب حسد کے اسطرح کہتا ہے پس اسپر حضرت نے فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہے یعنے حکم سحر کا رکھتا ہے بیچ
تغیر حال اور پھیرنے دلوں کے کہ جیسے کہ سحر آدمی کو ایک حال سے طرف دوسرے حال کے پھیر دیتا ہے ایسا ہی بعضا بیان پھیر دیتا ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ یہ کلام
حضرت نے بیچ برائی بیان کے فرمایا یا اسکی تعریف میں اور ظاہر تر یہ ہے کہ محتمل دونوں وجہوں کو ہے اور معنے یہ ہیں کہ بعضا بیان مانند سحر کے ہے بسبب مائل کرنے دلوں
کے اور عاجز کرنے کے لانے سے مثل اسکے اور یہ محمود ہے اگر حق میں ہو اور مذموم ہے اگر باطل میں ہو جیسا کہ حدیث میں آیا ہے الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح ع ح
وعن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعضا شعر حکمت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنے تمام شعر برے نہیں ہوتے بلکہ بعضے ان میں فائدہ کے بھی ہوتے ہیں ۱۲ مولانا
وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلک المتنطعون قالہا ثلثا رواہ مسلم اور روایت ہے ابن مسعود سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوئے وہ شخص کہ مبالغہ کرتے ہیں کلام میں فرمایا حضرت نے اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے تکلف کرنا
کلام کرنے میں اور مقید ہونا ساتھ عبارت آرائی کے بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگوں کے اور متوجہ کرنے انکے کے اپنی طرف برا ہے ع ح **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالہا الشاعر کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل متفق علیہ اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سچا کلمہ کہ کہا اسکو شاعر نے کلمہ لبید کا ہے کہ یہ وہ ہے خبردار ہو ہر چیز سوائے اللہ کے فانی ہے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لبید صحابی تھے اور جاہلیت اور اسلام میں معزز و مکرم رہے اور ایک سو ستاون برس کی عمر انکی ہوئی ع ح **وعن** عمرو بن
الشرید عن ابیہ قال ردفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ہل معک من شعر امیۃ بن ابی الصلت شیء قلت نعم قال ہیہ فانشدتہ بیتا فقال ہیہ ثم
انشدتہ بیتا فقال ہیہ حتی انشدتہ مائۃ بیت رواہ مسلم اور روایت ہے عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا پیچھے بیٹھا میں حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے سواری پر ایکدن پس فرمایا کیا یاد ہے تجھکو بیتوں امیہ بن ابی صلت سے کچھ کہا میں نے کہ ہاں یاد ہیں مجھے فرمایا کہ ہاں پڑھ پس پڑھی میں نے روبرو حضرت کے
ایک بیت پس فرمایا اور بھی پڑھ ایک بیت پھر پڑھی میں نے ایک بیت پس فرمایا کہ ہاں پڑھ کوئی اور بیت یہانتک کہ پڑھیں میں نے سو بیتیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہے
کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کی کرتے تھے اور وہ پڑھتا تھا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تھا ثقیف میں کہ عہد جاہلیت میں اہل کتاب سے دین سیکھا تھا اور عبادت
اور دینداری کی باتیں کرتا تھا اور ایمان بعث و روز قیامت پر رکھتا تھا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تھا چنانچہ آنحضرت نے اسکے حق میں فرمایا امن شعرہ
وکفر قلبہ اور حریص تھا اوپر پوچھنے اور جاننے خبر کے اور صفت پیغمبر آخر الزمان کے اہل کتاب سے اور گمان رکھتا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان میں ہونگا جیسا کہ قریش
میں ہونگے اور صفات آنحضرت کے یہ تفصیل جانیں پھر گیا اس طریق سے اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا نچاہئے مجھے ایمان لانا اسپر کہ ثقیف سے نہو اور ابن جوزی نے
کتاب وفا میں لکھا ہے کہ وہ جو علامات نبوت آنحضرت کے سنتا تھا آرزو کرتا تھا کاشکے پاؤں انکو اور خدمت اور مدد انکی کروں جب نور نبوت آنحضرت کا ظاہر ہوا
پھر گیا اور راہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اس شعر کا کہ اسمین علم و حکمت ہو سنت ہے اگرچہ کہنے والا اسکا کافر و فاسق ہو ع ح **وعن** جندب
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی بعض المشاہد وقد دمیت اصبعہ فقال ہل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل اللہ ما لقیت متفق
علیہ اور روایت ہے جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیچ بعضی لڑائی کے اور حال آنکہ خون آلودہ ہوئی انگلی حضرت کی پس فرمایا نہیں تو مگر انگلی کہ خون آلودہ
ہوئی اور بیچ راہ خدا کے ہے وہ چیز کہ دیکھی تونے اور پیش آئی تو اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں تو الخ جب انگلی حضرت کی غزوہ احد میں زخمی ہوئی تو خطاب
اسکو فرمایا بطریق استعارہ کے یا حقیقۃ کہ درحالیکہ تسلی دیتے تھے اسکو اور معنی یہ ہیں کہ یہ زخم و خون آلودگی سہل ہے تجھپر اس لئے کہ تو نہیں مبتلا ہوئی ساتھ کسی
چیز کے یعنے ہلاک و قطع کے سوائے اسکے نہیں کہ خون آلودہ ہوئی ہے تو اور یہ بھی ضائع نہیں بلکہ بیچ راہ خدا اور رضا اسکی کے ہے ثواب ملیگا اسپر جیسا کہا وفی سبیل اللہ ما لقیت

اور اسمین تلقین ہی امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا مین پہونچے تو صبر کرین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہین اس سے اور متصور نہین صدور اسکا حضرت سے اسلئے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہ ہی کہ کہنے والے نے قصد موزونیت کا کیا ہو جیسے کہ اوپر معلوم ہوا اور صدور اس قول کا آنحضرت سے بغیر قصد موزونیت کے ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ قبیلہ رجز سے ہی اور اسکو داخل شعر کے نہین رکھتے ہین اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی بطریق ندرت کے کبھی شعر کہے وہ شاعر نہین ہی اور مراد قول سبحانہ سے وما علمناہ الشعر یہ ہی کہ وہ شاعر نہین ہ ع ح **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانٍ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن قریظہ کے واسطے حسان بن ثابت کے کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبرئیل ساتھ تیرے ہین یعنے امداد و اعانت تیری کرتے ہین بیچ القاء والہام مضامین کے اور تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے واسطے حسان کے جواب دے میری طرف سے یعنے کافرون کو کہ ہجو کرتے ہین اور ناسزا کہتے ہین مجکو یا الہی تائید کر اور قوت دے حسان کو ساتھ جبرئیل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دن قریظہ کے بنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہود مین سے ایک جانب مدینہ کے انکو آنحضرت نے محاصرہ کیا تھا بعد غزوہ خندق کے اور حسان بن منذر انصاری ہین بڑے صحابی بڑے شعرائے اسلام سے ہین ایکسو بیس برس کی عمر انکی ہوئی ساٹھ برس کفر مین گذرے اور ساٹھ برس اسلام مین ع ح **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے اپنے شاعرون کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اوپر انکے پھینکنے تیر کے سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور دشمن دین کی ولیکن چاہئے کہ ہجو کرین انکی بعد ہجو کرنے انکی کے مسلمانون کی اور اس سے پہلے ہجو انکی نکرین تا باعث ہجو مسلمانون کی نہو بموجب فرمانے اللہ تعالے کے ولاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **وعنہا** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانٍ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے واسطے حسان کے کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہی تیری جبتک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کیطرف سے یعنے مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور ذکر کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہجو کی کفار کی حسان نے پس شفا دے مسلمانون کو اور شفا پائی آپ یعنے تشفی ہوئی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى اَغْبَرَ بَطْنُهٗ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ اَبَيْنَا اَبَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے مٹی دن خندق کے یعنے جس زمانہ مین خندق کھودی جاتی تھی غزوہ احزاب مین تو حضرت خود ذات شریف سے اسکے کاروبار مین مشغول رہتے تھے کہ مٹی اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے یہان تک کہ غبار آلودہ ہوا تھا پیٹ حضرت کا فرماتے یعنے پڑھتے یہ رجز کہ عبداللہ بن رواحہ سے ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست نہ پاتے ہم اور نہ صدقہ دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم پس اے پروردگار اتار اے اللہ آرام اور آہستگی ہمپر اور ثابت رکھ قدم ہمارے اگر ملین ہم دشمنان دین سے تحقیق ان کفار مکہ نے زیادتی کی ہی ہمپر سبب اسکے کہ جب ارادہ کرتے ہین وہ فتنہ کا یعنے کفر کی طرف پھیرنیکا انکار کرتے ہین ہم بلند کرتے تھے آنحضرت ساتھ ان بیتون کے آواز اپنی خصوصاً لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بہا کی ضمیر پھرتی ہی طرف کلمہ ابینا کے اور اول ابینا ابینا کی لفظ قائل کا مقدر ہی اور مکرر کہتے تھے اسکو واسطے تاکید اور تلذذ اور سنانی اور رونگی مسلمانون اور کافرون سے اور کہا طیبی نے کہ پھرتی ہی ضمیر بہا کی طرف بیتون کے اور ابینا ابینا حال ہی یعنے خصوص ساتھ لفظ ابینا ابینا کہنے ع **وعن** انسٍ قَالَ

جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا
اَبَدًا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
انس سے کہا شروع کیا مہاجروں اور انصار نے کھودنا خندق کا اور اُٹھانا مٹی کا اور وہ پڑھتے تھے اس جز کو ہم ہیں وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر
جبتلک کہ باقی رہیں ہم ہمیشہ فرماتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حالانکہ جواب دیتے تھے اُنکو ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی نہیں زندگی مگر زندگانی آخرت کی پس بخش انصار اور مہاجرین
کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمیں تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کریں مشقت پر مانند قول اللہ تعالیٰ کے وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کردے پیٹ اُسکے کو بہتر ہے بھرنے پیٹ کے سے شعر
مذموم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہے کہ جسمیں مستغرق رہے اسطرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رکھے پس ایسا ہو تین
ہر طرح کا شعر بُرا ہے اور یا مراد شعر بد مضمون ہے کہ مشتمل ہو اُوپر فحش اور کفر اور معانی ناشائستہ کے بیچ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ**
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهِ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيْعَابِ
لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَرٰى فِي الشِّعْرِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ
اُنھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کی بیچ حق شعر کہنے کے وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے ساتھ
تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اُسکے کے ہے گویا کہ مارتے ہو کفار کو ساتھ شعر کے مانند مارنے تیر کے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور
مذکور ہے کتاب استیعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو بیچ شعر کے کہ اچھا ہے یا بُرا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے
ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے **ف** لکھا ہے علما نے کہ تین شخص ممتاز شعرائے اسلام سے تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک
ڈراتے تھے کافروں کو ساتھ لڑائی اور جہاد کے اور ڈالتے تھے رعب بیچ دل اُنکے کے اور حسان طعن کرتے تھے بیچ نسب اُنکے کے اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتے تھے
اُنکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کے قبیح شعر سے اور تاسف کے اوپر حال اپنے کے عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالیٰ نے بیچ مذمت شعر کے یہ آیت اتاری والشعراء
یتبعہم الغاون حضرتؐ نے فرمایا کہ شعر اگر ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتے ہیں حکم جہاد کا رکھتا ہے ایسا شعر کہنا مذموم نہیں اور رکھنے والے اسکے ان شعرا میں کہ
اس آیت میں مذکور ہیں داخل نہیں چنانچہ اسلئے استثنا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے انکو ساتھ قول اپنے کے الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرتؐ نے
بیچ بیان ہونے ہجو کفار کے بیچ حکم جہاد کے والذی نفسی بیدہ الخ **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ
وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حیا اور زبان بستگی بُری بات سے دو شاخیں
ہیں ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ دو شاخیں ہیں نفاق سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اسکا کتاب الایمان میں
ہو بھی چکا ہے اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور رہونا فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہے کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور مسکینی
اور شغل عبادت اور اصلاح باطن کی قدرت نہیں رکھتا ہے اوپر تقریر و بیان کے در عاجز ہوتا ہے ثابت کرنے مدعا و مراد سے بروجہ مبالغہ اور تیزی زبان کے اور
تقوے کرتا ہے بری باتوں سے بخلاف منافق کے کہ فحش گو ہوتا ہے اور دلیر و قادر ہوتا ہے اوپر بیان اور تیز زبانی کے بیچ **وَعَنْ** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَ

ابعدکم منی مساویکم اخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفیهقون رواه البیهقی فی شعب الایمان وروی الترمذی نحوه
عن جابر وفی روایته قالوا یا رسول الله قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفیهقون قال المتکبرون اور روایت ہے ابی ثعلبہ
خشنی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمھاری طرف میرے اور بہت نزدیک تمھارے مجھسے دن قیامت کے بہت خوش اخلاق
تمھارے ہین اور تحقیق دشمن ترین تمھارے طرف میرے اور دور ترین تمھارے مجھسے بداخلاق تمھارے ہین کہ وہ ہین بہت کلام کرنیوالے تکلف کرکر اور خلاف حق کے اور فراخی
کرنیوالے کلام مین بغیر احتیاط کے اور تفیہق نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت ہے ترمذی سے مانند اسکے جابر سے اور بیچ ایک روایت ترمذی کے یون ہے کہ عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنے ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہین متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالے **ف** نس کہتے ہین فراخ کرنے سخن کو اور منہ بھر کر کلام کرنے کو
جیسے تکبر بغبغاتے ہین پس چونکہ اسطرح کا کلام بسبب تکبر کے کرتے ہین تفسیر کیا متفیہقون کو ساتھ متکبرین کے بعلاقہ لزوم کے اور اس سے معلوم ہوا کہ بکواس بیفائدہ کرنی
اور تقریرین بنا بنا کر کرنین مذموم و مکروہ ہین لیکن جو کچھ کہ خطبون مین اور وعظون مین بہ نیت تاثیر کے دلون مین اور نرم کرنے دلون کے اور متوجہ کرنے کے طرف
طاعتون کے کرتے ہین مکروہ نہین لیکن اسمین بھی موافق سمجھ لوگون کے کلام کرین نہ یہ کہ دقائق اعراب کے اور مشکل لغت بولین سامنے ان پڑھون کے کہ یہ بھی اچھا نہین
۴ع **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی یخرج قوم یاکلون
بالسنتهم کما تاکل البقرة بالسنتها رواه احمد اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی
قیامت یہانتک کہ نکلے گی ایک قوم کہ کھاوے گی ساتھ زبانون اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہے گائے ساتھ زبان اپنی کے نقل کی یہ احمد نے **ف** ساتھ زبانون الخ یعنے
زبانون کو وسیلہ کھانیکا کرینگے کہ تعریف و مذمت لوگون کی کرینگے جھوٹی اور ظاہر کرینگے فصاحت و بلاغت تاکہ لوگون کو جال مین پھانسین اور حاصل کرین انسے دنیا
اور خواہش نفسون اپنے کی جیسے کہ کھاتی ہے گائے الخ یعنے جیسے وہ کھاتی ہے اپنی زبان سے اور تمیز نہین کرتی بیچ چرنے چارے کے درمیان تر اور خشک اور شیرین
و تلخ کے اسیطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانون کو وسیلہ مقاصد لینے کا کیا ہے تمیز نہین کرینگے درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کے ۵ع **وعن** عبد الله بن
عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانه کما یتخلل الباقرة بلسانها رواه
الترمذی وابو داود وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی
دشمن رکھتا ہے اس شخص کو کہ مبالغہ کرے فصاحت کلام مین وہ جو کھاوے ساتھ زبان اپنی کے یا پھیرے زبان اپنی کو گرد دانتون کے یعنے از راہ مبالغہ کے بیچ اظہار بلاغت
و بیان کے جیسے کہ لپیٹتی ہین اور کھاتی ہین چارہ گائین ساتھ زبانون اپنی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پس وہ کلام
اچھا ہو کہ ہو بقدر حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اسکا ساتھ باطن اسکے کے موجب شریعت کے ۶ع **وعن** انس قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم مررت لیلة اسری بی بقوم تقرض شفاههم بمقاریض من النار فقلت یا جبریل من هؤلاء قال هؤلاء خطباء
امتک الذین یقولون ما لا یفعلون رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے گذرا مین اس رات کو کہ معراج کروائی گئی مجھکو ایک قوم پر کہ کاٹے جاتے تھے ہونٹ انکے ساتھ مقراضون آگ کے پس کہا مینے اے جبرئیل کون ہین یہ لوگ کہا یہ
ہین واعظ قوم تیری کے کہ جو کہتے ہین وہ چیز کہ آپ نہین کرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنے لوگون کو نیک کام کرنے کو کہتے ہین اور آپ
نہین کرتے اور برائی انکے نکرنے مین ہے اور کہنے مین برائی نہین اگرچہ آپ نکرین چنانچہ اسلئے امر بالمعروف مین فعل شرط نہین ہے اور اگر کرین تو بہتر ہے لیکن
امر بالمعروف بغیر فعل کے تاثیر نہین رکھتا ہے ۷ع **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تعلم صرف الکلام
لیسبی به قلوب الرجال او الناس لم یقبل الله منه یوم القیمة صرفا ولا عدلا رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے پھیرنا کلام کا یعنے طرح طرح بیان کرنا کلام کا تاکہ مائل ہوں اسکے سبب سے دل مردوں کے یا فرمایا لوگوں کے نہیں قبول کریگا اللہ تعالے اس سے دن قیامت کے نفل اور نہ فرض نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ یَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَاَکْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِیْ قَوْلِهٖ لَکَانَ خَیْرًا لَّهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَقَدْ رَاَیْتُ اَوْ اُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِی الْقَوْلِ فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَیْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے یہ کہ انہوں نے کہا ایک دن اس حالت میں کہ کھڑا ہوا ایک شخص یعنے خطبہ پڑھنے کو یا وعظ کہنے کو اور بہت بیان کیا یعنے واسطے اظہار فصاحت و بلاغت کے یہاں تک کہ تنگ ہوئے لوگ پس کہا عمرو نے اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر میں تو البتہ بہتر ہوتا واسطے اسکے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق جانا میں نے یا فرمایا حکم کیا گیا میں یہ کہ اختصار کروں میں تقریر میں پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے

ف حدیث میں لفظ فقال عمرو مکرر ہے بسبب طول کلام کے اسلئے کہ واو قصد الخ مقولہ ہے قال یوماً کا اور قام رجل حال ہے پس چونکہ قول و مقولہ میں فرق پڑ گیا بسبب حال کے پھر اعادہ کیا قول کو کہ کہا فقال عمرو **وعن** صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُکْمًا وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِیَالًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے صخر بن عبد اللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے عبد اللہ سے انہوں نے نقل کی صخر کے دادا سے یعنے بریدہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بعضا بیان سحر ہے اور تحقیق بعضا علم جہل ہے اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہے اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہے یعنے کہنے والے پر یا ملال ہے سننے والے پر اگر جاہل ہے تو بسبب اسکے کہ سمجھتا نہیں اور اگر عالم ہے تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہے یا گراں ہے اس پر کہ نہیں چاہتا کہ سنے اسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بعضا علم جہل ہے اسکے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ مراد یہ ہے کہ سیکھے ایسے علوم کہ احتیاج نہیں ہے انکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند انکے کے اور چھوڑ دے ان علوم کو کہ محتاج ہیں لوگ انکے یعنے قرآن اور اور علوم دینی اور حاصل اس توجیہ کا یہ ہے کہ بعضے علوم لازم کرنے والے جہل اور علوم کے ہوتے ہیں پس باین اعتبار اسکو جہل کہا دوسرے یہ کہ مراد یہ ہے کہ اپنے علم پر عمل نکرے یہ جاہل اسلئے ہوا کہ جو کوئی علم رکھے اور عمل نکرے تو گویا جاہل ہے اور ممکن ہے کہ مراد یہ ہو کہ ایک دعوے علم کا کرتا ہے اور اپنے گمان میں عالم ہے اور واقع میں جاہل ہے یہ علم اسکا علم نہیں بلکہ جہل ہے اور حکم ساتھ پیش رح کے بمعنے حکمت کے ہے اور باقی مضامین کی تحقیق اوپر ہو چکی ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْهِ قَائِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ یُنَافِحُ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے حسان کے واسطے منبر مسجد میں کہ کھڑے ہوتے اسپر کھڑے ہو کر اور فخر کرتے حضرت کیطرف سے یا مقابلہ کرتے حضرت کی طرف سے اور فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالے تائید کرتا ہے حسان کی ساتھ جبرئیل کے جب تک کہ مقابلہ کرتا ہے وہ یا کہا فخر کرتا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ یُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ وَکَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُوَیْدَكَ یَا اَنْجَشَةُ لَا تَکْسِرِ الْقَوَارِیْرَ قَالَ قَتَادَةُ یَعْنِیْ ضَعَفَةَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدی کہنے والا کہا جاتا تھا اسکو انجشہ اور تھا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطے اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آہستہ ہانک اونٹوں کو اے انجشہ مت توڑ تو شیشوں کو کہا قتادہ نے مراد رکھتے تھے یعنے آنحضرت ساتھ شیشوں کے پرہیزوں ضعیف عورتوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدی ہانکنا اونٹ کو ساتھ گانا دلآوازی کے کذا فی الطرح اور یہ حدی کہ ایک قسم ہے گانے کی مباح ہے بالاتفاق کسیکو علماء میں سے خلاف نہیں ہے اسمیں اور عادت ہے عرب کی کہ جب اونٹ تھک جاتے ہیں تو خوش آوازی کرتے ہیں اور حدی کہتے ہیں اس سے اونٹ گرم و مست ہو جاتے ہیں اور تیز چلنے لگتے ہیں اور قواریر جمع قارورہ کی ہے بمعنے شیشہ کے اور معنی اخیر جملہ کے دو ہیں ایک تو یہ کہ بسبب ضعف و نرمی کے کہ عورتوں کے بدن میں ہے تیز چلنا اونٹوں کا اور جنبش موجب

مشقت کی ہے اور دوسرے معنے یہ کہ مراد ضعف و نرمی دل عورتوں کی ہے یعنے مبادا اُسکے گانے سے تغیر اُنکے باطن میں پیدا ہو اور خطرے بُرے آنے لگیں کہ گانا باعث تہیج
طبیعت کو جنبش میں لاتا ہے اور وسوسے دل میں ڈالتا ہے اسی سبب فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنے گانا منتر زنا کا ہے اگرچہ یہ احتمال ازواج مطہرات
میں ضعیف ہے لیکن وسوسے خاطر کے طبیعی ہیں اختیار میں نہیں راہ احتیاط کی چلنی اولیٰ ہے کذا قالوا اور حقیقت میں افعال و اقوال آنحضرت کے واسطے تعلیم و تلقین
امت کے ہیں اور اکثر شارحین نے دوسرے معنوں کو ترجیح دی ہے اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہیں باعتبار الفاظ کے ت ح **وعن** عائشۃ قالت ذُکِرَ عند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح رواہ الدار قطنی وروی الشافعی عن عروۃ
مرسلا ت اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر یعنے پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہے یا بُرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے شعر کلام ہے پس اچھا اُسکا اچھا ہے اور بُرا اُسکا بُرا ہے یعنے مدار مضمون پر ہے اگر اچھا مضمون ہے تو وہ شعر اچھا ہے اور اگر بُرا ہے تو بُرا ہے نقل کی ہے دار قطنی نے اور نقل کی
شافعی نے عروہ سے مرسل **وعن** ابی سعید الخدری قال بینا نحن نسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلئ جوف رجل قیحا خیر لہ من ان یمتلئ شعرا رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جس وقت چلتے تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عرج میں کہ نام ہے ایک بستی کا مکہ کی راہ میں ناگہان روبرو آیا ایک شاعر
کہ شعر پڑھتا تھا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا نہ جانے دو اس شیطان کو البتہ بھرنا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہے اُسکے لیے بھرنے سے ساتھ شعر کے
نقل کی ہے مسلم نے **ف** چونکہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کہ شعر پڑھتا ہے وہ بیباک اور بے محابا چلا جاتا ہے اور التفات مسلمانوں کی طرف نہیں کرتا جانا کہ نہایت
شائق ہے شعر کا اور بھرے ہوئے ہیں شعر اُسکے باطن میں اور بیحیا اور بے ادب ہے پس اُسکو شیطان کہا کہ دور ہے قرب و رحمت الٰہی سے اور مذمت کی شعر کی کہ ساتھ اُسکے مغرور و مبتلا تھا
ت ح **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ راگ جماتا ہے نفاق کو دل میں جیسا کہ جماتا ہے پانی کھیتی کو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنے راگ ہے
سبب نفاق کا اور یہ روایت دیلمی کی انس سے ان الفاظ سے ہے کہ ان الغناء واللہو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب والذی نفس محمد بیدہ ان القران والذکر لینبتان الایمان فی القلب
کما ینبت الماء العشب اور کہا نووی نے کتاب روضہ میں کہ گانا ساتھ بُری آواز کے مکروہ ہے اور سننا بھی اُسکا مکروہ ہے اور اگر ہو سننا اُسکا اجنبی عورت سے تو بھی بہت مکروہ اور گانا ساتھ ساز کے شعار شرابیوں
والوں کا ہے مانند عود و طنبور اور باجوں کے حرام ہے ایسا گانا بھی اور سننا بھی ت ح ع **وعن** نافع قال کنت مع ابن عمر فی طریق فسمع مزمارا فوضع اصبعیہ
فی اذنیہ وناء عن الطریق الی الجانب الاخر ثم قال لی بعد ان بعد یا نافع ہل تسمع شیئا قلت لا فرفع اصبعیہ من اذنیہ قال کنت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت یراع فصنع مثل ما صنعت قال نافع وکنت اذ ذاک صغیرا رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہے
نافع سے کہ کہا تھا میں ساتھ ابن عمر کے بیچ راہ کے پس سنی اُنھوں نے نَے پس رکھیں دونوں اُنگلیاں اپنی کانوں میں اور دور ہوے راہ سے دوسری طرف یعنے بقصد
احتراز اور اجتناب سے پھر کہا واسطے میرے پیچھے اسکے کہ دور ہوئے اے نافع کیا سنتا ہے تو کچھ یعنے آواز سے کہا میں نے نہیں پس اُٹھالیں اُنگلیاں اپنی دونوں کانوں اپنے سے
کہا ابن عمر نے تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سنی آواز نَے کی پس کیا حضرت نے مانند اُس چیز کے کہ کیا میں نے کہا نافع نے اور تھا میں اُسوقت لڑکا چھوٹا
نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** یعنے اس سبب سے مجھکو منع نہ کیا سننے اُسکے سے کہ میں چھوٹا تھا تکلیف شرعی مجھپر نہ تھی تا کوئی نہ کہے کہ کراہیت تنزیہی تھی نہ تحریمی اور اجتناب
ابن عمر کا بسبب کمال تقوے اور ورع کے تھا ورنہ نافع کو بھی اُس سے منع کرتے اور کلام دربارہ غنا کے طویل ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ محدثین کہتے ہیں کہ کوئی حدیث تحریم غنا میں صحیح
نہیں ہوئی اور مشائخ کہتے ہیں کہ جو کچھ کہ مقام نہی میں واقع ہوا ہے مراد یہ ہے کہ اُسکے ساتھ باجا ہو اور فقہا اس باب میں تشدید بلیغ رکھتے ہیں اور فتاوے قاضی خان میں
لکھا ہے کہ سننا آواز لہو کا یعنے باجوں کا حرام اور گناہ ہے بموجب فرمانے آنحضرت کے استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر لیکن اگر سنے اچانک پس نہیں گناہ ہے

اسیر اور واجب ہی اُسپر بلکہ بہت کوشش کرے اسمین کہ نہ سنے اسلئے کہ منقول ہی آنحضرت سے کہ انگلیان کانمین رکھ لین ہونح ع **باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم** یہ باب ہی بیچ بیان محافظت زبان کے یعنی اس کلام سے کہ رکنا چاہیئے خصوصًا غیبت اور برا کہنا اسکا کہ نچاہیئے اسکی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول فصل پہلی **عن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ رواہ البخاری روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اور عہد کرے اور لازم پکڑے اپنے پر محافظت اس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اسکے کے ہی یعنی زبان اور دانت کہ زبان کو بچاوے کلام بیفائدہ اور بُرے سے اور دانتون کو کھانے اور پینے حرام کے سے اور لازم پکڑے محافظت اس چیز کی کہ درمیان دونون پانون اسکے کے ہی یعنی ستر کو محفوظ رکھے زنا سے ضامن ہون مین واسطے اسکے بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی وہ اول داخل ہوگا بہشت کے درجات عالی مین اور یہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کیطرف سے ہی جیسا کہ اپنے فضل سے ضامن رزق بندون کا ہوا ہی ویسے ہی وعدہ قوی جزاے اعمال کا بھی کیا ہی اور آنحضرت نائب اسکے ہین ۲ ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ لا یلقی لہا بالا یرفع اللہ بہا درجات وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالا یہوی بہا فی جہنم رواہ البخاری وفی روایۃ لہما یہوی بہا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتھ ایک بات کے کہ اسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ بسبب اسکے بڑے درجے یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اسکی اور گمان کرتا ہی اسکو سہل و کم اعتبار حال آنکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑے رتبے کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتھ ایک بات کے کہ اسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی نہین جانتا اسکے کہنے مین اور سہل جانتا ہی اسکو گرتا ہی بسبب اسکے دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے یہ الفاظ آئے ہین کہ گرتا ہی بندہ بسبب اس بات کے آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کے دور تر ہی اس مسافت سے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ف یعنے زبان کو نگاہ رکھنا چاہیئے اور اسکے فعل کو آسان نہ جاننا چاہیئے ایک بات کہ بندہ کی زبان سے نکلتی ہی اگرچہ آدمی اسکو آسان اور سہل جانے اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنے کی درکات دوزخ مین ہوتی ہی ۲ ح **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اسکا کفر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شاید یہ تغلیظ اور تشدید ہی بیچ نہی کے مار ڈالنے مسلمان کے [illegible] اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہی جیسے کہ حدیث المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ دلالت اسپر رکھتی ہی یا مراد مار ڈالنا ہی بسبب اسلام کے کہ حلال و مباح جانے بسبب اسکے قتل اسکا اور یہ بے شک ہی کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اسکے کے اور حلال و مباح جاننے کے کفر ہی ۲ ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہی ساتھ اس کلمہ کفر کے ایک ان دونون کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنے کہنے والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکے حق مین کہا ہی اسلیئے کہ اگر سچ کہا تو وہ شخص کافر ہی اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو یہ کہنے والا کافر ہوتا ہی اسلیئے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث ان حدیثون مین سے ہی کہ گنا ہی انکو بعضے علما نے مشکلات سے بجہت اسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہی کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوے مسلمان بسبب گناہون کے مانند قتل و زنا کے اور کہنے اسکے کہ اپنے بھائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس حدیث کی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننے والے اسکے کے پس

پس اس صورت میں معنی باء بہا کے یہ ہوں گے کہ رجوع کرتا ہی طرف اسکے کفر اور دوسرے یہ ہیں اسکے یہ ہیں کہ رجوع کرتی ہے اسپر معصیت تکفیر اسکی ہے اور تیسرے یہ کہ یہ محمول ہی اوپر خوارج کے کہ کافر کہتے ہیں مومنین کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثروں کے نزدیک یہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کے کافر نکیے جاویں گنہگار ہوں ہیں کہ یہ ہیچ غیر حق روافض و خوارج زمانے ہمارے کے ہی اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتے ہیں کفر اکثر صحابہ کبار کا بلکہ تمام اہل سنت وجماعت سے پس وہ کافر ہیں بلا نزاع ۱۲ طرح ع **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تہمت کرے کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کرے اسکو کفر کی مگر کہ پھر تا ہی کلمہ کفر و فسق کہنے والے پر اگر نہو یار اسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اس طرح کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے فاسق و کافر نہیں یعنے اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہیں ہی تو آپ کافر ہوا ۱۲ ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰہِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا حَارَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پکارے کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا کہے دشمن خدا کا اور نہیں ہی وہ شخص اس طرح کا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت اسپر یعنے آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَنَسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص برا کہنے والے آپس میں گناہ اس چیز کا کہ کہیں اوپر اسکے ہے کہ پہلے برا کہا یعنے دوسرا شخص کہ برا کہتا ہی اسکا گناہ بھی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اسکو برا کہنے پر جبتک کہ تجاوز نکرے مظلوم نقل کی یہ مسلم نے **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نے حد سے باین نہج کہ زیادہ ہوا برا کہنا اسکا برا کہنے پہل کرنیوالے کے سے اور ایذا اسکی سے ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالے کے سے اور بعضوں نے کہا کہ جب تجاوز کرے پس نہیں ہوتا ہے گناہ فقط پہل کرنیوالے پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا بھی گنہگار بسبب تعدی کے ۱۲ ع د **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جائز واسطے صدیق کے یہ کہ ہو بہت لعنت کرنے والا نقل کی یہ مسلم نے **ف** صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی بمعنی کثیر الصدق کے اور اصطلاح صوفیہ میں صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیۂ کریمہ فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کا ہوا اور ایسے مقام میں ہو کہ بعد مقام نبوت کے ہی اور تمام انبیاء واسطے رحمت کے اور نزدیک کرنے دوروں کے مبعوث ہیں لعنت کرتی کہ دور ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سے ہی شان اسکی نہوا اور مقتضائے مقام صدیقیت کا نہیں اور اسلیے خصلت پسندیدہ اہل سنت وجماعت کی ترک کرنا لعن طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکریں اگرچہ مستحق اسکا ہو اور اپنی زبان کو ساتھ اسکے آلودہ نکریں اور تضییع وقت ساتھ اسکے نکریں اور ساتھ لعنت کرنے بدوں کے اپنی خو کو خراب نکریں جو کہ ملعون ہی نزدیک خدا کے کیا حاجت کہ اور کوئی اسکو لعنت کرے مگر جائز ہی اس کافر پر کہ خبر صادق مخبر دی ہو ساتھ مرنے اسکے کے کفر پر اور جاننا چاہیئے کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور کرنا رحمت الٰہی سے اور نا امید مطلق کرنا ہی فضل نامتناہی اسکے سے یہ تو مخصوص کافروں کے لیے ہی اور دوسرے دوری اور محرومی مقام قرب و رضائے حق سے کہ راجع اور عائد ساتھ ترک اولے اور راحو ط کے ہی پس جو کچھ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک بعضے اعمال و اوراد کے اور بعضے صحابہ وغیرہم سے بھی منقول و ماثور ہی سب اسی باب سے ہی نہ قسم اول سے اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیے لائے کہ اتنی تھوڑی سی لعنت نادر الوقوع ہی مومنین میں کہا ابن مالک نے کہ صیغہ مبالغہ میں اشارہ ہی اسپر کہ یہ ذم نہیں ہی اسکے لئے کہ صادر ہو لعنت اس سے ایکبار یا دو بار ۱۲ ش ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُھَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداء سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بہت لعنت کرنے والے نہونگے گواہی دینے والے اور نہ شفاعت کرنیوالے

دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** گواہی دینے والے یعنی لوگوں پر کہ وہ اگلی امتوں کے لوگ ہیں یعنی امت محمدی گواہی دینگے کہ انکے رسولوں نے ابلاغ احکام الہی کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ پس فرماتے ہیں کہ لعنت کرنے والوں کو کہ لعنت عادت اور خو انکی ہو درجہ شہادت یعنے گواہی دینے کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگوں کی شفاعت کریں نصیب نہیں ہونیکا دن قیامت کے **وعن** ابی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کہے کوئی ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق آگ دوزخ کے ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی یہ کہے بقصد عیب جوئی اور حقارت اور ناامید کرنے کے لوگوں کو رحمت الہی سے نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کے اور بحال انکے کے تو وہ کہنے والا اسکا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے کہ اپنے نفس پر عجب کیا اور لوگوں کو چشم حقارت سے دیکھا اور رحمت حق سے ناامید کیا اور یہ معنے اہلکہم کے ہیں کہ پیش ہو کاف کو بصیغہ تفضیل اور اہلکہم ساتھ زبر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہے ہلاک کرتا ہے لوگوں کو اور بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنے کے معاصی میں ڈالتا ہے اسلئے کہ سننے اس کلام کے سے شکستہ دل اور ناامید و بے شوق ہوتے ہیں گنہگار کہ کرنا صفت قہر و جلال کے ہیں انکو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی اور ساتھ رحمت و مغفرت الہی کے امیدوار کرنا خوب و مفید ہے پس یہاں اشارہ ہے اسپر کہ لوگوں کو بشارت دینے اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کرنا چاہئے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین لوگوں کا دن قیامت کے دو رویہ منافق صفت ہے وہ کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کے اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنے ہر جماعت سے ازراہ خوشامد کے ایسی باتیں کرتا ہے کہ موافق مرضی انکی کے ہو رعایت حق کی نہیں کرتا جیسے کہ حال منافقوں کا تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَمَّامٌ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا بہشت میں یعنے ساتھ نجات پانے ہونے کے چغل خور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں بجائے لفظ قتات کے لفظ نمام کا آیا ہے **ف** قتات اور نمام ایک ہی معنے ہیں کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پہونچاوے اور بوجہ فساد کے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَّاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَّاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنے اوپر سچ بولنے کو اسلئے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکوکاری کے یعنے خاصیت سچ بولنے کی یہ ہے کہ توفیق ہوتی ہے نیکی کرنے کی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہے یعنے پہونچاتی ہے نیک کار کو طرف بہشت کے یعنے مراتب عالیہ اسکے اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے میں یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے وہ نزدیک اللہ کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے تئیں جھوٹ بولنے سے اسلئے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہونچاتا ہے بالخاصیہ طرف فسق و فجور کے اور تحقیق فسق کرنا پہونچاتا ہے طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے میں یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے نام اسکا نزدیک اللہ تعالے کے بڑا جھوٹا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ الفاظ آئے ہیں کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی پہونچاتی ہے طرف بہشت کے اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہے اور تحقیق فجور پہونچاتا ہے طرف آگ کے **ف** لکھا جاتا ہے الخ یعنے حکم کیا جاتا ہے اسپر ساتھ صدیقیت کے اور ثابت کیا جاتا ہے اسکے لئے مقام صدیقیت

ثواب اُسکا یا لکھا جاتا ہی نام اُسکا بیچ دیوان اعمال کے نزدیک ملاء اعلی کے یا لوگ اپنی کتابون مین نام اُسکا صدیق لکھتے ہین اور مقصود
یہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہی خلق مین ساتھ اس صفت و نام کے اور ڈالا جاتا ہی لوگون کے دل مین اور جاری کیا جاتا ہی زبانون پر کہ یہ سچا ہی بر قیاس قول اللہ
تعالی کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَہُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہی کہ یہ جھوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہی اسکے لئے مذہب
جھوٹون کا یا لوگون مین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اُسے بغض رکھتے ہین شرح **وعن** اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ام کلثوم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جھوٹا
وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی درمیان لوگون کے اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کے ہون اگرچہ جھوٹ بھی ہون اور پہونچاتا ہی اچھی باتین یعنے ایک
کیطرف سے دوسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہتا ہی الخ یعنے کلام کہ متضمن ہی خیر کو نہ شر کو مثلا زید و عمرو مین بگاڑ ہی یہ آپس کی اصلاح کے لئے کہتا ہی ایک
کیطرف سے دوسرے کو کہ وہ تجھکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی کہ مین دوست رکھتا ہون اسکو اگرچہ اُسنے نکہا ہو **وعن** المقداد بن الاسود
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِہِمُ التُّرَابَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مقداد بن اسود سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو انکے منھ مین مٹی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین روبرو
تمہارے بطمع مال کے برابر ہی کہ تعریف نثر ہو یا نظم انکے منھ مین مٹی ڈالو یعنے محروم کرو کچھ ندو یا مراد یہ ہی کہ کچھ تھوڑا سا دے دو کہ مشابہ ہی ساتھ ڈالنے خاک کے قلت و حقارت
مین تاکہ پھر نکرین تمہاری اور بعضے علماء نے اسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سے کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ پھینکی خاک کی ہے اور برابر امیر المومنین حضرت عثمان
کی تعریف کرنیوالے کے منھ مین ڈالدی اور اُسمین زجر ہی تعریف کرنے والے کو اسلئے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی اسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نے کہ مداحین وہ لوگ
ہین کہ عادت پکڑی ہی انھون نے تعریف کرنیکی بغیر تمیز کے درمیان حق و باطل کے اور مستحق و غیر مستحق کے اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اُسکے سبب سے ممدوح سے متوقع ہوتے
ہین نفع کے پس تعریف کرے کسی کی اچھے فعل اور امر محمود پر تاکہ اسکو رغبت ہو اور بھلائیون کے کرنے کی اور لوگون کو رغبت ہو اُسکے اقتدا کی پس نہین ہی وہ مداح
یعنے مداح برا نوع **وعن** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا
مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکّٰی عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
ابی بکرہ سے کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے مبالغہ کیا اسکی تعریف مین پس فرمایا حضرت نے وائے
تجکو کاٹی تونے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرنے والا ضرور پس چاہیئے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنے مرد صالح مثلا حال اسکا اللہ تعالے
جانتا ہی حقیقت حال اسکی کو اور حساب کرنے والا اور جزا دینے والا اُسکا ہی اُسکے کردار پر اگر گمان رکھتا ہی تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہی یعنے جیسے کہ تعریف کی
اور تعریف نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھ جزم و یقین کے کسی کو کہ وہ ایسا ہی یعنے احتیاط کرے تعریف مین اور کہے کہ گمان رکھتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہے
کہ بلا شبہہ ایسا ہی ہی تاحکم علم الہی پر نہو **ف** کاٹنا گردن کا بمعنے رنج اور ہلاک جسمانی کے ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کے کہ ممدوح کو اُس سے عجب و غرور پیدا
ہوتا ہی وہ ہلاک ہوتا ہی اور یہ دین مین ہی اور کبھی تعریف باعث ہلاک دنیا کے بھی ہوتی ہی جیسکی تعریف سننے سے مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اُسکے قصاص مین
اسکو ہلاک کیا حاکم نے شرح **ف** تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تعریف کرے اسکی اسکے منھ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اُس سے اور دوسرے
یہ ہی کہ تعریف کرے اُسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اسکو پہونچے پس اس سے بھی نہی کی گئی اور تیسرے یہ ہی کہ تعریف کرے اُسکی غائبانہ اعمال مین کہ نہ پروا ہو
اسکے پہونچنے کی اور تعریف کرے اسکی صلاحۃ اس چیز کے کہ اسمین ہی پس اس تعریف کا مضائقہ نہین ہی بالکل **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ

بِی اَخِی مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْکَ مَا فِیْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے غیبت کہا بعضے صحابہ نے کہ اللہ و رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز و صفت کے کہ ناخوش رکھے کہا بعضے صحابہ نے پس خبر دو تم اگر ہے بیچ بھائی میرے کے یعنے اُس شخص میں کہ اسکو یہ بری ذکر کیا میں نے وہ چیز کہ کہتا ہوں میں یعنے اگر وہ صفت بد اسمیں ہے اور سچ میں نے کہا اور اسکو ناخوش لگا یہ بھی غیبت ہے فرمایا حضرت نے اگر ہے اُس شخص میں وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اسکی اور اگر نہو اُسمیں وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق بہتان کیا تو نے اُسپر یعنے غیبت یہی ہے کہ عیب کسی کا سچ کہے اور اگر سچ نہ کہے تو افترا بہتان ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یہ الفاظ آئے ہیں جسوقت کہ کہے تو واسطے بھائی اپنے کے وہ چیز کہ اُسمیں ہے پس تحقیق غیبت کی تو نے اسکی اور جسوقت کہے تو وہ چیز کہ نہیں اُسمیں پس تحقیق بہتان کیا تو نے اُسپر **ف** جان کہ غیبت ایک گناہ ہے نہایت بُرا اور بہ نسبت اور گناہوں کے زیادہ پھیلا ہوا ہے لوگوں میں کہ بہت ہی کم میں ایسے لوگ کہ بچیں اُس سے اور غیبت کہتے ہیں کسیکے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے اُسکو خواہ وہ عیب اُسکے بدن میں ہو یا اسکی عقل میں یا اُسکے دین میں یا اسکی دنیا میں یا اسکی خلق میں یا اُسکے نفس میں یا اُسکے مال میں یا اولاد میں یا ماں باپ میں یا بیوی میں یا اُسکے خادم میں یا کپڑے میں یا رفتار و گفتار میں یا ہیئت میں یا نشست و برخاست میں یا اسکے حرکات و سکنات میں یا تازہ روئی اور ترش روئی اور تندخوئی میں اور سخن گوئی اور خاموشی میں اور سوائے انکے میں جو کچھ کہ متعلق ہے ساتھ اسکے خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ کے ہو یا کنایہ کے یا رمز کے یا اشارہ کے ساتھ آنکھ اور بھوؤں اور سر اور ہاتھ اور مانند انکے کے اور قاعدہ کلیہ اسمیں یہ ہے کہ جس چیز سے سمجھا دے تو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اسکے ہو پس وہ غیبت حرام ہے اور اگر اسکے منہ پر کہے اور ناخوش لگے اُسکو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہے کہ یہ اور بھی گناہ ہے اور کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ بخشوائے اُس سے کہ جسکی غیبت کی ہے اگر خبر اُس غیبت کی اُسکو پہونچی ہے اور اگر نہیں پہونچی ہے یا وہ مر گیا یا مسافت دور ہے تو استغفار کافی ہے اور بخشوانے میں لازم نہیں ہے کہ تفصیل کے بطریق اجمال کے کافی ہے کہ کہے تیری غیبت کی ہے میں نے بخش وہو الصحیح اور یہ استغفار کرنے کے اُسکے لئے کہ جسکی غیبت کی ہے یہ بھی کفارہ غیبت کا ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے ع ح **ف** ذکر کرنا آدمی کی برائیوں کا بطریق اہتمام کے نہیں مضائقہ ہے اور مکروہ ہے اس صورت میں کہ ارادہ کرتا ہو بُرا کہنے اور نقصان کا اور جیسے غیبت کی ایک شہر والوں کی یا بستی والوں کی تو نہیں ہوتی وہ غیبت یہاں تک کہ نام لے ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ایک شخص روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے لیکن ضرر پہونچاتا ہے لوگوں کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اسکا ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمیں ہے نہیں ہوتی غیبت اور اگر خبر پہونچا دے سلطان کو اُسکی تاکہ وہ تنبیہ کرے اسکو پس نہیں گناہ ہے اسپر کذا فی فتاوے قاضی خان و عالمگیریہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَیْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتٰی عَاهَدْتِنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ تَرَکَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکا پس فرمایا اذن دو واسکو آنیکا پس بُرا ہے اپنی قوم میں پس جب بیٹھا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نے بیچ ملاقات اسکی کے اور تبسم کیا واسطے اُسکے یا میٹھی باتیں کیں اُس سے پس جبکہ گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے اُسکے حق میں ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپ نے بیچ ملاقات اُسکی کے اور میٹھی باتیں کیں مجلس میں فرمایا حضرت نے کب پایا تو نے مجھکو فحش بولنے والا تحقیق بدترین آدمیوں کا نزدیک اللہ کے مرتبے میں دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ چھوڑیں اسکو لوگ واسطے بچنے برائی اسکی کے اور ایک روایت میں واسطے بچنے فحش اسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وہ شخص آنیوالا عیینہ بن حصن تھا اور تھا وہ مؤلفۃ القلوب یا سنگدلان عرب سے اور ابھی

قوم میں رئیس تھا اور تھا بد خلق اور آثار نقصان دین و ایمان کے اس سے حضرتؐ کی حیات میں اور بعد وفات حضرتؐ کے ظہور میں آئے اور بعد رحلت آنحضرتؐ
کے مرتد ہو گیا تھا اور حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ میں اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان مرا اور اُس وقت میں کہ آنحضرتؐ کے پاس آیا ظاہرا اسلام کیا تھا لیکن اسلام
کامل نہ تھا اور کلام مذکور آنحضرتؐ کا اُسکے حق میں علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ خبر غیب ہے اور حقیقت حال اُسکے سے دی آخر کو آثار بد یعنی ارتداد وغیرہ اُس سے
ظہور میں آئے اور یہ مذمت اسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اُسکے کی تھی تا لوگ اُسکو پہچانیں اور فریب نہ کھاویں اور فتنہ میں نہ پڑیں پس غیبت نہ تھی اور نرمی
کہ کہ حضرتؐ نے اُس سے نرم کلام کیے واسطے تالیف قلب اُسکے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مدارات اُسکی کہ ڈر ہو اُسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہے غیبت فاسق کی
اور فرق درمیان مدارات اور مداہنت کے یہ ہے کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہے واسطے اصلاح دنیا کے یا دین کے یا دونوں کے اور یہ مباح ہے اور بعض اوقات میں اچھی
ہے اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہے واسطے کسی اصلاح کے اور یہ بڑا فائدہ ہے لائق یاد رکھنے کے اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہیں اس سے اور ان دونوں کے فرق سے جاہل ہیں
اور حضرتؐ نے جو فرمایا کہ کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہے حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپ نے مخالفت کی حاضر و غائب میں پس کیوں برا کہا تم نے اُسکو حاضر میں جیسے کہ برا
آپ نے غائب میں اور واسطے بچنے فحش اُسکے کے اس حدیث کے دو معنی لکھے ہیں ایک تو یہ کہ میں نے کہ اُسکے منہ پر فحش اور سخت کہا سبب اسکے کہ فحش گوئی میں اُسکی عادت
سنتے ہوں گے لوگ ساتھ ترک کرنے اُنکے کے کہیں بسبب فحش اُنکے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکے چھوڑ دیا میں نے اور اُسکے منہ پر اُسکو برا نہ کہا اور برا شخص ہے
وہ کہ چھوڑ دیں اُسکو لوگ بسبب پرہیز کرنے کے برائی اُسکی سے متفق علیہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی معافی
الا المجاہرون وان من المجانۃ ان یعمل الرجل باللیل عملا ثم یصبح وقد سترہ اللہ فیقول یا فلان عملت البارحۃ کذا وکذا
وقد بات یسترہ ربہ ویصبح یکشف ستر اللہ عنہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امت میری عافیت دی گئی
یعنی نہیں ماخوذ ہوتی اور نہیں عذاب کیجاتی سخت مگر آشکارا کرنے والی برائی کے اور تحقیق بے پروائی سے ہے یہ کہ کرے آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد پھر صبح کرے اس
حال میں کہ تحقیق چھپایا تھا اسکو اللہ تعالی نے یعنی اُسکے عمل کو لوگوں سے یا پردہ پوشی کی تھی اُسکی کہ نہیں عذاب کیا اُسکو رات میں یہاں تک کہ جیتا رہا دن تک پس کہے
شخص کسی سے اے فلانے کیا میں نے آج کی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تھی اُسکی پروردگار اُسکے نے اور صبح کرتے ہی کھولا پردہ اللہ کا اپنے
سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت شیخ نے معنی معافی کے یہ لکھے ہیں کہ سلامت رکھی جاتی ہے یعنی غیبت نہیں کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ
کرنے والے اور طیبی نے بھی یہی معنی لکھے ہیں اور ملا علی نے لکھا ہے کہ نہیں دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہ معنی ہیں یعنی جو کہ ترجمہ میں مذکور ہوئے اور شیخ مرحوم نے لکھا ہے
کہ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت کہ حرام ہے اُسکی ہے کہ برا کام کرتا ہے پوشیدہ اور جو کہ بیحیا ہے اور آشکارا برائی کرتا ہے غیبت اُسکی غیبت نہیں اور لکھا ہے علما نے
کہ جائز ہے غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگوں کو بدعت کیطرف بلاوے اور وقت داد خواہی اور اظہار ظلم کے اور جائز ہے
غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کی۔ **وذکر** حدیث ابی ہریرۃ من کان یؤمن باللہ فی باب الضیافۃ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اُسکا یہ ہے من کان یؤمن باللہ باب الضیافۃ میں

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الکذب وھو باطل بنی لہ فی ربض الجنۃ ومن ترک المراء وھو محق بنی لہ فی وسط
الجنۃ ومن حسن خلقہ بنی لہ فی اعلاھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن وکذا فی شرح السنۃ وفی المصابیح قال غریب
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہے اُسکے لیے محل بیچ کنارہ جنت کے اور
جو شخص کہ چھوڑ دے جھگڑا اس حالت میں کہ ہے حق پر بنایا جاتا ہے اُسکے لیے مکان بیچوں بیچ بہشت کے اور جس شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہے مکان اُسکے
بیچ جگہ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی بیچ شرح السنہ کے اور بیچ مصابیح کے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف**

اور بیہودہ ناحق پر قید اسلئے لگائی کہ جھوٹ بولنا بعضے مواضع مین جائز ہی جیسکہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانے مین اور بچانے ظلمت مال مسلمان
مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دعوی پر ایمان رکھتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھی زیادہ چاہتا ہون اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اسکے تھا لیکن رفع
نزاع کی اُسنے اور راہ تواضع اور کسر نفسی کے اور یہ بیچ غیر امر دینی کے ہی کہ سکوت کرنے سے اُس مین کوئی خلل دین مین نپڑے امام شافعی رح سے
منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نہ کیا مین نے ہرگز مگر دوست رکھا مین نے کہ حق اوپر ہاتھ خصم میرے کے ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ حد مراء یعنے جھگڑے
کی اعتراض کرنا ہی اوپر کلام غیر کے ساتھ ظاہر کرنے خلل کی اُسمین باعتبار لفظون کے یا معنون کے یا بیچ قصد متکلم کے اور ترک مراء یہ کہ ترک کرے انکار و اعتراض
پس جو کلام کہ سُنے تو اگر حق ہو تصدیق کر اُسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتھ امور دین کے تو سکوت کر اُس سے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچھے اوصاف
و کمالات کو اور اکثر اطلاق اُسکا بیچ عرف بیان کے کشادہ پیشانی و حسن معاشرت پر آتا ہی ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَ
الْفَرْجُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو
بہشت مین یعنی اسباب جو داخل کرنے انکے کے بہشت مین ساتھ فائزین کے ہین اونمین سے کونسی چیز ہی کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا
جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ مین دو چیزین کا دہانہ اور شرمگاہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ادنے تقوے کا یہ ہی کہ بچے شرک سے
اور اعلے اُسکا یہ ہی کہ بچے خطرۂ ماسوای اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کے کہ ادنے اُسکا ترک کرنا ایذا انکے کا ہی اور اعلے اُسکا یہ ہی کہ احسان کرے اُسپر کہ جو بدی
پہنچاوے اسکو کذا ذکر الملا علی اور حضرت شیخ نے کہا کہ خوش خلقی بھی داخل تقوے مین ہی لیکن ذکر اُسکا بعد ذکر تقوے کے تخصیص بعد تعمیم ہی مگر یہ کہ مراد تقوے سے
اعمال ظاہر رکھین اور حسن خلق سے اخلاق باطنی اور طیبی نے کہا کہ تقوے اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتھ خالق کے کہ بچے تمام نواہی سے اور بجا لاوے
تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتھ خلق کے اور منھ کہ زبان بھی داخل اُسمین ہی اور بڑا بیچ کھانے اور پینے حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور
لاطائل کا ساتھ زبان کے ہی اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کا کہ اکثر آدمی بسبب اُسکے مخالفت خالق کرتا ہی اور مغلوب العقل ہو جاتا ہی **وَعَنْ** بِلَالِ بْنِ
الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ
يَلْقَاهُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ
رَوٰى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اور روایت ہی بلال بن حارث سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی
ایک بات بھلائی کی نہین جانتا قدر اُسکی ثابت کرتا ہی اللہ واسطے اُسکے بسبب اُسکے خوشنودی اپنی اُسدن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالے سے اور تحقیق آدمی
البتہ بولتا ہی ایک بات برائی کی کہ نہین جانتا قدر اُسکی ثابت کرتا ہی اللہ بسبب اُسکے اُسپر خفگی اپنی اُسدن تلک کہ ملاقات کرے اُس سے نقل کی یہ
شرح السنہ مین اور روایت کی مالک و ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اسکے **ف** ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنے دنیا مین توفیق دیتا ہی ایسی چیزون کی کہ راضی
ہو اللہ اُس سے اور برزخ مین بچاتا ہی عذاب قبر سے اور فراخ کیجاتی ہی قبر اُسکی اور کہا جاتا ہی کہ سو رہ مانند سونے عروس کے اور روز قیامت کے اُٹھے گا سعید اور اللہ تعالے
کے سایہ مین ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی اُسکے حق مین عکس اسکے سمجھ لے پس معنی توقیت یعنی اُسدن تلک الخ کے
یہ نہین ہین کہ رضا اور غضب اُسدن تلک ہی بعد ازان منقطع ہونگے اور نظیر اُسکی قول اللہ تعالی کا ہی بیچ حق ابلیس کے ان علیک لعنتی الی یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نے
کہ مراد بھلی بات سے کلمہ حق کہنا ہی نزدیک سلطان ظالم کے انتہی اور اس قیاس سے بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کے کہ ضرر کرے دین میں اور ظاہر حدیث سے علم معلوم ہوتا ہی کہ کوئی
کلمہ ہو ع **وَعَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّمَنْ يُّحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ

الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم سے حکیم نے نقل کی بہز کے دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے ہی واسطے اُس شخص کے کہ بات کہے جھوٹ بولے تا کہ ہنساوے ساتھ اُسکے قوم کو وائے ہی واسطے اُسکے وائے ہی واسطے اُسکے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد اور دارمی نے **ف** ویل کے معنے ہین ہلاک عظیم یا نام ایک گھری کا ہی جہنم میں اور مکرر فرمانا اُس لفظ کا واسطے تاکید اور تشدید کے ہی وعید میں اور جھوٹ بولی اس قید سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے یاروں کے مضایقہ نہین اور چاہیے یون کہ اُسکو بھی عادت و ہمیشہ اپنا نکرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہی لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر ہنسانے پر نہو جیسے کہ حدیث آئندہ میں فرمایا ہی

ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہین بولتا ہی اُسکو مگر اس واسطے کہ ہنساوے ساتھ اُسکے لوگون کو گرتا ہی سبب اُس بولنے کے یعنے دوزخ میں گرتا کہ دور تر ہی مسافت مبدا اور منتہی اُسکے کی اُس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور تحقیق بندہ پھسلتا ہی سبب زبان کے اپنے زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنے جھوٹ وغیرہ کہ اُسکی زبان سے صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اُسکو بہ نسبت ضرر کرنے اُسکی کے پانو سے منہ کی بل اسلیے کہ ضرر بدنی سہل تر ہی ضرر دینی سے ع ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنے کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات سے دنیا و آخرت میں اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہی زبان کے سبب سے پہونچتی ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم پر ہی ایک تو ضرر محض ہی اور دوسرا نفع محض ہی اور تیسرا وہ کہ اُسمین ضرر بھی ہی اور نفع بھی ہی اور چوتھا وہ کہ نہ اُسمین ضرر ہی اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہی ضرور و لازم ہی خاموشی اُس سے اور ایسی ہی وہ کہ ضرر و نفع دونون رکھتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنے نفع کے سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اُسکے موجب ضائع کرنے وقت کا ہی اور وہ عین ٹوٹا ہی رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہی اُسمین بھی خطر و آفت ہی کہ کبھی اُسمین آمیزش ریا کی و تصنع اور تزکیۂ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہی اور تمیز و دریافت کرنا اُسکا بھی مشکل ہی پس خاموشی بہر حال بہتر ہی کہ زبان کی آفتین ان گنت ہین کیا خوب کہا ہی کسی نے اَللِّسَانُ جِرْمُهٗ صَغِيْرٌ وَجُرْمُهٗ كَبِيْرٌ وَكَثِيْرٌ ع ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا ملاقات کی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مین نے کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنے دنیا اور آخرت میں فرمایا محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے تجھکو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہون پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** لفظ املک ساتھ زبر ہمزہ کے اور زیر لام کے یعنی محفوظ رکھ اپنی زبان کو اُس چیز سے کہ نہین اُسمین خیر کہا ایک شارح نے اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنے اُسکے یہ ہین کہ بند کر اپنی زبان کہ حال آنکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنے پر امور اپنے کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنے کو اور گنجایش دے تجھکو گھر تیرا کہ رہے تو اُسمین اور نہ نکلے مگر بضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹھنے سے اُسمین بلکہ غنیمت جان تو اُسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہی شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہی ہٰذَا زَمَانُ السُّكُوْتِ وَمُلَازَمَةُ الْبُيُوْتِ وَالْقَنَاعَةُ بِالْقُوْتِ اِلٰى اَنْ تَمُوْتَ اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر مین وارد ہی گھر پر اور حقیقت مین مخاطب پر یعنی بیٹھ گھر مین مشغول ساتھ عبادت مولے کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صورت رونے کی بنا نادم ہو کر اپنے گناہون پر ع ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنْ

اعوججنا رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پونہچائی اُنہوں نے حدیث حضرت تک فرمایا آنحضرت نے جسوقت صبح کرتا ہے بیٹا آدم کا پس بتحقیق ساری اعضا عاجزی کرتے ہیں واسطے زبان کے اور کہتے ہیں ڈر اللہ سے بیچ حق ہماری کے اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہیں پس اگر سیدھی رہیگی تو سیدھے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے ہونگے ہم نقل کی یہ ترمذی نے ف اگر کوئی کہے کہ اصل اور مدار کار دل ہے اگر وہ صالح ہے تو تمام اعضا صالح ہیں اور اگر وہ فاسد ہے تو تمام اعضا فاسد جیسے کہ حدیث میں آیا ہے ان فی الجسد مضغۃ ان صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہ ہے کہ زبان ترجمان ہے دل اور خلیفہ اسکا ہے پس حکم اسکا حکم دل کا ہے گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہے زبان اُسکو بیان کرتی ہے اور اعضا اُسپر عمل کرتے ہیں ع ح وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْھُمَا اور روایت ہے علی بن حسین سے یعنے حضرت امام زین العابدین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی اسلام آدمی کی سے ہے چھوڑ دینا اُسکا اُس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اُسکو نقل کی یہ مالک اور احمد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں دونوں سے یعنے ابو ہریرہ اور علی بن حسین سے ف یعنے علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اُسکا ہے اُس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اُسکے نہ کرے اور غرض ساتھ اُسکے متعلق نہو اور شان اُسکی ایسی نہو کہ اہتمام کرے اُسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اُسکے کے یعنے امر ضروری نہو اور لایعنے کہتے ہیں اُسکے یہی معنے ہیں اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اُسکا رکھتا ہے وہ ہے کہ متعلق ہے ساتھ ضرورت حیات اُسکی کے معاش میں اور سلامتی و نجات اُسکی کے معاد میں متعلق معاش کے طعام ہے کہ سیری بخشے اور پانی کہ پیاس دفع کرے اور کپڑا کہ ستر ڈہانکے اور بیوی کہ سبب عفت ستر اُسکی کی ہو اور مانند اُنکے وہ چیزیں کہ دفع حاجت کریں نہ وہ چیزیں کہ لذت پاوے اُنسے اور بہرہ مند و دولتمند ہو اُنسے اور نہ فضول قوال و افعال و تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کے اسلام اور ایمان اور احسان ہیں جیسے کہ حدیث جبرئیل میں بیچ کتاب الایمان کے مذکور ہوا حاصل یہ کہ جو چیزیں ضرور ہیں اسکی معاش و معاد میں اور سبب رضامندی مولی کے ہیں وہ تو لایعنے نہیں اور سوائے اُنکے لایعنے ہیں عام ہے کہ وہ چیزیں کرنے کی ہوں یا کہنے کی اور کہا امام غزالی نے کہ حد لایعنے کی یہ ہے کہ کلام کرے تو ساتھ اُس چیز کے کہ اگر سکوت کرتا اُس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مال میں اور مثال اُسکی یہ ہے کہ بیٹھے تو ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو اُن سے احوال سفروں کا اور اُن چیزوں کا کہ سفروں میں دیکھے مانند پہاڑوں اور نہروں کے اور وقائع کہ وہاں واقع ہوں اور اچھے کھانے اور کپڑے وغیر ذلک پس یہ ایسے امور ہیں کہ اگر سکوت کرتا تو اُنسے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ اَبْشِرْ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْہِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیوں میں سے پس کہا ایک اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتھ داخل ہونے بہشت کے یعنے ببرکت صحبت آنحضرت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہے تو یہ بات اور نہیں جانتا تو حقیقت حال اُسکی شاید کہ اُسنے کلام کیا ہو بیچ اُس چیز کے کہ ضرور نہو اُسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ ناقص نکرے اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال میں نہیں لاتا بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہے حاصل یہ کہ کیونکر جزم کیا تونے ساتھ داخل ہونے اُسکے کے بہشت میں شاید کہ کلام لایعنے کہا ہو اُسنے اور بخل کیا ہو اور اُسکے سوال و حساب میں گرفتار ہو اور داخل ہونے بہشت کے سے منع کیا گیا ہو ح وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِہٖ قَالَ ھٰذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہے اُن چیزوں سے کہ ڈرتے ہو تم اُنسے مجھ پر کہا سفیان نے پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنے یہ اسکے شر سے بہت ڈرتا ہوں تمہارے حق میں کہ اکثر باتین گناہ کی اُس سے سرزد ہوتی ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کیا اُسکو ح وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتے ہیں اُس سے فرشتے یعنے محافظت کرنے والے کوس بھر بسبب بو بد اُس چیز کی ہے کہ لایا بندہ اُسکو یعنے جھوٹ بولا نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَسِيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی سفیان بن اسد حضرمی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہت بڑی بات ہی ازروے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو بھائی اپنے سے کہ وہ تجھکو ساتھ اُس بات کے سچا جاننے والا ہی اور تو اُس بات میں جھوٹ بولنے والا ہی یعنے جھوٹ بولنا تو ہر حال میں برا ہی اور اس صورت میں بدتر ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا میں ہوں گی اُسکی دن قیامت کے دو زبانیں آگ کی نقل کی یہ دارمی نے ف دو رویہ اُسکو کہتے ہیں کہ وہ کسی کے سامنے ہو تو ایسی باتیں کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا دوست ہی اور اُسکے پیچھے ایسی باتیں کرے کہ باعث اُسکی ایذا کی ہوں اور بعضوں نے کہا کہ دو رویہ وہ ہی کہ دو شخصوں میں عداوت ہی یہ ہر ایک پاس جا کر ایسی باتیں کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہی یعنے ہر ایک کے پاس جا کر دوسرے کو برا کہتا ہی اور اُسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہی مومن طعن کرنے والا اور نہ لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیچ اور روایت بیہقی کے اور نہیں ہوتا مومن فحش کہنے والا زبان درازی کرنے والا یعنے اس روایت میں وصف کیا فاحش کو ساتھ بذی کے یعنے نہیں ہی مومن فحش کہنے والا بمبالغہ اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنے والا اور عادت کرنے والا اُسکی اور نہ چاہیے اُسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں نہیں لائق ہو مومن یعنے مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنے والا وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بد دعا کرو آپس میں ساتھ لعنت خدا کے یعنے آپس میں ایک دوسرے کو یوں کہے کہ تجھ پر لعنت خدا کی اور نہ بد دعا کرو آپس میں ساتھ غضب خدا کے اور نہ ساتھ داخل ہونے کے دوزخ میں یعنے نہ کہو کہ غضب خدا کا تجھ پر اور دوزخ میں جاوے تو اور ایک روایت میں ہی اور نہ ساتھ آگ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بندہ جس وقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنے آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑھتی ہی لعنت طرف آسمان کی پس بند کیے جاتے ہیں دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس بند کیے جاتے ہیں دروازے اُسکے نزدیک صعود لعنت کے پھر مائل ہوتی ہی دائیں اور بائیں یعنے پس ادھر سے بھی روکی جاتی ہی پس جس وقت کہ نہیں پاتی راہ پھرتی ہی طرف اُسکے کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اُسکے تو پہونچتی ہی اُسکو اور اگر نہیں ہوتا وہ لائق اُسکے پھر آتی ہی لعنت طرف کہنے والے اپنے کے

نقل کی ابوداؤد نے **ف** یعنے جب لعنت کی جاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ اُسپر نہین ہوتی بلکہ چاہتی ہی کہ باہر نکل جاؤن جب جگہ نکلنے کی نہین
پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اُسپر اور اگر وہ مستحق اُسکا نہین ہوتا تو پھر آتی ہی لعنت بھیجنے والے پر پس جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت
نکرے اُسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے تحقیق نہین ہے **وعن** ابن عباس ان رجلا نازعته الریح رداءه فلعنها فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم لا تلعنها فانها مامورة وانه من لعن شیئا لیس له باهل رجعت اللعنة علیه رواه الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ ایک شخص کی اُڑائی ہوا نے چادر پس لعنت کی اُسنے ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ لعنت کر تو اُسکو اسلیئے کہ وہ حکم کی گئی ہی
اور تحقیق شان یہ ہی کہ جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی وہ لعنت اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے **ف** حکم کی گئی ہی ساتھ
چلنے کے وہ بھیجا ہی اُسکو واسطے ملکتوں کے تنگ آنا اُس سے اور مکروہ جاننا اُسکو منافی ادب عبودیت و استقامت کے ہی اور اسیطرح ہی ادب بیچ نزول
حوادث زمانہ کے وارد ہونے احکام ادبی کے چاہیے کہ باطن و ظاہر ساتھ دل و زبان کے راضی ساکت ہو اور اگر دل مین بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پائے تو چاہیے کہ
زبان کو نگاہ رکھے **ع** **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی احب
ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر رواه ابو داؤد اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہونچاوے مجھکو کوئی
میرے صحابیون مین سے کسی کی طرف سے کوئی چیز یعنے جنس تقصیرات و افعال بد و خصلتون سے کہ فلانی نے ایسا کیا اور فلانی نے یون کہا اور فلانا ایسا ہی اس لیے
کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون مین یعنے گھر سے طرف تمہارے اس حال مین کہ صاف سینہ ہون اور کسی پر غصہ و کسی سے ناراض و باکینہ نہون نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسی کو نہ چاہیے کہ نزدیک میرون اور بزرگون کے بلکہ نزدیک کسی کے کسی کی طرف سے بری بات کہے تا باعث عداوت و کینہ کے نہو **ع**
معنی اسکے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلین وے بیچ اس حال کے کہ دل آنکا راضی ہو اپنے صحابہ سے **ع** **وعن** عائشة قالت
قلت للنبی صلی اللہ علیه وسلم حسبک من صفیة کذا وکذا تعنی قصیرة فقال لقد قلت کلمة لو مزج بها البحر لمزجته رواه احمد
والترمذی وابو داؤد اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کیا مین نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کافی ہی تجھکو صفیہ سے یعنے
اُنکے عیبون سے ایسا اور ایسا مراد رکھتی تھین عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ کوتاہ قد تھین عائشہ نے چاہا کہ یہ عیب اُنکا حضرت کے سامنے ذکر کرین پس حضرت کو
یہ غیبت کرنا عائشہ کا سے ناخوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اسکے دریا البتہ غالب آوے یہ کلمہ اوس دریا پر اور تغیر کردے نقل کی
یہ احمد و ترمذی و ابوداؤد نے **ف** یعنے جب دریا کو باوجود اس عظمت کے تغیر کر دے اور غالب آوے اُسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے
اس قدر عیب کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بھی غیبت ہی اور لفظ کذا و کذا کنایہ ہی ذکر کرنے بعضے عیوب صفیہ کے سے اور کہا ایک شارح نے کہ قول عائشہ کا کذا اشارہ ہی طرف
بالشت اپنے کے کہتا ہون ظاہر تکرار کذا سے تعدد لغت اسکی کا ہی پس شاید کہ اونہون نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت
اپنے کے کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کے درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم **ع** **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم ما کان الفحش فی شیء الا شانه وما کان الحیاء فی شیء الا زانه رواه الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا فحش یعنے سخت کلامی کسی چیز مین یعنے کسی امر مین موجود ہے مگر کہ عیبناک کر دیتا ہی اُسکو اور نہین ہوتی حیا و نرمی کسی چیز مین
مگر کہ زینت دیتی ہی اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کہا طیبی نے اسمین مبالغہ ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اُسکو بھی عیبناک کر دے یا زینت دیوے
ع **وعن** خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من عیر اخاه بذنب لم یمت حتی یعمله یعنی من ذنب
قد تاب منه رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب ولیس اسناده بمتصل لان خالدا لم یدرک معاذ بن جبل اور

روایت ہی خالد بن معدان سے کہ اُسنے نقل کی معاذ بن جبلؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش و ملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتہ ایک گناہ کے کہ صادر ہوا ہی اُس سے پہلے نہین مریگا وہ عار دلانے والا یہانتک کہ کریگا ہی وہ اُسکو مراد رکھتے تھے حضرتؐ عار دلانا اُس گناہ سے کہ توبہ کرچکا ہی اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکے متصل اس لیئے کہ خالد نے نہین پایا معاذ بن جبل کو **ف** توبہ کرچکا ہی اور اگر توبہ نہین کی ہی اور اُس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش کرسکتے ہین اُسپر لیکن بطریق تکبر اور بقصد تحقیر کے نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکھنے کے اُس سے اور یہ تفسیر یعنے قول یعنے من ذنب الخ منقول ہی امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت مین اگرچہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عراقی نے کہ روایت کیا اسکو احمد و طبرانی نے ساتہ اسناد جید کے **وعن** واثلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تظہر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی واثلہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بھائی کے یعنے اگر کوئی مسلمان پڑا ہی بلاے دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب دشمنی کے کہ رکھتا ہی اُس سے پس اگر خوش ہووے گا تو رحم کرے گا خداے تعالی اُسپر اور مبتلا کرے گا تجکو ساتہ اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **وعن** عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نہین دوست رکھتا یہ کہ نقل نکالون مین کسی کی حالانکہ ہووے میرے لیے ایسا اور ایسا یعنے اگرچہ دیا جاؤن مین کتنا ہی مال دنیا سے بسبب اس نقل نکالنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اُسکو **ف** حرام ہی نقل نکالنی کسی کی خواہ قولی ہو خواہ فعلی اور داخل ہی غیبت محرمہ مین ۵ ع **وعن** جندب قال جاء اعرابی فاناخ راحلتہ ثم عقلہا ثم دخل المسجد فصلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم اتی راحلتہ فاطلقہا ثم رکب ثم نادی اللہم ارحمنی ومحمدا ولا تشرک فی رحمتنا احدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقولون ہو اضل ام بعیرہ الم تسمعوا الی ما قال قالوا بلی رواہ ابو داود اور روایت ہی جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اُسنے اونٹ اپنے کو پھر باندھ دیا پانون اُسکا رسی سے پھر داخل ہوا مسجد مین پس نماز پڑھی پیچھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ سلام پھیرا اُس اعرابی نے آیا اپنے اونٹ پاس اور کھولا اُسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا یا الہی رحم کر مجھ پر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اُسکا کیا نہین سنا تمنے اور کان نہین رکھا تمنے طرف اُس کلام کے کہ اُسنے کہا کہا صحابہ نے کہ ہان سنا ہمنے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنے اوسنے جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اُسپر حضرت خفا ہوے پس ہمین تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہماری ہی لیے ہو اور کے لیے نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے **نوح وذکر** حدیث ابی ہریرۃ کفی بالمرء کذبا فی باب الاعتصام فی الفصل الاول اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اُسکا ہی کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کے فصل پہلی مین

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالی واہتز لہ العرش رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنے مثلا کہا اُسکو اے سردار وغیر ذلک غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنے تعریف کرنیوالے پر اور ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اُسکی کے عرش نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی واقع ہونا امر عظیم سے اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کے راضی ہونا ہی ساتہ اُسچیز کے کہ اُسمین ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ ہو موجب کفر اسلیے کہ قریب ہی یہ کہ پہونچے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علماے بے عمل و شاعرون اور فاریون کی ہلاکر داخل ہی اس مین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلاے عظیم سے عجب ہی کہ پرہیز کرے اُنکی صحبت

ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَی الْخِلَالِ کُلِّہَا اِلَّا الْخِیَانَۃَ وَالْکِذْبَ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہی مسلمان
اوپر ہر طرح کی خصلت کے سوائے خیانت اور جھوٹ کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص سے ف یعنے مومن کامل میں یہ خصلتیں نہیں ہوتین
بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق و امانت پر کہ مقتضای تصدیق و ایمان کے ہین یا مراد مبالغہ ہی بیچ نفی ان دونوں صفتوں کے مومن سے جا حال ہر امانت ایمان کا
ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد منع کرنا ان دو صفتوں سے ہی یعنے نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہوں ساتھ ان صفتوں کے ح وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ اَنَّہٗ
قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ
الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی صفوان بن سلیم سے کہ کہا گیا واسطے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا ہوتا ہی مومن نامرد فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے آنحضرت کے کہ کیا ہوتا ہی مومن بخیل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے حضرت کے کیا ہوتا ہی
مومن بہت جھوٹا فرمایا کہ نہیں نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے ف یعنے مومن جھوٹا نہیں ہوتا اسلیے کہ صدق اور حقانیت
ایمان کی منافی کذب کی ہی کہ نفس الامر میں باطل و ناحق ہی اور یہ بھی محمول ہی اوپر تاویلات سابقہ کے اور بیچ لانے کذاب کے کہ صیغہ مبالغہ کا ہی ایما ہی اسپر کہ اگر
کبھی بحکم بشریت کے بیچ بعضے جگہ کے کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سے ہو جھوٹ واقع ہو جاوے تو بعید نہیں اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر
ہی اہل مدینہ سے اور نہایت صالح تھے کہتے ہیں کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہیں رکھا اور وقت مرگ کے بیٹھے ہو جان دی اور انکی پیشانی میں کثرت سجود سے داغ
ہو گیا تھا اور نہایت قانع تھی کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہیں کرتے تھی اور مناقب انکے بہت سے ہین ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ
لَیَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ فَیَاْتِی الْقَوْمَ فَیُحَدِّثُہُمْ بِالْحَدِیْثِ مِنَ الْکِذْبِ فَیَتَفَرَّقُوْنَ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْہُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ
وَجْہَہٗ وَلَا اَدْرِیْ مَا اسْمُہٗ یُحَدِّثُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہی بیچ صورت ایک شخص کے یعنے کبھی کبھی پس
آتا ہی ایک قوم پر اور خبر دیتا ہی انکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہی قوم پس کہتا ہی ایک شخص انہیں سے سنا میں نے ایک شخص سے کہ پہچانتا ہوں میں چہرہ اسکا یعنے
اگر دیکھوں تو پہچان لوں اور نہیں جانتا میں نام اسکا نقل کرتا تھا یہ خبر نقل کی یہ مسلم نے ف مراد خبر سے یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا مطلق خبر
جھوٹی اور مقصود حدیث سے تنبیہ ہی اسپر کہ احتیاط و تحری کری سنی حدیث میں کہ معلوم کرے صحیح و غیر صحیح ہونا اسکا اور جو کچھ کہ سنی اور جس سے سنی نقل نکرے
بغیر دریافت صدق اسکے کے اور یہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کے نہیں نقل کی گئی لیکن چونکہ ایسا حکم ہی کہ اطلاع اسپر بغیر سننے کے حضرت سے ممکن نہیں
حکم مرفوع میں ہی ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ مُحْتَبِیًا بِکِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَہٗ
فَقُلْتُ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا ہٰذِہِ الْوَحْدَۃُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِّنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ
الصَّالِحُ خَیْرٌ مِّنَ الْوَحْدَۃِ وَاِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ اور روایت ہی عمران بن حطان
سے کہا عمران نے کہ آیا میں ابو ذر کے پاس پس پایا میں نے انکو مسجد میں گوٹ ماری ہوے ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا میں نے اے ابو ذر
کیا ہی یہ تنہائی یعنے کیوں نہیں صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابو ذر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تنہا بیٹھنا بہتر ہی بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر بہتر ہی چپ رہنے سے
اور چپ رہنا بہتر ہی سکھلانے برائی کے سے یعنے اور میں سکوت پر گوشہ نشینی و تنہائی ہی ف تنہا بیٹھنا الخ یعنے چونکہ اسوقت میں یا ہاں خاص سے
کہ اعتماد اوپر نیکی و صلاح اسکی کے ہو حاضر نہیں تنہا بیٹھا ہوں میں اور رہیجے ہین تو بیٹھتا ہی ہوں ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے **ف** لفظ مقام ساتھ زبر میم کے اور ساتھ پیش میم کی بھی آیا ہی یعنے ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنے مداومت سکوت اسکے کی شر سے افضل ہی اُس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام کے اور نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نے مقام کے معنے کہے ہین مرتبہ اُسکا نزدیک اللہ کے الخ اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سی آفتین ہین سلامت رہتا ہی اُنسے بسبب چپ رہنے کے جیسے وارد ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ رح نے یون لکھا ہی کہ کبھی مرتبہ نزدیک اللہ کے بسبب خاموشی کے فضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ جو سکوت کہ اُسمین جولانی کرے فکر بیچ معاد اور حقائق الٰہیہ و کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریاے ذکر خفی کے اور متنور ہو ساتھ نور ذات و صفات الٰہی کے اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی طاعت و عبادت جوارح یعنے اعضا سے کہ بیچ تفرقہ اور بے حضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے جمع نہ ہو اگرچہ سالہا ہو ۞ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِہٖ اِلٰی اَنْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ اَزْیَنُ لِاَمْرِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّہٗ ذِکْرٌ لَّکَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَّکَ فِی الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّہٗ مَطْرَدَۃٌ لِّلشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَّکَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِکَ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ اِیَّاکَ وَکَثْرَۃَ الضَّحِکِ فَاِنَّہٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْہَبُ بِنُوْرِ الْوَجْہِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لِیَحْجُزْکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِکَ اور روایت ہی ابو ذر سے کہ کہا ابو ذر نے داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کی ابو ذر نے یا راوی ابو ذر نے حدیث دراز یعنے حدیث دراز ذکر کی کہ یہان مذکور نہین یہانتک کہ کہا ابو ذر نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ نصیحت کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینے والا ہی واسطے سب کامون تیرے کے یعنے امور دینی اور دنیوی کے کہا مین نے زیادہ کرو مجکو یعنے اور نصیحت فرمائیے فرمایا لازم ہی تجکو تلاوت قران کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنے جو کچھ کہ ذکر کیا گیا وہ تلاوت قران ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنے کا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرین گے تجکو ساتھ خیر و رحمت کے بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی تیرے لئے زمین مین یعنے اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا مین نے زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک کہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتون الٰہی کے اسواسطے کہ خاموشی سبب ہانکنے کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سے در آتا ہی اور رجاء بلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنے والی ہی تیرے لیے اوپر کار دین کے کہ سلامت رکھتی ہی آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی بسبب ذکر خفی کے کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا بچا رہ بہت ہنسنے سے اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنے بسبب دل دہونے ظلمت غفلت اور قساوت کے اور یعنے نور علم و معرفت کے کہ حیات دل اس مین ہی اور کھو دیتا ہی منہ کے نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونے علامت عبادت سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو منہ بے نور ہو جاتا ہی اسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھ حیات حسی و معنوی کے ہی کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنے ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیرے نفس کو کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کے اور تائید و تقویت اُسکی کے ملامت ملامت کرنے والے کے سے کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا باز رکھے تجکو لوگون کے عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سے **ف** ذکر خدا کا تمام افعال خیر کہ بہ نیت نصرت الٰہی اللہ کے کرین داخل کر سکتے ہین اگر اس معنے پر حمل کرین

تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کے واسطے تعمیم بعد التخصیص کے ہوگا اور حدیث میں آیا ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہ امر اور کہیں گے تو قبیلہ ذکر جزء کے سے بعد کل کے بسبب زیادتی فضل و شرف کے اور نہ داسمین قطع تعلق کا ہے خلق سے بالکل و ثابت رہنا حق پر بغیر پیشہ کرنے کے طرف مذہب لوگون کے اور تعریف انکی کے فرمایا اللہ تعالی نے وتبتل الیہ تبتیلا اور نفس اپنے سے یعنے عیوب نفس اپنے سے یعنے امر بالمعروف و نہی منکر کر لیکن عیب جوئی اور غیبت انکی نکر اور اپنے تئین دلمین سب سے خوار و ناقص جان ے غافلند این خلق از خود بخیر لا جرم گویند عیب یکدگر ۔ روایت کیا ہی دیلمی نے انس سے طوبیٰ لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس **وعن** انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا اباذر الا ادلک علی خصلتین ھما اخف علی الظھر واثقل فی المیزان قال قلت بلی قال طول الصمت وحسن الخلق والذی نفسی بیدہ ما عمل الخلائق بمثلھما اور روایت ہی انس سے کہ اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ای ابوذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنے پشت مکلف پر اور بدن اُسکے پر یا پشت زبان پر اور بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نے کہ کہا مین نے ہان فرمایئے فرمایا دراز چپ رہنے کی یعنے ساتھ تفکر اور خوش خلقی کے قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتون کے یعنے کوئی کام بہتر ان دو کامون سے نہین ف سبکی و آسانی دونون صفتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنے مین محنت و مشقت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانے اور بات کے ترتیب دینے مین مشقت ظاہر و باطن کی ہی اور سبکی خوش خلقی مین اسی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کے کہ سراسر محنت و مشقت ہی انمین ہے **وعن** عائشۃ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وھو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعانین وصدیقین کلا ورب الکعبۃ فاعتق ابوبکر یومئذ بعض رقیقہ ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا اعود روی البیہقی الاحادیث الخمسۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا عائشہؓ نے کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ پر اس حال مین کہ وہ لعنت کہتے تھے یعنے غلام اپنے کو پس التفات کی حضرت نے طرف اُنکے اور فرمایا کہ آیا دیکھا ہی تو نے لعنت کرنے والون اور صدیقون کو یعنے اُنکو کہ جامع ان دونون صفتون کے ہون مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتی جیسے کہ وہ حدیث گذری لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا ہرگز نہین جمع ہوتین یہ دونون صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکرؓ نے اُسدن یعنے غلام اپنے کو یعنے کفارہ مین اس تقصیر کے پہر آئے اُبوبکر یعنے عذر کرنے کے لیے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ پہر نہ کرونگا مین ایسا کام یعنے کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین پانچون حدیثین کہ حدیث عمران بن حطان سے اس حدیث تک ہوئی ہین **وعن** اسلم قال ان عمر دخل یوما علی ابی بکر الصدیق وھو یجبذ لسانہ فقال عمر مہ غفر اللہ لک فقال لہ ابوبکر ان ھذا اوردنی الموارد رواہ مالک اور روایت ہی اسلم سے کہا تحقیق حضرت عمرؓ داخل ہوئے ایک دن ابوبکر صدیقؓ کے پاس اس حال مین کہ ابوبکر کھینچتے تھے زبان اپنی یعنے گویا نکالڈالنا اُسکا چاہتے تھے مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تھا اُسپر پس کہا حضرت عمرؓ نے نہ کرو بخشے اللہ تجکو پس کہا واسطے اُنکے اُبوبکرؓ نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہو مین نقل کی یہ مالک نے **وعن** عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متکفل و ضامن ہو واسطے میرے چھہ چیزون کا واسطے منفعت نفسون اپنے کی ضامن ہون گا مین واسطے تمہارے بہشت کا یعنے داخل ہونے بہشت کا ساتھ اچھے لوگون کے سچ بولا کرو جس وقت کہ بات کہو

اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دی جاؤ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنے کی یعنے حرامکاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنے دیکھنے اُس چیز کے سے کہ نہیں جائز ہی دیکھنا اُسکا مانند نامحرم وغیرہ کے اور بند رکھو اپنے ہاتھ یعنے مارنے سے اور پکڑنے اُس چیز کے سے کہ حرام و مکروہ ہی یا یہ معنے ہین کہ باز رکھو اپنے نفسون کو ظلم سے **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی عبد الرحمٰن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا بہترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھے جاوین یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ چلتے ہین مجلسون مین ساتھ چغلی کے یعنے بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا اُسکو کہ جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاکت اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنے ایک جماعت کو کہ پاک و منزہ ہین گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتے ہین اُنکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے ہین نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یاد کیا جاوے اللہ یعنے بسبب تعلق اور اختصاص کے ساتھ اللہ تعالے کے ایسے مرتبہ کو پہنچے ہین کہ آثار و انوار اُسکے اوپر احوال و اطوار اُنکے کے ایسے ہویدا ہین کہ جب آنکھ اُنکے جمال پر پڑتی ہی تو خداے تعالی یاد آتا ہی بسبب ظہور علامت محبت کے اوپر منہ اُنکے کے اور بعضون نے کہا کہ معنے اُسکے یہ ہین کہ دیکھنا اُنکا مانند ذکر خدا کے ہی جیسے کہ کہا ہی علماء نے کہ نظر کرنی عالم کے منہ پر عبادت ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنے کے صالح کے منہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہی کہ دلکو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی النظر الی وجه علی عبادة اور یہ حدیث تصدیق کرتی ہی معنے اول کو بھی آیا ہی کہ حضرت علی رضہ گھر سے نکلتے تھے اور لوگون کی نظر اُنکے چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا الہ الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکھنا اُنکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمۂ توحید کا ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدَا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق دو شخصون نے نماز پڑہی ظہر کی یا عصر کی اور تھے دونون روزہ دار پس جب نماز پڑہ چکے نبی صلی اللہ علیہ سلم فرمایا پھیر کر کرو وضو اور پھیر پڑہو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنے افطار نکرو اور قضا کرو بدلے اُسکے ایکدن اور اور یعنے یہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہی قضا اُسکی لیکن باوجود اسکے بھی اسی طرح رہو اور افطار نکرو اور ایکدن علاوہ اُسکے بدلے رکھو احتیاطاً اور کہا اُن دونون نے کسواسطے یا رسول اللہ یعنے اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تمنے فلانے شخص کی **ف** یعنے اور غیبت توڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ حدیث بر سبیل تغلیظ و زجر کے واقع ہوئی ہی والا حقیقت میں غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال و ثواب کو کھو دیتی ہی اور نزدیک سفیان ثوری کے غیبت مفسد روزہ کی ہی بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے زیادہ ہی احتیاط و تقوی اُسمین ہی کہ بعد از وقوع غیبت کے تجدید وضو کی کرنی چاہیے بلکہ کہا ہی علماء نے کہ اگر ہنسے یا سخن لایعنے کہے اور بہت کہے تو وضو کرنا مستحب ہی واسطے ازالۂ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہی اُس سے اور روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت سے احتراز کرے ع **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی ابی سعید اور جابر سے کہ کہا

دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کرنی سخت تر ہی زنا کرنے سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کسواسطے غیبت سخت تر ہی زنا سے فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی پس اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اُسکی اور ایک روایت میں ہی پس توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ واسطے اُسکے یعنے اسلیے کہ حق اللہ کا ہی تو تحقیق غیبت والے کو نہین بخشش کیجاتی یہانتک کہ بخشے اسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنے اسلیے کہ یہ اُسکا حق ہی اور بیچ روایت انس کے آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا نہین واسطے اُسکے توبہ نقل کین بیہقی نے یہ تینون حدیثین شعب الایمان مین ف نہین واسطے اُسکے توبہ یعنے غالبؐ اسلیے کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑے گناہ کے چیز ہی اسلیے کہ بلا جب عام ہوتی ہی تو اسکی بُرائی دل سے نکل جاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنے والا غیبت کو حقیر و حلال جانے اور ورطہ کفر مین جا پڑے یا یہ معنے ہین کہ نہیں اُسکے لیے توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہی معاف کرنے اور رضامندی اُسکی کے جسکی غیبت کی ہی جیسے کہ اوپر کی روایت مین گذرا ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من کفارۃ الغیبۃ ان تستغفر لمن اغتبتہ تقول اللہم اغفر لنا ولہ رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر وقال فی ھذا الاسناد ضعف اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش چاہے تو واسطے اُس شخص کے کہ غیبت کی ہی تو نے اُسکی کہے تو یا الہی بخش ہمکو اور اُسکو نقل کی بیہقی نے دعوات کبیر مین کہ نام اُسکی کتاب کا ہی اور کہا کہ اسکے اسناد مین ضعف ہی ف بخش ہمکو یعنے اگر ہون یہ جماعت تو یون کہین یا ہمکو یعنے سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بخشش چاہنا اُس صورت مین ہی کہ نہ پہونچی ہو غیبت اُسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جبکہ پہونچ جاوے اُسکو تو ضرور ہی بخشوانا اُس سے اسی طرح کہ خبر دے اسکو کہ جسکی غیبت کی ہی ساتھ اُس چیز کے کہ کہا ہی اُسکو اور بخشواوے اُسکو اُس سے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ رکھے اسکا کہ جب ہو سکیگا بخشواؤنگا اُس سے پس جبکہ بخشواوے گا اُس سے ساقط ہو جاویگا اُس سے جو کچھ کہ اُسکا حق تھا اُسپر اور اگر عاجز ہو اس سب سے بسبب اسکے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غایب مثلاً تو بخشش چاہیے اللہ تعالی سے اُسکے فضل و کرم سے امید وار رہے کہ راضی کر دے اُسکے دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہی لوگون نے بیچ توبہ غیبت کرنے والے کے کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانے کے اُس سے کہ جسکی غیبت کی ہی یا نہین کہا بعضے عالمون نے کہ جائز ہی اور یہ ہمارے نزدیک اچھے طرح پر ہی المیقی یہ کہ اگر یہ غیبت پہونچی ہو اُسکو کہ جسکی غیبت کی ہی تو توبہ اُسکی یہ ہی کہ بخشواوے اُس سے اور اگر نہ پہونچے غیبت تو بخشش چاہے اللہ سے اور دلمین یہ رکھے کہ پھر ایسی حرکت نہین کرنے کا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہین اسلیے کہ فضایل اعمال مین کفایت کرتی ہی حدیث ضعیف بھی اور جامع صغیر مین ایک روایت انس سے مقوی اسکی بھی آئی ہی کہ الفاظ اُسکے یہ ہین کفارۃ من الغیبۃ ان تستغفر لہ ع

باب الوعد

باب ہی بیچ بیان وعدہ کے ف استعمال وعدہ کا خیر اور شر مین ہوتا ہی اگر مذکور ہون خیر اور شر کہا جاتا ہی وعدتہ خیرا و وعدتہ شرا اور اگر نہ مذکور ہون تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہی خیر مین اور وعید و ایعاد شر مین ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن جابر قال لما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاء ابا بکر مال من قبل العلاء بن الحضرمی فقال ابو بکر من کان لہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین او کانت لہ قبلہ عدۃ فلیاتنا قال جابر فقلت وعدنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعطینی ھکذا وھکذا وھکذا فبسط یدیہ ثلث مرات قال جابر فحثا لی حثیۃ فعددتھا فاذا ھی خمسمائۃ وقال خذ مثلیھا متفق علیہ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس مال جانب علا ابن حضرمی کے سے کہ عامل تھے حضرتؐ کے بحرین پر پس کہا ابو بکرؓ نے جس کسی کا ہو حضرتؐ پر دین یا ہو حضرتؐ کی طرف وعدہ یعنے آنحضرتؐ نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو پس چاہیے کہ آوے ہمارے پاس کہا جابرؓ نے پس کہا مین نے وعدہ کیا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دینے کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنے تین بار دونون

ہاتھ بھر کر پس کھوے جابر نے دونوں ہاتھ اپنے تین بار یعنے واسطے دکھانے صورت عطا کے کہ آنحضرت نے اس بھر وعدہ کیا تھا کہا جابر نے پس دن سے لپ بھر کر مجکو ابو بکر صدیق نے ایکبار پس گنا مین نے اس چیز کو کہ تھی لپ مین پس تھی وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نے کہ لو دو مثل اسکے یعنے ہزار تاکہ ہزار زیادہ تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اُسکے کا خلیفہ کے لیے اور برابر ہے اسمین وارث ہو یا اجنبی اور اس مین اشارہ ہے اسپر بھی کہ وعدہ ملحق ہے ساتھ دین کے جیسے کہ آیا ہے آنحضرت سے العدة دین رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی وابن مسعود رضی اللہ عنہما

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ قَدْ شَابَ وَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِھُہٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلٰثَةَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَھَبْنَا نَقْبِضُھَا فَاَتَانَا مَوْتُہٗ فَلَمْ یُعْطُوْنَا شَیْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْیَجِئْ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَاَخْبَرْتُہٗ فَاَمَرَ لَنَا بِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنے مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تھا بڑھاپا اور تھے حسن بن علی مشابہ حضرت کے یعنے نصف اعلی مین یہ بات کہی واسطے اثبات صحبت اپنی کے حضرت سے اسلیے کہ بعضے کہتے ہین کہ صحابہ مین وقت رحلت کے صغیر تھے پس کہتے ہین ابو جحیفہ کہ دیکھا مین نے آنحضرت کو باین صفت اور حکم فرمایا واسطے جماعت ہماری کے ساتھ تیرا اونٹنیون جوان کے پس گئے ہم تا قبض کرین ان اونٹنیون کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچھ پس جب کھڑے ہوئے ابو بکر یعنے خلیفہ کے لیے یا خلیفہ ہوئے کہا جو کوئی کہ ہو اُسکے لیے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنے کچھ دینے کا پس چاہیے کہ آوے پس اٹھا مین اور گیا طرف ابو بکر کے پس خبر دی مین نے یعنی اُسکی کہ حضرت نے وعدہ کیا تھا تیرہ اونٹنیون کے دینے کا پس فرمایا ابو بکر نے واسطے ہمارے ساتھ دینے اونٹنیون کے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْحَمْسَاءِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ وَبَقِیَتْ لَہٗ بَقِیَّةٌ فَوَعَدْتُّہٗ اَنْ اٰتِیَہٗ بِھَا فِیْ مَکَانِہٖ فَنَسِیْتُ فَذَکَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا ھُوَ فِیْ مَکَانِہٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا ھٰھُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی الحمساء سے کہ کہا خریدا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پہلے نبی ہونے سے اور باقی رہا واسطے حضرت کے کچھ یعنی مول بیع کا وعدہ کیا مین نے حضرت سے یہ کہ لاؤنگا مین انکے لیے بقیہ مول کو بیچ جگہ انکی کے کہ جہان آپ بیٹھے تھے یا بیچ جگہ بیع کے پس بھول گیا مین وہ وعدہ پس یاد کیا مین نے بعد تین دن کے یعنے یاد آیا مین وہ مول نزدیک آنحضرت کے اُسی جگہ پس ناگہان دیکھا مین نے کہ آنحضرت وہین بیٹھے ہین پس فرمایا کہ تحقیق مشقت مین ڈالا تو نے مجکو مین اسی جگہ ہون منتظر تیرا تین دن سے نقل کی یہ ابی داؤد نے **ف** لفظ حمساء مشکوة کے نسخون مین ساتھ تقدیم حاء مہملہ مفتوحہ کے سین پر کہ یہ واقع ہوا ہی اور اسیطرح مصابیح کے نسخون مین ہی اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ سہو و خطا ہی مصابیح والے سے اور اُسی کی تقلید مشکوة والے نے کی اور صواب ابی الحمساء ساتھ تقدیم میم کے سین پر ہی جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابون مین لکھا ہی اور انتظار کرنا حضرت کا واسطے پورا کرنے وعدے کے تھا نہ واسطے لینے مول مذکور کے اور اسمین تعلیم ہی امت کو پورا کرنے وعدے کی اور وعدے کے پورا کرنیکا حکم سب دینون مین رہا ہی اور سب رسول محافظت اُسکی کرتے رہے ہین چنانچہ اللہ نے بطریق تعریف کے فرمایا وابراہیم الذی وفی **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاہُ وَمِنْ نِّیَّتِہٖ اَنْ یَّفِیَ لَہٗ فَلَمْ یَفِ وَلَمْ یَجِئْ لِلْمِیْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نقل کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کرے آدمی اپنے بھائی سے اور نیت مین ہو پورا کرنا اُس وعدہ کا اُسکے لیے اور نہ پورا کیا یعنے بسبب کسی عذر کے اور نہ آیا وقت وعدہ کے پس نہین گناہ اُسپر نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکھتا ہو اگرچہ وفا نکرے گنہگار نہین ہوتا اور یہ بھی باہر سے سمجھا گیا کہ جب نے وعدہ کیا اور نیت مین یہ ہی کہ نہین وفا کرینگا اُسکو تو گنہگار ہوتا ہی برابر ہی کہ پورا کیا اُسکو یا نہ پورا کیا اس لیے کہ

یہ خلاق منافقین سے ہے اور بعضوں نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کے حرام ہے اور مراد حدیث میں بھی یہی ہے اور مجمع البحار میں کہا کہ اتفاق رکھتے ہیں علماء اسپر کہ جو کوئی وعدہ کرے کسی سے ایک امر ممنوع کا تو نہ وفا کرے اُسکو اور وفائے وعدہ واجب ہے یا مستحب اسمین اختلاف ہے جمہور علماء اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہے اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہے لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہے کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہے اور عمر بن عبد العزیز بھی انھین مین سے ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی آیا ہے کہ فرماتے تھے لفظ عسی ہ ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِيْ اُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِيْهِ قَالَتْ اَرَدْتُ اَنْ اُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عامر سے کہ کہا بلایا مجکو میری مان نے ایک دن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میرے گھر مین پس کہا میری مان نے آگاہ ہو اور ادہر آ مین تجکو کچھ دون پس فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تھا تو نے دینے کا اُسکو کہا ارادہ کیا تھا مین نے یہ کہ دون مین اُسکو ایک کھجور پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اُسکو کچھ لکھا جاتا تجھپر ایک جھوٹ نقل کی ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کیا ارادہ کیا تھا الخ آنحضرت سمجھے کہ کہنا اُسکا لڑکے کو کلام مذکور واسطے پاس خاطر اُسکی کے ہے جیسے بچون کے آگے وقت رونے کے مسخر کرتے ہین اور جھوٹ بولتے ہین اور ڈراتے ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کے اُس عورت سے پوچھا ہ ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَاْتِ اَحَدُهُمَا اِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِيْ جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وعدہ کرے کسی سے پس نہ آیا ایک اُن مین سے نماز کے وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تھا کہ نماز پڑھے پس نہین گناہ اُسپر نقل کی یہ رزین نے **ف** صورت اسکی یہ ہے کہ دو شخصون نے آپس مین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانے وقت ہم دونون آوین گے اور جمع ہون گے پھر ایک اُن دونون مین سے پہلے وہان گیا اور منتظر دوسرے کے آنے کا رہا تا آنکہ وقت نماز کے اور وہ دوسرا اُسوقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ آکر منتظر اُسکا بیٹھا تھا بعد اُسکے انتظار نکرے اور نماز کے لیئے اُٹھ کر چلا جاوے خلاف وعدہ اُسنے نکیا اور گنہگار نہین ہونیکا اسلیئے کہ جانا نماز کے لیے ضروریات دین سے ہے اور اگر پہلے آنے وقت نماز کے بلا ضرورت اُٹھکر چلا جاوے بُرا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کھانے اور پینے اور بول و براز اور مانند انکے کے پیش آجاوے اسکے لیے بھی جانا جائز ہے ہ ح

بَابُ الْمِزَاحِ باب ہے بیچ بیان خوش طبعی کے **ف** لفظ مزاح ساتھ زبر میم کے مصدر ہے بمعنے خوش طبعی کرنے کے اور ساتھ پیش میم کے اسم ہے بمعنے مطایبہ یعنے خوش طبعی کے اور مزاح اُس خوش طبعی کو کہتے ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کے ہو اور اگر ساتھ ایذا کے ہو تو اُسکو سخریہ کہتے ہین اور یہ جو حدیث مین آیا ہے لا تمار اخاک ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہے کہ جسمین افراط اور مداومت کرے اُسپر اسلیئے کہ باعث ہوتا ہے ہنسنے اور قسوۂ قلب کا اور غافل کرتا ہے ذکر اللہ سے اور فکر سے مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اُسکے ایذا ہوتی ہے اور سبب ہوتا ہے کینہ کا اور ساقط کر دیتا ہے ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم رہے ان امور سے پس وہ مباح ہے کہ آنحضرت بھی کرتے تھے واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب کے اور موانست کے اور یہ سنت مستحبہ ہے لیکن اگر کوئی کہے کہ یہ قول مخالف اس حدیث کے ہے کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سے کہ کہا مارأیت احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اُسکا یہ ہے کہ حضرت کے برابر اور کوئی اپنے نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہ مخصات حضرت کی سے ہو اور اور کو ترک کرنا اُسکا اولے ہے چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتے ہین ہمسے فرمایا کہ مین نہین کہتا

مذہبی میں حاصل ہو نہ سوا آنحضرت کے اور لوگ داخل ہین نہی مین مگر جسکو قدرت رکھتا ہو مستقیم رہنے کی اُسکے حد پر اور نہ منحرف ہونے کی راہ اُسکی سے ÷ ع

الفصل الاول فصل پہلی **عن انس** قال ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخالطنا حتی یقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر وکان له نغیر یلعب به فمات متفق علیه اور روایت ہی انس سے کہ کہا اُسنے کہ تحقیق تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اختلاط وخوش طبعی کرتے ہمسے یہانتک کہ فرماتے یعنے بطریق خوش طبعی کے واسطے بھائی چھوٹے میرے کے اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر تھا چھوٹے بھائی میرے کے لیے نغیر کھیلتا تھا ساتھ اُسکے پس مرگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** انس کا یہ چھوٹا بھائی تھا اخیافی یعنے ماں شریک اُسکا باپ تھا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اُسکا نام تھا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کے سرخ چونچ کا اور بعضون نے کہا کہ مثل چڑیا کے ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضون نے کہا کہ اہل مدینہ اُسکو بلبل کہتے ہین پس وہ جانور لعل چونچ کا یا مانند اُسکے اُسکو اُنکے بھائی لیکر حضرت کے پاس آیا کرتے تھے جیسے کہ چھوٹے آتے ہین ناگہان وہ جانور مرگیا پھر جو وہ حضرت کے پاس حاضر ہوتا تو فرماتے ازراہ خوش طبعی کے کہ اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہ کنیت اُسکی صغر کی واسطے موافقت سجع نغیر کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکون کو کھیلنا جانور سے اگر عذاب نکرین اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چھوٹے کی اور داخل نہین ہی جھوٹ مین بلکہ بطریق تفاؤل کے ہی ÷ ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن ابی ہریرة** قال قالوا یا رسول اللہ انك تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا رواه الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق تو خوش طبعی کرتے ہین ہمسے فرمایا کہ تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے سچ اور نہین ہر ایک تمہارا قادر اس حصر پر واسطے نہ معصوم ہونے تمہارے کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ منشا صحابہ کے سوال کا یہ تھا کہ آنحضرت نے منع کیا تھا اُنکو مزاح سے جیسے کہ اوپر گذرا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہی کہ مگر سچ یعنے مین مزاح کرنے مین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع کے ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کے معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کے یہی ہی کہ اگر متضمن جھوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکے مداومت اُسپر نکرنی چاہیے کہ ہیبت و وقار کو کھودیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سے تھا جیسے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا ÷ **وعن انس** ان رجلا استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انی حاملك على ولد ناقة فقال ما اصنع بولد الناقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل تلد الابل الا النوق رواه الترمذی وابو داود اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا مین بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** وہ شخص سمجھا تھا کہ بچہ اونٹنی سے چھوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کے نہین ہوتا اور حضرت کی یہ مراد تھی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نے کلام مذکور بطور خوش طبعی کے فرمایا بعد ازان متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کے اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام کے ہی سننے والے کو کہ تامل کرے اُسمین اور نہ سبقت کرے اُسکے روبرو مگر بعد غور کرنے کے ÷ ع **وعنه** ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له یا ذا الاذنین رواه ابو داود والترمذی اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنکو اے دو کانون والے نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** اسمین خوش طبعی بھی ہی اور تعریف بھی ہی انس کی ذکا اور فہم اور خوب سننے اُنکے کی ÷ ع **وعنه** عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لامراة عجوز انه لا تدخل الجنة عجوز فقالت وما لهن وكانت تقرأ القرآن فقال لها اما تقرئين القرآن انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابكارا رواه رزین وفی شرح السنة بلفظ المصابیح اور روایت ہی انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے یعنے بطریق مزاح کے ایک عورت بڑھیا کو یعنے جب اُسنے التماس دعا کی کی آنحضرت سے ساتھ داخل

دیتے بہشت کے ... داخل ہوگی بہشت مین بڑھیا یعنے پس کہا بڑھیا نے از راہ تحیر وحسرت کے کیا ہی واسطے اُنکے کہ نہ داخل ہون گے بہشت مین اور تھی وہ عورت پڑھی ہوئی قران پس فرمایا واسطے اُسکے کیا نہین پڑھا تونے قران مین کہ تحقیق ہم پیدا کرین گے بہشت کی عورتون کو پیدا کرنا پس کرین گے ہم اُنکو کواریان یعنے بڑھیون کو بھی باکرہ اُٹھاوین گے اور بہشت مین لیجاوین گے پس درست ہوا یہ کہنا کہ بڑھیان بصفت بڑھاپے کے بہشت مین نہین داخل ہون گی نقل کی یہ رزین نے یعنے ان الفاظ کو مشکوٰۃ مین مذکور ہین اور شرح السنہ مین کہ بغوی کی کتاب ہی ساتھ لفظ مصابیح کے ہی **ف** مصابیح مین یون ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشت مین نہین داخل ہون گی بڑھیان پس منہ پھیرا اور گئی وہ عورت اس حال مین کہ روتی تھی پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو اُسکو کہ نہین داخل ہون گی بہشت مین اس حال مین کہ بصفت بڑھاپے کے ہون گی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابكارا الخ **وعنه** ان رجلا من اهل البادية كان اسمه زاهر بن حرام وكان يهدى للنبي صلى الله عليه وسلم من البادية فيجهزه رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان زاهرا باديتنا ونحن حاضروه وكان النبي صلى الله عليه وسلم يحبه وكان دميما فاتى النبي صلى الله عليه وسلم يوما وهو يبيع متاعه فاحتضنه من خلفه وهو لا يبصره فقال ارسلني من هذا فالتفت فعرف النبي صلى الله عليه وسلم فجعل لا يالو ما الزق ظهره بصدر النبي صلى الله عليه وسلم حين عرفه وجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يشتري العبد فقال يا رسول الله اذا والله تجدني كاسدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لكن عند الله لست بكاسد رواه في شرح السنة اور روایت ہی انس سے یہ کہ ایک شخص باہر کا رہنے والا تھا نام اُسکا زاہر بن حرام اور تھا وہ تحفہ لاتا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر سے یعنے ایسی چیزین کہ جو باہر ہوتی ہین مانند ساگ اور لکڑیون اور پھولون وغیرہ کے اور سامان سفر کا درست کر دیتے اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنے کا یعنے مدینے سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے اُسکے حق مین کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہمارے لیے باہر کی چیزین اور ہم گماشتہ ہین اُسکے شہر کے دیتے ہین اُسکو چیزین شہر کی اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے اُسکو اور تھا زاہر بدشکل پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنے بازار مین اور وہ بیچتا تھا اسباب اپنا پس کولا بھر لیا آنحضرت نے اُسکے پیچھے سے اس حال مین کہ وہ نہین دیکھتا تھا آنحضرت کو یعنے پیچھے سے بیٹھکر دونون ہاتھ اُسکے بغلون کے نیچے سے نکال کر اُسکی آنکھون پر ہاتھ رکھ دیے تاکہ نہ پہچانے پس کہا زاہر نے چھوڑ مجھکو کون ہی یہ پس کن انکھیون سے دیکھا زاہر نے پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہین قصور کرتا تھا اپنی پیٹھ کے لگانے مین ساتھ سینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنے واسطے حاصل کرنے برکت کے اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانے کہ کون شخص خریدے غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہی خدا کی پاؤگے مجھکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نے لیکن نزدیک خدا کے نہین تو ناکارہ نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلیے کہ وہ غلام اللہ کا تھا اور وجہ استفہام کی خریدنے سے کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت مین کبھی اوپر مقابلہ شے کے اور کبھی اوپر استبدال کے یہ ہی کہ حضرت نے ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کے اکرام کو یعنے اُسپر اکرام کرے یا کون بدلے اُسکا مجھسے کہ لاوے میرے پاس مثل اسکے اور ممکن ہی یہ کہ ہو قبیلہ تجرید سے پس معنے یہ ہون گے کہ کون شخص لے اس عبد کو الخ **وعن عوف بن مالك** الاشجعي قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من ادم فسلمت فرد علي وقال ادخل فقلت اكلي يا رسول الله قال كلك فدخلت قال عثمان بن ابي العاتكة انما قال ادخل كلي من صغر القبة رواه ابو داود اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ تبوک مین اس حالمین کہ حضرت تھے بیچ خیمے چمڑے کے پس سلام علیک کی مین نے پس جواب دیا مجھکو اور فرمایا آ تو پس کہا مین نے بطریق مزاح کے آیا تمام بدن میرا آوے یا تمام بدن نہ کو دلاؤن مین یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے آوے تمام بدن

تیرا یا اور اپنے تمام بدن کو بیس داخل ہوا میں اندر خیمہ کے کہا عثمان بن ابی العاتکہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سوا اسکے نہیں کہ کہا عوف نے در لیا اُن تمام بدن اپنے کو واسطے چھوٹے ہونے قبہ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بھی مزاح کرتے تھے حضرت سے بمقام بے تکلفی میں ۱۲ع

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ اَبُوْبَكْرٍ اَيَّامًا ثُمَّ اسْتَاْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا اذن لینے کا چاہا ابوبکر رضؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سنی آواز عائشہؓ کی بلند پس جب داخل ہوئے گھر میں ابوبکرؓ پکڑا عائشہؓ کو تا طمانچہ ماریں انکو اور کہا نہ دیکھوں میں تجکو یعنی بعد اسکے کہ بلند کرے تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روکتے تھے حضرت صدیق کو یعنی مارنے حضرت عائشہؓ کے سے اور نکلے ابوبکرؓ خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکلے ابوبکرؓ کس طرح دیکھا تو نے مجکو اے عائشہؓ کہ چھڑایا میں نے تجکو اس شخص سے یعنی ابوبکرؓ سے کہا عائشہ رضؓ نے پس دیر لگ کی حضرت ابوبکرؓ نے یعنی نہ آئے ملازمت آنحضرت میں کئی دن یعنی بسبب خفگی کے کہ عائشہؓ سے رکھتے تھے یا بسبب شرمندگی کے حضرت سے پھر آئے دروازہ پر اور اذن لینے کا چاہا پس آئے اور پایا عائشہؓ کو اور آنحضرت کو صلح میں تو پیچھے پس کہا ابوبکر صدیقؓ نے دونوں کو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح میں جیسے کہ داخل کیا تم نے مجکو اپنی لڑائی میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کیا ہمنے تحقیق کیا ہمنے داخل کیا تمکو صلح میں مکرر تاکید کیلئے فرمایا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ظاہر مزاح اسمیں قول آنحضرتؐ ہے کہ عائشہؓ کو کہا کس طرح دیکھا تو نے مجکو کہ چھڑایا تجکو اس شخص سے اور نہیں نہ فرمایا کہ تیرے باپ سے گویا آنحضرت نے بعید ڈالا ابوبکرؓ کو عائشہؓ سے بقصد مزاح کے ۱۲ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور نہ مزاح کر اُس سے یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اسکو حضرت شیخ ج نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کرے تو اسکو یعنی وعدہ کو یعنی اگر یہ امر ہے کہ وعدہ کرے مت اور راہ وعدہ کرنے کی نیت کر تا خلاف وعدگی میں نہ پڑے تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ۱۲ع

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

باب ہے بیچ بیان مفاخرت اور عصبیت کے **ف** صراح میں ہے فخر اور فخو نازیدن یعنی اترانا باب نصر سے تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کے تفخر متکبر مفاخرت برابری کرنی فخر میں افتخار تفخر بڑھانا ایک کو دوسرے پر اور مفاخرت اگر حق میں ہو اور واسطے حق کے ہو اور واسطے مصلحت دینی کے اور اظہار قوت کے اعداے دین پر تو جائز ہے اور اصحاب سلف سے آیا ہے اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کے ہو تو مذموم ہے اور اکثر استعمال اسکا عرف میں بامعنے ثانی ہے اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبیہ انکو کہتے ہیں کہ حمایت اپنی قوم کی کرے اور انکے لیے عصب کرے اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کرے اسکے لیے کذا فی القاموس اور صراح میں ہے کہا کہ عصبہ بیٹے اور اقربا باپ کی جانب کے اور تعصب اصل میں بمعنے تشدید اور سخت کرنے کے آتا ہے چنانچہ اسلیے پٹھے کو عصب کہتے ہیں کہ بسبب مضبوطی و سختی جوڑوں بدن کا ہے اور آدمی بھی قوت پکڑتا ہے اپنی قوم سے اور متعصب وہ کہ تعصب کرے اپنی قوم کے لیے اور وہ کہ مبالغہ تعصب کرے ایک مذہب میں واسطے اظہار قوت و شدت کے اور تعصب بھی اگر حق ہو اور تفصیل ظلم کو ہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کے ہو تو مذموم ہے اور اکثر اطلاق اسکا ظلم و ناحق میں آتا ہے جیسے کہ معلوم ہوگا حدیثوں سے کہ ذکر کیے جاویں گے ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ فَقَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ

فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پوچھا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا آدمی بزرگ ہے فرمایا بزرگ تر انکا نزدیک خدا کے پرہیزگار انکا ہے یعنے اگر بزرگی ذاتی پوچھتے ہو کہ اسمین اعتبار منسوب ہونے کا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتھ خصائل انکے کے اور خصائل نفس اپنے کے نہو وہ تقوی ہے کہا صحابہ نے نہین اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا آنحضرت نے یعنے اگر بزرگی حسب و نسب کی پوچھتے ہو تو بزرگ لوگون کا مراد ہے یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پرپوتا دوست خدا کا یعنے طرح طرح کی بزرگیان جمع ہوئی ہین کہ خود بھی نبی ہین اور تین پشت بھی اونکی نبی ہین اور پردادا کو انکے لقب خلیل اللہ کا ملا ہے کہ اللہ تعالی نے انکو دوست خالص بنایا بڑا اور وہ متصف تھے ساتھ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاص اور عدل اور ریاست کی دین اور دنیا مین پس اس اعتبار برگزیدہ تھے کہا صحابہ نے نہین اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا پس اصول اور حسب اور ذاتون عرب سے سوال کرتے ہو جیسے کہ ساتھ فضائل اور خصائل اپنے کے اور باپون اپنے کے افتخار اور دعوے بزرگی کا کرتے ہین اور ایکدوسرے کو اپنے بیچ مین ساتھ ان صفات کے بزرگی کرتے ہین بلا اعتبار تقوے اور نسب کے کہا کہ ہان یہ پوچھتے ہین فرمایا بہترین تمہارے جاہلیت مین بہتر تمہارے ہین اسلام مین یعنے جو کہ جاہلیت مین بزرگتر اور رئیس تر اور پسندیدہ تر تھے وہی بزرگتر اور عزیز تر ہین اسلام مین جسوقت کہ فقیہ و دانا ہون ساتھ شرایع اور احکام دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جنکی جوہر ذات مین صفات حمیدہ کے ساتھ انکے ممتاز و متعین تھے جاہلیت مین ساتھ اون صفات کے اسلام مین بھی عزیز و مکرم ہوئے غایت یہ کہ جاہلیت مین ساتھ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کے ملوث و مظلم تھے اور ساتھ ہوائے شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کے مطہر و منور ہوئے اور استعداد حق کے اور اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ مراد معادن سے وہی ذوات و اشخاص لوگون کے ہین جیسے کہ اور روایت مین آیا کہ الناس معادن کمعادن الذہب والفضة الخ کتاب العلم مین مذکور ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پرپوتا ابراہیم کا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ يَعْنِيْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا براء نے کہ دن جنگ حنین کے تھا ابو سفیان بن حارث پکڑنے والا باگ خچر انکے کی یعنے خچر آنحضرت کی پس جبکہ گھیر لیا حضرت کو مشرکون نے اوترے یعنے خچر پر سے پس شروع کیا کہ فرماتے تھے اس خبر کو مین ہون نبی نہین کچھ جھوٹ اسمین مین ہون بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نے پس نہین دیکھا گیا لوگون مین سے اسدن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت خچر کو ہانکتے تھے یا حملہ کرین لشکر مشرکین پر پس جبکہ گھیر لیا انھون نے اوترے اسمین دلیل ہے اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کے کہ ایسے معرکہ مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہ ہم سب جمع ہوئے تھے اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تھی اور آپ خچر پر سوار تھے اور حملہ کرتے تھے اور جب گھوڑا اونھون نے پیادہ ہوئے اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنے سے منع فرمایا ہے آنحضرت نے لیکن یہ فخر کرنا اسطرح کا نہین کہ جو ممنوع ہے کہ وہ وہ ہے کہ برسم جاہلیت کے بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کے ہو اور یہ فخر کرنا مقابلہ مین کفار کے تھا کہ وہ جائز ہے اور یہ بھی تھا کہ بعضے لوگ اہل کتاب اور کاہنون مین سے پہلے ظہور حضرت کے خبر دیتے تھے ساتھ ظاہر ہونے اور نبوت انکی کے

نشانوں نبوت کے کہ ایسا پیغمبر اولاد عبدالمطلب میں سے پیدا ہوگا پس آنحضرتؐ خبر دیتے تھے کہ میں وہی پیغمبر خدا اور اولاد عبدالمطلب سے ہوں کہ نشان دیتے تھے ساتھ

ظہور میرے کے **وعن انس قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا خير البرية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم**

ذاك ابراهيم رواه مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے بہترین خلق پس فرمایا یہ بہترین

خلق کے ابراہیم تھے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرتؐ افضل خلق اور سید انبیاء ہیں

پس ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئے جواب اسکا تین طرح پر دیا ہے علماء نے ایک تو یہ کہ آنحضرت نے یہ بطریق تواضع اور تنزل کے فرمایا بسبب رعایت حق خلت

اور ابوت ہونے کے جیسے کہ ایک شخص کہ اسکا حق ہے ساتھ تعظیم و تقدیم کے وہ اور کو اپنے پر مقدم رکھے اور تعظیم کرے دوسرا یہ کہ یہ حضرت نے پہلے اسکے فرمایا کہ وحی

کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہیں یا مراد یہ ہے کہ ابراہیم بہترین خلق کے اپنے وقت میں تھے ولیکن عبارت مطلق لائے واسطے مبالغہ کے

تیسرا **وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تطرونى كما اطرت النصارى ابن مريم فانما انا عبده**

فقولوا عبد الله ورسوله متفق عليه اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کے

جیسے کہ زیادتی کی نصاریٰ نے بیچ تعریف بیٹے مریم کے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوائے اسکے نہیں کہ میں بندہ خدا کا

ہوں پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بندگی مقام خاص الخاص صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہے کہ بندہ حقیقی وہی ہیں اور

سب سے کامل تر اس صفت میں اور کمال ہیں اور بیان علو مقام آنحضرتؐ کا ہے اسناد اس صفت کے ہے **وعن عياض بن حمار المجاشعى ان**

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله اوحى الى ان تواضعوا حتى لا يفخر احد على احد ولا يبغى احد على احد رواه

مسلم اور روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف میرے یہ کہ

تواضع اور فروتنی کرو یہانتک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کرے کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں دلیل ہے اس پر کہ فخر بطریق تکبر

و تمسخر کے ہو حرام ہے **الفصل الثانى** **عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لينتهين**

اقوام يفتخرون بآبائهم الذين ماتوا انما هم فحم من جهنم او ليكونن اهون على الله من الجعل الذى يدهده الخرء

بانفه ان الله قد اذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء انما هو مؤمن تقى او فاجر شقى الناس كلهم بنو آدم

وآدم من تراب رواه الترمذى وابو داود روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ باز آوینگی قومیں

فخر کرنے میں ساتھ باپوں اپنے کے کہ مر گئے سوائے اسکے نہیں کہ وہ کوئلے دوزخ کے ہیں یا البتہ ہونگے ذلیل تر نزدیک خدا کے یعنی اگر باز نہ آوینگے

فخر کرنے سے ہونگے خدا کے نزدیک خوارتر کرم نجاست کی سے کہ دھکیلتا ہے نجاست کو ساتھ ناک اپنی کے تحقیق اللہ تعالیٰ نے دور کی تم سے نخوت جاہلیت کی اور

فخر کرنا جاہلیت کا ساتھ باپوں کے نہیں آدمی مگر مومن متقی ہے یا فاجر بد کار یعنی نہیں فخر کرنا ساتھ باپوں کے اور تکبر کرنا اسکو لائق نہیں اگر متقی ہے تو وہ خود عزیز

ہے ساتھ باپوں کے فخر کرنے کی کیا حاجت اور کیا لائق حال اسکے کے ہے اور اگر فاجر ہے تو ذلیل ہے نزدیک خدا کے اسکو تکبر کرنے کی کیا جگہ تمام آدمی اولاد آدم ہیں اور آدم پیدا

ہوئے مٹی سے یعنی اور مٹی خوار و پست ہے تو عزت اور ترفع اسکو سزاوار نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** مگر کوئلے دوزخ کے یہ کہ دوزخ کی آگ میں

سوختہ اور سیاہ ہوتے ہیں مانند کوئلوں کے ورود اسکا مشرکوں کے حق میں ہے کہ بالیقین دوزخ میں ہیں اور اگرچہ حق غیر مشرکین کے اعتبار کریں

اسکو بھی محتمل ہے اسلیے کہ مرنا انکا ایمان پر معلوم نہیں پس کیا جگہ فخر کرنے کی ہے اور لفظ جعل ساتھ پیش جیم اور زبر عین کے بھی اور ساتھ سکون

رکھا اور آخر میں ہمزہ بمعنی پلیدی کے تشبیہ دی آنحضرتؐ نے فخر کرنے والوں کو ساتھ باپوں کے ایام جاہلیت میں مرتے ہیں ساتھ کرم نجاست

اور تشبیہ دی انکے باپوں کو کہ مرے ہیں ساتھ پلیدی کے اور تشبیہ دی انکے فخر کرنے کو ساتھ باپوں کے ساتھ دھکیلنے اور ہلانے کرمکے نجاست کو گیا خوب کہا
ہی کسی نے سعدو شیخ ہیدمہ کہ اہلیے سگفت نبیذ منی زیرفان بودہ ہست باوجود یکہ نیست معلوم خود دگر فتم کہ آنجنان بودہ ہست ہیچکس بدو کرگہ خود ہست ولیکن
بعد ندیمان بودہ ہست تو **وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ
وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا یعنے میرے باپ نے یعنے عبد اللہ نے کہ صحابی ہی جیسے کہ ابو داؤد
مین ہی گیا مین بیچ جماعت کے کہ بطریق ایلچی گرکے بھیجا تھا بنی عامر نے انکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہمنے یعنے بعد تحیہ
کے کہ آپ سردار ہین ہمارے پس فرمایا سردار خدا ہی پس کہا ہمنے آپ بہترین ہمارے ہین از روے بہتری کے اور بزرگترین ہمارے ہو بخشش مین پس
فرمایا کہو یہ بات یا اس سے بھی کمتر یعنے مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتھ اُس چیز کے کہ لائق خالق تعالی کے ہو نہ مخلوق کے یعنے اسمقدار کہ سکتے ہو بلکہ اگر
اس سے بھی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ مین نجاؤ بہتر ہی اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان یعنی
کہو جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کے اُسکی طرف سے کہنے لگو اور لفظ جری ساتھ زبر جیم اور زیر را اور تشدید تی کے وکیل کو کہتے ہین کہ جاری مجری موکل
اپنے کے ہی اور لایستجرینکم ساتھ ہمزہ کے جگہ ی کے بھی پڑہا ہی جرات سے یعنے دلیر و بیباک نکردے شیطان تمکو کہ کہو جو کچھ کہ چاہو اور سردار خدا ہی یعنے
وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سبکی دست قدرت اُسکے مین ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علما نے کہ انکار آنحضرت کا اس جماعت
اس سبب سے تھا کہ اونہون نے خطاب کیا آنحضرت کو اس طرح کہ ساتھ امرا اور روسا قوم و قبائل کے کرتے ہین اور چاہیے یون تھا کہ خطاب کیجے
ساتھ لفظ نبی کے اور رسول کے کہ اعلی مراتب بشری ہی نہ انکار تھا بسبب ثابت کرنے اصل سیادت انکی کے اسلیے کہ وہ سردار اولاد آدم مین
بلاشبہ ہین **وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی حسن سے اُسنے نقل کی یہ سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے **ف** حسب کہتے ہین فضیلتوں اور خصلتوں کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنے بزرگون کی پس فرماتے ہین کہ حسب و فضیلت
نزدیک لوگون کے یہی مال ہی کہ مرد بغیر مال کے سب کے نزدیک بیقدر و خوار ہی اور کرم نام و اسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک
اللہ تعالی کے اصل اور عمدہ کرم کا تقوے ہی اور بغیر تقوے کے کوئی فضیلت اعتبار نہین رکھتی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم
تو **وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا
تَكْنُوْا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو کوئی نسبت
کرے ساتھ نسبت جاہلیت کے پس کٹواؤ اُسکو ہن باپ اُسکے کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** لفظ ہن ساتھ زبرہ اور تخفیف
نون کے اور نہایہ مین ہی ساتھ تخفیف و تشدید کے ہر چیز قبیح کو کہتے ہین نام اسکا نلے سکین اور بدستر مرد اور عورت کے بھی اطلاق کرتے ہین پس فرمایا
کہ جو کوئی فخر کرے ساتھ باپ دادون اپنے کے کہ ایام جاہلیت مین گذرے ہین پس کٹواؤ اور اسکے منہ مین دو یعنے کہو اُسکو کہ کاٹے اور منہ مین دالے ستر آلہ
اپنے کا اور کنایہ نکہو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی تا مفاخرت نکرین ساتھ انکے اور بعضون نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہین
کہ جو کوئی چلے طریقہ اہل جاہلیت پر بیچ رسوم جاہلیت کے قبیلہ برابر کہنے اور لعنت کرنے اور جا بدلانے اور گالی گلوج کرنے لوگون کے ہے پس
ذکر کرو صراحۃ نکنایۃ واسطے اسکے قبائح باپ اسکے کی قسم پرستش بتون سے اور زنا کرنے سے اور شراب پینے سے اور مانند انکے کے تا کہ وہ کسی کو نہ برا

کہ اور آخر بی بی نکرے۔ ترجمہ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْ عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِيُّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی عقبہ سے کہ نقل کی ابی عقبہ سے اور تھا وہ مولے یعنی بعض انصار کا اور اصل میں اہل فارس سے تھا کہا ابوعقبہ نے کہ حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ اُحد میں پس مارا میں نے ایک شخص کو مشرکین میں سے یعنی تیر یا نیزہ یا تلوار پس کہا میں نے لے تو یہ ضربہ میری طرف سے اور میں جوان غلام فارس کا یعنی دلیر و کسب مارنے والا پس دیکھا آنحضرت نے طرف میری اور فرمایا کیوں نکہا تو نے کہ لے مجھسے اور میں غلام ہوں انصاری نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی اگر اس مقام میں نسبت انصار کی طرف کرتا کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول ہیں کسے ہیں اور بحکم مولے القوم منہم کے تو انمیں سے ہی تو یہ بہتر ہوتا نہ مجوس کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہیں اور مولے بعض انصار کا عادت یوں تھی کہ اہل عجم جو ایمان لاتے اور ہجرت کرتے تو بیچ سایہ تولیت و رحمایت اصحاب کے مہاجرین اور انصار میں سے پناہ پکڑتے تھے اور راہ اختیار اپنے کی نیک مددین انکے ہاتھ میں دیتے اور اسکو موالات کہتے تھے اور ایک قسم مولے عتاقہ ہی یعنے غلام آزاد کردہ شدہ اور ابوعقبہ صحابی تھے نام انکا رشید تھا ساتھ پیش را و زیر شین کے اور عبدالرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی۔ ترجمہ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن مسعود سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ مدد کرے اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کے ہی کہ گر پڑا کنوین میں پس وہ کھینچا جاتا ہی ساتھ دم اپنی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جو کوئی بلند کرے نفس اپنے کو ساتھ مدد کرنے قوم اپنی کے باطل پر یا مشکوک پر پس وہ مانند اس اونٹ کے ہی کہ کنوین میں گرا اور ہلاک ہوا یعنے یہ گناہ کے کنون میں گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اسکے نکالنے کی نرہی اور بعضوں نے کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتھ اونٹ ہلاک ہونے والے کے اسلیے کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونے والا ہی اور مشابہت دی انکے مددگار کو ساتھ دم اس ونٹ کے جیسے کہ کھینچنا اونٹ کا ساتھ دم اسکی کے نہین خلاص کرتا ہی اسکو مہلک سے اسی طرح یہ مددگار نہین خلاص کرے گا انکو کنوین ہلاکت کے سے کہ پڑے ہیں وہ اسمیں۔ ترجمہ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہ کہا واثلہ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنے جاہلیت فرمایا یہ کہ مدد کرے تو قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچھا ہی جیسے کہ حدیث آیندہ میں فرمایا۔ ترجمہ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ يَاْثَمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمارے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ بہتر ہیں تمھارا وہ ہی کہ دفع کرے لوگوں کے ظلم کو اپنی قوم سے جبتک کہ گنہگار نہو یعنے بسبب اس دفع کرنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اگر کہا جاوے کہ وہ دفع ظلم کرتا ہی دفع ظلم سے ظلم میں کیونکر پڑیگا جواب اسکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان سے ظلم کے دفع کرنے پر تو اُسکو ہاتھ سے مار نا روا نہیں اور اگر مارنے سے حاصل ہو تو جان سے مار ڈالنا روا نہیں اور اگر قدر حاجت سے زیادتی کرے تو ظلم و تعدی ہی۔ ترجمہ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے یعنے اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ بلاوے لوگوں کو طرف عصبیت کے یعنے باعث ہو لوگوں کو کہ حمایت کریں اسکی باطل پر اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب

عصبیت سے اور نہیں ہم مین سے وہ شخص کہ مرے اوپر عصبیت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** پھر تقدیر عصبیت یعنے حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم
کے ہو مذموم و ممنوع ہی ۱۲ **وعن ابی الدرداء** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبک الشیء یعمی ویصم رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی ابی درداء سے اُسنے نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف یعنے محبوب مین اگر برائی دیکھتا ہی تو اچھی معلوم ہوتی ہی اور اگر اُس سے بد سنتا ہی تو اچھا جانتا ہی بسبب غلبۂ محبت کے محبوب چیز کے
عیب نہ دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی یا یہ مراد ہی کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہی محب کو غیر محبوب سے کہ سوائے جمال اُسکے کے نہ دیکھتا ہی اور نہ سوائے
کلام اُسکے کے سنتا ہی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ وارد ہوئی ہی بیچ حق اُس شخص کے کہ حمایت کرتا ہی کسی کی
باطل پر بسبب محبت اُسکی کے نہ حق دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی مارے محبت کے حمایتی بن رہا ہی ۱۲ **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** عبادۃ بن کثیر الشامی من اہل فلسطین عن امراۃ منہم یقال لہا فسیلۃ انہا قالت سمعت ابی یقول سالت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ من العصبیۃ ان یحب الرجل قومہ قال لا ولکن من العصبیۃ ان ینصر الرجل قومہ علی الظلم رواہ احمد و
ابن ماجۃ اور روایت ہی عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تھا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہی ایک عورت سے کہ تھی انمین سے کہا جاتا تھا اُسکو فسیلہ
اُس عورت نے کہا کہ سنا مین نے اپنے باپ سے کہ کہتا تھا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے
ہی دوست رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہ ہی کہ مدد کرے مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد و ابن ماجہ نے **وعن عقبۃ**
بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسابکم ہذہ لیست بمسبۃ علی احد کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع
لم تملؤہ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا رواہ احمد والبیہقی فی
شعب الایمان اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نسب تمہارے نہین ہین جگہ برا کہنے اور سبب
عار کی اوپر کسی کے تم سب اولاد آدم کے ہو برابر ایک صاع دوسرے صاع کے نہین بھرتے تم اُسکو نہین واسطے کسی کے کسی پر بزرگی مگر ساتھ
دین و تقوے کے کفایت کرتا ہی شخص کو برائی مین یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنے والا بخیل نقل کی یہ احمد نے و بیہقی نے شعب الایمان مین **ف**
برابر ایک صاع الخ یعنے تم سب برابر ہو نسبت مین طرف ایک باپ کے اور قریب ہو تم مانند قریب ہونے اُس چیز کے کہ پیمانہ مین ہی برابر ہونے
ایک کے ساتھ پیمانہ کے جسوقت کہ نہ بھرے پورا اور تقوے کے یعنے بچنے کے شرک خفی و جلی سے اور احتراز کی کبائر و صغائر سے حاصل یہ کہ سب
لوگ مرتبۂ نقصان و خسران مین ہین مگر صاحب تقوی و کمال و دیندار جیسیکہ اشارہ کیا طرف اُسکے سبحانہ تعالے نے والعصر ان الانسان
لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی و حضرت شیخ رح نے طیبی سے یہ معنے نقل کئے ہین کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک ایک
دوسرے کے نقصان مین مانند طف صاع کے کہ نہ بھرا ہو اور طف صاع نزدیک بھرنے کے پیمانہ یعنے نزدیک برابر ہو نقصان مین
اور نہ پہونچنے مین درجۂ کمال کو بسبب ہونے تمہارے کے اولاد آدم کہ پیدا کیے گئے ہین خاک سے **باب البر والصلۃ** باب ہی
بیچ بیان بر و صلہ کے **ف** بر ساتھ زیر ب کے معنے احسان و نیکی کے ہی اور مراد یہان نیکی کرنے ساتھ والدین کے اور ضد اُسکی عقوق
ہی اور صلہ لغت مین معنے ملانے اور پیوند کرنے کے ہی اور مراد یہان انعام و احسان ہی ساتھ اقارب کے ۱۲ **الفصل الاول** فصل پہلی
عن ابی ہریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال
ابوک وفی روایۃ قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک ادناک متفق علیہ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا ایک

شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھ اچھی صحبت رکھنے میرے کے فرمایا ماں تیری کہا اُسنے پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اُس شخص نے پھر کون
فرمایا ماں تیری کہا اُسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنے چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کے فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری
پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے یعنے بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کی معتبر ہی کہ جو بہت قریب ہی
مقدم تر اور مستحق تر ہی ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ ماں کے لیے تین حصہ احسان ہی
بہ نسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اُٹھاتی ہی بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہی حق باپ سے
اور نیکی اور احسان کرنا اُسپر واجب تر و موکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کے متعذر ہو یعنے رعایت کرنی دونون کے حق کی مشکل ہی
جیسکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب رکھے اور خدمت و انعام مین حق ماں کا اور یہ بھی ماں باپ کے حقوق مین سے
ہی کہ ایسی تواضع اور تملق کرے اور ادا سے خدمت کرے یہان تک کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز مین اطاعت اُنکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نآوے اگرچہ مشرک ہون
وہ اور آواز اپنی اُنکی آواز سے بلند نکرے اور اُنکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اُنسے پہل نکرے اور امر معروف اور نہی منکر مین نرمی کرے اور ایک بار کہے اگر قبول نکرین
سلوک کرے اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم عم کے اپنے باپ کو بیچ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ
الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اُسکی خاک آلودہ ہو ناک اُسکی خاک آلودہ
ہو ناک اُسکی یعنے وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہی وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق مین آپ یہ بد دعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے
اُنکے کے ایک کو اُنمین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنے خدمت اُنکی نہ کی اور اُنکو اپنے سے راضی نرکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ**
اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ
اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی اسما بیٹی ابی بکر کی سے کہ کہا آئی میرے پاس ماں میری یعنے مکہ سے مدینہ مین اور وہ تھی مشرکہ
بیچ زمانہ صلح قریش کے یعنے آنا اُسکا اُسوقت مین تھا کہ آنحضرتؐ نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ اُنسے لڑنے کی نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مین نے
یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہی میرے پاس اور وہ بیزار ہی اسلام سے آیا پس سلوک کرون مین اُس سے فرمایا کہ ہان سلوک کر اُس سے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہون تو بھی اُنسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی بیچ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے حضرتؐ کہ تحقیق آل ابی فلان کے نہین میرے دوست سوائے اسکے نہین کہ دوست میرا اللہ ہی اور نیکبخت مومنین لیکن اسلیے اُنکے ناتا ہی یعنے مجھسے تر کرتا ہون مین
اُسکو ساتھ تری اُسکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہی علما نے کہ آنحضرت نے صریح نام فلانے کا لیا تھا اور راوی نے کنایہ کیا لفظ
فلان کر ذکر کیا ظاہر بوقت روایت کے ذکر کرنے نام سے صراحۃً خوف رکھتا ہو گا فتنہ کا اور بیچ نسخون اصول کے بعد لفظ ابی کے سفیدی چھوڑی
ہی اور نام نہین لکھا بسبب علت مذکورہ کے اور مراد ابی فلان سے ابولہب ہی اور بعضون نے کہا ابوسفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ علی العموم ہی یعنے مراد
ہین مطلق الف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرتؐ کے اور نہین میرے دوست جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیاؤہ الا المتقون اور مراد صالحین سے بعضے
صلحا ہین علی الخصوص اور بعضون نے کہا کہ ابوبکر رض مراد ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت علی رض اور تر کرتا ہون اُنکو یعنے کچھ دیتا ہون اُنکو اُس سے تر و تازہ

لے یعنے سلوک و احسان
و خدمت گزاری

انکی موم ہو چونکہ تری ونرمی بسبب ملنے اشیاء کے ہی اور خشکی ورسختی موجب جدائی کی بلکہ گو کہ بمعنے تری کے ہی استعارہ کرتے ہین واسطے صلۂ رحم یعنے ناتے کے اور بس کو کہتے ہین خشکی کے ہی واسطے کاٹنے ناتے کے ۔ ع ؎ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے حرام کی تم پر ایذا دینی ماؤن کی اور گاڑنا جیتی لڑکیون کا کہ جاہلیت مین کرتے تھے بسبب ڈر فقر وعار کے اور حرام کے تم پر بخیلی اور گدائی کرنے اور مکروہ رکھے واسطے تمہارے قیل و قال اور بہتایت سوال کی اور ضایع کرنا مال کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطے غالب ہونے حقوق اُنکے کے جیسے کہ پہلے معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونے دلون اُنکے کے کہ ذرا سی بات مین رنجیدہ ہو جاتی ہین یا بسبب تقصیر و سستی کرنے اولاد کے اُنکے حقوق مین اور لفظ منع ساتھ جزم اور زبر نون کے اور ساتھ زبر عین کے بنا بر اسکے کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اُس سے بخل و امساک ہی اور لفظ ہات بمعنے آت کے کہ امر ہی ایتاء سے یعنے دے اور عبارت ہی طلب سوال سے اور لکھا ہی علماء نے کہ مراد منع سے منع حقوق واجبہ کا ہی مال مین اور لینا اُس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کے مال مین سے اور بعضون نے کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سے سوال مین اور افعال مین اور اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اُس چیز کا کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سے اور تکلیف دینی اُنکو ساتھ بجا لانے اُس چیز کے کہ واجب نہین اُن پر اور گرہ ساتھ زیر کے اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید را اور زبر اسکی کے اور قیل و قال ساتھ زبر لام کے بطریق حکایت کے فعل ماضی مجہول و معلوم سے ہی اور مقصود نہی ہی اُس چیز سے کہ لوگ باہم گر بیٹھ کر فضول باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانے نے ایسا اور نہی قیل و قال سے اُس صورت مین ہی کہ واسطے تحقیق کسی امر کے نہو اور الا واسطے تحقیق امر جسکی کہ حقیقت اُسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کے نقل کرین حرام نہین اور بعضون نے کہا کہ مراد قیل و قال سے بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوت قلبی پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضایع کرتا ہی اور بہتایت سوال کے کئی معنے لکھے ہین علماء نے ایک تو یہ کہ بہت پوچھنا یا کبھی اور تجسس کرنا احوال لوگون کے سے اور دوسرے بہت سوال کرنا علم مین واسطے امتحان اور اظہار فضیلت و جھگڑنے کے اُسمین اور تیسرے بہت پوچھنا آنحضرت سے کہ سبب ہوا دینے اور باعث تنگی و تشدید کا ہی احکام مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسألوا عن اشياء الخ اور مراد ضایع کرنے مال کے سے اسراف ہی اور خرچ کرنا اُسکا غیر طاعت حق مین جیسے کہ کوئی تمام یا بعض مال اپنا کسیکو دے ڈالے وارث حقوق اُسکے محتاج ہون یا مال پانی مین ڈال دے یا آگ مین جلا دے یا کسی فاسق کو دے کہ غیر مرضی حق مین صرف کرے اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہی تو اُسمین ضایع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکھتا اور اگر حرام و مکروہ ہی تو بے شبہ ضایع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اُس جگہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اُس سے نکلتے ہون جیسیکہ صرف کرنا بیچ بنانے مکانون دور و دراز کے بغیر حاجت کے اور بیچ مزین کرنے اُنکے کے وسعت و فسحت مین بھی کہ احتیاج اُسکی نہین ہوتی اور اسراف خرچ کرنے مین اور توسع بیچ پہننے اچھے کپڑون کے اور کھانون لذیذ کے زیادہ حد اعتدال سے واسطے تری حظ نفس کے اور تفاخر کے بغیر رعایت جانب فقراء و محتاجون کے جیسے کہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کے حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب و غلظت طبع کی کا ہی اور ایسے ہی آراستہ کرنا باسنون اور تلوارون اور ہتیارون کا ساتھ سونے اور جواہر کے اور مانند انکی کے اور بیباکی اور بیقیدی بیچ و شرا مین ساتھ اوٹھانے غبن فاحش اور معمر کرنے مدتون دراز کے اور مانند انکے کے سب داخل بیچ ضایع کرنے و اسراف کے ہین ع ؎ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ

کبائر سے ہی گالی دینی اپنے ماں باپ کو عرض کیا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنے ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنے یہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبھی اور نادر اور مجازاً اکثر لیکن تم اسکو نہیں جانتے ہو پھر بیان کیا اسکو کہ گالی دیتا ہی کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہی کسی کی ماں کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی ماں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چونکہ یہ باعث گالی دینے ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر وجہ کہ ہو گناہ کبیرہ ہی اسلیے کہ داخل عقوق کی ہی سہ گر یا در خویش دوست داری ؛ دشنام مدہ بمادر من ؛ اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب اور واسطہ فسق و فساد کا ہو وہ بھی فاسق ہی اور داخل ہی اسکے گناہ میں **ع** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نکیتر نکیوں سے احسان کرنا آدمیوں کا ہی اپنے باپ کے دوستوں سے بعد از مرنے یا غائب ہونے باپ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے باپ مر گیا ہو یا سفر میں ہو اسکے پیچھے اسکے دوستوں سے احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہی اور چونکہ غایبانہ رعایت اسکی کی نہایت نیکی کی **ع** وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے کہ کشادگی کی جاوے اسکی روزی میں اور تاخیر کیجاوے اسکی اجل میں یعنے عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے ناتے داروں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اثر اصل میں بمعنے نشان پاؤں کے ہی چلنے میں زمین پر اور یہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اسکا نشان قدم زمین پر نرہا

پس اثر سے مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل میں سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہیں نہ زیادہ ہوتے ہیں نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نے اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سے پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت قلب کا ہی یا درازی عمر ساتھ بقاے نام نیک کے ہی جہان میں یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اسکے دعا کریں اور نام نیک اسکا باقی رکھیں کہ بقاے اولاد پیدائش ثانی ہی مرد کے لیے اور حقیقت میں حق سبحانہ تعالے نے سلوک کرنے کو ناتے داروں سے فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے سبب پیدا کیا ہی جسکے لیے چاہتا ہی کہ رزق اسکا فراخ اور عمر اسکی دراز کرے توفیق ادا ے حقوق کے بخشتا ہی اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ محو اثبات بہ نسبت علم خلق کے ہی جیسے کہ لوح محفوظ میں لکھا کہ عمر اسکی ساٹھ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کرے چالیس برس اسپر زیادہ ہوجاوینگے اور بہ نسبت علم حق تعالی کے تغیر و تبدیل نہیں اور بات یہ ہی کہ جب شارع نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیے نہ مناقشہ کرنا شان سعادت یہ ہی کہ بمجرد سننے ان چیزوں کے مانند عمل اسپر کریں اور حقیقت حال اسکی سپرد اللہ تعالی کے کریں نہ یہ کہ بحث کریں اور چون و چرا میں پڑیں **ع** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کی اللہ نے خلق یعنے تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی میں اسطرح پر کہ وقت پیدائش کے ہوں گے پس جب فارغ ہوا پیدا کرنے سے کھڑا ہوا رحم یعنے ناتا اور پکڑے کمر رحمن کے پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتے نے یہ ہی جگہ کھڑے ہونے پناہ پکڑنے والے کے ساتھ تیرے کاٹنے سے یعنے میں روبرو تیرے کھڑا ہوا اور ہاتھ دامن عزت و عظمت تیرے میں مارا ہی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ کوئی قطع کرے مجکو اور صلہ اور پیوند میرے کے رعایت نکرے اور قطع رحم کرے فرمایا اللہ تعالی نے کیا نہیں راضی ہی تو اسپر کہ ملاؤں میں اسکو یعنے سلوک و احسان کروں اسپر کہ ملا دے تجکو یعنے سلوک کرے تجسے اور کاٹوں میں اس سے یعنے احسان و انعام نکروں اسپر کہ قطع کرے تجسے کہا ناتے نے ہاں راضی میں ہی پروردگار میرے فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہی تیرے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فارغ ہو یعنے پیدا کر چکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کے کسی کام میں ہی

اور اس سے خدای تعالی پاک ہی اسلیے کہ اسکو ایک کام دوسرے کام سے مانع نہیں ہوتا جیسیکہ دعاے ماثور میں الٰہی سبحان من لا یشغلہ شان عن شان اور لفظ حقو ساتھ
زبر حے مہملہ اور جزم قاف کے اصل میں ازار کے باندھنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور چونکہ بیچ باندھنے ازار کے دونون طرفین اسکی بہم باندھی جاتی ہیں تثنیہ لائے کہ کہا حقوی
الرحمن یعنے دونون طرفین جگہہ بند ازار کے اور ازار پر بھی اطلاق کرتے ہیں اور پروردگار تعالی اس سے منزہ ہی وارد ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کے ہی کہ عادت
ہی لوگون کی کہ جب کوئی کسی سے پناہ چاہتا ہی تو اسکا دامن یا کونہ ازار کا پکڑ لیتا ہی اور کبھی کہ کام سخت ہوتا ہی اضطرار ہوتا ہی کام میں اور مبالغہ اور تاکید منظور
ہوتی ہی تو ہاتھ دونون حقو ازار پر مارتا ہی تا وہ تنگ ہوکر پوچھے کہ مقصد تیرا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطے پناہ ڈھونڈھنے رحم کے
ساتھ حضرت رحمن کے قطع کرنے رحم سے بعد ازان یہ عبارت مثل ہوئی اس معنے میں بغیر اسکے کہ معنے حقو کے اور پکڑنے اسکے کے منظور ہون جیسے کہتے ہین یداہ
مبسوطتان یعنے دونون ہاتھ اسکے فراخ ہین یعنے سخی و جواد ہی اگرچہ وہ پیدایش سے ہاتھ نہ رکھتا ہو ہاتھ اسکے لیے ہون مجاز ہی وجود ہاتھ کا اسکے لیے جیسیکہ پروردگار
تعالی اور یہ طرز زبان عرب میں بہت واقع ہوتی ہی اور قرآن اور حدیث اور بطرز زبان عرب کے واقع ہوا ہی یہ اصل عظیم ہی واسطے تاویل متشابہات قرآن و احادیث کے
بلا تکلف اور رحم ایک معنے ہین معانی سے ذات نہیں ہی کہ کھڑا ہو اور پناہ پکڑے کھڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈھونڈھنا اسکا بطریق تشبیہ و تمثیل کے ہی گویا رحم ایک
شخص ہی کہ کھڑا ہوا اور دامن گیر ہوا اور عزت و عظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈھونڈھے اور کہا نووی نے کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی اور قطع کیا جاتا ہی وہ
معنے ہی معانی سے نہیں آتا اس سے قیام اور کلام پس ہو گی مراد تعظیم شان اسکے کی اور فضیلت صلہ رحم کرنے والے کی اور بڑائی گناہ قطع کرنے والے اسکے کی
اور نہیں خلاف ہی اس میں کہ صلہ رحم واجب ہی فی الجملہ اور قطع کرنا اسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کے درجے ہین کہ بعض انکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی انکا
چھوڑنا مہاجرت یعنے ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتھ کلام کے ہوتا ہی اگرچہ ساتھ سلام کے ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتھ اختلاف قدرت اور حاجت
کے پس بعض اس سے واجب ہی اور بعض مستحب ہی اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اسکا نہیں نام رکھا جاوے گا قاطع اور اگر قصور کیا اس چیز سے
کہ قادر ہی اس پر اور لائق تھا اسکو یہ کہ کرے اسکو نہیں نام رکھا جاویگا صلہ کرنیوالا انتہی ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرحم
شجنة من الرحمن فقال الله تعالى من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته رواه البخاري اور روایت ہی انہیں ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سے پس فرمایا اللہ تعالی نے یعنے رحم کو کہ جو شخص ملاوے تجھکو یعنے رعایت تیری
حق کی کرے ملاؤن گا مین اسکو یعنے ساتھ رحمت کے اور جو شخص کاٹے تجھکو کاٹون گا مین اسکو یعنے اپنی رحمت سے محروم رکھونگا نقل کی یہ بخاری نے
ف اشتقاق کیا گیا الخ جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ پیدا کیا مین نے رحم کو اور اشتقاق کیا مین نے اسکے لئے نام اپنے نام سے کہ رحمن ہی اور
احتمال ہی کہ مراد دونون لفظون سے معنے ہون یعنے قرابت رحم کہ واجب ہی رعایت اسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمان سے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح
نے کہا کہ لفظ شجنة مثلثة الشین یعنے ساتھ زبر اور زیر اور پیش شین کی قاموس میں اور نہایہ میں ساتھ زیر اور پیش شین کے اور جزم جیم کی اصل میں رگین اور جڑین
درخت کے ملے ہوئیں ہین اور یہان مراد اس سے یہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سے یعنے رحمت سے کہ مشتق ہی اس سے رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنے
ملا ہوا ہی ساتھ رحمن کے مانند اشتباک رگون درخت کے اور بعضون نے کہا ہی وجہ شجنہ کے یہ کہ حروف رحم کے موجود ہین بیچ اسم رحمن کے اور داخل ہین اسمین
مانند داخل ہونے رگون درخت کے واسطے ہونے اسکے کے اصل واحد سے اور معنے یہ ہین کہ رحم اثر ہی آثار رحمت اسکی سے اور متصل ہی ساتھ اسکے پس قطع
کرنے والا اسکا قطع کرنیوالا ہی رحمت خدا سے اور وصل کرنے والا اسکا ملنے والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کے جیسیکہ فرمایا حضرت نے فقال اللہ الخ
ع **وعن عائشة** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني
قطعه الله متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم لٹکایا گیا ہی ساتھ عرش کے کہتا ہی یعنے بطریق خبر اور نہ

دعا کی جو شخص کہ ملاوے مجکو ملا دیگا اُسکو اللہ یعنے اپنی رحمت سے اور جو شخص کاٹے مجکو کاٹے گا اُسکو اللہ یعنے اپنی رحمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لٹکا یا گیا ہی یعنے پکڑے ہوئے ہی عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اُس سے قطع رحم سے اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سے از راہ تلذذ کے
ساتھ اُس خبر کے کہ سنا ہی اللہ تعالیٰ سے یا بطریق دعا کے ۞ **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنے
رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی کاٹے رحم کو حلال جانکر بغیر سبب و بغیر شبہ کے باوجود علم کے ساتھ تحریم
اُسکی کے وہ بہشت مین داخل نہین ہونے کا اور یا یہ مراد ہی کہ ساتھ نجات پائی ہوون کے اور سابقین کے نہین داخل ہوگا ۞ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی صلہ رحم کرنے والا یعنے کامل مکافات کرنے والا یعنے ساتھ اوروں
کے کہ اگر وہ اسپر احسان کرتے ہین تو یہ بھی اُنپر احسان کرتا ہی و لیکن صلہ کرنے والا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوے رحم اُسکا یعنے رعایت نکیجاوے حق قرابت اُسکے
کی وصل کرے رحم کو یعنے رعایت اُسکے حق کی کرے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لکھا ہی علماء نے کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سے نہ طلب کرے اور حق
اوروں کا ادا کرے ۞ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ
إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ
عَلَى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین
اُن سے اور وہ نہین سلوک کرتے ہین مجھسے اور احسان کرتا ہون مین اُن سے اور وہ برائی کرتے ہین مجھسے اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون
اُنسے اور وہ جہل کرتے ہین مجھپر یعنے برا کہتے ہین اور غضب ہوتے ہین مجھپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پھنکاتا ہی تو اُنکو راکھ گرم اور
ہمیشہ ہی ساتھ تیرے اللہ کیطرف سے مددگار اور دفع کرنے والا شر و ایذا اُنکے کا اُنپر جبتک کہ ثابت و مستقیم رہے تو اس صفت پر نقل کی
یہ مسلم نے **ف** پھنکاتا ہی الخ یعنے چونکہ شکرانہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتے ہین حرام ہی عطا تیری اُنپر اور حلم اگکار کہتی ہی اُنکے پیٹون مین تشبیہ دی اُنکی
گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اُنکو کہانے اُسکے سے ساتھ راکھ گرم کے اور بعضون نے کہا کہ تو بسبب احسان کرنے کے اُنپر رسوا و حقیر کرتا ہی اُنکو آگے نفسون اُنکی
کے مانند اُس شخص کے کہ منہ مین ڈالتا ہی راکھ گرم کو اور رکھتا ہی اُسکو اور بعضون نے کہا احسان تیرا اُنپر مانند راکھ گرم کے ہی کہ جلاتا ہی اور رلاتا
کرتا ہی اُنکو اور بعضون نے کہا کہ منہ اُنکا کالا کرتا ہی مانند راکھ گرم کے ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر
مین مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کے ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہی اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے
ف مراد تقدیر سے تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالیٰ نے سبب گردانا ہی رد کرنے تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہی یعنے اللہ تعالیٰ نے تقدیر
کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اور یہ بلا اُسکے دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الٰہی کے یہی حکم رکھتے ہین جیسے کہ دوائین طبیہ شفا
کے لئے اور اعمال بندون کے واسطے داخل ہونے بہشت و دوزخ کے اور بعضون نے کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندے کا آسان کرتا ہی وارد ہونے قضا کو
اور خوش لگتا ہی اُسکو اُسکے دل مین یعنے جب دعا کی اور دیکھا کہ تقدیر نہین پھرتی ہی راضی ہوتا ہی اور تن بتقدیر دیتا ہی پس آسان سب کام ملتا ہی وجہ اسکا اُسکے

دل بخلاف اسکے کہ یکایک آوے اور ناگہان نازل ہو ویسی کو یا کہ رد کیا دعا نے اسکو کذا نقل الطیبی و راس مسکین کے دلمین یون آتا ہی کہ ہو سکتا ہو کہ مبالغہ ہیچ تاثیر دعا کے اور مدح اسکی کہ ہو یعنے کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ مثل اسکے بیچ مقدمہ نظر کے حدیث مین آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سے برکت ہونا ہی اسمین جیسے کہ مفصل اوپر بیان مفصل ہو چکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ گنہگار اور فاسق و کافر ہین اور رزق اسکا فراخ ہی بنسبت مومنون اور مطیعون کے پس بعضے تاویل کرتے ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سے اور اگر مراد رزق دنیا رکھین یعنی مال حشمت و کامرانی ہی تو جواب یہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب اور حضور وقت اور صفائی رزق سے کہ صاف ہو کدورت و ظلمت سے جیسے کہ متقیون اور مطیعون کے لیے ہی قرآن مجید مین اللہ تعالے فرماتا ہی من عمل صالحا من ذکر او انثی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ بخلاف اہل فسق و فجور کے کہ حاصل ہی انکے وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہو نے اسکے سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا اور اگر مومن ہی تو فکر و انجامی گناہ سے ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اسکی کے راہ پاتی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہی بعضے مومن گنہگارون کے لیے کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ انکو کدورت گناہ سے پاک کرکے بہشت مین داخل کرے پس بعضون کے گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کرکے پاک صاف آخرت مین بھیجتا ہی اور بعضون کو ساتھ پہنچنے بلا کے متنبہ کرکے توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہ کہ مومن نے جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سے شامل حال اسکے کے ہی تو ساتھ فقر یا مرض کے اسکو گناہ سے پاک کرتا ہی اور اگر عنایت اور لطف اسکے حال پر نہین ارزانی رکھتا تو اسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک **وعن عائشۃ** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنۃ فسمعت فیہا قراءۃ فقلت من ھذا قالوا حارثۃ بن النعمان کذلکم البر کذلکم البر وکان ابر الناس بامہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ قال نمت فرایتنی فی الجنۃ بدل دخلت الجنۃ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مین نے اسمین آواز پڑھنے قرآن کی پس کہا مین نے کون ہی یہ کہ قرآن پڑھتا ہی کہا فرشتون نے کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلاے صحابہ سے تھے پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اسنے کس عمل سے یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نے بہشت مین آواز اسکی سنی پس آنحضرت نے واسطے بیان سبب پانے اسکے کے اس فضیلت کو فرمایا اسیطرح سے ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا مان باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنے والا ساتھ مان اپنی کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کے یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نے سو گیا تھا مین پس دیکھا مین نے اپنے تئین بیچ بہشت مین یہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجاے اسکے کہ داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنہ مین مذکور ہی **وعن عبد اللہ بن عمرو** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی الرب فی رضی الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اور ایسے ہی حکم مان کا ہی بلکہ وہ اولی ہی بہ نسبت باپ کے **وعن ابی الدرداء** ان رجلا اتاہ فقال ان لی امراۃ وان امی تامرنی بطلاقہا فقال لہ ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت فحافظ علی الباب او ضیعہ رواہ الترمذی وابن ماجہ اور روایت ہی ابی الدرداء سے کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے لیے ہی ایک عورت اور تحقیق مان میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق اسکی کے پس کہا اسکو ابو درداء نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باپ بہترین

دروازوں بہشت کا ہی یعنے سبب آنے بہشت کے محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہے کہ دروازہ بہشت مین اس دروازے سے کہ بہترین دروازہ کا ہی جاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس تجکو اختیار ہی اگر چاہے تو محافظت کر اُس دروازہ پر یا ضایع کر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے اگر طلاق دی تو نے رضاے والدہ کی نگاہ رکھی تو نے وگرنہ ضائع کی تو نے اور اس حدیث ابودردا نے حکم ماں کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو ماں کا بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور یا والد سے جنس یعنے شخص جننے والا مراد رکھا یہ مناسب تر ہی کہ ماں و باپ دونوں کو شامل ہی ۱۲ ح وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی بہز کے دادا سے نام اُسکا معاویہ بن صدہ ہی کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کس سے نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی ماں سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے پھر نیکی کر اُس سے کہ قریب تر ہی تجھسے یعنی بعد ماں باپ کے جیسے کہ بھائی اور بہن پھر اُس سے کہ بعد اُسکے قریب ہی یعنے جیسے کہ چچا اور ماموں ورساتھ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ برکت والے اور بلند قدر نے کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنے متصف بصفت رحمت پیدا کیا مین نے یعنے رحم ناتے کو اور نکالا مین نے یعنے نام رحم کا نام اپنے سے یعنے رحمن سے پس جو کوئی ملاوے رحم کو یعنے رعایت اُسکے حق کی کرے ملاؤنگا مین اُسکو بطرف رحمت اپنی کے اور جو کوئی کاٹے اُسکو یعنے رعایت اُسکے حق کی نکرے کاٹونگا مین اُسکو یعنے رحمت خاص اپنی سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف مین ہون اللہ یعنے واجب الوجود تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پھر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سے یعنے رحمن ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین اُترتی رحمت اُس قوم پر کہ اُسمین کاٹنے والا ہو ناتے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف مراد قوم سے وہ لوگ ہین کہ مدد کرتے ہین کاٹنے والے ناتے کی کاٹنے ناتے پر یا انکار نہین کرتے اُسپر احتمال یہ بھی ہی کہ مراد رحمت سے مینہ ہو یعنے روکا جاتا ہی اُنسے مینہ بسبب نحوست کاٹنے ناتے کے ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی گناہ لائق تر اسبات کے کہ جلدی کرے اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنے اُسکے بیچ آخرت کے نکل جانے سے اطاعت امام سے اور کاٹنے ناتے کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے ان دو گناہوں پر دنیا مین بھی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بھی عذاب کریگا کہ اثر ان دو گناہوں کا دنیا مین بھی ہوتا ہی یعنے ہرج مرج عالم میں اور کینہ و عداوت لوگوں مین عذاب انکا دنیا مین بھی جلدی ہوتا ہی اور آخرت مین بھی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بھی یہ صفت رکھتے ہون لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع ترین ہین ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکھنے والا اور عوض دینے کے اور نافرمانی کرنے والا ماں باپ کا اور نہ شراب پینے والا یعنے جو کہ

بغیر توبہ کے مرجاوے نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے ف منان منت سے ہے یعنی دے کر احسان جتاوے یہ برا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا تبطلوا صدقاتکم
بالمن والاذی اور بعضون نے کہا کہ منان من سے ہے یعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور عاق سے مراد ہے ایذا دینے والا باپ کا اور اقربا کا یہ حدیث تہدید
ہے یا عاق مخصوص ہے ساتھ ایذا دینے والدین کے یا ایک کہ ان تینوں میں سے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہے کہ ساتھ فائزین کے یعنی نجات پائے ہوؤں
کے نہیں داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے نہیں داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کردیگا بموجب وعدے اپنے کے ویغفر ما دون
ذلک لمن یشاء ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم
فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاہل مثراۃ فی المال منساۃ فی الاثر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم اپنے نسبتوں میں سے اس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اسکے اپنے ناتے والوں سے اسواسطے کہ سلوک کرنا
ناتے داروں سے سبب ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہے کثرت برکت کا مال میں اور سبب ہے تاخیر کا اجل میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب
ہے ف سیکھو تم انکو یعنی باپ دادا اور ماؤں اور دادیوں نانیوں اور اولاد انکی کو اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام انکے یاد رکھو تا ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ
انسے سلوک کرنا چاہیے جانو تم کہ جاننا انکا ضروری ہے ورنہ نفع ہے نہ ۔ وعن ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
انی اصبت ذنبا عظیما فہل لی من توبۃ قال ہل لک من ام قال لا قال وہل لک من خالۃ قال نعم قال فبرہا رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں پہنچا ہوں ایک گناہ بڑے کو پس کیا ہے واسطے میرے
توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہے رجوع کرنے اللہ تعالیٰ کا بیچ ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اس سے فرمایا کہ کیا ہے واسطے تیرے ماں کہا کہ نہیں فرمایا اور کیا ہے
واسطے تیری خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اس سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی تا بخشا جاوے گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہوں کا
ہے اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکو خاص اس شخص کے حق میں بوحی معلوم کیا ہوا اور یا یہ کہ انکے نزدیک بسبب قلت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور
واقع میں وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم ماں کا رکھتی ہے ۔ وعن ابی اسید الساعدی قال بینا نحن عند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل من بنی سلمۃ فقال یا رسول اللہ ہل بقی من بر ابوی شیء ابرہما بہ بعد موتہما قال نعم
الصلوۃ علیہما والاستغفار لہما وانفاذ عہدہما من بعدہما وصلۃ الرحم التی لا توصل الا بہما واکرام صدیقہما رواہ
ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی اسید سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں آیا انکے پاس ایک
شخص بنی سلمہ سے پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہے نیکی ماں باپ میرے کی سے کچھ یعنی ماں باپ سے انکی زندگی میں سلوک کرتا تھا آیا باقی رہا انکے سلوک سے
کچھ کہ کروں میں اسکو بعد مرنے انکے کے یعنی بعد انکے مرنے کے بھی انکے ساتھ سلوک کرنے کی کوئی صورت ہے فرمایا ہاں دعا کرنی انکے لیے کہ اسمیں داخل ہے نماز جنازہ
پڑھنی انپر اور استغفار کرنی انکے لیے اور پورا کرنا انکی وصیت کو بعد مرنے انکے کے اور سلوک کرنا انکے ناتے داروں سے کہ نہیں کیا جاتا مگر واسطے
ماں باپ کے یعنی محض انکی قرابت کے سبب سے اور واسطے طلب رضا انکی کے کہ رضا حق متعلق ہے ساتھ اسکے نہ واسطے اور غرض کے اور تعظیم کرنی ماں
باپ کے دوستوں کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ۔ وعن ابی الطفیل قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لحما بالجعرانۃ اذ اقبلت
امرأۃ حتی دنت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسط لہا رداءہ فجلست علیہ فقلت من ہی فقالوا ہی امہ التی ارضعتہ رواہ
ابوداود اور روایت ہے ابی طفیل سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتے جعرانہ میں کہ نام ایک موضع کا ہے ایک منزل مکہ سے کہ ناگہاں
آئی ایک عورت یہانتک کہ نزدیک پہونچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بچھا دی آپ نے اسکے لیے چادر مبارک اپنی پس بیٹھ گئی وہ اسپر پس کہا میں نے یعنی بعضے لوگوں

سے کہ کون ہے یہ پس کہا انہوں نے کہ یہ ماں حضرت کی کہ جسنے دودھ پلایا تھا حضرت کو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی دائی حلیمہ بھی اور تو یہ لونڈی ابو لہب کی یعنی ثوبیہ دودھ پلایا تھا ابتدا میں اور اختلاف ہے ان دونوں کے اسلام میں **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا روایت ہے ابن عمر سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے اس وقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا انکو مینہ نے پس پھرے وہ طرف ایک غار کے کہ پہاڑ میں تھا پس گرا غار کے منہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ میں سے پس بند کر دیا انپر دروازہ غار کا پس کہا انہوں نے آپس میں کہ دیکھو نیک اعمال کو کہ کیے ہیں تمنے خالص اللہ ہی کے لیے یعنی نہ از راہ ریا اور غرض کے پس دعا مانگو اللہ تعالیٰ سے ساتھ وسیلے ان عملوں کے امید ہے کہ کھول دے اللہ اس پتھر یا سختی کو **فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ وَاِنَّهُ قَدْ نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ** پس کہا ایک نے اُنمیں سے کہ یا الٰہی تحقیق تھے واسطے میرے ماں باپ بوڑھے بڑے اور حال انکہ تھے میرے بچے چھوٹے اور تھا میں چراتا بکریاں کہ خرچ کروں میں دودھ انکا اُنپر پس جبکہ شام کو آتا میں اُن بچوں کے پاس اور دودھ دوہتا میں شروع کرتا میں ساتھ ماں باپ اپنے کے پلاتا میں اُنکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاقاً ایک دن دور لے گئے مجکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریوں کی تھے دور پڑ گئے پس دور چلا گیا میں چرانے کو پس نہ آیا میں گھر میں یہانتک کہ شام ہو گئی پس پایا میں نے ماں باپ کو کہ سو رہے پس دودھ دوہا میں نے جیسا کہ تھا دوہتا پس لایا میں برتن دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا میں ماں باپ کے سر کے پاس اسحال میں کہ مکروہ جانا میں نے جگانا انکا اور مکروہ جانا میں نے یہ کہ دوں میں بچوں کو پہلے ان سے اور بچے روتے اور چلاتے تھے مارے بھوک کے پاس پاؤں میرے کے پس یہی رہا حال میرا اور حال انکا یعنی ماں باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور میں کھڑا تھا یہانتک کہ ہو گئی فجر پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق میں نے کیا یہ واسطے محض طلب رضا تیری کے پس کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر میں سے کھولنا کہ دیکھیں ہم اس کشادگی سے آسمان کو پس کھولدیا اللہ تعالیٰ نے واسطے انکے یہانتک کہ دیکھا انہوں نے آسمان **ف** گویا بیچ شریعت اُس قوم کے حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تھا حق اولاد پر یا برابر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا ماں باپ کو اور بعضوں نے کہا شاید کہ مقدار سد رمق کے بچوں کو دیا ہو اور بیتابی اور فریاد انکی واسطے زیادہ کے ہو **قَالَ الثَّانِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً** کہا دوسرے شخص نے یا الٰہی تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا میں اسکو چاہنا مانند بہت چاہنے مردوں کے عورتوں کو پس طلب کیا میں نے طرف اسکے نفس اسکے کو یعنی خواہش کی میں نے اسکی صحبت کرنے کی اور بھیجا کسی کو اسکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اسنے یہانتک کہ لاؤں میں اسکے پاس سو دینار پس کسب کیا میں نے یہانتک کہ بہم پہونچائے میں نے سو دینار پس ملا میں اس سے ساتھ ان دیناروں کے پس جب بیٹھا میں درمیان دونوں پاؤں اسکے کے یعنی جماع کے لیے کہا اسنے اے بندہ خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس اُٹھ کھڑا رہا میں اس سے یعنی بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا میں نے اسکو

یا الٰہی اگر جانتا ہے تو کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے پس کھول واسطے ہمارے اس پتھر سے پس کھولی واسطے انکے اللہ تعالیٰ نے کشادگی
وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ
وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيَهَا فَجَاءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْهَبْ
اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَاْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اَهْزَاُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِیَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق میں نے
مزدوری کو لگایا تھا ایک مرد کو بدلی فرق چانولوں کے پس جب کہ چکا وہ کام اپنا کہا دے مجھکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اسپر حق اسکا یعنی دینے لگا
اسکو حق اسکا پس چھوڑ گیا اسکو اور اعراض کیا اس نے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا ان چانولوں کی یہانتک کہ جمع کیے میں نے اس سے یعنی حاصل
زراعت سے بیل اور چرانے والے انکے پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنی بعد مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر مجھپر اور دے مجھکو حق میرا پس کہا میں نے جا تو
طرف ان بیلوں کے اور چرانے والوں انکے کے کہ حق تیرا ہے پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجھسے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا
تجھسے پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانے والے انکے کو پس لیا اسنے انکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضا تیری
کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی ہے پس کھولدیا اللہ نے ان سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر را اور جزم رکے نام ہے ایک پیمانہ کا
مدینے میں کہ اسمیں سولہ رطل یعنی قریب آٹھ سیر کے غلہ آتا ہے اور بیل اور چرانے والے اسکے یعنی غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانے والوں کا کیا
باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اسی کی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ بہت ہوئے اموال قسم اونٹ
اور بیل اور گوسپند اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے حالت سختی و کرب میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے
دعا انکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نے اسکی اس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کے خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہے اور اسمیں ہے
فضیلت سلوک کرنے کی ماں باپ سے اور ترجیح دینی انکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا انکی تکلیف و مشقت سے اور مد نظر رکھنا انکی راحت و آرام کو
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سونے کو مکروہ ہے خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کی مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ راحت
نیند کی لذیذ تر اور خوشتر ہے نیند تر ہے کھانا کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً وقت قدرت
کے اور نہونے مانع کے اور خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور و شور اسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہے عقل پر اور مشکل ترین حالات ہے مرد پر اور
یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کے بغیر اذن اسکے کے جائز ہے اگر اجازت دے بعد اسکے جیسے کہ مذہب حنفی ہے کہ تصرف فضولی کا جائز ہے اور موقوف ہے
اوپر اجازت مالک کے اور بعد اجازت اسکی کے نافذ ہوتا ہے اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی امر ہیں بہتر اور پہونچانے والے
ہیں قرب و کرامت کو نزدیک حق کے اور معلوم ہوا کہ دعا بندے کی بعد از وقوع بلا کے مقبول ہے اور سبب دفع بلا کے اور کشادگی کے تنگی محنت و ابتلا ہے
اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیاء کے حق ہیں جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا
فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے معاویہ بن جاہمہ سے کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نے یہ کہ جہاد کو جاؤں میں اور تحقیق آیا میں کہ مشورہ کروں آپ سے پس فرمایا کیا
ہے واسطے تیرے ماں کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اسکو اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤں اسکے کے ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں

ف یعنے ماں کے پاؤں کے پاس رہنا اور خدمت اسکی کرنا باعث دخول بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سے اور حلم ساتھ اسکے واسطے اولاد کو
واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ الخ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى
عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی
ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ تھی نیچے میرے ایک عورت یعنے نکاح میں تھی میرے کہ دوست رکھتا تھا میں اسکو اور تھے حضرت عمر ناخوش رکھتے اس عورت کو پس
کہا حضرت عمر نے مجھکو کہ طلاق دیدے اسکو پس انکار کیا میں نے پس آئے حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ روبرو حضرت کے پس کہا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ طلاق دے اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یہ امر یا برا استحباب کے ہی یا وجوب کے اگر ہو اس جگہ کوئی باعث اور وجہ وَعَنْ أَبِي
أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ تحقیق
ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر اولاد انکی کے فرمایا وہ دونوں جنت ہیں تیری اور دوزخ ہیں تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف
یعنے حق انکا رضا انکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونے کی بہشت میں اور ترک کرنا فرمانبرداری کا کہ باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ میں وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہیں ماں باپ اسکے یا ایک انمیں سے اس حال میں کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ
اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے انکے اور استغفار کرتا ہی واسطے انکے یہانتک کہ لکھتا ہی اسکو اللہ نیکوکار ف یعنے دعا و استغفار
فرزند کی والدین کے لیے بعد انکے مرنے انکے کے وہ فائدہ رکھتا ہی کہ اگر ناراض گئے ہوں تو بھی حق تعالے انکو راضی کر دیگا اس سے اور لکھیگا نام اسکا بیچ دیوان
نیکی کرنے والوں کے ساتھ ماں باپ کے اور رضا جوئی انکے کے الخ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا
لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ
مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ فرمانبرداری کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ
اپنے کے یعنے حق انکا ادا کرتا ہی صبح کرے اس حال میں کہ ثابت ہیں اسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں باپ میں سے یعنے اطاعت کیا گیا
پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ نافرمانی کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہی اس حال میں کہ کھلے ہیں اسکے لیے دو دروازے
دوزخ سے اور اگر ہی ایک ماں باپ سے یعنے نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی یعنے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب
فرمودہ حق کے ہی حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اسکے اسپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اسپر اور اگرچہ ظلم کریں
اسپر اور اگرچہ ظلم کریں اسپر ف تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہی نہ دینیہ میں اسلیے کہ فرمانبرداری ماں باپ کی اگر خلاف
دین کے ہو تو روا نہیں الخ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ
إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً قَالُوا وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ اور روایت ہی ابن
عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنے ایک کنارے ان دونو
میں سے دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالے واسطے اسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنے ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے
ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنے اس چیز سے کہ تمہارے گمان میں ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول الخ

وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل الذنوب یغفر اللہ تعالیٰ منھا ما شاء الا عقوق الوالدین فانہ یعجل لصاحبہ فی الحیاۃ قبل الممات ۔ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنے شرک کے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ اُنمیں سے جو چاہتا ہے مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ جلدی سزا دیتا ہے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنے کے ف یعنے بیچ زندگانی نافرمانی کرنے والے کے یعنے مرنے سے پہلے اسکے اور ممکن ہے کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کے پہلے مرنے اُنکے اور بہرصورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا یہ احتمال ہے کہ ہوں بیچ حکم اُنکے تمام حقوق بندوں کے اسلیے کہ مثل اُس وعید کے وارد ہوا ہے بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہے اوپر نافرمانی ماں باپ کے ۔ وعن سعید بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق کبیر الاخوۃ علی صغیرھم کحق الوالد علی ولدہ روی البیہقی الاحادیث الخمسۃ فی شعب الایمان ۔ اور روایت ہے سعید بن عاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق بڑے بھائی کا اوپر چھوٹے کے مانند حق باپ کے ہے اوپر بیٹے اپنے کے نقل کین بیہقی نے پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں

باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق باب ہے بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر الفصل الاول

فصل پہلی عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس متفق علیہ ۔ روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رحمت کرتا یعنے رحمت خاص کامل اللہ اُس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ۔ وعن عائشۃ قالت جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتقبلون الصبیان فما نقبلھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او املک لک ان نزع اللہ من قلبک الرحمۃ متفق علیہ ۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے اور دیکھا حاضرین کو کہ بوسے لیتے ہیں لڑکوں کے پس عرض کیا کیا بوسے لیتے ہو تم لڑکوں کے پس نہیں بوسہ لیتے ہم لڑکوں کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مالک ہوں میں واسطے تیرے یہ کہ دفع کروں اللہ کی رحمت کے نکالنے کو تیرے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنے اللہ تعالیٰ نے جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہے میں اسکو دفع نہیں کر سکتا اور یہ معنے اسکے ہیں کہ لفظ ان کو ساتھ زبر ہمزہ کے پڑھیں جیسا کہ اکثر روایات میں ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ زیر ہمزہ کے ہے اُسکے معنے یہ ہیں آیا مالک ہوں میں کہ رکھنے رحمت کا تیرے دل میں اگر نکالے اللہ تعالیٰ تیرے دل سے رحمت کو یعنے اللہ تعالیٰ نے جو تیرے دل میں رحمت و شفقت نہ رکھی میں نہیں رکھ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہے صلہ رحمی پر اور اشارت ہے اسپر کہ دلوں میں رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہے اگر اُسنے نہ پیدا کی تو اور کوئی نہیں پیدا کر سکتا اور معنی دونوں روایتوں کا ایک ہے تفاوت توجیہ اعراب میں ہے فقط ۔ وعنھا قالت جاءتنی امرأۃ ومعھا ابنتان لھا تسألنی فلم تجد عندی غیر تمرۃ واحدۃ فاعطیتھا ایاھا فقسمتھا بین ابنتیھا ولم تأکل منھا ثم قامت فخرجت فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فقال من ابتلی من ھذہ البنات بشیء فاحسن الیھن کن لہ سترا من النار متفق علیہ ۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت اور اسکے ساتھ دو بیٹیاں تھیں اُسکی مانگتی تھی وہ عورت کچھ مجھسے پس نہ پایا اُسنے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے پس دی میں نے اُس عورت کو وہ کھجور پس بانٹ دی اُس عورت نے وہ کھجور درمیان دونوں بیٹیوں کے اور آپ نہ کھایا اسمیں سے کچھ پھر اُٹھی وہ عورت اور باہر نکلی پھر داخل ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا میں نے آنحضرت سے یعنے یہ ماجرا اُس عورت کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمائش کیا جاوے بیچ ان بیٹیوں سے ساتھ کسی چیز کے یعنے ساتھ ایک کے یا دو کے یا زیادہ کے پس احسان کرے طرف اُنکے ہوں گی وہ بیٹیاں واسطے احسان کرنیوالے اُسکے پردہ آگ دوزخ سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اس لیے کہ بیٹی کی حاجت بیچ احسان کی زیادہ ہوتی ہے بنسبت بیٹوں کے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اسمیں کہ مراد ابتلاء اور امتحان ساتھ نری ہونے بیٹیوں کے ہے

یا ساتھ اُس چیز کے کہ صادر ہوا اُسسے قسم محنت اور ایذا اور صبر کرنے سے اُسپر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان کی یہ ہی کہ موافق شرع کے ہو اور ظاہر یہ ہی کہ ثواب
مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہے یہانتک کہ حاصل ہو بے پروائی اُنکو بسبب نکاح کے یا غیر اُسکے کے ؁ **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنَا وَھُوَ ھٰکَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پرورش کرے دو بیٹیون کو یہانتک کہ پہنچین وہ حد بلوغ کو یا پہنچین اپنے خاوندون کے پاس
آویگا وہ دن قیامت کے اس حال مین کہ مین اور وہ باہم ہون گے اسطرح اور ملائین انگلیان اپنی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے واسطے بیان منضم ہونے اُسکے اور کیفیت باہم ہونے کی
اُنگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائین یعنے جیسیکہ اِن دونون انگلیون کو ملا ہوا دیکھتے ہو اسیطرح مین اور وہ روز قیامت کے باہم ہون گے یعنے مین اور وہ حشر مین
ساتھ ہون گے یا جنت مین ساتھ داخل ہونگے ؁ **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ
وَالْمِسْکِیْنِ کَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ کَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَکَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرگیری کرنے والا عورت بن خاوند والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنے والے کی ہی راہ خدا مین یعنے جو کہ سلوک و خبرگیری
کرے عورت بن خاوند کی اور مسکین کی ثواب ملتا ہی اُسکو مانند ثواب سعی کرنے والے اور خرچ کرنے والے کے ہی راہ خدا مین کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہون مین
اُنکو کہ یہ بھی کہا کہ خبرگیری کرنے والا عورت بن خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنے والے کے ہی رات کو نماز کے لیے کہ سستی نہین کرتا اور فتور واقع نہین ہوتا
اُسکی شب خیزی مین اور مانند روزہ دار کے ہی کہ نہین افطار کرتا یعنے دن کو بلکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فقیر بھی بیچ حکم مسکین کے
ہی بلکہ بالاولی ہی بعضون کے نزدیک اور یہ بھی کہا کہنے والا اسکا عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی
روایت کرتا ہی مالک سے جیسیکہ تصریح کی ساتھ اسکے بخاری نے اور معنے اسکے یہ ہین کہ گمان کرتا ہون مین مالک کو کہ یہ بھی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ
مشکوۃ و مصابیح کا یہ ہی کہ کہنے والا اسکا ابو ہریرہ ہی پس تقدیر یہ ہوگی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بھی فرمایا کالقائم یا واقع
ہوا ہی ابو ہریرہ کو شک بیچ استثناء اون ثانی کے چنانچہ موید ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد اور شیخین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے
الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ والقائم اللیل الصائم النہار ؁ **وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ لَہٗ وَلِغَیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَہُمَا شَیْئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سہل بن سعد
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اور پرورش کرنے والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اُسکا ہو یا اور کا جنت مین اسطرح ہونگے اور اشارہ کیا
ساتھ اُنگلی شہادت کے اور بیچ کی اُنگلی کے اور کشادگی رکھی درمیان اُنکے تھوڑی سی نقل کی یہ بخاری نے ف واسطے عدم تصور کثرت کے اور گویا آنحضرت نے اشارہ
کیا ساتھ اُسکے طرف عالی ہونے مرتبہ نبوت کے اور طرف نیچے ہونے مرتبہ ثبوت کے رتبہ نبوت و مروت کا ہی ؁ **وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِہِمْ وَتَوَادِّہِمْ وَتَعَاطُفِہِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّہَرِ
وَالْحُمّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھیگا اور پاویگا تو اے مخاطب
کامل مسلمانون کو بیچ رحم کرنے بعض اُنکے کے بعض پر بسبب برادری ایمانی کے بغیر اور سبب کے اور بیچ رعایت کرنے احوال کے بعلاقہ محبت کے کہ آپس مین
رکھتے ہین مانند ملاقات کرنے کے آپس مین اور تحفہ بھیجنے کے آپس مین اور بیچ مہربانی اور مدد کرنے کے آپس مین مانند حال بدن کے جسوقت دکھتا ہی ایک عضو اُسکا
ایک دوسرے کو باقی اعضا بدن کے بسبب اس عضو کے اور موافقت کرتے ہین اعضا آپس مین بیچ درد و مشقت کے ساتھ بیداری و تپ کے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف یعنے جسیکہ وقت دکھنے بعضے عضو کے تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہی ایسے ہی مومنون کو یکتن ہونا چاہیے کہ جب کسی ایک کو ان مین سے مصیبت پہونچے تو

لائق ہے یہ کہ سب اسکے رنج میں شریک ہوں اور قصد کریں اسکی مصیبت کے دفع کرنے کا اسی کا ترجمہ شیخ سعدی رح نے کیا ہے بنی آدم اعضائے یکدیگر اند
کہ در آفرینش زیک گوہر اند چو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
المؤمنون كرجل واحد ان اشتكى عينه اشتكى كله وان اشتكى راسه اشتكى كله رواه مسلم اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہیں یعنے مانند اعضا ایک شخص کے ہیں اسلیے کہ وہ ایک دین پر ہیں اگر دکھتی ہے آنکھ اسکی دکھتا
ہے یعنے بیچین ہوتا ہے سارا بدن اسکا اور اگر دکھتا ہے سر اسکا دکھتا ہے سارا بدن اسکا نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی موسی عن النبی صلى الله عليه وسلم
قال المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا ثم شبك بين اصابعه متفق عليه اور روایت ہے ابی موسی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ مسلمان واسطے مسلمان کے مانند مکان کے ہے یعنے تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکھتے ہیں اسباب ہیں کہ مضبوط کرتے ہیں بعضے اجزاء
مکان کے بعض کو یعنے اسیطرح مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں ایکدوسرے کی تقویت و تائید میں رہیں پھر داخل کیں آنحضرت نے انگلیاں اپنی ایک ہاتھ کی بیچ انگلیوں
ہاتھ دوسرے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے واسطے بیان تمثیل کے کہ مسلمان اسطرح آپس میں ملے ہوئے اور ایکدوسرے کا مددگار رہے لیکن مددگاری حق بات میں ہو
حرام مکروہ اور موجب گناہ کی نہو **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان اذا اتاه السائل او صاحب الحاجة قال اشفعوا
فلتؤجروا ويقضي الله على لسان رسوله ما شاء متفق عليه اور روایت ہے اسی ابو موسی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ تحقیق تھے آنحضرت جب آتا انکے پاس سائل یا حاجتمند فرماتے یعنے صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہے اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر
اپنے کے جو کچھ چاہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے تم سفارش کرتے رہو تا ثواب اسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ بتقدیر
الٰہی و حکم اسکے ہے اور بلا حظہ اسکے کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اسکو اور ثواب اسکا ہاتھ سے ندو اور جاننا چاہیے کہ سفارش حدود میں بعد پہونچنے
کے امام تک جائز نہیں اور پہلے پہونچنے کے اس تک جائز ہے اور تعزیر میں جائز ہے سفارش مطلق اور یہ سب اس صورت میں ہے کہ جسکی سفارش کرتا ہے وہ موذی و شریر نہو
وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انصر اخاك ظالما او مظلوما فقال رجل يا رسول الله انصره مظلوما
فكيف انصره ظالما قال تمنعه من الظلم فذلك نصرك اياه متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہووے یا مظلوم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرتا ہوں میں اسکی اس حال میں کہ مظلوم ہے اور کیفیت اسکی معلوم ہے پس
کیونکر مدد کروں اسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نے منع کرے تو اور باز رکھے تو اسکو ظلم سے پس یہ باز رکھنا اسکو ظلم سے مدد کرنی تیری ہے اسکی یعنے شیطان اور
نفس پر کہ باعث ہیں اسکے ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المسلم اخو المسلم لا يظلمه
ولا يسلمه ومن كان في حاجة اخيه كان الله في حاجته ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه كربة من كربات يوم القيمة
ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيمة متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے
مسلمان کا ہے کہ شریعت حکم ماں کا رکھتی ہے اور شارع صلی اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا ظلم نکرے مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالے اسکو مہلکہ میں اور نہ چھوڑے اسکو
دشمن کے ہاتھ میں بلکہ مدد کرے اسکی جو کوئی سعی کرتا ہے بیچ حاجت روائی بھائی مسلمان کے ہوتا ہے اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اسکی کے اور جو کوئی دور
کرے مسلمان سے کوئی غم یعنے خواہ تھوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہے اللہ تعالی اس سے ایک غم غمہائے دن قیامت کے سے کہ دم نہیں مار سکیگا اسمیں اور جو کوئی
ڈھانکے بدن یا عیب کسی مسلمان کا ڈھانکے گا اللہ تعالی عیب اسکے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** ساتھ ڈھانکنے کے اس موقت ہے
ترک کرنے محاسبہ کے اور پوشیدہ کرنے ذکر اسکے کے اور لکھا ہے علما نے کہ پردہ پوشی مستحسن اور مستحب ہے اہل عزت و حیا کی یعنی کہ عیب انکا پوشیدہ ہے اور

اگر کوئی کام ناشایستہ کرتے ہیں تو پردہ حیا میں اسکو پوشیدہ رکھتے ہیں اور جسنے کہ پردہ حیا کا اوٹھا دیا اور ساتھ ایذا اور فساد کے معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی انکار اُسکا واجب ہی اور منع اور زجر اُس سے لازم اور اگر منع سے باز نرہے تو خبر حاکم کو کرنی چاہیے تا اُسکو ایذا لوگون کی سے اور فساد ڈالنے سے دین میں باز رکھے اور جرح راویون کا اور گواہون اور حاکمون اور ظالمون کا واسطے نگہبانی دین کے اور حفاظت حقوق لوگون کے واجب و لازم ہی اور قبیلہ اظہار عیب ممنوع کی سے نہین **وعن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ھھنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اُسپر اور نہ ترک مدد کرے اُسکی اور حقیر جانے اُسکو پرہیزگاری اس جگہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نے طرف سینہ مبارک اپنے کے تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سے حقیر کرنا بھائی مسلمان کو یعنے یہ بات برائی مین کامل ہی اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اُسکا اور مال اُسکا اور آبرو اُسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** حقیر جانی الخ یعنے ساتھ ذکر کرنے عیبون اُسکے کے اور بدزبانی اور ٹھٹھا کرنے کے اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین اور نامراد اور خراب حال ہو گیا جانتا ہی کہ قدر اُسکی اللہ کے نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اُسکا کیسا ہوگا اہل الا اللہ سب عزت والے ہین فللہ العزة ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون بہر وجہ عزت ایمانی اُنکی ہاتھ سے نہ دینی چاہیے خصوصاً جو کہ نور علم و عبادت سے روشن ہو رہے ہین رعایت تعظیم اُنکے کی بطریق اولی ملحوظ رکھے اکثر لوگ خصوصاً اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی و شغلات میں گرفتار ہین بال فقراء و غربا میں گرفتار ہین کہ بیچارون کو حقیر جانتے ہین اصل کار کہ باعث عزت و نجات کے دنیا و آخرت میں ہی محبت فقراء و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے واسطے حصول محبت مساکین کے اور حکم کئے گئے تھے ساتھ ہمنشینی فقراء کے جیسا کہ سورہ کہف میں مذکور ہی اور پرہیزگاری اس جگہ ہی الخ یعنے نہین جائز ہی حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیزگار ہوتا ہو شرک و گناہون سے یا یہ مراد ہی کہ تقوی سینہ مین ہی اور کار باطن ہی اور مقصود اس جملہ سے تاکید و تقویت جملہ پہلے کی ہی یعنے جو جگہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس نکر حقارت کسی مسلمان کی کہ حال حقیقت حال اُسکی معلوم نہین یا یہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دل مین ہی پس جسکے دل مین تقوی ہی مسلمان کی حقارت نکرے اسلیے کہ متقی حقارت کرنے والا مسلمان کا نہین ہوتا اور بعضے ول ظاہر تر اور مناسب تر ہین اور خون اُسکا الخ یعنے ایسا کام نکرے اور کلام نہ کہے کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال اُسکا تلف ہو اور آبروریزی اُسکی ہو اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہی کہ آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تھی **وعن** عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الجنة ثلثة ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی و مسلم وعفیف متعفف ذو عیال واھل النار خمسة الضعیف الذی لا زبر لہ الذین ھم فیکم تبع لا یبغون اھلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی لہ طمع وان دق الا خانہ ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وھو یخادعک عن اھلک ومالک وذکر البخل والکذب والشنظیر الفحاش رواہ مسلم اور روایت ہی عیاض بن حمار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہین یعنے جو کہ لائق ہین کہ ساتھ سابقین اور مقربین کے بہشت میں داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنے والا لوگون سے توفیق دیا گیا بھلائی کا اور دوسرا شخص مہربان یعنے چھوٹون بڑون پر نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنے مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنے والا یعنے اُس چیز سے کہ نہین حلال پرہیز کرنے والا یعنے سوال سے اور توکل کرنے والا اللہ پر عیالدار یعنے نہین باعث ہوتی اُسکو محبت عیال کی اور نہ خوف تنگی رزق کا اوپر ترک کرنے توکل کے ساتھ سوال کرنے کے خلق سے اور حاصل کرنے کے مال حرام کو اور ساتھ غافل ہونے کے علم و عمل سے بسبب عیال کے اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنے وہ مستحق عذاب کے ہین بسبب شنیع ان افعال کے مقصود ہی برائی بیان کرنی ان افعال کی و تغلیظ و تشدید اون پر جیسے اوپر تعریف کے تحسین افعال مذکورہ کی اول سست عقل کہ نہین عقل اُسکو کہ باز رکھے کار ناشایستہ

سے اور ثبات و استقامت نہو اُسکو وقت شہوت کے اور منع کرنیکی یعنے کہ ہو گناہون اور بری باتون سے وہ لوگ کہ تمہارے تابع اور خادم ہین یعنے اور پھرتے ہین
گرد امرا اغنیا تمہارے کے اور نہ غرض اور خیال نہین ہی مگر جہت پیٹ کا بھرنا کپڑے کا اگرچہ شبہ و حرام سے ہو نہین ڈھونڈتے ہین اہل و مال کو یعنے نہ طالب ہین بیوی
اور حرام کی طرف اعراض کرتے ہین حلال سے اور مرتکب ہوتے ہین حرام کے اور نہ طالب و راغب ہین مال حلال کے کہ بوجہ طیب حاصل کرین بلکہ مصروف ہی ہمت
اُنکے کھانے و پینے اور پہننے پر اگرچہ حرام ہو یہ بھی سستی عقل سے ہی اور دوسرا شخص دوزخیون مین سے وہ بے دیانت ہی کہ نہین پوشیدہ اُسپر وہ چیز کہ طمع کرسکے اُسمین اگرچہ
شی قلیل ہو مگر کہ ڈھونڈھتا ہی اور تجسس کرتا ہی اُسکو تا پاوے اور مطلع ہو اُسپر او خیانت کرے اُسمین اور بعضون نے کہا کہ خفا بمعنے ظہور کے بھی آتا ہی یعنے خائن کہ
ظاہر نہین ہوتی اُسپر وہ چیز کہ طمع کرسکے اُسمین مگر کہ خیانت کرتا ہی اُسکو اور تیسرا وہ شخص ہی کہ صبح نہین کرتا اور شام نہین کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو بسبب
اہل تیرے کے یعنے ہر صبح و شام کار اُسکا فریب دینا ہی کہ طمع رکھتا ہی اہل و مال تیرے مین اور ظاہر کرتا ہی عفت و امانت کو لیکن باطن مین خیانت کرتا ہی
اُسمین اور ذکر کیا آنحضرت نے بخیل کو اور جھوٹے کو اور بد خلق فحش گو کو نقل کی یہ مسلم نے ف مراد رحیم سے صفت فعلیہ ہی کہ ظاہر ہو وجود اُسکا خارج
مین یعنے غیر مین اور رقیق سے مراد ہی صفت قلبیہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر مین اثر اُسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل و کذب مصدر ہین قائم مقام
فاعل کے یعنے ذکر کیا آنحضرت نے بیچ مقام تعداد اہل نار کے بخیل و کاذب کو یعنے فرمایا اور راوی دوزخیون مین سے بخیل و کاذب ہی اور اسطرح جو عبارت
لایا کہ ذکر البخل او الکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل او الکاذب تو اسلیے کہ بعینہ الفاظ آنحضرت کے یاد نہین رہے یعنے کچھ ایسا ذکر کیا کہ معنے بخل و کذب کے اُس سے
سمجھے جاتے تھے خواہ یون فرمایا او البخیل الکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول او الکذب اکثر روایتون مین بلفظ او شک راوی کے ہی یعنے چوتھے بخیل کو ذکر کیا
یا کاذب کو اور بعضی روایت مین و الکذب واو سے آیا ہی اس صورت مین بھی وہ معنی او کے ہی اور لفظ شنظیر بعضون نے کہا کہ منصوب ہی بنا بر معطوف ہونے کے ذکر
اور صحیح یہ ہی کہ مرفوع ہی پس ہوگا عطف رجل پر اور پھر نوع چوتھا بخیل ہی یا کاذب اور پانچوان شنظیر ہی ح وعن انس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس خدا کی کہ جان میری اُسکے دست قدرت مین ہی ایمان نہین لاتا یعنے کوئی بندہ یعنے کامل تمام نہین ہوتا ایمان
اُسکا یہانتک کہ دوست رکھے واسطے بھائی مسلمان کے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی واسطے اپنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اُس چیز کو یعنے
بھلائی دنیا اور آخرت کو اور ایک روایت مین لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بھلائی آخرت کی نجات پانا ہی عذاب دوزخ سے اور پہونچنا درجات بہشت کو
بسبب کرنے اعمال صالحہ کے اور بھلائی دنیا کی اسباب و متاع اور اہل و اولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کے ہون پس ان چیزون کو اپنے لیے دوست رکھتا ہی
چاہیے کہ سب مسلمانون کے لیے بھی دوست رکھے اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی و فساد باطن کے اپنے لیے مال و جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور
فساد اور وبال و عذاب کا ہو چاہتا ہی اور دوست رکھتا ہی کیونکر اور مسلمان بھائی کے لیے دوست رکھے اُسکو چاہیے کہ نہ اپنے لیے دوست رکھے اور نہ اورون
کے لیے کیونکہ وہ خیر نہین یا ایک شخص ہی کہ حصول مال و جاہ اُسکے لیے سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولے تعالی کا ہوتا ہی جیسے کہ مال واسطے
حج اور خبر گیری فقرا کے کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہین ہوتا اُسکے لیے ایسا بلکہ باعث
فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال و جاہ کا اور دوست رکھنا اُسکا اُسکے لیے درست نہوگا اسلیے کہ اُسکے حق مین وہ خیر نہین منح وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا يؤمن والله لا يؤمن والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال الذي
لا يأمن جاره بوائقه متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی نہین ایمان
لاتا یعنے کامل قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا قسم اللہ کی نہین ایمان لاتا پوچھا گیا کون ہی کہ ایمان نہین لاتا اور کسکو آپ فرماتے ہین یا رسول اللہ فرمایا

وہ کہ امن میں نہیں ہوتا ہمسایہ اسکا بدیوں اسکی سے روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتھ نجات پانے والوں کے وہ شخص کہ نہیں امن میں رہتا ہمسایہ اسکا برائیوں اسکی سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں مبالغہ ہے کہ اگر دانا نہونے امر کی وقوع ضرر سے سبب واسطے نفی دخول جنت کے پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر و شر کا ہے وَعَنْ عَائِشَۃَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے اور ابن عمر سے کہ نقل کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبرئیل امر کرتے تھے مجھکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کے یعنی ساتھ احسان کرنے کے اسپر اور دفع کرنے ضرر کے اس سے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہیں کہ وارث کریں کہ دین کے یعنی ساتھ وحی الٰہی کے ہمسایہ کو کہ آپس میں ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوا کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تم تین شخص پس سرگوشی نکریں دو شخص آپس میں بے سنائے شخص دوسرے کے کہ تیسرا ہے یہانتک کہ ملو تم ساتھ لوگوں کے یعنی بعد ملنے لوگوں کے اور کثرت اجتماع کے اگر سرگوشی دو کریں تو مضائقہ نہیں پس اگر چار شخص مصاحب ہوں اور دو شخص آپس میں سرگوشی کریں تو روا ہے یہ منع سرگوشی کرنی دو شخصوں کی سے وقت مصاحبت تین شخصوں کے بسبب غمگین کرنے اس فعل کے ہے اس تیسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ یحزن ساتھ زبر ی اور پیش ز کے اور ایک لغت میں ساتھ پیش ی اور زیر ز کے ہے اور دونوں لغت فصیح ہیں اور متعدی حَزَنَہٗ و اَحْزَنَہٗ اندوہگین کرد اور اول روایت اول مشہور تر ہے اور سبب غمگین ہونیکا یہ ہے کہ اسکو خیال جاویگا کہ شاید میری ہلاکت اور بد اندیشی کا مشورہ کرتے ہوں کہا نووی نے کہ یہ نہی سرگوشی کرنی دو کی سے روبرو تیسرے کے اور اسی طرح نہی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کی سے روبرو ایک کے نہی تحریمی ہے پس حرام ہے جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑکر اگر بادن اسکے کے اور یہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہمارے کا یعنی شافعیہ کا اور جمہور علماء کا ہے اور یہ عام ہر زمانہ میں سفر میں ہو یا حضر میں ہے وَعَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی افضل اعمال دین کے یا امر مہم دین میں خیر خواہی ہے تین بار فرمائی یہ بات کہا ہمنے یعنی بعضے صحابہ نے کہ یہ خیر خواہی کسکے لیے ہے اور کسکے لیے کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور واسطے کتاب اسکی کے اور واسطے رسول اسکے کے اور واسطے مسلمانوں کے اماموں کے کہ امرا و علماء ہیں اور واسطے سب مسلمانوں کے نقل کی یہ مسلم نے ف خیر خواہی اللہ کی یہ ہے کہ ایمان لاوے اسکی وحدانیت و صفات پر اور ترک کرے الحاد کو اسکے صفات میں اور خالص کرے نیت اسکی عبادت میں اور فرمانبرداری کرے اسکی امر و نواہی کی اور اقرار کرے اسکی نعمت کا اور شکر کرے اسکا اور دوست رکھے اسکے فرمانبرداروں سے اور دشمنی رکھے اسکے نافرمانوں سے اور خیر خواہی اسکی کتاب کی یہ ہے کہ اعتقاد کرے یہ کہ اتری ہے اللہ کے پاس سے اور عمل کرے اسپر اور تلاوت اسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کے اور تعظیم اسکی کرے اور خیر خواہی اسکے رسول کی یہ ہے کہ تصدیق کرے انکی نبوت کی اور قبول کرے اس چیز کو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے ہیں اور اطاعت کرے انکی اور دوست رکھے انکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور ماں باپ اور سب لوگوں سے اور محبت رکھے انکے اہل بیت اور صحابہ سے اور اختیار کرے انکی سنت کو اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہے یا سب کتابیں اللہ تعالیٰ کی اور مراد رسول سے آنحضرت ہیں یا سب رسول اللہ تعالیٰ کے ہیں اور یہ خیر خواہیاں راجع بندے کی طرف ہیں کہ خیر خواہی اپنی ہی نفس کی کرتا ہے بسبب انکے اور خیر خواہی

امراء کی یہ ہی کہ فرمانبرداری انکی کرے اچھی باتوں میں جو نہ بری باتوں میں اور خبردار کردے انکو وقت غفلت کے اور خروج نکرے انپر اگرچہ ظلم کریں اور پیروی کرے
علماء کی انکے حکموں میں جو موافق حق کے کہیں اور روایت کریں اور خیر خواہی سب مسلمانوں کی یہ ہی کہ ہدایت کرے انکو طرف بھلائیوں دینی و دنیا کے اور دفع کرے
ضرر انسے اور نفع پہونچاوے انکو اور یہ حدیث جامع الکلم سے ہی کہ مدار تمام دین و دنیا کا اسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کے مندرج ہیں اسمیں ش ع
وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جریر سے کہا جریر نے کہ بیعت کی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور خیر خواہی کرنے کے
واسطے ہر مسلمان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عبادات یا تو حق اللہ ہیں یا حق العباد پس حق اللہ سے وہ عبادتیں غرض انکی ہیں عمدہ ہیں عبادتوں
بدنی و مالی میں اور ارکان اسلام سے ہیں بعد شہادتین کے نماز و زکوۃ ہیں اور ہو سکتا ہی کہ روزہ اور حج اسوقت میں فرض نہوا ہو اور خیر خواہی
مسلمانوں میں داخل ہیں تمام حقوق بندوں کے منقول ہی کہ جریر نے ایک گھوڑا خریدا تین سو درہم کو پھر کہا بیچنے والے کو کہ گھوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم
سے آیا بیچیگا تو چار سو درہم کو اسنے کہا کہ یہ تم جانو اے عبد اللہ پھر کہا کہ گھوڑا تیرا بہتر ہے اس سے آیا بیچیگا تو پانسو درہم کو پھر سو سو بڑھاتے گئے یہاں تک
کہ بیچا آٹھ سو درہم کو پھر خریدا اسکو آٹھ سو درہم کو پس لوگوں نے سبب اسکا پوچھا کہا انہوں نے یہ کہ میں نے بیعت کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی نوع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ
الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے
ابو القاسم سے کہ سچے سچے کہے گئے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہیں نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کے دل سے نقل کی یہ احمد اور
ترمذی نے ف سچے کہے گئے یعنی اللہ تعالے نے انکے سچے ہونے کی خبر دی ہی وما ینطق عن الہوی اور بدبخت سے مراد کافر ہی یا فاجر ع وَعَنْ
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي
السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کرنے والے خلق پر رحمت
کرتا ہی انپر رحمٰن رحم کرو انپر کہ زمین میں ہیں تا رحمت کرے تمکو جو کہ آسمان میں ہی نقل کی یہ ابو داود و ترمذی نے ف انپر کہ زمین میں ہیں یعنی
جانور اور آدمی خواہ نیک ہوں خواہ بد اور رحم کرنا بدوں پر یہ ہی کہ انکو بدی سے باز رکھیں جیسیکہ گذرا کہ مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم الحدیث اور مراد
یہ ہی کہ رحم کرو انپر کہ مستحق رحم کے ہیں اور جو کہ آسمان میں ہی یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت و سلطنت اسکی آسمان میں ہی یا مراد ملائکہ ہیں اور رحمت کرنی
انکی یہ ہی کہ محافظت کریں دشمنوں سے اور موذیات سے کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہیں اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کریں جناب عزت سے واسطے
رحم کرنے والوں کے نوع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا
وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی ہمارے تابعین میں سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹوں پر اور حرمت نگاہ نہ رکھے ہمارے بڑوں کی اور نہ امر کرے ساتھ
نیکی کے اور نہ منع کرے برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہی ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب کبر سن اسکے کے مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطے اسکے وقت کبر سن اسکے کے
اس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کرے اسکی نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمیں اشارہ ہی طرف درازی عمر اسکے

کہ عمر دراز ہوتی ہی اُس جوان کی کہ تعظیم کرتا ہی بوڑھے کی منقول ہی کہ ایک مرید نکلا خراسان سے واسطے ملازمت شیخ کے کہ مصر مین تھا اور وہان پہنچا اور
ایک مدت اُسکی خدمت مین حاضر رہا اور اُنہین دنون مین ایک جماعت بزرگون کی زیارت شیخ کے لیئے آئی پس اشارہ کیا شیخ نے اُسی مرید کو کہ جانور سواری کے تمام
لے پس نکلا وہ مرید لیکن یہ خطرہ گذرا اُسکے دل مین کہ یہ سفر دور دراز کر کر مین شیخ کے پاس آیا اُسکا یہ نتیجہ ہوا پس جب لے گئے اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کے پاس کہا پیر نے
ای ولد میرے قریب ہی کہ تیرے پاس اکابر آوین گے و متعین کریگا اللہ تعالی واسطے تیرے اُنکو کہ خدمت کرین گے اُنکے پس کہنے مین کچھ ایسا ہی ہوا کہ اُسکے دروازی
پر نہین پائے جاتے تھے مگر خچر اور گھوڑے بسبب کثرت آنے اکابر کے اُسکی ملاقات کے لیئے اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بھی اللہ تعالی نے یہ مرتبہ عطا کیا
بسبب خدمت حبیب رب العالمین کے کہ دس برس عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر رہے تھے پس دراز کی اللہ تعالی نے عمر اُنکی کہ ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اُنکی اور بہت
ہوا مال و اولاد کہ سو فرزند ہوئے نوع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ
ذِی الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابو موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سے ہی تعظیم کرنی بوڑھے
مسلمان کی اور تعظیم کرنی اُٹھانے والے قرآن کی یعنی پڑھنے والے قرآن کے اور حافظ کے اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اُسمین اور نہو دور رہنے والا اُس سے
اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سے ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف دو قیدین لگائین اُٹھانے والے قرآن کے لیے
ایک تو غلو کرنے والا نہو اور دوسرے یہ کہ نہ دور ہو اُس سے بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تھی کہ میانہ روی کرتے تھے عبادات وغیرہ مین
اور غلو کرنے والا وہ کہ تجاوز کرے حد سے لفظاً اور معنےً مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کے یا خیانت کرے لفظ قرآن مین ساتھ تحریف
اُسکی کے مانند اکثر عوام کے بلکہ مانند اکثر علما کے یا خیانت کرے اُسکے معنون مین ساتھ تاویل باطل کے مانند تمام مبتدعون کے اور بعضون نے کہا کہ غلو
مبالغہ کرنا تجوید مین یا جلد پڑھنا اسطرح کہ مانع ہو سمجھنے معانی سے اور دور ہونے والا وہ کہ اعراض کرے تلاوت قرآن سے اور احکام قراءت سے اور عمل
کرنے سے اُس چیز پر کہ اُسمین ہی اور بعضون نے کہا عالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین رہے اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اور عبادت کیطرف ہرگز نہ متوجہ ہو
اور جانے وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن مین مشغول رہے اور تلاوت نکرے اور اوقی عادل کا یہ ہی کہ غالب ہو عدل اُسکا ظلم پر بخلاف عکس اُسکے کہ یعنے ظلم
اُسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاویگا اور رہنا اُس سے افضل ہی چنانچہ اسی لیے کہا ہی بعضے علماء ہمارے نے کہ جو کوئی
کہے اس زمانے مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکے کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایکطرح کے عدل سے اور تحقیق اسکی مبنی ہی اوپر فرق کے
درمیان اُسکے کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کے پس اول اطلاق کیا جاتا ہی اُسپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ کبھی کبھی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی
عرفاً اُسپر کہ ہو موصوف ساتھ عدل کے بطریق دوام کے جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہی اور فلانا نماز پڑھتا ہی اور شرح السنہ مین ہی کہ کہا طاؤس نے
سنت سے ہی یہ کہ توقیر کرے تو چار کی عالم کی اور بوڑھے کی اور سلطان کی اور باپ انتہی کہتا ہون مین اور باپ کے حکم مین ماں بھی ہی اور مراد عالم
سے عالم باعمل ہی جیسے کہ سمجھا جاتا ہی لفظ حامل القرآن سے اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین اسلیئے ہی کہ ظاہر ہی یا اس لیے کہ کلام
اجنبیون مین ہی پس جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل القرآن و سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت کیجا دے تعظیم اُسکی اس لیے کہ واجب ہی تعظیم اُسکی بہت سی
وجہون کر اور روایت کی خطیب نے جامع مین انس سے کہ فرمایا آنحضرت نے اِنَّ مِنْ اِجْلَالِیْ تَوْقِیْرَ الشَّیْخِ مِنْ اُمَّتِیْ نوع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ
يَتِيْمٌ يُسَاۤءُ اِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گھرون کا مسلمانون

کے گھروں میں وہ گھر ہے کہ اسمین ہو یتیم کہ احسان کیا جاوے طرف اسکے اور برا گھر مسلمانوں کے گھروں میں وہ گھر ہے کہ اسمین ہو یتیم کہ برائی کیجاوے طرف اسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اور ایذا دیجاوے اسکو ناحق اور اگر واسطے تعلیم و تادیب کے مارین تو داخل احسان کے ہے نہ برائی کرنے کے نوع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰى يَتِيْمَةٍ اَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهٗ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِى الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ اُصْبُعَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر یعنے بطریق شفقت کے درحالیکہ نہیں پھیرتا ہے ہاتھ مگر واسطے اللہ کے یعنے واسطے طلب رضا اسکی کے نہ واسطے ورغرض کے ہونے ہین واسطے اسکے بدلے ہر بال کے کہ پھرتا ہے اسپر ہاتھ اسکا نیکیاں اور جو شخص کہ احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اسکے ہے یعنے اسکی پرورش مین ہے خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا مین اور وہ بہشت مین مانند ان دونوں کے اور ملائین دونوں انگلیاں اپنی یعنے بیچ کی انگلی اور اسکے پاس کی کہ انگوٹھے کی طرف ہے یعنے مین اور وہ مانند ان دونوں انگلیوں کے نزدیک ہونگے بہشت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے

ف لفظ تمر ساتھ زبر ت اور پیش میم کے ہے صیغہ مونث کا اور ترجمہ اسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتھ پیش ی اور زیر میم کے صیغہ مذکر کا آیا ہے بیت مین فاعل اسکا ضمیر ماسح کی ہے اور یدہ مفعول اسکا اور ترجمہ اسکا یہ ہے کہ پھیرتا ہے وہ شخص اس بال پر ہاتھ اپنا اور لفظ حسنات ساتھ رفع کے ہے بنابر ہونے اسکے کے اسم کان کا اور ظاہر ہے کہ نیکیاں مختلف ہوتی ہیں کمیت و کیفیت مین باعتبار اچھا کرنے نیتوں کے اور احسان کرے یعنے شفقت و مہربانی کرے اسپر اور تادیب و تعلیم کرے اسکو اور نکاح کر دے اسکا اور محافظت کرے اسکے مال کی اگر مال ہو اسکا اور لفظ او یتیم مین تنویع کے لیے ہے اور ظاہر یہ ہے کہ شک کے لیے ہے کہ کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ لفظ یتیمہ فرمایا یا یتیم اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف بشارت حسن خاتمہ اسکے کے نوع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَتَيْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَةً وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا كَرِيْمَتَاهُ قَالَ عَيْنَاهُ رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جگہ دیوے یتیم کو طرف کھانے اور پینے اپنے کے واجب کرتا ہے اللہ تعالی واسطے اسکے بہشت مقرر یعنے قطعا بلا شک و شبہ بموجب عدے اپنے کے مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا اور جو شخص پرورش کرے تین بیٹیوں کو یا پرورش کرے انکو کہ مانند بیٹیوں کے ہین کہ تین بہنیں ہوں پس ادب سکھاوے انکو اور شفقت کرے انپر یہانتک کہ بے پروا کرے انکو یعنے بڑی ہولیں اور نکاح کیجاوین واجب کرتا ہے اللہ تعالی واسطے اسکے بہشت پس کہا اس شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو یعنے فرمایئے کہ دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی پرورش کرنے مین بھی یہی ثواب ملتا ہے فرمایا پرورش کرے دو بیٹیوں یا دو بہنوں کو یہانتک کہ اگر کہتے لوگ یا ایک کو البتہ فرماتے یا ایک کو اور جس شخص کے لے لے اللہ دو پیاریاں واجب ہوے اسکے لیے بہشت پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہے دو پیاریوں سے فرمایا دونوں آنکھیں اسکی نقل کی شرح السنہ مین ف وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا ہے یعنے شرک اور حقوق بندے کے پس تقدیر یہ ہے مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا مگر ساتھ توبہ کے یا ساتھ بخشوانے اور مانند اسکے کے حاصل یہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالے کے ہین بخشے جاتے ہیں اگر چاہتا ہے اللہ سوائے شرک کے اور اگر کہتے لوگ الخ یہ بموجب مذہب مختار کے کہ کہتے ہیں احکام مفوض ہیں آنحضرت جو کچھ چاہیں کریں اور جسکو چاہیں تخصیص کریں ظاہر ہے اور جو کہ قائل عدم تفویض کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بعد التماس انکے کچھ وحی ہوئی ساتھ اس چیز کے کہ موافق مقصود انکے کے تھی اور مانند اسکے بہت سی حدیثوں مین آیا ہے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَنَاصِحُ الرَّاوِیْ لَیْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہی اللہ کی کہ البتہ ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنے بیٹے کو بہتر ہی واسطے اُسکے تصدیق کرنے ایک صاع غلہ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور ناصح راوی نہین نزدیک محدثون کے قوی **ف** یعنے حفظ وضبط مین کہ اعتماد اُسپر کیجیے پس یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی اجماعاً اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سے ادب شرعی ہی ت ع **وَعَنْ** اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نُّحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثٌ مُّرْسَلٌ اور روایت ہی ایوب بن موسی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے موسی سے موسی نے نقل کی ایوب کے دادا سے یعنے عمرو بن سعید سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین دیا باپ نے اپنے بیٹے کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث نزدیک میرے مرسل ہی **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَۃٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ کَھَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَوْمَاَ یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اِلَی الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَۃِ اِمْرَاَۃٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِھَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَھَا عَلٰی یَتَامَاھَا حَتّٰی بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عوف بیٹے مالک اشجعی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اور عورت سیاہ رخسارون کی یعنے بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کے رخسارہ اُسکے سیاہ ہوگئے مانند ان دونون اُنگلیون کے ہون کے دن قیامت کے اور اشارہ کیا یزید بن زریع نے کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی اونگلی کے اور اونگلی شہادت کی یعنے واسطے بیان دو آنگلیون کے وہ عورت ہی کہ ہوئی بے شوہر یعنے بسبب مرنے یا طلاق دینے خاوند کے تھی جاہ وجمال والی روکا اپنے نفس کو یعنے نکاح کرنے سے واسطے پرورش اور شفقت کرنے کے اوپر حال یتیمون اپنے کے یہان تک جدی ہوے یعنے وہ لڑکے یعنے بسبب بڑی اور بالغ ہونے کے محتاج مان کے نرہے یا مرگئے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے جس عورت کا خاوند مرگیا یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑ گیا اور اُس عورت نے اولاد کی پرورش کے واسطے کسی سے نکاح نہ کیا اور اُنکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اُنکی کے تک اور بسبب خدمت اُنکی کے اپنا حسن وجمال برباد کیا تو حضرت نے اُسکے حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورت قیامت کے دن مانند ان دونون اُنگلیون کے قریب باہم ہون گے اُس سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئیں اور خاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول ہین تو بڑی فضیلت رکھتا ہی ت ع ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَئِدْھَا وَلَمْ یُھِنْھَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَہٗ عَلَیْھَا یَعْنِی الذُّکُوْرَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکے ہوے ایک بیٹی پس نہ گاڑا اُسکو زندہ یعنے جیسکہ جاہلیت مین بسبب عار وفقر کے کرتے تھے اور نہ حقیر وذلیل کر کر رکھا اُسکو اور نہ ترجیح دی اپنے ولد کو اُسپر یعنے لڑکون کو دینے دلانے وغیرہ مین داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے ساتھ سابقین کے اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹے پر کرتے ہین کہا ابن عباس نے کہ اس حدیث مین ولد سے مراد حضرت کی بیٹے ہین ت ع **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِیْبَ عِنْدَہٗ اَخُوْہُ الْمُسْلِمُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ فَنَصَرَہٗ نَصَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَاِنْ لَّمْ یَنْصُرْہُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ اَدْرَکَہُ اللّٰہُ بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی انس سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ غیبت کیجاوے نزدیک اُسکے بھائی مسلمان کی حالانکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنے اُسکے کے یعنے ساتھ دفع کرنے غیبت وعار کے اُس سے اور منع کرنے کے غیبت اُسکی سے پس مدد کی

مدد کریگا اُسکی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اُسکی اور وہ قادر تھا اُسکی مدد کرنے پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اُس سے بسبب
مدد نکرنیکے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ شرح السنہ مین ؛ **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ
عَنْ لَحْمِ اَخِیْہِ بِالْمَغِیْبَۃِ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّعْتِقَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ باز رکھے کھانے گوشت بھائی اپنے کے سے یعنے غیبت کرنیوالے کو منع کرے غیبت کرنے بھائی مسلمان کے سے غائبانہ ہی
حق اللہ پر یہ کہ آزاد کریگا اُسکو آگ سے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ف کھانے گوشت کی سے کنایہ ہی غیبت کرنے سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہی
بیچ برائی غیبت کے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنے آیا دوست رکھتا ہی ایک تمہارا اپنے بھائی مردہ کے گوشت کھانے کو تشبیہ دی غیبت کرنے کو ساتھ
کھانے گوشت مُردار کے چونکہ آبروریزی اُسکی کرتا ہی گویا کہ اُسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اُسکا کھاتا ہی اور واسطے مبالغہ کے فرمایا گوشت بھائی مردہ کا اور اس تقریر
پر مغیبۃ بمعنے غیبت کے ہی ساتھ زیر غین کے یعنے غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتھ لفظ ذب کے اور احتمال رکھتا ہی کہ بالمغیبۃ متعلق ہو لحم اخیہ کے بتقدیر اکل
لحم اخیہ کے اور مغیبت بمعنے غیبت کے ہو ساتھ زیر غین کے یعنے باز رکھے کھانے گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور مآل دونون معنون کا ایک ہی ہی کہ منع کریگا اور
باز رکھتا لوگون کا ہی آپس کی غیبت سے یعنے جو کہ باز رکھے لوگون کو غیبت کرنے سے اور آزاد کریگا الخ یعنے اول وہلہ مین پہلے داخل ہونے کے اسمین یا بعد داخل ہونے
کے بیچ پورا کرنے عذاب کے نوع ؛ **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَرُدُّ عَنْ
عِرْضِ اَخِیْہِ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّرُدَّ عَنْہُ نَارَ جَہَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہی ابو درداء سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کرے اور باز رکھے غیبت کو آبرو بھائی اپنے کے سے
یعنے منع کرے اُسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ باز رکھے اُس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پھر پڑھی آنحضرت نے واسطے استشہاد کے اپنے قول پر یہ
کلام حقا الخ یہ آیت اور ہی ثابت واجب ہم پر مدد کرنی مومنون کی نقل کی یہ شرح السنہ مین ؛ **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِیْ مَوْضِعٍ یُنْتَہَکُ فِیْہِ حُرْمَتُہٗ وَیُنْتَقَصُ فِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اِلَّا خَذَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَوْطِنٍ یُحِبُّ فِیْہِ
نُصْرَتَہٗ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَنْصُرُ مُسْلِمًا فِیْ مَوْضِعٍ یُنْتَقَصُ فِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ وَیُنْتَہَکُ فِیْہِ مِنْ حُرْمَتِہٖ اِلَّا نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَوْطِنٍ
یُحِبُّ فِیْہِ نُصْرَتَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکرے
مرد مسلمان کی اور منع نکرے غیبت اُسکی سے اُس جگہ کہ بیحرمتی کی جاتی اُسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اُس جگہ مین آبرو اُسکی سے مگر کہ نہین مدد کریگا اُسکی اللہ تعالی
اُس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اُسمین مدد خدا کی یعنے آخرت مین اور دنیا مین اور نہین ولی شخص مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کی اُس جگہ مین
کہ نقصان کیا جاتا ہی اُسمین آبرو اُسکی سے اور بے حرمتی کیجاتی ہی اُسکی اُسمین مگر کہ مدد کریگا اُسکی اللہ تعالی اُس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اُسمین
مدد اُسکی نقل کی یہ ابوداود نے ؛ **وعن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰی عَوْرَۃً فَسَتَرَھَا کَانَ
کَمَنْ اَحْیٰی مَوْءٗدَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہی عقبہ بیٹے عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے
یعنے جانے عیب یا برائی یعنے کسی مسلمان مین اور ڈھانکدے اُسکو ہوگا ثواب اُسکو مانند ثواب اُس شخص کے کہ زندہ کیا جیتے گاڑے ہوئے کو نقل کی یہ احمد
اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف وجہ تشبیہ ڈھانکنے عیب کے ساتھ زندہ کرنے جیتے گاڑے کے یہ کہی ہی علماء نے کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت سے
مانند مردہ کے ہوتا ہی اور دوست رکھتا ہی کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جب کسی نے عیب اُسکا ڈھانکا تو دفع کی اُس سے خجالت کہ وہ
اُسکے نزدیک بمنزلہ موت کے تھی پس ڈھانکنا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنے کے ہوا جیسے کہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تھی قبر مین اور قریب مرنے کے تھی پس نکالی گئی اور زندہ رہی

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احدكم مرأة اخيه فان راى به اذى فليمط عنه رواه الترمذي وضعفه وفي رواية له ولابي داود المؤمن مرأة المؤمن والمؤمن اخو المؤمن يكف عنه ضيعته ويحوطه من ورائه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہے بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اسمیں برائی تو چاہیے کہ دور کرے اس سے برائی یعنے وہ مشغول ہو ساتھ اصلاح حال اسکے کے جسطرح کہ ہو سکے ساتھ تنبیہ و اعلام اور نصیحت کے جیسے کہ شرط ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو یعنے روایت حدیث ساتھ اس لفظ کے ضعیف ہے اور بیچ ایک روایت ترمذی کے اور ابو داؤد کے یوں ہے مسلمان آئینہ مسلمان کا ہے اور مسلمان بھائی ہے مسلمان کا باز رکھتا اور دفع کرتا ہے اس سے وہ چیز کہ اسمیں ضرر اور ہلاکت اسکی ہے اور نگاہ رکھتا ہے یعنے حق اسکا غائبانہ اسکے **ف** مسلمان آئینہ دوسرے مسلمان کا ہے یعنے آگاہ کر دیتا ہے اسکو اسکی برائی پر مانند آئینہ کے کہ جو کچھ دیکھنے والے کے وجود میں ہوتا ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو دکھا دیتا ہے اور خفیہ آگاہ کرتا ہے تاکہ وہ ذلیل نہ ہو لوگوں میں جیسے آئینہ آگاہ کرتا ہے کہ سوا اسکے کسی پر معلوم نہیں کرواتا اور وہ دوسرا بھی مطلع ہو جاتا ہے اپنی رائے پر بسبب آگاہ کرنے مومن دوسرے کے جیسے کہ مطلع ہوتا ہے اپنے چہرے کی برائی پر بسبب دیکھنے کے آئینہ میں مولانا روم قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر پر ہیں جبتک کہ کاوش کرتے رہیں حوال ایک دوسرے کے سے اور جب متفق ہوں گے ہلاک ہوں گے اور واسطے تقویت و تائید انکے معنوں کے فرمایا المؤمن اخو المؤمن الخ اور نگاہ رکھتا ہے الخ یعنے غیبت نہیں کرتا اسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہے اسکی تو منع کر دیتا ہے اور سکوت نہیں کرتا بلکہ محافظت کرتا ہے تمام حقوق اسکی نفس میں اور مال میں اور آبرو میں بیچ غیبت **وعن** معاذ بن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حمى مؤمنا من منافق بعث الله ملكا يحمي لحمه يوم القيامة من نار جهنم ومن رمى مسلما بشيء يريد به شينه حبسه الله على جسر جهنم حتى يخرج مما قال رواه ابو داود اور روایت ہے معاذ بیٹے انس کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بچاوے کسی مسلمان کو یعنے اسکی آبرو کو منافق کے شر سے بھیجے گا اللہ تعالیٰ فرشتہ کو کہ بچا دیگا گوشت اسکے کو یعنے اسکے بدن کو دن قیامت کے آگ دوزخ کی سے اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مسلمان کو ساتھ کسی چیز کے یعنے عیبوں میں سے درحالیکہ چاہتا ہے ساتھ اس چیز کے عیب اسکا قید کریگا اسکو اللہ اوپر پل دوزخ کے یہانتک کہ نکلے عہدہ اس چیز کے سے کہ کہا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے پاک ہو اسکے گناہ سے ساتھ راضی کرنے مدعی اسکے کے یا ساتھ شفاعت کے یا ساتھ عذاب کرنے کے بقدر گناہ کے اور منافق سے یہاں مراد غیبت کرنے والا ہے اسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہے خیرخواہی اور دل میں ارادہ رکھتا ہے فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقوں کا ہے کہ حاضر و غائب یکساں نہیں ہوتے بیچ **وعن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الاصحاب عند الله خيرهم لصاحبه وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین یاروں کا یعنے اکثر انکا از روئے ثواب کے نزدیک اللہ کے بہترین انکا ہے واسطے یار اپنے کے یعنے اکثر انکا از روئے احسان کے اگرچہ ساتھ خیرخواہی کے ہو اور بہترین ہمسایوں کا نزدیک اللہ کے بہترین انکا ہے واسطے ہمسایہ اپنے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابن مسعود قال قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم يا رسول الله كيف لي ان اعلم اذا احسنت واذا اسأت فقال النبي صلى الله عليه وسلم اذا سمعت جيرانك يقولون قد احسنت فقد احسنت واذا سمعتهم يقولون قد اسأت فقد اسأت رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا رسول اللہ کسطرح معلوم کروں میں نیکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنے کیونکر جانوں کہ میں نیک کار ہوں یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجھسے ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن و قبح

اسکا تو برا ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت سنے تو اپنے ہمسایون کو کہ کہتے ہین تحقیق نیکی کی تونے پس تحقیق نیکی کی تونے اور جسوقت سنے تو ہمسایون
کو کہ کہتے ہین تحقیق برا کیا تونے پس تحقیق برا کیا تونے یعنے نیکی وبدی تیری ساتھ گواہی دینے ہمسایون کے معلوم ہوگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** سنے تو
ہمسایون کو یعنے سب ہمسایون کو یعنے اسلیے کہ نہین جمع ہوتے ہین سب ضلالت پر غالبًا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ السنۃ الخلق اقلام الحق کذا ذکر علی
اور حضرت شیخ نے کہا کہ یہ اسوقت ہی کہ جسوقت ہون ہمسائے اسکے اہل حق وانصاف والے اور نہ بہت محبت رکھتے ہون اور نہ بہت دشمنی **وعن**
عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اتارو تم آدمیون کو بیچ مراتب انکی کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنے بیچ مراتب معینہ انکے کے یعنے حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکھو ایک ہی شریف واہل عزت
اور دوسرا ہی وضیع وذلیل دونون کو یکسان نرکھو تعظیم وتکریم مین ہر ایک کے ساتھ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اسکے کا نہو پس نہ
برابری کرو درمیان خادم اور مخدوم کے بلکہ ہر ایک سے موافق مرتبہ اسکے کے پیش آؤ فرماتا ہی اللہ تعالی ورفعنا بعضھم درجات اور احیاء العلوم
مین منقول ہی کہ حضرت عائشہ رض کھانا کھا رہین تھین کہ ایک فقیر اس راہ سے گذرا ایک ٹکڑا روٹی کا اسکو بھیجا بعد ازان ایک سوار گذرا اس سے کہلا بھیجا کہ
طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئیے ایک شخص نے حاضرین مین سے تفاوت اس حال سے پوچھا فرمایا حضرت عائشہ رض نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے انزلوا الناس منازلھم وہ مسکین اس روٹی کے ٹکڑے سے راضی ہو گیا اور اگر سوار سے بھی ایسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت
اسکی لازم آتی اور یہ حدیث مبداہی فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کے اور تفضیل خلفا کی اور مانند انکے کے جیسے کہ یہ حدیث منشا ہی وہم اغنیا متکبرین کا
امرا و وزرا سے جیسا کہ دیکھا جاتا ہی بیچ مجلسون انکی کے کہ علم کل الناس منزلہم فہم کل فریق منہم تفضیل بہ کثیر اسہدی بہ کثیر ایعنے علما کا فہم اس سے یہ جا ہی
کہ وہ اہل علم وفضل کو فضیلت دیتے ہین انکے غیر پر اور اغنیا کا وہم یہ جا کہ وہ اہل علم وفضل وفقرا کی حقارت کرتے ہین اور فاسق دولتمند فاجرون
کی عزت وتعظیم کرتے ہین اور اس حدیث کو دلیل لاتے ہین انکو اللہ تعالی نے اس سے گمراہ کیا اور علما کو راہ یاب کیا **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ
فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی ھٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ اَوْ یُحِبَّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَہٗ روایت ہی عبد الرحمن
بیٹے ابی قراد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابیون نے کہ ملتے تھے اپنے بدن کو پانی حضرت کے وضو کا پس فرمایا واسطے
انکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس
شخص کو خوش لگے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور اسکے رسول کو یعنے بوجہ کمال کے یا دوست رکھے اسکو اللہ اور رسول اسکا پس چاہیے کہ سچ بولے اپنے بات مین جسوقت
کہ بات کرے اور چاہیے کہ ادا کرے امانت لوگون کی کہ اسکے پاس ہی جسوقت کہ امانت سونپی جاوے اور چاہیے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایون کی
ف مراد وضو کے پانی سے اکثرون کے نزدیک بقیہ وضو کے پانی کا ہی کہ باسن مین بچ رہتا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہی کہ جدا ہوا
اعضاے مبارک سے اور لفظ او یحبہ اللہ ورسولہ مین تنویع کے لیے ہی اور یہ مرتبہ بالاتر ہی اول سے اور حقیقت مین دونون مستلزم ایک دوسرے کی ہین
کہ ہر کوئی اپنے دوستدار کو دوست رکھتا ہی اور یا لفظ او بمعنے بل کے ہی اور یہ ظاہر تر ہی اور احتمال ہی کہ شک راوی کے لیے ہو اور معنے حدیث کے یہ کہ دعوے
محبت خدا اور رسول کا فقط ایسی ہی باتون سے کہ چندان نفس پر شاق نہین ثابت نہین ہوتا بلکہ ضرور ہی اسمین بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصًا
بجالانا ان امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایون سے کہ معاملات میں اور حقوق لوگون میں ان چیزون مین مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہی

اور شاید کہ ان لوگون مین حضرت نے کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کی ہو بیچ ادا ے ان حقوق کے ہو اس سبب سے ذکر ان چیزون کو ذکر کیا ف ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِىْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلٰى جَنْبِهٖ رَوَاهُمَا
الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین ہی مومن کامل وہ
شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اور حال یہ ہی کہ ہمسایہ اسکا بھوکا ہو اسکے پہلو مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف جملہ وجارہ الخ حال ہی
ضمیر یشبع سے یعنے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اس حال مین کہ وہ جانتا ہو حال مضطر ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اسکے کا اور بیچ ذکر کرنے پہلو کے اشارہ ہی
کمال قاصر ہونے اسکے کے بیچ خبرگیری ہمسایہ سے ف ع وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا
وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِىْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِىَ فِى النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا
وَصَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِىْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِىَ فِى الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ
شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی یعنے لوگون مین بطریق شہرت کے بسبب کثرت
نماز اسکی کے اور روزے اسکی کے اور اللہ دینے اسکی کے یعنے لوگ کہتے ہین کہ وہ بہت عبادت کرتی ہی لیکن وہ ایذا دیتی ہی اپنے ہمسایون کو ساتھ زبان اپنی کے
فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کے اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودیکہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اسکے کا نہین ہون گے
کہا اس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کم رکھنے روزون کے اور کم للہ دینے کے اور کم نماز پڑھنے کے اور تحقیق وہ للہ دیتی ہی چند
ٹکڑے قروط کے اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اسلیے
کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہی اور نہین ہی فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کے یعنے عبادات نفل کی اور ضائع کرنے وصول
کے جیسے کہ وہ واقع ہی بیچ اکثر علماء اور صلحاء کے کہ علماء تو ترک کرتے ہین ان چیزون کو کہ واجب ہی اوپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتے صلحاء اس علم کو کہ واجب
اوپر حاصل کرنا اسکا اور جو کہ صوفی کہ جامع ہین درمیان علم و عمل کے وہ مقدم رکھتے ہین رعایت پرہیز کرنے کو اوپر دینے دوا کے وہ چلتے ہین راہ حکماء کی کہ وہ
کہتے ہین کہ تخلیہ مقدم ہی تحلیہ پر اور اسلیے گردانا ہی انھون نے توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہی طرف اس معنے کے بطریق نفی و اثبات کے اور
اشارہ ہی طرف اسکے کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کے پس گویا کہ لازم آتا ہی اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ف ع وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ
بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ
رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگون پر کہ بیٹھے ہوے تھے پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نیکترین تمھارے کے اور ممتاز کرون نیکترین تمھارے کو بدترین تمھارے سے
یعنے بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہی اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نے پس چپ رہے لوگ یعنے بخوف اسکے کہ متعین کر کر فرمادین کہ یہ نیک ہی اور یہ بد ساتھ
مفہوم عام اور عنوان کلی کے اور یہ بات موجب فضیحت اور ذلت کے ہو پس فرمایا آنحضرت نے یہ کلام تین بار پس کہا ایک شخص نے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیے
ہمکو اور تمیز کر دیجیے نیکترین ہمارے کو بدترین ہمارے سے پس فرمایا بہترین تمھارا وہ ہی کہ امید رکھتے ہون لوگ بھلائی اسکے کی اور امن مین رہتے ہون اسکی
بدی سے اور بدترین تمھارا وہ ہی کہ امید نہ رکھتے ہون لوگ اسکی بھلائی کی اور نہ امن مین رہتے ہون اسکی بدی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان
مین اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی ف اور جو ایسا ہو کہ امید اسکی بھلائی کی رکھین اور اسکی بدی سے امن مین نہون وہ اسکی بدی سے

امن میں ہوں لیکن امید بھلائی کی اُس سے نہ رکھتے ہوں تو وہ بین بین ہی نہ نیکتر ہی نہ بدتر ح **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ تعالیٰ قسم بینکم اخلاقکم کما قسم بینکم ارزاقکم ان اللہ تعالیٰ یعطی الدنیا من یحب ومن لا یحب ولا یعطی
الدین الا من احب فمن اعطاہ اللہ الدین فقد احبہ والذی نفسی بیدہ لا یسلم عبد حتی یسلم قلبہ ولسانہ ولا یؤمن
حتی یامن جارہ بوائقہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیے درمیان تمہارے خلق تمہارے
جیسیکہ تقسیم کیے درمیان تمہارے رزق تمہارے تحقیق اللہ تعالیٰ دیتا ہی دنیا اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہی یعنے انبیا اور اولیا میں سے مانند سلیمان علیہ السلام اور
عثمان رض کے اور دیتا ہی اسکو کہ نہیں دوست رکھتا ہی یعنے مانند فرعون وغیرہ کفار کے اور نہیں دیتا دین کو یعنے اخلاق نیک کو مگر اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہی
پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اُسکو قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہی نہیں مسلمان ہوتا یعنے کامل بندہ یہاں تک کہ
مسلمان ہو دل اُسکا اور زبان اُسکی اور نہیں مومن ہوتا یعنے کامل یہاں تک کہ امن میں ہو ہمسایہ اُسکا برائیوں اُسکی سے **ف** اسلام دل کا پاک کرنا اُسکا ہی عقائد باطلہ
سے اور اسلام زبان کا باز رکھنا اُسکا مالا یعنی سے کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سے ہی بلکہ کنایہ ہی تسویہ ظاہر و باطن سے اور تخصیص
دل و زبان کی بسبب ہونے اُنکے کے مدار اسلام و ایمان کی ح **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن مألف ولا خیر
فیمن لا یألف ولا یؤلف رواہما احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مومن محل ہی الفت کا اور نہیں بھلائی اُس شخص میں کہ نہیں الفت کرتا ہی ساتھ مسلمانوں سے اور نہیں الفت کیا جاتا یعنے مسلمان دوست نہ رکھیں اُسکو نقل کیں
یہ دونوں حدیثیں احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** لفظ مألف ساتھ زبر لام کے مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا بیچ معنے فاعل و مفعول کے یعنے یألف
و یؤلف یعنے الفت کرتا ہی اور الفت کیا جاتا ہی جیسیکہ ایک روایت میں ہی اور موید ہی اسکی آخر حدیث بھی اور کہا طیبی نے احتمال ہی یہ کہ ہو مصدر بطریق
مبالغہ کے جیسیکہ رجل عدل یعنے الفت کرنیوالا ہی یا مألف اسم مکان ہی یعنے ہوتا ہی محل الفت کے اور منشا اُسکا اسلیے کہ بسبب الفت کے
حاصل ہوتا ہی اجتماع درمیان مسلمانوں کے اور بغیر الفت کے واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالیٰ نے منت رکھی ہی مومنوں پر ساتھ تالیف قلوب انکے کے اس آیت میں
کنتم اعداء فألف بین قلوبکم اور کئی جگہ مثل اس مضمون کے ہی ح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضی لاحد
من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بہا فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ اللہ الجنۃ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روا کرے کوئی حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسی کے امت میری سے یعنے امت اجابت سے درحالیکہ چاہتا ہی
یہ کہ خوش کرے اُسکو ساتھ حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اُسنے مجکو یعنے میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کے اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش
کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت میں **ف** اور جامع صغیر میں ہی کہ جسنے روا کی واسطے بھائی مسلمان کے ایک حاجت ہوتا ہی
واسطے اُسکے ثواب مانند ثواب اُس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اُسکو خطیب نے انس سے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من اغاث ملہوفا کتب اللہ لہ ثلثا وسبعین مغفرۃ واحدۃ فیہا صلاح امرہ کلہ وثنتان وسبعون لہ درجات
یوم القیامۃ اور روایت ہی اُسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ فریاد رسی کرے کسی مظلوم کی لکھتا ہی اللہ
تعالیٰ واسطے اُسکے تہتر بخششیں ایک اُن تہتر بخششوں میں سے بخشش ہی کہ اُسمیں اصلاح سب کاموں اُسکے کی ہی یعنے دنیا اور آخرت
میں اور بہتر بخششیں واسطے اُسکے موجب درجات کے ہوں گے دن قیامت کے **وعنہ** وعن عبد اللہ قالا قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان

اور روایت ہے اُسی انس سے اور عبداللہ سے کہ کہا اُن دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کنبا اللہ کا ہے پس بہترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص
ہے کہ احسان کرے طرف کنبے اللہ کے نقل کین تینون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف عیال آدمی کی وہ ہین کہ جنکو یہ پرورش کرتا ہے اور کھلاتا ہے
اور مال خرچ کرتا ہے پس یہ بنسبت غیر اللہ تعالیٰ کے مجاز ہے اور بنسبت اللہ تعالیٰ کے حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہے جیسکہ خلاق ہے اور
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا ع وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اول خصمین یوم القیامۃ جاران رواہ احمد اور روایت ہے عقبہ بیٹے بن عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول دو جھگڑنے والے
دن قیامت کے دو ہمسایہ ہون گے نقل کی یہ احمد نے ف یعنے اول دو شخص آپس مین جھگڑنے والے بعد جھگڑنے اہل رکے دو ہمسایہ ہون گے کہ جھگڑینگے بیچ اس
چیز کے کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپس مین حقوق واجب الادا مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اول جو محاسبہ ہوویگا بندے سے وہ قصہ
نماز کے ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا دیگا اُسمین درمیان لوگون کے خون ہوگا اور ایک روایت یہ آئی کہ اول دو جھگڑنے والے دن
قیامت کے دو ہمسایہ ہون گے پس تطبیق انمین یون دی ہے علما نے کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت اُسکی کے تمام عبادات
پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا در مقدمہ خون کے کہ وہ بہت بڑا گناہ ہے اور یہ حدیث مفید ہے ساتھ اختصاص خصمین کے یعنے جو لوگ ایسے ہین کہ
ہر ایک نے بنسبت دوسرے کے قصور کیا ہے ادائے حقوق مین اور اُس سے گناہ لازم ہوا ہے انمین اول یہ دو شخص جھگڑتے وین گے اور اُنکا فیصلہ کیا جاویگا
اور اگر بالفرض کیا جاوے کہ تقصیر ایک سے واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب و مشاکلہ کے ہوگا مانند قول اللہ تعالیٰ کے وجزاء سیئۃ سیئۃ میں
اولیت ہر ایک مین اضافی ہے منافات نہ لازم آئی انمین ع وعن ابی ہریرۃ ان رجلا شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسوۃ
قلبہ قال امسح راس الیتیم واطعم المسکین رواہ احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سختی دل
اپنے کی کہ علاج اُسکا کیا فرمایا پھیر تو ہاتھ یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نے ف یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے موت یاد آئے گی پس غنیمت
جانیگا تو حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشا غفلات ہے اور کھلا مسکین کو تا کہ دیکھے تو آثار نعمت الٰہی کے اپنے پر کہ
غنی کیا تجکو اور محتاج کیا تیرے طرف اوروں کو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ع وعن سراقۃ بن مالک ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ادلکم علی افضل الصدقۃ ابنتک مردودۃ الیک لیس لہا کاسب غیرک رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے سراقہ
مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کے کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہے اوپر بیٹی اپنے کے در حالیکہ
پھیری گئی ہے طرف تیرے یعنے طلاق دی ہے اُسکو خاوند اُسکے نے اور تیرے گھر آن پڑی ہے اور نہین واسطے اُس بیٹی کے کوئی کمانے والا سواے تیرے یعنے
نہ بیٹا ہے کہ خدمت کرے اُسکی اور نہ کوئی خبر لیوا ہے دنیا مین سواے تیرے کے گھر تیرے آن پڑی نقل کی یہ ابن ماجہ نے

باب الحب فی اللہ ومن اللہ

باب ہے بیچ بیان محبت کرنے کے بیچ ذات خدا کے اور واسطے خدا کے ف حب فی اللہ یعنے بیچ ذات اللہ کے واسطے رضا اُسکی کے کہ نہ غرض ہو اسمین یا اور خواہش نفسانی کی
اور من اللہ یعنے بسبب اللہ کے اور رضا اُسکی کے یعنے جب دوست رکھے کسی بندے کو تو دوست رکھے اُسکو واسطے اللہ کے

الفصل الاول

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف
رواہ البخاری ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ اور روایت ہے عایشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روحین پہلے آنے کے بدنون مین
مانند لشکر کے تھین یعنے ایک جا جمع تھین بعد از ان متفرق کیا اُنکو اور بدنون مین بھیجا پس جو روحین کہ جان پہچان تھین اُن مین بسبب علاقہ
مناسب اور مشارکت کے صفات مین آپس مین الفت رکھتے ہین یعنے بعد تعلق کے بدنون مین اور جو انجان تھین اُن مین سے اختلاف رکھتے ہین نقل کی

یہ بخاری نے روایت کی اور نقل کی یہ مسلم نے ابی ہریرہ سے ف یعنی جن روحون مین روز ازل کے مناسبت تھی صفات مین یہان بھی محبت ہوتی ہی اور جن مین وہان
اختلاف تھا یہان بھی اختلاف رہتا ہی مثلاً نیکون مین آپس مین موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقون سے اور ظہور وہان کے تعارف کا بسبب الہام
خدا کے ہوتا ہی کہ لوگون کے دلون مین بسبب وہان کی محبت کے یہان محبت بھی ڈالدیتا ہی طیبی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَیُحِبُّهٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَاءِ
فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ فَیَقُوْلُ
اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَیُبْغِضُهٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ یُوْضَعُ
لَهُ الْبَغْضَاءُ فِی الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست کھتا ہی کسی بندے کو یعنی
ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنی کا واسطے کسی بندے کی اپنے بندون مین سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون فلانے کو پس دوست
رکھ تو اسکو فرمایا حضرت نے پس دوست رکھتا ہی اسکو جبرئیل پھر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین یعنے بموجب حکم الٰہی کے پس کہتا ہی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی فلانے
کو پس دوست رکھو تم اسکو پس دوست رکھتے ہین اسکو اہل آسمان پھر رکھی جاتی ہی اسکے لیے قبولیت یعنے محبت زمین مین کہ زمین والے یعنے جن وانس
اس سے محبت رکھتے ہین اور جسوقت کہ بغض رکھتا ہی اللہ تعالی کسی بندے سے پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین بغض رکھتا ہون فلانے شخص سے
تو بھی بغض رکھ اس سے فرمایا حضرت نے پس دشمن رکھتے ہین اہل آسمان اس سے پھر رکھا جاتا ہی واسطے اسکے بغض زمین مین یعنے زمین والے بھی اس سے
عداوت رکھتے ہین نقل کی یہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندے کو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطے اسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اوپر
اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہی کرنے کا اور بدبخت کرنیکا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی احتمال رکھتی ہی دو وجہون کو ایک تو یہ کہ استغفار کرتے ہین وہ
اسکی اور ثنا کرتے ہین اسپر اور دعا کرتے ہین اسکے لیے اور دوسرے یہ کہ محبت ظاہر معنے معروف پر ہین کہ وہ مائل کرنا دل کا طرف اسکے اور اشتیاق ملنے اسکے
کا ہی کہتا ہون سلہ مین یہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اسکے معنے حقیقی پر تو کیون معنے مجازی کیطرف پھیرے معہذا معنے اول متفرع ہین
ثانی پر **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ
اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ اللہ تعالی
فرماویگا دن قیامت کے یعنے سب لوگون کے سامنے واسطے بزرگی جتانے بعضون بندون کے کہ کہان ہین آپس مین محبت رکھنے والے بسبب
بزرگی میری کے اور واسطے تعظیم میری کے یا کہان ہین وہ کہ تھے محبت رکھتے آپس مین واسطے رضا جناب میرے کے اور لینے ثواب میرے کو آج کے
دن جگہ دونگا مین ان کو بیچ سایہ اپنے کے ایسا دن کہ نہین سایہ سوائے سایہ میرے کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد سایہ خدائے تعالی کے سے یا سایہ عرش کا ہی جیسے کہ
بعضی حدیثون مین صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطے تشریف وتعظیم کے ہی یا مراد سایہ حق سے حفاظت اور رحمت اسکی ہی جیسے کہ السلطان ظل اللہ
آیا ہی اور یا سایہ عبارت ہی رحمت اور نعمت سے جیسے کہتے ہین مثل ظلیل یعنے زندگانی خوش **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ
قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَیْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسی ابی ہریرہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنے کا اپنے بھائی
مسلمان سے کہ تھا ایک اور بستی مین پس منتظر بٹھلایا اللہ نے واسطے اسکے اسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچھا اس فرشتہ نے اس شخص سے کہ کہان جایا چاہتا ہی

سلہ یعنی ملا علی قاری نے [illegible]

تو کہا اُسنے ارادہ کرتا ہون مین اپنے بھائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہی کہا اُس فرشتے نے کہ آیا ہی تیرے لیے اُسپر حق نعمت کا کہ مالک ہووے تو اور ستیفا کرے تو جسے کوئی نعمت ہی نہین اُسکو کہ واسطے طلب کرنے بدلے اسکے کے جاتا ہی کہا اُس شخص نے کہ نہین سوائے اسکے کہ مین دوست رکھتا ہون اُسکو واسطے طلب رضا اللہ کے کہا فرشتے نے کہ تحقیق مین بھیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیرے تا خبر دون تجھکو کہ تحقیق اللہ تعالی نے دوست رکھا تجھکو جیسے کہ دوست رکھا تو نے اُسکو واسطے خدا کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین فضیلت ہی محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہی ملاقات صالحین کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبھی اللہ تعالی فرشتون کو بھیجتا ہی اولیاء کے پاس اور وہ کلام کرتے ہین اُنسے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اگلی امتون کے خصائص سے ہی کیونکہ اب نبوت ختم ہو چکی نزع **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اُس شخص کے لیے کہ دوست رکھتا ہی ایک قوم کو یعنے علما یا صلحاء سے اور نہین پہونچا اُنکی صحبت مین یا اُنکے علم و عمل کو نہین پہونچا پس فرمایا وہ شخص ساتھ اُسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حشر کیا جاویگا ساتھ محبوب اپنے کے اور ہوگا رفیق اُسکا اگر چہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کے ہی وہی ہی کہ متابعت اور موافقت کیطرف کھینچے لیکن اصل انجذاب اور اعتقاد مورث معیت اور اتحاد کا ہی اور اسمین بشارت ہی دوستدارون صلحا اور علماء اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہی کہ روز قیامت کے اُنکے زمرہ مین اُٹھین گے اور اُنکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطے صالح اور بدبخت کے اور موید ہی اسکی حدیث المرء علی دین خلیلہ جیسے کہ آویگی پس اسمین ترغیب و ترہیب ہی اور وعدہ و وعید **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وائے ہی تجھکو کیا تیار کیا ہی تو نے قیامت کے لیے اعمال صالحہ سے یعنے اُسکو کیا پوچھتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبھی ہووے ظاہر آنحضرت کو یہ سوال اُسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت و استبعاد کے پوچھتا ہی نہ از راہ خوف و اعتقاد کے کہا اُسنے کہ نہین تیار کیا مین نے اسکے لیے کچھ مگر یہ کہ دوست رکھتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھ اُسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی تو کہا انس نے پس نہ دیکھا مین نے مسلمانون کو خوشی ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے پیچھے اسلام کے مانند خوشی ہونے اُنکے کے ساتھ اس کلمہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوست رکھتا ہون مین الخ اُسنے یہی ذکر کیا اور عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیے کہ یہ سب شاخین ہین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلیے کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہی واسطے محبت اللہ کے فرمایا اللہ تعالی نے یحبہم و یحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھ اُسکے ہی کہ دوست رکھتا ہی یعنے ملحق ہی ساتھ اُسکے کہ غالب ہی محبت اُسکی اور محبت غیر اُسکے کے نفس اور اہل و مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اُسکے کے اور علامت محبت صادقہ کی یہ ہی کہ اختیار کرے امر محبوب کا اور نہی سے اُسکے اور بے مراد غیر اُسکے کی جیسے کہ کہا رابعہ نے **نظم** تَعْصِي الْاِلٰهَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ ٭ هٰذَا لَعَمْرِيْ فِي الْقِيَاسِ بَدِيْعٌ ٭ لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ ٭ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيْعٌ اور مسلمان اسلیے خوش ہوئے کہ وہ پہلے یہ گمان کرتے تھے کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنے ہمراہی ساتھ نری محبت اور متابعت کے بلکہ موقوف ہی اوپر کثرت عبادتون کے اور زیادتی ریاضتون کے اور مجاہدون کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور فرزند میرے سے اور مین اپنے گھر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا مین یہان تک کہ آتا ہون آپ کے پاس اور دیکھتا ہون آپکو اور جب یاد کرتا ہون

سوت اپنی دوست آپ کی تو خیال کرتا ہون کہ آپ جب داخل ہون گے جنت مین اعلی درجہ مین ہون گے ساتھ نبیون کے اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو ڈرتا ہون
اس سے کہ نہین دیکھنے کا آپ کو پس نہ جواب دیا اُسکو آنحضرت نے یہان تک کہ اُتری یہ آیت وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ الخ پس ظاہر ہوا ساتھ اسکے یہ کہ مراد ساتھ معیت کے یہان معیت خاص ہی اور معیت خاص یہ ہی کہ حاصل ہو گی اُس سے ملاقات درمیان
محب و محبوب کے نہ یہ کہ وہ دونون ہونگے ایک سی مین اسلیے کہ یہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل مختصر اُسکا یہ ہی کہ
اعلی درجہ والی اوتر طرف اُنکے کہ اسفل ہین اُن سے پس جمع ہونگے بیچ باغون جنت کے اور ذکر کرینگے اُن چیزون کا کہ انعام کی ہینگے اللہ نے اُنپر اور
ثنا کرینگے اُسپر اور اوتر ینگے اُنکے لیے اہل درجات اور و نہ دور کرینگے اُنکو وہ چیز کہ چاہینگے وہ اور مانگین گے پس وہ باغ جنت مین خوش ہوینگے
اور چین کرینگے پس ظاہر ہی کہ یہ معیت اور ورود جو متعلق ہو گا ساتھ اختلاف حسن معاملہ کے واللہ اعلم تیرہ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ
مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل ہمنشین نیک و بد کے مانند اوٹھانے والے مشک کے اور پھونکنے والے دھونکنی کے
ہی پس اوٹھانے والا مشک کا یا دیگا تجھکو مشک مفت اور یا خریدیگا تو اُس سے اور پاویگا تو اُس سے خوشبو یعنے اگر مشک ہاتھ نہین لگتا خوشبو ہی پہونچتی ہی اسیطرح
اگر ہمنشین نیک سے فیض و نعمت مشخص نہین پہونچتی ہی بس ہی کہ ایک ساعت اُسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹھتا ہی اور پھونکنے والا دھونکنی کا یا جلا دیگا
کپڑے تیرے یا پاویگا تو اُس سے ہوا بد یعنے دھوان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہی اور ضایع کرتا ہی وقت کو اور لیجاتا ہی سرمایہ استعداد کا اور اگر یہ
نہین ہوتا تو بدحالی و ناخوشی نقد وقت ہی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف لفظ یعنے اگرچہ مضمون ضمن ترجمہ مین لکھا گیا ہی حضرت شیخ نے لکھا ہی او
ملا علی نے لکھا کہ مراد یہ ہی کہ لازم کر اپنے پر محبت و مصاحبت اول کی اور بیچ تو محبت اور موافقت دوسرے کی سے اس مین رغبت دلائی ہی اوپر
صحبت و ہمنشینی صلحا اور علما کے کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور آخرت مین اور منع کیا ہی صحبت اشرار و فساق کے سے کہ ضرر کرتی ہی دین و دنیا مین

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ يَقُوْلُ
اللّٰهُ تَعَالٰى الْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ اور روایت ہی معاذ بیٹے جبل کے سے کہ کہا سنا مین نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی واجب یعنے ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطے محبت کرنے والون کے آپس مین بسبب میرے اور واسطے
بیٹھنے والون کے بسبب میرے اور ثنا میری کے اور واسطے ملاقات کرنے والون کے میری رضا کے لیے یعنے بعض بعض سے ملتی ہین میری عبادت کے لیے اور
واسطے مال خرچنے والون کے میری رضا مین نقل کی یہ مالک نے اور بیچ روایت ترمذی کے ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ محبت کرنے والے آپس مین
بسبب عظمت و جلال میری کے ہون گے اُنکے لیے منبر نور کے کہ رشک کرینگے اُنپر نبی اور شہید ف یہان ایک اشکال لازم آتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا افضل
سب لوگون سے ہین علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا مین صرف کرتے ہین باوجود اس فضل عظیم کے کہ اُنکو حاصل ہی رشک لیجا دین اس جماعت
پر کہ یہ عمل ساتھ اس آسانی کے کیا اور رشک سو امفضول کے فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علما نے یہ دیا ہی کہ مراد رشک سے یہان اچھا جاننا اور ثنا ہی
نہ حقیقت معنے اُسکے کہ طلب کرنا ہی مثل اُس چیز کو کہ یہ رکھتے ہین یعنے انبیا اور شہدا اُنپر ثنا کرتے ہین اور اُنکے نعام کو اچھا جانتے ہین جواب دوسرا یہ ہی کہ کلام مبنی
ہی اوپر فرض و تقدیر کے یعنے اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو اُن پر ہوتا اور مشہور جواب یہ ہی کہ ہو سکتا ہی کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل نہ

یہ نہو باوجود فضائل و کمالات کے کہ انکے مقابلہ میں صفت مفضول کی محو ہی جیسیکہ ایک کے پاس ہزار غلام خوبصورت ساتھ کتنی ایک صفتوں اور ہنروں کے ہاتھ ایک اور کے پاس ایک غلام بچہ ہو کہ وہ بھی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہیے کہ وہ بھی ہر ہاتھ لگ جاوے واللہ اعلم **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہیں یعنے جماعت عظیم ہی اولیا سے کہ نہیں وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوینگے اُن پر انبیا اور شہداء دن قیامت کے بسبب مرتبہ انکے کے کہ نزدیک خدا کے رکھینگے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہیں وے فرمایا قوم ہیں کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں بسبب روح خدا کے کہ قرآن ہی حال آنکہ محبت انکی وہ ہوگی بغیر ناتے کے درمیان انکے ہوا اور بغیر اموال کے کہ داد و ستد کرتے ہیں انکو آپس میں پس قسم اللہ کی کہ تحقیق منہ انکے البتہ نورانی ہونگے یا وہ نفس نورانی ہونگے یعنے یہ مبالغہ فرمایا مانند زید عدل کے اور تحقیق وہ نور کے منبروں پر ہونگے یا مستولی اور متمکن ہونگے نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ انکے کا ہی نہ ڈرینگے جس وقت کہ ڈرینگے لوگ اور نہ غمگین ہونگے جبکہ غمگین ہونگے لوگ اور پڑھی حضرت نے یعنے استشہاد اور ثابت کرنے ولایت خدائی انکے لیئے اور واسطے نفی خوف و حزن کے اُنسے یہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے نہیں ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں ابی مالک سے ساتھ لفظ کے کہ مصابیح میں مذکور ہی ساتھ اور زیادتیوں کے یعنے جیسیکہ مصابیح میں ہی اور اسیطرح روایت کی ہی بیہقی نے یعنے ساتھ زیادتیوں کے شعب الایمان میں **ف** رشک لیجاوینگے انبیا یعنے وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہوگی اُن سے ملاقات آپس کی واسطے محبت اور ہمنشینی آپس کی اللہ درمیان ہر نبی و امت کے حاصل ہی بلا شبہ اور اسی طرح شہدا سے وہ شہدا مراد ہیں کہ فوت ہوئی ہی اُنسے ہمنشینی اور مانند اُسکے کے اور لفظ روح ساتھ پیش رکے اصل میں معنی اُس چیز کے ہی کہ زندہ ہو ساتھ اُسکے بدن اور مراد اُس سے یہاں قرآن ہی جیسیکہ قرآن مجید میں فرمایا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسیکہ حیات بدنوں کی ساتھ روح کے ہی حیات دلوں کے ساتھ قرآن کے ہی اور دوست رکھنا بسبب قرآن کے یا تو باین اعتبار ہی کہ سبب جامع اور باعث محبت انکی کا قرآن ہی یعنے دین و اسلام نہ اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنے والا ہی ساتھ محبت مومنین کے آپس میں اور بعضے مراد روح اللہ سے محبت رکھتے ہیں اسلیئے کہ محبت بھی سبب حیات اور نشاط اور تازگی دلوں کی ہی جیسیکہ محبوب کو کہتے ہیں جان من اور بعضے نسخوں میں لفظ روح ساتھ زبر رکے ہی معنے رحمت و رزق کے کذا فی الصحاح اور مآل سب معنوں کا ایک ہی ہی یعنے دوست رکھنا واسطے اللہ کے اور لفظ مصابیح کی اسطرح ہیں عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان للہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم فقال ہم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینہم ارحام یتواصلون بہا ولا دنیا یتباذلون بہا یتحابون بروح اللہ یجعل وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور قدام عرش الرحمن **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَيُّ عُرَى الْاِيْمَانِ اَوْثَقُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی ذر کے اے ابی ذر کونسی رسی ایمان کی یعنے شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہی کہا ابوذر نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا دوستی کرنی آپس میں بسبب اللہ کے اور دوست رکھنا کسیکو بسبب خدا کے یعنے اگرچہ ایک طرف سے ہو مانند دوست رکھنے ہمارے کے بعض اُن اولیاء اللہ کو کہ نہیں دیکھا ہی ہمنے انکو اور بغض رکھنا اللہ کی راہ میں نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ اَوْ زَارَهُ قَالَ اللهُ تَعَالٰى طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت عیادت کرتا ہی مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہی اور اسکے دیکھنے کو جاتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یعنے بلا واسطے یا بزبانی ملائکہ کے کہ خوش ہوئی زندگانی تیری یعنے دنیا اور آخرت میں اور خوش ہوا ہی چلنا تیرا کہ یہاں آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تونے اور پکڑی تونے بہشت سے ایک جگہ بڑی اور مرتبہ عالیہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی توضیح ف خوش زندگانی دنیا مین ہی ساتھ قناعت کے اور رضا کے اور برکت رزق کے اور وسعت حال کے اور حسن خلق کے اور توفیق علم وعمل کے اور یہ تینون لفظ یعنے طبت اور طاب اور تبوأت اخبار ہین اور احتمال دعا کا بھی رکھتے ہین یعنے خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور پکڑیے تو بہشت سے منزل وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْكَرِبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْیُخْبِرْهُ اَنَّهُ یُحِبُّهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی مقدام بیٹے معدیکرب کے سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکھے شخص اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ خبر کردے وہ شخص اُس مسلمان کو کہ وہ دوست رکھتا ہی اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ جب وہ سنیگا تو وہ بھی اسکو دوست رکھیگا اور حقوق محبت کے ادا کریگا اور دعا گو اور خیر خواہ اُسکا رہیگا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ اِنِّیْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ اِلَیْهِ فَاَعْلِمْهُ فَقَامَ اِلَیْهِ فَاَعْلَمَهُ فَقَالَ اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَاَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال مین کہ نزدیک حضرت کے تھے کتنے ایک شخص پس کہا ایک شخص نے ان لوگون مین سے کہ حضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تحقیق مین البتہ دوست رکھتا ہون اُس شخص کو کہ گذرا واسطے خدا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خبردار کیا تونے اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہی تو اسکو کہا اُسنے کہ نہین فرمایا کہ اوٹھ اور جا طرف اُسکے اور خبردار کر تو اسکو پس اُٹھا وہ اور گیا طرف اُسکے اور خبردار کیا اُسکو کہ مین دوست رکھتا ہون تجکو پس کہا اُس شخص نے یعنے دعا دی کہ دوست رکھے تجکو وہ کہ دوست رکھا تونے مجکو واسطے اُسکے یعنے اللہ تعالی کہا انس نے پھر پھر کر آیا وہ شخص پس پوچھا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا اُس شخص نے تیرے جواب مین پس خبر دی اُسنے حضرت کو ساتھ اُس چیز کے کہ کہی تھی اُسنے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو ساتھ اُس شخص کے ہوگا کہ دوست رکھتا ہی تو اُسکو اور تیرے لیے ہی جزا اور اجر اُس چیز کا کہ نیت کی تونے واسطے خدا کے یعنے بیچ محبت رکھنے اُسکے کے بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیچ روایت ترمذی کے یہ لفظ ہی کہ مرد ساتھ اُس شخص کے ہوگا کہ دوست رکھتا ہی اُسکو اور اسکے لیے ہی اجر اُس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کے ف معنے احتساب کے ہین امید ثواب کے رکھنے خدا تعالی سے اور حسبہ ساتھ زیر ح اور جزم سین کے اسم ہی اُس سے اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہی معنے گننی کے گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت کے حساب مین لاتا ہی توضیح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سے اُسنے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یاری مت کر اور صحبت نرکھ مگر مسلمان سے یعنے نہ کافر سے یا یہ مراد ہی کہ یاری نکر مگر مسلمان صالح سے نہ فاسق سے اور مؤید اس معنے کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہ ترمذی نے اور ابیداؤد نے اور دارمی نے ف یعنے چاہیے کہ طعام تیرا وجہ حلال سے ہو تا قابل کھانے متقیون کے ہو اور چاہیے کہ متقیون کو کھلاوے تا کہ انکو اُس سے قوت عبادت کی ہو نہ غیر اُنکے کے تا کہ اُنکو قوت گناہ کی نہو اس سے منع فرمایا حضرت نے مصاحبت اور مواکلت یعنے ہم نوالہ ہونے کفار فجار

سکے سے تا سبب الفت و محبت ہو نہ اور انکی مصاحبت سے بری صفتین سرایت نہ کرین اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ شرط طعام دعوت مین ہی نہ طعام حاجت
مین اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا اور اسیر ملنے کا فر تھے پس واسطے دفع حاجت کے یعنے بھوک کے کافر کو دینا جائز ہی نہ ع وَعَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ النَّوَوِیُّ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی جو ہوتا ہی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہی یعنے جو کوئی دوست رکھتا ہی کسیکو البتہ اسکے مذہب و سیرت پہ ہوتا ہی غالبا پس چاہیے کہ
دیکھے ایک تمھارا کہ کس سے دوستی کرتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی اور کہا نووی
نے کہ اسناد اسکے صحیح ہی ف چاہیے کہ دیکھے الخ فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نے کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کی
باعث ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت زاہد کی بے رغبت کرتی ہی دنیا مین اسلیے کہ طبیعتین مجبول ہین اوپر تشبہ و اقتدا کے اور بعد حدیث کے جو مولف عبارت راز
لایا مقصود اس سے مبالغہ ہی رد کے اسپر کہ توہم کیا ہی اسنے کہ یہ حدیث موضوع ہی ع وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ نُعَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْئَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی یزید بن نعامہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بھائی چارہ کرے کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچھے اس سے نام اسکا اور نام باپ اسکے کا اور پوچھے کہ
کس قبیلہ مین سے ہی اسلیے کہ یہ پوچھنا بہت پیوند دینے والا ہی واسطے دوستی کے نقل کی یہ ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّکٰوةُ
وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِهَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰی
اَبُوْ دَاوٗدَ اَلْفَصْلَ الْاَخِیْرَ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا ابی ذر نے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کونسا عمل بہت
پیارا ہی طرف اللہ کے کہا ایک کہنے والے نے نماز یا زکوۃ اور کہا ایک کہنے والے نے جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالی کے دوستی
ہی بیچ راہ خدا کے اور بغض ہمراہ خدا کے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کیا ابو داؤد نے فصل اخیر یعنے جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال و جواب کہ اول مذکور ہوا
روایت نہین کیا ف لفظ والزکوۃ مین ظاہر یہ ہی کہ واو بمعنے او کے ہی یا تقدیر یہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر ہوا ہو کہ
حب فی اللہ اور بغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سے ہوں حالانکہ یہ افضل اعمال ہین علی الاطلاق جواب اسکا یہ ہی کہ جو کوئی محبت اللہ رکھتا ہوگا
محبت رکھیگا انبیا اور اولیا اور صلحا سے اور بالضرور اطاعت و اتباع کریگا انکی اور جو کوئی دشمنی رکھیگا واسطے خدا کے دشمنی رکھیگا دشمنان دین کی اور اسی
کریگا جہاد و قتال انکے بیچ پس یہان سب طاعتین نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیر ذلک داخل ہین انمین کوئی چیز باہر نہی انسے گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار
اعمال و طاعات حب للہ اور بغض للہ ہین الخ یا مراد یہ ہی کہ اعمال قلبی مین حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہین اور اعمال بدنی مین نماز اور زکوۃ اور روزہ
اور جہاد اس صورت مین کچھ تعارض نرہا اور یہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب امورات شرعیہ کے اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کے حب للہ اور بغض فی اللہ افضل عبادات
اور اکمل طاعات ہین پس لازم پکڑو تم ان دونوں کو اور یہ مراد نہین ہی کہ یہ دونوں افضل ہین نماز اور روزہ اور زکوۃ سے ثواب میں اور موید ہی اسکی وہ روایت
کہ طبرانی نے نقل کی ہی ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور قلب المومن نہ ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَکْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دوست رکھا کسی بندہ نے کسی بندہ کو للہ مگر کہ تعظیم کی اسنے اپنے پروردگار عزوجل کی نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّهَا

سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے اسماء بنتی یزید کی سے کہ تحقیق اُسنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے کیا نہ خبر دون مین تمکو بہتر ین تمھارے کون ہین فرمایا بہترین تمھارے وہ لوگ ہین کہ جب دیکھے جاوین یاد کیا جاوے اللہ نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف باب حفظ اللسان کی تیسری فصل مین یہ حدیث مع ترجمہ اور شرح کے گذر چکی ہے **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق دو بندے محبت رکھین آپس مین واسطے خدا کے ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین یعنے مثلاً البتہ جمع کریگا اللہ تعالیٰ بیچ ان دونون کے دن قیامت کے یعنے واسطے شفاعت آپس کے یا جنت مین بطریق مصاحبت کے فرماویگا یعنے زبانی فرشتے کے یا بلا واسطہ ہر ایک کو ان دونون مین سے یہ بندہ وہ ہے کہ تھا تو محبت رکھتا اس سے بسبب میرے **وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مِلَاکِ ھٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِہٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ اَھْلِ الذِّکْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّکْ لِسَانَکَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰہِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰہِ یَا اَبَا رَزِیْنٍ ھَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ زَائِرًا اَخَاہُ شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ کُلُّھُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّہٗ وَصَلَ فِیْکَ فَصِلْہُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَکَ فِیْ ذٰلِکَ فَافْعَلْ** اور روایت ہے ابی رزین سے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رزین کو کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر جڑ اس امر کے یعنے دین کے کہ پہنچے تو بسبب اُسکے بھلائی دنیا اور آخرت کے گو کہ وہ یہ چیزین ہین لازم کر اپنے بیٹھنا اہل ذکر کی مجلسون مین یعنے ذکر کے لیئے اور جب تنہا بیٹھے تو پس ہلا زبان اپنی جبتک کہ ہوسکے ساتھ ذکر اللہ کے یعنے لوگون میں ملو یا تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکھ واسطے اللہ کے یعنے جسکو دوست رکھے تو اور دشمن رکھ واسطے اللہ کے یعنے جسکو دشمن رکھے تو اے ابو رزین آیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جسوقت نکلتا ہے اپنے گھر سے بقصد ملاقات اپنے بھائی مسلمان کے پیچھے پیچھے اُسکے ہوتے ہین ستر ہزار فرشتے سب دعا و استغفار کرتے ہین اُسکے لیئے اور کہتے ہین اے پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نے ملاقات کیا واسطے تیرے پس ملا اُسکو ساتھ رحمت اور مغفرت اپنی کے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ کام مین لاوے تو اپنے بدن کو اسمین یعنے جو کہ ذکر کیا گیا پس کر **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَعُمُدًا مِنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْھَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَھَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَۃٌ تُضِیْءُ کَمَا یُضِیْءُ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ یَسْکُنُھَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کے اُنپر بالاخانے ہین زمرد کے اُنکے دروازے ہین کھلے ہوئے روشن اور چمکتے ہین وہ بالاخانے اور دروازے اُنکے جیسے کہ روشن اور چمکتے ہین ستارے روشن پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کون رہینگے اُنمین فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکھتے ہین آپس مین واسطے اللہ کے اور ہمنشینی کرتے ہین واسطے اللہ کے اور ملاقات کرتے ہین آپس مین واسطے اللہ کے نقل کین بیہقی نے شعب الایمان مین یہ تینون حدیثین

بَابُ مَا یُنْھٰی عَنْہُ مِنَ التَّھَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

باب ہے اُس چیز کا کہ منع کیا گیا ہے اُس سے چھوڑنے ملاقات کی سے اور کاٹنے دوستی کی سے اور ڈھونڈھنے عیبون کے سے ف تہاجر کے معنے ہین کاٹنا اور یہی معنے ہین تقاطع کے پس تقاطع بیان و تفسیر ہے تہاجر کی اور مراد اُنسے ترک ملاقات و سلام بھائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند صحبت کا اور اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سے اور یہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا تھا اسلیے کہا ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور

عورات جمع عورت کی ہی اور عورت وہ ہی کہ شرم رکھے اور مکروہ جانتا آدمی اُسکے ظاہر ہونے کو اور دوست رکھے کہ پوشیدہ رہے یعنے عیب و نقصان کو آدمی میں ہیں اور اتباع عورت عیب جینی کرنی ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِی اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّہْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ایوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حلال واسطے کسی شخص کے یہ کہ ترک ملاقات کرے اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے کہ ملیں دونوں پس منہ پھیر لیوے یہ ایک طرف اور منہ پھیر لیوے وہ دوسری طرف یعنے ایک دوسرے کو نہ دیکھے اور بہتر ان دونوں کا وہ ہی کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** زیادہ تین دن سے اس قید سے سمجھا جاتا ہی کہ تین روز تک ترک ملاقات حرام نہیں اسلیے کہ آدمی کی طبیعت میں غضب اور بدخلقی اور رحمت اور مانند انکے کے بیٹھ رہے ہیں پس اسقدر معاف کی گئی اور غالب یہ ہی کہ تین روز کے عرصہ میں خفگی جاتی رہے یا کمتر ہو جاوے اور بعد اسکے کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتھ قول یلتقیان الخ کے اور مراد یہ ہی کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر اسکے حقوق کے ہو تو منع ہی مثلا اُسنے اسکی غیبت کی اور اُسکی خیر خواہی نکی اُس سے اسکو رنج ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہ نچاہیئے اور اگر تقصیر امور دین میں کرتا ہی جیسے اہل ہوا و بدعت تو اس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہی جبتک کہ نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اُسکی طرف حق کے اور سیوطی نے موطا کے حاشیہ میں ابن عبدالبر سے نقل کیا ہی کہ کہا اجماع کیا ہی علماء نے اسپر کہ جو کوئی ڈر رکھتا ہو کسی کے کلام کرنے سے اور ملنے سے اپنے دین کے فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح وقت پر تو جائز ہی اُسکو کنارہ کشی اور دوری ڈھونڈھنے اس سے یا حسن وجود یعنے بغیر واقع ہونے کسی ہیچ غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کے انتہے اور احیاء العلوم میں ایک جماعت صحابہ وغیرہم سے نقل کیا ہی کہ بعضوں نے آپس میں ترک ملاقات کی تھی مرتے دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن تین صحابیوں پر کہ غزوہ تبوک میں نہ گئے تھے پچاس روز تک صحابہ کو اور اُن کی بیبیوں اور قرابتیوں کو حکم کر دیا تھا کہ اُنسے ملاقات و کلام نکریں بسبب خوف راہ پانے نفاق کے اُن میں اور آنحضرت ایک مہینے تک اپنی بیٹیوں سے خفا رہے تھی اور حضرت عائشہ نے ابن زبیر سے ایک مدت تک ترک ملاقات کی تھی غرض کہ امور دین میں ثابت ہوئی ہی خفگی لیکن چاہیے کہ نیت صادق رکھے اسمیں غرض نفسانی نہو اور ابتدا کرے یعنے پہلے کرے سلام علیک اور رفع کدورت کرے اسمیں اشارہ اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہی سلام سے اور اس مقدار کفایت کرتا ہی اس سے کم نچاہیے تا حق مسلمانی ہاتھ سے نجاوے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا تَنَافَسُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان بد سے اسلیے کہ گمان بد دروغ ترین باتوں کا ہی اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودے کے خریدنے کا اور منظور نہو لینا اور حسد نکرو آپس میں اور نہ بغض رکھو آپسمیں اور نہ غیبت کرو آپسمیں اور ہو و بندے اللہ کے بھائی اور ایک روایت میں ہی اور نہ حرص کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دروغ ترین باتوں کا ہی کہ جب کسی پر کچھ گمان لیجاتا ہی حکم کرتا ہی اسپر کہ ایسا ایسا ہی اور چونکہ وہ واقع میں ویسا ہوتا نہیں تو حکم اسکا جھوٹ ہوگا اور مراد ساتھ بات کے بات نفس کی ہی اور وہ بالقاے شیطانی ہی اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اُسکو اس سبب سے ہی یا مبالغہ ہی اسمیں اور قرآن میں آیا ہی ان بعض الظن اثم اور مراد اُس سے گمان بد ہی اور لکھا ہی علماء نے کہ گمان بد کہ نہیں آتی ہی اُس سے وہ ہی کہ استقرار کرے اور جزم کرے ساتھ اُسکے نہ وہ کہ بطور خطرہ کے گذرے دل میں اور بعضوں نے کہا ہی کہ موجب گناہ کا جب ہی کہ کلام کرے ساتھ اُسکے اور زبان پر لاوے اور بہر تقدیر دلیل رکھتا ہو اسپر یا دونوں دلیلیں متعارض ہوں و بحکم دلیل و قرینہ واضحہ کے جو گمان لیجاوے اُس سے ماخوذ نہیں ہوتا اور لا تحسسوا پہلا ساتھ حے مہملہ کے ہی اور دوسرا

ساتھ جیم کے اور بالعکس اور فرق درمیان تجسس اور تحسس کے علماء نے کئی وجہ کہا ہے قاموس میں بیچ فصل جیم کے کہا ہے کہ تجسس دریافت کرنا خبروں کا مثل تحسس کے
اور جاسوس اور جسس مشتق اس سے ہے یعنے صاحب سر شر کے اور فصل ح میں کہا ہے کہ حاسوس بمعنے جاسوس کے یا وہ مخصوص ہے ساتھ خبر خیر کے اور جیم سے
مخصوص ساتھ خبر شر کے انتہی اور بعضوں نے کہا کہ جیم سے دریافت کرنا خبر کا ساتھ نرمی کے اور ح سے دریافت کرنا اسکا حاسہ سے جیسے کہ چوری سے
سننا اور دیکھنا اور بعضوں نے کہا کہ جیم سے تفتیش کرنا آدمی کے عیبوں سے اور ح سے سننا انکا اور بعضوں نے کہا کہ جیم سے طلب کرنا خبر کا غیر کے لیے اور ح سے
اپنے لیئے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگوں کے عیبوں کا اور امور پوشیدہ انکے کا بذات خود یا بمدد غیر کے اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی برتقدیر طلب کرنے
خبر خیر کے یہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانے کے خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لا تناجشوا النجش سے ہے بخش ساتھ جزم جیم کے کہا بعضوں نے کہ مراد اس سے
ہے طلب نعمت اور بلندی لوگوں پر اور بعضوں نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنے کے تا دوسرا اسکی دیکھا دیکھی اُتنے سے لے کو اور اصل میں
نجش کہتے ہیں شکار کے برانگیختہ کرنے کو اور بعضوں نے کہا کہ نجش حدیث میں بمعنے ورغلانے کے کسی کو کسی سے شر و خصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت
غیر ظالم کی یا آرزو کرنے اسکی کہ نعمت اسکی ہمکو پہونچ جاوے کذا فی القاموس اور نہ بغض کہو آپسمیں یعنے احتراز کرو اسباب حادث ہونے بغض کے سے الا حب
بغض خلقی لیکن بندہ کو اسمیں اختیار نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا و مذاہب میں اسلیئے کہ بدعت دین میں اور گمراہی راہ مستقیم سے باعث ہیں بغض
کی لور ظاہر تر یہ ہے کہ نہی آپس کے بغض سے کیا ہے اسواسطے امر محبت رکھنے کے آپس میں طلقا اگر چہ ان کو خلل پڑے دین میں تو اس صورت میں بغض میں جائز ہے محبت
آپس کی بلکہ واجب ہے بغض اسلیئے کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہے بموجب قول اللہ تعالی کے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور اسمیں شک نہیں
ہے کہ بغض آپس کی سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا پس معنے یہ ہیں کہ نہ بغض رکھے بعضا تمہارا بعضے سے اور بعضوں نے کہا کہ معنے یہ ہیں کہ
نہ ڈالو تم عداوت مسلمانوں میں سبب ہونے کی نہیں ہے یعنی بغض رکھو سے اسلیئے کہ اسمیں زیادہ دیکھتے فساد کی ہوتی ہے اور لا تدابروا یعنے غیبت نہ کرو آپس میں
پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سے تقاطع ہے یعنی ترک ملاقات اسلیئے کہ ہر ایک متقاطعین سے پیٹھ دیتا ہے دوسری کو یعنے اعراض کرتا ہے بیچ ادا
حقوق اسلام کے اور ہو بندے اللہ کے لیئے یعنے سب تم بندے ایک مولا کے ہو تو سب عبودیت میں برابر رہو اور آپس میں بھائی بنو اور حسد اور بغض اور غیبت
کو چھوڑ دو اور لفظ ولا تنافسوا ایک روایت میں ہے ظاہر یہ ہے کہ بعد سب لفظوں کے ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ بعد لا تحاسدوا کے اور معنے تنافس کے تحاسد میں
یا قریب اسکے اور احتمال ہے کہ معنے تنافس کے ہوں میل و رغبت کرنے دنیا میں جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ڈرتا ہوں میں تم پر کہ فراخ ہو تم پر دنیا پس تنافس
یعنے رغبت کرو اسمیں الخ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین ویوم الخمیس
فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا رجل کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ھذین حتی یصطلحا رواہ مسلم
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے دن پیر کے اور جمعرات کے پس بخشش کیا جاتا
ہے واسطے ہر بندے کے نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسیکو یعنے نہیں رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہے درمیان اسکے اور درمیان کسی مسلمان کے دشمنی
و کینہ پس کہا جاتا ہے ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونوں کو کہ آپسمیں دشمنی رکھتے ہیں یہاں تک کہ صلح کریں آپس میں نقل کی یہ مسلم نے ف کھولے جاتے
ہیں دروازے بہشت کے یعنے طبقات اسکے یا بالاخانہ اور درجات اسکے کہ ان دونوں میں واسطے کثرت رحمت کے کہ اترتی ہے ان دونوں
میں اور باعث ہے مغفرت کے کذا قال علی القاری اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ کھلنا دروازوں کا کنایہ ہے کثرت مغفرت سے اور درگذر کرنے سے جرائم خلق سے اور دینے ثواب اور
رفعت درجات سے اور صواب یہ ہے کہ محمول ہے یہ ظاہر پر اسلیئے کہ عمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہے جبتک کہ کوئی دلیل پھیرنے والی ظاہر سے نہو اور کھلنا دروازوں کا
علامت عفو کی ہو اور یہاں تک کہ صلح کریں ظاہر یہ ہے کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہے آپسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہے کہ دوسرا اصاف ہو یا نہو

واللہ اعلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض اعمال الناس فی کل جمعۃ مرتین یوم الاثنین و یوم الخمیس
فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینہ و بین اخیہ شحناء فیقال اترکوا ھذین حتی یفیئا رواہ مسلم اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہیں عمل لوگوں کے آگے پروردگار تعالیٰ کے ہر ہفتہ میں دو بار دن پیر کے اور دن جمعرات کے پس بخشش کی جاتی
ہے واسطے ہر بندہ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اسکے اور درمیان مسلمان بھائی اسکے کے دشمنی پس کہا جاتا ہے کہ چھوڑ دو ان دونوں کو یہاں تک کہ رجوع
کریں اور باز آویں دشمنی سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ام کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا و ینمی خیرا متفق علیہ وزاد مسلم قالت ولم اسمعہ
تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شیء مما یقول الناس کذب الا فی ثلث الحرب والاصلاح بین الناس وحدیث الرجل
امرأتہ وحدیث المرأۃ زوجھا اور روایت ہے ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی سے کہ سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں جھوٹا
وہ شخص کہ اصلاح کرے درمیان لوگوں کے یعنی ساتھ جھوٹ اپنے کے اور کہے نیک بات یعنی ہر ایک کو دونوں دشمنوں میں سے ایسی بات کہے کہ باعث صلح ہو اور
پہونچاوے نیک بات نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ کہا ام کلثوم نے اور نہیں سنا میں نے انکو مراد رکھتی تھیں ام کلثوم ضمیر اسمعہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ رخصت دی ہو بیچ کسی چیز کے ان چیزوں میں سے کہ کہتے ہیں لوگ اسکے حق میں کہ وہ جھوٹ ہیں مگر بیچ تین چیزوں کے ایک تو لڑائی میں اور دوسرے صلح کروانے
میں درمیان لوگوں کے اور تیسرے بات کرنے مرد کے میں اپنی بیوی سے اور بات کرنے بیوی کے میں اپنے خاوند سے **ف** پہونچاوے نیک بات دونوں کو یعنی
نہ واسطے مثلا کہے کہ فلانا سلام کہتا تھا تمکو اور دوست رکھتا ہے اور نہیں کہتا ہے تیرے حق میں مگر اچھی بات اور مانند اسکے کے اور جھوٹ لڑائی میں یہ ہے
کہ ایسی باتیں کہے کہ اس سے قوت مسلمانوں کی ظاہر ہو اور دل اپنے لشکر کے لوگوں کے قوی ہوں اور دشمن فریب کھا جاوے اگرچہ خلاف واقع کے ہو
مثلا کہے کہ لشکر ہمارا بہت ہے اور مدد انکی بہت سی آتی ہے یا کہے کسی کافر کو کہ دیکھ اپنے پیچھے کہ فلانا آپہونچا ہے تیرے پیچھے مارنے کو تیرے اور میاں بیوی کا
جھوٹ بولنا یہ کہ ہر ایک دوسرے سے اظہار محبت و خوشنودی کا کریں زیادہ اس سے کہ واقع میں ہوتا باعث محبت و الفت کا ہو ۱۲ ح
وذکر حدیث جابر ان الشیطان قد ایس فی باب الوسوسۃ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اسکا یہ ہے ان الشیطان الخ بیچ
باب الوسوسہ کے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل
الکذب الا فی ثلث کذب الرجل امرأتہ لیرضیھا والکذب فی الحرب والکذب لیصلح بین الناس رواہ احمد والترمذی
اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے جھوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہ کے جھوٹ بولنا مرد کا ہے اپنی
عورت سے تاکہ راضی کرے اسکو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کافروں کے اور جھوٹ بولنا اس لیے کہ صلح کرے درمیان لوگوں کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی
نے **ف** اس حدیث میں فقط مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب کے کیونکہ عورتیں جاہل و نادان ہیں
انکی تسلی و راضی کرنے کی اکثر حاجت پڑتی ہے اور اوپر کی حدیث میں دونوں کا ذکر کیا یا یہ کہ راوی نے از راہ اختصار کے ایک ہی کا ذکر کیا ۱۲ ع ح
وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون لمسلم ان یھجر مسلما فوق ثلثۃ فاذا لقیہ سلم علیہ
ثلث مرار کل ذلک لا یرد علیہ فقد باء باثمہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ نہیں لائق واسطے مسلمان کے یہ کہ ترک ملاقات کرے دوسرے مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جس وقت کہ ملاقات کرے اس سے تو چاہیے
یہ کہ سلام علیک کہے اس سے تین بار کہ ہر بار نہ جواب دے اسکو دوسرا شخص پس تحقیق پھرا وہ ساتھ گناہ اسکے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی

کہ جواب نہ دیا غیر وہ ساتھ گناہ ترک ملاقات کے یا ساتھ گناہ اپنے کے یا ساتھ گناہ سلام علیک کرنے والے کے یعنے سلام کرنے والا گناہ ترک ملاقات کے سے باہر آیا اور گناہ نہ جواب دینے والے کی گردن پر رہا ملکہ گناہ سلام کرنے والے کا بھی اسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا بلح **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہے واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جو شخص کہ چھوڑے ملاقات زیادہ تین دن سے یعنے اگرچہ ایک ساعت ہو پھر مرجاوے یعنے اسی حالت میں بغیر توبہ کے داخل ہوگا آگ میں نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **وَعَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ السُّلَمِیِّ** سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ کَسَفْكِ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی خراش سلمی سے کہ سنا اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے برس روز پس وہ مانند خون کرنے اسکے کے ہے یعنے گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنے کا قریب قریب ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْیَلْقَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے واسطے مومن کے کہ ترک کرے ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن سے پس اگر گذریں تین دن تو چاہیے کہ ملے اُس سے یعنے جس سے کہ ملاقات ترک کی ہے اور سلام علیک کرے اُس سے پس اگر جواب دیا اُسنے اسکے سلام کا پس تحقیق شریک ہوئے دونوں ثواب میں یعنے ثواب ملجانے میں پہلا بسبب ابتدائے سلام اور ترک خفگی کے اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنے اسکے کے اور اگر جواب نہ دیا اُسنے سلام کا پس تحقیق پھرا وہ نہ جواب دینے والا ساتھ گناہ کے یعنے گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کے اور نکلا گناہ ترک ملاقات سے سلام کرنے والا نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اس عمل کے کہ افضل ہے درجہ اسکا اور بہت ہے ثواب اسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کے سے کہا ابوداؤد نے کہا ہمنے ہاں یعنے فرمائیے فرمایا صلح کروانی درمیان شخصوں کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصوں کے وہ ہے مونڈنے والا یعنے دین میں خلل ڈالنے والا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے ف ظاہر یہ ہے کہ واو والصدقہ وغیرہ میں جمع کے لیے ہے پس معنے یہ ہونگے کہ صلح کروانی افضل ہے ان سب چیزوں مذکورہ سے اور احتمال یہ بھی ہے کہ واو معنے او کے ہو پس معنے یہ ہونگے کہ یہ افضل ہے ان ہر ایک سے اور اول خوب ہے مقام ترغیب میں اور کہا اشرف نے کہ مراد ان چیزوں مذکورہ سے یعنے روزی وغیرہ سے نوافل ہیں نہ فرائض کہتا ہوں میں کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ مراد کیا ہے اسواسطے کہ کبھی متصور ہے یہ کہ ہو صلح کروانی فساد میں کہ متفرع ہو اُس پر خونریزی اور لٹنا اموال کا اور ہتک حرمت فضل ان عبادات فرض سے کہ ممکن ہے قضا انکی اور یہ عبادتیں اللہ تعالی کے حقوق میں سے ہیں کہ سہل ہیں حق سبحانہ کے نزدیک بندوں کے حقوق سے پس جبکہ ہوا یہ اسطرح تو صحیح ہوا یہ کہ کہا جاوے کہ یہ جنس عمل سے افضل ہے اُس جنس سے بسبب ہونے بعض افراد اسکے کے افضل کا لبشر خیر من الملک والرجل خیر من المراۃ اور اصلاح ذات البین یعنے نیک کرنا احوال کا کہ درمیان ملکدگیر کے ہے جیسے کہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلا ایک جماعت میں واقع ہے اور فساد ڈیر رہا ہے انکو مبدل ساتھ الفت اور محبت اور صلح کے کرنا اور فساد سے طرف صلاح کے لانا اصلاح ذات البین کے یہ معنے ہیں اور ذات البین نام ان احوال کا ہے کہ درمیان لوگوں کے ہیں اور اصلاح انکا نیک کرنا ہے اور مبدل کرنا انکا فساد سے ساتھ صلاح کے اور فساد

احوال کہ ذات البین ہی حالقہ ہی حلق کہتے ہیں بال مونڈنے کو اور حالقہ بال مونڈنے والے اور مراد یہاں ہلاک کرنا اور جڑ سے اوکھیڑنا ہی یعنی فساد ذات بین ایک خصلت ہی ہلاک کرنے والی دین کی اور جڑ سے اوکھیڑنے والی تو ایک جیسیکہ استرہ بالون کو جڑ سے مونڈتا ہی اور اسمین ترغیب دلانی ہی صلح کروانے پر اور دفع فساد پر اور نفرت دلانی ہی فساد ڈالنے سے آپس مین ﴿ع﴾ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہی طرف تمہارے اور سرایت کی ہی تم مین بیماری امتون کی کہ پہلے تم سے تھین وہ بیماری حسد بغض ہی وہ بغض یا ہر ایک ان دونون مین سے مونڈنے والا ہی نہین کہتا مین کہ مونڈتا ہی بالون کو ولیکن مونڈتا ہی یعنی جڑ سے اوکھیڑتا ہی دین کو یعنی ضرر اسکا بڑا ہی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ﴿ع﴾ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے بچو تم حسد سے اسلیے کہ حسد کھاتا ہی یعنی فنا کر دیتا ہی اور لیجاتا ہی حسد کرنے والے کی نیکیون کو جیسے کہ کھاتی اور جلاتی ہی آگ لکڑیون کو نقل کی یہ ابو داود نے

ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی معتزلہ نے اپنے مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیون کو اور اہل سنت وجماعت کے نزدیک یہ نہین ہی بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسیکہ فرمایا إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ اور جواب انکی دلیل پکڑنے کا اس حدیث سے یہ ہی کہ معنے اسکے یہ ہین کہ جاتا رہتا ہی اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیون کا جیسیکہ ایک حدیث میں آیا ہی الحسد يفسد الإيمان كما يفسد الصبر العسل اور بعضون نے یہ جواب دیا ہی کہ مراد کھانے اور لیجانے حسد کے سے حسنات کو یہ ہی کہ حسد باعث ہوتا ہی حاسد کو اوپر تلف کرنے مال کے اور ہلاک کرنے نفس کے اور ہتک حرمت محسود کی اور اگر یہ چیزین کرتا نہین تو ارادہ رکھتا ہی اور کچھ نہین تو ہتک حرمت بسبب غیبت کے تو ضرور کرتا ہی پس روز قیامت کے نیکیان اُسکی محسود کو دینگے عوض مین اُسکے حقوق کے کہ حاسد کی گردن پر ہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ مفلس میری امت مین سے وہ شخص ہی کہ روز قیامت کے ساتھ نماز اور زکوۃ اور روزے اور شب بیداری کے آویگا اور حال اُسکا یہ ہوئیگا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو بہتان لگایا ہوگا اور کسی کا مال کھا گیا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اُسکی اُنکو دیگا کہ جن پر ظلم کیا تھا معنے حبط اعمال کے یہ ہین نہ مٹانا اور فنا کرنا اُن کا دیوان اعمال سے اور اگر آج انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھ کس اعمال کے اویگا حال آنکہ حدیث ناطق ہی ساتھ آنے کے مع اعمال کے روز قیامت کے اور جواب یہ ہی کہ حسنات مضاعف ہوتے ہین ساتھ استعداد و صلاح بندے کے پس جب مرتکب خطاؤن کا ہوتا ہی تو مضاعفیت سے محروم رہتا ہی ﴿ع﴾ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بچو تم برائی ڈلوانے سے درمیان دو شخصون کے پس تحقیق وہ مونڈنے والی ہی یعنی تباہ کرنے والی ہی دین کی نقل کی یہ ترمذی نے ﴿ع﴾ وَعَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی صرمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچاوے یعنے کسی مسلمان کو بیوجہ شرعی پہنچاویگا اللہ ضرر اُسکو یعنے سزا دیگا اُسکے عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالے کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اُسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف اور لفظ شاق اللہ کے یہ معنے بھی لکھے ہین کہ جسنے عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سے اُس سے عداوت کریگا اللہ یعنے عذاب کریگا اُسکو ﴿ع﴾ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے یعنے دور ڈالا گیا ہے درگاہ قرب و رحمت الٰہی سے وہ شخص کہ ضرر پہنچاوے
کسی مسلمان کو یعنے ظاہر مین یا مکر کرے یعنے ضرر پہنچاوے خفیہ اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ
اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَّتَّبِعِ
اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگون کو
ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا کہ اے گروہ اُن شخصون کے کہ اسلام لائے ہین ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پہنچا ہے ایمان طرف دل اُنکے کے نہ ایذا دو تم مسلمانون کو
یعنے کامل مسلمانون کو کہ جو اسلام لائے ہین زبان سے اور ایمان لائے ہین دل سے اور نہ عار دلاؤ اُنکو اور نہ تلاش کرو عیب اُنکے پس تحقیق جو شخص کہ ڈھونڈھے عیب اپنے
بھائی مسلمان کا ڈھونڈھیگا اللہ عیب اُسکا اور جسکا ڈھونڈھے اللہ تعالیٰ نے عیب رسوا کریگا اُسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنے لوگون سے بیچ گھر اپنے کے نقل کی یہ ترمذی
نے ف اسلام لائے ہین الخ شریک ہین اس مین مومن و منافق اور نہین پہونچا ہے ایمان یعنے اصل ایمان یا کمال اُسکا طرف دل اُنکے کے پس شامل ہے یہ فاسق
کو بھی اور یہی ظاہر تر ہے اسلیے کہ آگے آتا ہے من تتبع عورة اخیه المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوت یعنے بھائی چارا ہے نہین پس طیبی نے جو اختیار کیا ہے
کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہے منافق مین یہ خلاف ظاہر کے ہے اور حکم اعم بہت مناسب اور کامل ہے واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنے تنبیہ اور طعن نکرو
اُس گناہ پر کہ پہلے ہو چکا ہے اگلے زمانہ مین برابر ہے کہ جانو توبہ کرنے اُنکے اس سے یا نہ جانو اور عار دلانے حالت مباشرت مین یعنے جبکہ کر رہا ہے
یا بعد اُسکے پہلے ظاہر ہونے توبہ کے واجب ہے اُسکے لیے کہ قادر ہو اُسپر اور کبھی واجب ہوتی ہے حد و تعزیر پس یہ قبیلہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سے ہے
اور نہ تلاش کرو یعنے تجسس نکرو اُنکے اُن عیبون مین کہ نہین جانتے تم اُنکو اور نہ اظہار کرو اُن عیبون کو کہ جانتے ہو تم پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو کوئی ڈھونڈھے
یعنے طلب کرے عیب یعنے ظاہر کرنا عیب بھائی مسلمان کا یعنے کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کے کہ واجب ہے عذر کرنا آپ اور عذر کروانا اور روکو اُس سے
اور ڈھونڈھیگا اللہ یعنے ظاہر کریگا عیوب اُسکے یعنے یہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بھائی مسلمان کا ہے اور رسوا کریگا یعنے ظاہر
کریگا برائیان اُسکی کہا امام غزالی نے کہ تجسس ثمرہ ہے بدگمانی کا ساتھ مسلمان کے پس دل نہین ٹھہر سکتا اور چاہتا ہے تحقیق کرنے کو پس باعث ہوتا ہے پردہ
پھاڑنے کا اور حد پردہ کی یہ ہے کہ دروازہ اپنا بند کرلے اور جو دیوار ہو مکان کی پس نہین جائز ہے چوری سے کان لگانا اُسکے در پر تاکہ سنے آواز تارون کے یعنے
ستار وغیرہ کی تارون کی اور نہ جائز ہے داخل ہونا اُس پر واسطے دیکھنے گناہ کے مگر یہ کہ ظاہر ہو ... کہ معلوم کر لیتا اُسکو وہ کہ باہر گھر کے ہو مانند
آواز مزامیر کے اور آواز نشے والون کے کہ آپسمین نشے والون کی سی باتین کر رہے ہون اور اسیطرح جبکہ چھپا لین پاس شراب کے اور آلات لہو کے آستینون مین
اور دامن کے بیچ تو نہین جائز ہے کھولنا اُنکا اور اسیطرح نہین جائز ہے سونگھنا تاکہ پاوے بو شراب کی اور نہین جائز ہے کہ طلب خبر کی کرے اپنے ہمسایون
سے تاکہ خبر دیوین وہ اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتا ہے شرابی کے گھر مین اور اس قول مین کہ نہین پہونچا ہے ایمان الخ اشارہ ہے طرف اسکے کہ جبتک کہ نہین
پہونچتا ہے ایمان طرف دل کے نہین حاصل ہوتی اُسکو معرفت اللہ کی اور نہین ادا کرتا حقوق اُسکے پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالیٰ کی
ہے اور حقوق ادا کرنے مسلمانون کے پس نہ ایذا دیتا ہے کسیکو اور نہ ضرر پہونچاتا ہے اور نہ عار دلاتا ہے اور نہ تجسس کرتا ہے اُنکے احوال کا تمام ہوا کلام امام کا
اور حاصل ہوا مقصد اور تم بخیر ہوا اس سے ٭ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَةَ
فِيْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے سعید بن زید سے انہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ بڑا زیادہ تر سود سود کا زبان درازی کرنی ہے بیچ آبرو مسلمان کے ناحق نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے غیبت

عه یہ بیان ہے پہلے کا

کرنی اور بےآبرو کرنا مسلمان کو اور تیز فخر اور تکبر کرنا اُسپر اور حقیر جاننا اُسکو ناحق اور بے مصلحت شرعی کے اور زیادہ ترین سود مین کا ہی یعنے بڑا سود ہی بہ نسبت اور
سودون کے حرمت وگناہ مین اور ربوا لغت مین معنے زیادتی کے ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنے کسی کی آبروریزی
مین لینا ہی زیادہ اُس چیز سے کہ استحقاق رکھتا ہی اور زیادہ اُس چیز سے کہ رخصت ہی تشبیہ دی اُسکو ساتھ ربوا کی کہ زیادہ حق سے لیتا ہی اور اسکو اربی یعنے بڑا ربوا
کہا اسلیے کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہی اُسکے مال سے پس ضرر اور فساد اُسکے لینے مین زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلیے کہ بعضے احوال مین مباح
ہوتی ہی آبروریزی جیسیکہ صاحب حق کہے یا ظالم اُسکو کہ حق اُسکا نہین دیتا ہی یا گواہ کو جرح یعنے اُسکا نقصان بیان کرے اور اسی قبیلہ سے ہی جرح رواۃ کا
کہ محدثین راویون کو واسطے مصلحت دین کے کرتے ہین اور اسکے مانند ہی ذکر کرنی برائی منگنی کرنے والے کی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانے کے لوگون کو +
ج وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرج بی ربی مررت بقوم لہم اظفار من نحاس یخمشون
وجوہہم وصدورہم فقلت من ہؤلاء یا جبرئیل قال ہؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضہم رواہ
ابوداؤد اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوپر لیگیا مجھکو رب میرا یعنے جب معراج ہوئی مجھکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اُنکے
ناخون تھے تانبے کے کھرچتے تھے مونہہ اپنے اور سینے اپنے پس کہا مین نے کون ہین یہ اے جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنے غیبت کرتے ہین
اُنکی اور پڑتے ہین لوگون کی آبرو مین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے غیبت کرتے ہین اور برا کہتے ہین اور بسبب اسکے آبروریزی کرتے ہین لوگون کی غیبت کرنی
جو کہا کھانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہوچکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبروریزی لوگون کی کی اور اُس سے خوش ہوئے حق تعالی نے مونہہ اور سینے اُنکے
بھی اُنکے ناخونون سے زخمی کروائے +ج وعن المستورد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل برجل مسلم اکلۃ فان اللہ یطعمہ
مثلہا من جہنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان اللہ یکسوہ مثلہ من جہنم ومن قام برجل مقام سمعۃ ورباء
فان اللہ یقوم لہ مقام سمعۃ ورباء یوم القیمۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی مستورد سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص کہ کھاوے
بسبب غیبت کرنے یا بہتان زنا کرنے یا ایذا یا برائی کرنے کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کھلاویگا اُسکو مانند اُس لقمہ کے آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ پہناوے
کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنے کسی شخص مسلمان کے پس تحقیق اللہ تعالی پہناویگا مانند اُس کپڑے کے آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ کھڑا کرے کسیکو بیچ مقام سنانے
اور دکھلانے کے پس تحقیق اللہ تعالی کھڑا ہوویگا واسطے اُسکے بیچ مقام سنانے اور دکھلانے کے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لفظ اکلۃ ساتھ پیش ہمزہ
اور جزم کاف کے ہی بمعنے لقمہ کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کے بمعنے یکبار کھانے کے جیسیکہ کوئی بسبب عداوت کے غیبت اور برائی کسی مسلمان
کے سے خوش ہوتا ہو کوئی اُسکے پاس جاوے اور از راہ خوشامد کے غیبت اُس مسلمان کی کرے اور اُس وسیلہ سے اپنے لیے روٹی پیدا کرے اور وجہ رزق کی بہم پہنچاوے
اور لفظ کسی ساتھ صیغہ معلوم کے ہی یعنے البس شخصًا ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکھا گیا اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ مفعول کے ہی یعنے پہنایا جاوے کپڑا اور یہ
مناسب ہی قرینہ سابقہ کے اور بعضون نے کہا کہ معنے اول کے ہین کسی نفسہ ثوبا یعنے پہناوے اپنے نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کے اسی
طرح کہ اوپر ذکر کی گئی کھانے مین اور مقام برجل مین حرف ب تعدیہ کے لیے ہی اور مراد رجل سے نفس اُسکا ہی یا غیر اُسکا یعنے کھڑا کرے اپنے تئین یا کسی اور
کو بیچ مقام دکھانے اور سنانے کے یعنے تعریف کرے اور خوبیان دکھلاوے اپنی یا اور کی تا لوگ دیکھین اور سنین اُسکی فضیحت کرنے کے لیے کھڑا ہوگا اللہ پس
کھڑا ہونا اللہ کا مقام سنانے اور دکھانے مین کنایہ ہی اُسکے فضیحت کرنے سے اور کہا مظہر نے کہ ب برجل مین احتمال ہی کہ تعدیہ کے لیے ہو یا سببیت کے لیے
پس اگر تعدیہ کے لیے ہو تو معنے یہ ہونگے کہ جو کوئی کھڑا کرے کوئی کسی کو مقام سنانے اور دکھانے مین یعنے تعریف کرے کسی کی ساتھ صلاح و تقوے کے
اور ساتھ زہد اور عبادت کے شہرت دی تا لوگ اُسکے معتقد ہون اور خدمت کرین اُسکی اور اُسکو جال ٹھہراوے اپنے لیے تا اُسکے سبب سے مال و جاہ اپنے تئین

حاصل ہو جیسا کہ بعضے خادم درویشوں کی کرتے ہیں ہمارے زمانے میں بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اللہ تعالیٰ مقام فضیحت اور رسوائی میں کھڑا کریگا ساتھ اس طرح کے حکم فرماویگا فرشتوں کو کہ اظہار کریں کہ یہ جھوٹا ہی کہ ایک شخص کو جھوٹ شہرت دی تھی اپنی غرض نفسانی کے لیے بعد ازان عذاب دیگا اسکو عذاب جھوٹوں کا اور اگر سبب کے لیے ہو تو معنے یہ ہونگے کہ جو کوئی ظاہر کرے صلاح اور زہد و تقوے بسبب اسکے کہ معتقد ہو اسکا کوئی شخص ذی قدر اور بہت مال اور اناکہ حاصل ہو اسکو مال و جاہ جیسیکہ کہتے ہین لوگ عرف میں کہ یہ زاہد امیر کا ہی ٹھہرا ہوگا اللہ تعالیٰ اسکے رسوا کرنے کے لیے یعنے ارادہ کریگا اسکی فضیحت کرنے کا تمام سلف اور خلف کے بیچ میں یعنے فرماویگا ملائکہ کو ندا کریں کہ یہ ریاکار تھا خلق کے لیے کام کرتا تھا بعد ازان عذاب کریگا اسکو عذاب ریاکار کا نسخ ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک گمان رکھنا جملہ عبادات حسنہ سے ہی نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** یعنے نیک گمان رکھنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے جملہ عبادات حسنہ سے ہی پس نہین لائق ہی ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اس چیز کے کہ گمان کرتے ہین عوام کہ حسن ظن یہ ہی کہ ترک کرے عمل کو اور اعتماد کرے اللہ پر اور کہے کہ وہ کریم و غفور رحیم ہی پس جسنے ترک کی عبادت اور دعوٰی کیا نیک گمانی کا ساتھ معبود کے وہ مغرور و مردود ہی یا معنے یہ ہین کہ گمان نیک لیجانا مسلمانون پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکھنا ساتھ اُن کے جملہ عبادات حسنہ سے ہی یا ناشی ہی حسن عبادت سے یعنے جو کوئی متعبد نیکو کار ہی لوگون پر گمان نیک لیجاتا ہی اور بدگمان سوائے بدکار کے نہین ہوتا ہے بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار بر نامہ خود خواند اندر حق یار نسخ ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِيْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کے پاس تھی سواری زیادہ یعنے ایک اونٹ تھا زیادہ انکی حاجت سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو کہ دے تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے یعنے بطریق استفہام انکاری کے کہ مین دیتی ہون اس یہودیہ کو پس غصے ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اُن سے ملاقات مہینے ذی حجہ کے اور محرم کا اور کچھ صفر کے مہینے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تھین حیی بن اخطب یہودی کی کہ بنی اسرائیل مین سے تھا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی سے اور بیوی تھین ابو الحقیق کی پس وہ مارا گیا جنگ خیبر مین اور یہ لونڈی آئین پس آنحضرت نے انکو آزاد کیا اور اپنے نکاح مین لائے اور بعضے ازواج مطہرات کو انسے سوء مزاجی تھی چنانچہ حضرت عائشہ بھی انھین مین سے تھین اور آنحضرت رعایت انکی کرتے تھے ایک روز انکو حضرت عائشہ نے یہودیہ کہا اور کچھ سخت سست کہا اُنھون نے حضرت سے شکایت کی فرمایا کہ تو اسے کہہ مین پیغمبر زادی ہون اور تو بیٹی ابو بکر کی اور حضرت زینب بھی بیوی تھین حضرت کی پس آپ خفا ہوئے اُنسے بسبب بدزبانی کے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ تین دن سے بسبب فعل قبیح کے یعنے بقصد زجر و تادیب کے نہ بارادہ عداوت و بغض کے اور اس تقریر سے حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین جیسیکہ اوپر گذرا **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا فِيْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذ بن انس کی کہ سر اسکا یہ ہی من حمی مومنا بیچ باب شفقت اور رحمت کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا حضرت عیسٰی بیٹے مریم کے نے ایک شخص کو چوری کرتے پس کہا واسطے اسکے عیسٰی نے چوری کی تو نے یعنے کیا چوری کی تو نے کہا ہرگز نہین یون قسم ہی اس ذات پاک کی کہ نہین کوئی معبود سوا اسکے پس کہا عیسٰی نے کہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا مین نے نفس اپنے کو

نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنے اُسکی وحدانیت کے کہ کبھی جاتی ہی جملہ قسمیہ سے یا تقدیر یہ ہی کہ تصدیق کیا مین نے تیرے قسم کھانے کو ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا مین نے اپنے نفس کو یعنے اُس چیز مین کہ کہی مین نے بنا پر ظاہر کے واسطے احتمال اُسکے کہ یہ لینا خفیہ نہو چوری واسطے نہونے کسی شرط کے اُن شروط مین سے کہ معتبر ہین حد چوری مین شرعًا کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہی کہ یعنے تصدیق کیا مین نے تجکو تیری قسم مین اور پھیرا مین اُس چیز سے کہ گمان کیا تھا مین نے اور جھٹلایا مین نے اپنے نفس کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے ہر چند کہ بر خلاف اُسکے معلوم ہو چاہیے کہ اپنے علم کو متہم کرے اور بموجب اُسکے عمل کرے بسبب تعظیم نام خدا تعالی کے ؛ **وَعَن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَکُوْنَ کُفْرًا وَکَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَغْلِبَ الْقَدَرَ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نزدیک ہی فقر یہ کہ ہووے کفر اور نزدیک ہی حسد یہ کہ غالب آوے تقدیر پر **ف** یعنے قریب ہی کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنے کے اللہ تعالی پر اور یا بسبب ناراضی ہونے کے قضاے اللہ پر اور بسبب شکوہ کرنے کے ماسوے اللہ سے یا بسبب میل کرنے کے طرف کفر کے بسبب دیکھنے اسکے کہ اکثر کفار اغنیا ہوتے ہین اور اکثر مسلمان فقرا اور آزمائش مین ہین بمقتضا اسکے کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ اور فرمایا اللہ تعالی نے اپنے بندون کی تسلی کے لیے لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَاْوٰھُمْ جَہَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِہَادُ لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّہُمْ لَہُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ آیا ہی کہ تھے یعنے مومن دیکھتے تھے مشرکون کو چین مین پس کہتے تھے کہ اعدا اللہ کا حال تو ہم اچھا دیکھتے ہین اور ہم ہلاک ہوگئے مارے بھوک اور مشقت کے اسپر یہ آیت اُتری کہ یہ آرام انکا چند روزہ ہی پھر فنا ہونے والا ہی اور تمہارے لیے بڑے چین آخرت کے ہین اس فانی کو دیکھ کر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کے اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسی زیادتی غنا کی بھی سبب سرکشی اور گرفتار ہونے گناہ کی ہوتی ہی اور اس لیئے متوسط اور بقدر ضرورت کے ملنا افضل ہی غنا و فقر سے خیر الامور اوسطہا اور اخیر جملہ حدیث کے معنے یہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اُسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضون نے کہا قریب ہی حسد نتیجہ گمان حاسد کے یہ کہ بدل دیگا تقدیر کو ؛ **وَعَن** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ فَلَمْ یَعْذِرْہُ اَوْ لَمْ یَقْبَلْ عُذْرَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ مَکْسٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ الْمَکَّاسُ الْعَشَّارُ اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کرے طرف بھائی مسلمان اپنے کے پس معذور نرکھے اُسکو وہ بھائی یعنے انکار اُسکے عذر کا کرے اور کہے کہ عذر نہین رکھتا ہی تو جھوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کرے عذر اُسکا اور کہے اگرچہ عذر رکھتا ہی تو لیکن مین نہین قبول کرتا ہوگا اُس بھائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کے نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینے والا ہی **ف** یعنے وہ کہ ظلم کرے اور موافق حق کے نہ لے اور اسکا بڑا گناہ آیا ہی حدیث مین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین صاحب مکس عیاذا باللہ منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون مین یہ ہی کہ صاحب مکس بھی نہین قبول کرتا عذر تاجر کا بیچ کہنے اُسکے مین کہ یہ مال امانت کا ہی یا اور شہر مین مجھسے عشر لے لیا ہی یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکے کے اور حضرت عایشہ رض سے بطریق مرفوع آئی ہی حدیث مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ فَلَمْ یَقْبَلْ عُذْرَہٗ لَمْ یَرِدْ عَلَی الْحَوْضِ نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین ساتھ برے تمھارے کے عرض کیا صحابہ نے کہ بہتر اگر چاہیے تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ برا تم مین سے وہ ہی کہ اُترے منزل پر اکیلا اور کوڑے مارے اپنے غلام کو اور نہ دیوے عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بری کے اس سے کہا انھون نے ہان اگر چاہیے تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکھے لوگون سے اور لوگ بغض رکھین اُس سے فرمایا کہ کیا پس نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بدتر کے اس سے کہا ہان اگر چاہیے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرتے خطا یعنے عذر خطا اور نہین قبول کرتے معذرت اور نہین بخشتے گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دون

ہین تمکو ساتھ بہرے کے اس سے کہا انھون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو اس سے خیر کی اور نہ امن ہو شر اسکے سے نقل کی یہ طبرانی وغیرہ نے اور بھی ہو روایت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا آپنے عفت کرو لوگون کی عورتون سے یعنی بد نظر نکرو اُن پر عفت کرینگی عورتین تمھاری اور نیکی کرو اپنے باپون
سے نیکی کرینگے تم سے بیٹے تمھارے اور جسکے پاس آوے مسلمان بھائی اُسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیئے کہ قبول کرے اُسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر نہ
قبول کیا نہین آویگا حوض کوثر نقل کی یہ حاکم نے اور کہا یہ صحیح الاسناد ہی تمّ

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّانِیْ فِی الْاُمُوْرِ

باب ہی بیچ
بیان بچنے اور درنگ کرنے کے کامون مین **ف** حذر ساتھ زیر ح اور ذال کے اور بجزم ذال کے معنے پرہیز و احتراز کرنے کے اور حذر ساتھ زیر ح
اور زیر ذال کے مرد بیدار اور تانی توقف و درنگ کرنا کار مین اور شتابی نکرنی اسمعیل و رآنات بروزن قنات کے اسم ہی اس سے معنے درنگ کیلیئے ادمی کو چاہیئے
کہ لوگون کے شر اور زمانہ کے آفات سے خواہ دین سکے ہو خواہ دنیا کے پر حذر رہے اور اپنے کام مین ہشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکھتا رہے اور کامون مین
جلدی نکرے اور حلم و وقار اختیار کرے مگر بعضے کامون خیر کے مین کہ شتابی اُن مین فرمائی ہی وہان شتابی کرے جیسے نماز و خیرہ تمّ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دوبار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لدغ کاٹنا سانپ اور
بچھو کا اور جحر ساتھ تقدیم جیم مضمومہ کے ح ساکنہ پر سوراخ سانپ اور بچھو اور مانند انکے کا فرماتے ہین کہ شان مومن دانا کی کہ موصوف برعایت حق و حمایت
دین کے ہو یہ ہی کہ عہد شکن و سرکش سے کہ دشمن دین کا ہی درگذر نکرے اور غضب و بدلا لینا نچھوڑے اور ہر بار حلم و تغافل نکرے اور فریب نکھاوے
اور اگر کار دنیا مین فریب و دغا کھائے تو سہل ہی لیکن امور دین مین نہ چاہیئے اور یہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہی کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہی اور
سبب وارد ہونے اس حدیث کا یہ ہی کہ ابو عزہ ایک شاعر تھا شعرائے کفار سے کہ مسلمانون کی ہجو کرتا تھا اور اپنی قوم کی بد ذاتی کو مسلمانون
کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تھا وہ جنگ بدر مین بندیون مین پکڑا آیا پس عہد کیا کہ بار دگر ان افعال بد کے پاس نہ پھٹکونگا پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو بسبب اس عہد و پیمان کے چھوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو پھر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پھر جنگ اُحد مین
ہاتھ لگا پھر امان چاہی اور عہد کرنے لگا پس آنحضرت نے اُسکے قتل کا حکم کیا اور اُسوقت بعضے لوگون نے درخواست اُسکے عفو کی کی پس فرمایا حضرت نے
لا یلدغ المومن الخ تمّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّہُمَا اللّٰہُ الْحِلْمُ
وَالْاَنَاۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اشج کے کہ سردار عبد القیس کا تھا کہ تحقیق تجھ مین دو خصلتین
ہین کہ دوست رکھتا ہی اُنکو اللہ یعنے خواہ تجھ مین ہون یا تیرے غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا بہ درنگ و وقار نقل کی یہ مسلم نے **ف** عبد القیس
نام ایک قبیلہ کا آیا ہی کہ جب جماعت عبد القیس کی آئی حضرت کی آمارت کے لیئے تو حضرت کو دیکھکر اونٹون پر سے کود پڑے اور ملازمت شریف کیلیئے دوڑی اور بیقراری اور
وثوق محبت ظاہر کین آنحضرت نے انکو نظر پر فرمایا یعنے اُنکو ان اضطرابون سے منع نکیا لیکن اشج کہ نام اُنکا منذر تھا اور رئیس اور سردار اُنکے تھے مکان پر ٹھہرے
اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندھا اور غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سے مسجد شریف مین آئے اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کی
پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے آنحضرت کو یہ وضع اُنکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجھ مین دو خصلتین ہین الخ اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت
نے اُنکو ساتھ وجود ان صفتون کے خبر دی تو اُنھون نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ دو صفتین کسبی اور تکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین
میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا اُنھون نے شکر اُس خدا کو کہ پیدا کیا مجھکو اوپر دو صفتون کے کہ دوست رکھتا ہی
اُنکو خدا اور رسول اُسکا یعنے اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال و فتور کا رکھتین لیکن چونکہ جبلی ہین امید ہی کہ ہمیشہ و رباقی رہینگے تمّ

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** سهل بن سعد الساعدی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الاناة من الله والعجلة
من الشیطان رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی عبد المهیمن بن عباس الراوی
من قبل حفظه روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کامون مین اللہ تعالی کی طرف سے ہی یعنے اسکے الہام سے
اور جلدی کرنی شیطان سے ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بعضے اہل حدیث نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی
اس حدیث کا ہی بسبب یادداشت اُسکی کے یعنے وہ حافظہ خوب نرکھتا تھا **ف** یعنے ہی وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ خوب نرکھتا تھا پس امر اسکا سہل ہی
اور روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین الطریق مرفوع کے اور لفظ اسکی یہ ہین التانی من اللہ والعجلة من الشیطان اور جلدی کرنی بعضے امور دنیا مین
شیطان سے ہی یعنے اسکے وسوسہ سے ہی کہا ہی بعضون نے کہ مستثنے ہین اس سے وہ چیزین کہ نہین ہی شبہ انکی خیریت مین یعنے اچھی چیزون مین جلدی کرنی
شیطان سے نہین ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے ویسارعون فی الخیرات کہتا ہون مین کہ فرق ظاہر ہی درمیان مسارعت اور مبادرت کے طرف طاعات کے اور
درمیان جلدی کرنے کے نفس عبادات مین پس اول محمود ہی اور دوسری مذموم نوع یعنے مسارعت اور مبادرت طرف طاعات کے یہ ہی کہ مثلا وقت نماز کا آیا در
نکیے اسمین جلدی سے طیار ہو کر ادا کرنے لگے اور جلدی یہ ہی کہ نماز جب پڑھنے لگا جلدی سے ادا کرلے پس اول یعنے مسارعت اچھی ہی اور دوسری یعنے
جلدی سے کرلینا نیک کام کا برا ہی پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچھے کام کے لیے اچھا ہی اور جلد جلد کرنا اسکو
برا ہی منولف **وعن** ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا حلیم الا ذو عثرة ولا حکیم الا ذو تجربة
رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا بردبار کامل
مگر صاحب لغزش کا اور نہین ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** مگر صاحب لغزش کا یعنے
جو کہ گناہ دین مین پڑا اور خطا اور خلل کار مین اُس سے وجود مین آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اُسکے دوست رکھتا ہی کہ لوگ عیب و خطا مین اُسکی درگذر کرین اور تقصور
اُسکے عفو کرین پس حاصل یہ کہ ایسے شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنے مین پائی تو لوگون سے بھی عفو کریگا اور بردباری اختیار کریگا اور نہین ہوتا حکیم کامل الخ
حکیم کہتے ہین دانا اور راست و استوار کار کو اور حکمت کہتے ہین جاننے حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہین کامون کے پہچاننے کو پس فرماتے ہین کہ جسکو حاصل ہوئی
پہچان اشیاء کی اور جانا نفع انکا اور پہچانا اشیاء کے مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اُسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا ابن حجر **وعن** انس ان
رجلا قال للنبی صلی الله علیه وسلم اوصنی فقال خذ الامر بالتدبیر فان رأیت فی عاقبته خیرا فامضه وان خفت غیا
فامسك رواه فی شرح السنة اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمائیے مجکو یعنے ساتھ ایک
چیز کے کہ جاتا رہے تحیر میرا بیچ کام میرے کے پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنے اُس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنے اُسکے کا ساتھ دیکھنے انجام اُسکے کے اور تامل کرنے کے
بیچ مصالح اور مفاسد اُسکے کے پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اُسکے کے بھلائی یعنے نفع دنیوی یا اخروی پس کر اُسکو اور اگر ڈرے تو اور گمان لیجاوے تو گمراہی کا اُس کام مین
پس باز رہ اُس کام کے کرنے سے اور چھوڑ دے اُسکو نقل کی یہ شرح السنہ مین **وعن** مصعب بن سعد عن ابیه قال الاعمش لا اعلمه
الا عن النبی صلی الله علیه وسلم قال التؤدة فی کل شیء خیر الا فی عمل الآخرة رواه ابو داود اور روایت ہی مصعب بن سعد سے کہ نقل
کی اپنے باپ سے یعنے سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سعد سے نہین جانتا مین اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے اُسکے باپ نے کہ
سعد ہی آنحضرت سے روایت کی نہ اُنھون نے فرمایا کہ توقف و تاخیر کرنی ہر چیز مین بہتر ہی مگر بیچ عمل آخرت کے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اسلیے کہ بیچ تاخیر بھلائیون کے آفات
ہین جو منقول ہی کہ اکثر بھلانا موز خیون کا تاخیر عمل سے ہوگا کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے ہی کہ امور دنیویہ جو ہین نہین جانا جاتا انجام اُن کا اُنکی ابتدا مین

کہ انجام انکا اچھا ہے جلدی کیجا وے انمین یا برائی پس تاخیر کیجاوے اُنسے بخلاف امور اخرویہ کے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے فاستبقوا الخیرات وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم کہا غزالی نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے الشیطان یعدکم الفقر کہ لائق ہے مومن کو کہ جب حرکت کرے اُسکے لیے داعیہ خرچ کرنیکا نہ توقف کرے اسلیے کہ شیطان وعدہ کرتا ہے اس سے فقر کا اور ڈراتا ہے اُسکو اور روکتا ہے خرچ کرنے سے تھے ابو الحسن پاخانہ مین پس پکارا اُنھون نے اپنے شاگرد کو اور کہا کہ اتار میرے بدن سے قمیص کو اور دے اسکو فلانے کے تئین پس کہا شاگرد نے کہ کیون نہ صبر کیا تمنے یہان تک کہ نکلتے پاخانہ سے کہا اُنھون نے کہ میرے دلمین آیا تھا دینا اسکا اور نہین امن ہے مجکو اپنے نفس پر اسکے متغیر ہونے سے **وعن عبد اللہ بن سرجس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السمت الحسن والتؤدۃ والاقتصاد جزء من اربع وعشرین جزءا من النبوۃ رواہ الترمذی** اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے سرجس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ و روش نیک و آہستگی و درنگ کرنی کام میں اور میانہ روی جزو ہین چوبیس جزو نبوت سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** میانہ روی یعنے بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال و افعال مین اور بچنا دونون طرفون کمی اور زیادتی سے جیسے اختیار کرنا جود کا کہ بیچ مین ہے اسراف اور بخل کے اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ مین تہور اور جبن کے ہے اور اسی قبیلہ سے ہے میانہ روی اعتقاد مین کہ وہ اعتقاد ہے اہل سنت کا کہ بیچ مین ہے جبر و قدر کے اور اسیطرح میانہ روی معیشت مین جیسیکہ حدیث مین فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنے میانہ روی خرچ کرنے مین کہ بیچ بیچ مین ہو اسراف و تنگی آدھی معیشت ہے اور اسیطرح حکم ہے میانہ روی کا تمام احوال و افعال مین جیسیکہ بعضی چیزون کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا واقصد فی مشیک الآیۃ اور قول اللہ عزوجل کا کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور کہا بعض عارفین نے کہ طلب کر علم کو باین حیثیت کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور عمل کر باین حیثیت کہ نہ باز رکھے تجکو علم سے غرض کہ سب چیزون مین میانہ روی چاہیے اور جزو ہے یعنے سب چیزین ملکر بمنزلہ ایک جزو کے ہین یا ہر ایک انمین سے جزو ہے یعنے ایک خصلت ہے خصال انبیاے صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے سے اور تعین عدد کی سیر دہے شارع کے اور سواے نور نبوت کے حقیقت اسکی نہین معلوم ہو سکتی ۱۲ ح **وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الھدی الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من خمسۃ وعشرین جزءا من النبوۃ رواہ ابو داود** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جزو ہین پچیس جزو نبوت سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کے یہ ہے کہ ہدی متعلق ہے ساتھ احوال باطنہ کے اور سمت ساتھ اخلاق ظاہرہ کے پس یہ دونون طریقت مین بمنزلہ ایمان و اسلام کے ہین شریعت مین اور جمع درمیان ان دونون کے نور علی نور ہے اور تمام ہوتی ہے ساتھ اسکے حقیقت اور اس حدیث مین ایک جزو پچیس مین سے کہا اور پہلی مین چوبیس جزو سے پس ہو سکتا ہے کہ یہ تفاوت وہم اور خطا راوی سے ہو یا بسبب ورسرکے واللہ اعلم ۱۲ ح احتمال ہے کہ پہلے یہ حکم ہوا ہو پھر از راہ کرم و عنایت کے وہ حکم ہوا جو کہ اوپر کی حدیث مین گذرا یا یہ کہ اُن تین چیزون کا ملکر وہ حکم ہوا اور ان تین چیزون کا ملکر اس صورت مین نسبت کرنے خطا و وہم کیطرف راوی کی کچھ ضرورت نہین واللہ اعلم ۱۲ لمعات **وعن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فھی امانۃ رواہ الترمذی وابو داود** اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسوقت کہے کوئی شخص کوئی بات یعنے ایسی بات کا ارادہ کرتا ہے اُسکے اخفا کا پھر غائب ہو وے یعنے چلا جاوے پس وہ امانت ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے **ف** یعنے حکم اُسکا حکم امانت کا ہے بہ نسبت مجلس والون کے کہ جنھون نے سنی ہے پس انکو چاہیے کہ اسمین خیانت نکرین یعنے افشا نہ کرین ۱۲ ح **وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی الھیثم بن التیھان ھل لک خادم قال لا قال فاذا اتانا سبی فاتنا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم براسین فاتاہ ابو الھیثم فقال النبی صلی اللہ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا واسطے ابو الہیثم بن تیہان کے کہ کیا ہے واسطے تیرے خادم کہا نہیں پس فرمایا کہ جسوقت آوے ہمارے پاس بندی تو آئیو ہمارے پاس پس لائے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کے پاس دو بردے پس آئے آنحضرت کے پاس بیچ حبیب عدد آنحضرت کے ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ سلم نے پسند کیجئے تو ایک کو ان دونوں میں سے پس کہا یا نبی اللہ تم پسند کیجئے مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوے ساتھ اسکے چاہیے کہ امین ہو یعنے جسمیں کہ مصلحت و بہبودی مشورہ چاہنے والے کی ہو وہی کہے اور خیانت نہ کرے اور منظور یہ ہے کہ چونکہ تونے مشورہ مجھسے کیا اور مجھے اعتبار دیا تو ہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو پس اشارت کی ایک بردے کیطرف اور فرمایا کہ لے تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق میں نے دیکھا ہے اسکو نماز پڑھتے اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اسکے کے احسان کی نیکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اور حدیث میں آیا ہے کہ جب ابو الہیثم گھر میں آئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ غلام ہے کہ رسول خدا صلی علیہ سلم نے مجکو دیا ہے اور نیکی و احسان کر نیکی اسکے حق میں وصیت کی ہے انکی بیوی نے کہا کہ بجا لانا اس وصیت کا مشکل ہے اور احسان یہی ہے کہ اسکو آزاد کر دیجئے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجلسیں ساتھ امانت کے ہیں یعنے جو بات مجلس میں سنیں اسکو کہیں نقل نہ کریں اور بخن چینی نہ کریں مگر تین مجلسیں اور تین باتیں کہ مجلس میں سنیں واجب ہے نقل اور پہونچا دینا انکا غیر کو وہ یہ ہیں خونریزی حرام یا ارادہ رکھتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہے یا چھین لینے مال کا ناحق نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے اگر سنی کسی سے یہ بات کہ میں ارادہ رکھتا ہوں کہ فلانے شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سے زنا کرونگا یا فلانے کا مال لونگا از راہ ظلم کے تو چاہیے کہ ان باتوں کو پہونچا دے اُن لوگوں کو تا پر حذر ہوں اور اپنے کو بچاویں یہ حضرت شیخ نے لکھا ہے اور ملا علی قاری نے کہا معنے یہ ہیں کہ لائق ہے مومن کو کہ جب دیکھے اہل مجلس کو برا کام کرتے تو نہ چرچا کرے اس چیز کا کہ دیکھی ہے ان سے مگر تین مجلسیں یعنے ایک مجلس تین مجلسوں میں سے الخ **وَذُكِرَ حَدِيْثُ** اَبِيْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ سر اسکا یہ ہے ان اعظم الامانۃ بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کے **ف** یعنے یہ حدیث مصابیح میں مکرر مذکور ہوئی ہے ایک بار باب المباشرت میں کہ کتاب النکاح میں ہے صحاح میں ذکر کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی میں حسان سے لایا اور ہمنے باب المباشرۃ میں بحال خود چھوڑ دی اور باب الحذر والتانی میں ذکر نہیں کی بسبب تکرار کی اور ثواب ذکر کرنا اسکا صحاح ہی میں ہے اور شاید کہ مصابیح کے نسخوں میں کہ مؤلف کے پاس موجود تھے مکرر مذکور ہو ولیکن جو نسخے ہمنے دیکھے ہیں اس باب میں مذکور نہیں اور باب المباشرۃ میں ہی فقط غالباً لکھے والوں نے بسبب تکرار کے اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے عقل کو فرمایا اسکو کھڑی ہو پس کھڑی ہوئی پھر فرمایا اسکو پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری پھر کہا اسکو منھ کر میری طرف پس منھ کیا پھر کہا واسطے اسکے بیٹھ پس بیٹھی عقل پھر کہا اسکو نہیں پیدا کی میں نے کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجھسے اور نہ فاضل تر اور زیادہ تجھسے کمال میں اور نہ خوب تر تجھسے سبب تیرے لیتا ہوں میں

یعنے عبادات اپنے بندون سے یا جس سے کہ نعمت لیتا ہون تیرے ہی سبب سے لیتا ہون کہ تقصیر کی موجب غضب کا ہو اور سبب تیرے دیتا ہون مین
یعنے ثواب درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون اسواسطے تیرے دیتا ہون کہ خدمت کی اور مستحق انعام کا ہوا اور سبب تیرے پہچانا جاتا ہون مین اور سبب تیرے
غصہ کرتا ہون اور سبب تیرے ثواب دیتا ہون اور سبب تیرے عذاب کرتا ہون یعنے مدار تکلیف و خطاب و عتاب و ثواب و عقاب دنیا اور آخرت مین عقل ہی ہے
اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کے بعضے علما نے اور کہتے ہین کہ یہ حدیث موضوع ہی ف ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ عقل
پیدا کی گئی مجسم جیسکہ پیدا کیجاویگی موت بصورت دنبہ کے اور ذبح کی جاویگی درمیان مین جنت و دوزخ کی بیچ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَکُوْنُ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمِ وَالزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ حَتّٰی
ذَکَرَ سِھَامَ الْخَیْرِ کُلَّھَا وَمَا یُجْزٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِہٖ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص
ہوتا ہی نمازیون مین سے اور روزہ دارون مین سے اور زکوۃ دینے والون مین سے اور حج اور عمرہ کرنیوالون مین سے یہان تک کہ ذکر کیا آنحضرتؐ نے سب
اقسام خیر کا یعنے کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین واللاکثر حکم الکل اور جزا نہین دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کے مگر موافق عقل اپنی
کے ف مراد عقل سے یہان پہچاننا اشیا کا ہی اور معلوم کرنا اصلاح و فساد مبدا و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کے اور احتراز کرنا گمراہیون اور آفات نفس سے
اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کو اور واصل ہوتا ساتھ حق کے اور عقل معاد کی بعضون کے کلام مین واقع ہوئی ہی بھی ہی اور اس جگہ بھی ہی اختلاف
علما کا اور بحث انکی بیچ تفاضل علم و عقل کے کہتے ہین علم افضل ہی یا عقل یعنے بعضے علم کو افضل کہتے ہین اور بعضے عقل کو اور اگر علم کو بھی
اوپر معنے تمیز و دریافت کے حمل کرین کا اثر عقل کا ہو بایں معنے کچھ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتھ اس معنے کے علم و عقل افضل
ہی عمل و عبادت سے لکھا ہی علما نے کہ ایک رکعت اس عالم عاقل کی افضل ہوگی ورکی ہزار رکعتون سے بیچ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْ
لُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ کَالْکَفِّ وَلَا حَسَبَ کَحُسْنِ الْخُلُقِ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابی ذر نہین ہی کوئی عقل مانند تدبیر کے اور نہین ہی ورع مانند باز رہنے کے اور نہین ہی حسب و فضیلت مانند
خوش خلقی کی ف تدبیر کے معنے ہین انجام کار کو دیکھنا پس معنے اس جملہ کے یہ ہین کہ نہین ہی کوئی عقل مانند عقل تدبیر کے یعنے مانند اس عقل کے کہ
ساتھ ہو اسکی تدبیر یعنے انجام کار کو دیکھنا اور اسکے مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کے معنے ہین پرہیزگاری کہ جو معنے تقوی کے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ
متورع بالاتر ہی متقی سے اور کہتے ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سے ہی اور تورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سے بھی اور صواب یہ ہی کہ دونون کے
ایک ہی معنے ہین اور کلام قوم مین اسیطرح واقع ہوا ہی پس فرماتے ہین کہ نہین ہی ورع کامل مانند کف یعنے باز رہنے کے طیبی اس عبارت پر اشکال
لایا ہی کہ ورع کے معنے باز رہنے کے حرام چیزون سے ہی پس للورع مثل الکف کیا معنے رکھتا ہی اور جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد کف سے یہان باز رہنا ہی مسلمانون
کی ایذا سے یا باز رکھنا زبان کو لالعینے سے چونکہ مفاسد اسکے اکثر ہین حصر کیا ورع کو اسمین از راہ مبالغہ کے اور ممکن ہی کہ کہا جاوے ورع اور تقوے اگرچہ
لغت مین بمعنے باز رہنے اور پرہیز کرنے کے ہین لیکن عرف شرع مین شامل ہین امتثال کو اور اجتناب کو معا اور اگر بعضے اجتناب ہی کے ہون تو ترک کرنے امتثال اوامر
سے بھی اجتناب کیا جاتا ہے باینوجہ پھر شامل امتثال و اجتناب کو ہونگے اور حاصل یہ کہ ورع اور تقوے علما ہی فرمودہ پر از راہ امتثال و اجتناب کے پس ورع کے لیے
دو چیزین چاہیئین امتثال اوامر اور اجتناب نواہی اور لکھا ہی علما نے کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کی ضرورتر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کے اور اگر کوئی
جانب امتثال مین اقتصار کرے فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کرے تو پہونچ جاویگا مقصود کو کہ پہونچنا طرف حق کے اور قرب
الہی کے ہی اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کرے جیسیکہ ادا کرے سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بھی کرے تو منزل مقصود کو نہین پہونچیگا

اصلی مثال ایسی ہی جیسے ایک بیمار کہ پرہیز کرتا ہو اور دوا نہیں کھاتا اچھا ہو جائیگا اگرچہ شاید بہت دیر میں اچھا ہو اور اگر دوا کھاوے اور پرہیز نکرے ہرگز شفا نہیں پاویگا اور پرہیز زیادہ تر خرابی ہو جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہی کہ اور کتابوں میں مذکور ہی اور نہیں ہی حسب اور فضیلت مانند خوش خلقی کے حسب اُس چیز کو کہتے ہیں کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنا اور اپنے باپوں کے پس فرماتے ہیں کہ اصل کمال و بزرگی خوش خلقی ہی یہ چاہیے آدمی میں بدون اسکے سب کچھ ضائع ہی اور مراد خلق سے اگر تمام صفات باطن رکھیں تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسا کہ عرف میں خلق اسی کو کہتے ہیں تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سے ڈھونڈ ھنی چاہیے حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذائے خلق سے باز رہنا ہی اور واسطی نے کہ نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتھ خلق کے اور راضی رکھنا خلق کو راحت و محنت میں ہی اور سہل تستری نے کہا کمترین مرتبہ حسن خلق کا یہ ہی کہ جفا اٹھاوے خلق سے اور بدلہ نہ لے اور رحم اور شفقت کرے ظالم پر اور بخشش چاہے اسکے لیے **ترجمہ** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَۃِ نِصْفُ الْمَعِیْشَۃِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میانہ روی کرنی خرچ میں آدھی معیشت ہی اور دوستی آدمیوں کی آدھی عقل ہی اور اچھی طرح سوال کرنا آدھا علم ہی نقل کیں بیہقی نے یہ چاروں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** میانہ روی الخ یعنی کمی زیادتی نکرنی خرچ میں آدھا سرمایہ ہی گذران کا یعنے زندگانی کرنے میں دو چیزیں چاہییں دخل اور خرچ بناء خرچ میانہ روی پر چاہیے پس رعایت میانہ روی کی ادھی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیوں کی الخ یعنے محبت ظاہر کرنی صالحین کی اور سر رشتہ انکی محبت کا نگاہ رکھنا آدھی عقل معاش ہی گویا تمام عقل یہ ہی کہ کچھ کسب کا کرے اور آپسمیں محبت بھی رکھے اور یہ اس صورت میں ہی کہ محبت انکی موجب قوت ہونے دین و دیانت کی ہو اور اچھی طرح سوال کرنا الخ یعنے اچھی طرح سوال کرنا علم سے آدھا علم ہی اسلیے کہ پوچھنے والا دانا اُس چیز سے سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اسکے اور یہ محتاج ہی ساتھ زیادتی علم کے اور تمیز کرنے کے درمیان اقسام مسئولات کے کہ کیا پوچھنا چاہیے اور کیونکر پوچھنا چاہیے اور جب پایا مطلوب اپنا ساتھ جواب کے تو تمام ہوا علم اسکا حاصل کہ علم دو قسم پر ہی سوال اور جواب اور اچھی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اسکی سے ساتھ تمام شقوق کے اور احتمالات کے تا جواب شافی کافی پاوے اور کچھ تردد نرہ جاوے جواب میں پس سوال سطرح قبیلۂ علم سے ہوگا اور وارد نہیں ہوگا کہ سوال ہوتا ہی بسبب جہل و تردد کے نہ علم کے اسکو علم اور نصف علم کیونکر کہیں اور ظاہر تر یہ ہی کہا جاوے کہ سمجھا جاتا ہی اچھی طرح سوال کرنے طالب کے سے کہ اسکو شارکت ہی علم میں اور وہ چاہتا ہی یہ کہ ملاوے ساتھ اسکے بقیہ علم بخلاف اسکے کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اسکے نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹھا تھا مجلس میں پس کہا ابو یوسف نے کہ جسوقت مشکل ہو تجھپر کوئی چیز تو پوچھ اور شرم نکر اسلیے کہ حیا باز رکھتی ہی علم سے اور اسوقت امام موصوف کلام کر رہے تھے تعریف صوم میں کہ وہ صبح سے غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نے اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکھیے پس کہا امام نے کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیرے کلام کرنے سے اور کیا خوب کہا ہی بعضے صاحبان حال نے کہ جاہل جب کلام کرے تو مانند گدہے کے ہی اور جب چپ رہے تو مانند دیوار کے ہی **ترجمہ**

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَیَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

باب ہی بیچ بیان نرمی اور حیا کرنے اور نیک خلق کے **ف** رفق ضد ہی عنف کی یعنے مدارا کرنی ساتھ رفقا کے اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولت سے اور حیا اور شرم رکھنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب خوف عیب برائی کے اور حیا اچھی انقباض نفس کا ہی کہ اُس چیز کے سے کہ بری ہی شرع میں اور کہا جنید نے کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکھنے نعمتوں الہی کے اور قصور کرنے کے

نعمتوں کے شکر کرنے میں اور کہا ذوالنون نے پایا جانا ہیبت کا دل میں ساتھ وحشت کے بسبب گناہوں گذشتہ کے اور کہا دقاق نے کہ وہ ترک کرنا دعوے کا ہے آگے
مولی کے اور حسن خلق کے بہت ظاہر معنے یہ ہیں کہ اتباع کرے اس چیز کا کہ لائے ہیں اسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت
چنانچہ اسی لیے جبکہ پوچھی گئیں حضرت عائشہؓ خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ وارد ہے انکے حق میں وانک لعلی خلق عظیم پس کہا عائشہؓ نے کہ خلق آپکا قرآن
تھا یعنے جو کہ قرآن میں خصلتیں اچھی ہیں تھے حضرتؐ متصف ساتھ انکے اور جو فعل برے ہیں اسمیں پرہیز کرتے تھے حضرتؐ انسے پھر اتباع بعد جہد بسیار اور
توفیق متابعت کے ہی لیتا ہے ہر ایک حصہ اپنا نوع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ان الله رفيق يحب الرفق ويعطي على الرفق ما لا يعطي على العنف وما لا يعطي على ما سواه رواه مسلم
وفي رواية له قال لعائشة عليك بالرفق واياك والعنف والفحش ان الرفق لا يكون في شيء الا زانه ولا ينزع من شيء الا شانه
روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہے یعنے اپنے بندوں پر چاہتا ہے انکے لیے آسانی نہ دشواری اور نہیں
تکلیف دیتا ایسی چیزوں کی کہ طاقت نہیں رکھتے انکی یا یہ معنے ہیں کہ دوست رکھتا ہے یہ کہ نرمی کریں بندے آپسمیں جیسیکہ بیان کیا کہ دوست رکھتا ہے مہربانی
کو یعنے راضی ہوتا ہے اس سے اور دیتا ہے مہربانی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا سختی پر اور دیتا ہے وہ چیز کہ نہیں دیتا اس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ
ایک روایت مسلم کی یوں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سے تحقیق نرمی نہیں ہوتی کسی چیز میں مگر کہ زینت دیدیتی
ہے اسکو اور نہیں دور کیجاتی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیب دار کردیتی ہے اسکو **ف** دوست رکھتا ہے مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تاکہ آپس میں نرمی اور
مہربانی کریں اور اپنے کاموں میں خواہ طلب رزق ہو یا اور کچھ ہو آسانی کریں اور سختی نہ اختیار کریں بعد اسکی اشارہ کیا ساتھ اختیار کرنے طریق
نرمی کے بیچ طلب کرنے رزق کے اور حاصل کرنے مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتھ اس قول کے کہ دیتا ہے بندوں کو نرمی پر وہ چیز یعنے ثواب اور مقاصد کہ
نہیں دیتا ہے سختی پر اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا اس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہے یعنے اور اسباب پہلے ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اسکی ہے اور دوبارہ
اشارہ کیا اسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہے اوپر تمام اسباب حاصل کرنے مقصد کے اگر کوئی کہے کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کے سے ہیں تو ترجیح گنجایش نہیں رکھتی اور
اگر قبیلہ سختی سے ہیں تو بھی کلام اول سے ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا جواب یہ کہ یہ تاکید ہے پہلے کلام کی اور تفاوت عبارت میں ہے اور
مقصود یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ طلب کرے تمام مقاصد کا رزق وغیرہ سے بطریق نرمی کے کیونکہ دینے والا خدا ہے اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اسکے ہے زیادہ
دیگا اسپر نسبت سختی کرنے اور منہمک ہونے کے بیچ مباشرت اسباب کے **وعن** جرير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من يحرم الرفق يحرم الخير
رواه مسلم اور روایت ہے جریر سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہے کہ جو شخص کہ محروم کیا جاوے نرمی سے محروم کیا جاوے نیکی سے نقل کی یہ
مسلم نے **ف** یعنے سب بھلائیوں سے جیسیکہ جامع صغیر میں لفظ کلہ کا ہے پس اس میں [illegible] کی اور رغبت دلائی ہے اسکے حاصل کرنے پر اور مذمت ہے
سختی کی اور یہ کہ نرمی سبب تمام بھلائیوں کی ہے **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم مر على رجل من الانصار وهو يعظ
اخاه في الحياء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعه فان الحياء من الايمان متفق عليه اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک شخص پر انصار میں سے کہ وہ نصیحت کرتا تھا اپنے بھائی کو بیچ مقدمہ حیا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دے اسکو
اسلیے کہ تحقیق حیا شاخ ہے ایمان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مقدمہ حیا کے کہ بہت حیا کیا کرتا اسلیے کہ اس سے باز رہتا ہے آدمی رزق سے اور
علم سے جیسیکہ ایک روایت میں ہے پس اسکے بھائی نے جب یہ کہا تو حضرتؐ نے اسکو منع کیا کہ تو منع نکر چھوڑ دے اسکو بحال خود اور کہا طیبی نے کہ معنے
یعظ کے ہیں تہدید یعنے ڈرا رہا تھا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا کہ اسمیں کچھ ڈرانا بھی ہو اور کہا خلیل نے کہ وہ نصیحت کرنا ساتھ خیر کے ہے اسطرح کہ دل اس سے

نہ ہو تمام ہوا کلام اُسکا اور وخط یہاں بمعنے عتاب کے ہے جیسیکہ ایک روایت میں لفظ یعاتب کا آیا ہے ع **وعن** عمران بن حصین
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء لا یاتی الا بخیر وفی روایۃ الحیاء خیر کلہ متفق علیہ اور روایت ہے عمران
بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت میں ہے کہ حیا بہتر ہے تمام اقسام اسکے نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** یہاں یک اشکال آتا ہے کہ حیا کبھی مخل ہوتی ہے بعضے حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کے جواب یہ کہ جس جگہ
حیا مخل حق کی ہو حقیقت میں وہ حیا نہیں ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور جبن ہے کہ نقصانوں میں سے ہے اور اگر اُسکو حیا کہیں گے تو مجازا کہیں گے اور حقیقت
حیا کی از راہ شرع کے یہ ہے کہ باعث ہو اوپر ترک کرنے قبیح کے یہ جواب علماء نے دیا ہے اور صواب یہ ہے کہ معنے حیا کے انقباض نفس کا ہے کرنے قبیح سے
کے سے کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچھی ہے تعریف کی گئی ہے شرع میں وہ ہے کہ انقباض ہو قبیح شرعی سے خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولیٰ سے پس ظاہر تر
جواب میں یہ ہے کہ یہ کلیہ الحیاء خیر کلہ مخصوص ہے ساتھ اُسکے کہ ہو موافق رضاے حق کے ہو تو ح **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت رواہ البخاری اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ اُس چیز سے کہ پایا ہے لوگوں نے پہلے انبیاء کے کلام میں سے یہ کلام ہے جبوقت کہ
شرم نہ کی تو نے پس کر جو چاہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** پایا ہے الخ یعنے پہونچا ہے اُنکو اور باقی ہے حکم اُسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نے اُسمیں راہ نہیں پائی
ہے اور معنے اس حدیث کے کئی طرح بیان کئے ہیں لوگوں نے ایک تو یہ کہ یہاں معنے امر کے حکم اور طلب مراد نہیں ہے بلکہ یہ خبر ہے اور مقصود یہ ہے کہ باز رکھتی
چیزوں سے کہ اُنسے حیا ہے اور جب حیا نہ رکھی تو نے تو کریگا تو جو کچھ کہ چاہیگا اور دوسرے یہ کہ صیغہ امر کا واسطے تہدید کے ہے جیسیکہ اعملوا ما شئتم
یعنے جو کچھ چاہو کرو آخر سزا اُسکی پاؤگے بج **وعن** النواس بن سمعان قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البر والاثم
فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی صدرک وکرھت ان یطلع علیہ الناس رواہ مسلم اور روایت ہے نواس بیٹے سمعان کے
سے کہ کہا اُنسے کہ پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنے عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ
ہے کہ تردد کرے تیرے سینے میں اور مکروہ جانے تو یہ کہ واقف ہوں اُس عمل پر لوگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** تردد کرے اور اطمینان نہو اُسپر دل کو
لیکن یہ اُس شخص کے حق میں ہے کہ کھولدیا ہے خداے تعالی نے سینہ اُسکا اسلام کے لیئے اور روشن اور آراستہ کیا ہے دل اُسکا ساتھ نور تقویٰ کے
کہا اور یہ اُس جگہ ہے کہ انکار شارع کا اُس بات میں ہو نہیں اور اقوال علماء کے وہاں مختلف ہوں اور علامت دوسرے گناہ کے پہچان کی یہ ہے کہ آ
فرمائی کہ مکروہ جانے تو الخ اور یہ بھی اچھے ہی لوگوں کا حال ہے بج **وعن** عبد اللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان من احبکم الی احسنکم اخلاقا رواہ البخاری اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میرے نیک ترین تمہارا ہے از روے اخلاق کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے جو کہ خصلتیں اچھی رکھتا ہو کہ رعایت
کرتا ہو اللہ تعالی کے حقوق کی اور بندوں کے حقوق کی بج **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من خیارکم
احسنکم اخلاقا متفق علیہ اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین تمہارے نیکترین تمہارے
ہیں از روے اخلاق کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عائشۃ قالت قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم من اعطی حظہ من الرفق اعطی حظہ من خیر الدنیا والآخرۃ ومن حرم حظہ من الرفق حرم حظہ
من خیر الدنیا والآخرۃ رواہ فی شرح السنۃ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اُسکو نصیبہ اُسکا

نرمی سے محروم کیا گیا نصیب اسکا بھلائی دنیا اور آخرت کی سے نقل کی یہ شرح السنہ میں **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شرم رکھنی بُرے کام سے ایمان سے ہے اور ایمان یعنے اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بیہودگی بدی سے ہے اور
بدی آگ میں ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن** رجل من مزینۃ قال قالوا یا رسول اللہ ما خیر ما اعطی الانسان قال الخلق
الحسن رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی شرح السنۃ عن اسامۃ بن شریک اور روایت ہے ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سے ہے کہا
اس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا بہتر ہے اس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور شرح السنہ میں اسامہ
بن شریک سے ہے **وعن** حارثۃ بن وھب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ الجواظ ولا الجعظری
قال والجواظ الغلیظ الفظ رواہ ابو داؤد فی سننہ والبیہقی فی شعب الایمان وصاحب جامع الاصول فیہ عن حارثۃ
وکذا فی شرح السنۃ عنہ ولفظہ قال لا یدخل الجنۃ الجواظ الجعظری یقال الجعظری الفظ الغلیظ وفی نسخ المصابیح
عن عکرمۃ بن وھب ولفظہ قال والجواظ الذی جمع ومنع والجعظری الغلیظ الفظ اور روایت ہے حارثہ بیٹے وہب کے سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا روایت کرنے والے نے اور جواظ سخت گو سخت خو ہے
نقل کی یہ ابو داؤد نے اپنے سنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور صاحب جامع الاصول نے بھی نقل کی ہے جامع الاصول میں حارثہ سے اور اسی طرح شرح السنہ
میں نقل کی گئی ہے حارثہ سے اور لفظ حدیث کی شرح السنہ میں اسطرح ہے نہیں داخل ہوگا بہشت میں جواظ جعظری یعنے وصف کیا جواظ ساتھ جعظری
کے اور کہا کہ کہا جاتا ہے جعظری سخت خو اور سخت گو یعنے اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کے ایک ہی معنے ہیں اور مصابیح کے نسخوں میں عکرمہ
بن وہب سے ہے یعنے مصابیح کے بعضے نسخوں میں عکرمہ سے ہے والا اکثر نسخوں میں حارثہ ہی سے ہے اور لفظ حدیث اُن مصابیح کے نسخوں میں یوں ہیں
کہ کہا راوی نے اور جواظ وہ ہے کہ جمع کرے مال اور نہ دے سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہے **ف** یعنے بعضی روایتوں سے معلوم ہوا کہ جواظ اور
جعظری دونوں کے ایک ہی معنے ہیں اور بعض سے تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جواظ بمعنے متکبر کے ہے اور جعظری بمعنے بدخلق
کے اور حاصل یہ کہ یہ دونوں لفظ قریب ہیں معنوں میں اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد جواظ اور جعظری سے بدخلق اور سخت دل ہے اسلیئے کہ خطیب نے حضرت عائشہ رض
سے بطریق مرفوع کے روایت کی ہے کہ ہر چیز کے لیئے توبہ ہے مگر صاحب بری خلق کے لیئے نہیں اسلیئے کہ وہ توبہ نہیں کرتا ایک گناہ سے مگر
کہ پڑتا ہے اُس سے برے میں اور حرف لا زائدہ جو لائے لفظ جعظری پر تو اشارہ ہے اسپر کہ موصوف ساتھ ہر ایک کے دونوں خصلتوں میں سے نہیں داخل
ہوگا جنت میں مطلق اگر ہے منافقین سے یا نہیں داخل ہوگا ساتھ نجات پائے ہوونکے اگر ہے مومنین سے ۔ **وعن**
ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اثقل شیء یوضع فی میزان المؤمن یوم القیمۃ خلق حسن وان اللہ
یبغض الفاحش البذی رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح وروی ابو داؤد الفصل الاول اور روایت ہے ابی درداء
سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بہت بھاری چیزوں میں سے کہ رکھی جاوینگی مومن کی ترازو سے اعمال میں دن قیامت
کے خلق نیک ہے اور تحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے فحش بکنے والے بیہودہ گو کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت
کیا ابو داؤد نے پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنے لفظ حسن تک **ف** حضرت شیخ رح نے بھی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہے لیکن ملا علی رح نے کسی
شارح سے بذی کے معنے بدخلق نقل کیئے ہیں اور لکھا ہے کہ مناسب مقام کے یہی معنے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ دوسرا جملہ جو پہلے جملہ کے مقابلہ میں لائے

اس سے معلوم ہوا کہ بدخلقی بہت بُری ہوگی میزان اعمال میں **وعن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المؤمن لیدرک بحسن خلقہ درجۃ قائم اللیل صائم النہار رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق مومن یعنی کامل مومن وہ عالم عامل ذوالتقویٰ پاتا ہے بسبب خلق نیک کے درجہ رات کے نماز گذار کا سا اور دن کے روزہ رکھنے والے کا سا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا سہل نے کہ ادنیٰ درجہ حسن خلق کا یہ ہے کہ متحمل ہو لوگوں کی ایذا کا اور ترک کرے بدلا لینے کو اور درگذر کرے ظالم سے اور استغفار کرے اسکے لیے اور شفقت کرے اسپر **وعن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیث ما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا وخالق الناس بخلق حسن رواہ احمد والترمذی والدارمی اور روایت ہے ابوذرؓ سے کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقویٰ کر تو اللہ کا جہاں ہووے تو اور پیچھے کر برائی کے نیکی تاکہ مٹاوے نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** تقویٰ کر یعنی ساتھ بجالانے جمیع واجبات کے اور باز رہنے کے تمام برائیوں سے اسلیئے کہ تقویٰ بنیاد ہی دین کا [illegible] بسبب اسکے حاصل ہوتے ہیں مراتب یقین کے پھر تحقیق یہ ہی کہ ادنیٰ درجہ تقویٰ کا یہ ہی کہ بیزار اور پاک ہو شرک سے اور اعلیٰ درجہ اسکا یہ ہی کہ [illegible] ہے ماسوی اللہ سے اور درمیان ان دونوں کے کئی مرتبے ہیں بعض انکے برتر ہیں بعض سے کہ ترک کرنا ممنوع کا ہی پھر کا پھر مباح بیفائدہ کا اور جہاں ہووے تو یعنی خلوت میں اور جلوت میں اور وطن میں اور سفر میں اور نعمتوں میں اور بلاؤں میں اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہی تیری چھپی ہوئی باتوں کو بھی جیسے کہ جانتا ہی تیری ظاہر کی باتوں کو پس لازم ہی تجکو رعایت کرنی دقائق ادب کی بیچ محافظت اوامر اسکے کے اور بچنے کے گناہوں اسکے سے داؤد طائی سے منقول ہی کہ انہوں نے سنی آواز ایک قبر میں سے کہ میت کہتا ہی کیا نہیں روزہ رکھا میں نے تیری کیا نہیں نماز پڑھی میں نے کیا نہیں کیا میں نے ایسا اور ایسا میں جواب دیا گیا کہ ہاں اے دشمن اللہ کے کیا تو نے یہ سب کچھ لیکن جب خلوت میں ہوا تو مقابلہ کیا تو نے اللہ کا ساتھ کرنے گناہوں کے اور لحاظ کیا تو نے اسکا اور پیچھے کر برائی کے نیکی الخ یعنی تجھسے اگر کوئی برائی واقع ہو تو اسکے پیچھے نیکی کر تا کہ مٹا دے وہ نیکی اس برائی کو اور مراد نیکی سے توبہ اور طاعت متعلق ہے یا یہ کہ کرے وہ نیکیاں کہ ضد میں ہیں برائیوں کی کہا طیبی نے کہ آدمی کو چاہیے کہ تدارک کرے سیئات کے سے ساتھ کرنے حسنات کے فارغ نہ ہو اور ہر بدی کے بدلے کرے نیکی کہ اسکی جنس سے ہی جیسے کہ گانا بجانا سنے اور صحبت کے مزے کہ جو گرفتار رہا ہی اس طرح میں تو اسکے بدلے میں قرآن سنا اور ذکر کی مجلسوں میں بیٹھے اور اگر شراب پیوے تو اسکے بدلے میں حلال چیزیں پینے کی دیدے اور تکبر کے بدلے میں تواضع کرے اور بخل کا تدارک کرے ساتھ دینے مال کے انتہیٰ اور مٹانے سے مراد یہ ہی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب نیکی کے اثر برائی کے کے دل سے یا اعمال کے لکھنے والے فرشتوں کے دیوان سے اور یہ جب ہی کہ ہو برائی حق اللہ تعالیٰ کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دیجاتی ہیں نیکیاں اسکی کو یعنی مظلوم کو عوض اسکے حق کے یا راضی کرے اللہ تعالیٰ اسکو اپنے فضل سے منقول ہی کسی بزرگ کا حال کہ انکو دیکھا کسی نے خواب میں بعد انتقال کے پس پوچھا انسے کہ کیا معاملہ کیا اللہ نے تم سے کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجھپر لیکن حساب لیا مجھسے یہاں تک کہ مطالبہ کیا مجھسے ایک دن کا کہ تھا میں روزے سے پس جب کہ ہوا وقت افطار کا تو لیا میں نے ایک گیہوں اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا میں نے اسکو پھر یاد آیا مجکو کہ گیہوں میرا نہیں ہی پس ڈالدیا میں نے اسکو گیہوں ان پر پس لی گئی میری نیکیوں سے مقدار نقصان توڑنے اسکے کی اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹے گناہوں کا کفارہ نیکیاں ہوتی ہیں اور اسیطرح ان گناہوں کا جو کہ پوشیدہ رہتے کبائر میں سے بسبب عام ہونے قول اللہ تعالیٰ کے نکفر عنکم سیاٰتکم اور بسبب عام ہونے اس حدیث کے اور جو کہ ظاہر ہوئے ان کبائر میں سے اور ثابت ہوئے حاکم کے نزدیک پس نہیں ساقط ہوتی حد انکی اور نہیں معاف ہوتے مگر توبہ سے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بمن یحرم علی النار وبمن تحرم النار علیہ

عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اُس شخص کے کہ حرام ہووے آگ پر اور ساتھ اُس شخص کے کہ حرام ہو آگ اُسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج آور طبیعت نزدیک ہونے والے کے لوگون سے اور نرم خو کے نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** سوال مین واسطے مبالغہ و تاکید کے دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتون کا ایک ہی ہی یعنے دور ہونا آگ سے اور نہ داخل ہونا اُسمین جواب اقتصار شق خیر ہی پر کیا کہ قریب ہی اور متعارف زبان پر یہی ہی کہ کہتے ہین آگ دوزخ کی اُسپر حرام ہی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِیمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُو دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن بیہے نیک کا بھولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** غر ساتھ زبر غین کے مرد فریب کھانے والا اور صراح مین غر نا آزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کے مرد فریب دینے والا اور ہوشیار اور معنے حدیث کے یہ ہین کہ مومن بسبب انکیار اور نرمی کے فریب کھا جاتا ہی ہر اُس شخص سے کہ فریب دیتا ہی اُسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب لوگونکا اور تفتیش اور کاوش نہین کرتا اور یہ سبب جہل اور نادانی اُسکی کے نہین ہی بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اسکی کے ہی اور بعضے یون تقریر کرتے ہین کہ چونکہ سلیم القلب ہی سادہ لوح ہی اور لوگون پر گمان نیک رکھتا ہی اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہی اور لوگون کے سینون کے کینہ پر مطلع نہین ہوتا جو کچھ کہ اُسکے سامنے کہین قبول کر لیتا ہی اور فریب کھا جاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اُسکا ساتھ امر آخرت اور اصلاح نفس اپنے کے ہی کام معاش دنیا کو سہل جانتا ہی اور اہتمام اُسکا نہین کرتا اور اُسمین فریب کھا جاتا ہی ولیکن کار آخرت مین ... کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکے تنبیہ کی حضرت نے ساتھ قول اپنے کے اتقوا فراسة المؤمن ... چاہیئے کہ ہمیشہ فریب کھایا کرے اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھ سے دیوے اور بیان اسکے کا نتیجہ چکا ہی کہ یہ شامل ہی امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نے کہا کہ یہ مخصوص ساتھ امر آخرت کے ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینے والا اور مکار اور سعی کرنے والا فساد اور فتنہ انگیز ہی اور ... کم ہوتی نہین کرتا اور فریب نہین کھاتا اور اپنے لئے ساتھ فریب کے راضی نہین ہوتا اور اگر کبھی فریب کھاوے تو دیدہ و دانستہ اور اپنے اختیار سے نہین کھاتا اور اُسپر ... **وعن** مَکْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ هَیِّنُونَ لَیِّنُونَ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِیدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی مکحول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن ہی بار نرم خو اور مطیع ہین مانند اونٹ مہاردار کے اگر کھینچا جاوے کھنچ آوے اور اگر بٹھلایا جاوے پتھر پر بیٹھ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنے مومن تابع ہوتا ہی شرع کے امر و نواہی کا جسطرح حکم ہوتا ہی شرع کا اُسیطرح چلتا ہی اپنا کچھ اختیار نہین رکھتا اور تحمل ہوتا ہی مشقت کا اسمین احتمال ہی کہ مراد تابعداری و تذلل مومنون کی ہو آپس مین بغیر تکبر کے اور یہ بھی حقیقت مین طاعت الٰہی ہی کی ہی **وعن** اِبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِی یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِی لَا یُخَالِطُهُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سے اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہے لوگون میں اور صبر کرے اُنکی ایذا پر بہتر ہی یعنے ثواب مین اُس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگون مین اور نہ صبر کرے اُنکی ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگون مین ملے رہنا افضل ہی عزلت سے اور اکثر تابعین بھی اسی پر تھے اور یہ افضل والمل ہی باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنے کے اور تقوی اور استعانت اسلام کے اور عزلت کے حق مین حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین اُسکی فضیلت پر اور تحقیق اس بات مین یہ ہی کہ یہ مختلف ہی ساتھ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون کے یعنے بعض اوقات اور بعضے مکانون

اور بعضے لوگون کے ساتھ ملے رہنا افضل ہی اور بعض اوقات اور بعضے مکانون میں اور بعضے لوگون سے الگ رہنا افضل ہی اور یہ مسئلہ مفصل آداب الصالحین میں کتاب احیاء سے نقل کیا گیا ہی اور مختار ہمیشہ توسط ہی کہ عزلت کرے اکثر لوگون سے اور انکے عوام سے اور ملا رہے صالحین اور خواص میں اور جمع ہو انکے عوام کے ساتھ جمعہ و جماعت میں اور عزلت جب کرے کہ پہلے علم کہ باعث عمل ہی اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سے حاصل کرلے چنانچہ اسیلیے کہا ہی بعضے عارفین نے کہ عزلت بغیر عین علم کے ذلت ہی اور بغیر زاسے زہد کے علت اور یہی طریقہ تھا کامل صوفیون کا مانند نقشبندیہ و شاذلیہ و کبرویہ کے کہ لوگون سے الگ بھی تھے اور پھر ملے بھی تھے **وعن** سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهُ أَمْنًا وَّإِيْمَانًا اور روایت ہی سہل بن معاذ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی انس سے یہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ روکے غصے کو اس حال میں کہ وہ قادر ہی اسکے جاری کرنے پر بلاویگا اسکو اللہ روبرو خلائق کے دن قیامت کے یہان تک کہ اختیار دیگا اسکو بیچ پسند کرنے حور کے کہ چاہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے منقول ہی سوید بن وہب سے کہ انہون نے نقل کی ایک شخص سے آنحضرت کے اصحاب کی بیٹیون میں سے تھا روایت کرتا ہی اپنے باپ سے یعنی صحابی سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ بھرے اللہ تعالی دل اس شخص کا کہ روکے غصہ کو لہ السبب کسی ڈر کے لیا تھا امن و ایمان **ف** بلاویگا اسکو الخ یعنے شہرت دیگا اسکو لوگون میں اور ثنا کریگا اسکی اور فخر کریگا ساتھ اسکے اور کہا جاویگا اسکے حق میں کہ یہ ایسا ہی کہ صادر ہوئی اس سے یہ بری خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہی داخل کرنے اسکے سے جنت میں اور پہونچانے اسکے سے درجہ بلند کو اور غصہ کے روکنے کی تعریف اسلیئے کی کہ اسنے قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیئے تعریف کی انکی اللہ تعالی نے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اور جو کہ نفس کو باز رکھتا ہی اسکی خواہش سے اسکا ٹھکانا جنت ہی اور حور عین جزا اسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتبہ ہوا ترے غصے کے روکنے پر پس کیا حال ہوگا جبکہ ملاوے اسکے ساتھ عفو کرنے کو یا احسان کرے اسپر کہا ثوری نے کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کرے تو برائی کرنیوالے پر اسلیئے احسان کرنا احسان کرنے والے پر بدلہ ہی **وذکر** حَدِيْثُ سُوَيْدٍ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ اور ذکر کی گئی حدیث سوید کی کہ اسکا یہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی زید بن طلحہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر دین کے خلق ہی یعنے ایک صفت غالب ہی عمدہ ہی اسمین اور خلق کہ غالب ہی دین اسلام میں حیا ہی نقل کی یہ مالک نے یعنے زید بن طلحہ سے بطریق ارسال کے یعنے اسلیئے کہ زید تابعی ہی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں انس اور ابن عباس سے **ف** حیا یعنے بیچ اس چیز کے کہ مشروع ہی اسمین حیا بخلاف اس چیز کے کہ نہین مشروع اسمین مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور حکم کرنے کے ساتھ حق اور قایم ہونے کے ساتھ حق کے اور ادا کرنے شہادت کے جیسا کہ چاہیے اور ظاہر یہ ہی کہ معنے اسکے یہ ہین کہ غالب اوپر ہر دین والون کے ایک خصلت ہی سوا اسکے حیا کے کہ وہ خاص غالب ہمارے ہی لیے ہی باوجود اشتراک اسکے کے واسطے تمام دینون کے بیچ تمام خصلتون کے واسطے قول علیہ السلام کے بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تریہ ہی کہ تمام اخلاق تھے ناقص پہلے پہلون میں اور وہ کامل ہوے ہمارے دین میں

بہ برکت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ اسلیئے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیہ تک اور انس اور ابن عباس سے یعنے بطریق رفع کے نہ موقوف کے جیسے وہم کیا جاتا ہے مطلق چھوڑنے سے یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک نے ان دونون مین سے یعنے ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کی ہے ان دونون سے یعنے انس و ابن عباس سے اور احتمال یہ ہے کہ ہو بطریق لف و نشر مرتب کے یعنے ابن ماجہ نے انس سے روایت کی اور بیہقی نے ابن عباس سے واللہ اعلم پھر دیکھا مین نے جامع صغیر مین کہ اسناد کیا ہے اس حدیث کو طرف ابن ماجہ کے بروایت انس و ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نے بھی دونون سے روایت کیا ہوگا ؎ **وعن** ابن عمران النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الحياء والايمان قرنا جميعا فاذا رفع احدهما رفع الآخر وفي رواية ابن عباس فاذا سلب احدهما تبعه الآخر رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حیا اور ایمان ملے گئے ہین اکٹھے پس جسوقت اٹھایا جاتا ہے کسی سے ایک ان دونون مین سے اٹھایا جاتا ہے دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یون ہے کہ پس جبکہ دور کیا جاتا ہے ایک ان دونون مین سے دور کیا جاتا ہے دوسرا یعنے وہ بھی جاتا رہتا ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** لفظ قرنا جمع قرین کی ہے اسمین دلیل ہے اسکے لیئے کہ کہتا ہے اقل جمع دو ہین اور بعضے نسخون مین قرنا ساتھ صیغہ تثنیہ کے بلفظ ماضی مجہول کے آتا ہے ؎ **وعن** معاذ قال كان آخر ما وصاني به رسول الله صلى الله عليه وسلم حين وضعت رجلي في الغرز ان قال يا معاذ احسن خلقك للناس رواه مالك اور روایت ہے معاذ سے کہا معاذ نے کہ تھی آخر اس چیز کی کہ وصیت کی مجکو ساتھ اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ رکھا مین نے پانو رکاب مین یہ کہ فرمایا اے معاذ اچھا کر خلق اپنے کو واسطے تربیت لوگون کے نقل کی یہ مالک نے **ف** آنحضرت صلعم نے معاذ کو قاضی یمن کا کرکے بھیجا تھا اور وقت بھیجنے کے بہت سی نصیحتین کین انکو اور سوار کیا اور پیادہ پا انکے پہونچانے کے لئے گئے اور فرمایا اے معاذ شاید کہ تو پھر نہ دیکھے مجکو اور بعد انکے جانکے رحلت فرمائی پس اسوقت مین آخر نصیحت یہ فرمائی اور سیوطی نے کہا کہ مراد لوگون سے یہان وہ لوگ ہین کہ مستحق خلق اور نرمی کے ہین اور اہل کفر و فسق اور ظالم اس دائرہ سے خارج ہین اور انکے لیئے حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہے اور پوشیدہ نہو تغلیظ و تشدید ساتھ اہل طغیان کے داخل حسن خلق کے ہے کہ تربیت اور تہذیب انکی اس مین ہے اور سلامتی اور رفاہیت حال اوروں کی اسمین ہوتی ہے اور سیوطی نے گویا مراد حسن خلق سے یہان نرمی اور درگذر کیا رکھا ؎ **وعن** مالك بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواه في الموطاء ورواه احمد عن ابي هريرة اور روایت ہے مالک سے کہ پہونچا انکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بھیجا گیا مین اسواسطے پورا کرنے حسن اخلاق کے نقل کی یہ مالک نے موطا مین اور نقل کی احمد نے ابی ہریرہ سے **ف** تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث مین ہو چکی ؎ **وعن** جعفر بن محمد عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نظر في المرآة قال الحمد لله الذي حسن خلقي وخلقي وزان مني ما شان من غيري رواه البيهقي في شعب الايمان مرسلا اور روایت ہے امام جعفر صادق سے کہ نقل کرتے ہین اپنے باپ سے کہ وار امام باقر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکھتے آئینہ مین کہتے سب حمد ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ اچھی کی پیدائش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوبصورتی مجھسے یعنے میری پیدائش اور خلق سے وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میرے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے **ف** یعنے بعضے آدمیون مین بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلا کسیکا ایک ہاتھ یا ایک پانون نہ پیدا کیا یا ٹیڑھا پیدا کیا اور مجکو ان عیبون سے صحیح و سالم رکھا یہ مولانا اسحاق نے لکھا ہے اور ملا علی نے بعد لفظ غیری کے لکھا ہے برابر ہے کہ عیب بیچ پیدائش اسکی کے یا خلق اسکے کے اور اسمین دلالت صریحہ ہے اسپر کہ صورت و سیرت آنحضرت صلعم کی بہت خوب تھی بہ نسبت غیر انکے کہا طیبی نے کہ اسمین معنے قول آنحضرت کے ہین بعثت لاتمم حسن الاخلاق پس گویا انقصان کو عیب اور مثل اس حمد کے حمد داود اور سلیمان علیہما السلام کی ہے بیچ قول اللہ تعالی کے ولقد آتينا داود وسليمان علما وقالا الحمد لله الذي فضلنا على كثير من عباده المؤمنين اس سے معلوم ہوا

کہ مستحب ہے دیکھنا آئینہ میں اور مستحب ہے شکر کرنی اوپر اچھی پیدائش اور اوپر اچھی خلق کے اسلیے کہ یہ دونوں نعمتیں اللہ کی بخشی ہوئی ہیں اور واجب ہے شکر کرنا اُن پر اتنی بات رہ گئی کہ حسن خلق ظاہر تو آئینہ میں معلوم ہوتا ہے اسکا شکر کیا آئینہ میں دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہے وہ تو کچھ آئینہ میں معلوم ہوتا ہی نہیں اسکو اسکے ساتھ کیوں ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یوں دیا جاوے کہ ظاہر عنوان باطن ہے اس مناسبت سے اُسکو ذکر کیا اور اگر کہے تو کہ آیا حضرت کے سوا اور کو بھی پہنچتا ہے کہ حضرت کی پیروی کی راہ سے کہ یہ حمد یا یہ خاص حضرت ہی کے لیئے ہے اور حضرت کے سوا اور لوگ وہ دعا پڑھیں جو اُسکے بعد کی حدیث میں ہے جواب اسکا یہ کہ جائز ہے ہر مومن کے لیے کہ پڑھے یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سے کہ پیدا کیا گیا ہے جسن صورت پر اور صاحب ایمان ہے نہیں شک اسمیں کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہے ۔ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی اچھی کی تو نے پیدائش میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ احمد نے **ف** فرماتے یعنے مطلق یا وقت دیکھنے کے آئینہ میں جیسیکہ تصریح کی ہے ساتھ اسکے جزری نے حصن حصین میں اور یہی لائق ہے بسبب حدیث پہلی کے اور یہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطے تعلیم اور تلقین امت کے تھی یا مراد طلب کامل کرنے دین کی اور تمام کرنے نعمت کی ہے اسلیے کہ سب اچھے اور مہذب کیے نے خلق آنحضرت کا قرآن تھا جیسیکہ عائشہؓ نے فرمایا کہ تھا خلق حضرت کا قرآن پس طلب کرنا اچھا کرنے خلق کا حقیقت میں طلب کرنا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اُسکا ہے ۔ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو اسکی کہ بہترین تمہارے کون ہیں عرض کیا صحابہ نے کہ ہاں خبر دیجیے فرمایا بہترین تمہارے وہ ہیں کہ بہت دراز ہے عمر اُنکی اور بہت اچھے ہیں خلق اُنکے نقل کی یہ احمد نے **ف** اسلیے کہ جنکا اخلاق نیک ہے اگر اُنکی عمر دراز ہوگی تو نیکیاں زیادہ بہت کرینگے اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کرینگے اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہے اور حقیقت میں عمر دراز وہی ہے کہ کار خیر میں مشغول رہے ۔ **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے اُسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنوں کے ایمان میں بہترین اُنکے ہیں اخلاق میں نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نے ۔ **وعنه** اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهُ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطٰنُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهُ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابوبکر کو اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے درحالیکہ تعجب فرماتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب اُس شخص نے بہت کہا برا کہنے کو جواب دیا حضرت ابوبکر نے بعضی بات اُسکی کا یعنے کچھ اونھوں نے بھی اُسکے مقابلہ میں برا کہا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اٹھ کھڑے ہوئے پس پہنچے اور پایا آنحضرت کو ابوبکرؓ نے یعنے عذر کرنے کے لیے یا پوچھنے کے لیے گئے اور کہا رسول اللہ تھا وہ شخص برا کہتا تھا مجھکو اور تم بیٹھے ہوئے تھے پس جبکہ جواب دیا میں نے اُسکو بعضی بات اُسکی کا غصہ ہوئے آپ اور اٹھ کھڑے ہوئے یعنے پس کہا حکمت ہے اسمیں فرمایا کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ جواب دیتا تھا اُسکو یعنے بدلے تیرے پس جب جواب دیا تو نے اُسکو یعنے

اور داخل کیا اسمین چنانچہ آپ ہر اشیطان بیٹھ فرمایا اور ایک بات یاد رکھو کہ تین باتیں ہیں سب حق ہیں یعنی کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھ کسی ظلم کے پس چشم پوشی کرے
بندہ اس سے اللہ یعنے واسطے طلب رضا اور ثواب اسکے کے نہ واسطے ستانے اور دکھانے کے اور نہ بسبب عجز کے مگر کہ قوی کرتا ہے اللہ بسبب
ظلم کے یا اس خصلت کے مدد کرنی اسکی یعنے مدد کرتا ہے اسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرت میں اور نہیں کھولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہے ساتھ اس
بخشش کے سلوک کرنا ناتے داروں اور مسکینوں سے مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ بسبب اس دینے کے بہتایت مال اسکا اور برکت یعنے ظاہری یا باطنی اور نہیں
کھولا کسی شخص نے دروازہ سوال اور گدائی کا چاہتا ہے ساتھ اسکے بہتایت مال کی یعنے نہ بسبب حاجت ضروری کے مانگتا ہے مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ
بسبب اس سوال کے کمی اسکی یعنے کمی حقیقی یا کمی کو نقل کیا یہ احمد نے اور ترکیب ترکیب یعنے بسبب مراد اس شخص کے کہ بنا تھا اسکی کے یا بسبب
بیٹھ ابوبکر اور کثرت دفا انکے کے ادر سکوت تھے یعنے بسبب بیٹھنے فرق کے دونوں شخصوں میں اور بسبب نکلنے اس چیز کے کہ مترتب ہوئے دونوں کے
فعلوں پر یعنے وہ شخص لائق عذاب کامل کے ہوا اور ابوبکر پر رحمت نازل ہوتی تھی اور جواب یا الخ یعنے عمل کرنے کو رخصت پر کہ جائز ہے عوام کو اور ترک کرکے
عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وجزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفی واصلح فاجره علی الله اگرچہ جمع کیا ابوبکرؓ نے درمیان بدلہ
لینے بعض حق اپنے کے اور درمیان صبر کرنے کے بعض سے لیکن چونکہ مطلوب انکے لیے کمال تھا کہ مناسب ہے مرتبہ صدیقیت کے نہ پسند آیا حضرتؐ
کو اور غصہ ہوئے یعنے ترجمہ ہوئے مانند ترجمہ ہونے غصہ کرنیوالے کے اور اٹھ کھڑے ہوئے یعنے اس مجلس سے بسبب عمل کرنے کے قول اللہ تعالیٰ
واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه اور آپ پر شیطان یعنے ورچڑہ گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہے بیچائی اور برائی کا بیش را میں تجھیر یہ کہ تعدی کرے تو اپنے دشمن پر
اور ہو جاوے تو ظالم بعد اسکے کہ تھا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہے کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ ظالم اور چشم پوشی کرے الخ یعنے
درگذر کرے اس سے اور ترک کرے جواب اسکا یا مطالبہ اسکا دنیا میں یا مطلق معاف کر دے **وعن** عائشة قالت قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لا یرید الله باهل بیت رفقا الا نفعهم ولا یحرمهم ایاه الا ضرهم رواه البیهقی فی شعب الایمان
اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ ساتھ کسی گھر والوں کے نرمی کو مگر نفع دیتا ہے اللہ
انکو بسبب اسکے اور نہیں محروم کرتا انکو نرمی سے مگر کہ ضرر پہونچاتا ہے اللہ انکو بسبب اسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **باب**

الغضب والکبر

باب ہے غضب کا اور تکبر کا غضب ساتھ زبر غین اور ضاد کے غصہ کرنا اور حقیقت غضب کی ایک
حالت اور صفت ہے کہ باعث حرکت نفس کی ہوتی ہے جانب خارج کے بقصد بدلہ لینے کے اور دفع کرنے مکروہ کے اسلیے کہ روح حیوانی میل کرتی ہے
حالت غضب میں طرف اسکے کہ غصہ آتا ہے اسپر تا بدلہ لیوے اس سے اور دفع کرے مکروہ کو اور اسی سبب سے سرخ ہو جاتا ہے منہ اور پھول جاتی
ہیں رگیں جیسیکہ حالت خوشی میں بھی میل کرتی ہے خارج کیطرف تا پہونچ جاوے محبوب کے چنانچہ اسیلیے وقت افراط غضب کے اور خوشی کے خوف ہوتا ہے ہلاک
کا بسبب نکل جانے تمام روح کے باہر کیطرف اور غم اور خوف میں روح اندر کو چلی جاتی ہے اور زردی منہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سے ہوتی ہے اور
اس جگہ بھی خوف ہلاک ہوتا ہے بسبب چلے جانے روح کے اندر کی جانب اور سرد ہونے اسکے کے مطلق اور یہ جو آیا ہے کہ جو کوئی اللہ سے سوال نہ کرے تو اللہ اسپر
غضب کرتا ہے یہ مجاز ہے یعنے کرتا ہے اس سے وہ معاملہ کہ کرتا ہے بادشاہ وقت غضب کے اپنے زیردستوں پر کہ بدلہ لیتا ہے اور عذاب نازل کرتا ہے اور ضد
غضب کی حلم ہے اور حلم عبارت ہے تسکین اور استقلال نفس سے اسطرح کہ اسکو وقت پہونچنے کے مکروہ کے پاس بھی بیقرار نہ کرے جیسیکہ بیچ حدیث عبد القیس کے
آیا ہے کہ جب وقت دیکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اضطراب نکیا جیسا کہ اسکی قوم نے کیا آنحضرت نے اسکے لیے حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب جب ہے اگر
حق پر ہو اور فرمودہ شرع پر نہ چلے اور اگر حق کے لیے ہو تو محمود ہے اور مقصود ریاضت سے مطلق دور کرنا غضب کا نہیں ہے بلکہ کرنا اسکا موافق حق کے

اور غضب سبب انتظام بدن اور بقاے حیات کا ہی بسبب دور کرنے ضرر اور موذیات کے اور اسیلیے جبکہ نباتات مین قوت غضبیہ نہین رکھی ہی ہر کوئی قادر ہو
اُسکے ہلاک کرنے پر بخلاف حیوانات کے اور حکمت کاملۂ الٰہی نے حیوانات مین آلات پیدا کیے ہین کہ اُنسے دفع کرے موذی کو مانند سینگ اور دانت کے اور آدمی
کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین ولیکن اُسکو عقل و تدبیر سکھادی ہی کہ اُس سے ہر طرح کے ہتیار کہ لائق اور مناسب حال کے ہون بناوے
اور موذی کو دفع کرے اور ایسی کبر منشا اُسکا عجب ہی کہ اچھا دیکھنا نفس اپنے کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب اسکو اظہار کرے اور سبب اُسکے لوگون
سبقت اور بلندی ڈھونڈھے اور فرمانبرداری حق اور رمانے اُسکے سے انکار کرے اور سرکشی ڈھونڈھے تکبر اور استکبار ہو گا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر برخلاف
واقع کے ہو اور ہیچ ذات اُسکی کے صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہی تہون اور ساتھ تکلف اور تصنع کے نفس سے اظہار کرے اور واقع مین وہ فضائل کہ بسبب اُنکے
سبقت اور بلندی ڈھونڈھے موجود ہون تو مذموم نہین اور مقابلہ مین تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کے کبر یہ ہی کہ جو کچھہ رکھتا ہو
اُس سے زیادہ کا دعوے کرے اور صغر یہ ہی کہ اپنے مقام سے فروتنی کرے اور جس چیز کا استحقاق رکھتا ہی اُسکو بھی ترک کرے اور تواضع قائم ہونا اوپر
طریقۂ توسط اور اعتدال کے ہی اور مشایخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نے جبکہ صفت تکبر کی نفس مین غالب دیکھی تو اتمام مبالغہ اُسکے ازالہ مین کیا اور صغر کو
جگہہ تواضع کے رکھا تا نفس تمام تواضع مین ٹھہرے لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال مین ع ت ج **الفصل الاول**

عن ابی ھریرۃ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد ذلک مرارا قال
لا تغضب رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وصیت کیجیے مجہکو فرمایا کہ غصہ مت کر
پس پھیر عرض کی اُسنے یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے ہر بار کہ اُس شخص نے وصیت طلب کی جواب اُسکا یہی فرمایا
کہ غصہ مت کر اسلیے کہ اُس شخص مین صفت غصہ کی غالب تھی اور عادت شریف ایسی ہی تھی کہ موافق حال ہر سائل کے جواب دیتے تھے اور ہر ایک کے درد
کا مناسب حال اُسکے علاج فرماتے تھے پس اُسکے حق مین اسکے منع کرنے کی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض محققین نے کہ غضب وسوسۂ
شیطانی سے ہی نکل جاتا ہی آدمی بسبب اُسکے حد اعتدال سے صورت مین اور سیرت مین یہان تک کلام کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل برے شرعا اور عرفا
اور دلمین کینہ اور بغض رکھتا ہی اور سواے انکے بہت سی بری چیزین کہ نشانیان بدخلقی کی ہین کرتا ہی بلکہ کبھی کفر بھی سرزد ہو جاتا ہی غصہ والے
سے اسلیے کئی بار حضرت نے اُسکے منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کے زیادتی اور تبدیل کو پس گویا کہ فرمایا اُسکو کہ اچھا کر خلق اپنا اور خلق
جوامع الکلم سے ہی پھیر علاج اُسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنے یہ جانے کہ سب کچھہ اللہ ہی کیطرف سے ہی بین ضرر پہونچانیوالے پر کیون غصہ
کرے اور اپنے نفس کو نصیحت کرے کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکے درگذر فرماتا ہی کہ کتنے مخالف کرتے ہین لوگ اُسکے حکم کی اور وہ غصہ نہین
ہوتا ہی سبحان اللہ کیا اچھا مالک ہی ہمارا جل شانہ وعز شانہ تو ایسا کہان کا بڑا آیا کہ جھینکے ناک کاٹنے ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہے اور وضو کرے
تاکہ شغل مین لگ جاوے نفس ع ت ج **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ
انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین ہی قوی و پہلوان وہ شخص کہ پچھاڑے لوگون کو قوی اور پہلوان حقیقت مین وہ شخص ہی کہ مالک ہو اپنے نفس کا وقت غصہ کے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** کہ سخت اور قوی ترین دشمنون کا ہی جیسیکہ فرمایا اعدی عدوک التی بین جنبیک اور بدن کی قوت ظاہریہ نفسیہ فانیہ ہی
اور یہ قوت دینیہ باطنیہ الہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہی لو پچھاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکھتا ہی سہ مردی نہ زور بازو دانی
نہ زور کتف نہ بالنفس اگر برآئی دانم کہ شاطری ع ت ج **وعن** حارثۃ بن وھب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہَلْ اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ کُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُتَکَبِّرٍ اور روایت ہی حارثہ بیٹے وہب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو بہشتیون کی یعنے کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف و حقیر جانین اُسکو لوگ و رجبر و تکبر کرین اُس پر لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اُسکی کے اگر قسم کہاوے اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اُسکو یا اُسکی قسم کو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون کی بہشت کو جھگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی ہر جمع کرنیوالا مال کا حرامزادہ تکبر ف مراد ضعیف سے یہان یہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی عین کا اور ترجمہ اُسکا یہی ہی جو ذکر کیا اور بعضون نے زیر بھی پڑھی ہی اُسکے معنے ہین متواضع اور ذلیل و رگمنام اور مراد انکے بہشتی ہونے سے یہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگے جیسے کہ ابلہ اور قسم اخیر اور سچا کرتا ہی الخ اسکے کئی طرح سے معنے بیان کیے ہین علما نے ایک تو یہ کہ اگر قسم کہاوے کسی کام کے ہونے پر بطمع امید و کرم الٰہی کے اور اعتماد کرنے کر اُسکے لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالی اُسکو تو سچا کرتا ہی اُسکو اور قبول کرتا ہی امید و طمع اُسکی یعنے پوری ہوتی ہی قسم اُسکی تو تی نہین اور دوسرے یہ کہ اگر سوال کرے اپنے پروردگار سے کچھ اور قسم دے اُسکو کہ دیوے اُسکو مراد اُسکی تو برلاتا ہی حاجت اُسکی اور تیسرے یہ کہ اگر قسم کھاوے کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اُسکو اللہ تعالی یعنے اُسی طرح کرتا ہی کہ اُسنے قسم کھائی اور زنیم حرامزادہ کہ اپنے کو کسی قوم کی طرف منسوب کہنے اور واقع مین ہووے نہین اُنمین سے جیسے کہ قران مجید مین یہ دو صفتین یعنے عتل اور زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کے واقع ہوئی ہین ترجمہ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا آگ مین یعنے بطریق ہمیشہ رہنے کے وہ کوئی کہ جسکے دل مین ہو مانند دانہ رائی کے ایمان سے اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنے ساتھ سابقین کے وہ کوئی کہ جسکے دل مین ہو مقدار دانہ رائی کے کبر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ایمان سے یعنے ثمرات ایمان سے اور وہ اخلاق اُسکے ہین کہ جو متعلق ہین ساتھ باطن کے یا ظاہر کے کہ صادر ہوتے ہین نور ایمان سے اور ظہور ایمان سے اسلیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہی قابل زیادتی اور نقصان کے ہان شعبے اُسکے بہت ہین کہ خارج ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سے مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہر اسلام کے اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کے جیسا کہ اس حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہمارے کہنے پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبۃ من الایمان اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین اور معنے حدیث کے یہ ہین نہین داخل ہوگا جنت مین ساتھ تکبر کے بلکہ داخل ہوگا صاف ہو کر اس سے اور خصلت بری سے یا تو بسبب عذاب دینے کے صاف کرے اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنے کے پھر داخل کریگا بہشت مین اور کہا خطابی نے کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہ کہ مراد کبر سے کفر و شرک ہی اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اُسکا جنت مین تو نکال ڈالیگا اُسکے دل سے کبر یہان تک کہ داخل کریگا اُسکو بغیر کبر اور کدورت کے اُسکے دل مین اور اس صورت مین مراد کبر سے تکبر کرنا لوگون پر ہی ترجمہ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَنَعْلُہٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہوئیگا دل میں اسکے مقدار ذرہ کے کبر سے پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکھتا ہے یہ کہ ہو کپڑا اسکا اچھا اور
پاپوش اسکی اچھی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگوں کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد ذرہ سے یا تو
چھوٹی چیونٹی ہے یا غبار کہ وقت روشنی کے چمکتا ہے اور مراد شخص پوچھنے والے سے معاذ بن جبل ہیں یا عبداللہ بن عمرو بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف
ہیں اور پاپوش اچھی یعنے دوست رکھتا ہے اُنکے پہننے کو بغیر اسکے کہ خیال ہو اسکو نظر کرنے خلق کا اور تکبر اور اترانے اور سنانے اور دکھانے
کا اور علامت اسکے صدق نیت کی یہ ہے کہ دوست رکھے اسکو تنہائی میں بھی اور پوچھنے والے نے جو دیکھا کہ عادت متکبروں کی ہے کہ کپڑا نفیس
اور لباس فاخرہ پہنا کرتے ہیں اُسنے خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر سے ہے اور اللہ جمیل ہے یعنے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور تمام جمال
ظاہری اور باطنی نزد اسکے جمال سے کے ہیں پس نہیں ہے جمال اور جلال مگر اُسی ذات پاک کے لیے اور بعضوں نے کہا کہ جمیل بمعنے آراستہ کرنیوالے
اور جمال بخشنے والے کے ہے اور بعضوں نے کہا کہ جمیل بمعنے جلیل کے ہے یعنے بزرگ اور بعضوں نے کہا مالک نور اور بہجت اور حسن و جمال کا ہے اور بعضوں
نے کہا انکو کارساز بندوں کے اور کبر یعنے کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہے کہ توحید و عبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتھ حق کے اور دفع کرنا اور قبول نہ کرنا حق کو
اور بعضوں نے بطر الحق کے معنے لکھے ہیں باطل کرنا جمال حق کا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثلٰثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیٰمۃ ولا یزکیہم وفی روایۃ ولا ینظر الیہم ولہم عذاب الیم شیخ زان وملک
کذاب وعائل مستکبر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہیں کہ نہیں
کلام کریگا اُن سے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے یعنے کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اُن پر اور ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہے اور نہ دیکھیگا
طرف اُنکے یعنے نظر رحمت و عنایت سے اور ہوگا واسطے اُنکے عذاب دکھ دینے والا ایک تو بڈھا زناکار اور دوسرے بادشاہ جھوٹا اور تیسرا مفلس
تکبر کرنیوالا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دن قیامت کے یعنے وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالیٰ کی اور نہ ثنا کریگا اُن پر بخلاف تمام مومنین
کے کہ انکی ثنا کریگا یا لا یزکیہم کے یہ معنے ہیں کہ نہیں پاک کریگا انکو نجاست گناہوں سے ساتھ عفو کرنے گناہوں اُنکے کے اور جملہ ولہم عذاب
الیم احتمال ہے کہ تتمہ روایت دوسری کا ہے یا خود ہی طرف حدیث اصل کے اور معتمد یہی ہے اور یہ سب کنایہ ہے نارضامندی اور غضب الٰہی
سے اُن پر اسلیے کہ جو کوئی کسی سے ناراض اور خفا ہوتا ہے تو نگاہ نہیں کرتا اُسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہے اور نہ ثنا کرتا ہے اُسکی اور عذاب
کرتا ہے اُسکو اور بڈھا زناکار اسلیے کہ سبب برا ہے جوان کے حق میں باوجود ہونے اسکے معذور طبعاً تو بڈھے کے حق میں کہ شہوت نہیں
رکھتا اور غفلت اُس سے دور ہوتی ہے ہوگا بدتر اور دلیل ہے یہ اسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جھوٹ بولنا سبکے حق میں برا ہے
اور بادشاہ کے حق میں کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر کہنے اور حکم اسکے کے ہیں بدتر ہے اور یہ بھی ہے کہ جھوٹ جو لوگ بولتے
ہیں تو اکثر واسطے دفع ضرر اور حاصل کرنے نفع کے بولتے ہیں اور بادشاہ خود قادر ہے اسپر بغیر جھوٹ بولنے کے پس اسکو جھوٹ بولنا بدتر
اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کیلیے بدنما ہے اور فقیر کے لیے کہ اسباب تکبر کے سے کہ وہ مال و جاہ ہے عاری ہے بدنماتر اور دلیل ہے اُسکے
خبث باطن اور لئیم طبعی پر۔ کبر زشت و از گدایان زشت تر۔ روز سرد و برف و انگہ جامہ تر۔ اور بعضے عائل سے عیالدار مراد رکھتے ہیں
کہ قبول صدقہ اور زکوٰۃ اور تواضع اور ملامت لوگوں کی سے کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کے ہیں تکبر کرتے ہیں اور عیال کو
ضرر پہنچاتے ہیں اور ہلاک کرتے ہیں تعفف اور حیا کرنے سوال سے اور چھپانا حال کا بسبب توکل کرنے کے پہلے پر امر دیگر ہے اور تکبر اور بدلے نداہی اور قبول
نکرنا احسان کا لوگوں سے بسبب تکبر کے باوجود احتیاج و اضطرار کے امر دیگر ہے اور ممکن ہے یہ کہنا جاسکے کہ مراد شیخ سے محصن ہے یعنے بیاہا ہو

بلا ہر یہ کہ جوان ہو یا بڈھا اور سبب تیزی زنا کے بدترا اسکے حق میں ہو اور عقل واجب ہوئی اُسپر سنگساری جیسے کہ شیخ سے مراد بیاہا ہوا ہی بیچ آیہ منسوخہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما نکالاً من اللہ واللہ عزیز حکیم کے اور مراد پادشاہ سے غنی ہی اسلیے کہ فقیر تو کبھی جھوٹ بولتا ہی غرض فاسد کے لیے کہ منفعت دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہیں محتاج ہوتا اُسکا مطلق پس جھوٹ بولنا اُسکو بدتر ہوگا اور مراد متکبر سے وہ شخص ہی کہ تکبر کرے فقر اور بے اسلیے کہ تکبر کرنا اغنیا متکبرین سے صدقہ ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد فقیر سے وہ ہی کہ تکبر کرے کسب کرنے سے اور مشقت کرنے سے اپنے لیے اور اپنی عیال کے لیے باوجود قادر ہونے کے کسب پر جیسے کہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ میں اور نہیں شک ہی کہ یہ تکبر کہ متضمن ہی واسطے رعونت اور ریا اور سمعہ کے ساتھ ضرر پہونچانے نفس کو ظاہر کرنے سوال کے اور لینے مال کے بغیر وجہ حلال سے بدتر ہی تکبر اغنیا کے سے خصوصاً جبکہ لگانے کپڑے اور بناوے وضع نیکوں کی سی مانند بعضے فقہا کے کہ جو کہتے ہیں کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہوئی بسبب ہمارے اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہمنے پس یہ بیماری مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز ہیں اس سے حکما اگرچہ پہونچیں حد کمال کو **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْھُمَا اَدْخَلْتُہُ النَّارَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَذَفْتُہٗ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ بزرگی ذاتی چادر میری ہی یعنے بمنزلہ چادر کے ہی نزدیک تمہارے اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنے بمنزلہ تہبند کے ہی نزدیک تمہارے پس جو شخص کہ چھینے مجھسے ایک کو ان دونوں میں سے یعنے تکبر کرے باعتبار ذات کے یا صفات کے اور چاہے ایک طرح کی شرکت کرنی ساتھ میرے بیچ ذات و صفات میری کے تو داخل کرونگا میں اُسکو آگ میں یعنے آگ عذاب میں کہ جسکے حق میں فرمایا ہی فانما جزاء الکافرین بئس مثوی المتکبرین اور ایک روایت میں ہی کہ پھینکونگا میں اُسکو دوزخ میں یعنے اس عبارت میں حقارت ہی کہ پھینکونگا جیسے کہ ٹھیلے کو پھینکدیتے ہیں از راہ بے پروائی اور بے اعتباری کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے بیان کی ہی واسطے سمجھانے لوگونکے صفت کبریا اور عظمت میں یعنے یہ دونوں صفتیں خاص میری ہی ذات کے لیے ہیں کہ کسیکو مجال شرکت کی اسمیں اور متصف ہونا ساتھ انکے درست نہیں یعنے جود و کرم اور مہربانی صفتیں میری ہیں اور خلق کو بھی اُنسے ایک طرح کا حصہ ہی اور جائز ہی وصف کرنا اُنکا ساتھ اُنکے بطریق مجاز کے مگر یہ دو صفتیں کہ بطریق مجاز کے بھی میرے غیر کو وصف کرنا اُنکو درست نہیں مشابہ دو کپڑوں کے کہ کوئی پہنے ہو تو پہننا دوسرے کا اُنکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت بحسب معنوں ایک ہی عنوان پر آتے ہیں کہ بزرگی و بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہی دونوں میں کہ ایک کو چادر کے ساتھ تشبیہ دی اور ایک کو ازار کے ساتھ پس بعضوں نے کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنے اللہ تعالیٰ کبیر و متکبر ہی اپنی ذات میں خواہ دوسرا جانے یا نجانے اور عظمت عبارت ہی ہونے اُسکے سے اس طرح کا کہ اُسکا غیر یعنے خلق بھی اُسکو بڑا جانتے ہیں پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت اضافی اور یہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلیٰ ہوگی صفت اضافی سے اور چادر بھی اعلیٰ ہی ازار سے پس بایں لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر کے ساتھ اور عظمت کو ازار کے ساتھ

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْھَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہٗ مَا اَصَابَھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی سلمہ بیٹے اکوع کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص کھینچتا اپنے نفس کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی یعنے نام اُسکا سرکشوں میں یعنے ظالموں اور متکبروں کے دیوان میں پس پہونچتی ہی اُسکو وہ چیز کہ پہونچی اُنکو یعنے آفات و بلیات دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لفظ بنفسہ میں با تعدیہ کے لیے ہی یعنے بلند کرتا ہی اپنے نفس کو اور بعید کرتا ہی

اُسکو لوگون سے مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی اُسکو عظیم القدر یا بہ صاحبت سکے لیے ہی یعنے موافقت کرتا ہی اپنے نفس کی بیچ جانے اُسکے سکے طرف کبر کے اور عزت دیتا ہی اُسکو اور اکرام کرتا ہی اُسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہان تک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنے کا یہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی اُسکو اُسکے درجہ اور مرتبہ سے طرف رتبہ اعلی کے یعنے لیجاتا ہی اپنے نفس کو اسکی جگہ و مرتبہ سے کہ اُسمین ہی جگہ بلند اور درجہ بلند ساتھ تکبر اور ترفع کے اور موافقت کرتا ہی نفس کی اور جاتا ہی ساتھ اُسکے ہر جانب کیطرف وہ جاتا ہی اور باز نہین رکھتا نفس کو سرکشی اور تکبر سے منع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سے کہ جمع کیے جاوینگے تکبر کرنے والے مانند چھوٹی چیونٹیون کے دن قیامت کے بیچ صورت مردون کے یعنے صورت اُنکی آدمیون کی سی ہوگی ورجثہ چیونٹیون کا ڈھانکیگی اُنکو خواری ہر جگہ سے ہانکے اور کھینچے جاوینگے طرف ایک قیدخانہ کے کہ دوزخ مین ہی نام رکھا جاتا ہی اُسکا بولس غالب ہوگی اُن پر اور گھیر لیگی اُنکو آگ آگون کی ورپلائے جاوینگے نچوڑ دوزخیون کے سے کہ نام ہی اُسکا طینۃ الخبال یعنے خون اور کچ لہو اور پیپ دوزخیون کے بدن سے بہینگے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مانند چھوٹی چیونٹیون کے الخ اس حدیث کے معنے مین اختلاف کیا ہی علماء نے کہا بعضون نے کہ یہ کنایہ ہی اُنکے خوار ہونے سے اُنکے محشر مین اور پامال ہونے سے نیچے پاؤن لوگون کے جیسیکہ حال چیونٹیون کا ہی دلیل اسکے کہ اُٹھنا اور عود کرنا بدن کا ساتھ اُن اجزاے اصلی کے ہوگا کہ دنیا مین رکھتے تھے ورصورت چیونٹیون کی ورجثہ اُسکا گنجایش اُسکی رکھتا نہین چنانچہ اسی لیے کہا فی صور الرجال تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگے نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بھی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنے خواری کے ہین اور سیاق حدیث بھی دلالت کرتا ہی اسپر اور ثواب یہ ہی کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اُٹھنا متکبرون کا ہی بہیات چیونٹیون کے حقیقت مین ولیکن صورت مین مرد ہونگے حق تعالی قادر ہی کہ اجزائے اصلی کو کہ ساتھ اُنکے اُٹھین سکے بیچ مقدار جثہ چیونٹی کے جمع کرے اور ساتھ اس صورت کے بنادے اور خوار کرے یہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی رح نے بہت سے قول یہان نقل کیے ہین اور توربشتی سے نقل کیا ہی کہ ہم ظاہر معنے اس حدیث کے اسلیے نہین لیتے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ اجساد عود کیے جاوینگے اوپر اُن اجزا کے کہ تھے یہان تک کہ بغیر ختنہ اُٹھین گے کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بھی لگ جاویگی پس کیونکر ہو سکے کہ سب اجزا آدمی کے ناخن اور بال وغیرہ چیونٹیون کے جثہ مین جمع ہون پھر اسکے جواب بھی علما سے نقل کر کر پھر اُن پر شبہہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہ لکھی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا اُنکو وقت نکالنے اُنکے کے اُنکی قبرون سے اوپر کامل ترین صورتون اُنکی کے اور ساتھ تمام اجزاے معدومہ کیواسطے ثابت کرنے وصف اعادہ کے بر وجہ کمال پھر کریگا اُن کو موقف جزا مین اوپر صورت ذکر کی گئی از راہ اہانت اور ذلت دینے اُنکے کے یا چھوٹے ہو جاوینگے ہیبت الٰہی سے وقت آنے اُنکے کے طرف حساب کی جگہ کے اور وقت ظاہر ہونے اثر عذاب سلطانی کے کہ اگر رکھا جاوے پہاڑ پر تو ہو جاوے غبار پراگندہ اور ثابت بھی ہوئی ہی تبدیل دوزخیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کے مانند کتون اور سورون اور گدھون کی صورتون کے موافق صفتون اور حالتون اُنہی کے پس اس سے جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ولفظ بولس ساتھ زبر بے کے اور جزم واو اور زیر لام کے اور قاموس مین ساتھ پیش بے اور زیر لام کے مشتق ہی بلس سے بمعنے تحیر اور ناامیدی کے اور ابلیس بھی اسی سے مشتق ہی اور آگ آگون کی یعنے نسبت اُسکی ساتھ اور آگون کے مانند نسبت آگ کے ہی ساتھ اور چیزون کے کہ جلا دیتی ہی اور خبال ساتھ زبر خ کے بمعنے فساد کے ہی کہا ایک شارح نے کہ وہ نام ہی عصارہ اہل نار کا اور عصارہ پیپ اُنکی ہی

اور خوش ہو کہ بہشتی ہوگا دوزخیون سے ہو ع وعن عطیة بن عروة السعدی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الغضب من الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانما تطفأ النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ رواه ابو داود
اور روایت ہے عطیہ بیٹے عروہ سعدی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق غصہ کرنا یعنے وہ غصہ کہ واسطے خدا کے نہو شیطان سے ہے یعنے اُسکے اغوا سے ہوتا ہے اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہے آگ سے اور بجھائی نہین جاتی آگ مگر پانی سے پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا پس چاہیے کہ وضو کرے نقل کی یہ ابو داود نے ف پانی سرد کے استعمال کرنے کی خاصیت ہے کہ غصہ کو دفع کرتا ہے اور تجربہ اسپر گواہ ہے اور اگر ٹھنڈا پانی پیوے اُسکی بھی یہی خاصیت ہے اور چاہیے یون کہ جب غصہ آوے تو پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے کہ حدیث مین آیا ہے کہ اس سے بھی غصہ جاتا رہتا ہے پھر جب دیکھے کہ غصہ نہین گیا تو اٹھکر وضو کرے اور دو رکعت نماز کی پڑھے واسطے اللہ تعالی کے ع وعن ابی ذر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا غضب احدکم وهو قائم فلیجلس فان ذهب عنه الغضب والا فلیضطجع رواه احمد والترمذی اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا یعنے پاوے اثر غصہ کا کسی پر اس حال مین کہ وہ کھڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس اگر جاتا رہا اُس سے غصہ فبہا والا لیٹ جاوے پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف شرح السنہ مین ہے کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ تا غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوے کہ اُس سے پشیمانی اوٹھاوے اسلیئے کہ لیٹا ہوا دور تر ہے حرکت مین بہ نسبت بیٹھے کے اور بیٹھا دور تر ہے کھڑے سے اور ظاہر ہے کہ بیچ تغیر حالت کے اسطرح پر کہ مذکور ہوا اور آرام کی ہے ایک تاثیر ہے بیچ دفع شورش غصہ کے ع وعن اسماء بنت عمیس قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال بئس العبد عبد تجبر واعتدی ونسی الجبار الاعلی بئس العبد عبد سهی ولهی ونسی المقابر والبلی بئس العبد عبد عتی وطغی ونسی المبتدأ والمنتهی بئس العبد عبد یختل الدنیا بالدین بئس العبد عبد یختل الدین بالشبهات بئس العبد عبد طمع یقوده بئس العبد عبد هوی یضله بئس العبد عبد رغب یذله رواه الترمذی والبیهقی فی شعب الایمان وقالا لیس اسناده بالقوی وقال الترمذی ایضا هذا حدیث غریب
اور روایت ہے اسماء بیٹی عمیس کی سے کہا اسماء نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ اپنے تئین اچھا جانا اوروں سے اور تکبر کیا اور بھول گیا خداے بزرگ بلند قدر کو یعنے بھول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہے یا بھول گیا اُسکے حساب عذاب کو با این حیثیت کہ نہ تقوے کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہے کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد مین حد سے گذر گیا اور بھول گیا خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہے قدرت و عزت مین سب سے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ بھول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بھول گیا مقبرون کو اور کہنگی اور بوسیدگی بدن کو خاک مین برا بندہ ہے وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا اپنے ابتداے حال کو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے کہ کیسا عاجز و ناتوان تھا اور اپنے انجام کار کو کہ کیا ہونا اور کیا کیا دیکھنا ہے اور آخر اُسکا کیا ہے کہ مٹی مین جانا ہے یعنے جسکی ابتدا ایسی ہے اور انتہا ایسی تو لائق ہے اُسکو کہ اطاعت کرے اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کے درمیان مین برا بندہ ہے وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے یا یہ معنے ہین کہ فریب دیوے اہل دنیا کو ساتھ عمل صلحا کے تا کہ وہ معتقد ہون اُسکے اور حاصل کرے یہ مال جاہ اُن سے برا بندہ وہ بندہ ہے کہ خراب کیا دین کو ساتھ شبہات کے برا بندہ ہے وہ

بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق سے اور حرص کھینچ لیجاتی ہی اُسکو دنیا داروں کے دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدھر چاہتی ہی بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اُسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سے بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا مین اور حرص اُسکے حاصل کرنے مین اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اُسکو اور آبرو ریزی اُسکے دین کی کرتی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی اور بیہقی نے کہ نہین ہی اسناد اس حدیث کے قوی اور یہ بھی ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** بھول گیا مقبرون کو یعنے اہل مقبرون کو کہ عبرت نہ پکڑے ساتھ اُنکے یا ذکر نہ مقابر کا کنایہ ہی موت سے یعنے بھول گیا موت کو ساتھ نہ سامان درست کرنے کے اُسکے لیئے اور طمع الخ عجیب نقل ہو سید شاذلی رحمۃ سے کہ وہ پہنچے ستے کیمیا سے اُنھون نے کہا کہ وہ دو کلمہ ہین گرا خلق کو اپنی نظر سے اور قطع کر طمع حق سے اسباب سے کہ دیوے تجکو غیر اُس چیز سے کہ قسمت مین ہی تیری اور نہین اسناد اُسکے قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نے بھی اور بیہقی نے نعیم بن ہمار سے اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نے بھی اپنے مستدرک مین اسماء بنت عمیس سے اور اسمین شک نہین ہی کہ کثرت طرق قوی کردیتی ہی ضعیف کو اور کردیتی ہی اُسکو حسن لغیرہ اور اس سے تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہی اور غرابت نہین منافی ہی صحت یا حسن کی اور نہایت کار یہ کہو گے کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال مین اتفاقاً پس واعظون مین لایق ہی یہ کہ ہو اُسپر عمل بطریق اولی ۱۲

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجرع عبد افضل عند اللہ عز وجل من جرعۃ غیظ یکظمہا ابتغاء وجہ اللہ تعالی رواہ احمد اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پیا کسی بندہ نے گھونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کے گھونٹ غصے سے کہ پی جاوے اُسکو واسطے رضامندی اللہ تعالی کے نقل کی یہ احمد نے **وعن** ابن عباس فی قولہ تعالی ادفع بالتی ہی احسن قال الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ وخضع لہم عدوہم کانہ ولی حمیم قریب رواہ البخاری تعلیقاً اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے دور کر تو یعنے برائی کو ساتھ اُس خصلت کے کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس نے صبر کرنا نزدیک غصے کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کے پس جب بیچ لاویگے صبر اور عفو نگاہ رکھے خدا اُسے تعالی اُنکو آفات نفس اور خلق سے اور پست ہو واسطے اُنکے دشمن اُنکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہی یعنے قریب ہی نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے **ف** اول اس آیۂ کریمہ کا یہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنے برابر نہین ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار مین اسکے بعد یہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنے دفع کر ساتھ اُس چیز کے کہ وہ بہتر ہی یعنے نیکی سے برائی کو کہ پیش آوے تجکو یعنے اگر کوئی تجھسے بدی کرے تو نیکی کر اُس سے مصرع اگر مرد ہے احسن الی من اسا پس ابن عباس اُسکی تفسیر مین کہتے ہین کہ مراد دفع کرنے برائی کی سے ساتھ نیکی کے یہ ہی کہ جب غصہ آوے صبر کرے اور اگر کسی سے برائی پہونچے درگذر کرے اور لفظ قریب تفسیر ہی حمیم کی یعنے قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ۱۲ **وعن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب لیفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور روایت ہی بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی بہز کے دادا سے کہ نام اُسکا معاویہ بن حیدہ القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسے کہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمانکو یعنے کمال ایمان کو یا اُسکے نور کو اور کبھی غصہ ایمان کو باطل بھی کردیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ **وعن** عمر قال وہو علی المنبر یا ایہا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تواضع للہ رفعہ اللہ فہو فی نفسہ

صَغِيْرٌ وَفِي اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ اور روایت ہی حضرت عمرؓ سے کہ کہا اُس حال مین کہ منبر پر تہے اے لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیے کہ مین نے سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص کہ تواضع کرے سات لوگون کے واسطے خدا کے یعنے واسطے طلب رضا اُسکی کے بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اسکا پس وہ اپنے نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنے بسبب شکستگی کے ایسے الفاظ کہی ہے اور لوگون کی آنکھوں مین بزرگ ہی یعنے بسبب بلند کرنے حق تعالی کے اُسکے مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کے اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہی خدا ے تعالی قدر اُسکی پس وہ لوگون کی آنکھون مین حقیر ہی اور اپنے نفس اور نظر مین بزرگ ہی یہان تک البتہ وہ خوار تر اور سبکتر ہی لوگون کے نزدیک کتے یا سور سے **ف** یعنے متکبر اگرچہ اپنے کو بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکہاتا ہی ولیکن خدا ے تعالی کے نزدیک حقیر ہی اور لوگون کے نزدیک بہی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنے کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکہاتا ہی لیکن خدا ے تعالی کے نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کے نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی بیٹے عمران علیہ السلام نے اے رب میرے کون عزیز تر ہی تیرے بندون مین تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخشدے **ف** یعنے درگذر کرے اُس سے کہ اُسپر ظلم کیا اور رنج دیا اُسنے اسمین اشارہ ہوا موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنے کا اسلیے کہ تہا غالب اُنپر جلال اور رجا مع صغیر مین ہی کہ جو کوئے عفو کرے نزدیک قدرت کے عفو کریگا اللہ تعالی اُس سے دن عسرت کے یعنے دن قیامت کے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بند رکہے زبان اپنی یعنے عیب نقصان لوگون کے سے ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب نقصان اُسکے یعنے لوگون سے یا فرشتون اعمال کے لکہنے والون سے یا وے اور جو کوئی روکے غصہ اپنا یعنے لوگون سے باز رکہیگا اللہ تعالی اُس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے یعنے اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کے قبول فرماتا ہی اللہ عذر اُسکا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضٰى وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین اخرت مین پس تین چیزین نجات دینے والین ایک اُنمین سے ڈرنا ہی خدا سے چہپے اور ظاہر مین یعنے حاضر و غایب خلق کے یا باطن و ظاہر مین اور دوسرے کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسرے میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کے اور اپر ہلاک کرنے والی چیزین پس وہ بہی تین ہین ایک خواہش نفس کی پیروی کی گئی ہی اور دوسرے بخل مع حرص فرمانبرداری کی گئی اور تیسرے گہمنڈ کرنا مرد کا ساتہ نفس اپنے کے یعنے اپنے تئین نیک جاننے اور اپنی صفتون کو خوش سمجہے کہ اس سے کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سے تکبر وجود مین آتا ہی اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدتر ہین خصلتان ذکر کی گئین کی ہی نقل کین بیہقی نے پانچون حدیثین شعب الایمان مین **ف** کہنا حق کا الخ یعنے اگر کسی سے راضی ہو سواے سچ اور واقعی بات کے نہ کہے اور اگر ناراض ہو تو بہی سوا سچ کے نہ کہے مثلا اگر کسی فاسق و ظالم سے نفع پہونچتا ہی اور راضی ہی اُس سے تو تعریف ناحق اور

علامت واقع ہونے کی ہے اس سبب سے اور اگر کسی سبب سے رنجیدہ و ناراض ہو تو ندامت و برائی نہ کرے اسلئے دونون طریق استقامت ثابت ہے اور میانہ روی کرنی یعنے خرچ کرنے مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اختیار فقر و غنا کے جیسیکہ کہا ہی علمانے کہ بقدر قوت کے بہم پہونچانا معیشت مین افضل ہی غنا اور فقر سے اور خواہش نفس کی پیروی کی گئی ہو یعنے تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچھ وہ کہے اسکو کرنا اور جسطرف چاہے ادہر جانا یہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی اور کمال ایمان یہ ہو کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل حرص فرمانبرداری کی گئی یعنے طبیعت آدمی کی خالی بخل اور حرص سے نہین لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اسکی کرتا ہی اور سر احاطہ فرمان اسکے سے نہین نکال سکتا اور خراب نفس و طبیعت ہوتا ہی پس ایسا نہونا چاہیے اور سخت تر ان سب یعنے بڑی ہو ان تینون آدمی سے گناہ کی اور ضرر کی اسلیے کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سے اور خرابی بخل سے بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور ہوتا ہی اور اپنے کو اچھا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اسکے جانے کی مانند بدعتی کے کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کرے اپنی بدعت سے

باب الظلم

باب ہی بیچ بیان ظلم کے **ف** ظلم کے معنے ہین لغت مین رکھنا ایک چیز کا بیچ جگہ غیر مخصوص اسکی کے اور یہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سے تجاوز کرے اور جسطرح کہ چاہیے واقع نہو ساتھ زیادتی یا نقصان کے یا بے وقت یا بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کے بھی یہی معنے ہین اور شرع مین بھی ظلم وغیرہ کے یہی معنے ہین نہایت کار اسمین یہ کہ محل شرعی و وجہ شرعی مراد ہو یعنے ظلم شرع مین اسکو کہین گے کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سے تجاوز کرے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندھیرون کا ہوگا دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ظالم کو اسدن تاریکی ہر طرف سے گھیر لیگی اور محروم ہوگا اس نور سے کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسیکہ اس آیت مین فرمایا نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ یا مراد ظلمات سے شداید اور عذاب ہین کہ عرصات قیامت مین اور دوزخ کے طبقون مین ساتھ انکے گرفتار ہونگے اور ظلمات کے معنے شدائد کے بھی آئے ہین جیسیکہ اس آیت مین قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

وعن اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اسکی دراز کرتا ہی یعنے تاکہ بہت سا ہو اس سے ظلم یہان تک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اسکو نہین چھوڑیگا اسکو اور نہین بھاگ سکیگا ظالم اسکے عذاب سے پھر پڑھی آنحضرت نے موافق اسکے یہ آیت اور اسیطرح ہی پکڑنا رب تیرے کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنے بستی والون کو کہ ظالم ہین پڑھی ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعد اسکے یہ ہی اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ اور اسمین تسلی ہی مظلوم کے لیئے فی الحال اور وعید ہی ظالم کے لیئے تاکہ نہ مغرور ہو ساتھ مہلت دینے کے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ

وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اجْتَازَ الْوَادِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذرے حجر پر تو فرمایا یعنے صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم ان لوگون کے مکانون مین کہ جنھون نے ظلم کیا اپنی جانون پر یعنے کفر اختیار کیا اور جھٹلایا اپنے پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونے والے یعنے عبرت پکڑنے والے اور احوال اس جماعت کا یاد کرنیوالے کہ موجب رونے کا ہی اور نہ گذرو یہان سے ساتھ سہو و غفلت کے بسبب خوف اسکے کہ مبادا پہونچے تمکو وہ چیز کہ پہونچی انکو یعنے اس لیے کہ ایسی جگہون سے ساتھ غفلت کے گذرنا اور اس سے عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونے خشوع کے ہی اور یہ بھی

اور محبت دنیا کی ضعیف ہو تو آدمی ڈرتا اُس سے کہ ظلم کرے اور ظلم کرے اور جس پر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہو احسان کرتا ہو مقابلہ میں ظلم کے اور یہ درجہ صدیقوں اور مقربوں کا ہو رزقنا اللہ منہ **وعن** معاویۃ انہ کتب الی عائشۃ ان اکتبی الی کتابا توصینی فیہ ولا تکثری فکتبت سلام علیک اما بعد فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من التمس رضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس والسلام علیک رواہ الترمذی اور روایت ہو معاویہ سے یہ کہ اُنہوں نے لکھا طرف حضرت عائشہؓ کے یہ کہ لکھو واسطے میرے ایک خط کہ نصیحت کرو مجھکو اُس خط میں اور کثرت سے نہ لکھو یعنے مختصر اور جامع لکھو پس لکھے حضرت عائشہ نے یہ کلمات سلام تجپر اور تجھپر سلام کے تحقیق میں نے سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ڈھونڈھتا ہی رضامندی اللہ کی ساتھ خفگی لوگون کے کفایت کرتا ہی اُسکو اللہ محنت لوگون کی سے یعنے اگر ایسا کام کرے کہ رضا حق کی اُسمین ہو اور خلق سبب خواہش نفس اپنے کے اُس سے ناراض ہون تو حق تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بھی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اُس سے محنت و شر لوگون کے اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہی رضامندی لوگون کی ساتھ خفگی اللہ کے سونپتا ہی اُسکو اللہ طرف لوگون کے اور سلام تجپر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سونپتا ہی اُسکو اور اُسکے کار کو طرف خلق کے اور مدد نہین کرتا اُسکی اور دفع نہین کرتا شر اُنکے اُس سے اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اُسپر کہ ایذا دیتے ہین اور ظلم کرتے ہین اُسپر یعنے اصل رضائے خدا ہی اگر یہ ہوے تو خلق بھی راضی و مطیع ہو جاوینگے اور اگر یہ نہوئے تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط میں بھی لکھے اور آخر میں بھی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کے ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کے ہی ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن مسعود قال لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم شق ذلک علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالوا یا رسول اللہ اینا لم یظلم نفسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ذاک انما ھو الشرک الم تسمعوا قول لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم وفی روایۃ لیس ھو کما تظنون انما ھو کما قال لقمان لابنہ متفق علیہ روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ جب اُتری یہ آیت جو لوگ کہ ایمان لائے اور نہ ملایا اُنہوں نے اپنے ایمان میں ظلم گران ہوئی یہ بات اوپر صحابیون حضرتؐ کے یعنے گمان اُنکے کہ مراد ظلم سے مطلق گناہ ہین لہذا اُنہون نے یا رسول اللہ کون سا ہم میں سے ہی کہ نہین ظلم کیا اپنے نفس پر پس فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین یہ یعنے مراد ظلم سے جو تم سمجھے ہو گناہ وہ نہین ہی بلکہ مراد ظلم سے نہین ہی مگر شرک کیا نہین سنا تمنے قول لقمان کا واسطے بیٹے اپنے کے اے بیٹے میرے نہ شرک کیجیو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو یعنے نہ ملا شرک کرنے کو ساتھ ایمان باللہ اور تمام اُن چیزون کے کہ واجب ہی اُنپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور ایک روایت میں یون آیا ہی کہ نہین ہی مراد ظلم سے جیسا کہ تمنے گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعد لفظ بظلم کے بقیہ آیت یون ہی کہ اولئک لہم الامن وہم مہتدون یعنے یہ لوگ ہین کہ اُنکے لیے امن ہی اور یہ راہ سیدھی پانے ہین اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اُتری تو صحابہ نے ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم مین کہ اُس سے گناہ نہین ہوا پس حضرتؐ نے فرمایا کہ ظلم سے گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہے کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے کیونکر ہو سکتا ہی شرک ضد ایمان ہی ہان ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سے اس طرف گیا کہ ظلم سے گناہ مراد ہی جواب اُسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے واقع ہی جیسا کہ مشرک مکہ کے ایمان خدا پر رکھتے تھے اور پھر بت پرستی کرتے تھے اور بتون کو عبادت مین شریک حق کا کرتے تھے شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کے ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت مین ہی اور یہ نص قرآن

دلالت کرتی ہے اُسپر وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ یعنے ایمان نہیں لاتے اکثر اُنکے مگر درحالیکہ مشرک ہین یا مراد ایمان لانا ہے ساتھ زبان کے اور شرک نگاہ رکھنا دل مین جیسیکہ حال منافقون کا ہے کہ خلط کیا ہے ایمان ظاہر کو ساتھ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہی ظلم ہے یہ استیناف تعلیل ہے یعنے باطل کر دیتا ہے شرک ایمان کو اور نہین جمع ہوتا شرک ساتھ ایمان کے ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ بخلاف اور تمام گناہون کے کہ وہ منافی ایمان کے نہین ہین بموجب مذہب اہل حق کے بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام مبتدعہ کے پس صحابہ نے اول سمجھا تھا ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے اسلیئے کہ شرک نہین متصور ہے ملنا اُسکا ساتھ ایمان کے پس جواب دیا حضرتؐ نے کہ ملنا اُسکا ساتھ ایمان کے ممکن ہے اسطرح کہ ایمان لاوے اللہ پر اور شریک کرے اُسکی عبادت مین غیر اُسکے کو لیکن یہ ایمان لغوی ہے نہ شرعی والا ایمان باللہ نہین معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنے صفات کمال کے اللہ تعالی کے لیئے اور پاک کرنے اُسکے کے نقصانون سے والا لازم آوے یہ کہ ہون تمام کفار ایمان رکھنے والے اللہ تعالی پر حقیقۃً فرمایا اللہ تعالی نے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ و لیکن اللہ تعالی نے نہین رخصت دی شریک کرنے ظاہری کی بھی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہے اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ متفق علیہ **وعن** اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْیَا غَیْرِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین آدمیون کا ازروے مرتبہ کے دن قیامت کے وہ بندہ ہے کہ کھووے اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنی کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنے دنیا واسطے دوسرے کے حاصل کی اور بسبب اُسکے ظلم لوگون پر کیا جیسیکہ عامل اور مددگار ظالمون کی کرتے ہین متح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَةٌ دِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكَ بِاللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَهُمْ حَتّٰى یَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَاُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفتر یعنے نامہ اعمال تین طرح کے ہین ایک وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین بخشتا اللہ تعالی اُس چیز کو کہ اُسمین ہے وہ وہ نامہ اعمال ہے کہ اُسمین شریک کرنا ہے کسی چیز کو ساتھ خدا کے یعنے کفر ہے فرماتا ہے اللہ عز وجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین مہمل چھوڑیگا اُسکو خدا تعالی اور بالضرور حکم کریگا ساتھ اُسکے وہ ظلم بندون کا ہے آپس مین یہان تک کہ بدلہ لے بحکم الہی بعض اُنکا بعض سے یعنے یا فضل کرے اللہ بعضون پر ساتھ راضی کر دینے بعضون اُنکے کے پس وہ بمنزلہ بدلہ لینے کے ہوگا قائم مقام دیت کے دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالی ساتھ اُسکے یعنے اگر چاہے موافق اُسکے حکم کرے اور اگر چاہے نہ کرے وہ یہ ہے ظلم کرنا بندون کا درمیان اپنے اور درمیان خدا کے یعنے قصور کرنا اللہ کے حقوق مین پس یہ سپرد ہے اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے بندہ کو بسبب اُس عمل کے اور اگر چاہے درگذر کرے اُس سے اور عذاب نہ کرے اسپر **ف** پس معلوم ہوا کہ بندون کے حقوق مین البتہ مواخذہ ہے اور اللہ تعالی کے حقوق مین شرک نہین بخشا جانے کا اور باقی موقوف ہے مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کرے چاہے بخشدے متح **وعن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْاَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو بد دعا مظلوم کی سے یعنے کسی پر ظلم کر کہ تجھپر بد دعا کرے اسلیئے کہ وہ نہین مانگتا ہے خدا سے مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالی نہین منع کرتا صاحب حق کو حق اُسکے سے یعنے بلکہ دیتا ہے ہر صاحب حق کو حق اُسکا **وعن** اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشی مع ظالم لیقویہ وہو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام اور روایت ہے اوس بن شرحبیل سے کہ
اسنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ساتھ ظالم کے اور موافقت کرے اسکی تاکہ تقویت اور تائید کرے اسکی حال آنکہ وہ
شخص جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے پس تحقیق نکلگیا دائرہ اسلام سے یعنی کمال ایمان سے **وعن ابی ہریرۃ انہ سمع رجلا یقول ان الظالم**
لا یضر الا نفسہ فقال ابو ہریرۃ بلی واللہ حتی الحباری لتموت فی وکرہا ہزلا لظلم الظالم روی البیہقی الاحادیث
الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق ابو ہریرہ نے سنا ایک شخص کو کہتا تھا تحقیق ظالم نہیں ضرر پہنچاتا مگر نفس اپنے کو یعنی ضرر
اسکا سرایت نہیں کرتا آگے پس کہا ابو ہریرہ نے ہان یعنی غیر کو بھی ضرر پہونچاتا ہے قسم اللہ کی یہان تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہے اپنے گھونسلے
مین بلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کے نقل کین یہ چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** حباری بہ ساتھ پیش ح کے ایک جانور ہے کہ اسکو تغدری کہتے ہین
یعنی بازرکھتا ہے خدای تعالی مینہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کے اور مرجاتے ہین بسبب اسکے انسان اور جانور یہان تک کہ حباری بھی اور تخصیص حباری کی
اس سبب سے ہے کہ وہ بہت دور جاتا ہے دانہ پانی کی تلاش مین یہان تک دیکھا ہے کہ اسکے پیٹ مین سے حبۃ الخضرا نکلا ہے کہ وہ بصرہ کے سوا اور کہین نہین
ہوتا اور مسافت اسکے اوگنے کی جگہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہے اور اسکے گھونسلے کو دیکھا ہے کہ ایسی جگہ ہوتا ہے کہ مسافت اسمین اور پانی
کی جگہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہے اور وہان سے پانی پیکر آتا ہے پس مرنا اسکا بڑی دلیل ہے قحط پر اور امساک باران پر اور مراد اس شخص
کی کہ جسنے کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہ ہے کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین نقصان مظلوم کا کرتا ہے لیکن حقیقت مین اپنا ہی زیان کرتا ہے اور
مظلوم کے لیئے ایسا زیان ہے کہ جزا اپنی پاویگا اور بدلہ اپنا لیویگا ابو ہریرہ نے اسکو ساتھ قرینہ کے کہ اس مقام مین پیش آیا ہے عموم پر
حمل کرکے یہ بیان کیا اور غالب یہ ہے کہ یہ قول ابو ہریرہ کا مضمون حدیث کا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو یا اسنے استنباط کیا کہ بازرکھنا
مینہ کا شومی ظلم سے وارد ہوا ہے اور اسی سے لازم آتا ہے زیان پہنچنا حیوانات کو

باب الامر بالمعروف

باب ہے بیچ بیان امر معروف کے **ف** معروف معرفت سے ہے معنے پہچاننے کے یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہے شرع مین اور شرع ساتھ
اسکے وارد ہوتی ہے مثل مرد آشنا کے کہ بسبب اسکو پہچانتے ہین اور مقابل اسکے منکر ہے ساتھ زیر کاف کے معنے نہ پہچانے گئے کے شرع مین نہ وارد ہوئی
ہو ساتھ اسکے شرع جیسیکہ مرد نا آشنا کہ کوئی اسکو نہ پہچانے اور عجب ہے مؤلف سے کہ شروع باب مین والنہی عن المنکر نہ لکھا بعد باب الامر بالمعروف کے باوجودیکہ
اکثر کتابون مین دونون اکٹھے آتے ہین اور بعضی حدیثون مین بھی کہ اس باب مین ہے کوئی صریح بیان نہی منکر کا ہے اور شاید کہ ترک اسلیئے کیا کہ امر بالمعروف شامل ہے
نہی منکر کو بھی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابی سعید الخدری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای**
منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم اور روایت ہے
ابی سعید خدری سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ دیکھے یعنی جانے تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیے کہ تغیر کرے
اسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی مثلا باجی توڑ ڈالے اور شراب کی چیزین بہا دے اور غصب کی چیز مالک کو دلوا دے پس اگر طاقت نرکھے ہاتھ سے تغیر کرنیکی بسبب
ہونے فاعل اسکے کے قوی اس سے پس تغیر کرے اپنی زبان سے اور پڑھے آیتین وعید کی اسکے آگے اور نصیحت کرے اور ڈرادے اور سخت سست کہے اگر سیدھی طرح نمانے
پس اگر تغیر اسکی زبان سے نہ کرسکے پس ساتھ دل اپنے کے یعنی مکروہ رکھے دل سے اور ہو رنجش دل ہو اور ارادہ رکھے اسکے تغیر کرنے کا ہاتھ اور زبان سے برتقدیر قدرت کے
اور عداوت اور کنارہ کرے اسکے کرنے والے سے اور یہ ضعف ہے اور یہ تغیر کرنا ساتھ دل کے سست ترین ایمان کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی یہ
سست ترین اہل ایمان کا ہے اسلیئے کہ اگر ہوتے اہل زمانہ کے قوی تو قادر ہوتے اوپر انکار قولی اور فعلی کے اور نہ محتاج ہوتے طرف اقتصار کے اوپر انکار

قلبی کے یا یہ معنے ہیں کہ یہ شخص فقط دل ہی سے انکار کرتا ہے ضعیف ترین اہل ایمان کا ہے اسلئے کہ اگر ہوتا وہ قوی دین میں تو نہ اکتفا کرتا اُسپر اور مؤید ہے اسکی یہ حدیث
مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جابر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا یخافون لومۃ لائم اور کہا ہے بعضے علما ہمارے نے کہ امر اول واسطے امرا کے ہے
اور دوسرا واسطے علما کے اور تیسرا واسطے تمام مومنین کے اور بعضوں نے کہا کہ معنے اُسکے یہ ہیں کہ انکار کرنا گناہ کا دل سے یعنے ضعیف ترین
مراتب ایمان کا ہے اسلئے کہ جب دیکھے ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہے دین میں بالضرور اور نہ مکروہ رکھے اسکو اور راضی ہو ساتھ اُسکے اور اچھا جانے
اُسکو تو ہوگا کافر پھر جاننا چاہیے کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اُسے اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف بھی تابع
ہے اُس چیز کے کہ حکم کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بھی مستحب ہے اور شرط
امر بالمعروف و نہی منکر یہ ہے کہ نہ باعث ہوں فتنہ کے جیسے کہ جانا گیا اسی حدیث سے اور شرط یہ ہے کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کرے کہ وہ
نہیں قبول کرنے کا تو واجب نہیں لیکن مستحسن ہے واسطے ظاہر کرنے شعائر اسلام کے اور لفظ من شامل ہے ہر ایک کے لیئے یعنے یہ امر بالمعروف و نہی
منکر ہر ایک کو کرنا پہونچتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہیے کہ یہ بیچ واجب ہونے امر معروف کے یہ شرط نہیں ہے کہ امر کرنے والا آپ بھی کرتا ہو
اور بغیر اُسکے درست نہ ہو اسلیئے کہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسرے واجب کا
جائز نہیں ہوگا اور یہ جو کلام اللہ میں آیا ہے لم تقولون ما لا تفعلون بر تقدیر تسلیم کے کہ وارد اُسکا امر معروف و نہی منکر میں ہے مراد اُس سے زجر اور منع کرنا
نہ کرنے سے ہے نہ کہنے سے یعنے مراد یہ ہے کہ آپ کیوں نہیں عمل کرتے اور یہ مراد نہیں ہے کہ کہیں نہیں لیکن اس میں شبہ نہیں کہ اگر آپ بھی کریں تو بہتر ہے اسلیے
کہ جو شخص آپ عمل نہیں کرتا اُسکا کہنا تاثیر نہیں کرتا اور کہا نووی نے کہ امر معروف و نہی منکر بہ ترتیب مذکور واجب ہے ساتھ کتاب و سنت اور اجماع
امت کے اور نہیں مخالف ہیں اسمیں مگر بعضے روافض سو انکا کچھ اعتبار نہیں اور جیسے کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نہ کیا واجب اُسکے ذمہ سے
ساقط ہو گیا اور بعد اُسکے کچھ اُسپر لازم نہیں اور کہا ہے علما نے کہ فرضیت اُسکی بطریق کفایہ کے ہے اور جو کوئی قادر ہو اُسپر اور نہ کرے اُسکو بلا عذر تو
گنہگار ہے اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے کہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہیں جانتا ہے اُسکو کوئی سوا اُسکے یا نہیں قادر ہے اُسکے ازالہ پر کوئی سوا اُسکے
جیسے کہ دیکھے اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتے تو خاص اُسی پر فرض ہوتا ہے اور نہیں ساقط ہوتا ہے مکلف سے بگمان اسکے کہ نہیں فائدہ کرنیکا بلکہ
واجب ہے اُسپر کرنا اُسکا فان الذکری تنفع المؤمنین و ما علی الرسول الا البلاغ المبین اور امر معروف و نہی منکر نہیں مخصوص ہے حاکموں ہی کے لیے اور
امر حاکم کا بھی اسمیں شرط نہیں ہے بلکہ عوام الناس کو بھی پہونچتا ہے کہ امر معروف و نہی منکر کریں اگلی بزرگ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے تھے حاکموں پر
اور مسلمان اُسکو جائز رکھتے تھے اور سرزنش نہیں کرتے تھے اُنکو چہ امر معروف اور نہی منکر دلیل ہے علم رکھتا ہو اُس چیز کا امر کرتا ہے اُسکا اور نہی
کرتا ہے اُس سے اور مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اُس چیز کے پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ جیسے مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب
اور مانند اُنکے کے تو تمام مسلمان علم رکھتے ہیں انکا اسمیں شک سے اور اگر دقائق افعال و اقوال سے ہو اس قبیل سے کہ متعلق ہے ساتھ اجتہاد کے نہیں
ہے عوام کو دخل اُسمیں اسلیے کہ انکار اُسپر علما ہی کو پہونچتا ہے اور انکار متفق علیہ میں ہے اور مختلف فیہ میں انکار نہیں چاہیئے اسلیئے کہ ہو سکتا ہے کہ
کہنے میں ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہے کہ امر معروف و نہی منکر بطریق نرمی کے کرے اور واسطے خدا کے کرے نہ واسطے اغراض کے تاکہ تاثیر کرے اور ثواب
پاوے اور نصیحت پوشیدہ کرے کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے **وعن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مَثَلُ المُدْهِنِ فِی حُدُودِ اللّٰهِ وَالوَاقِعِ فِیهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِینَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِی اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِی اَعْلَاهَا
فَكَانَ الَّذِی فِی اَسْفَلِهَا یَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَی الَّذِینَ فِی اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهِ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ یَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِینَةِ فَاَتَوْهُ

فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حال اور مثال سستی کرنے والے کی بیچ حدود اللہ کے اور پڑنے والے کی بیچ حدود اللہ کے یعنے کرنے والے گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کے ہے کہ بیٹھے کشتی میں اور قرعہ ڈالا جس جگہ کا قرعہ بنام جس کسی کے آیا بیٹھا جیسکہ عادت شرکا کی ہے پس ہوئے بعضے اُنکی کشتی کے نیچے کے مکان میں اور ہوے بعضے اوپر کے مکانوں میں پس تھے وہ کہ نیچے کے مکان میں تھی کشتی کے گذر کے واسطے پانی کے اُن لوگوں پر اوپر تھے پس ایذا پائی اوپر والوں نے بسبب اُسکے یعنے وہ کہ نیچے سے آتا ہے پانی لینے کے لیے اور اوپر والوں پر گذرتا اونھوں نے ایذا پائی بسبب اُسکے پس لیا نیچے والے نے تبر اور شروع کیا کھودنا کشتی کے نیچے کی طرف سے پس آئے اوپر والے اُس پاس اور کہا کیا ہوا ہے تجکو اور کیا کام کرتا ہے کہ کشتی کو کھودتا ہے کہا نیچے والے نے کہ ایذا پائی تم نے بسبب اوپر آنے میرے کے اور گذرنے کے میرا تمہارے پانی کے اور ضرور ہے مجکو پانی لینے سے پس اگر پکڑیں اوپر والے اُسکے ہاتھ کو بچات دینگے اُسکو اور بچات دینگے اپنے کو یعنے غرق اور ہلاکت سے اور اگر چھوڑ دیں اُسکو یعنے نہ پکڑیں ہاتھ اُسکا اور کھودنے دیں ہلاک کریں گے اُسکو اور ہلاک کرینگے آپکو نقل کی یہ بخاری نے

ف حدیث میں جو لفظ مداہن کا ہے اُسکے معنے میں مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہ ہے کہ ایک چیز خلاف شرع دیکھے اور تغیر نہ کرے اُسکو اور منع نہ کرے اُس سے باوجود قدرت رکھنے کے اُسپر بسبب شرم کے یا نہ ہمیتی دین کے یا کسی کی جانبداری کی یا بالطمع رشوت لینے کے یا بے پروائی کے دین میں اور لغت میں مداہنت اور مدارات کے ایک ہی معنے ہیں لیکن شرع میں مدارات کی اجازت آئی ہے بلکہ بعضی جگہ مستحسن ہے اور مداہنت سے منع فرمایا ہے اور فرق مداہنت اور مدارات میں یہ ہے کہ مدارات یہ کہ واسطے حفظ دین کے اور نگاہ رکھنے کے تشویش و قت سے اور دفع کرنے ظلم ظالموں کے کرے اور مداہنت یہ کہ واسطے حظ نفس اور طلب کرنے دنیا کے اور طلب کرنے منافع کے لوگوں سے اور بسبب بے پروائی کے دین میں کرے اور مثال سستی کرنے والے کی بیچ حدود اللہ کے یعنے بسبب قائم کرنے حدود کے یا بسبب منع کرنے کے گناہوں کے کرنے سے کہ جو گناہ موجب حد کے ہیں اور ممکن ہے یہ کہ ہو مراد حدود سے مطلق گناہ پس فرماتے ہیں کہ مثال اور حال مداہنت کرنیوالے کی حدود خدا میں اور کرنے والوں گناہ کی ایسی ہے کہ جیسے ایک قوم نے قرعہ ڈالا کشتی کے بیٹھنے کے لیے الخ یعنے تقسیم کیا اُسکے درجوں کو ساتھ قرعہ کے اور یہ قید اتفاقی ہے اسلیئے کہ نہیں مقصود ہے یہ مگر ایک جماعت خاص میں کہ مالک ہوں اُسکے ساتھ شرکت برابر کی والا ہوتی ہے تقسیم بحسب حکم مالک کشتی کے بموجب اجارہ وغیرہا کے اور لفظ الذی جمع بیچ جملہ فکان الذی الخ مفرد لائے تو بنظر لفظ بعض کے لائے اور اشارہ ہے اسپر کہ اگر ایک بھی تو بھی امر ایسا ہی ہے اور اکثروں کے نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد پانی سے پیشاب و پاخانہ ہے کہ نیچے گرتا اور اوپر لاتا ہے تا دریا میں ڈالے اور لانے میں جو اُنپر گذرتا ہے اور ایذا اوٹھانا اُن کا اس صورت میں ظاہر تر ہے حاصل یہ کہ نیچے والا اوپر آتا ہے پانی لینے کے لیے یا پیشاب پاخانہ پھینکنے کے لیے اور اوپر والے اُسکے جانے آنے سے ایذا پاتے ہیں پس نیچے والے نے کشتی کھودنی شروع کی تا وہان سے پانی لیوے یا پیشاب وغیرہ ڈالے پھر آپس میں کلام مذکور ہوئے اور لفظ پانی کا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور تقریب کھودنے کشتی کی ہے اور مقصود بیچ بیان حال اور مثال مداہنت کے یہ ہے کہ فرمایا پس اگر پکڑیں الخ اور معنے یہ ہیں کہ اسیطرح اگر منع کریں لوگ فاسق کو فسق سے اور باز رکھیں اُسکو اُس سے تو خلاص کرینگے اُسکو اور اپنے تئین عذاب خدا سے اور اگر چھوڑ دینگے اُسکو گناہ ہی کی حالت میں اور منع نہ کرینگے اُسکو تو ہلاک کرینگے اُسکو بھی اور اپنے تئین بھی اور اوترےگا ان سب پر عذاب اور یہ معنے ہیں قول اللہ تعالی کے وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً یعنے بچو تم اُس فتنہ سے کہ نہ پہونچیگا اُن لوگوں کو کہ ظلم کیا ہے اونھوں نے تم میں سے خاص کر کر یعنے بلکہ تم سبکو پہونچیگا بسبب مداہنت تمہاری کے کہا اشرف نے مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سستی کرنیوالے کو اللہ تعالی کے حدود میں ساتھ اس

شخص کے کہ اوپر کے درجہ میں ہے کشتی کی اور مشابہت دی حدود میں پڑنے والی کو یعنی گناہ کرنیوالی کو ساتھ اُس شخص کے کہ کشتی کے نیچے کے درجے میں ہو اور
مشابہت دی اُسکی انہماک یعنی مستغرق رہنے کو اُن حدود میں اور اُسکے نہ چھوڑنیکو اُن حدود یعنی گناہوں کو ساتھ کھودنے اُسکی کے نیچے کشتی کے
اور تعبیر کیا نہی کرنے والی کی نہی کو گناہ کرنے والے کے تئیں ساتھ پکڑنے ہاتھ اُسکی کے اور ساتھ منع کرنے اُسکی کے اُسکے تئیں کھودنے سے اور تعبیر کیا اُس منع کرنیکے
فائدہ کو ساتھ خلاصی پانے منع کرنیوالے کے اور منع کئے گئے کے اور تعبیر کیا منع کرنیوالوں کے نہ منع کرنیکو ساتھ چھوڑ دینے کے اور تعبیر کیا مداہنت کی گناہوں کو کہ چھوڑنے کی
نہ منع کیا اور کرنیوالوں کے گناہوں کو ساتھ ہلاک کرنے اُنکی کے اُنکو اور اپنے کو اور کشتی عبارت ہے اسلام سے کہ گھیرے ہوئے ہے دونوں فریق کو اور جمع لائے
منع کرنیوالوں کے فرقہ کو واسطے رہنمائی کے طرف سکے کہ مسلمانوں کو ضرور ہے یہ کہ مدد کریں ایسی چیزوں پر اور منع کریں گناہ کرنیوالوں کو واسطے اُسکے کہ
وہ ناقص ہیں اگرچہ کتنے ہی ہوں م ع ح **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ
مَا شَانُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری میں بیچ مقدمہ
امر معروف اور نہی منکر کے دن قیامت کے پس ڈالا جاویگا آگ میں پس جلدی سے نکل پڑیں گی انتڑیاں اُسکی آگ میں پس پیسیگا اپنی انتڑیوں کو یعنی پھرے گا گرد
اُسکے اور پامال کریگا اُسکو مانند پیسنے خراس کے گدھے کے آٹے کو ساتھ چکی اپنے کے پس جمع ہونگے دوزخی یعنی فاسق اُسپر کہیں گے اے فلانے کیا ہے
حال تیرا کیا نہیں کہتا تھا تو ہمکو ساتھ نیک کام کے اور منع کرتا تھا تو ہمکو بُرے کام سے کہیگا تھا میں کہتا تمکو ساتھ نیک کام کے اور آپ نکرتا تھا میں اُسکو
اور منع کرتا تھا میں تمکو بُرے کام سے اور آپ کرتا تھا میں اُسکو نقل کی یہ مسلم اور بخاری نے **ف** پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ سزا بسبب عمل کرنے اُسکے کے
ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنے کے کہ اگر یہ بھی نکرتا تو زیادہ اس سے مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنے دو واجب کے م ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ
عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے حذیفہ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے البتہ امر کروگے تم ساتھ نیکی کے اور البتہ منع کروگے تم برائی سے
یا قریب ہے کہ بھیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنے پاس سے پھر البتہ دعا مانگوگے تم اور نہ قبول کی جاویگی واسطے تمہارے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی
قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزوں میں سے ہونیوالی ہے یا امر معروف و نہی منکر تمسے یا عذاب بھیجنا تمپر اللہ کیطرف سے یعنی اگر امر معروف اور نہی منکر
نکروگے تو عذاب بھیجے گا خدا تعالی تمپر پھر دعا کروگے تم اللہ تعالی سے اُسکے دفع کے لیے اور قبول نہیں کیجاویگی دعا تمہاری یعنی اور عذاب در بلا میں دعا
احتمال دفع ہونیکا رکھتی ہیں لیکن جو عذاب امر معروف و نہی منکر کے ترک کرنے پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہیں رکھتا اور دعا اسمیں قبول نہیں ہوتی اور روایت
کی ہے بزار اور طبرانی نے کتاب اوسط میں ابی ہریرہ سے کہ البتہ امر معروف کروگے تم اور البتہ منع کروگے تم منکر سے یا البتہ مسلط کریگا اللہ تمپر تمہارے بدوں کو
پھر دعا کرینگے نیک تمہارے اور نہیں قبول کیجاویگی دعا اُنکی م ع ح **وَعَنْ** الْعُرْسِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عُمِلَتِ
الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عرس بن عمیرہ سے
اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ کیجاویں گناہ زمین پر پس برا جانے اُن گناہوں کو یعنی اگرچہ دل سے برا جانے ہو گا
مانند اُس شخص کے کہ غائب ہوا اُسسے یعنی اور نہ جانا اُنکو اور جو شخص کہ غائب ہوا اُنسے یعنی اور جانا اُنکو پس راضی ہوا اُنسے یا اچھا جانے اُنکو ہو گا مانند اُس

شخص سے کہ حاضر ہو اگناہوں میں یعنی اور نہ برا جانا انکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل سے ہے تو جس نے جب اسکے جی
کو مکروہ و ناخوش رکھے دل سے تو حقیقت میں اس سے غائب ہے اگرچہ ظاہر میں حاضر ہو اور جب دل سے اچھے سے راضی و خوش ہو حکم حاضر میں ہے اگرچہ بظاہر غائب ہو
وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ
اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْکَرًا فَلَمْ یُغَیِّرُوْهُ یُوْشِكُ اَنْ یَّعُمَّهُمُ
اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَوْشَكَ
اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ ثُمَّ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا ثُمَّ لَا یُغَیِّرُوْنَ
اِلَّا یُوْشِكُ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ هُمْ اَکْثَرُ مِمَّنْ یَّعْمَلُهٗ اور حضرت
ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ کہا اے آدمیو تحقیق تم پڑھتے ہو یہ آیت اے لوگو جو ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسوں اپنوں کو نہیں ضرر کرتا تمکو وہ
شخص کہ گمراہ ہو جس وقت کہ راہ یاب ہو تم یعنی اس آیت کو پڑھتے ہو اور اسکو عموم اور مطلق ہونے پر حمل کرتے ہو اور اس سے نہ واجب ہونا امر معروف
اور نہی منکر کا سمجھتے ہو یوں نہیں ہے اس لیے کہ میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق لوگ جب دیکھیں ایک چیز خلاف شرع کو پس نہ تغیر
کریں اور منع نکریں اس سے قریب ہے کہ پکڑے انکو خدا تعالیٰ اپنے عذاب میں نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو اور بیچ روایت ابی داؤد کے
یوں ہے کہ جب دیکھیں لوگ کسیکو ظلم کرتے پس نہ پکڑیں ہاتھ اسکا قریب ہے کہ پکڑے ان سبکو خدا تعالیٰ ساتھ عذاب کے اور روایت میں ابی داؤد کے
یہ ہے نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے ان میں ساتھ گناہوں کے اور قدرت رکھتے ہو وہ قوم اسکے تغیر کرنے پر پھر تغیر نکریں اسکو یعنی ہاتھ اور زبان سے
مگر قریب ہے کہ پکڑے ان سبکو اللہ تعالیٰ ساتھ عذاب کے اور روایت میں ابی داؤد کے یوں ہے کہ نہیں کوئی قوم کہ کیے جاویں انمیں گناہ حالانکہ
وہ قوم زیادہ ہوں انلوگوں سے کہ کرتے ہیں گناہ **ف** یعنی جب ہوں وہ لوگ کہ نہیں کرتے گناہ زیادہ گناہ کرنیوالوں سے اور منع نکریں انکو
گناہوں سے تو اللہ سبکو عذاب میں پکڑیگا اس لیے کہ یہ بھی حکم قدرت میں ہے کیونکہ غالب یہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتے ہیں قدرت رکھتے ہیں کم پر اور
اصل و مدار قدرت پر ہے کم ہوں یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑے الخ یعنی چونکہ ترک کرنے نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اسکا
کیونکہ جائز ہو پس یہ آیت عام و مطلق نہیں بلکہ مخصوص و مقید ہے ساتھ اسکے کہ لوگ اسکو نہ سنیں اور نہیں تاثیر نکرے اور ہر کوئی اپنی عقل پر خود اور مغرور
ہو جیسی کہ حال لوگوں کا اخیر زمانہ میں ہوگا منقول ہے کہ یہ آیت لوگوں نے ابن مسعود کے آگے پڑھی انہوں نے فرمایا کہ یہ زمانہ تمہارا زمانہ اس آیت
کا نہیں ہے اس لیے کہ اسمیں لوگ سنتے ہیں اور قبول کرتے ہیں لیکن اخیر میں ایک زمانہ آویگا کہ امر کریں گے اور لوگ نہیں سنیں گے یہ آیت
انکے آنے کی خبر دیتی ہے اور حدیث ابی ثعلبہ کے کہ آگے آتی ہے وہ بھی دلالت کرتی ہے اسی مضمون پر اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ مراد
راہ پانے سے اس آیت میں انکار او رنہی منکر ہے اور اس معنی پر یہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سے مراد عذاب عام ہے اور مراد
بانفسکم سے مسلمان ہیں یعنی لازم پکڑو اپنے پر اصلاح آپس کی ضرر نہیں کرنے کی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگے تم اور گناہوں سے
منع کرنے ہوگے طرح معنی آیت کے یہ ہیں کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسوں کے گناہوں سے پس جب حفاظت کی تمنے اپنے نفسوں کی نہیں
ضرر کریگی تمکو عاجز ہونا تم امر معروف اور نہی منکر سے گمراہی اس شخص کی کہ گمراہ ہوا ساتھ کرنے ممنوعات کے جبکہ راہ یاب ہوئے تم اور تم
بچنے کے گناہوں سے ہو **وَعَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ
فِیْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا عَلَیْهِ وَلَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ

قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے
کہ نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین کرتا ہوا نہین گناہ قدرت رکھتے ہو وہ قوم اُسپر کہ تغیر کرین اور غالب ہون اُس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر
پہونچاتا ہی انکو اللہ اپنے پاس سے یا بسبب تغیر نکرنے کے عذاب پہلے اس سے کہ مرین نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی دنیا مین اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین بھی پہونچتا ہی اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہون کے
کہ عذاب ہونا اُنپر دنیا مین لازم نہین فرح وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ
فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰی
اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّھَوًی مُّتَّبَعًا وَّدُنْیَا مُؤْثَرَۃً وَّاِعْجَابَ کُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِہٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَا بُدَّ لَکَ مِنْہُ فَعَلَیْکَ نَفْسَکَ
وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَکُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِیْھِنَّ قَبَضَ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْھِنَّ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِہٖ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْھُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے
بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کے لازم پکڑو تم اپنی نفسون کو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ پاؤ تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو
قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مین نے اس آیت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا ترک کرون مین بمقتضاے اس آیت کے امر معروف اور نہی منکر کو
پس فرمایا آنحضرت نے ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتھ امر معروف کے اور منع کرو منکر سے یہانتک کہ جب دیکھے تو اے مخاطب صفت بخل کو لوگون مین کہ فرمان
برداری اُسکی کیجاتی ہی اور دیکھے تو خواہش نفس کو کہ متابعت اُسکی کیجاتی ہی اور دیکھے تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہے آخرت پر اور دیکھے تو خوش کہنا
اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنے کو اور رجوع طرف علما کے نکرنا اور مفتی نفس اپنے کا ہونا اور دیکھے تو ایک امر کو کہ چارہ
اور جدائی نہین ہی تجکو اُس امر سے پس ان صورتون مین لازم پکڑ تو ذات اپنے کو اور نگاہ رکھ اپنی کو گناہون سے اور چھوڑ دے امر عوام کو اور تعرض
نکر اُنسے اور گوشہ پکڑ اُنسے اسلیے کہ تحقیق آگے تمہارے آخر زمانہ مین ایسے دن آتے ہین کہ اُنمین صبر کرنا چاہیے ابتدا ان ایام کی بعد خلفای راشدین کے
کے ہوئی آج کے دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کرے اُن ایام مین گویا کہ ہاتھ مین لیا انگارہ واسطے عمل کرنیوالے کے شریعت اور
احکام دین پر اُن ایام مین اجر ہی پچاس شخصون کا کہ عمل کرتے ہین مانند عمل اسکی کے یعنی اُنمین سے کہ مبتلا نہین مین اُسکے سے بلا مین اور نہین مین
اُن ایام مین کہا صحابہ نے یا رسول اللہ انکے لیے اجر پچاس شخصون کا ہی کہ اُنمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصون کا تم مین سے ہی نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف دیکھے تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کرے طرف اسکے خواہش نفس تیری کے صفات بری سے کہ اگر درمیان لوگون
کے آوے تو اور اُنمین ہے تو نہ اختیار بحکم طبیعت کے اُسمین پڑے تو اس صورت مین کنارہ کرنا اُنسے لازم ہی کہ برائی مین نہ پڑے تو کذا قال الطیبی
اور بعضے حواشی مین لکھا ہے کہ معنی یہ ہین کہ مراد لابد سے سکوت اور اعراض ہی بسبب عاجز ہونے کے نہی منکر سے اور یہ معنی موافق ہین اُسکے کہ
بعضے نسخون مین واقع ہوا ہی ولا ید لک منہ ساتھ یاے تحتانیہ کے بمعنی لا قدرۃ لک علیہ کے یا مراد یہ ہو کہ دیکھے تو کار ضروری کہ احتیاج ہی تجکو
اُسکی اور چارہ نہین ہی اُس سے اگر امر نہی کرے تو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چھوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہ کہ جب دیکھے تو بعضے لوگون کو
گناہ کرتے اور ضرور ہے تجکو سکوت بسبب عاجز ہونے تیری کی تو نگاہ رکھ اپنے نفس کو گناہون سے اور چھوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتھ نفس اپنے
کے اور چھوڑ علم لوگون کا طرف اللہ تعالی کے اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اسکی کے اور ہاتھ مین لیا انگارہ
یعنی لاحق ہوگی اسکو مشقت بسبب صبر کے مانند مشقت صبر کرنیوالے کے اُسپر پکڑنے انگارے کے اپنے ہاتھ مین اور ظاہر حدیث سے فضیلت آخر امت کی

لازم آتی ہے صحابہ پر اس صفت میں اور اسی سبب کہتے ہیں کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کے نہیں ہے اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشاہیر محدثین سے ہے اس مسئلہ میں کلام کیا ہے اور کہا کہ ممکن ہے کہ بعد از صحابہ کے کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضے انکے کے ہو یا زیادہ اور ساتھ حدیثوں کے کہ یہ بات اُنسے سمجھی جاتی ہے دلیل لایا ہے اور مختار جمہور کا خلاف اسکے ہے اور خلاف اسکا اُن صحابہ میں ہے کہ ایمان لائے ہیں اور اپنے وطن کو چلے گئے اور زیادہ اس سے صحبت نہیں رکھی نہ وہ اصحاب کہ اونہوں نے صحبت آنحضرت سے رکھی اور شب و روز خدمت میں تھے اور آثار و انوار صحبت کے جمع کیے انہنے اور باوجود اسکے شرف صحبت تمام صحابہ میں باقی ہے اور اس فضیلت میں کسیکو اُنکے ساتھ مشارکت نہیں ہے اور قوت القلوب میں کہا ہے کہ ساتھ ایک نظر کے کہ اوپر جمال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑی وہ کچھ کھلتا ہے اور وہ کاربرآری ہوتی ہے کہ اوروں کو ساتھ چلّون کے حاصل نہو واللہ اعلم بہ ع ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْہَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَکَرَ اَنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَلَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیْرِ الْعَامَّۃِ یُغْرَزُ لِوَاؤُہٗ عِنْدَ اِسْتِہٖ قَالَ وَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ یَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنْ رَاٰی مُنْکَرًا اَنْ یُّغَیِّرَہٗ فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ قَدْ رَاَیْنَاہُ فَمَنَعَتْنَا ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ نَّتَکَلَّمَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْہُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانے کو بعد عصر کے پس نہیں چھوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کے کہ ہونیوالی تھی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اُسکو یاد رکھا اُسکو جس شخص نے کہ یاد رکھا اور بھول گیا اُسکو جو کہ بھول گیا یعنی احوال دراز تھا بعضوں نے یاد رکھا اور بعضوں نے فراموش کیا اور تھا بیچ اُس چیز کے کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہے اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہے تمکو دنیا میں پس دیکھنے والا ہے کیونکر عمل کرتے ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق واسطے ہر توڑنے والے عہد کے نشان کھڑا ہوگا دن قیامت کے موافق عہد شکنی اُسکی کی دنیا میں یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی اُتنا ہی نشان بلند و نمایاں تر ہوگا تا پہچانا جاوے بسبب اُسکے روز قیامت کے اور ہر باعث حق و باطل کے لیئے نشان ہوگا تا اُس سے پہچانا جاوے اور نہیں ہے کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی امیر عام کی سے گاڑا جاویگا نشان اُسکا نزدیک مقعد اسکی کے یعنی واسطے ذلت و فضیحت اُسکی کے فرمایا آنحضرت نے اور نہ باز رکھے کسی کو تم میں سے ڈر کہنی بات حق کی سے جبکہ جانے حق کو یعنی چاہیے کہ کلمۃ الحق کہنے میں خوف و ملاحظہ کسیکا نکرے اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر وہاں بھی کہے اولی ہے اور ایک روایت میں ہے یعنی بجائے کہنے حق کے سائے یہ عبارت چاہیے کہ منع نکرے کسیکو ہیبت لوگوں کی جب دیکھے خلاف شرع تغیر کرنے اُسکے سے پس روئے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکھا ہمنے خلاف شرع کو پس باز رکھا ہمکو ہیبت لوگوں کی نے بولنے سے اُسمیں پھر فرمایا پیغمبر خدا نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی اوپر جماعتوں مختلف اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی ہیں بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتے ہیں یعنی تمام عمر میں وقت سن تمیز سے آخر عمر تک مومن اور مرتے ہیں مومن اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں کافر اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتے ہیں مومن اور مرتے ہیں کافر اور بعض اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کئے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں مومن **ف** دنیا شیرین ہے کہ مذاق طبیعت میں مزہ اُسکا لذیذ معلوم ہوتا ہے اور سبز ہے کہ اہل ظاہر کی آنکھوں میں صورت اُسکی

بہت زیبا اور تازہ معلوم ہوتی ہے اور بعضون نے کہا کہ عرب چیز نرم کو خضر او کہتے ہین بسبب شباہت کے ساتھ خضراوات یعنی سبزوں اور ساگون
اور ترکاریون کے بیچ جلدی جاتے رہنے اور کم ٹھہرنے کے اور اسمین بیان ہے مکر اور عشوہ دنیا کا کہ لوگونکو ساتھ لذتون اور شہوتون کا ذائقہ اور حسن جمال
ملمع اپنے کے فریفتہ کرتی ہے اور فنا ہو جاتی ہے اور خلیفہ کرنیوالا ہے معنی اسکے یہ ہین کہ اموال تمہارے حقیقت مین نہین ہین تمہارے بلکہ ملک اللہ کے
ہین اور تم خلیفہ اور وکیل اسکے ہو تصرف مین یا یہ معنی ہین کہ کیا ہے تمکو خلیفہ اُنلوگون کا کہ پہلے ہے تمسے تھے زمین مین اور دیا ہے تمکو وہ کہ اُنکے ہاتھ مین تھا
پس دیکھنے والا ہے کہ کیونکر عمل کرتے ہو اور کسطرح تصرف کرتے ہو اموال و املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتے ہو ساتھ احوال گذرے ہوؤن کے اور تصرف کرنے کے
اُنکے اموال مین اور بچو دنیا سے یعنی زیادتی دنیا سے کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نافع ہو آخرت مین اور بچو عورتون سے
یعنی اُنکے مکر و فریب سے اور محبت سے کہ باعث ہو اوپر جمع کرنے مال کے کہ مانع ہو حاصل کرنے علم و عمل کے سے اور مراد امیر عامہ سے شقلبی ہے کہ غالب
ہوا ہے اوپر مسلمانون پر اور اُنکے شہرون پر اور عام لوگون نے اُسکو امیر کیا اور پشتیبان اسکے ہوے بغیر مشاورت خواص کے اور اہل حل و
عقد کے کہ علما اور ارکین وقت ہین اور ابو سعید جو روئے کلام مذکور کر کر تو غرض اُنکی یہ تھی کہ ہمسے اولویت ترک ہوئی والا انہون نے بھی عمل
کیا تھا بعضی حدیثون پر کہ جن مین اجازت تھی سکوت کی وقت خوف کے اپنے نفس پر یا آبرو پر یا مال پر در صورت عاجز ہونے اور زمانہ ضعف
ایمان کے پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تھے باوجود کمال قوی ہونے اپنے کے دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت
رکھتے تھے اظہار حق کی نسبت اہل باطل کے مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہم کے تو واے برحال ہمارے کہ سلاطین اور امرا کا حال ایسا ہی خراب ہے
اور علماے عاملین کم ہین اور کثرت ہے حاکمون ظالمین کی اور جہلا کی اور مشایخ ریاکارون کی انا للہ وانا الیہ راجعون پس شک نہین ہے کہ زمانہ یہ
صبر و شکر اور رضا بقضا اور سکوت اور بیٹھے رہنے گھرون کا ہے اور قناعت کرنے کا قوت لایموت پر اور پیدا ہوتا ہے مومن یعنی مومن ماں باپ
کے ہاں پیدا ہوتا ہے یا شہر مومنون کے بیچ پیدا ہوتا ہے یہ اس لیے کہا کہ جب پیدا ہوتا ہے تو قبل تمیز کے نسبت ایمان کی اُسکی طرف ہوتی نہین
مگر باعتبار علم الٰہی کے اُسکے حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کے اور پیدا ہوتا ہے کافر یعنی کافر ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے یا شہر کفار مین پس یہ منافی
نہین ہے اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرۃ الحدیث کہ مراد اس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہے اگر نہو کوئی مانع بواعث گمراہی سے جیسی کہ دلالت
کرتی ہے اسپر یہ حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کے ہے و الا بعضے انمین سے پیدا ہوتے ہین مومن اور زندہ رہتے ہین کافر اور مرتے
ہین مومن اور بعضے انمین سے پیدا ہوتے ہین کافر اور زندہ رہتے ہین مومن اور مرتے ہین کافر اور شاید کہ یہ دونون قسمین نہین ذکر کین اس لیے
کہ مقصود اسمین سے یہ ہے کہ اعتبار خاتمہ کا ہے اور وہ جانا گیا اُس سے کہ ذکر کیا گیا اجمالا ہو ع ح **قَالَ** وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ
سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَاِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ فَاِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ
مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلٰى
قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلَى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ
بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا كَانَ لَهُ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى
وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّءَ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ
اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ
حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُءُوسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضٰى اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ کہا ابوسعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم میں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے جلد غضب میں
جلد جاتے غصے میں یعنی تھوڑی سی بات میں جلدی غصہ میں آجاتا ہے لیکن جلدی جاتا بھی رہتا ہے پس ایک دونوں میں سے بدلی دوسری کی ہے یعنی جلد آنا غصہ کا
خصلت بری ہے اور جلد جاتی رہنا خصلت اچھی پس اچھی خصلت مکافات بری کی کرتی ہے پس شخص مستحق مدح کا ہے مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بین بین ہے واسطے برابر ہونے
دونوں حالتوں کے یعنی پس تو اسکے حق میں کہا جاویگا کہ یہ بہتر ہے لوگوں میں اور نہ کہا جاویگا کہ برا ہے انمیں اور بعضا انمیں سے وہ ہے کہ ہوتا غصہ دیر میں اور جاتا ہے غصہ دیر میں
پس یہاں بھی ایک ان دونوں خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسری کے یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر میں اچھا ہے لیکن دیر میں جانا برا ہے یہاں بھی بین بین ہے اور
بہترین تمہارے وہ ہیں کہ دیر کر غصہ آوے اور جلد جاتا رہے اور بدتر تمہارے وہ ہیں کہ جلد آوے غصہ اور دیر کر جاوے فرمایا حضرت نے بچو تم غصہ کرنے سے
اس لئے کہ وہ ایک آگ ہے روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدت جبلیہ جلتی ہے مانند انگارہ آگ کے کہ پوشیدہ ہے بیچ انگیٹھی نفس کے اوپر دل بن آدم کے یعنی غالب ہے
اسپر وقت غلبہ غصہ کے کہ عقل کو وہاں مجال تصرف نہیں کیا نہیں دیکھتے تم طرف پھولنے رگوں گردن غصہ والے کے اور سرخی آنکھوں اسکی کے یعنی یہ اثر حرارت
اور اٹھنے بخارات غلیظہ کا ہے اور وہ سبب پھولنے رگوں کا ہوتا ہے جیسا کہ پایا جاتا ہے یہ وقت حرارت طبیعت کی تپ میں پس ظاہر عنوان باطن ہے پس جو
شخص کہ پاوے کچھ اس میں سے یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیئے کہ لیٹ جاوے پہلو پر اور لگا جاوے ساتھ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرت نے قرض کا یعنی
اقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم میں سے وہ ہے کہ اچھا ہوتا ہے ادا کرنے میں یعنی جبکہ ہوتا ہے اسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہے
قرض واسطے اسکے یعنی کسی پر سختی کرتا ہے طلب کرنے میں یعنی نہیں رعایت کرتا ادب کی اور ایذا دیتا ہے اسکے تقاضا کرنے میں اور تشدد کرتا ہے طلب کرنے
میں پس یہ شخص اسکے ادا میں تو نیک ہے اور طلب میں بد پس ایک ان دو خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسرے کے اور بعضا انمیں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے برا
ادا کرنیوالا دین کا اور اگر ہو اسکا کسی پر اچھی طرح اور سہولیت سے طلب کرتا ہے یعنی لینے والے دین میں بد ہے اور طلب میں نیک پس ایک ان دو خصلتوں
میں سے مقابل ہے دوسرے کے اور بہتر تمہارے وہ ہیں کہ جب ہو انپر دین اچھی طرح ادا کریں اور اگر ہو انکا کسی پر اچھی طرح طلب کریں اور بدترین تمہارے وہ
لوگ ہیں کہ جب ہو انپر دین بری طرح ادا کریں اور اگر ہو انکا کسی پر سختی کریں اسکے طلب کرنے میں آنحضرت نے خطبہ میں نصیحتیں بیان فرمائیں یہانتک
کہ جسوقت ہوا آفتاب کھجور کے درختوں کے سروں پر اور دیواروں کے کناروں پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں
باقی رہا ہے زمانہ دنیا سے بہ نسبت اس زمانہ کے کہ گذرا ہے اس سے مگر جیسا باقی رہا ہے اسدن تمہارے سے بہ نسبت اس زمانہ کے کہ گذرا ہے اس سے نقل کی
یہ ترمذی نے **ف** وقت آنے غصہ کے لیٹ جانے کو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آوے اسکو کہ اصل میری مٹی ہے مجکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے
اور اس لیٹ جانے کو بہت دخل ہے دفع غضب میں ۔ ع **وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ابی البختری سے کہ نقل کی ایک شخص سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہونگے لوگ یہانتک کہ بہت ہوں گناہ
اور عیب انکے ذاتوں انکی سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** لفظ یعذروا ساتھ پیش تی اور جزم عین اور زیر ذال کے اعذار سے صراح میں ہے کہ اعذار
بہت یا عیب و گناہ ہونا اور قاموس میں ہے اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کی یہ ہے کہ اعذار بمعنی سلب عذر اور ازالہ اسکی کے
ہے اور جب کسیکے گناہ اور عیب بہت ہوں بسبب عذاب کرنے حق تعالیٰ کے اسکو اور منع اور نہی کرنے لوگوں کی اسکو منکرات سے جاے عذر نہ رہی پس اسنے
بسبب کثرت گناہوں اور عیبوں کے سلب اور ازالہ عذر کا کیا اور عذار بمعنی صاحب عذر ہونیکے بھی آتا ہے اور یہ معنی بھی یہاں درست آتے ہیں یعنی
ہلاک ہونگے لوگ یہانتک واسطے رفع نسبت گناہ کے اپنی طرف سے تاویل میں بہترے اور عذر فاسد پیدا کریں اور بعضی روایتوں میں یعذروا ساتھ

زیری کے بھی آیا ہے عذر سے ساتھ زبر عین کے یعنی معذور رکھنا اور معنی اسکے یہ ہین کہ ہلاک نہون گے لوگ یہان تک کہ معذور کھین ملامت کرنیوالون اور نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سے یعنی ملامت کرنیوالے نے اُنکے معذور اور مغلوب پر ہون ملامت کرنے مین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی تینون توجیہون کا یہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بر تقدیر کرنے گناہون اور خلاف شرع کے ہے کہ بسبب اسکے محل زجر اور منع اور نہی کے اُنسے ہو نزع **وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًى لَّنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْهُ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہے عدی بیٹے عدی کندی کے سے کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہمارے نے کہ اُسنے سُنا دادا میرے سے یعنی عمیرہ کندی سے کہ کہتا تھا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنے بعضون اُنکی کے یعنی اگر بعضے قوم مین سے گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین کرتا یہان تک کہ دیکھین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنے کہ بعضون نے کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکھتے ہون اُسکے تغیر کرنے پر پس تغیر کرین اُسکو پس جب کرین اکثر اُسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کے عذاب کریگا خدای تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یعنے بعضونکو بسبب کرنے گناہ کے اور اکثرون کو بسبب انکار کرنے اور منع کرنیکے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ أَطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ** اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب گرفتار ہوئے بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور رشوت کے شکار کرنے مین اور سوا انکے مین منع کیا اُنکو علما اُنکے نے یعنی اول پس نہ باز آئے وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چھوڑا ممنوع چیزونکو پس ہمنشینی کی اُنکی علما نے اُنکے بیچ مجلسون اُنکے کے یعنی گنہگارون کے اور ہم نوالہ و ہم کاسہ ہوئے اُنکے یعنی مداہنت کی اور آپس مین اختلاط رکھا پس خلط کیے خدا تعالی نے اور ملائے دل بعضون اُنکے کے ساتھ بعضون کے پس لعنت کی اللہ تعالی نے اُنکو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتے تھے اور جو ساکت اور بے نصار رہتے تھے اُنکے اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے یہ لعنت کرنی اُنکی بسبب گناہ کرنے اور تجاوز کرنے اُنکے کے تھی حدون سے یعنی بسبب اسکے کہ کھینچا اُنھون نے گناہون کو طرف کفر کے ساتھ حلال جاننے اور مانند اُنکے کے اور بسبب راضی ہونے کے گناہون سے اور بسبب اچھا جاننے گناہ کرنیوالون اُنکے سے کہا ابن مسعود نے پس اُٹھ بیٹھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ کیے ہوئے یعنی پہلو پر یا پشت بہ تکیہ بیٹھے ہوئے تھے پہلے اسکے پس تکیہ چھوڑ کر سیدھے ہو بیٹھے واسطے اہتمام کلام کے پس فرمایا نہین نجات پاؤ گے تم عذاب سے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے یہان تک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سے منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی مین یون آیا کہ فرمایا آنحضرت نے یون نہین ہے کہ جو گمان کرتے ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سے باوجود مداہنت کے قسم خدا کی البتہ کہو اُنسے بات اچھی اور منع کرو بری بات سے اور پکڑو ہاتھ ظالم کے اور البتہ مائل کرو اُسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اُسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یہ کار کرو یا البتہ ماریگا اور خلط

کرے گا اللہ تعالیٰ دلوں بعضوں تمہاری کے بعضوں پر پھر لعنت کرے گا اللہ تمکو جیسی کہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی انکے کفر اور گناہوں پر یعنی ایک امر ان
دونوں میں سے ہونیوالا ہی قطعاً ف جملہ ضرب اللہ الخ کا ترجمہ ملا علی اور شیخ رح نے تو یہی لکھا ہی جو لکھا گیا اور ملا علی نے ابن ملک سے یہ نقل کیا ہی کہ
لفظ بعض میں تب بتیہ کے لیے ہی یعنی سیاہ کیے اللہ نے دل انکے کہ نہیں گناہ کیا تھا انھوں نے بسبب نحوست گناہگاروں کے پس ہو گئے دل سبھو کے
سخت اور دور قبول کرنے حق اور خیر اور رحمت سے بسبب گناہوں اور مخالطت بعض کی کے بعض سے **وَعَنْ اَنَسٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ
مِنْ اُمَّتِکَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَھُمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ
خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَا یَعْمَلُوْنَ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے شب معراج میں کتنے ایک شخصوں کو کہ کترے جاتے ہیں ہونٹھ انکے آگ کی مقراضوں سے کہا میں نے کہ کون ہیں یہ
ای جبرئیل کہا کہ یہ لوگ علما اور واعظ اور مشایخ ہیں امت تیری کے کہتے تھے لوگوں کو ساتھ نیکی کے اور بھولتے تھے اپنی ذاتوں کو یعنی آپ عمل
نکرتے تھے اور لوگوں کو حکم کرتے تھے عمل کرنیکا نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیہقی کی ایک روایت میں یوں آیا ہی
کہ کہا واعظ ہیں تیری امت میں سے وہ کہ کہتے تھے وہ چیز کہ نہیں کرتے تھے اور پڑھتے تھے کتاب اللہ اور نہیں عمل کرتے تھے **ف** یہ عذاب بسبب عمل
نکرنے اسکی کے ہوگی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ الخ اور جیسے کہ فرمایا آنحضرت نے وَیْلٌ لِّلْجَاھِلِ مَرَّۃً وَوَیْلٌ لِّلْعَالِمِ
سَبْعَ مَرَّاتٍ اور جیسا کہ وارد ہوا ہی حدیث مشہور میں اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ ۱۲ع **وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَۃُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَاُمِرُوْا اَنْ لَّا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا
وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمار بن یاسر سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی اور گوشت اور حکم کیے گئے یہ کہ نہ خیانت کریں
یعنی ساتھ قصد کھانے بہتر کے یا اکثر کے غیر اپنے سے اور نہ ذخیرہ کریں واسطے کل کے یعنی واسطے دن کے کہ پیچھے آوے خوان کے اترنے کے دن سے
پس خیانت کی انھوں نے اور ذخیرہ کیا اور اٹھا رکھا کل کے لیے پس تبدیل کی گئیں صورتیں انکی بندر اور سور نقل کی یہ ترمذی نے **ف**
ظاہر یہ ہی کہ بڈھے انمیں کے بصورت بندروں کے ہوئے اور جوان بصورت سوروں کے ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ تُصِیْبُ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِھِمْ شَدَائِدُ
لَا یَنْجُوْ مِنْہُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَجَاھَدَ عَلَیْہِ بِلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَقَلْبِہٖ فَذٰلِکَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَہُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ
عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَصَدَّقَ بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَسَکَتَ عَلَیْہِ فَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ الْخَیْرَ اَحَبَّہٗ عَلَیْہِ وَاِنْ
رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَہٗ عَلَیْہِ فَذٰلِکَ یَنْجُوْ عَلٰی اِبْطَانِہٖ کُلِّہٖ روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ پہونچیں گی امت میری کو اخیر زمانہ میں انکے بادشاہوں سے بلائیں اور سختیاں یعنی دین کی
یا دنیا کی یا دونوں کی نہیں نجات پاویگا اس بلا سے یا اس بادشاہ سے کہ وہ بلا اس سے پہونچے مگر وہ شخص کہ پہچانا اسنے دین خدا کو یعنی نہیں غلامی
پانیکا بیچ زمانہ اس سلطان مشابہ شیطان کے مگر وہ شخص کہ جمع کیا اسنے درمیان علم و عمل کے اور کمال اور تکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتھ تفصیل
اسکی کے اصول و فروع سے اور عمل کیا واسطے نفس اپنی کے اوپر اس چیز کے کہ مقتضی ہی اسکو امر مشروع پس جہاد کیا اوپر حاصل کرنے اعلاء دین

خدا کے ساتھ زبان اپنی کے یعنی بطریق نصیحت و بیان کے اور ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنے اگر ہو اُسکو قدرت و قوت اور ساتھ دل اپنے کے یعنے دل سے بُرا جانا
وقت عجز کے پس یہ وہ شخص ہے کہ پہلے پہونچا واسطے اُسکے کمال ثواب اور نیکبختیاں اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اُسنے دین
خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سے پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا دین اُسکو یعنے جہاد کیا ساتھ دل اور زبان کے نہ ہاتھ کے یہ مطلب ہوا ساتھ قرینہ
مقابلہ کے چونکہ تصدیق کار دل کا ہے اور زبان ترجمان اُسکے ہے تعبیر اُن دو سے ساتھ تصدیق کے کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا فی
الجملہ پس خاموشی قبول کی اُسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کے پھر بیان کیا حال وصفت اُس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہے یہ اُس شخص کو کہ کام نیک
کرتا ہے دوست رکھتا ہے اُسکو بنا بر اُسکے اور اگر دیکھتا ہے اُس شخص کو کہ عمل کرتا ہے غیر حق دشمن رکھتا ہے اُسکو بنا بر اُسکے پس یہ شخص نجات
پاتا ہے بنا بر پوشیدہ رکھنے اپنے کے محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنے دین اللہ تعالے کا پہچانا اور سخت ہوا دین
خدا میں پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کے ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کے اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سے اور تیسرا وہ ہوا
کہ پہچانا دین اللہ کا اُن نے پہچاننا اور سکوت کیا پس نہ کوشش کی اُسمین مگر بقدر ایمان اپنے کے کہ مکروہ رکھنا دل سے ہے اور یہی مراد ہے حدیث مین
فذلک اضعف الایمان پس یہ تینون قسمین مردون عارف اور پہچاننے والون دین کی ہین بتفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط
اور تیسرا ظالم جیسے آیہ کریمہ مین ہے فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ تیسرے کو بسبب باقی تقصیر کے ظالم فرمایا اور دوسرے کو
میانہ رو اور اول کو سابق اور یہ تینون برگزیدہ درگاہ کے جیسے اول آیت مین فرمایا ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ الخ
اور سوابق جمع سابقہ کی ہے سابقہ کہتے ہین ہر خصلت فاضلہ یعنے ہنر کو بولتے ہین کہ فلانے کو سابقہ ہے اس امر مین یعنے سبقت لے گیا ہے لوگون پر
اس کام مین پس حاصل یہ کہ یہ شخص سابقین بالخیرات سے ہوا کہ سبقت لے گیا حاصل کرنے سعادتون دنیا اور آخرت مین اور بشارتون مین ساتھ جزا اور
ثواب کے اور توفیق طاعت وعبادت مین اس مین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ یعنی جمع کرنیوالے درمیان مراتب کمال
اور تکمیل کے اور درجات علم وعمل کے اور تعلیم کے أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ یہ لوگ مقرب خدا ہین ~~~ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِ اقْلِبْ مَدِينَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ فِيهِمْ عَبْدَكَ
فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ اور روایت ہے
جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ عزوجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہ کہ اُلٹ دے شہر ایسے
اور ایسے کہ یعنی فلانے شہر کو کہ صفت اُسکی ایسی ہے مع اہل اُسکے کے پس کہا جبرئیل نے ای رب میرے تحقیق اُن لوگون مین بندہ تیرا ہے فلانا
کہ نہین گناہ کیا اُسنے تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اُلٹ اُس بستی کو اُسپر اور اُنپر اسلیئے کہ مونہہ اس بندہ کا نہین متغیر ہوا
بسبب میرے اور بسبب دین میرے کے ایک ساعت ہرگز **ف** حاصل یہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالے گناہ کے ایک
ساعت کبھی اور اسمین فرمایا ہے کہ اگر ایکبار بھی غصہ ہوتا اللہ کے لیے تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کے ~~~ **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَا لَكَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُلَقَّى حُجَّتَهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ عزوجل پوچھے گا بندہ سے دن قیامت کے پس فرما دیگا کیا ہوا
تجکو جب دیکھا تو نے ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تو نے اُسپر یعنی تغییر نکیا تو نے اُسکو اپنی زبان اور ہاتھ سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس

سکہایا جاویگا وہ حجت اپنی یعنی عذر بیچ ترک کرنے انکار کے جبکہ ارادہ کریگا اللہ اُسکے نجات دینے کا پس کہیگا اے رب میرے ڈرا مین لوگون سے یعنی میں نے گمان کیا کہ اگر
انکار کرونگا زبان اور ہاتھ سے اور رسیدہ رکہتا تھا مین تجسے عفو و مغفرت کی نقل کی بیہقی نے یہ تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** آمین انصاری اپنے
گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی اور عفو و کرم رب پر رکہنا بیہقی نے احتمال ہی یہ کہ ہو یہ اُس شخص کے حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کے دبدبہ اور غلبہ سے
اور نہ قدرت رکہتا ہو اُسکے دفع کرنے کی اپنے نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف و نہی منکر سے اگر بسبب غلبہ اور دبدبہ لوگون کے
نکر سکے تو جایز ہی اور امید عفو کی ہی اُسمین کذا ذکرہ الطیبی و الشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرع مین پس نہین عتاب
کیا جاویگا اوسپر اور نہین محتاج ہی سکہلانے حجت کا یہ اُسکے حق مین ہی کہ تصور کیا اُسنے فی الجملہ پس الہام کریگا اُسکو اللہ یہ معذرت ۱۲ع

وعن اَبِی مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْکَرَ خَلِیْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَیُبَشِّرُ اَصْحَابَہٗ وَیُوْعِدُہُمُ الْخَیْرَ وَاَمَّا الْمُنْکَرُ فَیَقُوْلُ اِلَیْکُمْ اِلَیْکُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہٗ اِلَّا لُزُوْمًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ مین ہی کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیے جاوینگے
یعنی بصورت آدمیون کے مانند اور تمام اعمال کے کہڑے کیے جاوینگے واسطے لوگون کے یعنی انکے دکہانیکو دن قیامت کے پس اپر مشروع بشارت
یعنی خوشخبری دیگا اپنے یارون کو یعنی اپنے عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا انکو بہلائی کا اور اپر خلاف شرع پس کہیگا یعنی اپنے یارون کو
دور ہو مجہسے اور نہین طاقت رکہین گے واسطے اُسکے یعنی اُس سے جدا ہونے کی مگر لگنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین
ف یعنی جدا اُس سے نہین ہوسکنے کے یعنی عذاب جو اُسپر مترتب ہی اُس سے الگ نہین ہوسکنے کے اور حاصل یہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگے اچہی صورتون
مین اور خوشبودار قبر مین اور اسی طرح دن قیامت کے اور اعمال بد خلاف اُسکے اور لفظ تنصبان ساتھ صیغہ مؤنث کے ہی اوپر بنا مجہول کے اور ایک
نسخہ مین ساتھ صیغہ مذکر کے اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ تا خلیقہ مین تانیث کے لیے نہین بلکہ مبالغہ کے لیے ہی اور معنی یہ ہین کہ یہ دونون نوع ہین مخلوقات
سے کہ ظاہر ہونگے لوگون کے لیے ۱۲ع

کِتَابُ الرِّقَاقِ

کتاب ہی رقاق کا **ف** رقاق جمع رقیق کی ہی بمعنی
نرم کے یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اُنکے سننے سے دل مین نرمی پیدا ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہین دل مین کہ زہد دنیا اور
رغبت آخرت اُن سے حاصل ہوتی ہی ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْہِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتین ہین کہ فریب اور ٹوٹا کہائے ہوے ہین اُن مین بہت آدمی تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی ان
دو نعمتون مین بہت لوگ ٹوٹے مین پڑے ہین کہ قدر انکی نہین جانتے اور مفت ہاتھ سے دیتے ہین اور بیچ معاملہ انکے کے نفس سے نقصان کہاتے ہین جیسے
بیچ معاملہ بیع و شرا کے کوئی فریب کہاتا ہی اور متاع کو مفت ہاتھ سے دیتا ہی اور زیان زدہ ہوتا ہی دو نعمتین یہ ہین صحت بدن امراض سے اور خالی ہونا وقت کا
شواغل سے اور مشوشات سے پس قدر اُن نعمتون کی لوگ نہین پہچانتے یعنی کار آخرت نہین کرتے اُن مین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتے جب وقت
کہ بیمار ہون اور ساتھ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کے گرفتار ہون قدر انکی جانین جیسا کہ کہا ہی علماء نے النعمۃ اذا فقدت عرفت ۱۲ع معنے
اُسکے یہ ہین کہ نہین پہچانتے قدر اُن نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتے ان مین ایسے اعمال بیچ دنون معاش کے کہ محتاج ہونگے انکا آخرت مین اور
نادم ہونگے اوپر ضائع کرنے عمر دون اپنی کے وقت جاتے رہنے اُنکے کے اور نہین نفع دیگی انکو ندامت جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ذلک
اور یہ

یوم التغابن اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حسرت کرینگے اہل جنت مگر اُس ساعت پر کہ گذرے اُنپر اس حال مین کہ نہیں یاد کیا اُنہون نے اللہ کو اُسمین نہیں کیا
وعن المستورد بن شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول واللہ ما الدنیا فی الاخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یرجع رواہ مسلم اور روایت ہے مستورد بیٹے شداد کے سے کہ کہا اُسنے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہے خدا کی نہین ہے مثال دنیا کی یعنی اُسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کے یعنی نعمتون اور ایام اُسکے کی مگر مانند ڈالنے ایک تمہارے کے اُنگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کسی چیز کے پھرتی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی کس قدر پانی اُسمین لگیا تا ہے دریا مین سے کچھ نہین لگتا سوائے رطوبت یا ایک آدہ قطرہ کے پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر ہے نسبت آخرت کے اور یہ بھی تمثیل ہے واسطے سمجھانے لوگون کے والا متناہی کو غیر متناہی کے ساتھ کچھ نسبت نہین قطرہ مین کہ دریا سے نکلتا ہے باوجود ذلت وحقارت کے کچھ نسبت رکھتا ہے دریا سے اور دنیا آخرت سے اسقدر بھی نسبت نہین رکھتی نتیجہ حاصل یہ کہ نہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور ہو اور نہ اسکی تکالیف تنگی پر جزع فزع اور شکوہ کرے بلکہ کہے اللّٰھم لا عیش الا عیش الاخرۃ کہ حضرت نے اُسکو فرمایا ہے ایک بار دن احزاب کے اور ایک بار حجۃ الوداع مین پھر جانے کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے اور دنیا ایک ساعت ہے پس صرف کرے اُسکو طاعت مین
وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بجدی اسک میت فقال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء قال فواللہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک بکری کے بچہ چھوٹے کان والے یا بن کان والے یا کان کٹے مرے ہوئے پر پس فرمایا کون تم مین دوست رکھتا ہے کہ یہ ہوے اُسکے لیے بدلی ایک درہم کے یعنی کوئی ہے تم مین سے کہ اُسکو ایک درہم کو خریدے پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہین دوست رکھتے ہم کہ ہمارے لیے یہ ہو بدلے کسی چیز کے فرمایا آنحضرت نے قسم ہے خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھ تمام انواع لذات اپنی کے بہت ذلیل ہے نزدیک خدا کے اس بکری کے بچہ سے نزدیک تمہارے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مقصود اس سے بیرغبت کرنا ہے دنیا سے اور رغبت دلانی ہے عقبے مین سلیے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ بنا بر اُس چیز کے کہ روایت کیا ہے اُسکو بیہقی نے حسن سے بطریق ارسال کے جیسا کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اُسمین یہ ہے کہ محبت رکھنے والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہوا مور دنیوی مین ہوتا ہے اُسکے اعمال مین دخل غرضون فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہوا مور دنیوی مین مقصود ہوتی ہے اُسکو آخرت چنانچہ اسی لیے کہا ہے بعضون عارفون نے صاحبون یقین سے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کر سکین گے اُسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کر سکین گے اُسکو تمام مفسد
وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قیدخانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی دنیا مشابہ قیدخانہ کے ہے مسلمان کے لیے کہ محنت اور شدت دیکھتا ہے اُسمین اور منہیات سے اپنے تئین بچاتا ہے اور مشقت طاعات کا متحمل ہوتا ہے اور تنگ ہے میدان دنیا اور سکونت اُسمین اسلیئے ہمیشہ چاہتا ہے کہ اُس سے نکلے اور میدان ملکوت مین جولانی کرے اور بمنزلہ بہشت کے ہے کافر کے لیے کہ ساتھ لذتون اور شہوات کے اُسمین مشغول ہے اور نہین چاہتا اُس سے نکلنا اور بعضے کہتے ہین مراد یہ ہے کہ دنیا مانند قیدخانہ کے ہے مومن کے لیے بہ نسبت ان ثوابون اور نعمتون کے کہ طیار کی گئی ہین اُسکے لیے آخرت مین اور مانند بہشت کے ہے کافرون کے لیے مقابلہ مین اُس عذاب دردناک کے کہ تیار کیا گیا ہے اُسکے لیے آخرت مین یعنی مومن ہرچند کہ دنیا مین ناز و نعمت مین رہے منزلہ قید کے ہے اور آخرت مین بہتر اس سے پاویگا اور کافر ہرچند محنت و شدت دیکھے دنیا مین بدتر حال اُسکا اُس سے ہوگا چنانچہ مشہور ہے کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا کہ تمہارے نانا صاحب نے

جو کہا ہی الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر پر کیونکر صادق آوے پس نسبت میرے اور تمہارے تھوڑے پر چلے جاتے ہو اور چین مین رہتے ہو اور مین بیمار اور طرح طرح کی تکالیف فقر وفاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپ نے یہی جواب دیا جو بقول بعض کے نقل کیا گیا ۱۲ مؤلف **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یظلم مؤمنا حسنۃ یعطی بھا فی الدنیا ویجزی بھا فی الاخرۃ واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بھا للہ فی الدنیا حتی اذا افضی الی الاخرۃ لم تکن لہ حسنۃ یجزی بھا رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن تمام بھلائیان بسبب اُس نیکی کے دنیا مین یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذلک نعمتین اور بدلہ دیا جاوے گا بسبب اُسکے آخرت مین اور کافر پس کھلایا جاتا ہی یعنی دیا جاتا دنیا مین بسبب نیکیون کے کہ کین مین واسطے اللہ کے یعنے کھلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند انکے کے یہانتک کہ جب پونہچیگا طرف آخرت کے نہوگی اُسکے لیے نیکی کہ جزا دیا جاوے بسبب اُسکے نقل کیا یہ مسلم نے **ف** یعنے مومن جب نیکی کرتا ہی تو اُسکو آخرت مین جزا اور ثواب اُسکا پورا ملتا ہے اور دنیا مین بھی اُسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق مین اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراخ خاطر اور سلامتی آفات و ناگوار چیزون سے اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کے لیے تو بدلہ اُسکا تمام دنیا ہی مین پایا جاتا ہی اور آخرت مین اسکا بدلہ نہین دیکھتا اور اُسپر ثواب نہین پاتا اور مقتضی مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیون کا دنیا مین ساتھ انواع محنت اور مشقت اور بلاؤن کے یہانتک کہ جب پونہچیگا آخرت مین نہ پہونچیگی اُسکے لیے برائی کہ عذاب دیا جاوے اُسپر اور مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہی احمد اور ابن حبان نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت من یعمل سوء یجز بہ کہا ابو بکرؓ نے کہ کون نجات پاویگا ساتھ اسکے یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشے اللہ تجکو ای ابو بکر کیا نہین غمگین ہوتا تو کیا نہین رنج اُٹھاتا تو کیا نہین بیمار ہوتا ہی تو کیا نہین پہونچتین تجکو بلائین کہا اُنہون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا اُس چیز سے ہی کہ بدلا اور سزا دے جاتے ہو تم ساتھ اُسکے اور ترمذی اور ابن جریر نے روایت کیا ہی کہ مصیبتیں اور جزا ہین دنیا مین ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجبت النار بالشھوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ الا عند مسلم حفت بدل حجبت اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھانکی گئی ہی آگ دوزخ کی ساتھ شہوتون اور لذتون کے اور ڈھانکی گئی ہی جنت ساتھ سختیون اور مشقتون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک مسلم کے لفظ حفت کا ہی بمعنی گھیرے جانے کے بدلے حجبت کے **ف** یعنی جب تک مداومت کرنیکے طاعت و عبادت پر اور صبر کرنیکے شہوات و لذتون سے سختی دیکھین اور مشقت کھینچین بہشت کو نہ پہونچینگے اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ مین ہو وجب تک پردہ نہ کھولین اُسکو درمیان سے اُٹھادین چھپی ہوگی پس چونکہ بہشت بیچ پردہ مشقتون کے ہی اول مشقتون کو پہونچین اور اُنہین ڈراوین اور اُنکو کرین پس اُنسے گذر کر بہشت کو پہونچینگے اور اسی طرح شہوات یعنے خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات کو پہونچین اور اُنکے مرتکب ہون دوزخ کو پہونچینگے اور مراد شہوات سے شہوات حرام ہین مانند شراب اور زنا اور غیبت اور مانند اُنکے کے والا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب دُرآنے آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہی مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سے دور ڈالتا ہی اور اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کے جب علم کو پہونچین اور اُس مین در آوین معرفت خدا کو پہونچینگے فافہم ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعس عبد الدینار وعبد الدرھم وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش طوبی لعبد اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ اشعث راسہ مغبرۃ قدماہ ان کان فی الحراسۃ کان فی الحراسۃ وان کان فی الساقۃ کان فی الساقۃ

اِنِ اسْتَاذَنَ لَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ یُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دنیا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مالکو اپنے معبود جبار کی رضا پر اسطرح کہ
لیتا ہی اُسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہین صرف کرتا اُسکو اُسکے مصرف مین حاصل یہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہوا ور جمع کرتا ہی اُسکو اور بخل
کرتا ہی ساتھ اُسکے حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب و زینت مین بقصد تکبر و تجمل کے اور صفت اور نشان بندہ
ہونے زر اور کپڑے کا یہ ہی کہ اگر دیا جاوے زر اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش ہو یعنی طمع اُسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کے اور حرص اُسکی بیچ اُسکے
جمع کرنے مین ہی اگر دین راضی ہوا اور نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ مراد دنیا اور نہ دنیا حق تعالے کا راضی ہونا اور غضب ہونا
اُس سے ہو پھر مکرر دعا بد کے تاکید کے لیے ہلاک ہو جیوا ور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہو جیو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگے اُسکے پاون مین پس
نہ نکالا جائیو یعنی جب شدت و محنت مین ہو کوئی مدد اُسکی نہ کیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتار ون دنیا اور حرص و طمع کی چاہا اُنکے مقابلہ مین ذکر کرین طالبان
دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتھ جہاد کے اللہ تعالے کی راہ مین اور بیرغبت ہین دنیا اور زینت اُسکی سے اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظر مین
خوار ذلیل معلوم ہوتے ہین پس فرمایا خوشحالی ہو جیو واسطے اُس بندے کے کہ پکڑے ہوئے کھڑا ہی باگ گھوڑے اپنے کی واسطے جہاد کے راہ خدا مین
پراگندہ ہین بال سر اُسکے گرد آلودہ ہین پاؤن اُسکے اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کے یعنی اگر اُسکو آگے کے لشکر مین نگہبانی کے لیے مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی
کامل کے لیے نہ غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سے نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچھے کے لشکر مین یعنے مقرر کرتے ہین اُسکو
پیچھے کے لشکر مین نگہبانی کے لیے رہتا ہی پیچھے کے لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمانبردار مسلمانون کا ہی جو کچھ کہتے ہین کرتا ہی اور جہان کہتے ہین
رہتا ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی ان لوگون کی مجلسون مین کرا نیکا نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونے مال و جاہ کے اور اگر سفارش
کرتا ہی کسی کی قبول نہین کی جاتی اُسکی سفارش یعنے بسبب خوار و بیقدر ہونے اُسکے کے لوگون کی نظر دل مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** بندہ
دینار کا الخ یہ اس سبب سے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی اسباب دنیا مین اور اگر مال اُسکی ملک مین ہو اور اسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور
خاص دینار اور درہم ہی کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتے ہین بسبب انکی تمام مقاصد نفس و شیطان کا اور لفظ خمیصہ ساتھ زیر خ کے بر
وزن سفینہ کی چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہے خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکے چارون طرف خط ہوتے ہین اور خاص اُسکو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر اُسکے پہننے مین
تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اُسکے طرف اور نہین طاقت رکھتے اُسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندے
اُسکے ہوتے ہین اور نقش اور انتقاش کے معنے ہین کانٹا پانون سے نکالنا یعنی جب شدت و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اُسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا
پانون سے نکالنا ادنے مرتبہ مدد کرنیکا ہی نفی کی اُسکی اُس سے زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جائز حمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت شیخین
کیا ہی ہمنے والا اگر حمل کرین اُسکو خبر دینے کے قبح حال اُس جماعت کے سے اور بُرائی اور ذلت اور خواری اُنکی سے دنیا اور آخرت مین تو بھی جائز ہی جیسا کہ نہین
پوشیدہ ہی یہ موضع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِیْ
مَا یُفْتَحُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ یُنْزَلُ
عَلَیْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَیْنَ السَّائِلُ وَکَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ
حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَةَ الْخَضِرِ اَکَلَتْ حَتّٰی اِمْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ
فَاَکَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهٗ فِیْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ

بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جملہ اُن چیزون سے کہ ڈرتا ہون مین تمپر اے صحابہ یا اے امت پیچھے وفات اپنی کے وہ چیز ہے
کہ کھولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا
غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہے پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے حضرت یعنی بانتظار وحی کے دیر تک
یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اُتاری جاتی ہے وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچھا آنحضرت نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت
اُترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہان ہے وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اُسکی یعنی اور اچھا جانا اُسکو اُس سوال مذکور کے
اسلیے کہ لوگون کو اُس سے فایدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہے کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی سے ہے
اور اس سے برائی پیدا نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کے اور تجاوز کرنے کے حد اعتدال سے مانند بہار کے کہ نہین اُگاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہے
فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانے کے ہوتا ہے جیسیکہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس اُس چیز سے کہ اُگاتی ہے بہار قسم
گھانس سے وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہوجاتا ہے یعنی اگر مر نہین جاتا قریب پہونچتا ہے یعنی ہلاک کے مگر کھانیوالا
جانور گھانس سبز کا اسطرح کہ کھائی گھانس یہانتک کہ تن گیئن کوکھین اُسکی بیٹھا سامنے قرص آفتاب کے یعنے یہ عادت ہے جانور کی کہ جب بدہضمی سے
پیٹ اُسکا پھول جاتا ہے تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہے جب گرم ہوتا ہے پیٹ نرم ہوتا ہے اور جو کچھ اُسکے پیٹ مین ہوتا ہے نکلجاتا ہے جیسیکہ فرمایا
پس پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پس اپھارہ پیٹ کا جاتا رہا پھر پھرا طرف چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ
اور نرم و رنگین ہے کہ آنکھ مین اچھا معلوم ہوتا ہے اور لذیذ اور خوش مزہ ہے کہ لینا اُسکا دل مین لذت زیادہ کرتا ہے پس جو کوئی کہ لیوے مالکو ساتھ
حق اُسکے کے یعنے بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اُسکو بیچ حق اُسکے کے یعنی مصرف اُسکے کے کہ واجب ہے یا مستحب پس اچھا مدد کرنیوالا ہے
وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوے اُسکو بغیر حق اُسکے کے ہوتا ہے مانند اُس شخص کے کہ کھاتا ہے اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اُسپر یعنی اُسکے
اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ وزینتہا عطف تفسیری ہے اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی اشارہ ہے
اسپر کہ ابتدا اُسکی شیرین اور سبز ہے اور پھر جلدی فنا ہوجاتی ہے اور معنے یہ ہین کہ مین ڈرتا ہون تمپر اس سے کہ کثرت اموال تمہارے کی وقت فتح ہونے
شہرون کے باز رکھے گی تمکو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگے تم مین اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کے اور اُن چیزون کے
کہ متعلق ہین ساتھ اُن دونون کے لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کے سامان تیار کرنے موت کے سے اور پھر حبطر الخ یعنی کھاتا ہے اور بدہضمی کرتا ہے
اور پیٹ سے نکال ڈالتا ہے اور پھر کھاتا ہے اور یہ تمثیل ہے حال اُس شخص کی کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہے اور قریب ہلاکت کے
پہونچتا ہے بسبب غلبہ شہوت اور حرص کے کہ مرکوز ہے بیچ طبیعت آدمی زاد کے لیکن جلدی اُس سے رجوع کرتا ہے اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور
بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے متوجہ ہوکر توبہ اور ندامت کرتا ہے اور ساتھ پاک کرنے نفس کے گناہون سے علاج نفس اپنے کا کرتا ہے اور قسم پہلی کہ کبھی
وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے الخ اشارہ ہے طرف حال اُس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اُس مین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع استغفار کی
نپائی اور ساتھ قیاس اِن دونون قسمین ذکر کی گئی کے ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک وہ ہے کہ اصلا ہاتھ گناہ پر نمارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا
اور دنیا مین بیرغبتی کی اول ظالم ہے اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت لیجانیوالا بھلائیون کے کرنے مین ایک سابق نے
اصلا ہاتھ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسرے مقتصد نے آلودہ کیا ولیکن تھوڑا اور تیسرا ظالم ہاتھ آلودہ ہی دنیا سے گیا نعوذ باللہ من ذلک پھر اشارہ کیا

طرف تفاوت احوال آدمیون کے بیچ محبت مال اور صرف کرنے اُسکے کے پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز الخ اور بغیر حق اُسکے کے یعنی بغیر احتیاج کے طرف اسکے اور جمع کیا اُسکو حرام سے اور نہ خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنے کے اور مانند اُسکے کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کے مانند اُس شخص کے ہی کہ اُسکو جوع البقر ہو اور مانند اُس بیمار کے کہ اُسکو استسقا ہو کہ سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس کی اور بہت میٹھا پہول تا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رح نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانے منتر اُسکا جائز ہی لینا اُسکا والا نہین جائز پس لوگون نے کہا کہ منتر اُسکا کیا ہی کہا اُنہون نے وہ یہ ہی کہ معلوم کرے کہ کہان سے لیتا ہی اُسکو اور کس جگہہ مین خرچ کرتا ہی اُسکو **ع** **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین فقر سے ڈرتا مین تمپر یعنی اسلیے کہ اُس مین سلامتی غالب ہی اور وہ انفع ہی تمہارے لیے ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر اس سے کہ فراخ کیجاوی گی تمپر دنیا یعنی پس کرو گے تم معاملہ اغنیاء کا سا پس ہلاک ہو وگے ساتہہ انواع بلا کے جیسے فراخ کی گئی اُن لوگون پر تہے پہلے تم سے یعنے پس ہلاک ہوئے وہ بسبب ستم کرنے کے فقرا پر بسبب کمال رغبت کے مال مین پس رغبت کروگے تم دنیا مین یعنی اختیار کروگے اسکو تم اور رغبت کروگے اُس مین نہایت جیسیکہ رغبت کی لوگون نے اُس مین اور ہلاک کریگی تمکو جیسے ہلاک کیا اُنکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سبب خوف کا فراخی دنیا سے کہ باعث رغبت اور ہلاک کے ہو یا گرفتاری حرص کے اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنے اُسکے کی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہی یا واقع ہونا بیچ نزاع وخلاف کے کہ نوبت قتل وقتال کی پہونچے اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقر سے یہ ہی کہ نہون اُسکے پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین اور بدن سے اور غنا سے مراد ہی زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہی سرکشی اور غافل ہونی کی عبادت رحمان سے **ع** **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَايَةٍ كَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای لفظ قوت کے لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد آل محمد سے ذریت اور اہل بیت حضرت کی ہی یا تابعدار اور دوست کامل حضرت کے اور قوت اُس قدر کہانے پینے کو کہتے ہین کہ جو نگاہ رکھے بدن کو اور قیام بدن ہو اُس سے اور بعضون نے کہا کہ وہ جان بچا رکھے اور کفایت کرے رزق سے اور کفاف ساتہہ زبر کاف کے وہ ہی کہ باز رکھے اور بیپروا کرے سوال سے اور بعضون نے کہا کہ کفاف اور قوت کے ایک ہی معنے ہین اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی اور بیان ہی اُسکا کہ اکتفا ساتہہ ادنے معیشت کے اولی ہی اور قبول کی اللہ تعالے نے دعا حضرت کی بیچ حق اُنکے کہ چاہا اُن لوگون مین سے کہ ارادہ کیا برگزیدہ کرنے اُنکے کا اور جاننا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کے ایک تو ہی کہ عادت ساتہہ قلیل کہانے کے ہی جسکے دو روز یا زیادہ اُس سے بہوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک روز مین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین رکہتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اُس سے طلب کرتا ہی پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اُسکے قوت طاعت پر ہو اور حرکات عادی فوت نہون اور اس حدیث مین تنبیہ اور ارشاد ہی امت کو بیچ طلب کرنے زیادتی کے مشقت نہ اُٹہاوین اور مقدار قوت وکفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سے تجاوز نکرین اور لکہا ہی علما نے کہ کفاف افضل ہی فقر اور غنا سے اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بہلائیون اور عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی **ع** **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعه الله بما آتاه رواه مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پونہچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا وقدر آلہی کو اور رزق دیا گیا اسکو یعنی حلال بقدر کفایت کے
یعنی اس قدر کہ کفایت کرے امر دنیا مین اور باز رکھے اسکو ماسوے اللہ سے اور قانع کیا اسکو خدائے تعالے نے ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہی اسکو قسم
رزق سے اور راضی کیا اسکو ساتھ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
العبد مالی مالی ان ما لہ من مالہ ثلث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی وما سوی ذلک فہو
ذاہب وتارکہ للناس رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی
فخر کرتا ہی بسبب اگلے ہونے مال کے اور تکبر کرتا ہی ساتھ نسبت کرنے اسکے اور نہین جانتا وبال اسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اسکے ہی مال اسکے سے تین چیزین
ہین یعنی جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہی اسکے لیے اسکے مال مین سے تین منافع ہین فی الجملہ لیکن ایک منفعت اُن مین سے حقیقۃً اور باقی ہی اور منفعت دو صورت مین
ظاہر دنیا کی ہین اور فنا ہونے والی ہین وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پھاڑ ڈالی یا اللہ دی پس ذخیرہ کی یعنی عقبے کے
لیے اور وہ چیز کہ سواے اسکے ہی یعنی ذکر کی گئی قسم اور اموال سے مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد ہی اور جواہر اور مانند انکے کے
پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اُن سے اور چھوڑ جانے والا ہی اُسکو واسطے لوگون کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ذخیرہ کیا اشارہ اس مین طرف اسکے ہی کہ
جمع کرنا مال کا حقیقت مین یہ ہی کہ بخشی اور اللہ دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اسکا واسطے روز حاجت کے قیامت مین ۱۲ع **وعن** انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع المیت ثلثۃ فیرجع اثنان ویبقی معہ واحد یتبعہ اہلہ ومالہ وعملہ فیرجع اہلہ
ومالہ ویبقی عملہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہین
میت کے تین چیزین پس پھر آتی ہین دو چیزین یعنی اپنے مکان کو اور چھوڑ آتی ہین اسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہی اسکے ایک چیز ساتھ جاتے ہین اسکے
اہل اسکے یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اسکے کے اور مال اسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکے کے
اور عمل اسکے یعنی اچھے اور برے پس پھر آتے ہین اہل و مال اسکے اور ساتھ رہتے ہین اسکے عمل اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کچھ
مترتب ہوتا ہی اسپر ثواب وعذاب سے چنانچہ اسلیے کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ۱۲ع **وعن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایکم مال وارثہ احب الیہ من مالہ قالوا یا رسول اللہ ما منا احد الا مالہ احب الیہ من مال
وارثہ قال فان مالہ ما قدم ومال وارثہ ما اخر رواہ البخاری اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کون ہی تم مین سے کہ مال وارث اسکے کا بہت پیارا ہو طرف اسکے مال اپنے سے یعنی
کون ہی کہ دوست رکھے یہ کہ اسکے لیے مال نہو اور اسکے وارث کے لیے مال ہو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نہین کوئی ہم مین سے مگر مال اسکا بہت پیارا
ہوتا ہی طرف اسکے مال وارث اسکے سے فرمایا کہ تحقیق مال اسکا حقیقت مین وہ ہی کہ آگے بھیجا یعنی اللہ دیا فقرا کو اور مال اسکے وارث کا وہ ہی
کہ پیچھے چھوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نے **ف** پس اگر چاہتا ہی کہ اسکے لیے مال ہو تو چاہیے کہ اللہ دے اور آگے بھیجے اور پیچھے نچھوڑے اور جو کہ
آگے نہین بھیجتا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکھتا ہی اپنے مال سے اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی اور
حق ادا نہین کرتا اور بعد تصدق کے اور وصیت کرنے کے واسطے فقرا کے کہ اکثر اسکا تہائی ہی واسطے وارثون کے چھوڑ جاوے تو
افضل ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر اپنے وارثون کو تونگر چھوڑے تو بہتر ہی اس سے کہ بھیک مانگنے کے لیے لوگون کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھرین

وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَءُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مطرف تابعی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن شخیر سے کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ وہ پڑھتے تھے الھکم التکاثر یعنی باز رکھا تمکو اندیشہ آخرت کے سے آپس کے فخر کرنی نے ساتھ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کے کہ کہتا ہے آدمی زاد مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کے اور نہیں حاصل ہوتا واسطے تیرے اے بیٹے آدم کے نفع اور نصیب مال سے کہ وہ چیز کہ کھائی تو نے پس فنا کی تو نے یا پہنی تو نے پس پرانی کی تو نے یا اللہ دی تو نے پس گذاری تو نے اور باقی چھوڑی آخرت کے لیے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں تونگری ہے بہت مال ومتاع سے ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ساتھ قناعت اور بے پروائی اور عالی ہمتی اور رہنے کے سوال سے اور ساتھ ترک کرنے حرص کے جسکا دل متعلق ہے ساتھ جمع کرنے مال کے اور حریص ہے اوپر طلب زیادتی کے فقیر ومحتاج ہے اگرچہ مال رکھے اور جو کوئی قانع اور راضی ہے ساتھ قوت اور کفاف کے اور دور ہے حرص اور زیادہ طلبی سے غنی ہے اگرچہ مال نرکھے جیسکہ کہا گیا ہے تونگری بدلست نہ بمال وبزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتھ غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہے کہ نفس ناطقۂ انسانی بدون اُسکے محظوظ اور تونگر نہیں ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہے نہ بسبب مال کے **بیت** تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال * کہ مال طالب گور ست بعد ازان اعمال * کہا بعض ارباب کمال نے * **نظم**

رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا * لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ * فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ * وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ * اور یہ بات معلوم ہے کہ مال میراث فرعون اور قارون اور تمام کفار وفجار کی ہے اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہے * ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے کہ سیکھے مجھسے یہ کلام کہ آگے کہتا ہوں میں بعد ازان عمل کرے ساتھ انکے یا سکھا دے اس شخص کو کہ عمل کرے اُنپر کہا میں نے کہ سیکھتا ہوں یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نے ہاتھ میرا پس گنیں پانچ چیزیں یعنی جیسیکہ عادت ہے کہ ہاتھ اپنا یا ہاتھ اُسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہیں پکڑ کر گنتے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو ان چیزون سے کہ حرام کی ہیں شارع نے اگر بچے گا تو تو ہوگا عابد ترین لوگون کا اور راضی رہ تو ساتھ اُس چیز کے کہ قسمت کی ہے اللہ تعالے نے تیری اگر راضی ہوئے گا تو قسمت حق پر تو ہوئیگا تونگر ترین لوگون کا یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنے نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نرہی بے نیاز ہوا اور غنی تونگری کے یہی ہیں اور احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنی اگرچہ برائی کرے وہ تجھسے ہوئے گا تو مومن کامل اور دوست رکھ سب لوگون کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھے تو اپنی نفس کے لیئے یعنی خیر دنیا اور آخرت کی ہوئیگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیئے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہے دل کو اور سخت کر دیتا ہے اُسکو اور غافل ہوتا ہے یاد خدا سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** عمل کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہٖ افضل اور شریف ہے اگر عمل کیا اسپر فھو المراد ورنہ

بسبب تعلیم اوروں کے اور ہدایت کرنے انکے کے بھی ثواب پاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سے درست ہے اور محارم شامل ہے تمام کرنے منہیات کو اور ترک کرنے مامورات کو اور عابد ترین لوگوں کا اسلیے کہ نہین ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلے عہدہ فرائض سے اور عوام لوگ کرتے ہین فرائض کو اور مشغول ہوتے ہین کثرت نوافل کے پس ضائع کرتے ہین اصول کو اور قیام کرتے ہین ساتھ فضیلتون کے پس بعض اوقات ہوتی ہے ایک شخص پر قضا نمازون کی اور غافل ہوتا ہے انکے ادا کرنے سے اور طلب کرتا ہے علم اور کوشش کرتا ہے طواف اور نفل عبادتون مین اور ہوتی ہے ایک پر زکوۃ یا حقوق لوگون کے اور کھلاتا ہے فقرا کو اور بناتا ہے مسجدین اور مدرسے اور مانند انکے کے اور راضی ہو تو اللہ پوچھا ایک شخص نے سید ابو الحسن شاذلی سے حال کیمیا سے پس کہا انہون نے کہ وہ دو کلمہ ہین دال الخلق کو اپنی نظر سے اور قطع کر تو اللہ سے طمع یہ کہ دیوے تجھکو غیر اس چیز کی کہ قسمت مین کیا ہے تیرے اور کہا سید عبد القادر جیلانی رح نے کہ جان تو کہ قسمت نہین فوت ہونے کی تجھسے بسبب ترک کرنے طلب کے اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہے نہین پہونچیگی تو اسکو بسبب حرص کرنے اپنے کے طلب مین اور کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اسکے تاکہ راضی ہووے تجھسے ذو الجلال اور وہ چیز کہ دوست رکھے تو یعنی مثل اس چیز کے کہ دوست رکھے تو اسکو اپنے لیے خاص کر یہانتک کہ دوست رکھے تو ایمان کافر کے لیے اور توبہ فاجر کے لیے اور مانند انکے کے اور بہت نہ ہنس یعنی ہو خوش دل اور زندہ ذکر رب کے لیے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَأْ صَدْرَکَ غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَکَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ یَدَکَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماتا ہے اے آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ کر اپنے دل کو واسطے عبادت رب اپنے کے بھر دونگا مین سینہ تیرا بے پروائی سے یعنی بھر دونگا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کرینگے بے پروائی کو غیر مولی سے اور بند کر دونگا مین راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کے اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہوگی تو میری عبادت کے لیے اور گرفتار ہیچ مہمات اور مشاغل دنیا اور نفس کے رہے تو بھر دونگا مین ہات تیرا یعنی اعضا تیرے طرح طرح کے شغلون مین اور دور نہین کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ہیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کے فقر نہین جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہے اور ہیچ فارغ ہونے کے واسطے عبادت کی آسائش بھی ہے اور غنا بھی طرح حاصل ہے کہ رنج مین ڈالے گا تو اپنے نفس کو بسبب کثرت تردد کے بیچ طلب کرنے مال کے اور نہین پہونچیگا تو مال کو مگر اس قدر کہ مقدر کیا گیا ہے تیرے لیے ازل مین اور محروم رہیگا تو غنائے قلب سے بسبب ترک کرنے عبادت رب کے **وعن** جَابِرٍ قَالَ ذُکِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَۃٍ وَّاجْتِہَادٍ وَّذُکِرَ اٰخَرُ بِرِعَۃٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَۃِ یَعْنِیْ الْوَرَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کے ساتھ عبادت بہت اور ساتھ کوشش و مشقت کرنے کے یعنی طاعت مین باوجود کم بچنے کے گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پرہیزگاری کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کے ہو ساتھ پرہیزگاری کے اگرچہ اس قدر عبادت و کوشش نہو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ساتھ لفظ یعنی کے تفسیر کی ہے کسی راوی نے لفظ رعہ کے اور مراد ورع سے تقوی ہے یعنی بچنا حرام چیزون سے پس وہ کبھی مقتضی ہوتا ہے بجا لانے عبادتون واجبہ کو لیے **وعن** عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ الْاَوْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَّہُوَ یَعِظُہٗ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ ہَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عمرو بن میمون اودی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اس حال مین کہ حضرت نصیحت کرتے تھے اسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہون فی الحال پہلے پانچ عوارض کے کہ متوقع ہون زیادہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر پہلے بڑھاپے اپنے کے یعنی اور ضعیف ہونے کے طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنی کو یعنی اگرچہ بڑھاپے مین ہو پہلے بیماری اپنی کے کہ صحت نعمت عظیم ہے بعد ایمان کے اور غنیمت گن تونگری کو پہلے فقر اپنے کے اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل اور مشوشات سے پہلے مشغول ہونے اور مبتلا ہونے کے اس مین اور غنیمت گن زندگانی کو پہلے موت کے یعنی بڑھاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنے والے ہین جب تک کہ نہین پہونچے ہین وقت کو غنیمت جان **ف** غنیمت اصل مین اس مال کو کہتے ہین کہ کافرون کے لڑنے سے ہاتھ لگے اور بمعنی پانی مقصود بے مشقت کے بھی آتا ہے اور اغتنم اغتنام سے ہے بمعنی لینے غنیمت کے اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون اخرویہ پر بیچ مطلق احوال کے اور پہلے فقر اپنے کے یعنی مفقود کرنے تیرے کے اسکو زندگانی مین یا بعد مرنے کے ہے ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غِنًى مُطْغِيًا أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین انتظار کرتا ایک تمھارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنے والی اور حد امر ونہی سے باہر ڈالنے والی ہے یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بھلا دینے والی ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بھوک اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کے یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہے بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کے یا دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہے بسبب اسکی یا انتظار نہین کرتا ہے مگر بہت بڑھاپے کا کہ بے عقل کیجو اس او بیہودہ گو کرتا ہے یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنے والی ہے اور ہلاک کرنے والی ہے کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اسپر نہ رہے یا انتظار نہین لیجاتا ہے مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آوے گا اور گمراہ کرے گا اور فتنہ ڈالے گا پس دجال بدغائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے اسکا اور حاضر ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہے مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** حاصل معنے حدیث کے یہ ہین کہ فرماتے ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہے یعنی حالت فقر مین کہ آسائش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہے کہ سرکشی مین ڈالے اور راہ راست سے لیجاوے اور اسی طرح حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر چاہتا ہے کہ تمام عبادتون اور بھلائیون کو بھلا دے اور اسی طرح معنی اور جملون کے سمجھ لے باقی نہین انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہے توبیخ کے اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنے کے یعنی کب عبادت کروگے تم اپنے رب کی پس تمنے اگر نہ عبادت کی اسکی باوجود قلت شواغل اور قوت بدن کے تو کیونکر عبادت کروگے اسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوی کے شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار تحقیق دنیا راندی گئی ہے اور دور کی گئی ہے درگاہ رحمت سے یعنی اسی لیئے کہ دور کرنے والی ہے اللہ تعالے سے اور راندی گئی ہے جو کہ دنیا مین ہے یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے خدا اسکو اور عالم اور سیکھنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دوست رکھتا ہے اسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین اللہ سے یا ما والاہ کے

یہ ہیں وہ چیز کہ قریب اور مشابہ ہے ذکر کے قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ سے یا وہ چیز کہ تابع ہے ذکر کی اور لوازم اور مقتضیات اسکی
سے ہے قسم اتباع اوامر اور نواہی الٰہی عز اسمہ کی سے اور والاہ وجہ اول پر محمول ہے بمعنی محبت کے اور وجہ ثانی پر دلی سے ہے بمعنی قرب کے
اور اوپر وجہ ثالث کے موالات سے ہے بمعنی متابعت کے اور یہ اس تقدیر پر ہے کہ مراد ساتھ ذکر اسم الٰہی کا ہو عز اسمہ جیسے کہ متعارف ہے
اور اگر مراد ساتھ اسکے ہر عمل خیر ہو کہ بہ نیت تقرب اور تعبد کے کریں تو طاعتیں اور عبادتیں باعتبار ان معنی کے سب داخل ذکر کے ہونگی اور مراد
ساتھ ما والاہ کے اسباب اور آلات ہونگے کہ باعث ذکر کے اور مدد کرنے والے اسپر ہیں قسم کفاف معیشت اور اور ضروریات کے سے اور ذکر کرنا عالم
اور متعلم کا قبیل تخصیص بعد تعمیم کے سے ہوگا ۱۲ ح **وعن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کانت الدنیا
تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منہا شربۃ رواہ احمد والترمذی و ابن ماجۃ اور روایت ہے سہل بیٹے
سعد کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کے نزدیک خدا کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اس میں سے گھونٹ
پانی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی اللہ کے نزدیک تو کافر کو ادنے چیز بھی نہ ملتی اسلیے کہ عدو
اللہ کے ہیں اور عدو کو نہیں دی جاتی وہ چیز کہ اسکی قدر ہو دینے والے کے نزدیک پس اسکی حقارت ہی سبب ہے کہ کافروں کو دیتا ہے اور اپنے
دوستوں کو نہیں دیتا جیسے کہ اشارہ کیا اس حدیث میں ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اسکی دنائت ہی کا سبب ہے اللہ تعالے کے
نزدیک کہ بہت دیتا ہے دنیا کفار و فجار کو جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الخ یعنی اور اگر نہ لحاظ ہوتا اسکا کہ ہو جاویں سب
لوگ جماعت واحد یعنی کفر پر تو کرتے ہم واسطے انکے کہ کافر ہوئے ہیں واسطے گھروں انکے کے چھت چاندی کے اور فرمایا اللہ تعالے نے وما عند اللہ
خیر للابرار اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقے ۱۲ ع **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا الضیعۃ فترغبوا
فی الدنیا رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا میں نہو نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ضیعہ ساتھ زبر ضاد اور جزم تی کے
صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانو اور مراد منع کرنا ہے مشغول ہونے سے ان میں اور مانند انکے میں کہ جو مانع ہوں عبادت مولے سے
اور متوجہ ہونے سے طرف امور عقبی کے ۱۲ ع اسلیے کہ ان چیزوں کے اختیار کرنے میں حرص اور طلب کرنے زیادہ کی پیدا ہوتی ہے اور یہ اسکے حق میں ہے
کہ گرفتار ہونا اسباب میں اسکو مانع حضور سبب سے ہو اور ادائے حقوق سے باز رکھے اور اگر ایسا نہو تو منع نہیں اور ان دونوں معنوں کو
آیہ کریمہ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ محتمل ہے معنی اسکے یہ کہ وہ مرد کہ باز نہیں رکھتی انکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا سے یعنی بیع اور تجارت
نہیں رکھتے تا مانع ہو یا یہ مراد ہے کہ ہونا انکا ذکر سے باز نہیں رکھتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالے کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ مناسب
تر پڑتا ہے سہ گر کثرت مال و جاہست نہ زرع تجارت ٭ چو دل با خدا ایست خلوت نشینی ۱۲ ح **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب اخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا ما یبقی علی ما یفنی رواہ احمد والبیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی موسے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دوست رکھتا ہے دنیا اپنی
کو یعنی ایسا دوست رکھنا کہ غالب ہو جب ہو لے ہے نقصان پہونچاتا ہے آخرت اپنی کو یعنی ناقص کرتا ہے درجہ اپنا آخرت میں اسلیے کہ مشغول ہوتا ہے ظاہر و باطن
اسکا دنیا میں پس نہیں ہوتی اسکو فراغت واسطے امر آخرت اور طاعت مولے کے اور وہ شخص دوست رکھتا ہے آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہے دنیا اپنی کو
یعنی بسبب نہ متوجہ ہونے اسکے کے امر دنیا میں بسبب مشغول ہونے اسکے کے امر آخرت میں اور ہمارا اسکے میں پس جب جانا تم نے کہ دوستی دنیا و آخرت کی

جمع نہین ہوتین تو بس اختیار کرو اس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر اس چیز کے کہ فانی ہی یعنی دنیا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** علامت اختیار کرنے عقبے کی اور اعراض کرنے کی دنیا سے یہ ہی کہ مستعد رہے موت کے لیے پہلے آنے اسکے کے ۲ع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرھم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہی یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جو کوئی گرفتار انکی محبت کا ہی اور بسبب انکی بندگی کے خدا سے دور پڑا ہی وہ گویا بندہ انکا اور لعن کے معنی ہین ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سے ۳ع **وعن** کعب ابن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لھا من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی کعب بیٹے مالک کے سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا اسکے باپ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دو بھیڑیے بھوکے کہ چھوڑے گئے بیچ ریوڑ بکریون کے بہت خراب کرنے والے بکریون کو حرص کرنے شخص کے سے مال وجاہ پر واسطے دین اُسکے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** لفظ لدینہ متعلق ہی افسد کی اور معنی یہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال وجاہ پر بہت خراب کرتی ہی اُسکے دین کو کہ مشابہ ہی بکری کے بسبب ضعف اُسکے کے مقابلہ مین حرص کے بہ نسبت خراب کرنے دو بھیڑیون بھوکون کے ریوڑ بکریون کو یعنی وہ بھیڑیے ریوڑ کو ایسا خراب نہین کرتے جیسے حرص دین کو خراب کرتی ہی اور سند حدیث مین جو ہی عن ابیہ تو ہی اسی طرح مشکوۃ کے نسخون مین لیکن یہ سبب سہو وخطا کے ہی اور صواب ہی یہ کہ لفظ عن ابیہ نہو اسلیے کہ باپ کعب کا کہ مالک ہی نہ تھا شرف اسلام کے مشرف نہین ہوا اور جامع ترمذی مین یون ہی عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوۃ کے بعضے نسخون مین بھی اسی طرح واقع ہوا ہی پس یہ حدیث کعب بن مالک سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہی اُن تین تنون مین سے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے ۴ع **وعن** خباب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انفق مؤمن من نفقۃ الا اجر فیھا الا نفقتہ فی ھذا التراب رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی خباب سے اُس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا خرچ نہین کیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف معیشت اپنے مین مگر کہ ثواب دیا جاتا ہی اُس مین مگر خرچ کرنا اُسکا اس خاک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی گھر کے بنانے مین کہ اُس مین اجر و ثواب نہین ہوتا اور یہ بیچ غیر صورت ضرورت و احتیاج کے اور بنانے مکانون خیر کے ہی والا بنانا گھر کا ضروریات سے ہی اگر بقدر حاجت کے ہو اور اسی طرح مکان خیر کے مانند مساجد اور مدارس اور مانند انکے کے بنانا اُنکا مستحسن اور مستحب ہی ۵ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النفقۃ کلھا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خرچ کرنا سب راہ خدا مین ہی یعنی ثواب رکھتا ہی اگر بہ نیت تقرب کے کرے مگر خرچ کرنا بیچ بنانے عمارت کے یعنی اگر زائد ہو حاجت سے پس نہین ہی نیکی اور ثواب اس مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** واسطے واقع ہونے اسراف کے اور اللہ نہین دوست رکھتا اسراف کو اور سوا اسکے جو خرچ کرتا ہی بہ نیت تقرب کے اس مین اسراف نہین ہی اسلیے کہ وہ قبیلہ کہلانے اور انعام کے سے ہی اور یہ دونون چیزین برابر ہین کہ واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ۶ع **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما ونحن معہ فرای قبۃ مشرفۃ فقال ما ھذہ قال اصحابہ ھذہ لفلان رجل من الانصار فسکت وحملھا فی نفسہ حتی لما جاء صاحبھا فسلم علیہ فی الناس فاعرض عنہ صنع ذلک مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیہ والاعراض عنہ فشکی ذلک الی اصحابہ وقال واللہ لانکر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكَا اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا يَعْنِيْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن اس حال مین کہ ہم جماعت صحابہ کی ساتھ آنحضرت کے تھے پس دیکھا آنحضرت نے ایک گنبد بلند کہ ایک شخص انصار مین سے بنایا تھا پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بطریق انکار و تعجب کے کہ کیا ہے یہ گنبد یعنی یہ عمارت بڑی ہے اور کسنے بنایا ہے اُسکو عرض کیا حضرت کے صحابی نے کہ یہ گنبد ہے فلانے شخص کا کہ ایک مرد انصار مین سے ہے پس سکوت فرمایا حضرت نے اور کچھ نہ کہا ولیکن رکھا اس بات کو بطریق کراہت اور غضب کے اپنے دل مین یہانتک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اس نے حضرت پر لوگون مین پس مونہہ پھیر لیا حضرت نے اس سے جواب اسکے سلام کا ندیا یا دیا اور مونہہ پھیر لیا التفات نکیا اُسکی طرف واسطے ادب دینے اُسکے کے اور تنبیہ کرنے غیر اسکے کے کیا آنحضرت نے یہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا تھا اور آنحضرت مونہہ پھیر لیتے تھے اور جواب اسکے سلام کا ندیتے تھے یہانتک کہ پہچانا اُس شخص نے غصہ چہرہ مبارک پر حضرت کے اور روے مبارک پھیرنا اُس سے پس شکایت کی اُس شخص نے اسکی حضرت کے یارون سے یعنی خاص یارون سے کہ ہمنشین و مصاحب تھے اور کہا اُس شخص نے قسم ہے خدا کی مین ناشناد دیکھتا ہون اپنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکھتا ہون حضرت پر کہ ہرگز ندیکھا تھا مین نے سبب اسکا کیا ہے کہا صحابہ نے کہ نکلے تھے حضرت اور دیکھا تھا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اُسکو پس پھرا وہ شخص طرف گنبد اپنے کے پس گرا دیا اُسکو یہانتک کہ برابر کردیا اُسکو ساتھ زمین کے پس نکلے آنحضرت ایکروز پس ندیکھا اُس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے کہ شکایت کی طرف ہمارے مالک اسکے نے آپکے مونہہ پھیرنے کی اُس سے اور پوچھا کہ سبب اسکا کیا ہے پس خبر دی ہمنے اُسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپکی بسبب بنانے گنبد کے ہے پس گرا دیا اُس نے اُسکو پس فرمایا حضرت نے یعنی بیچ سبب مکروہ جاننے اُس عمارت کے آگاہ ہو وتحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہے آخرت مین اوپر مالک اسکے کے اِلَّا مَا لَا اِلَّا یعنی مگر وہ چیز کہ نہین ہے چارہ اُس سے اور ضروری ہے اسقدر معاف ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** معنی حدیث کے یہ ہین کہ جو عمارت کہ بناوے اسکو مالک اسکا پس وہ وبال ہے یعنی عذاب ہے آخرت مین اور وبال اصل مین بوجھ اور مکروہ کو کہتے ہین اور مراد عمارت سے وہ ہے کہ بنائی ہو تفاخر اور زینت کیلیے زیادہ حاجت سے نہ عمارتین خیر کی مانند مسجدون اور مدرسون اور خانقاہون کے کہ یہ آخرت کی چیزون مین سے ہین اور اسی طرح جو چیز کہ ضروری ہے آدمی کے لیے قسم قوت اور لباس اور مکان رہنے کے سے روایت کیا بیہقی نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ تمام بنا وبال ہے اپنے مالک پر دن قیامت کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نے واثلہ سے مرفوعًا کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہے مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتھ ہتیلی اپنی کے یعنی تھوڑی سی بقدر ضرورت کے اور کل علم وبال ہے دن قیامت کے مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوے اُسپر **وَعَنْ** اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدَلُ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ اور روایت ہے ابی ہاشم بن عتبہ سے کہ کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہے تجکو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم کہ سفر ضروری مین خدمت کرے اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اُسپر راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یعنی اگر کچھ رکھا چاہے تو یہ دو چیزین رکھ زیادہ اختیار نکر یا صرف کر دے اور غرض اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہے قدر کفایت پر اُن چیزون مین سے کہ توشہ ہون راہ آخرت کا نقل کیا احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعضے مصابیح کے نسخون مین عن ابی ہاشم بن عتبد ہے ساتھ دال کے بدلے ت کے اور یہ غلط ہے کسی واسطے

سے یہ غلطی ہوئی ہے **وعن** عثمانؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن آدم حق فی سوی ہذہ الخصال بیت یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی اور روایت ہے عثمانؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے واسطے ابن آدم کے استحقاق بیچ غیر ان چیزوں کے گھر کہ رہے اُس میں یعنی بقدر ضرورت کے ہو کہ دفع کرے گرمی اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اُسکے ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر سالن کے کہ اُس سے بھوک کو دفع کرے اور پانی کہ اُس سے پیاس کو بجھا دے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مراد ساتھ حق کے وہ چیز ہے کہ واجب ہے واسطے اُسکے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر رنج و سوال کے اُس سے آخرت میں بس اکتفا کرے گا اُس پر وجہ حلال سے نہیں سوال کیا جاوے گا اُس سے اسلیئے کہ یہ چیزیں اُن حقوق میں سے ہیں کہ نہیں چارہ نفس کو اُن سے اور جو کچھ کہ سوائے انکے ہے حظوظ نفس سے سوال کیا جاوے گا اُن سے اور مطالبہ کیا جاوے گا اور جلف ساتھ زبر جیم اور جزم لام کے روٹی موٹی خشک بغیر سالن کے اور ساتھ زبر جیم کے بھی روایت کیا ہے جمع جلفہ کی معنی ٹکڑے خشک روٹی کے کہ اُس سے بھوک کو دفع کرے **وعن** سہل بن سعدؓ قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل اذا انا عملتہ احبنی اللہ واحبنی الناس قال ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد فیما عند الناس یحبک الناس رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو ایسے کام کی کہ جس وقت میں اُسکو کروں دوست رکھے مجھکو اللہ اور دوست رکھیں مجھکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا میں یعنی ساتھ ترک کرنے محبت اُسکی کے اور اعراض کرنے سے زوائد اُسکے اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے تا دوست رکھے مجھکو اللہ یعنی بسبب دوست رکھنے تیرے کے صد واللہ کو کہ دنیا ہے اور رغبت نکر اُس چیز میں کہ نزدیک لوگوں کے ہے یعنی مال و جاہ تا دوست رکھیں مجھکو لوگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** زہد کہتے ہیں میل کرنیکو طرف ایک چیز کے اور زہد صادق اور کامل یہ ہے کہ باوجود میسر ہونے لذات کے بے رغبتی کرے کہا ہے بعضوں نے کہ نہیں متصور ہوتا زہد اُس سے کہ نہیں ہے اُسکے لیئے مال اور جاہ چنانچہ آیا ہے کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد انہوں نے کہا کہ زاہد عمر ابن عبد العزیز تھے کہ دنیا چلی آئی تھی اور باوجود اُسکے انہوں نے ترک کیا اُسکو اور ہم کس چیز میں زہد کرینگے انتہی حاصل یہ کہ قناعت کرے بقدر ضرورت پر ہر چیز میں مانند کھانے اور پہننے وغیر ذلک کے اور چھوڑے فضولیوں کو جب زاہد ہوتا ہے لاع **وعن** ابن مسعودؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک ونعمل فقال مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکہا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اُٹھے حضرت اور تحقیق نشان کیا تھا بوریے نے حضرت کے بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ ہمکو یہ کہ بچھا دیں ہم واسطے آپکے فرش نرم اور بنا دیں ہم واسطے آپکے کپڑے اچھے تو بہتر ہوتا سونے آپ کے سے اس بوریے سخت پر پس فرمایا کہ نہیں ہے مجھکو الفت ساتھ دنیا کے اور نہ دنیا کو الفت و محبت ہے ساتھ میرے اور نہیں ہے حال میرا ساتھ دنیا کے مگر مانند حال سوار کے کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے اور سوار ہی کھڑا رہا پھر چل کھڑا رہا اور چھوڑ گیا اُس درخت کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اس میں نافیہ ہے یعنی نہیں ہے واسطے میرے الفت ساتھ دنیا کے اور نہ واسطے دنیا کے الفت و محبت ساتھ میرے تا کہ رغبت کروں میں طرف اُسکی بچھونے بچھاؤں اُس پر اور جمع کروں اُس چیز کو کہ اُس میں ہے یا ما استفہامیہ ہے یعنی کونسی الفت و محبت ہے واسطے میرے ساتھ دنیا کے یا کونسی چیز حاصل ہوگی واسطے میرے ساتھ میل کرنے کے طرف دنیا کے یا میل کرنے اُسکے کے طرف میرے اسلیئے کہ میں طالب آخرت ہوں اور دنیا سوکن اور ضد اُسکی ہے اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹھہرنے اور جلدی چلے جانے کے ہے اسلیئے کہ معلوم ہے الغرض کی بیٹھ پر کس قدر ٹھہر سکے گا یعنی تھوڑی ہی دیر ٹھہرتا ہے اور یہ بھی ہے کہ اس میں اشارہ ہے طرف بعید ہونے مقصد کے یعنی آخرت کے اور اہتمام

کرنے کے ساتھ قطع مسافت اسکی کرے اور نہ تعلق اور نہ التفات کرے کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہو اس سے **وعن** ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغبط اولیائی عندی لمؤمن خفیف الحاذ ذو حظ من الصلوٰۃ احسن عبادۃ ربه واطاعه فی السر وکان غامضا فی الناس لا یشار الیه بالاصابع وکان رزقه کفافا فصبر علی ذلک ثم نقد بیده فقال عجلت منیته قلت بواکیه قل تراثه رواہ احمد والترمذی وابن ماجة اور روایت ہے ابی امامہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میرے دوستوں میں سے نزدیک میرے یعنی بہت اچھا انکا از روے حال اور افضل انکا از روے مال کے نزدیک میرے اور بیچ میرے دین و مذہب میں البتہ مومن ہے سبکبار صاحب نصیبہ بڑے کا نماز سے اچھی کرتا ہے بندگی رب اپنے کی اور طاعت کرتا ہے اسکی پوشیدہ اور خلوت میں عبادت الٰہی میں مشغول رہتا ہے یعنی جیسیکہ اطاعت و عبادت کرتا ہے اسکی ظاہر میں اور ہے وہ گمنام لوگوں میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اسکے ساتھ انگلیوں کے یعنی مشہور اور انگشت نما خلق میں نہیں ہے بسبب علم و عمل کے اور ہے روزی اسکی بقدر کفایت کے پس صبر و قناعت کی اسپر پھر چٹکی بجائی حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی جیسی رسم ہے کہ وقت تعجب کے اور ہو چکنے کسی چیز کے بجاتے ہیں پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اسکی کم ہیں عورتیں رونے والیاں اسکی مرنے پر کم ہے میراث اسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لفظ حاذ ساتھ تخفیف معجمہ کے بیٹھ سواری کی اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح میں خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سے سبکدوش ہے پس راہ خالق کی سیر خوب طرح کر سکتا ہے اور نہیں مانع ہوتی اسکو کوئی چیز علائق سے اور صاحب نصیبہ بڑے کا نماز سے یعنی بہت پڑھتا ہے نماز ساتھ حضور قلب کے اور مناجات مع اللہ کے چونکہ شواغل اور تعلقات اہل و مال کے کم رکھتا ہے ضرور ہے کہ کثیر الصلوٰۃ اور بہت حضور رکھنے والا ہو گا ذکر ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتے ہیں سلیئے کرتے ہیں کہ نماز اور عبادت مولے تعالے بحضور کر سکیں اور ہے گمنام لوگوں میں اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ نہیں نکل جانا ان میں سے اسلیے کہ نکل جانا ان میں موجب شہرت کا ہے ان میں اور اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ مراد لوگوں سے عام لوگ ہیں پس نہیں ضرر کرتی اسکو معرفت خاص لوگوں کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہے جیسیکہ دلالت کرتا ہے اسپر جملہ ولا یشار الیه الخ اور نقد بیده کے معنی یہ ہیں کہ مارا سر انگوٹھے کا بیچ کی انگلی کے سر پر یہانتک کہ سنی گئی اس سے آواز اور نہایہ میں ہے کہ نقد کیا آنحضرت نے ساتھ انگلیوں دست مبارک اپنے کے جیسے کہ درہمی نقد کرتے ہیں یعنی پرکھتے ہیں ایک پھر اور پھر اور جانور چوانہ اٹھاتا ہے ایک پھر اور پھر اور اسکو بھی نقد کہتے ہیں اور مراد مارنا سر انگلیوں کا ہے ایک دوسرے پر بقصد تعجب اور تقلیل کے یعنی حال اسکا یہ تھا چند روز میں موت آگئی پس چل کھڑا ہا جیسے کہ فرمایا جلدی کی گئی موت اسکی یعنی جلدی انتقال ہو گیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سے یا مراد یہ ہے کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہے بسبب قلت تعلق کے دنیا میں اور غلبہ شوق آخرت کے **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء مکة ذهبا فقلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک واذا شبعت حمدتک وشکرتک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے انہیں ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کیا اور ظاہر کیا مجھپر پروردگار میرے نے کہ کر دے میرے لیے مکہ کے سنگریزوں کو سونا پس کہا میں نے نہیں چاہتا میں یہ اے پروردگار میرے و لیکن چاہتا ہوں میں کہ پیٹ بھر کر کھاؤں میں ایک روز اور بھوکا رہوں میں ایک روز پس جسوقت بھوکا ہوں زاری اور عاجزی کروں طرف تیرے اور یاد کروں میں تجکو اور جسوقت سیر ہوں میں تعریف کروں تیری اور شکر کروں میں تیرا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا حسی تھا معنوی اور یہ ظاہر تر ہے یعنی مشورہ کیا مجھسے اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کر دو دنیا میں اور چاہو توشہ بناؤ عقبیٰ کا بلا حساب و عقاب اور بطحا اور بطیح

جگہہ جاری ہونے پانی فراخ کی کہ اُس مین سنگریزے باریک ہون اور مراد سونے کر دینے بطحی مکہ سے بھر دینا اُس نالہ کا ہے ساتھہ سونے کے یا کر دینا سنگریزون کا سونا اور یہ ظاہر تر ہے جیسیکہ اور روایت مین آیا ہے کہ پہاڑ مکہ کے سونے کے کر دے یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تمہارے لیے سنگریزہ مکہ کے سونے کے کر دون اور نتیجہ جملہ کا حاصل یہ ہے کہ مین نے فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بھوکا رہون تا فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤن مین اور یہ تعلیم و آگاہ کرنا ہے امت کو اوپر اختیار کرنے فقر و قناعت کے اور اس مین دلیل ہے اوپر اسکے کہ فقر افضل ہے غنا سے **وعن** عبید اللّٰہ بن محصن قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اصبح منکم اٰمنا فی سربہ معافا فی جسدہ عندہ قوت یومہ فکانما حیزت لہ الدنیا بحذافیرھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے عبید اللہ بیٹے محصن کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے تم مین سے نڈر بیچ جان اپنی کے عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنے کے یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اُسکے ہے قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سے پس گویا جمع کی گئی اُسکے لیے تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نڈر یعنی دشمن سے یا اسباب عذاب خدا تعالے کے سے بسبب توبہ کرنیکے گناہون سے اور بچنے کے مناہی سے اور سرب مشہور ساتھہ زیر سین اور جزم ر کی ہے بمعنی نفس اور طریق اور حال اور دل کے اور یہ معانی بھی مناسب مقام کے ہین حاصل یہ کہ جو کوئی کہ اُٹھا صبح کو فارغ البال اور بے تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی سے اور بعضون نے کہا کہ سرب بمعنی جماعت کے ہے پس معنی یہ کہ اپنے اہل و عیال مین اور بعضون نے کہا کہ ساتھہ زبر سین اور جزم ر کے بمعنی مسلک اور طریق کے اور بعضون نے کہا سرب ساتھہ زبر سین اور ر کے بمعنی خانہ زیر زمین کے مانند گھرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کے اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکے بھی مناسب مقام کے ہین یعنی اُس گھر مین کہ مانند سوراخ چوہہ اور لومڑی کے ہے آفات زمانہ سے نڈر رہے **وعن** المقدام بن معدیکرب قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ما ملأ اٰدمی وعاء شرا من بطن بحسب ابن اٰدم اکلات یقمن صلبہ فان کان لا محالۃ فثلث طعام وثلث شراب وثلث لنفسہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے مقدام بیٹے معدیکرب کے سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین بھرا آدمی نے کوئی ظرف بدتر پیٹ سے یعنی پیٹ بدترین ظرفون کا ہے اگر بھرا جاوے اور اسکے بھرنے سے ایسی برائیان اُٹھتی ہین کہ بیان نہین ہو سکتین کفایت کرتے ہین ابن آدم کو کتنی ایک لقمے کہ سیدھا رکھین اسکے پیٹ کی ہڈی کو یعنی بجا لانے طاعت کے لیے اور درستی کرنے وجہ معاش کے لیے پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بھرنا منظور ہو اور اونے قوت پر کفایت نکرے تو چاہیے کہ تین حصہ کرے پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چھوڑے دم لینے کے لیے تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کہا طیبی نے حق واجب ہے یعنی کہ نہ تجاوز کرے اس قدر سے کہ کہی رہے بسبب اسکے پیٹ اسکے تاکہ قوت حاصل ہو بسبب اسکے خدا تعالے پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کرے قسم مذکور سے اور ٹھہرایا پیٹ اول ظرف مانند اُن ظروف کے کہ کام مین آتے ہین حوائج گھر کی از راہ حقارت شان اُسکی کے پھر اُسکو بدترین ظرفون کا فرمایا اسلیے کہ ظروف استعمال کیے جاتے ہین اُس چیز مین کہ اُسکے لیے موضوع ہین اور پیٹ خالی ہے قوت جب حاصل ہوگی کہ بھر لیگا اور بھرنا اُسکا باعث فساد دین دنیا کا ہے لیکن ہوگا برا اور ظروف سے کہا ابو حامد نے کہ بھوک مین دس فائدہ ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیے کہ پیٹ بھرنا باعث بلادت طبع کا ہوتا ہے اور اندھا کر دیتا ہے دل کو اور بہت ہوتا ہے اسی سے بخار دماغ مین اُٹھے اور دوسرے نرمی دل کی اور صفائی اُسکی کہ اس سے دل مین اثر ہوتی ذکر کی اور تیسرے سبب ہے انکسار اور جاتے رہنے تکبر اور حرص اور فرحت کے کہ جو مبدا طغیان ہے اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سے جیسیکہ ہوتا ہے بھوک سے اور چوتھے یہ کہ نہین بھولتا بلاے خدا اور عذاب اسکے کو اور اہل بلا کو اسلیے کہ پیٹ بھرے بھول جاتے ہین بھوکون کو اور بھوک کو اور پانچوین بڑا فائدون مین لوٹنا شہوات سب گناہون کا ہے اور غالب ہونا نفس امارہ پر اور کم کہانا

ف دس فوائد بھوکا رہنے مین

ضعیف کر دیتا ہے شہوت و قوت کو اور تمام سعادتیں اس میں ہیں کہ مالک ہو آدمی اپنے نفس کا اور شقاوت اس میں ہے کہ مالک ہو اسکا نفس اسکا اور چھٹے دفع ہونا ہے نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اس لیئے کہ جسنے پیٹ بھر لیا پانی بہت پیتا ہے اور جسنے پانی بہت پیا بہت ہوئی نیند اسکی اور اسکی کثرت میں ضائع ہوتی ہے عمر اور فوت ہوتی ہے تہجد اور بلید ہوتی ہے طبیعت اور سخت دلی ہوتی ہے اور عمر بڑا نفیس جواہر ہے اور راس المال ہے بندہ کا کہ اس میں تجارت کرے اور نیند موت ہے پس بہت ہونا اسکا ناقص کرنا عمر میں سے ہے اور ساتویں میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کھاتا ہے تو باز رہتا ہے کثرت عبادت سے اسلیئے کہ محتاج ہوتا ہے طرف ایکم دوقت کے کہ مشغول ہو کھانے میں اور اکثر محتاج ہوتا ہے ایک وقت کا کہ خریدی اس میں طعام یا پکا وے اسکو پھر محتاج ہوتا ہے ہاتھ دہونے کا اور خلال کرنے کا پھر بار بار جاتا ہے پانی کی جگہ پینے کے لیے اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات میں اور اور تمام عبادات میں تو بہت نفع اٹھاوے اس سے کہا ستری رح نے کہ دیکھے میں نے علی جرجانی کے ستو کہ پھانکتے ہیں اس میں سے پس میں نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تکو اسکی انھوں نے کہا میں نے حساب کیں ما بین چپاتی کے پھانکنے تک ستر تسبیحیں پس نہیں چپاتی میں نے روٹی چالیس برس سے اور آٹھویں کم کھانے سے صحت رہتی ہے بدن میں اور دفع ہوتے ہیں امراض اسلیئے کہ سبب امراض کا بہت کھانا ہے پھر مرض باز رکھتا ہے عبادات سے اور تشویش میں ڈالتا ہے دلکو و محتاج ہوتا ہے فصد کا اور پچھنوں کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہ چیزیں سب محتاج ہیں محنت کی اور بھوک میں ان سب سے امن ہے اور نویں خفت محنت کی اسلیئے کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہے کم کھانے کی کفایت کرتا ہے اسکو تھوڑا سا مال اور دسویں یہ کہ قادر ہوتا ہے ایثار و تصدق پر ساتھ اس طعام کے کہ زائد ہے حاجت سے اور مسکینوں کے پس ہوئے گا دن قیامت کے اپنے صدقہ کے سایہ میں پس جو کچھ کہ کھاتا ہے خزانہ اسکا پائخانہ ہے اور جو کچھ کہ تصدق کرتا ہے جزا اسکی فضل اللہ تعالے کا ہے ﴿۲﴾ **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سمع رجلا يتجشأ فقال اقصر من جشاءك فان اطول الناس جوعا يوم القيمة اطولهم شبعا في الدنيا رواه في شرح السنة وروى الترمذي نحوه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہے پس فرمایا باز آ ڈکار لینے سے اسلیئے کہ دراز ترین لوگوں کا بھوک میں دن قیامت کے دراز ترین انکا ہے پیٹ بھرنے میں جو کوئی دنیا میں بہت پیٹ بھر کر کھاتا ہے آخرت میں بہت بھوکا رہیگا نقل کی اسکو بغوی نے شرح السنہ میں اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے **ف** نام شخص مذکور کا وہب بن عبداللہ تھا اور یہ گنے گئے ہیں چھوٹے صحابیوں میں کہ حضرت کے زمانہ میں بالغ نہوئی تھی منقول ہے ان سے کہا انہوں نے کہ کھایا میں نے ثرید گوشت کا اور آیا میں حضرت کے پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہے یہ باز رہ ڈکار اپنی سے الخ اور مقصود منع کرنا ہے پیٹ بھر کھانے سے کہ باعث ڈکار لینے کا ہوتا ہے چنانچہ اسلیئے فرمایا اسلیئے کہ دراز ترین لوگوں کا الخ آیا ہے کہ پھر انہوں نے پیٹ بھر کر کبھی نہیں کھایا یہانتک کہ مفارقت کی دنیا سے بلکہ رات کو کھاتے تھے تو صبح کو نہیں کھاتے تھے اور اگر صبح کو کھاتے تھے تو رات کو نہیں کھاتے تھے ﴿۳﴾ **وعن** كعب بن عياض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان لكل امة فتنة وفتنة امتي المال رواه الترمذي اور روایت ہے کعب بیٹے عیاض کے سے کہا اس نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق ہر امت کے فتنہ اور آزمائش ہے جانب حق سے اور آزمائش امت میری کی مال ہے یعنی حق تعالے انکو غنی کرتا ہے اور مال دیتا ہے تا آزماوے کہ صرف کرتے ہیں یا نہیں نقل کی یہ ترمذی نے ﴿۴﴾ **وعن** انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجاء بابن ادم يوم القيمة كانه بذج فيوقف بين يدي الله فيقول له اعطيتك وخولتك وانعمت عليك فما صنعت فيقول رب جمعته وثمرته وتركته اكثر ما كان فارجعني اتك به كله فيقول له ارني ما قدمت فيقول رب جمعته وثمرته وتركته اكثر ما كان فارجعني اتك به كله فاذا عبد لم يقدم خيرا فيمضى به الى النار رواه الترمذي وضعفه

اور روایت ہے انس سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ لایا جاوے گا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ ہے یعنی بسبب ضعف وحقارت کے یعنی ہوگا حقیر و ذلیل پس کھڑا کیا جاوے گا روبرو اللہ تعالے کے پس فرماوے گا اُسکو اللہ تعالے یعنی زبانی فرشتہ کے یا بلا واسطہ ساتھ زبان قال یا حال کے دی تھی میں نے تجھکو زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند اُنکے کے اور دیے میں نے تجھکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور جاہ و مانند اُنکے کے اور انعام کیا میں نے تجھپر یعنی ساتھ اوتارنے کتاب کے اور بھیجنے رسول کے وغیر ذلک پس کیا کام کیا تو نے یعنی کیا شکر گذاری کی تو نے اُنکی پس کہیگا اے رب میرے جمع کیا میں نے مال کو اور بڑہایا میں نے اُسکو یعنی ساتھ سوداگری کے اور چھوڑا میں نے اُسکو یعنی دنیا میں وقت مرنے اپنے کے بہت اُس چیز کا کہ تھا یعنی ایام زندگانی میری میں پس پھر بھیج مجھکو دنیا میں کہ لاؤن میں تیرے پاس مال سارا یعنی ساتھ خرچ کرنے اُسکے کے تیری راہ میں جیسی خبر دی ہے کفار کے حال سے إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي الْآخِرَةِ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ پس فرماوے گا اللہ تعالے اُسکو کہ دکھلا مجکو وہ چیز کہ آگے بھیجی تو نے یعنی واسطے آخرت کے قسم مال سے اب وہ مال رکہا ہوا دنیا میں فائدہ رکہتا اور ممکن نہیں پھر پہونچنا پس کہیگا یعنی جو کچھ آگے بھیجا نہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے پانیکا نہیں کہیگا دوبارہ جیسیکہ عادت ہے گنہگار دنی کی اور جو ہوتی اُن کی کہ جو کچھ نہیں رکھتی بار بار اُسی پہلی بات کو کہے جاتے ہیں اے رب میرے جمع کیا میں نے اور بڑہایا میں نے اُسکو اور چھوڑا میں نے اُسکو بہت اُس چیز سے کہ تھا پس پھر بھیج مجکو کہ لاؤن میں تیرے پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہے کہ نہیں بھیجی اُن نے آگے کوئی بھلائی یعنی اُن دی گئی چیزون میں پس لیجایا جاوے گا اُسکو اور حکم کیا جاوے گا اُسکے لیے طرف دوزخ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نسبت کیا اُسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ متنے اُسکے صحیح ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اُسکو **ف** کہا طیبی نے کہ پس ظاہر ہوا حال اُس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے کہ دیا تھا اُسکو مالک اُسکے نے مال تاکہ تجارت کرے اُس سے اور نفع حاصل کرے پس نہ فرمانبرداری کی اُس نے مالک کے حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اس طرح کہ صرف کیا اُسکو غیر جگہ اُسکے میں اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہیں کیا تھا پس وہ بندہ ٹوٹے میں ہے کہا ابوحامد نے جان کہ تمام بھلائیان اور لذتین اور سعادتین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہے نعمت ولیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہے اور نام رکہنا سوا اُسکے کا سعادت غلط ہے یا مجاز ہے نام رکہنے سعادت دنیویہ کے کہ نہ سبب ہو آخرت کی غلط محض ہے ہان جو سبب پہونچاوین طرف سعادت اخرویہ کے اور مدد ہون اُسکے ساتھ ایک واسطہ یا کئی واسطون کے اگر اُن کو نعمت کہیں تو صحیح اور سچ ہے بسبب اُسکے کہ پہونچاوین گے طرف نعمت حقیقی کے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول پوچھے جانا بندے کا روز قیامت نعمت سے یہ ہے کہ کہا جاوے گا اُسکو کہ کیا نہیں تندرستی دی تھی ہمنے تیرے بدن کو اور نہیں سیراب کیا تھا ہمنے تجکو ٹھنڈے پانی سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسلیے کہ ٹھنڈا پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہیں ایک بزرگ نے اپنے مرید سے کہا اے بیٹے پانی سرد کرکے پی لیجیے کہ پانی سرد نکلتا ہے شکر کو تہ دل سے اپنے واللہ سے یاد رکہتا ہون میں کہ جب پانی سرد پیتے بیخود ہو جاتے اور تھوڑی دیر ٹھہرتے تا بحال خود آوین جب بحال خود آتے کہتے سبحان اللہ یہ کیا چیز ہے اور کیا جوہر ہے اور کچھ کلمات عالم ذوق اور توحید سے کہتے اور عجائب حال پانی کے سے یہ ہے کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اُسپر اور پھر قیمت کچھ نہیں رکہتا اور اس میں عجب ایک **حکایت** منقول ہے کہ ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل میں اور پیاس لگی اُسکو بہت کہ قریب پونہچا ہلاک کے پس ظاہر ہوا اُسکے لیے ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دے گا تو مجھکو اگر پانی پلاؤن میں تجکو پس کہا بادشاہ نے کہ آدھا ملک اپنا پس پلایا اُس نے پانی پھر رکا اُسکا پیشاب یہانتک کہ دشوار ہوا اُسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دے گا تو مجکو اگر علاج کردون میں تیرے لیے

مرض کا پس کہا بادشاہ نے کہ آدھا ملک اور دون گا پس علاج کیا اس نے پھر کہا اس بادشاہ کو کہ سے ملک اپنا اور پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی رونق پر اور بیچ جمع کرنے کے درمیان نعمت صحت اور رہائی کے اشارہ ہے طرف اسکے یعنی یہ دونون نعمتین جو اسکی بیان فرمائین تو اشارہ ہے اسپر کہ ایسی بڑی نعمتین ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہ نعمتین ایک طرف واللہ اعلم ۱۲ع **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا نہین سرکنے کے پانون آدمی کے روز قیامت کے یعنی کھڑا رکھین گے اسکو بارگاہ خداوندی مین یہانتک کہ پوچھا جاوے گا پانچ حالتون سے پوچھا جاوے گا عمر اسکی سے کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچھا جاوے گا جوانی اسکی سے کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہے کہ رفتہ رفتہ پرانا ہوجاتا ہے اور پوچھا جاوے گا مال اسکے سے کہ کہانسے کمایا اسکو یعنی وجہ حلال یا حرام سے اور کس چیز مین صرف کیا اسکو یعنی طاعت مین یا معصیت مین اور پوچھا جاوے گا کہ کیا کام کیا بیچ اس چیز کے کہ جانا یعنی علم کہ پڑھا یا عمل کیا یا نہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** ابو درداء سے ہے کہ کہا انہون نے اے عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاوے گا تجکو دن قیامت کے کہ آیا عالم تھا تو یا جاہل پس اگر کہے گا تو کہ عالم تھا تو مین تو کہا جاوے گا تجکو کہ کیا عمل کیا تو نے بیچ علم کے کہ سیکھا تو نے اور اگر کہے گا تو کہ جاہل تھا مین تو کہا جاوے گا تجکو کہ کیا تھا عذر تجکو جاہل رہنے مین کیون نہ علم پڑھا تو نے ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر کو کہ تحقیق تو نہین ہے بہتر سرخ رنگ والے سے اور نہ سیاہ رنگ والے سے مگر یہ کہ زیادہ ہووے تو ایک ان دونون مین سے ساتھ تقوے اللہ کے نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی فضیلت نہین ہے موقوف صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطے ہونے انکے کے اکثر اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد ساتھ ان دونون کے رنگ آقا اور غلام کے ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ آقا گورا ہوتا ہے اور غلام کالا اور کہا طیبی نے کہ مراد ساتھ سرخ رنگ کے عجم ہے اور ساتھ سیاہ رنگ کے عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتے ہین باعتبار اسکے کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہے انکے رنگ پر اور عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتے ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کے ان پر اور معنی یہ کہ فضیلت حقیقی ساتھ تقوی اور عمل صالح کے ہے اور بغیر تقوے اور عمل صالح کے نسبت کرنے فضیلت نہین رکھتے جیسا کہ فرمایا حق سبحانہ نے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور تقوے کے کئی مراتب ہین ادنے انکا تقوے کرنا شرک جلی سے اور اوسط انکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سے ہے یعنی ریا اور سمعہ سے اور اعلے انکا یہ کہ ہو دائم الحضور ساتھ اللہ کے اور نہ کہنے والا خطرہ ماسوی اللہ کا ۱۲ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بے رغبتی کی کسی بندہ نے دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے قسم مال و جاہ سے مگر کہ اوگائی اللہ نے حکمت یعنی معرفت اسکے دل مین اور گویا کیا ساتھ حکمت کے اسکی زبان کو اور کیا اسکو دیکھنے والا ساتھ عین الیقین کے عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت نفع اور خست شرکا اور سرعت فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سے اور دیکھنے والا بیماری اسکی کا یعنی علت محبت اور سبب طلب اسکی کا اور دوا اسکی کا یعنی معالجہ اسکے کا ساتھ ہجوم علم اور عمل کے اور پرہیز کرنے کے اس سے اور صبر و قناعت کرنے کے اور راضی ہونے کے مقدر پر اور نکالا اسکو حق تعالے نے دنیا اور آفات

اور بلیات سے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکے دنیا سے اور متوجہ ہونے کے عقبے پر طرف دار السلام کے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی بہشت کے اشارہ ہے اس مین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کے تمام وکمال دار آخرت مین او ربہشت مین ہے ایک درویش سے پوچھا لوگون نے کہ کیا حال رکھتے ہو تم کہا خیر وسلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت مین در آؤن مین **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمْعٌ وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهٗ وَاعِيًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اسکا واسطے ایمان کے یعنی ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاق سے اور کیا دل اسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق بد سے اور احوال بد سے مانند حب دنیا اور غفلت کرنیکے مولے سے اور بھول جانے کے عقبے کو فرمایا اللہ تعالے نے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اور کی زبان اسکی راست گو اور کیا نفس اسکے کو مطمئن یعنی ساتھ ذکر رب اور محبت اسکی کے اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اسکی سیدھی یعنی غیر مائل طرف کجی اور باطل اور افراط وتفریط کے اور کیا اسکے کانون کو سننے والا بات حق کا اور کیا اسکی آنکھ کو دیکھنے والا یعنی دلایل وحدانیت کا اور صنعتون پروردگار کا پس یہ کان قیف ہین اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہے اس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے اسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اوس نے کہ کیا خدا تعالے نے دل اسکے کو یا کیا اس نے اپنے دل کو یاد اور نگاہ رکھنے والا حق کا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** ایہر کان الخ یعنی کان بسبب پہونچانے اسکے کے کلمہ حق کو مشابہت ساتھ قمع یعنی قیف کے رکھتے ہین اور قیف اسکو کہتے ہین کہ ظرف یعنی شیشہ کے منہ پر رکھکر اس مین سے روغن اور شراب اور مانند انکے کے ڈالا جاتا ہے ظرف مین اسی طرح داخل ہوتا ہے سخن حق از راہ گوش کے دل مین اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہے اس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے دل اس چیز کو اور ظرف اسکا ہوتا ہے یا ظرف کرتی ہے وہ چیز دل کو اور در آتی ہے اس مین اور بنظر اس معنی کے قلب کو مرفوع اور منصوب پڑھا ہے اور حاصل معنی یہ کہ آنکھ کی راہ سے بھی دل مین چیزین در آتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اوس مین جیسے کہ کان کی راہ سے بعد ازان حاصل دونون حکمون کا بیان کیا ساتھ قول اپنے کے وقد افلح الخ **وَعَنْ** عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت دیکھے تو اللہ عز وجل کو کہ دیتا ہے بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنے اسکے کے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے یعنی اسباب دنیا پس سوا اسکے نہین کہ وہ دنیا استدراج ہے پھر پڑھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق استشہاد کے یہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کے وارد ہوئی ہے پس جسوقت بھول گئے کافر اس چیز کو کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اسکے یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا انہون نے امر ونہی اسکی کو کھولے ہمنے ان پر دروازے ہر چیز کے یعنی دنیا کی نعمتون کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دیئے گئے یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کے وغیر ذلک اور نعمتین پکڑا ہمنے انکو یکایک پس ناگہان وہ ناامید اور متحیر تھے نقل کی یہ احمد نے **ف** استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہے یعنی سیڑھی کے ایک پایا چڑھایا پھر اور پر پھر اور استدراج حق تعالے کا بندہ کو یہ ہے کہ جب گناہ کرے بندہ دیوے اسکو نعمت تر وتازہ اور چھوڑ دیوے اور مہلت دے اسکو تا بندہ گمان لیجاوے کہ یہ لطف ہے پروردگار کی طرف سے حق مین پس توبہ اور استغفار گناہ سے نکرے اور مغرور رہے نا گہان اسکو گرفتار کرے عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اسکو لیجاتا ہے جانب عذاب کے **وَعَنْ**

اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَہْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے یعنی اسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نے پھر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چھوڑے دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو دینار دو داغ ہیں نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ایک جماعت تھی فقرا اور غربا اصحاب سے کہ صفہ مسجد میں رہتے تھے اور صفہ مسجد ایک جگہ تھی مسجد شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کے اور اصل اسکی مسجد تھی کہ جس وقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ جہت کعبہ کی ہوئی تو اس جگہ کو اسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہاں رہتی تھی مقدار ستر اسی تن کے اور کبھی کم بھی ہوتے تھے اور کبھی زیادہ بھی اور انکے لیے نہ مکان تھا اور نہ مال اور نہ اولاد مقام زہد و توکل میں بیٹھے تھے اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنے حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں مشغول ہوکر حاصل کرنا انوار کا کرتے تھے اور انکو ضیاف اللہ کہتے تھے اغنیا صحابہ خدمت انکی کرتے تھے اور قوت پہنچاتے تھے اور اپنی گھروں میں بطریق مہمانی کے لیجاتے اور کتنے ایک حضرت کی عنایت سے مخصوص تھے کہ حضرت کے گھر سے طعام کھاتے تھے اور کبھی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کے بیچ کثرت طعام کے ہوتے تھے چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سبکو کفایت کرتا تھا اور آنحضرت حکم کیے گئے تھے انکے ساتھ بیٹھنے کا پس بارہا انکو اپنے حضور شریف میں مشرف کرتے تھے اور فرماتے کہ میں تم میں سے ہوں اور بشارت دیتے انکو کہ آخرت میں تم میرے ساتھ ہوگے اور میرے ساتھ بہشت کو جاؤگے اور ابو ہریرہ بھی انہیں میں سے تھے **ف** دلا خوش باش کان محبوب جانرا ٭ بدرویشان و مسکینان سری ہست ٭ اور سنا داور انتساب طائفہ صوفیہ کی اس طریق میں ساتھ انکے ہے اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ میں صفہ سے تکلف ہے لیکن معنی میں موافق ہے رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نے جو دیناروں کے چھوڑنے پر وعید فرمایا حقیقت اسکی یہ ہے کہ اگرچہ بیچ جمع کرنے اور نگاہ رکھنے ایک دینار اور دو دینار کے واسطے وقت حاجت کے شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر گنج رکھے بعد ادا کرنے حق زکوۃ کے تو ممنوع نہیں ممنوع وہ گنج ہے کہ اس میں سے حق زکوۃ ادا نکرے ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچھ چھوڑکر اور سب سے چشم پوشیدہ کرکر اور صحبت فقرا کے اختیار کرکر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹھے ہیں اور ہی ہے گویا یہ تشدید اور توبیخ اوپر جھوٹے دعوے فقر و تجرید کے ہے چنانچہ راوی نے کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سے مرا اور نہ کہا کہ ایک مرد اصحاب سے مرا یعنی اصحاب صفہ سے تھا کہ نامزد بنام زہد و فقر کے ہیں اور انکی صحبت میں بیٹھا اور دعوے حال انکے کا کرنا منافی جمع کرنے درہم و دینار کے ہے اگرچہ اوروں پر کار آسان ہے ایسا حرج اور توضیح مقصد کی اس مقام میں یہ ہے کہ وہ دونوں تھے ساتھ ان فقرا کے کہ لوگ تصدق کرتے تھے اوپر بنا بر نہایت حاجت و فاقہ انکے کے پس وہ بمنزلہ سائلین کے تھے یا از روے قال یا حال کے اور حلال ہے نہیں کسیکو یہ کہ سوال کرے اس حال میں کہ اسکے پاس ہو قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کھانا اون کا باوجود ہونے دینار کے پاس انکے اور اسی طرح جو شخص کہ ظاہر کرے اپنے تئیں بصورت فقرا کے کہ پہنے کپڑے پرانے یا بناوے وضع مشائخین کی اور اسکے پاس کچھ ہو قسم نقود سے یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقود کے اور لیوے اس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اور کھاوے تو وہ حرام ہے اوسپر اور اسی طرح جو کوئی ظاہر کرے اپنے تئیں عالم یا صالح یا شریف اور نہو نفس الامر میں مطابق واقع کے اور دیا جاوے بسبب علم اسکے کے یا شرافت اسکی کے پس ہوگا حرام اسپر اور منقول ہے کہ شیخ ابو اسحق گازرونی نے دیکھا ایک جماعت کو فقرا سے کہ کھاتے ہیں طعام سے کہ موضوع تھا واسطے مستحقوں کے پس کھانے کھانے والوں حرام کے پس نہ رہے وہ کھانے سے پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس ہو کچھ دنیا سے کھاوے وہ دال نہ کھاوے پس کھایا بعضوں نے اور باز رہے بعضے پس کہا سبحان اللہ ایک کھانا حرام ہے واسطے ایک قوم کے اور حلال ہے واسطے اوروں کے پس چاہیے کہ ڈرا کے جاویں اہل حرمین شریفین اعزہما اللہ فی الدارین اس سے کہ کھاوے

ف یعنی [illegible]

کوئی اُن مین سے بحال ہین کہ وہ غنی شرعی ہو اوقاف ہین سے کہ موضوع ہو واسطے فقرا کے اور اسی طرح جو شخص کہ رہوے حجرون مین کہ وقف کیے گئے ہون
مساکین کے لیے پس تحقیق تصریح کی ہو ابن ہمام نے ساتھ اسکے کہ غنی پر حرام کیا گیا ہو یہ کہ رہوے خانقاہون کے حجرون مین اور نہ اعتبار کرے کوئی ساتھ
اس روایت کے کہ مشہور ہوئی ہو یہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین واسطے فقیر و غنی کے پس بتقدیر صحت اُسکی کے نہین صحیح ہو وقف ہمارے نزدیک اغنیا پر
جبکہ ہون وہ غیر محصور ہون ع **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى خَالِهٖ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ
يَا خَالِ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ
قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو معاویہ بن ابی سفیان سے یہ کہ وہ گئے اپنے ماموں کے پاس کہ نام اُنکا تھا ابی ہاشم
بن عتبہ تا عیادت کرین اُنکی پس رو دئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رلایا تجکو اے ماموں میرے کیا بیماری نے قلق و اضطراب مین ڈالا تجکو یا حرص
دنیا نے قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نے یون نہین یعنی یہ باعث نہین ہو کہ جو کہا تو نے بلکہ قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے وصیت کی تھی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا مین نے اُسپر کہا معاویہ نے اور کیا ہو وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نے کی تھی کہا ابو ہاشم نے کہ سنا مین نے
آنحضرت سے فرماتے سوا اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہو تجکو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم اور ایک سواری کہ اُسپر راہ خدا مین جہاد کرے تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون
اپنے تئین کہ تحقیق جمع کیا مین نے مال نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** لفظ اُرانی ساتھ پیش ہمزہ کے بمعنی ظن کے ہو یعنی گمان کرتا ہون
اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کے ہو یعنی دیکھتا ہون مین یا جانتا ہون مین ہو ع **وَعَنْ** اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ
لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَئُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا
الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہو ام درداء سے کہ بیوی ابو درداء کی تھین کہا کہ کہا مین نے ابو درداء کو کہ کیا ہوا ہو تجکو کہ نہین مانگتے تم
یعنی مال و منصب آنحضرت سے یا صحابہ سے جیسے کہ مانگتا ہو فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نے کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہو مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمہارے گھاٹی ہو دشوار نہین گذرنے کی اس سے بطریق سہولت کے گرانبار پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوون مین
یعنے ساتھ ترک کرنے طلب کے اور صبر کرنے کی اوپر فاقت مال کے واسطے چڑھنے کے اُس گھاٹی پر **ف** گھاٹی دشوار فاصل ہو درمیان تمہارے اور درمیان
داخل ہونے جنت کے اور مراد اُس سے موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اُسکے ہین اور گرانبار یعنی اٹھانے والے بوجھ مال و جاہ کے اور وسعت
حال کے اور اسلیے کہا گیا ہو فاز المخففون وہلک المثقلون ہو ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ
اَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُمَا
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا کوئی چلتا ہو پانی پر بغیر تر ہونے
قدموں اپنے کے کہا صحابہ نے کہ کوئی نہین ہو ایسا کہ چلے پانی پر اور تر نہون قدم اُسکے فرمایا آنحضرت نے اسی طرح دنیادار سلامت نہین رہتا گناہون سے
نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی گناہون سے کہ لازم ہو محبت دنیا کی رکھنے والون کے لیے اس مین
خوف شدید دلاتا ہو غنیون کے لیے اور نہایت رغبت دلاتی ہو زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہو آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکھتا ہو انکے نقصان مین
یہ کہ داخل ہونگے فقرا جنت مین پہلے اغنیا کے پانسو برس عافانا اللہ منہا بکرمہ وفضلہ ہو ع **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ

اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي حِلْيَةٍ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ اور روایت ہے جبیر بن نفیر تابعی سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ جمع کروں میں مال اور ہوں میں تجارت کرنیوالوں میں سے ولیکن وحی کی گئی ہے طرف میرے یہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اور ہو تو سجدہ کرنے والوں میں سے یعنی نمازیوں میں ہے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوے تجھکو موت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ابی مسلم سے **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کے خصوصًا نماز کے مستغرق رکھوں اور احتیاج تک مشغول ہی میں رہوں مجکو فرصت مشغول ہونے کی ساتھ تجارت اور خرید و فروخت اور اور امور دنیا کے کہاں ملے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنے کے اپنے عیال کے لیے اور واسطے احسان کرنے کے اپنے ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے اس حالت میں کہ چہرہ اُسکا مانند چودہویں رات کے چاند کے ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کے اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو حال در حالیکہ طلب زیادتی کی کرنے والا ہے مال میں اور فخر کرنے والا ہے یعنی فقرا پر بسبب مال کے جیسے طریقہ اغنیا کا ہے اور ریا کرنیوالا ہے یعنی اگر تصدیق کرتا ہے بطریق ریا اور دکھانے لوگوں کے کرتا ہے ملیگا خدائے تعالیٰ سے اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ اُسپر ہوگا خفا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں **ف** اے عزیز میرے جب طلب کرنے مال حلال کے بقصد زیادہ کرنے مال کے اور فخر کرنے کے آپس میں اور ریا کرنے کے تو یہ حال ہے پیچ طلب کرنے مال حرام کے کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا طلب کرنے حرام کا واسطے اشارہ کرنے کے طرف اسکے کہ نہیں ہے یہ کار اہل اسلام کا اور ربا اسلیے نہیں ذکر کیا کہ وہ فحوائے کلام سے آپ ہی سمجھا جاوے گا۔ ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خیر یعنی مال کثیر خزانے ہیں کہ ان خزانوں کے لیے کنجیاں ہیں یعنی باخیر لوگ ہیں کہ خزانے کھولتے ہیں اور بہشتی ہیں پس خوشی ہو جو اس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اُسکو خدائے تعالیٰ نے کنجی واسطے خیر کے یعنی سبب کھلنے دروازوں نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہے جو اُس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اُسکو خدائے تعالیٰ نے کنجی شر کا اور سبب کھلنے دروازہ اُسکے کا اور سبب بند ہونے دروازے خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ سے لکھا گیا ہے اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ یہ خیر یعنی یہ جنس خیر پوشیدہ معلوم سے کہ مانند محسوس کے ہے خزائن ہے یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئیں پوشیدہ کی گئیں رکھی گئیں درمیان بندوں اُسکے کے اور واسطے ان خزانوں کے کنجیاں ہیں یعنی اُسکے بندوں کے ہاتھ وہ جو بمنزلہ وکیلوں اُسکے کے ہیں اور کنجی واسطے خیر کے یعنی از راہ علم اور عمل کے یا انداز مال اور حال کے اور کنجی واسطے شر کے یعنی واسطے کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کے ساتھ بھائی مسلمانوں کے کہا رغبت کہ خیر وہ ہے کہ رغبت کریں اس میں سب مانند عقل کے مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز ناموم کے اور شر ضد اسکی ہے اور خیر اور شر فائدہ دیتے ہیں یہ کہ ہر خیر واحد شر دوسرے کے مانند مال کے کہ اکثر ہوتا ہے خیر واسطے زید کے اور شر واسطے عمرو کے انتہی اور اسی طرح علم بنسبت بعض کے حجاب ہے سبب عذاب کا

اور بہ نسبت اوروں کے سبب قربت کی طرف اللہ تعالیٰ کے اور قیاس کر شہیدوں اور عابدوں کو کہ بعضے اون میں سے باعث عجب اور غرور کے ہیں اور بعضے باعث نمود کے
اور مانند تلوار اور گھوڑے اور مانند اونکے کے کبھی ہوتے ہیں الجہاد کے ساتھ کفار کے اور وسیلہ ہوتے ہیں داخل ہونے جنت کے اور کبھی اون سے
قتل کیے جاتے ہیں انبیاء اور اولیاء اور پہونچتا ہے بسبب اونکے نیچے کے درجے دوزخ کے ہیں + **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ جَعَلَهٗ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب نہ
برکت دی جاوے واسطے بندے کے بیچ مال اوسکے کے یعنی بسبب اسکے کہ خرچ کرے اسکو بیچ رضا مولے اور عمارت عقبے اپنے کے کردیتا ہے اس مال کو
پانی اور مٹی میں یعنی خرچ کرتا ہے بیچ بنانے عمارت کے کہ جو زائد ہے حاجت سے + **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا
الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهٗ اَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنے مال حرام کے سے بیچ عمارتوں کے اسلیے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتوں میں بنیاد اور جڑ ہے خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی
نقل کین یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر مال حلال سے صرف کرے تو موجب خرابی کا نہیں ہوتا اور بعضے
کہتے ہیں کہ معنے اس عبارت کے یہ ہیں کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سے کہ عمارت کے بنانے میں لازم آتا ہے اور باعتبار اس معنی کے حرام وہی بنانا ہے اور بعضے کلمہ
فی کے مانند سلکے ہیں کہ کہتے ہیں بیچ اس حلقہ کے دو سیر لوہا ہے اور حال آنکہ حلقہ عین دو سیر لوہا ہے یہ کہ ظرف لوہے کا ہے اور مراد خرابی سے خرابی دین
کی ہے اور احتمال رکھتا ہے کہ مراد خرابی عمارت کی ہے یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اسکے کی ہے کہ آخر خراب ہوتا ہے جیسے کہ وارد ہوا ہے لِدُوْا
لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ اسی طرح ہے بعضی شرحوں میں اور یہ بھی منصور ہے کہ مراد حدیث سے یہ رکھیں کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سے
بیچ عمارت کے یعنی عمارتیں اسلیے نہ بناؤ کہ وہاں بیٹھو اور فسق کرو اور ساتھ بچوں کے صحبت رکھو اور جو عمارت کہ اس میں فسق کریں آخر کو
خراب ہوتی ہے + ح اور ملا علی شرح نے دو احتمال لکھے ہیں اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا ایک تو یہ کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اوپر جائز ہونے
خرچ کرنے مال حلال کے عمارت میں اور دوسرا یہ کہ نہیں دلالت کرتی ہے اور اسکو لکھا ہے کہ یہ مناسب تر ہے ساتھ باب کے + **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عائشہ سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دنیا گھر اس شخص کا ہے کہ نہیں
گھر واسطے اسکے یعنی آخرت میں اور مال ہے واسطے اس شخص کے کہ نہیں مال واسطے اسکے اور اسکو جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہیں عقل واسطے اوسکے
نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** دنیا گھر اس شخص کا ہے الخ چونکہ دنیا فانی ہے اور قیام اور زندگانی خوش اس میں ممکن
نہیں پس جس نے کسو دنیا کو گھر اپنا پکڑا گویا نہیں ہے اسکے لیے گھر اور اسی طرح دنیا مال اسکا ہے کہ نہیں اسکے لیے مال یعنی مقصود مال سے خرچ کرنا اسکا ہے
بھلائیوں اور مرضیات الہی میں اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی میں صرف کریں ضائع ہے اور حکم مالیت سے باہر ہے پس گویا مال نہیں اور
بعضے حاشی میں لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ دار دنیا کو گھر نہ کہنا چاہیے اور مال اسکے کو مال نہ کہنا چاہیے بسبب فنا اور حقارت اسکے کے اور مرجع اس
معنی کا بھی بمعنی اول کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گھر اسکا ہے کہ نہیں گھر اسکے لیے آخرت میں اور مال اسکا ہے کہ نہیں اسکے لیے غنا اور
مال آخرت میں یعنی جسنے دنیا کو گھر ٹھہرایا اور مطمئن ہوا ساتھ اسکے اور مال جمع کیا بگمان بقا اور خلود کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
لِقَاءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا اور فرمایا يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ اسکے لیے آخرت میں گھر اور غنا نہیں ہوئیگا اور واسطے دنیا اور بقا اور فایدہ
اٹھانے کے بیچ اسکے جمع کرتا ہے دنیا کو وہ شخص کہ نہیں ہے عقل اسکو یا لام لفظ لہا میں زائدہ ہے یعنی جمع کرتا ہے دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہیں رکھتا ہے

یعنی [illegible] لیاقت رہتی ہی کہ نہ ہووے گہر اُسکے لیے کہ نہیں گہر اُسکے لیے اور نہ لیاقت رکہتی ہی سوی کہ گنی جاوے مال اُسکے لیے کہ نہیں مال اُسکے لیے اور مقصود حقارت دنیا کی اور ساقط کرنا ہے اُسکے کا ہر مرتبے سے کہ گنے جاوین گہر یا مال اُسکے لیے کہ ہی آخرت اُسکے لیے قرارگاہ در مال ہ **وعن** حُذَیفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ فِی خُطْبَتِهِ الْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطٰنِ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ یَقُولُ اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَیْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِیْنٌ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ مِنْهُ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ مین شراب پینی مجمع گناہون کی ہی یعنی سب گناہ اِس مین جمع ہین اور رہنے وجود مین آتے ہین اور عورتین جال ہین شیطان کے اور محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کے کرتا ہی کہا حذیفہ نے کہ سنا مین نے حضرت سے کہ فرماتے تہے پیچہے ڈالو عورتون کو اسلیے کہ پیچہے ڈالا ہی اُنکو خداے تعالے نے یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس نہ مقدم کرو تم اُن کو چیزون ذکر کی گئی مین نقل کی یہ تمام حدیث جیسے کہ مذکور ہوئی رزین نے نقل کی بیہقی نے جملہ اُس حدیث سے شعب الایمان مین حسن بصری سے بطریق ارسال کے اسی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ **ف** روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے بطریق مرفوع کے الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربہا وقع علی امہ وخالتہ وعمتہ کہتے ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف زنا کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف پینے شراب کے پس آیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کی گئین اور محبت دنیا کی الخ اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہی کہ ترک دنیا سر ہر عبادت کا کہا بعضون نے کہ جسنے دوست رکہا دنیا کو نہیں ہدایت کرنے اُسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا اُسکو نہیں گمراہ کرتے اُسکو تمام مفسد کہا طیبی نے کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سے گناہون کو متضمن ہین اسلیے کہ ہر ایک ان مین سے علحدہ علحدہ اصل ہی بہت سے گناہون کی ہ **وعن** جابر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِی الْهَوٰی وَطُولُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰی فَیَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُولُ الْاَمَلِ فَیُنْسِی الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْیَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِکُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُونَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تَکُونُوا مِنْ بَنِی الدُّنْیَا فَافْعَلُوا فَاِنَّکُمُ الْیَوْمَ فِی دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِی دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت ڈرانے والی اون چیزون کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور درازی آرزو جینے کی یعنی ساتھ تاخیر عمل کے پس ہر خواہش نفس کی جو کہ مخالف ہی ہدایت کے اور موافق ہی باطل کے پس باز رکہتی ہی قبول حق سے اور فرمانبرداری اُسکی سے اور ہر درازی آرزو جینے کی پس بہلا دیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہی اور واسطے ہر ایک کے دنیا اور آخرت سے بیٹے ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنے والے پس اگر سکو تم یہ کہ نہو تم بیٹون دنیا کے سے پس کرو یعنی ایسے کام کرو کہ دنیا کے بیٹے گری سے نکل جاؤ اور تابع اور محکوم اُسکے نہو اسلیے کہ تم آج کے دن دنیا مین ہو کہ گہر عمل کا اور جگہ عمل کرنے کی ہی پس غنیمت جانو عمل کو پہلے آنے اجل کے اور نہیں ہی حساب دنیا مین عمل پر اور تم کل کے دن بیچ گہر آخرت کے ہوؤگے کہ نہیں ہی عمل اُس مین بلکہ جگہ حساب کی ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کوچ کرنے والی جانے والی ہی اس طرح سے کہ نہیں جانتا صاحب اسکا جیسے کہ نہیں جانتا چلنے کشتی کو بیٹہنے والا اسکا اور اس سے فانی ہونا دنیا کا اور گذرنا اُسکا بہت جلد سمجہا جاتا ہی اسلیے کہ اگر آخرت بجاے خود ہوتی اور دنیا اُس طرف جاتی تو بہی آخر گذر جاتی اور تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بہی اس طرف سے اُدہر چلی آتی ہی اور دنیا ادہر سے اُدہر چلی جاتی ہی درمیان ملاہی مین تمام ہو گی اور نہیں حساب یعنی

بحسب ظاہر کے بنسبت فاجر کے والا روایت کیا گیا ہے حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ۱۲ ح **وعن علیؓ** قال ارتحلت الدنیا مدبرۃ وارتحلت الآخرۃ مقبلۃ ولکل واحدۃ منھما بنون فکونوا من ابناء الآخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان الیوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہے علی رضی سے یعنی بطریق موقوف کے کہا کوچ کیے جاتی ہے دنیا پشت دیے ہوئے اور کوچ کیے آتی ہے آخرت درحالیکہ متوجہ ہے طرف ہمارے یعنی ظاہر ہے پشت پھیرنا دنیا کا اور رفنا اسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اسکا اور واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے بیٹے ہیں پس ہو تم آخرت کے بیٹوں میں سے یعنی ساتھ متوجہ ہونے کے طرف اسکے اور نہ ہو تم دنیا کے بیٹوں میں سے یعنی ساتھ اعراض کرنے کے آخرت سے اور متوجہ ہونے کے طرف دنیا کے اسلیے کہ آج کے دن یعنی دنیا میں عمل ہے یعنی وقت عمل کا ہے اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کے حساب ہے اور نہیں ہے عمل روایت کی یہ حدیث بخاری نے ترجمۃ الباب میں **ف** یعنی عنوان ایک باب میں بغیر اسناد کے موقوف حضرت علی رضی پر اور حدیث جابر سے معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہے اور مضمون اسکا مضمون اسکا ہے ۱۲ ح **وعن عمروؓ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوما فقال فی خطبتہ الا ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہ البر والفاجر الا وان الآخرۃ اجل صادق ویقضی فیھا ملک قادر الا وان الخیر کلہ بحذافیرہ فی الجنۃ الا وان الشر کلہ بحذافیرہ فی النار الا فاعملوا وانتم من اللہ علی حذر واعلموا انکم معروضون علی اعمالکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعی اور روایت ہے عمرو سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا اپنے خطبہ میں کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہے غیر ثابت حاضر کھاتا ہے اس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سے حصہ رکھتے ہیں فرمایا اللہ تعالے نے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک مدت ہے معین وعدہ کی گئی سچی یعنی متحقق و ثابت اور حکم کرے گا آخرت میں بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنے والا درمیان نیک و بد اور مومن اور کافر کے ساتھ ثواب و عذاب کے آگاہ ہو و تحقیق خیر و خوبی ساتھ تمام اطراف انواع اپنے کے بہشت میں ہے آگاہ ہو اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتھ انواع اپنے کے دوزخ میں ہے خبردار ہو و پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب اور حساب خدا سے خوف پر ہو یا یہ معنی ہیں کہ عمل کرو اور ڈرتے رہو اللہ سے کہ قبول ہوتا ہے یا نہیں اور جانو تم کہ تحقیق پیش کیے جاؤ گے اپنے عملوں پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے نیکی دیکھے گا جزا اسکی یعنی آخرت میں یا دنیا میں اور جو کوئی عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے برا دیکھے گا سزا اسکی روایت کیا اسکو شافعی نے **ف** پیش کیے جاؤ گے اپنے عملوں پر یہ عبارت محمول قلب پر ہے یعنی معنے اسکے الٹے ہیں کہ عمل تمہارے پیش کیے جاویں گے تم پر یا معنے یہ ہیں کہ تم پیش کیے جاؤ گے حضرت پروردگار تعالے کے جیسے کہ تمہارے عمل ہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ تم سامنے کیے جاؤ گے اللہ تعالے کے ساتھ افعال اپنے کے اور جزا دیے جاؤ گے اوپر اعمال اپنے کے مانند پیش کرنے لشکر کے امیر پر ۱۲ ع **وعن شدادؓ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایھا الناس ان الدنیا عرض حاضر یاکل منھا البر والفاجر وان الآخرۃ وعد صادق یحکم فیھا ملک عادل قادر یحق فیھا الحق ویبطل الباطل کونوا من ابناء الآخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان کل ام یتبعھا ولدھا اور روایت ہے شداد سے کہ کہا اس نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اے لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہے کھاتا ہے اس دنیا سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہے سچا یعنی واقع غیر کاذب ہے حکم کرے گا اس میں بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکھے گا اس میں حق کو اور نابود کرے گا باطل کو یعنی متمیز اور جدا کر دے گا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھ ثواب و عذاب کے

ہو تم آخرت کے بیٹوں میں سے اور نہو تم دنیا کے بیٹوں میں سے اسلیے کہ تحقیق ہر ماں تابع ہوتا ہے اُسکا بیٹا اُسکا **ف** اور دنیا باطلہ کا ٹھکانا دوزخ
ہے اور آخرت حقہ کی جگہ جنت ہے یعنی پس جو طالب و مستغرق دنیا کے ہیں وہ اُسکے ساتھ دوزخ میں ہونگے اور جو طالب آخرت کے ہیں وہ اُسکے ساتھ
جنت میں ہونگے یہ تو ملا علی رح نے لکھا ہے اور حضرت شیخ رح نے بعد حدیث کے لکھا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق
اُسکے عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اُسکی کریگا اور کام اُسکے لیے کریگا ع **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى رَوَاهُمَا أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی درداء سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلوع ہوتا ہے آفتاب مگر کہ دونوں پہلو اُسکے میں دو فرشتے ہیں کہ پکارتے ہیں سناتے ہیں خلائق کو
یعنی سنتے ہیں اُس ندا کو خلائق سوائے جن و انس کے اے لوگو دوڑو طرف پروردگار اپنے کے یعنی طرف حکم اُسکے کے یا انقطاع کر کر اور طرف سے رجوع ہو
طرف اُسکے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرے یعنی امر دین میں یا دار عقبے میں بہتر ہے اُس مال سے کہ بہت
ہو اور باز رکھے عبادت خدائے تعالے سے اور خوشحالی سے اور روایت کیں یہ دونوں حدیثیں ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں **ف** شاید کہ بہرہ ہونا
جن و انس کے میں یہ ہے کہ نہ اُٹھ جاوے تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پھر اگر کوئی کہے کہ یہ ندا واسطے تنبیہ آدمیوں کے ہے اور جب انہوں نے نہ سنا تو کیونکر
متنبہ ہونگے جواب اُسکا یہ کہ کفایت کرتا ہے اُس میں خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جن و انسان میں سے خطاب خاص انسان ہی کو اسلیے
کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہے یہانتک کہ باز رکھا انکو اُس نے متوجہ ہونے سے طرف ذکر اللہ تعالے کے اور عبادت اُسکی کے پس کہا گیا
انکو کہ کہانتک غفلت اور اعراض ذکر اللہ سے آو طرف عبادت رب اپنے کے ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ قَالَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ
قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُو آدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچاتے تھے
اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سے نقل کرتے تھے کہ جسکو حدیث مرفوع کہتے ہیں کہا ابو ہریرہ نے جسوقت کہ مرتا ہے آدمی کہتے ہیں اور
پوچھتے ہیں فرشتے کہ کیا آگے بھیجا یعنی اعمال خیر سے اور کہتے ہیں آدمی کتنا پیچھے چھوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہے اور نظر آدمیوں کی مال پر ع
وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوعَدُونَ وَهُمْ إِلَى الْآخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُونَ
وَإِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْآخِرَةَ وَإِنَّ دَارًا تَسِيرُ إِلَيْهَا أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا رَوَاهُ
رَزِينٌ اور روایت ہے امام مالک سے کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنے بیٹے کو کہ اے بیٹے میرے تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی عہد آدم سے اس دن تک اُنپر مدت اُس
چیز کی کہ وعدہ دیے جاتے ہیں ساتھ اُسکے یعنی بعث و حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کے جلدی چلے جاتے ہیں اور تحقیق تو اے بیٹے میرے تحقیق پشت
دی ہے تو نے دنیا کو جبسے کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہے گویا دنیا کو چھوڑ دیا اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا
تو طرف اُسکے بہت نزدیک ہے طرف تیرے اُس گھر سے کہ نکلتا ہے تو اُس سے نقل کی یہ رزین نے **ف** دراز ہوئی الخ معنے اُسکے یہ ہیں کہ دراز و بعید ہوا
لوگوں پر وعدہ آنے قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلے جاتے ہیں طرف اُس چیز کے کہ وعدہ کیے گئے ہیں اُسکا مانند قافلہ چلنے والے کے
لیکن وہ نہیں جانتے مانند بیٹھنے والوں کشتی بھری ہوئی کے پھر بیان کیا اس معنی کو ساتھ قول اپنے کے اور تحقیق تو الخ خطاب یہاں خاص بیٹے کو کیا
مراد اس سے خطاب عام ہے کہ شامل ہے سبکے لیے اور آخر جملہ حدیث کے یہ دلیل ہے کہ جو کوئی ایک جگہ سے نکلتا ہے ہر دم و قدم اُس سے دور ہوتا ہے اور
جس چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے اُسکے جانب نزدیک آتا ہے ایک مسافت درمیان میں ہے کہ ہر دم روز اُسکو قطع کرتا ہے اور اُس سے بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہے اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکے گی اور وہاں پہونچے گا اور مقصود اس نصیحت سے دفع کرنا غفلت کا ہے امر آخرت سے

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا اس نے کہا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ سچے زبان کو جانتے ہیں ہم جو ہرگز جھوٹھ نہ بولے پس کون ہے مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہے گناہ اُسپر اور نہ ظلم کرنا اور حد سے گذرنا اور نہ کدورت وکینہ اور نہ حسد نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** مخموم خم سے ہے بمعنی جھاڑنے خاک اور کوڑے کے زمین اور کنوین سے پس یہان مراد یہ ہے کہ دل اُسکا جھڑا ہوا اور صاف ہے غبار اغیار سے اور پاک ہے بُرے اخلاق سے جسکو سلیم القلب کہتے ہیں فرمایا اللہ تعالےٰ نے اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اور نقی یعنی صاف دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سے اور تقی یعنی بچنے والا بُری عقاید اور بُرے اخلاق سے اور صحابہ نے جو معنی مخموم القلب کے پوچھے احتمال ہے کہ وہ اس لغت کو نہ جانتے ہوں اسلیے کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتے تھے کہ صحابہ باوجود پہچاننے زبان عرب کے اور کہنے فصاحت اور بلاغت کے نہ سمجھتے تھے اور معنی اُسکے نہ جانتے تھے لیکن اضافت مخموم کی قلب کی طرف اور معین ہونا مراد کا اس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نے بیان فرمایا اور یہ احتمال ظاہر ہے واللہ اعلم ۱۲ع ح **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے اسی عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب پائی جاوین تجھمین اے مخاطب پس نہیں ہے خوف تجھپر اور ضرر نہیں ہے تجھکو فوت ہونے اور نہونے دنیا سے اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کے اور حقوق بندونکی اور حقوق نفس کے اور دوسرے سچی بات بولنی اور تیسرے نیک خوئی اور چوتھے پارسائی کھانے میں یعنی پرہیز کرے حرام سے اور اکتفا کرے بمقدار حاجت پر اور بہت نہ کھاوے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ضرر نہیں الخ یعنی چونکہ حصول نعمت ماخروی کے حاصل ہوئین اور نفس نے بسبب اُنکے کمال پایا اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونے ثواب آخرت اور نعمتوں بہشت کا بہم پہونچا فوت ہونے نعمتوں دنیا اور شہوات اور لذات اُسکے سے کیا غم ہے بلکہ اگر وہ ہوں تو خلل و وحشت کا رخانہ جمعیت وحضور میں اور کثافت اور ظلمت اور حجاب لطافت نور کے پیدا ہوتا ہے ۱۲ع ح **وعن** مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہے امام مالک رح سے کہا پہونچا ہے مجھکو یہ کہ کہا گیا واسطے لقمان حکیم کے کہ کس چیز نے پہونچایا ہے تمکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہیں ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نے کہ پہونچایا ہے مجھکو اس مرتبہ کو سچ بولنے نے یعنی ملازمت سچ بولنے نے اپنی بات کہنے میں اور اور کی بات نقل کرنے میں اور ادای امانت نے یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چھوڑ دینے اُس چیز کے نے کہ نہ نفع دے مجھکو اور ضرورت نہو مجھکو اُسکی روایت کی یہ مالک نے موطا میں کہ تصنیف امام مالک رح کی ہے حدیث میں **ف** اسی جگہ سے کہا ہے کہ حکمت راست گفتاری اور نیک کرداری ہے اور لقمان بھانجے ہیں ایوب پیغمبر علیہ السلام کے اور بعضوں نے کہا کہ انکی خالہ کے بیٹے تھے اور اختلاف ہے درمیان علما کے اس میں کہ لقمان پیغمبر تھے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ حکیم و ولی تھے اور آیا ہے کہ اُنھوں نے ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تھی اور ابن عباس رض سے منقول ہے کہ لقمان پیغمبر نہ تھے نہ پادشاہ تھے ایک غلام کالے تھے کہ بکریان چراتے تھے حق تعالےٰ نے انکو مقبول اپنا کیا اور حکمت اور

جو ن مردی او رعقل دی اور اپنی کتاب مین ذکر انکا کیا ہے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِیُٔ الْاَعْمَالُ فَتَجِیُٔ الصَّلٰوۃُ فَتَقُوْلُ یَارَبِّ اَنَا الصَّلٰوۃُ فَیَقُوْلُ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ فَتَجِیُٔ الصَّدَقَۃُ فَتَقُوْلُ یَارَبِّ اَنَا الصَّدَقَۃُ فَیَقُوْلُ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیُٔ الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَنَا الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیُٔ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِکَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّکَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیُٔ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّکَ عَلٰی خَیْرٍ بِکَ الْیَوْمَ اٰخُذُ وَبِکَ اُعْطِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِہٖ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوینگے اعمال پس آوے گی نماز پس کہے گی ای پروردگار میرے مین نماز ہون پس فرماوے گا اللہ تعالے تحقیق تو اوپر خیر کے ہی پس آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہے گا اے رب میرے مین صدقہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالے تحقیق تو اوپر خیر کے ہی پھر آوے گا روزہ کہے گا ای رب میرے مین روزہ ہون پس فرماوے گا اللہ تعالے کہ تحقیق تو [illegible] آوین گے اور اعمال یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکے سے اوپر اسی طرح کے کہ مذکور ہوئے فرماوے گا اللہ تعالے کہ تحقیق [illegible] موقوف رکھے گا اللہ تعالے ہر ایک کی شفاعت کے قبول کو اور مہلت دے گا انکی درخواست کی قبولیت کو نرمی و مہربانی پھر آوے گا اسلام کہ جامع اعمال خیر و حکم وارد [illegible] احکام کا ہی پس کہے گا ای رب میرے نام پاک تیرا اسلام ہی یعنی سالم اور پاک تمام نقصانون اور آفتون سے اور سلامتی بخشنے والا بندون کا تمام شدائد اور خوفون سے اور مین ہون اسلام کہ عاجزی کرنے والا اور مطیع امر اور تابعدار تیرے حکم کا ہون اور فرمایا ہی تو نے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ پس فرماوے گا اللہ تعالے کہ تحقیق تو خیر پر ہی بسبب تیرے آجکے دن مواخذہ کرونگا یعنی مواخذہ کرون گا بسبب تیرے [illegible] مواخذہ کرون گا ساتھ دینے عذاب کے اور بوسیلہ تیرے دون گا مین یعنی ثواب تو اصل ہی اور مدار ہی تجہپر طاعت و معصیت کا جاہ جو کچھ چاہتا ہی تو فرمایا اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین اور جو شخص کہ طلب کرے سوا [illegible] اسلام کے کسی دین کو پس ہرگز قبول کیا جاوے گا اس سے وہ دین اور وہ آخرت مین [illegible] والون سے ہی [illegible] آوینگے اعمال بندون کے یعنی نیک اعمال خصوصاً خداوند تعالے کے تاجحت ہون اور شفاعت کرین اپنے [illegible] والون کی [illegible] ہمگر مین اپنے ترک کرنے والون سے اور اعمال یا تو اچھی صورت مین آوینگے اللہ تعالے انکو اچھی صورتین عطا فرماوے گا جیسے کہ بعض [illegible] سے سمجھا جاتا ہی اور یا قدرت الٰہی ثابت ہی اوپر لانے اعراض کے اور کلام کرانے انکے اور مین نماز ہون آئے ہون بیچ درگاہ لطف تیرے کے تا شفاعت کرون بندے کی باعتماد قبولیت اور آبرو کے کہ تیری درگاہ مین رکھتی ہون کہ مجھکو ستون اپنے دین کا فرمایا ہی اور مقام عزت و قربت مین بٹھایا ہی تو نے اور فرمایا ہی اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ چون کہ دنیا مین منع کرنے والی فسق و فجور کی تھی مین امیدوار ہون آجکے دن کہ مانع غضب اور عذاب تیرے سے ہون مین پس فرماوے گا اللہ تعالے کہ تو ای نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کے ہی اور یہ توقف اور مہلت دینی ہر قبول شفاعت اسکے مین ساتھ پاکیزہ ترجہ کے اور اچھے کلام کے یعنی تجکو بھی فضل و شرافت ہی اور یہاے خود ہی تو لیکن شفاعت کار وصفت ایک دوسرے کی کہ اصل او مبنی تیرا اور او رعبادتون ہم مثل تیرے کا ہی اور جامع ہی تمام اچھی صفتون کا کہ وہ اسلام ہی جیسکہ آتا ہی اور یہان ایک نکتہ ہی کہ کھڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اُس ذات کے ہی کہ جامع ہو کمالات کی جیسکہ ذات پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسما و صفات الٰہی کی ہی کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہین کھول سکے گا مگر وہ اسی طرح اعمال مین وہ عمل شفاعت کرے گا کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہی جیسکہ آخر حدیث مین بیان ہوگا اور مین ہون صدقہ شفاعت کرتا ہون اس مین سے اور مجھکو ساتھ لطف اپنے کے نوازا تو نے اور میرے حق مین فرمایا اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ اور مین ہون روزہ کہ مجھکو مخصوص کیا تو نے ساتھ جزا

خاص کے کہ سوائے تیرے کوئی اسکو نہ جانے گا اور جس نے کہ مجکو پایا اور حرمت وحق نگاہ رکھا میرا بخشا تونے اور وعدہ بہشت میں جانے کا کیا تو نے پس یہ دو اسلام جو کلام مذکور کہے گا اسلیے کہ در باب شفاعت اسکو بہت دخل ہو کہ ابتدا ساتھ تعظیم اور ثنائے الٰہی کے کرے جیسیکہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اول ثنا خاص پروردگار کی کرینگے بعد ازاں شفاعت کرینگے پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھ اسم سلام کے ندا کرے گا اور اپنے تئین بندہ مطیع کہیگا اس سبب سے شفاعت اسکی قبول ہوگی اور احتمال ہو کہ اسلام سے مراد ہو صفت رضا اور تسلیم اور ترک اختیار کی کہ اعلے مقامات اہل قرب اور اصطفا کے ہو جیسیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق مین آیا ہو کلام مجید مین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین ۔ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا اور روایت ہو عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ تھا واسطے ہمارے پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوار گیری اس مین تھیں تصویرین پرند جانورونکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ رضی اللہ عنہا بدل ڈال اسکو اسلیے کہ مین جب دیکھتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو ف یہ تعلیل دلیل ہو اسپر کہ صورتین بہت چھوٹی تھیں یا یہ فرمایا ہو پہلے حرام ہونے تصویرون کے اور اس مین اشارہ ہو طرف اسکے کہ دیکھنا اس اسباب کا کہ جمع کرتے ہین ساتھ اسکے اغنیا لیجاتا ہو فقرا کی حلاوت قلوب کو ۔ع وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَأَجْمِعِ الْإِيَاسَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ اور روایت ہو ابی ایوب انصاری سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ نصیحت فرماؤ مجکو اور مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نے جب کھڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کے پس مانند اس شخص کے کہ رخصت کرنے والا اور چھوڑنے والا ہو ماسوائے اللہ کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق مین ساتھ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووے تو عذر خواہی کا بسبب اس کلام کے کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہو کلام کرنے کو یارون اور دوستون اور تمام مسلمانون سے یعنی ایسی بات نہ کہہ کہ اس سے پشیمان ہووے تو اور محتاج عذر کرنے کا ہووے اور قصد مصمم کر اوپر ناامیدی کے اس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہو یعنی قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگون کے مال سے طمع منقطع کر ف ایک معنی تو رخصت کرنے کے وہ ہین جو مذکور ہوئے اور ممکن ہو کہ مراد رخصت کرنا جان کا ہو یعنی گویا کہ یہ اخیر نماز تیری ہو اور یہ آخر وقت ہو وفات تیرے کا جیسیکہ مشائخ کی وصیتون مین آیا ہو کہ طالب کو چاہیے کہ ہر نماز اپنی مین ایسا تصور کرے کہ یہ آخر نماز ہو اور جب ایسا جانے گا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل سے ادا کرے گا اور آخر حدیث مین اشارہ ہو طرف اسکے کہ تسبیت پکڑنی لوگون سے علامت افلاس کی ہو اور غنائے قلبی یہ ہو کہ ناامیدی ہو اس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہو ۔ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسٰى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هٰذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا وَقَبْرِي فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا رَوَى الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ أَحْمَدُ اور روایت ہو معاذ بن جبل سے کہ کہا جب بھیجا اسکو یعنی ارادہ کیا بھیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی یا عامل کر کر طرف یمن کے نکلے ساتھ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہونچانے کے لیے اس حال مین کہ وصیت کرتے تھے اسکو اور معاذ تھے سوار اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ہمراہ سواری اسکی نیچے پس فارغ ہوئے حضرت وصیت سے فرمایا اے معاذ تحقیق تو نزدیک ہو کہ نملے تو مجھسے بعد سال عمر میری کے کہ یہ

سال ہی اور شاید کہ تو گذرے اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر التفات کیا آنحضرت نے یعنی منہ
پھیرا معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کے اور فرمایا کہ تحقیق قریب تر بندہ اور متصل ترین لوگوں کے ساتھ میرے پرہیزگار ہیں جو ہوں
یعنی عربی یا عجمی گورے ہوں یا کالے ہوں اشراف ہوں یا رذالے ہوں اور جہاں ہوں نقل کیں چاروں حدیثیں احمد نے ف لفظ فاقبل الخ
تفسیر ہے التفات کی اور شاید کہ وجہ تو منہ پھیرنے کی معاذ سے یہ تھی کہ تا نہ دیکھیں رونا انکا اور ہو سبب زیادتی غم آپ کے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تھا
اسپر کہ ضرور ہے چھوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبے کے پس تسلی دی حضرت نے انکو از راہ فعل کے اور وصیت کی زبان سے کہ تو جدا ہوئے گا
مجھسے اور جدا ہو یگا مدینہ سے اور پھر دیکھیگا تو مدینہ کو اور نہیں دیکھیگا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف اسکے کہ محل انبیا و اتقیا کا دار البقاء ہے
پس فرمایا کہ قریب ترین لوگوں کے ساتھ میرے یعنی ساتھ شفاعت میری کے یا قریب ترین لوگوں کے طرف مرتبہ میرے کے متقی ہیں الخ اور جہاں
ہوں یعنی مکہ میں ہوں یا مدینہ میں یا بصرہ میں یا کوفہ میں یا یمن میں وغیر ذلک پس دیکھ طرف رتبہ اویس قرنی کے یمن میں بسبب کمال تقوے کے
اور طرف حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ انہوں نے باوجود دور ہونیکے تقوے سے کیا درجہ پایا اور یہ بسبب نہ تقوے کے کیسے محروم
ہیں مقام قرب سے بلکہ اشقی ہوئے بسبب پہونچانے ایذا کے حضرت کو اور گویا کہ یہ وصیت اور تسلی ہے معاذ کو کہ تقوے اختیار کرنا چاہیے اور ہمارے فراق پر
غم نکھا جبکہ متقیوں سے ہووے تو صورت میں اگرچہ جدا ہونا ہی معنی میں ہمارے ساتھ ہی ہے تو اور طیبی نے کہا کہ یہ تسلی ہے معاذ کو بعد از خبر دینے کے
اسکو ساتھ رحلت اپنی کے یعنی جبکہ پھر کر آوے تو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتھ متصل ترین اور قریب ترین آدمیوں کے ساتھ میرے کہ متقی ہیں اور کہا کہ یہ
کنایہ ہے ابو بکر صدیق سے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونگے جیسیکہ حدیث جبیر بن مطعم میں آیا ہے کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت آنحضرت کے
اور کلام کیا ایک امر میں فرمایا پھر آنا اور اوس وقت اس عورت نے کہا کہ اگر آؤں میں اور آپکو نہ پاؤں یا رسول اللہ تو کیا کروں میں گویا کنایہ تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے فرمایا اگر آوے تو اور نہ پاوے مجکو تو تو ابو بکرؓ کے پاس آنا اشارہ کیا انکی خلافت کا بعد اپنے اور اس حدیث میں
رغبت دلائی ہے حضرت نے اوپر رعایت کرنے تقوے کے اور اس میں تسلی ہے واسطے بقیہ امت کے کہ جنہوں نے نہیں پایا زمانہ حضرت کا اور ترغیب ہے
کہ اگر تقوے کرینگے تو تقرب حاصل ہوگا حضرت سے اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ بحرمۃ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا
دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ تُعْرَفُ بِهٖ قَالَ نَعَمْ اَلتَّجَافِيْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةُ اِلٰى
دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا ابن مسعودؓ نے کہ پڑھی آنحضرت نے یہ آیت پس جسکو ارادہ
کرتا ہے اللہ ہدایت کرنے کا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچا دے اسکو طرف مقام اختصاص کے کھولتا ہے اور فراخ کرتا ہے سینہ اسکا واسطے اسلام کے
یعنی واسطے شرائع اسلام کے بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نور یعنی نور ہدایت داخل ہوتا ہے سینہ میں کھل جاتا ہے
اور فراخ ہو جاتا ہے سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہے واسطے اس حالت کے کچھ نشانی ظاہر میں کہ پہچانی جاوے وہ حالت ساتھ اس نشانی کے
فرمایا آنحضرت نے ہاں اسکے لیے نشانی ہے دور ہونا گھر غرور کے سے یعنی دنیا سے کہ جگہ مکر و فریب کی ہے اور شیطان بسبب اسکے لوگوں کو فریب
دیتا ہے اور مراد دور رہنے سے زہد اختیار کرنا ہے اور رجوع کرنا طرف آخرت کے کہ جگہ ہمیشگی کی ہے اور مستعد رہنا واسطے موت کے
پہلے اترنے اسکے کے یعنی ساتھ کرنے توبہ کے اور سبقت کرنے کے طرف عبادت کے اور صرف کرنے وقت کے طاعت میں ف یعنی قبول کرتا ہے
تمام شرائع اسلام کے اور شیریں معلوم ہوتی ہے اسکے مذاق میں تلخی ان احکام کی کہ مقرر کیے ہیں اللہ تعالے نے اور حکم کیا ہے ان کا اور یہ

قلب حقیقت مین عرش رب ہی جیسیکہ حدیث قدسی مین آیا ہی لایسعنی ارضی ولاسمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا مکر کرنے والی اور فریب دینے والی اور عہد شکن ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے وما الحیوٰۃ الدنیا الا متاع الغرور اور دنیا گھر رنج اور خرابی کا ہی اگرچہ صورت مین نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنی دھوکے کے ہی کہ گمان کرتا ہی اسکو پیاسا پانی پس حقیقت مین اسی دھوکے مین پڑ رہے ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلے آنے موت کے یا ظاہر ہونے مقدمات اسکے کے کہ مرض ہی اور بہت بڑھاپا کہ نہ قادر ہو اس مین اوپر حاصل کرنے علم کے یا عمل کے اور اسوقت ندامت نفع نہ دے ۔ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي خَلَّادٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطَى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی خلاد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ دیکھو تم بندے کو کہ دیا جاتا ہی بے رغبتی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سے پس نزدیکی ڈھونڈو اس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف اور پہلی حدیث بہت سے طریق سے ثابت ہوئی ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ پوچھے گئے کہ کونسا مومن بہت دانا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور مابعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اس سے نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالے حکمت عطا فرماوے اسکی بڑی فضیلت آئی ہی فرمایا اللہ تعالے نے ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہی کہ ہو مرشد کامل کرنے والا پس واجب ہی ہر ایک پر کہ طلب کرے ہمنشینی اسکی اور حاصل کرے ہمکلامی اسکی کہا ہی بعض عارفین نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے پس اگر نہ طاقت رکھو تو صحبت رکھو ساتھ اسکے کہ وہ صحبت رکھے ساتھ اللہ کے اور علامت صحت احوال اسکے کی بعد تصحیح اقوال افعال اسکے کے وہ ہی کہ جو اوپر گذری حدیث سابق مین علامت انشراح صدر سے یا اس حدیث کہ موثر ہو صحبت اسکی جمیع امور مین در بیرغبت کرے یارون اپنے کو دنیا سے یعنی تحصیل مال وجاہ سے اور زیادتی قدر حاجت سے کہ پہونچا دے طرف زاد عقبے کے پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہی رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ ۔ع

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہی بیچ بیان فضیلت فقرا کے اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر طریقہ فقر و کفاف کے یعنی قدر ضرورت کے ف مراد فضیلت سے زیادتی اجر و ثواب کی ہی اور دونون مضمونون ذکر کیے گئے کہ جمع کرنے مین نکتہ یہ ہی کہ حضرت کی اوقات بسری بھی بطور فقرا کے تھی مانند اکثر انبیا اور اولیا کے اور فقرا کی فضیلت مین یہ بات کافی ہی اور جاننا چاہیے کہ علما کو اختلاف ہی اس مین کہ فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضے کہتے ہین کہ غنی شاکر افضل ہی کہ اسکے ہاتھ سے خیرات اور تقرب کی چیزین مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کے اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بھی بیچ شان اغنیا کے آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کے گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقر افضل ہی کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تھا اور حدیثین باب کی تمام دلیلین انکی ہین اور حق یہ ہی کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کی ہی مطلقا اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کے کبھی صلاح کار غنا مین ہوتا ہی اور کبھی فقر مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب پروردگار تعالے بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز مین صلاح حال اسکے کا ہوتا ہی وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اور اسی طرح بیچ تمام صفتون متضادہ کے واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی سے منقول ہی کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونون سے بہتر ہی اور اس مین اشارہ ہی فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہی کہ اسپر شکر کرنا چاہیے نہ بلا ہی کہ اسپر صبر کرنا چاہیے شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی اپنے شیخ سے نقل کرتے تھے کہ جب تک اقرار نہ کی اوپر فضیلت فقر کے ہم سے نہ کر والیا بیعت ہماری نہ قبول کی اور کہا کہ ہو الفقر افضل من الغنا بعد ازان ہاتھ پکڑا اور مرید کیا اور جاننا چاہیے

کہ بعضون نے فقیر و مسکین مین فرق کیا ہے کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھ نہ رکہتا ہو اور بعضون نے عکس اسکے کہا ہے اور مراد فقراء سے یہان فقیر اور مسکین ہین ہر دو **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ ڈہکیلے گئے دروازون سے اگر قسم کہاوین اللہ پر تو البتہ سچا کرے اللہ انکو قسم مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ڈہکیلے گئے الخ یعنی روکے گئے دروازون سے ساتھ ہاتھ یا زبان کے اور معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسی کے دروازے پر جا کہڑے رہین تو انکو اپنے گھر مین نہ آنے دے بسبب نہایت حقارت انکی کے لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سے ڈہکیلے گئے تو مجلسون مین آنے سے بطریق اولی منع کیے جاوینگے اور یہ اسلیے ہے کہ چاہتا ہے اللہ تعالی چھپانا حال انکے کا خلق سے تاکہ نہ حاصل ہو انکو سواے اللہ تعالی اور کسی سے کچھ انس بس محفوظ رکہتا ہے انکو کہڑے رہنے سے ظالمون کے دروازون پر اور کہانے مال حرام انکے سے جیسے بچاتا ہے آدمی مریض کو استعمال کرنے طعام مضر کے سے پس نہین حاضر ہوتے وہ مگر اپنے مولی ہی کے دروازہ پر اور نہین سوال کرتے غیر اسکے سے بسبب کمال بے پروائی اپنی کے اور مراد یہ نہین ہے کہ وہ دنیا دارون کے دروازون پر جاتے ہین اور وہ ڈہکیلے جاتے ہین اپنے دروازون سے اور آنے نہین دیتے اپنے گھرون مین اسلیے کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس ذلت سے اور اگر قسم کہاوین الخ یعنی اگر وہ قسم کہاوین خداے تعالی کی کہ اللہ تعالی اس فعل کو کریگا یا قسم کہاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہے اللہ انکو اس قسم مین کہ کرتا ہے وہ فعل یا نہین کرتا جیسے کہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ مین اور حاصل حدیث یہ ہے کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ کے نزدیک ایسے عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہاوین کسی کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہے انکو مولف **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَہٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے مصعب بیٹے سعد کے سے کہ کہا گمان کیا سعد نے یہ کہ اسکو فضیلت ہے اوپر اس کسی کے کہ کمتر ہے اس سے یعنی فقراء یا ضعفاء پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے جواب کے لیے اور انکے سنانے کے لیے نہین مدد کیے جاتے تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دیے جاتے مگر برکت ضعیفون اور فقیرون انکے کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** چونکہ سعد بہت سی فضیلتین رکہتے تھے مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کے انہون نے گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب مدد کرنے مسلمانون کے زیادہ ہے بہ نسبت اورون کے کہ جو ایسے نہین پس حضرت نے اس گمان سے باز رکہا انکو کہ یہ گمان تم نہ کرو بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر نہ کرو اوپر انکے کہ تم ہی انکی برکت و دعا سے بہرہ مند ہوتے ہو **وَعَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَکَانَ عَامَّۃُ مَنْ دَخَلَھَا الْمَسَاکِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِھِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّۃُ مَنْ دَخَلَھَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہڑا ہوا مین بہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تھے اکثر ان لوگون کے کہ داخل ہوئے بہشت مین غریب اور دولتمند ٹھہرے گئے ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہے انکو جانے کا طرف دوزخ کے یعنی مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس اور مآل ان سبہون کا بہشت ہے اور کافر بالکل دوزخ ہی مین جاوینگے اور کہڑا ہوا مین دوزخ کے دروازہ پر پس ناگاہ اکثر انکے داخل ہوے ہین اس مین عورتین ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بسبب لذت خواہش کرنے انکے کے دنیا کی اور بسبب روکنے انکے کے مردون کو راہ عقبے سے اور ٹھہراے گئے الخ یعنی جین والے اس دنیا فانی کے کہ مال و منصب والے ہین ٹھہرے اور روکے جاوینگے میدان قیامت مین واسطے

بہت حساب دینے کے اور رنج مین ہونگے بسبب کثرت اموال اپنے کے اور وسعت جاہ کے اور لذت حاصل کرنے کے دنیا مین اور بہرہ مند ہونے کے موافق
شہوات نفس و ہوا کے اسلیے کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی اور حرام اُسکا سبب عذاب کا ہی اور فقرا اِس سے بری ہونگے کہ نہ حساب لیے جاوینگے اور نہ رنج کھینچینگے
بلکہ چالیس برس پہلے اغنیا کی داخل ہونگے جنت مین عوض مین اُن نعمتون کے کہ دنیا مین فوت ہوئی ہین ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا مین نے بہشت مین پس دیکھے مین نے اکثر اہل بہشت
فقرا اور جھانکا مین نے دوزخ مین پس دیکھین مین نے اکثر رہنے والی اُسکی عورتین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ
خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فقراء مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل
ہونگے غنیون سے دن قیامت کے جنت مین نقل کی یہ مسلم نے ف چالیس برس یعنی مقدار چالیس برس کی دنیا کی اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہی کہ یہ حکم خاص فقراء مہاجرین ہی کے لیے ہی اور اغنیاء سے بھی اغنیاء مہاجرین کے مراد ہین اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی حدیث
مین معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کے پہلے داخل ہونے کی یہ ہی کہ اغنیا بسبب حساب دراز کے رکے ہونگے میدان محشر مین اور فقرا بلا حساب
جنت مین داخل ہو کر چین مین ہونگے ۱۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ
وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ
أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ
مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ بیٹھا
آپ کے حضور تھا کیا گمان رکھتا ہی تو اُس شخص گذرنے والے کے حق مین یعنی یہ اچھا ہی یا برا ہی پس کہا اُس شخص نے جس سے حضرت نے احوال گذرنے والے کا
پوچھا تھا یہ شخص ہی اشراف لوگون مین سے قسم ہی اللہ کی یہ شخص لائق ہی اسکے کہ اگر پیغام کرے نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوے اُس سے اور اگر
سفارش کرے یعنی کسی کی حکام اور سردارون سے جو حاصل کرنے نفع کے یا دفع کرنے بلا کے قبول کی جاوے سفارش اُسکی کہا سہل راوی نے پس
چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے جواب سے پھر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اُسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپکے پاس کیا گمان ہی تیرا
اُس شخص کے حق مین پس کہا اُس نے یا رسول اللہ یہ شخص فقرائے مسلمین مین سے ہی یہ شخص لائق ہی اسکے کہ اگر پیغام دے نکاح کا نہ نکاح کیا جاوے اور اگر شفاعت کرے
کسی کی نہ قبول کیجاوے شفارش اُسکی اور اگر کہے کچھ بات نہ سنی جاوے بات اُسکی یعنی کوئی اُسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کرے طرف اسکے بسبب نہایت
فقر اُسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص کہ تو نے اُسکو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہی بھری ہونے زمین سے مانند اُس
شخص کے سے کہ تو نے تعریف کی اُسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگر تمام روئے زمین مثل اس شخص کے سے کہ تو نے تعریف کی ہی بھر جاوے تو وہ
کہ ایک مرد کہ تیرے گمان مین حقیر ہی بہتر اور زیادہ تر ہوگا اُس سے مرتبہ اور فضیلت مین اور ظاہر یہ ہی کہ حضرت نے جس سے کہ یہ پوچھا وہ غنی ہوگا پس ہوئی اسکے سوال
و جواب مین تنبیہ اُسکے لیے اوپر فضیلت فقر کے اور ایسی فضیلت جو حضرت نے فقر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اُسکی یہ ہی کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول

کرتا ہے امر پروردگار کا بخلاف اغنیا ای اغنیا کے کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکھتے ہیں قبول حق میں جیسکو فرمایا اللہ تعالے نے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ امر دیکھا جاتا ہے علماء کے شاگردوں میں اور صلحا کے مریدوں میں کہ فقراء بہت جلد قبول کر لیتے ہیں حق بات کو اور اغنیاء حیل وحجت کرتے ہیں اس میں اور شخص اول بھی اغنیائے مومنین سے تھا نہ کافروں میں سے اسلیے کہ نہیں ہے مفاضلہ درمیان کفار اور مسلمین کے اسلیے کہ نہیں ہے خیر کفار میں یہانتک کہ کہا ہے بعضے علماء نے کہ جس نے کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہے اسپر کفر کا اسلیے کہ خیر ثابت کی اُن میں کہ نہیں ہے خیر اون میں اور جرم نہیں کیا ہے اسکے کفر میں اسلیے کہ کبھی قصد کیا جاتا ہے ساتھ خیر کے یہ کہ وہ قریب تر ہے ساتھ حق کے ۔ **وعن** عائشة قالت ما شبع آل محمد من خبز الشعير يومين متتابعين حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہیں پیٹ بھر آل محمد تھے یعنی اہل بیت انکے نے جو کی روٹی سے یعنی گیہوں کے روٹی سے بطریق اولی دو دن پے در پے یہانتک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بھرا تو دوسرے دن بھوکے رہے بنابر اسکے کہ حضرت نے اختیار کیا تھا فقر کو جبکہ پیش کیے گئے حضرت پر خزانے زمین کے اور حکم ہوا کہ کہو تو پہاڑ مکے کے سونے کے کردیں تمہارے واسطے پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو کہ کہا ایکدن میں بھوکا رہوں پس صبر کروں اور سیر ہوؤں ایکدن پس شکر کروں اور اس میں رد ہے اسپر کہ کہا جس نے کہ ہوئے تھے حضرت اخیر عمر میں غنی ہاں مال بہت سا ہاتھ لگا حضرت کے لیکن اسکو رکھا نہیں بلکہ خرچ کیا اسکو اپنے پروردگار کی خوشی میں اور رہے ہمیشہ دل کے غنی اور منقول ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذارتے کئی راتیں بھوک میں پے در پے حضرت و اہل انکے کہ نہ پاتے تھے طعام شب کا اور تھی اکثر روٹی انکی جو کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ہمارے زمانہ میں فقراء سے نہیں بسر کرتا ہے زندگانی مانند بسر کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ افضل الانبیا ہیں پس حضرت کے فعل میں بڑی تسلی ہے فقراء کے لیے الخ اور یہ بھوک حضرت کی اختیاری تھی ساتھ ترک کرنے دنیا کے اور لذتوں اسکی کے اور قناعت کرنے کے قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینے فقرا اور مساکین کے اور ترجیح دینے حاجات لوگوں کے اپنے نفس کی حاجت پر الخ **وعن** سعيد المقبري عن ابي هريرة انه مر بقوم بين ايديهم شاة مصلية فدعوه فابى ان ياكل وقال خرج النبي صلى الله عليه وسلم من الدنيا ولم يشبع من خبز الشعير رواه البخاري اور روایت ہے سعید مقبری سے کہ نقل کی ابوہریرہ سے کہ وہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے انکے رکھی ہوئی تھی بکری بھنی ہوئی پس بلایا انہوں نے ابوہریرہ کو یعنی اسکے کھانے کے لیے پس انکار کیا ابوہریرہ نے اسکے کھانے سے اور کہا یعنی بیچ عذر نہ کھانے کے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے یعنی وفات پائی اور نہیں پیٹ بھرا روٹی جو کی سے یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تھا کھانا بھنی ہوئی بکری کا گراں اور ناخوش معلوم ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس انه مشى الى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير واهالة سنخة ولقد رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعا له بالمدينة عند يهودي واخذ منه شعيرا لاهله ولقد سمعته يقول ما امسى عند آل محمد صاع بر ولا صاع حب وان عنده لتسع نسوة رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہ وہ لے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی بسبب بہت دنوں رہنے کے اور تحقیق گرو رکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ میں نزدیک ایک یہودی کے اور لیے اُس سے کچھ جو واسطے اہل بیت اپنے کے اور روایت کرنے والا انس کہتا ہے کہ تحقیق سنا میں نے انس سے کہ کہتے تھے نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمد کے صاع گیہوں سے اور نہ صاع اور دانوں غلہ کے یعنی ذخیرہ نہیں کیا آپ نے رات کو غلہ کل کے لیے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کے تھیں نو بیبیاں یعنی باوجود اسکے کچھ ذخیرہ نہ رکھتے تھے نقل کی یہ بخاری نے **ف** شاید کہ وجہ قرض لینے کی یہودی سے یہ تھی کہ حال آپکا مسلمانوں پر ظاہر نہ ہو اسلیے کہ اگر انہوں آپکی خبر پہنچ لیویں وہ آپ کو

شرم کرکر اور ظاہر تر یہ ہے۔ اس مین نہایت تنزہ منظور رہتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کرین جرأت سے اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا اللہ تعالےٰ نے قُلْ مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ اور نظیر اسکے واقع ہوا ہے ہمارے امام اعظم سے کہ نہین ٹھہرتے تھے بیچ سایہ دیوار اُسکے کہ مطالبہ رکھتے تھے اس سے دین کا بدلیل حدیث کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَۃً فَھُوَ رِبًا کے اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ صحیح روایت سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے اپنی بیبیون کے لیے قوت ایک برس کا اُٹھا رکھ دیا جواب اسکا یہ کہتے ہین علما کہ یہ ترک ذخیرہ کا اوائل حال مین تھا کہ فقر اونکے حال پر غالب تھا بعد ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اُنکو اُٹھا رکھ دیا اور بعضے کہتے ہین کہ لفظ آل زائد ہے کہ کلام مین آیا کرتا ہے کہ آل فلان کہتے ہین اور مراد وہی فلان رکھتے ہین پس ذخیرہ نکرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کہ واسطے نفس شریف اپنے کے نکرتے تھے اور اگر بیبیون کے لیے ذخیرہ کرتے تھے تو منافات اس سے نہین رہتا ہے ع ح **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی رِمَالِ حَصِیْرٍ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِہٖ مُتَّکِئًا عَلٰی وِسَادَۃٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُھَا لِیْفٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ اللّٰہَ فَلْیُوَسِّعْ عَلٰی اُمَّتِکَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَیْھِمْ وَھُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ فَقَالَ اَوَفِیْ ھٰذَا اَنْتَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِکَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَھُمْ طَیِّبَاتُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَھُمُ الدُّنْیَا وَلَنَا الْاٰخِرَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمرؓ سے کہا حضرت عمرؓ نے کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان حضرت لیٹے ہوئے تھے اوپر بوریے کے کہ بنا ہوا تھا کھجور کی پتون سے نہ تھا درمیان حضرت کے اور درمیان بوریے کے بچھونا تحقیق نشان ڈالدیے تھے بوریے نے حضرت کے پہلو مین اس حال مین کہ سرہانے تکیہ رکھے ہوے تھے چمڑے کا کہ بھرا تھا اسکا پوست خرما کا تھا کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالےٰ سے تا فراخی کرے تمہاری امت پر پس تحقیق فارس پر اور روم پر فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ نہین بندگی کرتے اللہ کو پس فرمایا حضرت نے کیا کہتا ہے تو یہ اور تو ابتک اسی مقام مین ہے اور نہین حاصل ہوئی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کے اے ابن خطاب یہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہے انکے لیے خوبیان اور لذتین انکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ کیا راضی نہین ہے تو کہ ہو وے انکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوپر بوریے کے الخ یعنی بستر اُنکا یہ بوریا تھا چارپائی پر ڈالا تھا یا زمین پر پڑا تھا اور بعضی عبارتون سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس چارپائی ہی کو کھجور کی پتے سے بنا تھا جیسے کہ چارپائیون کو بان سے بنتے ہین اور رمال ساتھ پیش را اور زیر اسکے کے معنی معمول کے بمعنی بنی ہوئی کے اور بھرا تھا اُسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بھرے ہوے تھے لیف ساتھ زیر لام کے اور جزم ی کے پوست خرما کو کہتے ہین جیسے کہ اغنیا روئی وغیرہ بھرتے ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کر بھرتے ہین اور فراخی کرے یعنی رزق فراخ کرے آپ کی امت پر چونکہ دیکھا عمرؓ نے کہ آنحضرت نے فقر اختیار کیا ہے اور اپنے تئین اس حال سے رکھتے ہین نظر کی بیچ حال ضعفا امت کی کہ تاب فقر کی نہ رکھین گے اور دشوار پڑے گی اور نیز مناسب ساتھ حال ضعف انکے کے یہ دیکھا کہ فراخی ہو انکے لیے اور طلب ہے کہا مقصود عمرؓ کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت کے لیے تھا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کے مناسب نہ جانا کہ انکے لیے دنیا دینہ سے طلب کرین پس کہا اور روایت مین آیا ہے کہ عمرؓ نے دیکھا آنحضرت کو بیچ گھر تاریک گرم کے ایک بوریے پر لیٹے ہوئے اور گھر کے کونون مین نگاہ کی کچھ چمڑے کے ٹکڑے دیکھے ادھر ادھر پاس پڑے ہوئے روئے عمرؓ فرمایا آپ نے کہ کیون روتا ہے تو اے بیٹے خطاب کے کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ آپ کو دیکھتا ہون کہ رسول خدا کے ہو کر اس حال سے پڑے ہو اور قیصر و کسرے ناز و نعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہ ٹکڑا اسکا ہے لیکن معنی اول مناسب تر ہین ساتھ قول انکے کے کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

روم ثانی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا کِسَاءٌ
قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْکَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهٗ بِیَدِهٖ کَرَاهِیَةَ اَنْ تُرٰی
عَوْرَتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق دیکھا میں نے ستر نفر کو اصحاب صفہ سے نہیں تھا ان میں سے کوئی شخص
کہ ہو اسپر چادر کہ اور کپڑے پر اوڑھے اور کندھے پر ڈالے بلکہ ایک کپڑے سے زیادہ نرکھتا تھا یا تہبند تھا اور یا کملی تھی کہ تحقیق باندھا تھا اپنی گردنوں میں
پس بعضے ان تہبندوں اور کملیوں میں سے وہ تھے کہ پہونچتے آدہی پنڈلیوں تک اور بعضی پہونچے دونوں ٹخنوں تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو
سجدہ میں یا بعضے اوضاع بیٹھنے میں بسبب ناخوش رکھنے اسکے کہ دیکھا جاوے ستر اسکا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَکُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا
نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت نظر کرے ایک تمہارا طرف
اس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہے اسکو اسپر مال میں اور صورت ظاہری میں اور اسکے دیکھنے سے سستی بیچ شکر حق کے اور غبطہ اسکے حال پر ہو تو چاہیے
کہ نظر کرے طرف اس شخص کے کہ وہ پست تر اور کمتر اس سے ہے یعنی تا شکر کرے اور خوش ہو مولی منعم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور
ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نظر کرو طرف اس شخص کے کہ وہ کمتر ہے مرتبہ میں تم سے اور نظر نکرو طرف اس شخص کے کہ وہ
زیادہ ہو تم سے مرتبہ میں پس یہ نظر کرنا طرف کم رتبے کے اور نظر نکرنا طرف زیادہ کے لائق تر ہے تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہونچی ہے ف
حاصل یہ کہ جب دیکھے کوئی شخص اسکو کہ زیادہ ہو اس سے حشمت میں اور مال میں اور لباس میں اور جمال میں اور نہیں پہچانا یہ کہ اسکے لیے آخرت میں
بسبب اسکے وبال ہے تو چاہیے کہ دیکھے اسکو کہ وہ کم ہے اس سے دنیا میں اور کمتر ہے درجہ میں اس سے باعتبار مال ومنال کے اور آخرت میں اسکے لیے
درجہ عالی ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہے اگرچہ کوئی کسیکے بہ نسبت اعتدال رکھتا ہو اور کوئی کسیکے
بہ نسبت پس جسنے اپنے سے افضل کو دیکھکر نظر اپنے سے کم پر کی اسکا حال اچھا ہوا اور اس میں اشارہ ہے اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سطرح بالفرض
والتقدیر تو وہ نہ دیکھے اسکی طرف کہ وہ کم ہو اس سے تا کہ نہ حاصل ہو عجب وغرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہے اسپر کہ خوب شکر ادا کرے اسکی
نعمتوں کا اور جو ایسا ہو کہ نہو نیچے اسکے کوئی فقر میں تو لائق ہے یہ کہ شکر کرے اپنے پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا میں اور اسکے بہت رنج وافکار
میں چنانچہ اسیلیے شبلی کسی دنیادار کو دیکھتے تو کہتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی اور آیا ہے کہ ایک شخص فقرا میں سے کھڑا ہوا
مجلس وعظ میں ایک ولی کے اور شکوہ کیا ان سے کہ میں نے نہیں کھایا ہے اتنی مدت سے کھانا میں پس کہا شیخ نے کہ جھوٹ بولا تو اے دشمن
خدا کے اسیلیے کہ اللہ نہیں دیتا بھوک شدید مگر اپنے انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا ان میں سے تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چھپاتا تو خلق سے
اس عنایت کو اور مجمل خلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہے دین خلل وزوال سے تو نہیں پروا کرتا نقصان جاہ ومال کا اور تمام
مشقتوں کے پہونچنے کا حال واستقبال میں جیسیکہ منقول ہے کہ امام غزالی کے ایک مرید کو کسی نے مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اس نے ان سے
انہوں نے کہا شکر الہی کر اسلیے کہ بلا کبھی اس سے بھی بڑی ہوتی ہے پھر ڈالا گیا وہ ایک قید کے کنوئیں میں پس شکوہ کیا ان سے پھر وہی پہلا سا جواب دیا
انہوں نے پھر ایک یہودی کے پاس جا پھنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تھا اور زنجیر میں باندھکر اپنے پاس رکھا اس سے نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ
امام سے کیا حکم کیا امام نے صبر شکر کرنے کا پس مرید نے بیقراری کیمین جواب دیا کہ کونسی بلا اشد ہوگی اس عذاب سے پس کہا امام نے جواب میں کہ

وہ یہ ہے کہ کہا جاوے تیری گردن میں طوق کفر کا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ہو ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمس مائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوں گے فقیر جنت میں پہلے دولتمندوں سے پانسو برس کہ آدھا دن ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی قیامت کا کہ مقدار درازی اُس دن کی ہزار برس کی ہوگی برسوں دنیا کے سے بموجب قول اللہ تعالے کے و ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیہ میں جو آیا ہے فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہے پہلے عموم سے محمول ہے اوپر طویل ہونے اُس دن کے کفار پر جیسا کہ لپیٹا جاوے گا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیک کاروں کے یہانتک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کے جیسا کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالے کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علے الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نے کہ اگر کہے تو کیونکر تطبیق ہے اس حدیث میں اور اوپر کی حدیث میں کہ جس میں چالیس برس کا فرق فرمایا ہے کہیں گے ہم کہ ممکن ہے یہ کہ مراد اغنیا سے اوپر کی حدیث میں اغنیاے مہاجرین ہوں یعنی فقرا چالیس برس پہلے داخل ہوں گے جنت میں اغنیاے مہاجرین سے اور دوسری حدیث میں اغنیا سے غیر مہاجرین مراد ہیں پس نہ تناقض رہا دونوں حدیثوں میں انتہی اور اولی یہ ہے کہ کہا جاوے انکی تطبیق میں کہ مراد دونوں عددوں سے کثرت ہے نہ تحدید پس کبھی تعبیر کیا اُسکو چالیس برس کر اور کبھی پانسو برس کر ازراہ تفنن کے اور مآل دونوں کا ایک ہی ہے یا خبر دی اول ساتھ چالیس برس کے جیسے کہ وحی کی گئی طرف حضرت کے پھر خبر دی دوسرے بار ساتھ پانسو برس کے ازراہ فضل اللہ تعالے کے فقرا پر برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تا یہ اختلاف ساتھ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کے ہے بیچ حال صبر اور رضا اور شکر اُنکے کے اور یہ ظاہر تر ہے اور مطابق ہے اُس تقریر کے کہ جامع الاصول میں ہے کہ کہا اُس میں کہ وجہ جمع کی دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ پہلی حدیث میں جو چالیس برس پہلے کہا مراد اُس سے یہ ہے کہ فقیر حریص چالیس برس پہلے داخل ہوں گے غنی حریص سے اور اس حدیث میں جو پانسو برس پہلے کہا تو مراد یہ ہے کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلے داخل ہوں گے غنی راغب دنیا سے واللہ اعلم ع

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انھم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائھم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیھم فان اللہ یقربک یوم القیمۃ رواہ الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان ورواہ ابن ماجۃ عن ابی سعید الی قولہ زمرۃ المساکین اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی زندہ رکھ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینوں کے گروہ میں پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کس واسطے یہ دعا کرتے ہیں آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ تحقیق مساکین قطع نظر کرنیکر اور فضائل اور حسن اخلاق سے داخل ہوں گے بہشت میں پہلے دولتمندوں سے چالیس برس اے عائشہ نہ پھیر تو مسکین کو نا امید بلکہ احسان کر اُسپر اگرچہ ساتھ ایک ٹکڑے کھجور کے ہو اے عائشہ دوست رکھ تو مسکینوں کو یعنی دل سے اور نزدیک کر انکو یعنی طرف مجلس اپنی کے اسلیے کہ خدا تعالے نزدیک کرے گا تجکو اپنے دن قیامت کے یعنی انکے نزدیک کرنے سے قرب الہی حاصل ہوتا ہے نقل کی یہ ساری حدیث ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے تا قول آنحضرت کے فی زمرۃ المساکین یعنی سوال وجواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت میں نہیں ہے ف مسکین مشتق ہے مادہ مسکنت سے بمعنی نہایت تواضع کے یا سکون وسکینت سے ہے بمعنی وقار اور اطمینان کے اور قرار کے زیر احکام قدر کے اور اُس میں تعلیم ہے امت کو تاکہ سمجھیں فضیلت فقرا کے اور دوست رکھیں انکو اور ہمنشین رہیں انکے تاکہ پہونچے انکو برکت انکی اور اُس میں تسلی ہے مسکینوں کے لیے اور آگاہ کرتا ہے اوپر علو درجات انکے کے اور جائز ہے یہ کہ ارادہ

کیا جاوے مسکین کرنے سے یا مراد اس سے بعد غناء کے قوت حضرت کا بقدر کفایت کے اور نہ مشغول کرنے انکو ساتھ مال کے اسلیے کہ کثرت مال کی عقربین
کے حق مین باعث محنت و وبال کی ہو جاتی ہے ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس انہون نے کچھ التفات نکی اسکی طرف
اور نہ متوجہ ہوے اسکی طرف کہا بادشاہ نے کہ تم کون ہو انہون نے کہا ہم ایک گروہ مین کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہے اور عداوت ہماری
سبب ترک عقبی کی پس نہ رہا بادشاہ سے اور نہ گذر کیا اور کہا کہ ہم نہیں قدرت رکھتے ہین تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہے ہمکو تمہاری
عداوت کی اور رہے وہ اپنے دولتمندون سے الخ اس جگہ سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ فقرا پہلے اغنیا کے داخل ہونگے بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون
اغلب یہ کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقراء اظہار کرنا فضل و شرف فقرا کا ہے اور طلب کرنا پیش قدم کا انبیا پر اور خوف تاخر پہنے کا بر تقدیر غنا کے
ان انبیا سے کہ فقرا مین نہ خوف تاخر ہے کا فقرا غیر انبیا سے فافہم بعد ازان وصیت کی آنحضرت نے حضرت عائشہ کو رعایت کرنے حال فقرا کے اور
محبت کرنے انکے پس فرمایا اے عائشہ نہ پھیر الخ اور روایت کی ہے شیخ نے اور بیہقی نے عطا ابن ابی رباح سے کہ انہون نے سنا ابی سعید سے کہتے تھے اے لوگو نہ برانگیختہ
کرے تمکو تنگی اوپر طلب کرنے رزق کے بغیر وجہ حلال سے اسلیے کہ مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا اللہ مار تو مجکو فقیر اور نہ مار تو مجکو غنی اور حشر کر
میرا بیچ گروہ مسکینون کے پس تحقیق بدبخت ترین بدبختون کا وہ شخص ہے کہ جمع ہوا سپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نے کہ زیادہ کیا ہے اس
مین غیر ابی زرعہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیا کے کہ ابنا ہوئے ہین کہ اگر نہو کوئی اور دلیل سوائے اس حدیث
شریف کے تو البتہ کافی ہے حجت واضح ہونے مین اسکے کہ فقر صابر بہتر ہے غنی شاکر سے اور حدیث الفقر فخری و بہ افتخر باطل ہے نہیں کچھ اصل اسکی
بنابر تصریح کرنے حفاظ کے عسقلانی وغیرہ سے اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہے یقینا اور بر تقدیر اسکی صحت کے محمول ہے فقر قلبی پر کہ باعث
ہوتا ہے جزع فزع کا اور نہ راضی ہونے کا قضا و قدر پر اور اعتراض کرنیکا اور قسمت پر اور دو سے اور روایت کیا گیا ہے الفقر شین عند الناس
وزین عند اللہ یوم القیمۃ نقل کی یہ دیلمی نے انس سے وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ
فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ أَوْ تُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلب کرو مجکو ضعیفون اپنے کے بیچ کہ نہین رزق دیے جاتے ہو تم یا فرمایا نہین مدد دیے جاتے ہو دشمنون پر مگر برکت
ضعیفون اپنے کے نقل کی یہ ابو داود نے ف بیچ معنون بعض کے ساتھ احسان کرنے کے ان سے یا مراد ضعیفون سے مظلوم ہین اگرچہ
غنی ہون انکی مدد کرو اور خاص ... واسطے ... اور منع کیے ہے اور موید ہے اسکو روایت
واودی اور احتمال ہے ... برکت ضعفا اپنے کے یعنی برکت وجود انکے کے اور احسان انکا وجود انکا ہے اسلیے کہ
ان مین اقطاب بھی ہوتے ہین اور اوتاد بھی اور بسبب انکے انتظام ہے بلاد و عباد کا کہا ابن ملک نے کہ ڈھونڈو تم مجکو بیچ محافظت حقوق انکے کے اور
خوش کرنے دلون انکے کے اسیے کہ تحقیق مین انکے ساتھ ہون تن سے بعض اوقات مین اور جان و دل سے جمیع اوقات مین پس جسنے اکرام کیا دلکا
اکرام کیا میرا اور جسنے انکو ایذا دی اسنے مجکو ایذا دی اور موید ہے اسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ
خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَسِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ رَوَاهُ
فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے امیہ بیٹے خالد بیٹے عبد اللہ بیٹے اسید کے سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت طلب فتح کرتے
یعنی کفار پر اللہ تعالے سے ساتھ برکت دعا فقراء مہاجرین کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین ف صعالیک جمع صعلوک کی ہے مانند عصفور
کے بمعنی فقیر کے اور ملا علی قاری نے معنی اس جملہ کی یہ لکھی ہین کہ طلب فتح کرتے تھے بواسطہ فقراء مہاجرین کے اور برکت دعا انکی کے اور بعد اسکے

ابن ملک سے یہ نقل کی ہے کہ طلب فتح کی کرتے تھے بواسطہ فقراے مہاجرین کے اس طرح کہ فرماتے اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَی الْاَعْدَاءِ بِعِبَادِكَ الْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ انتہی اور حضرت شیخ نے بھی یہی معنے نقل کیے ہیں اور بعد ازان یہ لکھا ہے اس مین نہایت بزرگی ہے فقرا کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے تمامت کی اور مخصوص اور مشرف کیا انکو ساتھ اسکے کہ بہ برکت انکی طلب فتح کی کرتے تھے مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را انتہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ یَعْنِی النَّارَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رشک مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کے کہ رکھتا ہو اسلیے کہ تو نہیں جانتا ہے کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہے وہ یا کیا چیز پیش آنیوالی ہے اسکو بعد مرنے اسکے کے یعنی قبر میں یا حشر میں مقابلہ میں اس نعمت کے کیا کیا محنت عذاب اٹھاوے گا تحقیق فاجر کے لیے نزدیک خدا کے قاتل ہے یعنی ہلاک کرنیوالا ہے یا عذاب سخت کرنیوالا ہے کہ اسکی شان سے یہ ہے کہ قتل کر ڈالے کہ نہیں مرتا اور فنا نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود و ہمراہ رہتے تھے حضرت اس سے آگ نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یہ تفسیر کی ہے اسنے کہ روایت کرتا ہے ابی ہریرہ سے کہ نام اسکا عبداللہ بن ابی مریم ہے اور بسبب نعمت کے کہ وہ اس مین ہے یعنی اسکی درازگی عمر کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال و جاہ کی دیکھکر اسپر رشک نہ لیجا اس طرح کہ چاہی تو مثل اسکے اپنے لیے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهٗ وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْیَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قیدخانہ ہے مومن کا اور قحط ہے اسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہے دنیا سے جدا ہوتا ہے قیدخانہ سے اور قحط سے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** قیدخانہ و قحط ہے کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہے یعنی ہرچند کہ ناز و نعمت دنیا اسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت ان نعمتون کے کہ اسکے لیے دار آخرت مین رکھی ہین حکم قیدخانہ اور قحط کا رکھتی ہے یا مراد یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکھتا ہے اور چین اور ترفہ کو اپنے مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکھتا ہے کہ اس محنت آباد سے خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہے لا یخلو المومن من قلۃ او علۃ او ذلۃ وقد یجمع للمومن الکامل جمیع ذلک **وَعَنْ** قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْیَا كَمَا یَظَلُّ اَحَدُكُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَهُ الْمَاءَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالے کسی بندی کو بچاتا ہے اسکو دنیا سے جیسیکہ ہوتا ہے ایک تمہارا کہ بچاتا ہے اپنے بیمار کو پانی سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** دنیا سے یعنی مال و منصب دنیا کے سے اور اس چیز سے کہ ضرر کرے اسکے دین مین اور نقصان کرے اسکو عقبے مین اور کہا اشرف نے کہ منع کرتا ہے اسکو دنیا سے اور بچاتا ہے اسکو اس سے کہ متلوث ہو اسکی زینت مین تاکہ نہ بیمار ہو دل اسکا ساتھ بیماری محبت دنیا کے اور مراد بیماری سے وہ بیماری ہے کہ پانی اسکو ضرر کرتا ہے مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند انکے کے **وَعَنْ** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ یَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ یَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَیَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے محمود بن لبید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزین ہین کہ ناخوش رکھتا ہے انکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شرعا وہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکھتا ہے موت کو اور موت بہتر ہے مومن کے لیے فتنہ سے اور ناخوش رکھتا ہے کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہے حساب کے لیے نقل کی یہ احمد نے **ف** مراد فتنہ سے ہے گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ مین اور جبر کرنا جبارون کا اوپر کرنے چیزون نامشروع کے اور مانند انکے مکروہات دین کے زندگی اس لیے خوب ہے کہ طاعت کرین اور قدم

[illegible] ثابت نہیں اور بحالت سلامت لیجا دین یعنی سلامتی ایمان کے زندگی کس کام کی ہے اور بیچ صورت کراہت یعنی جمع کرنے کی اگرچہ حل برقرار رہے یعنی
لیکن [illegible] ہے کہ لائق و مناسب اسکے نہیں ہے یہ بھی فتنہ ہے ہاں اگر فتنہ اور ابتلاء دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ بسبب
[illegible] ہونی اور رفعت درجات کا ہے اور موت چاہنی اسکے لیے درست نہیں اور کمی ہے حساب کے لیے یعنی بعید تر ہے عذاب سے اور بہتر ہے
مسلمان کے لیے اور چاہیے کہ بہت خوش ہو اس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کے ہے اور سختی اور محنت کے سبب اسکے پہونچے سہل ہے عزیز
میسر ہے یہ تمام شاخین مین ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کے فرمانے پر درست رکھتا ہے یقیناً جانتا ہے کہ جو کچھ اسنے فرمایا ہے حق ہے اور اگر عقل
سلیم اور تجربہ صاف رکھتا ہو تو دنیا مین بھی معلوم کرتا ہے کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور ذلت اور خواری بیچ جمع کرنے مال کے اور
نگاہ رکھنے اور تعلق کرنے کے ساتھ اسکے کہ کھینچتا ہے محنت فقر سے کم نہیں اور مجردی اور بے تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنے اسکے کے اور
[illegible] قناعت پر ذکائی نفس اور صفائی دل کی ہے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا
فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون آپکو یعنی بہت [illegible]
دوست رکھتا ہے حضرت کو پس فرمایا دیکھ کہ کیا کہتا ہے تو یعنی تفکر کر اس چیز مین کہ کہتا ہے تو اسلیے کہ تو دعوے کرتا ہے امر عظیم کا پس کہا اسنے کہ قسم خدا کی تحقیق
مین دوست رکھتا ہون آپ کو تین بار کہا فرمایا اگر ہے تو سچا یعنی بیچ دعوے محبت میری کے پس طیار کر واسطے فقر کے پاکھر البتہ فقر بہت جلد پہونچتا ہے
طرف اس شخص کے کہ دوست رکھتا ہے مجکو جلدی پہونچنے نالہ کے طرف انتہا اپنی کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے
ف تجفاف ساتھ زیر تا اور جزم جیم کے پاکھر کہ گھوڑے پر ڈالتے ہین وقت جنگ کے تا زخم سے امان مین رہے مانند زرہ کے سوار کے لیے اور کنایہ کیا
ساتھ تجفاف کے صبر سے اسلیے کہ وہ ڈھانکتا ہے فقر کو جیسیکہ ڈھانکتا ہے تجفاف بدن کو غرض یہ ہے یعنی تیار رہ صبر کے لیے خصوصاً فقر پر تاکہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی
پہونچنے نالے کے سے الخ معنی یہ ہین کہ فقر کا جلدی پہونچنا اسکی طرف اور اوترنا بلا اور شدائد کا اسپر بکثرت ضرور ہے اسلیے کہ آیا ہے کہ اشد لوگون کے
از روے بلا کے انبیاء ہین پھر درجہ بدرجہ اور اچھے لوگ پس چونکہ آنحضرت بھی انہین مین سے تھے اور یہ محب تھا انکا اسکو بھی بقدر محبت انکی کے
حصہ پہونچے گا بموجب المرء مع من احب کے ع تیار کر واسطے فقر کے پاکھر یہ کنایہ ہے صبر سے کہ آفت فقر سے نگاہ رکھتا ہے اور ہلاک نہین کرتا اور بیچ
ورطہ جزع و فزع اور غضب الٰہی کے نہین ڈالتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوے محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنے فقر کے
اور چلنے طریقہ انکے کے ناروا اور جھوٹ ہے اور حقیقت مین اتباع اور موافقت لازم محبت ہے اور محبت بے متابعت محبوب کے درست نہین ان المحب
لمن یحب مطیع ع ولیکن یہ نشان صدق محبت اور کمال اسکے کا ہے اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور پھرنا دل کا ساتھ خوبی کے اور اچھا جاننے
ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل اسکے کی ہے کہ اسکو سب سے خوب دیکھتا ہے اور خوب جانتا ہے لیکن بیچ مرتبہ عمل کے اور اتباع کے
ناقص ہے جیسے کہ ایمان بغیر عمل کے اور اگر اسکے ساتھ اتباع ہووے تو اور اکمل ہو اللھم ارزقنا ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ
بَيْنِ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَّاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَمَعْنٰى
هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِّنْ مَّكَّةَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں بسبب اظہار دین خدا کے اور دعوت کرنے خلق کی طرف اسکے حال انکہ نہ ڈرایا گیا کوئی ساتھ میرے یعنی تنہا ابتدائے اظہار اسلام میں کوئی میرے ساتھ نتہا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین خدا کے اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ البتہ تحقیق گذر تے تھے مجھ پر تیس شب و روز پے در پے حالانکہ نتہا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام کہ کہاوے اسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز سے کہ حیوان اسکو کہاوے نہی چہ جائے آدمی مگر ایک چیز قلیل و حقیر کہ چھپاتی اسکو بغل بلال کی یعنی یہ معلوم ہی ہے کہ آدمی کی بغل میں کس قدر آتا ہے پھر وہی ایسا ہو کہ بغل میں سے ظاہر نہو اور باہر سے دکھائی دے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور مصداق اس حدیث کا اسوقت تھا کہ باہر نکلے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تھی تنہا ساتھ بلال کے جنس طعام سے مگر اس قدر کہ اوٹھاتا تھا نیچے بغل اپنی کے **ف** حدیث کے اول جملون کے معنی طیبی نے اسی طرح لکھی ہین کہ جو مذکور ہوئے ولیکن ظاہر یہ ہے کہ معنی یون ہون کہ ڈرایا گیا میں دین مین اور نہین ڈرایا گیا کوئی انبیاء مین سے جیسا کہ مین ڈرایا گیا اور ایذا دیا گیا کوئی مانند میرے جیسا کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت اسلیے کہ ایذا و پرانداز قدر و مرتبہ ہر شخص کے ہے چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق اور حقانیت انکی ظاہر تر تھی اور خواہش انکی ایمان اور ہدایت کرنے پر زیادہ تر سب سے تھی ایذا بھی انکی سب سے زیادہ تر تھی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتون کی ہے بقصد ارشاد و تعلیم امت کے ساتھ قول اپنے کے لقد اتت الخ اور یہ جو کہا کہ انکے ساتھ بلال تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ قصہ وقت ہجرت کر نیکا مکہ سے مدینہ کو نہ تھا اسلیے کہ اسوقت بلال نہ تھے حضرت کے ساتھ بلکہ غالباً یہ قصہ اسوقت کا ہے کہ جب ابو طالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد انکے حضرت خدیجہ رضی نے بھی وفات پائی اور اس سال کو عام الحزن کہتے ہین ابتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کے انتقال کرنے کے تین مہینے بعد دسوین سال نبوت سے ماہ شوال کے اخیر مین آنحضرت پیادہ پا مکہ سے طائف کو تشریف لے گئے اور حضرت کے ساتھ زید بن حارثہ تھی پس حضرت مہینہ بھر تک وہان کے لوگون کو دعوت اسلام کی طرف کرتے رہے انہون نے کچھ کہنا نہ مانا اور اپنے لڑکون اور نادانون کو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتے تھے اور پائے مبارک پر حضرت کے پتھر مارتے اور پاپوشین خون آلودہ کر دین اور جب پتھر کے زخمون سے آنحضرت زمین پر گر تے تھے دونون بازو انکے پکڑ کے اٹھاتے تھے اور جب چلنے لگتے پھر پتھراو کرتے اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنے تئین سپر آنحضرت کی کرتے تھے یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا ابر مدد گار نے ایک بھیجا تا آپ پر سایہ ہوا اور جبرئیل نے آن کر کہا کہ تیرے پروردگار نے سنین باتین تیری قوم کی اور جو کچھ انہون نے رد کیا تجھے اور پہاڑون کے فرشتے کو حکم کیا کہ اگر فرماو تو اس قوم کو ہلاک کرون مین اور دونون پہاڑ اخشبین کو کہ مکہ انکے بیچ مین آباد ہے آپس مین ملا دین ہم اور انکو انکے بیچ مین پیس ڈالین فرمایا حضرت نے کہ امید رکہتا ہون مین کہ انکی پشتون مین سے وہ لوگ نکلین کہ میرے پروردگار کو ساتھ وحدانیت کے پوجین اور آخر اس حدیث مین ایک قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابون مین مذکور ہے پھر ہونا بلال کا ساتھ حضرت کے منافی نہین ہے ہونے زید بن حارثہ کو ساتھ آپکے یعنی دونون ہون لیکن کتابون مین ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہے اس قصہ مین واللہ اعلم م ح ع **وَعَنْ** اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابو طلحہ سے کہ کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ کیا ہمنے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا اس کہولے ہمنے اپنے پیٹون سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے پیٹ کہولکر پتھر دکہائے پس کہولے حضرت نے اپنے پیٹ سے دو پتھر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پتھر پیٹ پر بھوک مین اسلیے باندھتے ہین کہ پیٹ مین قوت ہو اور راہ چلنے اور کہڑے ہونے پر قوت بخشی اس سبب سے کہ پیٹ اور انتین کمر سے لگ جاوین اور کھنچ جاوین اور جب بھوک زیادہ ہوتی ہے تو حاجت دو پتھر کی باندھنے کی ہوتی ہے

ہیں آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت تھی اور تھے آپ بڑی ریاضت کرتے آپنے دو بچھر باندھے تھے **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّھُمْ اَصَابَھُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاھُمْ**
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرَۃً تَمْرَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچی فقراء صحابہ کو بھوک
پس دی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنی فقر وتنگی رزق کی انپر اس حد کو
پہونچی تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتے تھے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ**
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ کَانَتَا فِیْہِ کَتَبَہُ اللّٰہُ شَاکِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَہٗ فَاقْتَدٰی بِہٖ
وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنَہٗ فَحَمِدَ اللّٰہَ عَلٰی مَا فَضَّلَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ کَتَبَہُ اللّٰہُ شَاکِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ
اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنَہٗ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَہٗ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَہٗ مِنْہُ لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ شَاکِرًا
وَّلَا صَابِرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ لکھتا ہے اسکو شاکر وصابر جو کوئی دیکھے بیچ امر دین اپنے کے یعنی اچھے
اعمال کے کرنے میں طرف اس شخص کے کہ زیادہ ہو اُس سے یعنی علم میں اور عبادت میں اور قناعت میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو خواہ
وہ مردہ پس پیروی کرے اُسکی یعنی صبر کرنے میں طاعتوں کی مشقتوں پر اور رکنے برائیوں کے سے یا تاسف کرے اُن کمالات پر کہ فوت ہوئے
اُس سے اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اس شخص کے کہ کم ہو اُس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اُس سے مال وجاہ میں پس تعریف وشکر کرے اللہ کا بنا بر
فضیلت دینے خدا تعالے کے اسکو اُسپر لکھتا ہے اُسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسرے کے صبر کرنیوالا یعنی بسبب خصلت پہلے کے اور جو شخص کہ نظر کرے
اپنے دین میں طرف اسکے کہ وہ کم ہو اُس سے یعنی اعمال صالحہ میں اور پیدا ہو اسکو عجب اور غرور وتکبر اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اُس شخص کے
کہ وہ زیادہ ہو اُس سے یعنی مال وجاہ میں اور پیدا ہو اُس سے حرص وآرزو پس غم کرے اُس چیز پر کہ فوت ہوئی اُسکو یعنی مال وغیرہ نہیں لکھتا ہے اُسکو اللہ شاکر اور
نہ صابر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی بسبب صابر ہونے ایک چیز کے بھی اُس سے دو چیزوں ذکر کی گئیں میں سے بلکہ برخلاف اُسکے لیا کہ کفران اور
جزع فزع زبان اور دل سے کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہے اسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہے بموجب قول اللہ تعالے کے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ
صَبَّارٍ شَکُوْرٍ اور حدیث میں آیا ہے کہ ایمان کے دو نصف ہیں ایک نصف اُسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنے تئیں سیئات سے اور
شکر طاعات پر یعنی بجا لانا طاعات کا اعضا سے **وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُھَاجِرِیْنَ فِیْ**
بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کی کہ سر اُسکا یہ ہے اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُھَاجِرِیْنَ الخ بیچ اس باب کے کہ بعد
فضائل قرآن کے ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو
وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ اَلَكَ امْرَاَۃٌ تَاْوِیْ اِلَیْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْکَنٌ
تَسْکُنُہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ جَاءَ ثَلٰثَۃُ
نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَّاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالُوْا یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَّاللّٰہِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ لَا نَفَقَۃٍ وَّلَا دَابَّۃٍ وَّلَا مَتَاعٍ فَقَالَ
لَھُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا فَاَعْطَیْنَاکُمْ مَا یَسَّرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَکَرْنَا اَمْرَکُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ
فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ
بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی عبد الرحمن حبلی سے کہ کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہتے تھے

یعنی جو کچھ کہ بعد اسکے بیان ہوگا اس حال میں کہ پوچھا انسے ایک شخص نے یہ کہ کہا کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے کہ بشارت دیے گئے ہیں سبقت دخول کے بہشت میں پس کہا واسطے اسکے عبد اللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے عورت کہ ٹھکانا پکڑے تو طرف اسکے کہا کہ ہاں میری بیوی ہے کہ جگہ پکڑتا ہوں میں پاس اسکے کہا عبد اللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے مکان کہ رہے تو اس میں کہا اس شخص نے کہ ہاں میرے پاس مکان ہے کہا عبد اللہ نے پس تو ہیں دولتمندوں سے یعنی مہاجرین کے دولتمندوں میں سے ہے اسلیے کہ انکے فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسی کے پاس ایک چیز تھی تو دوسری چیز نہ تھی کہا اس شخص نے یعنی جس نے سنا عبد اللہ سے کہ عورت اور مکان کے ہونے سے اسکو غنی کہا تو اسنے کہا کہ میرے لیے خادم بھی ہے یعنی نوکر یا غلام کہا عبد اللہ نے پس تو بادشاہوں سے ہے یعنی انکے حکم میں ہے یعنی تجکو فقیر کہنا نہیں درست کہا عبد الرحمن نے اور آئے تین شخص طرف عبد اللہ بن عمر کے اور میں پاس تھا وہ کہے پس کہا انہوں نے اے ابا محمد قسم ہے خدا کی نہیں قدرت رکھتے ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی جانور پر یعنی تاکہ جہاد اور حج کریں اسپر اور نہ اور کسی اسباب پر یعنی اسباب زائد پر تاکہ بیچیں ہم اسکو اور صرف کریں مول اسکا پس کہا عبد اللہ نے انکو کیا چاہتے ہو تم اگر چاہتے ہو تم یعنی پہلے دو باتوں میں تمکو پہنچے پاس سے تو پھر آنا ہمارے پاس پھر دن کا میں تمکو وہ چیز کہ میسر کرے اللہ تعالے واسطے تمہارے یعنی اسوقت ہمارے پاس نہیں پھر آنا دوسری بار اگر چاہو تم ذکر کرا دوں میں قصہ تمہارا واسطے بادشاہ کے کہ اسوقت میں معاویہ تھی یعنی وہ کچھ تمکو دیکر فارغ البال کر دیں یا اگر چاہو صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ ہو تم مال والوں کا اسلیے کہ تحقیق سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق فقراء مہاجرین کے پہلے جائیں گے دولتمندوں سے دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا انہوں نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتے ہیں نہیں مانگتے ہم کچھ یعنی تم سے نہ بادشاہ سے بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ قُعُودٌ إِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ فَقُمْتُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَشَّرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ بِمَا يَسُرُّ وُجُوهَهُمْ فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَلْوَانَهُمْ أَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ أَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں اور حالانکہ حلقہ تھا فقراء مہاجرین کا بیٹھا ہوا ناگہاں تشریف لائے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہو کر طرف فقراء کے پس گیا میں اور کھڑا ہوا میں مائل طرف انکے یعنی واسطے متابعت حضرت کے اور حاصل کرنے نزدیکی کے ان سے اور تاکہ مطلع ہوں اس کلام پر کہ حضرت فرماویں ان سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دیے جاویں فقراء مہاجرین ساتھ اس چیز کے کہ خوش حال کرے انکو اسلیے کہ وہ داخل ہوں گے بہشت میں پہلے تونگروں سے چالیس برس کہا عبد اللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکھے میں نے رنگ فقراء کے روشن و تاباں ہو گئے یعنی بسبب سننے اس بشارت کے کہا عبد اللہ بن عمرو نے یعنی خوش ہوئے منہ یہانتک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوؤں میں ساتھ انکے یعنی دنیا میں ہمیشہ ان جیسا یا ان میں سے یعنی عقبے میں ہوؤں انکی جماعت میں نقل کی یہ دارمی نے **ف** وجوہ سے مراد ذات ہے یا بمعنی مونہ کے ہے یعنی خوش کرے انکے دلونکو اور ظاہر ہو اثر اسکا اور ظاہر جلد چہرہ انکے کے اور او منہم میں لفظ او تنویع کے لیے ہے اور معنی اسکے ذکر کیے گئے یا شک کے لیے ہے یعنی دوست رکھا میں نے کہ ہوں میں جملہ فقراء مہاجرین سے **وعن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنِي خَلِيلِي بِسَبْعٍ أَمَرَنِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرَتْ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا حکم کیا مجکو میرے دوست

میرے نے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سات خصلتوں کے اول حکم کیا مجکو ساتھ دوستی مسکینوں کے اور نزدیک ہونے کے اُن سے اور دوسرے
حکم کیا مجکو کہ نظر کروں میں طرف اُس شخص کے کہ کمتر ہے مجھسے یعنی امور دنیا میں اور نہ نظر کروں میں طرف اُس شخص کے کہ زیادہ ہو مجھسے یعنی مال و جاہ و منصب
میں اور تیسرے حکم کیا مجکو یہ کہ ملائی رکھوں ناتے کو اگرچہ کاٹے ناتا یعنی ناتے والا اور چوتھے حکم کیا مجکو یہ کہ نہ مانگوں میں کسی سے کچھ اور پانچویں حکم کیا مجکو کہ کہوں
میں حق اور اگرچہ تلخ ہو اور ناخوش آیندہ ہو یعنی سننے والے پر اور چھٹے حکم کیا مجکو یہ کہ نہ ڈروں میں بیچ دین خدا کے اور بیچ امر معروف اور نہی منکر کے
ملامت کرنے کسی ملامت کرنیوالے کے سے اور ساتویں حکم کیا مجکو یہ کہ بہت کیا کروں میں کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا پس تحقیق یہ سات خصلتیں اُس خزانے
سے ہیں کہ رب العزت کے لیے ہے نیچے عرش کے کہ فیوض اور برکات اُس سے نازل ہوتی ہیں نقل کی یہ احمد نے ف ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے اُن
سات خصلتوں مذکورہ کے طرف پھیری ہے اور ملا علی قاری نے اُس کا یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی طرف کہا کہ یہ کلمات جملہ گنج معنوی سے ہیں کہ
رکھا گیا ہے وہ گنج نیچے عرش رحمان کے نہیں پہونچتا طرف اُسکے کوئی مگر یہ حول خدا اور قوت شکی کے اور گنج میں گنجوں جنت کے ہے اسلیے کہ عرش بہت
اُسکی ہے اور کہا کہ بعید ہے قول اُسکا کہ کہا خصلتیں سات گنج سے ہیں کہ نیچے عرش کے ہے اسلیے کہ یہ بات بلا دلیل ہے بلکہ وارد ہوا ہے طرق کثیرہ سے
صحاح ستہ وغیرہ میں کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہے جنت کے گنجوں میں سے اور اختلاف کیا ہے علما نے اُسکے معنوں میں پس بعضوں نے کہا ہے کہ
نام گنج کہا گیا اسلیے کہ یہ مانند گنج کے ہے بیچ نفاست اور محفوظ ہونے اپنے کے لوگوں کی نظروں سے یا اسلیے کہ یہ جنت کے ذخیروں میں سے ہے یا یہ کہ اُسکے
کہنے والے کے لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہے جنت میں اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمہ حضرت کے پاس کہا پس فرمایا آپ نے کہ جانتا ہے
تو کیا ہے تفسیر یعنی معنی اُسکے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہیں فرمایا نہیں ہے پھرنا و بچاو اللہ کے گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے
اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے انتہی اور مشایخ شاذلیہ قدس اللہ سرہم نے وصیت کی ہے طالبوں کو ساتھ تکرار اس کلمہ کے کہا ہے
کوئی چیز مددگار زیادہ اس سے واسطے توفیق عمل کے نہیں ہے **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعجبہ من الدنیا ثلثۃ الطعام والنساء والطیب فاصاب اثنتین ولم یصب واحدا اصاب النساء والطیب ولم
یصب الطعام رواہ احمد اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتی تھیں مجکو دنیا میں سے تین چیزیں ایک تو کھانا
یعنی واسطے حفظ بدن کے اور قوت حاصل کرنے کے دین پر اور دوسرے عورتیں یعنی واسطے بچانے نفس کے بری خطروں سے اور تیسری خوشبو یعنی واسطے
تقویت دماغ کے کہ وہ جگہ عقل کی ہے بعضے کہتے ہیں نزدیک ہے پس پائیں آنحضرت نے دو چیزیں یعنی کثرت سے ایک عورتیں یعنی گو لقاتیں عورتیں یعنی یہاں تک
کہ نو تھیں اور پائی خوشبو یعنی خارج سے باوجود یکہ عرق اُنکا سب طرح کی خوشبوؤں سے خوشبودار زیادہ تھا اور نہ پایا طعام نقل کی یہ احمد نے
ف یعنی مگر قلیل پس اطلاق نفی کا مبالغہ کے لیے ہے اسلیے کہ پہلے گذر چکا ہے کہ آنحضرت سیر نہیں ہوئے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے تادم وفات
اور یہ بات تھی بسبب اختیار کرنے حضرت کے فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل وعلا نے واسطے حبیب کے لیے یہ بات پسند کی تا اوس میں طرح طرح کی مشقتیں
تھیں ہو **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبب الی الطیب والنساء وجعلت قرۃ عینی
فی الصلوۃ رواہ احمد والنسائی وزاد ابن الجوزی بعد قولہ حبب الی من الدنیا اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست کی گئی طرف میرے خوشبو اور عورتیں اور گردانی گئی خوشدلی میری نماز میں نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابن
جوزی نے بعد قول حضرت کے حبب الی من الدنیا کا ف گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور رغبت و سرور کہ نماز میں مجکو حاصل ہوتا ہے وہ کسی وقت
اور کسی عبادت میں حاصل نہیں ہوتا چنانچہ اسلیے فرماتے آنحضرت ارحنا یا بلال یعنی اذان کہہ تا نماز پڑھوں میں اور رنج اور مشغولی اور کاموں کے سے خلاصی

ہووان اور مناجات حق مین مشغول رہون اور لفظ قرہ یا مشتق ہے قر سے ساتھ زیر قاف کے معنی قرار اور ثبات کے پہلے یہ وجہ کہ بسبب نظارہ کے ہو سینہ قرار پاتا ہے اور بسبب دیدار اُسکے کے آرام کرتا ہے اور کسی اور کی طرف نہین دیکھتا اور بسبب دیکھنے غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب کو منتشر جاتا ہے یا مشتق ہے قر سے ساتھ پیش قاف کے بمعنی سردی اور خنکی آنکھ کے اور لذت اُسکی کے مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسیلیے فرزند کو قرۃ العین کہتے ہین اور گرمی اور سوزش آنکھ کی بیچ دیکھنے دشمنون کے ہے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے الخ یعنی اُسکی روایت مین یون ہے حبب الی من الدنیا الطیب الخ جانا چاہئے کہ لفظ حدیث کے حبیبکہ اتفاق کیا ہے ائمہ نے یعنی احمد اور نسائی تھے انپر یہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہو نسائی نے روایت کیا اُسکو طبرانی نے تینون معجمون اپنے مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نے کامل مین اور حاکم مستدرک مین بھی لایا ہے اور کہا کہ صحیح ہے شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ وجعلت کے اور روایت نسائی مین بھی وجہ دوسری سے لفظ من الدنیا کا آیا ہے اور یہ جو مشہور ہے لوگون کی زبان پر زیادتی لفظ ثلث کے یعنی بعد لفظ حبب الی کے یا بعد لفظ من الدنیا کے کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سے پایا نہین گیا باوجود تفحص و تفتیش کے گو کہ وقع فی احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سے کذا قال السخاوی اور شیخ حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نے کہا کہ لفظ ثلث کسی حدیث کی کتاب مین نہین معلوم ہوا کہ حدیثون مین جیسے کہ اس کتاب مین مذکور ہے اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک روایت مین من الدنیا اور ثلث مین ہو تو بھی اشکال نہین اور اگر دونون ہون تو اشکال رکھتا ہے اسلیے کہ نماز دنیا سے نہین ہے اور جواب اسکا یہ دیتے ہین کہ مراد دنیا سے حیات اس عالم کی ہے یعنی اس عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو ان مین سے امور طبیعۃ دنیویہ سے ہین اور تیسرے امور دین سے ہے پہ صلوٰۃ ہے کے نزدیک حق تعالیٰ کے ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد صلوٰۃ سے اس حدیث مین درود ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا انکو طرف یمن کے یعنی قاضی کر کر فرمایا دور رکھ تو اپنے تئین استراحت اور تن آسانی سے اسلیے کہ بندگان خاص خدا تعالیٰ کے نہین آرام و استراحت مین ہوتے نقل کی یہ احمد نے ف بلکہ آرام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ذرھم یاکلوا ویتمتعوا ویلھھم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لھم اور فرمایا انھم کانوا قبل ذالک مترفین اور تنعم کے معنی مین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنے قضا شہوت کے بطریق تکلف کے اور بہت نعمتون مین رہنا اور حرص کرنی کھانے مین اور خواہشون مین دنیا **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ راضی ہو اللہ سے ساتھ تھوڑے سے رزق کے یعنی قناعت کرے تھوڑی پر راضی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے ساتھ تھوڑے عمل کے یعنی طاعت **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھوکا ہو یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پھر چھپاوے اُسکو لوگون سے یعنی نہ کہے کہ مین بھوکا ہون یا کہ کھانے کو دیں اور نہ کہے کہ مین محتاج ہون تا کچھ بخشین تو ہوتا ہے وعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یا امر لازم نزدیک اسکے یہ کہ پہونچادے اُسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سے نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف مراد بھوک سے وہ بھوک ہے کہ تصور ہو ساتھ اُسکے صبر اور چارہ ہو اُسمین چھپانا والا اندیشہ کی ہے علماء نے کہ ایک آدمی اگر مر جاوے مارے بھوک کے اور سوال نہ کرے یا کھاوے نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہے گنہگار **وَعَنْ** عِمْرَانَ

بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اپنے بندہ مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی باوجود عیالدار و فقیر ہونے کے بچتا ہے حرام اور سوال کرنے سے پس وہ مومن کامل ہے اسلیے دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقَى يَوْمًا عُمَرُ فَجِيءَ بِمَاءٍ قَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّهُ لَطَيِّبٌ لٰكِنِّيْ اَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَاَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ يَشْرَبْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے زید بن اسلم تابعی سے کہ کہا مانگا پانی ایک دن حضرت عمر نے پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمر نے کہ تحقیق یہ پاک اور حلال اور خوش آیند ہے لیکن میں نہیں پیتا اسکو اسلیے کہ میں سنتا ہوں خدائے تعالیٰ سے کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کے خواہشوں نفس انکے کو اور سرزنش کیا انکو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے لے گئے تم اور خرچ کر چکے تم اپنے لذتیں اور نعمتیں اپنے بیچ مدت حیات دنیا کے اور بہرہ مند ہوئے تم ساتھ انکے پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب انکا اسی عالم میں پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنی میں اگر یہ پانی پیوں اور لذت حاصل کروں اور چین کروں تو ڈرتا ہوں کہ یہ تو اب ہمارے عملوں کا ہو کہ دنیا میں دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسے کہ کافروں کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی میں ملجاتا ہے اور آخرت میں کچھ نصیب نہیں اور یہ آیت من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیھا ما نشاء الخ اگرچہ کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا بیچ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا نہ پیٹ بھرا ہمنے یعنی گروہ صحابہ نے ساتھ آنحضرت کے کھجور سے بسبب فقر کے یہانتک کہ فتح کیا ہمنے خیبر کو کہ وہاں کھجوریں بہت تھیں نقل کی یہ بخاری نے

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

باب ہے بیچ بیان آرزو رکھنے اور حرص کرنیکے **ف** امل ساتھ زبر ہمزہ و میم کے امید رکھنے اور حرص کے معنی ہیں زیادتی آرزو اور ارادہ کا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان تحرص علی ھداھم یعنی اگر زیادہ ارادہ کرے تو بیچ ہدایت انکی کے اور قاموس میں لکھا ہے کہ بدترین حرص یہ ہے کہ چاہے تو حصہ اپنا اور طمع کرے تو اپنے غیر کے حصہ میں انتہی اور مراد امل سے یہاں درازگی امل یعنی آرزو کی ہے امور دنیا میں اسحال میں کہ غافل ہو تیاری کرنے سے موت کے لیے اور توشہ آخرت سے جیسے کہ فرمایا حق سبحانہ نے ذرھم یاکلوا ویتمتعوا ویلھھم الامل اور اپر درازگی آرزو کی بیچ حاصل کرنے علم و عمل کے محمود ہے بالاجمال جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دعا بہال عمرہ و حسن عملہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا میں سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نوین کو بھی یعنی محرم کی اور اسی طرح حرص کرنا بیچ امر جمع کرنے مال کے اور کثرت باہ بری ہے واالا حرص کرنی جہاد پر اور علوم کے حاصل کرنے پر اور بہت کرنے اعمال نیک پر مستحسن ہے بالا تفاق

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ هُوَ فِي الْوَسَطِ فَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ کھینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکل مربع کو چار خطوں سے اسکو احاطہ کیا تھا اور کھینچا ایک خط بیچ میں اس شکل مربع کے کہ باہر نکلنے والا تھا اس شکل سے اور کھینچے چھوٹے خط متوجہ طرف اس خط کے کہ درمیان میں تھا جانب اسکے سے کہ درمیان میں تھے یعنی دونوں جانبوں اسکے سے وہ خط جو درمیان میں تھا اسلیے کہ ایک جانب خط کے اندر ہے اور ایک جانب اسکے باہر ہے پس فرمایا آنحضرت نے یعنی یہ جانب خط بیچ کے کہ درمیان شکل مربع کے واقع ہے مثال آدمی کے

کی ہے اور یہ یعنی خط مربع اجل اُسکی ہے یعنی مدت اجل اُسکے کی اور مدت عمر اُسکے کی ہے کہ گھیرے ہوئے ہے آدمی کو اور یہ جانب خط کے کہ باہر نکلنے والی ہے یعنی مربع سے آرزو اُسکی ہے یعنی چیز آرزو کی گئی اُسکی ہے کہ جسکو گمان کرتا ہے کہ مین لونگا اُسکو پہلے آنے اجل اپنی کے اور یہ خطا ہے اُس سے اسلیے کہ آرزو اُسکی دراز ہے کہ نہین فارغ ہوتا اُس سے اور اجل اُسکی قریب تر ہے طرف اُسکے اُس سے اور یہ خط چھوٹے عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض اور بھوک اور پیاس وغیر ذلک اُن چیزون مین کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سے متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتھ اُسکے پس اگر خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ نہین پہونچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور اگر گذر گیا یہ حادثہ بھی پہونچا حادثہ دوسرا نقل کی یہ بخاری نے **ف** حاصل یہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکھتا ہے اور گمان لیجاتا ہے کہ پہونچیگا اُن امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہے ساتھ اُسکے آرزوون سے اور آرزوون اور امید کو بغیر پہونچے جان دیتا ہے اور صورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نے یہ لکھی ہے اور اولی یہ ہے کہ گردانے جاوین عدد خطوط کے سات اسلیے کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہے اور اس لیے کہ دس ایسا عدد ہے کہ تعبیر کیجاتی ہے ساتھ اُسکے کثرت اور معہذا اشارہ ہے طرف سات اعضا کے پھر دیکھی مین نے ایک اور صورت غیر صورت لکھی ہوئی مشہورہ کے اور وہ ظاہر تر ہے تصویر مین فقیر بروہ صورت یہ ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا خط کھینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سے آرزو آدمی کی ہے اور یہ خط یعنی مربع اجل اُسکی ہے پس اُس وقت کہ آدمی اسی طرح ہے اور اسی اندیشہ مین ہے کہ ناگہان پہونچا اُسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی آدمی چاہتا ہے کہ خط امل کو کہ دور تر ہے پہونچے ناگہان اجل پہونچتی ہے اور بغیر از حاصل ہونے آرزو کے چل کہار بنا ہے ۱۲ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑھا ہوتا ہے آدمی اور جوان وقوی ہوتی ہین اُس مین دو چیزین حرص مال پر یعنی اُسکے جمع کرنے پر اور نہ دینے پر اور حرص درازگی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہر چند کہ آدمی بڈھا ہو یہ دو صفتیں اُس سے شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہے اوپر حب شہوات کے اور شہوات بغیر مال اور عمر کے ہاتھ نہین آتین اور سبب قوی ہونے انکے کا سبب ضعف بدن کے ہے کہ اُس مین شہوت تو قائم ہے اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکھے ضعیف ہوگئی وہ دفع اُسکو نہین کرسکتی ۔ ع بنہالے خوے بد محکم شدہ ، قوت برکندن آن کم شدہ ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہے دل بوڑھے کا اور آرزو اُسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** محبت دنیا سے لازم ہوتی ہے کراہیت اجل کی اور درازگی آرزو عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو ۱۲ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نچھوڑی خدا تعالے نے جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اُس شخص سے کہ ڈھیل دی اللہ تعالے نے اُسکی اجل کو

سیدھے خط کی لکیر

خط امل

خط اجل

خط امل یعنی آرزو

اجل

اجل

الانسان

یہانتک کہ پہونچایا اسکو ساٹھ برس کو نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی اور پھر توبہ و عذر خواہی نکی اور نہ چھوڑے گناہ
اب اور کیا جگہ عذر کی رہی جوان کہتا ہے کہ جب بڑا ہونگا توبہ کرونگا بڑا کیا کہے گا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی عبارت کے یہ ہین
کہ ثابت اور واجب کیا اسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کرے اور اس مین تقصیر نکرے ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ
وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا اگر ہون ابن آدم کے لیے دو جنگل بھرے ہوے مال سے یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈھونڈھے تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا ہے
بسبب حرص کے اور نہین بھرتی آدمی کے پیٹ کو مگر خاک یعنی جبتک کہ مر نہین جاتا حرص اُسکی نہین جاتی اور یہ حکم باعتبار اکثر کے ہے اور
توبہ قبول کرتا ہے اللہ حرص مذموم سے جب کسی سے کہ چاہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ توبہ گناہ سے قبول ہے عمل ظاہر
باطن سے اور یا یہ معنی ہین کہ پھرتا ہے اللہ تعالے ساتھ رحمت کے جسپر کہ چاہتا ہے ساتھ توفیق ازالہ اُس خصلت بری کے اور تہذیب نفس کے
اُس سے اور اس مین تنبیہ ہے اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹھ رہا ہے جبلت مین آدمی کے ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ
مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن
میرا یعنی دونون مونڈھے میرے جیسے ایک روایت مین ہے بسبب عادت کے کہ وقت کلام اور نصیحت کرنے کے پکڑتے پس
فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہے تو یا گذرنے والا راہ کا اور گن تو اپنے نفس کو مردون سے کہ قبر مین آسودہ ہین اور سب
گذر گئے ہین اور مشابہت کر انکے ساتھ کہ تیرا دل مین بیچ حکم مردہ کے رہے نقل کی یہ بخاری نے ف کہا میرک نے کہ اس مین نظر ہے اسلیے
کہ یہ جو روایت یہان نقل کی ہے یہ لفظ ترمذی کے ہین اور لفظ بخاری کے اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا یا تنویع کے
لیے ہے یا بمعنی بل کے ہے ترقی کے لیے یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنے والا راہ کا ہے اس مین مبالغہ زیادہ ہے اسلیے کہ مسافر کبھی چند
روز کہین اقامت بھی کرتا ہے اور مشغول ہوتا ہے اور جو کہ سر راہ پر گذرنے والا ہے چلا جاتا ہے اور دل کسی چیز سے نہین لگاتا
اور شرح اس حدیث کی دراز ہے جاننا چاہیے کہ حقیقت موت کی کیا ہے منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سے اور ٹوٹ
جانا پیوند اُسکا بدن سے اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونے سے روح کے لیے اور بدن کے مرنے سے معدوم و نابود نہین ہو جاتے
بلکہ متغیر ہوتا ہے حال اُسکا جیسیکہ سلب کی جاتی ہین اس سے آنکھین اور کان اور زبان اور ہات اور پاؤن اور تمام اعضا
اور حواس اور جدا کیے جاتے ہین اُس سے اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیے جاتے ہین گھوڑے
اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچھ اسباب و آلات دنیا کے ہین
پس مشابہ ہونا ساتھ مردون کے اور داخل ہونا انکے حکم مین یہ ہے کہ متصف ہو ساتھ قطع کرنے علاقہ بدنی کے حتے الامکان پس قطع کرے
تصرف روح کا اعضا سے بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کے اور جانے کہ جو کچھ کہ اُسکے تصرف مین ہے دنیا سے
اُسکی ملک سے نہین ہے بلکہ تمام اللہ تعالے کی ملک سے ہے اور علامت اُسکی یہ ہے کہ اُسکے جانے رہنے سے غمگین نہو اور نہ اُسکے
ہونے سے خوش اور اسی طرح انقطاع کرے اہل و اقارب سے اور آشناؤن سے اور انکے سبب سے حرام و مکروہ مین نہ پڑے

پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفتون کے متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھ مردون کے اور داخل ہوگا انکے حکم مین بعد ازان رعایت کرے اور شرائط آداب کی کہ بسبب انکے مشابہ ساتھ مردون کے ہو ایک ان مین سے توبہ ہے اور وہ برآنا ہے ہر مطلوب سے سوا ے خدا ے تعالے کے جیسیکہ موت سے اور زہد ہے اور وہ برآنا ہے دنیا سے اور محبت اسکی سے اور شہوات اور لذتون اسکی سے جیسیکہ موت سے اور توکل ہے اور وہ برآنا ہے قید اسباب سے جیسیکہ موت سے اور قناعت ہے اور وہ برآنا ہے شہوات نفسانیہ سے جیسیکہ موت سے اور [illegible] پھیرنا ہو [illegible] جیسیکہ موت سے پس باقی نرہے کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوا ے خدا ے جل وعلا کے اور صبر [illegible] حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کے جیسے موت سے [illegible] ہے اور رضا ہے اور وہ باہر آنا ہے خوشنودی نفس سے اور درآنا [illegible] خوشنودی [illegible] حق [illegible] ساتھ انکے [illegible] کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار مولے سبحانہ تعالے کے بے منازعت و اعتراض کے جیسیکہ موت سے اور ذکر ہے اور وہ باہر آنا ہے ذکر ما سوی اللہ سے جیسیکہ موت سے اور مراقبہ ہے اور وہ باہر آنا ہے حول و قوت سے جیسے کہ موت سے یہ صفات و حالات جب حاصل ہون مشابہ ہوگا مردون کے اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑے گا یہ ہین معنی قول آنحضرت کے وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بھی یہی معنی رکھتی ہے اور موت اختیاری یہ ہوگی یہ ذکر کیا ہے شیخ عبد الوہاب متقی رح نے بیچ رسالہ نفس التوجہ کے۔

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهُ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز ہمپر اس حال مین کہ مین اور ماں میری مٹی سے لیپتی تھی کچھ یعنی دیوار یا چھت [illegible] کہ کیا ہے یہ یعنی کیا بناتا ہے عبد اللہ کہا مین نے ایک چیز ہے یعنی دیوار کہ درست کرتا ہون مین اسکو یعنی بوجہ گرنے [illegible] اسلیے فرمایا آنحضرت نے امر جلد تر ہے اس سے نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اجل قریب تر خراب ہونے اس گھر کے سے یعنی تو سنوارتا ہے گھر کو بخوف گر پڑنے کے پہلے مرنے تیرے کے اور یہ یون کہ مر جائے گا پہلے [illegible] پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہے اصلاح گھر سے اس مین دل کا لگانا عبث ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ بنانا ضروری نہو گا بلکہ [illegible] اور زینت کے لیے ہوگا۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهَرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ مَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلِّيْ لَا اَبْلُغُهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے یعنی کبھی پس تیمم کرتے مٹی سے یعنی پہلے اسکے کہ وضو کرین پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سے نزدیک ہے یعنی اس قدر دور نہین کہ اسکے سبب سے تیمم کیجیے فرماتے آنحضرت کہ کس چیز نے معلوم کروایا مجکو یعنی کیا جانون مین کہ شاید نہ پہونچون مین اس پانی تک نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین ف یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا کرے اور اجل آپہونچے اور فرصت نہ پاؤن مین کہ وضو کرون اسلیے تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرح کی طہارت حاصل رہے۔ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهُ وَثَمَّ اَمَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ اجل اسکی ہے یعنی نزدیک ہے اس سے اور رکھا

آنحضرت نے ہاتھ اپنا زمین پر کہ گویا یہی ہے یعنی واسطے تصویر اور تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے پھر کھولا اور دراز کیا آنحضرت نے ہاتھ اور دور رکھا آدمی سے یعنی واسطے دکھلانے درازی آرزو کے پس فرمایا اُس جگہ یعنی دور تر ہے آرزو اُسکے یعنی اجل نزدیک آئی اور آرزو دور رہی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کے ہے اور ملا علی رح نے یوں لکھا ہے کہ یہ ابن آدم ہے ظاہر یہ ہے کہ اشارہ حسیہ ہے طرف صورت معنویہ کے اور اسی طرح قول حضرت کا یہ اجل اُسکی ہے اور بیان واضح اسکا یہ ہے کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اُسکے جانب اپنے بیچ مسافت زمین کے یا بیچ مسافت ہوا کے طول میں یا عرض میں اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہے پھر پیچھے ہٹایا ہاتھ اور رکھا قریب اُس جگہ کے کہ رکھا تھا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اُسکی ہے اور رکھا ہاتھ اپنا یعنی وقت کہنے ہذا ابن آدم وہذا اجلہ کے بیچ عقب اُس زمین کے کہ اشارہ کیا ساتھ اُسکے طرف اجل کے پھر پھیلایا ہاتھ اپنا یعنی بہت کھولنے بالشت کے ساتھ ہتھیلی اور انگلیوں اپنے کے یا معنی بسط کے یہ ہیں کہ پھیلایا مسافت میں اُس جگہ سے کہ اشارہ کیا تھا ساتھ اُسکے طرف اجل کے پس فرمایا اُس جگہ اور اشارہ کیا طرف دور کے کہ یہ آرزو اُسکی ہے حاصل یہ کہ اس اشارہ سے بیدار کیا خواب غفلت سے کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہے طرف اُسکے آرزو اُسکی سے اور آرزو اُسکی دراز تر ہے اجل اُسکی سے جیسے کہ کہا ایک شاعر نے رحمت کرے اللہ اُسپر ع کل امری مصبح فی اہلہ و الموت ادنی من شراک نعلہ یہ مضمون نہیں سوجھا ہے اس مقام میں واسطے واضح کرنے مطلب کے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاٰخَرَ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا الْاَجَلُ اُرَاہُ قَالَ وَھٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَی الْاَمَلَ فَلَحِقَہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگے اپنے اور ایک لکڑی پہلو میں اُسکے اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سے یا دونوں سے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے یہ یعنی کیا ہے مراد اسسے اور کسی مثال ہیں یہ کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہیں فرمایا انسان ہے یعنی پہلی لکڑی مثال اُسکی ہے اور یہ دوسری لکڑی کہ اُسکے پہلو میں گاڑی ہیں مثال ہے موت کی کہ متصل ہے آدمی سے کہا ابو سعید خدری نے کہ گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی ہیں یہ آرزو آدمی کی ہے کہ دور دراز گئی ہے پس گرفتار رہتا ہے آدمی آرزو میں اور مشغول رہتا ہے آرزو کی چیزوں میں اور ارادہ کرتا ہے اُسکے حاصل ہونے کا پس پہونچتی ہے اجل یعنی پہلے اسکے کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَۃً اِلٰی سَبْعِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی آخر امت میری کی عمر ابتدا اُسکی ساٹھ برس ہیں اور انتہا اُسکی ستر برس اور یہ باعتبار اکثر کے ہے اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہے جیسے آگے کی حدیث میں فرمایا ہے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلٰی سَبْعِیْنَ وَاَقَلُّھُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمریں امت میری کی مابین ساٹھ کے ستر تک اور کمتر ہیں امت میں سے ایسے لوگ کہ تجاوز کریں اس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ستر سے کہ پہونچیں سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر عمر طبعی پائی ہے ہمنے اوپر درازگی عمر کے اس امت میں عمر میں صحابہ اور ائمہ میں سے یہ لوگ ہیں انس بن مالک کہ ایک سو تین برس کے

مری اور اسماء بیٹی ابوبکرؓ کی سو برس کے اور حال انکا یہ تھا کہ نہ دانت ٹوٹے تھے اور نہ عقل مین کچھ خلل آیا تھا اور ان دونون سے زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تھی کہ ایک سو بیس برس کی ہو کر مرے ساٹھ برس کفر کی حالت مین رہے اور ساٹھ ہی برس اسلام مین اور انسے زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑہائی سو برس کی عمر مین مرے واللہ اعلم **وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ** اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت مریض کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے عمرو بیٹے شعیب کے سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہے اور اول فساد اس امت کا بخل ہے اور دراز رکھنا آرزوے بقا کا دنیا مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یقین کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالے رزاق اور متکفل ارزاق کا ہے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور زہد یعنی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزاقیت حق پر حاصل ہوتا ہے تو بخل نہین کرتا اسلیے کہ بخل بسبب بے یقینی پہونچنے رزق کے ہوتا ہے کہتا ہے کہ اگر مال صرف کرونگا تو پھر کہان سے کھاؤنگا اور جب زہد کیا درازگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین رہے گی اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہے کہ یہ ضدین یقین کرنے رزاقیت حق کے اور زہد کرنیکے دنیا مین اور جان کہ شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکھا ہے کہ اعتقاد جب حد جزم کو پہونچے اور سند پکڑنیوالا ساتھ دلیل اور برہان کے ہو کہ اثبات حق کرے اسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح مین یقین کہتے ہین لیکن صوفیہ کے نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یا اون چیزون کی رغبت دلاوے کہ موافق ہون شرع کے اور ان چیزون سے کہ مخالف شرع کے ہون باز رکھے اُسکو یقین نہین کہتے مثلاً سبہون کو جزم آنے موت کا حاصل ہے لیکن جسکے دل پر ذکر موت کا غالب ہوا اور حاکم و متصرف ہو یعنی اُسکے سبب سے مستعد رہے موت کا ساتھ کرنے طاعت کے اور ترک کرنے گناہون کے وہ صاحب یقین ہے اور یقین چار جگہ چاہیے اگرچہ تمام چیزین کہ خبر دی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی جگہ یقین کی ہین یعنی اُنپر یقین لانا چاہیے لیکن اصول اُنکے چار چیزین ہین کہ سالک کو اُنپر یقین کرنا ضرور ہے اول توحید کہ جانے کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے حق تعالے ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہے دوسرے توکل اور یقین کامل رکھنا اللہ تعالے کی ضمانت پر بیچ پہونچانے رزق کے تیسرے یقین کرنا بیچ جزاے اعمال کے قسم ثواب و عذاب سے چوتھے یقین کرنا ہر کا کہ اللہ تعالے مطلع ہے بندون کے احوال پر پہلے پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کے یہ ہے کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کے اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنے رزق کے اجمال ہے بیچ طلب کرنے اُسکے کے یعنی میانہ روی کرے گا اُسکے طلب کرنے مین یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونے رزق کے اور فائدہ یقین کا بیچ جزاے اعمال کی سبقت کرنی ہے طاعت پر اور دور ہونا گناہ سے اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خداے تعالے کے یہ ہے کہ سہا لغہ کرے گا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہے رزاقیت خداے تعالے پر اور توکل کرنا ہے جیسیکہ کہا ہمنے اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہونچنے رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خداے تعالے پر ایک مرتبہ عالی ہے مراتب سے اور اُس سے چارہ نہین سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہے اُسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابوالحسن شاذلی نے اکثر پردے خلق کے حق سے دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سے اور فکر رزق کی اشد ہے دونون پردون مین

اور منقول ہے اصمعی سے کہ کہا انھون نے کہ پڑھی مینے ایک اعرابی کے آگے سورۂ والذاریات پس جب پہونچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نے بس کر پھر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اسکو اور بانٹا اسکو ان لوگون پر کہ آگے اسکے تھے اور پیچھے اسکے اور قصد کیا طرف تلوار اور کمان اپنی کے اور توڑ ڈالا انکو اور پیٹھ پھیر کر چلا گیا پھر ملا مین اس سے طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تھا جسم اسکا اور زرد ہو گیا تھا رنگ اسکا پس سلام کیا اسنے مجھپر اور کہا پڑھو وہی سورہ پس جبکہ پہونچا مین اسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پھر کہا اعرابی نے کہ کچھ اور بھی سوا اسکے پس پڑھا مین نے فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نے اور کہا سبحان اللہ کون ہے وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالے کو یہان تک کہ قسم کہائی پس نہ مانا کہنا اسکا یہانتک کہ تکلیف دی اسکو قسم کہانے کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتھ اسکے دم اسکا کذا فی مدارک **وعن** سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ وَالْخَشِنِ وَأَكْلِ الْجَشِبِ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سفیان ثوری سے کہ کہا نہین زہد دنیا مین ساتھ پہننے کپڑے موٹے اور سخت کے اور ساتھ کہانے دال دلیے اور بے مزہ کے اور روٹی خشک کے نہین ہے زہد دنیا مین مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتھ زبر خ اور زیر شین کے وہ کپڑا کہ سخت ہو ہاتھ مین اور جشب ساتھ زبر ج اور زیر شین کے کہانا سخت بے مزہ اور بعضون نے کہا روٹی بغیر سالن کے اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کے لیے ساتھ جلدی کرنے کے طرف توبہ کے اور علم و عمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقی وہ ہے کہ ہو نیچ حال قلبی کے کہ بیزار ہو دنیا سے اور رغبت کرے طرف عقبے کے اور نہین ہے مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کے اسلیے کہ برابر ہین دونون امر اس مین باعتبار حقیقت کے اگرچہ لباس کی بے تکلفی کو اور کم کہانے اور بے مزہ کہانے کو تاثیر بڑی ہے بیچ استقامت بندے کے طریقت پر حاصل یہ کہ محبت دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی ہے واسطے ہلاک ہونے والے کے نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کے اور مشابہ ہے دل کشتی کے کہ اگر پانی کشتی کے اندر آوے تو ڈبو دیتا ہے اسکو مع بیٹھنے والون اسکے کے اور اگر باہر اسکے رہتا ہے اور گرد اسکے تو جاری کرتا ہے اسکو اور پہونچاتا ہے اسکو طرف جگہ اسکی کے چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نے صوفیہ اور ملامتیہ مین سے پہننا لباس عوام کا اور بعضون نے لباس امیرونکا واسطے چھپانے احوال اپنے کے **وعن** زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ أَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ طِيبُ الْكَسْبِ وَقِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے کہ یار ہے امام مالک کا کہ سنا مین نے امام مالک سے اس حال مین کہ پوچھا گیا انسے کہ کیا ہے زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کسب سے مراد ہے مکسوب یعنی کہانے پینے کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے رسولون کو كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا اور فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتھ بہت کرنے عمل کے بخوف آنے اجل کے اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہے عقبے مین اگر کوئی کہے کہ کیا ہے دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اسکا یہ ہے کہ یہ رد ہے اس شخص پر کہ گمان کرتا ہے کہ زہد بیچ ترک کرنے دنیا کے اور پہننے موٹے کپڑے اور کہانے سوکھی روٹی اور مستی کستی کے ہے اسکو

رد کیا کہ نہیں ہے حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نے بلکہ حقیقت اسکی یہ ہے کہ کہا وسے تو حلال اور قناعت کرے تو قدر ضرورت پر اور کوتاہ کرے آرزو کو جبکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زہد کرنا دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا میں یہ ہے کہ نہ اُس چیز پر کہ تیرے ہاتھ میں ہے بہت اعتماد کرنے والا بہ نسبت اُس چیز کے کہ اللہ کے ہاتھ میں ہے الخ

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمْرِ لِلطَّاعَةِ

باب ہے بیچ بیان محبت مال کے اور عمر کی طاعت کے لیے **ف** یعنی اس میں بیان ہے اسکا کہ جائز ہے طلب کرنا محبت مال کا اور درازگی عمر کا واسطے صرف کرنے انکے کے عبادت اور طاعت میں الخ استحباب نیک گننا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہے اسلیے کہ آدمی بالطبع اُسکی طرف مائل ہے اور عمر ساتھ زبر اور پیش عین اور جزم میم کے زندگانی اور جدا اور ساتھ پیش عین اور پیش میم کے بھی آیا ہے اور یہ فصیح تر ہے اور اگر مقام قسم میں واقع ہو تو زبر فصیح تر ہے الخ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہے بندے متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** متقی وہ کہ بچے ممنوع چیزوں سے یا وہ کہ نہ خرچ کرے مال اپنا لہو و لعب میں اور بعضوں نے کہا کہ متقی وہ ہے کہ بچے حرام اور شبہات سے اور تورع کرے خواہش نفس کی چیزوں اور مباحات سے اور غنی سے مراد تونگر ساتھ مال کے ہے یا ساتھ دل کے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد تونگری ساتھ مال کے ہے اور یہ منافی بھی نہیں ہے غنا نفس کے اس لیے کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہے غنا میں اور مترتب ہوتا ہے اُسپر غنا ہاتھ کا کہ باعث ہے حاصل ہونے درجات کا دنیا اور عقبے میں حاصل یہ کہ مراد اس سے غنی شاکر ہے اور اس سے دلیل پکڑی ہے بعضوں نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن معتبر خلاف اسکے ہے چنانچہ بیان اُسکا اوپر ہو چکا ہے اور خفی سے مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سب سے انقطاع کر کر مشغول ہو اپنے رب کی عبادت میں یا مراد ہے خبر پوشیدہ کرنے والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالے کی رضامندی میں اس طرح پوشیدہ کرے کہ کوئی مطلع نہو اُسپر اور یہ شامل ہے فقیر کو بھی اور یہ ظاہر تر ہے اور خفی ساتھ حاء مہملہ کے بھی روایت کیا گیا ہے بمعنی مہربانی اور احسان کرنے والے کے حق پر اور صحیح اول ہی ہے اور اس میں دلیل ہے اُسکے لیے کہ کہتا ہے گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سے اور جسنے فضیلت دی ہے اختلاط کو تاویل کی ہے اُسکے ساتھ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کے یا حمل کی جاوے اوپر اختلاط بروں کے الخ **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی کہ سرا اُسکا یہ ہے لاحسد الا فی اثنتین بیچ باب فضائل قرآن کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیوں میں سے بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اُسکی اور نیک ہوں عمل اُسکے پھر کہا اُس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اُسکی اور برے ہوں عمل اُسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** ظاہر عبارت سے یہ حکم غالب کا ہے یعنی اچھے یا برے عمل زیادہ ہوں اور اگر عمل نیک و بد برابر ہوں

تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودی کہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہے طرح **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبید بیٹے خالد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کیا درمیان دو شخصوں کے یعنے صحابہ مین سے پس مارا گیا ایک اُن دونون مین سے اللہ کی راہ مین یعنی شہید ہوا جہاد مین پھر مرا دوسرا یعنی اپنے بستر پر بعد شہید ہونے بھائی اپنے کے بقدر ایک ہفتہ کے یا قریب ہفتہ کے یعنے تخمینا کچھ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نے اُسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا تم نے اور کیا پڑھا تمنے نماز مین کہ اسپر پڑھی یعنے کیا دعا کی اسکے لیے کہا صحابہ نے کہ دعا کی ہمنے خداے تعالے سے کہ بخشے گناہ اُسکے اور رحمت کرے اُسپہ اور پہونچاوے اسکو ساتھ یار اُسکے کے کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اُسکے کے جنت مین جیسے کہ دنیا مین اتحاد رکھتے تھے آپس مین اور ساتھ رہتے تھے اکٹھے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پس کہان گئی نماز اُسکی بعد نماز اُسکے کے یعنی یہ جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جبکہ یہ دعا کی تمنے اللہ سے کہ پہونچاوے اسکو ساتھ یار اُسکے کے کہ مرتبہ اسکا کم ہے مرتبہ بھائی اسکے سے پس کہان گئی نماز زائد اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کے اور کہان گیا ثواب اور عملون اس مرد کا کہ بعد اسکے کیے یا فرمایا کہ کہان گیا ثواب روزہ اسکے کا کہ بعد اسکے رکھا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصون کے ہے بہشت مین اور قرب الہی مین دور تر اور زیادہ تر ہے تفاوت اس مسافت سے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہے شہید سے یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ کیونکر افضل اور غالب ہوا اس شخص پہلے کا کہ ایک ہفتہ مین کیا اور پر شہادت اُس شخص کے کہ پہلے شہید ہوا باوجودیکہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا مین اور اظہار دین حق مین پایا بالاتر ہے خصوصا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہ زمانہ ابتداے اسلام اور قلت مددگارون دین کا تھا جواب اسکا یہ ہے کہ وہ شخص پچھلا بھی مرابط تھا راہ خدا مین اور نیت شہادت کی رکھتا تھا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر ۱۲ م **وَعَنْ** اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَّزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَّزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ وَعَبْدٍ رَّزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَّمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ

نِيَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے یہ کہ اسنے
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کھاتا ہون مین اُنپر کہ وہ حق ہین اور پڑھتا ہون
مین تمہارے آگے ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکھو اُسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیزین
کہ قسم کھاتا ہون اُنکی حقیت پر وہ یہ ہین پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینے کے یعنی اللہ دینا
اگرچہ صورت مین نقصان ہے ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین ہے حکم زیادتی کے ہے
نہ نقصان کے اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اُس سے مال ناحق کہ صبر کیا اُس بندہ نے اُسپر یعنی اگرچہ متضمن
تھا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اُس بندہ کے لیے خدائے تعالے نے بسبب اُس مظلمہ کی عزت یعنی اپنے نزدیک جیسے کہ وہ
زیادہ کرتا ہے ظالم کے لیے اپنے نزدیک ذلت بسبب اُسکے یا زیادہ کرتا ہے اللہ تعالے بسبب اُسکے عزت اُسکے لیے دنیا مین انجام کار
کو جیسے کہ حاصل ہوتی ہے ظالم کے لیے ذلت بسبب اُسکے اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو اور اکثر اولٹ جاتا ہے امر کہ کیا جاتا ہے ظالم زیردست
اور ذلیل مظلوم کے آگے از روے جزاے موافق کے اور نہ کھولا کسی بندہ نے یعنی اپنے نفس پر دروازہ سوال کرنے کا یعنی
لوگون سے بغیر حاجت و ضرورت کے بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کے مگر کہ کھولا اللہ تعالے نے اُسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح
بطرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا لے لیتا ہے اُس سے نعمت کہ اُسکے پاس ہے پس پڑتا ہے نہایت خرابی مین اور اسے پردہ حدیث کہ کہا تھا
مین نے بیان کرنا اُسکا پس یاد رکھو اُسکو یہ ہے کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان اُس حدیث کے نہین ہے دنیا مگر چار
آدمیون کے لیے اور منحصر ہے احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اُسکو اللہ تعالے نے مال اور علم کہ بسبب
اُسکے طریقہ خرچ کرنے کا اور کیفیت خرچ کرنے مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہے پس وہ بندہ تقوے کرتا ہے اس مال مین رب
اپنے کا کہ نہین خرچ کرتا اُسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہے اپنون سے اور کام کرتا ہے واسطے خدائے تعالے کے
اُس مال مین موافق حق مال کے یعنی ادا کرتا ہے واسطے اللہ تعالے کے حقوق کہ متعلق ہین ساتھ مال کے مثل زکوۃ اور کفارات
اور ضیافت اور صدقات کے پس یہ بندہ بیچ کاملترین مراتب کے ہے یعنی بہت اچھی خصلت رکھتا ہے دنیا مین یا بیچ اعلے درجات
کے ہے عقبے مین اور دوسرا وہ بندہ ہے کہ دیا ہے اُسکو اللہ تعالے نے علم کہ وہ اچھی طرح ثواب کی جگہ خرچ کرنا مال کا جانتا
ہے اور نہین دیا ہے اُسکو اللہ تعالے نے مال پس یہ بندہ بمقتضاے علم کے کہ رکھتا ہے صادق ہے نیت اُسکی اور دوست رکھتا ہے
اور آرزو کرتا ہے مال کے ہونے کی کہتا ہے کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین عمل فلانے کا تاکہ تقوے کرتا ہے پرور
دگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہے اور صرف کرتا ہے مال کو حقوق مین پس ثواب اُن دونون کا برابر ہے یعنی اگرچہ بندہ اول
بسبب ہونے مال کے خرچ کرتا ہے اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کے اجر اسکا پاتا ہے اور تیسرا وہ بندہ ہے کہ دیا ہے اُسکو
خدائے تعالے نے مال اور نہین دیا ہے اُسکو علم کہ بسبب اُسکے تقوے کرے اور خرچ کرے مال کو حقوق مین پس وہ بھٹکتا ہے بیچ مال
اپنے کے بغیر استعمال کرنے علم کے یعنی اس طرح کہ امساک کرتا ہے کبھی از راہ حرص اور حب دنیا کے اور کبھی خرچ کرتا ہے واسطے
سنانے اور دکھلانے اور فخر و تکبر کے نہین تقوے کرتا بیچ خرچ کرنے اُس مال کے رب اپنے کا یعنی بسبب نہونے علم کے بیچ لینے
اور صرف کرنے اُسکے اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتے دارون سے یعنی بسبب قلت رحم اور نہونے علم اور رہونے کثرت

حرص و بخل کے اور نہیں عمل کرتا اس میں ساتھ حق کے یعنی کسی طرح کے حق کے خواہ اللہ کا ہو خواہ بندوں کا پس یہ شخص بیچ پلید ترین مرتبہ کے
ہے اور جو تھا وہ بندہ ہے کہ نہیں دیا اسکو اللہ نے مال اور نہ علم و تمیز درمیان وجوہ خیر و شر کے پس وہ کہتا ہے کہ اگر ہوتا میرے پاس
مال تو البتہ عمل کرتا میں اس میں فلانے کا سا یعنی اہل شر میں سے پس وہ مغلوب ہے بسبب نیت اپنے کے یا پس وہ بد نیت ہے
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے **ف** یہاں نیت کو اوپر معنے عزم کے حمل کرنا چاہیے آدمی عزم گناہ پر ماخوذ
ہوتا ہے اور معنی عزم کے یہ ہیں کہ جمع ہے اسپر اور کوئی مانع اسکے جانب سے نہیں ہے مگر نہ ہونا قدرت کا اور نہ پہونچنا اسکو اگر
اگر قدرت نہ دے اور پہونچے اس تک تو بے توقف کرتا ہے مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکھے گنہگار ہے اور ماخوذ ہے اسپر اگرچہ عزم زنا
زنا نہیں ہے لیکن ایک گناہ علیحدہ ہے اور تفصیل کلام کی یہ ہے کہ اول وسواس شیطان ہے کہ دل میں پڑتا ہے بغیر کسب
عمل کے اسکو ہاجس کہتے ہیں اور ہاجس پر مواخذہ نہیں ہے اور جب خاطر میں بیٹھے اور باطن میں جولان کرے اور پھر سے
اسکو خاطر کہتے ہیں اور خاطر بھی اس امت مرحومہ سے مرفوع اور معاف ہے اور مواخذہ نہیں اسپر اور یہ خصائص اس امت سے
ہے بعد ازاں ہم ہی کہ قصد و نیت فعل کی رکھے اور حسنات میں مجرد قصد و نیت کے حسنہ کامل لکھتے ہیں اور سیئات میں معین
بعد ازاں عزم ہی جیسے کہ بیان کیا اس میں مواخذہ جسطرح کہ ذکر کیا گیا ہے اور حضرت شیخ نے ضمیر فیہ کی جملہ یعمل اللہ فیہ میں مال کی
طرف پھیری ہے اور ملا علی رح نے علم کی طرف یعنی کام کرتا ہے واسطے اللہ کے علم میں یعنی علم کے کہ ادا کرتا ہے حق اسکا اور عمل کرتا ہے اسپر ساتھ
حق اللہ کے اور حق بندوں اسکے کے پس یہ لکھکر قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کے نقل کیا ہے اور معنی لفظ یخبط کے حضرت
شیخ نے یہ لکھے ہیں کہ خبط و خلط کرتا ہے اپنے مال میں اور ہاتھ اور پانو مارتا ہے بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کے طریق خیر و شر میں اور
صرف کرتا ہے اسکو غیر حق میں جیسے فرمایا ہے لایتقی الخ اور ملا علی نے یہ معنے لکھے ہیں کہ اٹھتا ہے اور بیٹھتا ہے ساتھ جمع کرنے مال کے
اور نہ دینے کے اور مختلف ہوتا ہے حال میں باعتبار خرچ کرنے کے اور امساک کے اپنے مال میں **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اسْتَعْمَلَہٗ فَقِیْلَ وَکَیْفَ یَسْتَعْمِلُہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ
صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ
تعالے جبکہ ارادہ کرتا ہے ساتھ بندے کے بھلائی کا یعنی انجام کار اسکے میں تو کرواتا ہے اس سے بھلائی پس کہا گیا اور پوچھا گیا آنحضرت
سے کہ کس طرح کرواتا بھلائی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہے اسکو عمل نیک کی پہلے موت کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف**
یعنی یہانتک کہ مرتا ہے توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہے اسکا خاتمہ بخیر اور اس سے فضیلت حیات کی لازم آئی کہ انسان اسمیں
کار نیک کرسکتا ہے **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَیِّسُ
مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل
اور فرمانبردار کرے اپنے نفس کو اللہ تعالے کے امر کا اور منقاد کرے اسکو اسکے حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کرے واسطے ثواب اور
جزا کے کہ بعد موت کے پاوے گا اور احمق اور نادان و ناتوان وہ شخص ہے کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچھ
کہ نفس چاہے چیزوں حرام اور شبہات اور لذات اور مرغوبات دیوے اسکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکے گناہ کرتا ہے

اور خلاف فرمان حق کے چلتا ہے اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہیں کرتا ہے اور پھر آرزو اور خواہش رکھتا ہے خدائے تعالے سے کہ راضی
ہو اور بخشدے اور بہشت مین داخل کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی حال تو وہ ہے اور آرزو یہ رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ رب
میرا کریم و رحیم ہے بخش ہی دیگا مجھکو حال آنکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ اور فرمایا ہے نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ اور فرمایا ہے إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ اور فرمایا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا
وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ حاصل یہ کہ عمل نکرنا اور پھر امیدوار رہنا نچاہیے بلکہ عمل کرے اور پھر امیدوار
رحمت کا رہے اور ڈرتا رہے اسکے عذاب سے شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ بیچ شرح حکم کے کہتے ہین کہ علما ربانی نے
کہا ہے کہ رجا کاذب کہ مغرور رہو صاحب اسکا اسپر اور باز رہے عمل سے اور دلیر کرے اسکو گناہون پر حقیقت مین رجا نہین
ہے بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہے اور حضرت معروف کرخی رح فرماتے ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بے عمل کے ایک گناہ
ہے گناہون سے اور امید شفاعت بے سبب و بے علاقہ ایک قسم ہے فریب سے اور امید رکہنا رحمت کا اس سے کہ
فرمانبرداری نکرے اسکی حمق و جہالت ہے اور حسن بصری رح کہتے ہین کہ ایک قوم کو باز رکھا بخشش کی آرزوون نے یہانتک
کہ باہر نکلے دنیا سے اور حال یہ ہے کہ نہین ہے انکے لیے نیکی کہتا ہے ایک ان مین سے کہ اچھا رکھتا ہون مین گمان اپنے پروردگار کے
بخشنے والا ہے جھوٹ کہتا ہے اگر اچھا ہے گمان اسکا ساتھ پروردگار کے تو اچھے عمل کرتا اور فرماتے ہین حسن بصری کہ دور رہو اے
بندگان خدا ان آرزوون باطل سے کہ یہ وادی حمقون کی ہین کہ پڑتے ہین لوگ ان مین قسم خدا کی نہ دی خدائے تعالے نے
کسی بندے کو اسکی آرزوون سے خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نے اپنے ایک یار کو لکھا کہ تو امید رکھتا ہے دراز ای
عمر اپنی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدائے تعالے سے ساتھ کاربد اپنے کے ہوش مین آ کہ ٹھنڈا لوہا کوٹتا ہی تو اعاذنا اللہ منہ و لفظ دان کا
جو ابتدا سے حدیث مین ہے اسکے معنی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوئی یعنی فرمان بردار کیا اور ذکر کیا نووی نے کہ کہا ترمذی نے اور اور
علما نے کہ معنی دان نفسہ کے حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنے اعمال اور احوال اور اقوال کا دنیا مین پس اگر ہین اچھے تو حمد کرے
اللہ تعالے کی اور اگر ہین شر تو توبہ کرے انسے اور تدارک کرے فوت ہوئی چیز کا پہلے اسکے کہ حساب کیا جاوے عقبے مین جیسکہ
روایت کیا گیا ہے حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا اور فرمایا اللہ تعالے نے وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِهِ أَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ أَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ
الْغِنَى فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ
مِنَ الْغِنَى وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ تھے
ہم ایک مجلس مین پس آئے ہم پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تھا حضرت کے سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانے کے
پس کہا ہمنے یارسول اللہ دیکھتے ہین ہم آپ کو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا ہے فرمایا کہ ہان کہا راوی نے
کہ پھر مشغول ہوئی قوم بیچ ذکر دولتمندی کے کہ نیک ہے یا بد پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین
ہے مضائقہ دولتمندی کا واسطے اس شخص کے کہ ڈرے اللہ عزوجل سے اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتھ فقر کے ہو واسطے

پرہیزگار کے بہتر ہے دولتمندی سے اور خوشدلی اور خوشحالی جملہ نعمتون سے ہے کہ شکر اسکا واجب ہے اور سوال کیا جاوے گا بندہ اُس سے قیامت مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ کَانَ الْمَالُ فِیْمَا مَضٰی یُکْرَہُ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَھُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا ھٰذِہِ الدَّنَانِیْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا ھٰؤُلَاءِ الْمُلُوْکُ وَقَالَ مَنْ کَانَ فِیْ یَدِہٖ مِنْ ھٰذِہٖ شَیْءٌ فَلْیُصْلِحْہُ فَاِنَّہٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ کَانَ اَوَّلَ مَنْ یَبْذُلُ دِیْنَہٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا یَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے سفیان ثوری سے کہ کہا تھا مال اگلے زمانے مین مکروہ یعنی ناپسند اسلیے کہ زہد وقناعت دنیا مین شعار اس زمانہ کے لوگون کا تھا اور قوت لایموت بے سعی وتردد کے اور بغیر توجہ کے طرف بادشاہون اور امیرون کے پہونچتا تھا اور اُنسے ایذا اور خواری نہین پہونچتی تھی پس لیے پر اس زمانہ مین مال سپر ہے مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت سے سست ہوگئے ہین اور احتیاجین غالب آئی ہین اور واسطے حاصل کرنے قوت کے توجہ اور تردد اغنیاء کے دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اُٹھائی جاتی ہے مال حلال سپر مسلمان کی ہے کہ اسکے سبب سے بچتا ہے پڑنے سے حرام وشبہہ مین اور باز رکھتا ہے اُسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کے سے اور کہا سفیان نے اگر نہوتے یہ دینار تو البتہ رومال یعنی بیقدر کر ڈالتے ہمکو یہ بادشاہ اور کہا سفیان نے جو شخص کہ ہو بیچ ہاتھ اُسکے کے ان اموال سے کچھ یعنی تھوڑا سا بقدر کفایت کے پس چاہیے کہ اصلاح کرے اُسکو یعنی ضائع نکرے اُسکو بلکہ بڑھا وے اُسکو ایک طرح کی تجارت کر کر یا خرچ کرے اُسکو بوجہ قناعت کے اس لیے کہ یہ زمانہ ہمارا ایسا ہے کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول ان شخصون کا کہ ہاتھ سے دین اپنے دین کو یعنی دنیا کے حاصل کرنے کے لیے اور کہا مال حلال نہین اٹھاتا اسراف کو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہیے اور اُسکو نگاہ رکھے اور باحتیاط خرچ کرے تا چندے باقی رہے اور بسبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہے کہ مال حلال کم ہوتا ہے اور اس قدر نہین ہوتا کہ اُس مین اسراف کر سکین **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّیْنَ وَھُوَ الْعُمُرُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَا یَتَذَکَّرُ فِیْہِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَاءَکُمُ النَّذِیْرُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ حکم کرے گا اُسکو خداے تعالے اُسکے دن قیامت کے کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے یعنی تو وہ کہ عمر اُنکی دنیا مین ساٹھ برس کی ہوئی تھی اور یہ ساٹھ برس ایسی عمر ہے کہ فرمائی اللہ تعالے نے اُسکے حق مین یہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنے تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑے اس مین ایسا عاقل کہ اُسکی شان سے ہے یہ کہ نصیحت پکڑے اور حال آنکہ آیا تمھارے پاس ڈرانے والا یعنی بڑھاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِیْ عُذْرَۃَ ثَلٰثَۃً اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّکْفِیْنِیْھِمْ قَالَ طَلْحَۃُ اَنَا فَکَانُوْا عِنْدَہٗ فَبَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِیْہِ اَحَدُھُمْ فَاسْتُشْھِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِیْہِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْھِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰی فِرَاشِہٖ قَالَ قَالَ طَلْحَۃُ فَرَاَیْتُ ھٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَۃَ فِی الْجَنَّۃِ وَرَاَیْتُ الْمَیِّتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ اَمَامَھُمْ وَالَّذِی اسْتُشْھِدَ اٰخِرًا

بِلِیْهِ وَاٰوٰھُم فَدَخَلَنِیْ مِنْ ذٰلِکَ فَذَکَرْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ فَقَالَ وَمَا اَنْکَرْتَ مِنْ ذٰلِکَ لَیْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ مُؤْمِنٍ یُعَمَّرُ فِی الْاِسْلَامِ لِتَسْبِیْحِهٖ وَتَکْبِیْرِهٖ وَتَهْلِیْلِهٖ اور روایت ہے عبداللہ بن شداد سے کہ کہا تحقیق کتنے ایک آدمی قبیلہ بنے عذرہ سے کہ تین تن تھے آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس مسلمان ہوئے یعنی اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا بہ نیت مجاہدہ کے اور تھے وہ فقر و فاقہ والے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہی کہ کفایت کرے مجکو انکی خبرگیری سے یعنی غمخواری اور سامان انکا درست کر دے تا مجکو حاجت نہو انکی خبرگیری کی کہا طلحہ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تھے یہ تین تن نزدیک طلحہ کے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہ پس نکلا اُس لشکر مین ایک شخص اُن تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پھر بھیجا حضرت نے ایک لشکر اور پس نکلا اُس لشکر مین دوسرا شخص اُن تینون مین سے پس شہید کیا گیا پھر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنی اس حال مین کہ مرابط اور نیت رکھنے والا جہاد کا تھا کہا عبداللہ بن شداد نے کہ کہا طلحہ نے پس دیکھا مین نے یعنی خواب مین اُن تینون کو بہشت مین اور دیکھا مین نے اس شخص کو کہ مرا تھا اپنے بستر پر آگے اُنکے اور دیکھا مین نے اسکو کہ شہید کیا گیا تھا آخر کہ پاس پاس جاتا ہی اُسکے اور متصل ہی ساتھ اُسکے اور دیکھا مین نے اُن تینون کے پہلے کو یعنی جو کہ پہلے شہید ہوا تھا اُن مین سے کہ نزدیک جاتا ہی اُس شہید آخر کے اور سب سے پیچھے ہی پس گذرا میرے دل مین اس سے شبہ یعنی چاہیے تھا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تھا پیچھے اُن سے ہوتا اور اس ترتیب کے جو خلاف دیکھا تو نہایت تعجب اور انکار میرے دل مین آیا پس ذکر کیا مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرت نے اور کس چیز کا انکار کیا تو نے اس قضیہ مین سے یعنی آگے سب سے دیکھنا تیرا اُسکو کہ مرا تھا بستر پر اور اسی طرح دیکھنا آخر کا آگے شہید اول سے جگہ انکار کی نہین ہی اسی طرح چاہیے اسلیے کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کے اُس مسلمان سے کہ درازی کی جاوے عمر اُسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنے اُسکے کے خدا تعالے کو ساتھ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنے کے **ف** اور مانند انکے سے تمام عبادتون قولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سے بیشک اجر و فضیلت اُسکی زیادہ تر ہوگئی ہی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اُسکا زیادہ ہوا دونون شہیدون سے اور تاویل و توجیہ اُسکی وہی ہی کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کے مذکور ہوئی چنانچہ یہان بھی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اُسکی طرف کہ تھا وہ مرابط الخ ع ح

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا لَوْخَرَّ عَلٰی وَجْهِهٖ مِنْ یَوْمٍ وُلِدَ اِلٰی اَنْ یَمُوْتَ هَرِمًا فِیْ طَاعَةِ اللّٰہِ لَحَقَّرَهٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ لَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَی الدُّنْیَا کَیْمَا یَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاھُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی محمد بن عمیرہ سے اور تھے وہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سے اگر گرے اپنے منہ پر اُس دن سے کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مرے بوڑھا ہو کر بیچ طاعت اللہ کے یعنی فرض کیا جاوے کہ وقت پیدائش سے بڑھاپے تک سجدہ اور نمازہی مین مونھ کے بل پڑا رہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہونچے تو البتہ حقیر جانے گا اُس اپنے پڑے رہنے کو طاعت و عبادت مین بیچ اُس دن کے یعنی روز قیامت کے یعنی بسبب دیکھنے ثواب ملنے کے اور البتہ دوست رکھے گا

اور آرزو کرے گا کہ کچھ پیسا ہوا وسے طرف دنیا کے تا زیادہ ہووے اجر و ثواب عمل کا یعنی پس بس قدر کہ عمر زیادہ ہوتا کہ موجب باقی
عمل کی ہو بہتر اور دوست تر ہو گی نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

باب ہے بیچ بیان توکل کے اور صبر کے **ف** توکل اور وکول لغت مین چھوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتھ زیر اور زبر کے اسم ہے
اُس سے توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور اتکلان ساتھ پیش کے اسم ہے اُس سے اور شرع مین عبارت ہے
سپرد کرنے بندے کے سے اپنے کام کو خدا کے تئین اور اتکلنا تدبیر نفس سے اور تبری کرنا اپنے حول و قوت سے اور توکل
سب کامون مین جاری ہوتا ہے اور اکثر استعمال اُسکا رزق مین ہوتا ہے اور حقیقت مین معنی توکل کے بھروسا اور اعتماد کرنا اوپر ضامن
ہونے حق عز و جل کے رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب و کسب کا شرط اُسکی نہین ہے بلکہ چاہیے کہ نظر اُس سے ساقط ہو اسلیے
کہ توکل کار دل کا ہے جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہے اور کسب و کار ساتھ
اُسکے منافات نہین رکھتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتے ہین واسطے ثابت کرنے مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتے ہین تا نظر
اسباب سے ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اُسپر کہ ہونا اسباب کا رزق کے پہونچنے مین شرط نہین ہے اور بعضون نے تفسیر کیا ہے توکل کو
ساتھ نکل آنے کے کسب و اسباب سے بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالے پر اور یہ ابتداے حال توکل کی ہے یا مراد باہر آنا ہے تعلق دل کے
ساتھ اُسکے اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سے نہین ہوتی اور یقین اسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کے اور ترک کرنے اُسکی کے ایک ہی
حال پر ہوتا ہے مثلاً منتہی اگر درخت خرما کا لگاوے اور بطریق خرق عادت کے اُسی وقت وہ پھل لاوے یقین اُسکا قدرت صانع تعالے پر اُس صورت
مین اور اسصورت مین کہ درخت خرما بعد از سالہا سال کے بطریق عادت معمولی کے پھل لاوے یکسان ہوتا ہے بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ کمال قدرت
اُسکی کے بیچ صورت اسباب کے اور ترتب مسببات کے اُسپر زیادہ ہے اور بیچ بے سببی کے وہی ایک فعل ہے فقط اور یہان کتنے ہی افعال مضبوط
اور احکام محکم ہین کہ وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کے معطل کرنا پیدایش الٰہی کا ہے اور صبر لغت مین بمعنی حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہے ایک چیز سے
کہ اُسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت معارضہ کے اور شیخ نجم الدین
کبرے رح نے فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہے ساتھ مجاہدہ کے اور ثابت رہنا اوپر باز رکھنے نفس کے محبوبات اُسکے سے اور عوارف مین
لکھا ہے کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہے خداے تعالے پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنے خواہشون اور خطرون کے اور
فرمایا کہ صبر فرض ہے اور نفل فرض جیسا کہ صبر کرنا ادائی فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل سے صبر کرنا ہے فقر پر اور شدائد پر اور
صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کے اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کے
بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتے انتہی اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مین مخصوص ہے
ساتھ صبر کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق مین ہے **ف** جاننا چاہیے کہ مانع قوی عبادت سے
فکر کھانے اور پینے اور حوائج ضروری کے ہے اور نفس مطالبہ کرتا ہے اُنکا کہ کہتا ہے سب چیز سے باز آیا مین اور زہد و تقوے
بھی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب اور مخالطت کے
ساتھ خلق کے کیونکر ہاتھ آوے پس علاج دفع کرنے اس مطالبہ اُسکے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالے پر میسر نہین ہوتا اور
رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہے اور فراغ عبادت سے

حلاوت اُس مین ہاتھ نہین لگتی اور غم روزی کا اُسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہے کہ کوئی کار خیر ساتھ قوت یقینی کے نہین بجا لا سکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہے چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہے کہ جسکو خوش آوے یہ کہ ہووے قوی تر لوگون مین تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگے مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدا تعالے کو وکیل امور اپنے کا اور ضامن صلاح اپنے کا جانے کہ ہر شخص اُسی پر اعتماد و بھروسا کرے اور جانے کہ جو کچھ کہ خدا نے قسمت مین کیا ہے ہرگز فوت نہوگا اور حکم الہی ہرگز مبدل نہین ہوتا مبدہ طلب کرے یا نکرے اور جانے کہ خدا تعالے ضامن بندون کی روزی کا ہے وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا اور اس پر قسم کہائی ہے فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ لَحَقٌّ پس اگر اوپر ضمانت اور وعدے اُسکے کے اعتماد نکرے اور باور نکرے تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بھانہ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوائے خدا کے کوئی نہین ہے سبب دینے کسب بھی پہونچاتا ہے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اور کسب وسبب مین مشغول ہونے کو بھی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل اُسپر نکرے اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکھے اور جانے کہ اگر کسب نکرونگا تو بھی خدا تعالے روزی پہونچا دیگا اور یہ درجہ ادنے اور ضروری ایمان کا ہے اور درجہ عام مسلمانون کا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور اعلے تر اس سے درجہ تسلیم کا ہے کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اُسکے علم کو سونپے اور کچھ تردد اُسکے دل مین نرہے اور یہ درجہ اولیا کا ہے وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ مشعر ہے اُسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب وسبب منافی توکل کے نہین ہے منافی توکل کے وہی ہے کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کے ہو اور اُسکو شرک خفی کہتے ہین پس جو کسب کرنے والا کہ اعتماد اُسکے دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلون سے ہے لیکن اعلے درجہ توکل کا یہی ہے کہ ہاتھ تمام اسباب سے باز رکھے اور تمام امور مین توکل کرے اللہ ہی پر اور سونپے امور اپنے اُسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان رہے اور امید خلق سے منقطع رکھے اور رنج وبلا پر کہ پیش آوے راضی وصابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے والا مشغول ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کے بھی ہاتھ سبب سے باز رکھنا روا نہین اسلیے کہ اکثر انبیا اور اولیا نے کسب کیا ہے لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کے بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور و فتور دیکھے اُسکو ضرور ہے کہ سب چیز سے انقطاع کرکر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تاکہ واصل بحق ہو اور جان کہ متوکل کو باز رہنا اُس کار وسبب سے کہ قطعًا کاربر آری سوا اُسکے نہو اور سنت اللہ اُسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہے جیسے کہ ہاتھ سے کہانا کہانا چھوڑ دے بگمان اسکے کہ کہانا خود بخود منھ مین چلا جاویگا کہ اُسکو جنون وحماقت کہتے ہین اور حق توکل ایسے امور مین یہ ہے کہ جانے کہ حق تعالے نے طعام اسلیے پیدا کیا ہے اور خالق و رزاق سب کا وہی ہے یہ سبب اس کا رکا ہے کہ خدا تعالے نے ہمکو دیا ہے اور اعتماد ہاتھ پر نکرے اور جانے کہ بہا تھ کٹون کے امور بھی سرانجام پاتے ہین اور اوپر ہاتھ باز رکھنا اس اسباب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتھ اُسکے قطعی نہو مانند لینے خرچ راہ کے سفر مین اور مانند اسکے کے روا ہے اسلیے کہ ممکن اور کثیر الوقوع ہے کہ سفر خرچ راہ نہ لینے والون کا بھی منقطع ہو جاتا ہے اگرچہ لینا خرچ راہ کا بھی منافی توکل کے نہین جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سے ہے اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کے حق پر اعلے درجات سے ہے

اور جو کہ عیال رکھتا ہو اور عیال اُسکے تنگی پہ صابر نہ ہوں اور راضی نہ ہوں اسکو ترک کسب روا نہیں اور ذخیرہ رکھنا بھی واسطے عیال کے
ایک سال تک اور واسطے نفس اپنے کے چالیس روز تک منافی توکل کے نہیں کہ رسول علیہ السلام نے رکھا ہے اور اسی طرح ہے علاج بیماری کا
اور رکھنا چیزوں ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ کے کہ ہر روز کام میں آتے ہیں لیکن اگر کچھ ذخیرہ نہ رکھے اور سب کچھ ترک
کرے اور دل اُسکا اللہ تعالےٰ پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلےٰ درجہ ہے لیکن اسکے لیے بڑی قوت یقینی چاہیے پس جسکو سوا ذخیرہ کرنے کے فراغ
عبادت اور دلجمعی حاصل نہو اُسکو ذخیرہ رکھنا افضل ہے ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری سے اور چھپانا مرض کا طبیب
سے شرط توکل ہے اور کہا ہے علمانے کہ توکل سوائے توحید اور زہد کے راست نہیں آتا اور مراد توحید سے یہاں یہ ہے کہ تمام مخلوقات
کو پیدا کیں اللہ تعالےٰ کی جانے اور جانے کہ محرک سب کی سوائے واحد حقیقی کے کوئی نہیں جو کچھ آتا جاتا ہے سب ایک ہی جگہ سے ہے جسکے
دل پر یہ بات غالب ہو جاوے گی بے اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہے تا ایمان اُسکا سلامت رہے اور عبادت میں مشغول
ہو سکے کہ ساتھ جزع اور فزع اور تاسف کے عبادت میسر نہیں ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی وعدہ کی گئی ہے ساتھ صبر کرنے کے
ایک تو منتخب ہونا دشمنوں پر ہے جیسکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے فاصبر ان العاقبة للمتقین اور دوسرے مراد کو پہونچنا ہے صبر کے سبب سے
جیسے کہ فرمایا وتمت کلمة ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسرے مقدم ہونا اور امام ہونا ہے وجعلنا ہم ائمة یہدون بامرنا لما صبروا
اور چوتھے تعریف کرنا حق کا ہے انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچویں بشارت ہے وبشر الصابرین اور چھٹے محبت خدائے تعالےٰ
کی ہے ان اللہ یحب الصابرین اور ساتویں پانا درجات بلند کا ہے اولئک یجزون الغرفة بما صبروا اور آٹھویں بزرگی اور سلام ہے اللہ
تعالےٰ کی طرف سے سلام علیکم بما صبرتم اور نویں پانا ثواب بے نہایت کا ہے انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش
کرے ایسی خصلت بزرگ میں اور اُسکے حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جانا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہے جزع کرنے سے
اور جزع ذکر کرنا مجبر اپنے کا ہے سختی سے اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہے سختی سے بطریق قطع اور حکم کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہے اور علاج
حاصل کرنے صبر کا یہ ہے کہ تامل کرے اس میں کہ جو کچھ مقدر ہے جزع و فزع سے متغیر نہیں ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہیں ہوتا اور ثواب
صبر کا مفت تلف ہوتا ہے پھر جان کہ صبر چار قسم ہے ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہے دوسرے صبر کرنا گناہ ہونیکے
کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے چوتھے صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتوں دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب
بجا لاوے عبادت میں مستقیم ہوگا اور گناہوں سے امن میں رہے گا اور دنیا کی بلاؤں سے اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پاوے گا
اور بہت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کرے سب نعمتوں سے محروم رہے گا اور عبادت نہیں کر سکے گا خاطر جمع سے
اور اگر کچھ کرے تو بسبب نہ صبر کرنے کے گناہوں سے حبط ہوگا بحر العلوم ومغنی الطالب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا
بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ
وہ لوگ ہیں کہ نہ طلب منتر کی کرتے ہیں اور نہ شگون بد لیتے ہیں اور اپنے رب ہی پر بھروسا کرتے ہیں یعنی ہیچ تمام ان چیزوں کے
کہ کرتے ہیں اور ترک کرتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ستر ہزار بغیر ملاحظہ تا بعین انکے کے پس نہیں

منافی ہے اس حدیث کے کہ ہر ایک کے ساتھ ان مین سے ستر ستر ہزار ہون گے اور نہ طلب منتر کی کرتے ہین یعنی مطلقا یا بغیر کلمات قرآنیہ
اور اسماء الٰہیہ کے اور نہ شگون بد لیتے ہین یعنی حیوانات کے اوڑ جانے سے یا آواز کے سننے سے بلکہ کہتے ہین جیسے کہ وارد ہوا ہے اللھم
لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الٰہ غیرک اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذھب بالسیئات الا انت کما صاحب نہایہ نے کہ یہ
صفت اولیاے کاملین سے ہے کہ جو اعراض کرتے ہین اسباب دنیا سے اور متعلقات اُسکے سے اور نہین التفات کرتے طرف
کسی چیز کے متعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہے کہ نہین پہونچتے اُنکو غیر اُنکے اور اوپر عوام کے رخصت ہے اُنکے لیے دوا کرنے
اور علاج کرنے کی اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشائش کا اللہ تعالے کی طرف سے ساتھ دعا کے
ہوتا ہے جملہ خواص اور اولیا سے اور جو کہ نہ صبر کرے رخصت دی جاتی ہے اُسکے لیے منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا
ہے تو نے کہ حضرت صدیق نے جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اُنپر آن حضرت نے اسی لیے کہ جانتے تھے یقین و صبر
اُنکا اور جبکہ لایا آپ کے پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اُسکے سوا مین کچھ ملک مین نہین رکھتا پس حضرت
نے اُسکو مارا اور غصہ کیا اُسپر ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ مراد منتر سے منتر جاہلیت کے ہین کہ کتاب و سنت سے معلوم نہین ہوئے
اور شارع نے اُنکو روا نہین رکھا اور امن نہین ہے اُس مین پڑ جانے سے شرک مین بقرینہ قول ولا یتطیرون کے اسلیے کہ یہ بات ثابت
ہے کہ تطیر عادات جاہلیت سے ہے اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سے تمام مسلمانون پر لازم ہے اور باوجود اسکے اس مین
فضیلت ہے اور اُسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ درآنا بہشت کا ہے بے حساب اسلیے کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار رہین ساتھ
اس باب کے اگرچہ جاہلیت سے ہون اور یہ بھی درجات توکل سے ہے اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات
کا ہے مطلقا کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کہ مین اور متعارف توکل سے یہی معنے سمجھے جاتے ہین چنانچہ اسی لیے تفسیر کیا ہے صوفیہ نے
توکل کو ساتھ ترک کرنے سب اور اسباب کے بسبب اعتماد کے رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہے
اور متوسطون کا اور اُنکو یہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہے حاصل ہے ساتھ زیادتی کے للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ
اور تیسرا مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہے کہ اسباب بالکل نظر ظاہری اُنکی سے ساقط ہے اور وجود و عدم اُسکا برابر ہوا ہے اور
اُنکو بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہے اور اس حیثیت سے حکم عزیمت کا پکڑتا ہے اور یہ مرتبہ اخص
خواص کا ہے کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنے سے فانی اور باقی ساتھ خدا کے ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اُسکی یہ ہے اور
جزا اُنکی سب سے زیادہ ہے ح اور عالمگیری مین قاعدۂ کلیہ یون لکھا ہے کہ اسباب دور کرنے والے ضرر کے تین قسم کے
ہین ایک تو مقطوع بہ یعنی یقینی جیسے کہ پانی کہ دور کرتا ہے ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہے ضرر بھوک کو اور دوسرے
ظنی جیسے کہ فصد اور پچھنے اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کے یعنی معالجہ برودت کا ساتھ حرارت کے اور معالجہ حرارت کا
ساتھ برودت کے اور یہ اسباب ظاہرہ ہین طب مین اور تیسرے موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنی دعا پڑھ کر دم کرنے اور تعویذ
تیار کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سے نہین ہے بلکہ ترک کرنا اُسکا حرام ہے درصورت خوف موت کے اور اوپر موہوم پس شرط
توکل یہ ہے کہ ترک کرے اُسکو اسلیے کہ وصف کیا ہے ساتھ اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متوکلین کو اور اوسط یہ درجہ متوسط
کہ وہ ظنی چیزون کا کرنا ہے مانند معالجہ کرنے کے ساتھ اسباب ظاہرہ کے نزدیک اطبا کے پس کرنا اُسکا نہین ہے مناقض توکل کا

بخلاف موہوم کے اور ترک کرنا ظنی کا نہیں ہے ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہوتا ہے ترک کرنا ظنی کا افضل کہ نے اسکے سے بعض احوال میں اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ ہے درمیان دو درجوں کے کذا فی الفصول العمادیہ انتہی **وَعَنْهُ** قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلُ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَہُ اَحَدٌ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ یَّکُوْنَ اُمَّتِیْ فَقِیْلَ ھٰذَا مُوْسٰی فِیْ قَوْمِہٖ ثُمَّ قِیْلَ لِیَ انْظُرْ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ لِیَ انْظُرْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ ھٰؤُلَاءِ اُمَّتُکَ وَمَعَ ھٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ عُکَّاشَۃُ ابْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مِنْھُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَقَالَ سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اسی ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئیں اور دکہائی گئیں مجکو امتیں یعنی ساتھ انبیا انکے کے بطریق کشف کے یا خواب میں یا خبر دی ہے دکہانے انکے سے دن قیامت کے اور تعبیر ساتھ ماضی کے بسبب تحقق وقوع کے ہے پس شروع کیا کہ گذرتا ہے ایک پیغمبر اس حالت میں کہ اسکے ساتھ ایک شخص ہے یعنی تابع اسکا کہ نہیں تھا کوئی تابع اسکا سوا اسکے اور گذرتا ہے ایک اور پیغمبر حال آنکہ اسکے ساتھ ہیں دو شخص اور گذرتا ہے ایک اور پیغمبر اس حالت میں کہ اسکے ساتھ ہے ایک جماعت اور گذرتا ہے ایک پیغمبر اور نہیں ہے ساتھ اسکے کوئی یعنی بسبب نہ متابعت کرنے کسی کے اسکی پس دیکھا میں نے یعنے آگے اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک رکھا ہے اور بھر دیا ہے اسنے کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تھی وہ جماعت امید رکھی میں نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسیٰ پیغمبر ہیں بیچ امت اپنی کے یعنی جو کہ ایمان لائے تھے انپر پھر کہا گیا واسطے میرے کہ دیکھو یعنی گویا کہ آنحضرت نے حیا سے سر جھکا لیا تھا اسوقت اور منہ پھیر لیا تھا اس جگہ سے کہ جہاں سے لوگ گذرتے تھے پس کہا گیا آپکو کہ دیکھو گے امت اپنی پس دیکھا میں نے یعنی آگے اپنے انبوہ بہت کہ روک رکھا ہے اسنے کنارہ آسمان کو یعنی پس قناعت کی میں نے اسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میرے یعنی بلکہ تیرے لیے زیادتی ہے بہ نسبت سابق کے دیکھو ادہر اودہر یعنی داہنے بائیں پس دیکھا میں نے ایک انبوہ بہت کہ گھیر لیا ہے اسنے کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہ یعنی تمام جو آگے اور داہنے اور بائیں ہیں امت تیری ہیں اور ساتھ انکے یعنی منجملہ انکے یا زیادہ انپر ستر ہزار آدمی کہ آگے انکے ہیں داخل ہونگے بہشت میں بغیر حساب کے اور وہ وہ ہیں کہ نہ شگون لیتے ہیں اور نہ منتر پڑہواتے ہیں اور نہ داغ لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہیں پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیے اللہ تعالے سے یہ کہ کرے مجکو ان میں سے یعنی متوکلین میں سے کہ داخل ہونگے بہشت میں بغیر حساب کے کہا آنحضرت نے خداوندا گردان تو عکاشہ کو ان میں سے پھر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ گردانے مجکو ان میں سے پس فرمایا حضرت نے کہ سبقت لے گیا تجہسے ساتھ اس دعا کے عکاشہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف مراد نبی سے اس میں رسول ہے حکم کیا گیا ساتھ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نے احتمال ہے یہ کہ ہوں معنے اسکے یہ کہ ستر ہزار تمہاری امت میں سے سوائے انکے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہوں معنے اسکے یہ کہ انہیں میں سے ستر ہزار ایسے ہیں اور

موید ہے اسکی روایت بخاری کی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا اور نہ داغ لیتے ہیں یعنی مگر وقت ضرورت کے لیتے ہیں اسلیے کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے کہ ان میں سے سعد بن ابی وقاص بھی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے یا مطلق داغ نہیں لیتے ہیں بسبب راضی ہونے کے قضا و قدر الہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کے کہ نہیں ضرر کرتا اور نہیں نفع دیتا مگر اللہ اور نہیں تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت میں سوائے اسکے پس وہ بیچ مرتبہ شہود کے ہیں خارج دائرہ وجود سے فانی اپنے نفسوں کے حظوظ سے کہ نہ داغ لیتے ہیں معنی اسکے یہ ہیں گر وقت ضرورت کے باوجود اسکے کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالے رکھتے ہیں نہ ڈرے دغنے سے اور نہ منتر پڑھواتے ہیں یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن میں ہیں اور نہ حدیث صحیح میں اور وہ کہ نہ امن ہو اس سے کہ ہو اس میں شرک اور نہ شگون بد لیتے ہیں یعنی کسی چیز سے نہ جانور پرندہ سے اور نہ کتے بلی وغیرہا جانوروں چرندہ سے اس مراد یہ ہے کہ وہ چھوڑتے ہیں اعمال جاہلیت کے پھر اگر کہا جاوے کہ ایسے لوگ بہت ہیں عدد مذکور سے کہیں گے ہم کہ مراد کثرت ہے نہ یہ عدد مخصوص مکرمانی داغ کرنا بھی اسباب وہمیہ سے ہے اور حدیثوں میں نہی اس سے آئی ہے اور وقت ضرورت کے کہ اگر حکم اطباء حاذق کے یقین ہووے تو اجازت بھی ہے اور حضرت نے دوسرے شخص کے حق میں اسلیے دعا نہ مانگی کہ اذن نہیں دیے گیے تھے حضرت اس مجلس میں دعا کرنے کے مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجایش دعا کی دوسرے کے حق میں نہ رہی یا یہ شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اس منزلت کا نہ تھا اور باوجود اسکے صراحۃً نہ فرمایا کہ تو اہل اسکا نہیں ہے بلکہ جواب دیا ساتھ کلام مشترک کے اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کے دعا کرنے کا سبقت اسکی تھی ساتھ التماس دعا کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شخص منافقوں میں سے تھا اس سبب سے اسکے لیے دعا نہ کی اور باوجود اسکے ازراہ حسن خلق کے جواب دیا ساتھ کلام مجمل کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ تخصیص عکاشہ کے دعا کی بسبب وحی خفی کے تھی اور یہ قول صواب تر ہے اس لیے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ مرد دوسرا سعد بن عبادہ تھے کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں واللہ اعلم اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ جلدی اور سبقت کرے طرف نیکیوں کے اور طلب دعا کی کرے صالحین سے **وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب واسطے شان اور حال مسلمان کے کہ تمام شان اسکی اسکے لیے بہتر ہے اور نہیں ہے یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان کے لیے اگر پہونچے اسکو خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور اور نعمتیں اور چین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہے پس ہوتا ہے شکر بہتر اسکے لیے اور اگر پہونچتا ہے اسکو ضرر یعنے فقر اور مرض اور رنج و بلا میں صبر کرتا ہے پس ہوتا ہے صبر بہتر اسکے لیے نقل کی یہ مسلم نے ف مقام صبر و شکر کے دونوں عالی ہیں ہر درجہ و ثواب انپر مرتب ہوتا ہے اور آدمی ان دو حال سے خالی نہیں پس وہ ہر حال بہتر ہے پھر منحصر ہونا خیر کا ہر حال میں مومن کامل کے لیے ہے اسلیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہے کہ اگر پہونچتی ہے اسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع باتیں کہنے لگتا ہے اور اگر ضرر پہونچتا ہے اسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کے کہ اس سے ایسی بات نہیں ہوتی ہے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ**

شیئٌ فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنی بیچ ایمان اور اعتقاد کے ساتھ خدا کے اور توکل اور اعتماد کے اُسپر اور قصد کرنے کے امور خیر پر اور جہاد کرنے کے راہ خدا میں یا قوی ہے صبر کرنے میں لوگوں کی ہمنشینی پر اور تحمل کرنے میں اُنکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنے میں بہتر ہے مسلمان ضعیف سے یعنی ان صفات میں اور ہر مسلمان میں یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہے اور کوئی مسلمان صفات نیک سے خالی نہیں اور اصل ایمان کا ملتزم صفتوں خیر کی ہے حرص کر تو اُس چیز پر کہ نفع دے تجکو یعنی امر دین سے اور مدد و توفیق طلب کر خدا تعالے سے یعنی عمل نیک کرنے پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سے اسلیے کہ اللہ تعالے قادر ہے اُسپر کہ دیوے تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہووے اُسکی استعانت پر اور بعضوں نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ نہ عاجز ہو تو کرنے اُس چیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہے تو اُسکا اور نہ چھوڑ تو اُسکو اور اگر پہونچے تجکو کچھ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر میں کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال سے یا زبان حال سے کہ مقدر کیا اللہ نے یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اُسکی کے اور جو کچھ چاہتا ہے خدا تعالے کرتا ہے اسلیے کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کہانے کے کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر الٰہی کے اور بہ نسبت حول و قوت نفس کے کہتے ہیں کھولتا ہے کار شیطان کو اور لاتا ہے دل میں وسوسہ اُسکا ساتھ ندامت اور معارضہ قدر کے نفس کی یہ مسلم نے ف یہ کہنا اسلیے منع ہے کہ کچھ فائدہ نہیں رکھتا اسلیے کہ جو تقدیر میں ہے وہی ہوتا ہے فرمایا اللہ تعالے نے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہے کہ منازعت ساتھ تقدیر کے لازم آوے والا وارد ہوا ہے قرآن میں لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل اور حدیث میں ہے لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج میں آ[illegible] [illegible] بہت روایتوں میں آیا ہے استعمال لو کا پس [illegible] ہے کہ یہ نہی وارد ہوئی ہے اُس جگہہ کہ جہاں فائدہ نہو [illegible] تقدیر کا ہوا در ہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور جبکہ نہ ارادہ تاسف کے فوت ہونے طاعت الٰہی پر یا متعذر ہو اُس سے پس نہیں مضائقہ ہے اُسکا اور اُسی پر حمل کیا جاتا ہے استعمال لو کا کہ موجود ہے حدیثوں میں بلکہ تاسف کرنا فوت ہونے طاعت پر باعث ثواب ہے پس لائق ہے کہ گنا جاوے قبیلہ استحباب سے چنانچہ روایت کیا ہے رازی نے اپنی کتاب مشیخہ میں ابی عمرو سے کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اُسسے قریب ہوا دوزخ کے مسیرہ ہزار برس کے اور جسنے تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اُس سے قریب ہوا جنت سے مسیرہ ہزار برس کے ذکر کی یہ سیوطی نے جامع میں

الفصل الثانی

نصر دوسری عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا رواہ الترمذی وابن ماجۃ

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا اُسکے روزی دے تمکو جیسے کہ روزی دیتا ہے جانوروں پرندوں کو نکلتے ہیں جانور صبح کو بھوکے اور پھرتے ہیں شام کو پیٹ بھرے ہوئے یعنی پیٹ بھرے ہوئے

گھونسلوں میں سیر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حق توکل یہ ہے کہ یقینا جانے یہ کہ نہیں ہے کوئی فاعل وجود میں سوائے اللہ تعالے کے اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سب اللہ تعالے کی طرف سے ہیں اور وہ ضامن ہے رزق کا بیشک و شبہ پس اُسکا یقین کر کر سعی کرے بیچ طلب کرنیکے اچھی وجہ پر یعنی رنج بہت نہ اٹھاوے اور حرص اور افراط و مبالغہ نکرے اُسکی طلب میں حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نرہے کہا امام غزالی نے کہ جو کوئی

گمان کرے کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہے اور پڑے رہنا زمین پر مانند کپڑے کے ڈالے گئے زمین پر وہ جاہل ہے اور امام قشیری نے کہا کہ جگہ توکل کی قلب ہے اور حرکت ظاہر بین ہے پس وہ منافی توکل کے نہین جبکہ اعتماد واثق خدائے عزوجل پر ہو چنانچہ اسلیے تشبیہ دی ساتھ جانور پرندہ کے کہ وہ طلب رزق مین نکلتا ہے لیکن اعتماد اللہ تعالے ہی پر ہوتا ہے نہ اپنی طلب وقوت پر پس اس مشابہت مین اشارہ ہے اسپر کہ سعی اور سطو بھی کی نہین منافی ہے اعتماد کی اللہ تعالے پر جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے وکاین من دابۃ لاتحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطے آگاہ کرنے کے ہے اسپر کہ کسب نہین ہے رزق بلکہ رازق اللہ تعالے ہی ہے نہ واسطے منع کرنے کے کسب سے اسلیے کہ توکل کی جگہ دل ہے نہین منافی ہے اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہے بغیر حرکت کے بھی بلکہ بسبب حرکت کرنے غیر اسکے کے پہونچتا ہے رزق اللہ تعالے کا بسبب برکت اسکے کے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے عموم قول اللہ تعالے کے سے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور منقول ہے کہ بچے کوے کے وقت نکلنے کے انڈے سے ہوتے ہین سفید پس برے معلوم ہوتے ہین وہ کوے کو اور وہ چھوڑکر چلا جاتا ہے انکو اور باقی رہتے ہین بچے اکیلے پس بھیجتا ہے اللہ تعالے طرف انکے مکھیان اور چیونٹی پس چن چن کر کھاتے ہین وہ انکو یہانتک کہ بڑے ہوتے ہین کچھ تو سیاہ ہو جاتے ہین پس پھرتا ہے طرف انکے کوا تو دیکھتا ہے انکو سیاہ پس لے بیٹھتا ہے انکو اور پرورش کرتا ہے انکو پس یہ پہونچتا ہے انکو رزق بغیر سعی کے اور اور حکایتین اس باب مین بہت ہین اور عجیب تر حکایت یہ ہے کہ اللہ تعالے نے عزرائیل کو فرمایا کہ آیا رحم بھی کیا ہے تو نے کسی پر وقت روح نکالنے کے پس کہا عزرائیل نے ہان اے رب میرے جسوقت کہ غرق ہوئے ایک کشتی کے لوگ اور کچھ ان مین سے باقی رہے کشتی کے تختون پر اور تھی ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نے اسکی روح قبض کرنے کا پس رحم کھایا مین نے اسوقت اسکے بچے پر فرمایا اللہ تعالے نے کہ مین نے ڈالا اس بچے کو ایک جزیرہ پر اور بھیجی مین نے طرف اسکے ایک شیرنی کہ دودھ پلاتی تھی اسکو یہانتک کہ کچھ بڑا ہوا پھر شیعین کیے مین نے کچھ جن تاکہ تعلیم کرین اسکو زبان آدمی کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا اٹھارہ اور داخل ہوا علما مین اور حاصل ہوئی اسکو امارت اور پہونچا وہ سلطنت کے مرتبہ کو پس بادشاہ ہوا تمام روے زمین کا پس دعوے کیا اسنے الوہیت کا اور بھول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تھا اسکا شداد اور اللہ بہت مہربان ہے اپنے بندون پر پس جو رحیم کہ رزق دے اپنے دشمنون کو وہ کیونکر بھولے گا اپنے دوستون کو **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّہَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ بِہٖ وَلَیْسَ شَیْءٌ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا قَدْ نَہَیْتُکُمْ عَنْہُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَہَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْہُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُدْرَکُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ اِلَّا بِطَاعَتِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ** اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو نہین ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف بہشت کے اور دور رکھے تمکو آگ دوزخ سے مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہے مین نے تمکو ساتھ اسکے اور نہین ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو آگ دوزخ سے اور دور کرے بہشت سے مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہے مین نے تمکو اس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت مین ہے کہ تحقیق روح القدس نے کہ مراد دونون عبارتون سے جبرئیل ہین پھونکا ہے میرے دل مین یعنی وحی خفی لائے میرے پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی یہانتک کہ پورا لیتی ہے رزق اپنا یعنی

جو کہ مقدر ہے اُسکے لیے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اُسکے حق سبحانہ تعالے نے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب الساہے کہ جو رزق مقدر کیا ہے پہونچنے والا ہے تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سے اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنے اور ڈھونڈنے رزق کے یعنی تا برد جہ مشروع اور موافق حق کے پر مُرے اور نہ باعث ہو تمکو دیر رزق کی اوپر طلب کرنے اسکے کے ساتھ گناہوں خدا کے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے مگر بسبب طاعت اُسکے کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کے سرے کے جملہ دلیل صریح ہیں اُسپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنیوالے ضرر کے حاصل کیے جاتے ہیں کتاب وسنت سے اور دلیل میں اُسپر کہ اشتغال کرنا غیر کتاب وسنت کا ضائع کرنا عمر کا ہے بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنی جان آدمی اور وحی اور جبرئیل اور عیسے کے آیا ہے اور یہاں مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں اور وصف لانا اسکا ساتھ روح کے بسبب امانت داری انکی کے ہے علم وحی میں اور اضافت اسکی طرف قدس کے کہ ساتھ پیش قاف اور سکون دال کے یا پیش اسکے کے معنی طہر کے ہے بسبب کمال طہارت انکی کے ہے نجاست ناسوت سے اور اجملوا اجمال سے ہے یعنی نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اسکی طلب میں اسلیے کہ تم نہیں تکلیف دیے گیے ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالے نے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عزوجل نے وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لانسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوے پس امر اباحت کے لیے ہے یا معنی یہ ہیں کہ طلب کرو حلال سے پس امر وجوب کے لیے ہے اور موید ہے اسکو قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنے اسکے کے ساتھ گناہوں اُسکے کے یعنی جب رزق دیر کرکے پہونچے تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو اُسکو بوجہ حرام ومکروہ کے مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینے کے بیت المال سے زیادہ حاجت سے اور مانند انکے کے اور حقیقت میں رزق ہرگز دیر کرکے نہیں پہونچتا اور جو کچھ پہونچے اور جسوقت کہ پہونچے رزق وہی ہے اور مقدر اُسی طرح تھا اور گناہ سے زیادہ نہیں پہونچتا پہونچتا وہی ہے کہ مقدر ہے اور اضطراب سے سوائے گناہ کے حاصل نہیں ہوتا اور رزق کہ پہونچے بسبب گناہ کے حرام ہوتا ہے پس طلب نہ ساتھ گناہ کے نکرو اور نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے یعنی رزق حلال مگر ساتھ طاعت اسکی کے یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت پر کہ جو کچھ کہ پہونچتا ہے قسم رزق سے پہونچتا ہے اگر گناہ سے حاصل کروگے حرام ہوگا اور مذمت رنج ہوگی اور اگر طاعت سے بہم پہونچاؤگے حلال ہوگا اور مدح رجوع کرے گی اور یا مراد اسچیز سے کہ نزدیک خدا کے ہے بہشت ہے اور اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہ ہے کہ نہ طلب کرے اُسکو مگر بوجہ شرعی اور استبطا بمعنی ابطا کے ہے اور سین مبالغہ کے لیے ہے اس میں جیسے کہ استعف بمعنی عف کے بیچ قول اللہ تعالے کے ومن کان غنیا فلیستعفف لیبی **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّھَادَۃُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا بِاِضَاعَۃِ الْمَالِ وَلٰکِنَّ الزَّھَادَۃَ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْکَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدَیِ اللّٰہِ وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَۃِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِھَا اَرْغَبَ فِیْھَا لَوْ اَنَّھَا اُبْقِیَتْ لَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ** اور روایت ہے ابی ذر سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زہد دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے لیکن زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا میں یعنی شان دنیا میں یہ ہے کہ نہ ہووے تو ساتھ اسچیز کے کہ بیچ ہاتھوں تیرے کے ہے قسم مال سے اعتماد کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اُسچیز کے کہ بیچ ہاتھوں اللہ کے ہے اور زہد دنیا میں یہ ہے کہ ہووے تو بیچ ثواب مصیبت کے جسوقت کہ پہونچایا جاوے تو اور

مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اُس مصیبت کے بہت رغبت کرنیوالا اُس مین اگر وہ مصیبت باقی رکھی جاتی واسطے تیرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے **ف** زہد دنیا مین الخ یعنی زہد کرنا دنیا مین نہین ہے ساتھ نری ترک کرنے لذتون اور شہوات کے کر بیچ حکم حرام کرنے حلال کے ہے کہ منع کیا گیا ہے بموجب فرمانے اللہ تعالے کے لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استعمال کرنا لذت کی چیزون کا ثابت ہی ہوا ہے حضرت سے زیادہ کون کمال رکھتا ہے پس فرماتے ہین کہ یہ جو بعضے جاہل کرتے ہین بگمان اسکے کہ یہ کمال ہے پس باز رہتے ہین کھانے گوشت اور حلوا اور میوون اور پہننے کپڑون نئے اور مانند انکے کے سے اور انکو زہد جانتے ہین یہ زہد نہین ہے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے اور خرچ کرنے اسکے کے غیر محل مین کہ پھینک دے اسکو دریا مین یا دیدیوے اُسکو لوگون کو بغیر تمیز کے درمیان غنی اور فقیر کے حاصل یہ کہ نہین ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونے ہاتھ کا اموال ظاہرہ سے بلکہ متوجہ ہونا قلب کا طرف خلق کے وقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کے ہے ساتھ جاذبہ رب کے اور بیچ ہاتھون تیرے کے ہے یعنی اموال یا صنائع اور اعمال اور بیچ ہاتھون اللہ کے ہے یعنی اُسکے ظاہر و باطن کے خزانون مین اور معنی یہ ہین کہ چاہیئے ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالے کے تجھ سے پہونچانے رزق کے تجھکو اور ساتھ انعام اُسکے کے تجھپر ایسی جگہ سے کہ گمان نہین رکھتا ہے اور کمایا نہین تو نے تو وی زیادہ سخت تر اُس چیز سے کہ تیرے ہاتھ مین ہو قسم جاہ و مال اور زمین اور انواع کاریگریون سے اگرچہ کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیے کہ جو کچھ تیرے پاس ہے تلف و فنا ہونے والا ہے بخلاف ان چیزون کے کہ اللہ تعالے کے خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ماعندکم ینفد وما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہے ان لا یکون پر اور زہد دنیا مین یہ بھی ہے کہ نہ التفات کرے تو طرف چین دنیا کے اور لذت حاصل کرنیکے ساتھ نعمون اُسکے کے بلکہ یہ جان کہ نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونے محنت کے اور پہونچنے بلاؤن کے ہے اس مین تاکہ نہ مائل ہو دل تیرا طرف دنیا کے اور نہ الفت پکڑے نفس تیرا ساتھ دنیا کی چیزون کے بس ہووے تو اُسوقت بیچ ثواب مصیبت کے جبکہ پہونچے بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونے مصیبت کے بہ نسبت اسکے کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکھی جاتی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجھسے پس یہ رکھا گیا لفظ ابقیت جگہ لم یصیب کے اور جواب لو کا وہ ہے کہ دلالت کی اُسپر ماقبل اسکے نے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونے مصیبت کے بسبب ثواب اسکے کے زیادہ تر رغبت تیری سے بیچ نہونے مصیبت کے پس یہ دونون امر شاہد عدل ہین اوپر زہد تیرے کے دنیا مین اور دلیل کرنے تیرے کے عقبے مین جاننا چاہیے کہ زہد عبارت ہے بے رغبتی دنیا سے اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اُسکے کو قسم مال و جاہ سے پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام زہد بجز اُسکے تمام نہین ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتھ نہ آوے اور رغبت آخرت مین اس حد کو نہ پہونچے کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا مین محبوب ہو بامید ثواب آخرت کے اور مرغوب تر ہو اُسکے نہونے سے اگر یہ بات حاصل ہووے زہد ہے والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا مال کا ہے **ع وعن** ابن عباس قال كنت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك وإذا سألت فاسئل الله وإذا استعنت فاستعن بالله واعلم أن الأمة لو اجتمعت على أن ينفعوك بشيء لم ينفعوك إلا بشيء قد كتبه الله لك ولو اجتمعوا على أن يضروك بشيء لم يضروك إلا بشيء قد كتبه الله عليك رفعت الأقلام وجفت الصحف رواه أحمد والترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھا مین سوار پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکھ تو اللہ تعالے کے امر و نہی کو اور طالب اُسکی رضا کا ہو نگاہ رکھیگا تجھکو اللہ تعالے یعنی دنیا مین آفات و مکروہات سے اور عقبے مین طرح بطرح کے عذاب سے بلکہ ہو توفیق دیگی اس سے ایسے کہ میں کالن

اللہ کان اللہ لکا در کھو تو اللہ تعالے کے حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکھو اور خوب فکر کر اُسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اُسکا پا وے گا تو اُسکو
سامنے اپنے اور جب ارادہ کرے تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سے اور جب ارادہ کرے تو مدد چاہنے کا امور دنیا اور آخرت
مین پس مدد چاہ اللہ ہی سے اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنی خاص اور عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنی متفق
ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکے کہ نفع پہونچاوین تجکو ساتھ کسی چیز کے یعنی امر دین یا دنیا تیرے مین تو نہین نفع پہونچا سکین گے تجکو مگر اسچیز
کا کہ مقدر کیا ہے اسکو اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون سب آدمی اُسپر کہ ضرر پہونچاوین تجکو ساتھ کسی چیز کے تو نہ ضرر پہونچا سکین گے تجکو مگر
اُسچیز کو کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اسکو تجھپر اُٹھائے گئے قلم اور خشک ہوگئے صحیفے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف پاوے گا تو
اُسکو سامنے اپنے یعنی پاوے گا تو اُسکو اُسوقت گویا کہ وہ حاضر ہے سامنے تیرے اور مشاہدہ کرے گا تو اُسکو بیچ مقام احسان اور
کمال ایمان اپنے کے گویا کہ تو اُسکو دیکھتا ہے باین حیثیت کہ فنا ہو جاوے کا بالکل ماسوے اللہ تیری نظر سے پس اول حال
مراقبہ ہے اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ جبکہ محافظت کرے گا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکھے گا تجکو اور
مدد کرے گا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہووے گا تو اور سہل کر دے گا تیرے لیے وہ امور کہ قصد کرے گا تو اور بعضون نے
کہا کہ معنی یہ ہین کہ پاوے گا تو عنایت و مہربانی اُسکی قریب اپنے اور رعایت کرے گا تیری تمام حالات مین اور مدد کرے گا تیری
طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سے اسلیے کہ خزانے بخششون کے اُسکے پاس اور ہاتھ مین ہین اور ہر نعمت و نقمت دنیوی یا آخروی
کہ بندے کو پہونچتی ہے یا دفع ہوتی ہے اُس سے اُسکی رحمت سے بے آمیزش غرض اور بے ضمیمہ علت کے ہے اسلیے کہ وہ جواد مطلق
اور ایسا غنی ہے کہ کبھی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہے یہ کہ نہ امید رکھے مگر اُسکی رحمت سے اور نہ ڈرے مگر اُسکے عذاب سے
اور التجا کر ہی بڑی مہمات مین اُسکی طرف اور اعتماد کرے تمام امور مین اُسپر یعنی نہ مانگ غیر اُسکے سے اسلیے کہ غیر اُسکا نہین قادر
دینے اور نہ دینے پر اور دفع کرنے ضرر اور پہونچانے نفع پر اسلیے کہ وہ اپنے نفسون کے نفع اور ضرر اور موت اور حیات کے تو مالک ہی نہین
چہ جائے غیر کے اور نہ ترک کر تو سوال ساتھ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جسنے نہ مانگا اُسپر
اللہ سے غضب ہوتا ہے وہ اُسپر اسلیے کہ سوال کرنے مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہے کیا خوب کہا ہے کسی نے ع اللہ یغضب
ان ترکت سوالہ ۔ وابنا آدم حین تسال تغضب ۔ اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکے معنون کا یہ ہے کہ نفع اور ضرر اُسکی طرف سے ع
ہر حال مین اُسکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہونچانے والا اور ضرر پہونچانے والا اور دینے والا اور نہ دینے والا ہے اللہ تعالے کی بعض کتب
مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین اُس شخص سے کہ امید رکھے غیر مجھ
سے اور پہناتا ہون مین اسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کے یعنے ذلیل کرتا ہون اُنکے سامنے اور محروم کرتا ہون مین اسکو
قرب سے اور البتہ دور کرتا ہون مین اُسکو اپنے وصل سے پس البتہ دور کرتا ہون مین اُسکو متفکر حیران آیا امید رکھتا ہے
غیر میرے سے شدائد مین اور شدائد میرے ہاتھ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کھٹکھٹاتا ہے فکر مین دروازے غیر میرے کے
اور میرے ہاتھ مین کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کھلا ہوا ہے اُسکے لیے کہ دعا کرے مجھسے انتہی اور
اٹھائے گئے قلم یعنی احکام کے لکھنے سے اور خشک ہوگئے صحیفے یعنی قضا اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے
مین لکھے گئے تھے وہ خشک ہوگئے پس نہین رکھا جاتا اُسپر قلم بعد اُسکے ساتھ لکھنے کسی چیز کے خلاصہ یہ کہ لکھا جا چکا لوح محفوظ

مین جو کچھ کہ لکھا گیا قسم تقدیرات سے اب اور کچھ نہین لکھا جاوینگا بعد فارغ ہونے کے اس سے پس تعبیر کی گئی سبقت قضا وقدر کی ساتھ اٹھنے قلم کے اور خشک ہونے صحیفہ کے بسبب مشابہت دینے کے ساتھ فراغ کاتب کے کتابت اپنی سے اور اول کتاب مین حدیث گذر بھی چکی ہے کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالے نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھ قلم نے کہا کہ کیا لکھون فرمایا کہ لکھ تقدیر سب لکھا اسنے جو کچھ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہے کہ یہ منافی ہے قول اللہ تعالے کے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت تو جواب اسکا یہ ہے کہ محو و اثبات بھی انھین چیزون مین سے ہے کہ خشک ہوئے صحیفے اسلیے کہ قضا دو قسم پر ہے مبرم اور معلق اور یہ ساتھ نسبت کرنے کے طرف لوح محفوظ کے ہے اور ساتھ اضافہ کرنے کے طرف علم اللہ کے نہ تبدیل ہے اور نہ تغیر اور اسلیے کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضے نے کہا کہ اللہ کے پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھتا ہے اس مین فرشتہ اعمال خلق کے اور وہ محل محو و اثبات کی ہے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے توکل پر اور راضی ہونے رضائے مولے پر اور نفی کرنے حول و قوت پر اپنے سے اسواسطے کہ نہین ہے کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سے مگر کہ متعلق ہے ساتھ اللہ کے اور قضا و قدر اسکی کے کہ مقدر کی ہے آسمان و زمین کے پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم قضا کا ساتھ اس چیز کے کہ ہونے والی ہے پس برابر ہے تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر مین اور جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر کے ہے محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نے فتوح الغیب مین کہ لایق ہے ہر مومن کو کہ کرے اس حدیث کو آئینہ اپنے دل کا پس عمل کرے اسپر تمام حرکات و سکنات اپنے مین تاکہ سالم رہے دنیا اور آخرت مین اور پاوے دونون جہان مین عزت بسبب رحمت اللہ تعالے کے اور بعضی روایتون مین بعد از لفظ تجدہ تجاہک کے یہ زیادتی بھی آئی ہے تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ یعنی شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کر طرف خدائے تعالے کے حالت فراغ اور آسانی مین ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے پہونچاویگا اور جزا اسکی دیگا تجکو نزدیک سختی کے اور بر لاوے گا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضاء فی الیقین فافعل یعنی پس اگر کر سکے تو کام واسطے خدا کے ساتھ راضی ہونے کے یقین مین تو کر اسکو کہ کار عظیم ہے فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر یہ کام نکر سکے تو اور شکر نعمت کا پورا نہ ادا کر سکے تو تحقیق بیچ صبر کرنے کے اوپر بلا اور محنت و مکروہ کے کہ تجکو پہونچے نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہے یعنی دنیا ..... لذاری حق کی ہے بہر حال بسبب شمول نعمتون اور الطاف ظاہر و باطن کے اور اگر یہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیے اور یہ بھی فضیلت اسکے تمام ہے واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنے بندہ کے ہے اوپر طاعت کے اور گناہ سے اور مکارہ کا مین محبوب ... غم کے ہے یعنی بعد از ہر تنگی کے کشادگی ہے اور بعد از غم کے راحت و شادی وان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از ہر سختی کے آسانی ہے لیکن یہ ال کا ہے ... ین یعنی اور ہرگز غالب نہ آوے ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کے گویا آیہ مین عسر ایک ہے اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر نہین ہو سکتا بلکہ یسر ہی غالب ہے پس اگر آدمی ایک سختی دیکھے دو آسانیان پاوے ایک دنیا مین اور دوسری آخرت مین جیسے کہ مسلمانون نے رنج و محنت اٹھائی دنیا مین ساتھ محتاجگی اور سختی کے پس آسانی دیکھی دنیا مین ساتھ فتح اور بلاد کے اور آخرت مین دیکھینگے نعمت اور راحت چین بہشت کی اور دیدار مولے کا یہ تمام الفاظ اور حدیث مین آئی ہین کہ مشکوۃ و مصابیح مین نہین لایا **وعن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ ابن آدم ترکہ استخارۃ اللہ ومن شقاوۃ ابن آدم سخطہ بما قضی اللہ لہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب** اور روایت ہے سعد

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کے سے ہے راضی ہونا اسکا ساتھ اس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے واسطے اسکے اور بدبختی بیٹے آدم کے سے ہے چھوڑنا اسکا مانگنے خیر کو اللہ تعالے سے اور بدبختی ابن آدم کے سے ہے غضب اور ناخوش ہونا اسکا ساتھ اس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ تعالے نے واسطے اسکے روایت کی ہے یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف نیکبختی الخ یعنی نیکبختی کہ طلب خیر کی کرے اللہ سے پھر راضی ہو اس چیز پر کہ حکم کیا ہے ساتھ اسکے اور مقدر کیا ہے اسکو جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر مقابلہ اسکا کہ وہ یہ ہے اور بدبختی الخ اور چھوڑنا اسکا مانگنے خیر کو اللہ سے یعنی آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ طلب کرے خیر کو خدا تعالے سے اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ راضی ہو بہر حال تو توہم یہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات میں بھی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیے کہ آدمی پروردگار تعالے سے طالب خیر ہو تا اسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوے اور شر اور نامرضیات سے نگاہ رکھے اور راضی ہونا قضاے الہی پر بہت بڑی چیز ہے کہ نام رکھا گیا ہے اسکا مقام اتم اور راضی ہونے کو قضاے الہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہے علامت سعادت ابن آدم کے کی بسبب دو امروں کے ایک تو اسلیے کہ تا فارغ ہو عبادت کے لیے کہ جب راضی ہوا ساتھ قضا کے ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کے اور کہے گا کیوں ہوا ایسا اور کیوں نہوا ایسا اور دوسرے اسلیے کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالے کے میں بسبب غضب اپنے کے اور غضب نہ ہونے کا یہ ہے کہ ذکر کرے غیر اس چیز کو کہ قضا کی ہے اللہ تعالے نے اسکے لیے کہ یہ اصلح اور اولی ہے بیچ اس چیز کے کہ نہیں یقین ہے فساد و صلاح اسکے کا اور حقیقت استخارہ کی یہ ہے کہ طلب کرے خیر کو اللہ سے تمام امور میں بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ انسان نہیں جانتا ہے اپنے خیر و شر کو عسے ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسے ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پھر ترقی کرے اس طرح کہ اعتقاد کرے یہ کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں غیر خیر کے چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہے الخیر بیدیک والشر لیس الیک پھر مستحب دعاے استخارہ ہے بعد تحقیق مشاورت کے بیچ امر مہم کے امور دینیہ اور دنیویہ سے اور اقل اسکا یہ ہے کہ کہے اللہم خرلی اخترلی ولا تکلنی الی اختیاری اور کامل تر یہ ہے کہ پڑھے دو رکعت نماز کی پھر وہ دعا استخارہ پڑھے کہ مشہور ہے سنت میں اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں انس سے مرفوع ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکما نے کہ جو شخص دیا گیا چار چیزیں نہیں منع کیا گیا چار چیزوں سے جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سے اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سے اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَکَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاہِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَیْفَهٗ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَهُوَ فِیْ یَدِهٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ فَقُلْتُ اللّٰہُ ثَلٰثًا وَلَمْ یُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَکْرٍ الْاِسْمَاعِیْلِیِّ فِیْ صَحِیْحِهٖ فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ قَالَ اللّٰہُ فَسَقَطَ السَّیْفُ مِنْ یَّدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّیْفَ فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ فَقَالَ کُنْ خَیْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ اُعَاهِدُكَ عَلٰی اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَکُوْنَ مَعَ قَوْمٍ یُّقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰی سَبِیْلَهٗ فَاَتٰی اَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُکُمْ مِّنْ عِنْدِ خَیْرِ النَّاسِ هٰکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَفِی الرِّیَاضِ

روایت ہے جابر سے کہ تحقیق اُنہوں نے جہاد کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانب نجد کے پس جب پھرے حضرت جہاد سے پھرے جابر ساتھ
حضرت کے پس پہونچے صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کے کہ بہت تھے درخت کیکر کے پس اُترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوئے لوگ
درحالیکہ سایہ طلب کرتے تھے ساتھ درختوں کے یعنی ہر ایک نیچے ایک درخت کے گیا اور قیلولہ کیا پس اُترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نیچے ایک بڑے درخت کیکر کے پس لٹکا دی اُسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئے ہم کچھ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے تھے
اپنے پاس پس گئے ہم انکے پاس اور ناگہان اُنکے پاس ایک اعرابی یعنی بدو کافر حاضر تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اس اعرابی نے کھینچی
مجھپر تلوار میرے اسحال مین کہ مین سوتا تھا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اُسکے ہاتھ مین تھی ننگی کہا اعرابی نے کہ کون بچاوے گا
تجکو میری ایذا سے پس کہا مین نے کہ اللہ تعالے بچاوے گا تین بار کہا یہ کلمہ اور عذاب نکیا حضرت نے اُس اعرابی کو اور بیٹھے یعنی بعد
اُسکے کسے تھے لیٹے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کے کہ بیچ صحیح اپنی کے لایا ہے یون آیا ہے کہ پس کہا اس
اعرابی نے آنحضرت کو کہ کون بچاوے گا تجکو مجھسے فرمایا حضرت نے کہ اللہ بچاوے گا پس گر پڑی تلوار اعرابی کے ہاتھ سے پس لی
آنحضرت نے تلوار اور کہا کہ کون بچاوے گا تجکو مجھسے پس کہا اعرابی نے آنحضرت کو کہ ہو تم بہتر پکڑنے والے یعنی مہربانی کرو اور
معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نے کہ گواہی دیتا ہے تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہے تو پس کہا
اعرابی نے کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تم سے اسپر کہ نہ لڑونگا مین تمسے اور نہ ہونگا مین ساتھ اُس قوم کے کہ لڑین تم سے پس لی
چھوڑ دیا حضرت نے اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کے پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمہارے پاس نزدیک بہتر آدمیون کے سے اسی طرح ہے
یہ حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کے بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہے **ف** لفظ نجد ساتھ
زبر نون اور جزم جیم کے اصل مین زمین بلند کو کہتے مین اور اب نام ہے اُسی دیار کا اُسکو تہامہ کہتے ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتھ زیر
عین کے جمع عضہ کی ہے بمعنی درخت خاردار کے اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتھ زبر سین اور پیش میم کے اُس درخت کو
کہتے ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سے بہرح **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْ اَخَذَ
النَّاسُ بِہَا لَکَفَتْہُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اُسپر یعنی فقط اُسپر تو البتہ
کفایت کرے اُنکو یعنی تمام اعمال و اورادت سے اُس آیت کا یہ ہے اور جو شخص کہ تقوے کرے اللہ سے کر دیتا ہے اللہ اُسکے لیے خلاص ہونا
یعنی غمون دنیا اور آخرت کے سے اور روزی دیتا ہے اُسکو اُس جگہ سے کہ گمان نہین کرتا یعنی بے رنج و تردد نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی
نے **ف** مابعد اسکے آیۃ یون ہے ومن یتوکل علے اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیٔ قدرا اور مراد حضرت کی
آیت سے یہ ساری آیت ہے پس ومن یتق اللہ سے حیث لا یحتسب تلک اشارہ ہے طرف اسکے کہ اللہ تعالے کفایت کرتا ہے اُسکو تمام
اُن چیزون سے کہ ڈرتا ہے اور مکروہ رکھتا ہے اُنکو امور دنیا اور آخرت سے اور ومن یتوکل علی اللہ الخ اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ اللہ تعالے
کفایت کرتا ہے اُسکو تمام اُن چیزون سے کہ طلب کرتا ہے اُنکو اور ڈھونڈھتا ہے امور دنیا اور آخرت سے اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنے والا ہے امر اپنے کو اور
اُس مین بیان ہے واسطے وجوب ہونے توکل کے اللہ پر اور تفویض امر کے طرف اُسکے اس لیے کہ جب اُسنے جانا کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اُسکے
اُسے نہین ہوتی ہے مگر بتقدیر اور توفیق اللہ تعالے کے نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطے قدر کے اور توکل بہرح **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ**

قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ سکھائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کہ تحقیق مین ہون روزی دینے والا زور آور اور مضبوط نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** یہ قرأت شاذہ ہے اور قرأت مشہورہ یہ ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہ کہ جب ایسا ہو تو واجب ہے کہ بھروسا کرے مگر اسپر اور نہ سپرد کرے کسی طرف اسکے ہو **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے دو بھائی حضرت کے زمانے مین پس تھا ایک ان دو بھائیون مین سے کہ آتا تھا آنحضرت کے پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تھا اکثر حضرت کی صحبت مین پہونچتا تھا واسطے طلب علم اور معروف کے اور دوسرا بھائی کچھ حرفہ کرتا تھا یعنی کماتا تھا اسباب معیشت کا اور دونون ساتھ کھاتے تھے پس شکوہ کیا اس بھائی حرفہ کرنیوالے نے اپنے بھائی کا آنحضرت سے یعنی شکوہ کیا یہ کہ یہ نہ میرے حرفہ مین میرا ہاتھ بٹاتا ہے اور نہ آپ اور کسب کرتا ہے اپنی معیشت کے لیے پس بوجہ اسکے بار خرچ کا بھی مجھی پر پڑا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ شاید تو رزق دیا جاتا ہے برکت اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے **ف** یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنے کے اسپر نہ یہ کہ وہ رزق دیا جاتا ہے بسبب حرفہ تیرے کے پس نہ احسان رکھ اسپر اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے یہ کہ ترک کرے انسان شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجردی کے واسطے زاد عقبے کے اور دلیل ہے اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبرگیری انکی انیسے دیکھنے کر فی خصوصًا ذوی رحم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکے کی ہے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ اَھْلَکَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ** روایت ہے عمرو بیٹے عاص کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دل آدمی کے لیے ہر جنگل مین ایک شاخ اور قطعہ ہے یعنی ہر طرح کی فکرین ہین اسکے خاطر مین بیچ اسباب رزق کے اور حاصل کرنے اسکے کے پس جس شخص نے کہ پیچھے ڈالا اپنے دل کو سارے شعبون کے یعنی دیئے ان فکرون کے دل جاوے اور تفرقہ مین پڑے نہین پروا کرتا اللہ تعالے کہ بیچ کس جنگل کے ہلاک کرے اسکو اور جانا اسکا اس عالم سے کس مشغلہ مین اتفاق پڑے اور کس حالت مین موت اسکی پہونچے اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر اور سونپے کار اپنا اللہ تعالے کو کفایت کرے اللہ تعالے اسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اسکے کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّکُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِیْدِیْ اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَیْتُھُمُ الْمَطَرَ بِاللَّیْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَیْھِمُ الشَّمْسَ بِالنَّھَارِ وَلَمْ اُسْمِعْھُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاہُ اَحْمَدُ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندے میرے فرمان برداری کرین میری یعنی بیچ امر و نہی میرے کی البتہ برساوُن مین انپر مینہ رات کو سوتے ہون ارام سے اور نکالون مین انپر دھوپ دن کو یعنی تاکہ وہ اپنے امور و کسبون مین مشغول ہون اور نہ سناوُن مین انکو آواز گرجنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تاکہ نہ ڈرین اور نہ گھبراوین پس غرہ

یا دین نقل کی یہ احمد نے **وعنہ** قال دخل رجل علی اهله فلما رای ما بهم من الحاجة خرج الی البرية فلما رات امراته
قامت الی الرحی فوضعتها والی التنور فسجرته ثم قالت اللهم ارزقنا فنظرت فاذا الجفنة قد امتلأت
قال وذهبت الی التنور فوجدته ممتلئا قال فرجع الزوج قال اصبتم بعدی شيئا قالت
امراته نعم من ربنا وقام الی الرحی فذكر ذلك للنبي صلی الله عليه وسلم فقال اما انه لو لم
يرفعها لم تزل تدور الی يوم القيمة رواه احمد اور روایت ہے انہیں ابو ہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک
شخص اپنے اہل وعیال پر پس جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ انکے تھی یعنی حاجت وفقر وفاقہ نکلا طرف جنگل کے
یعنی واسطے تضرع کے طرف خالق کے پس جبکہ دیکھا اسکی عورت نے یعنی ہاتھ خالی ہونا اپنے خاوند کا اور چلے جانا اہل کے
پاس سے بسبب حیا کے کھڑے ہوئے اور گئی طرف چکی کے پس رکھا اسکو یعنی آگے اپنے یا رکھا اوپر کا پتھر چکی کا نیچے کے پتھر پر یا معنے
یہ ہیں کہ تیار کیا اسکو اور صاف کیا اسکو بامید اسکے کہ مرد اسکا کہ باہر گیا ہے کچھ لاوے اور اسکو پیس کر روٹی پکا دے اور کھڑی
ہوئے طرف تنور کے پس گرم کیا اسکو یعنی روٹی لگانے کے لیے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دے ہمکو یعنی
اپنے پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہو گئی طمع ہماری تیرے غیر سے پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہان کونڈا چکی کا
بھرا ہوا تھا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کے یعنی تاکہ روٹی لگا دے اس میں بعد گوندھنے آٹے کے
پس پایا اسکو بھرا ہوا روٹیوں سے یعنی اس آٹے کی خود بخود روٹیاں ہو کر تنور میں جا لگیں یا آٹا کونڈے میں بحال خود رہا
اور تنور میں روٹیاں غیب سے پیدا ہوئیں کہا راوی نے پس پھر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنے کے کہا کہ پایا تم نے بعد
جانے میرے کے کچھ یعنی قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تم نے کہا عورت نے کہ ہاں ہمارے پروردگار کی طرف سے
عنایت ہوا ہے یعنی خلق کی طرف سے بسبب عادت کے نہیں ملا ہے بلکہ محض غیب سے اللہ تعالے نے عطا فرمایا اور کھڑا ہوا
یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنی اٹھایا اسکو تاکہ دیکھے اثر اسکا پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو
حضرت کے پس فرمایا آگاہ ہو وتحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اٹھاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پھرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی
روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نے ف اور یہ امر بسبب برکت صبر وتوکل کے تھا اور یہ ماجرا حضرت کے وقت کا ہے
نہ اگلی امت کا نہ **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الرزق ليطلب العبد
كما يطلبه اجله رواه ابو نعيم في الحلية اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق رزق البتہ ڈھونڈتا ہے جیسے کہ ڈھونڈتی ہے اسکو اجل اسکی روایت کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ف یعنی
پہونچنا دونوں کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہیں ہے کہ کوئی مرگ کو ڈھونڈے اور حاصل کرے بالضرور پہونچتی ہے
ایسے ہی رزق کو حاجت نہیں ہے کہ ڈھونڈیں جو کچھ مقدر ہے بالضرور پہونچتا ہے ڈھونڈیں یا نہ ڈھونڈیں اور اگر
ڈھونڈیں رزق ڈھونڈنے سے نہیں پہونچتا ہے ڈھونڈنا بھی مقدر ہے یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتھ
ضامن ہونے اللہ تعالے کے رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نکرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کریں واسطے قائم کرنے
رسم عبودیت کے ساتھ اعتماد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ بھی درست ہے شعر توکل کن ملرزان پا و دست ؛ رزق تو بر تو ز تو

عاشق تر ست ہو کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی نے بعد الفاظ حدیث لکہا کہ لکہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر
ہی پہونچنے اجل اُسکی سے اسلیے کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کے فرمایا اللہ تعالے نے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم
ثم یحییکم نقل کیا ہی میرک نے منذری سے کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی صحیح مین اور بزار نے اور روایت
کیا ہی اسکو طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے مگر یہ کہ اُسنے کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہ موئد ہی میری تقریر کی
جو اوپر لکہی مین نے اور روایت کی ابونعیم نے حلیہ مین بطریق مرفوع کے لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ
کما یدرکہ الموت ۞ وعن ابن مسعود قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء
ضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم عن وجہہ ویقول اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون
متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکایت کرتے ہین
حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سے اور دکہاتے ہین صورت اُسکی یا اُن پیغمبر کو اُنکی قوم نے پس لہولہان کیا اُنکو اور حال انکہ
وہ پیغمبر صبر کرتے تھے اور پونچھتے جاتے تھے خون اپنے مونھ سے اور کہتے تھے یا الہی بخش تو واسطے قوم میری کے اسلیے کہ یہ
نہین جانتے ہین حقیقت حال میری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گویا کہ مین دیکھتا ہون الخ یعنی حضرت کا
بیان فرمانا مجھے خوب یاد ہی اور آنکھون کے سامنے ہی اور یا الہی بخش الخ یعنی اُنکے اس فعل کو بمعنی اسکے کہ نہ عذاب
کر انکو ساتھ اس فعل کے دنیا مین اور نہ استیصال کر انکا والا معلوم ہی کہ مغفرت کفار کی بمعنی عفو کے اُنکی شرک و کفر سے غیر جائز ہی
بالاجماع اور یہ نہین جانتے یہ کمال حلم اور حسن خلق اُنکا ہی کہ گناہ کیا قوم نے اور انہون نے عذر کیا اُنکی طرف سے
پروردگار کے آگے کہ اُنہون نے نہین کیا ہی یہ فعل مگر بسبب جہل کے اللہ اور رسول سے اور اس مین اشارہ ہی طرف اسکے
کہ گناہ ساتھ جہل کے آسان ہی فی الجملہ بہ نسبت گناہ کے ساتھ علم کے چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل
للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعین اُن پیغمبر مذکور کے اور نام اُنکے کہ کون ہین
اور کیا ہی اور احتمال ہی کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اُنکی قوم اتنا مارتی تھی کہ خون
آلودہ ہوتے تھے اور مدتون زمین پر پڑے رہتے تھے پھر اُٹھتے اور دعوت کرتے اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت نے مراد اُن پیغمبر
سے ذات شریف اپنی رکہی کہ بیچ صورت اجمال وابہام کے ادا کی اور یہ بات ظاہر تر ہی اور یہ کلام آنحضرت سے روز احد مین
روایت کیا گیا ہی واللہ اعلم ۞

باب الریاء والسمعۃ

باب ہی دکہانے اور سنانے کا ف ریا
مشتق ہی رویت سے اور صراح مین ریا بالقصر والمد اپنے کو ساتھ نیکی کے خلق کو دکہانا اور عین العلم مین کہا کہ ریا طلب
کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کے ساتھ عبادت کے پس ریا مخصوص ساتھ عمل ظاہر کے ہوا اور جو کچھ کہ قسم عبادت سے
نہو اس مین ریا نہین بولتے جیسے کہ کثرت مال واتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچھا تیر لگانا ان چیزون کو دکہاوے تو قبیلہ
تکبر و افتخار سے ہوگا نہ ریا اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا نہو جیسے کہ مشائخ واسطے دکہانے مریدون کے اور مائل
کرنے دلون کے اور رغبت دلانے اُنکے کے اوپر اتباع کے کرین حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اُسکی ہوا اور اسی سبب سے
کہا ہی کہ ریاء الصدیقین خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیے کہ ریا دہ ہی کہ ایک شخص کی ذات مین کچھ کمال ہوا اور

وہ حکم واقع کے اُسکو لوگون کو دکہاوے اور دوست رکھے کہ لوگون پر ظاہر ہو اور خلق اُسکو جانین اور جو کہ نابود دکہاوے وہ کذب ہے اور نفاق بدتر ریا ہے بر قیاس اُسکے کہ کہا ہے علماء نے غیبت وہ ہے کہ عیب واقع مین ایک شخص کے ہو اُسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اُسکی وہ ہے کہ اُس مین قطعًا ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولے تعالے کا نہو بلکہ محض واسطے دکہلانے خلق کے اور طلب منزلت کے اُنکے نزدیک ہو مانند اُس شخص کے کہ لوگون مین ہوتا ہے تو نماز پڑہتا ہے اور اگر اکیلا ہوتا ہے تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتا ہے بغیر طہارت کے ساتھ لوگون کے پس یہ بیچ نہایت غضب اور قہر الہی کے ہے اور عمل اس مین باطل ہے تا آنکہ بعضون نے کہا ہے کہ موجب ابرا ذمہ کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہ کہ دونون ہون اور جانب ریا کے غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اُسکو اور نہ باعث ہوتا اُسکو یہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اُسکو عمل پر پس یہ بھی بیچ حکم اول کے ہے اور قسم تیسری یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسرے سے نہ باعث ہو اُسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہووے رغبت عمل پر اور ظاہر یہ ہے کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کے ہین اور چوتھے یہ کہ راجح اور غالب اُس مین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالے کا ہو ظاہر اُس مین نقصان ہے نہ بطلان یا ثواب وعقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کے اور یہ بھی فرق کیا ہے اس مین کہ قصد ریا کا ابتداے عمل مین ہو یا اُسکے درمیان مین عارض ہو یا بعد عمل کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہے پھر دوسرا اور تیسرا کمتر ہے اور اُسکے ہونے سے جو کچھ کیا ہے باطل نہین ہوتا اور یہ بھی فرق ہے اس مین کہ قصد ریا کا اور عزم اُسکا مصمم ہو یا خطرہ آگے اور کچھ نہو اور خلاصی ریا سے نہایت دشوار ہے اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہے تا آنکہ لکھا ہے علماء نے کہ اگر تعریف اپنی کسی سے سنے اور اُس سے شاد ہو علامت وجود ریا کی ہے اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہے اور خیال ریا کا خاطر مین رکھتا ہے وہ بھی ریا ہے اعاذنا اللہ منہا اس جگہ ایک حالت اور ہے کہ خوش ہو ساتھ فضل خدا کے اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کے ساتھ ڈہانکنے گناہون کے اور اشکارا کرنے طاعات کے بقصد اظہار دین اور طاعات کے تا اور پیروی کرین اور یہ محمود ہے اور داخل ابواب ریا کے نہین جیسکہ حدیثین اس باب مین آتی ہین اور یہ مسئلہ غامض ہے اور تفصیل رکہتا ہے اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سے ڈہونڈنی چاہیے خصوصًا کتاب احیاء العلوم سے اور یہ جو مذکور ہوا اُس سے منتخب ہے اور سمعہ ساتھ پیش سین اور جزم میم کے مانند ریا کے مذکور ہوتا ہے کہتے ہین کہ فلانا یہ کام واسطے ریا و سمعہ کے کرتا ہے یعنی تا دیکھین اور سنین حاصل یہ کہ سمعہ متعلق ساتھ حاسہ سمع کے ہے اور ریا متعلق ساتھ حاسہ بصر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نہین دیکہتا یعنی نظر اعتبار کی طرف صورتون تمہاری کے یعنی اسلیے کہ نہین اعتبار ہے اچھی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہارے کے یعنی اسلیے کہ نہین اعتبار ہے اُسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکہتا ہے طرف دلون تمہارے کے یعنی طرف اُس چیز کے کہ دلون مین ہے قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچھے احوال اور برے احوال سے اور دیکہتا ہے طرف اعمال

ش یعنی نظر رحمت و عنایت ۱۲ ع

تمہارے کے یعنی اچھے اعمال اور برے اعمال کے پس جزا دیتا ہے تمکو موافق انکے نقل کی یہ مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ
وفی روایۃ فانا منہ بریٔ ھو للذی عملہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میں بے نیاز تر ہوں شریکوں کا ہوں شرک سے یعنی شرکا کہ عالم میں ہوتے ہیں محتاج ہیں
شرکت کے اور راضی ہیں ساتھ اسکے تا ہر ایک کو حصہ اور دخل اس چیز میں ہو کہ شریک ہوں بخلاف میرے کہ خلاق علے الاطلاق
ہوں بے پروا ہوں اس سے کہ ساتھ شرکت کے عبادت میں راضی ہوں تا آنکہ خالص و تنہا میرے لیے کریں اور نام رکھنا اللہ سبحانہ کا
ساتھ شریک کے باعتبار کرنے بندوں کے ہے اسکی لیے شریک پھر بیان کیا بے نیازی اور بیرضائی اپنی کا شرکت سے کہ فرمایا جو کوئی
کہ کرے کوئی عبادت کہ شریک کرے اس عبادت میں ساتھ میرے دوسرے کو چھوڑتا ہوں میں اسکو ساتھ شرک اسکے کے اور ایک روایت
میں بجائے ترکتہ وشرکہ کے یوں آیا ہے کہ میں اس سے بیزار ہوں وہ شخص یا عمل اسکا واسطے اس شخص کے ہے کہ کیا ہے عمل واسطے اس شخص کے
نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ آمیزش ریا کی اور دخل اسکا بھی فوت کرنیوالا ثواب کا ہے ولیکن کہا ہے
علماء نے کہ یہ بیچ انہی قسموں ریا کے ہوگا کہ نیت ثواب کی اسمیں قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مقصود
مبالغہ ہے بیچ زجر اور منع کرنیکے مداخلت ریا سے واللہ اعلم ۱۲ ح وعن جندب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ متفق علیہ اور روایت ہے جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے
علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ عمل کرے واسطے سنانی کے تا کہ لوگ سنیں اور شہرت ہو مشہور کرے گا اللہ تعالیٰ عیب اسکا اور رسوا کریگا
اسکو روز قیامت کے سامنے لوگوں کے اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکھلانے کے جزا دے گا اسکو اللہ تعالیٰ جزا ریاکاروں کی نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی کہے گا کہ جزا اپنی اس سے طلب کر کہ عمل اسکے لیے کیا تو نے [illegible] بعضوں نے کہا ہے مراد یہ ہے کہ ظاہر کرے گا
عمل برے اسکے کہ پوشیدہ رکھتا ہے اور فضیحت اور رسوا کرے گا اسکو نزدیک خلق کے دنیا میں یا آشکار کرتا ہے نیت فاسد اور غرض
باطل اسکی کو اور ظاہر کرے گا لوگوں پر کہ عمل اسکا خدا کے لیے نتھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی سناوے عمل اپنا
اور دکھاوے اسکو لوگونکو سناوے گا اور دکھاویگا خدا تعالیٰ ثواب اسکا بغیر اسکے کہ دیوے وہ اسکو تا حسرت کھاوے اسپر یا مراد یہ ہے
کہ جو کوئی کہ دکھاوے اور سناوے عمل اپنا سناوے گا اور دکھاوے گا خدا تعالیٰ اسکو لوگوں کو اور ثواب اسکا بھی ہوگا دنیا میں اور محروم
ہوگا ثواب آخرت سے ۱۲ ح وعن ابی ذر قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمدہ
الناس علیہ وفی روایۃ ویحبہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن رواہ مسلم اور روایت
ہے ابی ذر سے کہ کہا کہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجکو اس شخص کی کہ کرتا ہے عمل خیر اور تعریف کرتے ہیں لوگ
اسکی اس کام پر حکم اسکا کیا ہے آیا باطل ہوتا ہے ثواب اسکا یا نہیں اور ایک روایت میں بعد از یحمدہ الناس علیہ کے یہ عبارت
بھی آئی ہے کہ دوست رکھتے ہیں اسکو لوگ اس کام پر فرمایا آنحضرت نے کہ وہ تعریف کرنی لوگوں کی اور دوست رکھنا
انکا اسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہے آخرت میں ملنی کی
یعنی بیشے اس سے کہ آخرت میں ثواب اس عمل کا پاوے دنیا میں ثواب اسکا پایا کہ لوگوں نے تعریف کی اور دوست رکھا

اُسکو اور یہ گویا بشارت دیتی ہے اُسکو ساتھ ثواب آخرت کے اور یہ ریا نہیں ہے اسلیے کہ قصد اُسکا ثواب آخرت تھا حق تعالے نے اپنے فضل سے دنیا میں بھی ثواب دیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ نَادٰی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَكَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَہٗ لِلّٰہِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْكِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید بیٹے فضالہ کے سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ جمع کرے گا خدائے تعالے لوگون کو دن قیامت کے واسطے حساب وجزا اُس دن کہ نہیں شک بیچ آنے اُسکے کے پکارے گا فرشتہ پکارنے والا جس شخص نے کہ شریک کیا کسی کو سوائے خدا کے بیچ عمل کے کہ کیا اُسکو واسطے خدا کے یعنے ریا کیا دنیا میں پس چاہیے کہ طلب کرے ثواب اپنے عمل کا غیر خدا کے پاس سے کہ شریک کیا اُسکو اسلیے کہ خدائے تعالے بے نیاز ترین شریکون کا ہے شرک سے نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ لام لیوم کا متعلق ہے جمع کے اور معنے اُسکے یہ ہین کہ جمع کرے گا اللہ خلق کو واسطے اُسدن کے کہ ضرور ہے حصول اُسکا اور نہیں شک ہے اُسکے واقع ہونے مین تاکہ جزا دے ہر نفس کو ساتھ اُس چیز کے کہ کی ہے اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہے اُسکے لیے اور جائز ہے یہ کہ ظرف جمع جیسکہ آیا ہے استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع اللہ الاولین والآخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر ہے کہ واقع ہوا ہے مقام مضمر کے اے جمع الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ اَسَامِعَ خَلْقِہٖ وَحَقَّرَہٗ وَصَغَّرَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق ابن عمر نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ سنا دے لوگون کو عمل اپنے اور مشہور کرے اپنے تئین نزدیک اُنکے ساتھ عمل اپنے کے سنا دے گا اللہ تعالے اُسکے عمل ریائی کو کانون خلق اپنے کے تئین یعنے پہونچا دے گا اللہ تعالے خلائق کے کانون مین کہ یہ ریاکار ہے اور مشہور کرے گا اُسکو ساتھ اُسکے لوگون مین اور فضیحت کرے گا اُسکو دن قیامت کے اور حقیر و ذلیل کرے گا اُسکو یعنے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَہِیَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰہُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَشَتَّتَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَلَا یَاْتِیْہِ مِنْہَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبَانٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اُسکی یعنے قصد اصلی اُسکا بیچ امر علمی اور عملی کے طلب ثواب آخرت کا یعنے رضامندی اپنے مولے کی گردانتا ہے اللہ تعالے بے پروائی اُسکے دل مین یعنے بے پروا کر دیتا ہے اُسکو خلق سے کہ ریا کرے ساتھ اُنکے اور بوسیلہ اُنکے مال وجاہ اُنسے بہم پہونچاوے اور جمع کرتا ہے اُسکے لیے پریشانیان اُسکی اور خاطر جمعی کرتا ہے اُسکی ساتھ مہیا کرنے اسباب معیشت کے ایسی جگہ سے کہ نہین جانتا ہے اور آتی ہے اُسکے پاس دنیا یعنے وہ چیز کہ مقدر اور قسمت کی گئی ہے اُسکے لیے دنیا مین سے حال آنکہ دنیا ذلیل اور بے قدر ہوتی ہے نزدیک اُسکے یعنے بغیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری کے اسباب وحوائج معیشت کے ہاتھ آتے مین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد اُسکا طلب دنیا کا گردانتا ہے خدائے تعالے محتاجگی یعنے طرف خلق کے مانند امر محسوس کے سامنے آگے آنکھون اُسکے کے

اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہے اُسپر کام اُسکا اور نہیں آتی اُسکے پاس دنیا میں سے مگر وہ چیز کہ مقدر کی گئی ہے واسطے اُسکے نقل کی
یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد اور دارمی نے ابان سے کہ نقل کی اُسنے زید بن ثابت سے ف یعنے بیچ طلب کرنے آخرت کے
اور عمل کرنے کے واسطے اُسکے جمعیت خاطر کی ہے اور ساتھ آسانی کے پہونچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کے پریشانی اور سرگردانی
ہے اور رزق وہی ہے کہ مقدر ہے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَیْنَا اَنَا فِیْ بَیْتِیْ فِیْ مُصَلَّایَ اِذْ دَخَلَ
عَلَیَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِی الْحَالُ الَّتِیْ رَاٰنِیْ عَلَیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ
اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اُس وقت کہ میں بیچ گھر اپنے کے مصلے پر تھا یعنے نماز میں تھا کہ ناگہاں داخل ہوا مجھپر ایک شخص پس خوش لگا
مجکو وہ حال کہ دیکھا اُس شخص نے مجکو اُس حال پر کہ نماز گذارتا ہے یعنے یہ خوش آتا رہا ہی ہوگا یا نہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالے اے ابو ہریرہ واسطے تیرے دوہرا ثواب ہے ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ظاہرا خوشحالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکھنے کے اُسکو اُس حال پر بسبب اسکے تھی کہ وہ
مرد دیکھنے والا اتباع اُسکا کرے اور وہ بھی ساتھ اُس حال کے متصف ہو بالسبب اسکے کہ بحکم من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من
عمل بہا کے اُسکو ثواب عمل کرنے والے کا اُسپر حاصل ہو اور یہ ظاہر تر ہے کہ خوش ہونا اُنکا تھا بحسب اصل طبیعت کے کہ مطابق
شرع کے ہے یعنے خوش آتا ہے اُسکو یہ کہ دیکھے اُسکو کوئی اچھی حالت پر اور مکروہ رکھتا ہے یہ کہ دیکھے اُسکو کوئی بری حالت میں قطع
نظر اسکے کہ ہو یہ عمل بخیال ریا و سمعہ کے پس ہوگا یہ قبیلہ فرمانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے من سرته حسنته وساءته
سیئته فهو مومن اور فرمایا اللہ تعالے نے قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون پس مومن خوش ہوتا ہے بسبب
توفیق اعمال کے جیسیکہ غیر مومن خوش ہوتا ہے بسبب بہت ہونے اموال کے اور ممکن ہے خوش ہونا ابو ہریرہ کا بسبب دیکھنے اُس
مرد کے اُنکو نماز میں بسبب شکرانہ اسکے کہ ہو کہ یارے درمیان مسلمانوں کے ساتھ عبادت و توفیق کے نامزد اور معلوم ہوا اور جملہ قائم
کرنے والوں نماز کے سے کہ تو بھی تیرا ارکان اسلام سے ہے ہوا اور ایک مسلمان اُسپر گواہ ہوا اور یہ معنی انسب ہیں ساتھ معنے سر و
علانیہ کے واللہ اعلم بالاحوال ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ
یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّیْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ
قُلُوْبُ الذِّئَابِ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِئُوْنَ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً
تَدَعُ الْحَلِیْمَ فِیْهِمْ حَیْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نکلینگے آخر زمانہ میں کتنے ایک اشخاص طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل اہل آخرت کے پہنیں گے واسطے لوگوں کے یعنے نزد ان کے واسطے
اُنکے چمڑے دنبے کے یعنے صوف کے کپڑے پہنیں گے مانند کمل وغیرہ کے تاکہ گمان کریں اُنکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب
عقبے واسطے اظہار نرمی اور خلق اور تواضع کے تاکہ لوگ مرید و معتقد ہوں اُنکے زبانیں اُنکی شیریں زیادہ شکر سے ہونگی یعنے بیچ باتوں کے
شیریں اور نرم اور دوستدار دل کے سے کینے کے اور دل اُنکے دل بھیڑیوں کے سے یعنے بیچ سختی اور دشمنی کرنے کے اہل توحید کے
اور غالب ہونے صفات بہیمہ اور اور شہوات حیوانیہ کے فرماتا ہے اللہ تعالے کیا بسبب مہلت دینے اور چھوڑنے میرے

کے اُنکو مغرور ہوتے ہین اور فریب کہاتے ہین یعنے اور نہین جانتے کہ مین ڈھیل دیتا ہون یا مراد اغترار سے یہان نہ ڈرنا ہی اللہ
تعالے سے اور ترک کرنا توبہ کا اپنے فعل بد سے یعنے بس نہین ڈرتے غضب اور عذاب میرے سے یا اور مخالفت میری کی جرأت
کرتے ہین یعنے بسبب مکر کرنے اُنکے کے لوگون سے بیچ اظہار اعمال صالحہ کے پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا
اُن لوگون پر اُنھین مین سے یعنے بسبب مسلط کرنے بعض اُنکے کے بعض پر بلا و آشوب کہ چھوڑیگا مرد عاقل کو ان مین متحیر
کہ نہین قدرت رکھے گا اُسکے دفع کی اور نہ خلاص ہونے کی اُس سے نہ ساتھ قائم ہونے کے اُس مین اور نہ ساتھ بھاگنے
کے اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے ف لفظ یختلون ساتھ جزم خ اور زبر ت کی یعنے طلب کرین گے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے
یا بدل لین گے دنیا کو ساتھ دین کے اور اختیار کرینگے دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنے اُسکے یہ ہین کہ فریب دین گے
اہل دنیا کو ساتھ عمل دین کے یعنے فریب دین گے بیچ طلب کرنے دنیا کے ساتھ کرنے امور دینیہ اور تورع اور پہننے لباس نیدا بیکے
بطریق ریا اور سمعہ کے جیسا کہ دلالت کرتا ہی اُسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ
فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ فَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عمر سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک و تعالے
نے فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مین نے ایک مخلوقات کہ زبانین اُنکی شیرین زیادہ شکر سے ہین اور دل اُنکے تلخ تر ہین ایلوی سے
پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ اُتارونگا اُنپر فتنہ کہ چھوڑیگا دانا کو اُن مین حیران کیا پس ساتھ میرے فریب کہاتے ہین
یا مجھپر دلیری کرتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ
بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ م اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
واسطے ہر چیز کے زیادتی ہی اور واسطے ہر زیادتی کے سستی ہی پس اگر صاحب اُسکے نے میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کے
اور احتراز کیا افراط و تفریط سے پس امید رکھو یعنے اسکی کہ ہووے گا وہ مطلب یاب اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اُسکے ساتھ
انگلیون کے یعنے اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تا کہ مشہور ہو ساتھ زہد و عبادت کے اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم
اُسکو یعنے کچھ اور نہ اعتقاد کرو اُسکو صالح واسطے ہونے اُسکے ریاکارون مین سے نقل کی یہ ترمذی نے ف شرہ ساتھ زیر ش
اور تشدید ر کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط و انہماک ہی اور معنی یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہی عبادت
مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہی سست ہو جاتا ہی اور تھک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتھ اشیا کے
اوپر حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کے اول امر مین پھر یہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور محترز
دونون جانبون افراط تفریط سے اور ہو لیا چلنے والا راہ مستقیم کا پس امید رکھو ہونے اُسکے کی مطلب یابون کاملین سے
اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اُسکے ساتھ انگلیون کے پس نہ التفات کرو طرف اُسکے اور نہ کہو
اسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ و لا تعدوہ کے اشارہ ہی طرف مبہم ہونے عاقبت کے اور عدم علم تقدیر کے یعنے بظاہر امید وار ہونا

چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کے چلتا ہے اور صواب کرتا ہے اور سیدھی راہ سے دور نہیں پڑتا محمود العاقبۃ اور رستگار ہے اور اگر ایسا نہیں ہے اور ساتھ فسق و فساد کے انگشت نما ہوا اُسکو ظاہر میں اہل فلاح سے نہ گنو اور عاقبت کار دونوں کی مبہم ہے کہ خاتمہ کیا ہوے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است ۔ کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ۔ لیکن امید ہے کہ جسکو توفیق طاعت کی دی ہے اور سیدھی راہ پر لگی ہیں عاقبت اُسکی بھی بخیر ہوگی اور عادت رحمت الٰہی کی بھی جاری ہے کہ بدکاروں کو آخر نیکی کی طرف کھینچے رہیں اور توبہ نصیب کرتے ہیں اور نیک کاروں کو راہ بد پر کمتر لاتے ہیں نسأل اللہ تعالے العافیۃ

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُشَارَ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا اِلَّا مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفایت کرتی ہے مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اُسکے ساتھ انگلیوں کے دین میں یا دنیا میں مگر جسکو بچاوے اللہ نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف مشہور ۔ انگشت نما ہونا دنیا میں تو ظاہر ہے کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنے کے راہ امن و سلامت سے ہے اور دین میں اسلیے کہ وہ بھی مظنہ پڑنے کا بیچ حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگوں کے اور تعظیم اُنکی کے اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکروں نفس اور بہکانے شیطان کا ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ نجات پاویں اس سے اور سلامت رہیں اُس میں مگر مقرب اور صدیق جیسیکہ کہا ہے مشائخ کرام رح نے آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہرحال بہتر ہے اور ساتھ سلامتی اور حفظ حال کے نزدیک ہے اور مگر جسکو بچاوے اللہ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُس شخص کے حق میں ہے کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگوں کے دلوں کی دامنگیر اُسکے حال کی ہوا اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہیں وہ مستثنیٰ ہیں اس سے چنانچہ فرمایا رب العزت نے اپنے کلام میں اور حکایت کی حال خاص بندوں اپنے سے وجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہے کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہے لوگوں میں اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے ہیں فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین میں اور فاسق دنیا میں ہے یعنے جو کہ دنیا میں غنی ہوا اور مشہور ہو ساتھ غنا کے اور فسق و فجور میں نہ پڑے اور دین میں اوپر طریقہ سنت اور اتباع کے ہو داخل اس کلیہ کے نہیں و باللہ التوفیق

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ قَالَ شَہِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَہٗ وَجُنْدُبٌ یُوْصِیْہِمْ فَقَالُوْا ہَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُہٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یَاْکُلَ اِلَّا طَیِّبًا فَلْیَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یُحَالَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجَنَّۃِ مِلْءُ کَفٍّ مِّنْ دَمٍ اَہْرَاقَہٗ فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی تمیمہ تابعی سے کہا حاضر ہوا میں صفوان کے پاس اور اُسکے یاروں کے پاس اس حال میں کہ جندب نصیحت کرتا تھا اُنکو اور اُسکے یاروں کو یعنے مستقیم ہونے کی اوپر مجاہدہ کے یا زیادتی عبادت کے یا میانہ روی کے طاعت میں یا احتراز کرنے کے سمعہ و ریاسے اور اشارہ دستے ظاہر تر دونوں باتوں آخر کی ہیں جیسیکہ دلالت کرتا ہے اُسپر یہ سوال و جواب پس کہا صفوان اور اُسکے یاروں نے کہ آیا سنا ہے تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ یعنے کوئی حدیث سنی ہے تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اُنکے کلام سے کہا جندب نے کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے

جو شخص کہ سناوے یعنے عمل نیک لوگون کے سنانے کے لیے کرے رسوا کریگا اُسکو اللہ دن قیامت کے اور جو شخص کہ مشقت ڈالے یعنے اپنے
نفس پر کہ تکلیف دے اُسکو زیادہ طاقت اُسکی سے یا مشقت ڈالے اپنے غیر پر کہ کچھ کرنے کو کہے اُسکو زیادہ طاقت اُسکی سے
مشقت و محنت مین ڈالے گا اللہ اُسکو دن قیامت کے کہا صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا صفوان اور اُسکے
یارون نے جندب سے کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نے یا جندب نے اول اُس چیز کے کہ خراب اور گندہ ہوتی ہے آدمی
سے اور پہونچتی ہے اُسکو آگ دوزخ کی پیٹ اُسکا ہے یعنے پہلے کہ سبب داخل ہونے دوزخ اور کھینچے عذاب آدمی کا ہوگا کھانا
آدمی کا حرام کو ہے پس جو شخص کہ طاقت رکھے کہ نہ کھاوے مگر حلال کو چاہیے کہ کرے یہ کام تا دوزخ کی آگ سے نجات پاوے
اور جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ حائل اور مانع نہو درمیان اُسکے اور درمیان بہشت کے ایک چلو خون کا کہ اگرا یا ہو
پس چاہیے کہ کرے نقل کی یہ بخاری نے ف اُسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہے داخل ہونے بہشت کے سے اگرچہ
مقدار ایک چلو کی ہو چہ جاے زیادہ اُس سے عقل سے دور ہے کہ ارتکاب کرے ایسے کار حقیر و خسیس کا کہ مانع ہو ایسے امر
شریف و عظیم سے کہ در آنا بہشت کا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد صفوان سے صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تھے اہل مدینہ
سے اور تھے نہایت نیک بندے کہتے ہین کہ نہین رکھا اُنھون نے پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اُنکی پیشانی مین
سوراخ پڑگیا تھا بہ سبب کثرت سجود کے اور نہین قبول کرتے انعام سلاطین کے اور مناقب اُنکے بہت ہین جندب بن عبد اللہ
بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سے ہین اور کنیت اُنکی ابو ذر غفاری ہے انتہی ح وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ
قَالَ يُبْكِينِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادَى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ
الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوا قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ
مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے
یہ کہ وہ نکلے ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
روتے پس کہا عمر نے کہ کس چیز نے رولایا تجکو یعنے حضرت کی ملاقات کے شوق نے یا کسی بلا کے واقع ہونے یا سوا انکے
اور اسباب رونے کے نے کہا معاذ نے کہ رولایا مجکو یاد کرنے ایک چیز کے نے کہ سنا ہے مین نے اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریا شرک ہے اور جو شخص کہ دشمنی رکھے خدا کے دوست سے یعنے ایذا دے
اور غصہ دلاوے اُسکو ناحق ساتھ فعل اور قول کے پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتھ جنگ کے یعنے اور جو کہ خدا سے لڑنے کے لیے نکلیگا
البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے نیکوکارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غایب ہوویں
نہ پوچھے جاوین اور جب حاضر ہون بلائے نجاوین واسطے مہمانی اور مجلس آرائی کے اور اگر بلائے جاوین پاس نہ بٹھائے
جاوین دل اُنکے چراغ ہدایت کے ہین کہ اُسکے نور سے راہ راست پائی جاتی ہے نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے نقل کی
یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف شرک ہے یعنے شرک عظیم ہے یا ایک نوع شرک سے ہے یعنے وہ نہایت

پوشیدہ ہے اور سکھ سالم رہتے ہیں اُسے اور بارچہ جاے ضعفا لیس یہ منجملہ اسباب روشنی کے سے ہے اور سبب دوسرا ایذا اولیا کی ہے اور اکثر اُنکے پوشیدہ ہیں جیسیکہ حدیث قدسی میں ہے اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہیں ہے بد زبانی سے ساتھ مسلمان بھائیوں کے کہ باعث ہوتی ہے گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیے ہیں یہ معنے ساتھ قول اپنے کے ومن عادی اللہ الخ اور نیک کاروں کو یعنے جو کہ نیکی کرتی ہیں کہ وہ طاعت حق کی ہے اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسیلیے کہا ہے بعض عارفین نے کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننے امر الہی کے اور شفقت کرنے خلق پر ہے اور پرہیزگار یعنے شرک جلی وخفی سے اور منا ہی لہو ولہو ولعب سے اور اخفیا یعنے جو کہ پوشیدہ ہیں نظر خلق سے اور مخالطت اور معاشرت انکی سے اور قول ان اللہ الخ استیناف ہے بیان کرنے والا حقیقت ولی کے اور ذکر کیے واسطے اُنکے ہیں احوال کہ جب ہوتی ہیں سفر میں نہیں ڈھونڈے جاتے اور جب حاضر ہوتے ہیں نہیں بلائے جاتے طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتے ہیں مجلس میں نہیں نزدیک کیے جاتے اور چھوڑے جاتے ہیں صف نعال میں اور یہ تفصیل ہے اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہے رب اشعث اغبر العبا بہ لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کے ہیں یعنے رہنما ہیں راہ راست کے پس مستحق ہیں رعایت کے لائق ہے کہ طلب کرے اُنسے ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہے طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانوں اُنکے کے کہ کچھ نہیں رکھتے ہیں کہ چراغ روشن کریں اور نظافت دیں گھروں کو اس حدیث میں تنبیہ ہے کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اُنکے سے دھو کہا نا کہا وے اور ساتھ ترک تعظیم اور احترام اُنکے کے تقصیر نکرے کوئی کیا جانتا ہے کہ باطن اُنکا درست ہے یا نہیں ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد اور یہ بھی اشارہ ہے کہ نری فقر وخواری اور بے اعتباری میں فضیلت نہیں ہے جب تک کہ تقوے اور نور زینت باطن نہو علی ہٰذا اور جاننا چاہیے کہ ولی کہتے ہیں متقی کو جیسیکہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے ان اولیاءہ الا المتقون اور نہیں ہیں ولی اُسکے مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے کہ ولی وہ ہے کہ عارف ہو اللہ کا اور اُسکے صفات کا بحسب امکان کے اور مواظبت رکھتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہوں سے اور معرض ہو منہمک رہنے سے لذات اور شہوات میں انتہی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال اللہ تعالی ھذا عبدی حقا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندہ جسوقت کہ نماز پڑھتا ہے ظاہر میں پس اچھی طرح پڑھتا ہے یعنے شرائط اور واجبات اور سنتیں اور مستحبات اُسکے ادا کرتا ہے اور اسی طرح اور عبادتیں اور طاعتیں اچھی طرح ادا کرتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے پوشیدہ یعنے خلوت میں جب بھی اچھی طرح پڑھتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالے یہ ہے بندہ میرا ساتھ صدق وراستی کے کہ ریا عبادت میں نہیں کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ نے وعن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی اخر الزمان اقوام اخوان العلانیۃ اعداء السریرۃ فقیل یا رسول اللہ وکیف یکون ذلک قال ذلک برغبۃ بعضھم الی بعض ورھبۃ بعضھم من بعض اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ میں کتنی ایک قومیں کہ دوست ہونگی ظاہر میں اور دشمن ہونگی باطن میں پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سے ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت یعنے طمع کرنے بعض اُنکے کے ہے بعض سے اور بسبب ڈرنے بعض اُنکے کے بعض سے یعنے بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکھتے ہونگے

رغبت کرینگے اور اظہار دوستی کرینگے اور اگر غرض درمیان میں نہوگی بیگانہ ہونگے اور برتقدیر عدم حصول غرض کے دشمن ہونگے پس یہ کہ نہیں ہونگے وہ اہل حب لله اور بغض لله سے بلکہ امور انکے متعلق ہونگے ساتھ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کے پس کبھی رغبت کرینگے ایک قوم میں واسطے غرضون کے پس ظاہر کرینگے انکے لیے دوستی اور کبھی مکروہ رکھینگے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگے عداوت انکے لیے اور خلاصہ اسکا یہ کہ نہیں اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت انکی کا اسلیے کہ وہ دونون مبنی ہین اوپر غرض و شہوت انکی کے **وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ** اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا اُسنے سنا مین نے رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا یعنے شرک خفی جیسیکہ اُسکے مابعد کی روایت مین صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص صدقہ دے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا نقل کین یہ دونون روایتین احمد نے ف یعنے جو عمل کہ ساتھ ریا کی کرے شرک ہی غایت یہ کہ شرک خفی ہی اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہی ریاکار کہ ایسا عمل واسطے غیر خدا کے کرتا ہی وہ بھی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسیکہ کہا ہی الله نے ما صدک عن الله فہو صنمک اور اس مین اشارہ ہی اسپر کہ ریا کو دخل ہی روزے مین بھی بخلاف اُس شخص کے کہ نفی کی ہی اُسنے اُسکی اور علت بیان کی ہی اُسکی یہ کہ مدار روزے کا نیت پر ہی اور نہین دخل ہی اُس مین ریا کو اور نہین اعتبار ہی نہ کھانے اور پینے اُسکے کا ساتھ عدم صحت نیت کے پس ہم کہتے ہین کہ ریاء محض نہین متصور ہی روزے مین لیکن ریا کبھی ہوتا ہی بطریق اشتراک کے کہ ارادہ کرے ساتھ اُسکے الله کی خوشنودی کا اور ارادہ کرے مشہور ہونے کا بھی یا اور غرض کا سوا الله کے برابر ہی کہ دونون مقصد برابر ہون یا ایک اُن مین سے غالب جیسیکہ تفصیل اسکی اوپر گذری ہی ح ع **وَعَنْهُ اَنَّهُ بَكٰى فَقِيْلَ لَهُ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرْتُهُ فَاَبْكَانِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَّلَا قَمَرًا وَّلَا حَجَرًا وَّلَا وَثَنًا وَّلٰكِنْ يُّرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِّنْ شَهَوَاتِهٖ فَيَتْرُكُ صَوْمَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی شداد سے یہ کہ وہ روئے پس کہا گیا واسطے اُسکے کہ کس چیز نے رولایا تجکو کہا رولایا مجکو ایک چیز نے کہ سنی مین آنحضرت سے کہ فرماتے تھے پس یاد کیا مین نے اُسکو پس رولایا مجکو سنا مین نے پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کے شرک سے یعنے شرک خفی سے اور خواہش چھپی ہوئی سے یعنے وہ ایسی ہی کہ نہین پاتے اُسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنیوالے کہا شداد نے کہ کہا مین نے یا رسول الله کیا شرک کریگی امت آپ کی بعد آپ کے فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق شان یہ ہی نہین پوجے گی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو یعنے شرک جلی نہین کرینگے ولیکن کرینگے دکھلانے کے واسطے عمل اپنے یعنے شرک خفی ہی جیسیکہ فرمایا الله تعالے نے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اور شہوت چھپی ہوئی یہ کہ صبح کرے ایک اُنکا روزہ دار پس پیش آوے اُسکو ایک شہوت اُسکی شہوتون مین سے یعنے مانند شہوت کھانے یا پینے یا جماع کے پس چھوڑ دے اور توڑ ڈالے روزہ اپنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف بسبب غلبہ شہوت کے یعنے اور توڑ ڈالنا اُسکا حرام ہی بغیر ضرورت کے کہ باعث ہو اُسکو طرف اُسکے اور اس شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تھی اُسکے باطن مین گویا کہ مروت نیت کرتے روزہ کے اپنے نفس مین پوشیدہ رکھتا تھا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاوے گی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نے مراد شہوت سے کہا ناخیر لکھا ہی جیسیکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد شہوت خفیہ سے شہوت خاص عزیز الوجود ہی شہوتون اُسکے کی کہ جو نہ پائی جاوے تمام اوقات اُسکے مین

پس مائل ہو طرف اسکے بالطبع اور نہ لحاظ کرے مخاطب ہونے اسکے کا واسطے شروع کے فرماتا ہو اللہ تعالے ولا تبطلوا اعمالکم اور فعل لازم ہوتا ہی ساتھ شروع کرنے کے پس واجب ہی تمام کرنا اسکا بعد شروع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا ھُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ یَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ فَیُزَیِّنُ صَلٰوتَہٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا ابی سعید نے کہ نکلے ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتے تھے آپس مین مسیح دجال کا یعنے اسکے فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میرے یعنے بیچ شریعت اور طریقت میری کے فتنہ مسیح دجال کے سے یعنے پس واجب ہی تمپر رعایت محافظت اسکے کی پس کہا مین نے ہان خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہ ہی کہ مثلا کھڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑھتا ہی پس زیادہ کرتا ہی یعنے کمیت یا کیفیت مین نماز اپنی یعنے تمام ارکان اسکے مین یا بعض مین بسبب اُس چیز کے کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکھتا ہی کوئی شخص نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے دجال سے ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا اسواسطے کہ دلیلین اور علامتین دجال کے جھوٹے ہونے کی ظاہر ہین اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل مین ہر طرح سے نہین معلوم ہو سکتی برائی اسکی ریا کلید در دوزخ است آن نماز یکہ در چشم مردم گذاری دراز وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّیَاءُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ یَقُوْلُ اللّٰہُ لَھُمْ یَوْمَ یُجَازِی الْعِبَادَ بِاَعْمَالِھِمْ اِذْھَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِی الدُّنْیَا فَانْظُرُوْا ھَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَھُمْ جَزَاءً اَوْ خَیْرًا اور روایت ہی محمود بیٹے لبید کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت ڈرنیوالی چیز کی کہ ڈرتا ہون مین تمپر شرک چھوٹا ہی کہا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چھوٹا فرمایا حضرت نے کہ وہ ریا ہی نقل کی یہ احمد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین کہ فرماویگا اللہ تعالے واسطے ریا کارون کے جس دن کہ جزا دیگا بندونکو انکے عملون کی جاؤ طرف ان لوگون کے کہ انکے دکھلاوے کو کرتے تھے عمل دنیا مین پس دیکھو آیا پاتی ہو نزدیک انکے جزا یا بھلائی یعنے یہ شک راوی ہی کہ جزا فرمایا یا خیرا۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِیْ صَخْرَۃٍ لَا بَابَ لَھَا وَلَا کُوَّۃَ خَرَجَ عَمَلُہٗ اِلَی النَّاسِ کَائِنًا مَا کَانَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کرے ایک عمل بیچ بڑے پتھر کے کہ نہین دروازہ واسطے اسکے اور نہ روشندان نکلیگا عمل اسکا طرف لوگون کے جو کچھ کہ ہو ف صخرہ بڑے پتھر کو کہتے ہین اور یہان مراد غار ہی یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضا کوئی پتھر کے اندر جا وے کہ اُس مین دروازہ نہین ہوتا کوئی اسکی راہ سے اندر جاوے اور نہ روشندان کہ کوئی اُس مین سے دیکھے اور مطلع ہو اور کوہ ساتھ زبر کاف اور پیش اسکے کے اور تشدید واو کی معہ تے کے آخر مین روزن کہ دیوار مین ہو اور بعضون نے کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتھ پیش کے آتا ہی اور غیر نافذ ساتھ زبر کے اور یہ بھی ہی کہ اگر ساتھ تے کے ہو تو روزن چھوٹا اور تنگ اور اگر بغیر تے کے ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث مین چونکہ روایت ساتھ تے کے اور پیش کی ہی مراد روزن چھوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کے بھی یہی ہی اور حاصل یہ کہ فرماتے ہین کہ ہر چند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت مین کرے اسطرح کسکو اسپر مطلع ہونکا احتمال نہو ظاہر ہوتا ہی عمل اسکا طرف لوگون کے جو کچھ کہ ہو یعنے حاجت اظہار کی نہین ہی نا ریا کرے اور قبولیت و ثواب سے محروم ہو حق تعالے کردار نیک کو البتہ آشکار کرتا ہی اگر از راہ اخلاص کے واسطے خدا کے ہی اگر حکمت اللہ تعالے کی اقتضا کرے اور صلاح

بندہ کی اُس میں ہو یا معنے یہ ہیں کہ بندہ مخلص چاہیے کہ احتیاط اور مبالغہ کرے بیچ اخفاے عمل اور حاصل کرنے اخلاص کے اس لیے کہ عمل ظاہر اور شائع ہوتا ہے اُس جگہ کہ بندے کو جبر اور اضطرار اُس میں نہو وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ سَرِیْرَۃٌ صَالِحَۃٌ اَوْ سَیِّئَۃٌ اَظْھَرَ اللّٰہُ مِنْھَا رِدَاءً یُعْرَفُ بِہٖ اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہے خدا ے تعالے اُس خصلت سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہے وہ شخص ساتھ اُس علامت کے ف ردا اصل میں چادر کو کہتے ہیں اور یہاں مراد علامت ہے کہ جس سے ایک چیز پہچانی جاتی ہے اور ممتاز ہوتی ہے غیر اپنے سے جیسے کہ مرد چادر سے پہچانا جاتا ہے اور ممتاز ہوتا ہے اور مراد علامت سے ہیئت و صورت ہے حاصل یہ کہ جو کوئی خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالے اُس سے ایک علامت یعنے ہیئت و صورت ظاہر کرتا ہے کہ اُس سے پہچانا جاتا ہے کہ یہ ایسا ہے وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کُلَّ مُنَافِقٍ یَتَکَلَّمُ بِالْحِکْمَۃِ وَیَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے اُنہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں ڈرتا ہوں میں اوپر اس امت کے یعنی امت اجابت کے مگر شر سے ہر منافق کے سے یعنے ریاکار یا فاسق کے ہے کہ کلام کرتا ہے ساتھ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت کے اور عمل کرتا ہے ساتھ ظلم اور ناراستی کے نقل کیں بیہقی نے تینوں حدیثیں شعب الایمان میں ف یعنے کہتا ہے لوگوں کے دکھانے کے لیے اور آپ عمل نہیں کرتا یہ صفت منافقوں کی ہے پس فرماتے ہیں کہ وجود ایسے شخص کے سے اور اس صفت سے اپنی امت پر ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا شخص امت میں پیدا ہو اور یہ صفت اُن میں راہ پاوے وَعَنِ الْمُھَاجِرِ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ لَسْتُ کُلَّ کَلَامِ الْحَکِیْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰکِنِّیْ اَتَقَبَّلُ ھَمَّہٗ وَھَوَاہُ فَاِنْ کَانَ ھَمُّہٗ وَھَوَاہُ فِیْ طَاعَتِیْ جَعَلْتُ صَمْتَہٗ حَمْدًا لِّیْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَّمْ یَتَکَلَّمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے مہاجر بن حبیب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے کہ نہیں ہوں میں کہ ہر کلام حکیم کو قبول کروں میں یعنے جو کچھ کہ وہ کہے اُسکو قبول نہیں کرتا و لیکن میں قبول کرتا ہوں قصد و نیت اور محبت اُسکی کو کہ ساتھ کس چیز کے رکھتا ہے پس اگر ہو نیت اور محبت اُسکی بیچ طاعت اور فرمانبرداری میری کے کرتا ہوں میں اُسکے چپ رہنے کو تعریف واسطے اپنے اور بزرگی و حلم اگرچہ نہ کلام کرے وہ نقل کی یہ دارمی نے ف یعنے اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اُسکی رکھے خاموشی اُسکی محمود اور مایہ علم و وقار کی ہے اور گویا وقت خاموشی کے حمد و ثنا میری کہتا ہے اور اگر نیت اور محبت اُسکی طاعت کے نہیں ہے کلام اُسکا اگرچہ علم و حکمت میں ہو ضائع ہے کہ واسطے ریا اور دکھانے اور سنانے کے کہتا ہے

بَابُ الْبُکَاءِ وَالْخَوْفِ

باب ہے رونے اور ڈرنے کا ف البکاء بالقصر نکلنا آنسوؤں کا ساتھ غم کے اور بالمد نکلنا آنسوؤں کا ساتھ بلندی آواز کے اور مشہور ترجمہ ظاہر تر یہ ہے کہ مراد ساتھ اُسکے اس جگہ معنے غم ہیں اور تباکی تکلف کرنا رونے میں اور بزور رونا ساتھ یاد کرنے اور حاضر کرنے اُن چیزوں کے کہ سبب رلانے کے ہیں اور ابکاء رُلانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور مخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہے کہ پیش آتی ہے اور مراد یہاں رونا اور ڈرنا ہے آخرت سے اور عقاب خدا ے تعالے سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بقاے ذات میری کا اُسکی قبضہ قدرت میں ہے اگر جانو تم اُس چیز کو کہ میں جانتا ہوں یعنے احوال اور ہول قیامت کی اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگاروں کے لیے اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور صفات مہر

جلالیہ باری تعالے کے کہ باعث خوف وہیبت کے ہیں اور جو کچھ کہ پیدا ہوتا ہے اُس سے غم ومحنت میرے دل پر انجام کار تمھارے البتہ تم
بہت اور ہنستے تم تھوڑا نقل کی یہ بخاری نے ف اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہ تنبیہ وتحذیر ہے امت کو اوپر رونے اور تمھارا
اُس چیز کے کہ باعث غم اور رونے کے ہو قسم خوف الٰہی اور معلوم کرنے عظمت اور جلال حق سے اور تنبیہ وتحذیر ہے اوپر اجتناب
کرنے کے بہت ہنسنے سے اور راحت سے کہ طریقہ جاہلوں اور غافلوں کا ہے اگرچہ ہنسنا اور راحت بھی فی الجملہ بامید عفو اور مغفرت اور رحمت اُسکی
کی گنجائش رکھتی ہے ع وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ام علاء انصاریہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے
اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاوے گا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے نقل کی یہ بخاری نے ف
ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ عاقبت مبہم ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگے اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولوں کے خصوصاً
بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کے نفی کیا گیا ہے ساتھ دلیلوں قطعیہ کے کہ دلالت کرتی ہیں اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر
ہونے اُنکے کے اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون کے تھا کہ کبار مہاجرین سے تھے اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ میں
مہاجرین میں سے مرے ہیں یہی تھے اور آنحضرت نے بعد از موت کے اُنکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائے اور اُنکو بقیع میں اپنے سامنے دفن
کیا اور عنایتیں بہت کیں ایک عورت وہاں حاضر تھی اُسنے کہا کہ گوارا ہو تجکو بہشت اے ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہے پس آنحضرت نے
اُس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون انکار جزم کا ہے بطریق مبالغہ کے اور بے ادبی کے رو برو حضرت
کے اوپر حکم کرنے کے غیب پر اور جزم کرنے کے ساتھ اُسکے اور خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے عدم تصریح سے ساتھ علم غیب کے از راہ ادب کے اور
حقیقت کلام کی مراد نہیں یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہے بتفصیل کیا دنیا میں اور کیا آخرت میں اسلیے کہ علم احوال غیب کا بتفصیل سوا
عالم الغیب کے کسیکو نہیں معلوم اگرچہ مجملاً معلوم ہے کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہے یا مراد یہ ہے کہ نہیں جانتا میں کہ موت سے مرونگا
یا قتل سے اور نہیں جانتا میں کہ نازل ہوگا تم پر عذاب جیسیکہ اگلی امتوں پر نازل ہوا یا نہیں اور حق یہ ہے کہ ورود اس قول کا پہلے
نازل ہونے اس آیت کے ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلے ابہام تھا عاقبت میں اور بعد اوترنے اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت
بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ
بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا
وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ظاہر کی گئی مجھپر آگ دوزخ کی یعنے شب معراج میں یا اور وقت میں خواب میں یا بیداری میں
پس دیکھی میں نے اُس میں ایک عورت بنی اسرائیل میں سے یعنے اُنکی قوموں میں سے کہ عذاب کیجاتی ہے بسبب ایک بلی کے کہ اُسکی تھی باندھ رکھا تھا
اُسکو پس نہ کھلاتی تھی اُسکو کچھ اور نہ چھوڑتی تھی اُسکو کہ کھاوے حشرات الارض سے یعنے چوہے وغیرہ یہانتک کہ مرگئی وہ بلی مارے بھوک کے اور
دیکھا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کھینچتا ہے آنتیں اپنی آگ دوزخ میں اور تھا وہ اول اُن شخصوں کا کہ رسم نکالی چھوڑنے سانڈ کی نقل کی یہ مسلم نے
ف سوائب جمع سائبہ کی ہے سائبہ اُس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ چھوڑی جاتی تھی جاہلیت میں بسبب نذر وغیرہ کے یعنے عادت جاہلیت کی تھی کہ جب
اُنکی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سے یا اچھا ہوتا کوئی بیماری سے تو آزاد کرتی اُونٹنی کو یعنے چھوڑ دیتے اُسکو کہ سوار نہوتے

اُسپر اور منع نکرتے اسکو پانی اور گھانس سے کہ جہان سے کہ کھاتی پیتی اور دودھ دوہتے اُسکا اور اِس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتھ بتونکے جانتے تھے اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو مذکور نے نکالی اور یہ بھی لکھا ہی علما نے کہ پہلے جو رسم بت پوجنے کی نکالی اور اسکو موجب تقرب کا کیا یہی تھا اور بعضی روایت میں عمرو بن لحی آیا اور ظاہر دونون ایک ہی ہین عامر نام اُسکے باپ کا ہی اور لحی نام دادا کا یا بالعکس کبھی نسبت باپ کی طرف کی ہی اور کبھی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نے کہا کہ اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بعضے آدمی آب بھی دوزخ مین ہین اور عذاب دیے جاتی ہین اُس مین انتہی اور ممکن ہی کہ کہا جاوے کھولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حوال اُسکا کہ روز قیامت کے ہوگا اور صورت اُسکی دکھادی گئی واللہ اعلم **وَعَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاُصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زینب بنت حجش کی سے کہ ازواج مطہرات سے ہین یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اُنکے پاس گھبرائے ہوئے اس حال مین کہ فرماتے تھے نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ واے ہی واسطے عرب کے شر سے کہ تحقیق نزدیک پہونچے کھولا گیا یعنے سوراخ ہو گیا آج کے دن سد یاجوج ماجوج سے مانند اُسکے اور حلقہ کیا ساتھ دونون انگلیون اپنی کے انگوٹھے کا اور اُسکی پاس کی اُنگلی کے کہا زینب نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیے جاوینگے ہم اور حال آنکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود اُنکے کی مانع نہین ہوگی واقع ہونے بلا اور فتنہ سے فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہلاک کیے جاوگے تم باوجود ہونے لوگون صالحون کے درمیان تمہارے جس وقت کہ بہت ہوگا فسق و فجور یعنے اگرچہ لوگ صالح ہونگے لیکن غلبہ اور کثرت فسق و فجور کی سبب اُسکی ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مراد شر سے فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوئے اول قتل عثمان رض بن عفان کا تھا بعد ازان دائم و مستمر ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اُس مین اور حکومتون مین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنے واسطے صورت دکھا دینے مقدار سوراخ سد کے یعنے آج تک سوراخ اس مین واقع نہوا تھا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیون کے کھولا گیا اور ہو جانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سے ہی اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بھی علامات قرب قیامت سے ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اشارہ ہی طرف نکلنے ترکون چنگیز یہ کے کہ نکلے اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اُنکے ہاتھ سے بغداد وغیرہ مین جو کچھ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتھ زبر خ اور ب کے بمعنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کے ہی اور بعضون نے کہا معنے اسکے زنا کے ہین اور مقصود یہ کہ آگ جب لگتی ہی کسی جگہ اور بھڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کے اور مخالف اور موافق کے اور آگے آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہونچتا ہی اُنکو کہ اُن مین ہوتی ہین پھر اُٹھائے جاوینگے موافق عملون اپنے کے اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتھ پیش خ اور جزم ب کے بمعنی نوحش اور فسوق کے یا معنی دونون کے ایک ہین ہجرع **وَعَنْ** اَبِيْ عَامِرٍ اَوْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَاِنَّمَا هُوَ

بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْأَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِيْ شَرْحِهِ لِلْخَطَّابِيِّ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ اور روایت ہی ابی عامر سے یا ابی مالک اشعری سے کہ کہا ابو عامر نے یا ابو مالک نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ ہون گی میری امت مین سے کتنی ایک قومین کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور باجونکو اور البتہ اترینگی قومین یعنی ان مین سے بیچ پہلو پہاڑ بلند کے یعنے ہوگے منزل اور مقام انکا بیچ جگہ مشہور اور نمایان کے کہ گدا اور محتاج سب انکے دیکھنے کو آوینگے اور حاجتین اپنی طلب کرینگے رات کے وقت آوینگے اوپر مواشی انکے کہ چرنے کو گئی تھے پیٹ بھرے اور پر شیر لاوے گا انکو چرانے والا انکا آوے گا انکے پاس ایک مرد بہ سبب حاجت کے یعنے ایک سائل آوے گا کہ مواشی کے دودھ سے محفوظ ہووے پس کہین گی وہ یعنی بقصد رد سوال اسکے کہ پھر آنا طرف ہمارے کل کو پس راتون رات بھیجے گا اوپر اللہ تعالے عذاب اور لکھمد لیگا اور ڈالے گا پہاڑ کو یعنے اوپر بعضون انکے کے تا ہلاک و پست ہون نیچے پہاڑ کے اسطرح کہ باقی نرہے انسے کچھ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالے بعضونکو ان مین سے یعنے کر دے گا بصورت بندر اور سور کے قیامت تک یعنے باقی رہین گے اسے صورت پر قیامت تک یا باقی رہے گا یہ عذاب ان قومون پر کہ یہ عمل کرینگے روز قیامت تک اور بیچ بعضے نسخون مصابیح کے بجاے الخز کے الحر ہی ساتھ مہملتین کے یعنے ساتھ حے مہملہ اور رے کے واقع ہوا ہی اور معنے حر کے ساتھ زیر ح اور تخفیف رے کے فرج عورت کے ہی کہ مراد اس سے زنا ہی اور یہ واقع ہونا الحر ساتھ مہملتین کے غلط ہی اور خطا کرنا بیچ صورت خطی کی ہی کہ بعضے راویون سے واقع ہوا ورنہین ہی یہ لفظ مگر الخز ساتھ خ معجمہ کے اور ز معجمہ کے تصریح کی اس معنی پر حمیدی اور ابن اثیر نے اس حدیث مین اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کے بخاری سے اور اسطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کے کہ خطابی کی ہی تروح علیہم سارحۃ لہم یاتیہم بحاجۃ ف یا ابی مالک اشعری سے یعنے شک و تردد کیا ہی بخاری نے بیچ روایت اس حدیث کے کہ ابی عامر اشعری سے ہی کہ وہ چچا ہی ابو موسے اشعری کا بڑے صحابہ مین سے یا ابی مالک اشعری سے ہی کہ اسکو اشجعی بھی کہتے ہین وہ بھی صحابی مشہور ہی اور شک و تردد صحابی مین موجب طعن کا حدیث مین نہین چونکہ صحابہ سب عدل و ثقہ ہین جس سے کہ ہو صحیح ہوگی اور خز ساتھ خ معجمہ اور ز مشددہ کے نام ایک کپڑے کا ہی کہ زمان قدیم مین پشم اور ریشم کا بنایا جاتا تھا اور وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین اسکو پہنتے تھے پس نہی ہونا بسبب مشابہ ہونے کے ساتھ عجم کے اور پہننے اسکے کے لباس اہل تنعم و اسراف کا اور جو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیے کہ تمام ریشم ہی سے بنا جاتا ہی اور یہ حدیث محمول اسپر ہی اور اس طرح حکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف مین متاپس تھی حدیث بہ سبب خبر دینے غیب کے معجزات سے ہو اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر قبیلہ تعمیم بعد تخصیص سے ہوگا اور معازف ساتھ زے کے معنی عود اور طنبور اور مانند انکے کے ہی جمع عزف یا معزف کی کہ ساتھ زیر میم اور جزم عین کے اور عزف اور عزیف اصل مین بمعنی آواز جن کے ہی اور کھنے کے کہ سنا جاتا ہی جنگل مین شبکو اور بمعنی آواز ہونے کے بھی آیا ہی کذا فی القاموس اور معنے یہ ہین کہ گنین گمان حرام چیزونکو حلال ساتھ وارد کرنے شبہات اور تاویلات واہیہ کے جیسے کہ بعضے ہمارے علما نے ذکر کیا ہی کہ حریر وہ پہنا حرام ہی کہ متصل ہو بدن کے یعنے ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہین اور بہت سے امرا اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہی کہ پہنا حریر کا حرام ہی تو کہتے ہین کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتے اسکو قاضی اور علما پس اسے پڑتے ہین بیچ حلال جاننے حرام کے اور اسی طرح بعضے علما کو تعلق ساتھ مزامیر کے ہی کہ بیان اسکا طول رکھتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نے بیچ مذمت آلات لہو یعنے مزامیر کے انس سے مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمر واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنے جب کرینگے یہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن مذکورہ مین گرفتار ہونگے اور تصریح کی سرانج مؤلف نے تائید کی غلطی کی ساتھ قول حمیدی اور ابن اثیر کے اسطے رد کرنے کے کسی پر کہ گمان کیا ہی کہ صحیح الحر ہی ساتھ

مہملتین کے اور ساتھ معجمتین کے غلط ہے اور اشارت ہے ساتھ قول اپنے کے فی ہذا الحدیث کہ آخر ساتھ مہملتین کے اس حدیث میں ہے کہ ابی داؤد وغیرہ نے روایت کی ہے چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہے اور اس حدیث میں کہ بخاری نے روایت کی ہے ساتھ معجمتین کے ہے لیکن شیخ ابن حجر نے فرمایا کہ بخاری کی اکثر روایتوں میں ساتھ مہملتین کے ہے اور اس تقدیر پر دو روایتیں صحیح ہوں واللہ اعلم اور تروح آخر ساتھ تے فوقانیہ کے تروح میں استراحت ساتھ رفع کے فاصل تروح اور یہ قرینہ ہے اس پر کہ شیخ تسامحہ کے پہلی روایتوں میں واقع ہوا ہے زائدہ ہے جیسے کہ بیچ وجعل کے کہ بیچ تقریر معنی حدیث کے اشارہ اسکا کیا ہمنے اور اسی طرح ان دونوں کتابوں میں یا تیہم لحاجۃ واقع ہوا ہے بغیر ذکر رجل کے ساتھ تقدیم لحاجۃ کے رجل پر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت میں بھی ہوگا جیسے کہ اگلی امتوں میں ہوا پس حدیثوں میں جو نفی اسکی آئی ہے تو وہ یا تو محمول ہے اوپر اول زمانہ اس امت کے اور آخر زمانہ اس سے مستثنیٰ ہے اور یا محمول ہے اوپر خسف اور مسخ تمام امت کے نہ بعض کے واللہ اعلم **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اتارتا ہے اللہ کسی قوم پر عذاب پہونچتا ہے وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان انکے یعنے صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہے سنت الٰہی یعنے گناہوں میں اور کبھی نگاہ بھی رکھتا ہے صالح کو غیر صالحوں میں سے پھر اٹھائے جاوینگے موافق عملوں اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے اگرچہ دنیا میں عذاب میں سب شامل ہوتے ہیں لیکن آخرت میں ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا دیا جاوے گا اگر نیک ہے اچھی جزا دیا جاوے گا اور اگر بد ہے بری جزا دیا جاویگا **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعث کل عبد علی ما مات علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اٹھایا جاوے گا ہر بندہ روز قیامت کے اوپر اس حال اور صفت کے کہ مرا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہے کہ دیکھیے آخر کیا حال گذرے جیسا کہ کہا ہے کسی نے ؎ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ اند کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ولیکن بعضے عارفین نے کہا ہے کہ جسکو ملکہ یادداشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دل میں قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کے اختلاف و فتور اسکے استحضار میں راہ پاوے ضرر نہیں رکھتا بعد انقضاے مرض کی وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بہم پہونچانا اور حاصل کرنا چاہیے وباللہ التوفیق

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت مثل النار نام ہاربہا ولا مثل الجنۃ نام طالبہا رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکھا میں نے مانند آگ دوزخ کے یعنے شدت و ہول میں کہ سوتا ہے بھاگنے والا اس سے اور نہیں دیکھا میں نے مانند بہشت کے یعنی بہجت و سرور میں کہ سوتا ہے طلب کرنے والا اسکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بھاگنے والا اگر کوئی شر دشمن قوی کے سے بھاگتا ہے سوتا نہیں اور غافل نہیں ہوتا بھاگتا ہے جتنا کہ ہوسکتا ہے مگر یہ عجب بات ہے کہ آگ دوزخ کی کہ ساتھ اس شدت اور شناعت کے دیکھی ہے اور لوگ بھاگنے میں اس سے غفلت کرتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے اور اگر بھاگتے بھی ہیں تو عین بھاگنے میں سوتے ہیں اور غافل ہوتے ہیں اور بھاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنے گناہوں کے اور لازم کرنے طاعات کے ہوتا ہے اور طلب کرنے والا یعنے اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہے غافل نہیں ہوتا اس سے اور سستی اور تساہل نہیں کرتا اسکے طلب کرنے میں اور دوڑتا ہے اسکے پالینے کے لیے جتنا کہ ہوسکتا ہے مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کے کہ اس میں ہے آدمی اسکی طلب میں نہیں دوڑتا اور اسکو نہیں پاتا اور دوڑنا بہشت کی طرف اور پانا اسکا ساتھ کرنے طاعات کے اور بچنے کے گناہوں سے ہوتا ہے **وعن**

اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَھَا اَنْ تَئِطَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا فِیْھَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ سَاجِدًا لِلّٰہِ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اَبُوْذَرٍّ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں دیکھتا ہوں اس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم یعنے علامتیں قیامت کی اور نشانیاں صنعت الٰہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالیٰ کی اور سنتا ہوں میں اس چیز کو کہ نہیں سنتے تم یعنے اخبار و اسرار احوال آخرت کے اور ہولین قیامت اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہے آسمان اور لائق ہے اسکو یہ کہ آواز کرے پھر بیان کیا سبب اسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکی ہاتھ میں ہے نہیں آسمان میں جگہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتے رکھے ہوئے ہیں پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالے ہیں واسطے اللہ کے قسم ہے خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذت حاصل کرو ساتھ عورتوں کے بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلوں کے نالہ و فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ کے یعنے جیسے کہ شان غمگینوں کی اور غم سے تنگ آنے والوں کی ہے کہ گھر سے نکل جاتے ہیں اور سر بصحرا ہوتے ہیں تاکہ گرہ دل سے کھلے اور دل ٹھکانے ہو کہا ابوذر نے یعنے بعد از روایت کرنے اس حدیث کے از راہ دردناکی اور حسرت کے اے کاش ہوتا میں درخت کہ کاٹا جاتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** آواز پالان اور زین کے یعنے چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کے بچے کا تعب سے اور آواز نالہ کرنے آسمان کی چنانچہ سوق حدیث اس میں ناطق ہے بسبب کثرت اور ازدحام ملائکہ کے اور بوجھ انکے کے جیسے کہ جانور سواری کا نیچے بوجھ سواری کے مشقت سے آواز کرتا ہے اور ممکن ہے کہ نالہ کرنا اسکا خوف پروردگار تعالیٰ سے ہے اور جبکہ آسمان باوجود اسکے کہ جماد ہے اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہے خوف الٰہی سے نالہ کرے آدمی کہ جاندار کہنا ہے اور آلودہ گناہوں میں ہے لائق تر ہے کہ نالہ و گریہ کرے اور یہ معنی مناسب ہیں ساتھ مقصود کے جیسے کہ نہیں پوشیدہ ہے بات اور رکھے ہوئی ہیں الخ یعنے تابعدار ہیں تاکہ شامل ہے اسکو کہ کہا گیا ہے کہ بعضے فرشتے قیام میں ہیں اور بعضے رکوع میں اور بعضے سجود میں یا خاص کیا ہو اسکو ساتھ ایک آسمان کے آسمانوں میں سے واللہ اعلم اور صعدات جمع صعد بضمتین کی ہے کہ جمع صعید کی ہے بمعنی روئے زمین کے جیسے کہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہے طریق کی اور ہوتا میں درخت الخ یعنے تا آلودہ گناہوں میں نہ ہوتا میں جیسے کہ درخت کو کاٹ ڈالتے ہیں اور جاتا رہتا ہے ایسی ہی میں بھی ہوتا اور مثل ان آرزوؤں دردناک کی اور بڑی بڑی صحابہ سے کہتے آئے ہیں کہ ایک نے کہا کاش کہ میں بکری ہوتا کہ اسکو ذبح کر کر کھا جاتے ہیں دوسرے نے کہا اے کاش میں گھاس ہوتا کہ جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے اور کچھ تکلیف اسپر نہیں اور یہ سب ایسے تھے کہ بشارت پائی ہے انھوں نے جناب رسالتمآب سے بہشت کی اور عاقبت انکی بخیر ہے اور انکو کیا ہے اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا ہے لیکن خوف درگاہ بے نیازی کا کمر توڑے ڈالتا ہے ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ غَالِیَۃٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ الْجَنَّۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہے یعنے غارت کرنے دشمن کے سے وقت سحر کے بھاگتا ہے اول شب یعنے تاکہ نجات پاوے دشمن سے اور جو شخص بھاگتا ہے اول شب پہونچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنے سوائے اہل نفس کے نہیں ہاتھ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہے آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** منزل کو یعنے مطلوب کو کہا طیبی نے کہ یہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالک آخرت کے کہ شیطان اسکی راہ پر لگ رہا ہے اور نفس اور آرزوئیں باطلہ مددگار اسکی ہیں

پس اگر ہوشیار رہوا اپنے چلنے میں اور خالص کیا نیت کو بیچ عمل میں امن میں ہوا شیطان سے اور نفس کے شر سے والامّارة ہی وہ راہ کی اپنے مددگارون کو ہمراہ لیکر پھر رہنمائی کی حضرت نے طرف اسکے کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہی نہیں حاصل ہوتی تھوڑی سی سعی سے پس فرمایا آگاہ ہو والخ اور اخیر جملہ کے معنی یہ ہین کہ سول اللہ کی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین کہ جسکی طرف اشارہ کیا اللہ نے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنة ۱۲ع

وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ جل ذکرہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام رواہ الترمذی والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماوے گا اللہ تعالے کہ بزرگ ہی ذکر اسکا یعنے روز قیامت کے فرشتونکو متعین دوزخ پر ہین نکالو آگ میں سے اس شخص کو کہ یاد کیا مجکو یعنے بشرط ہونے اسکے کے مومن مخلص ایکدن یعنے ایک وقت یا ڈرا مجھسے کسی جگہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث ونشور کے **ف** ڈرا ہی الخ یعنی بیچ کرنے گناہ کے گناہون میں سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنة ہی الماوی کہا طیبی نے کہ مراد ہی ذکر سے خلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہی خالص دل سے اور صدق نیت سے والاتمام کا فر ذکر کرتے ہین اللہ کا زبان سے نہ دل سے چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصًا من قلبہ دخل الجنة اور مراد خوف سے باز رکھنا اعضا کا ہی گناہون سے اور لگا رکھنا انکا طاعات مین والا وہ حدیث نفس وسوسہ اور ایسی حرکت ہی کہ نہیں نام رکھا جاتا اسکا خوف اور یہ وقت دیکھنے ایک سبب ہولناک کے ہوتا ہی اور جب غائب ہوتا ہی وہ سبب نظر سے تو پھرتا ہی دل طرف غفلت کے کہا نفیس نے کہ جب کہا جاوے تجکو کیا ڈرتا ہی اللہ سے تو سکوت کر اسلیے کہ اگر کہا تو نے نہیں تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جھوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف اس خوف کے کہ وہ باز رکھتا ہی اعضا کو گناہون سے اور اس میں بشارت ہی کہ جس مسلمان نے ایکبار از راہ خلوص کے خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اسکے عذاب سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سے اسکو نجات ہی اور اگر چاہے اللہ تعالے تو اسکو دوزخ ہی میں نہ لیجاوے اور اول ہی بہشت میں بھیجدے یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اسکی ہی ۱۲ع

وعن عائشة قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ہذہ الآیة والذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلة اہم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال لا یا ابنة الصدیق ولکنہم الذین یصومون ویصلون ویتصدقون وہم یخافون ان لا یقبل منہم اولئک الذین یسارعون فی الخیرات رواہ الترمذی وابن ماجة اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سے کہ پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کے سے اور وہ لوگ کہ دیتے ہین وہ چیز کہ دیتے ہین یعنے قسم زکوۃ اور صدقات سے اور دل انکے لرزان وترسان ہین یعنے بخوف اسکے کہ نہ قبول ہوا ان سے اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کے اور ماخوذ ہون اس مین آیا یہ لوگ وہ ہین کہ شراب پیتے ہین اور چوری کرتے ہین یعنے اسلیے کہ ڈرنا عذاب سے کام گنہگارون کا ہی فرمایا آنحضرت نے نہ ای بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہیں ہین کہ شراب پیتے ہین اور چوری کرتے ہین ولیکن یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین اور باوجود اسکے وہ ڈرتے ہین کہ مقبول نہو انسے بدلیل اسکے کہ آخر اس آیت مین فرمایا کہ وہ شتابی کرتے ہین نیکیون مین نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے نہایت رغبت کرتے ہین طاعات مین اور دوڑتے ہین طرف انکے پس نہیں صحیح ہی یہ کہ حمل کی جاوے شراب کے پینے پر اور چوری کرنے پر اور تمام سیئات پر اور آیت مذکورہ مین بعد لفظ وجلة کے یہ ہی انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جاننا چاہیے کہ اس آیت سے

دو قرأتین ہیں قرأت قراء سبعہ کی یو تون ہی ساتھ پیش ی کے فعل مضارع ایتاء سے اور آتو ساتھ مد ہمزہ کے فعل ماضی اُس سے ہی اور اعطاء بمعنی عطاء یعنی دینے کے جیسے کہ معنی اسکے بیان کئے گئے اور قرأت دوسری شاذہ ہی یاتون ما اتو مشتق اتیان سے بمعنی کار نیکی اور معنی اسکے یہ ہین کہ وہ لوگ کہ کرتے ہین جو کچھ کرتے ہین اور دل اُنکے ترسان ہین اور سوال عائشہ کا ساتھ اس قرأت کے مناسب تر ہی لیکن مصابیح کے نسخون مین بھی اوپر لفظ قرأت اول کے واقع ہی اور ظاہر یہ ہی کہ اوپر لفظ قرأت دوسری کے ہو یہ طیبی نے تفسیر زجاج کشاف سے نقل کیا ہی کہتا ہون مین مراد قرأت شاذہ سے کہ منسوب ہی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہی کہ کرتے ہین وہ چیز کہ کرتے ہین قسم طاعات سے نہ وہ مراد ہی کہ گمان عائشہ رضہ نے کہ مراد اُس سے یہ تو کہ کرتے ہین وہ چیز کہ کرتے ہین قسم معصیت سے اور نہ مراد اعم ہی خیر و شر سے واسطے نہ مطابق ہونے اُسکے کے ساتھ قول حق سبحانہ کے اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یسعون الخ تفسیر ہی اللہ تعالے کی والذین یاتون ما اتوا بموجب دونون قرأتون کے نہایت یہ کہ ہر ایک مین ان دونون میں سے ایک طرح کی تغلیب ہی پس ظاہر آیت مشہورہ کا متعلق ہی ساتھ عبادت مالیہ کے جیسیکہ شاذہ متعلق ہی ساتھ طاعت بدنیہ کے علاوہ یہ کہ قرأت مشہورہ جو ہی ممکن ہی کہ کہا جاوے اُسکی تفسیر مین کہ دیتے ہین اپنے نفسون سے وہ چیز کہ دیتے ہین قسم طاعات سے اور نکالتے ہین نفسون سے قسم طاعات سے پس شامل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو لمعات ح

وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت جاتی دو تہائی رات اُٹھتے یعنے نماز تہجد کے لیے پس فرماتے اے لوگو یاد کرو اللہ کو یعنے ساتھ وحدانیت ذات اُسکی کے اور تمام صفتون اُسکی کے یاد کرو اللہ کو یعنے عذاب و ثواب اُسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کے اور اُن لوگون مین سے کہ جنکے حق مین فرمایا ہی اللہ تعالے نے تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنے نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھ اُسکے قائم ہوگی اور سب مر جاوینگے پیچھے آتا ہی اُسکے پیچھے آنے والا یعنے نفخہ دوسرا کہ ساتھ اُسکے سب زندہ ہونگے اور اُٹھینگے قبرون سے غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھ اُن احوال کے کہ اُس مین ہین آئی موت ساتھ اُن احوال کے کہ اُس مین ہین یعنے جو چیزین کہ وقت موت کے اور بعد اُسکے واقع ہوتی ہین نقل کی یہ ترمذی نے ف اے لوگو مراد اُنسے وہ لوگ تھے کہ جو سوتے تھے اور غافل تھے ذکر اللہ سے اُنکو جگایا حضرت نے تاکہ مشغول ہو وتم ذکر اللہ مین اور تہجد مین اور اس مین اشارہ ہی طرف مستحب موکد ہونے قیام کے تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین اذکروا اللہ تین بار ہی یعنے یاد کرو اُسکی نعمتون اور چین و ضرر کو اور آیا زلزلہ اس مین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالے کے یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کا لائے واسطے تحقیق وقوع اُسکے کے پس گویا کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہی کہ قریب ہی آنا اُسکا پس تیاری کرو واسطے سہل ہونے امر اُسکے کے اور اس مین اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا رکھتا ہی کہ اثر نفخہ پہلے کا ہی اور جاگنا حکم دوسرے نفخہ کا رکھتا ہی اور یہ دونون نشان قیامت کے اور یاد دلانیوالے اُسکے ہین لمعات ح

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃٍ فَرَاَی النَّاسَ کَاَنَّھُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ھَادِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی اَلْمَوْتَ فَاَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَھْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی

ملا علی کی شرح مین ہے ۱۲

صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ وَیُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْهِ حَتّٰی تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَیُقَیَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَّا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْهَشْنَهٗ وَیَخْدِشْنَهٗ حَتّٰی یُفْضٰی بِهٖ اِلَی الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا آئے لیکن نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ادا کرنے نماز کے پس دیکھا لوگوں کو گویا کہ وہ ہنستے ہیں فرمایا آگاہ ہو یعنے خواب غفلت سے کہ باعث ہے ہنسنے کا تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا تو البتہ باز رکھے تمکو اس چیز سے کہ دیکھتا ہوں میں یعنے ہنسنے سے اور کلام اہل غفلت سے مراد کاٹنے والی لذتوں کے ہے موت ہی پس بہت رکھو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا کہ موت ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن یعنے وقت ورنہ یہ کہ بولتی ہے یعنے ساتھ زبان قال کے یا زبان حال کے پس کہتی ہے کہ میں ہوں گھر غربت کا یعنے دوری کا کہ نہیں جمع آباؤ ہو نیسے اور آشناؤں سے اور اپنے گھر سے دور ہے پس تو دنیا میں گویا کہ تو غریب ہے اور میں ہوں گھر تنہائی کا یعنے پس نہیں نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور میں ہوں گھر خاک کا یعنے اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لائق ہے کہ رہے مسکین خاک نشین تاکہ نہ فوت ہو اس سے جنسیت مناسبہ اور میں ہوں گھر کیڑوں کا اور جس وقت کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ مومن کہتی ہے اسکو قبر یعنے جیسے کہتے ہیں مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ میں اور اپنی جگہ میں آگاہ ہو تحقیق تھا تو بہت پیارا نزدیک میرے ان شخصوں میں سے کہ چلتے ہیں مجھپر پس اس وقت کہ تو حاکم کیا گیا ہے مجھپر آج کے دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میرے پس نزدیک ہے کہ دیکھے گا تو نیکی کرنی میری ساتھ تیرے یعنی ساتھ فراخی کرنے کے فرمایا حضرت نے پس فراخ ہو جاتی ہے قبر اس بندہ کے لیے اور معلوم ہوتی ہے اسکی نظر میں مقدار درازی پہنائی اسکے کی یعنے جہاں تک کہ نظر کار کرتی ہے اور کھولا جاتا ہے اسکے لیے ایک دروازہ طرف بہشت کے یعنے اور دیکھتا ہے اس میں جلتی ہوئی اور آتی ہے اس میں سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو میں اور ٹھنڈی اور تازہ ہوتی ہیں آنکھیں اسکی بسبب دیکھنے حور اور قصور اور نہروں اور درختوں اور میووں اسکے کے اور جس وقت کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ فاسق یعنے کافر یا کہا کافر کہتی ہے اسکو قبر یعنے جیسے کہ ناآشنا اور بن بلائے ہوئے کو کہتے ہیں نہ آیا تو مکان فراخ میں اور نہ اپنی جگہ میں خبردار ہو تحقیق تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے ان شخصوں میں سے کہ چلتے ہیں مجھپر اس وقت کہ حاکم کیا گیا ہے مجھپر آج کے دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میرے پس دیکھے گا تو برائی کرنی میری تیرے لیے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہے قبر اسپر یہانتک کہ مختلف ہوتی ہیں پسلیاں اسکی یعنے در آتی ہیں بعضے بعضوں میں کہا ابو سعید نے اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے دکھانے صورت اختلاف پسلیوں کے ساتھ انگلیوں اپنی کے پس داخل کیں بعضی انگلیاں اندر بعضوں کے فرمایا حضرت نے کہ متعین کیے جاتے ہیں واسطے اس کافر کے ستر اژدہا اگر ایک ان میں سے پھنکار مارے زمین میں تو نہ اگائے زمین کچھ جبتک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہیں اسکو اور نوچتے ہیں اسکو یہانتک کہ پہونچایا جاوے اس بندہ کو طرف حساب کے یعنے روز قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ قبر باغیچہ ہے باغوں جنت سے یا گڑھا ہے گڑھوں آگ سے نقل کی یہ ترمذی نے ف بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا یہ نہایت نصیحت ہے غافلوں کے لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ کرتا ہے غافل کے دل کو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نورالدین علی متقی جار کہتے تھے ایک تھیلی کہ لکھا ہوتا تھا اسپر لفظ موت کا اور اسکو لٹکا دیتی مرید کی گردن میں تاکہ وہ جانتا رہے کہ موت قریب ہے ذرہ

پس کم کرے آرزو اور بہت کرے عمل اور تھے بعضے نیک پادشاہوں میں سے کہ حکم کر رکھتے تھے کسیکو اپنے امراء میں سے یہ کہ کھڑا رہے ہمیشہ پیچھے انکے اور کہتا رہے الموت الموت تاکہ ہو دوا ان کی بیماری کی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کی صحابہ کے لیے وجہ حکمت حکم کرنے کی ساتھ بہت یاد کرنے موت کے ساتھ قول اپنے فانہ لم یات الخ اور میں ہون گھر کیڑوں کا یعنی پس نہیں الائق ہو کہ یہ ہو موت وقصد تمہارا بیچ استعمال لذات کے قسم کھانے کی چیزوں اور پینے کی چیزوں سے اسلیے کہ انجام کار انکا فنا ہے نہیں نفع دیتا اس جگہ مگر عمل صالح پر قبر بمنزلہ کوٹھڑی کی ہو کہ کہا ہے بعضوں نے کہ بعد ازیں ہے کہ یہ بطور تسلی کے کہا جاتا ہے مردہ کو پھر کہا تا ہے بعض انکا بعض کو یہانتک کہ باقی رہتا ہے ایک ٹکڑا پھر وہ بھی مر جاتا ہے بسبب بھوک کے اور مستثنے ہیں اس سے انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیا اور فرمایا اللہ تعالے نے شہدا کے حق میں ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربهم اور علما باعمل کو تعبیر کیا ہے جنکو اولیا کر کے شاید انکی افضل ہے شہیدوں کے خون سے اور بندہ فاسق مراد ہے اس سے فرد کامل کافر کا فر ہے بسبب قرینہ مقابلہ اسکے کہ کہا بندہ مومن اور بسبب قول قبر کے کہ تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے ان میں سے کہ چلتے تھے مجھ پر اور اس قبیلہ سے ہے قول اللہ تعالے کا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا اور جاری ہوئی ہے عادت کتاب و سنت کی اوپر بیان کرنے حکم فریقین کے بیچ دارین کے اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کے سے واسطے پردہ پوشی اسکی کے ہے اسلیے کہ ہو درمیان خوف و رجا کے نہ واسطے ثابت کرنے ایک مرتبہ کے درمیان دو مرتبوں کے جیسے کہ وہم کیا ہے معتزلہ نے اور سید اور دہا احتمال ہے اس میں تجدید کا اور تکثیر کا اور ہو بیچ دوسرے احتمال کی ایک اور روایت بیچ مقدمہ مذاہب کافر کے قبر میں کہ مسلط ہونگے اسپر ایک کم سو اژدہا ہے وعن ابی جحیفة قال قالوا یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی هود واخواتها رواه الترمذی اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا انہوں نے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہو گئے تم یعنے ظاہر ہوئے آپ پر آثار ضعف کے پہلے پہنچنے بڑی عمر کے فرمایا بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود نے اور بہنوں اسکی نے نقل کی یہ ترمذی نے اور یعنے جو سورتیں مانند اسکے ہیں کہ جن میں ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہے پس انکے مضمون سے غم ہوتا ہے مجکو امت کی طرف سے کہ دیکھیے کیا حال ہو انکا اور اس غم کے مارے یہ حال ہو گیا ہے میرا وعن ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی هود والواقعة والمرسلت وعم یتساءلون واذا الشمس کورت رواه الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہو گئے آپ فرمایا بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے یعنے اور مانند انکے نے کہ جن میں ذکر قیامت کا اور احوال اسکے کا ہے نقل کی یہ ترمذی نے وذکر حدیث ابی هریرة لا یلج النار فی کتاب الجهاد اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب جہاد کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن انس قال انکم لتعملون اعمالا هی ادق فی اعینکم من الشعر کنا نعدها علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الموبقات یعنی المهلکات رواه البخاری روایت ہے انس سے کہا تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ وہ باریک تر ہیں بیچ آنکھوں تمہاری کے بال سے یعنے ہیں وہ بڑے نفس الامر میں اور تم چھوٹا اور حقیر جانتے ہو انکو اور گنتے ہو مکروہات سے اور انکے کرنے سے نہیں ڈرتے تھے ہم گنتے انکو آنحضرت کے زمانے میں موبقات سے یعنے ہلاک کرنے والوں میں سے نقل کی یہ بخاری نے وعن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال

قَالَ یَا عَائِشَةُ اِیَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَیْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ دور رکھ تو اپنے تئین ان گناہون سے کہ حقیر اور چھوٹا جانا جاتا ہی انکو اسلیے کہ ان گناہون کے لیے خدا تعالے کی طرف سے ایک طالب ہی نقل کیا اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنے ایک طرح کا عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی اسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اُسکو طلب کرنا نہین پھیر سکتا اُسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کے لیے ہی یعنے طالبا عظیما نہین غافل ہونا لائق ہی یہ کہ غافل رہے اسلیے کہ اکثر سہل جانتے ہین کرنے والے انکو کہ نہ تدارک کرتے ہین اُنکا ساتھ توبہ کے اور نہ التفات کرتے ہین اُنکی طرف ساتھ ڈرنے کے اور غافل ہین کہ نہین ہی صغیرہ ساتھ اصرار کے اور ہر صغیرہ بہ نسبت عظمت اور کبریائی اللہ تعالے کے کبیرہ ہی اور تھوڑا سا بھی اُس مین سے بہت ہی اور اسی لیے کبھی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالے کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پر جیسے کہ مستفاد ہوتا ہی قول اللہ سے ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء اور را ہیر قول اللہ تعالے کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم پس معنے اسکے یہ ہین کہ دور کرینگے ہم تم سے صغیرہ گناہ تمہارے بسبب عبادات مکفرہ کے لیکن بشرط بچنے تمہارے کبائر سے نہ بغیر بچنے کے کبائر سے جیسا کہ معتزلہ کہتے ہین واللہ اعلم اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنے تئین چھوٹے گناہون سے اسلیے کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کے ہی کہ اتری وہ ایک نالہ کے اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہان تک کہ پکالی اُنھون نے روٹی اپنی اور بلاشبہ حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالے اُسکے کرنیوالے کو ہلاک کر دیتا ہی وہ اسکو نقل کی یہ احمد و طبرانی نے ۲ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِيْ مَا قَالَ اَبِيْ لِاَبِیْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِيْ قَالَ لِاَبِیْكَ یَا اَبَا مُوْسٰی هَلْ یَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهٗ وَجِهَادَنَا مَعَهٗ وَعَمَلَنَا كُلَّهٗ مَعَهٗ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِيْ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَیْرًا كَثِیْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰی اَیْدِیْنَا بَشَرٌ كَثِیْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبِيْ لٰكِنِّيْ اَنَا وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَیْرًا مِّنْ اَبِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسے اشعری سے کہ بڑے تابعین مین سے ہین کہا کہ واسطے میرے عبد اللہ بن عمر نے کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میرے نے واسطے باپ تیرے کے کہا ابو بردہ نے کہ کہا مین نے نہین جانتا ہون کہا عبد اللہ نے پس تحقیق باپ میرے نے کہا واسطے باپ تیرے کے یعنے ابی موسے کے اے ابی موسے کیا خوش کرتا ہی تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتھ آنحضرت کے یعنے ملا ہوا ساتھ بعثت اُنکی کے اور ہجرت ہماری ساتھ اُنکے اور جہاد ہمارا ساتھ اُنکے اور عمل ہمارے یعنے نماز اور روزے اور زکوٰۃ اور حج اور مانند اُنکے سارے ساتھ اُنکے یعنے بیچ زمانے اُنکے کے ثابت اور باقی رہین واسطے ہمارے اور یہ کہ جو عمل کیے اور ہمنے بعد وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نجات پاوین اور خلاص ہووین ہم اُنسے برابر برابر سر بسر پس کہا باپ تیرے نے واسطے باپ میرے کے یون نہین ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نماز پڑھی ہمنے اور روزے رکھے ہمنے اور کیے ہمنے عمل نیک بہت یعنے صدقات وغیرہ اور

مسلمان ہوئے ہمارے ہاتھ پر یعنے بسبب ہمارے بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکھتے ہین اُنکی یعنے ثواب چیزون ذکر کی گئی کا زیادہ
اوپر اسلام وہجرت وغیرہ کے کہا باپ میرے نے یعنے حضرت عمرؓ نے لیکن مین قسم ہی اُس ذات کی کہ جان عمر کی اُسکے ہاتھ
مین ہی البتہ دوست رکھتا ہون یہ کہ وہ عمل کہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہین ہم نے ثابت اور باقی رہین واسطے
ہمارے اور یہ جو کچھ کہ کیا ہی ہمنے بعد آنحضرت کے نجات پاوین اُن سے برابر سر برابر پس کہا مین نے ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارے
قسم خدا کی تھے بہتر باپ میرے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** برابر سر برابر یعنے نہ نفع اُسکا ہمکو پہونچے اور نہ ضرر اُسکا ہم پر پڑے اور
نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنے اگر موجب ثواب کا نہو بارے سبب عذاب کا بھی نہو ؏ طاعت ناقص ما موجب غفران نشود
راضیم گر مرد علت عصیان نشود ؎ اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہمنے اور گمان اُنکی مقبولیت کا
رکھتے ہین باقی رہین تو یہی سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کے کیے ہین ہمنے وہ خالی خرابی سے نہیں اگر سر بسر گذرے تو بھی غنیمت ہی اور یہ اس سبب سے
ہی کہ تابع اسیر متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کے علم و عمل مین کیا نہیں دیکھتا ہی تو کہ صحت بنائے نماز مقتدی
کی اوپر صحت نماز امام کے ہی اور اسی طرح فساد اُسکا اور نہیں شک ہی بیچ وصول کمال کے اور حصول صحت اعمال کے بیچ حالت
ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعد آنحضرت کے جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین تغیرات سے اور فساد حالات سے
جیسے کہ خبر دی بعضے صحابہ نے وقت وفات آنحضرت کے کہ ہمنے ہاتھ اپنے مٹی سے نہ جھاڑے تھے اور ہنوز مشغول دفن ہی مین تھے کہ اپنے
دلون کو بدلا پایا یعنے بسبب ظلمت کے کہ پیدا ہوئی چھپنے آفتاب وجود حضرت کے سے پس بڑی غنیمت ہی یہ کہ برابر سر برابر رہین طاعات
و سیئات مین اور یہ بات نسبت جلیل القدر صحابہ کے تھی اور جو کہ بعد اُنکے ہین پس طاعات اُنکی کہ بھری ہوئی عُجب اور غرور اور ریا وغیرہ
مین ہین اُنکا کیا ٹھکانا ہی مگر یہ کہ فضل کرے اللہ ساتھ رحمت و عین عنایت اپنے کے کہ لاحق کرے بدکارون کو ساتھ نیک کارون کے
بلکہ کہا ہی بعضے عارفین نے کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت وحقارت کی بہتر ہی اُس طاعت سے کہ لازم کرے عُجب و تکبر کو اور اخیر جملہ سے
مراد یہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اپنے اعمال وفضائل کے مقام خوف و دہشت مین ہی تو بہتر ہوا میرے باپ سے اور مقام اُنکا اعلیٰ ہوگا
یا مراد یہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکے کہ تیرا باپ بہتر ہی میرے باپ سے یہ کچھ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کار بنازک ہی ؏ ح

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرَةً وَآمُرُ بِالْعُرْفِ وَقِيلَ بِالْمَعْرُوفِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجھکو رب میرے نے ساتھ نو چیزون کے ایک تو
ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر مین یعنے بیچ دل اور جسم کے یا خلوت و جلوت مین اور دوسرے بات راست و درست کہنی کہ حد سے
تجاوز نکرے بیچ حالت غصہ اور رضا کے یعنے آدمی راضی ہوتا ہی کسی سے تو تعریف کرتا ہی اُسکی اور اچھا کہتا ہی اُسکو اور عیب اُسکا
چھپاتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اُسکے کرتا ہی چاہیے کہ دونون حال مین یکسان رہے اور تیسرے میانہ روی بیچ
فقر و غنا کے یعنے رزق بقدر کفایت کے ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہی کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کے مستقیم ہو
یعنے فقر مین غصہ اور جزع فزع کرے اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کرے اور چوتھے یہ کہ ملائے رکھون مین یعنے سلوک

یعنے

کرون اُس سے کہ کاٹے مجھسے یعنی اگر کوئی ناتے دار مجھسے انقطاع و بدسلوکی کرے تو مین اُس سے سلوک و احسان ہی کرون یہ نہایت حلم و تواضع ہی پانچوین یہ کہ دون مین اُسکو کہ محروم رکھے مجکو اور چھٹے یہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینے کے اُس سے کہ ظلم کرے مجھپر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ رہون تو فکر کرون بیچ اسماء اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالی کے آٹھوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدائے تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اُسکے سے اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت اور ہوشیاری کے کرون مین نہ ساتھ جہل و غفلت کے اور حکم کیا پروردگار میرے نے کہ حکم کرون مین ساتھ نیکی کے اور ایک روایت کیا گیا ہی ساتھ معروف کے نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنی ایک روایت مین بجائے بالعرف بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کے ایک ہی ہین یعنی اچھی بات کے اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی اس لیے کہ امر بالمعروف دونونکو شامل ہی اچھی بات کے کرنے کو اور بری بات کے کرنے کو اور یہ خصلت زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ سے کہ جامع ہی تمام بھلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خلق و حق کے بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کی ہی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حَرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلے اُسکی آنکھون سے آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے یعنی تھوڑا سا بسبب خوف خدا کے پھر پہونچے آنسو اُسکے اچھے منھ پر مگر کہ حرام کریگا اُسکو اللہ آگ پر نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

باب ہی بیچ بیان تغیر و تبدیل لوگون کے **ف** تغیر کے معنی ہین ایک حال سے اور حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اُس حالت سے کہ زمانہ نبوت مین تھے کہ لوگ مستقیم تھے طریقہ دین پر اور التزام تھا احکام سنت کا اور متبع تھے حق کے اور بے رغبت تھے دنیا سے اور مغرور نہ تھے زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہی اور ثابت تھے اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور نورانیت دل اور صفائے باطن رکھتے تھے اور اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اُسکے ہو گا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنے کے اور تغیر صفات اپنے کے مگر مانند سو اونٹون کے نہین قریب ہی کہ پاوے تو اے مخاطب اُنمین ایک قابل سواری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** راحلہ اُس اونٹ کو کہتے ہین کہ توانا ہو سفر کرنے پر اور بوجھ اُٹھانے پر اور حرف تے اسمین مبالغہ کے لیے ہی اور معنی یہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسے اونٹ بہت سے ہوتے ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کے کم ہوتے ہین اسیطرح سے آدمیون مین بھی کام کے آدمی کہ قابل صحبت ہمنشینی کے ہون اور حق صحبت بجا لاوین اور مددگار ہون خیر پر اُنکے درمیان مین بہت کم ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد ایسے آدمی اخیر زمانہ کے ہین کہ بعد قرون ثلثہ کے کہ نیک ہین امت سے پیدا ہونگے اور حق یہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال رکھتا ہی کہ مسلمان کامل اُس زمانہ مین بھی کم ہون حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتھ تمام صفات پسندیدہ کے تمام زمانون مین کم تھے اور اخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بھلائی ان تین قرنون کی بہ نسبت اُنکے کہ بعد اُنکے آئے باقی ہی باعتبار کثرت و قلت کے ہی اور ذکر کرنا سو کا واسطے تکثیر کے ہی نہ واسطے تحدید کے پس وجود عالم باعمل مخلص کا قبیلہ کیمیا کا ہی

ہی چنانچہ اس پیشینگوئی کے بعضے یا سب چالنہ ہوئے ہیں کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلے مسجد سے اور دیکھا اُنھون نے بہت سے لوگون کو اندر مسجد کے اور باہر اُسکے پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص اُنمین تھوڑے ہین اور حق سبحانہ تعالی نے آگاہ کیا اس معنی پر کئی آیتون مین ایک اُنمین سے یہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ہم ؛

ع ۲ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کروگے تم طریقون اور عادتون اُن لوگون کی کہ پہلے تم سے تھے بالشت ساتھ بالشت کے اور ہاتھ ساتھ ہاتھ کے مراد ہی اس سے موافقت اور مطابقت یعنی مطابعت اگلون کی بجمیع وجوہ سب کامون مین یہانتک کہ اگر پیٹھے ہونگے وہ سوراخ گوہ کے مین کہ وہ بہت تنگ اور بُرا ہوتا ہی تو پیروی کروگے تم اُنکی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ کہ پہلے ہمسے تھے اور متابعت کرینگے ہم اُنکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نے اگر وہ یہود و نصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری ہی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سنن ساتھ پیش سین کے جمع سنت کی ہی بمعنی طریقہ کے نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اُنھون نے اپنے دلون سے بعد انبیا اپنے کے کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضے نسخون مین سنن ساتھ زبر سین کے ہی یعنی طریقہ اُنکا ؛ ع وعن مرداس الاسلمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذہب الصالحون الاول فالاول ویبقی حفالۃ کحفالۃ الشعیر او التمر لا یبالیہم اللہ بالۃ رواہ البخاری اور روایت ہی مرداس سلمی سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاتے رہین گے یعنی مرتے جاوین گے نیک بخت اول پس اول یعنی ایک بعد دوسرے کے اور ہر ایک کو اول کہا اسلیے کہ جب اول گذر گیا وہ کہ بعد اُسکے ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کے اور باقی رہین گے بد اور تباہ کار اور نابکار مانند بھوسی جو کے یا کھجور کے نہین پروا کریگا اُنکی اللہ پروا کرنا یعنی کچھ قدر و اعتبار نہین کریگا اُنکی نقل کی یہ بخاری نے **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتہم ابناء الملوک ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت چلے گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرین گے اُنکے بیٹے بادشاہون کی کہ بیٹے فارس اور روم کے ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرینگے اور اولاد فارس و روم کو بندی کرین گے اور خدمت کو کہین گے اور بادشاہ اور امرا اُنکی آن کر چاکر ہون گے اور خدمت کرین گے مسلط کریگا اللہ تعالی امت کے بدون کو اُنکے نیکون پر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہ حدیث دلیلون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہی اس لیے کہ خبر دی حضرت نے غیب کی اور یہ خبر حضرت کی موافق واقع کے ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کے فتح کیے اور لیے مال اُنکے اور بندی مین پکڑی اولاد اُنکی اور چاکری کروائی اُنسے اور دولت قوی ہوئی مسلط کیا پروردگار تعالی نے حضرت عثمان کے قتل کرنے والون کو اُنپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا اُنھون نے جو کچھ کہ کیا اور لفظ مطیطا ساتھ پیش میم کے اور زبر طا کی مدہ وہ مقصور اترا کے بہنے اور ہاتھ لٹکے ہوئے چلنا اور مط کھینچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سے

اور سطیفار بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کے اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کے اور حواشی اور شرح اسکی کے ساتھ ایک ی کے درمیان دو طا کے ہی دوسری بعد از دوسری طا کے نہین ہی اور بیچ مجمع البحار کے اور بعض حواشی کتاب کے بھی لکھا ہی کہ نزدیک بعض کے ساتھ حذف تی کے بعد از طا دوسری کے روایت ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساتھ اثبات تی کے بعد از طا دوسری کے بھی ہی بلکہ ارجح ہی واللہ اعلم + ح ع وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قتل کروگے تم اپنے امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو اور مارو گے تم ایک دوسرے کو ساتھ تلوارون اپنی کے اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگے دنیا تمھاری کے بدکار تمھارے یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کے ہاتھ آویگی اور کار و بار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کے ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اسی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگون کا دنیا مین ساتھ کثرت مال کے اور منصب اور اجراے حکم کے لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نرکھی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَاَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی محمد بن کعب قرظی سے کہ کہا حدیث کی مجکو اس شخص نے کہ سنا علی ابن ابی طالب سے کہ کہا علی رض نے تحقیق تھے ہم بیٹھے ہوئے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین پس آئے ہم پر مصعب بیٹے عمیر کے اس حال مین کہ نہ تھی انکے بدن پر مگر چادر انکی پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے چمڑے کے پس جب دیکھا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روئے بسبب اس امر کے کہ تھے یعنی پہلے اس دن کے بیچ نعمتون کے اور بسبب دیکھنے اس حال کے کہ اسمین ہی آج یعنی فقر و خستہ حالی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب اور تحسر کے کیا حال ہوگا تمھارا جسوقت کہ صبح کو نکلے گا ایک تمھارا بیچ ایک جوڑے کے اور شام کو نکلے گا بیچ ایک جوڑے کے یعنی کیا ہوگا حال تمھارا جسوقت کہ بہت ہونگے احوال تمھارے کہ اول روز ایک لباس پہنے گا اور آخر روز دوسرا بسبب نہایت تنعم کے اور رکھا جاویگا آگے اسکے ایک پیالہ بڑا کھانیکا اور اٹھایا جاویگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان متنعمین کی ہی اور یہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سے کہ طرح بطرح کے طعام موجود ہون گے ایک بعد دوسرے کے اور ڈھانکو گے تم اپنے گھرون کو یعنی اپنی دیوارون پر دیوار گیریان لگاؤ گے بسبب یا دہ تنعم کے جیسے کہ ڈھانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف سے

بیچ لباس اور طعام اور مسکن کے یعنی کہا انہوں نے یا رسول اللہ ہم اُس دن کہ یہ حال رکھتے ہون گے بہتر ہون گے اس حال سے کہ آج رکھتے ہین اس لیے کہ فارغ ہونگے ہم کسب معیشت سے اور تردد رزق سے واسطے عبادت کے اور کفایت کیے جاوینگے ہم محنت سے یعنی لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرین گے اور ہم فراغت سے بندگی کرینگے فرمایا آن حضرت نے کہ یون نہین ہی کہ اُس روز مین بہتر ہوگے بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو بہ نسبت اُس دن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع مین حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیرؓ آنحضرت کے پاس آئے اس حال مین کہ تسمہ بکری کی کھال کا اپنی کمر کو باندھا تھا پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہ کرو طرف اُس شخص کے کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نے دل اُسکا اور تحقیق دیکھا ہی مین نے اسکے مان اور باپ کو کہ کھلاتے تھے اُسکو خوشترین طعامون کا اور دیکھا ہی مین نے اسپر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو خریدا تھا اُسکو پس پہونچایا محبت خدا اور رسول خدا کی نے اس حال کو کہ دیکھتے ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی مین اجلہ اور فضلای صحابہ سے ہجرت کر کے مکے سے آئے آنحضرت کے پاس اور تھے جاہلیت مین متنعم ترین لوگون کے طعام و لباس مین اور جب مسلمان ہوئے سب کچھ چھوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئے اُحد مین اور وقت شہادت کے یہ چالیس برس کے تھے یا کچھ زیادہ اور ظاہر یہ سمجھا جاتا ہی کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا بسبب رحم و شفقت کے مصعب کہ یہ تھے عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تھے نعمت مین اور اب یہ حال ہوا لیکن اسباب کے کچھ منافی ہی وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت مین اور عمرؓ مین جبکہ روئے عمرؓ آنحضرت کو دیکھکر لیٹے ہوئے کھری چارپائی پر اور نشان پڑا ہوا تھا چارپائی کی بان کا آنحضرت کے بدن شریف پر اور یاد کیا عمرؓ نے چین کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نے انکو کہ تو اس مقام مین ہی اے عمر کیا نہین راضی تو اس سے کہ اُنکے لیے ہو دنیا اور ہمارے لیے ہو آخرت انتہے پس اولی یہ ہی کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبیٰ کی طرف یا محمول ہی رونا غم پر بسبب نہونے اُن چیزون کے کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس ضروری وغیرہ کے واللہ اعلم اور موید ہی ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آج کے دن بہتر ہو الخ اس لیے کہ جو فقیر کہ اسکے پاس بقدر کفایت کے ہو بہتر ہی غنی سے اسلیے کہ غنی مشہور رہتا ہی دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کے لیے مثل اُسکے کہ اسکے پاس بقدر کفایت کے ہی بسبب کثرت اشتغال کے ساتھ حاصل کرنے مال کے پس حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر تفضیل فقیر صابر کے غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا یہ نسبت صحابہ کے کہ وہ اقویا ہین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر اُنکے کا ضعفا مین سے اور موید ہی اسکے وہ حدیث کہ روایت کی ہی دیلمی نے فردوس مین ابن عمرؓ سے بطریق مرفوع کے ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرة لہ کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہی پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کے دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقر نے فقیر کو اس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان الصابر فیھم علی دینہ کالقابض علی الجمر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اسنادًا اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اُس زمانہ کے لوگون مین اپنے دین پر یعنی اوپر نگاہ رکھنے امر دین اپنے کے ساتھ ترک کرنے دنیا اپنی کے مانند مٹھی مین لینے والے انگارے کے ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی از راہ اسناد کے **ف** یعنی جبکہ

پکڑنا انگارے کا اور صبر کرنا اسپر دشوار ہی ایسے ہی رکھنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اسپر اخیر زمانہ میں مشکل ہی بسبب ظہور فسق کے اور
غلبہ فساق کے اور قلت مددگارون اور موافقون کے اسپر شرح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا کان امراءکم خیارکم واغنیاءکم سمحاءکم وامورکم شوریٰ بینکم فظھر الارض خیر لکم
من بطنھا واذا کان امراءکم شرارکم واغنیاءکم بخلاءکم وامورکم الی نساءکم فبطن الارض خیر لکم
من ظھرھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ ہون امیر تمہارے نیک تمہارے اور غنی تمہارے سخی تمہارے اور امور تمہارے آپس کے مشورے سے ہون یعنی مسلمان
ایک راے پر ہون اور شفیق ہون آپس میں نہ مختلف پس پشت زمین یعنی ظاہر اسکا بہتر ہی تمہارے لئے پیٹ زمین کی سے یعنی زندگی
بہتر ہی موت سے اس لیئے کہ تم عمل کروگے ساتھ اس چیز کے کہ کتاب و سنت میں ہی اور خوشحالی ہی اسکے لیے کہ دراز ہو عمر اسکی
اور اچھے ہون عمل اسکے اور جبکہ ہون امیر تمہارے بد تمہارے یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہارے بخیل تمہارے اور کام تمہارے سپرد
ہون طرف عورتون کے پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہارے لیے پشت زمین سے یعنی مرنا بہتر ہی جینے سے اسوقت میں نقل کی یہ ترمذی
نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف طرف عورتون کے حالانکہ وہ ناقصات عقل و دین ہیں اور وارد ہوا ہی شاوروھن وخالفوھن اور
وہ مرد بھی عورتون ہی کے حکم میں ہیں کہ انکا سا حال رکھتے ہیں یعنی جن پر غالب ہی حب جاہ و مال اور نہیں جانتے اس چیز کو کہ اس سے
ضرر ہی دین میں اور نہیں جانتے وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تھا کہ کہا جاتا اور ہو امر تمہارا مختلف درمیان تمہارے جیسے کہ
مقابل مشورہ کے ہی پس یون جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر ازراہ متابعت عورتون کے اور چلنے کے انکے کہنے پر
ہوتا ہی شرح وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الامم ان تداعی علیکم کما تداعی
الاکلۃ الی قصعتھا فقال قائل ومن قلۃ نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل
ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المھابۃ منکم ولیقذفن فی قلوبکم الوھن قال قائل یا رسول اللہ وما الوھن
قال حب الدنیا وکراھیۃ الموت رواہ ابوداود والبیھقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہین گروہ کفر وضلالت کے کہ بلاوین گے بعضے انکے بعضون کو واسطے لڑنے اور کسر شوکت تمہاری
کے جیسے کہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کھانیوالی اور بلاتے ہیں بعضے انکے بعضون کو طرف کاسہ طعام کے کہ کھاتے ہیں اس سے اور بے مانع
اور بے ملاحظہ کے جمع ہوتے اور کھاتے ہیں یعنی اسی طرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرین گے تمکو اور غارت کرین گے اموال تمہارے اور اسمین
اشارہ ہی طرف اسکے کہ تم انکے آگے مثل طعام کے ہوگے کہ نگلتے ہیں اور ہلاک کرتے ہیں اسکو پس کہا کہنے والے نے یعنی صحابہ میں سے کہ یہ جمع ہونا اور
غالب آنا انکا ہمپر بسبب کمی کے ہوگا کہ ہم کمتی ہونگے اسدن فرمایا حضرت نے کہ یہ بسبب کمی کے نہیں ہوگا بلکہ تم اسدن بہت ہوگے
ولیکن تم مانند جھاگ کے ہوگے کہ اوپر کنارہ نالہ کے ہوتی ہیں یعنی قوت و شجاعت نہ ہوگی تم میں اور البتہ نکال ڈالیگا اللہ تعالیٰ تمہارے
دشمنون کے سینون میں سے ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہارے دلون میں ضعف و سستی کہا کہنے والے نے یا رسول اللہ اور کیا ہی سبب
پڑنے سستی کا ہمارے دلون میں فرمایا کہ سبب پڑنے سستی کا دلمین محبت دنیا کی اور ناخوش رکھنا موت کا یعنی جب تم دنیا کو دوست رکھوگے
اور موت کو ناخوش رکھوگے تو لڑ نہیں سکوگے اور نہ دلاوری کر سکوگے نقل کی یہ ابوداود نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں

الفصل الثالث

اجتمعوا فقال ارایتکم لو اخبرتکم ان خیلا بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابو لہب تبا لک سائر الیوم الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اُسنے جبکہ اتری آیت ڈرا اپنے کنبے والے نزدیکیوں کو چڑھے پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کے ہی پس شروع کیا پکارنا اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی واسطے فرقون قریش کے یہانتک کہ جمع ہوئے یعنی فرقے قریش کے پس فرمایا کہ خبر دو مجکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہ کہ ایک لشکر اُترا ہی بیچ جنگل کے ارادہ رکھتا ہی کہ غارت کرے تمپر آیا سچا جانوگے تم مجکو کہا اُنھون نے ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنے تم پر مگر سچ کا اور نہین دیکھا ہمنے تم سے سوائے سچ کے فرمایا آنحضرت نے پس اگر سچا جانتے ہو مجکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون تمکو پہلے اُترنے عذاب سخت کے سے یعنی اگر ایمان نہ لاؤگے مجھپر تو اُتریگا تمپر عذاب سخت پس کہا ابو لہب نے کہ چچا آنحضرت کا تھا عبد العزی نام ہلاکت اور زیان ہو تمکو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کے لیے اکٹھا کیا تھا تونے ہمکو پس اُتری یہ سورۃ ہلاک اور زیان کار ہوجیو دونون ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوجیو یا کہ ہلاک ہی ہوئے بالفعل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بطن ہیٹ اور گروہ کم قبیلہ سے قریش قبیلہ ہی باپ اُنکا نضر بن کنانہ اور نیچے اسکے بطون اور افخاذ ہین حاصل یہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہی اور بطن بمنزلہ نوع کے اور فخذ بمنزلہ فصل کے اور کبھی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اُسکا واسطے بعض کے چنانچہ اسلیے بنی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہی قریش سے اُسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہ معروف ہی قریب مکہ کے اور گویا کہ مراد ہی اُس سے وادی کہ مشہور ہی ساتھ وادی فاطمہ کے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور ہلاک ہی ہوئے بالفعل بسبب گستاخی کے کہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کی اور مراد ہاتھون کے ہلاک ہونے سے ہلاک ہونا ذات اُسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد دونون ہاتھون سے دنیا اور آخرت اُسکی ہی کہ دونون جہان اُسکے ہلاک اور زیان کار ہوے اور بعضون نے کہا کہ ہاتھون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نے ابو لہب کو ڈرایا تو ابو لہب نے پتھر اُٹھایا تا آنحضرت پر پھینکے درفی روایۃ نادی یا بنی عبد مناف انما مثلی ومثلکم کمثل رجل رای العدو فانطلق یربا اھلہ فخشی ان یسبقوہ فجعل یہتف یا صباحاہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا اے بیٹون عبد مناف کے نہین ہی حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا اگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کے کہ دیکھا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا نگہبانی اور دیدبانی کرے اپنی قوم کی اور بچاوے اُنکو غدر و غارت دشمن کی سے پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑھے تا آواز اُسکی سنین پس ڈرا یہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کے اور پہونچین طرف قوم کے پہلے اسکے کہ پہونچے یہ طرف اُنکے پس شروع کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف** عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا اور لفظ صباحاہ ساتھ جزم ہا کے ایک کلمہ ہی واسطے ڈرانے کے ایک امر دہشتناک سے کہتے ہین اور اصل اسکی یہ ہی اکثر غارت وقت صبح کے واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتے ہین صبح کو تا اُس سے آگاہ ہون اور معنی یہ ہین کہ اے قوم بچو غارت کرنے سے ساتھ چلے جانے کے پہلے آنے دشمن کے پس گویا کہ آنحضرت نے فرمایا بچو اللہ کے عذاب سے ساتھ ایمان لانے کے پہلے اُترنے عذاب کے **وعن** ابی ھریرۃ قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قریشا فاجتمعوا فعم وخص فقال یا بنی کعب بن لوی انقذوا انفسکم من النار یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد مناف

اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِىْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ وَيَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِىْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے یعنی یہ حدیث ساتھ اور الفاظ کے بھی آئی ہی ابو ہریرہ سے کہ جب یہ آیت اتری کہ ڈرا تو اپنے کنبے کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوے پس تعمیم کی آنحضرت نے پکارنے مین اور تخصیص کی یعنی پکارا اُنکو ساتھ نام جد بعید اُنکے کے کہ سبکو عام و شامل ہوا ور ساتھ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے پھر بیان کی راوی نے کیفیت عموم خصوص کی کہ پس فرمایا اے اولاد کعب بن لوی کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سے یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اُسکے آگ دوزخ سے نجات پاؤ اے اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ کی سے اے اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ سے اے اولاد عبد مناف کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سے اے اولاد ہاشم کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سے اے اولاد عبد المطلب کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سے اور اے فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سے اسلیے کہ مین مالک نہین ہون تمہارے لیے عذاب اللہ سے کسی چیز کا سوا اسکے کہ واسطے تمہارے مجھپر حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اسکو ساتھ تری اُسکی کے اور ساتھ پانی صلہ و احسان کے بجھاتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اُنکی کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** لوی ساتھ پیش لام کے اور زبر ہمزہ کے اور کبھی بدل کیا جاتا ہی ہمزہ واو سے اور ساتھ ی مشددہ کے نام اُنکے جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتھ پیش میم کے اور تشدید ر کے باپ ہی قبیلہ کا قریش میں سے اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور باپ اُسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین ذکر اسکا نیچے واقع ہوا اور اے بنی ہاشم الخ اُسمین چچا آنحضرت کے اور بیٹے چچا کے سب داخل ہوے اور ڈرانا اس حد کو پہونچا یا کہ اولاد شریف کو بھی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدۂ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اُنپر حرام ہوئی اُنکو بھی داخل اُن ڈرانے کے کیا اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی نہین ہون مین قادر اسپر کہ دفع کرون تم سے اللہ کے عذاب مین سے کچھ بھی اگر ارادہ کرے اللہ عذاب دینا تمہارا اور یہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی اس آیت سے قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بلکہ فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ اور ساتھ تری اُسکے کے یعنی ساتھ صلہ اُسکے کے اور ساتھ احسان کرنے کے اُنسے اور حاصل اُسکا یہ کہ مین قرابتون سے احسان کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اُنسے دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکھا ہی کہ بلال جمع بلل کی ہی بمعنی تری کے اور عرب اطلاق کرتے ہین تری کو سلوک اور احسان کرنے پر جیسے کہ اطلاق کرتے ہین یبس کو قطع کرنے پر اسلیے کہ جب اُنھون نے دیکھا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتھ تری کے اور حاصل ہوتا ہی اُنمین تفرق ساتھ یبس کے استعارہ کیا اُنھون نے بلل کو واسطے معنی وصل کے اور یبس کو واسطے معنی قطع کرنیکے اور اس حدیث مین نہایت ڈرانا اور مبالغہ ہی اُسمین ہالا فضیلت ان مذکورین مین سے اور داخل ہونا اُنکا بہشت مین اور شفاعت آنسرور کی گنہگاران اُمت کے لیے چہ جا اقربا حضرت کے لیے حدیثون صحیحہ سے ثابت ہی اور باوجود اسکے خوف اُسکی بے پروائی کا باقی ہی اور یہ مقام مقتضی تھا اس حال کا اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اُسکے وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانیکا پس بجالاے اُسکو ؛ ع ح

وَفِى الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِىْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِىْ عَنْكِ

سلہ ترجمہ کہ پس کون مالک ہو واسطے تمہارے اللہ کے عذاب سے کسی چیز کا اگر ارادہ کرے ساتھ تمہارے ضرر کا یا ارادہ کرے ساتھ تمہارے نفع کا ۱۲ ؎ ترجمہ کہ نہین مالک ہون مین اپنی جان کے نفع اور ضرر کا مگر جو کچھ چاہے اللہ ۱۲

مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَیَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وہ یہ حدیث
متفق علیہ کے کہ بخاری اور مسلم نے اسکو روایت کیا ہے یا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ای گروہ قریش کے خرید وا اپنی جانون کو
یعنی خلاص کرو انکو آگ سے ساتھ ایمان کے اور ترک کرنے کفران نعمت کے اور ساتھ طاعت و فرمانبرداری کے نہین دفع کر سکتا
مین تم سے عذاب اللہ سے کچھ ای اولاد عبد مناف کے نہین دور کر سکتا مین تمسے اللہ کے عذاب سے کچھ ای عباس بیٹے عبد المطلب کے نہین دور
کر سکتا مین تجسے عذاب اللہ سے کچھ ای صفیہ پھوپھی رسول اللہ کی نہین دور کر سکتا مین تجھسے اللہ کا عذاب کچھ اور ای فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھسے جو
چاہے میرے مال سے نہین دور کر سکتا مین تجھسے اللہ کا عذاب کچھ **ف** آہین بعضے کلام کرتے ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان تھا خصوصاً مکہ
مین کہ فرمایا کہ مانگ میرے مال مین سے یہ بات کچھ نہین ذکر کی ہو اسکو یہ آیت ووجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجکو محتاج پس غنی کر دیا تجکو یعنی ساتھ
مال خدیجہ کے بحسب قول مفسرین کے اور روا ر اسکے اطلاق مال کا تھوڑے اور بہت دونون پر ہوتا ہے پس کہان سے معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس
بالکل مال نہ تھا اور باوجود اسکے یہ عبارت وجود مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچھ مال میرے ملک مین ہوگا طلب کرنا لیکن نجات
آخرت میری ملک مین نہین ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ ھٰذِہٖ اُمَّۃٌ مَرْحُوْمَۃٌ لَیْسَ عَلَیْھَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابُھَا فِی الدُّنْیَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَ
الْقَتْلُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میری یہ امت
یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہے یعنی انپر رحمت حق زیادہ ہے بہ نسبت اور امتون کے بسبب ہونے نبی انکے کے رحمۃ للعالمین نہین انپر
عذاب آخرت مین عذاب اسکا دنیا مین فتنے اور زلزلے اور قتل ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی ناحق اور نہین انپر عذاب یعنی شدید
بلکہ عذاب انکا یہ ہے کہ سزا انکے اعمال کی دنیا مین ساتھ محنتون اور امراض کے اور طرح بطرح کی بلاؤن کے ہوتی ہے جسکے مراد ہے یہ قول
اللہ تعالیٰ کے من یعمل سوء یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہے ذکر اسکا واللہ اعلم اور سو یہ ہے اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے
کہا کہ یہ حدیث خاص ہے اس جماعت کے حق مین کہ نہین کرتے کبیرہ اور ممکن ہے کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ
صحابہ ہین اور کہا مظہر نے کہ یہ حدیث مشکل ہے اس لیے کہ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ کوئی عذاب نہین دیا جائیگا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ
کرتا ہو یا اور کچھ یا اللہ کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوے کہ مراد امت سے یہان وہ ہے کہ پیروی کرے حضرت کی جیسے کہ اور فرمانبرداری
کرے اللہ تعالیٰ کی اور باز رہے اس چیز سے کہ منع کیا ہے اس سے یعنی زلزلے اور حادثہ زمانے کے کہ انکو پہونچتے ہین اور جو کفارہ گناہون
اور باعث رفع درجات انکے کے ہوتے ہین اور کشت وخون کہ انکے درمیان مین واقع ہوتا ہے اگر کافرو مبتدعون کے ہاتھ سے ہے
تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہے اور اگر مسلمانون مین ہے تو پس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کے ہے تو دونون جانبین سلامتی پر ہین
اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہے تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضے علما نے کہا ہے کہ عذاب قبر خصائص امت مرحومہ مغفور کی سے
ہے تا برزخ مین خالص کرکر گناہون سے انکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگے اور وہان عذاب نہ دیکھینگے یہ وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ
وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّۃً وَرَحْمَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَۃً وَرَحْمَۃً ثُمَّ
مُلْکًا عَضُوْضًا ثُمَّ کَائِنٌ جَبْرِیَّۃً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِی الْاَرْضِ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِیْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ یُرْزَقُوْنَ عَلٰی
ذٰلِکَ وَیُنْصَرُوْنَ حَتّٰی یَلْقَوُا اللّٰہَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین

اور معاذ بن جبل کہ بڑے صحابہ مین سے ہین روایت کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت
اور رحمت کے یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نورانیت کے تھا پھر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پھر ہوگا یہ
پادشاہت گزندہ پہونچانے والا ہے یہ کار تکبر اور قہر اور حد سے گذرنا اور فساد بڑھانا ہے زمین مین حلال جانینگے یہ ریشمی کپڑون کو اور
استعمال کرینگے انکو مانند حلال کے اور حلال جانینگے عورتون کی شرمگاہون کو اور شرابون کو یعنی اقسام شرابون کو روزی دیے جاوینگے
باوجود ان کامون کے اور مدد دیے جاوینگے یعنی کفار پر اور اپنے مخالفون پر اور ہلاک نہین کیے جاوینگے اگرچہ مستحق اسکے ہونگے
بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کے اس امت کے لیے اور شاید کہ اللہ تعالی کو اسمین کچھ حکمت ہو مثل انتظام خلائق کے اور درستی بعضے
احکام دین کے انسے اگرچہ خود فاسق ہون یہان تک کہ ملاقات کرینگے اللہ تعالی سے روز جزا کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین
ف لفظ بدا ساتھ الف کے ہے بمعنی ظاہر ہوا کے اور ایک نسخہ مین ساتھ ہمزہ کے ہے یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر زمانہ
حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی یہ ہوا زمانہ خلفای راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نیابت آنحضرت
کے کار دین و دیانت کا انتظام رکھتا تھا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اوسمین ساڑھے انتیس ۲۹ برس خلفائے راشدین رہے اور چھ مہینے باقی
مین حضرت امام حسن رض پس نہین ہے نصیب معاویہ کے لیے خلافت مین اور لفظ عض کے معنی ہین کاٹنا اور عضوض ساتھ زبر عین کے مبالغہ کا
ہے اور ایک روایت مین بجاے ملکا کے ملوکا عضوضا ساتھ پیش عین کی جمع عض کی ساتھ زیر عین کے بمعنی خبیث شریر کے یعنی ہونگے
ایسے پادشاہ کہ ظلم کرینگے لوگون پر اور ایذا دینگے انکو ناحق اور یہ مبنی ہے غالب پر یعنی اکثر ایسے ہونگے اس لیے کہ نادر پر حکم نہین النادر
کالمعدوم پس نہین اشکال لازم آویگا اسپر کہ تھے عمر بن عبد العزیز عادل یہان تک کہ کہا جاتا تھا انکو عمر ثانی اور فضایل انکے
مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیر ذلک بری چیزین اور یہ حالت ہمیشہ رہی جیسے کہ دیکھی جاتی ہے
ان ایام مین باین حیثیت کہ ٹھہری خلافت ظالمون کے ہاتھ مین بطریق تسلط اور غلبہ کے بغیر رعایت شروط امامت کے پھر ظلم
و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا انپر ساتھ طرح طرح کے بلاون کے اور دیے مناصب نالایقون کو اور نہ التفات کیا طرف
علماے عاملین اور اولیاے صالحین کے پھر اکثر ہمارے زمانے کے سلاطین نے ترک کیا ہے جہاد ساتھ مشرکین کے اور متوجہ ہوئے
طرف قتال مسلمانون کے واسطے لینے شہرون کے اور دفع کرنے فساد کے چنانچہ اسیلیے کہا ہے ہمارے بعضے علماء نے کہ جو کوئی کہے ہمارے
زمانے کے سلطان کو عادل پس وہ کافر ہے غرضکہ فساد دن بدن بڑھتا ہی گیا حتی کہ بعضے ازبکون نے قتل عام کیا باوجودیکہ
شہر مین اولیاء اور علماء اور صلحاء اور لڑکے اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندھے بھی تھے کہ جو مستحق قتل نہ تھے حالانکہ
شہر والے ملت حنفیہ سے تھے کہ جو جملہ اہل سنت و جماعت سے ہین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تھا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کی کرتے ہین
اور تصریح کی ہے ہمارے علماء نے کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائے جاوین انمین ہزارون اہل حرب لیکن انمین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو
نہین درست قتل عام اس مقام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ وما لم یشا لم یکن واعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل
شیء علما یاد رکھو اسکو ظاہر ہوا ہے فساد بحر و بر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بھی اس طرح کا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اسکا اللہ کارساز
ہے اپنے دین کا اور مددگار ہے اپنے نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہے بہ نسبت سابق کے ۔ ح ع **وعن**
عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یکفا قال زید بن یحیی الراو ی

يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيلَ فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عایشہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اول اُس چیز کا کہ اُلٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نے یعنی اسلام مین جیسا کہ اُلٹا جاتا ہی باسن یعنی شراب ہو گی کہا گیا پس کس طرح لیجاوے گی شراب اور تغیر کیا جاوے گا حکم اُسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اُسکے وہ چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اُسکی ساتھ اشد و اغلظ وجوہ کے بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نے کہ حیلہ و تاویل کرینگے اُسکے پینے مین باین طریق کہ نام رکھین گے اُسکا اور نام سوائے شراب کے پس حلال جانین گے اُسکو نقل کی یہ دارمی نے **ف** لفظ ما یکفأ ساتھ صیغہ مجہول کے ہی مہموز کفا سے بمعنی اوندھا نے باسن کے تاکہ پڑے وہ چیز کہ اُسمین ہو قسم پانی وغیرہ سے اور یعنی اسلام یہ زید راوی نے بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سے ساقط ہو گیا ہی اور آنحضرت بیان کرتے تھے خمر کا پس فرمایا بیچ اثناء حدیث اپنی کے اول ما یکفا پس بیان کی راوی نے خبر محذوف ساتھ قول اپنے کے یعنی الخمر پس یہ بھی لفظ راوی کا ہی کہ بیان کرتا ہی مراد کو کہ اول ما یکفأ فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل یہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاوے گی محرمات سے اور ساقط کیجاویگی احکام اسلام سے وقت تغیر احوال لوگون کے اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہی کہ پیوین گے اسکو اور تاویلین کرینگے بیچ حلال کرنے اُسکے کے جیسے کہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام رکھین گے الخ جیسے کہ نبیذ اور مثلث اور مانند اُنکے اور واقع مین شراب ہو گی اور اس بہانہ سے پیوین گے یا بناوین گے اُسکو شہد اور چانول وغیرہ سے اور کہین گے کہ خمر نام انگور کے پانی کا ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہ انگور کی نہین ہی پس خمر نہین اور نہ جانین گے کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکھتی ہی اور حلال جانین گے حقیقۃً پس کافر ہونگے یا وہ ظاہر کرینگے کہ ہم پیتے ہین چیز حلال پس ہون گے فاسق ✽ **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ وَقُلْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ✽ روایت ہی نعمان بن بشیر سے اُسنے نقل کی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اُسکا درمیان تمہارے جب تک کہ چاہے اللہ تعالی ہونا اُسکا پھر اُٹھا لیگا نبوت کو اللہ تعالی یعنی ساتھ اُٹھا لینے نبی کے پھر ہو گی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے جب تک کہ چاہے گا اللہ تعالی ہونا اُسکا پھر اُٹھا لیگا اُسکو بھی اللہ تعالی پھر ہو گی حکومت پادشاہت گزندہ یعنی کاٹنے کا بعض اہل اُسکا بعض کو مانند کاٹنے کتے کے پس باقی رہیگی وہ جبتک کہ چاہے گا اللہ تعالی کہ ہو پھر اُٹھا لیگا اُسکو بھی اللہ تعالی عالم سے پھر ہو گی حکومت پادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہیگی وہ جبتک کہ چاہے گا اللہ تعالی کہ ہو پھر اُٹھا لیگا اُسکو اللہ تعالی پھر ہو گی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے یعنی کمال عدالت کے ساتھ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا ہی پھر چپ رہے آنحضرت صلعم کہا حبیب بن سالم نے کہ اس حدیث کے راویون مین سے ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اُسکا ہی

روایت کرتا ہے اُس سے قتادہ وغیرہ پس جبکہ آئے عمر بن عبدالعزیز یعنی خلیفہ ہوئے لکھی مین نے یہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تھا مین انکو یہ حدیث اور کہا مین نے امید رکھتا ہون مین یہ کہ تم امیرالمومنین یعنی خلیفہ وعدہ کیے گئے ہیچھے پادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کے پس خوش کیے گئے عمر اُس بات سے اور خوش آئی انکو مُراد رکھتا ہے کہنے والا ساتھ دونون ضمیرون کے عمر بن عبدالعزیز نقل کی یہ احمد نے یعنی اپنے مسند مین اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **کِتَابُ الْفِتَنِ** یہ کتاب ہے بیچ بیان فتنون کے **ف** فتن جمع فتنہ کی ہے شامل محن کے جمع محنت کی یعنی آزمایش اور خوش کھنے ایک چیز کے اور فریفتہ ہونے کے ساتھ اُسکے اور بمعنی گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے اور فضیحت اور عذاب کے اور گلنے سونے اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی راے مین بھی آتا ہے اور جاننا چاہیے کہ مولف نے یہان سے آخر کتاب اپنی تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اُسکے ابواب ترتیب دیے اور وجہ اُسکی ظاہر نہین ہے خصوصاً باب فضائل ومناقب کہ اُنکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ وجیہ نہین رکھتا اگر کہین کہ ہم مکلف اور مبتلا ہین ساتھ اعتقاد اُنکی کے اور گرویدہ ہونے کے ساتھ اُنکے تو اس اعتبار سے تمام جو کچھ کہ کتاب مین مذکور ہے اسی قبیلہ سے ہے واللہ اعلم ۔ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ حُذَيْفَةَ** قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا کھڑے ہوے ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونا یعنی خطبہ پڑھا اور وعظ کہا اور خبر دی اُن فتنون کی کہ ظاہر ہونگے نہین چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونے والی تھی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اُسکو یاد رکھا اُسکو اُس شخص نے کہ یاد رکھا اُسکو اور بھول گیا اُسکو جو شخص کہ بھول گیا یعنی بعضون نے یاد رکھا اور بعضون نے فراموش کیا کہا حذیفہ نے کہ تحقیق جانا ہے اُس قضیہ کو میرے اُن یارون نے یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سے لیکن بعضے نہین جانتے ہین اُسکو مفصل اسلیے کہ واقع ہوا ہے انکو کچھ نسیان کہ ہو خواص انسان سے ہے اور مین بھی بعضے مین سے ہون کہ جو کچھ بھول گئے ہین جیسا کہ بیان کیا اپنے حال کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہے اُن چیزون مین سے کہ خبر دی تھی آنحضرت نے وہ چیز کہ تحقیق بھول گیا ہون مین اُسکو پس دیکھتا ہون مین اُس چیز کو پس یاد دلاتا ہون مین اُسکو جیسا کہ یاد دلاتا ہے شخص چہرہ شخص کا یعنی بطریق اجمال وابہام کے جبکہ غائب ہوتا ہے اُس سے اور فراموش کرتا ہے اُسکو ساتھ تفصیل وتشخیص کے پھر جبکہ دیکھتا ہے اُسکو پہچان لیتا ہے اُسکو شخص یعنی ایسی ہی ہے وہ باتین مفصل بھولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہے کوئی بات اُنمین سے تو پہچان لیتا ہے کہ یہ وہی ہے جسکی حضرت نے خبر دی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی حذیفہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پیش کیے جاوینگے اور رکھے جاوینگے فتنے دلون پر مانند بوریا کے تنکے تنکے پس جو دل کہ ملا گیا ساتھ اُن فتنون کے نشان کیا جاویگا بیچ اُسکے نقطہ سیاہ اور جس دل نے انکار کیا اُن فتنون کا نشان کیا جاویگا اُسمین نقطہ سفید یہانتک کہ ہو جاوینگے

انسان باعتبار پیش آنے فتنوں کے اور تاثیر اور عدم تاثیر انکی کے انکے دلوں میں یا ہونگے دل اعتبار اسکے دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کے کہ اسمیں کوئی چیز اثر نہیں کرتی یعنی ایسے ہی یہ دل ہونگے کہ تاثیر نہیں کریگا اسمیں فتنہ اصلا اور تشبیہ تھا سفیدی میں ہی بلکہ سختی اور قوت بھی ملحوظ ہی اور ضرر نہیں کریگا اس طرح کی دل میں کوئی فتنہ جبتک باقی ہی آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکھ کا سا رنگ مانند باسن اُلٹے کے کہ جو کچھ اسمیں ہو گر پڑے یعنی اسی طرح وہ دل نور ایمانی معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہیں پہچانیگا یہ دل کار نیک و مشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مگر اس چیز کو کہ بلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اسکی محبت کا نہ قسم ہواے نفسانی سے یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکے کہ وہ اچھی ہو یا بری نقل کی یہ مسلم نے **ف** فتنے یعنی بلائیں اور محنتیں اور بعضوں نے کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو تین طرح سے روایت کیا ہی اول تو ساتھ پیش عین کے اور دال مہملہ کے اور یہ مشہور تر ہی اور روایتوں سے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ دکھائے جاونگے فتنے دلوں میں ایک بعد دوسرے کے جیسیکہ دکھائی دیتی ہیں تنکیں بیچ بنی بوریے کے ایک بعد دوسرے کے یا مراد تشبیہ پیش آنے فتنوں کی ہی دلوں پر ساتھ پیش آنے بوریے کے تنکوں کے اسکے بُننے والے پر ایک بعد دوسرے کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد چمٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی دلمیں مانند چمٹنے اور تاثیر کرنے اسکے کے بیچ بدن سونے والے کے اسپر دوسرے ساتھ زبر عین کے اور ذال معجمہ کے اور معنی اسکے پناہ چاہتی ہی خدا تعالی سے فتنہ کی شر سے جیسیکہ اثناے کلام میں بعد ذکر کرنے کفر و معصیت کے کہتے ہیں نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ اور تیسرے زیر سے عین کے ساتھ دال مہملہ کے اور مراد عود اور تکرار پیش آنے فتنہ کی ہی دل پر بار بار اور روایت پہلی ساتھ نصب اور رفع دونوں کے آئی ہی اور دوسرا اور تیسرا ساتھ نصب ہی کے ہی فقط اور لفظ اشرب ساتھ صیغہ مجہول کے ہی کہا جاتا ہی اشرب فی قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی اور اُسمیں فتنہ راسخ ہو گیا اسمیں اور بیٹھ گیا رنگ اسکا دل میں جیسیکہ دیتا ہی رنگ کپڑے میں اور اشراب بینا رنگ کا کپڑے میں گویا کہ پیتا ہی وہ اسکو اور قول حق سبحانہ کا واشربوا فی قلوبہم العجل بھی اسی قبیلہ سے ہی اور نکتہ آتا ہی بمعنی نشان کے کہ چھوٹے لکڑی وغیرہ کے سے زمین میں ہو جاتا ہی اور بمعنی نقطہ کے بھی آتا ہی اور بمعنی نقطہ کے اُس چیز میں کہ مخالف رنگ اسکے کے ہو بھی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ تصیر کو ساتھ تی اور تے کے پڑھا ہی بتقدیر تی کی ضمیر پھرتی ہی انسان کی طرف کہ مفہوم ہوتا ہی سیاق کلام سے اور بتقدیر تے کی پھرتی قلوب کی طرف کہ مذکور ہو صریح اور لفظ مربادا ساتھ زبر میم اور جزم رے کے اور تشدید دال کے سیاہ اور خاکستر رنگ مد ساتھ پیش رے کے خاکستر گونی اور مرباد خاکستر گون ہونا اور ایک روایت میں مربادا ساتھ ہمزہ مکسورہ کے بعد بے کے بھی آیا ہی

وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ رَأَیْتُ اَحَدَھُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَۃَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّۃِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِہَا قَالَ یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ فَیَبْقٰی اَثَرُھَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا وَلَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ وَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ وَلَا یَکَادُ اَحَدٌ یُّؤَدِّی الْاَمَانَۃَ فَیُقَالُ اِنَّ فِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا وَیُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَہٗ وَمَا اَظْرَفَہٗ وَمَا اَجْلَدَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسی حذیفہ سے کہ کہا بیان کیں ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں یعنی بیچ امر امانت کے اور حادثہ کے بیچ زمانہ فتنہ کے دیکھی میں نے ایک انمیں سے یعنی وہ اترنا امانت کا ہی کہ واقع ہو چکا اور میں منتظر ہوں دوسری کا کہ صدق اسکا بھی واقع ہو **ف** یعنی وہ اٹھ جانا امانت کا ہی مراد امانت سے یا تو معنی مشہور اسکے ہیں کہ خیانت نکرنا ہی لوگوں کے حق میں یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہیں کہ مذکور ہیں اس آیۃ کریمہ میں انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ اور اصل سب کے ایمان ہی جسیکہ اشارت کی آخر حدیث میں وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اس جملہ میں لا یکاد احد یؤدی الامانۃ وہ بھی مبنی ہی اسپر فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ نے ایمان و امانت مومنوں کے دلوں کے اندر پیدا کی اور ثابت کی ہی ترجمہ حدیث کی یہ ہی کہ تحقیق امانت یعنی

ایمان اُترا لوگون کے دلون کی جڑ مین ف ع یعنی اول جو ایمان اُترا لوگون کے دلون پر اُترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب اور سنت پر
جیسکہ فرمایا ترجمہ پھر جانا یعنی ساتھ نور ایمان کے قرآن ہے ف ع یعنی احکام واجب ہون یا نفل حرام ہون یا مباح کہ نکالے گئے کتاب اللہ سے ترجمہ پھر
جانا سنت سے ف ح کہ بیان فرمائے یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اُسکا حق جل و علا سے سابق ہوا اوپر اُتارنے کتاب کے اور بھیجنے رسولون کے جسکو سابق
عنایت و ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب و سنت سے بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہی اور یہ بھی ہی کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور علو رتبہ ایمان
و امانت کا ہی کہ باوجود اُتارنے اور ثابت کرنے اُسکے کے دلون مین ساتھ کتاب و سنت کے بھی اُسکو موید اور موکد کیا ہی اور یہ حدیث اول ہی کہ حذیفہ نے تھا اُسکو صحابہ
رسول مین بیچ عصر اور حضور آنحضرت کے دیکھا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اُٹھ جانے اور کم ہونے امانت کے کہ بعد زمانے آنحضرت کے ہوگی جیسکہ
کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسے اُٹھنے امانت کی سے ف ع یعنی اُٹھ جانے ثمرہ ایمان کے سے اور ناقص ہو جانے اُسکے سے کہ یہ ہوگا بعد عصر حضرت کے صحابہ
کے عصر مین ترجمہ فرمایا حضرت نے یعنی بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سوویگا شخص سونا ف ح یعنی حقیقۃً یا کنایۃً ہی اس سے کہ غافل ہو تذکر آیات اور تدبر کتاب
اور اتباع سنت سے اور بمقابل اُسکے ہی کہ فرمایا پھر جانا کتاب و سنت سے ترجمہ پس نقصان کیجاویگی اور لیجاویگی امانت دل اُسکی سے یعنی بعضے انوار و ثمرات اُسکے
کم اور ناقص ہو جاوینگے پس ہو جایگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کے ف ح اثر شی وہ چیز ہی کہ باقی رہے علامت اور بقیہ اُسکے اور لیے
وکت ساتھ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر مین ث جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتے ہین برخلاف رنگ اُس چیز کے جیسکہ نقطہ سیاہ و سفید مین اور
بعضون نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکھ کی سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب وارد ہونے غفلت کے اور ارتکاب گناہ کے نور امانت کا کم ہو جائیگا اور جب آگاہ ہوگا اور حال اپنے
سے تلاش کریگا تو سوائے مقدار نقطہ کے اُس سے نشان باقی نہ دیکھے گا ترجمہ پھر سوویگا شخص اور سونا اور غافل ہوگا بار دگیر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا
جزء دوسرا امانت سے کہ باقی تھا پس نگاہ کریگا تو باقی ہیگا نشان اُسکا مانند نشان مجل کے ف ح مجل ساتھ زبر میم اور جزم جیم کے آبلہ پڑنا اور سخت ہونا
پوست ہاتھ کا کام کرنے سے کہ جسکو گھٹہ کہتے ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتے ہین ساتھ قول اپنے کے ترجمہ مانند انگارے کے یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگارے
کے کہ لڑھکاوے تو اُسکو اپنے پاؤن پر اے مخاطب پس آبلہ ہو جاوے پس دیکھے تو اُس جگہ کو کہ آبلہ پڑا پھولی ہوئی حالانکہ نہین ہی اُس آبلہ مین کچھ او نجاو کھانی
دیتا ہی کوئی چیز کہ کام آوے ف ح ملکہ پانی خراب ہی اسی طرح یہ شخص کہ اثر امانت کا اُسکے دل سے نکال لیا صلاح اور کار آمدنی دکھائی دیتا ہی اور اُسکے
باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ بکار آوے نہین اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وکت اور مجل نشان بقیہ امانت کے ہی کہ دلمین رہتی ہی لیکن اس تقریر پر یہ وارد ہوتا ہی کہ اثر مجل کا زیادہ
ہی اثر وکت سے اور مناسب سیاق کی یہ ہی کہ بقاء اثر دوسری بار مین کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب دیتے ہین کہ جب مجل ایک چیز خالی بیفائدہ ہی قلیل و حقیر ہوگا
وکت سے اور یہ جواب خالی ضعف سے نہین ف ع کہا صاحب تحریر نے معنی حدیث کے یہ ہین کہ امانت جاتی رہیگی دلون سے بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جزء
اُس سے زائل ہوگا نور اُسکا اور قائم مقام ہوگی اُسکی تاریکی مانند وکت کے اور وہ اثر جانا رنگ کا ہی مخالف پہلے رنگ کے اور جب زائل ہوگا کچھ اور اُسمین سے ہوگا
مانند مجل کے اور وہ نشان محکم ہی کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہ تاریکی زیادہ ہی پہلی سے پھر تشبیہ دی اس نور کے جاتے رہنے کو بعد واقع ہونے اُسکے
کے دلون مین اور اُسکے نکلنے کو بعد استقرار اُسکے کے دلمین اور آنے پیچھے تاریکی کے آنے کو ساتھ انگارے کے کہ لڑھکاوے اُسکو اپنے پاؤن پر یہانتک کہ
تاثیر کرے اُسمین پھر زائل ہو جاوے انگارا اور باقی رہے آبلہ اور کہا ایک شارح نے ہمارے علماء مین سے کہ مراد یہ ہی کہ امانت اُٹھ جاویگی دلون سے بسبب اُنکے
احوالون کے بسبب گناہون کے یہانتک کہ جب جاگینگے اپنی نیند سے منہ پانونگے اپنے دلونکو اُسحالت پر کہ تھے اُسپر اور باقی رہیگا اُسمین نشان کبھی مانند وکت کے
اور کبھی مانند مجل کے اور مجل اگرچہ مصدر ہی لیکن مراد اُس سے یہان نفس آبلہ ہی اور یہ قول زیادہ مرتبہ پہلے سے اسلیے کہ تشبیہ دی اُسکو ساتھ چیز خالی کے بخلاف مرتبہ
پہلے کے کہ ارادہ کیا ساتھ اُسکے خالی ہونا دل کا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اُسکے کے ترجمہ اور صبح کرینگے لوگ اور حال اُنکا ہی بیع و شرا کرینگے آپسمین نہین قریب

[illegible] نقطہ [illegible] سبب [illegible]
ونفع ہوا اثر العمل [illegible] ۱۲ علی قاری

سونپی کرا واکیے امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نہ کرے لوگوں کے حق میں پس کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کے لوگوں میں کہ تحقیق بیچ فلان قبیلہ کے یعنی باوجود کثرت لوگوں کے ایک شخص ہے امانتدار یعنی کامل الایمان و امانتدار اور کہا جاویگا یعنی اس زمانہ میں واسطے شخص کے **ف** یعنی دنیادار و مدح کریں گے کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنے مال و جاہ کی او شاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی بدن میں اور شجاع ذوی شوکت ہوگا اسکو کہیں گے ترجمہ کیا خوب عقلمند ہے کار و بار دنیا میں اور معیشت میں اور کیا خوب ہے اور خوشرو اور زبان آور خوشگو ہے اور کیا خوب چست و چالاک ہے اور حالانکہ نہیں ہے اسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان **ف** احتمال ہے کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہے یا اسکے کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ تعریف کرینگے اسکی کثرت عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگے اس سے اور نہیں تعریف کرینگے کسی کی کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح ہے باقی سب باد و ہوا ہے اگرچہ دنیادار اسکو خوب جانیں اور بسبب اسکے تعریف کریں اور چاہیے تعریف سایہ تقوی اور قوت ایمانی کے ہے رزقنا اللہ **وعنہ** قال

كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني قال قلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت ما دخنه قال قوم يستنون بغير سنتي ويهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة على أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها قلت يا رسول الله صفهم لنا قال هم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا قلت فما تأمرني إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم قلت فإن لم يكن لهم جماعة ولا إمام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض بأصل شجرة حتى يدركك الموت وأنت على ذلك متفق عليه وفي رواية لمسلم قال يكون بعدي أئمة لا يهتدون بهداي ولا يستنون بسنتي وسيقوم فيهم رجال قلوبهم قلوب الشياطين في جثمان إنس قال حذيفة قلت كيف أصنع يا رسول الله إن أدركت ذلك قال تسمع وتطيع الأمير وإن ضرب ظهرك وأخذ مالك فاسمع وأطع

اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھے لوگ یعنی اکثر انکے کہ پوچھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے **ف** یعنی طاعت سے تاکہ بجالاویں اسکو یا وسعت رزق سے تاکہ خوش ہوں ساتھ اسکے اور مدد حاصل کریں ساتھ دنیا کے آخرت پر ترجمہ اور تھا میں پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہوتا ہے وسعت رزق پر واسطے خوف اسبات کے کہ پہونچ جاوے مجکو **ف** یعنی واسطے خوف اسکے کہ لاحق ہو مجکو شر نفسیہ یا سبب اسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکما نے اور بعضے فضلا نے کہ رعایت پرہیز کی اولی ہے بیچ دفع کرنے بیماری کے استعمال کرنے دوا کی سے اور کلمہ توحید میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفی ماسوا اللہ کے پہلے ثابت کیا سوال کو اور کہا طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر عکس اسکی ہے ترجمہ کہا حذیفہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے **ف** یعنی ان ایام میں کہ غالب تھا انہیں جہل ساتھ توحید کے اور نبوت کے اور اس چیز کے کہ تابع ہے انکے یعنی تمام احکام شریعت کے اور لفظ شر عطف تفسیری ہے یا مراد ہے اس سے کفر پس تخصیص بعد تعمیم کے ہے ترجمہ پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو **ف** کہ وہ اسلام ہے کہ بسبب بعثت انکی کے اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہے کہ دور کی اللہ نے شر ہمسے ساتھ اسکے اور ڈھایا قواعد کفر و ضلال کو ترجمہ پس کہا میں نے پس کیا پیچھے اس خیر کے کچھ شر ہونیوالی ہے فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں ہوگی بعد خیر کے شر کہا میں نے اور کیا پیچھے اس شر کے خیر ہوگی کہ پھر اور دین کا رواج پاوے فرمایا ہاں بعد اس شر کے خیر ہوگی اور اس خیر میں کہ بعد شر کے آوے گی کدورت ہوگی **ف** دخن ساتھ زبر خ اور دال کے بمعنی دخان کے یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کے اور دل لوگوں کے اس صفائی اور خلوص کے ساتھ کہ اوائل میں تھے نہیں ہونگے اعتقاد صحیحہ اور اعمال صالحہ اور عملہائے شائستہ ہونگے کہ قرن اول میں تھے نہیں ہونگے اور برا ایمان اور رغبتیں پیدا ہونگی اور بد ساتھ نیک کے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کے مخلوط ہونگے **ت** کہا میں نے اور کیا ہوگی کدورت و تاریکی اس خیر کی فرمایا کدورت کہ کہی میں نے کنایہ ہے ایسی قوم کے پیدا ہونے سے کہ راہ و روش اختیار کرینگے بغیر راہ و روش میرے کے

اور راہ بتاوینگے لوگون کو غیر راہ میری کے اور پکڑینگے سیرت غیر سیرت میری کے پہچانیگا تو اُنسے کار و بار دین کے اور نہین پہچانیگا تو یعنی ف ع یعنی منکر
معروف اور شروع ونا مشروع دونون اُنمین جمع ہونگے بسبب اختلاط خیر و شر کے کہ مراد توا حضرت کے ہے نعم وفیہ دخن اسیتنون بغیر سنتی سے بھی یہی ہے اور کہا بعضون
نے کہ مراد شر اول سے وہ فتنے ہین کہ واقع ہوے وقت عثمان کے اور بعد اُنکے اور مراد خیر ثانی سے وہ کہ واقع ہو بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کے اور مراد ساتھ الذین تعرف منہم و
تنکر سے امرائین کہ پیدا ہوے بعد اُنکے پس تھے بعضے اُنکے تمسک کرتے ساتھ سنت کے اور عدل کرتے اور بعضے وہ تھے کہ بلاتے تھے طرف بدعت کے اور ظلم کرتے تھے یا بعضے اُنمین
سے وہ تھے کہ عمل کرتے تھے اچھے کبھی اور عمل کرتے تھے بری کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنے غرض اپنی کے امور دنیا سے نہ یہ کہ وہ ارادہ کرتے تھے آخرت کا
اور رعایت کرتے تھے دار آخرت کی جیسیکہ حال بعضے امرا کے زمانہ ہمارے کا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمان کا اور ما بعد اُنکے کا ہے اور مراد خیر ثانی سے
ہو کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسن کی ساتھ معاویہ کے اور مراد دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ مین بعضے امرا ہے مانند زیاد کے عراق مین ہوا ت کہا مین نے اور آیا ہے بعد اُس خیر
کے شر اور فرمایا ہان بلانیوالے ہونگے لوگون کو اوپر دروازون دوزخ کے کھڑے ف ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگونکو طرف گمراہی کے اور کھینچینگے اُنکو
ہدایت سے ساتھ طرح طرح کے فریبون کے گردانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالون کے بلانے کو اور قبول اپنے بلانے کیون کو سبب واسطے داخل کرنے اُنکی کے اُنکو جہنم مین اور
داخل ہونے اُنکی کے اُسمین اور گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کے دروازون جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کرے بات بلانیوالون کی ڈالینگے اُسکو طرف جہنم کے
یعنی طرف گمراہی کے کہ پہونچانیوالی ہے طرف جہنم کے ڈالینگے وہ اُسکو اُسمین ف ع اور ہونگے وہ سبب نے اُسکے کے جہنم مین کہا بعضون نے کہ مراد بلانیوالون
وہ لوگ ہین کہ قائم ہونگے واسطے طلب کرنے ملک کے قسم خوارج اور روافض وغیرہما سے کہ جن مین نہین پائے جاوینگے شرط امارت اور امانت اور ولایت اور ہونگے بلانیوالے اوپر
دروازون دوزخ کے باعتبار مآل کار کے مانند قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ت کہا مین نے بیان کیجئے احوال اُنکا
ہم سے یعنی کیا وہ ہم مین سے ہونگے یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہمارے سے یا ابنائے جنس ہمارے سے یا اہل ملت ہمارے سے اور کلام کرینگے ساتھ زبانون ہماری کے ف ع
یعنی عربی مین یا کلام کرینگے ساتھ قرآن و حدیث کے اور نصیحتون اور حکمتون کے حال آنکہ نہین ہوگی اُنکے دلمین بھلائی ت کہا مین نے پس کیا فرماتے ہو مجھکو یعنی کیا کرون
اُنسے اگر پاوے مجھکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کے حکم پر ہون اور امام اُنکا کو یعنی اہل سنت کے طریق پر رہنا اور رعایت متابعت امام کی
کرنا کہا مین نے پس اگر نہو مسلمانون کے لیے جماعت یعنی متفقہ اور نہ امام یعنی تو اُس صورت مین کیا کرون فرمایا الگ رہیو تو اُن سب فرقون سے اگرچہ ہو کہ تجھکو ناساتھ
لازم پکڑنے جڑ درخت کے اور پناہ ڈھونڈنے کے ساتھ اُسکے جنگل مین اور ساتھ اُٹھانے شدائد اور مشقتون کے اور چابنے گھاس اور لکڑی کے اور قناعت
کرنے کے ساتھ اُس گھاس کے جنگل مین یہان تک کہ پاوے اور پہونچے تجھکو موت حال آنکہ ہووے تو اوپر حالت یکسوئی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مسلم کے مین یون ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلینگے میرے سیدھی راہ پر یعنی من جہۃ العلم اور نہین پکڑینگے روش و طریقہ
میرا یعنی من جہۃ العمل یا معنی یہ ہین کہ نہین عمل کرینگے کتاب و سنت پر اور اُٹھینگے اُس زمانہ مین کتنے اشخاص کہ دل اُنکے دل شیطانون کے سے ہونگے یعنی ظلمت مین
اور قساوت مین اور وسوسے مین اور فریب دینے مین اور دخلون کاسدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کے یعنی صورت ظاہر اُنکی صورت آدمی کی یعنی ہوگی اور
سیرت باطن اُنکی سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نے کہ کہا مین نے کیا کار کرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین اُس وقت کو فرمایا سُنتا تو یعنی جو کچھ کہے امیر اور فرمانبرداری
کرنا اُسکی یعنی اُس چیز مین کہ نہین ہے گناہ اُسمین اگرچہ ماری جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوے مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوے بیچ نفس اور مال تیرے کے یا مار تشبیہ مبالغہ ہی
اور لیکو مال تیرا ضرب اور اخذ ساتھ صیغہ مجہول و معلوم کے ہے یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر جور بلت کے صبر کرنا اور ارتکاب نامشروع کا نکرنا اور اگرچہ جبر کرین تو اوپر بات
ہی لیکن ہان بھی اختیار کرنا ولی کا باقی ہے ت پس سُنتا اور اطاعت کرتا ف ح یہ تاکید ہے بیچ نہ خروج کرنے اور فتنہ برپا کرنے کے و عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ

مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جلدی کرو ساتھ اعمال نیک کے اُن فتنوں پر کہ مانند ٹکڑوں اندھیری رات کے ہونگے ف ع کہ معلوم نہیں کرسکیں گے سبب اُنکا اور راہ نہیں ہوگی خلاصی کی اُنسے یعنی
پہلے اسسے کہ ایسے فتنے پیش آویں کام نیک کرو کہ اُنکے وقت میں میسر نہ ہونگے اور بیچ محنت اور بلادینی کے گرفتار ہوونگے اور حال لوگونکا اُنوقت میں ایسا ہوگا ت کہ صبح کریگا شخص
بیچ ان ف ع یعنی ہو وقت ہوگا ساتھ اصل ایمان کے یا کمال اسکی کے ت اور شام کریگا کافر ف ع یعنی حقیقۃً یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافرونکے یا عمل
کرنیوالا ہوگا کافرون کا ت اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر ف ع اور کہا بعضونے کہ معنی یہ ہین کہ صبح کریگا اس حال مین کہ حرام جانتا ہوگا اس چیز کو کہ حرام کیا اسکو اللہ
نے اور شام کریگا اس حال مین حلال جانتا ہوگا اسکو اور بالعکس اور حاصل یہ کہ مذبذب ہوگا امر دین اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نے کہ اسمین کئی وجوہ ہین ایک یہ کہ ہوگی درمیان
دو جماعت مسلمانون کے قتال صرف بسبب تعصب اور غضب کے پس حلال جانینگے خون و مال کو اور دوسرا یہ کہ حاکم مسلمانون کے ظالم ہونگے پس خونریزی کرینگے مسلمانون کی اور
لیوینگے مال اُنکے ناحق اور زنا کرینگے اور شراب پیوینگے پس اعتقاد کرینگے بعضے لوگ کہ حق پر ہین اور فتنے مین ڈالینگے اُنکو بعضے علماء بد اوپر جایز ہونے اُن چیزون کے کہ
اُنہیکے قسم خونریزی اور لینے اموال اور حرام چیزوں کے اور تیسرا یہ جو کچھ کہ جاری ہی درمیان لوگون کے مخالف شرع کی چیزین معاملات اور بیع و شراء وغیرہ مین پس حلال جانے
اُنکو واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ یہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندون کے کہ اختلاط کریگا اُنکے ساتھ اور گرفتار ہوگا حاجتون مین اور
در آویگا اُنمین تا حاجت روائی کرے اپنا تابع ہوگا اُنکا اور مضطر ہوگا ساتھ موافقت اُنکی کے اُن امرون مین کہ دین اسلام سے نہین ہین اور جایز ہی کہ معنی یون ہون کہ صبح
کریگا ساتھ ایمان کے بسبب حرام کرنے خون اور مال بھائی مسلمان کے اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنے اُنکی کے اس معنی پر مراد فتنون سے جنگ و قتال ہو اور معنی اول انسب
ہین ساتھ قول حضرت کے ت کہ بیچے گا دین اپنا بدلے متاع قلیل دنیا کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ
الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا
فَلْيَعُذْ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا
خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی کہ پیدا ہونگے
فتنے یعنی برے یا بہت بڑے درجہ یا دھیل سے بیٹھنے والا اُن فتنون مین بہتر ہوگا کھڑے سے ف ع اسلئے کہ کھڑا دیکھتا سنتا ہی اس چیز کو کہ نہین دیکھتا سنتا اُسکو بیٹھا
پس ہوتا ہی قریب کھڑا ساتھ اس فتنے کے بسبب دیکھنے اسکے ساتھ اس چیز کو کہ نہین دیکھے گا اُسکو بیٹھا اور ممکن ہی یہ کہ ہو مراد بیٹھنے والے سے ثابت اپنے مکان مین غیر متحرک
فتنہ کی کہ واقع ہوا اُس زمانہ مین اور مراد اُس سے وہ کہ ہوا اسمین ایک طرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزی مین ترجمہ اور کھڑا یعنی اپنے مکان پر اُسمین
بہتر ہی چلنے والے یعنی جانیوالے سے طرف اس فتنہ کے اور جانیوالا طرف اُس فتنہ کے بہتر ہی دوڑنیوالے اور جلدی چلنے والے سے طرف اُسکے پیادہ یا سوار جو شخص کہ جھانکیگا
طرف اُسکے کھینچیگا وہ فتنہ اسکو طرف اپنے ف ع یعنی جھانکنا اور قریب ہونا طرف اُسکے موجب پڑنیکا ہوگا اُسمین پس خلاصی اور نجات اُسکی شر سے
نہین ہی مگر بیچ دوری کے اُس سے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوے جگہ خلاصی اور بھاگنے کی یا جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والا کہ خلاصی پاوے فتنون سے بسبب جانے کے
طرف اُسکے اور بسبب پناہ پکڑنے کے ساتھ اُسکے پس چاہئے کہ پناہ پکڑے ساتھ اُسکے ف ع یعنی جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والے کے پاس ساتھ اس چیز کے کہ مذکور ہوئی
وہ ملجا اور معاذ ہی یعنی اسطرح چلا جاوے طرف اُن دونون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہوگا فتنہ کہ
سونیوالا اُس فتنہ مین کہ خبر رکھی اُس سے اور نہ سنی خبرین اسکی بہتر ہی جاگنے سے ف ع اور غافل بھی سونے ہی کے حکم مین ہی اگرچہ ہو جاگتا پس مراد جاگنے سے وہ ہی کہ
جانتا ہو فتنہ کو برابر ہی کہ خواہ بیٹھا یا لیٹا یا کھڑا ترجمہ اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹھا ہو بہتر ہی کھڑے سے اور کھڑا اسمین بہتر ہی سعی کرنیوالے سے ف ح مراد سعی سے یہان معنی
مشے یعنی چلنے کے ہین کہ سعی ہوتا ہی طرف سعی کے اور صراح مین ہی سعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب و کار کرنا پس یہان معنی اخیر مراد ہونگے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوے جگہ بھاگنے کی

یا پناہ کی بس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے **وعن** اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ اِلَیْھَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَ لَہٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِہٖ وَمَنْ کَانَ لَہٗ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِہٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّہٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِھْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِہٖ اَوْ یَجِیْءُ سَھْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِہٖ وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ پیدا ہونگے فتنے بہت آگاہ ہو و پھر پایا جاویگا اُن فتنوں میں ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنوں سے بیٹھا اُسمین بہتر ہوگا چلنے والے سے اُسمین اور چلنے والا اُسمین بہتر ہوگا دوڑنیوالے سے طرف اُسکے آگاہ ہو و پس جسوقت کہ واقع ہو وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہون واسطے اُسکے اونٹ یعنی جنگل میں پس چاہیے کہ ملے ساتھ اونٹوں اپنے کے اور جو شخص کہ ہون واسطے اُسکے بکریان پس چاہیے کہ ملے ساتھ بکریوں اپنی کے اور جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے زمین اور گانوں و مکان فتنہ سے پس چاہیے کہ ملے ساتھ زمین اپنی کے یعنی بھاگے فتنہ سے اور تنہائی اختیار کرے اور اپنے نفس کے کام میں مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ جس شخص کے لیے نہوں اونٹ اور نہ بکریان اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتھ اُنکے اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے فرمایا حضرت نے کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کے یعنی اگر ہو اُسکے پاس پس مارے دہار اُسکی تیزی تلوار کے ساتھ پتھر کے **ف** یعنی توڑ ڈالے ہتھیار اپنے تاکہ نجاوے طرف لڑائی کے اسلیے کہ مسلمان جو آپسمین لڑتے ہین اُنکی لڑائیوں مین نہین جانا چاہیے **ترجمہ** پھر چاہیے کہ جلدی بھاگے یعنی تاکہ نہ پہونچے اُسکو فتنہ اگر جلدی کرسکے **ف** جاننا چاہیے کہ اس حدیث سے اور مانند اُسکے سے دلیل پکڑی ہے اُس شخص نے کہ قائل ہوا اسکا کہ قتال جائز نہین ہے فتنہ مین کسی حال مین اور کہتا ہے کہ جب دو فریق مسلمانوں مین سے آپسمین لڑین تو واجب ہے احتراز کرنا اُس سے اور کمینہ ہونا اور میل کرنا اور کسیکی طرف اُن دو فریق مین سے ہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہین اور بعضے اور صحابہ کا بھی یہی ہے اور ابن عمر کہتے ہین کہ قتال نکرنا چاہیے ابتداءً لیکن اگر کوئی قتال کرے تو دفع کرنا اُسکا لازم ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین اسپر ہین کہ واجب ہے مدد کرنی ذی حق کی اور قتال کرنا ساتھ باغی کے اور اگر ایسا نکرین تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگے اہل بغی اور دلیل اس مذہب پر قول حق سبحانہ کا ہے وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا آخر آیت تک کہ ناطق ہے اسپر کہ جب قتال کرین دو جماعت مسلمانوں کی تو اصلاح کرنی چاہیے درمیان اُنکے اور اگر بغی کرے ایک ان دونوں جماعتوں مین سے دوسرے پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھ جماعت باغیہ کے تا پھرے جانب حق کے اور جب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنہ کا فرمایا **ترجمہ** اے بار خدایا تحقیق پہونچا دیا مین نے حکم تیرے تیرے بندوں کو تین بار فرمائی یہ بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اگر جبر کیا جاؤن مین یہانتک کہ لیجایا جاوے مجھکو طرف ایک صف کے اُن دو صف قتال سے ایس مارے مجھکو ایک شخص اپنی تلوار سے یا آلگے مجھکو تیر پس مار ڈالے مجھکو یعنی پس کیا حکم ہے قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پھیریگا وہ قاتل تیرا ساتھ گناہ اپنے کے اور گناہ تیرے کے **ف** اس عبارت کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کے کیا الفعل کیا کہ اسنے مارا اور گناہ تیرا یہ کہ اگر یالفرض والتقدیر تو اُسکو مارتا اور گناہ اُسکا جبر ہوتا دوسرے یہ کہ سر پر کھلیگی اُسکے گناہ کو مضاعف کرینگے بسبب جبر و تو بیخ کے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کے اور گناہ کہ پہلے کیا تھا قسم بغض و عداوت مسلمانوں کے سے کہ سبب قتل کا ہوا اور ساتھ گناہ مارنے تیرے کے کہ صادر ہوا اُس سے **ترجمہ** اور ہوگا دوزخیوں مین سے نقل کیا مسلم نے **ف** اور یہ سمجھا گیا کہ تو ہو گا جبتک مین ہے اور حضرت نے اسکو ذکر نکیا اسلیے کہ اس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَّتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریان کہ ساتھ جاوے اُنکی چوٹی پہاڑ پر اور جگہ گرنے قطرات مینہ کے **ف** چند بکریان رکھتا ہو اور

پہاڑ اور ٹیلے اور جنگل کی جگہ جنگل میں سے کہ اس میں سبزہ بہت اور پانی تلاش کرے تا وہاں رہے اور بکریاں چرا کر قوت اپنا اس سے پیدا کرے نقل کی یہ بخاری نے ترجمہ اور بھاگے
یہ مسلمان شخص دین کو ساتھ لیکر فتنوں سے تا لوگوں کے ساتھ اختلاط نکرے اور فتنہ میں نپڑے **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰی اُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ لَاَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کے مدینہ کے مکانوں میں سے **ف** اطم ساتھ پیش آؤ اور ط کے بمعنی
چھوٹی پہاڑ اور قلعہ اور مکان بلند کے اور آطام ساتھ مد اول کے جمع اسکی ہے اور گرد مدینہ کے قلعے تھے کہ یہود وغیرہ وہاں بیٹھے تھے پس اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ حضرت ایک دن ایک قلعہ
ان قلعوں میں سے چڑھے **ت** پس فرمایا کیا دیکھتے ہو تم اس چیز کو کہ دیکھتا ہوں میں عرض کیا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں فتنوں کو کہ گرتے ہیں بیچ گھروں
تمہاری کے مانند مینہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی اسکے یہ ہیں کہ دکھایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو کہ جسوقت کہ چڑھے وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنوں کا تا کہ خبر دیں وہ انکی
پس لوگ بچتے رہیں اس سے اور جانیں کہ وہ مقدر ہیں [illegible] آفت کو آنحضرت کے معجزات سے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ اُمَّتِيْ
عَلٰی يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھوں کے ایک
نوجوانوں کے ہے قریش میں سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لفظ ہلکہ ساتھ زبر دونوں کے بمعنی ہلاک کے اور امت سے مراد یہاں صحابہ اور اہلبیت ہیں کیونکہ وہ بہتر امت تھے اور لفظ غلمہ
ساتھ زیر غین اور جزم لام کے جمع غلام کی بمعنی جوان کے کذا فی القاموس اور صراح میں ہے غلام بمعنی لڑکے اصل غلم اور اغتلام کے غلبہ و جوش شہوت ہے اور طیبی نے تفسیر کیا
اسکو ساتھ نو سالوں بیباک کے کہ ادب نکریں عاقلوں اور باوقاروں کا اور مراد ان لڑکوں سے کشندگان عثمان اور علی اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہیں اور مانند انکے
اہل فتنہ او بغی اور ظلم اور مجمع البحار میں ہے کہ ابوہریرہ پہچانتے تھے انکو ساتھ اسماء اور اشخاص انکی کے اور سکوت کرتے تھے تعیین نام لینے انکے سے بسبب خوف مفسدہ کے اور مراد
یزید بن معاویہ او عبداللہ بن زیاد اور مانند انکے ہیں نوعمروں بنی امیہ سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا ان سے قتل اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قید کرنا انکا اور مار ڈالنا اچھے
اچھے مہاجرین اور انصار کا او صادر ہوا حجاج سے کہ امیر الامرا عبدالملک بن مروان کا تھا سلیمان بن عبدالملک سے اور اولاد اسکی سے کہ خونریزیاں کیں اور مال لوٹے چنانچہ
مشہور ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ
قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپس میں زمانہ **ف** یعنی زمانہ دنیا
اور زمانہ آخرت کا پس ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا او احتمال ہے کہ مراد اس سے آپس میں قریب ہونا بعضے اہل زمانہ کا بعضوں سے شر میں یا قریب ہونا بعض زمانہ کا شر میں بعض تک
کہ مشابہ ہو اول اسکا ساتھ آخر اسکی کے اور بعضوں نے کہا کہ چھوٹی ہونگی عمریں لوگوں کی اخیر زمانہ میں احتمال ہے کہ ہو کنایہ قلت برکت زمانہ کے سے بسبب کثرت گناہوں کے اور
یہ بھی احتمال ہے کہ مراد ہو اس سے جلدی گزرنا دولتوں کا اور جلدی ہو چکنا قرنوں کا پس قریب ہونگے آپس میں فی انکے یا مراد ہو کوتاہی سے دنوں اور راتوں کی جیسا کہ وارد حدیث
میں آیا ہے کہ اخیر زمانہ میں سال مانند مہینے کے گزریگا اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند روز کے **ت** اور لیا جاوے اور اٹھایا جاویگا علم یعنی اس زمانہ میں بسبب اٹھ جانے علما کے
اور پیدا ہونگے فتنے اور ڈالا جاویگا بخل **ف** یعنی بخل قوی ہو علی العموم لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاویگا اخیر زمانہ میں اور اطاعت کرینگے اسکی یہاں تک کہ بخل کرینگے اہل خیر فضل کی [illegible]
میں اور رسالے والے مال کے دینے میں وغیر ذلک اور نہیں ہے مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلیے کہ وہ اب بھی ہے جو وہ جبلت انسان میں مگر جسکو کہ بچاوے اللہ تعالیٰ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ
نے وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ **ت** اور بہت ہوگا ہرج پوچھا صحابہ نے کہ کیا ہے ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قاموس میں
ہے کہ ہرج الناس کے معنی ہیں پڑیں لوگ فتنہ میں اور اختلاط و قتل میں پس مراد یہاں ہرج سے قتل خاص ہے کہ ملا ہو ساتھ فتنے کے اور اختلاط کے [illegible]
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ
فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین جاویگی اور فانی نہین ہوگی دنیا یعنی ساری یہانتک کہ آویگا آدمیون پر ایک
یعنی آویگا زمانہ ایک کہ اُسمین ایسی شہرہوگی نہین جانیگا قاتل کہ کس چیز مین اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تھا اُسکو قتل کرنا یا نہین اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی
جان ماری گئی یا اہل اُسکے کہ کس سبب سے قتل کیا گیا ف یعنی سبب شرعی سے یا غیر شرعی سے حالانکہ یون ہی اشتباہ سے قتال کرینگے اور تمیز و تشخیص نہین کرینگے کہ حق پر کون
ہی اور باطل پر کون چنانچہ یہ دونون قسمین ہمارے زمانہ مین پائی جاتی ہین ت پس کہا گیا کسطرح ہوگا یعنی کیا سبب ہوگا اس طرح کے قتل کے واقع ہونیکا نہین پہچانیگا
قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہی قتل مجہول کا اور معنی یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنون بخت کا ہی ت
مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کے ہین نقل کی مسلم نے ف ع مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخ مین ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ
مارے اور حریص و قصد کرنیوالا اُسپر تھا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہی اور یہ حکم بر تقدیر جہل اور نہونے تمیز کے ہی اور اگر بسبب اشتباہ خطا کے
اجتہاد اور تحری صواب مین ہو اگرچہ واقع مین صواب نہو گا ایسا نہو گا واللہ اعلم اور اسمین دلیل ہی مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور ارادہ کرے
نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ کرے اُسکو اور نہ پورے اُسکو وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الھرج کھجرۃ
الی رواہ مسلم اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی استقامت ورید و اسلی کہ بیچ زمانہ فتنہ
کے اور وقت قتال کے درمیان مسلمانون کے مانند ثواب ہجرت کرنے کی ہی طرف میرے نقل کی مسلم نے ف یعنی جیسے کہ کسی شخص نے پہلی فتح مکہ کے دارالحرب سے ہجرت کر کر
شرف صحبت آنحضرت سے مشرف ہوکر ثواب پایا ایسے ہی اس شخص نے بھی ظلمت فتنہ و فساد کی سے منہ پھیر کر عبادت الٰہی مین مشغول ہوکر ثواب پایا وعن الزبیر بن عدی قال
اتینا انس بن مالک فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم
سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی زبیر بن عدی تابعی سے کہ کہا آئے ہم انس بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہمنے طرف اُنکے
اُس چیز کی کہ پیش آتی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی اُسکے ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اُسکے ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہین آویگا تم پر
کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اُسکے آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے ف ع پس کیا جانتے ہو تم شاید کہ بعد اُسکے اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہو پس صبر کرو یہانتک
کہ ملو تم پروردگار اپنے سے یعنی روز آخرت کے سنی ہی مین نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ف ع اس حدیث مین اشکال لاتے ہین کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز
کا اور حضرت عیسیٰ و مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کے ہی اور وہ بدتر اس سے نہین بلکہ بہتر ہی اُس سے اور بعضے زمانہ گذشتہ سے جواب اسکا یہ دیا ہی کہ یہ فرمانا اور خبر
دنیا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کے ہی اور مراد انکی زمانون سے زمانہ حجاج سے زمانہ دجال تک ہی اور زمانہ عیسیٰ و مہدی کا مستثنیٰ ہی اور مقصود صبر و تسلی دینی ہی امت کو اور
تعلیم اور ترغیب اور ظاہر تر یہ ہی کہ کہا جاوے کہ زمانہ عیسیٰ کا مستثنیٰ ہی شارع کے کلام سے اور باقی زمانون مین بدتری موجود ہی کسی کسی اعتبار کر کسی کسی جگہ کسی کسی امر
مین اثر راہ علم کے اور عمل کے اور استقامت وغیرہ کے اور بیان اسکا طویل ہی اور یہ مقتضا دوری کا ہی زمانہ حضرت کے سے کہ جون جون زمانہ حضرت کے زمانے سے دور ہوتا جاتا ہی بدی
و خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہی حتی کہ صحابہ نے باوجود اس صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ ایک بار خطرہ گناہ کا گذرا تھا
پھر بعد ایک مدت کے جو یاد دفع نہوا سوچا سبب اسکا کچھ نہ پایا سوائے اسکے کہ ظلمت بسبب دوری کے ہی نور زمانہ حضرت کے سے کہ سبب ہی حاصل ہونے ایسے خطرون کے

الفصل الثانی عن حذیفۃ قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ
رواہ ابو داؤد کہا حذیفہ نے قسم ہی خدا کی نہین جانتا مین کہ بھول گئے یاران میرے یا انجان ہوتے ہین یعنی بھولے نہین بتکلف انجان ہوتے ہین قسم خدا
کی نہین چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنہ کے کھینچنے والے کا ف ع یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کے کہ نکالے بدعت اور حکم کرے لوگون کو

اُسکے کرنیکا یا مانند امیہ ظالم کے کہ باعث ہو قتل و قتال کا ت تمام ہونے دنیا تک ایسا کھینچنے والا فتنہ کا کہ بھیجے سعد آنا بعد ادروں اُنکی سکتے تین کو اور زیادہ کو
مگر کہ تحقیق ذکر کیا اُسکو واسطے ہادے ساتھ نام اُسکے اور نام باپ اُسکے اور نام قبیلہ اُسکی کے ف ظاہر قید عدد صریح کی اسلیئے نکالی کہ اجماع اس عدد آدمیوں کا باعث
ہونے مفسدہ کا اور لاحق ہونے ضرر کا اکثر ہوتا ہی اور اگر کم اس سے ہوں تو اعتبار نہیں کہتے وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما
اخاف علی امتی الائمۃ المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہم الی یوم القیامۃ رواہ ابوداود والترمذی ت روایت ہی ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کے سرداروں گمراہ کرنیوالوں سے ف یعنی لوگوں کو بسبب گمراہی اپنی کے اس لیے کہ ضرر انکی گمراہی کا اکثر اور بڑی
اوروں کی گمراہی سے ت اور جب رکھی جاویگی تلوار امت میری میں یعنی قتل واقع ہوگا نہیں اٹھائی جاویگی اُنسے قیامت تک نقل کی ابوداود اور ترمذی نے ف
یعنی ہمیشہ کہیں نہ کہیں لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المومنین عثمان کا ہی کہ اول یہی قتل واقع ہوا اسلام میں اور بعد ازاں باقی ہی ہنوز اور بموجب خبر مخبر صادق
کے روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہی امام کی اور امام کہتے ہیں پیشوا اور رئیس قوم کو اور اُسکو کہ بلاوے لوگوں کو طرف قول کے یا فعل کے یا اعتقاد کے وعن
سفینۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخلافۃ ثلثون سنۃ ثم تکون ملکا ثم یقول سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر
سنتین وخلافۃ عمر عشرۃ وعثمان اثنتی عشرۃ وعلی ستۃ رواہ احمد والترمذی وابوداود ت روایت ہی سفینہ سے کہا اُنہوں نے
سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خلافت یعنی خلافت حق یا پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کے ہو یا کاملہ تیس برس
تک ہوگی پھر اسکے ہوجائیگی خلافت بعد تیس برس کے بادشاہت ف ترجمہ حضرت شیخ کے میں بعد لفظ ملکا کے عضوضا بھی ہی یعنی گزندہ کہ لوگ گزند پہنچا سکتے
ان میں نہوں اور براہ عدالت اور دین پر ویسی جیسیکہ چاہیئے جاری نہوا اگرچہ اطلاق اسم کا از راہ مجاز کے اور معنی اسکے کہ خلف گذرے ہوؤں کے ہیں درست ہی لیکن حقیقت
خلافت کی کہ آنحضرت نے اُسکی طرف اشارہ کیا ہی تیس ہی برس ہی کہ خلافت خلفاء اربعہ کی اُسمیں تھی اور اگر اُنکو امیر المومنین کہیں تو بعید نہیں کہ امیر حاکم ہیں مسلمانوں پر احکام
ظاہر میں اور شرح عقائد میں ہی کہ اس حدیث میں اشکال وارد ہوتا ہی اس لیے کہ اہل حل و عقد متفق تھے اوپر خلافت خلفاء عباسیہ کے بعضے مروانیہ کے مانند عمر بن عبد العزیز کے
جواب یہ کہ شاید مراد یہ ہو کہ خلافت کاملہ کہ جسمیں نہ ملے شائبہ مخالفت حق کی تیس برس کی اور بعد اسکے کبھی ہوگی اور کبھی نہیں انتہی اور جاننا چاہیئے کہ مروانیوں میں اول یزید بن
معاویہ ہوا پھر بیٹا اُسکا معاویہ بن یزید پھر عبد الملک پھر ہشام بن عبد الملک پھر ولید پھر سلیمان پھر عمر بن عبد العزیز پھر یزید بن عبد الملک پھر ولید بن یزید پھر یزید بن
ولید پھر مروان بن محمد پھر نکلی اُنسے خلافت طرف اولاد عباس کے ت پھر کہتا ہی سفینہ ف یعنی مولی آنحضرت کا کہ راوی اس حدیث کا ہی لیئے راوی نے یا عام خطاب
کرتا ہو واسطے سمجھانے حساب تیس برس کے ت کہ حساب کر اور یاد رکھ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چھ برس
نقل کی اسکو احمد و ترمذی و ابوداود نے ف یہ حساب تقریبی ہی یعنی ہی اوپر حذف کسور کے ورنہ خلافت حضرت ابو بکر کی جیسیکہ جامع الاصول وغیرہ میں کو رہی دو برس اور تین مہینے اور خلافت
حضرت عمر کی دس برس اور چھ مہینے اور خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینے اس حساب سے خلافت چاروں خلفا کی انتیس برس اور
سات مہینے میں تمام ہوتی ہی اور پانچ مہینے جو باقی ہیں انمیں حضرت امام حسن خلیفہ ہیں پس وہ بھی خلفاء میں سے ہوئے وعن حذیفۃ قال قلت یا رسول اللہ ایکون بعد
ہذا الخیر شر کما کان قبلہ شر قال نعم قلت فما العصمۃ قال السیف قلت وہل بعد السیف بقیۃ قال نعم تکون امارۃ علی اقذاء وہدنۃ علی
دخن قلت ثم ماذا قال ثم ینشأ دعاۃ الضلال فان کان للہ فی الارض خلیفۃ جلد ظہرک واخذ مالک فاطعہ والا فمت وانت
عاض علی جذل شجرۃ قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال بعد ذلک معہ نہر ونار فمن وقع فی نارہ وجب اجرہ وحط وزرہ ومن وقع
فی نہرہ وجب وزرہ وحط اجرہ قال قلت ثم ماذا قال ثم ینتج المہر فلا یرکب حتی تقوم الساعۃ وفی روایۃ قال ہدنۃ علی دخن و
جماعۃ علی اقذاء قلت یا رسول اللہ الہدنۃ علی الدخن ما ہی قال لا ترجع قلوب اقوام علی الذی کانت علیہ قلت ہل بعد ہذا الخیر

ثُمَّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کے شر یعنی اسلام کی بعد کفر ہوگا جیسے کہ تھی پہلے اسلام کی شر یعنی کفر فرمایا ہان ہوگی بعد اسلام کے شر کہا مین نے کہ کیا طریق ہی بچاؤ کا اُس شر سے فرمایا تلوار ف یعنی حال یہ ہوگا بچاؤ اُس سے بسبب استعمال تلوار کے یا طریق بچاؤ کا یہ ہی کہ مارے اُنکو ساتھ تلوار کے کہا قتادہ نے کہ مراد اُس جماعت سے وہ لوگ ہین کہ مرتد ہوگئے بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ت کہا مین نے کیا باقی رہینگے اہل اسلام بعد قتال اور لڑنے کے کافرون سے اور صلاحیت رکھینگے اُس زمانے کے لوگ امارت اور امانت کی اور جمع اور متفق ہونے لوگون کی اُنپر فرمایا ہان ہوگی امارت یعنی حکومت اور سلطنت و پر فساد کے ف ع اقذاء جمع قذی کی ہی اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتے ہین اُس چیز کو کہ پڑتی ہی آنکھ اور پانی مین قسم غبار اور تنکے وغیرہ سے یعنی جماعت لوگون کا امر اہی پر ساتھ کراہیت اور فساد اور انکار دل کے ہوگا نہ ساتھ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کے جیسے کہ جو آنکھ کہ اُسمین تنکا وغیرہ جا پڑتا ہی ظاہر اُسکا اچھا دکھتا ہی اور اندر سے دکھتی ہی اور کہا قاضی نے کہ معنی یہ ہین کہ ہوگی امارت ملی ہوئی ساتھ کچھ بدعتون اور کرنے منہیات کے ت اور ہوگی صلح اور پر کدورت کے ف ع ہدنۃ ساتھ پیش ہ اور جزم دال مہملہ کے صلح اور اصل ہدن بمعنی سکون و آرام کے ہی اور دخن ساتھ زبر دال اور خ کے دخان یعنی دھوان یعنی صلح ہوگی ساتھ نفاق کے جیسے کہ پہلے گذرا اور یہ جملہ بیچ حکم تاکید پہلے جملہ کے ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتھ معاویہ کے اور سپرد کر دینے ملک کے انکو اور قرار پانے امارت کے اُنپر اور اس سے معلوم ہوا کہ معاویہ بسبب صلح حضرت حسن کے مؤمنین ہوئے خلیفہ جیسا کہ وہم کیا ہی بعضون نے ت کہا مین نے بعد اسکے کیا ہوگا فرمایا کہ پھر پیدا ہونگے بلانے والے طرف گمراہی کے ف ع یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی امراء مین سے کہ بلاوینگے لوگون کو طرف بدعات کے اور گناہون کے ت پس اگر ہووے واسطے اللہ کے خلیفہ زمین مین یعنی امیر موجود ہو زمین پر اگرچہ یہ صفت ہو اُسکی کہ مارے کوڑی تیری پیٹھ پر یعنی مارے تجکو ناحق اور لے لے مال تیرا یعنی از راہ غصب کے پس اطاعت کر اُسکی یعنی جب تک کہ خلاف حکم خدا اور رسول اُسکے کے حکم نکرے تا نہ اُٹھے فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس مر تو اس حال مین کہ تو لازم کرنیوالا ہو جڑ کسی درخت کی ف ح یعنی گوشہ پکڑ لوگون سے اور گذار عمر ساتھ صبر سختی کے جنگلون مین پیچھے ایک درخت کے اور قناعت کر ساتھ چبانے گھانس اور تنکے کے اور بعضون نے جملہ والا انت کو متعلق فاطعہ کے کہا ہی یعنی اور اگر اطاعت نکریگا تو خلیفہ کی تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی مین اور بعضے نسخون مین بجاے فمت کے فمت آیا ہی ساتھ لفظ ماضی کے قیام سے یعنی اگر ایسا نہو تو اُٹھ اور جا اور کسی درخت کی جڑ مین پناہ پکڑ ت کہا مین نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلیگا دجال یعنی امام مہدی کے زمانہ مین بعد اسکے یعنی بعد واقع ہونے شر اور فتنون مذکورہ کے اس طرح کہ اُسکے ساتھ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ع یعنی خندق آگ کی کہا بعضون نے کہ یہ دونون چیزین بوجہ تخییل کے ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کے کہا بعضون نے کہ پانی اُسکا حقیقت مین آگ ہوگا اور آگ اُسکی پانی انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ ظاہر یہ ہی کہ یہ محمول ہی حقیقت پر اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد لطف و قہر اور وعدہ و وعید ہو ت پس جو کوئی پڑا اُسکی آگ مین ف یعنی جسنے مخالفت کی اُسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نے اُسکو اپنی آگ مین اور آگ کو جو اضافت کی اُسکی طرف سو اشارہ ہی اسکی طرف کہ نہین ہوگی وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اُسکا ف یعنی بسبب صبر کے اور ثابت رہنے اُسکے دین خدا پر اور بسبب طلب کرنے رضا اُسکی کے اور اُتار گیا بوجھ اُسکے پہلے گناہون کا اُسکی گردن سے ت اور جو کوئی پڑا اُسکی نہر مین ف یعنی بسبب فرمانبرداری اُسکی کے اور ایمان لانے کے اُسپر بسبب طمع دنیا اور محبت زندگانی اُسکی کے ثابت ہوا بوجھ گناہ حال کا اور اُتار گیا ثواب اُسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اُسکا ت کہا حذیفہ نے کہ کہا مین نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر جنا یا جاویگا بچہ گھوڑے کا پس سوار نہین ہوگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت ف ح لفظ ینتج ساتھ صیغہ مجہول کے نتج سے ہی انتاج سے اور کہا ہی علماء نے کہ نتج بمعنی تولید یعنی جنانے اور خدمت اور تدبیر اُسکی جننے کی کرنیکے جیسا کہ دایہ انسان کی کرتی ہی اور انتاج بمعنی پہونچنے وقت ولادت کے اور مہر ساتھ پیش میم اور جزم ہ کے بمعنی بچہ گھوڑے کے اور مہرہ ساتھ ہ کے مادہ یعنی بچھیری اور پیر اسے ساتھ پیش ی اور زبر کاف کے پہونچنا وقت سواری دینے کو یعنی قابل سواری کے ہوتا اور مراد اس سے زمانہ عیسی علیہ السلام کا ہی اسلیے کہ اُس وقت سے روز قیامت تک سواری گھوڑون پر نہ واقع ہوگی بسبب نہونے کفار کے اور نہونے احتیاج لڑائی کے یا مراد یہ ہی کہ بعد نکلنے دجال کے آنے قیامت تک

زمانہ دراز نہیں ہونے کا قلیل ہوگا یعنی اُسکے وقت سے قیامت قریب ہوگی بعد زمانہ پیدا ہونے بچہ کے جو پہونچنے وقت سواری کے اُسیر اور یہ معنی ظاہر اور موافق ہیں ساتھ اور حدیثوں کے کہ اسکی بیچ میں آئی ہیں **ت** اور ایک روایت میں یعنی ہدنۃ علی دخن کی جگہ یوں آیا ہے کہ فرمایا صلح ہوگی دھوئیں پر یعنی لوگوں کے دلوں میں اُسکے ظاہر ساتھ کدورت باطنی کے اور یہ حال ہوگا ساتھ ناخوشیوں دل کے کہا میں نے یا رسول اللہ الہدنۃ علی الدخن کہ آپ نے فرمایا اُسکے کیا معنی ہیں فرمایا نہ رجوع کرینگے دل ایک قوم کے اوپر اُس حال و صفت کے کہ تھے دل اُس حال پر یعنی نہیں ہونگے دل اُنکے صاف کینہ اور بغض سے جیسے کہ تھے صاف پہلے اس سے بیچ سابق زمانہ اسلام کے جیسے کہ تھی پہلے اُسکے کدورت کے سے **ف** کہا میں نے کیا بعد اس چیز کے کہ ملی ہوئی ہے ساتھ شر کے اور بعد اس صلح باتفاق کے اور شر ہوگی فرمایا ہاں بعد اُسکے شر ہوگی وہ ایک بڑا فتنہ ہے اندھا اور بہرا **ف** یعنی لوگ اُس فتنہ میں نہ حق دیکھیں گے اور نہ سنیں گے اور ایسا واندھے بن کے اور بہرے بن کے طرف فتنہ کے مجاز ہے اور حقیقت میں لوگ ایسے ہونگے اُس فتنہ کے وقت میں **ت** اُس فتنہ پر ہونگے بلانیوالے **ف** یعنی ایک جماعت قایم ہوگی اُس فتنہ کی برپا کرنے پر اور باعث ہوگی لوگوں کو طرف قبول کرنے اُسکی کے **ت** گویا کہ وہ کھڑے ہیں اوپر دروازوں دوزخ کے بلاتے ہیں خلق کو طرف اُسکے یہانتک کہ اُسمیں داخل ہوں لوگ پس اگر مرے تو اے حذیفہ اس حالت میں کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ پیروی کرے تو کسیکی اہل فتنہ میں سے نقل کیا یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ** قَالَ كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوْعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى اَنَّهٗ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَاْتِيْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا ابو ذر نے تھا میں اُسپر پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن گدہے پر **ف** اسمیں دلالت ہے اوپر کمال تواضع اور حسن سلوک آنحضرت کے صحابہ سے اور کمال قرب ابو ذر کے حضرت سے اور اوپر خوب طرح سننے اور یاد رکھنے اُنکی کے حدیث کو **ت** پس جبکہ آگے بڑھے ہم مدینہ کے گھروں سے فرمایا تیرا کیا حال ہوگا اے ابو ذر جبکہ ہوگی مدینہ میں بھوک یعنی خاص تجکو یا قحط عام اُٹھیگا تو بچھونے اپنے سے اور نہیں پہونچ سکیگا اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت میں ڈالیگی تجکو بھوک **ف** یعنی ضعیف بھوک کے ایسا ہو جائیگا تو کہ بغیر مشقت تمام کے مسجد میں نہیں پہونچ سکیگا نماز کے لیے **ت** کہا ابو ذر نے کہا میں نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہے ساتھ اُسکے یعنی میں نہیں جانتا کہ کیا کروں میں جو کچھ فرمائیے سو کروں فرمایا پارسائی کرے ابو ذر **ف** یعنی صلاح و تقوی کرنا اور صبر کرنا بھوک کی ایذا پر اور باز رکھنا اپنے تئیں حرام سے اور شبہہ سے اور سوال کرنے سے مخلوق سے اور طمع سے اور ذلت سے آگے مخلوق کے **ت** فرمایا کیا حال ہوگا تیرا اے ابو ذر جسوقت کہ ہوگی مدینہ میں موت یعنی بسبب قحط کے یا وبا کے لوگ بہت مرینگے یہوے پہونچے گی گھر قیمت غلام کو **ف** مراد گھر سے قبر ہے یعنی پہونچیگی قیمت جگہ ایک قبر کی قیمت غلام کو از بسکہ لوگ بہت مرینگے جگہ قبر کی لوگوں کو مشکل سے ہاتھ لگیگی اور اُسمیں تنگی اس حد کو پہونچیگی کہ جگہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کے ہاتھ لگیگی چنانچہ واضح کر کر فرمایا اس ابہام کو **ت** یہانتک کہ بیچی جاوے گی جگہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابو ذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہے نہیں جانتا میں کہ کیا کروں فرمایا آنحضرت نے فتنہ و صبر کرنا ہے ابو ذر **ف** لفظ تصبر ساتھ تشدید با مفتوحہ کے ہے امر باب تفعیل سے اور ایک نسخہ میں تصبر صیغہ مضارع کا کہ خبر ہے معنی امر کی یعنی صبر کرنا بلا اور جزع فزع نکرنا مرنے پر اور راضی رہنا تقدیر پر اور نہ بھاگنا مدینے سے **ت** پھر فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہوگا تیرا اے ابو ذر جسوقت کہ ہو مدینہ میں قتل کہ ڈھانک لے خون حجارۃ الزیت کو **ف** احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہے جانب غربی مدینہ کے کہ اُسمیں پتھر سیاہ ہیں گویا کہ آلودہ تیل زیتون کا ملا ہے اور یہ خبر دی آنحضرت نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت مشہور ہے کہ زبان لوگ اُسکا کلام کرنیوالے اور سننے والے کے تحمل کرنے اور سننا اُسکی کا نہیں رکھتے اور وقوع اُسکا بیچ زمان شقاوت نشان یزید میں معلوم کسی کی ہے کہ بھیجا

واقعہ قتل امام حسینؓ کے بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور بہت حرمت اس شہر اطہر و مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ و تابعین کی جماعت
کثیرہ کو قتل کیا اور بہت سی خرابیاں کین کہ کہہ نہیں سکتے اور بعد خراب کرنے مدینہ کے یہی لشکر مکہ کو بھیجا اور اسی سال وہ شقی داخل جہنم ہوا تب کہا ابوذر نے کہا مین نے
اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا آنحضرتؐ نے جا تو اسکے پاس کہ تو اس سے ہے ف یعنی پھر جا تو اسکے پاس کہ آیا ہے اور نکلا ہے تو اسکے پاس سے یعنی جا تو اسکے پاس کہ موافق ہو تیرے
دین میں تیرے اور شریک تیری میں تیرے کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہے کہ جا تو اپنے اہل و اقارب کے پاس اور رہ اپنے گھر میں جا بیٹھ کہا طیبی نے کہ رجوع کر اپنے امام کیطرف کہ جس کا تابع ہے اور تو
ظاہر تر اور مناسب تر ہے ساتھ قول ابی ذرؓ کے کہ کہا میں نے او پہنوں میں ہتھیار اپنے اسکو اور لڑوں میں قوم فتنہ انگیز سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک ہو
تو قوم سے اسکو ف یعنی ہتھیار پہن کر لڑیگا مانند انکے ہوگا گناہ میں اور فتنہ انگیزی میں یعنی ہتھیار نہ پہننا اور رہنا امام کے ساتھ اور ارباب صلاح کے ساتھ اور نہ لڑنا
یہانتک کہ حاصل ہو تجکو فلاح یہ حاصل کلام طیبی کا ہے لیکن اسپر شبہہ آتا ہے کہ جب امام اسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہو اسکو باندھنا قتال سے ساتھ اسکے اور کہا ابن
ملک نے کہ قول حضرتؐ کا مشارکت واسطے تاکید زجر کے ہے خونریزی سے والا شرع میں دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوے جائز ہے تمام ہوا قول ابن ملک کا اور
طیبی نے بھی اسکو ذکر کیا ہے اور قرار دیا ہے اور صواب ہے کہ دفع کرنا جائز ہے جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر نہ مترتب ہو اسپر فساد بخلاف اسکے کہ ہو عدو کافر تو اس صورت میں واجب ہے
دفع کرنا اسکا جسطرح کہ ممکن ہو ت کہا میں نے کہ پس کیا کروں میں یا رسول اللہ فرمایا کہ ڈرے تو کہ روشن ہو اور غلبہ کرے تجپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہے کہ
تجپر تلوار چلاوے اور تجکو مارے تو ڈال تو کونا اپنے کپڑے کا اپنے منہ پر ف یعنی منہ اپنا ڈھانک لے اور تغافل کر تاکہ نہ دیکھے تو اور در پے نہیں یعنی اس سے لڑ نہیں کیونکہ لڑنے میں تجسے
بلکہ تابعدار کر اپنے نفس کو قتل کے لیے اسلیے کہ وہ اہل اسلام سے ہونگے اور جائز ہوگا ساتھ انکے نہ لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول اپنے کے کہ ت
تاکہ پھرے قاتل ساتھ گناہ تیرے کے یعنی گناہ قتل تیرے کے اور ساتھ گناہ اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی ساتھ گناہان اپنے کے اور جاننا چاہیے کہ واقعہ حرہ کا سنہ
تریسٹھ میں ہے اور وفات ابی ذرؓ کی سنہ بتیس ۳۲ میں بیچ آخر خلافت عثمانؓ کے اور ابوذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا پس گویا آنحضرتؐ پر وقوع اس واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا
بغیر تعیین وقت اسکے کے پس خبر دی آنحضرتؐ نے اسکے واقع ہونے کی ابوذر کو اور وصیت کی ساتھ صبر کرنے اور ثابت رہنے کے اسمیں پس فرض احتمال بلند اسکے کے اسکو اور
وقوع بھوک و موت کا مدینہ میں احتمال ہے کہ مدینہ میں واقع ہوئی ہو اور ابوذر نے اسکو پایا ہو جیسا کہ عام الرماد وغیرہ میں یا حال اسکا بھی اسی پر قیاس ہو واللہ اعلم

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ
وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَأْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ
وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ
چھوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگوں کے ف حثالہ ساتھ پیش ح اور ث مثلثہ کے پوست یعنی بھوسی جو اور چانول وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا ترجمہ مل جاویں
اور فاسد ہونگے عہد انکے اور امانتیں انکی ف یعنی نہیں ہوگا امر انکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک مختلط میں علیحدہ وضع پر اور وفاے عہد نہیں کرینگے اور خیانت کرینگے
امانتوں میں ترجمہ اور اختلاف کرینگے آپس میں پس ہونگے اسطرح جیسا اور داخل کیں آنحضرتؐ نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں ف یعنی سمجھانے کے لیے صورت دکھائی
اختلاف کی کہ اسطرح ایک دوسرے سے متلاطم رہتے ہونگے اور در پے ہلاکت کے ہونگے اور مختلط ہوگا امر دین انکے کا پس نہیں پہچانا جائیگا امین خاین سے اور نہ نیک کار اور نہ
بدکار انگلیاں انگلیوں میں ڈالنی کبھی اسلیے تصویر اجتماع اور الفت کے بھی ہوتی ہے جیسا کہ بیچ باب مناقب عثمانؓ کے بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم کے اور بنی عبدالمطلب کے کر کر دکھایا اور
اصل معنی تشبیک کے داخل کرنا اور ملانا دو چیزوں کے ہیں آپس میں اور یہ دونوں صورت میں ظاہر ہے ترجمہ کہا عبداللہ نے پس کیا فرماتے ہیں آپ مجکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز
کہ پہچانے تو ہونا اسکا حق اور چھوڑ دے تو اس چیز کو کہ برا جانے تو اور لازم پکڑ امر خاص کو اور دور رکھ اپنے تئین عوام لوگوں سے ف یعنی اپنے دین کی محافظت کر اور لوگوں کے

خیال ہیت پر اور یہ رخصت ہی بیچ ترک کرنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جبکہ بہت ہوں شریر اور ضعیف ہو نیک ترجمہ اور ایک روایت میں یون آیا ہی کہ لازم پکڑ اپنے
گھر کو اور ہمیشہ رہ اپنے گھر میں اور باز رہ نکلنے بغیر ضرورت اور بند رکھ اپنی زبان اپنی کو ف اور نہ کلام کر بیچ احوال لوگوں کے تاکہ نہ ایذا دیں تجھکو ترجمہ اور لے تو اوس چیز کو
کہ نیک جانتا ہی اور چھوڑ دے اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنے کو اور چھوڑ دے کام عوام کو نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف جاننا چاہیے کہ
رخصت دی آنحضرت نے عبد اللہ بن عمرو کو ساتھ بیچ بیٹھنے کے لوگوں میں بیچ ظاہر کے اور حکم کیا انکو ساتھ تہذیب اور اصلاح نفس اپنی کے خاصۃً اور نہ تعرض اور رکاوٹ کرنے کے احوال
عوام لوگوں سے اور حکم کیا حذیفہ کو باہر نکلنے کا لوگوں میں سے طرف جنگل کے اور لازم کرنے عزلت کے بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھ اوس چیز کے کہ لائق حال اسکے تھا اور اصلاح اسکی
اوس میں تھی اور بیچ حال حاصل ہونا اسکا اسکو جیسے کہ مرشد کیا کرتے ہیں اور حقیقت حال یہ ہی کہ عبد اللہ بن عمرو جوانی میں نہایت عابد تھے کہ ہرگز افطار نکرتے تھے اور اکثر سوتے
نہیں اور عورت کی طرف میل کرتے پس باپ انکے عمرو بن العاص انکو آنحضرت کے پاس لائے پس آپنے شدت ریاضت و مجاہدہ سے باز رکھا اور روزہ رکھنے میں روز کا اور قیام میں تہائی
یا چھٹے حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکھنی رضا باپ کی وصیت کی پس اسکو ضرورت کے وہ ایام فتنہ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ وزیر معاویہ کے ساتھ ملے رہتے اور حق وصیت آنحضرت
کا بجا لاتے اور جیسا کہ فرمایا تھا مشغول کار رہتے تھے بار بار وہ کہتے کہ تو ہمیں ہے ہی سوا اسکے ہم میں نہیں رہتا یہ کہتے میں خیر میں تمہارا شریک ہوں اور شر میں نہیں اور باطن میں
اہل بیت سے رابطہ محبت کا محکم رکھتے وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ
يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي
فَكَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذَكَرَ إِلَى قَوْلِهِ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ثُمَّ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی موسی سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے آنے قیامت کے فتنے ہونگے مانند
ٹکڑوں رات اندھیری کے یعنی شدت میں اور اندھیرے میں کہ نہ ظاہر ہوویں آگے امر میں صبح کریگا شخص بیچ ان فتنوں کے مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا
کافر ف یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگے احوال اور افعال اور اقوال لوگوں کے کبھی عہد باندھینگے اور کبھی توڑینگے کبھی امانتدار ہونگے کبھی خائن کبھی سنت پر عمل کرینگے کبھی بدعت
پر کبھی سچے ہونگے کبھی کاذب وغیر ذالک بیٹھنے والا انمیں بہتر ہوگا کھڑے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے ف یعنی جتنا انسے دور ہوگا بہتر ہوگا قریب کے
سے اور بیان اسکا مفصل پہلی فصل میں ہو چکا ہی پس دیکھو تم امر الیا ترجمہ تو توڑ ڈالو کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالو انمیں چلے اپنی کمانوں کے ف اسمیں نہایت مبالغہ
ہی اسلیے کہ نہیں ہی نفع چلوں کے ہونے میں باوجود ٹوٹ جانے کمانوں کے ترجمہ اور مارو اپنی تلواروں کو پتھروں پر یعنی تیزی تلوار کی دور کرو اور اگر گھس آیا کیا جاوے
یعنی آوے کوئی کسی پر مارنے کے لیے تو چاہیے کہ ہووے وہ مانند بہترین دو بیٹوں آدم کے ف یعنی صبر کرے اور مقابلہ نکرے یہاں تک کہ مارا جاوے مانند ہابیل کے اور نہ مانند
قابیل کے ترجمہ نقل کی یہ ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی میں ذکر کی گئی یہ حدیث تا قول انکی خیر من الساعی ف اور یہیں فکسروا فیہا الخ نہیں ہی بلکہ بعد خیر من الساعی کے
یہ عبارت ہی ترجمہ پھر کہا بعضے صحابہ نے پس کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو اوسمیں کہ کریں ہم فرمایا حضرت نے ہو تم ٹاٹ اپنے گھروں کے ف یعنی جیسے ٹاٹ پچھے فرش کے
نیچے ہمیشہ بچھا رہتا ہی ایسی ہی تم بھی اپنے گھروں میں ہمیشہ رہنا باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ میں کہ تمہارے دین کو تباہ کرے ترجمہ اور ترمذی کی روایت میں یون
آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کے کہ توڑ ڈالنا تم فتنوں میں کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالنا انمیں چلے اپنی کمانوں کے اور لازم پکڑنا انمیں گھروں کے
اندر کو یعنی ہمیشہ گھروں میں رہنا تاکہ نہ پڑو فتنوں میں اور ہونا تم مانند بیٹے آدم کے یعنی ہابیل کے کہ مارا اسکو قابیل نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہی
وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ

فی ماشیتہ یؤدی حقہا ویعبد ربہ ورجل آخذ برأس فرسہ یخیف العدو ویخوفونہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ام مالک بہزیہ سے

ف بہزیہ ساتھ زبر بے اور جزم ہ کے منسوب ہے طرف بہز بن امرؤ القیس کے حجازیہ ہے صحابیہ ترجمہ کہا انھوں نے کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنہ کا تو قریب کیا اسکو

ف یعنی خبر دی کہ وقوع اسکا قریب ہے اور کہا طیبی نے یعنی وصف خوب بیان کیا اسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہے کسی چیز کا کسی کے سامنے اور ذکر کرتا ہے معانی

احوال سامع سے تو قریب کرتا ہے اسکو اسکے یعنی اسکے ذہن میں یا خارج میں بھی اسلیے کہ جب ذہن میں آئے اور شدید ہو وجود اسکا خارج میں بھی تخیل ہوتا ہے ترجمہ کہا میں نے

یا رسول اللہ کون ہوگا بہتر لوگوں کا اس فتنہ کے زمانے میں فرمایا بہترین لوگوں کا اس زمانہ میں وہ شخص ہے کہ اپنے مویشی میں ہو ادا کرتا ہے حق انکا یعنی زکوۃ

وغیرہ اور بندگی کرتا ہے اپنے رب کی ف جیسے قول اللہ تعالی کے ففروا الی اللہ اور قول اسکے کے وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اسکے کے والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک

بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر گھوڑے اپنے کا یعنی گھوڑے پر سوار ہو کر باگ اسکی پکڑے کھڑا ہے ڈراتا ہے دشمنان دین کو یعنی کافروں کو اور

ڈرتے ہیں وہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی فتنہ اور قتال مسلمانوں کے سے بھاگ کر قصد کیا کفار کیطرف لڑتا ہے انسے اور وہ لڑتے ہیں اس سے پس بچا

فتنہ سے اور حاصل کیا ثواب وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتنۃ تستنظف العرب قتلاہا

فی النار اللسان فیہا اشد من وقع السیف رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ غالب ہو عرب کو اور پہونچے شر اسکی سب کو مقتول اسکے آگ میں ہونگے زبان دراز کرنی اس فتنہ میں یعنی ساتھ مذمت اور

برا کہنے کے سخت بہتر ہوگی مارنے تلوار کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مراد اس فتنہ سے وہ ہے کہ جو دو فریق بطمع مال وجاہ کے لڑیں اور اسمیں مقصود

احقاق حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق کی نہو جیسے خانہ جنگی والوں کا حال ہوتا ہے کہ اندھا دھند آپس میں لڑنے لگتے ہیں وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال ستکون فتنۃ صماء بکماء عمیاء من اشرف لہا استشرفت لہ واشراف اللسان فیہا کوقوع السیف رواہ ابو داود

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندھا ف یعنی باعتبار لوگوں کے اسکے کے

بایں حیثیت کہ نہیں پانے کے واسطے اسکے فریاد رس اور نہیں دیکھیں گے اس سے جگہ نکلنے کی اور خلاصی یعنی یہ ہیں کہ نہیں تمیز کرینگے درمیان حق وباطل کے اور نہیں

سننے کے نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اسمیں حق ایذا دیا جاویگا یا پڑیگا بیچ فتنوں اور محنتوں کے ترجمہ جو کوئی دیکھیگا اسکو

اور نزدیک ہوگا اسکے دیکھیگا اور نزدیک آئیگا وہ فتنہ اسکے اور کھینچ لیگا اسکو طرف اپنے اور دراز کرنی زبان اس فتنہ میں مانند پڑنے تلوار کے ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف یعنی تاثیر میں بلکہ زیادہ اس سے جیسا کہ کہا گیا ہے بیت جراحات السنان لہا التیام ۔ ولا یلتام ما جرح اللسان ۔ یہی کہا ہے کسی نے شعر میں سخت زیادہ مارنے تلوار سے

وعن عبد اللہ بن عمر قال کنا قعودا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرہا حتی ذکر فتنۃ الاحلاس فقال

قائل وما فتنۃ الاحلاس قال ہی ہرب وحرب ثم فتنۃ السراء دخنہا من تحت قدمی رجل من اہل بیتی یزعم انہ منی ولیس منی

انما اولیائی المتقون ثم یصطلح الناس علی رجل کورک علی ضلع ثم فتنۃ الدہیماء لا تدع احدا من ہذہ الامۃ الا لطمتہ

لطمۃ فاذا قیل انقضت تمادت یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا حتی یصیر الناس الی فسطاطین فسطاط ایمان

لا نفاق فیہ وفسطاط نفاق لا ایمان فیہ فاذا کان ذلک فانتظروا الدجال من یومہ او من غدہ رواہ ابو داود

اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا حضرت نے فتنوں کا یعنی جو کہ واقع ہونگے اخیر زمانہ میں پس بہت کیا ذکر

فتنوں کا یہاں تک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا ف اور وجہ تسمیہ میں فتنہ کی ساتھ فتنہ احلاس کے یا تو دوام اور درازی مدت اسکے کی ہے اسلیے کہ حلس ٹاٹ کو کہتے ہیں

کہ نیچے فرشوں نفیس کے اسکو بچھاتے ہیں اور وہ نیچے اسکے ہمیشہ پڑا رہتا ہے اٹھایا نہیں جاتا ہے تو تشبیہ دی اس فتنہ کو ساتھ حلس کے بیچ سیاہی اور برائی کے

یا اشارہ کیا اسکی طرف کہ جیسے ٹاٹ گھر میں بچھا رہتا ہے ویسی ہی اس فتنہ میں لازم کریں لوگ گھروں کو اور گوشہ نشینی اختیار کریں ترجمہ پس کہا ایک کہنے والے نے
کہ کیا ہے فتنہ احلاس یعنی کیا حال کہتا ہے اور کیسا ہے فرمایا وہ بھاگنا ہے یعنی بھاگے گا بعض انکا بعض سے بسبب عداوت اور لڑائی آپس کے اور لینا مال کا بغیر
استحقاق کے پھر فتنہ سراء کا ف لفظ فتنہ اسراء ساتھ رفع کے عطف ہے حرب پر بحسب معنی کے پس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس حرب ہے اور فتنہ سراء کا ہے اور ایک نسخہ
میں ساتھ نصب کے ہے کہ عطف ہے فتنہ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سراء کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سراء کی یہ ہے کہ سبب اسکے ہونے کا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف و تنعم ہوگا یا یہ
واقع ہونا اسکا خوشحال کریگا دشمنان دین کو پھر بیان کیا اسکو ترجمہ ظلمت و فساد اسکا پیدا ہوگا نیچے دونوں قدموں ایک شخص کے سے کہ میرے اہل بیت میں سے ہوگا
یعنی فتنہ انگیز وہ ہوگا گمان کریگا وہ شخص کہ وہ میرے اہل بیت میں سے ہے یعنی فعل میں اگرچہ ہو مجھ سے نسب میں اور نہیں ہوگا مجھ سے ف یعنی میرے اہل سے فعل میں اسلیے کہ اگر وہ
ہوتا میرے اہل فعل میں تو نہ برپا کرتا فتنہ نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہے انہ لیس من اہلک یا یہ کہ نہیں وہ میرے دوستوں میں سے حقیقت میں اور موید ہے اسکا یہ قول حضرت کا ترجمہ
سوائے اسکے نہیں کہ دوست میرے پرہیزگار ہیں پھر صلح کریں فتنہ کے جمع ہونگے لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولہے کے اوپر پسلی کے ف یعنی استقامت نہ ہوگی
اور احوال اسکا منتظم نہ ہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہیں ہوتا اور ساتھ اسکے مرکب نہیں ہوتا یعنی وہ لائق سرداری کے نہیں ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رائے کے
چنانچہ نہیں واقع ہوگا اس لیے اپنے موقع پر جیسا کہ کولا واقع ہوتا ہے پسلی پر غیر موقع اپنی کے ترجمہ پھر فتنہ دہیماء ف یہاں بھی لفظ فتنہ کی ہے دونوں اعراب
ہیں رفع اور نصب مانند پہلے کے اور دہیماء ساتھ پیش دال اور زبر ہ کے تصغیر دہماء کی ہے بمعنی سیاہ اور تاریک کے اور تصغیر مذمت کے لیے ہے اور بعضوں نے کہا
کہ دہیماء سے مراد دہیمہ ہے بمعنی حادثہ کے اور دہیم اسماء داہیہ سے ہے ترجمہ نہیں چھوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت میں سے مگر طمانچہ مارےگا اسکو طمانچہ مارنا یعنی ضرر اور
اس فتنہ کا سب لوگوں کو پہنچے گا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگے کہ یہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا بلکہ فتنہ فرو ہوگا پھر زیادہ
ہو جاویگا صبح کریگا شخص اسمیں مومن یعنی بسبب حرام جاننے اسکے کے خون اور آبرو اور مال بھائی مسلمان کا اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننے اسکے چیزوں مذکورہ
کو اور ہمیشہ رہیگا وہ یہاں تک کہ ہو جاوینگے لوگ طرف دو خیموں کے ف یعنی دو فرقوں کے اور بعضوں نے کہا دو شہروں کے اور فسطاط ساتھ پیش اور زیر ف کے
اصل میں خیمہ کو کہتے ہیں پس یہ قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کے سے ہے ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہیں ہوگا نفاق اسمیں یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہیں ایمان
ہوگا اسمیں ف یعنی اصلا یا کمال اسکا بسبب اعمال منافقین کے مانند خیانت اور کذب اور عہد شکنی وغیرہ کے ترجمہ پس جب ہو یہ پس منتظر رہو ظہور دجال کے اسی دن
یا اسکے اگلے دن نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ موید ہے اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہیں پس ہونگے امام مہدی بیت المقدس میں پس گھیریگا اسکو دجال پھر اتریں گے
حضرت عیسی پس گھل جاویگا وہ ملعون مانند گھل جانے نمک کے پانی میں پس مارینگے اسکو اپنے نیزہ سے اور حاصل ہوگی انکو نہایت خوشی کہا طیبی نے کہ فسطاط ساتھ
پیش اور زیر ف کے وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہوں اسمیں لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ اخیر زمانہ میں ہوگا لیکن بیچ تعیین پہلے فتنوں کے کچھ کلام نہیں کیا ہے علماء نے
خصوصا بیچ فتنہ سراء کے کہ وہ کون شخص ہے اہل بیت میں سے کہ اسکے قدموں کے نیچے سے یہ فتنہ اٹھیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ فتنہ احلاس
قتال عبداللہ بن زبیر کا ہے اہل شام سے بعد بھاگ گئے انکے مدینہ سے اور فتنہ سراء تغلب مختار کا ہے اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تھا نصرت اہل بیت کا ساتھ اور محمد بن حنفیہ
کے پھر اجتماع کیا اوپر مروان کے منتظم کے اور شروع ہوئے یہاں سے فتنے بہت اور فتنہ دہیماء تغلب کا ہے اور لوٹنا انکا مسلمانوں کے شہروں کو پس حق لا انسے وہ منافق ہی انتہی

وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وائے ہے واسطے عرب کے شر سے کہ نزدیک پہونچے ف یعنی ظہور اسکا اور کہا طیبی نے کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان کا اور حضرت علی کا
اور شہادت کا ہے کہتا ہوں میں مراد اس سے تغلب یزید پلید کا ہے ساتھ حضرت امام حسین کے اور یہ قریب ہے معنی میں اسلیے کہ شر اسکی ظاہر ہے نزدیک ہر عرب و عجم کے تحقیق نجات پائی
اور مطلب پایا ہو وہ شخص کہ بند رکھا ہاتھ اپنا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی لیڈا سے باز رکھا ہاتھ اپنا باعث تمیز حق باطل سے وعن المقداد بن الاسود قال

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ
الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے مقداد بیٹے اسود کے سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں
سے ف یہ تین بار فرمایا یہ کلمہ واسطے مبالغہ تاکید کے ترجمہ اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ میں پس صبر کیا پس حسرت ہے اسکے لیے کہ وہ نہ ہوا فتنہ سے اور صبر کیا
نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس تقدیر پر لام لمن ابتلی کو زبر ہے اور لفظ فواہا ساتھ تنوین کے الگ ہے اس سے اور معنی واہا کے تحسین ہیں یعنی حسرت ہے اسکے لیے کہ وہ
نہ ہوا فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا اسمیں اور صبر نہ کیا در صورت ابتلا کے یا معنی عجب اور اچھے کے ہیں یعنی کیا عجب اور اچھا ہے صبر اور بچنا فتنوں سے اور بعضوں نے لام کو زیر بھی
پڑھی ہے متعلق فواہا کے بمعنی تعجب کے وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْہَا
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ
اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ
لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
رکھی جاویگی تلوار میری امت میں یعنی بعضوں میں قتل و قتال شروع ہوگا نہ اٹھائی جاویگی اس امت سے قیامت تک ف چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی زمانہ
معاویہؓ سے اور جاری ہے اب تک سچا ہوا فرمانا حضرتؐ کا ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملجاوینگے کتنے ایک قبیلے میری امت میں سے ساتھ مشرکوں کے ف چنانچہ
کچھ تو اسمیں سے واقع ہوچکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ خلافت صدیق اکبرؓ کے ترجمہ اور نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجینگے کتنے ایک قبیلے میری
امت میں سے بتوں کو ف حقیقۃً اور شاید کہ یہ ہو زمانہ آئندہ میں یا معنیً اور بعض انمیں سے وہ ہیں کہ جنکے حق میں فرمایا تعس عبدالدینار و عبدالدرہم ترجمہ اور تحقیق شان
یہ ہے کہ ہونگے میری امت میں سے جھوٹے یعنی بیچ دعوے کرنے نبوت کے وہ تیس ہونگے سب گمان کرینگے کہ وہ پیغمبر خدا کے ہیں حال انکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی
نبی پیچھے میرے ف لفظ خاتم ساتھ زیر ت اور زبر اسکی کے ہے اور جملہ حال ہے جملہ لانبی الخ تفسیر پہلے جملہ کی ترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت
رہیگی حق پر یعنی علماً اور عملاً اور غالب دشمنان دین پر نہیں ضرر پہونچا سکیگا انکو وہ شخص کہ مخالفت کرے انکی یعنی بسبب ثابت ہونے انکے کے اپنے دین پر یہانتک
کہ آوے حکم خدا کا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یعنی قیامت یا مراد الساعۃ سے یہ ہے کہ اثر کفر کا زمین پر نہ رہے اور جملہ حتی یاتی الخ متعلق ہے لفظ
لا تزال کا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ اَوْ سِتٍّ وَّثَلٰثِیْنَ
اَوْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِیْنَ فَاِنْ یَّهْلِکُوْا فَسَبِیْلُ مَنْ هَلَکَ وَاِنْ یَّقُمْ لَهُمْ دِیْنُهُمْ یَقُمْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ عَامًا قُلْتُ اَمِمَّا بَقِیَ اَوْ مِمَّا مَضٰی قَالَ مِمَّا مَضٰی رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھرتی رہیگی چکی دین اسلام کی ف یعنی مستقر اور منتظم رہیگا
امر دین کا بیچ امن اور سلامتی کے فتنوں سے اور جاری رہنے احکام سنت کے جیسا کہ چاہیے ترجمہ بیچ مدت پینتیس برس کے یا چھتیس برس کے یا سینتیس برس کے
ف پس انتہا مدت انتظام اور اسلام کے یہ برس ہونگے اور ابتدا انکی سال ہجرت سے ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہے اور اسمیں شبہ نہیں کہ شہید ہونا حضرت عثمانؓ
کا کہ اول فتنہ ہے اسلام میں سنہ پینتیس ہجری میں واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چھتیس میں اور جنگ صفین سنہ سینتیس میں ف اور لفظ او اسمیں تنویع کیلیے ہے یا بمعنی
بل کے اور احتمال ہے کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اس سال میں ہو کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہے ہوں کہ زیادہ ہو تیس برس پر کہ مدت خلافت خلفاء اربعہ
کی ہے پس انکو ملاوین مدت خلافت کے ساتھ تو گنتی انکی اس مجموعہ کو پہونچی کہ خبر دی تھی اور یہ توجیہ اولی ہے اگر مراد رکھیں استقرار اور انتظام باعتبار نہ راہ پانے بدعت کے
اور خلاف حکم شارع کے اور وجہ اول اولی ہے اگر استقرار و انتظام باعتبار نہ ہونے فتنہ لڑائی اور خلافت کے ہو اور احتمال ہے کہ ابتداء وقت ظہور وحی سے اعتبار کریں

پس تمام ہوا ہی تینتیس برس تک مدت تمام ہوئے خلافت حضرت عمرؓ تک ہوگا اسلیے کہ امر دین و ایمان اور سنت جماعت اور محبت انکی خلافت شیخین کے بیچ منتظم اور محکم تھا
اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں بعد گذرنے ایک دو برس کے کچھ کچھ ظاہر ہوا اور شہید ہونا اور برپا ہونے فتنہ کا ہوا ت لیکن ہلاک ہوں ف یعنی اگر اختلاف کریں لوگ بیچ اقامت
دین کے مدت مذکورہ میں و سستی کریں امر دین میں گناہ کریں ت پس راہ انکی راہ انکی ہے جو کہ ہلاک ہوئے ف یعنی اگلے امتوں کے لوگ جنہوں نے کجی کی حق سے اور اختلاف کیا
تو مانند سستی کی دین میں اور دائم رکھا اسباب ہلاک کا اور مشغول ہونے کا ساتھ اُس چیز کے کہ باعث ہو ہلاکت کی ت اور اگر قایم ادا ہو تمام ہووے انکے کار دین انکا ف
بیچ فرمانبرداری امراء اور حاکموں کے اور قائم رکھنے شریعت کے اور احکام اور شوکت و دولت اسلام کے ت تو قایم اور پورا ہوگا انکے لیے ستر برس تک ف اور شاید ہوں مراد ستر برس باعتبار امور
مذکورہ کے خوبی دین کے ساتھ اور کامل ہونگے اس میں کہ نسبت ابتدا نبی کے ساتھ خبر دینے مخبر صادق کے اور وہی خوب جانتے ہیں اسکو ابن مسعود کہتے ہیں ت کہا اور پوچھا میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا یہ ستر برس کہ تمام و کامل ہوگا انمیں سے یا اسوقت سے ہیں باقی ہا یعنی شروع ان ستر برس کا بعد پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس برس کے ہوگا
یا اسوقت سے گذرا یعنی ابتداے اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور رحل میں بیان بھی انہیں فرمایا تمام و قایم ہوگا ابتدا اسوقت گذرا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بعد
گذرنے پینتیس یا چھتیس یا سینتیس کے اور یہ تقریر کہ ذکر کی اور توضیح کی بہنے کافی ہے بیچ شرح اس حدیث کے اور وجہ مختار اور موافق لفظ کے بھی یہی ہے اور شارحین نے
اس تمام میں بہت سے کلام کیا ہے واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ نے معنی حدیث کے یہ لکھے ہیں کہ مضطرب ہوگا دائرہ اسلام کا ۳۵ پینتیس میں بسبب قتل عثمانؓ کے اور
چھتیس میں بسبب جنگ جمل کے اور سینتیس میں بسبب جنگ صفین کے پس اگر ہلاک ہوں بسبب غلبہ باغیوں کے اور مغلوب ہونا امام حسنؓ کے پس راہ انکی راہ انکی ہے جو کہ ہلاک
ہوئے اگلی امتوں میں اور ہو اسی طرح جسوقت کہ مضطر ہوئے حضرت حسنؓ طرف مصالحت کے اور اگر قائم رہے بالفرض بسبب غلبہ امام کے قائم رہیگا ستر برس انتہی

الفصل الثالث عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی غزوۃ حنین مر بشجرۃ للمشرکین کانوا
یعلقون علیہا اسلحتہم یقال لہا ذات انواط فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ہذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الہا کما لہم الہۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان
قبلکم رواہ الترمذی ت روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلے طرف غزوہ حنین کے ف کہ بعد فتح مکہ کے ہے اور حضرت کے
ساتھ بعضے نو مسلم تھے کہ اسلام کے احکام جانتے نہ تھے ت گذرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکین کا لٹکاتے تھے اسپر ہتیار اپنے ف واعتکاف کرتے گرد اسکے ت
کہا جاتا تھا اس درخت کو ذات انواط ف انواط جمع نوط کی ہے کہ وہ مصدر ہے بمعنی لٹکانے کے چونکہ ہتیار اسپر لٹکاتے تھے اسکا نام ذات انواط رکھا تھا اور یہ نام
درخت سبز کا تھا ت پس کہا بعضے نو مسلموں نے کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہ ہوا تھا یا رسول اللہ مقرر فرما ہمارے لیے بھی ایک درخت کہ اسپر ہتیار لٹکا دیں ہم اور اسکا
ذات انواط نام رکھیں جیسا کہ مشرکوں کے لیے ہے ذات انواط کہ اسپر ہتیار لٹکاتے ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب و انکار کے سبحان اللہ کہنا
تمہارا ایسا ہے کہ جیسا کہا تھا قوم موسی نے اے موسی علیہ السلام مقرر کر ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اسکو جیسے کہ کافروں کے لیے ہیں معبود ف لیکن تفاوت ان دونوں
کا پوشیدہ نہیں ہے اسلیے کہ شبہ قوی ہوتا ہے مشبہ سے ت قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری بیچ اسکے ہاتھ ہے البتہ سوار ہوگے یعنی چلوگے تم راہیں ان لوگوں کی کہ
پہلے تم سے تھے ف نقل کی یہ ترمذی نے یعنی بیچ السنن وغیرہ یہ شکایت ہے انکے احوال کی کہ ایسی باتیں کہتے اور کرتے ہیں کہ باعث گمراہی اور بعید ہے گذر جانے کے ہو جیسے اگلی امتیں
ہوا

وعن ابن المسیب قال وقعت الفتنۃ الاولی یعنی مقتل عثمان فلم یبق من اصحاب بدر احد ثم وقعت الفتنۃ الثانیۃ یعنی
الحرۃ فلم یبق من اصحاب الحدیبیۃ احد ثم وقعت الفتنۃ الثالثۃ فلم ترتفع وبالناس طباخ رواہ البخاری
ت روایت ہے ابن مسیب سے ف سعید بن مسیب تابعی مشہور ہیں اور کبھی زبر سے بھی پڑھتے ہیں تابعی جلیل القدر ہیں ت واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلے اس سے کوئی فتنہ اسلام
میں واقع نہ ہوا تھا مراد رکھتے ہیں ابن مسیب پہلے فتنہ سے مار ڈالنا یا زمانہ مار ڈالنے عثمان بن عفان کا پس باقی رہا کوئی ان صحابہ میں سے کہ غزوہ بدر میں

حاضر ہوئے تھے ف ع لفظ یعنی حدیث میں کلام راوی کا ہے کہ جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہے اُسنے تفسیر کی کلام ابن مسیب کی پہلا فتنہ سے مراد تھی اُنکی و زہری سے وقوع
کلام ہے ابن مسیب کا اور مراد یہ ہے کہ اصحاب بدر مرنے لگے اُسوقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمانؓ کا سنہ پینتیس میں اور کوئی باقی نہ رہا یہاں تک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ
کا اور یہ مراد نہیں ہے کہ اصحاب بدر مقتل عثمانؓ کے میں مارے گئے اور مر گئے اور اسیطرح اسکے بعد کے جملہ کے معنی سمجھنے چاہئیں اور حاصل یہ کہ وہ مبتلا نہیں ہوے فتنہ میں دوبارہ
بسبب اسکے کہ بچایا اُنکو اللہ تعالی نے برکت غزوہ بدر کے اور سب بدریوں میں سے جو آخر مرے ہیں سعد بن ابی وقاص ہیں کہ چند سال پہلے جنگ حرہ سے مرے ہیں ت پھر ہوا فتنہ دوسرا
یعنی حرہ کا ف ع حرہ نام ایک میدان کا ہے باہر مدینہ کے کہ اُسمیں سیاہ پتھر بہت ہیں اور وہاں کی جنگ مشہور ہے کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا اُنکے لوٹنے مارنے کے لیے اور بہت
ظلم و زیادتی اُسنے کی اور یہ جنگ سنہ تریسٹھ میں ہوئی ت لم تبق الخ یعنی نہ چھوڑا کسی کو اُن اصحاب میں سے کہ حدیبیہ میں حاضر تھے یعنی بیعۃ الرضوان والے پھر واقع ہوا فتنہ تیسرا الخ یعنی وہ
اسی حال میں کہ لوگوں میں قوت اور فربہی ہو ف ع نقل کی یہ بخاری نے طباخ ساتھ زبر ط اور تخفیف ب کے اور کبھی ساتھ پیش ط کے بھی آتا ہے بمعنی قوت اور فربہی کے پھر استعمال کیا گیا ہے
عقل اور بہتری میں بھی کہا جاتا ہے فلانی کو طباخ نہیں ہے یعنی عقل نہیں ہے اُسکو اور خیر نہیں ہے پاس اسکے اور مراد یہ ہے کہ اُس فتنہ میں نہیں باقی رہا لوگوں میں یعنی تابعین میں کوئی
صحابہ میں سے اور حواشی میں لکھا ہے کہ مراد تیسرے فتنہ سے خروج ابن حمزہ خارجی کا ہے بیچ زمانہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کے اور کرمانی نے کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج
کی ہے ساتھ عبداللہ بن زبیر اور اہل مکہ کے کہ اُسمیں تخریب کعبہ کی بھی ہوئی اور وہ معرکہ سنہ چوہتر میں ہوا بیچ زمانہ عبدالملک بن مروان کے انتہی لیکن اس تقدیر پر صحیح نہیں ہوتا
کہ صحابہ میں سے کوئی باقی نہ تھا اسلیے کہ اُسمیں جماعت صحابہ کی تھی پس قول اول صحیح ہے

بَابُ الْمَلَاحِم

باب ہے بیچ بیان لڑائی اور قتال کے ف ع لفظ ملاحم ساتھ زبر میم اور زیر ح کے ہے جمع ملحمہ کی بمعنی معرکہ اور جگہ قتال کی مشتق ہے یا تو لحم سے بسبب ہونے گوشت مارے گیوں کے اُسمیں یا مشتق ہے لحمہ کپڑے سے کہ بمعنی
بانے کے ہے بسبب ... اور اختلاط لوگوں کے اُسمیں مانند اختلاط لحمہ یعنی بانے کے ساتھ تانے کے اور پہلے معنی مناسب اور قریب ہیں اور ملحمہ بمعنی لڑائی اور محاربہ غلبے کے بھی
آتا ہے اور صحاح میں ہے ملحمہ فتنہ اور حرب کو اور اس باب میں ذکر ہوا اُن لڑائیوں کا کہ مخصوص ہیں بیچ گروہوں معین کے بیچ مکانوں مخصوصہ اور شہروں معینہ کے اور اسی لحاظ سے
اس باب کو جدا لائے باب الفتن سے کہ اُسمیں ذکر قتال کا اکثر مجمل و مبہم تھا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُوْلَ الَّذِيْ يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَهُ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيْطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهُ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قایم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑینگے دو گروہ بڑے ہوگا درمیان اُنکے قتال عظیم
دعوی ہوگا اُنکا ایک ف ع یعنی دونوں دعوی دین اسلام کا رکھینگے اور دونوں گروہ مسلمان ہونگے یا دونوں دعوی حقانیت کا رکھینگے اور ہر ایک
اپنے گمان و اعتقاد میں حق پر ہونگے کہا علماء نے کہ مراد ان دو گروہوں سے ایک معاویہؓ اور علیؓ کے ہیں چنانچہ کہ علیؓ نے فرمایا اخواننا بغوا علینا
اور یہ بھی آیا ہے کہ ایک کو معاویہؓ کے جانب سے اُنکے پاس قید کرکے لائے ایک شخص نے اُنکی جماعت میں سے اُسکے حال پر افسوس کیا کہ یہ تو مسلمان
اچھا اسلام رکھتا تھا فرمایا کیا کہتا ہے تو وہ اب بھی مسلمان ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر بطلان قول خوارج کے کہ کہتے ہیں دونوں جماعتیں کافر ہیں

اور وہ بطلان قول روافض کے کہ کہتے ہیں مخالف علیؓ کے کافر ہیں ت اور نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اٹھائی جاوینگی یعنی پیدا ہونگے تیس دغاباز
جھوٹے کہ جھوٹ بناوینگے الله و رسول پر قریب تیس کے ف ع اور ایک حدیث میں تیس فرمایا ہے اور یہاں قریب تیس کے تو وہاں بھی قریب ہی تیس کے مراد ہونگے مسامحۃ
تیس فرما دیا یہ ہو یا اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال و ابہام کے ہوئی ہو اور پھر بقید تیس کے اور اسی طرح نہیں منافی ہے یہ حدیث روایت طبرانی کی عن ابن عمرو
لا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلیے کہ مراد اس سے کثرت ہے یا انہیں مقید ہیں ساتھ دعوی نبوت کے اور باقی بغیر اسکے اور احتمال ہے کہ ستر غیر تیس کے ہوں کہ
سب ہوجاییں واللہ اعلم ت ہر ایک انمیں سے گمان و دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہانتک لیا جاویگا اور اٹھایا جاویگا علم
ف ع یعنی نفع دینے والا کہ متعلق ہے کتاب و سنت سے ساتھ مرنے علماے اہل سنت و جماعت کے پس بہت ہونگے جاہل و بدعتی موت عالم موت عالم ہے ت اور نہیں
قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ بہت ہونگے زلزلے ف ع یعنی حسی کہ وہ ہلنا زمین کا ہے یا معنوی کہ وہ طرح بطرح کی بلائیں ہیں ت اور قریب ہوگا زمانہ ف ع اور
مراد اس سے زمانہ حضرت امام مہدیؑ کا کہ جب امن ہوگا زمین میں اور خوش گذریگی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسے کہ خاصیت ہے زمانہ عیش و خوشی کی کہ جلد
کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو ت اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگے فتنے اور لڑائیاں مسلمانوں میں اور بہت ہوگا ہرج اور وہ
قتل ہے ف ع یعنی مراد ہرج سے قتل ہے کہ بسبب فتنہ کے وجود میں آویگا اور یہ تفسیر کسی راوی نے کی ہے ت اور یہانتک کہ بہت ہونگے درمیان تمہارے مال پس بہت بہت
ہوجاوینگے یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کرے صدقہ اسکا ف ع یہ جو عبارت ہے حدیث میں حتی یہم الخ کہ جسکا یہ ترجمہ لکھا اسمین کئی
وجہیں ہیں اول تو یہ کہ یہم ساتھ پیش یَ کے اور زیر ہ کے پڑھیں اور رب ساتھ نصب کے بنا بر اسکے کہ مفعول ہے یہم کا اور فاعل اسکا من یقبل ساتھ حذف مضاف
کے کہ فقدان ہے اور یہ روایت مشہور ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈھونڈنا اس شخص کا کہ
قبول کرے اسکے صدقہ کو یعنی بہت ڈھونڈھیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اسکے لیے اور کم پاویگا بسبب کم ہونے محتاجوں کے دوسری یہ کہ ساتھ زبر یَ اور پیش ہ
کے پڑھیں یہم سے بمعنی قصد کے اور رب مرفوع اس صورت میں بالمال فاعل ہے اور من یقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کرے اور بہت ڈھونڈھے صاحب مال اس
شخص کو کہ لیوے صدقہ اسکا اور تیسری یہم ساتھ زبر یَ اور پیش ہ کے اور رب منصوب یہم سے بمعنی غمگین کرنے کے کہ متعدی بھی آیا ہے کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا
صاحب مال کو نپانا فقیر کا کہ قبول کرے اسکے صدقہ کو ت اور یہانتک کہ پیش کریگا مال یعنی وہ مال کہ ارادہ کرتا ہے اسکے تصدق کا روبرو اس شخص کے کہ گمان کرتا ہے
اسکے قبول کرنیکا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اس مال کو اسپر نہیں حاجت مجھکو اسکی یعنی بسبب غناے قلبی اور ظاہری کے یہ کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگے لوگ بیچ بنانے
لنبی عمارتوں کے ف ع جیسے اس وقت میں کہ لوگ فخر کرتے ہیں بڑے بڑے مکان بنانے کا اور جو مکان کہ بھلائیوں کے ہیں انکو ڈھاتے ہیں اور انکو گھر اور باغ
وغیرہ سیر کے مکان ٹھہراتے ہیں ت اور یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہیگا اے کاشکے ہوتا میں جگہ اسکے ف ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکر امور
دین کے یا بسبب کثرت بلاؤں اور فتنوں کے یہ آرزو کریگا کاشکے میں مردہ ہوتا نہ دیکھتا یہ فتنے ت اور یہانتک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے ف ح شرح اسکی
بیچ باب العلامات بین یدی الساعۃ کے آویگی اور اسدن سے توبہ کے دروازے بند ہو جاوینگے بعد اسکے توبہ قبول نہیں ہونیکی جیسے کہ فرمایا ت پس جب نکلیگا آفتاب
مغرب کیطرف سے اور دیکھینگے اسکو آدمی ایمان لاوینگے سب ایک بار امر آخرت ظاہر ہوجاویگا پس یہ وقت ہے کہ نہیں نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اسکا اسروز جو
نفس کہ ایمان نہ لایا تھا پہلے اسدن کے اور نہ نفع دیگا کسب کرنا نفس کا نیکی کو اپنے ایمان میں اگر کسب کی تھی پہلے اس روز کے ف ع اور بعضوں نے کہا تقدیر اسکی
یہ ہے کہ نہیں نفع دیگا نفس کو ایمان اسکا اور نہ کسب نامہ اسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تھا پہلے سے یا نہ کسب کی تھی نیکی اور مراد نیکی سے توبہ ہے یعنی نہیں نفع دیگا
اس نفس کو ایمان لانا اسکا اور توبہ اسکی گناہوں سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کے لیے ہے پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں نفع دیگی اسکو توبہ اور نہ توبہ قبول ہوسے
ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہے قیامت کا اس حال میں کہ کھولا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنے ف ع یعنی بیچنے خریدنے کے

لئے اور اضافت کپڑے کی ایک کی طرف اُن دونوں میں سے اسلیے ہے کہ وہ مالک اُسکا ہے اور دوسرے کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اُسکا ہے ت پس خرید و فروخت نہیں کر چکینگے اُسکو اور نہیں لپیٹینگے اُسکو اسی حال میں ہونگے کہ قیامت قائم ہوگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حال میں کہ پھرا ہوگا ایک شخص ساتھ دودھ اُونٹنی اپنی کے پس نہ پیویگا اُسکو ف یعنی اُونٹنی کا دودھ گھر لایا ہوگا اور نہوز اُسکو پیا نہو گا کہ قیامت آ پہونچیگی ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حالت میں کہ ایک شخص لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنی تاکہ اپنے جانوروں کو اُسمیں پانی پلاوے پس نہیں پلایا ہوگا اُسمیں کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حالت میں کہ تحقیق اُٹھایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہ اپنے کے پس نہ کھا سکے گا اُسکو کہ قیامت آ پہونچیگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قیامت ناگاہ آجاویگی لوگ کاروبار میں ہونگے کہ آ پہونچیگی اور مراد قیامت سے نفخہ پہلا ہے کہ اُس سے سب مرجاوینگے لیکن علامتیں پہلے اُسکی دیکھینگے **وَعَنْهُ قَالَ** قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم ایک قوم سے کہ پاپوشیں اُنکی جوتیاں بالوں کی یعنی بافت کیے ہونگی اور یہانتک لڑوگے تم ترکوں سے ف ترک اولاد یافث بن نوح کی ہیں اور ترک نام پدر کلان اُنکے کا ہے اور صورت اُنکی یہ ہے ت چھوٹی آنکھوں والے سرخ چہرے چپٹی ہونی ناکیں گویا کہ منہ اُنکے سپریں ہیں چمڑوں سے تہ بتہ کی ف مجان ساتھ زبر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کی کہ میم کے زیر سے ہے بمعنی سپر اور شباہت دی انکے مونہوں کو ساتھ سپر کے بسبب چپٹے ہونے اُنکے اور اُنکے گول ہونے کو ساتھ مطرقہ یعنی سپر چمڑے تہ بتہ کے کی بسبب موٹے ہونے اور کثرت گوشت اُنکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ قَالَ** قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم خوز اور کرمان سے کہ عجمیوں میں سے ہیں ف خوز ساتھ پیش خ اور جزم واو کے آخر میں ز ہے نام ایک گروہ کا ہے رہنے والوں بلاد خوزستان سے اور کرمان ساتھ زیر اور زبر کاف کے نام ایک شہر معروف کا ہے درمیان فارس اور سجستان کے ت اور صفت خوز اور کرمان کی یہ ہے کہ سرخ منہ پست بینی خورد چشم منہ اُنکے مانند سپروں تو بر تو کے پاپوش اُنکی بالوں کی نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی میں عمرو بن تغلب سے بجائے سرخ منہ کے چوڑے منہ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ** قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگے مسلمان یہودیوں سے پس ماریںگے یہودیوں کو مسلمان یعنی غالب رہینگے اُنپر مسلمان یہانتک کہ چھپے گا یہودی پیچھے پتھر کے اور درخت کے پس کہیگا پتھر اور درخت یعنی دونوں یا ایک اُنمیں سے اے مسلمان اے بندے اللہ کے یہ ہے یہودی پیچھے میرے پس آ اور قتل کر اُسکو مگر درخت غرقد ف یہ استثنا ہے درخت سے یعنی سب درخت آگاہ کرینگے مگر غرقد نہیں کریگا اور غرقد ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کے نام ایک درخت خاردار کا ہے اور بقیع غرقد مدینہ کو کہ مقبرہ ہے اسی کی طرف اضافت کرتے ہیں اس لیے کہ اگلے زمانہ میں یہ درخت وہاں بہت تھے اور یہ درخت یہودی کو کہ ساتھ اُسکے پناہ لاویگا ظاہر نہیں کریگا اور پوشیدہ رکھیگا ت اس لیے کہ وہ درخت یہودیوں کا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف اور اُسکو اُنکے ساتھ ایک نسبت ہے کہ حقیقت اُسکی سوائے خدا اور رسول اُسکے کے نہیں جانتا اور کہا ہے بعضوں نے کہ یہ ہوگا بعد نکلنے دجال کے جس وقت کہ لڑینگے مسلمانوں سے وہ یہودی کہ تابع ہونگے دجال کے **وَعَنْهُ**

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ متفق علیہ اور روایت ہے اسی
ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا ایک شخص قحطان مین سے **ف ع** قحطان ساتھ زبر قاف اور جزم
ح کے ابو الیمن ہے **ت** ہانکے گا وہ شخص لوگون کو ساتھ لاٹھی اپنی کے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف ع** یہ کنایہ ہے اس سے کہ اطاعت کرینگے لوگ اسکی اور
اتفاق کرینگے اسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ انپر اور مسخر کریگا انکو اور احتمال ہے کہ مراد حقیقت ہانکنے کی ہو ساتھ عصا کے اور کہا بعضون نے کہ شاید وہ
شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اسکو جہجاہ جیسے کہ آگے آتا ہے ذکر اسکا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذہب
الایام واللیالی حتی یملک رجل یقال لہ الجہجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ الجہجاہ رواہ مسلم
اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین تمام ہونگے دن اور رات یعنی نہین منقطع ہونے کا زمانہ اور نہین آنے کی
قیامت یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہے یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے **ف ع** موالی ساتھ
زبر میم کے جمع ہے مولی کی یعنی غلام اور معنی یہ ہین یہان تک کہ وہ ہوگا حاکم لوگون پر **ت** کہا جاویگا اسکو جہجاہ نقل کی یہ مسلم نے اور بعضے نسخون مین جہجاہ ساتھ
دو ہیون کے اور بعضون مین جہجا ساتھ حذف ہ اخیر کے ہے **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لتفتحن عصابۃ من المسلمین کنز آل کسری الذی فی الابیض رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سے گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کے ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** آل کسری مین لفظ آل کا
زائد ہے یا مراد ہے اس سے اہل و عیال اسکے اور کسری ساتھ زیر اور زبر کاف کے معرب خسرو کا ہے اور بادشاہ فارس کو کسری کہتے ہین جیسے بادشاہ روم
کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو قیل ساتھ زبر قاف کے اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہے مدائن مین کہ اہل فارس اسکو
سفید کوشک کہتے ہین اور اب بنائی گئی ہے جگہ اسکی مسجد مداین مین اور یہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمر رض کے نکالا گیا **وعن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلک کسری فلا یکون کسری بعدہ وقیصر لیہلکن ثم لا یکون قیصر بعدہ
ولتقسمن کنوزہما فی سبیل اللہ وسمی الحرب خدعۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوا کسری
پس نہوگا کسری پیچھے اسکے **ف ع** ہلاک ہوا یہ جملہ خبریہ ہے یعنی قریب ہے کہ ہلاک ہوگا ملک اسکا اور صیغہ ماضی کا لانے واسطے تحقیق وقوع اور قرب اسکی کے
یا دعا و تفاول ہے **ت** پس نہوگا کسری بعد اسکے **ف ع** یعنی بعد کسری کے کہ موجود تھا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور معنی یہ ہین کہ نہین مالک
ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگے اسکے مسلمان بعد اسکے قیامت کے دن تک اور یہ بات اسوقت فرمائی کہ خسرو نے نامہ آنحضرت کا پھاڑ ڈالا **ت**
اور قیصر کہ بادشاہ روم کو کہتے ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اسکے اور البتہ بانٹے جاوینگے خزانے انکے راہ خدا مین اور نام رکھا آنحضرت نے لڑائی کا فریب
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** اور یہ عطف ہے قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نے اور نام رکھا آنحضرت نے الخ چونکہ پہلے کلام مین اشارہ تھا طرف اسکے کہ ہلاک کسری
اور قیصر کا اور لینا انکے خزانون کا ہوگا ساتھ لڑائی کے اور اکثر ہوتی ہے لڑائی محتاج فریب کی پس آگاہ فرمایا آپنے صحابہ کو ساتھ جایز ہونے اسکی کے تاکہ وہم کرین
وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سے ہے پس فرمایا کہ جنگ کرنے مین ساتھ دشمنون کے فریب حیلہ اور داؤ ہے کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کے دخل رکھتے ہین جیسے کہ
اپنے لشکر کو حیلون سے دشمن کی آنکھ مین بہت دکھاوین یا اسطرح کہ مین ایسطرف جاوین تا دشمن خیال کرین کہ وہ چلے گئے اور جنگ نہین کرینگے اور جب غافل ہون انپر یکایک
جاپڑین یا اور مانند انکے حیلہ کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھ پیش اور زبر خ کے اور جزم دال کے اور ساتھ پیش دال کے اور زبر اسکے کے بھی آیا ہے اور ساتھ
زبر خ اور جزم دال کے فصیح تر ہے **وعن** نافع بن عتبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تغزون جزیرۃ العرب فیفتحہا

اللہ ثم فارس فیفتحھا اللہ ثم تغزون الروم فیفتحھا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہ بھتیجا ہے سعد بن ابی وقاص کا اور وہ صحابی ہے اسلام لایا فتح مکہ میں کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگے یعنی بعد میرے جزیرہ عرب سے **ف** یعنی ولایت عرب سے اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب سے کہ احاطہ کیا ہے دریا نے اسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہے یعنی پہر کہ جنگ کروگے بقیہ جزیرہ سے یا سارے جزیرہ سے باین حیثیت کہ نہیں چھوڑا جاویگا کافر اسمیں **ت** پس فتح کریگا اسکو اللہ تعالی تمہارے ہاتھ پر پھر جنگ کروگے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اسکو اللہ پھر جنگ کروگے روم سے پس فتح کریگا اسکو خدا تعالی پھر جنگ کروگے دجال سے پس فتح دیگا اسپر اللہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اسکو تمہو مغلوب کریگا اور ملک کہ اسکے ہاتھ آگیا ہو گا تمہارے ہاتھ لگیگا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسی کے ہاتھ سے کہ وہ اتریں گے مسلمانوں کی مدد کیلیئے اور خطاب اسمیں صحابہ کو ہے اور مراد امت ہے **وعن عوف بن مالک** قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وھو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا رواہ البخاری اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ غزوہ تبوک کے کہ نام ایک جگہ کا ہے زمین شام سے اس حال میں کہ آنحضرت چمڑے کے خیمہ میں تھے فرمایا گن تو چھ چیزوں کو پہلے آنے قیامت سے یعنی یہ چھ چیزیں علامات قیامت سے جان کہ پہلے اسکے واقع ہونگی اول مرنا میرا کہ جبتک میں تم میں ہوں قیامت برپا نہیں ہوگی دوسرے فتح ہونا بیت المقدس کا **ف** یعنی جب تک بیت المقدس کو فتح نہیں کرینگے قیامت قائم نہیں ہوگی اور لفظ مقدس ساتھ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کے بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کے بروزن معظم کے **ت** تیسرے وبا عام کہ پیدا ہو تم میں مانند بیماری بکریوں کے **ف** قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کے بیماری ہے کہ مواشی میں پیدا ہوتی ہے اور یکایک وہ مرجاتے ہیں اور مراد اس سے وہ وبا ہے کہ حضرت عمر رض کے زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین دن کے عرصہ میں ستر ہزار آدمی مر گئے اور لشکرگاہ مسلمانوں کا اسوقت عمواس تھا اور اسی لیئے اسکو طاعون عمواس کہتے ہیں اور یہ اول طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا **ت** چوتھے بہت ہونا مال کا لوگوں میں یہاں تک کہ دیئے جاوینگے مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض اور قلیل اور حقیر جانیگا اسکو **ف** یہ ہوا حضرت عثمان رض کی خلافت میں وقت فتوح کے **ت** پانچویں پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں رہیگا کوئی گھر عرب سے مگر داخل ہوگا اثر اور شر اس فتنہ کی اس گھر میں **ف** لکھا ہے علماء نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمان رض کا ہے یا جنس فتنہ کا بعد حضرت کے ہوئے **ت** چھٹے صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور درمیان روم کے **ف** بنو الاصفر نام روم کا ہے اسلیئے کہ پہلا باپ انکا کہ روم بن عیص بن یعقوب بن اسحاق ہے زرد رنگ تھا مائل بسفیدی **ت** پس عہد شکنی کرینگے وہ پس آوینگے تمپر نیچے اسی نشانوں کے **ف** لفظ غایۃ ساتھ غین معجمہ اور ی کے نشان کہ جنگ میں ہمراہ سرداروں کے ہوتے ہیں اور بعضے روایتوں میں غابۃ ساتھ بی موحدہ کے آیا ہے یعنی بیشہ نے تشبیہ دی اس لشکر کو بسبب کثرت نشانوں کے ساتھ بیشہ کے **ت** نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مقصود بیان کرنا انبوہی لشکر کا ہے **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیھم جیش من المدینۃ من خیار اھل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا نقاتلھم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونھم فینھزم ثلث لا یتوب اللہ علیھم ابدا ویقتل ثلثھم افضل الشھداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیۃ فبینما ھم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفھم بالزیتون اذ صاح فیھم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اھلیکم فیخرجون وذلک باطل فاذا جاءوا الشام خرج فبینما ھم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذا اقیمت الصلوۃ فینزل

عیسی بن مریم فامّہم فاذا رآہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یہلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ
فیریہم دمہ فی حربتہ رواہ مسلم ۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ اتریں گے روم اعماق میں ف اعماق ساتھ زبر ہمزہ کے نام ایک جگہ کا ہے اطراف مدینہ میں سے ت یا دابق میں ف دابق ساتھ زبر بے کے
اور کبھی زیر بھی دی جاتی ہے نام ایک جگہ کا ہے بازار مدینہ سے اور مفاتیح میں ہے کہ وہ دونوں موضع ہیں نزدیک شام کے بیچ ہیں ت پس نکلیگا طرف انکے
ایک لشکر مدینہ سے ف کہا ابن ملک نے کہا بعضوں نے کہ مراد مدینہ سے حلب ہے اور اعماق اور دابق دونوں موضع ہیں قریب اسکے اور بعضوں نے کہا مراد مدینہ سے دمشق ہے
اور کہا ازہار میں یہ جو کہا گیا ہے کہ مراد مدینہ سے مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یہ قول ضعیف ہے اسلیے کہ مدینہ نبویہ خراب ہوگا اسوقت میں ت بہترین لوگوں میں سے
اسدن ف من خیار اہل الارض بیان ہے جیش کا اور لفظ اسدن سے احتراز ہے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ت پس جسوقت کہ صف باندھینگے یعنی لڑائی کے
کہینگے روم خالی کرو جگہ درمیان ہمارے اور درمیان ان لوگوں کے کہ بندی پکڑ لائے ہیں ہم میں سے لڑیں ہم انسے ف یعنی جن مسلمانوں نے کہ جہاد کیا ہے
اور اسیر کیا ہے ایک جماعت کو ہم میں سے انکو ہمارے سپرد کرو تا لڑیں ہم انسے اور بدلہ اپنا لیویں غرض فریب دینا مسلمانوں کا اور تفریق ڈالنی انکے باب میں ہے ت
پس کہینگے مسلمان قسم ہے اللہ کی نہیں خالی کرینگے ہم درمیان تمہارے اور درمیان مسلمان بھائیوں اپنے کے اور نہیں چھوڑینگے ہم تمکو ساتھ انکے پس لڑینگے مسلمان روم سے پس شکست
کھاوینگے تہائی مسلمان اور بھاگ جاوینگے نہیں رجوع کریگا اللہ تعالی ساتھ رحمت کے انپر کبھی ف یہ کنایہ ہے اس سے کہ وہ کفر ہی پر مرینگے اور عذاب دیگا انپر ہمیشہ ت
اور مارے جاوینگے تہائی انکے وہ بہترین شہدا کے ہونگے نزدیک خدا کے اور فتح کرینگے تہائی مسلمان باقی یعنی روم کے شہروں کو نہیں فتنہ میں ڈالے جاوینگے کبھی ف یعنی نہیں
مبتلا کیے جاوینگے کسی بلا میں نہیں امتحان کیے جاوینگے ساتھ مقاتلے کے یا نہیں عذاب دیے جاوینگے کبھی یہ اشارہ ہے خاتمہ بخیر ہونے انکے کا ت پس فتح کرینگے قسطنطنیہ ف
اس لفظ کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہے مشہور ساتھ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طا اور جزم نون کے بعد اسکے طا مکسور اور یا ساکن بعد اسکے نون مفتوحہ پہلے تے کے اور بعضوں نے ساتھ
زیادتی یا مشددہ کے بعد نون دوسرے کے تصحیح کی ہے چنانچہ اکثر مشکوۃ کے نسخوں میں اسیطرح ہے اور بعضے نسخوں میں ساتھ زیادتی یا مخففہ کے بدلے یا مشددہ کے اور ان دونوں
میں نون اخیر کو زبر ہوگی اور یہ بڑا شہر ہے روم کے شہروں میں سے کہ دار السلطنہ روم کا ہے اور اسکو استنبول بھی کہتے ہیں اور فتح ہونا اسکا علامات قیامت سے ہے اور کہا ترمذی نے
کہ قسطنطنیہ بعضے صحابہ کے زمانہ میں فتح ہوئی اور نزدیک نکلنے دجال کے بھی فتح ہوگی جیسے کہ فرمایا ت پس اسوقت کہ تقسیم کرتے ہونگے مسلمان غنیمتیں حال یہ کہ لٹکائی
ہونگی تلواریں اپنی درخت زیتون پر ناگہان آواز دیگا انمیں شیطان یہ کہ مسیح دجال تحقیق پیچھے تمہارے آیا تمہارے اہل و اولاد میں پس نکلینگے یعنی لشکر مدینہ کا یہ خبر
سنتے ہی قسطنطنیہ سے اور یہ خبر شیطان کی جھوٹی ہوگی دجال ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگے مسلمان شام میں نکلیگا دجال ف ظاہر یہ ہے کہ مراد شام سے قدس ہے
کہ وہ ہی ہمیشہ ہے اسلیے کہ بعض روایات میں تصریح ہے ساتھ اسکے ت پس جسوقت تیاری کرتے ہونگے لڑائی کی برابر کرینگے صفیں ناگہان قایم کیجاویگی نماز ف
اور نسخہ صحیحہ میں اذ ساتھ الف کے ہے یعنی وقت تکبیر کہنے موذن کے نماز کے لیے ت پس اترینگے عیسی بن مریم ف یعنی آسمان سے اوپر منارہ مسجد دمشق کے
پھر آوینگے قدس میں ت پس امام ہونگے حضرت عیسی مسلمانوں کے ف نماز میں اور جبکہ مسلمانوں سے امام مہدی بھی ہونگے اور ایک روایت میں ہے کہ آگے بڑہاوینگے
امامت کے لیے حضرت عیسی امام مہدی کو اور سبب بیان کرینگے کہ نماز تمہارے ہی لیے قایم کی گئی ہے اور اسمیں اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ میں نہیں ہوں
بالاستقلال بلکہ میں مقرر اور موید ہوں پھر بعد اسکے امامت کرنے میں آگے عیسی [illegible] کہ امام ہونگے تغلیب [illegible] امامت مجازا یعنی امر کرینگے
انکے امام کو امامت کا اور ہوگا دجال اسوقت گھیرے ہوے مسلمانوں کو ت پس جب دیکھیگا حضرت عیسی کو دشمن خدا کا یعنی دجال گھلنے لگیگا جیسا نمک گھلتا ہے پانی میں
اگر چھوڑ دیں حضرت عیسی اسکو یعنی دجال کو اور نہ ماریں البتہ گھل جاوے یہاں تک کہ مرجاوے وہ بن مارے ولیکن قتل کریگا اسکو خدا تعالی حضرت عیسی کے ہاتھ پر
یعنی علم اور ارادہ الہی میں یوں ہے پس دکھلاویگا انکا حضرت عیسی کے ہاتھ پر یعنی پس دکھاوینگے عیسی علیہ السلام یعنی مسلمانوں کو یا کافروں کو خون دجال کا اپنے نیزے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ السَّاعَۃَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰی لَا یُقْسَمَ مِیْرَاثٌ وَلَا یُفْرَحَ بِغَنِیْمَۃٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ یَجْمَعُوْنَ لِاَھْلِ الشَّامِ وَیَجْمَعُ لَھُمْ اَھْلُ الْاِسْلَامِ یَعْنِی الرُّوْمَ فَیَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَۃً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَۃً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَھُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْءُ ھٰؤُلَاءِ وَھٰؤُلَاءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَی الشُّرْطَۃُ ثُمَّ یَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَۃً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَۃً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَھُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْءُ ھٰؤُلَاءِ وَھٰؤُلَاءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَی الشُّرْطَۃُ ثُمَّ یَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَۃً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَۃً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یُمْسُوْا فَیَفِیْءُ ھٰؤُلَاءِ وَھٰؤُلَاءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَی الشُّرْطَۃُ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الرَّابِعِ نَھَدَ اِلَیْھِمْ بَقِیَّۃُ اَھْلِ الْاِسْلَامِ فَیَجْعَلُ اللّٰہُ الدَّبْرَۃَ عَلَیْھِمْ فَیَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَۃً لَمْ یُرَ مِثْلُھَا حَتّٰی اِنَّ الطَّائِرَ لَیَمُرُّ بِجَنَبَاتِھِمْ فَلَا یُخَلِّفُھُمْ حَتّٰی یَخِرَّ مَیِّتًا فَیَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ کَانُوْا مِائَۃً فَلَا یَجِدُوْنَہٗ بَقِیَ مِنْھُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَیِّ غَنِیْمَۃٍ یُفْرَحُ اَوْ اَیِّ مِیْرَاثٍ یُقْسَمُ فَبَیْنَمَا ھُمْ کَذٰلِکَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ ھُوَ اَکْبَرُ مِنْ ذٰلِکَ فَجَاءَھُمُ الصَّرِیْخُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَھُمْ فِیْ ذَرَارِیِّھِمْ فَیَرْفُضُوْنَ مَا فِیْ اَیْدِیْھِمْ وَیُقْبِلُوْنَ فَیَبْعَثُوْنَ عَشَرَۃَ فَوَارِسَ طَلِیْعَۃً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَھُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِھِمْ وَاَلْوَانَ خُیُوْلِھِمْ ھُمْ خَیْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَیْرِ فَوَارِسَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ تحقیق قیامت نہیں قایم ہوگی یہاں تک کہ نہ بانٹی جاویگی میراث فـ یعنی بسبب کثرت مارے جانے مسلمانوں کے یا بسبب عدم جاننے شرع کے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمارے زمانہ میں یا بسبب کثرت دلوانے کی نوبت تقسیم کی نہیں پہونچنے کی ت اور خوش کیے جاوینگے یعنی نہیں خوش ہوگا کوئی بسبب غنیمت کے فـ یا تو بسبب نہ ملنے کے یا بسبب خیانت کے نہیں خوش ہونگے ساتھ اسکے اہل دیانت ت پھر کہا ابن مسعود نے بیچ بیان اس حال اور وقوع اس قصہ کے کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگے لشکر واسطے قتال اہل شام کے اور جمع کرینگے واسطے قتال ان دشمنوں کے مسلمان بھی لشکر مراد ہو دشمن سے روم پس انتخاب کرینگے اور چنینگے مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج کو کہ آگے بھیجیں گے تا جنگ کرے اور مر جاوے نہ پھرے وہ فوج مگر غالب ہو کر فـ یہ جملہ صفت کا شرطہ ہے موضحہ ہو شرطہ کی اور معنی یہ ہیں کہ مسلمان بھیجینگے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بھاگیں نہیں بلکہ ٹھہرے رہیں اور ثابت رہیں یہاں تک کہ مارے جاویں یا غالب آویں شرطہ ساتھ پیش شین اور زبر را اور جزم کے اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لیے اور مستعد ہو واسطے مرنے کے اور تشریط باب تفعل سے نکالا گیا ہے اسی سے اور یشترط باب افتعال سے بھی روایت ہے ت پس لڑینگے مسلمان کافروں سے یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات اور باز رکھیگی انکو لڑائی سے پس پھر جاوینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کے ہر ایک یعنی دونوں فریق میں سے غیر غالب یعنی اور غیر مغلوب ہونگے اور فنا ہو جاویگی یعنی ماری جاویگی وہ فوج کہ پہلے بھیجی گئی تھی لڑنے کے لیے فـ یہاں شرطہ بمعنی جنس کے ہے یعنی جانبین کی اگلی فوجیں ماری جاوینگی حاصل یہ کہ اور فوجیں طرفین کی پھر آوینگی اور نہیں ہوگا غلبہ کسی کو دوسرے پر اور اگلی فوجیں طرفین کی فنا ہو جاوینگی والا ہوتا غلبہ انکے لیے کہ فنا ہو گئی فوج انکی حاصل انکا یہ ہے کہ ہر ایک غیر غالب ہوگی پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو واسطے مرنے کے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پس پھر جاوینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کے ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو مرنے کے لیے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہاں تک کہ شام کرینگے پس پھر جاوینگے مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے جب ہوگا دن چوتھا اٹھینگے اور قصد کرینگے طرف جنگ کفار کے باقی اہل اسلام پس کر دیگا اللہ تعالی شکست کفار پر فـ دبرہ ساتھ زبر دال مہملہ اور ب موحدہ کے بھی مروی ہے اور روایت کیا گیا ہے دابرہ بھی اور معنی دونوں کی ہزیمت یعنی شکست کے ہیں ت پس لڑینگے لڑائی کہ نہیں دیکھا گیا ہے مانند اسکے یہاں تک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گزرنے کا انکے جوانب و نواحی پر پس نہیں پیچھے چھوڑیگا انکو یعنی نہیں تجاوز کریگا انسے یہاں تک کہ گر پڑیگا زمین پر مردہ فـ یعنی اگر جانور اڑیگا ان مردوں پر تو نہیں پہونچنے کا انکے آخر تک یہاں تک کہ گر پڑیگا مر کر بسبب بو انکی بدبو کے یا بسبب درازی کی مسافت کے اخیر تک نہ تجاوز کریگا انسے اور گر پڑیگا مر کر ت پھر گنیں گے بیٹے ایک باپ کے کہ تھے سو فـ یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوگی لڑائی میں سب آپس میں قرابتی

ایک ہی ہونگے وہ جو اپنے کو شمار کرینگے تو تھے سو مین ایک باقی پاوینگے اس عدد سو کو کہ باقی رہا ہو گا ایک مرد ف ع خلاصہ معنی کا یہ کہ وہ شروع کرینگے گننا نفوس
اپنے کا پس شروع کرے گی ہر جماعت گننا اقارب اپنے کا پس نہیں پاوینگے سو میں سے مگر ایک بسبب مارے جانیکے ت پس ساتھ کس غنیمت کے خوش کیے جاوینگے ف ع
لفظ فبای سے میں ت تفریع بعید ہے یا تعقیب کما البعیہ کہ یہ جزا ہے شرط محذوف کی مبہم فرمایا پہلے ان الساعۃ لا تقوم حتی لا یقسم میراث و لا یفرح بغنیمۃ اس حیثیت سے کہ مطلق کہا اسکو
پھر بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے عدو الخ اور ابن ملک نے کہا یہ مقید ہے ساتھ اس صفت کے یعنی تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سے اس لیے نہیں ہو گی کہ جیسا اقتضا ہے جاوین
وارث تقسیم کہاں اور خوشی کہاں پس اس صورت مین صحیح ہو گا یہ کہا جاوے جب یہ ہو لیا تو پس ساتھ کس غنیمت کے خوش ہونگے انتہی ت یا کونسی میراث تقسیم کیجاویگی پس سو
مین کہ وہ ہونگے اسطرح ناگاہ سنینگے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ وہ بزرگتر اور سخت تر ہو گی پہلی لڑائی سے پھر آویگی مسلمانونکو آواز یعنی فریادی کی یہ کہ دجال پیچھے
انکے آیا ہے انکی اولاد مین پس چھوڑ دینگے اور ڈالدینگے اس چیز کو کہ بیچ ہاتھوں انکے کے ہے یعنی غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل و عیال کے اور متوجہ ہونگے طرف دجال کی پس
بھیجینگے دس سوار تا مطلع ہوں حال دشمن کے سے ف ع لفظ طلیعہ بروزن کریمہ کے وہ شخص کہ بھیجا جاوے تا کہ مطلع ہو حال دشمن کے سے مانند جاسوس کے فعیلہ بمعنی فاعل کے ہے اور تا
ہے واسطے مبالغہ کے ت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق البتہ میں جانتا ہوں نام اُن سوارون کے اور نام انکے باپوں کے اور رنگ انکے گھوڑوں کے ف ع یہ معجزہ ہے حضرت
کا اور دلیل ہے اسپر کہ علم اللہ تعالیٰ کا محیط ہے ہر چیز کی کلیات و جزئیات کو وہ بہترین سوار ہوں گے یا فرمایا بہترین سوارون سے ہونگے پشت زمین پر اسدن نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہل سمعتم بمدینۃ جانب منہا فی البر وجانب منہا فی البحر قالوا نعم یا رسول
اللہ قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوہا سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاؤہا نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسہم قالوا
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط احد جانبیہا قال ثور بن یزید الراوی لا اعلمہ الا قال الذی فی البحر ثم یقولون الثانیۃ لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر فیسقط جانبہا الآخر ثم یقولون الثالثۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لہم فیدخلونہا فیغنمون فبینما ہم یقتسمون
المغانم اذ جاءہم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج فیترکون کل شیء ویرجعون رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا سنا ہے تم نے ایک شہر کہ ایک جانب اسکے جنگل مین ہے اور ایک دریا مین کہا صحابہ نے ہاں یا رسول اللہ سنا ہے ہم نے ف ع کہا ایک شارح نے کہ یہ شہر روم میں ہے کہا بعضوں نے
ظاہر یہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہے اور فتح ہونا اسکا علامات قیامت سے ہے انتہی اور احتمال ہے کہ وہ اور شہر ہو بلکہ ظاہر یہی ہے اسلیے کہ قسطنطنیہ فتح ہو گا ساتھ ہیبت کے کشت و خون
کے اور یہ شہر فتح ہو گا نرمی تہلیل و تکبیر سے ت فرمایا حضرت نے کہ برپا نہیں ہو گی قیامت یہاں تک کہ جنگ کرینگے اس شہر والوں سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحاق مین سے
ف ع کہا مظہر نے کہ گروہ شام کے اولاد اسحاق سے ہیں اور وہ مسلمان تھے انتہی اور احتمال ہے کہ انکے ساتھ اور بھی ہوں سوا انکے اولاد اسمعیل میں سے کہ وہ عرب
ہیں یا غیر انکے اور مسلمان اور اختصار کیا انکے ذکر پر از راہ غلبہ کے انکے کے اوپر کہ سوائے انکے ہیں اور احتمال ہے یہ کہ خاص وہی ہوں ت پس جب آ پہنچینگے اولاد
اسحاق اس شہر پر بارادہ جنگ کے اتر ینگے یعنی نواحی اس شہر میں محاصرہ کر کے اسکے رہنے والوں کو پس جنگ نہیں کرینگے اس شہر والوں سے ساتھ ہتھیاروں کے اور نہ پھینکینگے
طرف انکے تیر ف ع یہ تخصیص بعد تعمیم کے ہے واسطے تاکید افادہ عموم نفی کے لیکن ت کہینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑے گی ایک جانب دو جانبوں
اسکی میں سے یعنی ایک طرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید نے کہ راوی اس حدیث کا ہے نہیں گمان کرتا میں ابو ہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا میں ہے یعنی جزم
نہیں مجھکو اسکا گمان ہے کہ یوں کہا پھر کہینگے مسلمان دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اسکی یعنی جو کہ جنگل میں ہے پھر کہینگے تیسری بار
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہو گا اور راہ کیجاویگی انکے لیے پس داخل ہونگے اسمین پس لوٹیں گے یعنی جو کچھ اسمین ہو گا پس اس وقت کہ بانٹتے ہونگے لوٹ
ناگہان آویگی انکو آواز یا آواز کرنے والا پس کہیگا آواز کرنیوالا کہ تحقیق دجال نکلا ہے پس چھوڑ دینگے ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پھر جاوینگے نقل کی یہ مسلم نے ف
یعنی جلدی سے دجال کے مارنے کے لیے

الفصل الثانی

عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمران

بَیْتُ الْمَقْدِسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَخَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِیْنِیَّةَ وَفَتْحُ قُسْطَنْطِیْنِیَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ۔ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کامل آبادی بیت المقدس کی سبب خراب ہونے مدینہ کے ہوگی **ف** اسلیے کہ آبادی بیت المقدس کی بسبب غلبہ کفار کے ہوگی کہ نصاری ہیں اور وہ سبب ہے خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہے اور اشتقاق یثرب کا ثرب سے ہے بمعنی ہلاک کے یا نام ایک کافر کا ہے کہ ابتدا میں اُسنے آباد کیا تھا اور مدینہ کو یثرب کہنے سے حو منع فرمایا ہے یہ کہنا پہلے اس نہی کے ہے اور خراب ہونا یثرب کا سبب نکلنے اور پیدا ہونے فتنہ اور جنگ عظیم کا ہے کہ جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اسمیں تہائی میں سے ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اس جنگ کا فتح ہونا قسطنطنیہ کا ہے اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا سبب اور علامت نکلنے دجال کی ہے نقل کی یہ ابوداود نے مراد یہ ہے کہ یہ حوادث اور وقائع بعد ایک دوسرے کی اس ترتیب مذکور سے واقع ہوگی اور ہونا پہلے کا علامت پیدا ہونے دوسرے کی ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سے واقع ہو کہا طیبی نے اگر تو کہے کہ یہاں کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی اور اوپر حدیث میں کہا کہ ناگہاں شیطان آواز دیگا اُنمیں کہ دجال تمہارے پیچھے آیا تمہارے اہل میں پس نکلینگے وہ اور یہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونوں میں جواب اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گردانا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی نہ یہ کہ وہ پیچھے اُسکے نکلیگا بغیر مہلت کے اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹ تا باز رہیں تقسیم کرنے غنیمت کے سے چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آیندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ قُسْطَنْطِیْنِیَّةَ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے اُنہی معاذ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداود نے **ف** مراد بڑی جنگ سے کہا بعضوں نے وہ ہے کہ جسمیں گنے جاوینگے ایک باپ کی اولاد اور نہیں پاوینگے سو میں سے مگر ایک جیسے کہ اوپر گذرا مگر ظاہر تر یہ ہے کہ مراد اس سے فتح اُس شہر کی ہے کہ فتح ہوگا بسبب عظمت اسما الٰہی کے جیسے کہ حدیث ابی ہریرہ کی میں گذرا اور سات مہینوں میں جو ہونا ان چیزوں کا فرمایا تو یہ باعتبار سو جہ ہونے مسلمانوں کے ہے طرف دونوں شہر کی اور ظہور دجال کے اور یہ باعتبار فتح اُن دونوں کے ہے دجال پیچھے آویگا اُنکے بغیر تراخی کے درمیان اُن دونوں کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِیْنَةِ سِتُّ سِنِیْنَ وَیَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِی السَّابِعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیان اُس جنگ بڑی کے اور فتح ہونے شہر مذکورہ کے یعنی قسطنطنیہ کے چھ برس میں اور نکلیگا دجال ساتویں برس میں **ف** اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں اختلاف فاحش ہے ولیکن یہ حدیث صحیح ہے جیسے کہ کہا ت نقل کی یہ ابوداود نے اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے **ف** اور حدیث سابق کی اسناد میں کلام ہے اور بعضے راوی اسکے مجروح و مطعون ہیں اور اسمیں دلالت ہے کہ تعارض ثابت ہے اور جمع ممتنع اور صحیح تر ہی مرجح ہے اور حاصل یہ ہے کہ درمیان ملحمہ عظمی اور درمیان خروج دجال کے ہونا سات برس کا صحیح تر ہے ہونے سات مہینے کے سے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ یُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ یُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِیْنَةِ حَتّٰى یَكُوْنَ اَبْعَدُ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحَ وَسَلَاحُ قَرِیْبٌ مِّنْ خَیْبَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا قریب ہیں مسلمان یہ کہ گھیرے جاوینگے مدینہ مطہرہ میں **ف** یعنی دشمن گھیر لینگے اُنکو یا بھاگینگے مسلمان کفار سے اور جمع ہونگے درمیان مدینہ اور سلاح کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب خیبر کے یا بعضے اُنکے داخل ہونگے مدینہ کے اندر اور بعضے ثابت رہینگے کہ اسکے کنارے کے لیے اور یہ معنی ظاہر تر ہیں واسطے قول حضرتؐ کے **ت** یہاں تک کہ ہوگا دور ترین سرحدوں اُنکی کا سلاح اور سلاح نام ایک جگہ کا ہے نزدیک خیبر کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** ع کہ چند منزل ہے مدینے سے اور تعبیر راوی سے نکلی ہے اور سلاح ساتھ زبر سین کے اور کبھی ضبط کیا ہے اسکو ساتھ رفع کے بغیر تنوین کے اسلیے کہ اسم مؤخر ہے اور خبر مقدم ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ رفع اسکی کے تنوین سے اور اور نسخہ میں ساتھ زبر ح کے ہے **وَعَنْ** ذِیْ مِخْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِیَّةِ الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ

تغدر الروم وتجمع للملحمة وزاد بعضهم فيثور المسلمون الى اسلحتهم فيقتتلون فيكرم الله تلك العصابة بالشهادة رواه ابو داود اور روایت ہے ذی مخبر سے کہ خادم تھے حضرت کا اور بھتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے تھے نزدیک ہے کہ صلح کروگے تم اے مسلمانو تم صلح امن کی طرح بغیر غدر اور فتنہ سے رومیوں سے پس جنگ کروگے تم اے مسلمانو اور وہ رومی بالاتفاق دشمنوں سے کہ سوائے تمہارے ہیں پس نصرت کیے جاؤگے تم یعنی کریگا تمہاری اللہ تعالی مدد اور غنیمت پاؤگے اور سلامت ہوگے یعنی زخمی ہونیسے اور مارے جانیسے پھر پھروگے یعنی دشمنوں کے پاس سے یہاں تک کہ اتروگے تم اوپر اونچی سبزہ کی جگہ کہ ٹیلے ہونگے اسمیں پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے چلیپا ف مراد اہل نصرانیت سے روم ہیں ماسن ہے کہ روم دین نصرانیت رکھتے اور چلیپا ایک لکڑی مربع ہے گمان کرتے ہیں نصرانی کہ عیسی اسپر لٹکائے گئے ہیں اور برکت کے واسطے اس صورت کی ت پس کہیگا وہ شخص کہ غالب آئے چلیپا یعنی غالب آئے ہم بسبب برکت چلیپا کے پس غصہ ہوگا ایک شخص مسلمانوں میں سے ف یعنی بسبب اسکے کہ نسبت کے غلبہ کی غیر اسلام کیطرف پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان چلیپا کو پس نزدیک اس قصے کے عہد توڑینگے رومی اور جمع کرینگے لوگوں کو جنگ کے لیے ت اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے اس عبارت کو کہ پس دوڑینگے مسلمان طرف ہتھیاروں اپنے کے پس لڑینگے مسلمان کافروں سے پس عزت دیگا اللہ تعالی اس جماعت مسلمانوں کو ساتھ شہادت کے نقل کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ** عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوڑو تم حبشیوں کو اور تعرض نکرو انسے جبتک کہ چھوڑے رہیں وہ تمکو اور تعرض نکریں تم سے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں نکالیگا کعبہ کا گنج مگر ایک شخص صاحب دو پنڈلیوں چھوٹی کا حبشی میں سے نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اس سے لشکر حبش کا ہے اور سویقہ تصغیر ساق کی ہے بمعنی پنڈلی کے اور پنڈلیاں حبشی کی اکثر چھوٹی اور باریک ہوتی ہیں اور مراد گنج سے گنج ہے مدفون نیچے کعبہ کے کہا بعضوں نے کہ مخلوق ہے اسمیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد ہے وہ مال کہ بطور نذر کے آتا ہے اسکے خادم وہاں کے جمع کرتے ہیں اور اور حدیث میں آیا ہے کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چھوٹی پنڈلیوں کا حبشی میں سے اور نہیں معارض ہے قول اللہ تعالی کے حرما امنا اسلیے کہ یہ قریب قیامت کے ہوگا جس وقت کہ باقی نہیں رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنے والا اور ظاہر تر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے کردیا ہے اسکو حرم یا امن باعتبار غالب احوال کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قصہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند انکے کا یا مراد حرم یا امن کردینے سے یہ ہے کہ اللہ تعالی نے حکم فرمایا یہ کہ وہ امن ہیں رکھیں لوگوں کو اور نہ تعرض کریں کسی سے اسمیں چنانچہ آیا ہے کہ رئیس ملحدیوں کا قرامطہ میں سے جبکہ بیٹھا فساد سے یعنی قتل کرنے لوگوں کے سے اور خراب کرنے شہروں کے سے کہا اسنے کہ کہاں ہے کلام اللہ کا ومن دخله كان امنا پس کہا بعضے اہل توفیق نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ امن دو اسکو کہ داخل ہو اسمیں اور نہ تعرض کرو اسکے اندر ساتھ لوٹنے اور قتل کرنے کے **وَعَنْ** رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال دعوا الحبشة ما ودعوكم واتركوا الترك ما تركوكم رواه ابو داود اور روایت ہے ایک شخص سے کہ آنحضرت کے صحابیوں میں سے ہے کہا چھوڑو تم حبشیوں کو جبتک کہ چھوڑیں وہ تمکو اور چھوڑو تم ترکوں کو جبتک چھوڑیں وہ تمکو نقل کی یہ ابوداود نے ف اگر کہیں قرآن شریف میں حکم ہے قاتلوا المشركين كافة علی العموم فرمایا ہے کہ مشرکوں سے قتال کرو جہاں ہوں حضرت نے یہ کیوں فرمایا کہ انکو چھوڑے رکھو جواب اسکا یہ ہے کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سے مخصوص اور خارج اسلیے کہ شہر انکے بعید ہیں اہل اسلام کے شہروں میں نہیں دیا بہت ہیں جبتک وہ تعرض نکریں اہل اسلام کے شہروں پر تاوقتیکہ تعرض انسے نکرنا چاہیے البتہ اگر وہ سبقت کریں اہل اسلام کے شہروں میں ساتھ قہر اور غلبہ کے اون فرض ہوگا قتال انکا یا کہیں کہ یہ ناسخ اس حدیث کی ہے اور حکم اس حدیث کا ابتدائے اسلام میں تھا بسبب ضعف اسلام کے اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا **وَعَنْ** بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث يقاتلكم قوم صغار الاعين يعني الترك قال تسوقونهم ثلث مرار حتى تلحقوهم بجزيرة العرب فاما في السياقة الاولى فينجو من هرب منهم واما في الثانية فينجو بعض ويهلك بعض واما في الثالثة فيصطلمون او كما قال رواه ابو داود

اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے آپ نے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حدیث کے کہ وہ یہ حدیث ہے لڑے گی تمسے قوم چھوٹی آنکھوں والی یعنی ترک **ف ع** یہ تفسیر راوی سے ہے کہ وہ صحابی ہے یا تابعی **ت** فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہانکوگے تم اونکو تین بار یعنی ہونگے وہ مغلوب و مقہور بھاگنے والے کہ تم انکو بھگاؤگے یہانتک کہ پہونچاؤگے انکو جزیرہ عرب میں **ف ع** کہا بعضوں نے کہ یہ نام ہے عرب کے شہروں کا اس لیے کہ گھیرے ہوئے ہیں انکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالک نے کہ وہ حجاز ہے اور یمامہ اور یمن **ت** پس ایکے پہلے ہانکنے میں نجات پاوینگے وہ شخص کہ بھاگے ترکوں میں سے اور ایکے دوسرے ہانکنے میں نجات پاوینگے بعضے اور ہلاک ہونگے بعضے اور ایکے تیسرے ہانکنے میں پس کاٹے جاوینگے اور جڑ سے اکھاڑے جاوینگے یا مانند اسکے فرمایا حضرت نے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف ع** یہ لفظ اسکے کہتے ہیں کہ حدیث کے معنی نقل کیے جاتے ہیں اور لفظ اسکی خاص یاد نہیں ہوتی اور اسمیں نہایت ورع ہے راوی کا **وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ یُّسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَۃَ عِنْدَ نَہْرٍ یُّقَالُ لَہٗ دِجْلَۃُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَّکْثُرُ اَھْلُھَا وَیَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی شَطِّ النَّھْرِ فَیَتَفَرَّقُ اَھْلُھَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَۃٌ یَّاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِیَّۃِ وَھَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَّاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ وَھَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَّجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَّھُمْ خَلْفَ ظُھُوْرِھِمْ وَیُقَاتِلُوْنَھُمْ وَھُمُ الشُّھَدَاءُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتریں گے لوگ میری امت میں سے زمین پست میں کہ نام رکھیں گے اسکا بصرہ **ف ح** بصرہ ساتھ زبر با اور زیر اسکی کے اور جزم صاد کے اور زیر اسکی کے اور زیر بھی آئی ہے **ت** نزدیک ایک نہر کے کہ کہا جاویگا اسکو دجلہ **ف ح** دجلہ ساتھ زبر اور زیر دال کے نہر بغداد کی **ت** ہوگا اوسپر پل بہت ہونگے اہل بصرہ کے اور ہوگا وہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے حلبی نے حاشیہ شفا میں لکھا ہے کہ بصرہ مثلثۃ الباء ہے اور زیر فصیح تر ہے بنایا ہے اسکو عتبہ بن غزوان نے بیچ خلافت عمرؓ کے اور اسمیں بت پرستی کبھی نہیں ہوئی اور اس قضیہ میں جو حدیث میں صریح مذکور ہے نام بصرہ کا ہے اور علما نے کہا ہے کہ مراد اوس سے بغداد ہے اس دلیل سے کہ دجلہ اور پل بغداد میں ہے نہ بصرہ میں اور شہر بغداد کا آنحضرت کے زمانہ میں اس ہیئت پر کہ اب ہے نہ بنا تھا بلکہ قریے تھے متعدد و متفرق مضافات بصرہ سے اور منسوب اسکی طرف اور آنحضرت نے ازراہ معجزہ کے خبر دی اسکے بننے کی اسلیے فرمایا ساتھ لفظ استقبال کے کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے اور بہت ہونگے رہنے والے اسکے اور یہ بھی ہے کہ ترک بصرہ میں اسطرح اترے تھے اس کیفیت مخصوص سے کہ مذکور ہوئی نہیں آئی اور اہل تواریخ نے اسکو نہیں نقل کیا مگر بغداد میں البتہ آئی ہیں جیسے کہ معروف و مشہور ہے لیکن کہ بصرہ کا حدیث میں اس سبب سے ہے کہ بصرہ بہ نسبت بغداد کے شہر قدیم ہے کہ قریئے اور مواضع کہ بغداد انمیں بنا ہے منسوب اسکی طرف تھے اور بصرہ ایک موضع تھے باہر بغداد کے قریب اسکے دروازہ کے کہا جاتا ہے اسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغداد کا ساتھ نام بعض اسکی کے کہ بصرہ ہے یا مضاف محذوف یعنی بغداد البصرہ جیسے کہ کلام پاک اللہ تعالیٰ کے میں ہے واسئل القریۃ او معنی حدیث کے یہ ہیں کہ بعضے شخص میری امت میں سے اتریں گے نزدیک دجلہ کے اور مقام کرینگے وہاں اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانوں کے شہروں سے اور وہ بغداد ہے اور امصار جو کہا اشارہ کیا اس شہر کی بڑائی کا اسلیے کہ عرب بڑے شہر کو کہتے ہیں بعد اسکے مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہے **ت** اور جس وقت کہ ہوگا اخیر یا آخر زمانے میں آوینگے اس شہر والوں سے لڑنے کیلیے بیٹے قنطورا کے **ف م** یعنی ترک اور قنطورا ساتھ زبر قاف اور جزم نون اور پیش طا کے ساتھ الف مقصورہ کے اور کبھی ساتھ ممدودہ کے بھی آتا ہے نام ہے بڑے کلان ترک کا کہ ترک اسکی اولاد سے ہیں **ت** کہ ساتھ انکے چکلے ہونگے اور انکھیں چھوٹی یہانتک کہ اتریں گے اس نہر کے کنارے پر پس متفرق ہونگے اس شہر کے لوگ تین فرقے ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلوں کی دموں میں اور جنگل میں **ف م** یعنی اعراض کرینگے قتال سے اور مشغول ہونگے زراعت میں اور تلاش کرینگے بیلوں کو کھیتی کیلیے واسطے خلاصی پانے کے لڑائی سے

بسبب اس عمل کے بالا دینگے اپنے اہل وعیال و مال و متاع کو اور چلے جاوینگے جنگل کو تا اونکے شر سے نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا یہ فرقہ ف ح اور
اُنکی شر سے بسبب اس حیلہ کے نجات نہین پاوینگے اس لیے کہ آگ شر کی جب فتنہ کی ایسی نہین بھڑکے گی کہ اس حیلہ سے بجھا سکیں اور ایک فرقہ طلب کریگا
امان یعنی منظور ہے واسطے جانون اپنی کے اور ہلاک ہونگے ف ع یعنی اُنکے ہاتھون سے اور شاید کہ مراد اس فرقہ سے مستعصم باللہ خلیفہ اور ہمراہی اُسکے مسلمان ہین کہ
طلب کی اُنھون نے امان اپنے لیے اور اہل بغداد کے لیے اور ہلاک ہوے اُنکے ہاتھون سے کہ مار ڈالا اُنھون نے اُنکو کسیکو باقی نہین چھوڑا اور کہا ایک شارح نے کہ اگر ارادہ کیا
نبی نے بصرہ سے بغداد اسلیے کہ بغداد تھا تریب حضرت کے عہد مین بصرہ کے قریون مین سے از راہ اطلاق کرنے اسم جز کے کل پر تو واقع ہو چکا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اور
اگر ارادہ کیا بصرہ سے بصرہ معہود تو شاید کہ وہ واقع ہو بعد اسکے اس لیے کہ نہین سنا گیا ہے کہ کفار ترک ہون اُسمین کبھی قتال کے لیے ت اور ایک فرقہ گردانیگا
اپنی اولاد و عورتون کو پیچھے پشتون اپنی کے ف ح یعنی تغافل کرینگے اُنسے اور قطع کرینگے علاقہ مہر و محبت کا اُنسے یا اپنے پیچھے رہینگے اور ہمراہ لیجاوینگے
ت اور لڑینگے ترکون سے اور مارے جاوینگے اکثر اُنکے اور وہ ہونگے شہید نقل کیا یہ ابوداؤد نے ف ع ح یعنی کامل شہادت مین کہ بیچ طوفان ایسے فتنہ کے کمر
ہمت کی باندھی اور مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہ ہین کہ تیسرا فرقہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑینگے ترک سے پہلے غالب ہونے اُنکے ہم اہل اسلام پر پس شہید ہونگے
اکثر اُنکے اور نجات پاوینگے اُنمین سے تھوڑے کذا ذکرہ الاشرف او کما اخبر انکہ ۔ یہ حضرت کے معجزات مین سے ہے اس لیے کہ یہ واقعہ ہوا جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے
اور ہوا یہ واقعہ بیچ صفر کے سنہ چھ سو چھپن مین اور قضیہ شنیعہ ہے طرف پیدا ہونے ہلاکت اور آگ فتنہ کے اور قتل کے اور طرف جلا دینے بلاد اسلام کے اور لگنے اُس آگ کے
اور بلند ہونے شعلے اُسکے کے تھوڑی مدت مین اور جلا دینے اُسکے کے عالم کو اور یہ ایک قضیہ ہے کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکے بیان سے عاجز و قاصر ہے اور کہا ہے علماء نے کہ ابتداے
آبادی ربع مسکون کی بیچ مثل اس واقعہ کے اس کیفیت سے واقع نہین ہوا کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہ قضیہ تواریخ کی کتابون مین تفصیل سے مذکور ہے وعن
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا انس ان الناس یمصرون امصارا وان مصرا منہا یقال لہ البصرۃ فان انت مررت
بہا او دخلتہا فایاک وسباخہا وکلاءہا ونخیلہا وسوقہا وباب امرائہا وعلیک بضواحیہا فانہ یکون بہا
خسف وقذف ورجف وقوم یبیتون ویصبحون قردۃ وخنازیر رواہ ابوداود ت روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
وسلم نے فرمایا اے انس تحقیق بساوینگے لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر ان مین سے ہوگا کہ کہا جاویگا اسکو بصرہ پس اگر گذرے تو اسپر یا داخل ہو تو اسمین پس دور رکھ تو اپنے
تئین اُسکے ان موضع سے کہ زمین شور رکھتے ہین اور دور رکھ اپنے تئین اس موضع سے کہ نام اسکا کلا ہے اور اُسکی کھجورون سے اور اُسکی بازار سے اور اُسکے
بادشاہ اور امیرون کے دروازون سے اور لازم پکڑ تو اُسکے کنارون کو کہ نام اُسکا ضواحی ہے ف ع ح ضواحی جمع ضاحیہ کی ہے یعنی کنارہ زمین کے کہ
ظاہر اور کھلی ہو آفتاب مین اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہے اُسمین ہے اور بعضون نے کہا مراد اس سے پہاڑ اُسکے ہین اور یہ امر ہے گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا ت
پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا ان جگہون مین کہ منع کیا گیا وہان کے جانے سے دھنس جانا زمین مین اور پتھر برسنے اور زلزلہ سخت اور ہوگی ان جگہون مین ایک قوم کہ شب
کرینگے اچھی بھلی اور صبح کرینگے اس حال مین کہ کئے جاوینگے بصورت بندرون اور سورون کے ف ع ح یعنی جوان اُنکے بندر ہو جاوینگے اور بڈھے سور اور اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ مسخ اس امت مین بھی جائز الوقوع ہے اس لیے کہ اگر جائز نہ ہوتا تو ڈراتا اور بچاتا اُس سے فائدہ نہ رکھتا اور بلاشبہ حدیثون مین واقع ہوا ہے وعید اُسکی بیچ حق فرقہ
قدریہ کے اور اسی سبب سے کہا ہے بعضے شارحین نے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگے اس لیے کہ مسخ و خسف ہونگے اس امت مین تقدیر کی
کے جھٹلانے والون پر لفظ کلا جو اوپر کی حدیث مین ہے ساتھ زبر کاف اور تشدید لام کے ساتھ مد کے ہے اور بر وزن کتان کے نام ایک جگہ کا ہے بصرہ مین کہا ایک
شارح نے کہ وہ کنارہ نہر کا ہے کہ وہان کشتی بندھتی ہو اور بعضون نے کہا کہ وہ جگہ ہے چرنے جانورون کی ہے اور تائید کرتا ہے اسکی وہ کہ بعضے نسخون مین ساتھ
تخفیف اور قصر کے ہے یعنی کلا اُسکے چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسیطرح ہے پس ان جگہون مین خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خیانت اُسکی کے اور کھجورون مین

بسبب خوف عزت کے اُنمین اور بازارون مین بسبب ہونے غفلت کے یا کثرت لہو کے یا فساد عقود اور بادشاہان وغیرہ کے دروازون پر بسبب کثرت ظلم کے اور شکوہ کے

وصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہی بسبب پانے مؤلف کے نام راوی کو لیکن جزری نے کہا رواہ ابوداؤد من طریق لم یجزم بہا الراوی بل قال اعلم الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہ حدیث ابوداؤد نے ایسے طریق سے کہ جزم نہین کیا ابوداؤد نے اُس طریق مین راوی کو بلکہ کہا نہین جانتا مین اسکو یہ اشارہ ہی ایک راوی کیطرف کہ وہ خلل اس اسناد مین ہی مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس سے انہون نے انس بن مالک سے پس اسطرح کہنا دلالت کرتا ہی ابہام اور شبہ پر اور یہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہین اور تابعین سے ہین **وَعَنْ** صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُوْلُ انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْاُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنَ الْمَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَآءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَآءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ اور روایت ہی صالح بن درہم تابعی سے کہتے تھے گئے ہم حج کرنیکو بصرہ سے ناگہان وہان ایک شخص کھڑا تھا یعنی ابوہریرہ پس کہا اُنھون نے واسطے ہمارے کہ کیا تمہارے شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو اُبلہ **ف** اُبلہ ساتھ پیش ہمزہ اور ب کے اور تشدید لام کے نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کے **ت** کہا ہمنے ہان ہیگی کہا اُس شخص نے کون ہی کہ ذمہ لے اور متکفل ہو واسطے میرے تم مین سے یہ کہ نماز پڑہی واسطے میرے یعنی میری نیت سے مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہے یہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطے ابی ہریرہ کے ہی **ف** عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کے نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی اُسمین واسطے برکت حاصل کرنے کے نماز پڑہتے ہین **ت** سنا مین نے دوست جانی اپنے سے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتے کہ تحقیق اللہ عزوجل اُٹھاویگا مسجد عشار سے دن قیامت کے شہیدون کو نہین اُٹھینگے یعنی قبرون سے یا مرتبہ مین ساتھ شہیدون بدر کے غیر اُنکے **ف ع ح** اور یہ بڑی تعریف ہی اُس جماعت کی کہ بدر کے شہیدون کے برابر ہین اور یہ نہین معلوم کہ وہ اس امت کے شہیدون مین سے ہونگے یا اگلی امتون مین سے پس جب یہ مسجد ایسی فضیلت و شرف رکھتی ہی تو نماز ادا کرنی اُسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکھتی ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اُنمین فضیلت عظیم رکھتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز اور پہونچتا ہی اور اکثر علما اسپر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی **ت** نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا یہ مسجد اس جانب ہی کہ متصل نہر کے یعنی نہر فرات کی کہ بصرہ کی ہی **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور قریب ہی کہ ذکر کرینگے ہم حدیث ابی درداء کی کہ سرا اسلام یہ ہی ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کے اگر چاہیگا اللہ تعالے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **وَعَنْ** شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی شقیق سے کہ نقل کی حذیفہ سے کہا تھے ہم نزدیک عمر رض کے پس کہا کون تم میں سے یاد رکھتا ہی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ در باب فتنہ کے
فرمائی ہی پس کہا میں نے کہ میں یاد رکھتا ہون جیسے کہ فرمائی حضرت نے یعنی بعینہ بے زیادتی اور نقصان کے کہا عمر نے کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہی بیچ روایت حدیث
کے کہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اسکی ف ح ع چونکہ حذیفہ نے صحابہ کے درمیان بیچ سامنے حضرت عمر کے دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ میں یاد رکھتا ہون جس طرح
حضرت نے فرمائی ناگوار ہوئی یہ بات انکی حضرت عمر کو اور فرمایا تو عجب مذہبی جرات کی تو نے اس چیز پر کہ میں نہیں جانتا ہون اور نہ یاد ہی تیرے اور تو دعوی کرتا ہی کہ مجکو بعینہ یاد ہی کہ
کہا فرمایا تھا آنحضرت نے اور ہوسکتا ہی کہ یہ جملہ یعنی تائید ہو حذیفہ کی بیچ حفظ و ضبط کے یعنی جانتا ہون میں کہ تو دلیر تھا بیچ پوچھنے کے آنحضرت سے حال شر و فتنہ کا کہ بہت
پوچھتا تھا البتہ تجکو علم ہوگا اسکا کہ کیونکر ہی ت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے سنا میں نے پیغمبر خدا سے فرماتے تھے فتنہ اور ابتلا اور آزمائش مرد کی اسکے اہل و عیال
میں ہی اور اسکے مال میں اور اسکے نفس میں اور اسکے فرزندون میں اور اسکے ہمسایہ میں ف ح ع یعنی مرد مبتلا ہی انکی رعایت حقوق میں اور اسکے ادا کرنے
میں جیسا کہ چاہیے اور اسمین تقصیریں کرتا ہی اور برخلاف مشروع کے چلتا ہی اور انکی تقریب سے مرتکب منہیات کا ہوتا ہی اور اس سے محنت و ایذا اٹھاتا ہی اور رنج و تعب
میں پڑتا ہی پس لائق ہی یہ کہ کفارہ کرے انکا ساتھ حسنات کے بموجب فرمانے اللہ تعالی کے ان الحسنات یذہبن السیات چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا حضرت نے ساتھ
قول اپنے کے ت کفارہ کرتے ہیں اس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ انکے سبب سے کرتا ہی روزے اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہی پس کہا عمر نے کہ نہیں مراد رکھتا میں
یہ ف ع حضرت عمر نے جب پوچھا کہ کون تم میں سے یاد رکھتا ہی حدیث آنحضرت کی در باب فتنہ کے اور یہ سوال محتمل تھا دو معنی پر ایک تو یہ کہ مراد فتنہ سے امتحان و
آزمائش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کے جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالی کے ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع الخ اور دوسرے یہ کہ مراد ہو اس سے واقع ہونا قتال کا اور تھا سوال حضرت عمر
کا دوسری شق سے اور حذیفہ نے اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمر رض نے کہ میں یہ مراد نہیں رکھتا اس سوال میں ت نہیں مراد رکھتا میں اس فتنہ سے مگر وہ فتنہ کہ
موج مارتا ہی مانند موج دریا کے ف ع یعنی مراد میری فتنہ سے قتل و قتال اور لڑائیان ہیں کہ پھیلیں اور شایع ہون شر و محنت انکی لوگون میں ت کہا حذیفہ نے
کہا میں نے عمر رض سے کہ تمھیں کیا کام ہی اس فتنہ سے اے امیر المؤمنین یعنی تمکو اس سے غم نہیں ہی اور شر اسکی تمکو نہیں پہونچیگی اور تم اسکو نہیں پاؤگے تحقیق درمیان تمھارے اور
درمیان اس فتنہ کے ایک دروازہ ہی بند ف ح بند دروازہ کنایہ ہی حضرت عمر رض کے وجود سے جیسے کہ آخر حدیث میں تفسیر کی یعنی جبتک کہ وجود تمھارا درمیان میں ہی وہ
فتنہ راہ نہیں پائیگا اور جب تم اسمین سے اٹھ جاؤگے وہ فتنہ آویگا اور یہ ہو ویگا ت کہا عمر رض نے بطریق استفہام کے کہ پس توڑا جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اس سے آویگا
یعنی بسبب شدت اور سختی اسکی کے اور یا کھولا جاویگا ف ع ح یعنی بسبب شدت و تیزی اسکی کے فرق ہی درمیان ٹوٹنے دروازہ کے اور کھلنے کے جب ٹوٹ جاتا ہی تو راہ
کھلا باقی ہی کوئی بند نہیں کر سکتا اور بعد کھلنے کے بند کرنا ممکن ہی اور یہ مثال ہی کہ مشابہت دی فتنہ کو ساتھ گھر کے کہ مقابل ہی امن کے گھر کے اور عمر رض کی حیات کو
ساتھ دروازہ بند کے اور انکی موت کو ساتھ کھلنے اس دروازہ کے پھر کنایہ کیا ساتھ توڑنے کے قتل سے اور ساتھ کھلنے کے موت سے یعنی جب عمر رض سمجھے کہ دروازہ کنایہ ہی
اسکے وجود سے اور وہ یہاں سے اٹھنے والا ہی پوچھا کہ ساتھ قتل کے ہوگا یا ساتھ موت کے ت کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے نہیں کھولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی البتہ علاج
پذیر نہووے اور پھر بند کرنا اسکا ممکن نہو کہا عمر رض نے کہ یہ یعنی دروازہ کہ جسکا وصف یہ ہی کہ توڑا جاویگا اور کھولا نجاویگا لایق تر ہی کہ نہ بند کیا جاوے کبھی کہا شقیق نے
پس کہا ہمنے واسطے حذیفہ کے کہ کیا تھے عمر رض جانتے کہ کون ہی دروازہ کہا حذیفہ نے ہاں جانتے تھے عمر اسکو جیسا کہ جانتے تھے کہ تحقیق ورے کل کی رات ہی ف
یعنی بعلم یقینی ضروری جانتے تھے جیسے کہ کل نہیں ہوتی مگر پیچھے رات کے اور سوال جو کیا واسطے تحقیق حال کے کیا ت تحقیق میں نے بیان کی اسکے حدیث کہ نہیں اسمین
غلطیان کہا شقیق نے پس خوف کیا ہمنے اس سے کہ پوچھیں حذیفہ سے کہ کون ہی مراد دروازہ سے پس کہا ہمنے مسروق سے کہ حاضر تھے وہان پوچھو حذیفہ سے پس پوچھا مسروق نے
حذیفہ سے پس کہا حذیفہ نے مراد دروازہ سے عمر ہیں یعنی روکنے والے فتنہ کے روایت کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ
مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا انہوں نے کہ فتح قسطنطنیہ کی قرب ہی قیامت کے ہوگی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب

باب اشراط الساعة یہ باب ہے بیچ بیان علامتوں قیامت کے ف ع شرط ساتھ جزم ر کے ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کے وابستہ کرنا جیسے کہ کہیں اگر ایسا ہو تو ایسا ہو اور اُسکی جمع شروط ہے اور شرط ساتھ زبر ر کے علامت اور نشان ایک چیز کے ہونیکا اور اسکی جمع اشراط ہے پس اشراط ساعت یعنی نشانیوں قیامت کے ہے اور ساعت کہتے ہیں ایک جز کو اجزاء شب و روز سے اور بمعنی وقت حاضر کے بھی آئی ہے قیامت گویا برپا ہوئی اُسکی کو ساعت کہتے ہیں اسلیئے کہ جب آنا اُسکا مبہم ہے اسی ساعت میں ہونا اُسکا محتمل اور منتظر ہے اور علماء نے تفسیر کیا ہے اشراط ساعت کو ساتھ چھوٹے امور کے کہ واقع ہوں پہلے قائم ہونے قیامت کے اور منکر ہوں اُنکے لوگ مانند جننے لونڈی کے مالک اپنے کو اور فخر کرینگے بیچ بنانے اونچے اونچے مکانوں کے اور کثرت جہل اور زنا اور پینے شراب کے اور قلت مردوں کی اور کثرت عورتوں کی اور ضایع کرنے امانت کے اور کثرت لڑائیوں اور فتنوں کی اور مانند انکے کہ اس باب میں مذکور ہیں وجہ تفسیر اشراط کی ساتھ اس معنی کے یہ ہیں کہ یہ بری علامتیں کہ متصل قیامت کے واقع ہونگی اور باب آیندہ میں مذکور ہیں اور یہ ہیں اور کہتے ہیں عالم کہ شرط لغت میں معنی اول شے اور زوال مال اور چھوٹے مال کے بھی آیا ہے اور باعث لوگوں کے انکار کرنیکا انسے یہ ہے کہ یہ امور عالم میں ہمیشہ واقع ہیں پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرینگے اور یہ چیزیں جو علامت میں مراد یہ ہے کہ بہت واقع ہوا اور پھیلنا انکا علامت ہے نہ مطلق ولیکن اس باب میں امام مہدی کے بھی نکلنے کو ذکر کیا ہے اور نکلنا انکا ساتھ عیسیٰ اور دجال کے جو ہوگا کہ قریب قیامت کے ظہور کرینگے اسکا جواب یہ ہے کہ ذکر مہدی کا یہاں بتقریب ذکر لڑائیوں اور فتنہ کے ہے اور تتمہ اس کلام کا باب آیندہ میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ

الفصل الاول فصل پہلی **عن** انسٍ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويكثر الجهل ويكثر الزنا ويكثر شرب الخمر ويقل الرجال وتكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد وفي رواية يقل العلم ويظهر الجهل متفق عليه روایت ہے انس سے کہ کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نشانیوں قیامت کی سے یہ ہے کہ اُٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اُٹھ جانے علماء کے یا بسبب کم رتبہ ہونے اُنکی کے نزدیک امراء کے اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غائب ہونے دانوں کے اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت سے فسادوں کے بیچ بلاد و عباد کے ت اور کم ہونگے مرد کہ خلیفے انتظام عالم ہیں اور بہت ہونگی عورتیں ف ع کہ جنسے نہیں سرانجام پاسکتے ہیں امور ضروری ملکیہ ہونا اُنکا باعث ہوتا ہے کثرت غم و ہم کا اور حاصل کرنے دینار و درہم کا ت یہانتک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتوں کے ایک مرد خبرگیری کرنے والا ف ع یہ مراد نہیں ہے کہ پچاس عورتیں بیویاں ایک مرد کے ہونگی بلکہ یہ مراد ہے کہ مائیں اور دادیاں و بہنیں و پھپیاں اور خالائیں اور بیبیاں وغیرہ اتنی متعلق ایک مرد کے ہونگی کہ یہ خبرگیران اُنکا ہوگا ت اور ایک روایت میں بجائے یرفع العلم ویکثر الجہل کے یہ عبارت آئی ہے کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر بن سمرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان بين يدي الساعة كذابين فاحذروهم رواه مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق پیدا ہونگے پہلے آنے قیامت کے جھوٹے پس پرہیز کرو اُنکے شر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ع مراد جھوٹوں سے یا تو وہ ہیں کہ حدیثیں جھوٹی بناوینگے اور یا وہ کہ دعوی پیغمبری کا کرینگے اور یا وہ کہ بدعتیں نکالینگے اور خواہشیں فاسدہ اور اپنے اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور بزرگوں کیطرف نسبت کرینگے اور گمان کرینگے کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہے پناہ دے باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نے شرح مشارق میں کہ جملہ فاحذروھم نہیں ہم کو ہے صحیح مسلم میں لیکن آیا ہے بعضے روایتوں غیر اسکی میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ قول جابر کا ہے انتہی اور جامع میں مانند لفظ مشکوۃ کے ہے بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد و مسلم نے جابر بن سمرہ سے **وعن** ابي هريرة قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يحدث اذا جاء اعرابي فقال متى الساعة قال اذا ضيعت الامانة فانتظر الساعة قال كيف اضاعتها قال اذا وسد الامر الى غير اهله فانتظر الساعة رواه البخاري اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا

نے اُسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنی کسی امر مین صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جبکہ ضایع
کی جاویگی امانت پس منتظرہ قیامت کا ف ع مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی او احکام دین ہین جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حق
لوگون کے اور امانتین انکی اور مراد یہ ہے کہ تعین اُسکے وقت کا سواے عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسیکو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلے اُسکے وجود مین
آوینگی اور نشانی اُسکی قرب کی ہونگی مقرر کی ہین از انجملہ ایک علامت اُسکی ضایع کرنا امانت کا ہے کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگے ت کہا اعرابی نے کہ کس طرح
ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کس وقت مین ہوگا فرمایا جبوقت کہ سونپا جاویگا سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کے پس منتظرہ قیامت کا نقل کی
یہ بخاری نے ف ع مراد نا اہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردون کی اور اُسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہ ہے خلیفہ کے حق مین اور قیاس کرا سپر تمام صاحبان عہدہ و شان اور ارباب
مناصب کی قسم تدریس اور تقوی اور امامت اور خطابت اور مانند انکے سے پس جب کام دین و دنیا کا نا اہل کے ہاتھ پڑیگا بالضرور سنی امور کی جاتی رہیگی
اور فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضایع ہونگے اور لفظ وسد ساتھ صیغہ مجہول کے اشد سین اور تخفیف اُسکی سے وسادہ سے ہے بمعنی تکیے کے اور جسکو کہ کوئی کام سونپا
جاتا ہے گویا وہ کام تکیہ اُسکا کیا گیا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ
حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهٗ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہ عطف تفسیری یعنی بہیگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کے ہر جانب سے مانند نالے کے تا کہ بہت میل کرے
خلق اُسکی طرف ت یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنے مال کی پس پاویگا کسی کو کہ قبول کرے اُسکو اُس سے یعنی بسبب کثرت مال کے اور کم
ہونے رغبت کے اُسکی طرف بسبب تشویش حال کے اور یہانتک کہ ہوجاوے زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والے نقل کی یہ مسلم نے اور
بیچ اور روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا پہونچینگے عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف ع اہاب ساتھ زیر ہمزہ کے اور زبر ہے کے اور یہاب ساتھ زیر ی کے
اور ایک نسخہ مصححہ مین ساتھ زبر ی کے اور یہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کے اور لفظ او تنویع کے لیے ہے اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد نواح اُسکے کی ہے اور
حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اہاب ساتھ زبر ہمزہ کے بروزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہے چند کوس مدینہ سے اور لفظ اہاب کو ساتھ زیر کے بھی پڑھا گیا ہے
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَكُوْنُ
فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہوگا اخیر زمانے مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیگا اور جمع
نہین کریگا اُسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کے اور نہ گنیگا اُسکو یعنی بہت دیگا بیشمار اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کے ایک خلیفہ
دیگا مال لپین بھر بھر کر اور نہ گنے گا اُسکو نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بسبب کثرت اموال و غنایم اور فتوحات کے اور سخاوت نفس اپنی کے لپین بھر بھر کر دیگا
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کھلا دیگا گنج سونے کی سے ف ح یعنی پانی
فرات کا خشک ہوجائیگا اور اُسکے نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہے ت پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لے اُس سے کچھ
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اس لیے کہ لینا اُسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور بعضون نے کہا اس لیے کہ نہ لینا اسکا ہے

سے بالخاصیت موجب اترنے آفات و بلیات کا ہے اور وہ ایک نشانی ہے نشانیوں قدرت الٰہی سے اور بعضوں نے کہا اس سبب سے کہ وہ مال مغصوب اور مکروہ ہے مثل مال قارون کے پس انتفاع اس سے حرام ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذہب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ویقول کل رجل منہم لعلی اکون الذی انجو رواہ مسلم اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ کھل جاویگی فرات پہاڑ سونے کی سے ف ع ظاہر یہ ہے کہ قضیہ متحد ہے اور روایت متعدد ہے پس معنی یہ ہونگے کہ کھل جاویگی فرات گنج عظیم سے کہ بقدر پہاڑ کے ہوگا سونے سے اور احتمال یہ ہے کہ ہو یہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونے کی ت لڑینگے لوگ اسپر یعنی اسکے حاصل کرنے اور لینے پر پس مارے جاوینگے ہر سو میں ننانوے اور کہیگا ہر شخص ان میں سے شاید کہ میں ہوں وہ شخص کہ نجات پاؤں نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی ہر شخص امید کریگا کہ میں نجات پاؤنگا اور مال لونگا اس توقع پر لڑینگے اور مارے جاوینگے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقیء الارض افلاذ کبدہا امثال الاسطوان من الذہب والفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ہذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ہذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ہذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا رواہ مسلم اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑے جگر اپنی کے ف ح یعنی گنج مدفون اور افلاذ ساتھ زبر ہمزہ کے جمع فلذہ کی ہے ساتھ زبر ف کے اور ذال کے آخر میں معنی ٹکڑے کٹے ہوئے کے طول میں اور قاموس میں ہے کہ فلذ ساتھ زیر کے جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتھ ت کے ٹکڑا جگر کا اور سونے اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزوں کو تعبیر کیا ساتھ ٹکڑوں جگر کے اسلیے کہ وہ خالصہ میں کے ہیں جیسے کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہے اور وہ محبوبتر ہیں جیسے کہ جگر محبوبتر ہے ان چیزوں میں کہ پیٹ میں ہیں پس معنے یہ ہیں کہ ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی زمین خزانوں وغیرہ کو اپنے پیٹ میں سے بطرف پیٹھ اپنی کے ت مانند ستونوں کے سونے اور روپے سے پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اسنے لوگوں کو واسطے مال کے پس کہیگا بیچ طلب کرنے اسکی کے قتل کیا میں نے لوگوں کو اور آویگا کاٹنے والا ناتے کا یعنی باز رکھنے والا سلوک و احسان کا ناتہ والوں سے پس کہیگا واسطے اسی مال کے کاٹا میں نے حق ناتے داروں اپنے کا اور آویگا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکے کے کاٹا گیا ہاتھ میرا ف ح یعنی یہ مال ایسی چیز ہے کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی کے یہ گناہ کیے میں نے اور یہ محنتیں کھینچیں میں نے اور کچھ کام نہیں آتا اور حاجت نہیں رکھتے ہم ت پھر چھوڑ دینگے اس مال کو کہ زمین سے نکلا ہوگا پس نہیں لینگے اس سے کچھ نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ علیہ ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ہذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء رواہ مسلم اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور نہیں فانی ہوگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پر پس لوٹیگا اسپر اور کہیگا ای کاشکے ہوتا میں جگہ اس قبر والے کے اور نہیں اسکو دین مگر بلا نقل کی یہ مسلم نے ف ح اس عبارت کے دو معنی کہے ہیں علما نے ایک تو یہ کہ مراد دین سے عادۃ ہے اور دین بمعنی عادۃ کے بھی آیا ہے پس معنی یہ ہونگے کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہیں ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اسکی عادت اور نہیں ہوگی باعث اسکو لوٹنے پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اسمیں ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین بمعنی مشہور کے ہے اور معنی اسکے یہ کہ نہیں ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنی بسبب بلا اور فتنہ کے کہ پہونچا ہو اسکو دین میں بلکہ بسبب بلا اور مشقت کے کہ دنیا کے سبب سے پہونچی ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ معنی یہ ہوں کہ اس وقت میں کہ لوٹیگا قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کچھ دین میں سے اسکے ساتھ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کے جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اسکے پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصری متفق علیہ اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے

زمین حجاز سے روشن کریگی گردنین اونٹون کی بصرہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح بصرہ ساتھ پیش باء اور جزم صاد کے شہر ہی شہرون شام سے ہی اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کے ہی اور حجاز نام ہی مکہ اور مدینہ اور گرد نواح انکی کا اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کے حد تواتر کو پہونچی ہین اور نکالنا ظہور اسکا مدینہ منورہ مین تھا اور پروردگار تعالی نے ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کے اس شہر والون کو اسکی آفت سے بچایا اور ہوا ظہور اسکا سنہ چھ سو پچاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الاخر کی سے ہر روز تواتر ستائیسوین رجب تک ہوا کہ ستائیسون روز ہوئے اور پہونچنا اسکا جانب حجاز سے تھا مانند ایک شہر بڑے کے کہ اسکے اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگورے گویا کہ ایک جماعت آدمیون کی ہی کہ اسکو کھینچتے مین جس پہاڑ پر کہ پہونچتے تھے خاک کر دیتے تھے اور مانند شیشہ کے پگھلا دیتے تھے اور مانند رعد کے فریاد کرتے تھے اور مانند دریا کے جوش مارتے تھے اور گویا اسکے اندر سے ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تھین اور قریب مدینہ مطہرہ کے پہونچے اور باوجود اسکے ہوا ٹھنڈی اس سے طرف مدینہ کے آتی تھی اور لکھا ہی علمانے کہ اس آگ کی روشنی اطراف ان جنگلون مین پھیل گئی تھی اور حرم نبوی اور تمام گھرون مدینہ کے مین مانند روشنی آفتاب کے تھی اور لوگ راتون کو اسکی روشنی مین کام کرتے تھے اور روشنی آفتاب اور چاند کی ان ایام مین معطل اور مدھم ہو گئی تھی اور بعضے اہل مکہ معظمہ نے روشنی اس آگ کی یمامہ اور بصرے مین دیکھی اور عجائب احوال اس آگ کے سے یہ تھا کہ پتھرون کو جلاتی تھی اور درختون کو اس سے کچھ اثر و آسیب نہ پہونچتا تھا اور کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتھر پڑا تھا کہ آدھا اسکا داخل حرم مدینہ مین تھا اور آدھا خارج خارج کو آگ نے جلا دیا تھا اور جب نصف داخل پر پہونچی تو بجھ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نے عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کے ادا کیے اور نقد دینا اور آزاد کرنا بردون کا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکے بھی حرم شریف مین رات کو رہے اور گرد حجرہ شریفہ کے ننگے سر عاجزی و زاری کی پس پروردگار تعالی نے منہ آگ کا جانب شمال کے پھیر کر اس شہر عظیم کو اس آفت سے نجات دی اور اسی سال مین وقائع عجیبہ اطراف عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسرے کے بیچ بغداد اور اطراف عالم کے آگ لڑائی اور فتنہ کی بھڑکی جیسے کہ گذرا بیان اسکا **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی کہ ہانکیگی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے نقل کی یہ بخاری نے ف مراد یہ ہی کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی انمین اول یہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اسکا گذرا پہلے اس آگ سے تھی پس یہ پہلے کیونکر ہو واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قریب ایک دوسرے کے ہونگے اور جلدی گذرینگے اجزا زمانے کے تفسیر اسکی یہ ہی پس ہوگا اور گذریگا برس مانند مہینے کے ف یعنی برکت زمانے کی کم ہو جائیگی اور فائدہ اسکا جاتا رہیگا یا یہ کہ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونے لوگون کے بڑے بڑے فتنون مین اور اترنے شدائد اور محنتون کے نہین جانینگے کہ کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نے کہ یہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کے زمانہ مین ت اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کے اور ہوگا ہفتہ مانند دن کے اور ہوگا دن مانند ساعت کے یعنی ساعت عرفیہ نجومیہ کی ایک گھنٹہ ہی اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اٹھنے آگ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف جب آگ بھڑکتی ہی شعلہ اٹھکر جلدی سے بیٹھ جاتا ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ

الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب من الناس من یدی ھذہ الی راسک رواہ ابو داؤد ت عبداللہ بن حوالہ سے کہا بھیجا ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کے لیے تاکہ غنیمت پاویں ہم ف ح اور کچھ غنیمت مال سے حاصل کریں غالباً وہ قوم محتاج و شفقت میں تھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ کچھ اپنے لیے پیدا کریں کہ سبب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیے ذکر غزا کا صریحاً نہ کیا اور غنیمت ہی کے ذکر پر اقتصار کیا ت بھیجا
ہمکو اور پیر قدموں ہمارے کے یعنی پیادہ یا بھیجا بسبب قدرت ہونے کے سواریوں پر پس پھرے ہم یعنی جہاد سے سالم و با امن لیکن نہ لائے ہم غنیمت سے کچھ یعنی
پھرے غمگین اور پہچانا حضرت نے اثر مشقت و محنت کا بیچ چہروں ہمارے کے یعنی پہچانا اثر مشقت و الم نہ پانے غنیمت کا اور مراد اثر سے غم اور خجالت اور حیا ہے پس
کھڑے ہوئے ہم میں یعنی واسطے خطبہ متضمن تسلی و دعا کرنے کے ہمارے لیے پس کہا یا اللہ نہ چھوڑ اور نہ سونپ کام انکا طرف میرے کہ پس ضعیف ہونگا میں انسے
ف ح یعنی نہیں تھام سکنے کا انکی غمخواری اور خبر گیری اٹھانے کا اور سبب اسکا یہ ہے کہ انسان پیدا کیا گیا ہے ضعیف اور عاجز ہے اپنے ہی نفس کی خبرگیری سے
پھر جائے غیر کی اور اسی لیے وارد ہوا ہے حضرت کی دعا میں اللھم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین الخ اور فرمایا اللہ تعالی نے قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا
ماشاء اللہ اور یہ وہی توحید ہے کہ مذکور ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ میں اور ابن عدی نے کتاب کامل میں حدیث نقل کی ہے کہ الیاس اور خضر علیہما السلام
ملتے ہیں ہر سال موسم میں لیکن چھوٹتا ہے ہر ایک انمیں سے سر شہبلہ کا اور جدا ہوتے ہیں دونوں یہ کلمات کہکر بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ
ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور ہرگاہ کہ حضرت قرب الہی رکھتے تھے مقدم کیا
انکے کام نہ سونپنے کو طرف حضرت کے اول پھر فرمایا ت اور نہ چھوڑ انکو طرف نفسوں انکے کے کہ عاجز آوینگے اپنے نفسوں کے مہمات سرانجام کرنے سے
اور نہ چھوڑ انکو اور انکے کاموں کو طرف لوگوں کے اور محتاج نکر انکو تا انکا اختیار کرینگے اور مقدم رکھینگے لوگ اپنی حاجتوں کو انکی حاجتوں پر
ف ع ح جیسی کہ جبلت بشری اور عادت گرفتاروں نفس کی ہے معنی اور حاصل تمام کلام کا یہ ہے کہ نہ سونپ امور انکے میرے طرف کہ میں نہیں سرانجام و کفایت کر سکتا
انکے امور کو اور نہ سونپ انکو انکے نفسوں کی طرف کہ عاجز ہونگے اپنی نفسوں کی خبرگیری سے بسبب کثرت شہوت اور شرور نفسوں اپنے کے اور نہ انکو لوگوں کی طرف
سونپ کہ مقدم رکھینگے اپنے نفسوں کو انپر پس ضائع کرینگے انکو بلکہ وہ بندے تیرے ہیں کر انسے جو کچھ کہ کرتے ہیں آقا اپنے غلاموں سے اور تعلیم و تنبیہ ہے آنحضرت
کی طرف سے امت کو کہ کام اپنے اللہ ہی کو سونپیں اور کسی پر بھروسا نہ کریں اور نظر رکھیں اس پر کہ جو کوئی بھروسا کرتا ہے اللہ پر کفایت کرتا ہے وہ امر دین اور دنیا
اسکی کو جیسے کہ فرمایا و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ کار خود را بخدا باز گذار کت نمی بینم ازین بہتر کار ت کہا عبد اللہ بن حوالہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے ت
پھر رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میرے سر پر پھر فرمایا اے بیٹے حوالہ کی جس وقت کہ دیکھے تو خلافت یعنی خلافت نبوت کو کہ تحقیق اتری ہے زمین مقدس میں یعنی
مدینہ سے زمین شام تک جیسے کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت میں پس جان کہ تحقیق قریب ہوئے زلزلے ف یعنی واقع ہونا انکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت
کے ہیں کہ وہ ایک شے عظیم ہے اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نے بیچ ساتھ قول اپنے کے اذا زلزلت الارض زلزالھا اور زلزلہ ساعت ہے ت اور بلبلے ف ح بلبلہ
ساتھ زیر کے یعنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسے ت اور نزدیک پہنچے امور بڑے یعنی علامات قیامت کے اور قیامت اس دن نزدیک تر ہوگی لوگوں سے اس ہاتھ
میرے سے طرف سر تیرے کے ف اور وقوع اس حال کا اخیر زمانہ میں ہوگا وقت فتح ہونے بیت المقدس کے جیسے کہ حدیثوں میں گذرا اور اصل نسخہ میں بعد رواہ
کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور جزری نے یہ عبارت لاحق کی ہے ابو داؤد و سنادہ حسن ورواہ الحاکم فی صحیحہ ت عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امراتہ وعق امہ وادنی صدیقہ
واقصی اباہ وظھرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقھم وکان زعیم القوم ارذلھم
واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظھرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن اخر ھذہ الامۃ

آذِنَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَّخَسْفًا وَّمَسْخًا وَّقَذْفًا وَّاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ٹھیرائی جاویگی غنیمت دولت ف ع یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتوں کو کہ بحکم شرع کے مشترک ہین تمام غازیوں میں لینگے اور اپنے تصرف میں لاوینگے اور اپنے درمیان مین بانٹینگے اور فقیروں کو اور ضعیفوں کو اُنسے محروم کرینگے اور لفظ دول ساتھ زیر دال اور زبر واو کے جمع دولت کی ہے ساتھ پیش دال اور زبر اسکے معنی انقلاب زمانہ اور دست بدست جانے مال کے اور بعضوں نے کہا کہ ساتھ پیش کے اسم ہے اُس چیز کا کہ لیجاوے قسم مال سے یعنی غنیمت اور ساتھ زبر کے انتقال حالت شدت و محنت سے طرف حالت سرور و تنعم کے ت اور جب ٹھیرائی جاویگی امانت غنیمت ف یعنی امانت میں کہ لوگوں کے پاس رکھی جاویگی خیانت کرینگے اور اُسکو حکم غنیمت مین رکھینگے کہ کافروں سے لی ہے اور گویا حق اُنکا ہے ت اور ٹھیرائی جاویگی زکوٰۃ تاوان یعنی دینا زکوٰۃ کا لوگوں پر ایسا شاق ہوگا کہ گویا از راہ ظلم اور چٹی کے ایسے مال لیتے ہین اور جس وقت کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنے عمل کے اور غیر تقرب حق کے بلکہ واسطے حاصل کرنے دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہوں کے اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی اُس چیز مین کہ حکم کریگی وہ اُسکو اور خواہش کریگی اور اسکے مخالف امر خدا اور رسول اسکی کے اور خلاف کریگا اپنی ماں کا اور رنج دیگا اُسکو ف ح باوجود یہ عظیم تر ہے اور زیادہ حق اور شفقت اسکی کے ہے بہ نسبت باپ کے ت اور اپنے نزدیک کریگا مرد دوست اپنے کے یعنی واسطے سیر و تماشے اور ہمنشینی کے اور دور رکھیگا اپنے باپ کو اور نہین محبت اور مصاحبت رکھیگا اُس سے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدوں مین ف ع اور یہ ہمارے زمانے مین بہت ہے حالانکہ تصریح کی ہے ہمارے بعضے علما نے کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتھ ذکر کے ہو حرام ہے ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہے اُنمین ف ع اور یہ بھی بہت ہے اور ظاہر یہ ہے کہ بہت ہونا ان چیزوں کا علامت ہے ورنہ نہین خالی ہے کوئی زمانہ مثل ان چیزوں سے ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اُنکا ارذل اور کمینہ اُنکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطے دُہرائی اُسکی کے جیسے کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہے لوگوں کو چارہ نہین ہوتا اُسکی تعظیم اور تکریم و اطاعت سے ت اور ظاہر ہونگے درمیان لوگوں کے اور اختلاط کرینگی ساتھ اُنکے گانیوالیاں ف یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور گانیوالیاں وغیرہ اور قینہ ساتھ زبر قاف اور جزم ی کے مقدم نون پر اصل میں معنی لونڈی گانیوالی کے ہے ت اور ظاہر ہونگے باجے یعنی آلات گانے کے کہ جسکو مزامیر کہتے ہین مانند عود اور طنبور اور رباب وغیرہ کے اور پی جاوینگے شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگے اور برا کہینگے پچھلے اس امت کے اگلوں کو ف ع اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہ علامت اسی امت کی خصوصیات سے ہے اگلی امتوں مین نہین واقع ہوئی اور یہ علامت نابکار رافضیوں مین ظاہر ہے کہ اُن اگلوں کو برا کہتے ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بھلا خیال تو کرو جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہووے جو اُسے ناراض ہو گیا شقی ہے اور سوا اُنکے کتاب و سنت بھری ہوئی ہین اُنکے مناقب و فضائل مین اور وہ ایسے ہین کہ مدد کی اُنہنے نبی کی اور کوششین کین اللہ کے راہ مین جیسی کہ چاہیین اور فتح کیے شہر کے شہر اور یاد کیے احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین یہ کہ کہیں اُنکے حق مین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور یہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانے ہین کہ نہین اکتفا کیا ہے لعن و طعن ہی پر اُنکے حق مین بلکہ نسبت کی ہے اُنکو کفر کی طرف بھی اور اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی سے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نے ناحق لے لی خلافت اور وہ حق علی کا تھا حالانکہ یہ باطل ہے ساتھ اجماع اگلے پچھلوں کے اور کونسی دلیل ہے اُنکے لیے کتاب سنت سے کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علی کے ہم جنسے کہ مخالفت کی حضرت علی کی بعضے صحابہ نے ایام خلافت اُنکی میں بنا بر اختلاف اجتہاد کے پس نہین ہے وہ مستحق طعن کا نہایت یہ کہ وہ تھا مخطی اور بالفرض اگر وہ بد کار بھی تھا تو شاید ظاہر ہو تو یہ کہ

ـلـه اور اسی حکم مین ہے شہر و محلہ وغیرہ

ـعـه زعیم کفیل و رئیس و کسی کو بحق میگفتند در کار و بار و مہمات باوست ۱۲

ـسـه تہ زیر ہمزہ بیت اور ربجانے والی اولاد مہاجرین اور انصار سے اور وہ لوگ کہ پیروی کی اُنکی

[illegible]

یا باقی امت شیعہ کے ساتھ غالب امید مغفرت اور شفاعت کے برکت انکی خدمت کے چنانچہ روایت کی ہے ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع کہ ہوگی
میرے اصحاب کے لیے زلت یعنی لغزش بخشیگا اللہ اوسکو انکے لیے بسبب سابقہ انکے کے ساتھ میرے انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہوں اپنے کے قصور خانۂ وکبائر
جبکہ بجو امید وار رحمت باری کے اور شفاعت نبی اپنے کی صلی اللہ علیہ وسلم تو کیوں ہوں ان اکابر سے کے پس کیا خوب ہیں وہ لوگ کہ باز رکھے انکو عیب انکا لوگوں کے عیب سے اور فرمایا
آنحضرت نے کہ ذکر کرو موتی اپنے کو مگر ساتھ خیر کے اور فرمایا حضرت نے جبکہ ذکر کئے جاویں اصحاب میرے پس روکو زبان اپنی اور فرمایا محبت ابوبکر و عمر کی ایمان ہے اور بغض
رکھنا ان دونوں سے کفر ہے اور حب انصار کا ایمان سے ہے اور بغض انکا کفر اور حب عرب کا ایمان سے ہے اور بغض انکا کفر اور جس نے برا کہا میرے صحابہ کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی
اور جس نے محافظت کی میری حکم کی انکے حق میں پس میں محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کے ت پس منتظر رہو نزدیک ہونے ان چیزوں ذکر کی گئی کے
ایک ہوا سرخ کے یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلے پڑینگے اور زمین میں دھنس جانے کی اور صورت بدل جانے کے اور پتھر برسنے کے اور منتظر رہو اور
نشانیوں قریب قیامت کے کہ پے درپے ہوویگی مانند لڑی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے ڈور اوسکا پس گرنے لگیں مہرے اوسکے نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَقَالَ بَرَّ صَدِيْقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَقَالَ شُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علی سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کریگی امت میری پندرہ باتیں اترے گی انپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنیں آنحضرت نے وہ باتیں ف ح کہ مذکور
ہوئیں اوپر کی حدیث میں اور یہ قول صاحب مصابیح کا ہے اسلیے کہ ذکر کیں ترمذی نے دونوں حدیثیں پے درپے اور شمار کیں بیچ ہر ایک کے ان دونوں میں
سے پندرہ پندرہ چیزیں وہاں ت اور ذکر نہ کی یعنی علی نے یہ بات کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین کے اور اور اختلاف ان دونوں حدیثوں میں یہ تو کہ کہا
حضرت علی نے بجاے اوس کی صدیقہ کے اور سلوک کریگا دوست اپنے سے اور بجاے قصی اباہ کے اور ظلم کریگا باپ اپنے پر اور کہا بجاوے شربت الخمور کے اور پی جاویگی
شراب یعنی اس روایت میں خمر لفظ واحد کے ہے اور کہا بجاے تعلم لغیر الدین کے اور پہنے جاوینگے ریشمی کپڑے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور کہا صاحب
مختصر نے کہ یہ بدلے لعن کے ہے اور یہ غیر صحیح ہے اسلیے کہ لعن کو ہے حضرت علی کی حدیث میں پس مطلوب یہ ہے کہ بدلے تعلیم لغیر الدین کے ہے پس مطابق ہو جاتے ہیں دونوں
عدد دونوں روایتوں میں پس صحیح ہوا قول الطیبی کانہ عد فی کل حدیث منہما الاعداد الخمسۃ عشر ویبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسۃ عشر وانما المذکور فی الحدیث
السابق فستہ عشر انتہی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيْهِ اسْمَ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فنا ہوگی دنیا یہاں تک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے میں سے موافق ہوگا نام اوسکا نام میرے
ف ح ع یعنی اور رسم انکی مطابق رسم میری کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہیں کہ نام انکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اور شرافت انکی ہے کہ نہیں والا
اور حدیثوں میں آیا ہے کہ مالک تمام دنیا کے ہونگے خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تر یہ ہے کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اس لیے کہ سب ملتیں عرب کے تابع ہیں یہ کلام ہے کہ یہاں تک کہ
مالک ہونگے ہونگے اور انکے تابع انکے ہیں اہل اسلام سے یہ جمع کہ مسلمان ہو الیس وہ عرب ہے ت نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی
میں یوں ہے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ باقی رہیگا دنیا سے مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا اللہ تعالی اوس روز کو یہاں تک کہ بھیجے گا اللہ تعالی
اوس میں ایک مرد کو میری نسل سے یا فرمایا میرے اہل بیت میں سے ف ع یہ شک راوی ہے اور اختلاف ہوا ہے اس میں کہ وہ اولاد حسن سے ہونگے
یا اولاد حسین سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ باپ کی جانب سے حسنی ہونگے اور ماں کے جانب سے حسینی ت موافق ہوگا نام اوسکا نام میرے کو

اور بعض نسخ میں
نسبی ایں ہے
صاحب مختصر نے کہا ہے ۱۲ منہ

نام اسکے باپ کا موافق نام باپ میرے کے فٹ ع یعنی ہوگا محمد بن عبداللہ اسمین رد ہی شیعہ پر کہ وہ کہتے ہین کہ مہدی موعود قائم و منتظر ہین اور وہ محمد بن حسن عسکری ہین ت بھر دیگا ساری روی زمین کو یا زمین عرب کو اور اسکے متعلقات کو اور مراد عرب سے وہ ہی واسطے اسکے ہین داد و عدل سے ف ع یعنی قسط عدل کے نزدیک نزدیک مین جیسے کہ معنی ظلم و جور کے چنانچہ صراح مین ہی قسط داد و عدل عدل داد و داد دینے والا اور وہ خلاف ہی جور کے ہی جور ظلم و ستم مگر کسی نے حکم مین اور اصل اسکی یہی کہنا ایک چیز کا غیر محل اسکے مین گو یا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہی یا یہ کہ تغائر ملحوظ ہی کہ مراد قسط سے داد و داد خواہونکی دینی اور عدل عدالت اور برابری حقوق مین کرنی اور ظلم داد و داد خواہونکی نہ دینی اور جور برابری حقوق مین نکرنی واللہ اعلم **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ** اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا انہنے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے مہدی عترت میری سے ہی اولاد فاطمہ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع عترۃ ساتھ زیر کے نسل مرد کی اور گروہ اسکا اور خویشان نزدیک اسکے جو گذر گئے ہین اور رہ گئے اور پیدا ہونگے صراح مین ہی کہ عترت خویش و نزدیک مرد کے اور نہایہ مین ہی کہ عترت مرد خویش اور خویش انحضرت کے اولاد عبدالمطلب کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا نزدیک اہل بیت مین ہے یعنی اولاد انکی اور بعضون نے کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہ ہی کہ عترت وہ کہ حرام ہی انپر زکوۃ اور وہ اولاد ہاشم ہین اور بموجب تمام قولون کے قول حضرت کا من اولاد فاطمہ تقیید ہی تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سے ہین **وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ** اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میری اولاد سے ہی روشن و کشادہ پیشانی بلند بینی بھر دیگا زمین کو عدل و داد سے جیسی کہ بھری گئی ہی ظلم و ستم سے مالک ہیگا زمین کا سات برس نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع اور آگے جو قول راوی کا آتا ہی اور ثمان او تسع سنین وہ شک ہی راوی سے پس احتمال ہی کہ یہ روایت خبر کی گئی ساتھ سات برس کی چنانچہ موید ہی اسکی وہ روایت کہ آگے آتی ہی ابوداؤد سے ام سلمہ سے اور احتمال ہی یہ کہ ہو مشکوک کہ راوی لایا ہو شک اور نہین ذکر کیا اسکو اور اکتفا کیا ساتھ تعین کے واللہ اعلم **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهُ فِيْ ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابو سعید نے نبی سے بیچ قصہ مہدی کے کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنے عدل و داد اسکے کے پس آویگا مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا دے مجھکو دے مجھکو یعنی کچھ اور تکرار تاکید کے لیے ہی فرمایا آنحضرت نے پس لپ بھر کر دیگا مہدی اس شخص کے لیے بیچ کپڑے اسکی کے بقدر کہ اٹھا سکے وہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی بہت و بیشمار دیگا اسکو دینار و درہم بسبب کم ہونے حرص اسکی کے مال پر پس بے پروا کر دینگے اسکو سوال سے اور خلاص کر دینگے اسکے نفس کو ملال سے **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ** اور روایت ہی ام سلمہ سے انہنے نقل کی نبی سے کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف و نزاع یعنی درمیان اہل حل و عقد کے نزدیک مرنے خلیفہ کے ف ع زمانہ مین ہوگا اور مراد خلیفہ سے خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی ہی ت پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ سے ف ع یعنی واسطے مکروہ جاننے لینے منصب امارت کے یا ڈر سے فتنہ کے کہ واقع ہوگا اسمین اور مراد مدینہ سے مدینہ منورہ ہی یا وہ شہر کہ اسمین خلیفہ ہو کات درحالیکہ بھاگنے والا ہو گا طرف مکہ کے ف ع اسلیے کہ وہ جا امن ہی ہر ایک شخص کے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے اور عبادت گاہ ہی ہر شخص کی اور وہ شخص مہدی ہونگے

بدستور اسے ابو داود نے اس حدیث کو باب المہدی مین ت پس آوینگے اسکے پاس لوگ اہل مکہ سے یعنی بعد ظاہر ہونے امر انکے کے اور پہچاننے قدر انکی کے پس
نکالینگے انکو یعنی انکے گھر سے اور امام پکڑینگے انکو بخواہش و الحاح حال آنکہ وہ ناراض ہونگے امامت سے بخوف فتنہ کے پس بیعت کرینگے لوگ انسے درمیان
حجر اسود اور مقام ابراہیم کے اور بھیجا جاویگا طرف اس شخص کے ایک لشکر شام سے یعنی بادشاہ کہ اسوقت مین شام مین ہوگا ایک لشکر واسطے جنگ و
قتال امام مہدی کے بھیجیگا پس دھنسایا جاویگا وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے فــ بیدا لغت مین بمعنی جنگل اور زمین ہموار
کے ہے اور مراد اس لشکر سے لشکر سفیانی کا ہے اور یہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہے کہ ایک علامتون خروج امام مہدی کے سی ہے اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین
قریب تواتر کے ایک انمین سے حدیث صحیح ہے کہ روایت کی گئی ہے امیر المومنین علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی سے ہے ہولیکے مرد
گردن پیچ چیچک رو نقطہ سفید آنکھ مین کہ نکلے گا جانب دمشق سے اور اکثر تابعین اسکے ایک قبیلہ مین سے ہونگے کہ نام اسکا کلب ہے بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگون کو
یہان تک کہ عورتون کے پیٹ پھاڑ کر بچون کو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر انکی جنگ کے لیے بھیجیگا پھر وہ لشکر شکست پاویگا پھر آپ ان
سفیانی آپ ساتھ لشکر کے کہ ہمراہ اسکے ہوگا واسطے جنگ مہدی کے دوڑیگا بیچ اس موضع کے کہ نام اسکا بیدا ہے ساتھ لشکر کے زمین مین دھنس جاویگا اور کوئی انمین سے نکلنے
نہین پاویگا مگر دو شخص کہ یہ خبر مہدی کو پہونچاوینگے ت پس جب دیکھینگے اور جانینگے لوگ یہ حال اور سنینگے خبر ہلاک ہونے سفیانی کی آوینگے مہدی کے پاس ابدال ملک شام
سے اور جماعتین اہل عراق سے پس بیعت کرینگی وہ مہدی سے فــ ابدال ایک قوم ہے کہ برپا رکھتا ہے خدا تعالی انکی برکت سے زمین کو اور وہ ستر مین چالیس
تو شام مین اور تیس غیر اسکے مین انکا نام ابدال اس لیے ہے کہ جب کوئی انمین سے مرجاتا ہے تو اسکے بدلے مین اور لوگون مین سے جگہ اسکی بدل دیتا ہے اللہ تعالی اور یا اسلیے
یہ نام ہے کہ بدل ڈالے ہین اونھون نے اخلاق برے ساتھ اخلاق پسندیدہ کے اور ذکر انکا حدیثون مین آیا ہے اور سیوطی نے بیچ شرح سنن ابی داود کے کہا کہ ذکر
ابدال کا صحاح ستہ مین نہین آیا ہے مگر اس حدیث مین نزدیک ابی داود کے اور حاکم نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور تصحیح کیا ہے لیکن سیوطی جمع الجوامع مین غیر صحاح ستہ
سے بیچ ذکر ابدال کے بہت سی حدیثین لائے ہین اکثر حدیثون مین ذکر عدد چالیس کا ہے اور بعضی مین تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی سے لائے ہین کہ ابدال نے
اس جہ کو بسبب نماز اور روزے اور صدقہ کے نہین پایا ہے اور نہ بسبب تمام لوگون سے ممتاز نہین ہوے بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانون کے
پایا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے علی میری امت مین تیس ہین ایسے لوگون کا کہ اور یہ صفت ابدال کے ہین کمتر کبریت سرخ سے ہے اور ایک حدیث مین معاذ بن جبل سے آیا ہے
کہ تین صفتین جو ان جملہ ابدال سے ہے رضا بالقضا اور صبر منہیات سے اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کے اور امام غزالی احیاء العلوم مین لائے ہین کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز
تین بار پڑھے اللهم اغفر لامة محمد اللهم ارحم امة محمد اللهم تجاوز عن امة محمد اسکے لیے درجہ ابدال کا لکھیں اور حاصل یہ کہ جو کوئی بڑی مہربانی و شفقت بیچ حق امتی اور خیر خواہ خلق کا ہو وہ
ابدال لوگون سے ہے اور مراد ساتھ عصائب اہل عراق کے بھی ایک قوم ہے مردان خدا سے کہ انکا نام عصائب ہے جیسے کہ ابدال اور امیر المومنین علی سے آیا ہے کہ ابدال
شام مین ہوتے ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد عصائب سے نیک اور زاہد اور عابد لوگون مین سے ہین اور عصب القوم
قوم کے نیکون کو کہتے ہین ت پھر ظاہر ہوگا ایک مرد قریش سے مخالف مہدی کا ماموں اسکے یعنی ننہیال اسکے قبیلہ کلب سے ہونگے کہ ایک قبیلہ ہے مشہور
عرب مین اور دحیہ کلبی اسی قبیلہ سے تھے پس بھیجے گا وہ مرد بھی طرف مہدی کے اور تابعون اپنے کے ایک لشکر اور مدد ڈھونڈھیگا ننہیال اپنی سے کہ بنی کلب ہین
پس غالب آوینگے مہدی کے اور تابع انکے اس لشکر پر اور مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہے کہ یہ بھی علامت خروج مہدی سے ہے اور کام کرینگے مہدی لوگون مین موافق سنت
اور شریعت پیغمبر کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر فــ یعنی ثبات اور قرار پاویگا جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہے اور آرام پکڑتا ہے
تو بچھا دیتا ہے گردن اپنی اور جران ساتھ زیر جیم کے اور خفت رے کے اور نون کے آخر مین آگا گردن اونٹ کا جائے ذبح سے تا جگہ نحر اسکی کے کہ بیچ وقت
بیٹھنے اور قرار پکڑنے کے اسکو زمین پر رکھتا ہے اور یہان کنایہ ہے قرار پکڑنے اسلام کے سے کہ بیچ دور میں درمیان مین سے اٹھ جاوے اور جہان میں جلال سے نقصان آوے

دین واسلام واحکام سنت وجماعت کے قرار پاوین اور استقامت پکڑین اور کچھ خلاف درمیان مین نہ رہے ت پس ٹھہرینگے مہدی سات برس پھر وفات کیے جاوینگے وہ اور نماز پڑھینگے اُنپر مسلمان نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نے دعوی کیا ہی کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نے تو ارادہ کیے ہین معنی لغوی یعنی ہدایت والے ہین پس ہین تو کچھ اشکال نہین اور بعضون نے دعوی کیا باطل اور زندیق ہو گئے اُنپر ایک جماعت ان شخصون کی اور لڑائی کیا انکا شہرون مین بہا سے گئے وہ اور حسرت پائی انسے شہرون نے اور ایک جماعت پیدا ہوئی سندھ مین شہر ٹھٹھہ سندھ کے کہ نہایت جاہل تھے اعتقاد انکا یہ تھا کہ مہدی موعود شیخ تمہارا تھا کہ جو ظاہر ہوا اور گیا اور دفن کیا گیا بعضے شہرون خراسان مین اور انکے گروہون مین سے یہ بھی تھے کہ اعتقاد کرتے تھے کہ جو اس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہے چنانچہ مکہ کے چارون مذہب کے علما نے فتوی دیا کہ واجب ہی قتل انکا اُن امرا پر کہ قادر ہون انکے قتل پر اور ایساہی اعتقاد فاسد ہی شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن عسکری ہین اور وہ مرے نہین بلکہ چھپ گئے ہین لوگون کی نظرون سے اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگے اپنے وقت مین اور حکم کرینگے اپنی سرداری مین انتہی اور یہ قول واعتقاد بھی مردود ہی نزدیک اہل سنت وجماعت کے اور دلیلین انکی رد کی بھری ہوئی ہین علم کلام کی کتابون مین اور تصریح ہی کتاب عروۃ الوثقی مین کہ انھون نے انتقال فرمایا ● وعن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاء یصیب ہذہ الامۃ حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی واہل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض لا تدع السماء من قطرہا شیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتہا شیئا الا اخرجتہ حتی یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی ذلک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین رواہ ● ترجمہ ابو سعید سے کہ کہا اُسنے ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ پہونچیگی اس امت کو یہان تک کہ نہین پانے کا شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اسکے ظلم سے یعنی بلا سے کہ پیدا ہوگی ظلم عام سے پس بھیجے گا اللہ ایک شخص کو یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سے اور اہل بیت میری مین سے ساتھ امامت کے پس بھر دیگا اللہ تعالی اُسکے سبب سے زمین کو عدل اور داد سے جیسے کہ بھری گئی ہی زمین جور وستم سے راضی ہونگے اس سے رہنے والے آسمان کے یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنے والے زمین کے یعنی سب حتی کہ جانور جنگل مین اور مچھلیان پانی مین نہ چھوڑیگا آسمان اپنی مینہ کے قطرون سے کچھ مگر کہ برساویگا اُسکو بکثرت اور نہ چھوڑیگی زمین اپنی روئیدگی سے کچھ مگر کہ نکالیگی اُسکو ف ح یعنی مینہ بیچ زمانہ مہدی کے بہت برسیگا اور مراد پر پہنچیگا اور زراعتین اور حاصل مین کی کمال پر آوینگی اور عیش اور زندگانی خوش ہوگی ت یہان تک کہ آرزو کرینگے زندے مردون کی ف ح یعنی وجود اور حیات انکے کے اور کہینگے کہ کاشکے وہ زندہ ہوتے ہمارے زمانہ مین تا عیش ونعمت اور کامرانی دیکھتے اور بعضے لفظ احیا کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑھتے ہین مصدر بمعنی زندہ کرنے کے یعنی مردے آرزو کرینگے کہ زندہ کرے خدا تعالی انکو اور یہ بطریق فرض وتقدیر کے ہی واسطے قصد مبالغہ کے اگر یہ روایت ثابت ہو والا نہ احتمال ہی واللہ اعلم ت زندہ رہینگے مہدی اس خوشی اور کامرانی مین سات برس یا آٹھ برس یا نو برس ش ح یہ بطریق شک راوی کے ہی یا اس وقت مین آنحضرت پر مبہم رکھا اور اور وقت مین تعیین کیا ہو واللہ اعلم ف لفظ رواہ کے اصل نسخہ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور الحاق کی گئی ہی یہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح ● وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج رجل من وراء النہر یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطن او یمکن لال محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجب علی کل مؤمن نصرہ او قال اجابتہ رواہ ابو داود ● ترجمہ ہی علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا ایک شخص یعنی صالح پیچھے نہر کے سے یعنی اُن شہرون مین سے کہ پیچھے نہر کے ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کے کہا جاویگا اسکو حارث حراث یعنی حارث نام اُسکا ہی اور حراث صفت یعنی کھیتی کرنیوالا اسکے لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اسکو منصور ف ش ع یہ نام اُسکا ہی یا صفت اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑے امام مشہور ہین اور اکثر مدار بیچ اصول حنفیہ کا عقاید حنفیہ مین ت جگہ دیگا اور متوطن کریگا یا ٹھکانا

دیگا وہ حارث ف ع لفظ او یمکن مین شک ہی راوی سے یا لفظ او بمعنی واو کے ہی یعنی مہیا کریگا اسباب اموال اور خزانہ اور ہتھیار اپنے لیے ٹھکانا دیگا امر خلافت کو
اور تقویت کریگا اُسکی او مددگاری کریگا اُسکی ساتھ لشکر اپنے کے ت واسطے آل محمد کے ف ع یعنی انکی ذریت اور اہل بیت کو عموماً اور مہدی کو خصوصاً یا لفظ
آل کا زائد ہی یعنی محمد مہدی کو ت جیسا ٹھکانا دیا قریش نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سے وہ ہین کہ جو ایمان لائے تھے اُنہین سے مانند حضرت
ابوبکر رض وغیرہ کہ اور اصل ہی ٹھکانا دینے مین ابو طالب بھی اگرچہ نہین ایمان رکھتا تھا اہل سنت کے نزدیک ت وجب واجب و لازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی
اُس حارث کی یا فرمایا لازم ہی قبول کرنا اُسکا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع یہ شک راوی ہی کہ نصرہ کہا یا اجابۃ او بمعنی یہ کہ لازم ہی قبول کرنا اُسکی دعوت کا
اور قائم ہونا اُسکی مددگاری میں ق اس حدیث سے جیسے کہ سیاق اور حدیثون سے کہ وارد ہین اس باب مین ظاہر ہوتا ہی کہ یہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کے
ظاہر ہوگا کہ ہونی اجابت اور طاعت اُسکی لازم ہوگی او منصور سردار اُسکے لشکر کے اگلی فوج کے ہونگے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰی تُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَۃُ سَوْطِہٖ وَشِرَاکُ نَعْلِہٖ وَتُخْبِرَہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کلام
کرینگے درندے آدمیون سے اور یہان تک کلام کریگا مرد سے پھندنا کوڑے اُسکے کا اور تسمہ پاپوش اُسکے کا اور خبر دیگی اُسکو ران اُسکے ساتھ اُس چیز کے کہ نئی نکالی
ہوگی اہل و عیال اُسکے نے غائبانہ اُسکی نقل کی یہ ترمذی نے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابو قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانیان بعد دو سو برس کے ہونگی نقل کی یہ ابن
ماجہ نے ف ع یعنی نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دو سو برس کے یعنی ہجرت سے یا ظہور دولت اسلام سے یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے اور
احتمال ہی کہ ہو لام بیچ لفظ المائتین کے عہد کے لیے یعنی بعد اُن دو سو برس کے کہ ہونگے بعد ہزار کے اور وقت ظاہر ہونے مہدی کا ہی اور نکلنے دجال کا اور اُترنے
عیسے کا اور وہ پے در پے آنے نشانیون کا مانند طلوع ہونے آفتاب کے مغرب سے اور نکلنے دابۃ الارض کے اور ظاہر ہونے یاجوج و ماجوج اور مانند اُنکے وَعَنْ ثَوْبَانَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْھَا فَاِنَّ فِیْھَا خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ الْمَھْدِیَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ
دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت دیکھو تم نشانیون سیاہ کو کہ آئین جانب خراسان سے پس
حاضر ہو اُنمین ف ع یعنی متوجہ ہو اُنکی طرف اور قبول کرو امر اُنکے کا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لشکر حارث او منصور کا ہوگا ت اس لیے کہ اُسمین
خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اُسکا اور قبول کرنا اُسکے حکم کا لیکن نہین منافی ہی اُسکے
کہ ابتدا سے ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین مین وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِہِ الْحَسَنِ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِھُہٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا یُشْبِھُہٗ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَکَرَ قِصَّۃَ یَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْقِصَّۃَ
اور روایت ہی ابی اسحاق سے کہ کہا اُسنے کہا علی نے اس حال مین کہ دیکھا طرف بیٹے اپنے امام حسن رض کے اور کہا علی نے تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہی جیسے کہ نام رکھا اُسکا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ف ع یعنی انکے حق مین فرمایا ابنی ہذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا اُسکی
پشت سے ایک شخص کہ نام رکھا جاویگا ساتھ نام نبی تمہارے کے یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی خُلق باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری مین ف ع یعنی بعض
چیزون مین اور بسبب جہات کرو الا محدثون مین مشابہت صورت مین بھی بعضے جہات کے ثابت ہوئی ہی جیسے کہ اوپر گذرا ت پھر ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
قصہ بھر دینے اُس کا زمین کو عدل سے ف ع یہ حدیث دلیل صریح ہی اس پر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سے ہین اور ہوگا انکے لیے انتساب ان کی
طرف سے طرف حسین کی یہ بات کی واسطے تطبیق دینے کے درمیان حدیثون کے اور اس سے باطل ہوا قول شیعہ کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین

کر قائم منتظر میں اس لیے کہ وہ حسینی ہیں یا بالاتفاق اور یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علیؓ نے اسی غیر مہدی کے اس لیے کہ ہم کہیں گے کہ
بالکل کرتا ہے اسکو قصہ پھر ریشنہ میں کا عامل ہے اسلیے کہ نہیں بھیجا جاتا ہے یہ سادات حسنیہ و حسینیہ کے ایسا شخص پھر یہ امور اسنے زمین کو عدل سے ہم لے سکے کہ
ثابت ہو یہ حق مہدی موعود کے اور نقط ولم یذکر القصۃ کلام جامع الاصول کا ہے کہ نقل کیا ہے اسکو اس سے صاحب مشکوۃ نے وعن جابر بن عبد اللہ قال فقد
الجراد فی سنۃ من سنی عمر التی توفی فیھا فاھتم بذلک ھما شدیدا فبعث الی الیمن راکبا و راکبا الی العراق و راکبا الی الشام
یسأل عن الجراد ھل اری منہ شیئا فاتاہ الراکب الذی من قبل الیمن بقبضۃ فنثرھا بین یدیہ فلما رآھا عمر کبر وقال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل خلق الف امۃ ستمائۃ منھا فی البحر و اربعمائۃ فی البر وان اول ھلاک
ھذہ الامۃ الجراد فاذا ھلک الجراد تتابعت الامم کنظام السلک رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے
کہ کہا کم کی گئی ٹڈی ایک برس میں برسوں خلافت امیر المومنین عمرؓ کی سے اس سال کہ وفات پائی اسمیں عمرؓ نے یعنی ٹڈی اس برس میں پیدا نہ ہوئی پس
غمگین ہوئے عمرؓ بسبب ناپید ہونے ٹڈی کے غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونے تمام گروہوں کے جیسے کہ آگے آتا ہے پس بھیجا طرف یمن کی ایک سوار اور
ایک سوار طرف عراق کی اور ایک سوار طرف شام کے کہ پوچھے ہر سوار لوگوں سے ٹڈی کے کیا دکھایا گیا ہے کوئی آدمی ٹڈی سے کچھ پس آیا حضرت عمرؓ کے پاس
وہ سوار کہ آیا جانب یمن سے ایک مٹھی ٹڈیوں کی پس پھیلا دیا اس مٹھی ٹڈیوں کو آگے عمرؓ کے پس جب دیکھا ان ٹڈیوں کو حضرت عمرؓ نے اللہ اکبر کہا یعنی سبب
خوشی کے اور کہا کہ سنا میں نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے تحقیق خدا تعالے نے پیدا کیے ہزار گروہ حیوانات سے چھ سو انمیں سے دریا میں ہیں چار سو جنگل میں ہیں
پس تحقیق اول ہلاک ہونا ان ہزار گروہوں میں سے ہلاک ہونا ٹڈیوں کا ہے پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیاں پے در پے ہلاک ہونگے گروہ حیوانات کے مانند ٹوٹنے ڈورے موتیوں کی لڑی
کے اور پے در پے گرنے موتیوں کے اسمیں سے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں

باب العلامات بین یدی الساعۃ و ذکر الدجال

باب ہے بیچ بیان نشانیوں کے آگے قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کے واضح ہو کہ ذکر کیں اس باب میں مؤلف نے بڑی علامتیں قیامت کی کہ نزدیک اسکے واقع ہونگی
جیسے کہ ذکر کیں پہلے باب میں علامتیں چھوٹی اور ظاہر تر اور مناسب یہ تھا کہ ذکر نکلنے مہدی کا کہ وجود انکا ساتھ عیسیٰ اور دجال کے ہوگا اس باب میں کرتے
ولیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثوں میں ساتھ ذکر فتنوں اور لڑائیوں کے کہ پہلے انکے نکلنے سے واقع ہونگے اور بعد انکے نکلنے کے تھم جاوینگے واقع ہوا اس سبب سے
ذکر انکا اس باب میں ہوا اور ظاہر جان کہ حدیثیں اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونے ان نشانیوں کے کہ مؤلف نے ذکر کیں مختلف آئی ہیں اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق
انکی کے بہت ہے اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کے کچھ اسمیں سے مذکور ہوا اور بہت بڑے نشانی نشانیوں میں سے اور سخت تر بلا وجود دجال کا اور حدیثیں اسمیں اکثر اور مشہور
ہیں بیچ دجال مشتق دجل سے ہے اور دجل بمعنی غلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہے دجل الحق بالباطن کہتے ہیں جس وقت کہ کوئی حق کو ساتھ باطل کے غلط کر دیوے اور
قریب دے اور بمعنی کذب کے بھی آتا ہے پس جاننا ان معنوں کا دجال میں ظاہر ہے اور سوا اسکے بھی وجوہ تسمیہ دجال کے قاموس میں ذکر کیے ہیں اور مسیح اسم مشترک ہے
درمیان دجال و عیسیٰ کے اور اکثر یہ ہے کہ اسکے نام کو مقید ساتھ دجال کے کرتے ہیں یعنی مسیح دجال کہتے ہیں اور عیسیٰ میں مطلق چھوڑتے ہیں اور عیسیٰ کو مسیح
اس لیے کہتے ہیں کہ جب ہاتھ پھیرتے تھے اوپر کوڑھی کو چھوتے وہ اچھے ہو جاتے اور اسی سبب سے کہتے ہیں کہ ماں کے پیٹ سے مسیح یعنی پونچھے ہوئے نکلے آلائش سے کہ لڑکوں میں ہوا کرتی
ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مسیح بمعنی صدیق کے ہے یا اس سبب سے کہ تلوے انکے پاؤں کا ہموار تھا نہ خمدار جیسا کہ اکثر لوگوں کا ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ بہت
سیاحت کرتے تھے زمین میں اور یہ وجہ مشترک ہے درمیان انکے اور دجال کے اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتے ہیں کہ ایک آنکھ اسکی ممسوح اور ہموار
تھی اور مسیح الوجہ اسکو کہتے ہیں کہ ایک طرف اسکے منہ کے ہموار ہو اور آنکھ و بھوں نہ ہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گئی یعنی پونچھی گئی اس سے
دور کی گئی اس سے خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی عیسیٰ سے شر و بدی پس وہ مسیح الضلالت ہے اور جیسے مسیح الہدیٰ ہیں اور لفظ نظم میں مسیح ساتھ

زبر میم اور سین مشددہ کے بھی آیا ہے اور بعضون نے کہا کہ مشدد نام دجال کا ہے اور مخفف نام عیسیٰ کا اور یہ جو کہا ہے کہ نام دجال کا مسیح ہے سو استعارہ ہے بجہت یہ خطا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا جھانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمپر اس حال مین کہ ہم ذکر کرتے تھے آپس مین پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتے ہو کہا صحابہ نے کہ ذکر کرتے ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ دیکھو گے تم پہلے اسکے دس نشانیان پس ذکر فرمایا دھوئین کا ف ح یعنی دھوان کہ نکلے گا اور بھر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹھہریگا پس مسلمان مانند زکام زدہ کے ہو جائینگے اور کافر مانند مستون کے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے اور قرآن مین جو سورہ دخان مین آیا ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ بھی اسپر محمول ہے بقول حذیفہ اور بعض کے اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین کے مراد اس سے وہ قحط ہے کہ قریش پر پڑا تھا آنحضرت کے زمانہ مین حضرت کی دعا سے کہ فرمایا تھا یا اللہ انپر قحط سات برس کا جیسے کہ کیا تو نے سبعون پر حضرت یوسف کے زمانہ مین پس مبتلا ہوئے قحط مین اور کھاتے تھے چمڑے اور مردے اور دیکھتے تھے ہوا مین ایک چیز مانند دھوئین کے اس لیے کہ بھوک کے سبب ضعف بصر کے ہوا کو مانند دھوئین کے دیکھتا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مینھ اور کثرت غبار کے تیرہ دیکھی معلوم ہوتی ہے مانند دھوئین کے ت اور ذکر کیا حضرت نے ان دس نشانیون مین سے نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا ف ح کہ نکلے گا مسجد حرام سے درمیان صفا و مروہ کے اور قول حق سبحانہ کا واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہے اسی پر اور لکھا ہے علما نے کہ وہ چارپایہ ہے کہ درازی اسکی ساٹھ گز کی ہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ مختلف الخلقہ ہوگا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا مین سے پھاڑ کر نکلے گا اور اسکے ساتھ عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑنے مین ساتھ اسکے نہ پہونچ سکیگا اور اس سے نہین بھاگ سکیگا ماریگا مومن کو عصا سے اور لکھے گا اسکے منھ پر مومن اور مہر لگا کافر پر سات چھاپ کے اور لکھے گا اسکے منھ پر کافر کہا ہے بعضون نے کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا ایام امام مہدی مین پھر ایام عیسیٰ مین پھر بعد طلوع ہونے آفتاب کے مغرب سے ذکرہ ابن الملک ت اور ذکر کیا حضرت نے ان دس نشانیون مین سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب ہونے اسکے سے چنانچہ بیان اسکا حدیث مین آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نے اترنا عیسیٰ بیٹے مریم کا آسمان سے زمین پر ف ع یعنی ملا ہوا ساتھ ظہور امام مہدی کے اور نکلین گے عیسیٰ ایک منارہ سفید کے جانب شرقی دمشق کے اور قتل کرینگے حضرت عیسیٰ دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہے شام مین اور بعضون نے کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہے کہ اول نشانیون مین ہونا دھوئین کا ہے پھر نکلنا دجال کا پھر اترنا عیسیٰ کا پھر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پھر نکلنا دابۃ الارض کا پھر نکلنا آفتاب کا مغرب سے اس لیے کہ کفار مسلمان ہونگے حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین یہان تک کہ ہوگی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلے مغرب سے پہلے نکلنے دجال کے اور اترنے عیسیٰ کے تو نہووے ایمان مقبول کفار سے پس واسطے جمع کے لیے ہر ایسی نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسیٰ کا پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ہے نہ پیچھے اسکے کیونکہ اور جو کچھ کہ آگے آتا ہے کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہے ت اور ذکر کیا حضرت نے نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ف ع ح لفظ یاجوج و ماجوج الف سے بھی ہیں اور ہمزہ سے بھی اور یہ دو قبیلہ ہین اولاد یافث بن نوح سے اور یہ دو نام ہین عجمی اور بعضون نے کہا عربی ت اور ذکر کیا تین خسفوں کا یعنی دھنس جانا ایک خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین ف ع کہا ابن ملک نے کہ پایا گیا ہے خسف کئی جگہون لیکن احتمال ہے کہ مراد تین خسفوں سے زیادہ تر سخت ہوگا اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلے گی جانب یمن سے

ہانکے گی وہ لوگون کو طرف زمین حشر کے **ع** کہ شام مین ہوگے لیکن ظاہر یہ ہی کہ مراد یہ ہی کہ ہوگا مبدا اُسکا شام سے کیجاویگی شام فراخ کر دیا جاوے گا سب عالم اُسمین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ یہ ہانکنا آگ کا لوگون کو بعد حشر کے ہوگا تا کہین کہ علامات قیامت کی پہلے قیامت کے ہوگی اور حشر بعد اُسکے ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکلے گی آگ زمین حجاز سے کہا قاضی عیاض نے کہ شاید کہ دو آگین جمع ہوگئین کہ ہانکین گی لوگون کو یا ہوگا ابتدا نکلنا اُسکا یمن سے اور ظہور اسکا حجاز سے ذکرہ القرطبی پھر جمع درمیان اس کے اور درمیان اُس روایت کے کہ بخاری مین ہی یہ کہ اول نشانیون قیامت کی آگ ہوگی کہ نکالے گی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے ساتھ اس طرح کے ہی کہ آخریت اُسکی باعتبار اُن نشانیون کے ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اُسکے باعتبار اسکے ہی کہ وہ اول اُن نشانیون کی ہی کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اُنکے امور دنیا سے ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتھ آنے اُنکے نفخ صور مین بخلاف اُن نشانیون کے کہ ذکر کی گئین ساتھ اُسکے کہ باقی رہین گی ساتھ ہر نشانی کے اُنمین سے چیزین امور دنیا سے اسی طرح ذکر کیا ہی اُسکو بعضے علماء توفیق دینے والون نے ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک آگ ہوگی کہ نکلے گی پر سے قعر عدن کے کہ نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن مین ہانکے گی لوگونکو طرف مین حشر کے اور اور روایت مین بیچ بیان اُس نشانی کے بجاے ذکر نکلنے آگ کے یمن سے ہانکنا ہوا کا لوگون کے ذکر ہوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی لوگون کو دریا مین نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** اور شاید کہ تطبیق دونون روایتون کی یہ ہی کہ مراد ہوا سے اس روایت مین کنایہ ہی اور آگ اُنکی ہوگی ملی ہوئی ساتھ جھکڑ ہوا کے کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنے اُنکے کے درمیان مین اور وہ ہوگی جگہ حشر کفار کی یا سفر بحار کی جیسے کہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہو جائیگا آگ اور اسمین اشارہ ہی قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بجا و آگ ہو مونون کی کہ وہ آگ نرمی ڈرانیکے لیے ہوگی ہانکنے کے لیے طرف محشر کے اور سوا علم کے واللہ اعلم **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّۃَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَاَمْرَ الْعَامَّۃِ وَخُوَیْصَّۃَ اَحَدِکُمْ

رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جلدی کرو تم ساتھ کامون نیک کے چھ چیزون سے **ف ع** یعنی دوڑو طرف اعمال صالحہ کے پہلے پہونچنے ان چھ نشانیون قیامت کے اس لیے کہ دشوار ہوگا عمل بعد اُنکے یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق اُنکے اور وہ چھ چیزین یہ ہین ترجمہ دھوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گھیر لے اور شامل ہو عامہ خلق کو اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے تم مین سے نقل کی یہ مسلم نے **ف ح** یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کے کہ مخصوص ہوتا تھا ایک کے تم مین سے اور ہو سکتا ہی کہ مراد ساتھ امر عامہ کے قیامت ہو اور ساتھ خاصہ کے موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سے ڈرایا قائم ہونے اُسکے سے اور موت سے کہ قیامت صغری ہی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّۃِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی وَاَیُّھُمَا مَا کَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِھَا فَالْاُخْرٰی عَلٰی اَثَرِھَا قَرِیْبًا رواہ مسلم

اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اول نشانیون قیامت کی از روے نکلنے کے نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کی طرف سے **ف ع** کہا طیبی وغیرہ نے کہ اگر کہا جاوے کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سے نہین ہی اول نشانی اس لیے کہ دھوان اور دجال پہلے اُسکے ہوگا کہین گے ہم نشانیان یا تو نشانیان ہین قریب قایم ہونے قیامت کے اور یا نشانیان ہین دلالت کرنیوالی اوپر جلد قایم ہونے قیامت کے اور حصول اُسکے کے پس اول مین سے بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہی سب اور دھوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند اُنکے کے اور دوسری مین سے نکلنا آفتاب کا مغرب سے اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اسکا لوگونکو طرف محشر کے اور نام رکھا گیا اُسکا اول اس لیے کہ یہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور موید ہی اسکے حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اُسکے آتی ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اُسکی معلوم ہو چکی لوگون پر اور کلام کرنا اُسکا ساتھ اُنکے وقت چاشت **ع** لفظ خروج ساتھ رفع کے عطف ہی لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہ کہ ہو اول متعدد اور کہا ابن ملک نے کہ شاید واو بمعنی او کے ہی اور موید ہی اسکا دوسری روایت

اس لیے کہ مین ہی اور خروج الدابۃ علی الناس اور یہ موافق تر ہی ساتھ قول حضرت کے وایمات اور جو ہی ان دونون علامتون مذکورہ مین کہ پہلے دوسرے کے ہوگی پس
دوسری واضح ہوگی پیچھے اسکے نزدیک نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی فاصلہ ان دونون مین اکثر ہوگا بہ نسبت فاصلہ کے اور نشانیون مین پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلے
ہوگا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب اسکے ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلے ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سے متصل اسکے ہوگا اور وہی ہے بابت ترتیب تقدم اور
تاخر ان دو علامتون کے متعین ہوا اور نہیں ہوئی اور مبہم چھوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہ دونون اور علامتون مین سے کہ جنس انکے سے ہون پہلے واقع ہونگے اور
حیثیت ان کا خروج الدجال نہین ہی صحیح کذا فی جامع الاصول و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث اذا خرجن
لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا طلوع الشمس من مغربها والدجال ودابۃ الارض رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین نشانیان ہین کہ جب ظاہر ہونگی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اسکا کہ نہ تھا
ایمان لایا پہلے سے یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سے اسوقت نہین فائدہ دیگی یا کسب کیے اس شخص نے بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کرنی کی تھی پہلے سے
یعنی توبہ گناہون سے بھی اسوقت مفید نہوگی وہ تین نشانیان یہ ہین نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ع ح
اسلیے کہ قائم ہونا قیامت کا بسبب واقع ہونے انکے کے متعین ہو جاویگا اور حال آخرت معاینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتھ غیب کے ہی اور مقدم کیا طلوع کو
اگرچہ ہی متاخر وقوع مین اسلیے کہ مدار نہ قبول ہونے توبہ کا اسپر ہی اور ملایا گیا ہی نکلنا غیر اسکی کا ساتھ اسکے و عن ابی ذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حین غربت الشمس اتدری این تذهب هذه قلت اللہ ورسوله اعلم قال فانها تذهب حتی تسجد
تحت العرش فتستاذن فیؤذن لها ویوشک ان تسجد ولا تقبل منها وتستاذن فلا یؤذن لها ویقال لها ارجعی من حیث جئت
فتطلع من مغربها فذلک قوله والشمس تجری لمستقر لها قال مستقرها تحت العرش رواہ مسلم اور روایت ہی ابوذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہی تو اے ابوذر کہ کہان جاتا ہی یہ آفتاب کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا بہت جانتا ہی فرمایا کہ یہ آفتاب
جاتا ہی یہان تک کہ سجدہ کرتا ہی نیچے عرش کے ف ع کہا بعضے محققین نے کہ نہین مخالف ہی یہ اللہ تعالی کے قول کے وجدها تغرب فی عین حمئۃ اسلیے کہ مراد ساتھ
اسکے نہایت جگہ پہونچنے بینائی کے ہی اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچے عرش کے بعد غروب ہونے کے ہی اور حدیث مین وہ ہی اوپر کہ گمان کرتا ہی یہ کہ مراد ساتھ
مستقر اسکی کے نہایت اس جگہ کے ہی کہ پہونچے طرف اسکے اونچی مین اور یہ ایک دن ہی سال بھر مین تا تمام ہونے امر اسکے کے وقت تمام ہونے دنیا کے کہا
خطابی نے کہ احتمال ہی یہ کہ مراد ساتھ اسکے یہ کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچے عرش کے مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہین احاطہ کرتا اسکو پھر اذن مانگتا ہی تا اوسے
حضرت حق مین پس اذن دیا جاتا ہی آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہی تا مشرق کو جاوے اور طلوع کرے ف ح اور ظاہر ہی کہ مراد استیذان سے بھی طلب کرنا اذن طلوع
کا ہو طریق معہود پر اور اذن دینا ساتھ اسکے ت اور قریب ہی یہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاویگا سجود اسکا اور اذن مانگیگا پس نہین اذن دیا جاویگا اسکو
اور کہا جاویگا آفتاب کو پھر جا جہان سے آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سے آیا ہوگا مغرب ہی کی طرف پھر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے پس یہی مراد قول اللہ تعالی
کے سے کہ فرمایا اور آفتاب چلتا ہی واسطے قرارگاہ اپنی کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کے کہ مستقر اسکا یعنی اسکے ٹھہرنے
کی جگہ نیچے عرش کے ہی ف ح کہ بعد غروب کے وہان جاتا ہی اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا ہی اسکو اور جاننا چاہیے کہ بیچ تفسیر بغوی کے
اور وجہین بھی بیچ معنی اس آیۃ کے لکھی ہین اور شان نہین کہ جو کچھ بیچ حدیث متفق علیہ کے بیچ تفسیر اسکی کے واقع ہوا ہی نہین ہوا ارادہ اسکا عجب ہی کہ اس وجہ کو اصلا
ذکر نہین کیا اور کلام طیبی سے بھی شک دل مین اس باب مین ظاہر ہوتی ہی نسال اللہ السلامۃ و عن عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال رواہ مسلم اور روایت ہی عمران بیٹے حصین کے سے کہ کہا سنا مین نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں درمیان پیدائش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا او سخت دجال سے یعنی در باب فتنہ اور ابتلاء و
اختلال و استدراج کے نقل کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَ
اِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی
نہیں پوشیدہ تم پر ف ع یعنی پہچانا ہے تم نے اسکو ساتھ صفتوں کمال کے اور ایمان لائے ہو اسپر جیسے کہ شرع میں آیا ہے پس گمراہ نہ ہو بسبب دیکھنے سحر و فریب
وغیرہ دجال کے پس یہ جملہ تمہید ہے اس قول کی ت تحقیق اللہ تعالی نہیں کانا ف ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہے نہ ثابت کرنا اعضاء کا ساتھ صفت کمال کے
بلکہ یعنی اللہ سبحانہ منزہ ہے عیبوں سے نہیں اور اسکی آنکھ جیسے کہ آدمیوں کی ہوتی ہے نہیں ہے چہ جائیکہ کانا ہو ت اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھ کا گویا
کہ آنکھ اسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع لفظ طافیہ ساتھ ی کے ہے اور ہمزہ سے بھی روایت کیا گیا ہے یعنی بلند کا اور نہیں
منافات ہے درمیان اس روایت کے اور درمیان اس روایت کے انھا لیست بناتئۃ ولا حجراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست دھنسی ہوئی واسطے امکان جمع ہونے دونوں صفتوں
کے ساتھ اختلاف دونوں آنکھوں کے یعنی ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا توربشتی نے کہ بیچ ان حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں دجال کے وصف میں کلمات متنافرہ یعنی مخالف
آئے ہیں کہ مشکل ہے توفیق انمیں اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو انمیں سے علیحدہ اس حدیث میں کہ ذکر کیا گیا ہے پس اس حدیث میں تو ہے کہ آنکھ اسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی
اور اور حدیث میں ہے کہ وہ جاحظ العین ہے گویا کہ آنکھ اسکی کوکب یعنی ستارہ ہے اور اور میں آیا ہے کہ آنکھ اسکی نہ ناتیہ ہے اور نہ حجراء اور توفیق انمیں یہ ہے کہ
اختلاف وصفوں کا بحسب اختلاف دونوں آنکھوں کے ہے یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور موید اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث میں آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا داہنی
آنکھ کا اور حذیفہ کے حدیث میں آیا ہے کہ وہ ممسوح العین ہوگا اسپر ظفرہ موٹا ہوگا اور یہ بھی ایک حدیث میں آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا بائیں آنکھ کا اور تطبیق ان اوصاف
مختلفہ میں یہ ہے کہ ایک آنکھ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسرے عیب والی ہوگی پس درست ہے یہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عوراء اسلئے کہ معنی عور کے اصل میں عیب کے
ہیں پس اسکی آنکھ داہنی بھی عیب والی ہے اور بائیں بھی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَہُ
الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اَلَا اِنَّہُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ ک ف ر مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ف ح کہ دجال ہے اس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت نکلنے دجال
کا کسی پیغمبر پر معین نہیں کیا ہے اسقدر معلوم ہے کہ پہلے قیامت سے نکلیگا اور جبکہ وقت قائم ہونے قیامت کا معین نہیں ہے وقت نکلنے اسکے کا بھی معین نہیں
ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی پاک ہے اس سے کہ ہو ناقص اور عیب والا اپنی ذات میں
اور صفات میں اور یہ کلام حضرت کا عوام کے سمجھانے کے لیے ہے کہ انکی عقل و فہم میں آجاوے جیسے کہ وارد ہوا ہے کلم الناس علی قدر عقولہم ت لکھا ہوگا
درمیان دونوں آنکھوں اسکی کے لفظ کفر کاف ح ع مصابیح اور مشکوۃ کے نسخوں میں ان تینوں حرفوں کو جدا ایک دوسرے سے لکھا ہے گویا دجال کے منہ پر بھی
اسی صورت سے لکھا گیا ہے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ باعث اور بلانیوالا ہوگا طرف کفر کے نہ طرف رشد کے لیکن عجب ہے اضطراب اسمیں سے اور یہ بڑی نعمت ہے
اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کے حق میں کہ ظاہر کردی ہے رقم کفر کی درمیان آنکھوں اسکی کے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِہٖ نَبِیٌّ قَوْمَہٗ اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّہٗ یَجِیْءُ مَعَہٗ بِمِثْلِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ
یَقُوْلُ اِنَّھَا الْجَنَّۃُ ھِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمْ کَمَا اَنْذَرَ بِہٖ نُوْحٌ قَوْمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبر دوں میں تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی ساتھ اسکے کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ خبر یہ ہے کہ تحقیق
دجال کانا ہے اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کے یعنی اسکے ساتھ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسائش اور محنت کے ہوں یا لطف

و قبر لیس جسکو کہیگا یہ جنت ہے وہ ہوگی آگ ف ح ع کہا ایک شارح نے یعنی داخل ہونا اسمین اور اختیار کرنا اسکا سبب ہوگا داخل ہونے دوزخ کا ہوگا اور
اسی قیاس پر جسکو کہیگا یہ آگ ہے حقیقت مین وہ جنت ہوگی یعنی جو کہ اطاعت کریگا اسکی وہ جھیلیگا اسکا عذاب مین متحق ہوگا جنت کے داخل ہونے کا واسطے
کرنے تکذیب کی اسکی لیکن ظاہر تر یہ ہی کہ وہ دونون منقلب ہو جاینگے اور فعل انکا الٹ جاویگا اور جیسے کہ وارد ہوا ہی القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ
من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور ایسی ہی دنیا ہی بکدر کہ جسکا نام رکھا گیا ہی سجن ہو جاتا ہی جنت
عارفین کیلیے کہ جو قائم ہین مقام رضا مین جیسے کہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالی کے ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہی اور ایک
عقبی مین اور ایسی ہی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کے بسبب عدم حضور انکے کے ساتھ رب اپنی کے مانند سم کے ہی و سم ملی ہوئی ہم کی ہی در ہم ملی ہوئی تازگی دنیا
مین اور چونکہ مقصود ڈرانا تھا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی حدیثون مین ثانی بھی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی بعض یہان مقید ہی والتی یقول انہا النار ہی الجنۃ
اور اسکے مانند ہی دنیا عارفین کی نظر مین کہ نعمت اسکی نعمت ہی اور نقمت اسکی نعمت اور محنت اسکی منحہ ہی اور منحہ اسکی محنت اور جس قسم قسم اسکا مختلف ہی مانند بیل کے
کہ مار ہی محبوب کے لیے اور مار ہی محجوب کے لیے ت اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسے کہ ڈرایا ساتھ اسکے نوح نے قوم اپنی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تخصیص نوح
کی باوجود عموم حکم کے سبب یہ ہی کہ انکے ہی مقدم مشاہیر انبیا کے صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین **وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ
عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنَّ الدَّجَّالَ
مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ اور روایت ہی حذیفہ سے
اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال مین کہ اسکے ساتھ پانی ہوگا ف ح ع یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سے قسم
اسباب چین سے بحسب ظاہر کے کہ تعبیر کی گئی ہی اس سے ساتھ جنت کے پہلی حدیث مین رغبت دلاویگا فریب سے انکو کہ اطاعت کرین اسکی ت
اور آگ ہوگی ف ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اسکا سبب عذاب و مشقت کا ہوگا واسطے اسمین خوف ہوگا اور اسکا اور اسکو ڈراوی کریگا اسکی ت پس
جسکو دیکھینگے لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاویگی اور جسکو دیکھینگے لوگ آگ پس وہ ہوگا پانی ٹھنڈا شیرین ف ح ع یعنی یہ ہین کہ کر دیگا
اللہ تعالی اسکی آگ کو پانی ٹھنڈا اس شخص پر کہ جھٹلاویگا اسکو اور ڈال دیگا وہ اسکو اسمین غصہ ہوکر جیسے کہ کر دیا نمرود کی آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی ابراہیم
علیہ السلام پر اور کر دیگا اسکے پانی کو کہ دیگا وہ اسکو اس شخص کو کہ تصدیق کریگا اسکی آگ جلانے والی ہمیشہ کو محمل اسکا یہ ہی کہ جو کچھ فتنے اسکے ظاہر
ہونگے منین ہوگی انکے لیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدے ہونگے جیسے کہ کرتے ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہ بھی ہی کہ اللہ تعالی بدل دیگا ماہیت
اسکے پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر ت پس جو شخص کہ پاوے اسکو یعنی دجال کو یا اسکے فریبون کو کہ ذکر کیے گئے تم مین سے پس چاہیے کہ پڑے
اس چیز مین کہ دیکھے اسکو آگ پس یعنی اختیار کرے تکذیب اسکی اور نہ پروا کرے ڈرانے اسکے کی اس چیز مین کہ دیکھے اسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش
ہوگا ف ح یعنی ایک آنکھ حقیقت مین یا ساتھ تقلیب یعنی بدل دینے ماہیت کے یا بحسب مال کے واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سے ہی پس تقدیر یہ ہی
اور نہ تصدیق کرے اسکی بسبب رغبت پانی کے کہ اسکے ساتھ ہوگا اس لیے کہ وہ ایک عذاب اور حجاب ہوگا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور
زیادہ کی مسلم نے یہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکھ کا ف ع یعنی ایک آنکھ اسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کے نہین ہوگا اسکے لیے اثر
آنکھ کا ت اسپر یعنی دوسری آنکھ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جلد یا اٹھی ہوئی آنکھ پر ناخنہ ہوگا لکھا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکھون اسکی کے
لفظ کافر کا یا لکھا ہوگا کہ وہ کافر ہی پڑھیگا اسکو ہر مومن لکھنے والا اور غیر لکھنے والا ف ح یعنی وہ کہ پہلے علم کتابت کا رکھتا تھا یا نہ رکھتا تھا

جان کہ ظاہر یہ ہے کہ ناخنہ یعنی آنکھ غیر مرئی ہو سکے ہوگا اس لیے کہ معنی ممسوح کے یہ ہیں کہ ایک جانب آنکھ کا اور بھنو اسکا نہ ہو اور ہموار ہو اور مرئی ہو نہیں جسکو آنکھ
کیا معنی رکھتا ہے مگر یہ کہ مراد ممسوح سے عیب مطلق ہے رقتین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال اعور العین الیسری جفال
الشعر معہ جنتہ ونارہ فنارہ جنتہ وجنتہ نارہ رواہ مسلم اور روایت ہے اسی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کانا ہوگا
بائیں آنکھ کا کثرت سے ہونگے بال اسکے ساتھ اسکے ہوگی بہشت اسکی اور آگ اسکی پس آگ اسکی بہشت ہے اور بہشت اسکی آگ نقل کیا یہ مسلم نے **ف ع** اور یہ
گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہنی آنکھ کا اور ایک آنکھ اسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق یہ ہے کہ ایک آنکھ اسکی بالکل نہ ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی
پس صحیح ہے کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عور اس لیے کہ عور کے معنی اصل میں عیب کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کے پس ایک
قوم تو دیکھے گی اسکو اعور الیسری اور ایک قوم دیکھے گی اعور الیمنی تاکہ دلالت کرے اسکی بطلان امر پر اسلیے کہ جب دکھائی دیگی خلقت اسکی جیسے کہ ہے

دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہے اور احتمال ہے یہ کہ ہوا ایک ہی دونوں میں سے بسبب سہو راوی کے **وعن** النواس بن سمعان قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم انہ
شاب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبہہ بعبد العزی بن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکہف وفی روایۃ فلیقرأ
علیہ بفواتح سورۃ الکہف فانہا جوارکم من فتنتہ انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا
قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک
الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ قلنا یا رسول اللہ وما اسراعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح
فیاتی علی القوم فیدعوہم فیؤمنون بہ فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیہم سارحتہم اطول ما کانت ذری واسبغہ
ضروعا وامدہ خواصر اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا انہوں نے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا یعنی اسکے نکلنے کا اور تمام
امور اسکی کا اور لوگوں کے مبتلا ہونیکا بسبب اسکے پس فرمایا اگر نکلے دجال اور میں ہوں موجود تم میں یعنی بالفرض والتقدیر پس میں جھگڑونگا اس سے سامنے
تمہارے **ف ع** یعنی غالب ہونگا اسپر ساتھ دلیل کے اور اسمیں ارشاد ہے طرف اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جھگڑتے اور غالب آنے میں اسپر ساتھ دلیل کے
غیر محتاج طرف مددگار کے اصحاب اپنی میں سے جان کہ حدیثوں اور دلیلوں اور قرائن سے معلوم ہوا ہے کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوگا
اور اسی طرح جو حضرت نے فرمایا اس حدیث میں یہ واسطے مبالغہ اور تاکید کے ہے اور واسطے تحقیق اور تیقن ظہور دجال کے اور مبہم ہے وقت اسکے کے اور ڈالنے خوف فتنہ
اسکے کے مکلفین پر **ت** اور اگر نکلا اور نہ ہوا میں تم میں پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا **ف ع** یعنی دفع کریگا شر اسکے کو اپنے سے ساتھ دلیلوں قطعیہ شرعیہ
اور عقلیہ کے کہ اسکے پاس ہیں اور غالب ہوگا اسپر کذا قال الطیبی اور یہ اس تقدیر پر ہے کہ وہ سے حجت والا پس معنی یہ ہیں کہ ہر ایک دفع کریگا اپنے نفس سے
شر اسکے ساتھ جھٹلانے اسکے کے اور اختیار کرنے صورت تعذیب اسکی کے **ت** اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مسلمان پر **ف ع** یعنی حافظ اسکا ہے بعد میرے
رہنمائی کریگا اسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اس سے اور یہ دلیل ہے اسپر کہ مومن یقین والا ہمیشہ مدد کیا گیا ہے اگرچہ نہو ساتھ اسکے نبی لو امام پس اسمیں رد ہے
امامیہ پر **ت** تحقیق دجال **ف ع** یہ استیناف ہے بیان بعض احوال اسکے کا اور بیان بعض اس چیز کا کہ مفید ہے بیچ دفعہ شر افعال اسکے کے **ت** جوان
ہوگا **ف ع** اصلیں شاب ہے اسپر کہ وہ غیر ہے ابن صیاد کے باشارہ ہے اسپر کہ وہ محروم ہے سفیدی دفار سے **ت** بہت مڑے ہوئے بالونکا آنکھ اسکی ابھری ہوئی
ہوگی گویا کہ میں تشبیہ دیتا ہوں اسکو ساتھ عبد العزی بن قطن کے **ف ع** یہ عبد العزی کہ ایک یہودی کا نام ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ شخص تھا اس زمانہ میں کہ عرفی
ہے کاہو اسکا منہ خشک ہے تباہی اور ہونہ ہے اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ خزاعہ میں سے کہ مرا جاہلیت میں آنحضرت نے تشبیہ دی دجال کو اسکے ساتھ اور ہونے

جزم ہے اُسکی مشابہت کا مضمون کیا کہ فرماتے ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اُسکی ساتھ اور اور حدیثون سے جزم تشبیہ کا بھی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کافی واسطے تاکید اور تقریر
تشبیہ کے ہے ت پس جو شخص پاوے اُسکو تم مین سے پس چاہیے کہ پڑھے سامنے اُسکے آیتین اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کذا بالتکرار واسطے دلالت کرنے اُن آیتون کے
اوپر معرفت ذات وصفات اللہ تعالے کے اور ثبوت کتاب کے آیات بینات اُسکے کے اور صدق رسول اُسکے کے اور آنے رسول کے ساتھ معجزات اُنھی کے کہ
کرینگے خوارق عادات دجال کو ہبا منثورا اور تابع اُسکا پکارے گا ہلاکت وثبور کو اور کہا طیبی نے کہ معنی یہ ہین کہ قرات اُسکی امان ہے پڑھنے والے کے لیے
فتنہ اُسکے سے جیسے کہ نجات وامان پائی اصحاب کہف نے شر فتنہ دقیانوس جبار کے سے کہ اُسکے زمانہ مین تھے ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی مین بھی آیا ہے پس
چاہیے کہ پڑھے اول کی آیتین سورہ کہف کی پس بتحقیق وہ سبب امان تمھارے کی ہین فتنہ دجال کے سے ف ح ع اور بعضے حدیثون مین پڑھنا ان آیتون کا وقت سونے
کے بھی آیا ہی اور لفظ جوار ساتھ زیر جیم کے اور ر آخر کے ہی اکثر صحیح نسخون مین بمعنی ہمسائگی اور امان کے اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر جیم اور زیر ر کے آیا ہی معنی کاغذ یعنی [illegible]
کو لیتا ہی واسطے مسافر یا بادشاہ سے یا اُسکی نائبون سے تا کوئی روک ٹوک نکرے اُسے راہ مین اور بعضے نسخون مین ساتھ [illegible] کے ہی اور زیر فصیح تر ہی بمعنی امان کے
پھر جاننا چاہیے کہ حصن حصین مین دس آیتین متعدد آئی ہین اس باب مین کہا جو کوئی پڑھے سورہ کہف جیسے کہ اتاری گئی ہی ہوگی اُسکے لیے سب نور کی مقام
اُسکے سے مکہ تک اور جسنے پڑھین دس آیتین اُسکی آخر سے پھر نکلے دجال نہین مسلط ہوگا اُسپر اور روایت مین ہے جسنے یاد کین دس آیتین اُسکی اول سے بچا دجال
اور روایت ہے جسنے پڑھین تین آیتین اول کہف سے بچا دجال کے فتنہ سے اور بہت ظاہر تطبیق بیچ ان روایتون کے پڑھنے مین اور دیکھنے مین یہ ہی کہ کمتر
اُس چیز کا کہ محفوظ رہیگا سبب سے شر اُسکے سے پڑھنا تین کا ہی اور حفظ اُنکا اولی ہی اور یہ نہین منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنے والا ہی ایک راہ سے کہ واقع ہی
درمیان شام اور عراق کے پس فساد کریگا داہنے اور فساد کریگا بائین ف ع یعنی بھیجیگا لشکر اپنے داہنے اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنے مین بیچ اون
شہرون کے کہ جاویگا اُنمین اور متوجہ ہوگا اُنکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اُسکے شر سے کوئی مومن اور نہین خالی ہوگی اُسکے فتنہ سے کوئی جگہ ت اے
بندو اللہ کے ف ع اے مومنو کہ موجود ہوگے اُس زمانہ مین یا تم ہی مخاطب ہو بالفرض اگر پاؤ اُسکو وقت ت پس ثابت رہنا یعنی اپنے دین پر کہا ہمنے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور کتنا ہوگا ٹھہرنا اُسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع آگے آتی ہی ایک حدیث کہ ٹھہریگا دجال زمین مین چالیس سال لیکن نقل کیا ہی
بغوی نے شرح السنۃ مین کہ نہین صلاحیت رکھتی وہ روایت کہ معارض ہو اس روایت مسلم کے اور برتقدیر اُسکی صحت کے شاید کہ مراد ساتھ ٹھہرنے کے دونون ٹھہرنے
مین سے ٹھہرنا خاص ہو اور یہ وصف معین کے کہ واضح ہو خبر اُسکی عالم پر ت ایک دن یعنی اون دنون مین سے مقدار برس روز کی ہوگا یعنی درازی زمانہ مین اور ایک دن
مقدار مہینے کے ہوگا اور ایک دن مقدار ہفتہ کی اور باقی روز اُسکے مقدار دنون تمھارے کے کہ جیسے ہمیشہ ہوتے ہین عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کے
کیا کفایت کریگی ہمکو اُسمین نماز ایک دن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا واسطے نماز کے بیچ مقدار دن کی ف ع ح یعنی جبکہ گذرے بعد طلوع فجر کے اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان
اُسکے اور ظہر کے ہر روز مین پس ظہر پڑھنا پھر جبکہ گذرے بعد اُسکے اتنا وقت کہ ہوتا ہے اُسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑھنا پھر جب اتنا وقت گذرے کہ ہوتا ہی اُسمین
مغرب مین ہر روز مغرب پڑھنا اور اسی طرح عشا اور فجر کو سمجھو غرض کہ پانچون نمازین اسی اندازے سے پڑھ لیا کرنا یہان تک کہ وہ دن برس کا گذرے
اور یہی حساب ہے اُن دونون مین کہ مہینا بھر اور ہفتے بھر کے ہونگے اور یہ دن واقع مین بقدر مذکور دراز ہونگے اللہ تعالے قادر ہی ہر چیز پر یہ جو بعضون نے
کہا ہی بسبب کثرت ہموم وغموم کے اسقدر معلوم ہونگے یہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اُسکو پوچھنا راوی کا حضرت سے کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا
اور بعضے جو یہ شبہ کرتے ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہی وقت طلوع وغروب وغیرہ کے جب یہ وقت نہونگے تو نمازین کیونکر پڑھینگے یہ شبہ بیچ ہی جب
شارع نے اُس دن مخصوص کا یہ حکم ٹھہرا دیا پھر کسیکو جگہ چون وچرا کی ہی اور توربشتی وغیرہ نے اور بھی جواب اسکے لکھے ہین بخوف درازی کے نہین لکھی
جو چاہے مرقات مین دیکھ لے ت کہا ہمنے یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اُسکا یا کیا ہوگی کیفیت اُسکی جلد چلنے کی زمین مین فرمایا مانند مینھ کے ف ع مراد

مینہ برسانیوالا ابر یعنی جلدی چلیگا وہ زمین میں جیسے چلتا ابر کہ ہوا جسکو لاتی ہے پیچھے سے اسکے پس گذریگا ایک قوم پر اور بلاویگا انکو یعنی لوگوں کو طرف اپنے کے پس

ایمان لاوینگے وہ اسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اگاویگی یعنی نبات پیدا ہوگا اسکا واسطے انکی طرف سے پس شام کو

آوینگے انپر مواشی انکے یعنی وہ جو گئی تھی صبح کو چرنے کے لیے دراز تر ہیں اسکے کہ تھے از روی کوہانوں کے ش ح لفظ ذری جمع ذروہ کی ہے معنی کوہان

اونٹ کے اور اعلے ہر چیز کو بھی کوہان کہتے ہیں مراد فربہی مواشی کی ہے کہ کوہان اسکی فربہی سے دراز ہو جائینگے ت اور خوب پورے اسکے کہ تھے از روی

تھنوں کے یعنی تھن خوب بھرے ہونگے دودھ سے اور خوب کھچے ہوئے اسکے کہ تھے از روی کوکھوں کے یعنی بسبب کثرت کھانے اور سیری کے ثم یاتی القوم فیدعوهم

فیردون علیه قوله فینصرف عنهم فیصبحون ممحلین لیس بایدیهم شیء من اموالهم ویمر بالخربة فیقول لها اخرجی کنوزك فتتبعه کنوزها کیعاسیب

النحل ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربه بالسیف فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوه فیقبل ویتهلل وجهه یضحك فبینما هو

کذلك اذ بعث الله المسیح ابن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهرودتین واضعا کفیه علی اجنحة ملکین اذا طاطا

راسه قطر واذا رفعه تحدر منه مثل جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسه الا مات ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه

فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله ثم یاتی عیسی قوم قد عصمهم الله منه فیمسح عن وجوههم ویحدثهم بدرجاتهم

فی الجنة فبینما هو کذلك اذ اوحی الله الی عیسی انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالهم فحرز عبادی الی الطور پھر آویگا دجال ایک قوم

کے پاس پس بلاویگا انکو ف ع یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کے ت پس رد کرینگے اسپر قول اسکا یعنی قبول نہیں کرینگے اسکو اور ایمان نہیں لاوینگے

اسپر پس پھریگا انسے یعنی پھریگا اسکو اللہ انسے پس صبح کرینگے قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ درحالیکہ نہوگا انکے ہاتھوں میں کچھ مالوں انکے سے

ف ع حاصل یہ کہ مومن بسبب اسکے مبتلا ہونگے طرح طرح کے بلاؤں اور محنتوں اور ضرر و نقصان میں لیکن ہونگے صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکے کہ دین ہونگے

انکو اللہ تعالی کی صفتیں اولیاء کی برکت سے انبیاء کے ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنے خزانوں کو پس پیچھے چلینگے دجال

کے خزانے اس ویرانہ کے مانند امیران شہد کی مکھیوں کے ف ح ع یعاسیب جمع یعسوب کی ہے معنی سردار شہد کے مکھیوں کے یعنی جیسے یعسوب آگے ہوتا ہے

اور شہد کے مکھیاں اسکے ساتھ پیچھے پیچھے ہوتی ہیں اسی طرح دجال کے ساتھ خزانے پیچھے پیچھے چلینگے اسی جہت سے ہر قوم کے سردار کو یعسوب کہتے ہیں چنانچہ

کہ یہ مروی ہے حضرت علی سے بطریق مرفوع کے علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنوں کا ہے کہ متابعت کرتے ہیں مومن اسکی اور پناہ ڈھونڈھتے

ہیں اسکی اور مال سردار منافقوں کا ہے کہ اسکی پناہ ڈھونڈھتے ہیں اور اسکے پیچھے جاتے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح میں بھی آیا ہے کہ حضرت علی انکو مرثیہ میں فرماتے ہیں

کنت للدین یعسوبا پھر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بھرا ہوگا جوانی میں یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اسکو ساتھ تلوار کے ف یعنی واسطے

اسپر بسبب قبول کرنے دعوت الوہیت اسکی کے یا واسطے ظاہر کرنے قدرت کے اور تمہید کرنے خرق عادت کے پس کاٹیگا اسکو دو ٹکڑے مانند پھینکنے تیر کے

نشانے پر ش ح یعنی فاصلہ درمیان دونوں ٹکڑوں کے بقدر پھینکنے تیر کے ہوگا کہ نشانے پر مارتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ پہونچیگا ضربہ

اسکی شمشیر کا مانند پہونچنے تیر کے نشانے پر ت پھر بلاویگا دجال اس جوان کو پس منہ آگے ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کے اور درخشاں ہوگا چہرہ اسکا مانند

اسکا اور ہنستا ہوگا البشاشت ف ع اور کہیگا کہ یہ کیونکر صلاحیت رکھے معبود ہونیکی ت پس ہوگا اسیطرح دجال ایسے کاموں اور خراب و گمراہ کرنے میں ہوگا کہ ناگاہ

بھیجے گا اللہ تعالی مسیح مریم کے بیٹے علیہما السلام کو پس اترینگے وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب مشرق دمشق کے ف ع اور اور روایتوں میں آیا ہے کہ عیسی

اترینگے بیت المقدس میں اور اور روایت میں ہے اردن میں اور اور روایت میں ہے کہ لشکر مسلمین میں کہتا ہوں میں حدیث اترینگے کہ بیت المقدس میں نزدیک اس

ماجہ کے ہے وہ میرے نزدیک صحیح ہے اور نہیں منافی ہے تمام روایتوں کی اس لیے کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کے ہے اور وہ لشکر مسلمین کا ہے اسی لیے کہ وہ اور اردن نام ہے

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہے شام میں اگرچہ منہین ہے بیت المقدس میں اب منارہ لیکن ضرور ہے یہ کہ بنیگا پہلے آنے سے عیسیٰ کے واللہ اعلم

ت درحالیکہ ہونگے عیسیٰ درمیان دو کپڑون زرد رنگ کے ف ع یعنی پہنے ہونگے کپڑے دو رنگے ہوئے زعفران کے یا ورس کے کہ نام ایک گھاس زرد رنگ

کا ہے اور یہ لفظ مہرد و تین سا تھ دال مہملہ کے ہے اور ذال معجمہ کے بھی ت رکھنے والے ہونگے سیج دونون ہتھیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتون کے ف ع

یہ حال ہے واسطے کیفیت آنا نے انکے جیسے کہ پہلا جملہ حال تھا واسطے کیفیت لباس و جمال انکے کے پھر بیان کیا انکا اور حال ت جب نیچے جھکاوینگے

سر اپنا ٹپکے گا پسینا انکا اور جب اٹھاوینگے سر آترینگے انکے بالون سے قطرے مانند دانون چاندی کے کہ مانند موتیون کے ہونگے ف ع ح

یعنی صفائی اور سفیدی مین نہایہ مین لکھا ہے کہ لفظ جمان ساتھ پیش جیم اور تخفیف میم کا اور بروزن غراب کے دانے چاندی کے بنے ہوئے بہیئت بڑے موتیون

کا اور اسکا جمانہ ہے کہا طیبی نے کہ مشابہت کی غرض ہے قطرون کو ساتھ جمان کے بڑائی مین پھر تشبیہ دی جمان کو ساتھ موتی کے بیچ صفائی کے اور خوبی کے

اور بعضون نے کہا کہ جمان ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کے چھوٹے موتی اور تخفیف میم سے دانے کہ چاندی کے بنین اور یہا مراد خبر ہے یعنی جب جھکاوینگے سر

ٹپکینگے انکے سر کے بالون سے قطرے نورانی اور جب اٹھاوینگے سر گرینگے وہ قطرات کنایہ ہے ہمارا اور تازگی اور طراوت جمال انکے سے ت پس نہین ممکن ہوگا اور

نہین واقع ہوگا کسی کافر کو کہ پاوے بھاپ دم عیسیٰ کی سے مگر کہ مرجاوے اور دم انکا پہونچیگا جہان تک پہونچیگی نگاہ انکی ف ع جائز ہے کہ ہو دجال مستثنیٰ اس حکم سے واسطے

حکمت دکھانے خون انکے سے نیزہ مین تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اسکا مومنون کے دلون مین اور جائز ہے کہ ہو یہ کرامت عیسیٰ کی اول وقت آنے انکے سے

پھر جاتی رہے جس وقت کہ دیکھیں دجال کو اسیجے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہین اور بعضون نے کہا کہ حسب دستور کا فر مریگا وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتھ

اسکے ہلاک کرنا کافر کا نہ وہ دم معتاد لیس مراد دجال کا واسطے ہونے دم مقصود کے ہوگا سبحان اللہ ایک وقت وہ تھا کہ حضرت عیسیٰ دم سے مردہ کو زندہ کرتے تھے

اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندون کو مار ینگے ت پس ڈھونڈھینگے عیسیٰ دجال کو یہانتک پاوینگے اسکو دروازہ لد پر ف ع لد ساتھ پیش لام اور

تشدید دال کے نام ہے ایک پہاڑ کا شام میں اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک قریہ ہے قریبوں بیت المقدس کے سے اور بعضون نے کہا کہ وہ قریہ ہے فلسطین

میں ت پس قتل کرینگے اسکو پھر آوینگے عیسیٰ کے پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا انکو اللہ تعالیٰ نے دجال کے شر سے پس پونچھینگے عیسیٰ انکے موہنون سے گرد و غبار وحشت

و محنت کا ف ع احتمال ہے یہ کہ ہو یہ پونچھنا اپنے ظاہر معنی پر کہ پونچھیں گرد از راہ اکرام انکے کے یا ہے اشارہ بطرف دور کرنے شدت و خوف کے انسے

ت اور خبر دینگے انکو درجات اور مراتب انکے سے کہ پاوینگے جنت مین درینگا ہے کہ عیسیٰ اس طرح سے ہونگے ناگہان وحی بھیجیگا اللہ تعالیٰ طرف عیسیٰ کی تحقیق

میں نے نکالے ہین کتنے ایک بندے اپنے نہین طاقت و قدرت کسیکو انسے لڑنیکی ف ع طاقت و قدرت کو لفظ ید کر کے تعبیر کیا اس لیے کہ آثار قدرت کے کام

مین ہاتھ سے ظاہر ہوتے ہین ت پس جمع کرو اور حفاظت کرو میرے بندون کی لیجا کر طرف کوہ طور کے ويبعث الله يأجوج

ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقول لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل الخمر

وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم الى السماء فيرد الله عليهم نشابهم

مخضوبة دما ويحصر نبي الله واصحابه حتى يكون رأس الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى

فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى واصحابه الى الارض فلا يجدون في الارض موضع شبر الا

ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل الله طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله

اور بھیجیگا اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو کہ نام دو قبیلون کا ہے اور وہ ہر زمین بلند سے دوڑینگے یا نکل پڑینگے پہلے انکے یعنی اول جماعت انکی اوپر تالاب طبریہ کے

ف ع طبریہ ساتھ اضافت کے ہے اور بحیرہ تصغیر ہے بحرہ کہ معنی دریا کے ہے یعنی چھوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اسکا دس کوس کا ہے اور وہ طبریہ مین ہے

کہ نام ایک قریہ کا ہے شام میں ت یعنی پس جاوینگے جو کچھ کہ اس میں ہوگا پانی اور لوگ پچھلی جماعت انکی کہ پیچھے آویگی انسے پس کہیں گے کہ وہ شخص تھا اسمیں کبھی پانی پھر چلے جاوینگے یہانتک کہ پہونچینگے طرف جبل کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے بیت المقدس میں ف ع اور لفظ خمر ساتھ زبر خ اور میم کے یہ معنی جھنڈ پتے ہوئے کے یا جو کچھ کہ چھپانے کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سے اور اس جا میں مراد بہت ہیں اس لیے اسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگے یاجوج ماجوج تحقیق قتل کیا ہمنے ان شخصوں کو کہ زمین میں تھے آؤ پس چاہیے کہ قتل کریں ہم ان شخصوں کو کہ آسمان میں ہیں پس پھینکینگے تیر اپنے طرف آسمان کے پس پھیر دیگا اللہ تعالیٰ آنپر تیر انکے رنگے خون میں ف ع یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سے تاکہ وہ گمان کریں کہ ہم اثر کیے آسمان والوں سے اور احتمال ہے کہ وہ تیر کسی جانور کے لگ کر سرخ ہو جاوینگے پس اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ پہنچیگا فساد انکا عالم سفلی اور علوی کو ت اور روکے جاوینگے نبی اللہ یعنی حضرت عیسیٰ اور یار انکے یعنی اس امت کے مومن کوہ طور پر یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطے ایک انکے کے بہتر سو دینار سے واسطے ایک تمہارے کے آج کے دن ف یعنی فاقہ اور احتیاج انکی اس حد کو پہونچیگی کہ کا بیل کا باوجودیکہ بہت ارزان ہے تمام اجزا بیل میں بہتر ہوگا سو دینار سے انکے نزدیک اور باقی اجزا گوشت کو پھر قیاس کرنا چاہیے کہ کیا حال رکھتے ہونگے اور کیا مرغوب بیش قیمت ہونگے انکے نزدیک ت پس رغبت کرینگے یعنی دعا وزاری کرینگے اللہ تعالیٰ سے نبی اللہ کے عیسیٰ اور یار انکے پس بھیجیگا اللہ تعالیٰ اوپر کیڑے انکی گردنوں میں ف ع نغف ساتھ زبر نون اور غین کے کیڑے ہیں کہ اونٹ و بکری کی ناک میں ت پس ہو جاوینگے مردہ مانند مرنے ایک جان کے یعنی سب ایکبارگی مر جاوینگے قہر الٰہی سے کہ غالب ہے ہر چیز پر پھر اترینگے پیغمبر خدا عیسیٰ اور یار انکے طرف زمین کی پس نہ پاوینگے زمین میں جگہ ایک بالشت مگر کہ بھر دیا ہوگا اسکو چربی اور بدبو انکی نے پس دعا کرینگے نبی خدا کے عیسیٰ اور یار انکے طرف اللہ کے پس بھیجیگا اللہ جانور پرندے کہ گردنیں انکی مانند گردنوں اونٹ بختی کے ہونگی ت بخت ساتھ پیش ب اور جزم خ کے اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہیں اور سمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ ہیئت اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہے قبولیت دعا میں ت پس اٹھا وینگے وہ جانور انکو اور پھینک دینگے انکو جہاں چاہا ہے اللہ تعالیٰ

وَفِي رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلَى قَوْلِهِ سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور ایک روایت میں ہے کہ ڈال دینگے جانور انکو نہبل میں ف نہبل ساتھ زبر نون کے جزم ہا و زبر ب کے ایک موضع ہے بیت المقدس میں اور بعضوں نے کہا کہ وہ جگہ ہے کہ نکلتا ہے آفتاب اسی طرح تصحیح کی ہے اس لفظ کی مشکوۃ کے نسخوں میں اور مجمع البحار میں کرمانی سے نقل کی ہے مہبل ساتھ میم کے اور نہیں اسکے کچھ معنی ہیں اور قاموس میں بیچ باب اللام اور فصل میم کے ہے مہبل مانند منزل کے گرنے کی جگہ ہے اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال میں تطرحہم بالنہبل لوون سے لایا ہے اور صواب مہبل ہے میم سے ت اور جلاوینگے مسلمان کمانوں انکی سے اور تیروں انکے سے اور ترکشوں انکے سے سات برس پھر بھیجیگا اللہ تعالیٰ ایک بڑا مینہ کہ نہیں چھپاویگا کسی چیز کو اس مینہ سے گھر مٹی اور پتھر کا اور نہ گھر صوف کا ف ع یعنی شہر کے گھر اور جنگل کے اسلیے کہ وہاں شہروں میں مٹی و پتھر کے گھر ہوتے ہیں اور گنواروں کے کہ جنگل میں رہتے ہیں صوف کے کمل تان کے گذران کرتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ مینہ سب جگہ برسیگا اور کوئی جگہ ایسی نہیں ہے کہ وہاں مینہ نہ پہنچے اور کوئی دیوار مینہ کے پہونچنے سے کہیں مانع نہ ہوگا اور لفظ لا یکن ساتھ ی اور پیش کاف کے ہے اور پیش ی اور زیر کاف سے منقول ہے اور طرح بھی آیا ہے

یعنی ستر کے ت پس دھو ڈالیگا وہ مینھ زمین کو یہان تک کہ کر دیگا اسکو مانند آئینہ کے ف یعنی صاف پھر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوے اپنے اور پھیر لا برکت اپنی پس
اس دن کھاویگی جماعت دس سے لے چالیس تک ایک انار سے یعنی انار ایسا بڑا اور پر دانہ ہوگا کہ بہت سے لوگ اسکو کھاوینگے اور سیر ہونگے اور سایہ پکڑینگے اسکے چھلکے مین
ف ع کہا ایک شارح نے کہ مراد ہے آدھا چھلکا اسکے اوپر کا اور قحف اصل مین کہتے ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہے اور لکڑی کے پیالہ کو بھی کہتے ہین
پس بسبب شباہت کے یہان اتارے اوپر کے چھلکے کو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودھ مین یعنی دودھ اونٹ اور بکری وغیرہ کے تھنون مین بہت ہوگا
یہان تک کہ ایک اونٹنی دودھ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون مین سے ف ع لفظ فیام ہمزہ سے اور پر وزن جال کے اور عوام بدل لیتے ہین ہمزہ کو ی
سے یعنی جماعت آدمیون کی اور مراد اس سے یہان زیادہ قبیلہ سے ہے جیسے کہ قبیلہ زیادہ ہے فخذ سے جیسے کہ آگے مذکور ہے ت اور ایک گاے دودھ کی البتہ کفایت
کریگی قبیلہ کو آدمیون مین سے اور ایک بکری دودھ کی البتہ کفایت کریگی تھوڑی سی جماعت کو آدمیون مین سے ف ع فخذ یہان زیر ف اور جزم خ
سے ہے فقط یعنی جماعت کے اقارب سے اور وہ کم بطن سے ہے اور بطن کم قبیلہ سے اور فخذ بمعنی ران کے زیر خ اور جزم خ سے بھی ہے ت پس ہونگے لوگ
وہ ایسے چین و وسعت مین ہونگے ناگہان بھیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ انکو نیچے بغلون انکی کے پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی
اور ہر مسلمان کی ف ح ع نسبت قبض روح کے باد کی طرف مجازا ہے کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور پہلے خود معلوم
ہو چکا ہے کہ مومن و مسلم دونون ایک ہی ہین جو مومن ہے مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے مومن ہے لیکن تفاوت کہ رکھا ہے علماء نے یہ ہے کہ مومن باعتبار تصدیق
قلبی کے کہتے ہین کہ باطن مین ہے اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کے اور مقصود یہان تاکید تعمیم ہے تا کوئی اس سے باہر رہے ت اور باقی رہینگے شریر لوگ مختلط ہونگے
اور لڑینگے زمین مین مانند اختلاط گدہون کے آپس مین ف ح اور بعضون نے کہا کہ مراد جماع کرنا ہے مردون کا عورتون سے بے حیا و بے لحاظ ہو کر علانیہ سامنے
لوگون کے جیسی کہ عادت ہے گدہون کی ہرج جزم سے بمعنی جماع آیا ہے کہا جاتا ہے ہرج جاریۃ یعنی جماع کیا اس سے کذا فی القاموس ت پس انپر قائم ہوگی قیامت
ف ع یعنی نہ انکے غیر پر اور آگے آتی ہے حدیث کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ ت نقل کی یہ حدیث
یعنی پوری مسلم نے مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہے نظر حم بالنہل قول سے سنین تک روایت کیا اسکو ترمذی نے وعن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فیلقاہ المسالح مسالح الدجال
فیقولون لہ این تعمد فیقول اعمد الی ہذا الذی خرج قال فیقولون لہ او ما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضہم
لبعض الیس قد نہاکم ربکم ان تقتلوا احدا دونہ فینطلقون بہ الی الدجال فاذا راہ المؤمن قال یا ایہا الناس ہذا الدجال الذی
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیامر الدجال بہ فیشبح فیقول خذوہ وشجوہ فیوسع ظہرہ وبطنہ ضربا قال فیقول او ما تؤمن بی
قال فیقول انت المسیح الکذاب قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمئشار من مفرقہ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ
قم فیستوی قائما ثم یقول لہ اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایہا الناس انہ لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ
الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس انما قذفہ
الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا اعظم الناس شہادۃ عند رب العالمین رواہ مسلم
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اسکی طرف ایک مرد مسلمانون مین سے
ف ع بعضون نے کہا کہ یہ مرد خضر علیہ السلام ہونگے اور یہ مقتضی ہے اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا علماء نے اس مین جمہور فقہا اور محدثین غیرہم [illegible]
اسپر ہین کہ وہ مر گئے اور جمہور صوفیہ اور بعضے فقہا وغیرہم ادہر گئے ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نے کہ یہی صحیح ہے ت پس ملینگے اسکو ایک شخص نگہبانی کرنے والے

صاحب ہتیار ہونگے نگہبان دجال کے ف ح مسالح بزبر میم اور بزیر لام سے جمع مسلح کی ہے بمعنی سرحد کے کہ جگہ ہتیار والوں کی ہے بعد ازان اطلاق کیا مردان
ہتیار بند پر کہ نگاہ رکھتے ہیں سرحد کو اور یہاں مراد یہی معنی ہیں ت پس کہیں گے وہ لوگ اُس مرد مسلمان سے کہ کہاں جانیکا قصد رکھتا ہے تو پس کہیگا وہ مرد
قصد رکھتا ہوں کہ جاؤں طرف اُس شخص کے کہ نکلا ہے یعنی دجال پس فرمایا حضرت نے کہیں گے تابع دجال کے کیا ایمان نہیں لاتا تو ہمارے رب پر ف ع مراد رب سے
دجال ہے بسبیل الاستہزاء کے ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہیں ہے بیچ صفات پروردگار ہمارے کے پوشیدگی ف ع دلیلیں اُسکی ربوبیت کی ظاہر ہیں قسم پیدا
کرنے اور رزق دینے وغیر ذالک سے اور وہ مستغنی ہے کمال کی رکھتا ہے کہ نقصان کو وہان راہ نہیں اور دجال میں متعین نقصان کی ظاہر ہیں پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلیں سچ موجود ہوں اوسکا شریک بندہ ناقص کیونکر ہو رب ہوتا اسلئے منزل راہ نہ غیر اُسکے کے ت پس کہیں گے وہ تابعین دجال کے کہ مار ڈالو
اُس شخص کو کہ ایمان نہیں لاتا ہمارے پروردگار پر پس کہیگا بعض اُنکا بعض سے کہ کیا نہیں منع کیا ہے تمکو پروردگار تمہارے نے یعنی دجال نے اس سے کہ مارو
کسیکو بے حکم اُسکے پس لیجاوینگے اس شخص کو طرف دجال کے پس جب دیکھیگا دجال کو وہ شخص یعنی اور پہچانے گا علامتیں اُسکی کہیگا اے لوگو آگاہ ہو کہ یہ وہی دجال ہے
کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنی حدیثوں میں کہ نکلے گا اخیر زمانہ میں باین علامات فرمایا آنحضرت نے پس حکم کریگا دجال اُسکے چت لٹانے کا اور
بعض نسخے میں بجائے چت لٹانے کے پیٹ پر لٹانیکا زمین پر جیسے کہ گنہگاروں کو لٹاتے ہیں مارنے کے لیے پس لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی از راہ تاکید اور تغلیظ اور تشدید
پکڑو اسکو اور سر توڑ دو اسکا پس فراخ و نرم کیجاویگی پیٹھ اسکی اور پیٹ اسکا بسبب مارنیکے اسکی پیٹھ اور پیٹ پر ف ح ع لفظ فیوسع ساتھ جزم واو اور
تخفیف سین کے وسع سے اور بعضے نسخوں میں ساتھ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سے بھی تصحیح کیا ہے اور لفظ شجوہ صیغہ امر مجہول کا ہے ساتھ شین معجمہ اور جیم
مشددہ اور حا مہملہ کے تشبیح سے بمعنی چوڑا کرنے ایک چیز کے یعنی چت لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ بیچ شین معجمہ اور تشدید جیم سے امر ہے تشجیح سے بمعنی زخمی کرنے
سر کا اور یہ ترکیب صحیح تر ہے نزدیک شرح مسلم اور دوسری روایت میں ہے کہ تشبیح جیسا کہ کہا گیا تشبیح سے اور شجوہ بھی امر ہے اسی بات سے اور روایت کیا ہے نفیشبح و شجوہ لفظ شجوہ
یعنی زخم سر کا اور جزری کہا کہ مولف نے نہایہ میں تو صورت ذکر کی ہے اور وجہ دوسری ذکر کی ہے حسب اسناد اور تصحیح کی ہے اسکی قاضی عیاض نے اور یہ بہت صحیح نزدیک ایک
جماعت کے اصحاب سے اول ہے واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نے پس کہیگا دجال کیا نہیں ایمان لاتا تو مجھ پر فرمایا حضرت نے پس کہیگا مومن تو ہی مسیح جھوٹا فرمایا حضرت
نے پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اُسکے دو ٹکڑے کرنے اور پراگندہ کرنیکا پس چیرا جاویگا آرے سے سر کی طرف سے یہانتک کہ دو ٹکڑے کیا جاویگا
درمیان دونوں پاؤں اُسکے کے ف ع ح یعنی از سر تا پا چیرا جاویگا اور لفظ فیوشر احتمال ہے کہ ہمزہ سے ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ واؤ سے ہو اور ایسی لفظ
میشار بہ یم کے ساتھ ہمزہ اور یٰ کے دونوں طرح آیا ہے آلہ وشر بمعنی نشر یعنی پراگندہ کرنے اور چیرنے کے کہ جسکو آرہ کہتے ہیں اور منشار نون سے بھی آیا ہے اور
مفرق زیر میم اور زبر ہے میں بیچ سر کات ت فرمایا حضرت نے پھر چلے گا دجال درمیان دونوں ٹکڑوں اُسکے کے یعنی اتراتا ہوا بسبب قتل کرنیکے پھر کہیگا
دجال اسکو اٹھ کھڑا ہو پس سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا پھر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا ہے تو مجھ پر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا میں نے بیچ پہچانے تیرے مگر
زیادہ علم و یقین کہ تو جھوٹا ہے یعنی زندہ کرنے تیرے سے بعد مارنے میرے کے مجکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغ گو ہے فرمایا حضرت نے پھر کہیگا وہ مومن اے لوگو
تحقیق یہ دجال نہیں کر سکیگا کسی کے ساتھ لوگوں میں سے جو کچھ کہ کیا ساتھ میرے یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنے اُسکے کے ساتھ میرے ف ع ح اسنے خبر دی سلب
ہوجانے قدرت دجال کی اس سے اور تسلی دی لوگوں کو اُسکے ڈر سے ت فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا اسکو دجال تاکہ ذبح کرے اسکو پس بنا کر دی جاویگی
وہ جگہ کہ درمیان گردن اسکی کے ہے اس ہڈی تک کہ درمیان ہنسلی اور کندھے اسکے کے ہے ف ع یعنی مثل تانبے کے سخت ہو جاویگی کہ تلوار اُسمیں کام نہ کریگی اور شرح
میں ہے کہ مسرنے کہا پہونچی ہے مجکو یہ کہ کھا جاویگا اسکی گردن پر تختہ تانبے کا ت پس نہیں راہ پاسکیگا دجال اُسکے قتل و مضرت کی فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا
دجال دونوں ہاتھ اُس شخص کے اور دونوں پاؤں اُسکے پس پھینکیگا اسکو یعنی آگ میں کہ جو ہمراہ رکھتا ہوگا گمان کرینگے لوگ کہ پھینکا اسکو طرف آگ کے

اور وہ مومنین پھینکا گیا اگر بظاہر طرف جنت کے ف ع یعنی باغ میں دنیا کے باغوں میں سے یا یہ مراد ہے کہ جھنکیلے گا دجال اسکو آگ میں لا اسکے ساتھ ہوگی کر دیگا اسکو
اللہ اسپر ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کے اور ہو گی وہ آگ اسپر راحت وجنت اور بہر تقدیر نہیں حاصل ہوگی اسکو موت اسکے ہاتھ پر سوا
پہلی موت کے ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگوں میں از روی شہادت کے نزدیک پروردگار عالمین کے ف ح یعنی باعتبار
مارے جانے اسکے کے اول بار اگرچہ بعد ازاں زندہ ہوا یا باعتبار قصد قتل کرنے اسکے کے اگرچہ ذبح کیا گیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مراد شہادت سے حاضر ہونا اور
گواہی دینا ہو نزدیک حق تعالی کے **وعن** أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا
بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام شریک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے البتہ بھاگیں گے لوگ دجال سے یہاں تک کہ پہونچیں گے پہاڑوں پر کہا ام شریک نے کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہاں ہونگے عرب اسدن ف ع
لفظ فاین میں ف جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جب یہ حال ہوگا لوگوں کا تو پس کہاں ہونگے عرب کہ کام انکا جہاد کرنا ہے راہ خدا میں اور دفع کرنا شر وفتنہ کا
دجال ت فرمایا حضرت نے عرب تھوڑے ہونگے یعنی اسدن بس نہیں قدرت رکھینگے جہاد کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْفَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کرینگے دجال کی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ انپر طیلسانیں ہونگی ف ع لفظ یتبع اس جگہ بیشین ساتھ زبر ی اور جزم تا اور زیر
کے ہی یعنی ہمراہ ہونگے اور کہا ایک شارح نے کہ اتباع سے یعنی تشدید سے ہی معنی پیروی کرینگے اور لفظ اصفہان زبر ہمزہ اور زیر ہمزہ سے بھی اور زیر ف سے
نام ہے شہر مشہور کا شہروں عجم سے ہے اور ایک روایت میں تستر کی جگہ لونے ہے اور صحیح مشہور تستر ہے اور لفظ طیالسہ بفتح طا اور زیر لام سے جمع طیلسان کی ہے کہ وہ کپڑا
مشہور ہے عرب میں اور عبا وغیرہ سے ہے کہ وہ معرب ہے اصل اسکی تالسان ہے اور بعضے عالموں نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر برائی طیلسان کے
اور ساتھ اسکے کہ روایت کی گئی ہے انس سے کہ انہوں نے ایک جماعت کو دیکھا کہ انپر طیلسانیں تھیں پس کہا اور مضمون کیا مشابہ ہیں یہ ساتھ یہود خیبر کے اور حق یہ ہے کہ اوڑھنا
طیلسان کا یعنے ڈھانکنے سر کی چادر سے مسنون ہے حدیثیں بہت اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ سے آئی ہیں اگرچہ ایک وقت میں شعار یہود سے ہوا اور انکار کرنا
انس کا اسکو اسی سبب سے ہو یا یہ سبب رنگ انکے کے ہو کہ زرد تھا اور محل خلاف کا یہ اور بعضے طیلسان کہتے ہیں یعنے ڈھانکنے سر کے چادر سے اور ڈالنے کنارہ اسکے کے
کندھے پر اور اسکو تقنع اور قناع بھی کہتے ہیں اور جملہ اسکے کہتے ہیں کہ جو کچھ کہ آنحضرت سے اور صحابہ سے ثابت ہوا ہے مخصوص بوقت ضرورت کے ہے کہ بسبب گرمی آفتاب
وغیرہ کے اوڑھا ہے اور جمہور کے نزدیک علی الاطلاق جائز ہے بلا کراہت چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ڈھانکو سر طیلسان سے کہ اوڑھنا چادر کا پہننا عرب کا ہے اور
اقتناع پہننا اہل ایمان کا ہے اور اور حدیث میں آیا ہے کہ ڈھانکنا سر کا طیلسان سے دن میں فقہ ہے اور رات میں زینت اور حدیث انس میں آیا ہے کہ تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتے تھے قناع کو اور صحابہ سے بھی تقنع آیا ہے اور آثار و اخبار اسمیں بہت ہیں **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ
فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ
فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا میں یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ کے اور حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہوں میں پس اتریگا بعضی زمین
شور میں قریب مدینہ کے ہے پس نکلیگا طرف اسکے ایک شخص حال آنکہ وہ بہترین لوگونکا ہوگا یعنی اسوقت میں یا ایک جماعۃ بہترین لوگونکا ہوگا ف ع بیشک

رہوسی ہے اور اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگے بنا بر قول صحیح تر کے ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہوں میں کہ تو وہ دجال ہے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صفت حال اُسکی کی پس کہیگا دجال یعنی اُنسے کہ گرد اُسکے ہونگے خبر دو مجھکو اگر قتل کروں میں اسکو پھر زندہ کروں میں اُسکو کیا شک کروگے تم بیچ شان میری یعنی میرے خدا ہونے میں پس کہیں گے لوگ شک نہیں کرینگے ہم ف ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سے ہونگے کہ گرویدہ اور تابعدار اُسکے ہونگے تو اقرار حقیقت کلام ہے والا یہ بسبب خوف اور دفع الوقت کے کہیں گے اور ہوسکتا ہے کہ مراد اُنکی بطریق توریہ اور کنایہ کے نہ شک کرنا اُسکے جھوٹ میں ہو ترجمہ پس قتل کریگا دجال اسکو اور پھر زندہ کریگا اُسکو یعنی اور پوچھیگا اُس سے جیسے کہ اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہے اللہ کی تھا میں یعنی پہلے اس سے تیرے حق میں قوی تر اور سخت تر از روی یقین کے بہ نسبت اسکے جیسا کہ میں آج ہوں ف ح یعنی آج کہ مارنا اور جلانا تجھسے دیکھا میں نے یقین میرا تیرے جھوٹے ہونیکا قوی تر ہوا بسبب دیکھنے علامت بطلان تیرے کے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی تھی حاصل یہ کہ جیسا آج مجھکو یقین ہوا ہے تیرے بطلان کا ایسا کبھی نہیں ہوا ترجمہ پس چاہیگا دجال کہ قتل کرے اسکو پس نہیں قدرت دجال کو اُسکے قتل پر ہوگی ف ع یہ دلیل ہے اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پھر سلب ہوجائیگا اور وہ نہیں قدرت رکھتا ہوگا اُس چیز پر کہ ارادہ کریگا یہ شان اللہ ہی کی ہے کہ جو چاہے سو کرے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق وھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سے درحالیکہ قصد اُسکا مدینہ مطہرہ میں آنیکا ہوگا یہاں تک کہ اُتریگا پیچھے کوہ احد کے کہ تین کوس مدینہ سے ہے پھر پھیر یعنی بعد واقع ہونے قصہ شخص مذکور کے پھیر دینگے فرشتے منہ اسکا طرف ولایت شام کے کہ جہاں سے آیا تھا وہیں جاویگا ف ع یہ دلیل ہے اسکے بطلان کی اور علامت ہے اُسکے عجز و نقصان کی کہ الٹا پھر جاویگا اور نہیں قدرت رکھیگا داخل ہونے اُس شہر کی کہ مسکن مدفن ہے سید الوری کا اور ظاہر یہ ہے کہ وہ حرم مکہ میں بطریق اولی نہیں داخل ہوگا ترجمہ اور وہاں یعنی شام میں ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا عیسی علیہ السلام کے شام کے تو لوں میں جیسے ہی اُسکو مارینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لھا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری اور روایت ہے ابی بکرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کے اُس دن کہ دجال آویگا سات دروازے ہونگے یعنی زمین یا مراد دروازے قلعہ کے ہیں اُنمیں ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے کہ روکیں گے اُسکو داخل ہونے سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع کہا سیوطی نے کہ یہ جو مشہور ہوا ہے زبانوں پر کہ جبرئیل نہیں اُترتے زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکی کچھ اصل نہیں اور دلیل اسکے بطلان کی وہ روایت ہے کہ نقل کی طبرانی نے کہ جبرئیل حاضر ہوتے ہیں وقت مرتے ہر مومن کے کہ ہو وہ طہارت پر اور روایت کی ابو نعیم نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہاں وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سے پس کہیگا کہ تو کون ہے وہ کہیگا میں جبرئیل ہوں کہ بھیجا ہے مجھکو اللہ نے تاکہ روکوں تجھکو حرم رسول اُسکے سے وعن فاطمۃ بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی الصلوۃ جامعۃ فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلوتہ جلس علی المنبر وھو یضحک فقال لیلزم کل انسان مصلاہ ثم قال ھل تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرھبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم بہ عن المسیح الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بھم الموج شھرا فی البحر فارفؤا الی جزیرۃ حین تغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتھم دابۃ اھلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر قالوا ویلک ما انت فقالت انا الجساسۃ انطلقوا الی ھذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق

اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن کو کہ پکارتا ہے نماز جمع کرنیوالی ہے ف ع یہ کلمہ واسطے طلب و ترغیب نماز کے
کہا کرتے ہیں تا لوگ آویں اور جمع ہوں جیسے کہ کسوف اور خسوف کی نماز کے لیے زمانہ شریف میں کہتے تھے ت پس نکلی میں طرف مسجد کی پس نماز پڑھی میں نے ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا انکا پہلے نہی کے ہوا ہو عورات میں ت پس جب نماز پڑھ چکے آنحضرت بیٹھے منبر پر اس حالت
میں کہ وہ ہنستے تھے یعنی مسکراتے تھے بسبب عجائبات شریف کے پس فرمایا چاہیے کہ لازم پکڑے ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنی جہاں نماز پڑھی ہو وہیں بیٹھا رہے اٹھے نہیں
پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیوں جمع کیا میں نے تمکو عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا تحقیق میں نے قسم اللہ کی نہیں جمع کیا تمکو واسطے امر مرغوب
فیہ کے یعنی کچھ دینے کے لیے اور نہ واسطے امر دہشت ناک کے یعنی دشمن سے ڈرانے کے لیے ولیکن جمع کیا ہے میں نے تمکو اس لیے کہ تمیم داری تھا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان
ہوا اور بیان کی مجھسے ایک خبر کہ موافق پڑی اس چیز کے کہ خبر دیتا تھا میں تمکو ساتھ اسکے مسیح دجال سے ف ع یعنی چاہا میں نے کہ سناؤں تمکو خبر تمیم داری کی تا ہو
زیادہ یقین تمہارا کیونکہ خبر معتبر ہے معاینہ سے ت خبر دی مجھکو تمیم داری نے کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی میں ف ع یعنی نہ جنگل کی کشتی میں یہ احتراز ہے اونٹ سے
وہ سفینۃ البر کہلاتا ہے اور بعضوں نے کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی میں نہ چھوٹی کشتی نہر کی میں ت ساتھ تیس شخصوں کے لخم اور جذام سے ف ح لخم زبر لام اور جزم خ
معجمہ سے نام قبیلہ کا ہے اور جذام بپیش جیم اور ذال معجمہ سے بھی قبیلہ ہے ت پس بازی کی ساتھ ان کشتی کے سواروں کے موج نے ایک مہینے بعض گرداب میں ف ح
یعنی پھینکا انکو موج نے غیر جہت مقصد میں اسلئے کہ لعب اس فعل کو کہتے ہیں کہ اسمیں فایدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کے نہو ت پس جا لگے کشتی کو
طرف ایک جزیرہ کے وقت غروب کے آفتاب کے پس بیٹھے چھوٹی کشتیوں میں کہ ہمراہ بڑی کشتی کے تھیں ف ع لفظ اقرب بر ہمزہ اور پیش رے جمع ہے
قارب کے کہ زیر را اور زبر سے ہے یعنی چھوٹی کشتی کے کہ ہمراہ بڑی کشتی کے ہوتی ہے مانند کوتل گھوڑے کے تا اسمیں بیٹھ کر حاجت والی کنارے سے کریں ت پس داخل
ہوئے جزیرہ میں ف ح جزیرہ اسجگہ کو کہتے ہیں کہ پانی گرد اسکے ہو یعنی ٹاپو ت پس ملا انسے ایک جانور بہت بالوں والا کہ بہت تھے بال نہیں جانتے تھے
لوگ آگا اسکا پیچھے اسکے سے یعنی تمیز نہیں کر سکتے تھے کہ آگا اسکا کونسا ہے اور پیچھا کونسا ہے بسبب کثرت بالوں کی کہا انھوں نے یعنی از راہ تعجب کے وائے ہو تجھکو
کون ہے تو اور کیا ہے ماہیت تیری جن ہے یا انسان کہا اسنے میں ہوں جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اسکا اس لیے ہوا کہ خبریں دجال کو پہونچاتا تھا اور
قران شریف میں جو دابۃ الارض ذکر کیا گیا ہے وہ یہی ہے ت چلو تم طرف اس شخص کے کہ دیر میں ہے ف ع لفظ دیر زبر دال اور جزم ی سے عبادتگاہ
نصاری کی اور کتاب مغرب میں کہا صومعہ راہب اور یہاں مراد محل ہے ت اس لیے کہ وہ طرف سنے خبروں تمہاری کے بہت شوق رکھتا ہے قَالَ لَمَّا سَمَّتْ
لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهُ وَثَاقًا
مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ
الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا
فِي الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهُ يُوْشِكُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ
الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ
مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا کہا تمیم نے جب ذکر کیا اور بیان کیا اسنے ہمارے لیے ایک شخص کا
ڈرے ہم اس سے بسبب مکروہ جاننے اسکے کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نے پس چلے ہم جلدی یہاں تک کہ داخل ہوئے دیر میں پس ناگہاں اسمیں بڑا
تر اور دہشتناک زیادہ ہے آدمیوں کا کہ دیکھا ہو ہمنے اسکو زمانہ ماضی میں از روی خلقت کے ف ع لفظ ازروئے صفت انسان کی ہے احتراز ہے اس
شخص سے کہ نہیں دیکھا اور بعضوں نے اسکا ترجمہ یوں کیا ہے کہ نہیں دیکھا ہمنے پہلے اس سے ایسا شخص ابداً لکھا ہے ت اور خوب مضبوط بندھا ہوا جکڑا ہوا

ہوے ہین ہاتھ اُسکے طرف گردن اُسکی کے درمیان گھٹنوں اُسکے کے ٹخنوں تک یعنی جمع ہوئے ساتھ لوہے کے کہا ہمنے یعنی از راہ تعجب کے واے تجھکو کون ہے تو کہا
اُسنے تحقیق قدرت پائی تمنے میری خبر پر یعنی اب نہیں چھپاؤنگا مین تمسے کہدونگا حال اپنا پس خبر دو مجکو یعنی پہلے اپنے حال کی اور اُس چیز کی کہ پوچھونگا مین تمسے
تمسے پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہے تمہارا کہا اُنہوں نے ہم آدمی ہین عرب کے سوار ہوئے ہم کشتی دریائی مین پس کھیلا ہمسے طوفان مین ڈالا ہمکو دریا نے مہینا بھر پس داخل ہوئے
ہم اِس جزیرہ مین پس ملا ہمسے ایک جانور بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اُس شخص کے کہ دیر مین یعنی بڑے محل مین ہے پس آئے ہم
طرف تیری جلدی پس کہا اُس شخص نے خبر دو مجکو کھجور کے درختون بیسان کے سے آیا میوہ دلاتے ہین ف بیسان زیر ب اور جزم ی سے نام ہے ایک بستی کا شام
مین اور ایک شہر ہے یمامہ مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کے شہرون مین سے ہے اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہے کہا ہمنے
ہان کہا اُسنے آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کھجور بیسان کے نزدیک ہے کہ نہ میوہ لاوین یعنی اشارہ کیا کہ قیامت قریب قائم ہوگی کہا اُسنے خبر دو مجکو بحیرہ طبریہ سے
آیا ہے اُسمین پانی ف بحیرہ تصغیر ہے بحر کے یعنی چھوٹا سا دریا اور طبریہ زبر طا اور ب کے سے کہ ایک قصبہ ہے اردن سے اور طبرانی کہ ایمہ حدیث سے ہین
منسوب ہے اُسکے طرف ت کہا ہمنے وہ بہت پانی رکھتا ہے کہا تحقیق پانی اُسکا نزدیک ہے کہ جاتا رہے اور خشک ہو جائے کہا اُسنے کہ خبر دو مجکو چشمہ زغر کے
آیا ہے اُس چشمہ مین پانی اور آیا کھیتی کرتے ہین اہل اُسکے ساتھ پانی چشمہ کے کہا ہمنے ہان وہ چشمہ بہت پانی رکھتا ہے اور اہل اُسکی زراعت کرتے ہین اُسکی
پانی سے ف زغر پیش اور زبر غ سے وزن زفر کے ایک شہر ہے شام مین کہ کم رونق ہوگی ہوتی ہے وہان **قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ**
مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ
قَالَ لَهُمَا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ
فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي
مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
طَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ
نَعَمْ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا اُسنے خبر دو مجکو نبی امیین کے سے
یعنی عرب کے سے کہ کیا کیا ف یہ از راہ طعن کے کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کے نبی ہین جیسے گمان کرتے ہین بعضے یہود یا تعریض ہے اُس ملعون سے بیان
مبعوث ہونے حضرت کے نادانون اور جاہلون پر ت کہا ہمنے تحقیق وہ نکلے ہین مکہ سے اور ہجرت کی اُسی طرف یثرب کے کہ نام قدیم مدینہ کا ہے اُسنے کہا کیا لڑے
ہین اُنسے عرب کہا ہمنے ہان کہا کیا سلوک کیا اُنہوں نے عرب سے پس خبر دی ہمنے اُسکو کہ وہ پیغمبر غالب ہوئے اُنپر کہ نزدیک ہین اُنکے عرب سے اور اطاعت کی
اُنہون نے اُنکی کہا اُسنے آگاہ ہو تحقیق یہ بہتر ہے اُنکے لیے یعنی اطاعت کرنی اُنکی حضرت کے لیے ف لفظ ان یطیعوہ بیان ہے ذلک کا اور یہ اقرار کرنا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا تھا از راہ اضطرار کے اور یہ سبب اسکے کہ نہ تھی اُسکو اُس وقت مین کچھ غرض نہ ہیچ ظاہر کرنے کفر کے اور انکار کرنے کے
پس پوشیدہ رکھا کفر اپنا مراد اُسکی تھی خیر ہے دنیا مین ت اور تحقیق مین خبر دیتا ہون تمکو اپنے حال سے تحقیق مین مسیح یعنی دجال ہون اور مین قریب ہے کہ اذن
دیا جاوے مجکو نکلنے کا پس نکلون پھر سیر کرون زمین مین پس نہ چھوڑون کوئی بستی مگر کہ داخل ہوؤن مین اُسمین چالیس رات مین سواے مکہ اور مدینہ کے
حرام کیے گئے وہ دونون مجھپر یعنی منع کیا گیا ہے مجکو داخل ہونا اُن دونون مین پھر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرونگا مین یہ کہ داخل ہوؤن ایک مین
اُن دونون مین سے سامنے آویگا میرے فرشتہ کہ اُسکے ہاتھ مین تلوار ہوگی ننگی روکے گا مجکو اُس سے اور تحقیق اوپر ہر راہ کے اُن ہر ایک مین سے فرشتے ہین نگہبانی
کرتے ہین اُسکی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت مین کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ اور کہتے تھے حضرت مدینہ کو ف یہ جب کہ مطابق ہوئی یہ خبر حضرت

۸

کے فرمانے سے کہ صحابہ کو آسکی خبر دیا کرتے تھے تین بار فرمایا حضرت نے کلام مذکور بسبب تعجب شی کے اور ظاہر کرنے فضیلت تمیم داری کے تمام مواضع میں سچ ہے کہ آگاہ
آیا تھا میں کہ خبر دیتا تھا کو یعنی شامل ہے بات کے اور مطابق اس خبر کے پس کہا لوگو ہاں آپ خبر دیتے تھے آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریاے شام کے ہے یا دریاے مین کے
نہ بلکہ جانب مشرق سے نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف مشرق کے نقل کی یہ مسلم نے ف ح حرف ما لفظ ما ہو مین زائدہ ہے نافیہ نہیں اور چونکہ حق تعالے
نے قیامت کے قایم ہونے کو مبہم رکھا ہے اور ساتھ تعیین کے خبر نہیں دی ہے اور اوقات ظاہر ہونے علامتوں آسکی کو متعین نہیں کیا ہے آنحضرت نے بھی مکان دجال
کے بند کرنیکا ان تین مکانوں میں متردد اور مبہم رکھا ساتھ غلبہ ظن کے آخر انکے میں اور وہ بھی تعیین نہیں فرمایا سوا اسکے کہ اس جانب میں ہے یعنی قسمن کسی
موضع مخصوص کے پس تحقیق ہین معنی نفی دو احتمال اول کے اور اثبات تیسرے کے اور احتمال ہے کہ تردید درمیان ان جگہوں کی بسبب انتقال اسکے کے ہو بعض سے طرف بعض کے
واللہ علم اور بلکہ جانب مشرق کہا توربشتی نے احتمال ہے کہ یہ ظرف ہو یعنی اس جانب میں ہے یا نکلے گا آگے کہا اشرف نے ہو سکتا ہے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
شاک تھے بیچ دجال کی جاے کی اور تھا حضرت کے گمان میں یہ کہ ان تین جگہوں میں سے کسی کسی جگہ میں ہے پس جگہ ذکر کیا دریاے شام اور دریاے مین کا لیکن
حال ہوا حضرت کو بسبب وحی کے یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کے ہے پس نفی کی پہلے دونوں جگہوں سے اور اضراب کیا اُسے اور ثابت کی تیسری جگہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دکھایا مین نے اپنے تئین یعنی خواب میں یا از راہ مکاشفہ کے آج کی رات نزدیک
کعبہ کے پس دیکھا مین نے ایک شخص گندم گون کو مانند بہتر اُس چیز کے کہ تو دیکھتا ہے گندم گون مردوں میں سے واسطے اُسکے بال ہین ت نزدیک کندھے کے مانند
بہتر اُس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے بالوں مذکور سے تحقیق کنگھی کی ہے اُسنے ایکو پس بالوں سے ٹپکتا ہے پانی ف ع احتمال ہے کہ مراد پانی سے یا تو وہ پانی
کہ اُس سے کنگھی بھگوکر کرتے ہیں یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سے ت اس حال میں تکیہ کئے ہوئے ہے اوپر مونڈھوں دو شخصوں کے طواف کعبہ کرتا ہے خانہ کعبہ کا
پس پوچھا میں نے یعنی طواف کرنیوالوں سے یا ملائکہ سے کہ کون ہے یہ پس کہا انھوں نے یہ ہے مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نے پھر ناگہاں میں گذرا ایک شخص پر سخت پیچدار
بالوں والے پر کہ بہت سے ہیں بال کالے نہایت گھونگر والے کانے داہنی آنکھ سے گویا کہ آنکھ اسکی انگور ہے پھولا ہوا یا بے نور ف ع کہا ہے قاضی عیاض نے کہ داہنی آنکھ سپاٹ ہوگی اور اور
بائین مین ٹینٹھ ہوگا پھولا ہوا ت بہت مشابہ ان لوگوں میں سے کہ دیکھے ہیں میں نے ساتھ ابن قطن کے ف ع یعنی عبد العزی ابن قطن یہودی کہ ذکر اُسکا
اوپر گذرا اور کاف لفظ کاشبہ میں زائدہ ہے مبالغہ کے لئے اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی یا تشبیہ بعض وجوہ کے ہے کہ آگے آتے ہیں یا باعتبار آنکھ کے ٹینٹھ کے ت
اس حال میں کہ رکھے ہوئے ہے دونوں ہاتھ اپنے دو شخصوں کے دونوں مونڈھوں پر طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا پس پوچھا میں نے کہ کون ہے یہ شخص کہا لوگوں نے یہ مسیح
دجال ہے ف ع ح ظاہر یہ ہے کہ مراد دو شخصوں سے وہ ہیں کہ مددگار رہینگے اُسکے باطل پر اسکا امر اس سے جیسے کہ مراد پہلے دو شخصوں سے وہ ہیں کہ مددگار ہونگے
حضرت عیسی کے حق پر اور شاید کہ وہ دونوں خضر اور مہدی ہوں انکیا ر ان میں سے اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ دجال کافر ہے اُسکو طواف سے کیا کام جواب
اسکا یہ دیا ہے علما نے کہ یہ حضرت کے مکاشفات سے ہے خواب میں تعبیر اسکی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسی
علیہ السلام گرد دین کے پھرینگے واسطے قائم کرنے کے اور درستی کرنے خلل فساد اُسکے کے اور دجال بھی پھرے گا گرد دین کے لقصد خلل اور

فساد ڈالنے کے دین مین کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت مین طواف کرنے تھے بیت اللہ کا اس سے کہ منع کیے جاوین قریب ہونے سے مسجد حرام کے سے اگر
دجال بھی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہی اور یہ بھی ہی کہ یہان سے جائز ہونا طواف کافر کا خارج مین نہین لازم آتا اور نہی مشرک کی طواف سے خارج مین
ہو فافہم ت نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے دجال کے حق مین کہ وہ شخص ہی سرخ جسم مڑی ہوئی مین بال اسکے
سر کے کانا داہنی آنکھ کا بہت نزدیک لوگون مین ساتھ اُسکے ازروی مشابہت کی ابن قطن ہی **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فِیْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فِیْ بَابِ قِصَّةِ
ابْنِ صَیَّادٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اسکا یہ ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ
باب ملاحم کے اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن عمر کی کہ سرا اُسکا یہ ہی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل دوسری **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ فِیْ حَدِیْثِ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ قَالَتْ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا اَنْتِ قَالَتْ
اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِذْهَبْ اِلٰی ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَاَتَیْتُهٗ فَاِذَا رَجُلٌ یَجُرُّ شَعْرَهٗ مُسَلْسَلٌ فِی الْاَغْلَالِ یَنْزُوْ فِیْمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کے کہ ساتھ روایت مسلم کے گذری بجائے فلقیتہم دابۃ اھلب کے بیچ روایت
ابی داؤد کے فاطمہ مذکورہ سے یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نے کہ کہا تمیم داری پس ناگہان مین گذرا ایک عورت پر کہ کھینچتی ہی بال اپنے یعنی کیا یہ
درازگی بالون اسکے سے کہا تمیم نے کون ہی تو کہا اُسنے مین ہون جاسوسی کرنے والی کہ خبرین پہونچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کے کہ دیکھتا ہی
تو پس آیا مین اُس محل مین پس ناگہان اُس محل مین ایک شخص ہی کہ کھینچتا ہی بال اپنے بندھا ہوا ہی زنجیرون مین ساتھ طوقون کے کودتا ہی درمیان آسمان و زمین کے پس کہا
مین نے کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** جاننا چاہیے کہ مخالفت کہ اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین واقع ہوئی ہی
یہ ہی کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چار پایہ کو کہتے ہین اور یہان عورت کہا اسکا جواب کئی طرح کہا ہی یا تو یہ کہ شاید دجال کے دو جاسوس
ہون ایک دابہ اور دوسری عورت اور یا یہ کہ دابہ اصل لغت مین معنی ہلنے والے یعنی چلنے والے کے ہی زمین پر اور تخصیص ساتھ چارپایہ کے بحسب عرف عام کے ہی اور
قران مجید مین استعمال دابہ کا بمعنی لغت کے بہت آیا ہی مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور یہ معنی شامل ہین عورت کو اور یا یہ کہ احتمال
رکھتا ہی کہ جساسہ شیطان کو کبھی بصورت چار پایہ کے ہو گیا ہو کبھی بصورت عورت کے اس لیے کہ شیطان بنجاتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور یہ
احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہی والا تجسس عالم کے خبرون کی دابہ سے یا عورت سے بعید ہی مگر یہ کہ مراد جہازون کی خبرین ہون کہ اس نواحی مین گذرتے
تھے اور مخالفت ان دونون حدیثون مین اس وجہ کر بھی ہی کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری اُنمین تھی اور اس حدیث
مین سوال و جواب مخصوص ساتھ تمیم داری کے رکھا اور تطبیق اُسکی یہ ہی کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تھے اُسمین بسبب سوال کی طرف انکی جائز ہی
یا سائل تمیم ہون اور نسبت اُسکی طرف جماعت کے بھی درست ہی اس لیے کہ جب ایک شخص جماعت مین سے کچھ کام کرتا ہی تو کبھی نسبت اسکی طرف جماعت
کے کرتے ہین جیسے کہ کہتے ہین قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارا ہی اور نسبت جماعت کی طرف کرتے ہین **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَدَّثْتُکُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوْا اِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ قَصِیْرٌ اَفْحَجُ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَیْنِ
لَیْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا جَحْرَاءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَیْکُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے اُسنے نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مین نے بیان کیا تم سے حال دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہ کہ نہ سمجھو تم **ف** یعنی جو کچھ کہ بیان کیا ہی مین نے
تم سے دجال کے حق مین یا بھول جاؤ اسکو بسبب کثرت اُس چیز کے کہ کہی ہی مین نے اُسکے حق مین کہا طیبی نے کہ حتی غایت ہی حدثتکم کی یعنی بیان کین مین نے

تمسے حدیثین متفرق بیں متعدد یہان تک کہ ڈرا مین کہ مبادا اسکو حقیقت حال اسکی اور مشتبہ ہو تمپر حال اسکا لیس چاہیے کہ سمجھو اور مشتبہ ہو تم پر حال اسکا
بعد ازان بیان کیا حال اسکا تا بعضے تھو قول لینے کے **ت** تحقیق مسیح دجال البتہ قد ہی **ف** ع ظاہرا یہ مخالف ہی اوپر کی روایت کی کہ وہ اعظم انسان ہی
اور وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ بعید نہین ہی یہ کہ وہ ٹھنگنا بھی ہو اور ہیبل عظیم الخلقت ہی اور یہ مناسب ہی واسطے ہونے اسکے کے کثیر الفتنہ یا عظمت
مشرف ہو طرف ہیبت کے اور بعضون نے کہا کہ احتمال رکھتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کر دیوے اسکو وقت خروج کے کہ اسوقت ٹھنگنا ہو جاتا پیدا ہی
ف ع لفظ افحج ساتھ تقدیم ح کے جیم پر اسکو کہتے ہین کہ نیچے پانون چلنے مین نزدیک نزدیک ہوین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان جدے کذا قال
شارح اور مثل اسکے قاموس مین بھی ہی اور نہایہ مین ہی کہ فحج دوری ہی ما بین دونون رانون کے **ت** مرٹے ہوئے بال کا کانا یعنی ایک آنکھ سے مٹا ہوا آنکھ
کا یعنی سل پٹ وہموار ہی دوسری آنکھ نہین ہی آنکھ اسکی پھولی ہوئی اور نہ اندر کو دھنسی ہوئی **ف** ع جملہ صفیہ ہوکہ ہر واسطے ثابت کرنے آنکھ مٹی ہوئی کے
اور منافی نہین ہی اسکے کہ دوسری آنکھ پھولی ہو مانند دانہ انگور کے چنانچہ تحقیق اسکے اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم **ت** لیس اگر مشتبہ ہو تمپر **ف** ع یعنی اسکے
حال مین شبہہ راہ پاوے بسبب بھول جانے حال اسکے کے کہ بیان کیا مین نے تمسے یا اگر مشتبہ ہو تمپر امر اسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادت
کے تو **ت** یہ جان لو اور یہ بھی عقیدہ مستحضر رکھو کہ پروردگار تمھارا نہین ہی کانا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ع یعنی اول جو واجب ہی تمپر پہچاننے صفات
ربوبیہ سے تو یہ ہی کہ پاک جانو اسکو حدوث وعیوب سے خصوصاً نقائص ظاہرہ سے **وعن** أبي عبيدة بن الجراح قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول إنه لم يكن نبي بعد نوح إلا قد أنذر الدجال قومه وإني أنذركموه فوصفه لنا قال لعله سيدركه بعض
من رآني أو سمع كلامي قالوا يا رسول الله فكيف قلوبنا يومئذ قال مثلها يعني اليوم أو خير رواه الترمذي وأبو داود **ت** اور روایت ہی ابو عبیدہ بیٹے جراح سے
کہا اسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہی کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کے مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اس نبی نے
دجال سے اپنی قوم کو **ف** ح اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نے بھی ڈرایا ہی اس سے اپنی قوم کو لیس مراد بعد نوح سے بعد از انذار نوح ہی نہ بعد از وجود نوح
ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اس سے یعنے ساتھ بیان کرنے وصف اسکے کے بخوف لمبین ومکر اسکے کے لیس بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال دجال
کا یعنی بعض حال اسکا واسطے ہمارے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوے اسکو بعض ان لوگون مین سے کہ دیکھا ہی مجکو **ف** ع یعنی
بر تقدیر نکلنے اسکے کے جلدی اور بعضون نے کہا کہ دلالت کرتی ہی یہ اوپر حیات خضر کے **ت** یا سنا ہی اسنے کلام میرا **ف** ح یعنی پہونچی ہی انکو خبر اسکی
مین نے دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کے ہو یعنی وجود اور خروج اسکا متیقن ہی اور وقت اسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضے میرے صحابیون سنیا یا انکا اولاد
کہ بعد انکے آوینگے البتہ دیکھینگے اور چونکہ خبر میری کہ اسکی ملل سے دی ہی سننے چاہیے کہ اپنے یقین پر رہین **ت** کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پس کیسے
ہونگے دل ہمارے اسدن کہ پاوینگے ہم اسکو فرمایا جیسے کہ ہین دل تمھارے آج کے دن یا بہتر اس سے ہو **ف** ح یعنی جسکا ایمان ثابت ومستقیم ہی دل
اسکا ثابت ہی اور کچھ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اسکا اسروز بھی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اسکا دیکھے گا نقل کی یہ ترمذی اور
ابوداؤد نے **وعن** عمرو بن حريث عن أبي بكر الصديق قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدجال يخرج من أرض بالمشرق يقال لها خراسان
يتبعه أقوام كأن وجوههم المجان المطرقة رواه الترمذي **ت** اور روایت ہی عمرو بن حریث سے کہ نقل کی ابی بکر صدیق سے کہ کہا خبر دی ہمکو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلیگا ایک زمین سے کہ شرق مین ہی کہا جاتا ہی اسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سے اور بلدان عراق
سے ساتھ ہونگے اسکے کتنی قومین گویا چہرے انکے سپرین ہین تہ بتہ چمڑے ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یعنی منھ انکے چوڑے ہونگے اور چمڑا انکے
پھیلے ہوئے مانند سپر کے اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین گذر چکی ہی **وعن** عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع بالدجال

فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اس سے اس لیے کہ دور رہنا اسکے نزدیک ہونے سے اچھا ہوگا فرمایا اللہ تعالے نے
وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پس قسم ہے اللہ کی تحقیق ایک شخص البتہ آویگا دجال کے پاس اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس متابعت کریگا
وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہاں بھی تخفیف سے ہے اور تشدید بھی دی گئی ہے یعنی اطاعت کریگا اسکی ت بسبب اُن
چیزوں کے کہ بھیجا جاویگا دجال ساتھ اُن چیزوں کے کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنے اموات سے اور مانند اسکے ت
نقل کی یہ ابو داود نے وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ
وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ٹھیریگا دجال زمین میں چالیس برس ف ح اور گذرا کہ مدت اسکے سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہاں چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہ ہے
کہ مراد اول سے ٹھیرنا اسکا ہے ساتھ فتنہ اور خلل و فساد ڈالنے کے اور اس سے مطلق ٹھیرنا ت برس مانند مہینے کے ہوگا ف ع یہ محمول ہے جلدی گذر جانے
پر اور وہ جو کہا یوم گذشتہ وہ محمول ہے نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کے دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذرجانے کے کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتے کے
اور ہفتہ مانند دن کے اور دن مانند جل جانے شاخ خرما کے خشک کے آگ میں ف ح یعنی جیسی پتی جلاتے ہیں اور آگ بھڑک کر جلدی ٹھنڈی ہوجاتی ہے ایسی ہی
وہ دن جلدی سے گذر جاویگا پس معنی یہ کہ دن مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے متابعت کرینگے دجال کی میری امت میں سے ستر ہزار کہ اوپر ہونگے سیجان کہ قسم ہے چادر کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ف ع سیجان
سین مہملہ اور جیم ہے سے کہ بعد اسکے جیم ہے جمع ساج کی ہے جیسی تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کے اور مراد امت سے امت اجابت ہے یا دعوۃ اور
ظاہر تر اخیر ہی ہے اس لیے کہ اور گذرچکا ہے کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگے وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ
الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ
قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ
وَإِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيُمَثِّلُ لَهُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ
ضُرُوعًا وَأَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید بن سکن سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں پس ذکر کیا دجال
کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلے نکلنے دجال کے تین برس ہونگے یعنی مختلف بیچ جاتے رہنے برکت کے ایک برس ہوگا کہ بازرکھیگا آسمان اُس برس مینہ تہائی اپنا
یعنی بہ نسبت معتاد کے کہ عادت تھی شہروں میں برسنے کی اور بازرکھیگی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاوے گی مگر مینہہ سے اور دوسرے سال
روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال نگاہ رکھیگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی
قحط پڑیگا تمام زمین کے لوگوں میں اور خزانہ اور دفینے دجال کے ساتھ ہونگے اور طرح طرح کی نعمتیں روٹیاں اور میوے اور نہریں اسکے ساتھ ہونگی ت پس
نہیں باقی رہیگا صاحب سم کا یعنی جسکے ناخن چرے ہوتے ہیں مانند گابن اور بکری اور ہرن لوہا مانند انکے کے اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپایوں میں سے یعنی درندے
مگر ہلاک ہوجاوینگے یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کے مرجاوینگے اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کے پاس کہ علم و عقل رکھتا
ہوگا پس کہیگا اسکو کہ خبر دے مجھکو کہ اگر جلادوں میں تیرے لیے تیرے اونٹوں کو جو مر گئے تھے قحط سے کیا جانیگا تو کہ میں رب تیرا ہوں پس کہیگا گنوار اگر جلادیگا تو رب

میرا ہی پس صورت بنا کر لاویگا دجال واسطے گنوار کے یعنی شیطانوں کو مانند اونٹوں اسکے کے مانند بہترین آنکے کے از روے تھنوں کے اور بہت بڑے آنکے ازروے کوہانوں کے
فَلَا یَزَالُ بِالرَّجُلِ قَدْ مَاتَ اَخُوْہُ وَمَاتَ اَبُوْہُ فَیَقُوْلُ اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَکَ اَبَاکَ وَاَخَاکَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَتُمَثِّلُ لَہُ الشَّیَاطِیْنُ نَحْوَ اَبِیْہِ وَنَحْوَ
اَخِیْہِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِہٖ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِی اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِّمَّا حَدَّثَہُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَیِ الْبَابِ فَقَالَ مَہْیَمْ اَسْمَاءُ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِکْرِ الدَّجَّالِ قَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا حَیٌّ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّیْ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَاللّٰہِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِیْنَنَا فَمَا نَخْبِزُہٗ حَتّٰی نَجُوْعَ فَکَیْفَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَئِذٍ قَالَ یُجْزِئُہُمْ مَا یُجْزِئُ اَہْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ رَوَاہُ

فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بھائی اسکا اور مرگیا ہوگا باپ اسکا **ف** ح جملہ دیاتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ دیاتی
الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر اشد فتنۃ سے **ت** پس کہیگا دجال اس شخص سے کہ خبر دے مجکو اگر زندہ کردوں میں تیرے لئے تیرے باپ کو اور تیرے بھائی کو کیا نہیں
جانیگا تو کہ تحقیق میں رب تیرا ہوں پس کہیگا وہ مقرر پس صورت بنا ویگا واسطے اسکے شیاطین کی مانند باپ اسکے کی اور بھائی اسکے کی کہا اسماء نے پھر تشریف
لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنے کسی کام کے لیے پھر تشریف لائے یعنی مجلس میں حالانکہ صحابہ فکر و غم میں تھے بسبب خبر دینے آنحضرت کے حال دجال سے
کہا اسماء نے پس پکڑیں آنحضرت نے دونوں طرفیں دروازے کی **ش** ح ع لفظ لحمہ ساتھ زبر لام اور جزم ح کے تمام مشکوۃ اور مصابیح کے نسخوں میں ہی بمعنی جانب کے
ذکر ابن الملک اور صحاح اور قاموس اور اور کتابوں میں بامعنی مذکور نہیں اور طیبی نے کہا ہو ملتقی الباب ہی ساتھ جیم کے جگہ ح کے اور ساتھ زبر ف کے بدلہ میم کے معنی
بازوی دروازہ کے کہتا ہوں بعد اتفاق نسخوں کے توجیہ کرنی ضرور ہی وہ یہ کہ قاموس میں لحمہ کے معنی گوشت کے ٹکڑے کے لکھے ہیں پس مجرد کیا جاوے اور کہا جاوے
کہ مراد ان دونوں سے دونوں ٹکڑے دروازے کے یعنی کواڑیں کہ وہ ملجاتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں پس یہ اولی ہی تخطیہ روایت کتاب سے واللہ اعلم بالصواب **ت**
پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حال تیرا اے اسماء کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق نکالا ڈالا تو نے دل ہمارے بسبب ذکر کرنے دجال کے فرمایا آنحضرت نے اگر نکلے دجال
اور میں ہوں زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس میں دفع کرونگا اسکو ساتھ حجت کے اور اگر میں نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہی ہر مومن پر
یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا انکا کہا میں نے یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندھتے ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکا چکتے ہم روٹی اسکی
یہاں تک کہ بھوک لگ جاتی ہمکو یعنی بسبب دیر لگنے کے روٹی کے پکنے میں قلت صبر سے طبیعت انسان کی بھوک سے بیتاب ہو جاتی ہے پس کیا حال ہوگا مومنوں کا اسدن
یعنی بیچ وقت قحط کے اور میسر ہونے وجود روٹی کے نزدیک دجال کے اور اتباع اسکے کے فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی انکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی آسمان والوں کو
یعنی فرشتوں کو تسبیح و تقدیس سے **ف** ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اسکے زمانہ میں اسحالت میں نہیں محتاج ہوگا کھانے پینے کا جیسے کہ نہیں محتاج ہیں ملائکہ اور غذا
انکی تسبیح و تقدیس ہوگی جیسے کہ غذا فرشتوں کی تسبیح و تقدیس ہی اور طیبی نے یہ معنی بعید بیان کیے ہیں کہ ہم آٹا گوندھتے ہیں روٹی پکانے کے لیے پس نہیں پکا سکتے
ہم روٹی یہانتک کہ بھوکے رہتے ہیں بسبب فکر و غم شدید کے کہ ڈالا ہی دل ہمارے ذکر دجال سے پس کیا ہوگا حال انکا کہ مبتلا ہونگے اسکے زمانہ میں اور
بجبہ اس معنی کے حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ حق تعالی صبر و تسلی دیگا انکو ببرکت تسبیح و تقدیس کے **ف** ح ع اور شاید کہ اسماء نے یہ بات بعد اس مجلس کے
آ کر عرض کی ہو اور ظاہر مقتضاے کلام کا لفظ فقلت میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سننے حال کے کہا ہو یہ قول اسی مجلس میں اور جو کچھ کہ کہا قصہ آنیکا
اور بھوک کا زمانہ آئندہ کا کہا ہو فافہم اور بعد لفظ رواہ کے یہاں اصل نسخہ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور پھر کسی نے لاحق کیا ہی احمد و ابو داؤد و طیالسی
اور بعضوں نے کہا روایت کیا اسکو احمد نے عن عبد الرزاق عن معمر بن قتادہ عن شہر بن حوشب عنہا وانفرد بہ عنہا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ
الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَکْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُہٗ وَاِنَّہٗ قَالَ لِیْ مَا یَضُرُّکَ قُلْتُ اِنَّہُمْ
یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَہٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَہْرَ مَاءٍ قَالَ ہُوَ اَہْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا مغیرہ نے نہیں پوچھا کسی نے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے حال دجال کا بہت اس قدر کہ میں نے پوچھا اُن سے انتحقیق حضرت نے فرمایا مجکو نہیں ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہیں کریگا تجکو تحقیق تماہت
آنہی کے کہا میں نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اسکے ساتھ پہاڑ ہوگا روٹیوں کا یعنی روٹیان ہونگی بقدر پہاڑ کے اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بھوکا پیاسا ہو اور نوبت
اضطرار کی پہونچے تو کیا کرے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال بہت ذلیل ہے اللہ کے نزدیک اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح کہ پیدا کرے اسکے
ہاتھ پر مانند ان امور کے حقیقۃ اور جو کچھ کہ ظاہر ہوگا اسکے ہاتھ پر سحر باطل و صورتین بے حقیقت ہونگی اور اُسکو قدرت نہیں ہے اوپر گمراہ کرنے اور شک ڈالنے
مومنین کے کہ یقین رکھتے دین میں بلکہ جو کچھ کہ دیکھیگا اُس سے قسم خوارق سے موجب زیادتی یقین کے ہوگا اسکے جھوٹ پر وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَیْنَ اُذُنَیْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے
اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدہے سفید کے درمیان دونوں کانوں اُس گدہے کے درازی ستر بام کی ہوگی یعنی درازی دونوں
ہاتھوں کی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَیَّادٍ

یہ باب ہے بیچ بیان قصہ ابن صیاد کے ف ح ع اکثر معتمد نسخوں میں تو
اسی طرح ہے اور بعضے نسخوں میں ابن صیاد ہے الف لام سے اور نام اُسکا صاف ہے اور بعضے کہتے ہیں عبد اللہ اور وہ یہود مدینہ سے ہے اور بعضے کہتے ہیں دخیل تھا اور بیان
اُسکے اور تمامی اسمیں کچھ کہانت و سحر اور مجمل امر اُسکا یہ ہے کہ وہ فتنہ تھا کہ مبتلا اور امتحان کیے گئے تھے ساتھ اُسکے مسلمان اور احوال اُسکا مختلف فیہ ہے اور صحابہ کو بھی
اُسمیں اختلاف تھا انمیں بعضے اسپر ہیں کہ وہ دجال معہود تھا کہ اخیر زمانہ میں نکلیگا اور لوگوں کو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہیں کہ وہ دجال نہیں ہے ولیکن جملہ دجالوں سے
ہے کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنے کے ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس امت میں دجال ہونگے کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہونگے اور دلیل اس جماعت کی
یہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن ساحر تھا ولیکن اخیر میں اسلام لایا اور حج اور جہاد کیے مسلمانوں کے ساتھ اور اُسکے فرزند ہوئے اور وہ مکہ میں اور مدینہ میں رہا تھا
اور دجال کافر ہوگا اور اُسکے فرزند نہیں ہونگے اور مکہ اور مدینہ کے آنیسے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بھی دلیل پوری ہے اُنکی حاصل یہ کہ حال
اُسکا مبہم ہے اور آنحضرت پر بھی اسباب میں وحی نہیں اُتری اور مبہم رکھا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْهُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فِیْ اُطُمِ
بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ
رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَرَصَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ مَاذَا تَرٰی قَالَ یَاْتِیْنِیْ
صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا وَّخَبَاَ لَهٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ
مُّبِیْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَاْذَنُ لِیْ فِیْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْهِ
وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ هُوَ فَلَا خَیْرَ لَكَ فِیْ قَتْلِهٖ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن خطاب گئے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جملہ ایک جماعت کے
اصحاب آنحضرت کے سے طرف ابن صیاد کے یہاں تک کہ پایا اسکو کھیلتا ساتھ لڑکوں کے بیچ محل بنی مغالہ کے کہ نام ایک قوم کا ہے یہود میں سے اور حال آنکہ تحقیق
نزدیک پہونچا تھا ابن صیاد اُن دونوں میں بلوغ کے پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہاں تک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی پیٹھ پر ہاتھ
اپنا پھر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول خدا کا ہوں پس دیکھا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم پیغمبر
اُمیوں کے ہو ف ح یعنی عرب کے اسلیے کہ اکثر عرب پڑھے لکھے نہ ہوتے تھے اور یہ اعتقاد بعض یہود کا تھا کہ آنحضرت کے رسالت کے منکر نہ تھے ولیکن خاص عرب کا
نبی جانتے تھے اور یہ بات اُسکی اطلاقوں کے قبیلہ سے تھی کہ شیطان کاہنوں کو القا کیا کرتا ہے اور کہنا اُسکا تنہا قصور تھا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہے اور
جب آنحضرت نے دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتھ عرب کے باطل ہوئی ف ح پھر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس

پہونچا آنحضرت نے ابن صیاد کو ف ح لفظ رض براء اور صاد مہملہ سے ستوار کرنا اور آپسمین ملانا اور چیزون کو اسی لیے بنا و مرصوص بنا و ستوار کو کہتے ہین حاصل یہ
کہ اعضا اُسکے آپسمین زور سے ملائے اور پہونچے ذکرہ الخطابی او نووی نے کہا کہ ہمارے نسخون کے اکثر نسخون مین رفضہ ف او ضاد معجمہ سے ہی یعنی چھوڑ دیا
اُسکو اور ترک کیا سوال جواب اُسکا اور جدال اُسکی ت پھر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اُسکے پیغمبرون پر ف ع یعنی مین ایمان لایا اللہ کے رسولون پر
اور تو اُنمین سے نہین پس اگر تو بھی اُنمین سے ہوتا تو البتہ مین تجھپر ایمان لاتا اور یہ بھی بنا بر فرض و تقدیر کے ہی اور پہلے اسکے کہ جانین حضرت اپنے تئین خاتم النبیین والا
پس بعد جاننے خاتمیت کے فرض تقدیری بھی نہین جایز او صریح بیان کیا ہی ہمارے بعضے علمانے کہ اگر کوئی دعوی کرے نبوت کا پھر طلب کرے اُس سے کوئی شخص
معجزہ تو کافر ہوجاتا ہی اور قتل نہ کیا حضرت نے اُسکو باوجودیکہ دعوی کیا اُسنے روبرو آپکے نبوۃ کا اس لیے کہ وہ لڑکا تھا اور منع کیے گئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل
کرنے لڑکون کے سے اور دوسری یہ کہ یہود اُن دنون مین ذمی تھے اور صلح کی تھی اس پر کہ چھوڑین جاوین اپنے حال پر اور وہ اُنھین مین سے تھا یا اُنکے حلیفون سے ت پھر
فرمایا حضرت نے کیا دیکھتا ہی تو یعنی منکشف ہوتا ہی تجھپر امر غیبی سے کہا اُسنے صادق یعنی خبر سچی بھی اور کاذب یعنی کبھی جھوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جھوٹا اور
بعضون نے کہا حاصل سوال یہ ہی کہ جو شخص آتا ہی تیرے پاس کیا کہتا ہی تجھے اور حاصل جواب یہ ہی کہ کہتا ہی مجھسے کچھ باتین کہ کبھی سچی ہوتی ہین اور کبھی جھوٹی
یعنی بعضی خبرین سچ ہوتی ہین اور بعضی جھوٹی جیسی کہ عادت کاہنون کی ہی کہ شیطان القا کرتے ہین اونپر خبرین سچی اور جھوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا نے کہ
مشتبہ کیا گیا تجھپر امر ف ح یعنی جھوٹ سے ساتھ سچ کے اور کہا شیخ نے کہ مخلط او مشتبہ کیا گیا تجھپر حال تیرا اور آتا ہی تیرے پاس شیطان کہ ایسی خبر لاتا ہی
اور اسی سے ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اُسکی کا کیونکہ رسول کے پاس خبر جھوٹی نہین آتی اور اُسنے اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اُسکا یہ حال کاہنون کا
ہوتا ہی نہ پیغمبرون کا ت فرمایا آنحضرت نے تحقیق دل مین چھپایا ہی مین نے تیرے لیے ایک اسم پوشیدہ ف ع تاکہ بتاوے تو اُسکو اور اسی طرح حضرت
نے امتحان کیا اُسکو تاکہ ظاہر ہو بطلان اُسکے حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہ کاہن ہی آتا ہی اُس پاس شیطان کہ سکھاتا ہی اُسکو جھوٹی سچی باتین ت
حالانکہ چھپائی حضرت نے اُسکے لیے یہ آیت جسدن لاویگا آسمان دھوان ظاہر پس کہا اُسنے وہ پوشیدہ چیز دخ ہی ف ح دخ بضم اور زبر دال و
تشدید خ سے بمعنی دھوئین کے پس پایا اُسنے اُس آیت دل مین لیے ہوی سے مگر ایک لفظ ناقص یہ کہ تمام آیت معلوم کرے یہ بھی بسبب عادت کاہنون کی
تھا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات مین سے لیجا کر اُنکو القا کر دیتے ہین او احتمال ہی کہ آنحضرت نے بعضے صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو او شیطان
نے اُسکو سنکر اُسکے تئین القا کیا ہو ت پس فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنے قدر سے ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اُسکا کاہنونکا ہی
کہ بعضی چیزین ناقص سبب القائے شیاطین کے معلوم کرتے ہین پس فرمایا حضرت نے دور ہو تجاوز نہین کر سکیگا تو اپنے حد اور قدر و مرتبہ سے کہ حد اور قدر و
مرتبہ کاہنونکا ہی بسبب الہام بعضے غیبیات ناقص ناتمام کے اور دعوی مت کر نبوت کا کہ وہ حد سے تیری ہی اور اخسا کلمہ زجر او اہانت کا ہی کہ واسطے ہانکنے کتے اور ذلیل کے کہتے ہین تاکہ
پاس نہ آوے ت پس کہا عمر نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اذن دیتے ہین آپ مجھکو بیچ حق ابن صیاد کے کہ ماردون گردن اُسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر
ہی ابن صیاد دجال سو مسلط نہین کیا جاویگا تو اوپر یعنی نہ مار سکیگا تو اُسکو کیونکہ قتل کرنیوالے اُسکے عیسی ہین اور اگر نہین ہی وہ دجال پس نہین بھلائی
تیرے لئے اُسکے قتل مین ف ع یعنی اس لیے کہ وہ ذمی ہی اور یہود مین سے ہی کہ وہ اہل ذمہ تھے اور اُس وقت مین وہ لڑکا نابالغ بھی تھا اور چونکہ اُسمین قرائن دلالت
کرتے تھے اُسکے دجال ہونے پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بصورت شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ
بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ
يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ اَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ

عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْہُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَہٗ قَوْمَہٗ لَقَدْ اَنْذَرَہٗ نُوْحٌ قَوْمَہٗ وَلٰکِنِّیْ سَاَقُوْلُ لَکُمْ فِیْہِ قَوْلًا لَمْ یَقُلْہُ نَبِیٌّ لِقَوْمِہٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

کہا ابن عمر نے کہ چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کے واسطے قصد کرتے تھے کھجور کے درختون کا آتے کہ ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ چھپتے تھے درخت خرما کی شاخون میں حالانکہ حضرت قریب ہوتے تھے ابن صیاد کو یہ کہ سنین ابن صیاد کے کلام میں سے کچھ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ حضرت کو **ف ع** یعنی ورجا میں حضرت اور اصحاب کے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر ہے وغیرہ ذلک اور اس سے معلوم ہوا کہ جایز ہے کھولنا احوال اسکا کہ خوف مفسدہ کا ہے ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنے بچھونے پر لپٹا ہوا ایک چادر میں کہ اسکے لیے تھی اس چادر میں آواز پوشیدہ کہ سمجھ میں نہین آتی تھی پس دیکھا ابن صیاد کی مان نے پیغمبر خدا کو اس حال میں کہ حضرت چھپتے تھے شاخون خرما کی میں پس کہا ابن صیاد کی مان نے اے صاف یہ نام ہے ابن صیاد کا یہ محمد کھڑے ہیں پس ٹھہر گیا ابن صیاد کلام کرنے سے یعنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر چھوڑ دیتی اسکو مان اسکی یعنی خبر نکرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھ اس سے وجود میں آتا کہ اس سے حقیقت اسکے حال کی ظاہر ہو جاتی کہ کیا ہے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگون میں یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اس چیز کے وہ لائق ہے اسکے پھر ذکر کیا حال دجال کا **ف ح** یعنی باحتمال اسکے کہ ابن صیاد دجال ہے یا بسبب فتنہ گری اور ضعیف ہونے اسکے کے ساتھ بعضی صفتون اسکی کے دجال کو یاد کیا اور اسکے احوال سے آگاہ کیا **ت** پس فرمایا تحقیق میں البتہ ڈراتا ہون تمکو دجال سے اور نہین کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اسنے اپنی قوم کو اس سے یعنی بعد نوح کے البتہ تحقیق ڈرایا ہے حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلے انبیا کے ولیکن میں کہتا ہون تم سے دجال کے مقدمہ میں ایک بات اور نشان کہ نہین کہا ہے اسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہین ہے کانا **ف ع** یعنی بسبب منزہ ہونے اسکے کے ماسمین بنیائی کے سے کانا پن لاحق ہو ساتھ اسکے اور احتمال ہے کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہین ہوا یا نہین خبر دی کسی نے کہ وہ کانا ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَقِیَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ یَعْنِی ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ ھُوَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ مَاذَا تَرٰی قَالَ اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقَیْنِ وَکَاذِبًا اَوْ کَاذِبَیْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَیْہِ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اس سے پیغمبر خدا نے اور ابوبکرؓ نے اور عمرؓ نے مراد رکھتے تھے ابو سعید اس سے ابن صیاد یعنی یہ سب ملے اس سے بیچ بعضی راہون مدینہ کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول اللہ کا ہون پس کہا اسنے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں رسول اللہ کا ہون پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور فرشتون اسکے کے اور کتابون اسکی کے اور رسولون اسکے کے کیا دیکھتا ہے تو کہا اسنے دیکھتا ہون میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر **ف ح** جیسے کہ اول کتاب میں باب الوسوسہ میں گذرا کہ رکھتا ہے ابلیس تخت اپنا پانی پر لوپھیجتا ہے فوجین اپنی کہ فتنہ میں ڈالیں لوگون کو **ت** فرمایا آنحضرت نے اور کیا دیکھتا ہے تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا ہون میں دو سچون کو کہ لاتے ہیں خبرین سچی اور ایک مرد جھوٹے کو دیکھتا ہون یا دیکھتا ہون دو شخص جھوٹون کو اور ایک مرد سچے کو **ف ح** یا تو شک راوی ہے کہ اس طرح کہا یا اس طرح اور احتمال ہے کہ شک بھی ابن صیاد سے ہو کہ کہا وہ دیکھتا ہون یا تا اور اسکو بہت دخل ہے بیچ خلط اور اختلال امر اسکے کے کہ جزم نہین کہتا تھا اور حال اسکا بروجہ انتظام و استقامت کے نہین یا کبھی اسطرح دیکھتا ہون اور کبھی اس طرح **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ خلط کیا گیا ہے کام اسپر یعنی اسکے کہانت میں پس چھوڑ دو اسکو یعنی اس لیے کہ یہ باتین قابل جواب کے نہین کرتا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ

اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَکَةٌ بَیْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی سے کہ تحقیق
ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہشت کے مٹی کا کہ کیسی ہے پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی رنگ میں مشابہ میدے سفید کے ہے اور خوشبو میں
مانند مشک خالص کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَهٗ قَوْلًا اَغْضَبَهٗ فَانْتَفَخَ حَتّٰی
مَلَأَ السِّکَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهٗ رَحِمَكَ اللّٰہُ مَا اَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ یَغْضَبُهَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نافع سے کہ ملاقات کی ابن عمر نے ابن صیاد سے بیچ بعض
راہوں مدینہ کے پس کہی ابن عمر نے واسطے ابن صیاد کے ایک بات کہ غصہ میں لائی اُسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہانتک کہ بھر دیا کوچہ کو
یعنی اُسکے بدن پھولے ہونے نے پس گئے ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ اُنکی بہن تھیں اور بیوی آنحضرت کی اور حالانکہ تحقیق پہونچی تھی یہ خبر اُنکو پس کہا
حفصہ نے ابن عمر کو کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالیٰ کیا چاہا تونے ابن صیاد سے کہ غصہ میں لایا تو اُسکو کیا نہ جانا تونے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے نہیں نکلیگا دجال مگر بسبب ایک غصہ کے کہ کریگا اُسکے ف ح یعنی وہ ایک بار غصہ میں آویگا اور نکلیگا دجال بسبب غضب کے اور دعوی کریگا نبوت کا پس نہ
غصہ دلا تو ابن صیاد کو ای عبد اللہ اور نہ کلام کر ساتھ اُسکے تاکہ نہ نکلے اور نہ ظاہر ہوں فتنے اور یہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال و ممکن ہونے اُسکے تھا کہ ابن
صیاد دجال ہو یا اسبب کہ وہ یقین رکھتی ہوں اُسکا واللہ اعلم نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ اِلٰی مَکَّةَ فَقَالَ
لِیْ مَا لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ لَا یُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَلَیْسَ
قَدْ قَالَ هُوَ کَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ وَلَا مَکَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ وَاَنَا اُرِیْدُ مَکَّةَ ثُمَّ قَالَ لِیْ
فِیْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَمَکَانَهٗ وَاَیْنَ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ قَالَ فَلَبَسَنِیْ قَالَ قُلْتُ لَهٗ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْیَوْمِ قَالَ
وَقِیْلَ لَهٗ اَیَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا کَرِهْتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا
کہ ساتھ ہوا میں ابن صیاد کے مکہ تک یعنی اُسوقت کہ جاتے تھے ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نے مجکو کہ کیا پائی میں نے لوگوں سے ایذا یعنی بیان کیا اُسکو کہ گمان کرتے
ہیں یا کہتے ہیں لوگ کہ میں دجال ہوں یعنی اور تم جانتے ہو کہ امر خلاف اسکے ہے کیا نہیں سنا تونے ای ابو سعید پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق شان یہ ہے
کہ نہیں پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لا ولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہے میرے لیے اولاد آیا نہیں فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں
کیا نہیں فرمایا ہے حضرت نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال مدینہ میں اور نہ مکہ میں اور تحقیق آیا ہوں میں مدینہ سے اور میں ارادہ رکھتا ہوں مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نے مجکو
بیچ آخر کلام اپنے کے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں دجال کی پیدایش کا وقت اور مکان اُسکا کہ کہاں پیدا ہوگا اور کہاں ہے وہ یعنی اب اور جانتا ہوں
میں اُسکے ماں اور باپ کو کہا ابو سعید نے پس شبہ کیا دجال ہونے میں مجھ پر ف ح یعنی میں اعتقاد رکھتا تھا کہ وہ دجال ہے یہ انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجکو اُسکے امر میں اور
یا بسبب اسکے کہ اول کلام اُسکا بیچ انکار دجالیت کے تھا ساتھ دلیلوں کے اور یہ جو آخر میں کہا کہ میں جانتا ہوں مولد وغیرہ اُسکا تعریض و تلویح ہے اُسکے اقرار کی طرف اور ہم
اسی لیے کہا اس عبارت کو بھی کلام کرنے والا کنایہ اپنے نفس سے رکھتا ہے واللہ اعلم تب کہا ابو سعید نے کہ کہا میں نے ابن صیاد کو ہلاکی ہو جیو تیرے لیے باقی دنوں میں یا
بیچ تمام دنوں عمر تیری کے کہا ابو سعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نے حاضرین میں سے کہا کہ آیا خوش لگتا ہے تجکو کہ وہ شخص ہووے تو یعنی دجال ہووے کہا ابو سعید نے پس کہا
ابن صیاد نے اگر پیش کی جاوے میرے تئیں یعنی وہ صفتیں کہ دجال میں ہیں مثل گمراہ کرنے و فریب دہی وغیرہ کے تو ناخوش نہ رکھوں میں ف ح یعنی بلکہ قبول کروں میں جس سے حاصل یہ کہ
راضی ہوں دجال ہونے پر اور یہ بیان واضح ہے اُسکے کفر پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِیْتُهٗ وَقَدْ نَفَرَتْ عَیْنُهٗ فَقُلْتُ مَتٰی فَعَلَتْ عَیْنُكَ
مَا اَرٰی قَالَ لَا اَدْرِیْ قُلْتُ لَا تَدْرِیْ وَهِیَ فِیْ رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ خَلَقَهَا فِیْ عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ کَاَشَدِّ نَخِیْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا ملا میں ابن صیاد سے اس حالت میں کہ سوجھ گئی تھی آنکھ اسکی پس کہا میں نے کب سے کی آنکھ تیری نے وہ چیز کہ دیکھتا ہوں میں یعنی ورم
کہا نہیں جانتا میں کہا میں نے نہیں جانتا تو حالانکہ تیرے سر میں ہے کہا اگر چاہے خدا تعالیٰ پیدا کرے اسکو تیرے عصا میں ف ح یعنی خدا تعالیٰ قادر ہے کہ
پیدا کرے آنکھ کو جو دہ میں اوسکے درد کو اور جاوے کو شعور نہیں ہو گا آنکھ کا اور درد کا کہ اس آنکھ میں پیدا ہو پس اسی طرح جائز ہے کہ آدمی کو بھی شعور نہو اسکا
بسبب کثرت اشتغال و افکار کے کہ مانع ہوتا ہے حس کرنے اور معلوم کرنے سے ت کہا ابن عمرؓ نے پس آواز کی ابن صیاد نے ناک کی راہ سے مانند سخت آواز
گدھے کے کہ سنی ہے میں نے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ
تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے محمد بن منکدر تابعی سے کہ کہا دیکھا میں نے جابر بن عبداللہ کو کہ قسم کھاتا تھا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہے کہا میں نے
کہ قسم کھاتے ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہے نہ یقینی کہا جابر نے کہ میں نے سنا ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ قسم کھاتے تھے اسپر کہ ابن صیاد دجال ہے پاس نبی صلی اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پس انکار نہ کیا اسکا آنحضرتؐ نے ف ح یعنی اگر ہوتا امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتے اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمرؓ کی اسپر
تھی کہ ابن صیاد ان دجالوں یعنی جھوٹوں فریبیوں میں سے تھا کہ نکلیں گے اور دعویٰ کرینگے نبوت کا اور گمراہ کرینگے لوگوں کو اور شبہ ڈالینگے لوگوں میں نہ یہ کہ وہ مسیح دجال
ہی ہے اور یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید کی تھی کہ فرمایا تھا کہ اگر ہو وہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہی دجال معہود
مراد ہو پس قسم کھائی انکی حمل کیا جاویگی اوپر جواز کے وقت غلبہ ظن کے اور وہ حدیث کہ فصل دوسری میں ہے ابن عمرؓ سے آتی ہے صریح ہے اسمیں کہ وہ مسیح دجال موعود
تھا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہ کہ اسمیں اختلاف و اشتباہ تھا واللہ اعلم ت نقل کی بخاری اور مسلم نے اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فصل دوسری عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ
كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے نافع سے کہ تھے ابن عمر کہتے قسم اللہ کی نہیں شک کرتا میں یہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے
اور بیہقی نے بیچ کتاب البعث والنشور کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے
کہا کہ گم کیا ہمنے ابن صیاد کو دن حرہ کے ف ح اگر مراد اس عبارت سے ظاہر اسکا ہے کہ ابن صیاد اس واقعہ میں غائب ہوا اور ایسا کہ کسی نے نہ جانا کہ
کہاں گیا پس یہ روایت منافی اس روایت کی ہے کہ وہ مدینہ میں مرا اور نماز پڑھی اسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہے اور شامل موت کو بھی ہے تو کچھ منافات نہیں
اور دن حرہ کا وہ دن ہے کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا انسے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ
وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ وَاُمُّهٗ امْرَاَةٌ
فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا
عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ
وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ
قَطِيْفَةٍ وَلَهٗ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی بکرہ سے
کہ کہا ابو بکرہ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہرینگے ماں باپ دجال کے تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جاویگا واسطے انکے کوئی فرزند پھر پیدا کیا جاویگا
واسطے انکے ایک لڑکا کانا بڑی دانتوں والا یعنی کچلیوں والا اور بعضوں نے کہا کہ مراد ہے اضرس سے یہ کہ پیدا ہو گا دانتوں سمیت اور کمتر منفعت میں ہوگا از روئے

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کمتر اس سے منفعت مین سوئنگے دونون آنکھین اسکی اور نہین سوئیگا دل اسکا ف ع یعنی نہین منقطع ہونگے افکار فاسدہ
اسکے وقت سونیکے بسبب کثرت وسوسون اور پے در پے آنے فکرون فاسدہ کے کہ القا کریگا اسکو شیطان جیسے کہ نہین سوتا تھا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار
صالحہ کے بسبب پے در پے آنے وحی اور الہامات کے ت پھر بیان کیا آنحضرت نے حال ماں باپ اسکے کا پس فرمایا باپ اسکا لنبا ہوگا سبک گوشت
یعنی دبلا گویا کہ ناک اسکی چونچ مرغ کی ہے یعنی ناک اسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کے اور ماں اسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لنبی دونون ہاتھون والی
پس کہا ابوبکرہ نے پس سنا ہمنے ایک لڑکے کو بیچ یہود کے مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہان تک گئے ہم اسکے ماں باپ کے پاس پس ناگہان صفت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ بیان کیا تھا اسکے ماں باپ کے حق مین موجود ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا تھا پس کہا ہمنے اسکے ماں باپ سے کیا ہے تمہارے لئے کوئی فرزند
پس کہا انھون نے کہ ٹھیرے تھے ہم تیس برس تک نہین پیدا کیا گیا ہمارے لیے کوئی فرزند پھر پیدا کیا گیا ہمارے لیے ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا اور کم
باعتبار منفعت کے سوتی ہین آنکھین اسکی اور نہین سوتا دل اسکا کہا ابوبکرہ نے پس نکلے ہم ان دونون کے پاس سے پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تھا
دھوپ مین بیچ چادر کے اور واسطے اسکے تھی آواز پست کہ سمجھ مین نہ آوے پس کھولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنے یعنی زبیر اور ابوبکرہ نے کچھ کلام کیا ہوگا اسکے
حق مین یا اور کچھ مشورہ اسنے یہ کہا ہمنے کہ کیا سنا تونے جو کچھ کہ کہا ہمنے کہا ہاں سوتی ہین آنکھین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہ ترمذی نے وعن
جابر ان امرأة من الیہود بالمدینة ولدت غلاما ممسوحة عینه طالعة نابه فاشفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یکون الدجال فوجدہ تحت قطیفة یہمہم فاذنته امه فقالت یا عبد اللہ ہذا ابو القاسم فخرج
من القطیفة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لہا قاتلہا اللہ لو ترکته لبین فذکر مثل معنی
حدیث ابن عمر فقال عمر ابن الخطاب ائذن لی یا رسول اللہ فاقتله فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکن
ہو فلست صاحبه انما صاحبه عیسی ابن مریم والا یکن ہو فلیس لک ان تقتل رجلا من اہل العہد فلم یزل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مشفقا انه ہو الدجال رواہ فی شرح السنة اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سے بیچ مدینہ کے
ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تھی آنکھ اسکی یعنی داہنی اور اسکے دانتون نے کہا یا نکلی ہوئی تھین کچلیان اسکی پس ڈرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی اس بات پر اسسے کہ ہو وہ دجال پس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے دیکھنے کو تا اسکا حال تحقیق کرین پس پایا اسکو نیچے چادر کے لیٹا ہوا اس حال
مین کہ کرتا تھا کلام چپکے چپکے کہ سمجھ مین نہ آوے پس آگاہ کیا اسکو اسکی ماں نے پس کہا اے عبداللہ یہ ابوالقاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہین خبردار ہو اور متوجہ ہو انسے کلام کرنیکے لیے پس نکلا وہ چادر سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا
مارے اسکو خدا تعالی اگر چھوڑ دیتی اسکو اور خبر نہ کرتی اسکو تو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نے یا راوی جابر نے مثل معنی حدیث
ابن عمر کے کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن خطاب نے کہ اجازت دیجیے مجھکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اگر ہے ابن صیاد دجال موعود تو نہین ہے تو یار اسکا یعنی قتل کرنیوالا اسکا اور نہین ہے یار اسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت اسکے قتل کی نہین
ہونیکی مگر عیسی علیہ السلام کو اور اگر نہین ہے وہ دجال تو نہین ہو سکتا تجھکو کہ مارے ایک ذمی کو اہل ذمہ سے ف ح اور یہ ماجرا اسکے اسلام لانے سے
پہلے کا تھا اور بعد اسلام کے بھی حال اسکا معلوم ہوا کہ راضی تھا اسکا کہ دجال ہو اور یہ کفر ہے جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی ہے کہ ہمراہ اسکے گئے
کو گیا معلوم ہوا ت پس ہمیشہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنے والے یعنی ابنی اشتباہ اس سے کہ ابن صیاد دجال ہو ف ع کہا بعضے محققین
کہ توفیق بیچ حدیثون کے کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کے حق مین باوجود اسکے کہ نہین اختلاف تضاد ہے یہ ہی کہ کہا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سکو

گمان کیا تھا دجال پہلے تحقیق ہونے خبر مسیح دجال کے پس جبکہ ہو دیکھ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے حال و قصہ پس حدیث تمیم داری کے اور موافق ہوا
یہ اسمین خبر کہ نزدیک حضرت کے معنی واضح ہو گیا حضرت پر یہ کہ نہیں ہے ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تھا یعنی دجال الدموند ہے اسکی وہ حدیث کہ ذکر کی ابو سعید
نے وقت تبرا جانے ابن صیاد کے مکہ کو اور اسے پر موافق ہوا دجال کے ماں باپ کے مضمون کا اور ابن صیاد کی ماں باپ کے مضمون کا نہیں ثابت کر آگیا اسکو
کہ ابن صیاد دجال ہے اور یہ کہ اتفاق ہوئے دو مضمون کے سے نہیں لازم آتا ہے اتحاد دو موصوف کا اور ایسی ہی قسم کھانا عمر رضی وغیرہ کا باوجود انکار کرنے آنحضرت کے
اسکے کہ وہ دجال ہی تھا یہ سب پہلے ظاہر ہونے حال کے اور دجال میں بعضی باتیں ایسی ہوں گی کہ سبب خوف کی ہیں پس نسبت امت کے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسکا ڈر رہتا تھا بنا بر احتیاط کے ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب ہے بیچ بیان اترنے عیسیٰ علیہ السلام کے ف ح بالتحقیق ثابت ہوا ہے صحیح حدیثوں سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اترینگے آسمان سے زمین پر اور ہونگے
تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حکم کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور اگر بعضے احکام کہ ہماری شریعت میں نہیں ہیں اور حکم کرینگے
حضرت عیسیٰ انکا پس وہ قبیلہ بیان مدت سے ہے جیسے کہ نسخ ہوتا ہے اور اس زمانہ میں شریعت محمدی ہونگے جیسے کہ موقوف کر دینا جزیہ کا اور ماننا اسکا

الفصل الاول عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ
ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ
السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ
بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس خدا کی کہ جان میری
اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق اترینگے آسمان سے تمہارے ابن مریم یعنی عیسیٰ بیٹے مریم کے علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے صلیب کو ف ع
یعنی باطل کرینگے دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگے ملت حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاری میں دو لکڑیاں ہیں مثلث ایک دوسرے سے گذری ہوئی
اور یہ ہیئت مصلوب کے یعنی بایک شخص سولی دیے ہوئے کے اور رعایت اسکی نصاری بہت کرتے ہیں کہ اکثر اپنی چیزیں اسی شکل کی بناتے ہیں اور پہنے
گردن میں لٹکاتے ہیں مانند زنار ہنودوں کے اور کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت اسمیں بناتے ہیں واسطے یادداشت ہیئت کے اور اعتقاد یہ
رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی ہی لکڑی پر یہود نے سولی دیا تھا ت اور قتل کرینگے سور کو یعنی حرام کرینگے اسکے پالنے اور کھانے کو اور مباح
کرینگے اسکے قتل کو اور رکھدینگے جزیہ کو ف ع یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے انکو اسلام کا اور نہیں قبول کیا جاویگا انسے سوائے دین حق کے
مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اسکے کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے ہے اور بعضوں نے کہا کہ رکھا جاویگا جزیہ انسے
اسلیے کہ نہیں پایا جائیگا کوئی محتاج کہ قبول کرے جزیہ انسے بسبب کثرت مال کے اور کمی اہل حرص کے اور تائید کرتا ہے اسکی یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا ت اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہاں تک کہ نہیں قبول کریگا اسکو کوئی یہاں تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا
سے اور جو چیز ہے کہ دنیا میں ہے ف ح حتی پہلا متعلق ہے جملہ یفیض المال کے اور دوسرا متعلق ہے ساتھ تمام مضمون کے کہ مذکور ہوا توڑنے صلیب کا اور مانند
اسکے کے یعنے دین اسلام پیدا و قوی و رواج پاویگا اور میل اور محبت آدمیوں کی ساتھ طاعت و عبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سے ہوگا
اور یہ بات اگرچہ ہمیشہ ہے کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزوں سے ہے مخصوص اسی وقت پر نہیں لیکن اس زمانہ میں طبیعتیں اور نفوس لوگوں کے
بھی اسی پر آجاوینگے اور انکے نزدیک یہی بہتر معلوم ہوویگا اور احتمال ہے کہ متعلق ہو یفیض المال کے ہو یعنی لوگوں کو جب کہ رغبت مال کی نہ ہوگی
اور بالکل اس سے اعراض کرینگے مال کے خرچ کرنیکی فضیلت و محبت نہ رہیگی پس نہ رہیگا ذوق و محبت بغیر نماز کے ف

ابوہریرہ پس اگر شک وتردد رکھتے ہو اُس چیز میں تو پڑھو اگر چاہو یہ آیۃ کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود ونصاری مگر کہ ایمان لائیگا عیسی پر پہلے
مرنے انکے کے پڑھو ساری آیۃ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی بعد اترنے عیسی کے اُس زمانہ میں جب دین وملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف
درمیان سے اٹھ جائیگا اختلاف کہ یہود ونصاری حضرت عیسی کے حق میں کہتے ہیں وہ بھی جاتا رہیگا اور سب ایمان لائینگے جس طرح اہل اسلام میں کہ
وہ بندے اللہ کے ہیں اور رسول اسکے اور بیٹے اسکے لونڈی کے اور اہل کتاب سے وہ اہل کتاب مراد ہیں کہ جو انکے زمانہ میں ہونگے اور یہ ایک وجہ ہے اس آیۃ کی
تفسیر میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے دلیل پکڑی ہے مضمون حدیث پر اور دوسری وجہ بھی کہی ہے مفسرین نے کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے مگر کہ
ایمان لاتا ہے پہلے مرنے اپنے کے یعنی وقت غرغرہ کے کہ ایمان اُسوقت کا مفید نہیں بعض اس وجہ پر احتمال ہے کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یا اللہ سبحانہ
تعالی کی طرف پھرے اور حاصل مقصود یہ کہ ہر کافر وقت مرنے کے بحکم اضطرار کے ایمان لاتا ہے ولیکن فائدہ نہیں کرتا پس چاہیے کہ باختیار خود پہلے اُس وقت
کے مستعد اُسکا ہو **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لينزلن ابن مريم حكما عادلا فليكسرن الصليب
وليقتلن الخنزير وليضعن الجزية وليتركن القلاص فلا يسعى عليها ولتذهبن الشحناء والتباغض والتحاسد وليدعون
الى المال فلا يقبله احد رواه مسلم وفي رواية لهما قال كيف انتم اذا نزل ابن مريم فيكم وامامكم منكم
اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی البتہ اُترینگے عیسیٰ بیٹے مریم کے اس حال میں کہ حاکم عادل ہونگے
پس توڑینگے سولی کو اور قتل کرینگے سور کو اور رکھدینگے جزیہ اہل ذمہ سے اور چھوڑدینگے عیسی یا چھوڑ جاوینگے اونٹنیاں جوان پس نہیں کیجاویگی سواری
اور کام اور طلب حاجات اُنپر ف ع یعنی بسبب کثرت اور سواریوں کے حاجت اُنکی نہیں رہیگی یا معنی یہ ہیں کہ نہیں حکم کرینگے کسی کو کہ سعی کرے اُنکے
لانے پر زکوۃ کے لیئے کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہیں ملیگا اور جایز ہے یہ کہ ہو کنایہ ترک تجارت اور سفر کرنے سے زمین میں واسطے طلب مال کے اور
حاصل کرنے مایحتاج الیہ کے واسطے استغنا اُنکی کے ت ع البتہ جاتا رہیگا لوگوں میں سے کینہ اور بغض اور حسد ف ع یہ سب چیزیں جب دنیا سے
ہوتی ہیں پس جاتے رہیں گے یہ عیب بسبب جاتے رہنے محبت دنیا کی دلوں میں سے ت اور البتہ بلاوینگے عیسی لوگوں کو طرف قبول کرنے مال کے
پس نہیں قبول کرینگا اسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا ہوگا حال تمہارا
جس وقت کہ اترینگے عیسی بیٹے مریم کے درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا ف ح یعنی قریش میں سے ہوگا یا تمہاری اہل ملت میں سے علما نے
اُسکی دو وجہ سے شرح کی ہے ایک تو یہ کہ امام تمہارے نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم میں سے ہے اور عیسیٰ اقتدا کرینگے اُسکا اور وہ مہدی ہے اور یہ بسبب تعظیم وتکریم
امت محمدی کے ہوگا جیسے کہ مضمون حدیث آیندہ کا صریح ہے اس میں عیسی حاکم اور خلیفہ اور امام وتعلیم کرنیوالے خبر کے ہونگے اُس زمانہ میں اور یہ
امام نماز کے مہدی ہی ہونگے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ عیسیٰ جو اُترینگے مہدی امت کے ساتھ نماز میں ہونگے اور چاہینگے کہ پیچھے ہٹ جاویں
اور امام عیسیٰ علیہ السلام کو کریں پس عیسی علیہ السلام امام نہیں ہونیگے اور اقتدا کرینگے اُنکا اور بعد اس نماز کے امامت عیسی علیہ السلام ہی
کرینگے بسبب افضل ہونے اُنکے کے مہدی سے اور وجہ دوسری یہ کہ مراد امام سے عیسی علیہ السلام ہیں اور مراد ساتھ ہونے اُنکے کے تم میں سے حکم
کرنا اُنکا ہے ساتھ احکام شریعت تمہارے کے نہ ساتھ احکام انجیل کے اور روایت میں آیا ہے پس امامت کرینگے عیسیٰ علیہ السلام تمہارے ساتھ کتاب
پروردگار تمہارے کے اور ساتھ سنت پیغمبر تمہارے کے پس معنی یہ ہونگے کہ امامت کرینگے تمہاری عیسیٰ حال ہونے اُنکے کے دین ملت تمہارے سے
اور حکم کرنے والے ساتھ کتاب وسنت تمہاری کے **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتي
يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيمة قال فينزل عيسى ابن مريم فيقول اميرهم

تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آنحضرت نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت میں سے کہ لڑیگی حق پر اور واسطے حق
کے درحالیکہ غالب ہونگے یعنی اپنے دشمنوں پر قیامت تک یعنی قریب قیامت تک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اترینگے عیسیٰ بیٹے مریم کے
پس کہیگا امیر امت کا یعنی مہدی عیسیٰ سے آؤ نماز پڑھاؤ ہمکو یعنی اسلیے کہ اولیٰ ساتھ امامت کے افضل تم ہو اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگے عیسیٰ نہیں امام
ہے کہ نہیں امامت کرتا میں یعنی اسلیے کہ تا نہ وہم جاوے میری امامت سے تمہارے دین کے منسوخ ہونیکا تحقیق بعضے تم میں سے بعضوں پر امیر امام ہیں بسبب
بزرگ رکھنے خدا تعالے کے اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ علیہم نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب مصابیح میں خالی ہے دوسری فصل سے کہ
احسان ہے یہ **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيْ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عمر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اترینگے عیسیٰ بیٹے مریم کے طرف زمین کے پس نکاح کرینگے اور پیدا کیجاویگی انکے لیے اولاد اور ٹھہرینگے زمین میں پینتالیس
برس ف ع اور یہ ظاہر میں مخالف ہے قول اس شخص کے کہ جاوینگے طرف آسمان کے اس حال میں کہ عمر انکی تینتیس برس کی ہوگی اور ٹھہرینگے زمین میں
بعد اترنے کے سات برس پس دونوں عدد ملکر چالیس ہوئے لیکن حدیث انکی سات برس کی ٹھہرنے کی نقل کی یہ مسلم نے پس متعین ہوا
جمع ساتھ اس چیز کے کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح میں ہے یعنی مسلم میں اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہے اعتبار سے بسبب حذف
کردینے کسر کے ت پھر مرینگے عیسیٰ پس دفن کیے جاوینگے نزدیک میرے بیچ مقبرہ میرے کے پس اٹھونگا میں اور عیسیٰ ایک مقبرہ میں درمیان ابی بکر اور عمرؓ
کے کہ اس مقبرہ میں مدفون ہیں ف ح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سے مقبرہ ہے اور اخبار میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ میں جگہ
ایک قبر کی خالی ہے اور کسیکو وہ جگہ میسر نہیں ہوئی چنانچہ حضرت امام حسنؓ کو چاہا کہ وہاں رکھیں اور عائشہ رضہ کہ گھر انکا تھا اس بات پر راضی ہوئیں
بنی امیہ مانع آئی اور آپکو حضرت کے روضہ میں دفن نہونے دیا اور عبد الرحمن بن عوف کے لیے بھی حضرت عائشہؓ راضی ہوئیں لیکن انکو بھی میسر نہوا اور
حضرت عائشہ کو بھی لوگوں نے کہا کہ تمہارا گھر ہے تمکو وہیں رکھیں کہا میں راضی نہیں ہوں اسپر مجھکو میری سوکنوں کے ساتھ بقیع ہی میں رکھنا اکہ حکایت ہے
یہ بھی کہ وہاں قبر عیسیٰ کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہ ابن جوزی نے کتاب وفا میں **بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ
قَامَتْ قِيَامَتُهٗ** باب ہے بیچ بیان نزدیک ہونے قیامت کے اور بیچ بیان اسکے کہ جو شخص مرا پس تحقیق قایم ہوئی قیامت اسکی ف ح ظاہر ہے
کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس معنی کر ہے کہ جو کچھ کہ رہا ہے اس مدت سے کہ اسکے پیشتر گذری ہے کمتر ہے اور اکثر اسکے گذر چکی اور عبارت من مات الخ بھی لفظ
حدیث کی ہیں کہ مؤلف نے یہاں عنوان باب کا کیا اور معنی اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی مرا جو کچھ کہ قیامت میں احوال اور اہوال واقع ہونے ہیں کچھ نمونہ اسکا
اسکے حق میں واقع ہو جاتا ہے ف ع کہا تورپشتی نے کہ قیامت تین قسم پر ہے ایک تو کبریٰ اور وہ اٹھنا لوگوں کا ہے جزا کے لیے اور دوسری قیامت
وسطیٰ اور وہ عبارت ہے مرنے طبقہ لوگوں کی سے کہ عمر دن میں قریب ایک دوسرے کے ہوں کہ اسکو قرن کہتے ہیں اور تیسری قیامت صغریٰ اور وہ مرنا آدمی کا ہے
مراد یہاں یہ خیر ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساعۃ سے کبریٰ ہے یا یہ ہے کہ مراد ہو اس سے قیامت پہلے بموجب قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لا تقوم الساعة
الا علی شرار الناس یا دوسرے کہ وہ طامہ کبریٰ ہے کہ معروف ہے کتاب وسنت میں اور احادیث باب سے قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بعثت انا والساعة
کہا میں احتمال دونوں کا رکھتا ہے ہاں حدیث عائشہؓ کی آگے آتی ہے دلالت کرتی ہے قیامت وسطیٰ پر **الْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

وعن شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثت انا والساعة کهاتین قال شعبة وسمعت
قتادة یقول فی قصصه کفضل احدهما علی الاخری فلا ادری اذکره عن انس او قاله قتادة متفق علیه
روایت ہے شعبہ سے کہ نقل کی قتادہ تابعی سے قتادہ نے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا ہوں میں اور قیامت مانند ان دونوں انگلیوں کے
یعنی انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کی کہا شعبہ نے اور سنا میں نے قتادہ سے کہ کہتے تھے اپنے وعظ میں ف ح یعنی بیچ بیان مراد کے مشابہت ہی بعثت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ساتھ قیام قیامت کے ان دونوں انگلیوں کو ت مانند زیادتی اور بڑھاؤ ایک کے ان دونوں میں سے کہ بیچ کی انگلی
ہو دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہے ف ح یعنی بقدر بیچ کی انگلی بڑھی ہوئی شہادت کی انگلی سے ہی مبعوث ہوا میرا بڑھا ہوا قیامت سے
بھی اتنا ہی سا ہے کہ میں آگے قیامت سے آیا ہوں اور قیامت پیچھے سے چلی آتی ہے شعبہ کہتا ہے ت پس نہیں جانتا میں کہ اس بات کو قتادہ نے
انس سے نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اور تعیین اسکی کہ انس سے ہو اسپر بھی یہ احتمال ہے کہ انس نے از خود کہا یا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حدیث مستورد ابن شداد کی سے کہ آگے آتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان آنحضرت کے سے ہے وعن جابر قال سمعت
النبی صلی الله علیه وسلم یقول قبل ان یموت بشهر تسألونی عن الساعة وانما علمها عند الله واقسم بالله ما علی
الارض من نفس منفوسة یاتی علیها مائة سنة وهی حیة یومئذ رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مہینا بھر پہلے اپنی رحلت سے کہ پوچھتے ہو تم مجھسے وقت قائم ہونے قیامت کے سے کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا ہے
اور نہیں ہے علم اسکے تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کے ف ح یعنی وقت قائم ہونے قیامت کبری کی سے پوچھتے ہو وہ خود مجکو معلوم نہیں ہے
اور اسکو سوائے خدا تعالی کے کوئی نہیں جانتا قیامت صغری اور وسطی کو تم سے بیان کرتا ہوں کہ اسکا علم رکھتا ہوں جیسے کہ فرمایا ت اور
قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی کہ نہیں ہے روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہے کہ گذرے اسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اس دن کہ سو برس اسپر گذرے
نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع یعنی طبقہ اور قرن آدمیوں میں سے کہ بیچ زمانہ خبر دینے میری کے موجود ہیں سو برس کی مدت میں سب مر جاوینگے اور کوئی
انمیں سے باقی نہ رہیگا اسکو قیامت وسطی کہتے ہیں اور ہر ایک کے مرنے کو بہ نسبت اسکے قیامت صغری اور مراد اس سے مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے اور
فرمایا آنحضرت نے یہ کلام بنا بر غالب کے ورنہ جیتے رہے ہیں بعضے صحابہ اکثر سو برس سے مانند انس و سلمان وغیرہما کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی لا یعیش
نفس مائة سنة کے بعد اس قول کے ہے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آئندہ کی پس نہیں حاجت ہے طرف اعتبار غالب کے چنانچہ کہا ہے
بعضوں نے کہ پیدا ہوئی ہونے اس زمانہ کے تمام ہوگئے پہلے تمام ہونے سو برس کے وقت فرمانے حدیث کی سے اور اس حدیث سے تمسک کیا ہے بعضوں نے
اکابر علماء میں سے خضر کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولود اور موجود تھے روی زمین پر تھے اور بحکم مخبر صادق
چاہیے کہ بقاء انکا سو برس سے نگذرا ہو اور بعد گذرنے سو برس کے مرگئے ہوں اور جواب دیتے ہیں اسکا علماء کہ خضر اس عموم سے مخصوص ہیں اسلیے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر اپنی امت کے احوال کی دی ہے کہ میری امت میں سے کہ اسوقت موجود ہیں بعد سو برس کے سب مر جاوینگے اور
نبی نہیں ہونگا وہ کسی نبی کی امت سے اور بعضوں نے کہا کہ قید ارض نے نکال دیا خضر اور الیاس کو اس لیے کہ وہ اسوقت دریا پر تھے زمین پر نہ تھے
کہا بغوی نے معالم التنزیل میں کہ چار شخص انبیا میں سے زندہ ہیں ہمیں پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی خبر بیچ وجود خضر علیہ السلام کے
مشایخ سے تواتر کو پہنچی ہے اگرچہ بعضے ہمیں تاویل کرتے ہیں کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہے کہ فیضان پہونچاتا ہے ولیکن مکمل اولیا سے جو اسی شخص کا نبی ہے اہل
میں سے کہ مصاحب موسی کے تھے آیا ہے وعن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یاتی مائة سنة وعلی

الارض من نفس منفوسۃ الیوم رواہ مسلم اور روایت ہی ابو سعید سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین آویگی سو برس اس حال کہ زمین پر ہو کوئی شخص زندہ اُسدن یعنی صحابہ مین سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن عائشۃ قالت کان رجال من الاعراب یاتون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیسألونہ عن الساعۃ فکان ینظر الی اصغرہم فیقول ان یعش ھذا لا یدرکہ الہرم حتی تقوم علیکم ساعتکم متفق علیہ** اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے کتنے شخص اعراب مین سے کہ آتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھتے تھے حضرت سے وقت قیامت کا پس تھے آنحضرت کہ دیکھتے تھے طرف چھوٹے کے اُنمین سے پس فرماتے اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پاویگا اُسکو بڑھاپا یہانتک کہ قایم ہوگی تمپر قیامت تمھاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی ہنوز یہ آخر بڑھاپے کو نہین پہونچیگا کہ تم سب جاؤگے اشارت ہی طرف ہلاک ہوجانے اُس طبقے کے اور فنا ہوجانے اُس قرن کے مقدار اس مدت مین اس لیے فرمایا ساعتکم ظاہر یہ ہی کہ سوال اُنکا ساعت کبریٰ سے تھا اور جواب علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمھاری کہ وہ قیامت صغریٰ ہی میرے نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضے شارحین کے اور مراد مرجانا سب کا ہی اور یہ ظاہر بالاکثر کا اور یہ غالب ہی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن المستورد بن شداد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت فی نفس الساعۃ فسبقتھا کما سبقت ھذہ ھذہ واشار باصبعیہ السبابۃ والوسطی رواہ الترمذی** اور روایت ہی مستورد ابن شداد سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا مین بیچ ابتداے کار قیامت کے اور اوائل علامات اُسکی کے پس بڑھا مین قیامت پر جیسی کہ بڑھی ہی یہ انگلی یعنی بیچ کی اس انگلی پر یعنی شہادت کی انگلی پر اور اشارہ کیا ساتھ دو انگلیوں اپنی کے کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہ ترمذی نے **وعن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لارجو ان لا تعجز امتی عند ربہا ان یؤخرہم نصف یوم قیل لسعد کم نصف یوم قال خمسمائۃ سنۃ رواہ ابوداؤد** اور روایت ہی سعد ابن ابی وقاص سے اُنسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے البتہ امید رکھتا ہون کہ نہ عاجز ہو امت میری نزدیک پروردگار اپنے کے اس سے کہ تاخیر دے اور مہلت بخشے اُنکو آدھے دن کہا گیا واسطے سعد ابن ابی وقاص کے اور کتنا آدھا دن ہی کہا سعد نے آدھا دن پانسو برس کا ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف ح** یہ بنظر اسکے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون یعنی ایک دن نزدیک پروردگار تیرے کے مقدار ہزار برس کے ہی اُس چیز سے کہ شمار کرتے ہو تم جب ایک دن مقدار ہزار برس کے ہوا تو آدھا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اُمت کو بسبب قدرت اور قرب مرتبہ پروردگار تعالیٰ کے نزدیک ہی کہ پانسو برس تک اُنکو نگاہ رکھے اور ہلاک نہ کرے اور بقا اُنکا کمتر اس سے نہو مگر زیادہ ہو تو ہوسکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکے کہ پانسو برس سے کم مین قیامت قائم نہین ہونے کی اور اس امت کو ہلاک نہین کریگا بعد اسکے جو کچھ چاہا ہوگا کریگا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور بالاستیصال اور عقوبات سے نگاہ رکھیگا اور اُنکو آفتین نہین پہونچین گی کہ اُس سے ہلاک اور مستاصل ہو جاوین اور شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے بعضے رسالون مین ثابت کیا ہی کہ بقاے امت بعد ہزار برس کے رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ سو برس سے تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ھذہ الدنیا مثل ثوب شق من اولہ الی اٰخرہ فبقی متعلقا بخیط فی اٰخرہ فیوشک ذلک الخیط ان ینقطع رواہ البیہقی فی شعب الایمان** روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال اس دنیا کا یعنی فنا کے قریب ہو پہونچنے مین اور قربت ان قیامت مین مانند حال ایک کپڑے کے ہی کہ پھاڑا گیا اول اسکے سے آخر اسکے تک پس باقی رہا لٹکا ہوا ساتھ ایک تاگے کے آخر اسکے مین پس نزدیک ہی وہ تاگا کہ ٹوٹ جاوے یعنی دنیا تمام وفانی ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ

باب ہے بیچ بیان اسکے کہ برپا نہین ہوگی قیامت مگر بد لوگون پر یعنی نیک سب مرجاوینگے اور بد باقی رہینگے پس قایم ہوگی قیامت اُنپر جب تک وجود نیکون کا دنیا مین ہے قیامت قایم نہین ہوتی جیسے کہ اوپر گذرا آخر عہد عیسیٰ کے مین ایک ہوا خوشبودار چلیگی کہ مسلمان سب مرجاوینگے اور بدکار باقی رہینگے کہ آپسمین گدھون کے اختلاط کرینگے پس اُنپر قایم ہوگی قیامت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برپا نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ کہا جاوے زمین مین اللہ اللہ یعنی کوئی نہین ہوگا کہ ذکر خدا کرے اور اُسکو پوچھے بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت اُسپر کہ کہتا ہوگا اللہ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ابقاء عالم بسبب برکت علماء عاملین کے اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کارون کے ہے جب انکو عالم سے اُٹھالینگے عالم بھی نہین رہیگا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مرع مراد خلق سے آدمی ہین اس لیے کہ مراد شرار سے گنہگار ہین اور متصف ساتھ معصیت گناہ کے آدمی ہین تمام خلق اور اگر کہا جاوے کہ کیا تطبیق ہے اس حدیث میں اور حدیث سابق مین لا یزال طائفۃ من امتی حتی تقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کہینگے ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہے تمام زمانون کو عام ہے انمین اور وہ مخصوص ہے یعنی سواے اس زمانہ کے مراد ہے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگی سُرین عورتون بنی دوس کے گرد ذو الخلصہ کے **ف** ح دوس ایک قبیلہ ہے یمن سے اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خ معجمہ اور لام کے اور دونون کے پیش سے بھی آیا ہے نام بتخانہ کا ہے کہ اُسکو کعبہ یمانیہ کہتے تھے اور وہان ایک بت تھا کہ نام اُسکا خلصہ تھا اور قبایل دوس اور خثعم اور بجیلہ اُسکو پوجتے تھے اور آنحضرت نے جریر بن عبداللہ بجلی کو بھیجا تھا اُسکو خراب کیا پس فرماتے ہین کہ آخیر زمانہ مین یہ قبایل مرتد اور بت پرست ہونگے اور عورتین اُنکی گرد اُس بتخانہ کے طواف کرینگی اور راوی نے کہ ابوہریرہ ہین یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کے کہا ہے کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہے کہ وہ پوجتے تھے اُسکو زمانہ جاہلیت مین **ف** ح علامہ عینی صاحب نہایہ وغیرہ نے جو کہا ہے کہ وہ بتخانہ ہے معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین مسامحہ ہے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین جاتے رہینگے رات اور دن یعنی فانی نہین ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجے جاوینگے لات و عزی کہ نام دو بتون مشہور کے ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہے اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق تھی مین البتہ گمان کرتی جسوقت بھیجی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ وہ خدا کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین درست کے تا غالب کرے اُسکو سب

دیتون پر اگرچہ ناخوش رکھیں اُسکو مشرک ف ح چون کہ مدلول اس آیت کا یہ ہے کہ سب دینین باطل ہون اور بت پرستی زائل ہو اور دین اسلام ہمیشہ غالب
ہو اس مین گمان کرتی تھی بلکہ یقیناً جانتی تھی ت کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہے اور زائل ہونیوالی ہے اور نہین ہونیکی بعد اسکے کبھی اور جب یہ خبر دیتے مین
فرمایا آنحضرت نے تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا اس سے یعنی بعض اس چیز سے کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہے خدا تعالی نے
اور بیان کیا اُسکو ساتھ قول اپنے کے پھر بھیجیگا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مرجاویگا ہر شخص کہ اسکے دل مین ہو مقدار دانہ رائی کے ایمان سے پس باقی رہیگا وہ شخص کہ
نہین ہے کچھ نیکی اُسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان اور نہ علما پس مرتد ہونگے اور پھر جاوینگے طرف دین باپون اپنے کے
وسلم نے ف یعنی حکمت الٰہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الٰہی کا ہے بدون پر قائم ہونا نیکون پر **وعن عبد اللہ**

ابن عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا
أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ
لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ
مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ
فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَحْيُونَ
فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ
أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ
الطَّلُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ
مَسْئُولُونَ فَيُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَ
ذَلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا دجال پس رہیگا چالیس
عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینے یا چالیس برس
ف ح پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئے ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بھی ذکر کی گئی
ت پس بھیجیگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈھونڈھینگے عیسی دجال کو پس مارینگے اُسکو پھر
ٹھہرینگے عیسی علیہ السلام سات برس اس حال مین کہ نہوگی درمیان دو شخصون کے دشمنی ف ح یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل کے اور طریقہ محمود
کے دوست ایک دوسرے کے ہونگے لوگونمین اور ٹھہرنا عیسی کا سات برس بعد مارنے دجال کے ہوگا والا پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ مدت ٹھہرنے عیسی کی پینتالیس
برس ہونگے ت پھر بھیجیگا اللہ ایک ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے پس نہین باقی رہیگا اوپر روے زمین پر کوئی کہ اُسکے دل مین مقدار ذرہ کی بھلائی
سے ہو یا ایمان سے شک راوی ہے کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لیگی وہ ہوا روح اُسکی یہان تک کہ اگر کوئی تم مین سے گیا ہوگا اندر پہاڑ کے یعنی
بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اُس پہاڑ مین اُس شخص پر یہان تک کہ قبض کریگی روح اُسکی کہا پس باقی رہینگے بدترین لوگ بیچ
سبکی پرندون اور گرانی درندون کے ف ح یعنی فسق و فساد اور قضای شہوت نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگے جیسے پرندے اور ظلم اور
خونریزی و فساد مین ایسے گران اور مستقر ہونگے جیسے درندے اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ خالی ہونگے علم و حلم سے بلکہ غالب ہوگی اُنپر دست درازی اور غضب
و وحشت اور ہلاک کرنا اور قلت رحم ت نہ جانینگے وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگے ناشرع سے پس صورت پکڑ کے آویگا واسطے اُنکے شیطان پس کہیگا نہین

محرم کرتے تھے ف ح یعنی فسق و فجور و ظلم و فساد کرتے ہونگے اور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہے کہ اس حیلہ سے انکو بت پرستی کی طرف بلاویگا ت پس
کہینگے وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہے اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا انکو بت پوجنے کا ف ح یعنی از راہ توسل کے
کہ اللہ کیس سے راضی ہوگا جیسے کہ اللہ تعالی نے خبر دی کفار کے اعتقاد کی ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ ت اور حال یہ کہ وہ اُس حالت
میں بکثرت ہوگا رزق انکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی انکی پھر پھونکا جاویگا صور میں اور قایم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا آواز صور کی کوئی مگر
کہ جھکا دیگا گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف ح یعنی اُسکی دہشت سے لوگون کے دل پھٹ جاوینگے اور قوت جسمانی معطل و سست ہو جاویگی
اور اثر اسکا گردن میں پیدا ہوگا جیسے کہ دہشت میں ہوا کرتا ہے کہ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہے پس اسمین ایک طرف جھکی ہوتی ہے اور ایک اٹھی ت فرمایا
آنحضرت نے پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنے اونٹون کا یعنی تا انکو پانی پلاوے پس اُسی اثنا کا میں مر جاویگا وہ شخص
اور مر جاوینگے لوگ عین کاروبار مین پھر بھیجیگا اللہ تعالی مینھ کہ گویا کہ وہ شبنم ہے یعنی ہلکا سا پس اُگین گے بسبب اُسکے بدن لوگون کے کہ گل گئے ہونگے قبرون مین
پھر پھونکا جاویگا صور میں دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کے پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سے زندہ ہوئے ہونگے اٹھ کھڑے ہونگے اور دیکھینگے ہول قیامت کے
پھر کہا جاویگا لوگون کو اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کے اور کہا جاویگا فرشتون کو ٹھہرا رکھو ان لوگون کو اس لیے کہ یہ پوچھے جاوینگے کردار سے اور حساب
لیا جاویگا انسے پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالی فرماویگا فرشتون کو کہ نکالو ان لوگون مین سے لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بھیجے جاوینگے دوزخ کو پس
کہا جاویگا یعنی فرشتے جناب عزت سے پوچھینگے کہ کتنون مین سے کتنے یعنی وہ جو دوزخ کو بھیجے جاوینگے کتنے لوگ ہونگے کتنون مین یعنی عدد و مقدار انکی کیا ہے پس
کہا جاویگا یعنی اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو دوزخ کے لیے ہزار شخص مین سے نوسو ننانوے ف ع ح اس سے معلوم ہوا کہ ہزار مین سے ایک بہشت کو جاویگا اور
باقی سب دوزخ مین اور ظاہر یہ ہے کہ مراد انسے کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہین گے چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کے پہلی فصل باب الحشر کے مین آیا ہے
کہ یہ جماعت دوزخیون کی یاجوج و ماجوج سے ہوگی ت پس یہ وقت وہ دن ہے کہ کردیگا بچون کو بڈھا ف ع یہ کنایہ ہے اُس دن کی درازی سے یا شدت
و محنت سے کہ اُس دن مین ہوگی اس لیے کہ بڑھاپا غم و محنت مین جلدی پہونچتا ہے ت اور یہ وہ دن ہے کہ پیدا کیا جاویگا اور کھولا جاویگا یعنی
امر عظیم سے اور محنت سخت سے ف ح کشف ساق کنایہ ہے خوف اور ہول و شدت و محنت سے یہ معنی مشہور ہین عرب مین اور اصل اسکی یہ ہے کہ جو
کوئی شدت محنت مین پڑتا ہے اُسکے اہتمام مین دامن پنڈلی سے اُٹھا لیتا ہے اور پنڈلی اسکی اس سے کھل جاتی ہے اور کلام بیچ تفسیر اس آیہ کریمہ کے
بہت ہے لیکن اکثرون کے نزدیک تاویل یہی ہے کہ جو لکھی گئی ذکر حدیث معاویۃ لا ینقطع الہجرۃ فی باب التوبۃ اور ذکر کی گئی حدیث
معاویہ کی کہ ابتدا اسکی لا تنقطع الہجرۃ ہے بیچ باب توبہ کے

باب النفخ فی الصور

یہ باب ہے بیچ بیان پھونکنے صور کے ف صور
بیش سے شاخ کہ اُسمین پھونکتے ہین اور مراد یہان یہ شاخ ہے کہ اسرافیل پھونکینگے اور وہ دو نفخے ہین ایک ہلاک کرنے کے لیے زندون کے اور دوسرا زندہ
کرنے مردون کے لیے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین
النفختین اربعون قالوا یا ابا ھریرۃ اربعون یوما قال ابیت قالوا اربعون شھرا قال ابیت قالوا اربعون سنۃ قال ابیت
ثم ینزل اللہ من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل قال ولیس من الانسان شیء الا یبلی الا عظما واحدا وھو عجب الذنب
ومنہ یرکب الخلق یوم القیامۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کل ابن ادم یاکلہ التراب الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب
روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونون نفخون کے یعنی نفخہ مارنے اور زندہ کرنے کے چالیس ہین پوچھا لوگون نے
اے ابو ہریرہ آیا مدت مذکور چالیس دن کی ہے کہا ابو ہریرہ نے نہین جانتا مین کہا لوگون نے یا چالیس مہینے ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نے چالیس

برس ہیں کہا نہیں جانتا میں **ف** یعنی چونکہ آنحضرت سے مجمل سنا ہے میں نے مفصل نہ سنا اور اسکو بھول گیا میں جزماً نہیں کہسکتا کہ مراد کیا ہے اور یہیں مجمل ہے اور دوسری حدیث میں مفصل ہے کہ وہ چالیس برس ہیں **ت** اور فرمایا آنحضرت نے پھر اُتاریگا اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی پس اُگیں گے اور پیدا ہونگے آدمی اور اور جاندار جیسے کہ اُگتا ہے اور پیدا ہوتا ہے سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہیں ہے آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی نہو یعنی تمام اعضا اور اجزاء اُسکے پرانے اور بوسیدہ ہوجاتے ہیں مگر ایک ہڈی اور نام اسکا عجب الذنب ہے **ف** ح ساتھ زیر عین اور جزم جیم اور زبر دال اور نون کے اور وہ ہڈی نیچے ریڑھ کے درمیان دو سیرین کے ہے اور عجم الذنب تبدیل میم سے بھی آیا ہے اور عجب اور عجم دونوں معنی اصل کے اور جڑ کے ہیں اور ذنب معنی دم کے اور یہ ہڈی چونکہ وہاں ہے اسکا یہ نام رکھا گیا **ت** اور اُوسی سے ترکیب دئے جاوینگے تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کھاتی ہے مٹی مگر ایک ریڑھ کی ہڈی کو نہیں کھاتی یعنی ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اُس سے پیدا کیا گیا ہے اول خلقت میں اور اُسمیں ترکیب دیا جاویگا **ف** ع اور یہ بیان اُسکا ہے کہ جسکے بدن گلا کرتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کھاوے اجساد انبیا کے اور ایسے ہی جو کہ انکے حکم میں ہیں شہدا اور اولیا سے اور اُنھیں میں سے موذن ہیں کہ جو اذان دیتے ہیں لئے ثواب کے اپنی قبروں میں زندہ ہیں مانند زندوں کے **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقبض اللّٰہ الارض یوم القیمۃ ویطوی السماء بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض متفق علیہ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بتحقیق لے لیگا اللہ تعالیٰ زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں **ف** ع ح شاید کہ مراد ان دونوں سے بدل دینا اُنکا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یا کنایہ عظمت اور جلال اور کبریائے حق اور حقیر جاننے افعال عظیمہ کے ہے کہ اوہام خلق کی اسکے مقابلہ میں حیران ہیں اور تنبیہ ہے اسپر کہ خراب کرنا عالم کا اور اُٹھانا زمین و آسمان کا اُسکی قدرت کے آگے آسان ہے اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت بہ نسبت زمین کے زیادہ ہے اُسکو مخصوص کیا ساتھ داہنے ہاتھ کے کہ اشرف بائیں سے ہے پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں **ت** پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ میں ہوں بادشاہ یعنی نہیں ہے بادشاہت مگر میرے ہی لئے اور میں شہنشاہ ہوں کہاں ہیں بادشاہ کہ زمین میں دعوی بادشاہی کا کرتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عبد اللّٰہ بن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یطوی اللّٰہ السموات یوم القیمۃ ثم یاخذھن بیدہ الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارضین بشمالہ وفی روایۃ یاخذھن بیدہ الاخری ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لپیٹیگا اللہ آسمان کو دن قیامت کے پھر لیگا انکو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر فرماویگا کہ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار یعنی ظالمین قہار کہاں ہیں تکبر کرنے والے یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پھر لپیٹیگا زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں اور ایک روایت میں آیا ہے لیویگا زمینوں کو اپنے دوسرے ہاتھ میں پھر فرماویگا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں تکبر کرنیوالے نقل کیا مسلم نے **وعن** عبد اللّٰہ بن مسعود قال جاء حبر من الیھود الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان اللّٰہ یمسک السموات یوم القیمۃ علی اصبع والارضین علی اصبع والجبال والشجر علی اصبع والماء والثری علی اصبع وسائر الخلق علی اصبع ثم یھزھن فیقول انا الملک انا اللّٰہ فضحک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تعجبا مما قال الحبر تصدیقا لہ ثم قرأ وما قدروا اللّٰہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسموات مطویت بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا آیا ایک عالم یہودیوں میں سے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالیٰ تھام رکھیگا

آسمانوں کو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کے
نیچے کی تر مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر پھر ہلاویگا انگلیوں کو اور فرماویگا میں ہوں بادشاہ میں ہوں خدا ف ح یہ تمام کنایہ اور
تمثیل اور تصویر غلبۂ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہے اور جز نا معنی ہاتھ اور انگلی اور ہلانے کی منظور و ملحوظ نہیں روش کلام عرب کی یہی ہے کہ جب کسیکو
وصف کیا چاہتے ہیں جود و کرم کر تو کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھ اسکے فراخ و کشادہ ہیں اگرچہ اسکے ہاتھ نہوں کہ دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا اول پیدائش
سے بے ہاتھ پیدا کیا گیا ہو یا کسی کو سلطنت و ملک رانی کر وصف کیا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلانا تخت پر بیٹھا اگرچہ اسکے لیئے تخت نہو اور
بیٹھنے کی چیز کچھ نہو اور یہ راہ خوب ہی بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کے لیئے اس سے کہ تاویل کریں اور کہیں کہ مراد ہاتھ سے یہ ہے اور تحت سے
فافہم اور اس لیئے تعجب کیا آنحضرت نے یہودی کی گفتگو سے اور تصدیق کیا اسکو جیسے کہ کہا ت پس ہنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب بیچ اُس
سے کہ کہا اُس عالم یہودیوں کے نے واسطے سچا کرنے اسکے کے یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا یہ سبب تکذیب عالم مذکور کے نتھا بلکہ یہ سبب کی تصدیق اور درست جاننے
اسکی کے تھا پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیۃ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکوں نے حق قدر جاننے اسکے کی یعنی نہ پہچانا اسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیے تھا اور نہ تعظیم
کی اسکی جیسی کہ تعظیم کرنی چاہیے اور نہ پوجا اسکو جیسا کہ پوجنا چاہیئے اور ساری زمین اسکے قبضہ قدرت میں ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہوئے
اسکے دائیں ہاتھ میں پاک ہے اللہ تعالی اور بزرگ ہے وہ اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک اسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچھ کہ یہودی نے کہا اُسکی تفسیر و تفصیل
اُسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ
وَالسَّمٰوَاتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہ کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مضمون اس آیۃ
کے سے اسدن کہ تبدیل اور تغییر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اسکے بدلے میں اور زمین اور تبدیل کیئے جاوینگے اور پیدا کیئے جاوینگے اور آسمان یعنی روز قیامت کے
پس کہاں ہونگے لوگ اسدن فرمایا آنحضرت نے لوگ اسدن پل صراط پر ہونگے ف ح مراد صراط سے معہود ہے یا ہر صراط کہ ہو اور صراط معنی راہ کے ہے اور
تبدیل زمین سے کیا مراد ہے اسمیں اختلاف ہے کہا صاحب کواشی نے کہ وہ بدلی جاویگی ساتھ روٹی سفید کے پس کھاوینگے اسکو مومن اپنے قدموں کے نیچے سے
یہاں تک کہ فراغت ہو حساب سے چنانچہ مروی ہے اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہے اور تبدیل آسمان ساتھ جھڑ جانے ستاروں اُسکے کے اور بے نور ہونے آفتاب اور
خسوف چاند اُسکے کے ہے اور طیبی نے کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو تبدیل ذات میں جیسے کہ کہیں تبدیل کیا میں نے دراہم کو دیناروں سے یعنی دراہم کے
بدلے دینار لیے میں نے اور دوسرے تبدیل صفات میں ہے جیسے کہ کہیں تبدیل کیا میں نے حلقہ کو خاتم سے یعنی چھلہ کو پگھلا کر شکل انگوٹھی کے بنایا
پس ذات ایک ہی ہے اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمان کے ساتھ اور زمین و آسمان کے دونوں احتمال رکھتی ہے اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کے
اکثر ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات میں ہوگی ابو ہریرہ نے کہا کہ فراخ کرینگے زمین کو اور لیا کچھ بلندی و پستی اسمیں ہے
اور پروردگار تعالی قادر ہے کہ زمین و آسمان اور پیدا کر دے جیسے کہ بعضے آثار و اخبار اسپر بھی دلالت کرتے ہیں امیر المومنین علی سے آیا ہے کہ ایک زمین پیدا کرینگے
چاندی سے اور آسمان سونے سے اور ابن مسعود سے آیا ہے کہ زمین پیدا کرینگے سفید و پاکیزہ کہ اسپر کسی نے گناہ نہ کیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سے تغیر ذات کا ہے
جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر سوال و جواب حضرت عائشہؓ اور بعضے کات نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اور چاند
لپیٹے جاوینگے دن قیامت کے ف ح یعنی اٹھا کر گوشہ میں ڈال دیئے جاوینگے جیسے کہ کپڑے کو لپیٹ کر گوشہ میں ڈال دیتے ہیں یا لپیٹی جاویگی روشنی انکی اور
جاتا رہیگا پھیلا رہنا انکی روشنی کا عالم سے ت نقل کی یہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَہٗ وَاَصْغٰی سَمْعَہٗ وَحَنٰی جَبْہَتَہٗ یَنْتَظِرُ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت نے کہ کیونکر
چین سے اور خوش ہوون مین حال آنکہ صاحب صور کا اسرافیل مین رکھے ہوے ہین ایک طرف صور کے اپنے منہ مین پھونکنے کے لیے اور جھکائے ہوے ہی کان اپنا
کان لگا رہا ہی جناب حق مین کہ جب فرماوے پھونکنے کو اوسیوقت پھونکون اور جھکا رہا ہی پیشانی اپنی یعنی جبینی کہ عادت ہی نرسنگا بجانے والون کی
یعنی طیار ہو رہا ہی بجانے کے لیئے منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہی تو کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی
پڑھنے کے لیئے اوس وقت یا اسوقت وقت سختیون کے فرمایا کہو کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز وہ ف ع یعنی التجا درگاہ حق مین لیجاؤ اور اوسی کے
فضل و کرم پر بھروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہی کہ جب سختی اور محنت و خوف پیش آوے تو اسکو پڑہین تا اوس سے سلامت رہین جناب حضرت ابراہیم نے
اُسکو آگ مین ڈالے جانے کے وقت پڑھا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جسوقت کہ منافقون نے ایک لڑائی مین کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم
ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہی کہ پھونکا جاویگا
اُسمین ف ع یعنی اسرافیل پھونکینگے دوبار اور کہا بعضون نے کہ گول ہی سر صور کا مقدار عرض آسمانون کے اور زمین کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ اَلصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَۃُ النَّفْخَۃُ الْاُوْلٰی وَالرَّادِفَۃُ الثَّانِیَۃُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ
کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہی اور معنی آیت کے یہ ہین کہ جب پھونکا جاویگا صور مین الخ پس وہ ان سخت ہی
کافرون پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ یعنی اُسدن کہ ہلیگا راجفہ پیچھے آویگا اسکے رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہی
کہ زمین و پہاڑ اُس سے ہل جاوینگے اور حرکت مین آوینگے مشتق رجف سے بمعنی ہلنے اور لرزے مین پڑنے کے اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہی کہ پہلے نفخہ
کے پیچھے ہوئیگا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کے پیچھے ہونے کے نقل کی یہ بخاری نے ترجمۃ الباب مین وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَمِیْنِہٖ جِبْرَئِیْلُ وَعَنْ یَسَارِہٖ مِیْکَائِیْلُ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے کا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اُسکے جبرئیل ہونگے اور بائین طرف اُسکے میکائیل یعنی صور پھونکنے کے وقت وَعَنْ
اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُعِیْدُ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِکَ جَدْبًا ثُمَّ
مَرَرْتَ بِہٖ یَہْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْکَ اٰیَۃُ اللّٰہِ فِیْ خَلْقِہٖ کَذٰلِکَ یُحْیِی اللّٰہُ الْمَوْتٰی رَوَاہُمَا رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابی رزین سے کہ کہا مین نے
یا رسول اللہ کیونکر پھیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونیکے اور کیا ہی نشانی اُسکی بیچ خلق اُسکی کے کہ اُس سے استدلال کرین
فرمایا آنحضرت نے کیا نہین گذرا ہی تو بیچ جنگل قوم اپنی کے وقت قحط اور خشکی مینہ کے کہ کچھ سبزہ وہان نہین ہوتا پھر گذرتا ہی تو اُس جنگل پر اس حال مین
کہ لہلہاتا ہی یعنی لہلہاتا ہی سبزہ کہا مین نے ہان فرمایا آنحضرت نے پس یہ نشانی قدرت الٰہی کے ہی اسکے مخلوق مین اسطرح اللہ تعالی زندہ کریگا مردون کو
نقل کین یہ دونون حدیثین رزین نے

بَابُ الْحَشْرِ

باب ہی بیچ بیان حشر کے ف ح حشر کے معنی ہین اٹھانا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے
یوم الحشر روز قیامت کو کہتے ہین کہ مردے قبرون سے زندہ کر کر نکالے جاوینگے اور جمع کیئے جاوینگے اسجگہ کہ اسکو محشر کہتے ہین اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے
بمعنی ذکر کیئے گئے اور دوسرا پہلے قیامت کے اُسکے نشانیون سے جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگون کو محشر یعنی زمین شام مین
ہانک کر لیجاویگی جیسے کہ گذرا اور یہان مراد معنی اول ہین اور بعضی حدیثین آوینگی کہ محتمل دونون معنی کو ہین علما نے دونون احتمال کئے اور اختلاف کیا اور ظاہر وہی اول ہی

الفصل الاول عن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ علی ارض
بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیہا علم لاحد متفق علیہ ت روایت ہی سہل ابن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جمع کئے جاوینگے لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چھنے ہوے آٹے کی روٹی کے یعنی ٹکیہ میدہ کی
نہ مقدار مین نہین ہوگا اسمین نشان واسطے کسی کے یعنی مکان وعمارت کسی کی نہین ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفأھا الجبار بیدہ
کما یتکفأ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ فاتی رجل من الیہود فقال بارک الرحمن علیک یا ابا القاسم
الا اخبرک بنزل اھل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ واحدۃ کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال الا اخبرک بادامہم بالام
والنون قالوا وما ھذا قال ثور ونون یاکل من زائدۃ کبدھما سبعون الفا متفق علیہ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اسکو جبار تعالی اپنے ہاتھ
مین ف ح یعنی جیسی کہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ مین پھیر پھیر کرتے ہین یعنی گھڑتے ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پھر گرم بھوبل
مین ڈال دیتے ہین تا پختہ ہو ت جیسے کہ الٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمھارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی
ف ع جانا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین روٹی ہو جائیگی اور طعام بہشتیون کی ہوگی اول ہی بہشت مین جانے کے وقت کھاوینگے
پس بعضون نے تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچھ مستبعد نہین ہی قدرت حق تعالی سے وہ قادر ہی کہ زمین کو روٹی کرے اور بہشتیون کو کھانے کو دے اور اولی بھی
یہی ہی کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نے اور اور کچھ تاویل کی ہی بخوف درازگی کے نہین لکھا ت پس بعد فرمانے آنحضرت کے اس حدیث کو آیا ایک شخص
قوم یہود سے اور کہا کہ برکت بھیجے خداے مہربان آپ پر اے ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ مہمانی بہشتیون کے یعنی وہ کھانا کہ اول انکے آگے لاوینگے
روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نے ہان خبر دے کہا یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ہمارے یعنی از راہ تعجب اور آگاہ کرنیکے پھر ہنسے آنحضرت ف ح یعنی بسبب موافق ہونے خبر آنحضرت کے ساتھ خبر یہودی کے کہ توریت
سے خبر دی تھی اسنے اور بسبب حاصل ہونے زیادتی الیقین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی خبر سے اور ہنسے آنحضرت مبالغہ سے یہان تک ت کہ
ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کی پھر کہا اس یہودی نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ سالن اہل جنت کے کہ جیسے روٹی لگا کر کھائین گے وہ بالام ہی اور نون ف ح
بالام بے موحدہ اور تخفیف لام سے اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تھا صحابہ معنی اسکے نہ سمجھے ت کہا اونھون نے اور کیا ہی یہ یعنی معنی اسکے کہ ذکر کیا تو نے
کہا بیل اور مچھلی کھاوینگے انکے گوشت سے ٹکڑے سے کہ جگر پر بڑھا ہوا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یہ وہ جماعت ہی کہ بے حساب بہشت
مین جاینگے اور منہ انکے چودھوین رات کے چاند سے ہونگے اور ہو سکتا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا جدا ہی ملا ہوا
جگر سے اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہو سکتا ہی کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سے جب صحابہ معنی اسکے نہ سمجھے اور پوچھا آنحضرت نے پہلے اسکے
کہ یہودی بیان کرے بوحی الہی بیان کیا و عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس علی
ثلث طرائق راغبین راھبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر وتحشر بقیتہم
النار تقیل معہم حیث قالوا وتبیت معہم حیث باتوا وتصبح معہم حیث اصبحوا وتمسی معہم حیث امسوا متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انعم وصاحب الصور قد التقمه واصغی سمعه وحنی جبهته ینتظر متی یؤمر بالنفخ فقالوا
یا رسول اللہ فما تأمرنا قال قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل رواہ الترمذی اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت نے کیونکر
چین سے اور خوش ہوؤں میں حال آنکہ صاحب صور کا اسرافیل منہ میں رکھے ہوئے ہیں ایک طرف صور کے اپنے منہ میں پھونکنے کے لیے اور جھکائے ہوئے ہیں کان اپنا
کان لگا رہا ہے جناب حق میں کہ جب فرماوے پھونکنے کو اوسی وقت پھونکوں اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جبینی کہ عادت ہے نرسنگا بجانے والوں کی
یعنی طیار ہو رہا ہے بجانے کے لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہے تو کیا فرماتے ہیں آپ یعنی
پڑھنے کے لیے اب اوس وقت یا مطلق وقت سختیوں کے فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور اچھا ہے کارساز وہ ف ع یعنی التجا درگاہ حق میں لیجاؤ اور اوسی کے
فضل و کرم پر بھروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب سختی اور محنت و خوف پیش آوے تو اسکو پڑھیں تا اس سے سلامت رہیں جناب حضرت ابراہیم نے
اسکو آگ میں ڈالے جانے کے وقت پڑھا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جسوقت کہ منافقوں نے ایک لڑائی میں کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم
ت نقل کی یہ ترمذی نے ۹ وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصور قرن ینفخ فیه رواہ الترمذی
وابو داود والدارمی اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اُنہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے کہ پھونکا جاویگا
اُس میں ف ع یعنی اسرافیل پھونکیں گے دو بار اور کہا بعضوں نے کہ گول ہے سر صور کا مثل عرض آسمانوں کے اور زمین کے

الفصل الثالث

صحیح عن ابن عباس فی قوله تعالی فاذا نقر فی الناقور الصور قال والراجفة النفخة الاولی والرادفة الثانیة رواہ البخاری فی ترجمة باب
کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ جب پھونکا جاویگا صور میں پس وہ سخت ہے
کافروں پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے یوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة یعنی اُس دن کہ ہلیگا راجفہ پیچھے آویگا اسکے رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہے
کہ زمین و پہاڑ اُس سے ہل جاوینگے اور حرکت میں آوینگے مشتق رجف سے بمعنی ہلنے اور لرزے میں پڑنے کے اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہے کہ پہلے نفخہ
کے پیچھے پہنچیگا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کے پیچھے پہونچنے کے نقل کی یہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں وعن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الصور وقال عن یمینه جبرئیل وعن یساره میکائیل اور روایت ہے ابو سعید سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے کا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اسکے جبرئیل ہونگے اور بائیں طرف اسکے میکائیل یعنی صور پھونکنے کے وقت وعن
ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ کیف یعید اللہ الخلق وما آیة ذلک فی خلقه قال اما مررت بوادی قومک جدبا ثم
مررت به یهتز خضرا قلت نعم قال فتلک آیة اللہ فی خلقه کذلک یحیی اللہ الموتی رواهما رزین اور روایت ہے ابی رزین سے کہ کہا میں نے
یا رسول اللہ کیونکر پھیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہو جانے کے اور کیا ہے نشانی اُسکی بیچ خلق اسکی کے کہ اُس سے استدلال کریں
فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کے وقت قحط اور خشکی اُسکے کہ کچھ سبزہ وہاں نہیں ہوتا پھر گذرتا ہے تو اُس جنگل پر اس حال میں
کہ لہلہاتا ہے یعنی لہلہاتا ہے سبزہ کہا میں نے ہاں فرمایا آنحضرت نے پس یہ نشانی قدرت الٰہی کے ہے اسکے مخلوق میں اسطرح اللہ تعالیٰ زندہ کریگا مردوں کو
نقل کیں یہ دونوں حدیثیں رزین نے

باب الحشر

باب ہے بیچ بیان حشر کے ف ح حشر کے معنی ہیں اکٹھا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے
یوم الحشر روز قیامت کو کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے زندہ کر کر نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اسلئے کہ اسکو محشر کہتے ہیں اور حشر دو ہونگے ایک قیامت کے
بمعنی مذکور کیے گئے اور دوسرا پہلے قیامت کے اُسکے نشانیوں سے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگوں کو مغرب یعنی زمین شام میں
ہانکے لیجاویگی جیسے کہ گذرا اور یہاں مراد معنی اول ہیں اور بعضی حدیثیں آوینگی کہ شامل ہوں دونوں معنی کو ہر عالم نے دونوں احتمال کے لو اختلاف کیا اور ظاہر یہی اول ہے

بقیہ

الفصل الاول فصل پہلی **عن** سهل ابن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيمة على ارض
بيضاء عفراء كقرصة النقي ليس فيها علم لاحد متفق عليه روایت ہے سہل ابن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جمع کئے جاوینگے لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چھنے ہوے آٹے کی روٹی کے یعنی رنگ اوس زمین کا ایسا
نہ ہوگا اوسمین نشان واسطے کسی کے یعنی مکان و عمارت کسی کی نہین ہوگی جیسے میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی سعید
الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون الارض يوم القيمة خبزة واحدة يتكفؤها الجبار بيده
كما يتكفأ احدكم خبزته في السفر نزلا لاهل الجنة فاتى رجل من اليهود فقال بارك الرحمن عليك يا ابا القاسم
الا اخبرك بنزل اهل الجنة يوم القيمة قال بلى قال تكون الارض خبزة واحدة كما قال النبي صلى الله عليه وسلم
فنظر النبي صلى الله عليه وسلم الينا ثم ضحك حتى بدت نواجذه ثم قال الا اخبرك بادامهم بالام
والنون قالوا وما هذا قال ثور ونون ياكل من زائدة كبدهما سبعون الفا متفق عليه
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار تعالی اپنے ہاتھ
مین **ف** ح یعنی جیسی کہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ مین پھیر پھیر کرتے ہین یعنی گھڑتے ہین تو گول اور باریک بعد بڑہ ہو پھر گرم توے پر
مین ڈال دیتے ہین تا پختہ ہووے جیسے کہ الٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی
ف ع جانا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین روٹی ہو جائیگی اور طعام بہشتیون کی ہوگی اول ہی بہشت مین جانے کے وقت کھاوینگے
پس بعضون نے تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچھ مستبعد نہین ہی قدرت حق تعالی سے وہ قادر ہی کہ زمین کو روٹی کر دے اور بہشتیون کے کھانیکو دے اور اولی
یہی ہی کہ اوسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نے اور اور کچھ تاویل کی ہی بخوف درازگی کے نہین لکھا **ت** پس بعد فرمانے آنحضرت کے اس حدیث کو آیا ایک شخص
قوم یہود سے اور کہا کہ برکت بھیجے خدائے مہربان آپ پر اے ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ مہمانی بہشتیون کے یعنی وہ کھانا کہ اول انکے آگے لاوینگے
روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نے ہان خبر دے کہا یہودی نے ہوگی زمین ایکسر روٹی جیسا کہ فرمایا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ہمارے یعنی از راہ تعجب اور آگاہ کرنیکے پھر ہنسے آنحضرت **ف** ح یعنی بسبب موافق ہونے خبر آنحضرت کے ساتھ خبر یہودی کے کہ توریت
سے خبر دی تھی اوسنے اور بسبب حاصل ہونے زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی خبر سے اور ہنسے آنحضرت مبالغہ سے یہان تک کہ **ت**
ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کے پھر کہا اوس یہودی نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ سالن اہل جنت کے کہ جسے روٹی لگا کر کھائین گے وہ بالام ہی اور نون **ف** ح
بالام بے موحدہ اور تخفیف لام سے اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تھا صحابہ معنی اوسکے نہ سمجھے **ت** کہا اونھون نے اور کیا ہی یہ یعنی معنی اسکے کہ ذکر کیا تونے
کہا بیل اور مچھلی کھاوینگے اونکے گوشت کے ٹکڑے سے کہ جگر پر بڑھا ہوا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح یہ وہ جماعت ہی کہ بے حساب بہشت
مین جاوینگے اور منہ اونکے چودھوین رات کے چاند سے ہونگے اور ہو سکتا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائد کبد ایک ٹکڑا جدا ہی ملا ہوا
جگر سے اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہو سکتا ہی کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سے جبکہ صحابہ معنی اوسکے نہ سمجھے اور پوچھا آنحضرت نے پہلے اسکے
کہ یہودی بیان کرے بوحی الہی بیان کیا **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس على
ثلث طرائق راغبين راهبين واثنان على بعير وثلثة على بعير واربعة على بعير وعشرة على بعير ويحشر بقيتهم
النار تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث باتوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسي معهم حيث امسوا متفق عليه اور روایت ہے ابو ہریرہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کئے جاوینگے لوگ یعنی بعد بعث کے اوپر تین فرقون اور قسمون کے ف ہوا ایک قسم پر بین اون
تین مین سے اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنے والے ہین اور منھ پر چلنے والے جیسے آتا ہی دوسری فصل مین ایک فرقہ
رغبت کرنیوالا یعنی بہشت مین اور فضل ورحمت اللہ تعالی کی مین کہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون صفت انکی ہی اور فرقہ دوسرا ڈرنے والا ف ع یعنی
آگ دوزخ سے اور وہ وہ ہین کہ ڈرتے ہین ولیکن اجتناب کرتے ہین اُس سے اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہی عبادت سے اسکی خوف سے
ت حال آنکہ وہ شخص ایک اونٹ پر ہونگے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگے ایک اونٹ پر ف یعنی بقدر ا
انکی کے استراحت پاوینگے اپنی سواریون پر اور باقی چلتے ہونگے اپنے قدمون پر اور یہ اعداد تفصیل مراتب ان دونون قسمون کی ہی بر سبیل کنایہ اور تمثیل کے
پس جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اسمین کمتر اور سرعت اور سبقت اسکی زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کے ہین نہ ذکر کیے قیاس پر
چھوڑے اور ہونا گنتی کتنے شخصون کا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کے ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر
نہ کیا اسلیے کہ وہ مرتبہ پیغمبرون کا ہی قسم انبیا اور رسولون سے اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیون کا ہی ت اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کریگی
آگ یعنی انکے ساتھ رہیگی جہان وہ ٹھیرینگے اور استراحت کرینگے اور رات گذاریگی آگ ساتھ انکے جہان رات گذارینگے اور صبح کریگی آگ ساتھ انکے جہان صبح کرینگے وہ
اور شام کریگی آگ ساتھ انکے جہان شام کرینگے ف ح یہ بیان تیسرے فرقہ کا ہی کہ آگ ہر وقت ساتھ رہیگی انکے جدا نہین ہوگی اور شارحون کو اختلاف ہی
اسمین کہ یہ حشر روز قیامت کا ہی بعد اٹھنے مردون کے گور سے یا پہلے اسکے ہی علامات قیامت سے کہ جاوینگے محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہی اور اول
ظاہر و صواب تر ہی واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاۃ عراۃ
غرلا ثم قرا کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیمۃ ابراہیم وان اناسا من اصحابی یوخذ بہم
ذات الشمال فاقول اصیحابی اصیحابی فیقول انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم مذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم
شہیدا مادمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے اُسنے نقل کی نبی
سے فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاؤگے اور اٹھائے جاؤگے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ جب مردے قبرون سے اٹھینگے
تو تمام اجزا بدن کے بدستور ملجاوینگے اس لیے کہ جب جو چیز یعنی ستر کا کہ واجب الازالہ تھا دنیا مین بدستور ہو جاویگا تو اور اجزا بال وناخن وغیرہ بطریق
اولی پیدا ہونگے اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال متعلق ہونے علم اللہ تعالی کے ساتھ کلیات اور جزئیات کے اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کے بہ نسبت اشیاء
ممکنات کے ت پھر پڑھی حضرت نے یعنی از راہ استشہاد و اعتقاد کے یہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنے اُنکو اول پیدائش مین یعنی ماؤن کے پیٹون سے ننگے
پاؤن ننگے بدن بے ختنہ ویسا ہی پھر پیدا کر نکالین گے ہم قبرون سے دن قیامت کے وعدہ لازم ہی یہ پیدا کرنا ہمپر بلاشبہ ہین ہم کرنیوالے یعنی اس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی
ہمنے اسکا اور فرمایا آنحضرت نے اور اول ان شخصون کے کہ پہنائے جاوینگے کپڑے روز قیامت کے ابراہیم ہین ف ع اسلیے کہ اول وہ شخص ہین کہ ننگا
کو پہنائے ہین یا اس لیے کہ اول راہ خدا مین ننگے کیے گئے ہین آگ مین ڈالنے کے لیے اور یہ فضیلت سے اسبجہ کر دلیل نہین ہو سکتی ہی اوپر افضل ہونے
انکی کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حقیقت مین یہ اعزاز و اکرام انکا ہی بعلاقہ باپ ہونے کے آنحضرت کے علاوہ یہ ہی کہ بعض روایت مین آیا ہی
کہ آنحضرت بھی ساتھ کپڑون کے کہ دفن کیے گئے ہین اُنمین اٹھینگے اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہی کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پھر دیکھی
ہمنے حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک
المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ت اور تحقیق کتنے ایک آدمی میرے صحابیون مین سے پکڑے جاوینگے اور لیجائے جاوینگے بائین ہاتھ

کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ ادھر ہی ہو گی پس کہونگا مین یعنی بطریق تحیر اور بقصد خلاص کروانے انکی کے کہ یہ اصحاب میرے ہین کیون میرے اصحاب کو
لیے جاتے ہین پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہ ہمیشہ رہے برگشتہ دین سے اور پھرنے والے اپنی ایڑیون پر اُسوقت سے کہ جدا ہوا تو ان سے پس کہونگا مین
جیسا کہ کہا بندہ صالح نے یعنی عیسیٰ نے اور تھا مین اُن پر گواہ اور واقف انکے احوال کا جب تک کہ تھا مین درمیان اُنکے اس کلمہ تک کہ آخر آیہ ہے العزیز الحکیم یعنی
اور مضمون تمام آیۃ کا یہ کہ عیسیٰ نے کہا کہ جب تک مین اُنمین تھا اُنکے حال پر واقف تھا اور کہہ چکا مین ان سے کہ کفر کرین اور سوا حق کے کہین اور جب اُٹھا لیا
تو نے مجکو اُنمین سے تھا تو نگہبان اور واقف انکے حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہے اگر عذاب کرے تو انکو اور گرفتار کرے تو تو انکو انکے کرتوت پر
بندے تیرے ہین جو کچھ چاہے تو کرے تو کوئی نہین کہہ سکتا کہ کیون کرتا ہے تو اور اگر بخشے تو اُنکو اور درگذر کرے تو اُنکے عذاب سے تو غالب اور حکیم ہے
مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہین ہین اس لیے کہ تمام و یقیناً معلوم ہے کہ کوئی اُنمین سے بعد آنحضرت کے مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اُنسے وہ اُجڈ اعراب ہین
کہ اسلام لائے تھے حضرت کے زمانہ مین اور پھر مرتد ہو گئے مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور عنسو اور مانند انکے کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جمع کیے جاوینگے لوگ دن قیامت کے ننگے پانون ننگے بدن
بے ختنہ کہا مین نے یعنی عائشہؓ نے یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب دیکھیگا بعض اُنکا طرف بعض کے یعنی مرد و عورت ننگا دیکھینگے مردون اور عورتون
کو پس اُنکے ننگا جمع ہونے مین کیا حکمت ہے پس فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ کار اُسدن مین سخت تر ہے اس سے کہ نگاہ کرین بعضے بعضون کو یعنی کہان فرصت
و شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسیکو نگاہ کرسکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لکل امرء منہم یومئذ شان یغنیہ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ
رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ
عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنے منہ پر دن
قیامت کے یعنی کیونکر ممکن ہوگا منہ کے بل چلنا فرمایا آنحضرت نے کیا نہین ہے شان یہ کہ جسنے چلایا اُسکو دونون پانون پر دنیا مین قادر ہو
چلانے اُسکے پر منہ کے بل دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ
اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ
فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ
الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرَاهِيْمَ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى
فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ملاقات کرینگے ابراہیم اپنے باپ
آزر سے دن قیامت کے اس حال مین کہ آزر کے چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم و فکر کے اور غبار ہوگا پس کہینگے اُسکو ابراہیم کیا نہین کہتا تھا
مین تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اُس چیز مین کہ خبر دون تجکو حق تعالی کی طرف سے پس کہیگا ابراہیم سے باپ اُنکا پس آج کے دن نافرمانی نکرونگا تمہاری
یعنی شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیم اے پروردگار میرے تحقیق تو نے وعدہ کیا تھا مجھسے کہ نہ رسوا کریگا مجکو اُسدن کہ اُٹھائے جاوینگے لوگ پس کونسی
رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کی رسوائی سے کہ بعید ہے اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق مین نے حرام کی بہشت کافرون پر
یعنی التماس انکے مغفرت کی آج مقبول نہین کہ یہ کافر ہے پھر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہے تیرے پانون کے نیچے پس دیکھینگے ابراہیم اپنے

پاؤں کے نیچے پس ناگہاں لہذا ہوگا کفتار آلودہ مٹی و گوبر میں پس پکڑے جاوینگے پاؤں اسکے اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ میں نقل کی بخاری نے
ف ... ذکی ایسی خوارصورت اس لیے بن جاویگی تا محبت پدری ابراہیم سے جاتی رہے اور کہا ہے علماء نے اگرچہ ابراہیم نے اظہار تبرّا سے تبرّی کی تھی اور بیزار
ہوئے تھے دنیا میں لیکن جب روز قیامت کے انکو دیکھینگے تو مہر پدری دامن گیر انکی ہوگی اور اسکے لیے مغفرت چاہیں گے شاید قبول ہو اور جب قبول
نہ ہوگی اور مسخ ہوا دیکھینگے ناامید ہوگے اور بیزاری ابدی کرینگے اور بعضوں نے کہا کہ ابراہیم کو یقین نہیں تھا کہ آزر کفر پر مرا واسطے جواز اسکے کہ ایمان لے
ہوں خفیہ اور انکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری انکی اس سے بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کے یقین ہوگا کہ کفر سے گیا تھا تو بیزاری ابدی ہوگی
انکو واللہ اعلم **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یَذْھَبَ عَرَقُھُمْ فِی الْاَرْضِ
سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَّیُلْجِمُھُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
پسینا گرینگے لوگ دن قیامت کے یعنی ابتداء عمر میں یہاں تک کہ جاویگا پسینا انکا زمین میں ستر گز اور لگام کریگا عرق انکو یعنی پہونچیگا انکے دہانوں تک تا تد لگام
اور باز رکھیگا انکو کلام سے یہاں تک کہ پہونچیگا انکے کانوں تک ف ع لوگ یعنی سب لوگ اور من الطریق اولے پسینا گرانیگے اسمین ذکر کرنا انکا قبیلہ الاکتفا سے ہے اور ظاہر
یہ ہے کہ انبیا اور اولیا مستثنے ہیں اس سے اور بہنا عرق کا بسبب ہولوں کے اور حاصل ہونے حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب و آگ کے
ہوگا اور لگام کریگا اگرچہ یہ ہے کہ لوگ مختلف ہونگے اپنے احوال میں بحسب تب اعمال اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْھُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِھِمْ
فِی الْعَرَقِ فَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یُّلْجِمُھُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ اِلٰی فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مقداد سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سے یہاں تک کہ ہوگا آفتاب بمقدار ایک کوس کے اور بعض نے کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کے یعنی بہت
قریب ہوگا پس ہونگے لوگ بقدر اپنے عملوں کے پسینہ میں پس بعضے انمیں سے وہ ہونگے کہ ہوگا پسینا ٹخنوں تک ف ح اور یہ لوگ وہ ہونگے کہ عمل انکے
بہت اور خوب تر ہیں اور ایسے قیاس پر اور ونکو سمجھنا چاہیے کہ جسکے جتنے اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگے اتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا ت اور بعضے انمیں
وہ ہونگے کہ ہوگا عرق انکے گھٹنوں تک اور بعضے انمیں سے وہ ہونگے کہ ہوگا عرق انکے کمر تک اور بعضے انمیں سے وہ ہونگے کہ لگام کریگا انکو عرق لگام کرنا یعنی منہ
تک پہونچیگا بلکہ اندر دہانے کے آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے اپنے دہانہ مبارک کی طرف نقل کی یہ مسلم نے ف ع کہا ابن ملک نے
کہ اگر کہیے تو کہ جب عرق مانند دریا کے بعضوں کے دہانہ تک پہونچیگا تو کیونکر پہونچیگا دوسرے کی ٹخنوں تک جواب اسکا یہ دینگے ہم کہ تھانبیگا اللہ تعالے عرق
ہر انسان کا موافق عمل اسکے کے پس نہیں پہونچیگا اسکے غیر کی طرف کچھ جیسے کہ تھانبا کیا جاری ہونا دریا کا موسیٰ کے لیے کہتا ہوں میں کہ یہ جواب معتمد ہے اسلیے
کہ تمام امور آخرۃ کے بحسب خرق عادت کے ہونگے نہیں دیکھتا تو کہ دو شخص ایک قبر میں ہوتے ہیں ایک کو انمیں سے عذاب ہوتا ہے اور دوسرا چین میں اور ایک دوسرے
کا حال نہیں جانتا اور نظیر اسکی دنیا میں ہے کہ دو شخص سوتے ہیں ... تکلیف دیکھتے ہیں ایک غمگین ہوتا ہے اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان میں دو شخص بیٹھے ہوتے ہیں ایک رحمت میں ہے
اور دوسرا رنج و مصیبت میں **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ قَالَ اَخْرِجْ
بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَۃٍ وَّتِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ فَعِنْدَہٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ
سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلًا وَّمِنْ یَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ
اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا

ثم

فقال ارجوا ان تکونوا نصف اهل الجنة فکبرنا قال ما انتم فی الناس الا کالشعرة السوداء فی جلد ثور
ابیض او کشعرة بیضاء فی جلد ثور اسود متفق علیه اور روایت ہی ابو سعید خدری سے اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا فرمایگا اللہ تعالی یعنی روز قیامت کی محشر مین اور ندا کریگا ای آدم پس کہینگے آدم حاضر ہون مین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور سب بہلائیان تیرے
دونون ہاتہون مین ہین فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ مین بہیجیگا ہمکو منظور ہی اپنے فرزندون مین سے اُنکو نکال اور جدا کر کہینگے آدم اور کیا ہی
مقدار دوزخ کے لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار مین سے نو سو ننانوے یعنی یہ مقدار دوزخیون کی ہی کہ ہر ہزار مین سے ایک جنت کو بہیجا اور باقی دوزخ کو ف ع
یہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اُسمین ہی ہر سو مین سے ننانوین دوزخ کے لیے اسکا جواب کرمانی نے یہ لکہا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہی اور مقصود اسی سے
تقلیل عدد مومنین کی ہی اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہ کہ ہو مراد لشکر آگ سے کفار اور جو کہ داخل ہو آگ مین گنہگارون مین پس ہونگے ہر ہزار مین سے نو سو
ننانوے کافر اور ہر سو مین سے ننانوین گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر تو عدد
ابی ہریرہ کا اوپر ماسوا یاجوج وماجوج کے اقرب ہی اسلیے کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج ماجوج کا واقع ہوا ہی نہ ابو ہریرہ کی حدیث مین یا اول متعلق سب
خلائق کے ہی اور دوسرا مخصوص ساتہ امت مرحومہ کے یا بعضا ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار و گنہگارون کو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی مین گنہگار مومنین کو
ت پس نزدیک اس حکم کے بوڑہا ہو جائیگا خورد سال اور ڈالدیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ یہ دونون باتین بالفرض و التقدیر ہین یعنی بالفرض اگر
اسوقت مین خورد سال ہو تو ہیبت اُس حال و رعب اُس مقال کی بیشک بوڑہا ہو جاوے اور بالفرض اگر اسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو مارے ہیبت کے پیٹ
اُسکا گر پڑے اور بعضون نے کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ حمل سے اُٹہے اور ہیبت اُس مقام سے حمل اُسکا گر پڑے اور اسی طرح خورد سال بہی اُٹہین اور
وقت وقوع اس حال کے بڑہے ہو جائین بروقت جانے بہشت کے جوان ہو جائین ت اور دیکہیگا تو اے مخاطب اسحال مین لوگون کو مست یعنی نشے
مین بسبب خوف کے اور نہین ہونگے وہ مست یعنی شراب سے ولیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہی یعنی یہ مستی و مدہوشی اُسی سے ہوگی کہا صحابہ نے یعنی خوف
حسرت سے جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سے ایک ہیگا اور کونسا وہ ہم مین سے وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرت نے یعنی واسطے سمجہانے اور تسلی
اُنکی کے کہ خوش ہو اور غم نہ کہاؤ پس تحقیق تم مین سے ہوگا ایک شخص اور یاجوج وماجوج سے ہزار ف ع یعنی یاجوج وماجوج اتنی کثرت سے ہونگے کہ مانے
جائینگے شمار ہر شخص کے تم مین سے ہزار انمین سے پس اس صورت مین بہت ہونگے اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگے اہل جنت سے اور
شاید کہ اہل جنت بہت ہونگے بسبب جو ملایکہ مقربین اور حور عین کے پس صحیح ہوے معنی حدیث قدسی کے غلبت رحمتی علی غضبی اور ان اشارہ کیا ساتہ تیرے
اگلی بات کے بہی سوای یاجوج وماجوج کے کہ اگر تم آدہے اہل بہشت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار مین سے تو گنجایش کہان ہی جیسے کہ کہا راوی نے ت پہر
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتہ مین ہی امیدوار ہون مین کہ ہو تم اے امت چوتہائی اہل جنت کے
پس اللہ اکبر کہا ہمنے یعنی تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننے اُس نعمت کے پہر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہون کہ ہو تم تہائی
اہل بہشت کے ف ع شاید کہ تدریج بیان کیا حضرت نے اس امر کو تاکہ نہ پہٹ جائین دل اُنکے بہت خوشی کے مارے دفعةً یا بنظر داخل ہونے اُنکے کے
کئی دفعہ مین کہ پہلے چوتہائی ہون پہر تہائی وغیر ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتے رہے خوش خبری سنانے کے لیے جیسے کہ وحی
اُتری ف پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہ کہ ہو تم آدہے اہل جنت کے پس تکبیر کہی ہمنے فرمایا آنحضرت نے نہین ہو تم درمیان لوگون کے
قلت مین مگر مانند بال سیاہ کے بیچ پوست بیل سفید کے یا مانند بال سفید کے بیچ پوست بیل سیاہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع شاید کہ ورود
اس حدیث کا پہلے علم ہونے آنحضرت کے ہو ساتہ اسکے کہ امت اُنکی دو تہائی اہل جنت کی ہوگی اُسلیے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفین ہونگی اتنی صفین امت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چالیس تمام برسوں کی اور ممکن ہے کہ ہو نصف بنسبت اول ظلین کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہے
بنسبت حدیث طویل کے کہ آگے آتی ہے وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ
مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَّيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَّاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے اسی ابوسعید سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی ف م یعنی دکھادیگا شدت و محنت اپنی خلق کے لیئے اور یہ عبارت کنایہ ہے
شدت اور محنت اور فکر و غم سے بغیر نظر کرنیکے خصوص معانی مفردات پر جیسے کہ کوئی کوشش کرتا ہے کسی کام میں تو دامن ہمت لیتا ہے اور بعضے کہتے ہیں تاویل
نہیں کرتے اور علم اسکا سپرد بخدا تعالی کرتے ہیں جیسے کہ حکم متشابہات کا ہے چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہے اور بہت احتیاط یہی ہے پس
ت پس سجدہ کریگا اسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت ف یعنی بسبب کمال شدت کے گر پڑینگے سجدہ میں واسطے طلب و رہ جانے شدت کے یہ سبب اس
قربت کے اور مراد مومن مرد و عورت سے خالص مومن ہیں اور بعضی ضعیف روایت میں آیا ہے کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اسکو سجدہ کرینگے لوگ ت اور نہیں
سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا دنیا میں واسطے دکھانے اور سنانے لوگوں کے ازراہ نفاق اور شہرت کے کرتا تھا نہ اخلاص سے پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کرے پس
ہو جائیگی پیٹھ اسکی ایک ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑ نہ سکیگی نہیں قوت جھکنے اور اٹھنے کے پس نہیں سجدہ کر سکیگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ
لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال میں فربہ
دن قیامت کے نہیں برابر ہے پر پشہ کے ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہیں ہوگی کچھ قدر و منزلت اسکی اللہ کے نزدیک و فرمایا آنحضرت نے پڑھو تم یعنی تا جانو کہ طالبان دنیا
کہ مغرور ہیں اور اپنے کردار کو اچھا جانتے ہیں عمل انکے ضائع اور نابود ہیں تر آیتہ کو پس قائم نہیں کرینگے ہم اور نہیں گھٹینگے کافروں کے لیئے دن قیامت کے کچھ قدر و اعتبار
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **الفصل الثانی** نصف دوم عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ
تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى
ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۃ اس دن بیان کریگی زمین اپنی خبریں فرمایا آنحضرت نے کیا جانتے ہو کہ کیا ہیں خبریں زمین
کی کہ بیان کریگی انکو کہا اصحاب نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہیں فرمایا پس خبریں اس کی یہ ہیں کہ گواہی دیگی اوپر بندہ اور لونڈی یعنی مرد و زن کے
ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے اسکی پشت پر اس طرح سے کہ کہیگی کیا مجھ پر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانے دن اور فلانے دن یعنی فلانے مہینے میں اور فلانے
سال میں پس یعنی شہادتیں مذکورات خبریں اسکی ہیں نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ
ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے اسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مرتا ہے مگر کہ پشیمان ہوتا ہے یعنی پس غنیمت جانو حیات کو پہلے موت کے اور سبقت کرو بھلائیوں پر پہلے فوت ہونے
کے کہا اصحاب نے کیا ہے سبب ندامت اسکی کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر ہے نیکو کار تو پشیمان ہوتا ہے یہ کہ نہ زیادہ کی نیکی
اور اگر ہے بدکار تو پشیمان ہوتا ہے یہ کہ نہ باز رکھا اپنے نفس کو برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّصِنْفًا رُكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ

۱۳۰

اللہ وَکَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاھُمْ عَلٰی اَقْدَامِھِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَھُمْ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَمَا اِنَّھُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْھِھِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْکٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کے تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلیں گے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منھ کے بھل چلتے **ف ع** اول قسم کے تو وہ مومن ہیں کہ ملائے ہیں نیک اعمال ساتھ بدون کے اور متردد ہیں درمیان خوف و رجا کے اور امیدوار ہیں رحمت الٰہی کے اور دوسری قسم سابقین کامل ایمان ہیں اور تیسری قسم کفار ہے کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سے چلیں گے منھ کے بھل یعنے برخلاف عادت کے کہ چلتے ہیں پاؤں سے فرمایا تحقیق جس شخص نے چلایا انکو پاؤں کے بل وہ قادر ہے اوپر چلانے انکے کے منھ ہون کے بھل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق اور چلیں گے ساتھ منھ ہون اپنے کے ہر بلندی اور کانٹے سے **ف ع** یعنی اور مانند اسکے سے قسم موذیات سے یعنی منھ انکے بجائے انکے ہاتھ و پاؤں کے ہو جاوین گے جیسے کہ ہاتھ و پاؤں سے موذیات راہ سے اور بلندی اور پستی اسکی سے بچتے ہیں ویسی ہی اپنے منھ ہون سے کرین گے اور منھ انکے کام پاؤں کے کرینگے بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا میں سجدہ نکیا اور گردن اطاعت و فرمانبرداری نرکھے اللہ تعالیٰ نے انکو خوار و سرنگون کیا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّہٗ رَأْیُ عَیْنٍ فَلْیَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف دن قیامت کے یعنی احوال اسکے کے گویا کہ وہ دیکھنا ساتھ آنکھ کے ہو پس چاہئے کہ پڑہے سورہ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **ف ح** اسلیے کہ ان سورتوں میں احوال قیامت کا مفصل مذکور ہی پڑہنے والا انکا اگر حضور دل سے انکو پڑہے تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کر دیتے ہیں کہ گویا آنکھ سے دیکھتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّاسَ یُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَۃَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاکِبِیْنَ طَاعِمِیْنَ کَاسِیْنَ وَفَوْجًا تَسْحَبُھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ وَتَحْشُرُھُمُ النَّارُ وَفَوْجًا یَمْشُوْنَ وَیَسْعَوْنَ وَیُلْقِی اللّٰہُ الْاٰفَۃَ عَلَی الظَّھْرِ فَلَا یَبْقٰی حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ لَتَکُوْنُ لَہُ الْحَدِیْقَۃُ یُعْطِیْھَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا یَقْدِرُ عَلَیْھَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہی ابی ذر سے کہا کہ تحقیق سچے نے اور سچے کہے گئے نے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ خبر دی ہی انکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی مجھکو کہ لوگ حشر کیے جاوینگے تین قسم پر ایک قسم سوار کھانیوالے پہننے والے یعنی چین والے اور مترفہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکھتے ہونگے اور ایک قسم کھینچیں گے انکو فرشتے زمین پر منھ کے بھل اور جمع کرینگے انکو فرشتے اور ہانکیں گے طرف آگ دوزخ کے اور ایک قسم پیادہ پا چلیں گے اور دوڑیں گے **ف ع** یہ چلیں گے سہولیت و راحت سے اول قسم سابقین ہیں مومنین کاملین سے اور دوسری قسم کفار ہیں اور تیسرے مسلمان گنہگار **ت** اور ڈالیگا اللہ تعالیٰ آفت و ہلاکت پیٹھ پر یعنی سواریوں پر کہ جنکی پیٹھوں پر چڑھے ہونگے پس نہیں باقی رہے گی سواری یہانتک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اسکے لیے باغ دیگا وہ اسکو بدلے میں اونٹ کی اور باوجود اسکی قدرت نہیں پاویگا اوسپر اور بہم نہیں پہونچیگا **ف ح** جاننا چاہیے کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اسکا اس باب میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کے ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون لہ حدیقۃ صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حشر قیامت نہیں اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہی اسمین اور طیبی نے کہا کہ یہ حشر قیامت نہیں ہے بلکہ وہ حشر ہی کہ علامت قیامت سے ہی جیسے کہ اس باب میں ذکر اسکا گذرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں استطرادی ہی انتہی اور ملا علی قاری نے قول توربشتی کا کہ اسمین آیت و حدیث سے دلیل پکڑی ہی نقل کرکے ترجیح اسی کو دی ہی کہ یہ حشر میت کا ہی اور لکھا ہی کہ خطابی کو اسمین غلط ہوئی ہی قول توربشتی کا صواب پر ہی اور اس حدیث میں آفت جو آئی ہی بسبب قول ابی ذر کے ہی کہ زیادہ کیا ہی اوپر روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہی دفع کرنا اسکا بایں نہج کہ کہا جاوے کہ یہ حدیث مل گئی ہی اور حدیث کے ساتھ پس الوقت یہ حمل کیا جاوے ساعۃ پر واللہ اعلم اور کچھ توجیہ اسکی توربشتی سے

اور یہ بھی نقل کی ہے ابوہریرہ کی حدیث مین **بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ** باب ہے حساب اور قصاص
اور میزان کا **ف** ح حساب گناہ اور یہان مراد ہے گنا کردار بندونکا روز قیامت کے اگرچہ سب کچھ پروردگار تعالیٰ کو معلوم ہے اور ظاہر پر روشن ہے ولیکن یہ
اسلئے کرینگے کہ تا حجت ہوئے نیز اور روشن ہو خلائق پر یہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سے ثابت ہے پس اعتقاد اسکا واجب ہے اور قصاص عمل کرنا
ساتھ شخص کے مانند اُسکے کہ کیا ہے اُسنے چنانچہ مار ڈالنا مار ڈالنے کے بدل اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنے کے اور مارنا عوض مارنے کے روز قیامت کے اور جسنے کسی سے
کچھ کیا اور اُسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلا اُسکا اُس سے لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسے کہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو اسلئے اوٹھاوینگے
جیسے کہ بکری شاخ دار نے بے شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لینگے اور میزان عبارت ہے اُس چیز سے کہ جانی جاوین اُس سے مقداریں اعمال کی اور
جمہور اسپر ہین کہ اُسکے دو پلڑے ہین اور زبان کہ جسکو پکڑکر تولتے ہین جیسے کہ دنیا کی ترازو مین ہوتے ہین اور ڈوری درمیان دو پلڑونکی ایسی ہوگی جیسے
درمیان مشرق اور مغرب کے تلینگے اُسمین نامہ اعمال کے کہ ایک پلڑے مین نیکیون کے اعمال نامے ہونگے اور ایک مین برائیون کے اور بعضونے کہا ہے حسنات کو
اچھی صورتون مین بناکر لاوینگے اور سیئات کو بری صورتون مین اور تولینگے اور حدیث بطاقہ کے آگے آتی ہے مقوی قول اول کی ہے اور بظاہر نصوص
بھی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ**
قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے عائشہ رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بتقدیر مناقشہ
کے اور مراد ہلاک سے عذاب ہے حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ جب مین نے یہ بات بطریق کلیہ کے آنحضرت صلعم سے سنی تو مشکل ہوئی مجھپر واسطے رفع اشکال
کے کہا مین نے کیا نہین فرماتا اللہ تعالیٰ یعنی اہل نجات کے حق مین جسکو دی گئی کتاب داہنے ہاتھ مین پس قریب ہے کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب
آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہوگا پس فرمایا آنحضرت نے یعنی میری اشکال کی دفع مین نہین ہے یہ حساب آسان کہ فرمایا ہے مگر عرض محض
اور نرا بیان کرنا فنح جیسے کہ کہین تو نے کیا تو نے اور وہ کیا تو نے بغیر اسکے کہ کد وکاوش کرین اُس سے اور وقت ڈالین اُسپر اور تیسری فصل مین آتا ہے کہ حساب آسان
یہ ہے کہ نامہ اعمال اُسکا دکھلاوینگے تا دیکھے پھر درگذر کرینگے **ف** لیکن مراد یہ ہے کہ جو کوئی کہ کد وکاوش کیا جاوے حساب مین اور دشواری ڈالی
جاوے اُسپر اور پورا حساب لیا جاوے کچھ چھوڑا نہ جاوے قلیل وکثیر سے ہلاک کیا جاوے گا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہے اور اول غرض و اظہار
ہے فقط **ف** حاصل یہ کہ وجہ معارضہ کی یہ ہے کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینے ہر اُس شخص کے حساب کیا جاوے اور لفظ
آیہ کی دلالت کرتے ہین اسپر کہ بعضے اُنکے نہین عذاب دیئے جاوینگے اور راہ تطبیق کی یہ ہے کہ مراد حساب سے آیہ مین عرض ہے ظاہر کرینگے
اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اُن اعمال کا پھر درگذر کیا جاویگا اُس سے واسطے اظہار فضل کے اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ ہے کہ دارو
گیر کیجاویگی واسطے اظہار عدل کے اور بزار وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین خصلتیں جسمین ہونگے حساب لیگا اُس سے
اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اُسکو جنت مین اپنی رحمت سے دیوے تو اُسکو جو محروم رکھے تجکو اور عفو کرے اُس سے کہ ظلم کرے تجپر اور سلوک کرے تو اُس
سے کہ انقطاع کرے تجسے **ف** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ**
اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى
اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تم مین کوئی مگر کہ کلام کریگا اُس سے رب اُسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہو گا درمیان اُسکے اور درمیان پروردگار اُسکے کے ترجمان یعنے دو بھاشیہ

کہ سمجھاوے کلام اُسکا اور نہ پردہ کہ چھپاوے سبب کیو اُسکے رب سے پس دیکھیگا بندہ داہنی طرف اپنی پس نہ دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجے ہی عمل اپنے سے یعنے
صالح کہ صورت بنکر آوینگے یا جزا اوسکی اور دیکھیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجے ہی یعنی برے عمل **ف ع** یہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو
کچھ امر اہم درپیش ہوتا ہی تو دائین بائین دیکھتا ہی پس دیکھنا اسی لحاظ سے ہی **ت** اور دیکھیگا آگے اپنے پس نہ دیکھیگا مگر آگ سامنے منھہ اپنے کے پس بچو آگ سے یعنی
جب پہچانا تمنے یہ تو پس بچو آگ سے اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو **ف ع** یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سے اور ظلم کو
کسی پر اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو یا یہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو خواہ یہ ہو یا اور کچھ اسلیے کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین
اور آگ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَ
يَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَ
اَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نزدیک کریگا مومن کو یعنے اپنی
رحمت سے پس رکھیگا اُسپر محافظت اپنی اور ڈھانکیگا اُسکو یعنی اہل محشر مین بسبب کرنے گناہونکی اور ظاہر ہونے اُنکے کے شرمندہ اور رسوا نہو **ف**
ع اور مومن معنی مین مثل نکرہ کے ہی یعنے کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہی مراد مومن سے جنس ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ اُس شخص کے حق مین ہی کہ نہ غیبت کرتا
تھا کسی کی اور نہ عیب لگاتا تھا اور نہ رسوا کرتا تھا کسی کو اور نہ خوش ہوتا تھا بسبب نضیحت مسلمان کے بلکہ پردہ پوشی کرتا تھا اللہ کے اچھے بندون کی
اور نہ باعث ہوتا تھا کسی کو کسی کی آبروریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالیٰ اُسکی اور اپنی محافظت مین رکھیگا اُسکو از راہ جزا مطابق
عمل کے **ت** پس فرماویگا اللہ تعالیٰ مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان اے پروردگار میرے پہچانتا ہون
اُن گناہون کو یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالیٰ اُس مومن سے ساتھ گناہون اُسکے کے اور گمان کریگا مومن اپنے دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب
پاپی سنر گناہون کے فرماویگا اللہ تعالیٰ مومن کو کہ ڈھانکا مین نے اُن گناہون کو تجھپر دنیا مین اور مین بخشونگا اُنکو تیرے لیے آج کے دن پس دیا جاویگا
مومن عملنامہ نیکیون اُسکی کا اور لیکن کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اُنکو روبرو خلائق کے کہ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے جھوٹ باندھا اپنے رب پر خبردار ہو
لعنت ہی خدا کی ظالمون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ
يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے یعنی مرد
ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنے ایک کو اہل کتاب مین سے پس لفظ او تنویع کے لیے ہی پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ یہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہی
آگ دوزخ سے **ف ح** لفظ فکاک گردن چھڑانی اور فکاک زیر ف اور زبر اُسکی سے وہ چیز کہ اُس سے گردن چھڑائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گھسنی تھا
اور اُس یہودی یا نصرانی کو اُسکے بدلے آگ مین بھیجا اور اُس مسلمان کو نکالا اور تاویل اُسکی یہ ہی کہ ہر مکلف کے لیے خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک
جگہ ہی بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی باایمان گیا مکان اُسکا کہ دوزخ مین تھا تبدیل کیا جاویگا ساتھ مکان اُسکے کے کہ بہشت مین تھا
اور جو کوئی باایمان نہ گیا حال بر عکس اُسکے ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنون کے ہین بیچ جگہون اُنکی کے کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہ کافر
مومنون کے سبب خلاصی کے ہونگے آگ سے اور مراد یہ نہین ہی کہ کافرونکو بسبب مومنون کے گناہون کے عذاب کرینگے کیونکہ آچکا ہی ولا تزر وازرۃ
وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاریٰ کی بسبب مشہور ہونے اُنکے کے ہی ساتھ عداوت مومنین کے **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ**

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَاءُ بِنُوحٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُولُ نَعَمْ یَا رَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُہٗ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُولُونَ مَا جَاءَنَا
مِنْ نَذِیْرٍ فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُہٗ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُجَاءُ بِکُمْ فَتَشْھَدُوْنَ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ
ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائے جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاویگا انکو کیا
پہونچائے تمنے یعنے اوامر احکام الہی امت کو پس کہینگے ہان پہونچا دیئے تہے مین نے ای رب میرے **ف** ع یہ نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کے یوم یجمع اللہ
الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسیلئے کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی **ت** پھر پوچھی جاویگی امت انکی یعنے امت
دعوت کہ کیا پہونچائے تمکو یعنے نوح نے احکام ہمارے پس منکر ہوگی امت انکی اور کہے گی نہین آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا یعنے نہ نوح نہ اور کوئی پس
کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیرے یعنے دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سے گواہ تبلیغ رسالت پر حال آنکہ وہ خوب جانتا ہی واسطے قائل کرنے امت
کے پس کہینگے نوح کہ گواہ میرے محمد ہین اور امت انکی **ف** ع یعنے امت انکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگی اور پہلے ذکر کیا حضرت کو تعظیم کیلئے اور کچھ
بعید نہین ہی کہ حضرت بھی گواہی دین نوح کے لیئے اسیلئے کہ وہ جگہ نصرت کی ہی **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے صحابہ کو کہ پس
لایا جاویگا تمکو **ف** ع اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگے اس عرض اکبر مین پھر لائے جاوینگے رسول امل انکا نوح
ہونگے اور لائے جاوینگے گواہ انکے کہ وہ یہ امت ہوگی **ت** پس گواہی دوگے تم کہ نوح نے پہونچا دیئے تہے حکم الہی امت کو **ف** ع اور نبی تمہارے ذکر تمہارے ہونے
یا تم اور نبی تمہارے ساتھ تمہاری گواہی دینگے پس اس صورت مین نہ ذکر کرنا تغلیباً ہوگا **ت** پھر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے
تحقیق اور تصدیق اس حال کے یہ آیۃ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکے فرماتا ہی اور اسیطرح کیا ہمنے تمکو امت نیک اور عادل و افضل تاکہ ہو تم گواہی دینے
والے لوگون پر یعنے ان کفار پر کہ پہلے تمہاری گذرے ہین اور ہونگے پیغمبر تمپر گواہ **ف** ح گواہی انکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسے گواہی دی قوم نوح پر کہ پہونچائے
نوح نے تمپر رسالت کہ بھیجے گئے تھے انپر اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ انپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم
منکر ہونگی کہ ہمکو کسی نے کچھ نہین پہونچایا تو انبیا امت محمد کے گواہ پکڑینگے اور وہ گواہی دینگے اور پوچھا جاویگا انسے کہ تم کیا جانو اور کہا انسے گواہی دی تمنے وہ
وہ کہینگے کتاب اللہ کو ناطق پایا ہمنے اسپر پس گواہی دی ہمنے ساتھ گواہی اسکی کے بعد ان امتین انبیا کے کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی
پس آنحضرت صلعم تعدیل و تزکیہ انکا کرینگے اور گواہی دینگے کہ یہ عادل و صادق ہین یہ ہین معنے ہونے رسول کے گواہ انپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو گواہ امت
پر کیا گیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور انکی گواہی انہون پر ثابت کی تو آپ بھی گواہی دہی انپر اسی اعتبار کہا محمد و امتہ فافہم **ت** نقل کی بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَکُ قَالَ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُّخَاطَبَۃِ
الْعَبْدِ رَبَّہٗ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَا اُجِیْزُ عَلٰی نَفْسِیْ اِلَّا شَاھِدًا مِّنِّیْ قَالَ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ
عَلَیْکَ شَھِیْدًا وَّبِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ شُھُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْہِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِہٖ اِنْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِہٖ ثُمَّ
یُخَلّٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکَلَامِ قَالَ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہے ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہنسے آنحضرت پھر فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کس چیز سے ہنستا ہون میں **ف** ع یہ مین اشارہ ہی
طرف اسکے کہ نہین لائق ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سے **ت** کہا انس نے کہ کہا ہمنے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہین فرمایا ہنستا ہون مین سبب سے
کلام کرنے بندے کے اپنے رب سے یعنے قیامت کو کہیگا بندہ ای پروردگار میرے کیا نہ پناہ دی تو نے مجکو ظلم سے یعنے کیا نہین فرمایا تو نے کہ ظلم نہین کرتا مین بیچ دن

مقدار ذرہ کے مگر فرمایا آنحضرت نے فرماویگا اللہ تعالی ہاں پناہ دی مین نے تجکو ظلم سے اور ظلم نہین کرتا مین بندون پر فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ پس اگر
پناہ دی تونے مجکو ظلم سے تو روا نہین رکھتا مین اپنے نفس پر اور کچھ سوائے اسکے کہ گواہ ہو مجھ مین سے **ف** یعنے اور کی گواہی اپنے حق مین نہین روا رکھتا اگر
مجھی مین سے مجھ پر گواہ پیدا ہون تو قبول رکھونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجھ پر کون گواہی دیگا اسلیے کہ کوئی اپنے ضرر پر گواہی نہین دیتا اور نہ جانا کہ اللہ تعالی
قادر ہی اسپر بھی کہ وہ اسکی ذات سے اسپر گواہ پیدا کرے کہ اسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنے کی نہو اور باعث ہنسنے آنحضرت کا یہ کلام کرنا تھا بندیکا یا مہر
کردی حق تعالی کی بندے کے منھ پر اور لرزنا ارکان اعضا کا ساتھ اس چیز کے کہ عمل کیا اور برا لگنا بندیکا انکو اور بددعا کرنی انپر جیسیکہ آگے آتا ہی **ت**
فرمایا ہی آنحضرت نے پس فرماویگا اللہ تعالی کفایت کرتا ہی نفس تیرا آج کے دن تجھپر گواہ اور کفایت کرتے ہین فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندونکے ہین گواہ **ف**
ح گواہ بکرنا ان فرشتونکا زیادہ ہی مقصود پر واسطے تقریر و تاکید کے بعد ازان کہ نفس بندے سے گواہ قرار دیے گئے کہ اب اسپر راضی ہوا تھا اور جانا
تھا فرشتون کو بھی گواہ کیا اور تنہا انکو گواہ کرتا تو خلاف قرار داد کے ہوتا **ت** فرمایا آنحضرت نے پس مہر کیجاویگی بندے کے دہانے پر پھر فرمایا جاویگا واسطے
جماعت اعضا بندے کے کہ بولو پس بولینگے ارکان اسکے ساتھ افعال اسکے کے کہ کیے تھے بسبب انکے پھر چھوڑ دیا جاویگا درمیان بندیکے اور درمیان
کلام اسکے کے **ف** یعنے اٹھائی جاویگی مہر اسکی منھ سے یہان تک کہ کلام کریگا موافق عادت کے پس گواہی دینگی انکی زبانون کی آیۃ مین مراد
ہی ساتھ اور طرح کے کلام کے خلاف عادت کے واللہ اعلم **ت** فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ اپنے اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت ہو تمکو
پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی کے لیے جھگڑتا تھا مین **ف** ح اور تمنے آپ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالا یا یہ معنی ہین کہ تمہارے
سبب سے خصومت کرتا تھا مین لوگونسے اور دفع کرتا تھا ضرر تمسے یعنے محافظت اور مدد تمہاری کرتا تھا اور تمکو دوست اپنا جانتا تھا آخر کو تم دشمن ہو جاوہ

میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہی دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وہو خلقکم
اول مرۃ والیہ ترجعون **ف** نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمۃ قال ہل تضارون فی رؤیۃ
الشمس فی الظہیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فہل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فوالذی نفسی بیدہ
لا تضارون فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون فی رؤیۃ احدہما قال فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل
والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی قد انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فذکر مثلہ
ثم یلقی الثالث فیقول لہ مثل ذلک فیقول یا رب امنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ہہنا اذا
ثم یقال الان نبعث شاہدا علیک ویتفکر فی نفسہ من ذا الذی یشہد علی فیختم علی فیہ ویقال لفخذہ انطقی فتنطق
فخذہ ولحمہ وعظامہ بعملہ وذلک لیعذر من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی سخط اللہ علیہ
رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتے ہو تم
اور شک رکھتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے دوپہر مین کہ نہو چھپا ابر مین کہا صحابہؓ نے کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتے ہو بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین رات مین
کہ چھپا ہو ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم اس خدا کی کہ نفس ذات میری اسکی دست قدرت مین ہی نہ نزاع و خلاف نہین کروگے تم بیچ دیکھنے پروردگار اپنے کے جیسے خلاف
و شک کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب یا چاند کے **ف** یعنے بیچ دیکھنے انکی کے خلاف و نزاع و شک نہین کرتے ہو پس پروردگار کے دیکھنے مین بھی نہین کروگے تضارون کے
لفظ تضارون ساتھ تشدید را کے اور تخفیف اسکی کے دونون طرح آیا ہی اگر تشدید سے ہو تو مضارت سے ہی بمعنی ضرر کے اور اگر تخفیف سے ہو تو ضیر
سے ہو کہ وہ بھی بمعنی ضرر کے آتا ہی اور معنی یہ ہین کہ ضرر نہین کریگا ایک دوسرے کو ساتھ مجادلہ اور منازعت کے بیچ مخالفت ایک دوسرے کے یہ واسطے کہ سب ایک سیر کی

کرو دیکھو نہیں اور ضمت نظر میں بسبب نہایت ظاہر و واضح ہونیکے اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ بعض حاجب اسکو نہیں ہوا لیکے حاضر کرے سیک دیگر کو اور
مجمع البحار میں کہا کہ مضارت بمعنی اجتماع وارد ہو ہام کسی وقت نظر کے اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ معنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسرے کے
ہے کہ نزدیک معنی ازدحام واجتماع کے ہے اور یہ کہا کہ مضایقت بیچ دیکھنے اس چیز کے ہوتے ہے کہ بیچ مکان واحد کے اور جہت مخصوص کے اور وار پر اندازہ
خاص کے ہو اور روایت دوسری تضامون ہے ساتھ میم کی جگہ رے کے اور وہ بھی ساتھ پیش تے کے اور تشدید میم اور تخفیف اسکے کے ہے تشدید سے مشتق ہے ضیم سے اور
اور تخفیف سے ضیم سے ضم بمعنی اجتماع اور اژدہام کے اور ضیم بمعنی ظلم وستم کرنیکا اور مآل معنی کا بھی تقدیر ایک ہی ہے ت فرمایا آنحضرت نے جسکا یہی ہے کہ پروردگار تعالی کو خطاب
کریگا اللہ تعالیٰ ایک بندے کو پس فرمائیگا ای فلانے کیا نہ بزرگی دی تھی میں نے تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا میں نے تجکو یعنے تیری قوم میں اور کیا نہیں بیاہ دی میں نے
تجکو بیوی یعنی تیری جنس سے اور پیدا کی میں نے تجھ میں اور اسمیں محبت و انست اور الفت اور کیا نہیں تابعدار کئے میں نے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ اور کیا
نہیں چھوڑا میں نے تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا ہووے تو اور لیوے تو چوتھائی غنیمت ف ح جاہلیت میں یہی رسم تھی کہ سردار قوم کا خاص اپنے لیے چوتھائی
غنیمت میں سے لیتا تھا اور باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا ت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میرے کیا تو نے اور دیا تو نے مجکو جو کچھ کہ فرمایا تو نے لیا
آنحضرت نے پس فرماویگا پروردگار تعالی آیا پس گمان کرتا تھا تو کہ ملاقات کریگا تو مجھسے پس کہیگا بندہ کہ نہیں گمان کرتا تھا میں اور غافل تھا اس سے
اور بھول گیا تھا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق میں بھول جاونگا تجکو یعنی آج چھوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسے کہ بھولا تو مجکو ف ع
یعنے دنیا میں میری طاعت کو حاصل یہ کہ میں نے ایسے انعام کئے تجھ پر تجکو شکر کرنا اور امید وار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا
پس جبکہ تو میرا شکر بھول گیا میں بھی اب معاملہ بھولنے کا سا کرونگا جزا دینے میں اور اپنی رحمت سے محروم رکھونگا یہ مضمون اس آیت کا ہے کذلک اتتک
آیتنا فنسیتہا وکذلک الیوم تنسی ت پھر خطاب وملاقات کریگا اللہ تعالی دوسرے بندے سے پس ذکر کیا آنحضرت نے بیچ خطاب حق کے اور نیز بیچ
اور جواب کے اس سے مانند اسکے کہ اول بندہ میں مذکور ہوا پھر ملیگا پروردگار تیسرے بندے سے پس کہیگا اس سے مانند اسکے کہ کہا تھا اول سے پس کہیگا وہ بندہ
تیسرا جواب پروردگار میں ای رب میرے ایمان لایا میں تجھپر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبروں پر اور نماز پڑھی میں نے اور روزہ رکھا میں نے اور تصدق
کیا میں نے یعنے زکوۃ دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنے نفس پر بھلائی کی جسقدر ہوسکے گی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہاں ٹھہرے یعنے جبکہ دعوے اعمال حسنہ
اور ہماری نعمتوں کی شکرگزاری کا کیا تو نے تو ٹھہر تا دکھاویں تجکو اعمال تیرے گواہ قائم کرکے پھر کہا جائیگا اس بندے کو کہ ابھی پیدا کرتے ہیں ہم گواہ تجھپر
اور سوچیگا وہ بندہ اپنے دل میں کہ کون شخص گواہی دیگا مجھپر پس مہر کیجاویگی اسکے منہ پر اور کہا جاویگا اسکی ران کو کہ بول پس بولیگی ران اسکی
اور گوشت اسکا اور ہڈی اسکی یعنی جو کہ متعلق ہیں ران سے ساتھ عملوں اسکے کے ف ح قرآن شریف میں کلام کرنا ہاتھ اور پاؤں
اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہاں بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر مقصود تمام اعضا اور ارکان ہیں جیسے کہ حدیث انس
میں گذرا ت اور یہ سوال وجواب اور مہر کرنے بندے کے منہ پر اور بولنا اسکے اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلئے ہے کہ تا بندہ ازالہ عذر کرے اپنے نفس سے اور ثابت
ہوں گناہ اور جگہ عذر کی نرہے یا معنی یہ ہیں کہ تا صاحب عذر ہو خدای تعالی بیچ عذاب کرنے اس بندے کی بسبب نفس کیطرف سے اور یہ بندہ کہ حال اسکا
مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہے کہ خفا ہوا اللہ اسپر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سے ت نقل کی یہ مسلم نے وذکر حدیث ابی ہریرۃ
یدخل من امتی الجنۃ فی باب التوکل بروایۃ ابن عباس اور ذکر کی گئی ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہے یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل
میں ساتھ روایت ابن عباس کے ف یعنے یہ حدیث مصابیح میں اس باب میں ذکر کی گئی ہے ابو ہریرہ کی روایت سے اور میں نے اسکو باب التوکل میں ذکر کیا ہے
بروایت ابن عباس کے اور صواب یہ تھا کہ یوں کہتے کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون

جیسے کہ اوپر گذری **اَلْفَصْلُ الثَّانِی** فصل دوسری **عَنْ** اَبِی اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْہِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّثَلٰثُ حَثَیَاتٍ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابو امامہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ وعدہ کیا مجھسے پروردگار میرے نے کہ داخل کرے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار نہیں مناقشہ انکے لیئے حساب میں اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین لپیں میرے رب کی لپوں میں سے **ف** مراد ستر ہزار سے یا تو یہی عدد ہی یا کثرت اور اسیطرح لپیں بھی کنایہ ہی کثرت و مبالغہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنِ** الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِیْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِہٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَا یَصِحُّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَقَدْ رَوَاہُ بَعْضُھُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اور روایت ہی حسن سے اُسنے نقل کی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاوینگے لوگ یعنے اللہ تعالے کے سامنے دن قیامت کے تین بار پس دو بار پروردگار دو بارمیں تو جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا **ف** پہلے بار میں تو دفع کرینگے اپنے نفسوں سے ملامت کہ کہینگے نہیں پہونچے ہمکو انبیا احکام اور جھگڑینگے اللہ تعالے سے اور دوسری بار میں اقرار کرینگے مثلاً ہر ایک کہیگا کہ کیا میں نے یہ ازراہ سہو اور خطا کے یا جہل کے یا امید کے اور مانند انکے کرت اور واسطے تیسری بار جو پیش ہونگے پس نزدیک اُسکے اڑینگے اور پہونچینگے نامے اعمال کے ہاتھوں میں یعنی بے تکلیف کے ہاتھوں میں سبب تمام ہونے معاملہ حساب کے پس بعضے اُنمیں سے لینے والے ہونگے اپنے داہنے ہاتھ میں یعنے وہ اہل سعادت ہونگے اور بعضے اُنمیں سے لینے والے ہونگے اپنے بائیں ہاتھوں میں **ف** یعنے وہ اہل شقاوت ہونگے پس حقت تمام ہو جائیگا تفصیلا و تمییز ہو جاوینگے اہل ضلالت اہل ہدایت سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ نہیں صحیح ہی یہ حدیث اس جہت سے کہ حسن بصری کہ راوی اس حدیث کے ہیں نہیں سنی ہی انہوں نے حدیث ابی ہریرہ سے **ف** یعنے اسناد اسکی منقطع ہی غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نے تصحیح المصابیح میں کہ بخاری نے روایت کی ہیں اپنی صحیح میں تین حدیثیں حسن بصری سے کہ ابی ہریرہ سے نقل کی ہیں اور ابن مسلم نے اُس سے کچھ روایت نہیں کی نقلہ میرک **ت** اور تحقیق روایت کیا ہی اس حدیث کو بعضے محدثین نے حسن بصری سے کہ انہوں نے نقل کی ابوموسیٰ اشعری سے **ف** یعنے پس یہ حدیث متصل ہی اسی طریق سے اور قوت حاصل ہوئی اُسکی اسناد میں اور بعضوں نے کہا کہ حسن بصری نے روایت کی ہی کئی صحابہ سے مانند ابی موسی اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ سَیُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَنْشُرُ عَلَیْہِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ سِجِلًّا کُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَتُنْکِرُ مِنْ ھٰذَا شَیْئًا اَظَلَمَکَ کَتَبَتِی الْحَافِظُوْنَ فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَلَکَ عُذْرٌ قَالَ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ بَلٰی اِنَّ لَکَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّاِنَّہٗ لَا ظُلْمَ عَلَیْکَ الْیَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِیْہَا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَیَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَکَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ مَا ھٰذِہِ الْبِطَاقَةُ مَعَ ھٰذِہِ السِّجِلَّاتِ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ کِفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِیْ کِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا یَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰہِ شَیْءٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نکالیگا ایک شخص کو میری امت میں سے دن قیامت کے پھر کھولیگا اُسپر ننانوے طومار ہر طومار مانند درازی نگاہ کے ہوگا یعنے دراز جہانتک کہ بینائی پہونچے پھر فرماویگا اللہ تعالے اُس شخص کو کیا انکار کرتا ہی تو کسیکا ان طوماروں میں سے کچھ کہ نہیں کیا میں نے کیا ظلم کیا ہی تجھپر میرے لکھنے والوں نے یعنے کرام کاتبین نے کہ نگہبان ہیں تیرے افعال و احوال کے تھے پس کہیگا وہ شخص نہیں اے پروردگار میرے کچھ انکار نہیں کرسکتا اور نہ تیرے کاتبوں نے ظلم کیا ہی پس فرماویگا اللہ تعالے کیا ہی تیرے لیئے کچھ عذر ہی یعنے اس خیر میں کیا تو نے کہ سہو کیا ہو یا خطا ہو یا بھول اور مانند انکے کہیگا نہ اے پروردگار میرے کچھ عذر نہیں ہی پس فرماویگا اللہ تعالے ہاں یعنے ہمارے

پاس ایک ہی خیر کہ قائم مقام تیرے عذر کی ہے تحقیق تیرے لیئے ہمارے پاس ایک نیکی ہے یعنے بڑی اور مقبول کہ مٹا دے گی تمام اُن گناہوں کو تیرے
پاس ہیں اور تحقیق نہیں ظلم ہے تجھ پر آج یعنے ساتھ ناقص کرنیوالے تیرے عمل کے اور نہ زیادتی عذاب کی تجھ پر نکالی جاوے گی ایک چٹھی کہ لکھا ہوگا اسمیں کلمہ
اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فـ ع احتمال ہے کہ یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اور بار کا ہو جو کہ مقبول ہو ہوگا
اور یہی ظاہر تر ہے ت پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ حاضر ہو وزن عمل اپنے پر یا وقت وزن کے یا آلہ وزن کے اوپر کہ میزان ہے یعنے جس وقت یہ چٹھی ساتھ ننانویں طومار
گناہوں کے تولی جاوے تو بھی حاضر ہو تاکہ ظاہر ہو تجھ پر انتفاء ظلم اور ظہور عدل اور تحقق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے کیا مناسبت اس ایک چٹھی
کو ساتھ ان بہت سے طوماروں کے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو نہیں ظلم کیا جاویگا یعنے یہ چٹھی عظیم ہے تولنا چاہئے اسکو تو تجھ پر ظلم نہ ہووے فرمایا آنحضرت نے پس رکھے
جاوینگے طومار ایک پلڑے ترازو میں اور وہ چٹھی دوسرے پلڑے میں پس ہلکے ہونگے وہ طومار اور بھاری اور غالب ہوگی وہ چٹھی پس نہیں بھاری آویگی ساتھ نام
خدا کے کوئی چیز اور نام اللہ کا سب سے بڑا اور بھاری ہے اگرچہ تودہ تودہ گناہ ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ
الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ
شِمَالِهٖ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق حضرت عائشہؓ نے یاد کیا یعنے اپنے دل میں آگ دوزخ کو پس روئیں یعنے اوسکے ڈر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کیا سبب ہے رونے تیرے کا کہا عائشہؓ نے کہ یاد کیا میں نے آگ کو پس روئی میں یعنے اسکے عذاب کے ڈر سے پس آیا یاد رکھو گے تم اپنے اہل وعیال کو دن قیامت
کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے پر تین جگہ پس نہیں یاد کریگا کوئی کسی کو یعنے بالخصوص اور شفاعت عظمیٰ عام ہوگی سب خلائق کے لیئے ایک تو
نزدیک میزان کے یہاں تلک کہ جانے کہ ہلکی ہوئی ترازو اسکی یا بھاری ہوئی دوسرے وقت دینے اعمال ناموں کی جسوقت کہ کہا جاویگا یعنے از راہ خوشی کے کہیگا
وہ شخص کہ جسکے داہنے ہاتھ میں ملیگا لوگوں کو پڑھو عملنامہ میرا یہاں تلک کہ جانے کہ کہاں پڑا عملنامہ اُسکا آیا اُسکے داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے
پیچھے سے فـ ع داہنا ہاتھ گلے میں طوق کیا جاویگا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے ت وتیسرے
نزدیک پل صراط کے جسوقت کہ رکھا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے فـ ع یعنے یہاں تلک کہ جانے کہ نجات پائی ہماری
گذرنے کے اُس سے یا پڑا اُسمیں اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز گذرینگے اُسپر سے سب لوگ پس مومن
نجات پاوینگے بحسب اعمال و منازل اپنی کے اور کافر اُسپر سے دوزخ میں گر پڑینگے حاشانا اللہ الکریم پس ان تین جگہوں میں سب حیران اور
ماندہ ہونگے اور کسی کو مجال کسی کی یاد کرنے اور خبر لینے کی نہیں ہوگی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ
رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ
وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ
اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ
وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ

اَنَّیْھَا بِھَا وَکَفٰی بِنَا حَاسِبِیْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَجِدُ لِیْ وَلَھُمْ شَیْئًا خَیْرًا مِنْ مُفَارَقَتِھِمْ اُشْھِدُکَ اَنَّھُمْ کُلَّھُمْ اَحْرَارٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
روایت ہی عائشہ رض سے آیا ایک شخص پس بیٹھا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے بردے ہین جھوٹ بولتے ہین مجھسے اور خیانت
کرتے ہین میرے مال مین اور نافرمانی کرتے ہین میری اور برا کہتا ہون مین اونکو اور مارتا ہون مین انکو یعنے از راہ تادیب پس کیا حال ہوگا میرا سبب انکے قیامت کو پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوے گا دن قیامت کا حساب کیا جاویگا اس چیز کا کہ خیانت کی ہی تیری اور نافرمانی کی ہی تیری اور جھوٹ کہا ہین غلام تجھسے اور حساب
کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا انکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو بقدر گناہون انکے کے یعنے برابر اور عادۃ ہوگا سزا دینا تیرا برابر گناہون انکے کے نہ
تجھکو انمین ثواب ہوگا اور نہ تجھپر انمین عذاب بلکہ کرنا اسکا مباح تھا کہ نہین ہی تجھپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو کم گناہ انکے سے ہوگا حق زائد واسطے تیرے یعنے اوپر انکے پس اگر قصد
کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا بسبب اسکے وبال نہین اور اگر ہوگی سزا تیری انکو زیادہ انکے گناہون سے بدلہ لیا جاویگا واسطے انکے تجھسے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور
شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے واسطے تائید و اثبات اس خبر کے کہ فرمایا کیا نہین پڑھتا ہی تو قول اللہ تعالیٰ کا کہ فرماتا ہی اور رکھین گے
ہم ترازوئین انصاف کے دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچھہ یعنے نہین چھوڑا جاویگا حق اسکا کچھہ اور اگرچہ ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کے حاضر کرینگے ہم اسکو اور کفایت
ہین ہم حساب کرنیوالے یعنے اسلیے کہ نہین ہی زیادتی کسی کو ہمارے علم اور عدل پر پس کہا اس شخص نے یا رسول اللہ نہین پاتا مین واسطے اپنے اور واسطے ان غلامون کے کوئی چیز بہتر جدا
انکی سے یعنے الگ ہو جانا ہین انسے اسلیے کہ محافظت رعایت محاسبہ مطالبہ کی نہایت ہی دشوار ہی گواہ کرتا ہون مین آپکو کہ یہ سب آزاد ہین نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْھَا**
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الْحِسَابُ
الْیَسِیْرُ قَالَ اَنْ یَنْظُرَ فِیْ کِتَابِہٖ فَیَتَجَاوَزَ عَنْہُ اِنَّہٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَئِذٍ یَا عَائِشَۃُ ھَلَکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ
اور یہ بھی حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ بعض نماز اپنی کے یعنے فرائض مین سے یا نوافل مین سے یا بعض اجزا
نماز مین اول قیام مین یا رکوع مین یا قومہ مین یا سجدہ مین یا قعدے مین یا الٰہی حساب کر تو میرے عملون کا حساب آسان **ف** ع اور یہ یا تو واسطے
تعلیم امت اور ہوشیار کرنے انکی کے ہی خواب غفلت سے اور یا از راہ خوف الٰہی کے **ت** عرض کیا مین نے یا نبی اللہ کیا چیز ہی حساب آسان اور صورت
اسکی کیا ہی فرمایا صورت حساب آسان کی یہ ہی کہ دیکھے گا بندہ اپنے عملنامہ مین پس درگذر کریگا اللہ تعالیٰ اس سے **ف** ع یعنے عملنامہ اسکو دکھاویگا
اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالیٰ کیطرف پھیرین تو یہ بھی ہو سکتا ہی یعنے اللہ تعالیٰ دیکھیگا انکے عملنامہ کو اور درگذر کریگا **ت** تحقیق شان یہ ہی
جس شخص سے کرید کاوش کی گئی حساب مین اسدن ای عائشہ رض پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنے عذاب کیا جاویگا نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ**
اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ مَنْ یَقْوٰی عَلَی الْقِیَامِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ
عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَقَالَ یُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ عَلَیْہِ کَالصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق ابو سعید خدری آئے آنحضرت کے پاس اور کہا خبر دیجیے مجکو کہ کون شخص طاقت رکھیگا کھڑے ہونیکی یعنے آگے
اللہ تعالیٰ کے حساب کے لیے دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اسکے حق مین اسدن کہ کھڑے ہونگے لوگ روبرو پروردگار عالمون کے
ف ع آیا ہی کہ ابن عمر رض نے پڑھی یہ سورت پس جب پہونچے اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئے اور نہ پڑھ سکے مابعد اسکا **ت** پس فرمایا ہلکا
کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنے مسلمان کامل پر یا مصلی پر یہانتک کہ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کے **ف** ع یعنے مقدار ادائے فرض کی
کہ تہا اسکی چار رکعتین مین یا بقدر وقت اسکے کے اور ظاہر یہ ہی کہ وہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف احوال مومنین کے **وَعَنْہُ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ مَا طُوْلُ ھٰذَا الْیَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ

لِيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِى الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِىُّ فِىْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہی اسی ابو سعید سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس دن سے کہ ہوگی مقدار اسکی پچاس ۵۰ ہزار برس کی کیا ہی درازی اس دن کی یعنے
کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازی اس دن کی کیا کھڑے رہ سکینگے اسمین باوجود درازی اسکی کے پس فرمایا آنحضرت نے قسم خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جاویگا
مسلمان کامل ہیان تک کہ ہوگا سبکتر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑہتا ہی اسکو دنیا مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے کتاب البعث
والنشور مین وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِىْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ
فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے اُنسے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جمع کیے جاوینگے لوگ ایک میدان فراخ مین روز قیامت کے
پس پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتے ہین پہلو اُنکے خوابگاہون سے **ف ع** یعنے تہجد پڑہتے ہین اور بعضون نے کہا
صلوٰۃ الاوابین پڑہنے والے مراد ہین اور احتمال ہی کہ مراد اُنسے وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتے ہین **ت** پس اُٹھینگے اہل محشر سے اسیطرح کے لوگ حال
آنکہ وہ تھوڑے ہونگے یعنے اہل اسلام سے پس داخل ہونگے بہشت مین بیچ اسکے کہ حساب لیا جاوے اُنسے **ف ع** اسلیے کہ صبر کیا تھا اُنہون نے مشقت طاعت پر اور ترک
کی تھی لذت راحت کی اور اسیوجہ کے لیے اللہ سبحانہ نے فرمایا ہی اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ **ت** پھر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکے لیے حساب لینے کا نقل کی
بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

یہ باب ہی بیچ بیان حوض اور شفاعت کے **ف ح ع** حوض لغت مین جمع ہونا پانیکا
اور بہنا اسکا ہی اور حیض کہ عورتونکو آتا ہی اور بسبب بہنے خون کا ہی مشتق اسی سے ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوگا
روز قیامت کے اور صفات اسکے حدیثون مین آتے ہین کہا قرطبی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو حوض ہونگے ایک تو موقف مین ہوگا پہلے صراط کے
اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتے ہین پھر صحیح یہ ہی کہ حوض پہلے میزان کے ہوگا پس لوگ نکلینگے پیاسے
قبرون سے اور آوینگے حوض پر پہلے میزان کے اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت اُنکی اُسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگے کہ دیکھین
کسکے حوض پر لوگ بہت آتے ہین اور حضرت نے فرمایا کہ مین امید رکھتا ہون کہ میرے حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگے اور شفاعت مشتق شفع سے ہی
اور معنی اسکی اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتھ ایک چیز کے ہی اور شفع مقابل وتر کے کہ بمعنے زوج کے ہی مقابل فرد کے وہ بھی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ
کا ہی اُس زمین مین سے کہ بیچی جاتی ہی وہ بھی اسی قبیل سے ہی اور شفاعت مین بھی ملنا شفیع کا ہی ساتھ مجرم کے بدرخواست عفو کرنے گناہون اُسکے کے درگاہ حضرت سے
اور انواع شفاعتونکے تمام ثابت ہین واسطے سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ وسلم بعضے خاص انہین کے لیے ہونگے اور بعضے بشراکت اور اول جو دروازہ شفاعت
کا کھولینگے آنحضرت ہی ہونگے پس حقیقت مین تمام شفاعتین سب طرح حضرت ہی کیطرف کرینگے اور وہی ہین صاحب شفاعتون کے علی الاطلاق قسم اول شفاعت
عظمی ہی کہ عام ہوگی تمام خلائق کے لیے اور مخصوص ہوگی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سے صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی نہوگی اور
وہ واسطے راحت دینے اور خلاص کرنیکے طول وقوف سے میدان محشر مین اور واسطے تعجیل حساب اور حکم کرنے کے اور واسطے اُنکے نکالنے کے اس شدت و محنت سے ہوگی
جیسے کہ حدیثون مین آئی ہی دوسرے واسطے لانے قوم کے بہشت مین بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا بھی وارد ہوا ہی واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضونکے نزدیک
مخصوص حضرت ہی ہی یہ تیسرے اس قوم کے لیے کہ حسنات اور سیئات اُنکے برابر ہون اور یہ بامداد شفاعت بہشت مین جاوین چوتھے اُس قوم
کے لیے کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اُنکی کرینگے اور بہشت مین لیجاوینگے پانچوین واسطے رفع درجات اور زیادتی کرامات کے

چھٹے گنہگارون کے لیے کہ دوزخ مین گئے ہونگے اور شفاعت سے نکلینگے اور یہ شفاعت مشترک ہی درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کے ساتوین
بیچ کھلوانے جنت کے آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کے اُنکے کہ مستحق عذاب مخلد کے ہوئے ہونگے نوین خاص واسطے اہل مدینہ کے دسوین واسطے زیارت کرنیوالون قبر
شریف کے بوجہ امتیاز و اختصاص کے کذا ذکرہ العلماء اور کہا ہی علمانے کہ شفاعت کے لیے جگہین ہونگی اول یہ کہ گنہگار انکو درگاہ عزت مین لاوین اور
میدان قیامت مین کھڑا کرین اور عرق خوف و خجالت مین غرق ہون اور ہول اور دہشت عذاب کا نہین طاقت شفیع درخواست کرینگے کہ انکو بٹھاوین اور
آرام پکڑین اور دم لین بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوین اور حساب لین اور وہان بھی درخواست کرینگے کہ انکے حساب سے درگذر کرین اور دیوان مین عفو کرین اور
جب حساب سب کا لین مناقشہ حساب مین حکم ہی کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخ مین بھیجینگے یہ جگہ بھی محل شفاعت
اور درخواست کی ہی یہان تک کہ دوزخ مین بھیجین اور جب بھیجین عذاب کرین شفاعت کرینگے اور دوزخ سے نکالینگے امیدواری کرم غفار اور شفاعت
رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی باقی جو کچھ اسکا حکم ہو انہ علی کل شیء قدیر **الفصل الاول** فصل پہلی عن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بینما انا اسیر فی الجنۃ اذا انا بنہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ہذا یا جبرئیل قال ہذا الکوثر الذی اعطاک
ربک فاذا طینہ مسک اذفر رواہ البخاری روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنے شب معراج کو ناگہان
مین پہونچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اسکے گنبد ہین موتی مجوف کے یعنے ہر گنبد موتی ہی خالی اندر سے رہنے کے لیے کہا مین نے کیا ہی یہ نہر اے جبرئیل کہا
یہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی تمکو پروردگار تمہارے نے ف ع ح اشارہ ہی طرف آیہ کریمہ انا اعطیناک الکوثر کے بہت سی مفسرون نے کوثر کی تفسیر مین
کوثر کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد اس سے خیر کثیر ہی کہ دی آنحضرت کو رب انکے نے کہ وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ انکے مقام
محمود اور لواء احمد اور حوض مورود ہین اور اسمین منافات نہین ہی بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اسکی بیچ معنی حوض کے اکثر ہی حاصل یہ ہی کہ مضمون
نکلے ہونگے کہ یہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوثر کی اور بعضون نے تفسیر کی ہی کوثر کی اولاد اور علماء امت یہ بھی خیر کثیر ہی مین داخل ہین ت پس ناگہان دیکھتا
ہون مین کہ مٹی اسکی مشک تیز خوشبودار تیل کی یہ بخاری نے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرۃ شہر و
زوایاہ سواء وماءہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب منہا فلا یظمأ ابدا متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینے کی ہی اور کونے اسکے برابر یعنے مربع ہی طول و
عرض مین برابر پانی اسکا دودھ سے زیادہ سفید اور بو اسکی مشک سے زیادہ خوشبودار آبخوری اسکے مانند ستارون آسمان کے یعنے
کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پیویگا اسمین سے پس نہ پیاسا ہوگا کبھی ف ع پس ہوگا پینا جنت مین از راہ تلذذ کے جیسے کہ کھانا از راہ تنعم کی ہوگا
بموجب قول اللہ تعالی کے وان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤا فیہا ولا تضحی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لہو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن ولآنیتہ
اکثر من عدد النجوم وانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا یومئذ
قال نعم لکم سیماء لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین من اثر الوضوء رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن انس قال
تری فیہ اباریق الذہب والفضۃ کعدد نجوم السماء وفی اخری لہ عن ثوبان قال سئل عن شرابہ فقال اشد بیاضا
من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدہما من ذہب والآخر من ورق
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونون طرف حوض میرے کی بہت زیادہ ہی

دوری ایلہ کی سی عدن سے **ف** ع ایلہ زیر ہمزہ اور جزم ی سے نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہروں شام کے سے متصل دریائے یمن کے اور عدن ایک
شہر ہی آخر شہروں یمن کے سے متصل دریائے ہند کے یعنے جتنی مسافت ایلہ اور عدن میں ہی اُس سے زیادہ مسافت ہی میری حوض کے دونوں کنارون مین
اور تطبیق اس حدیث مین اور حدیث آینده مین کہ انمین ہی ما بین عدن او عمان کے کہ عمان زبر عین مہملہ اور تشدید میم سے نام ہی ایک شہر کا شام مین اور اسیطرح
مین کہ انمین یا ما بین صنعا اور مدینہ کے اور مانند انکے کے یہ ہی کہ یہ خبر دینا بطریق تمثیل تقریب کے ہی نہ بطریق تحدید کی تمثیلا اور یعنے تقریبا ہر کسیکو موافق سمجھ
اسکی کے فرمایا ہی نہ تحدید تحقیق پانی اُس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سے اور بہت شیرین ولذیذ شہد سے کہ ملا ہو ساتھ دودھ کے اور آبخورے اُسکے
بہت زیادہ ہین گنتی تارونکی سے اور تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور قومونکے لوگونکو اُس سے جیسا روکتا ہی شخص لوگونکے اونٹونکو اپنے حوض سے یعنے کھینچنے کے لیئے مشارکت
و مخالطت سے کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا پہچانینگے آپ ہمکو یعنے امتیاز کرلینگے آپ ہمکو اور روسے لوگونکو ہانکیگا فرمایا آنحضرت نے ہان پہچانونگا تمکو تمہاری
ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسیکے لیئے امتون مین سے آوگے مجھپر اس حالت مین کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤن بسبب نورانیت وضو کے نقل کی یہ
مسلم اور مسلم کی ایک روایت مین انس سے یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھا جاویگا اُس حوض مین آبخورے سونے اور چاندی کے مانند گنتی آسمان کے ستارون کی
اور مسلم کی روایت مین ثوبان سے یون آیا ہی کہ کہا پوچھے گئے آنحضرت اُس حوض کے پانی سے پس فرمایا پانی اُسکا زیادہ تر سفید ہی دودھ سے اور شیرین تر ہی
شہد سے زور سے گرتے ہین اُسمین دو پرنالے مدد کرتے ہین اُسکی یعنے حوض کا پانی بڑہاتے ہین جنت سے یعنے جنت کی نہرون سے یا حضرت کی اُس حوض سے
کہ جنت مین ہی کہ اُسکو نہر کوثر کہتے ہین ایک پرنالہ اُنمین سے سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وعن** سهل بن سعد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم إني فرطكم على الحوض من مر علي شرب ومن شرب لم يظمأ أبدًا ليردن علي أقوام أعرفهم ويعرفونني
ثم يحال بيني وبينهم فأقول إنهم مني فيقال إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول سحقًا سحقًا لمن غير بعدي متفق عليه
اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجھپر پانی
پیویگا اور جو کوئی پیویگا اُسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبھی البتہ آوینگی مجھپر کتنی قومین یعنے میری امت مین سے کہ پہچانونگا مین اُنکو اور پہچانینگے وہ مجھکو
پھر حائل کیا جاویگا درمیان میرے اور درمیان اُنکے پس کہونگا مین کہ تحقیق یہ مجھسے ہین یعنے میری امت مین سے یا میرے اصحاب سے پس کہا جاویگا
کہ تحقیق تم نہین جانتے کہ کیا پیدا کیا اُنہون نے پیچھے تمہارے **ف** ع یعنے اسلیئے کہ مرتد ہوگیئے اور گناہ نہین منع کرتے مومن کو حوض پر آنے سے اور
اُسکے پانی پینے سے اور اسپر دلالت کرتا ہی یہ قول حضرت کا **ت** پس کہونگا مین دوری ہو دوری ہو جیو مقام قرب و رحمت سے اُن لوگونکے
لیئے کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچھے وفات میری کے **ف** ح یعنے اس حدیث کے نزدیک ہین مضمون اُس حدیث کے کہ باب الحشر کی پہلی
فصل مین گذرے کہ وہان فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اُسکی بھی وہان لکھی گئی ہی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن**
انس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحبس المؤمنون يوم القيامة حتى يهموا بذلك فيقولون لو استشفعنا إلى ربنا فيريحنا
من مكاننا فيأتون آدم فيقولون أنت آدم أبو الناس خلقك الله بيده وأسكنك جنته وأسجد لك ملائكته
وعلمك أسماء كل شيء اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا هذا فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي
أصاب أكله من الشجرة وقد نهي عنها ولكن ائتوا نوحًا أول نبي بعثه الله إلى أهل الأرض فيأتون نوحًا
فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي أصاب سؤاله ربه بغير علم ولكن ائتوا إبراهيم خليل الرحمن
قال فيأتون إبراهيم فيقول إني لست هناكم ويذكر ثلاث كذبات كذبهن ولكن ائتوا موسى

عَبْدًا اٰتَاہُ اللّٰہُ التَّوْرٰۃَ وَکَلَّمَہٗ وَقَرَّبَہٗ نَجِیًّا قَالَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہُ الَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَہُ النَّفْسَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ وَرُوْحَ اللّٰہِ وَکَلِمَتَہٗ قَالَ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ

اور روایت ہی انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے جاوینگے مسلمان روز قیامت یعنی حرکت کرنے سے یعنے کھڑے ہونگے سکتہ کی حالت مین یہان تک کہ فکر مین ڈالے جاوینگے بسبب روکنے کے پس کہینگے مسلمان کاشکے طلب کرتے ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے کے پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم و محنت سے پس آوینگے مسلمان حضرت آدم کے پاس پس کہینگے کہ تم آدم ہو **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ مراد کہنے والون سے سردار اہل حشر کے ہین نہ تمام اہل موقف **ت** پس کہینگے یعنے بعضے انکے کہ تم آدم ہو باپ سارے لوگون کے پیدا کیا تمکو اللہ تعالے نے اپنے ہاتھ سے یعنے بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سے اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطے تمہارے یعنے سجدہ تحیۃ کا اپنے فرشتون سے اور سکہائے تمکو نام ہر چیز کے شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنے کے کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتھ ان فضائل و کرامات کے تا راحت بخشے اور لیجاوے ہمکو اس جگہ سے کہ نہایت سخت و دشوار ہی پس کہینگے آدم کہ نہین ہون مین اس مقام و مرتبہ مین یعنے مین بعید ہون مقام شفاعت سے مین تبہ اسکا نہین رکھتا اور یاد کرینگے وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ پہونچی تھی انکو کہانے درخت سے یعنے گیہون کے درخت سے حالانکہ تحقیق منع کیے گئے تھے وہ اسکے نزدیک ہونے سے ولیکن جاؤ تم نوح کے پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بھیجا انکو اوپر کافرون روے زمین کے **ف** ع یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اول کیونکہ بھیجے گئے ہین انکے پہلے تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکے تھے اسکا جواب ظاہر یہ ہی کہ وہ تینون بھیجے گئے تھے طرف مومنون اور کافرون دونون کے اور حضرت نوح بھیجے گئے طرف اہل زمین کے اس حال مین کہ وہ سب کافر تھے اس اعتبار سے اول ہین اور بھی اسکے کئی جواب لکھے ہین علمانے لیکن وہ سب مخدوش ہین **ت** پس آوینگے حضرت نوح کے پاس پس کہینگے وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین **ف** ع اللہ تعالی جو لوگون کو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیاء اور بعد اسکے حضرت سے حکمت اسمین یہ ہی کہ تا افضلیت آنحضرت کی ظاہر ہو اسلیئے کہ اگر اول حضرت ہی سے سوال کرتے تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بھی قدرت رکھتے ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سے سوال کرلیا اور انہونے انکار کیا اور پھر حضرت سے سوال کیا اور آپ نے عرض قبول کی اور انکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریا سے ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپکی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون آدمیون اور فرشتون کے پر بھی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اسکی جرات نہین کرسکیگا سوائے آنحضرت کے **ت** اور یاد کرینگے نوح گناہ اپنا کہ پہونچے اسکو کہ وہ سوال کرتے ہی پروردگار اپنے سے نجات بیٹے کی غرق سے ناد انستہ اور بے تحقیق کیے کہ یہ سوال کرنا اچھا ہے یا نہین اور اسپر عتاب آیا کہ اے نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکھتا ہی تو اسکا چنانچہ یہ مضمون آیۃ ان ابنی من اہلی الخ مین ہی ولیکن جاؤ تم ابراہیم کے پاس کہ دوست خدائے مہربان کے ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے لوگ ابراہیم کے پاس پس کہینگے وہ بلا شبہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگے وہ تین جھوٹ کہ کہا تھا انکو دنیا مین **ف** ح در حقیقت مین وہ جھوٹ نہین ہین بلکہ صورتین جھوٹ ہین ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی انکو ایسے امور پر بھی مواخذہ ہوتا ہی جیسے کہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک ان تین جھوٹون مین سے یہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی اپنے کسی میلہ کے تماشے کے لیئے باہر گئی تو ابراہیم نے چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پاکر انکے بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہارے ساتھ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری سمجھتے تھے لیکن مراد انکی تھی بیماری باطن کی کہ تمہارے کفر و شرک سے دل میرا دکھتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جھوٹ یہ کہ جب انکے بتونکو توڑا تو انہون نے آکر کہا کہ تمنے یہ معاملہ کیا ہی اے ابراہیم ہمارے معبودون کے ساتھ انہونے کہا کہ مین نے نہین کیا بلکہ اس بڑے بت نے کیا مراد انکی یہ تھی کہ باعث اس فعل پر مجکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتھ عبادت اور تعظیم تمہارے کے

ممتاز نہو وہی یا مقصود دستنہ اور الزام اُنکا تھا جیسے کہ کوئی کچھ خوشخط لکھے اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکھ سکے کہے کہ تونے لکھا ہی یہ خط وہ کہے کہ مین نے نہین لکھا ہی تونے لکھا ہی کنایہ کرتا ہی اس سے کہ ایسا تو ہرگز نہین لکھ سکتا تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطے خلاص کرانیکے ظلم اُس کافر سے کہا کہ یہ بہن میری ہی اور مراد یہ رکھتے تھے کہ دینی بہن ہی اور یہ بھی ہی کہ وہ اُنکی چچا کی بیٹی بہن تھی **ت** ولیکن جاؤ تم موسیٰ کے پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی ہی اُنکو اللہ تعالیٰ نے توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اُسکے ہین اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نے اُنسے بیواسطہ اور نزدیک کیا اُنکو اور راز دار او رمحرم اپنے اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوین گے وہ حضرت موسیٰ کے پاس پس کہین گے وہ کہ تحقیق مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرین گے وہ اپنی اُس خطا کو کہ پہونچی تھی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اُسکو مکا مارا اور ایک مکے مین کام اُسکا تمام کیا ولیکن جاؤ تم عیسیٰ کے پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اُسکا اور روحانی ہی کہ بے مادہ جسمانی کے قدرت خدا سے پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردہ کو جلا دیتا تھا اور کلمہ اُسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سے فرمایا پس آوین گے عیسیٰ کے پاس پس کہین گے عیسیٰ مین نہین ہون اس مرتبہ کا **ف** حضرت عیسیٰ نے کچھ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکھا ہی علما نے کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا بسبب شرمندگی کے ہوا کہ تہمت اور افترا نصاریٰ نے اُنکے حق مین کہ اُنکو ابن اللہ کہتے تھے اور بعضے روایتوں مین کچھ مذکور بھی ہوئی ہین اور صواب یہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین در آنے سے اُس مقام مین اور جرات کرنے سے اُس کام پر عاجز اور قاصر ہین کچھ احتیاج عذر کرنے کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بھی کیا سواے سید المرسلین و امام النبیین کے کہ نہایت قرب الٰہی رکھتے ہین اور محبوب ہین رب العالمین کے چنانچہ اسی لیے اور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہین گے کہ ہم اہل اس کار کے نہین ہین بے اسکے کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم **ت** ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دیے ہین خدا تعالیٰ نے اُنکی اگلے پچھلے گناہ **ف** ع آنحضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہو نسے پس اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علما نے اور اولیٰ ان تاویلون مین سے یہ ہی کہ یہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کیطرف سے واسطے سید المرسلین کے بے اسکے کہ گناہ ہون اور مغفرت ہو **ف** و مالک جب بندے خاص سے راضی اور خوش ہوتے ہین اور امتیاز اُس بندہ کا اظہار کیا چاہتے ہین اور سرفراز کرتے ہین کہ ہمنے تجکو بخشا جو کچھ کہ کیا تونے اور جو کچھ کہ کرے تو تیرے لیے معاف ہی اور تجھپر کچھ گرفت نہین **قَالَ فَيَاتُوْنِیْ** فَاَسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِهٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْهِ فَاِذَا رَاَیْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّدَعَنِیْ فَیَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِیَةَ فَاَسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِهٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْهِ فَاِذَا رَاَیْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِهٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْهِ فَاِذَا رَاَیْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰی مَا یَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَیْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ وُعِدَهٗ نَبِیُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

فرمایا حضرت نے پس آوین گے لوگ میرے پاس پس میں طلب کرونگا مین اذن اندر آنے کا اپنے پروردگار کے پاس بیچ گھر اسکے کے **ف** ع یعنی گھر ثواب اُسکے کے وہ جنت ہی کہا تورپشتی نے کہ مراد یہ ہی کہ اذن مانگین گے آپ اللہ تعالیٰ سے یہ کہ داخل ہوون اُس مقام مین کہ کسی کو وہان دخل نہین سو کوئی مقام سوا

کرے اسمین قبول ہو اور نہین ہوتا درمیان کھڑے رہنے والے اسکے کے اور درمیان رب اسکے کے حجاب یعنے مقام محمود کہ اسکو مقام شفاعت بھی کہتے ہین
حکمت حضرت کی نقل مکان کرنے مین یہ ہی کہ موقف جگہ سیاست کی ہی اور حق شفیع یہ ہی کہ مقام کرامت مین کھڑا ہو اسلیے اللہ تعالیٰ یہ رہنمائی کریگا حضرؐ
کو کہ مقام خوف سے نقل کرین طرف مقام کرامت کے اور اطمینان سے عرض حاجت کرین ف پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنے کا اللہ تعالیٰ کے پاس پس جب
دیکھونگا مین اللہ تعالیٰ کو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنے بسبب ڈر اور بزرگی اسکے کے پس چھوڑیگا مجکو اللہ سجدے مین جس مدت تلک چاہیگا یہ کہ چھوڑے
مجکو ف ع مسند احمد مین ہی کہ حضرتؐ سجدہ مین رہینگے بقدر ایک جمعہ کے یعنے ہفتے کے جمعون یعنے ہفتون دنیا کے سے کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت
پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ سر اوٹھا اے محمدؐ اور کہہ جو چاہے قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر یعنے جسکی چاہے تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ
جو کچھ چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اوٹھاونگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنے رب کے ساتھ تعریف و حمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالیٰ
وہ تعریف ف ع یعنے اُسیوقت اور اب نہین جانتا ہون مین اسکو اور یہی سبب ہے اُس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتے ہین اور اس سے معلوم ہوا
کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیے کہ اول حمد و ثنا شفاعت قبول کرنیوالیکی کرے تا اُسکے قرب و رضا کو مشرف ہو اور ساتھ قبول شفاعت کے مستفید ہو
ت پھر شفاعت کرونگا مین ف ع کہا قاضی نے کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کے شروع کرینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد
اور اذن شفاعت کہتا ہی امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطے میرے ایک حد یعنی ف ح ع یعنے تعین فرماویگا اللہ تعالیٰ میرے لیے جماعت مخصوص کو
گنہگارون مین سے واسطے شفاعت کے جیسے کہ بے نماز اور زناکار اور شراب خوار ونکے لیے مثلاً حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی بے نمازونکے
حق مین پھر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکے حق مین اسی قیاس پر اور ونکو سمجھ لینا چاہیے ت پس نکلونگا مین یعنے درگاہ رب سے اور نکالونگا اُس جماعت کو
آگ دوزخ سے اور داخل کراونگا انکو بہشت مین ف ع کہا طیبی نے کہ اگر کہے تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنے والے تو وہ تھکر رو کے گئے ہونگے موقف
مین اور فکرمند ہونگے بسبب اسکے اور طلب کرینگے خلاصی اس کرب سے اور دلالت کرتا ہی یہ قول کہ نکالونگا مین انکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سے ہونگے پس کیا ہی وجہ
جواب اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ شاید مومن دو فرقہ ہونگے ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور
شفاعت طلب کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس آپ خلاص کروادینگے انکو اس حالت سے کہ گرفتار ہونگے اسمین اور داخل کروادینگے انکو جنت مین پھر
شروع کرینگے بعد اسکے شفاعت کرنی انکی کہ داخل ہونگے آگ مین جماعت جماعت کی جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرتؐ کا فیحد لی الخ پس کلام
مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہی کہ آپنے ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اُسی کی خلاصی پر اسلیے کہ سمجھی جاتی ہی اس سے خلاصی فرقہ دوسرے کی بطریق اولےٰ
اور دوسری وجہ یہ ہی کہ مراد آگ سے حبس اور گرمی سخت ہی کہ قرب آفتاب سے حاصل ہوگی اور مراد نکالنے سے خلاصی کروانا ہی اُس سے اور
یہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت اسکیطرف بہت قریب ہی اور اصل تفسیکی بہت مناسب اسلیے کہ مراد اس شفاعت سے شفاعت کبری ہی کہ
جسکو تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء محمود بموجب فرمودہ حضرتؐ کے آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سے ہی خلاصی ہونے
رکے رہنے اور کھڑے رہنے سے اور حکم ہونا محاسبہ کا خلایق کے لیے اور یہ شفاعت خاص حضرتؐ ہی کرینگے اور بعد اسکے حضراتؑ انبیا اور اولیا
اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کے لیے شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ت پھر آؤنگا مین دوبارہ بارگاہ رب کی
کیطرف یعنے واسطے شفاعت اور جماعتون کے پس اذن چاہونگا مین در آنیکا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اُسکے کے پس اذن دیا جائیگا
مجکو داخل ہونیکا پاس رب کے پس جب دیکھونگا مین اُس مکان کو یا اپنے رب کو ساتھ تنزیہ کے مکان سے اور تمام صفات حدوث سے گرونگا مین
سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالیٰ چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اوٹھا تو اے محمدؐ سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنے قبول کیا جاویگا

سنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اوٹھاونگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین رب
اپنے کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالیٰ وہ پھر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکالونگا
مین اور نکالونگا لوگونکو آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا مین انکو بہشت مین پھر آؤنگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین در آنیکا نیچے پروردگار
کے پاس بیچ مکان اسکے پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنیکا پاس پروردگار کے پس جب دیکھونگا مین اسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر
چاہیگا اللہ تعالیٰ چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اوٹھا اے محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری
اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اوٹھاونگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین رب اپنے کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھاویگا مجکو اللہ تعالیٰ
وہ پھر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلوونگا مین پس نکالونگا انکو آگ سے اور داخل کرونگا انکو بہشت مین
یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہی اسکو قرآن نے **ف** ح یعنے دوزخ کے نکلنے سے اسطرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ
رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کے کہ انس کہتے ہی اور وہ قتادہ ہی تابعی جلیل القدر یعنے وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اسپر ہمیشہ
رہنا دوزخ مین یعنے دلالت کی ہی قرآن نے اسکے خلود پر کہ وہ کفار ہین پھر پڑھی آنحضرتؐ نے یا انس نے یا قتادہ نے یعنے واسطے سند کے یہ آیۃ نزدیک ہی
کہ اوٹھا دیگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور ہی جیسے کہا انس نے یا قتادہ نے یا حضرتؐ نے اور یہ ہی مقام محمود کہ وہ وعدہ کیا ہی
خدا تعالیٰ نے اسکا پیغمبر صلعم تمہارے سے **ف** ع یہ مقام کی صفت لفظ محمود کے سے یا تو اسلیئے لائے کہ تعریف کریگا اسکی جو کوئی کہ کھڑا ہوگا اسمین
اور یہی پاویگا اسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگے اسمین آنحضرتؐ حق سبحانہ تعالیٰ کی جیسے کہ حدیث سے معلوم ہوا یا اسلیئے کہ تعریف کیئے جاوینگے آنحضرتؐ
اس مقام مین زبان اولین و آخرین پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ
ماج الناس بعضهم في بعض فيأتون آدم فيقولون اشفع إلى ربك فيقول لست لها ولكن عليكم بإبراهيم فإنه خليل الرحمن
فيأتون إبراهيم فيقول لست لها ولكن عليكم بموسى فإنه كليم الله فيأتون موسى فيقول لست لها ولكن عليكم بعيسى فإنه روح الله
وكلمته فيأتون عيسى فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمد فيأتوني فأقول أنا لها فأستأذن على ربي فيؤذن لي ويلهمني محامد
أحمده بها لا تحضرني الآن فأحمده بتلك المحامد وأخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع
تشفع فأقول يا رب أمتي أمتي فيقال انطلق فأخرج من كان في قلبه مثقال شعيرة من إيمان فأنطلق فأفعل ثم أعود فأحمده
بتلك المحامد ثم أخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأقول يا رب أمتي أمتي فيقال
انطلق فأخرج من كان في قلبه مثقال ذرة أو خردلة من إيمان فأنطلق فأفعل ثم أعود فأحمده بتلك المحامد ثم أخر له ساجدا فيقال يا محمد
ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأقول يا رب أمتي أمتي فيقال انطلق فأخرج من كان في قلبه أدنى أدنى أدنى مثقال حبة خردل من إيمان فأخرجه
من النار فأنطلق فأفعل ثم أعود الرابعة فأحمده بتلك المحامد ثم أخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأقول
يا رب ائذن لي فيمن قال لا إله إلا الله قال ليس ذلك لك ولكن وعزتي وجلالي وكبريائي وعظمتي لأخرجن منها من قال لا إله إلا الله. متفق عليه
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا مخلوط اور مضطرب ہونگے لوگ بعضے انکے بعضو مین یعنے کھلبلی
پڑیگی اور آمد و رفت کرینگے اور متحیر ہونگے آپسمین پس آوینگے آدمؑ کے پاس اور کہینگے کہ شفاعت کر طرف پروردگار اپنے کے یعنے تاکہ حکم کرے حساب کا
پھر خبر دے ساتھ ثواب کے یا عذاب کے پس کہینگے آدمؑ کہ نہین ہون مین اہل اور قابل واسطے شفاعت کے ولیکن لازم ہی کہ جاؤ ابراہیمؑ کے پاس اسلیئے کہ وہ دوست خدا کے ہین پس

آوینگے ابراہیم کے پاس پس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق واسطے شفاعت کے ولیکن لازم ہی تمپر جانا موسیٰ کے پاس اسلیئے کہ وہ کلام کرنیوالے ہین اللہ تعالیٰ سے بیواسطہ پس آوینگے لوگ موسیٰ کے پاس پس کہینگے وہ نہین ہین اہل اسکا ولیکن لازم ہی تمکو جانا عیسیٰ کے پاس اسلیئے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اسکا پس آوینگے عیسیٰ کے پاس پس کہینگے وہ نہین ہین اہل اسکا ولیکن لازم ہی تمپر جانا محمدؐ کے پاس پس حضرتؐ فرماتے ہین کہ آوینگے وہ میرے پاس پس کہونگا مین کہ مین ہون اہل اسکا یہ میرا ہی کام ہی کسی سے نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین درآنیکا پروردگار کے پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنے میرے دل مین ڈالیگا اللہ تعالیٰ طرح طرح کی حمدین کہ حمد کرونگا مین اسکو ساتھ ان حمدونکے یعنے اسوقت نہین حاضر مجکو اب یعنے اسطرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اسکی ساتھ ان حمدونکے اور کرونگا مین واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہے دیا جاویگا تو اور شفاعت قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنے بعد سر اٹھانیکے یا سجدے مین ای رب میرے بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت کی اپنی امت کی پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے دلمین مقدار جو کے ایمان سے ف ع اختلاف کیا ہی علما نے اسکی تاویل مین موافق اختلاف انکے کے اصل ایمان مین اور تاویل مستقیم یہ ہی کہ مراد ہی ساتھ امر مقدار جو اور ذرہ اور دانے رائی کے غیر اس چیز کے کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سے اور وہ وہ ہی کہ پایا جاوے دلونمین قسم ثمرات ایمان سے اور لمحات ایقان سے اور لمعات عرفان سے اسلیئے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی اور ایسا ہی ہی اقرار لسانی نہین داخل ہوتی ہی نہین تجزی اور نہ تبعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا بر اس چیز کے کہ ٹہیرا محقق اپنا درمحل کیا ہی انہونے اس چیز کو کہ کہا ہی غیر انکے نے اوپر یہ اختلاف لفظی اور نزاع صوری کے ت پس جاؤنگا مین پس کرونگا مین جو کچھ کہ کہا پروردگار نے یعنے نکالونگا انکو کہ جنکی دلمین مقدار جو کے ایمان ہوگا پھر آؤنگا مین پر تعریف کرونگا اللہ تعالیٰ کی ساتھ ان تعریفونکے کہ الہام کریگا پھر منہہ کے بھل گر پڑونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اٹھا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچھ چاہے دیا جاویگا تو اسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میرے بخش امت میری کو پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے دلمین مقدار ذرہ کے یا رائی کے ایمان ت پس جاؤنگا مین اور نکالونگا مین پھر آؤنگا مین اور حمد کرونگا مین اللہ کی ساتھ انہین حمدونکے پھر گر پڑونگا مین واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اٹھا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میرے بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے دلمین ادنے ادنے مقدار دانہ رائی کے ایمان سے ف ح اسمین کمال مبالغہ اور نہایت تفضل کرم ہی ت پھر جاؤنگا مین پس نکالونگا پھر آؤنگا مین چوتھی بار پس تعریف کرونگا اللہ کی ساتھ انہین تعریفونکے پھر گر پڑونگا مین واسطے اسکے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اٹھا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچھ چاہے دیا جاویگا وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میرے حکم دے مجکو واسطے شفاعت اسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ ف ح یعنے کوئی نیکی زیادہ اس سے نرکھتا ہوگا اور ملا علی نے کہا یعنے اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کے پس حمل کل لاحق اسکے سے ہوگا اور اللہ ضائع نہین کرتا اجر اسکا کہ اچہا کرے عمل اور بسبب مطلق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کے امیدوار اسکا ہی کہ یہ شامل ہی داخل ہونے اسکے کو اول ما اخر کہا طیبی نے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ پہلے جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کے وہ غیر ہی اس ایمان کے کہ تعبیر کیا ہی اسکو تصدیق کر اور وہ وہ ہی کہ پایا جاتا ہی دلمین ثمرات ایمان سے ت فرماویگا اللہ تعالیٰ نہین ہی یہ تیرے لیئے ف ع یعنے نہین ہی نکالنا اس سے اس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ سپرد طرف تیرے اگرچہ ہی ممکن تیرے لیئے جگہ شفاعت کی یا نہین کرینگے ہم یہ بسبب تیرے بلکہ کرینگے اسلیئے کہ ہم احق ہین اسکے کہ کرین ہم اسکو از راہ کرم و تفضل کے پھر بیان کیا ساتھ اس حدیث کے کہ مرجع نکالنے اس شخص کے کہ نہین کی ہی بھلائی کبھی آگ سے خارج ہی حد شفاعت سے بلکہ وہ منسوب سپرد ہی طرف محض کرم کے اور توفیق اس حدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگے آتی ہی اسعد الناس الخ بنا بر معنی اول کے تو ظاہر ہے

کہ نکالیگا انکو اللہ تعالےٰ بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی پر بنا ہے یعنے دوسرے کے پس مراد من قال لا الہ الا اللہ سے حدیث اول مین
یعنے اس حدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ہین اپنے انبیا پر لیکن مستحق ہوئے آگ کے اور دوسری حدیث مین یعنے جو کہ آگے آتی ہی سعد الناس الخ آنحضرت
کی امت کے لوگ مراد ہین اُن لوگون مین سے کہ خلط کیے عمل صالح ساتھ عمل بد کے **ف** و لیکن قسم ہی اپنے عزت و جلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی کی البتہ
نکالونگا مین اُن سے اُس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ
بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِہٖ اَوْ نَفْسِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا بہرہ مند لوگونمین ساتھ شفاعت میری کے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنے سے یا فرمایا بجائے من قلبہ کے من نفسہ
نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ شک راوی کا ہی پھر تقدیر یہ تاکید ہی جیسے کہ کہتے ہین کہ اپنی آنکھ سے دیکھا یا کان سے سنا اسلیے کہ اخلاص دل سے ہوتا ہی اور جگہ
اُسکی دل ہی ہی نہ اور کچھ اور لفظ اسعد یہان بمعنے سعید کے ہی اسلیے کہ نہین بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سے وہ شخص کہ نہین ہی اہل توحید سے یا مراد
من قال سے وہ شخص ہی کہ نہو اسکے لیے عمل کہ مستحق ہو بسبب اسکے رحمت کا اور لائق ہو بسبب اسکے خلاص ہونیکا آگ سے اسلیے کہ اُسکو شفاعت کی بہت حاجت
ہوگی اور بہت نفع دے گی اُسکو **وَعَنْہُ** قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَهَسَ مِنْهَا
نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ
وَالْکَرْبِ مَا لَا یُطِیْقُوْنَ فَیَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَّشْفَعُ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَکَرَ حَدِیْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ
فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِّرَبِّیْ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنْ مَّحَامِدِہٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْہِ شَیْئًا لَّمْ یَفْتَحْہُ عَلٰی اَحَدٍ
قَبْلِیْ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ سَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ
فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ اُمَّتَکَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی
ذٰلِکَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَّصَارِیْعِ الْجَنَّةِ کَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی اُسی ابو ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرت کے گوشت دست کا اور تھا گوشت
دست کا کہ پسند آتا تھا حضرت کو پس کھایا اُسمین سے دانتسے نوچ نوچ کر پھر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیونکا یعنے سب کا جنس انبیا وغیرہ سے دن قیامت کے
ف ع باین حیثیت کہ سب محتاج ہونگے میری شفاعت کے اُسدن بسبب توقیر و عزت میری کے نزدیک اللہ تعالےٰ کے جس وقت مضطر ہونگے تو آوینگے میرے پاس طلب
شفاعت کے لیے اور مؤید ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامة الخ **ت** وہ دن کہ کھڑے ہووینگے لوگ واسطے حکم پروردگار عالمین کے اور وہ دن
کہ نزدیک ہوگا آفتاب یعنے لوگونکے سر سے پس پہونچے گی لوگونکو بسبب غم و فکر شدید کے کہ حاصل ہوگی کھڑے رہنے سے اور نزدیکی آفتاب سے ایسی حالت
کہ نہین طاقت رکھینگے یعنے صبر کرسکنیکی اُسپر پس کہینگے لوگ آپسمین کیا نہین دیکھتے تم یعنے نہین ڈھونڈھتے تم اُس شخص کو کہ سفارش کرے تمہارے
نزدیک پروردگار تمہارے کے یعنے تاکہ چھڑاوے تمکو اس فکر و غم سے پس آوینگے حضرت آدم کے پاس اور ذکر کی ابو ہریرہ نے یا آنحضرت نے تمام حدیث شفاعت
کی جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیا سے جا کر التماس شفاعت کرینگے اور وہ جواب دینگے کہ ہم قدرت نہین رکھتے اسکی اور کہا آنحضرت نے بعد اسکے ذکر کرینگے
پس جاؤنگا مین اُن لوگونمین سے اور آؤنگا نیچے عرش کے **ف** ع اور اس سے جو حدیث اوپر گذری اُسمین ہی کہ مین اپنے رب کے گھر مین آؤنگا تطبیق اُسمین
اور اسمین یہ ہی کہ گھر اُسکا جنت ہی اور جنت نیچے عرش کے ہی **ت** پس گر پڑونگا مین زمین پر سجدہ کرتا ہوا اپنے پروردگار کو پھر کھولیگا یعنے الہام کریگا
اللہ تعالیٰ مجھکو اپنی تعریفون اور ثنا نیک سے ذات اپنی پر وہ کچھ کہ نہین کھولی کسی پر پہلے میرے بلکہ مجھ پر بھی پہلے اُس وقت کے جیسے کہ حدیث سابق سے

ظاہر ہوتا ہی پھر فرماویگا اللہ تعالے اے محمد اُٹھا تو سر اپنا اور مانگ دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس اُٹھاؤنگا مین سر اپنا اور
کہونگا بخش امت میری کو اے رب بخش امت میری کو اے رب بخش امت میری کو اے رب ف ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کے لیئے ہی یا اشارہ ہی طرف طبقات
گنہگارون کے ت پس کہا جاویگا اے محمد داخل کر اپنی امت مین سے اُن لوگونکو کہ نہین ہی حساب اُنپر یعنے نہین لیا جاویگا اُنسے حساب اور حساب بہشت
مین داخل کیے جاوینگے دروازے جانب دست راست سے بہشت کے دروازون مین سے اور وہ شریک ہونگے لوگونکے سوائے اس دروازہ کے اور
دروازون مین کہ اور جانب مین ہین ف ع یعنے ازراہ عنایت کے داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اُنہین کے لیئے ہی اور کسی کو اُسمین دخل نہین اور
باقی دروازون سے مشترک ہین اُنہین اور غیر انکے مین کچھ ممانعت نہین اُنکو اُنمین سے جانے کی بہی ت پھر فرمایا آنحضرت نے قسم اُس خدا کی کہ جان میری ذات
کا اُسکے دست قدرت مین ہی تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازے کے دروازون جنت کے سے مانند اُس مسافت کے ہی کہ درمیان مکہ
اور ہجر کے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ہجر ساتھ زبرہ اور جیم کے نام ایک قریہ کا ہی قریون بحرین کے سے اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا
ہی کہ مسافت اُسکے دروازے کی دو جانبون مین اسقدر ہی اور مراد تحدید و تعیین نہین ہی بلکہ یہ تخمیناً فرمایا ہی لوگونکو سمجہانیکے لیئے اور حقیقت حال اور ہی
کچھ ہی وَعَنْ حُذَیْفَةَ فِیْ حَدِیْثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَیِ
الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے بیچ حدیث شفاعت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بھیجی جاویگی امانت
اور ناتا پس کہڑے ہونگے دونون طرف پل صراط کے داہنے اور بائین نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون
کی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہ دونون بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان ہونیکے کہ رعایت انکے حق کی کرنی بندونکو لازم ہی صورت بنکر آوینگے
واسطے امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالے اور قطع رحم کرنیوالے کے یعنے جہگڑینگے اُس شخص سے کہ جسنے ضائع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگے
اُنکی برائی پر اور جس شخص نے پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اُسکی طرف سے جہگڑینگے اور گواہی دینگے اُسکی بہلائی پر تاکہ تمیز ہو جاوے ایک
اُنمین سے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق اُن دونون کی اور اہتمام کرنے انکے کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ اِبْرَاهِیْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ
مِنِّیْ وَقَالَ عِیْسٰی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَكٰی فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا جِبْرَئِیْلُ
اِذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا یُبْكِیْهِ فَاَتَاهُ جِبْرَئِیْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ
فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرَئِیْلَ اِذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْكَ فِیْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی یہ آیۃ بیچ بیان عرض ابراہیم کے کہ کہا اے پروردگار تحقیق
ان بتون نے گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سے یعنے ہوئے سبب بہتونکی گمراہی کے پس جسنے کہ پیروی کی میری یعنے توحید اور اخلاص اور توکل
مین پس وہ مجہسے ہی ف ع یعنے میرے تابعین سے ہی اور بقیہ آیۃ یہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم ت اور پڑہا آنحضرت نے قول حضرت عیسی
کا کہ اپنی امت کے حق مین اللہ تعالے سے عرض کیا کہ اگر عذاب کرے تو انکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین ف ح ع کچھ چارہ نہین رکہتے اور کوئی
نہین روک سکتا اور آگے اسکے یہ ہی وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنے تجہپر کوئی غالب نہین تو توہی قادر ہی اور حکم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیرے حکم کو
پیچہے نہین ڈال سکتا اور حکیم ہی کہ رکہتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہ اور حاصل بیان یہ ہی کہ آنحضرت نے شفاعت دو نبیونکی کہ اپنی امت کے حق مین یاد فرمایا کہ
اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسے کہ کہا ت پس اُٹھائے آنحضرت نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا بخش میری امت

رحم کر میری امت پر اور روئے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے جبرئیلؑ جا طرف محمدؐ کے حال آنکہ پروردگار تیرا اے جبرئیل دانا تر ہے احتیاج پوچھنے کی نہیں رکھتا لیکن باوجود اسکے واسطے ظاہر کرنے کرم وعنایت اپنی کے پوچھتا ہے پس پوچھ تو محمدؐ سے کہ کس چیز نے رلایا اسکو پس آئے آنحضرتؐ کے پاس جبرئیلؑ اور پوچھا آپ سے کہ کس چیز نے رلایا آپکو پس خبر دی جبرئیلؑ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اُس چیز کے کہ کہا تھا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سبب رونے کے وہ خوف ہے واسطے امت اپنی کے پس جبرئیلؑ درگاہ کبریائی میں گئے اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے جبرئیل کے کہ جا طرف محمدؐ کے پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہے کہ راضی کر دینگے تجکو بیچ حق امت تیری کے اور دلگیر اور غمگین نکرینگے تجکو اس باب میں نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** ح روایت میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں ہرگز راضی نہیں ہونیکا جب تک ایک ایک میری امتوں میں سے نہیں بخشیگا اب امتی انکا ہونا چاہیے اور عقیدہ ایمان کا انکے ساتھ درست کرنا چاہیے مثل کہ ہے یہ ہی اور کچھ نہیں بیت خاک او باش بادشاہی کن + آن او باش ہرچہ خواہی کن ۔ اس حدیث میں طرح بطرح کے فایدہ ہیں ایک تو بیان ہے کمال شفقت آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپکا انکی درستی امور میں اور دوسری بشارت عظمی ہے اس امت مرحومہ کے لئے بسبب وعدہ الٰہی کے کہ راضی کر دینگے ہم تجکو اور تیسرا بیان ہے آنحضرت کے عظیم المرتبہ ہونیکا **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ** اَنَّ نَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ يَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ اٰيَةٌ تَعْرِفُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق کتنے ایک آدمیوں نے کہا یا رسول اللہ دیکھیں گے ہم رب اپنے کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں دیکھو گے **ف ع** ذکر کیا سیوطی نے اپنی تالیفات میں کہ رویت اللہ تعالیٰ کی موقف میں حاصل ہوگی ہر ایک کو مردوں اور عورتوں میں سے یہاں تک کہ کہا ہے بعضوں نے کہ منافقوں اور کافروں کو بھی ہوگی پھر محجوب ہو جائیں گے بعد اسکے تاکہ ہو انپر حسرت اور اسمیں بحث ہے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نے اور رویت جنت میں پس اجماع ہے اہل سنت کا اسپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیاء اور رسولوں اور صدیقوں کو ہر امت میں سے اور مومن مردوں کو بشر اس امت کے میں سے اور اس امت کی عورتوں کی رویت میں تین مذہب ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھینگی اور دوسرا یہ کہ دیکھیں گی اور تیسرا یہ کہ دیکھینگی مثل ایام عیدوں کے میں نہ اور دنوں میں اور فرشتوں کے حق میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھیں گے اپنے رب کو اور دوسرا یہ کہ دیکھینگے اُسکو اور جنات کے دیکھنے میں بھی خلاف ہے بعد ازان واسطے تحقیق اور اثبات رویت کے فرمایا ت کیا ضرر پہونچائے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے وقت دوپہر کھلی ہوئی کے کہ نہو اسمیں ابر اور کیا ضرر پہونچائے جاتے ہو بیچ دیکھنے چاند چودھویں رات کھلی ہوئی کے کہ نہو اسمیں ابر کہا لوگوں نے نہ یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہونچائے جاؤ گے تم بیچ دیکھنے اللہ تعالیٰ کے دن قیامت کے مگر جیسا ضرر پہونچائے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے ایک کے ان دونوں میں سے

ف ح یعنے آفتاب ومہتاب کے آفتاب چاند دیکھنے مین قطعاً ضرر نہین پہنچاتو کہ وہان بھی ضرر نہین پہونچائیجائین گے اسمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنے اگر ہو یہ دیکھنے
ایک کے ان دونونمین سے ضرر تو البتہ اللہ تعالے کے دیکھنے مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بھی نہین ہوویگا اور لکھا ہی علما نے کہ یہ روایت کہ یہان
مذکور ہی بخیر اس روایت کے ہی کہ ثواب مومنون کے ہوگی بہشت مین اور یہ رویت امتحانی ہی حق تعالے کیطرف سے تا واقع ہو سبب اسکے تمیز درمیان اسکے
کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اسکے کہ عبادت کی ہی بتونکی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اس جگہ مین بھی تا وقت فارغ ہونیکے حساب سے
اور واقع ہونے جزا کے قسم ثواب و عقاب سے آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بھی کبھی امتحان جیسے کہ دنیا گھر امتحان کا ہی اور کبھی واقع ہوتی
ہی اسمین بھی جزا جیسے کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا
چاہیے کہ پیچھے جاوے ہر گروہ اس چیز کے کہ عبادت کرتا تھا اسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تھا سوائے اللہ کے بتونکو اور انصاب کو
ف ع انصاب جمع نصب کی ہی اور نصب اس پتھر کو کہتے ہین کہ برپا کیا جاوے اور عبادت کیا جاوے اور ذبح کیا جاوے اسپر بقصد تقرب وطاعت کے
اور جو چیز کہ کھڑی کیجاوے اور اعتقاد کیجاوے تعظیم اسکی خواہ پتھر ہو خواہ درخت پس نصب ہی ت مگر کہ گرینگے دوزخ مین ف ع یعنے ایسلیے کہ انکا
اور سب دوزخ مین ڈالے جاوینگے انکے ساتھ پوجنے والے انکے بھی ڈالے جاوینگے ت یہان تک کہ نہ باقی رہینگے مگر وہ کہ بندگی کرتے تھے اللہ کی نیکون
مین سے اور بدون مین سے آویگا انکے پاس پروردگار عالمون کا ف ح ع اور تجلی کریگا انپر ساتھ قرب کے اور حقیقت مین آنا صفات حق سے ہی
کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کیطرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بھی آیا ہی اور اعتقاد رکھتے ہین ہم اسکا بے اسکے کہ جانین کیفیت اسکی اور منزہ جانتے
ہین اسکو حرکت و انتقال سے کہ آنے مین ہوتا ہی جیسے کہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہ معنے ہین کہ آویگا فرشتہ اسکے فرشتون مین سے آیا آویگا انکے
پاس حکم اسکا جیسے کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنے کے ت فرماویگا اللہ تعالے انکو کہ کسکے منتظر ہو ہر جماعت پیچھے چلی جاتی ہی اس چیز کے کہ عبادت
کرتے تھے اسکو یعنے تم کیون نہین جاتے عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہمارے جدائی کی ہمنے لوگون سے دنیا مین یعنے جو کہ پوجتے تھے غیر اللہ کو کہ ہمنے
جدائی کر رکھی تھی ہمنے دنیا مین اس حالت مین کہ بہت محتاج تھے طرف انکے اور نہ صحبت رکھی ہمنے ساتھ انکے ف ع اور متابعت نہین کی انکی
بلکہ مقابلہ کرتے رہے انکا اور لڑتے رہے انسے اور انقطاع رکھا انسے تیری خوشی کے لیئے پس اب کیونکر متابعت کرین انکی حالانکہ بے پروا ہین ہم
انسے اور وہ اور معبود انکے سب دوزخ مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہؓ کے یون آیا ہی کہ پس کہین گے وہ عبادت کرنے والے حق کے یہ
ہی جگہ ہماری اور نہین جاینگے ہم یہان تک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا یعنے تجلی کرے پھر ایسی وجہ پر کہ پہچانین ہم اسکو پس جب آویگا
رب ہمارا یعنے اس صفت پر کہ پہچانا ہمنے اسکو کہ وہ منزہ ہی صورت سے اور کمیت سے اور کیفیت سے اور جہت سے اور مانند انکے سے پہچانین
گے ہم اسکو یعنے حق پہچاننے کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا ہی درمیان تمہارے اور درمیان
پروردگار کے نشانی کہ پہچانو تم اسکو ف ع یعنے اس نشانی سے اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ توحید کا اور ثمرہ ایمان و تصدیق
کا ہی ت پس کہین گے وہ کہ ہان ہی نشانی پس کھولا جاویگا پنڈلی سے ف ح ع کہا بعضون نے کہ معنے پنڈلی کھلنے کے جاتا
رہنا خوف وہول کا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہ ہی کہ توقف کرین اور کچھ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت
معنے اور مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا خدا کو یعنے دنیا مین جانب نفس اپنے سے یعنے باخلاص نہ واسطے دکھانے خلق
کے اور نہ لحاظ انکے کے اور خوف تلوار کے مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالے اسکو سجدے کا اور میسر کریگا اسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا
واسطے بچنے کے تلوار سے اور لوگونکے ڈر سے اور دکھانے کے لیئے مگر کہ کر دیگا اللہ تعالے پشت اسکی ایک تختہ یعنے جوڑ ہڈیون کے نہین رہینگے کہ جس سے جھک سکے

اور سجدہ کرسے بلکہ یکسان مانند تختہ کے ہو جاوینگے جب چاہیگا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت ف س کہا نووی نے کہ اس حدیث سے دیکھا جاتا ہے کہ منافقین
بھی دیکھینگے اللہ تعالے کو آخرت مین اور یہ باطل ہے اسلیے کہ نہین ہے تصریح اسمین انکے دیکھنے کی بلکہ اسمین ہے کہ وہ جماعت کہ اسمین منافقین اور مومنین ہونگے دیکھینگے
اللہ تعالے کو پھر امتحان کریگا سجدہ کرینگے جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہین کرسکیگا اور یہ یقینی دلالت کرتا ہے اسپر کہ منافق دیکھینگے
اللہ تعالے کو ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ
وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ
النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ
الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ
خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ
فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ
خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ
فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهَرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ
يُقَالُ لَهٗ نَهَرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰٓؤُلَآءِ عُتَقَآءُ
الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
پھر رکھا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنے پشت دوزخ پر بیچون بیچ اسکے اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اسکا اور کہین گے یعنے انبیا انہی کے
لیے واسطے طلب استقامت اور سلامتی انکی کے جیسے کہ حدیث ابوہریرہ مین کہ بعد اسکے ہے صریح آیا ہے یا الٰہی سلامتی سے گذار انکو سلامتی سے گذار انکو صراط سے تا دوزخ مین
نہ گرین پس گذرینگے مسلمان ف ح صراط اسطرح بطرح باندازہ عمل کے اور استقامت کے دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہ پل مثال صراط مستقیم شریعت
کی ہے کہ باریکتر شعر سے ہے اور چلنا اسپر دشوار ہے لیکن روشن ہین اور اہل سنی مین کہا گیا ہے بیت پس کار غریب است عجب مشکل و آسان —
چون چہ صراط است بسی روشن و باریک ف ت پس گذرینگے بعضے مومن مانند جھپکنے آنکھ کے اور بعضے مانند بجلی کے کہ آسمان مین چمکے اور بعضے
مانند باد کے اور بعضے مانند پرندونکے اور بعضے مانند گھوڑون تیز روش رفتار کے اور بعضے مانند اونٹونکے پس بعضے مسلمان نجات پانیوالے اور سلامتی دیے گئے
ہونگے آگ دوزخ سے یعنے صراط سے گذرینگے اور نہین پہونچیگا انکو کچھ ضرر اور بعضے وہ ہونگے کہ زخمی کیے جاوینگے اور خلاص کیے جاوینگے دوزخ سے ف ع یعنے بعد ہونگے
نجات پاوینگے کہا ایک شارح نے کہ جو زخمی کیے جاوینگے آنکڑیونسے پھر بھیجے جاوینگے طرف دوزخ کے وہ گنہگار اہل ایمان سے ہونگے اور قول آپکا مرسل یعنے
چھوڑے جاوینگے قید و طوق سے وہ زخمی بعد اسکے کہ عذاب کیے جاوینگے ایک مدت ت اور بعضے پارہ پارہ کیے اور دھکیلے اور ہانکے جاوینگے آگ مین ف
ح لفظ مکدوس شین معجمہ سے ہے اور مکدوش سین مہملہ سے بھی روایت ہے ساتھ اسی معنی کے اور مکروس ساتھ پیش میم اور زبر کاف اور جزم ر کے اور زبر دال
کے بھی آیا ہے یعنے باندھکر اور قید مین کرکے اور جمع کرکے ایک دوسرے پر ڈالے جاوینگے دوزخ مین ف یہان تک کہ جب خلاص ہونگے مومن آگ سے ف
ع ح یعنے پڑنے سے اسمین پس حتی غایۃ ہے واسطے گذرنے بعض کے صراط پر سے اور واسطے گرنے بعض کے دوزخ مین اور کہا طیبی نے کہ حتی غایۃ ہے مکدوش فی
نار جہنم کے یعنے باقی رہین گے مکدوش دوزخ مین یہان تک کہ خلاصی پاوینگے بعد عذاب ہونیکے بقدر گناہون اپنے کے یا کسی کی شفاعت سے یا فضل سے

اللہ سبحانہ کہ اور یہان سے معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب مین نہین رہنے کے بلکہ نکلین گے آخر کو اُس سے اور شفاعت کرینگا اور دن کہ جو نکلو دوزخ سے نہین نکلے مین
بسبب کثرت گناہونکے اور مبالغہ کرینگے سوال کرنیمین حق جل و علا سے ساتھ نکالنے انکے کے جیسے کہ نہایات مین قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے
کہ نہین ہے کوئی تم مین سے سخت تر از روئے طلب اور سوال جھگڑنے کے بیچ حق کے کہ تحقیق ظاہر ہوا اور ثابت ہو تمہارے لیے مومنونسے بیچ طلب اور سوال کے زیادہ اور
جھگڑینگے خدا تعالے سے روز قیامت کے اپنے بھائیونکے لیئے کہ آگ دوزخ مین ہین ف یعنے تم اُس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہے دشمن پر کسطرح مطالبہ
اور مواخذہ کیکوشش و مبالغہ کرتے ہو سو مومن بیچ شفاعت کرنے بھائیون اپنے کے کہ دوزخ مین رہے ہین اور نکالنے انکے کے اُس سے کوشش اور مبالغہ بیچ
مطالبہ اور سوال کرینگے جناب حق تعالے سے زیادہ تر اُس سے کرینگے کہینگے مومن ای پروردگار ہمارے تھے یہ روزہ رکھتے ساتھ ہمارے اور نماز پڑھتے یعنے ہماری سی
نماز اور حج کرتے یعنے ہمارے طریق پر پس کہا جاویگا انکو کہ نکالو اُن شخصونکو کہ پہچانتے ہو تم یعنے ساتھ اوصاف مذکورہ کے پس حرام کیجاوینگی صورتین انکی آگ پر ف
ع یعنے منع کیا جاویگا تغیر انکی صورتونکا آگ پر ساتھ جلا دینے یا سیاہ کر دینے کے ایسا نہ کہ پہچانے جاوین منہ انکے حاصل یہ کہ منہ انکے نہ جلین گے اور نہ سیاہ
ہونگے پس پہچانینگے انکو مومن شفاعت کرنیوالے انکی علامتونسے ت پس نکالین گے بہت سے خلق کو اُس سے پھر کہینگے ای پروردگار ہمارے
باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اُن لوگون مین سے کہ حکم کیا تونے ہمکو نکالنے کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالے پھر جاؤ پس
جو شخص کہ پاؤ تم اُسکے دل مین مقدار دینار کے بھلائی سے پس نکالو اُسکو ف ع مراد بھلائی سے ایک چیز زائد ہے نفس ایمان پر اسلیئے کہ نفس ایمان جسکو تصدیق
کہتے ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور تغیر جو ہے اُس چیز مین ہے کہ زائد ہے ایمان سے کہ وہ عمل صالح ہے یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرتی ہے مسکین پر
یا خوف الہی یا نیت صادقہ ت پس نکالین گے وہ بہت سی خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالے کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اُسکے دل مین مقدار آدھی دینار کے ہے
بھلائی سے پس نکالو اُسکو پس نکالین گے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالے کہ پھر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اُسکے دل مین مقدار ذرہ کے ہے خیر سے
پس نکالو اُسکو پس نکالین گے وہ بہت سی خلق کو پھر کہین گے وہ مومن ای پروردگار ہمارے نہین چھوڑا ہمنے آگ مین نیکی کو یعنے اہل نیکی سے اُس کسی کو کہ ادنی
نیکی اور ذرہ اُس سے زیادہ اصل ایمان پر رکھتا تھا خواہ اعمال جوارح سے یا افعال قلوب سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ شفاعت کی فرشتون نے
اور شفاعت کی پیغمبرون نے اور شفاعت کی مومنون نے اور شفاعت ان سب کی مخصوص تھی ساتھ اُن لوگونکی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ
اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنے کوئی نہین سے کہ رحمت کرتا ہے کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنے وہ ذات پاک کہ رحمت اُسکی جاری ہے ہر چیز پر اور رحمت ہر خیر کی
مقابلہ مین اثر رحمت اُسکی کے بیچ ہے پس لیویگا اللہ تعالے ایک مٹھی دوزخ والون سے پس نکالیگا دوزخ سے ایک جماعت کو کہ نہین کی کوئی بھلائی
کبھی ف ع یعنے بھلائی زائد ایمان پر کہا نووی نے کہ یہ لوگ وہ ہونگے کہ نرا ایمان رکھتے ہونگے اور نہین اذن دیا جاویگا انکی شفاعت کا ت
وہ جماعت کہ تحقیق ہو گئی تھی دوزخ مین مانند کوئلون کے پس ڈالیگا انکو اللہ تعالے بیچ نہر کے کہ ہوگی جنت کے دروازون پر کہا جاویگا اُسکو نہر الحیاۃ
پس نکلین گے ترو تازہ جیسے کہ نکلتا ہے یعنے اوگتا ہے دانہ گھاس کا بیچ کوڑے کرکٹ کے کہ رو برو آجاتا ہے یعنے جیسے جلدی وہ ترو تازہ نکلتا ہے ویسے ہی
یہ جلدی ترو تازہ اور توانا نکلین گے پس نکلین گے مانند موتی کے پاک صاف و روشن انکی گردون مین مہرین اور طلاستین ہونگی یعنے تا کہ تمیز ہوں انسے
کہ بخشے گئین مین وسط عمل صالح کے کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نے کہ مراد مہرون سے یہان کچھ چیزین ہین سونے کی یا غیر اُسکی کی لٹکائے
جاوینگے انکے گردنون مین تا کہ پہچانے جاوین انسے ت پس کہین گے اہل بہشت یعنے جبکہ دیکھین گے انکو اور ظاہر ہوگی انکے لیئے یہ علامت
یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدائے مہربان کے ہین کہ داخل کیا ہے انکو بہشت مین بے سابقہ عمل کے کہ کیا ہو وہ اور بے واسطہ نیکی کے یعنے عمل
بالمن کے کہ آگے بھیجا ہو اُسکو پس کہا جاویگا اُن آزادونکو کہ تمہارے لیئے ہے وہ چیز کہ دیکھی تمنے یعنے مقدار پہنچنے نظر کے جنت سے اور مانند اُسکے

رونق و خوشی سے یعنے بسبب دیکھنے خوشی کی چیزونکے قسم حور و قصور وغیرہ سے پس چپ رہیگا جسقدر چاہیگا اللہ چپ رہنا پھر عرض کریگا اے رب میرے داخل کر مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک و تعالیٰ ہلاکی ہو جیو تجکو اے فرزند آدم کے کیا عجب عہد شکن ہو تا ہی تو نے عہد نہین کیا نہین دے تو نے عہد و پیمان یہ کہ نہ مانگیگا تو غیر اُس چیز کے کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا اے پروردگار میرے نہ کر دان مجکو بدترین خلق تیرے کا **ف** اگر کہے تو کہ یہ جواب کیونکر مطابق ہو اس سوال کے کہ کیا نہین دی تو نے الخ جواب یہ کہ گویا اُس نے کہا اے رب میرے دے تو مین نے عہود و میثاق ولیکن تامل کیا مین نے تیرے کرم اور عفو اور رحمت مین اور اس آیہ مین ولا تیأسوا من روح اللہ الخ پس مطلع ہو اہین اسپر کہ مین نہین ہون ان کفار سے کہ نا امید ہوئے تیری رحمت سے اور طمع کی مین نے تیرے کرم اور وسعت رحمت مین مانگا مین نے تجھسے یہ پس اللہ تعالیٰ راضی ہوگا اس قول سے جیسے کہ فرمایا ت پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہان تک کہ راضی ہوگا اللہ تعالیٰ اُس سے یعنے بسبب کلام و دعا اُسکی کے پس جب راضی ہوگا اللہ تعالیٰ اذن دیگا اُسکو بہشت مین جانیکا پھر فرماویگا خدا تعالیٰ کہ آرزو کر اور چاہ جو کچھ چاہے تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع ہوگی اور نہایت کو پہنچیگی آرزو اُسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنے آرزو کر ہر جنس سے جو کچھ چاہے تو پیش آویگا پروردگار اُسکا اس حالت مین کہ یاد دلاویگا اُسکو تو یہان تک کہ جب ہو چکینگی آرزوئین اُسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ تیرے لیئے ہی یہ یعنے جو کچھ کہ چاہا تو نے اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے یعنے از راہ تفضل کے اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالیٰ تیرے لیئے ہی یہ اور دس برابر اُسکے یعنے کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اُسکے کمیت مین اور اس سے رفع ہو جاتی ہی تدافع اور دفع ہوتا ہی تمانع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اٰخر من یدخل الجنۃ رجل فھو یمشی مرۃ ویکبو مرۃ وتسفعہ النار مرۃ فاذا جاوزھا التفت الیھا فقال تبارک الذی نجانی منک لقد اعطانی اللہ شیئا ما اعطاہ احدا من الاولین والاٰخرین فترفع لہ شجرۃ فیقول ای رب ادننی من ھذہ الشجرۃ فلاستظل بظلھا واشرب من مائھا فیقول اللہ یا ابن اٰدم لعلی ان اعطیتکھا سالتنی غیرھا فیقول لا یا رب ویعاھدہ ان لا یسالہ غیرھا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فیستظل بظلھا ویشرب من مائھا ثم ترفع لہ شجرۃ ھی احسن من الاولی فیقول ای رب ادننی من ھذہ الشجرۃ لاشرب من مائھا واستظل بظلھا لا اسالک غیرھا فیقول یا ابن اٰدم الم تعاھدنی ان لا تسالنی غیرھا فیقول لعلی ان ادنیتک منھا تسالنی غیرھا فیعاھدہ ان لا یسالہ غیرھا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فیستظل بظلھا ویشرب من مائھا ثم ترفع لہ شجرۃ عند باب الجنۃ ھی احسن من الاولیین فیقول رب ادننی من ھذہ فلاستظل بظلھا واشرب من مائھا لا اسالک غیرھا فیقول یا ابن اٰدم الم تعاھدنی ان لا تسالنی غیرھا قال بلی یا رب ھذہ لا اسالک غیرھا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فاذا ادناہ منھا سمع اصوات اھل الجنۃ فیقول ای رب ادخلنیھا

اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر اُن شخصونکا کہ داخل ہونگے بہشت مین ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا ایکبار اور منھ کے بل گریگا ایکبار اور نشان دیوے گی اُسکے آگ ایکبار اسطرح کہ پہونچے گی گرمی آگ کی اُسکو پس ظاہر ہوگا اثر اُسکا اُسمین متغیر ہوگا رنگ اُسکی جلد کا جلینگے بعضے اعضا اُسکے پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سے التفات کریگا یعنے دیکھیگا **ف** آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ نجات دی مجکو تجھسے قسم خدا کی تحقیق دی مجکو خدا تعالیٰ نے وہ چیز کہ نہین دی کسی کو اگلے پچھلون مین سے **ف** یہ قسم بسبب نہایت خوشی کے کہا دیگا کیونکہ اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسی کو عالمین مین سے نہین ملی اور شاید کہ وجہ اُسکی یہ ہو کہ وہ نہین دیکھیگا کسی کو ہم شریک اپنا آگ سے نکلنے مین اور

نہین جانتا ہے کا کہ نیک چین مین ہین جنت مین ت پس بلند کیا جاویگا اسکے لیے ایک درخت یعنے اور اسکے پاس چشمہ پانیکا بھی ہوگا پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار
میرے نزدیک کر مجکو اس درخت سے تا منتفع ہون اُس درخت کے سایہ مین اور پیون مین پانی سے کہ اُس درخت کے نیچے ہی پس فرما دیگا اللہ تعالے ای بیٹے آدم کے شاید کہ
مین اگر دون مین تجکو یہ آرزو تیری مانگے تو مجھسے اور کچھ پس کہیگا وہ شخص نہ ای پروردگار میرے اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار سے کہ سوال نہین کریگا سوا اسکے اور پروردگار
اُسکا معذور رکھیگا اور ملامت نہین کریگا اُسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہو ئیگا اُسکو اُسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اُسکو اُس درخت سے پس بیٹھیگا
وہ شخص اُس درخت کے سایہ مین اور پیویگا اسکے پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اسکے لیے ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلے درخت سے یعنے اسلیے کہ چاہیگا اسکے لیے ترقی اپنے
سے طرف اعلی کے پس کہیگا ای پروردگار میرے نزدیک کر مجکو اُس درخت کے تا پیون مین اسکے پانی سے اور بیٹھون مین اسکے سایہ مین سوال نہین کرونگا مین تجھسے غیر اُس درخت کے پس
کہیگا حق تعالے ای بیٹے آدم کے کیا عہد نہ کیا تھا تو نے مجھسے یہ کہ سوال نکریگا تو مجھسے غیر اُس درخت کے پس فرما دیگا اللہ تعالے شاید کہ یہ اگر مین نزدیک کر دون تجکو اُس سے سوال
کرے تو مجھسے غیر اسکے پس عہد کریگا وہ اللہ تعالے سے یہ کہ نہ سوال کریگا غیر اسکے اور رب اُسکا معذور رکھیگا اسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اسکو
اُسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اسکو اُس سے پس بیٹھیگا اسکے سایہ مین اور پیویگا اسکے پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اسکے لیے ایک درخت تیسرا
نزدیک دروازہ جنت کے کہ وہ اچھا ہوگا پہلے دونون درختونسے پس کہیگا وہ ای رب میرے نزدیک کر مجکو اس درخت سے تا کہ بیٹھون مین اسکے
سایہ مین اور پیون مین اسکے پانی سے نہین مانگنے کا مین تجھسے غیر اسکے پس فرما دیگا اللہ تعالے ای ابن آدم کیا نہ عہد کیا تھا تو نے مجھسے یہ کہ نہ مانگیگا مجھسے
غیر اسکے کہیگا وہ ہان ای رب میرے نہین سوال کرونگا مین تجھسے غیر اسکے اور رب اُسکا معذور رکھیگا اسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا
اسکو اُسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اسکو اُس سے ف ح حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکھائین گے بہتر پہلے سے اور وہ طلب کریگا تب
اُسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالے جب بے صبری اُسکی دیکھیگا معذور رکھیگا اسکو تیسرے
درخت تک ت پس جب نزدیک کریگا اُسکو اُس درخت سے سنیگا آوازین بہشتیون کی کہ اپنی بیبیون اور یارونسے کلام کرتے ہونگے پس کہیگا
ای رب میرے داخل کر مجکو بہشت مین **فیقول** یا ابن آدم ما یصریني منك أیرضیك أن أعطیك الدنیا ومثلها معها قال أي
رب أتستهزئ مني وأنت رب العالمين فضحك ابن مسعود فقال ألا تسألوني مم أضحك فقالوا مم تضحك فقال هكذا
ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا مم تضحك يا رسول الله قال من ضحك رب العالمين حين قال أتستهزئ
مني وأنت رب العالمين فيقول إني لا أستهزئ منك ولكني على ما أشاء قدير رواه مسلم وفي رواية له عن أبي
سعيد نحوه إلا أنه لم يذكر فيقول يا ابن آدم ما يصريني منك إلى آخر الحديث وزاد فيه ويذكره الله
سل كذا وكذا حتى إذا انقطعت به الأماني قال الله تعالى هو لك وعشرة أمثاله قال ثم يدخل بيته فتدخل
عليه زوجتاه من الحور العين فتقولان الحمد لله الذي أحياك لنا وأحيانا لك قال فيقول ما
أعطي أحد مثل ما أعطيت پس فرما دیگا اللہ تعالے ای بیٹے آدم کے کونسی چیز بچا چھڑاوے میرا تجھسے یعنے تیرے سوال
خواہش سے کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجکو یہ کہ دون مین تجکو جگہہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کے اور مانند اسکے ساتھ اُسکے
کہیگا وہ بندہ یعنے از راہ نہایت خوشی کے ای پروردگار کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے یعنے کیا کیا ہی تو نے مجکو محل ٹھٹھے کا حال آنکہ تو رب العالمین
ہی پس ہنسے ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچھتے ہو تم مجھسے کہ کس سبب سے ہنسا مین پس پوچھا لوگون نے کہ کس سبب سے ہنسے تم پس کہا ابن مسعود
کہ اسیطرح ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نے کہ کیون ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنسا مین بسبب ہنسنے پروردگار عالمین کے

اُسوقت کہ کہا اُس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے حالانکہ تو پروردگار عالمین ہی ف ع مراد اللہ تعالی کے ہنسنے سے کمال راضی ہونا بندے سے ہی اور ہنسنا آنحضرت کا از راہ تعجب اور سرور کے تھا بسبب دیکھنے کمال رحمت اللہ تعالی کے اور لطف اُسکے کے بیچ بندہ گنہگار پر اور ابن مسعود ہنسے بسبب پیروی آنحضرت کے اور خوشی کے ت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین نہین ٹھٹھا کرتا ہون تجسے اور جانتا ہون کہ تو لائق اس عطا کے نہین ہی ولیکن مین دیتا ہون تجکو اسلیئے کہ مین اُس چیز پر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سے مانند اسکے ہی مگر تحقیق ابو سعید نے نہین ذکر کی یہ عبارت یعنی قول یا ابن آدم ما یصریني منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہ اور یاد دلاویگا اور سکھاویگا اللہ تعالی اُس بندے کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہو جاوینگی آرزوئین اُسکی فرماویگا اللہ تعالی جو کچھ آرزو کی تو نے وہ تیرے لیئے ہی اور دس برابر اُسکے فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوگا وہ اپنے گھر مین کہ بہشت مین ہی پس آوینگی اُس پاس دو بیبیان اُسکی حور عین سے ف ع حور جمع حوراء کی ہی یعنے عورت سفید رو کے اور عین جمع عیناء کی یعنے کلان چشم کے ت پس کہینگی سب تعریف واسطے اللہ کے کہ پیدا کیا تجکو واسطے ہمارے اور پیدا کیا ہمکو واسطے تیرے یعنے اس گھر مین کہ نہین ہی موت اسمین فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا وہ بندہ یعنے نہایت خوشی سے کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اُس چیز کے کہ دیا گیا مین یعنے یہ کہا بسبب مطلع ہونے اُسکے کے غیر کے دینے پر وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہونچیگی مسلمانونکے گروہون کو علامت اور اثر آگ دوزخ سے کہ متغیر کریگا اُنکے مونہون کو بسبب گناہون کے کہ کیئے تھے انہون نے وہ گناہ واسطے عذاب کے گناہونکے سزا مین پھر داخل کریگا انکو اللہ تعالی بہشت مین بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کے پس کہا جاویگا اُن لوگونکو جہنمی نقل کی یہ بخاری نے ف ح بسبب داخل ہونے اُنکے دوزخ مین اول بار اور یہ نام اُنکے تحقیر و تنقیص کے لیئے نہین کہنے کے بلکہ واسطے خوش کرنے اور یاد دلانے نعمت کے کہینگے تا شکر نعمت کرین اور خوشحال اور مسرور ہون وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سے بسبب شفاعت آنحضرت کے پس داخل ہووینگی بہشت مین اور نام رکھی جاویگی جہنمی نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت مین سے آگ دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے نام کہا جاویگا انکا جہنمی وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیون کا از روے نکلنے کے اُس سے اور آخر بہشتیونکا از روے داخل ہونے کے بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سے گھٹنیون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اُسکے پس ڈالا جاویگا اُسکے خیال مین یعنے اللہ تعالی یاین صورت دکھاویگا کہ بہشت بھری ہوئی ہی لوگون سے اور اُسمین جگہ نہین ہی پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے پایا مین نے بہشت کو بھرا ہوا لوگون سے یعنے اور میرے لیئے اُسمین جگہ

جگہ نہیں ہے پس فرماویگا اللہ تعالے جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیرے لیئے ہی مانند مسافت دنیا کے اور دہ چند اُسکے پس کہیگا وہ شخص یعنے پروردگار سے
کہ کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے یا کہیگا ہنستا ہی تو مجھسے حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتے ہین کہ پس تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ ہنسے اس بات سے یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی اور تھا کہا جاتا کہ یہ شخص ادنے اور کمترین بہشتیونکا ہوگا مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف ظاہر ہی کہ یہ کلام عمران کا یا انکے بعد کسی راوی کا ہی پس معنی یہ کہ تھے کہتے صحابہ یا سلف یہ کلام مذکور وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ وَاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْھَا رَجُلٌ یُؤْتٰی بِہٖ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ
یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ
اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرٰی ھٰھُنَا وَلَقَدْ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
مین البتہ جانتا ہون آخر بہشتیون کا داخل ہونے مین بہشت کے اور آخر دوزخیونکا نکلنے مین اُس سے ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اُسکو دن قیامت کے پس
کہا جاویگا یعنے فرشتون کو کہ ظاہر کرو اُسپر چھوٹے گناہ اُسکے اور اُٹھا رکھو اور چھپا رکھو اُس سے بڑے گناہ پس ظاہر کیئے جاوینگے اُسپر چھوٹے گناہ اُسکے پھر
کہا جاویگا کہ کیا کیا تو نے فلان دن اور فلان دن یعنے فلانے وقت کام ایسا اور ایسا یعنے برے اعمال مین سے اور کیا تو نے فلان دن اور فلان دن کام ایسا اور
ایسا یعنے ترک طاعات مین سے پس کہیگا کہ ہان کیا مین نے فلانے فلانے روز ایسا اور ایسا نہین انکار کرسکیگا حال آنکہ وہ خوف مین ہوگا بڑے گناہون سے کہ
مبادا عرض کیئے جاوینگے اُسپر یعنے اسلیئے کہ اُسپر بہت بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جاویگا اُسکو کہ تیرے لیئے جگہ ہر بدی کے نیکی ہی ف ع ظاہر تر
یہ ہی کہ یہ تبدیل ہوگی اُسکے لیئے از راہ فضل وکرم کے رب الارباب کیطرف سے ت پس کہیگا وہ شخص کہ اے پروردگار میرے کئین ہین مین نے بہت سی چیزین
یعنے گناہ کبیرہ کہ نہین دیکھتا ہون انکو یہان یعنے نامہ اعمال مین مقام تبدیل مین ابوذر کہتے ہین اور تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ ہنسے یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ
اَرْبَعَۃٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِھِمْ اِلَی النَّارِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ لَقَدْ کُنْتُ اَرْجُوْ اِذَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا اَنْ لَّا
تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا قَالَ فَیُنْجِیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے
آگ سے چار آدمی یعنے یہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکلینگے دوزخ سے پس لائے جاوینگے روبرو خدا تعالے کے پھر حکم کیا جاویگا انکے پھر بھیجنے کا طرف دوزخ کے پس
پھر کر دیکھیگا ایک اُنمین سے پس کہیگا اے پروردگار میرے تحقیق امید رکھتا تھا مین کہ جب نکالیگا تو مجھکو پھر نہین بھیجیگا تو اُسمین فرمایا آنحضرت نے
پس نجات دیگا اُسکو اللہ تعالے اُس سے اور پھر نہین بھیجیگا اُسکو آگ مین ف ح یہ نکالنا اور پھر بھیجنا اور نجات دینا واسطے اظہار امتحان و منت
رکھنے انکے کے ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چھوڑ دیلیان باقیون کا اس باعث کہ اسی قیاس پر انکا بھی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بھی نجات
پاوینگے اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَۃٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِھِمْ مِّنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ کَانَتْ
بَیْنَھُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا ھُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَھُمْ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَاَحَدُھُمْ اَھْدٰی بِمَنْزِلِہٖ
فِی الْجَنَّۃِ مِنْہُ بِمَنْزِلِہٖ کَانَ لَہٗ فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلاص

کیے جاوینگے مسلمان آگ دوزخ سے پس کھینچے جاوینگے اوپر پل صراط کے کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ہے پس بدلا لیا جاویگا واسطے بعض انکے کے بعض سے حقوق کا
کہ تھے درمیان انکے دنیا میں یہانتک کہ جب پاک کیے جاوینگے لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سے اذن دیا جاویگا انکو بہشت کے داخل ہونیکا
ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ داخلا ناموسنونکا دوزخ میں انکے پاک وصاف کرنیکے لیے ہوگا تا پاک وصاف کرکے بہشت میں کہ مکان انکے خلود کا
ہے داخل کریں نہ بطریق غضب وعداوت کے جیسے کہ دنیا میں بسبب مصیبتون اور بیماریون کے کفارہ گناہونکا کرتے ہیں محققون نے کہا ہے کہ بعضے گناہ
ہیں کہ بسبب مرض اور مصائب کے انسے پاک ہونگے اور بعضون سے بسبب شدت سکرات موت کے اور بعضون سے بسبب عذاب قبر کے اور بعضے گناہ
ہیں کہ سوائے آگ دوزخ کے انسے پاک نہیں ہونے کے جیسے کہ سونا اور چاندی بغیر گہپلانے کے صاف وپاک نہیں ہوتا ت پس قسم ہے اس ذات پاک کی کہ
جان محمد کی اسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ ایک انکا خوب پہچاننے والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت میں ہوگا ف ح یہ اشارہ ہے طرف قوت نورانیت دل اور
ہدایت کے بعد از پاک وصاف ہونیکے گناہونسے اور طرف اسکے کہ جب دنیا میں بسبب نور توفیق کے ساتھ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الٰہی کے
ہدایت پائی تو آخرت میں بھی اپنی منزل ومقام کی کہ بہشت میں ہے راہ پاوینگے ت نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ
اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل
ہوگا کوئی بہشت میں مگر کہ دکھائی جاویگی اسکو جگہ بیٹھنے اسکے کی آگ سے کہ اگر بدی کرتا جگہ اسکی وہ ہوتی اور یہ دکھانا جگہ کا دوزخ میں اسلیے ہوگا
کہ تا زیادہ کریں شکر اور رہیں پاویں ثواب اسکا اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں کوئی مگر کہ دکھائی جاویگی جگہ بیٹھنے اسکے کی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا
جگہ اسکی وہ ہوتی تا ہو یہ دکھانا اسپر حسرت اور ندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ
مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جاوینگے بہشتی بہشت میں اور جاوینگے دوزخی دوزخ میں لائی جاویگی
موت اور بعضی روایتون میں آیا ہے کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کے یہانتک کہ رکھی جاویگی درمیان بہشت ودوزخ کے پھر ذبح کیجاویگی پھر پکاریگا
پکارنیوالا اے بہشتیون نہیں ہے بعد اسکے موت یعنے کبھی بلکہ خلود ہے بلا موت اور اے دوزخیون نہیں ہے بعد اسکے موت پس زیادہ کرینگے بہشتی خوشی کو
طرف خوشی اپنی کے کہ رکھتے تھے اور زیادہ کرینگے دوزخی غم کو طرف غم اپنے کے کہ رکھتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ
الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ
رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
روایت ہے ثوبان سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مسافت حوض میرے کی مقدار مسافت کے عدن سے عمان بلقا تک ہے ف ت
ع عدن عین اور دال کے زبر سے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہروں میں سے قریب دریائے ہند کے اور عمان ساتھ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کے اور
بلقا زبر ب اور جزم لام اور قاف ممدودہ سے شہر ہے شام میں اور عمان مفتح ہے یمن میں اور معنے یہ ہیں کہ مقدار وسعت میرے حوض کی عقبا میں اتنی ہے کہ
جتنی مسافت ان دونوں جگہوں میں ہے دنیا میں اور حوض کی مقدار میں جو حدیثیں مختلف آئی ہیں کہ کسی میں ہے مابین ایلہ اور صنعا کے اور کسی میں مہینے کی سیر آئی ہے

وغیر ذلک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول و عرض کی ہی نہ تعیین تحدید بعینہ پس وارد ہوئی ہی حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کے ت پانی
اسکا دودھ سے زیادہ سفید ہی اور شیرین زیادہ ہی شہد سے اور آبخورے اسکے بقدر گنتی ستارون آسمان کے جو کوئی پیویگا اسمین سے ایکبار پیاسا نہین
ہونیکا بعد اسکے کبھی پہلے لوگ کہ اوترینگے اُسپر پانی پینے کے لیئے فقرا مہاجرین ہونگے ف ع یعنے بسبب پیاس ظاہری اور باطنی اُنہی کے جیسے کہ فرمایا
ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور اسی قیاس پر بہت پیاسا ہو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کلوا واشربوا ہنیئاً بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ
اور مراد مہاجرین سے وہ ہین کہ جنھون نے ہجرت کی مکہ سے طرف مدینہ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار انکے ہین اور انہین کے حکم مین ہین وہ
لوگ کہ ہجرت کرکے اپنے وطن اصلی سے گئے مکہ یا مدینہ زاد اللہ شرفہما کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا بیچ حاصل کرنے مال
وجاہ کے اور مشغول ہوئے علم و عمل مین رضائی مولی کے لیئے ت ایسی فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کے اور میلے ہین کپڑے ایسے ہین کہ نہین
نکاح کیئے جاتے عورتون نعمت والیون سے یعنے اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سے مقبول نہون اور نہین کھولے جاتے انکے لیئے دروازے نقل کی
یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع یعنے اگر کھڑے ہون بالفرض والتقدیر دنیادار کے دروازے پر اور طلب
اذن کرین تو نہ کھولا جاوے انکے لیئے دروازہ یہ کنایہ ہی نہ التفات کرنے سے طرف انکے ضیافت اور انواع دعوات مین وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيلَ
كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَمِائَةٍ أَوْ ثَمَانَمِائَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے یعنے سفر مین پس اوترے ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نے یعنے اصحاب حاضرین سے کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکھ جزو مین سے بہ نسبت ان لوگون کے
کہ آوینگے میرے پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنے تھے تم اسدن کہا زید بن ارقم نے کہ تھے ہم سات سو یا آٹھ سو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح
مراد اس سے تحدید اور تعیین نہین ہی بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ بمراتب غیر محصورہ زیادہ اسنے ہون اسلیئے کہ ظاہر یہی کہ اراد
تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص ہو ساتھ بعضون کے انہین سے واللہ اعلم وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا
وَإِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر نبی کے حوض ہی یعنے پیوے گی امت اُسکی اُسکے حوض سے اور تحقیق
انبیا فخر کرینگے آپسمین کہ کونسا اُنمین سے بہت زیادہ ہی از روئے امت کے کہ وارد ہون گے حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون کہ ہونگا مین
اکثر انکا از روئے آنیوالون کے میرے حوض پر ف ع یعنے امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سے اور یہ یقین ہی اور لفظ ارجو کہ متضمن معنے
شک و تردد کو ہی بسبب تواضع کے کہا ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ قَالَ اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ
فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ
الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے
درخواست کی مین نے آپ سے یہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کے یعنے شفاعت خاص اس امت مین سے نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت
نے کہ مین کرنیوالا ہون شفاعت کہا مین نے کہ یارسول اللہ پس کہان ڈھونڈھون مین آپکو اور کہان پاؤن آپکو فرمایا کہ ڈھونڈھنا مجھکو اول
زمانہ ڈھونڈھنے میرے مین پل صراط پر کہا مین نے پس اگر نہ پاؤن مین آپکو پل صراط پر تو کہان ڈھونڈھون آپکو فرمایا پس اگر وہان نہ پاوے تو

تو ڈھونڈھنا مجکو نزدیک میزان کے کہا مین نے پس اگر نپاؤن مین آپکو نزدیک میزان کے تو کہان ڈھونڈھون آپکو فرمایا پس ڈھونڈھنا مجکو نزدیک حوض کے پس
تحقیق مین نہین چھوڑ نیکا ان تین جگہونکو ف ح ع یعنے کبھی یہان ہون اور کبھی وہان چونکہ گنہگار بار و شفاعت انکی ان جگہو نمین ہوگی مین انکی کار
پردازی مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہے کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین گذری
کہ جب حضرت عائشہ رض نے آنحضرت سے پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگے اپنے اہل وعیال کو روز قیامت کے فرمایا ان تین جگہون مین کوئی کسی کو یاد نہین کریگا جواب
اسکا یہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی عائبین پر کہ نہین یاد کرینگے حضرت کسی کو غائبین مین سے ان جگہون مین اور دوسری حدیث یعنے یہی محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہونگے حضرت کی
امت مین سے کہ انکی شفاعت کرینگے اور طیبی نے یہ جواب لکھا ہی کہ حضرت عائشہ رض کو جواب مذکور اسلیئے دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی تھین ایسا نہو کہ تکیہ اور
اعتماد شفاعت پر کر بیٹھین اور عمل اور جد وجہد سے باز رہین جیسے کہ اپنے اہلبیت کو قرابتیون فرماتے تھے کہ مین مالک نہین ہون تمہارا کسی
چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجھپر نکرو اور انس سے اسطرح فرمایا تا نا امید نہون اور حقیقت مین شدت اور محنت اُسدن کی کہ نہایت سخت ہی اور درجہ شفاعت
حضرت کے لیئے ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ اَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اكْسُوْا خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اِثْرِهٖ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کہا گیا نبی

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اُسکی کہ حق تعالے نے جسکے دینے کا وعدہ فرمایا ہی آپسے اس آیت مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
فرمایا آنحضرت نے یہ دن کہ پہونچونگا مین اُسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالے اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسے کہ آواز کرتا ہی زین
نیا چمڑیکا تنگی اپنی سے اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کے ف ح اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین ساتون آسمان اور ساتون زمین
بہ نسبت کرسی کے مگر مانند ایک حلقہ کے جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اُس جنگل کے ہی اُس حلقہ پر پس اس حدیث مین جو فراخی کرسی
کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بحسب فہم عرف کے نہ تحدید اور تعیین اُسکے مقدار کی ہی جیسے کہ جنت فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا السموات
والارض اور مقصود یہان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اُسکی کا ہی کہ مشابہت دینے اُسکے سے ساتھ زین کے اور آواز کرنے
اُسکے سے بسبب تنگی کے پیدا ہوا تھا اور یہ حدیث قبیلہ متشابہات سے ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت و کبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت
اور حکم اُسکے کا ہی اور معنی مفردات کلام کے یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ سے کہ اُسپر بیٹھے اور حکم رانی کرے یا کرسی عالم سے کہ اُسپر
افادہ اور افاضہ علوم و معارف کا کرے ت اور لایا جاویگا تمکو ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ پس ہوگا اول اُس شخص کا کہ لباس پہنائے جاینگے
ابراہیم فرماویگا اللہ تعالے یعنے ملائکہ کو کہ پہناؤ میرے دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین پھر پہنایا جاونگا مین پیچھے ابراہیم
کے ف ح ع سبب حضرت ابراہیم کے پہلے لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہو چکا اور معلوم ہوا کہ یہ دلالت اسپر نہین کرتا کہ ابراہیم افضل
ہین آنحضرت سے بلکہ تقدیم اور تعظیم انکی بسبب باپ ہونے آنحضرت کے ہوگی یا یہ کہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی
کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت لباس پہنے اوٹھینگے ظاہر مین یہ منافات رکھتا ہی حضرت کے قول سے کہ فرمایا پھر
پہنایا جاونگا مین پیچھے ابراہیم کے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ آنحضرت لباس مین اوٹھینگے اور باوجود اسکے انبیا صلوات اللہ علیہم کے ساتھ بھی لباس

دیئے جاوینگے دوبارہ بسبب کمال شرف کے **ت** پھر کھڑا ہونگا مین داہنی طرف اللہ تعالے کے کھڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگے مجھپر اگلے پچھلے **ف** ع اگر کہا جاوے کہ
کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کے تو جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرت کا پھر کھڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نے ذکر کیا
اول وہ وقت کہ ہوگا اسمین مقام محمود اور بیان کیا اسکے ہولونکا کہ نفسون مین بڑا معلوم ہو پھر اشارہ کیا طرف جواب کے ساتھ قول اپنے کے ثم اقوم عن یمین اللہ
اور حاصل جواب یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کھڑے ہونگے اسمین حضرت وہنی طرف اللہ تعالے کے دن قیامت کے اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر **وعن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علامت مومنین کی دن قیامت کے پل صراط پر وقت گذرنیکے اس سے یہ کلمہ ہوگا
ای رب میرے سلامت رکھ سلامت رکھ **ف** ع ح قاموس مین ہی کہ شعار شین کے زیر سے علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہ کلمہ علامت مسلمانونکی
ہی کہ اس سے پہچانے جاوینگے اور ہر امت بمتابعت اور اقتدا پیغمبر دن اپنے کے اسکو کہینگے اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ کلمہ شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ
علما عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کے اور روایت کیا ابن مردویہ نے حضرت عائشہ سے بطریق
مرفوع کے کہ شعار مومنین کا اس دن کہ اٹھائے جائینگے اپنی قبرون سے لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نے عائشہ
سے کہ شعار مومنین کا روز قیامت کے قیامت کی اندہیریون مین یہ ہوگا لا الہ الا انت **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری ثابت
ہی گناہ کبیرہ کرنیوالون کے لیئے میری امت مین سے **ف** ع ح یعنے شفاعت میری بیچ عفو کرنیکے کبائر سے خاص میری ہی امت کے لیئے ہوگی نہ اور امتیونکے
لیئے اور کہا طیبی نے کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطے نجات اور خلاصی کے ہوگی عذاب سے اور واسطے رفعت درجات کے اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطے
اولیا اور اتقیا اور صلحا کے بھی اور اہل سنت کے نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیہ سے یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور
حدیثین اسقدر آئی ہین اسمین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہونچین ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکے بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کے خوارج
اور بعضے معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ یہ ہی کہ راحت دینگے حضرت لوگونکو موقف کے ہولونسے
اور دوسرے ہوگی بیچ داخل کرنے ایک قوم کے جنت مین بغیر حساب کے اور یہ بھی وارد ہوئی ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے اور تیسرے شفاعت
اس قوم کے لیئے ہوگی کہ لائق ہونگے دوزخ کے پس شفاعت کرینگے انکے حق مین ہمارے نبی صلعم جنکے لیئے کہ اللہ تعالے چاہیگا اور چوتھے انکے حق مین
کہ داخل ہونگے آگ مین گنہگار اور بیچ اس کے حدیثین آئی ہین انکے نکالنے مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرشتون کے اور بھائی مسلمانونکے
کے پھر نکالیگا اللہ تعالے اس شخص کو کہ کہا ہوگا اسنے لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کے بہشت مین اہل بہشت کے لیئے
روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے جابر سے **وعن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ
الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عوف بیٹے مالک کے سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مختار کیا مجکو اسمین کہ داخل ہو آدھی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کے یعنے سبکے لیئے پس اختیار کی

مین نے شفاعت کرنی یعنے واسطے امت اجابت کے تا سب مومنونکو شامل ہو اور کوئی اُس سے باہر نہ نکلے جیسے کہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہی انکے لیے کہ مرے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو یعنے سب مومنونکے لیے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی الجدعا سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ داخل ہونگے بہشت مین بسبب شفاعت کرنے ایک شخص کے یعنے شخص بزرگ کے میری امت مین سے زیادہ بنی تمیم سے **ف** ع کہ ایک قبیلہ ہی نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سے اتنے آدمی بہشت مین جائین گے تو دیکھا چاہیے کہ کتنے اچھے لوگ ہونگے میری امت مین اور سب شفاعت کرینگے پس بہت سے لوگ انکی شفاعتونسے بہشت مین جاوینگے اور بعضون نے کہا کہ یہ شخص حضرت عثمانؓ ہونگے اور بعضون نے کہا اویس قرنی اور بعضون نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہ قریب تر ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق امت میری سے یعنے بعضے افراد امت سے جیسے علما اور شہدا اور صلحا سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتون کی اور بعض انمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی **ف** ع اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کے بیٹونکو کہتے ہین **ت** اور بعضا انمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی **ف** ع عصبہ بپیش عین اور جزم صاد کے دس سے چالیس تک **ت** اور بعضا انمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہان تک کہ داخل ہوگی اسیطرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَ مِائَۃِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھٰکَذَا فَحَثَا بِکَفَّیْہِ وَجَمَعَھُمَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھٰکَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا یَا اَبَا بَکْرٍؓ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَمَا عَلَیْکَ اَنْ یُّدْخِلَنَا اللّٰہُ کُلَّنَا الْجَنَّۃَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ یُّدْخِلَ خَلْقَہُ الْجَنَّۃَ بِکَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا عز وجل نے وعدہ کیا مجھسے یہ کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت مین سے چار لاکھ بلا حساب یعنے بے حساب کتاب اور بے سابقہ عذاب کے پس کہا ابو بکرؓ نے زیادہ کیجیے ہمکو یا رسول اللہ یعنے مانگیے اللہ تعالےٰ سے اور چاہیے اُس سے کہ زیادہ کرے اسمین یا زیادتی کیجیے خبر دینے مین اس خبر سے کہ وعدہ کیا ہی تمسے تمہارے پروردگار نے **ف** ع اور پہلے گذرا کہ ستر ہزار ہونگے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے اور تین لپین **ت** فرمایا آنحضرتؐ نے اور زیادتی اسیطرح پس واسطے بیان ہکذا کے لپ بنائین دونون ہاتھونسے اور جمع کیا دونون ہاتھون اپنے کو **ف** ع یعنے جیسے کہ وقت دینے کے کرتے ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ حکایت ہی فعل حق سبحانہ کی چنانچہ اسی لیے کہا ہی شراح نے کہ بیان کی یہ مثل لپ بنانے کے اسلیے کہ شان اچھے دینے والے کی یہ ہی کہ جب طلب زیادتی کی کیجاتی ہی تو دونون ہاتھون سے لپ بھر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بھر نا کنایہ ہی مبالغہ سے بہت دینے مین والا وہان نہ ہتیلی ہی اور نہ لپ **ت** پھر کہا ابو بکرؓ نے کہ زیادہ کر و ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنے وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتھونسے پس کہا عمرؓ نے کہ چھوڑو ہمکو اے ابو بکرؓ یعنے تا عمل کرین اور نہ خوف عذاب کی جدوجہد کرین اسمین اور باعتماد کرم الہی کے عمل سے باز نہ رہین پس کہا ابو بکرؓ نے نہین ضرر تمپر اے عمرؓ کہ داخل کرے اللہ ہم سبکو بہشت مین پس کہا عمرؓ نے کہ تحقیق اللہ عز وجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار کر سکتا ہی یعنے پس احتیاج تکرار سوال

اور کثرت اسکی کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہا عمرؓ نے ف ح کہا ہی علما نے کہ جو کچھ ابوبکرؓ نے کہا قبیلہ محتاجگی اور مسکینت
و نیازمندی سے ہی اور قول عمرؓ کا قبیلہ رضا اور تسلیم سے اور آنحضرتؐ نے جو اول جواب نہ دیا ابوبکرؓ کو ساتھ اس خیر کے کہ عمرؓ نے کہا اور دوبارہ تصدیق
عمرؓ کی کی سو اسلیئے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل و توجہ مین اور کلام عمرؓ کا بھی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اس سے پس تأمل دونونکا ایک ہی ہی گا
فافہمت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُفُّ اَهْلُ النَّارِ
فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا
الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءًا فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اسی انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے صف باندہ کر کھڑے کیئے جاوینگے یا صف باندہ کر کھڑے ہونگے دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کے یعنے علما اخیار
اور صلحا ابرار کے ہیئت مسکین و سائلین کے اغنیا کی راہ مین اس وار دنیا مین پس گذریگا انپر ایک شخص بہشتیونمین سے پس کہیگا ایک شخص دوزخیونمین سے
اس بہشتی کو اے فلانے یعنے نام لیگا اسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تھا مین نے تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض انکا یعنے دوزخیونکا
کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تھا مین نے تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اس دوزخی کی پس داخل کریگا اسکو بہشت مین ف ع
یعنے سبب ہوگا اسکے دخول کا اور اس سے معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگے تو نتیجہ اسکا پاوینگے اور
انکی امداد و شفاعت سے بہشت مین جاوینگے کہا مظہر نے کہ اسمین رغبت دلائی احسان کرنے پر مسلمانونسے خصوصاً صلحا سے اور انکی ہمنشینی کرنے پر اور
محبت پر کہ انکی صحبت زینت ہی دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ
صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا
نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ
نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ
لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص ان شخصونمین سے کہ داخل ہونگے آگ مین سخت
ہوگا چلانا انکا یعنے رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا انکا پس فرماویگا پروردگار تعالے یعنے دوزخ کے فرشتونسے کہ نکالو انکو پس فرماویگا اللہ تعالے انسے کہ
کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہین گے کہ کیا ہمنے یہ یعنے چلانا تاکہ رحم کرے تو ہمپر یعنے اسلیے کہ تو دوست رکھتا ہی اسکو کہ التجا کرے تجسے فرماویگا اللہ
پس تحقیق رحمت میری تمہارے لیے یہ ہی کہ جاو پس ڈالو اپنے تئین اس جگہ کہ تھے تم آگ مین ف ع اگر کوئی کہے کہ کیونکر آگ مین پڑنا محل
کیا رحمت پر جواب یہ کہ یہ قبیلہ عمل کرنیکے سبب سے ہی سبب پر اور تحقیق اسکی یہ ہی کہ چونکہ تصور کیا تھا انھون نے دنیا مین امر الہی کی فرمان برداری کرنے
مین حکم کیے جاوینگے وہان اسکا کہ فرمان برداری کرین اسمین کہ اپنے تئین آگ مین ڈالین واسطے آگاہ کرنے اسکے کہ رحمت الہی مترتب ہی انکی فرمان برداری
پر ت پس ڈالیگا ایک انکا اپنے تئین آگ مین یعنے بسبب سچے راہ بندگی اور طلب رضاے مولی کے پس کریگا آگ کو اللہ تعالے اسپر ٹھنڈا اور سلامت
ف ح جیسے حضرت ابراہیمؑ پر کی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلے تو اللہ تعالے اس بلا کو اسپر آسان و نافع
کر دیتا ہی تاالم اسکا اسکو نہ پہونچے ت اور کھڑا رہیگا دوسرا پس نہین ڈالیگا اپنے تئین یعنے آگ مین بسبب مشاہدہ عجز و نیاز اپنی کے امید و لطف و رحمت باری تعالی

کہ پس کہیگا اُسکو پروردگار تعالیٰ کہ کس چیز نے منع کیا تجکو ڈالنے تیرے سے اپنے تئین آگ مین جیسے کہ ڈالا یا تیرے نے پس کہیگا وہ شخص اے رب میرے تحقیق
مین البتہ امید رکھتا ہون کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجکو آگ مین بعد از نکالنے کے مجکو اُس سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہی جو کچھ کہ امید رکھی تو نے ف
ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولی سے مفید و موثر ہی بیچ کرم اور عطاء اللہ تعالیٰ کے اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کے دائرہ اطاعت و فرمان
برداری سے باہر نکلتے ہیں داخل کیے جاوینگے وہ دونون شخص اکٹھے بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالیٰ کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن**
ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرد الناس النار ثم يصدرون منها بأعمالهم فأولهم كلمح البرق
ثم كالريح ثم كحضر الفرس ثم كالراكب في رحله ثم كشد الرجل ثم كمشيه رواه الترمذي والدارمي
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہونگے لوگ آگ پر یعنے بسبب عبور کرنیکے پل صراط پر کہ دوزخ پر رکھا
ہی آگ پر حاضر ہونگے اور دیکھینگے اُسکو پھر پھرینگے اُس سے یعنے نجات پاوینگے اور خلاص ہونگے اُس سے بسبب اعمال اپنے کے اوپر اندازہ اُسکے کے پس
اول اور افضل اُنکے گذرینگے مانند چمکنے بجلی کے پھر مانند چلنے ہوا کے پھر مانند دوڑنے گھوڑے کے پھر مانند سوار کے اپنے اونٹ پر پھر مانند دوڑنے مرد کے
پھر مانند چلنے اُسکے کے پاپیادہ موافق عادت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن
عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان امامكم حوضي ما بين جنبيه كما بين جرباء واذرح
قال بعض الرواة هما قريتان بالشام بينهما مسيرة ثلث ليال وفي رواية فيه اباريق كنجوم السماء
من ورده فشرب منه لم يظمأ بعدها ابدا متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے
تمہارے یعنے دن قیامت کے حوض ہی میرا مسافت درمیان دونوں طرفون اُسکے کے مانند اُس مسافت کے کہ درمیان جربا اور اذرح
کے ہی کہا بعضے راویون نے کہ جربا اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اُن دونون کے مسافت تین دن کی ہی ف ع کہا
صاحب قاموس نے کہ جربا بستی ہی اذرح کے برابر ہین اور غلطی کی ہی جسنے کہا کہ اُن دونون مین تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سے ہوا ہی کہ
اُسنے زیادتی کو ساقط کر دیا ہی اور ذکر کیا ہی اُسکو دارقطنی نے کہ وہ یہ ہی ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجربا واذرح ت اور ایک روایت
مین یہ زیادتی بھی آئی ہی کہ رکھے ہونگے اُسکے کنارون مین آبخورے مانند ستارون آسمان کے یعنے کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اُسپر اور پیویگا
پانی اُسمین سے پیاسا نہین ہونیکا بعد اُس پینے کے کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حذيفة وابي هريرة قالا قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يجمع الله تبارك وتعالى الناس فيقوم المؤمنون حتى تزلف لهم الجنة فيأتون آدم
فيقولون يا ابانا استفتح لنا الجنة فيقول وهل اخرجكم من الجنة الا خطيئة ابيكم لست بصاحب ذلك
اذهبوا الى ابني ابراهيم خليل الله قال فيقول ابراهيم لست بصاحب ذلك انما كنت خليلا من وراء وراء
اعمدوا الى موسى الذي كلمه الله تكليما فيأتون موسى فيقول لست بصاحب ذلك اذهبوا الى عيسى كلمة
الله وروحه فيقول عيسى لست بصاحب ذلك فيأتون محمدا فيقوم فيؤذن له وترسل الامانة والرحم
فتقومان جنبتي الصراط يمينا وشمالا فيمر اولكم كالبرق قال قلت بابي انت وامي اي شيء كمر البرق
قال الم تروا الى البرق كيف يمر ويرجع في طرفة عين ثم كمر الريح ثم كمر الطير وشد الرجال تجري
بهم اعمالهم ونبيكم قائم على الصراط يقول رب سلم سلم حتى تعجز اعمال العباد حتى يجيء الرجل

فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہؓ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکٹھا کریگا اللہ تعالیٰ برکت والا اور بلند قدر لوگونکو یعنے محشر مین پس کھڑے ہونگے مسلمان یہان تک کہ قریب کیجاویگی واسطے انکے بہشت ف ع جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ ت پس آوینگے مومن یعنی بعضے مومن خواص ہر امت سے آدمؑ کے پاس پس کہینگے اے باپ ہمارے کھولو ہمارے لیے بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اسمین پس کہینگے آدمؑ کہ نہین نکالا تمکو بہشت سے مگر تمہارے باپ کی خطا نے نہین ہون مین لائق اس کار کے جاؤ تم طرف بیٹے میرے ابراہیمؑ کے کہ خلیل اللہ ہی یعنے وہ افضل رسولون کے سے ہی اور جد خاتم الانبیا ہی اس سے حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرتؐ نے پس کہینگے ابراہیمؑ کہ نہین مین لائق اس کام کے نہین تھا مین خلیل مگر پرے اسکی پرے اسکی یعنی پہلے اسدن کے قصد کرو طرف موسیٰؑ کے کلام کیا اُس سے خدا تعالیٰ نے کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نے کہ یہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کے کہ مین لائق اس درجہ بلند کے نہین ہون اور معنی یہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیلؑ کے دیا گیا ہون ولیکن تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ کہ انکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ ورا مکرر اسلیے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطہ کے حاصل ہوئی ہی انکو رویت بھی پس گویا کہ کہا کہ مین پیچھے اُس موسیٰؑ کے ہون کہ جو پیچھے محمد صلی اللہ وسلم کے ہین ت پس آوینگے موسیٰ علیہ السلام کے پاس کہینگے وہ کہ نہین مین لائق اسکے جاؤ طرف عیسیٰؑ کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اُسکی ہین پس کہینگے عیسیٰؑ کہ نہین مین لائق اس کار کے یعنے میں اُسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب و عزت انکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور اور ممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کے اور اسیلیے نہ کہا کہ آوینگے میرے پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکے کہ یہین ہین معنی حمد کے اور مشعر ہی کھڑے ہونے پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسے کہ فرمایا ت پس کھڑے ہونگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے داہنی طرف عرش رحمن کے اور اذن چاہینگے شفاعت کا بیچ نوع انسان کے واسطے راحت دینے کے سختی موقف سے پس اذن دیا جاویگا انکو یعنے پس سجدہ کرینگے آپ جیسے کہ اوپر گذرا اور بھیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہ صورت بنکر آوینگے پس کھڑی ہونگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کے داہنے اور بائین یعنے واسطے طلب حق اور انصاف کے پس گذرینگی جماعت کہ اول وہ افضل ہی تم مین سے مانند بجلی کے یعنے جلدی چلنے مین کہا ابوہریرہؓ نے کہ کہا مین نے آنحضرتؐ سے کہ فدا ہو جیو تمپر مان باپ میرے کون سی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنے بجلی کے فرمایا کہ کیا نہین دیکھتے تم طرف بجلی کے کیونکر گذر جاتی ہی اور پھر آتی ہی آنکھ جھپکتے مین ف ح ع ظاہر یہ ہی کہ مراد اُنسے انبیا ہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد اُنسے اصفیا یعنے اولیا اس امت کے ہون ت پھر گذرینگے مانند گذرنے ہوا کے پھر گذرینگے مانند گذرنے پرندون کے اور دوڑنے مردون کے یا پیادون کے جاری کرے گی انکو صفائی اور نور نیت اور قوت اعمال اُنکے کی اور پیغمبر تمہارے کھڑے ہون گے پل صراط پر کہتے ہونگے اے رب میرے سلامت رکھ سلامت رکھ یہان تک کہ عاجز ہون گے عمل بندون کے یعنے سست ہوگی قوت انکے عملون کی اور نہ رکھتے ہونگے ویسے اعمال کہ بسبب انکے قوت سے گذرین یہان تک کہ آویگا ایک شخص نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سے مگر گھسٹتا ہوا سرین کے بل مانند لڑکون کے فرمایا آنحضرتؐ نے اور دونون طرف صراط کے آنکڑے ہون گے لٹکائے گئے حکم کئے گئے یعنے درگاہ الٰہی سے پکڑینگے اُس شخص کو کہ حکم کیے گئے ساتھ اُسکے پس بعضے اُنکے زخمی ہوکر نجات پاوینگے یعنے آگ مین پڑنے سے اور بعضے ہاتھ پاؤن باندھ کر دوزخ مین ڈالے جاوینگے قسم ہی اُس ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اُسکے ہاتھ مین ہی کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی ت نقل کی یہ مسلم نے

وعن جابرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَۃِ کَاَنَّھُمُ الثَّعَارِیْرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِیْرُ قَالَ اِنَّہُ الضَّغَابِیْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگی آگ دوزخ سے ایک قوم سبب شفاعت کے گویا کہ وہ ثعاریر ہیں کہا ہمنے کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ آرے ہین **ف** ع مشابہت دی گئی آرے کے ساتھ اسلیئے کہ وہ جلدی بڑھتا ہی یعنے یہ اگرچہ جلکر کوئلا ہو جاوینگے لیکن جب نکال کر نہر الحیواۃ مین ڈالے جاوینگے جھٹ پٹ مانند تو ناہو جاوینگے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلٰثَۃٌ الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّھَدَاءُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت کرینگے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیاء پھر علماء یعنے علماء باعمل پھر شہداء **ف** ع عطف کرنے مین لفظ ثم پر دلالت صریح ہی اوپر تفضیل علماء کے شہداء پر جیسے کہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نے یُوْزَنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰی دَمِ الشُّھَدَاءِ فَتَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰی دَمِ الشُّھَدَاءِ اور جاننا چاہیئے کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہوں پر بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کے ہی والا تمام اہل خیر کے لیئے مسلمانون مین سے ثابت ہی اور حدیثین مشہور اس باب مین وارد ہین خواہ واسطے مغفرت گناہ کے ہو یا زیادتی درجات کے لیئے اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہی جیسے کہ خوارج اور بعضے معتزلہ نے اختیار کیا ہی **ت** نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ صِفَۃِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِھَا باب ہی بیچ بیان حال جنت اور لوگون اسکے کے **ف** ح جنت اصل لغت مین بمعنی ڈھانکنے کے ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطے ستر اور ڈھانکنے کے آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈھانکنے انکے کے اُس چیز کو کہ نیچے اُسکے ہی بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتے ہین اسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کے کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ و بہشت

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ تیار کی ہین نے اپنے نیک بندون کے لیئے وہ چیز کہ نہ کسی آنکھ نے اُسکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے صفات کو سُنا اور نہ گذری ماہیت اُسکی کسی آدمی کے دل پر **ف** ح اور ہو سکتا ہی کہ مراد اول سے اچھی صورتین ہوں اور دوسرے سے آوازین دلکش اور تیسرے سے خاطرین خوش **ت** پس پڑھو اگر چاہو تم یعنے تحقیق و تصدیق اُسکی اس آیہ کو پس نہین جانتا کوئی نفس اُس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی ہی اور رکھی گئی ہی واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کے قسم اُس خیر سے کہ سبب خنکی آنکھ اور آرام انکے کے ہی **ف** ح یہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود کے سے لفظ قرہ مشتق ہی قر سے ساتھ زیر قاف کے بمعنی قرار اور ثبات کے اور آنکھ وقت نظر کرنیکے طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور ادھر ادھر نہین پھرتی ایسی ہی حالت فرحت و سرور مین سکون و آرام پکڑتی ہی اور وقت نظر کرنے کے طرف غیر محبوب کے متفرق اور ملتفت ہوتی ہی اور ایسے ہی حالت خوف و غم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرہ مشتق ہی قر سے ساتھ پیش قاف کے بمعنی سرد اور خنکی اور سردی آنکھ اور لذت اُسکی کے مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اُسکی بیچ دیکھنے دشمنون کے اور بیچ حالت انتظار مطلوب کے ہی چنانچہ اسلیئے فرزند کو قرۃ العین کہتے ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اسمین بھی یہ دونون معنی محتمل ہین جیسے کہ باب فضل فقراء مین گذرا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جگہہ ایک کوڑے کی بہشت مین یعنے تھوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اُسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی

ف ع اسلیئے کہ جنت اور نعمتین اُسکی باقی ہین اور دنیا اور اُسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑے کا بسبب عادت کے ہی کہ سوار جب ایک جگہ اترنیکا
ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی تا علامت ہو اُسپر اور کوئی وہان نہ اوترے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنْ نِّسَاءِ اَھْلِ
الْجَنَّۃِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَھُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَیْنَھُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُھَا عَلٰی رَاْسِھَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا
وَمَا فِیْھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر
روز مین جانا اُسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی بہتر ہی ف ح اور جزا اور ثواب اور مال مین اور تخصیص ان دونون وقتون کی بطریق
عادت کے ہی اور مراد مطلق وقت وساعت ہی اگرچہ اول اور آخر وقت مین ہنو اور راہ خدا جہاد ہی یعنی اور حج اور طلب علم اور اور جو کچھ کہ اُسمین بقصد
تقرب الہی کا ہو اور واسطے خدا کے ہو یہان تک کہ سفر کرنا تبلاش رزق حلال کے نفقہ عیال کے لیئے اور حاصل کرنے خاطر جمعی اور حضور کے لیئے عبادتمین راہ
خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانے کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اُسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا اور
اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین جہانکے طرف زمین کے تو البتہ روشن کر دے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ف ح اور یا ضمیرین
پھرتی ہین آسمان و زمین کیطرف یا جنت اور زمین کیطرف اور یہ ظاہر تر ہی واسطے ذکر کرنے انکے کے عبارت مین صریحا ت اور البتہ بھر دے وہ عورت اُس چیز کو کہ
درمیان اُن دونون کے ہی خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اُسکے سر کے بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی نقل کی یہ بخاری نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً یَّسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّھَا مِائَۃَ عَامٍ لَا یَقْطَعُھَا وَلَقَابُ
قَوْسِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہی یعنے طوبی کہ چلے سوار نیچے سایہ اُسکے کے سو برس نہو قطع نکرے اُسکی مسافت کو اور
البتہ جگہ مقدار کمان ایک تمہارے کے بہشت مین بہتر ہی اُس چیز سے کہ نکلا اُسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف ع یعنے دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او تغرب
مین یا تو شک راوی کے لیئے ہی اور یا تخیر کے لیئے اور یا معنی واو کے اور مقدار کمان کی اُسمین بمعنی جگہ کوڑے کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا عادت یہ ہی
کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پیادہ کمان ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّۃِ لَخَیْمَۃً مِّنْ لُّؤْلُؤَۃٍ وَّاحِدَۃٍ مُّجَوَّفَۃٍ عَرْضُھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ طُوْلُھَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِّنْھَا اَھْلٌ مَّا یَرَوْنَ
الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّۃٍ اٰنِیَتُھُمَا وَمَا فِیْھِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَھَبٍ اٰنِیَتُھُمَا وَمَا فِیْھِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ
یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّھِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْکِبْرِیَاءِ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ جَنَّۃِ عَدْنٍ مُّتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوموسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق مومن کے لیئے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سے چوڑائی اُسکی یعنے پس طول اُسکا اسقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہی
لنبان اُسکی ف ع یعنے اور یہی قیاس پر عرض اُسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سے طول اور عرض اُسکا ہر ایک اُن دونون مین سے ساٹھ
ساٹھ کوس کے اور ہر کونے مین اُس خیمہ کے اہل خانہ ہون گے یعنے مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکھین گی یعنے ایک کونہ والے اور گھر والونکو کہ اور کونون
مین ہونگے پھر اگیگا اُن سب گھر والون پر مسلمان ف ع اور کہا ایک شارح نے اور ہمراہ اُسکے ابن الملک نے بھی کہ اہل سے مراد ہین بیبیان کہ
جنسے جماع کریگا اور پھرنا کنایہ ہی مجامعت سے ت اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کے لیئے کہ چاندی کے ہین باسن اُنکے اور جو کچھ کہ اُنمین ہی یعنے تصور اور
اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیرہ ذلک کے اور دو بہشت ہین کہ سونے کے ہین باسن اُنکے اور جو کچھ کہ اُنمین ہی ف ح ظاہر اس حدیث سے

یہ معلوم ہوا کہ دو جنتین فقط چاندی ہی کے ہونگے اور دو سونے کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کے وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونے کی ہی اور ایک چاندی
کی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اُن چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنے باسن وغیرہ اور دوسرے مین وصف جنت کی
دیوارون کی اور کہا بیہقی نے کہ دلالت کرتی ہی کتاب وسنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نے سورہ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان
اور وصف بیان کیا اُنکا پھر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اُنکا اور ابی موسی سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتان
آنیتہما وما فیہما من ذہب جنتان آنیتہما وما فیہما من فضتہ کہتا ہو مین یعنی ملا علی کہ مویدہی اُسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان
من فضتہ لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہی کہ مراد جنتان سے یعنے آیہ مین دو قسمین ہون جنت سے کہ ایک اُن دونون کی سونے سے اور دوسری چاندی
سے اور کبھی ان گی کاملین کے لیئے دو جنتین سونے کی اور دو جنتین چاندی گی دائین بائین طرف اُنکے محلون کی زینت کے لیئے نہ بسبب مقصود ہونے سونے
کے اور یہ مراد جنتان سے بنا بر اسکے ہی کہ کبھی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہی اور موید ہی اُسکو کہ دروازے جنت کے اور طبقے اُسکے آٹھ ہین جنت عدن جنت الفردوس
جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوا دار السلام دار القرار دار المقامہ ت اور نہین مانع درمیان بہشتیون کے اور درمیان نظر کرنے اُنکی کے طرف پروردگار
اپنے کے مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار کے جنت عدن مین ف ع یعنے جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے تو حجاب جسمانی اور کدورتین
طبعی کہ درمیان بندے اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اوٹھ جائینگے مگر پردے جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگے سو وہ
بھی از راہ مہربانی وتفضل رب کے اوٹھ جائینگے ت اور اُسکو عیانا دیکھینگے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ
الْفِرْدَوْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اور روایت ہی عبادہ بیٹے صامت کے سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین سو درجے ہین درمیان ہر دو درجون کے اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان وزمین کے ف
ع ممکن ہی یہ کہ مراد سو سے کثرت ہو اسلیئے کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہؓ سے بطریق مرفوع کے عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ
من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہی کہ سو درجے ایسے ہون کہ جو وصف اُنکا ذکر ہوا اور درجے خلاف اُنکے ہون یعنے کم یا زیادہ اور روایت
کیا دیلمی نے سند فردوس مین ابو ہریرہ سے مرفوع کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہونچین گے اُسکو مگر متفکرت اور فردوس ف ع یعنے جنت
اُسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المومنون کے اول مین اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتون سے بلند تر ہی
از روئے درجے کے یعنے درجات اُسکے بلند ترین درجات کے ہین صورت اور معنی جنت فردوس سے روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کی
ف ع یعنے نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین
وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کے عرش ہی ف ع پس یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتون کے ہی اور اسلیئے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لیئے ت پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اُس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالا تر ہی نقل کی یہ
ترمذی نے کہا مولف نے کہ نہین پائی مین نے یہ حدیث صحیحین مین یعنے انکی متنون مین اور نہ کتاب حمیدی مین ف ع کہ جامع ہی صحیحین کی حاصل
کلام مولف کا اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح مین حالانکہ نہین پائی گئی یہ مگر حسان مین پس اعتراض مولف کا تو یہ ہی اور
بعضے شارحین نے لکھا ہی کہ یہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسرے بیچ باب وکان عرشہ علی الماء کے اور صحیح مسلم مین

بھی موجود ہے بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا یأتونہا کل جمعۃ فتہب ریح الشمال فتحثو فی وجوہہم وثیابہم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ایک بازار ہی یعنے مجمع ہی کہ اُسمین صورتین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگے اُسمین بہشتی ہر جمعہ مین **ف** ع یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونے آفتاب اور رات ودن کے **ت** پس چلے گی ہوا شمال کی **ف** ح شمال زیر شین سے اور زبر بھی آئی ہی ہوا کہ داہنے ہاتھ کیطرف سے آوے جب سامنے قبلہ کے کھڑا ہو اور یہان مراد ہی ہوا شمال ہوا شمال کی **ت** پس ڈالے گی وہ ہوا یعنے مشک اور طرح بطرح کی خوشبوئین انکی مونھون مین یعنے بدنون پر اور کپڑون مین پس زیادہ ہونگے بہشتی کہ اس مجمع مین حاضر ہونگے حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگے حسن وجمال کو پس پھرینگے یعنے بازار سے طرف گھر والون اپنے کے اس حال مین کہ زیادہ ہوگئے ہونگے خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگے انسے گھر والے انکے کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنے بعد جدا ہونے کے ہمسے حسن وجمال کو پس کہینگے بہشتی گھر والون سے اور تمنے بھی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو **ف** ع اور یہ بات یا تو بسبب اسکے ہوگی کہ انکو بھی وہ ہوا پہنچی اور یا بسبب عکس پڑنے جمال انکے کے تاثیر جمال وکمال انکے کے **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبہم علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرئ منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون ولا یمتخطون آنیتہم الذہب والفضۃ وامشاطہم الذہب ووقود مجامرہم الالوۃ ورشحہم المسک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم آدم ستون ذراعا فی السماء متفق علیہ

اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگے بہشت مین یعنے انبیا بصورت چودہوین رات کے چاند کے ہونگے پھر وہ لوگ کہ قریب ہونگے اس جماعت کے یعنے مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سے داخل ہونگے مانند بہت روشن تارے کی بیچ آسمان کی روشنی مین یعنے جو تارے سوائے چاند اور آفتاب کے اور تارون سے روشن ہو اسکے مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہوگا دل بہشتیون کے اوپر دل ایک شخص کے ہونگے یعنے متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسے کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہین ہوگا کچھ اختلاف انمین اور نہ دشمنی کچھ آپسمین ہر شخص کے لیئے بہشتیون مین سے دو دو بیبیان ہونگی حور مین سے **ف** ح حور جمع حوراء کی اور حوراء اُس عورت کو کہتے ہین کہ جسکی آنکھ کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عیناء کی یعنے فراخ چشم کے اگر کہین کہ اخیر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنے اہل جنت کی بہتر بیبیان ہونگی اور یہان دو بیبیان فرمائین انمین کیا تطبیق ہی جواب یہ کہ مراد یہ ہی کہ دو بیبیان ہونگی اس جنس سے کہ حور العین ہونگی ساتھ اور صفات کے کہ ذکر کین اور یہ منافات نہین رکھتا ہی ساتھ اسکے کہ سوائے اس جنس کے اور بیبیان بہت ہون **ت** دیکھا جاتا ہی گودا حورون کی پنڈلیون کی ہڈیون کا ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کے ساتھ پاکی کے یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالے کو صبح وشام یعنے ہمیشہ نہ بیمار ہونگے بہشتی اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پیخانہ پھرینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ رینٹھ چھنکینگے باسن انکے سونے اور چاندی کے ہونگے اور کنگھیان انکی سونے کی اور ایندھن انکی انگیٹھیون کا اگر ہوگا **ف** ع یعنے دنیا کی انگیٹھیون کے ایندھن

کوئلے وغیرہ ہوتے ہیں اور خوشبو کے لیئے عود اوسپر جلاتے ہیں بخلاف بہشت کی انگیٹھیوں کے کہ انکا ایندھن بھی عود ہو گا لفظ لوۃ واو کے پیش سے روشن کرنا آگ کا اور واو کے زیر سے لکڑیاں کہ جلائی جائے اونسے آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہے میم کے زیر سے اور صیغہ آلہ کے وہ چیز کہ رکھی جاوے اوسمین آگ اگر جلانے کے لیئے یعنی انگیٹھی اور زبر میم سے بھی آیا ہے اور الوۃ زبر ہمزہ سے اور انکے پیش سے اور پیش لام اور تشدید واو سے اگر۔ دھونی دیجاتی ہے اسمین ت اور عرق انکا مشک ہو گا یعنے خوشبو اسکی مانند مشک کے ہوگی سب اور خلق اور سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنے سب خوش خلق اور متفق اور اصلاح رکھنے والے ہونگے آپسمین اور صورت و شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہیں ساٹھ گز کے جانب آسمان میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے درازی قد میں لفظ خلق بپیش خ سے اور ترجمہ اسکا مذکور ہوا اور اس صورت میں جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہو گا واسطے بیان صورت کے بعد از بیان سیرت کے اور خلق زبر خ سے بھی روایت ہے یعنے سب ہونگے اوپر صورت و شکل ایک مرد کے اور حسن و خوبی میں موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تینتیس یا تینتیس تینتیس برس کے ہونگے اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہے خلق رجل واحد کی اور روایت زبر اور پیش کی دونوں صحیح ہیں

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة ياكلون فيها ويشربون ولا يتفلون ولا يبولون ولا يتغوطون ولا يمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح كرشح المسك يلهمون التسبيح والتحميد كما تلهمون النفس رواه مسلم

اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشتی کھاوینگے بہشت میں اور پیوینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پائخانہ پھرینگے اور نہ ناک چھنکینگے عرض کیا یعنے بعضے صحابہ نے کہ جب پائخانہ نہ پھرینگے تو حال فضلہ طعام کا کیا ہے کیونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہو جائگا فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ ف ع یعنے ڈکار کی ہوا میں اور پسینے کی راہ نکل جائیگا اور یہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کے ہے یا بعضا کھانا ڈکار ہو جائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہ ہے کہ کھانا ڈکار ہو جائیگا اور پانی عرق ت الہام کیئے جائینگے بہشتی تسبیح اور تحمید یعنے سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اور ہو جائیگا وہ لازم حال انکے اور بے تکلف نکلیگا جیسے کہ باہر نکلتا ہے انسے دم ف ع کہ بے تکلف آتا ہے اور جاتا ہے یہ معنی ہیں کہ نہیں رنج اوٹھائینگے تسبیح و تہلیل سے جیسے کہ نہیں رنج اوٹھاتے ہو تم یا وہ دم لینے سے اور نہیں باز رکھیگی انکو کوئی چیز ذکر اللہ سے جیسے نہیں باز رکھتے انکو دم لینے سے مانند ملائکہ کے حاصل یہ کہ نہیں نکلیگا انسے دم مگر کہ ملا ہو گا ساتھ ذکر اور شکر اللہ تعالے کے ت نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يدخل الجنة ينعم ولا يباس ولا يبلى ثيابه ولا يفنى شبابه رواه مسلم

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داخل ہو گا بہشت میں چین میں رہیگا اور نہ محتاج ہو گا اور نہ فکرمند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اسکی یعنے جنت دار القرار والثبات ہے تغیر و تبدیل اور فساد اور خرابی اسمین نہیں نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابى سعيد وابى هريرة قالا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينادى مناد ان لكم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لكم ان تحيوا فلا تموتوا ابدا وان لكم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا وان لكم ان تنعموا فلا تباسوا ابدا رواه مسلم

اور روایت ہے ابوسعید اور ابوہریرہ سے کہا دونوں نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنے جنت میں جنتیوں کو ساتھ اس مضمون کے کہ تمہارے لیئے ہے کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہو کبھی اور تحقیق تمہارے لیئے ہے کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبھی اور تحقیق تمہارے لیئے ہے کہ جوان رہو تم پس نہ بوڑھے ہو کبھی اور تحقیق تمہارے لیئے ہے کہ چین میں رہو اور محنت اور مشقت نہ دیکھو کبھی نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اهل الجنة يتراءون اهل الغرف من فوقهم كما تتراءون

الکوکب الدری الغابر فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینہم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغہا غیرہم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال اٰمنوا باللہ وصدقوا المرسلین متفق علیہ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہشتی دیکھین گے بالاخانے والونکو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب مین ف ع لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سے بمعنی باقی کے اور مراد ہی اس سے باقی رہا ہوا افق مین بعد پھیلنے روشنی فجر کے کہ اسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غائر ی تحتانیہ سے بھی آیا ہی غور سے بمعنی نشیب کے لیکن یہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی ت اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا ف ع کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکہا ہی علمار نے کہ بہشت مین طبقات ہونگے اعلی تو سابقین کے لیے اور اوسط مقتصدین کے لیے اور اسفل مخلطین کے لیے ت عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہونگے کہ نہین پہونچین کے ان منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے فرمایا کہ ہان پہونچین گے ان منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بھی یعنے اولیا بسبب متابعت و محبت انکی کے قسم ہی خدا کی پہونچین گے اسکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنے بیچ قبول کرنے اس چیز کے کہ حکم کیئے گئے ساتھ اسکے اور منع کیئے گئے اس سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے آخر سورہ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ اقوام افئدتہم مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل انکے مانند دلون پرندونکے ہین ف ع یعنے نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونے مین حسد اور بغض وغیرہ سے اور بعضون نے کہا خوف اور ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورون کے اور بعضون نے کہا توکل مین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اسکے کا تو رزق دے تمکو جیسے کہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتے ہین صبح کو بہوکے اور پہرتے ہین شام کو پیٹ بہرے ت نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول لاہل الجنۃ یا اہل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا متفق علیہ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماویگا بہشتیونکو اور پکاریگا کہ اے بہشتیون پس کہین گے اور جواب دین گے بہشتی اللہ تعالے کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری قبضہ قدرت اور ارادہ مین ہی جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالے کہ آیا راضی ہوئے تم یعنے مجھسے کہ داخل کیا مین نے تمکو بہشت مین پس کہین گے اور کیا ہی ہمکو کہ نہ راضی ہوویں ہم اے پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تونے ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اس چیز سے کہ دی مین نے پس کہین کے اے پروردگار ہمارے کون سی چیز بہتر ہی اس سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ عنایت فرماؤنگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا تمپر بعد اسکے کبھی ف ع اور جب مولی بندہ سے راضی ہوا تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بھی اثر اور نتیجہ اسیکا ہی اصل پوچھنا اسنے کہ آیا راضی ہو مجھسے جب رضا انکی اسکے جناب سے حاصل ہوئی رضا اپنی انسے اسپر مرتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالے کی

سبب وسے رضا بندہ کی ہی مولیٰ سے اپنے حال مین نگاہ کر اپنے تئین راضی پاتا ہی اپنے پروردگار سے پس جان کہ وہ بھی تجسے راضی ہی صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتے تھے کہ کیونکر پہچانین ہم کہ حق تعالیٰ ہمسے راضی ہی آخر اتفاق کرتے اسپر کہ اگر ہم اُس سے راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بھی ہمسے راضی ہی بعد ازان بشارت دی کہ رضا اُسکی اُنسے دائم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سے کونسی نعمت ہوگی بھوڑی سی رضا اللہ تعالیٰ بزرگتر ہی بہشت سے اور اُس چیز سے کہ اُسمین ہی جیسے کہ فرمایا ورضوان من اللہ اکبر چہ جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اللہم ارض منا وارضنا عنک ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیتمنی ویتمنی فیقول لہ ھل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ معہ رواہ مسلم

اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ادنے مرتبہ اور جگہ ایک تمہارے کی بہشت سے اسقدر ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالیٰ اُسکو کہ آرزو کر اور چاہ اسقدر کہ چاہے تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنے بہت کچھ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالیٰ اُس بندے کو کہ آرزو کی تونے اور چاہا تونے یعنے جہان تک تیرے دلمین آرزوئین تھین مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالیٰ اُس بندے کو کہ پس تحقیق تیرے لیئے ہی جو کچھ کہ آرزو کی تونے اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے نقل کی مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انہار الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیحان و جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور چشمون سے ہین **ف** ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن تعین سیحان اور جیحان مین خلاف ہی کہ بعضے کہتے ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضون نے کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہی علمانے کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کے ہی کہ نہرین ترک اور بلخ کی ہین اسلیئے کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نے کہا جوہری نے جو کہا کہ جیحان نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق رکھتے ہین علما کہ جیحون وادی سے نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سندہ مین اور بعضون نے کہا کہ سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کے اور مراد ساتھ ہونے ان چار نہرون کے انہار جنت سے یہ ہی کہ پانی انکے بہ نسبت اور پانیون کے اچھے ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سے ہین اور بعضون نے کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرون کی ہین اور انکو ساتھ نام ان چار نہرون کے کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹھی اور فائدہ مند دنیا کی نہرون کی ہین نام زد اور مشہور کیا تنبیہ ہی اسپر کہ جو کچھ کہ دنیا مین فوائد و منافع ہین نمونہ بہشت کے ہین اور صحیح یہ ہی کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اور مادہ ان نہرون مذکورہ کا بہشت مین ہی چنانچہ مسلم نے روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتے ہین بہشت سے اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے ہین اور معالم التنزیل مین پایا ہی کہ یہ چار نہرین بہشت سے ہین کہ حق تعالیٰ نے انکو پہاڑ و نکو سونپا ہی اور وہان سے زمین پر جاری کیا کذا ذکرہ الطیبی واللہ اعلم بالحقیقۃ الحال ت نقل کی مسلم نے **وعن** عتبۃ بن غزوان قال ذکر لنا ان الحجر یلقی من شفۃ جہنم فیھوی فیہا سبعین خریفا لا یدرک لہا قعرا واللہ لتملأن ولقد ذکر لنا ان ما بین مصراعین من مصاریع الجنۃ مسیرۃ اربعین سنۃ ولیاتین علیہا یوم وھو کظیظ من الزحام رواہ مسلم

اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سے کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنے روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر ڈالا جاتا ہے

کنارہ دوزخ پر سے پس گرتا چلا جاوے اسمین ستر برس نہ پہونچے اسکے تھاہ مین قسم خدا کی البتہ بھرے جاوینگے دوزخ یعنے کفار باوجود اس گہراو اور فسحت کے اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازوؤن دروازے کے دروازون جنت کے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہی اور البتہ آویگا اسپر ایک دن کہ وہ بھری ہوگی بسبب ازدحام کے نقل کی مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاءُ هَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْیَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ یَدْخُلُهَا یَنْعَمُ وَلَا یَبْاَسُ وَیَخْلُدُ وَلَا یَمُوْتُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے ف ح ع اختلاف ہی عقلا کا کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پھر پیدا کی گئی اس سے زمین ساتھ کثیف اور منجمد ہونے کے اور آگ اور ہوا ساتھ لطیف اور رقیق ہونے کے اور پیدا ہوا آسمان آگ کے دھوئین سے اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کہتے ہین توریت کے اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ایک جوہر پھر نظر ہیبت کی اسکی طرف پس پگھلے اجزا اسکے اور پانی ہوگئے اور اس سے ایک بخار نکلا اور مادر گیا مانند دھوئین کے پس آسمان پیدا ہوا پھر ظاہر ہوئی پانی پر جھاگ اور اس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑ لنگر اسکا کیا یعنے پہلے ہلتی تھی زمین پہاڑون سے ٹھہر گئی اور بعضون نے جو لکھا ہی کہ مراد پانی سے نطفہ ہی تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی یعنے پیدا کیا ہمنے پانی سے حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالے کے واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ اسلیے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یہ یا بسبب زیادتی احتیاج اسکی کے طرف پانی کے اور منتفع ہونے اسکے کے ت عرض کیا ہمنے آنحضرت سے کہ بہشت کس چیز سے ہی عمارت اسکی یعنے پتھر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل انکے رنگ اور صفائی مین اور خاک اسکی مثل زعفران کے زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اسمین چین مین رہیگا اور رنج اور مشقت نہین دیکھگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبھی نہ مریگا اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اسکے اور نہ فنا ہوگی جوانی اسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اسکا سونیکا ہی ف ع اور ٹہنیان اسکی مختلف ہین کسی کی سونے کی اور کسی کی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع زرین ساتھ طرح طرح کے شگوفون کے اسپر طرح طرح کے میوے لگے ہوئے اور نیچے انکے نہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ مِائَةُ عَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ف ح ظاہر یہ ہی کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالے نے ہم درجات عند اللہ یعنے جتنے صاحب درجے ہونگے بحسب اعمال اپنے کے طاعات جیسے کہ دوزخی صاحب درکات متسافلہ کے ہونگے بقدر مراتب اپنے کے شدت کفر مین جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ترجمہ درمیان ہر دو درجون کے فرق سو برس کا ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعٰلَمِیْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی سعید رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں سو درجے ہیں ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہوں ایک درجے میں اُن درجوں میں سے تو البتہ کفایت کرے انکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی اُن بچھونوں کی جیسے کہ مسافت ہے درمیان آسمان و زمین کے پانسو برس کی راہ **ف** ع یعنے جنت کے بچھونے ایسے بلند ہونگے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے ان الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضوں نے کہا کہ مراد فرش سے عورتیں اہل بہشت کی ہیں اور مرفوع معنی فائق و فاضل کے حسن و جمال میں دنیا کی عورتوں سے لیکن حدیث میں آیا ہے کہ مومنات احسن ہونگی حوروں سے بسبب نماز و روزہ کے **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہے ابی سعید ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت میں دن قیامت کے کہ وہ انبیا علیہم السلام ہیں روشنی انکی چہروں کی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودھوین رات کے چاند کا اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہیں اوپر مانند بہتر ستارہ چمکتے کے آسمان میں واسطے ہر شخص کے انمیں سے دو بیبیاں ہونگے ہر بی بی پر ستر جوڑے ہونگے اور ہر ایک اُن دونوں میں سے ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی اُسکی کا ستر جوڑوں کے اوپر سے **ف** ع اور حدیث میں آیا ہے کہ ادنیٰ اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اُسکے بہتر بیبیاں اور اسّی ہزار خادم ہونگے پس تطبیق اسمین اور اسمین یہ ہے دو بیبیاں تو ایسی ہونگی کہ گودہ انکی پنڈلی کا ستر لباس پر سے معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہیں ہونے کی پس یہ منافی نہیں ہے اسلیئے کہ ہر ایک کے لئے بہت سی حوریں غیر صفت کی ہوں کذا قیل اور ظاہر یہ ہے کہ ہر ایک کے لیئے دو بیبیاں ہوں دنیا کی عورتوں میں سے اور ستر حوروں میں کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت میں قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنے یہ کنایہ ہے عورتوں سے مثلاً دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتوں سے فرمایا کہ دی جاویگی قوت سو مردوں کی یعنے پس کیوں نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اُسقدر کہ اوٹھا دے ناخن اُن چیزوں میں سے کہ بہشت میں ہیں یعنے قسم زینت اور آرائش اسکی سے ظاہر ہو یعنے دنیا میں تو البتہ زینت دیجاوے بسبب اُسکے وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف آسمان و زمین کے ہے اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیوں میں سے جھانکے پس ظاہر ہوں کڑے اُسکے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اُسکی سورج کی روشنی کو جیسے کہ مٹا دیتا ہے سورج ستاروں کی روشنی کو **ت** نقل کی یہ ترمذی

نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ کُحْلٰی لَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی ہونگے بن بال کے امرد آنکھین انکی ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی انکی اور نہ پرانے ہونگے کپڑے انکے **ف ح** حدیث مین لفظ جرد جیم کے پیش اور رے کے جزم سے جمع اجرد کی ہی اجرد اسکو کہتے ہین جسکے بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد یعنے لڑکا بے ریش اور کحلی کاف کے زبر سے اور بروزن فعلے کے معنی فعیل کے یعنے مکحول اور وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہون گویا سرمہ لگایا ہی **ت** نقل کی ترمذی اور دارمی نے **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُکَحَّلِیْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِیْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِیْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہونگے بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہونگا بدن بالون سے بے ریش سرمگین آنکھین تیس برس کے یا تینتیس برس کے **ف ح** یعنے جیسے کہ دنیا مین اس عمر کے ہوتے ہین اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مرد کی اس وقت مین ہی اور لفظ او جملہ او ابنا ثلث اور ثلثین سنة دینا مین شک راوی کے لیے ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذُکِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی قَالَ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ یَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاکِبٍ شَکَّ الرَّاوِیْ فِیْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ کَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی اسما بنت ابی بکر سے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین کہ ذکر کیا گیا انکے لیے سدرة المنتہی کا فرمایا آنحضرت نے چلے سوار یعنے تیزرو بیچ سایہ شاخون اس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑین اسکے سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نے **ف ح** کہ یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائة سنة یا یستظل بظلہا مائة راکب فرمایا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی **ت** اس درخت پر ٹڈی ہین سونے کی **ف ح** شاید کہ مراد فرشتے ہین نورانی کہ چمکتے ہین بازو انکے گویا کہ سونے کے ہین یا مشابہت دی ان انوار کو کہ چمکتے ہین اس سے اور تعبیر کیا انکو ساتھ سونے کی ٹڈی کے اور تفسیر اس آیة کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرة ما یغشی یعنے ڈھانکتا ہی سدرة المنتہی کو جو کچھ کہ ڈھانکتا ہی اور بیضاوی نے کہا کہ ڈھانکتی ہی اسکو ایک جماعت عظیم فرشتون کی کہ عبادت کرتے ہین جوق جوق گویا کہ میوے اسکے مانند مٹکون کے ہین **ف ح** سدرة المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سے نہین جانتا کہ پرے اسکی کیا ہی اور نہین گذرا اس سے کوئی سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہان سے آگے نہین بڑھتے اور ایک روایت مین چھٹے آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون میں یہ ہی کہ جڑ اسکی چھٹے آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْکَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِیْهِ اللّٰهُ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِیْهِ طَیْرٌ اَعْنَاقُهَا کَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالے نے وہ نہر فرع الف ؟؟

ساتھ زبرہ کے اور نبر ہ سے بھی آیا ہی یعنی نہر پانی کی کہ دونون طرف اسکے دو حوض ہین ایک تو جنت مین ہی اور دوسرا موقف مین اور اسیلئے کہا کہنے والے نے ت یعنی بہشت مین ف بسبب ہونے کثر اسکے کے بہشت مین یا اسیلئے کہ منبع اسکا بہشت مین ہی ت نہایت سفید ہی پانی اسکا دودھ سے اور نہایت شیرین ہی شہد سے اس نہر مین ہین اسکے کنارون مین پرندے جانور ہین دراز گردن کہ گردنین انکی مانند گردنون اونٹون کی ف ع لفظ جزر بہ پیش جیم اور زے سے جمع جزور کے ساتھ زبر جیم کے معنی اونٹ کے کہ تیار ہو واسطے نحر و ذبح کے اور معنی یہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کے لیے تا کہ کھاوین انسے اس نہر والے ت کہا عمرؓ نے کہ تحقیق وہ پرندے متنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانے والے انکے کہ بہشتی ہین متنعم تر اور تر و تازہ تر ہونگے انسے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فُعِلْتَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی بریدہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر اللہ تعالےٰ نے داخل کیا تجکو بہشت مین پس نچاہیگا تو کہ سوار کیا جاوے بہشت مین یاقوت سرخ کے گھوڑے پر کہ اوڑاوے وہ گھوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑے اور جلد لیجاوے تجکو جہان چاہے تو مگر کہ کریگا تو ف ع لفظ فعلت کو ساتھ صیغہ خطاب کے پڑھا ہی مجہول و معروف مگر یہ کیا جاویگا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا یا کریگا تو یعنے مطلب یاب ہوئیگا تو اور لفظ فعلت ساتھ تے تانیث کے صیغہ مجہول سے بھی آیا ہی یعنے کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گھوڑا تیرے لیے اور فرس مذکر و مونث دونون آتا ہی حاصل یہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچھ چاہیگا پاویگا ت اور سوال کیا آنحضرتؐ سے ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت مین اونٹ بھی ہونگے کہا بریدہ نے پس نجواب دیا آنحضرتؐ نے اس شخص کو جو کچھ کہ جواب دیا تھا اسکے یار کو یعنے جیسا کہ پہلے شخص کو جواب دیا تھا ویسا اسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہے تو کہ سوار کرے تجکو یاقوت کے اونٹ پر الخ پس فرماویگا اللہ تعالےٰ بطریق کلیہ کے کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیرے لیے بہشت مین جو کچھ کہ چاہے دل تیرا اور لذت پاوے آنکھ تیری نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ اور روایت ہی ابو ایوبؓ سے کہا انہون نے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون گھوڑون کو کیا بہشت مین گھوڑے ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جائیگا تجکو گھوڑا یاقوت کا اسکے دو بازو ہونگے پھر سوار کیا جاویگا تو اسپر پھر اوڑ لیجاویگا تجکو جہان چاہیگا تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اسکے قوی اور ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہی نسبت بہ ضعف کیا جاتا ہی یعنے بسبب کسی سبب ضعف کے علم حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مین نے محمد ابن اسمعیل بخاری کو کہتا تھا ابو سورہ یہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثین منکر **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگے اسی اُن صفون مین اس امت سے ہونگے اور چالیس اور امتون سے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے
کتاب البعث والنشور مین ف ح ع اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سے دو چند ہونگے بہ نسبت اور امتون کے اگر کہا جاوے کہ پہلی باب شفاعت
مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہووگے تم نصف اہل جنت کے اور یہان فرماتے ہین دو چند جواب یہ کہ ہو سکتا ہی
کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باری تعالی سے وہ ہون بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کے اس سے کہ امید رکھتے تھے
اور یہ زیادتی تفضل کرم اسکا ہی بیچ حق حبیب اپنے کے اور امت اسکی کے واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہ بھی ہی کہ اسی صفین برابر ہون عدد اشخاص
مین ساتھ چالیس صفون کے اور توجیہ اول ظاہر تر ہی **وعن** سالم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب امتی
الذی یدخلون منہ الجنۃ عرضہ مسیرۃ الراکب المجود ثلثا ثم انہم لیضغطون علیہ حتی تکاد مناکبہم
تزول رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث ضعیف وسألت محمد بن اسمعیل عن ہذا الحدیث
فلم یعرفہ وقال مخلد بن ابی بکر یروی المناکیر اور روایت ہی سالم تابعی سے کہ نقل کرتے ہین اپنے باپ سے یعنے عبداللہ بن عمرؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بہشت کا کہ امت میری اُس دروازہ سے داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اُسکی مقدار
مسافت سیر اُس سوار کی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گھوڑے کا یا سیر سوار گھوڑے کی کہ خوب دوڑتا ہی ف ع
تین رات یا تین برس اور یہ ظاہر تر ہی اسلیئے کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی پھر مراد اس سے کثرت ہی تا نہ مخالف ہو سکے کہ اوپر گذرا کہ مابین دونون بازو دو کے
دروازون جنت سے مسیرۃ چالیس برس کی ہی اور ممکن ہی یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کے اول ساتھ قلیل کے پھر اعلام کیئے گئے ساتھ کثیر
کے یا حمل کیا جاوے اوپر اختلاف دروازون کے بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کے واللہ اعلم ث پھر تحقیق بہشتی یعنے امت میری مین سے
وقت داخل ہونے اُنکے کے دروازون بہشت کے سے البتہ تنگ کیئے جاوینگے اور کھینچے جاوینگے بسبب اژدہام کے دروازے پر باوجود اس
وسعت اور چکالی کے یہان تک کہ قریب ہی کہ کندھے اُنکے ہل جاوین اور بس جاوین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہی ف
ع اور مصابیح مین بھی ضعیف منکر کہا اُسکے شارح نے یعنے یہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اُسکی کے صحیح حدیثون سے کہ وارد ہوئی ہین کہا
معنی مین ت اور پوچھا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے حال اس حدیث سے پس نہ پہچانا اسکو ف ع اور عالم حدیث کہ احاطہ رکھتا ہو
طرق احادیث پر جب کہے کہ نہین پہچانتا مین اسکو تو دلالت کرتا ہی اسکی ضعف پر ت اور کہا بخاری نے کہ مخلد بن ابی بکر کہ راوی ہی اس حدیث
کا ہی روایت کرتا ہی منکر ف ع یعنے پس ہوگی یہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نے کہ لفظ مخلد سہو ہی صاحب مشکوۃ سے اور صواب خالد ہی
اسلیئے کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسیطرح اسماء الرجال کی کتابون مین **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان فی الجنۃ لسوقا ما فیہا شری ولا بیع الا الصور من الرجال والنساء فاذا اشتہی الرجل صورۃ دخل
فیہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنے جگہ اجتماع کی ہی نہین اسمین خرید و فروخت یعنے تجارت مگر صورتین مرد اور عورتون کی پس جو چاہیگا
اور خوش رکھیگا مرد یعنے اسیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اسمین اور متصف ہوگا ساتھ اُس صورت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ
حدیث غریب ہی **وعن** سعید بن المسیب انہ لقی ابا ہریرۃ فقال ابو ہریرۃ اسأل اللہ ان یجمع بینی

وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ ۔

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سے یہ کہ انھون نے ملاقات کی ابوہریرہؓ سے یعنے بازار مین پس کہا ابوہریرہؓ نے کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالے سے کہ جمع کرے درمیان میرے اور درمیان تیرے بازار بہشت مین یعنے جیسے کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنے حال آنکہ وہ موضوع ہی واسطے حاجت نجات کے کہا ابوہریرہؓ نے کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگے بہشت مین اترینگے اُسمین یعنے اُسکے منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنے کے یعنے جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اُسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پھر اذن فرماویگا اُنکو بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنیا کے سے ف ح یعنے جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالے کا ہوگا کہ نکلین جیسے کہ دنیا مین حکم تھا کہ روز جمعہ کے نکلین اور یہ اثر اور نتیجہ اور جزا نکلنے کی روز جمعہ مین اور جانے کی نماز جمعہ کے لیے ہوگی ت پس نکلین بیچ اور زیارت کرینگے اپنے پروردگار کی اُس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالے اُنکے لیے عرش اپنا ف ح یعنے نہایت لطف و رحمت اپنی والا اوپر گذر چکا ہی کہ عرش چھت جنت کی ہی ت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالے بہشتیون کے لیے بیچ ایک بڑے باغ کے باغون بہشت کے سے پس رکھے جاوینگے اُنکے لیے منبر نور کے کہ اُسپر بیٹھین گے اور منبر موتیون کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یعنے موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کے بیٹھے گا کمترین اُنکا یعنے مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اُنمین خسیس اور کمینہ ف ح یعنے ادنی کہ کہا مین نے بمعنی اقل اور کمتر کے مرتبہ مین بہ نسبت اعلی اور اکثر کے مراد رکھا مین نے نہ متصف ساتھ دنائت اور خساست کے حدوث مین کیونکہ وجود اُسکا بہشت مین نہین ہی ت بیٹھے گا یہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کے ف ع یعنی نہ کرسیون اور منبرون پر کہ اعلی مرتبہ والے اُسپر بیٹھین گے جیسکہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹھتی ہی اور ایک خاک پر ت گمان نہین لیجانے کی یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنے والے کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنے والے فضل مین اُنسے اور روجگہ اور نشست گاہ کے ف ح اسلیئے کہ بہشت مین ہر کوئی اپنے مقام و مرتبہ پر راضی و شاکر ہوگا اور ازروے مرتبہ بلندی کی نہین کریگا اور ماتم اور حسرت اور غیرت نہین لیویگا اگرچہ بیچ کم مین مرتبہ مین ادنی ہوں یعنی وہ بالات کہا ابوہریرہؓ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا دیکھین گے ہم اپنے پروردگار کو فرمایا آنحضرت نے کہ ہان دیکھین گے کیا شک و شبہ رکھتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے یعنے ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین شب مین کہا ہم نے نہین شک کرتے ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرنے کے تم اپنے پروردگار کے دیکھنے مین اور نہین باقی رہیگا اس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اس سے اللہ تعالے بیواسطہ اور اُٹھادیگا پردہ

یہان تک کہ فرماویگا خدا تعالےٰ ایک شخص کو اُنمین سے کہ ای فلانے بیٹھے فلانے کے آیا یاد رکھتا ہی تو اُسدن کو کہ کہا تھا تونے ایسا اور ایسا ف ع یعنے اُس چیز سے کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اُسمین اور تامل کریگا اُن گناہون مین کرئیے ہونگے پس یاد دلاویگا اللہ تعالےٰ اُسکو یعنے عہد شکنیان اُسکی کہ کی تھین دنیا مین اور مراد ہین گناہ کہ اُسکے ارتکاب مین توڑتا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے کیا نہ بخشے تونے میرے لیئے وہ گناہ یعنے داخل کیا تونے مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے تونے میرے لیئے وہ گناہ کہ صادر ہوئے مجھسے پس فرماویگا اللہ تعالےٰ کہ ہان بخشے مین نے تیرے لیئے پس بسبب فراخی بخشش میری کے پہونچا تو اس مرتبہ کو فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِّنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

پس اُسوقت مین کہ بہشتی اِس حال ومقام مین ہون گے ڈہانکے گا اُنکو ایک ابر اُنکے اوپر سے پس برساویگا وہ ابر اُنپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اُسکی کے کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کھڑے ہو اور آو طرف اُس چیز کے کہ تیار کی ہی مین نے تمہارے لیئے قسم بزرگی سے پس لو جو چاہو تم پس آوینگے ہم اُس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اُسکو فرشتون نے اُسمین اور آوینگے ہم اور پاوینگے اُس چیز کو کہ نہین دیکھا ہی آنکہون نے مانند اُسکے اور نہ سنا ہی کانون نے مانند اُسکے اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اُسکے پس اوٹھائی جاوینگی اور دی جاوینگی ہمارے لیئے اُس بازار مین سے وہ چیزین کہ رغبت کرینگے ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوینگی اُس بازار مین اور نہ خریدی جاوینگی اُس بازار مین ملاقات کرینگے بہشتی آپسمین ایک دوسرے سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اُس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اُس سے یعنے مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی وخسیس اور سب حد ذات اپنی مین رفیع وعالی ہون گے اگرچہ بہ نسبت بعضون کے کم ہون پس خوش لگے گی اُسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اوپر اپنے قسم لباس سے ف ع یہ عبارت احتمال دو معنی کا رکھتی ہی بوجہ معنی ڈرانے اور خوش کرنے کے ہی وجہ اول پر یہ معنی ہونگے کہ ڈرا دے گی اُس شخص بلند مرتبہ کو یعنے مکروہ معلوم ہوگی اُسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اُسپر کہ کمتر اُس سے اور وجہ قسم لباس سے اور وجہ دوسری پر معنی یہ ہون گے کہ خوش کریگی اُس شخص کو وہ چیز کہ دیکھیگا اپنے پر قسم لباس اعلے سے ف پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اُس شخص کا یعنے کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنے نفس سے کرتا تھا یا اُس شخص سے کہ ملا تھا یہان تک کہ ظاہر اور متقصور ہوگا اُس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اُسکے لباس سے کہ تھا اُسپر یا اُس شخص پر کہ کم رتبہ تھا اُس سے اور یہ معنی مناسب وموافق تر ہین ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

فرمایا اور یہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہی کہ نہین لائق ہی کسیکو کہ غمگین ہووے بہشت مین ف ح شاید بسبب دلی ہونے لباس کے اُس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ بھی بسبب پہلے لباس کے دوسرا اُس سے بہتر ہوگا غمگین ہونا فہم ت پھر پھر جاوینگے ہم طرف مکانون اپنے کے پس ملاقات کرینگی ہمسے بی بیان ہماری یعنے دنیا کی اور حورین پس کہینگی ہمکو کہ خوش آئے تم اور اپنے گھر مین آئے اور کہین گے ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو اُس حال مین کہ بہتر تجھپر جمال ہی اُس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہمسے پسپر پس کہین گے ہم اپنی بیبیون سے کہ تحقیق ہمنے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار سے کہ رہنما کرنیوالا جانون اور درست کرنیوالا شکستگیونکا ہی اور لائق ہی اور پہونچتا ہی ہمکو کہ پھرین ہم مانند اُس چیز کے کہ پھرے ہم ف ح اسلیئے کہ جو کوئی بیٹھے ایسی ذات کے ساتھ کہ تمام حسن وجمال پرتوا اُسی کے نور کا ہی کیونکہ نہ حسن وجمال پاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَۃً وَّتُنْصَبُ لَہٗ قُبَّۃٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّیَاقُوْتٍ کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُّرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْھَا اَبَدًا وَّکَذٰلِکَ مَاتَ اَھْلُ النَّارِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَیْھِمُ التِّیْجَانَ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِّنْھَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَھَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَوَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ فِیْ سَاعَۃٍ کَمَا یَشْتَھِیْ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَھَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ الْوَلَدَ کَانَ فِیْ سَاعَۃٍ وَّلٰکِنْ لَّا یَشْتَھِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الرَّابِعَۃَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَۃَ

اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ادنی اور کمترین بہشتونکا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اسکے لیئے اسّی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیبیان یعنے دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سے اور کھڑا کیا جاویگا اُسکے لیئے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سے یعنے بنایا جاویگا اُنسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتھ اُنکے مسافت اور فراخی اُس خیمہ کی یعنے طول وعرض مین ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتھ اسی اسناد کے کہ حدیث مذکور روایت ہوئی یعنے جو کہ ابو سعید تک پہونچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سے چھوٹے یا بڑے ہو جاوینگے بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کے زیادہ نہونگے اس عمر سے کبھی اور اسیطرح دوزخی ف ح یعنے عمر اور عدم زیادتی مین ہونگے اور شاید اسقدر عمر ابرار وکفار کی اسلیئے مقرر ہوئی کہ تا چین اور عذاب کامل ہو دار البوار اور دار القرار مین ت اور اسی اسناد سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشتیون کے سرون پر تاج ہونگے ایسے کہ ادنی موتی اُن تاجونکا البتہ روشن کردے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی اور اسی اسناد سے فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنے بالفرض والتقدیر ہو گا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اُسکا اور سن اُسکا یعنے کہ تینتیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نے یعنے ذکر کیا بیچ بیان اس حدیث کے کہ جب چاہیگا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہنے کا نہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرہ چوتھا فقرات حدیث سے اور دارمی نے اخیر کا یعنے جو کہ اسحق نے نقل کیا

وعن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لمجتمعا للحور العین
یرفعن باصوات لم تسمع الخلائق مثلہا یقلن نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات
فلا نبأس ونحن الراضیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا وکنا لہ رواہ الترمذی ۔ ۔
اور روایت ہی علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطے حور عین کے بلند کرینگے آوازین یعنے
سناتی گانون کے کہ نہین سنی مخلوقات نے مانند اُن آوازون کے کہین گی ہم ہمیشہ زندہ ہین گے پس ہلاک نہین ہونے کے اور ہم ہین چین کرنیوالی
پس نہین دیکھنے کے شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی یعنے اپنے رب سے یا خاوندون سے پس نہین ناخوش ہونے کے خوشی اور خنکی ہو اُس
کسی کے لیئے کہ ہی ہمارے لیئے اور ہین ہم اسکے لیئے یعنے جنات عالیات مین نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** حکیم بن معاویۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم
تشقق الانہار بعد رواہ الترمذی ورواہ الدارمی عن معاویۃ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین ہی دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پھر پھٹین گی نکلین گی اُن
دریاؤن مین سے نہرین بعد از در آنے مسلمانون کے بہشت مین **فـــ ع** ظاہر یہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سے اصول اُن نہرون کے ہین
کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن انہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پھر انہین سے پھٹین گی
اور جاری ہون گی نہرین طرف خیمون ابرار کے اور نیچے محلون اخیار کے اور بعضون نے کہا کہ مراد دریاؤن سے وہی نہرین ہین کہ نام رکھا گیا انکا
نہر بسبب جاری ہونے اُنکی کے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ دارمی نے معاویہ سے **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل فی الجنۃ لیتکئ
فی الجنۃ سبعین مسندا قبل ان یتحول ثم تاتیہ امرأۃ فتضرب علی منکبیہ فینظر
وجہہ فی خدہا اصفی من المرأۃ وان ادنی لؤلؤۃ علیہا تضیئ ما بین المشرق والمغرب
فتسلم علیہ فیرد السلام ویسالہا من انت فتقول انا من المزید وانہ لیکون علیہا
سبعون ثوبا فینفذہا بصرہ حتی یری مخ ساقہا من وراء ذلک وان علیہا من
التیجان ان ادنی لؤلؤۃ منہا لتضیئ ما بین المشرق والمغرب رواہ احمد
اور روایت ہی ابو سعید سے اُنسے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنے دار الجزا مین البتہ تکیہ کریگا بہشت مین
ستر تکیون پر پہلے اسکے کہ پھرے یعنے ایک پہلو سے طرف دوسرے پہلو کے نہین پھریگا کہ طرح بطرح کے ستر تکیہ لگادیگا پھر آویگی اُس مرد
کے پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سے پس مارے گی وہ عورت اوپر کندھے اُس مرد کے یعنے بطریق غنج و دلال کے اور آگاہ کرے
واسطے دکھانے جمال کے پس دیکھیگا وہ مرد منہہ اپنا اُس عورت کے رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اُسکا روشن تر آئینہ سے ہوگا اور تحقیق ادنی
موتی کہ اُس عورت پر ہوگا روشن کر دیگا مابین مشرق و مغرب کو یعنے اگر ہو دنیا مین پس سلام کرے گی وہ عورت اُس مرد کو پس جواب دیگا
وہ مرد اسکے سلام کا اور پوچھے گا اُس عورت سے کہ کون ہی تو پس کہے گی وہ کہ مین جملہ زیادتی سے ہون **ف ح** کہ وعدہ کیا تھا حق تعالیٰ
نے نیک کارون سے کہ فرمایا قرآن مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی ستر ہا اشرفیا

کے ہی کی ہی اور زیادہ انکو اسیلئے فرمایا کہ حسنے تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالے نے اپنے فضل سے جزاء اعمال مین مکلفین کے لیئے اور زیادہ ذکو فضل ہی فضل ہی ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ ہون گے اُس عورت پر ستر کپڑے یعنے رنگ برنگ کے بسبب پتلے پن اُن کپڑون مین نظر اُس مرد کی یعنے پاویگی اُس عورت کے بدن کی لطافت کو یہان تک کہ دیکھیگا وہ مرد اُس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اُس لباس کے پیچھے سے یعنے بسبب نہایت صفائی کے کوئی چیز مانع اُسکی نظر کو نہین ہونے کی اور تحقیق اُس عورت کے سر پہ تاج ہون گے کہ ادنی موتی اُن تاجون مین سے روشن کر دیگا مابین مشرق و مغرب کو نقل کی یہ احمد نے **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَحَدَّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَکَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی دُوْنَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا یُشْبِعُکَ شَیْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِیًّا اَوْ اَنْصَارِیًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ترجمے اور روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتے تھے اس حال مین کہ نزدیک اُنکے تھا ایک شخص گنوارون مین سے حدیث یہ ہی کہ ایک شخص بہشتیون مین سے پروانگی مانگیگا اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے مین یعنے درخواست کریگا اللہ تعالے سے کہ مجکو حکم ہو تا بہشت مین کھیتی کرون پس فرماویگا اُسکو اللہ تعالے کہ کیا نہین ہی تو بیچ اُس چیز کے کہ چاہے تو یعنے جو چیز جس جنس کے چاہے تو موجود ہی پھر زراعت کیون کرتا ہی کہیگا وہ شخص کہ ہان سب کچھ ہی ولیکن مین چاہتا ہون کہ کھیتی کرون پس اذن ہویگا اُسکو کھیتی کرنیکا پس تخم ڈالیگا وہ اور بوئیگا پس جلدی سے پلک مارتے مین ہو جاویگی روئیدگی اُسکی اور برابر ہونا اُسکا اور کٹنا اُسکا پس وہ ہووے گی کتنے ہی پہاڑون کے برابر پس فرماویگا اللہ تعالے ای فرزند آدم کے لے یہ جو کچھ آرزو کرتا تھا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجکو کوئی چیز ف ع کہ باوجود ان تمام نعمتون ان گنت بہشت کی آرزو کھیتی کی کی تو نے اُس سے معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور صفت اُس سے ہرگز نہین نکلنے کی اگرچہ بہشت مین جاوے ترجمہ پس کہا اُس گنوار نے قسم ہی خدا کی نہ پاؤ گے تم اُس شخص کو مگر قریشی یعنے اہل مکہ سے یا انصاری یعنے اہل مدینہ سے اسیلئے کہ وہ مین کھیتی والے اور اپر ہم یعنے گنوار اور صحرا نشین نہین مین کھیتی والے بلکہ اکثر اکتفا کرتے ہین شیر و خرما پر یعنے پس نہین چاہتے ہم مانند اسکے پس ہنسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا یَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی جابر سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی علیہ وسلم سے کہ کیا سووین گے بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہی اور بہشتی مرنے کے نہین یعنے پس سونے کے بھی نہین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ رُؤْیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی

باب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالے کے ف ح جان کہ رویت حق تعالے کی جائز ہی عقلاً اہل سنت وجماعت کے نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکھنے کے نہین اُنکے نزدیک اور جو کچھ کہ موجود ہی ممکن ہی دیکھنا اُسکا اگرچہ جسم وجسمانی نہو اور مکان اور جہت مین نہو اور مداخلت ان امور کی دیکھنے مین بسبب جریان عادت کے ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کے بدون اُنکے دکھاوے تو یہ بھی جائز ہی اور اللہ تعالے قادر ہی کہ قوت بصیرہ بصر مین رکھدے اور جیسے کہ اُسکو آج دنیا مین بصیرت سے پاتے ہین قیامت

کو بصر سے بھی دیکھین وہ بہر خیر تقادر ہی ۔ اور اتفاق رکھتے ہین علما اوپر واقع ہونے رویت حق تعالیٰ کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سے بسیر ممد ہین اور وہ دلائل ساتھ اعتراضات مبتدعہ کے کہ منکر ہین اُسکے اور تاویلات انکے آیات اور احادیث اور دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سے مذکور ہین اور مختار یہ ہی کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بھی ممکن ہی ولیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کہ واقع ہوئی اور بعضون کو وہان بھی خلاف ہی چنانچہ بیان اُسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آویگا اور کسی سلف اور خلف سے دیکھنا حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہونچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سے کوئی اُس طرف نہین گیا اور دعوی اُسکا نہین کیا اور مشائخ اتفاق رکھتے ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنے مدعی اُسکے کے اور انوار مین کہ کتاب بفقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہے کہ خدا کو عیاناً دنیا مین سر کی آنکھون سے دیکھتا ہون مین اور وہ تعالیٰ بالمشافہ مجھسے کلام کرتا ہی کافر ہو جائے اگر کہین کہ جب رویت اللہ تعالیٰ کی ممکن ہی اور کوئی آفت حاسہ بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکھنے کا کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دیکھنا بسبب قدرت اور خلق الٰہی کے ہی اور حاسہ بصر علت اُسکی نہین حق سبحانہ تعالیٰ نے بسبب جریان عادت کے اُسکو سبب کیا ہی اور دخل دیا اگر وہ دکھاوے تو بے آنکھ کے بھی دیکھ سکتا ہی اگر وہ نہ دکھاوے تو اگر آنکھ کھلی ہو تو بھی نہ دیکھ سکے اور اگر اب بڑا پہاڑ مثلاً سامنے آنکھ کے ہو اور اللہ تعالیٰ صفت دیکھنے کی آنکھ مین پیدا نہ کرے تو نہ دیکھ سکے اور اگر ایک اندھا قصی بلاد مشرق مین ہو اور لپشہ مغرب مین اگر اللہ تعالیٰ دکھاوے تو دیکھ سکتا ہی یہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنے سے اپنے پر ہی اور بنظر قدرت باری تعالیٰ کے سب ممکن اور آسان ہی اور کہا ہی علما نے کہ تخصیص رویت کی ساتھ مومنون کے بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونے کے اُسمین ساتھ اُس دولت کے مشرف ہونگے اور موقف حشر مین سب دیکھین گے کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکھنے کے محجوب ہو جاوینگے اور حسرت ابدی مین رہین گے اور صحیح یہ ہی کہ عورتون کو بھی رویت ہوگی مانند مردون کے اور بعضون نے کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بھی کبھی کبھی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کے کہ اوقات بار عام کے ہون گے اور بعضون نے کہا کہ عورتون کو دیدار نہوگا اسلیئے کہ یہ پردہ مین ہون گی جیسے کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص و ارادہ کا رویت مین شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کے موجب پردہ و حجاب کے نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرہؓ اور خدیجہ کبریٰؓ اور عائشہ صدیقہؓ اور مانند اُنکے کے اس نعمت سے محروم رہین اور اِس دولت سے مشرف نہون باوجود فضیلت اور اکملیت اُنکے کے بہت سے مردون سے اور صحیح یہ ہی کہ رویت عام ہی سب مومنون کے لیئے کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضے علما شافعیہ کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتھ مومنون بشر کے ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہ قول بھی صحیح نہین ہی واللہ اعلم اور رویت حق تعالیٰ کی خواب مین بھی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتھ مثال کے ہو اور حق تعالیٰ کے لیئے مثال ہی نہ مثل اور سلف سے نقل کرنا اُسکا صحت کو پہونچا ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے آیا ہی کہ سو بار ساتھ اس نعمت کے مشرف ہوئے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی آیا ہی کہ دیکھا مین نے رب العزت کو خواب مین پس پوچھا مین نے کہ کون سی عبادت افضل ہی فرمایا کہ تلاوت قرآن بار دیگر پوچھا کہ معانی سمجھ کر پڑھنا یا بدون اُسکے فرمایا معنی سمجھکر پڑھے یا بدون اُسکے

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تنظر الی القمر لیلۃ البدر فقال انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع الشمس و قبل غروبہا فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل غروبہا متفق علیہ

روایت ہی جریر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکھو گے اپنے پروردگار کو آشکارا آنکھ سے اور ایک روایت مین ہی یعنے جریر سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف چاند چودھوین رات کے پس فرمایا تحقیق تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو جیسے کہ دیکھتے ہو اس چاند کو ف ح یہ تشبیہ رویت کے ساتھ رویت کے انکشاف پورے مین ہی یعنے دیکھنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسے دیکھنا چاند کو کہ شک و شبہ کو اسمین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتھ یعنے جیسے کہ یہ چاند تمہارے مقابلہ مین ہی اور جہت مین اور محدود ہی ذات حق تعالےٰ کی بھی ایسی ہی ہوگی پس یہ مراد نہین ہی جیسے کہ فرمایا ترجمہ نہین ایذا دیے جاؤ گے تم بیچ دیکھنے اسکے ک ف ع لفظ تضامون ساتھ پیش ت کے اور تخفیف میم مضمومہ کے اور ساتھ زبر ت کے اور تشدید میم کے دونون طرح روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضیم سے ہی بمعنی ضرر و ظلم کے یعنے ضرر نہین کیے جانے کے بیچ دیکھنے اس ذات پاک کے اسطرح کہ بعضے دیکھین اور بعضے نہین یا ظلم کرے ایک دوسرے پر ساتھ تکذیب اور انکار کے اور وجہ دوسری پر تضام سے ہی بمعنی آپسمین ملنے اور اژدہام کیے یعنے اجتماع اور اژدہام نہین کرینگے اللہ تعالےٰ کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کے جیسے کہ چودھوین رات کے چاند مین بخلاف دیکھنے ماہ نو کے کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہی ترجمہ پس اگر طاقت رکھو تم یہ کہ غلبہ نہ کیے جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کہ پہلے نکلنے آفتاب کے ہی یعنے نماز صبح اور اوپر نماز کے کہ پہلے غروب ہونے آفتاب کے ہی یعنے نماز عصر پس کرو تم اسکو ف ح ع یعنے جب تک ہو سکے مواظبت کرینکو نماز فجر و عصر پر ہاتھ سے نہ دو کہ مواظبت کرینوالا نماز پر لائق رہی ساتھ دیکھنے پروردگار تعالےٰ کے کہ بلکہ شہود ذات کا یہین سے بہم پہونچتا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نماز ونکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب فضیلت انکی کے ہی اسلیئے کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانے بازار کا پس جسکو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کے اسکو غیر انکے مین بطریق اولیٰ نہین لاحق ہوگی اور بسبب شرف ان دو وقتون کے اور بسبب اسکے کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی ترجمہ پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اور نماز پڑھ درحالیکہ حمد و ثنا کہنے والا ہو اپنے پروردگار کے پہلے نکلنے آفتاب کے کہ مراد اس سے نماز فجر ہی اور پہلے غروب آفتاب سے کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن صہیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تعالیٰ تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوہنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ تعالیٰ فما اعطوا شیئا احب الیہم من النظر الی ربہم ثم تلا للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ رواہ مسلم

اور روایت ہی صہیب سے انسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جسوقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت مین فرماویگا اللہ تعالیٰ چاہتے ہو تم کچھ کہ زیادہ دون مین تمکو یعنے تمہاری عطاؤن سے پس کہین گے بہشتی کیا روشن اور اوجلا نہین کیا تونے منہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تونے ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تونے ہمکو آگ دوزخ سے پس اس سے کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پس اوٹھایا جاویگا پردہ ف ع اور اوٹھنا پردہ کا دفع تعجب کے لیئے ہی گویا کہ کہا گیا انکو وہ زیادتی یہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہی حجاب
سے اسلیئے کہ وہ محجوب ہا ہی غیر محجوب اور اسلیئے کہ محجوب مغلوب ہی پس معنی یہ ہین کہ اوٹھایا جاویگا پردہ دیکھنے والون کی آنکھون سے جیسے کہ
دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ پس دیکھینگے طرف ذات اقدس اللہ تعالے کی منزہ ہی صورت اور جہت
وغیرہ سے پس نہ دیئے گئے بہشتی کوئی چیز کہ دوست ترہو نزدیک انکے نظر کرنے سے کہ طرف پروردگار کے ف ع منتہائے تمام نعمتون کا
دیدار حق ہی جیسے کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اسکی ہی ترجمہ پھر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
ان لوگون کے لیئے کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنے جنت اور زیادہ اسپر یعنے رویت حق تعالی کی نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اہل الجنۃ
منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمہم علی اللہ من
ینظر الی وجہہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی
روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا از روے قدر و مرتبہ کے البتہ وہ شخص ہی
کہ دیکھیگا طرف اپنے باغون کے اور اپنے عورتون کے اور اپنی نعمتون کے اور اپنے خدمتگارونکے اور اپنے تختون کے کہ بیٹھیگا اور استراحت
کریگا انپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنے مالک اسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کے اور گرامی تر اور عزیز تر انکا
نزدیک اللہ کے وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اسکی کے صبح و شام ف ع اور اسلیئے حکم فرمایا محافظت کرنیکا اوپر دونون
نمازون کے کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسے کہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سے روز و شب علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر
ہی اسلیئے کہ اگر ہو دیکھنا بطریق دوام کے تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سے اور حالانکہ وہ انہین کے لیئے پیدا کی گئین ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ
کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہ ہی کہ ماسوائے حق کیطرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی ترجمہ پھر پڑہی حضرتؐ نے یہ آیت
کتنے منہہ اسدن تر و تازہ اور خوش و خورم ہون گے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن**
ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قال قلت وما ایۃ ذلک
فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ہو خلق من خلق اللہ
واللہ اجل واعظم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ آیا ہر ایک
ہمسے دیکھیگا اپنے پروردگار کو تنہائی مزاحمت غیر کے فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پوچھا ابو رزین نے کہ کیا ہی علامت اسکی بیچ مخلوقات
اسکی کے فرمایا ای ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سے دیکھتا ہی چاند کو چودہوین رات مین تنہا بے مزاحمت کسی کے کہا ابو رزین نے
کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرتؐ نے پس سوا اسکے نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سے یعنے اور دیکھتا ہی اسکو ہر ایک اور
اللہ تعالے کامل تر ہی مرتبہ مین اور بزرگ تر ہی منقبت مین یعنے پس وہ بطریق اولی دکھائی دیگا بے مزاحمت نقل کی یہ ابوداؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہل رأیت ربک قال نور انی اراہ رواہ مسلم روایت ہی ابوذر سے کہ کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ آیا دیکھا ہی آپ نے اپنے پروردگار کو شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالے و تقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اسکو

ف ح ع اسلیے کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سے اور خیرہ کرنیوالا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالےٰ کے آیا ہی جیسے کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنیوالا آسمان و زمین کا اور ظاہر کرنیوالا روشنیون آسمان و زمین کا ہی مانند آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکے کے یا ہدایت کرنیوالا آسمان اور زمین والون کا اور روشن کرنیوالا بندون کے دلون کا اور اُسکے نامون مین سے نور بھی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنیوالا غیر اپنے کا علی ماذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھ زبر ہمزہ اور تشدید نون کے ہی اکثر نسخون مین یعنے کیونکر دیکھون اُسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضے نسخون مین ہی نورانی ساتھ تشدید ی کے نسبت کے لیے ساتھ زیادتی الف اور نون کے مبالغہ کے لیے اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی رویت سے بمعنی رائے کے ہوگا یعنے مین گمان کرتا ہون اسکو پس اگر پڑھا جاوے ساتھ پیش ہمزہ کے تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن مالک نے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکھنے آنحضرت کے اللہ تعالے کو شب معراج مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کے لیے بحسب اختلاف روایتون کے اسلیے کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتھ زبر ہمزہ کے اور تشدید نون مفتوحہ کے پس ہوگا استفہام بطریق انکار کے اور روایت کیا گیا ہی نون کے زیر سے بھی پس ہوگا دلیل ثابت کرنیوالون کے لیے اور ہوگی حکایت ماضی سے ساتھ حال کے انتہی **ترجمہ** نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ

اور روایت ہی ابن عباسؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے جھوٹ نکہا محمدؐ کے دل نے ساتھ محمدؐ کے اُس چیز مین کہ دیکھا اُس نے بصر سے اور وہ ذات اقدس اللہ تعالے کی ہی اور تحقیق دیکھا آنحضرتؐ نے پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نے کہ دیکھا آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار کو اپنی دل سے دو بار ف ح ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالے نے بینائی اُنکی اُنکے دل مین اور یالایا دل اُنکا اُنکے بینائی مین بامعنی خواہ کہین چشم دل سے دیکھا یا کہین چشم سر سے دیکھا دونون کے ایک ہی معنی ہین اور یہ معنی اسلیے کیے کہ مذہب ابن عباسؓ کا دیکھنا بینائی سے ہی اور دیکھنا دل سے اور ونکا مذہب ہی برخلاف انکے مذہب کے جیسے کہ معلوم ہوگا مقصود یہ ہی کہ ابن عباسؓ دیکھنے سے دیکھنا حق کا مراد رکہتے ہین اور جمہور صحابہ موافق انکے ہین اور یہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین اور اودنے سب کو بیان قرب آنحضرتؐ کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کے کہتے ہین اور جمہور مفسرین بھی اسیطرف گئے ہین کہ مراد دیکھنے سے یہ ہی کہ آنحضرتؐ نے اللہ تعالےٰ کو دیکھا پھر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نے تو کہا کہ دیکھا آنحضرتؐ نے رب تعالے کو اپنے دل سے نہ آنکھ سے اور بعضون نے کہا کہ نہین آنکھ ہی سے دیکھا اور کہا امام نووی نے کہ راجح اکثر علما کے نزدیک یہ ہی کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو سر کی آنکھون سے شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہؓ اور بعضے اور صحابہ اسؓ دیکھنا جبرئیل علیہ السلام کا انکی صورت اصلی مین مراد رکھتے ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسے کہ حدیث آئندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا کلام کیا ہی اپنے رب سبحانہ تعالےٰ سے بغیر واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعری میں سے اور ایک جماعت متکلمین سے کہ آپ نے کلام کیا ہی **ترجمہ** نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباسؓ نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو کہا عکرمہ نے

کہ کہا مین نے ابن عباس رض سے اور اشکال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالے یعنے یہ صفت ذات اپنی کے کہ نہین پاتین اسکو
بینائیاں اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکھنے آنحضرت رب العزت کو کہا ابن عباس رض نے یہ جواب عکرمہ کے واسطے ہی تیکہ
اے عکرمہ پانا اسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اسکو اسوقت ہی کہ تجلی کرے اور ظاہر ہو ساتہ نور اپنے کے کہ وہ نور خاص ذات اسکیکا
ہی ف ح اور اسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی و نابود ہو مدرک اور اگر تجلی کرے اسقدر کہ وفا کرے اسکو قوت بشری پا سکتی ہین اسکو بینائیان
اور یہ بھی علما نے کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی کا ہی ساتہ تمام حدود و نہایت اسکی کے اور حق سبحانہ کے لیئے کوئی حد و نہایت
نہین ہی اور دیکھنا عام تر ہی اس سے ترجمہ اور تحقیق دیکھا آنحضرت نے اپنے پروردگار جل وعلا کو دو بار ف ح ایک بار نزدیک
سدرۃ المنتہی کے اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی رح نے کہا کہ احتمال ہی کہ دل سے دوبارہ دیکھا ایکبار دل سے اور ایکبار آنکھ سے
اسیلیے کہ نہین کہا کسی نے کہ آنحضرت نے اللہ تعالے کو دیکھا آنکھون سے دو بار **وعن** الشَّعْبِیِّ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَعْبًا بِعَرَفَۃَ
فَسَاَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ فَکَبَّرَ حَتّٰی جَاوَبَتْہُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ ہَاشِمٍ فَقَالَ کَعْبٌ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
قَسَمَ رُؤْیَتَہٗ وَکَلَامَہٗ بَیْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰی فَکَلَّمَ مُوْسٰی مَرَّتَیْنِ وَرَاٰہُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَیْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ
فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ ہَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَکَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَہٗ شَعْرِیْ قُلْتُ رُوَیْدًا
ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی فَقَالَتْ اَیْنَ تَذْہَبُ بِکَ اِنَّمَا ہُوَ جِبْرَئِیْلُ مَنْ اَخْبَرَکَ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَاٰی رَبَّہٗ اَوْ کَتَمَ شَیْئًا مِمَّا اُمِرَ بِہٖ اَوْ یَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ
الْغَیْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ وَلٰکِنَّہٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ لَمْ یَرَہٗ فِیْ صُوْرَتِہٖ اِلَّا مَرَّتَیْنِ مَرَّۃً
عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَہٰی وَمَرَّۃً فِیْ اَجْیَادٍ لَہٗ سِتُّمِائَۃِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَرَوَی الشَّیْخَانِ مَعَ زِیَادَۃٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِیْ رِوَایَتِہِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ رض فَاَیْنَ قَوْلُہٗ
ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی قَالَتْ ذَاکَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَاْتِیْہِ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ وَاِنَّہٗ
اَتَاہُ ہٰذِہِ الْمَرَّۃَ فِیْ صُوْرَتِہِ الَّتِیْ صُوْرَتُہٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ اور روایت ہی شعبی سے کہ کہا ملاقات کی ابن عباس رض نے کعب احبار سے عرفات
مین روز عرفہ کے پس پوچھا ابن عباس رض نے کعب سے ایک چیز سے یعنی رویت حق جل وعلا کی سے دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نے یعنے بسبب
استعظام اور استبعاد اس سوال ابن عباس کے یہان تک کہ جواب دیا اسکو پہاڑون نے یعنے تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سے آواز نکلی جیسے کہ گنبد مین کوئی
بولتا ہی تو ویسے ہی آواز وہان سے آتی ہی پس کہا ابن عباس رض نے کہ ہم اولاد ہاشم ہین ف ح یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین
پوچھتے ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سے اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کے ہین کہ اقتباس علوم و انوار کا جناب نبوت سے کیا ہی ہمنے تامل کر د
اور ساتھ غصہ اور استبعاد کے جلدی نکر دو اور تفکر کر وجواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نے یہ مبالغہ کیا کعب
احبار نے تامل و تفکر کیا ترجمہ پس کہا کعب نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد اور موسی کے پس کلام کیا اللہ
موسی سے دو بار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسرے کوہ طور پر اور دیکھا اسکو محمد نے یعنی معراج مین دو بار اور ظاہر یہ ہی کہ کعب احبار
نے یہ کلام توریت سے نقل کیا کہا مسروق نے کہ شعبی یہ حدیث روایت اس سے کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ کے پاس پیچھے بعد
دیکھنے مناظرہ ابن عباس رض اور کعب کے اور سننے اس کلام کے کعب سے پس کہا مین نے عائشہ سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

پروردگار اپنے کو پس کہا عائشہؓ نے مسروق سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے کہ کھڑے ہوگئے بسبب اُسکے بال میرے بدن کے یعنے چونکہ
مین معتقد ہون اُسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنے سے دنیا مین اور وقوع اُسکا محال ہی مارے عظمت و ہیبت اُسکی کے میرے بدن کے بال کھڑے ہوگئے
کہا مین نے ٹھیرو اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا اُنکا تھا تاکہ سوال و جواب اُنسے کرین پھر پڑھی مین نے
یعنے اثبات رویت کے لیئے یہ آیت تحقیق دیکھین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد مسروق کے
پڑھنے آیت سے نشانی بڑی ہی کہ دلالت کرے عظمت شان اللہ تعالے کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرتؐ کے اور مقصود اس سے رویت بصری ہی
یا دل کی ترجمہ پس کہا عائشہؓ نے کہان لیجاتی ہین تجکو آیتین یعنی خطا کی تو نے آیتون کے معنی سمجھنے مین کہ انکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نے
سوا اسکے نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیلؑ ہی جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دے کہ آنحضرتؐ نے چھپایا کچھ اس چیز
سے کہ حکم کیئے گیے ساتھ اظہار اُسکے کے ف ع یعنے احکام و شرائع جیسے کہ دلالت کرتا ہی اُسپر قول اللہ تعالے کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چھپانا عام ہی سب سے یا بعض سے پس اس سے رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص ہونے اہل بیت کے
ساتھ بعض احکام کے ت یا خبر دے کہ جانتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے اُنکے حق مین تحقیق اللہ تعالے
نزدیک اُسکے ہی علم قیامت کا اور اوتارنے مینہ کا یعنے آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیلؑ کو یعنے اُنکی صورت اصلیہ مین نہین دیکھا جبرئیلؑ کو اُنکی صورت اصلیہ مین بے تمثل مگر دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہی
کے ف ح جیسے فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی ت اور ایکبار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ مین دیکھا آنحضرتؐ نے اور
جبرئیلؑ کو درحالیکہ اُنکے لیئے چھ سو بازو تھے تحقیق روک لیا تھا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے ساتھ زیادتی
اور اختلاف کے اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے یون آیا ہی کہ کہا مسروق نے کہ کہا مین نے عائشہؓ سے پس اگر نہ دیکھا محمدؐ نے پروردگار کو تو
کہان ہی اور کسپر محمول ہی قول حق سبحانہ تعالے کا پھر نزدیک آیا پس اوتر آیا اور متعلق ہوا ساتھ اُسکے ف ع یعنے پس ظاہر متبادر یہ ہی کہ
ضمیر دنی کی پھرتی ہی طرف اللہ کے اور ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی فکان قاب قوسین مین
اور بعد اسکے فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رای پس یہ اشکال کیا مسروق نے ت کہا عائشہؓ نے کہ یہ یعنے مرجع ضمیر کا سب
مین جبرئیل علیہ السلام ہی ف ع یعنے نہ رب سبحانہ پھر بیان کیا عائشہؓ نے واسطے بیان دفع اس اشکال کے کہ اگر شاید کوئی کہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے جبرئیلؑ کو ہمیشہ پس کیا ہی وجہ تخصیص رویت اُنکے کی اس مقام مین تو گویا جواب دیا عائشہؓ نے ت کہ آتے
تھے جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ صورت ایک مرد کے یعنے مشکل اکثر بصورت دحیہ کلبی کے اور تحقیق جبرئیلؑ آئے آنحضرتؐ
کے پاس اس بار مین یعنے اجیاد مین بیچ صورت اپنی کے کہ وہ صورت اصلی اُنکی ہی پس روک دیا کنارہ آسمان کو ف ع یعنے مانند اس ہیئت
کے دیکھا تھا اُنکو شب معراج مین اُنکی صورت اصلی مین بر وجہ تحقیق کے یہ ہی جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتے ہین ساتھ قول کعب کے
اور اختیار اُسکو کیا کہ آنحضرتؐ نے دیکھا اللہ تعالے کو دو بار باجماع رویت کے آنکھ یعنی بصر یا بصیرت کے یا ایک ان دونون کے بصیرت سے
اور دوسرے بصر سے باوجود اتفاق کے اسپر کہ نہین دیکھا آنحضرتؐ نے اللہ تعالے کو آنکھ سے دو بار واللہ اعلم اور رای پر نفی عائشہؓ کی پس احتمال
ہی یہ کہ حمل کیجاوے مطلق پر یا مقید ہو ساتھ نفی بصر کے اور جواز رویت اُنکی کے دل سے اور ظاہر اول ہی فتدبر و تامل کہا حافظ ابن حجر نے کہ
تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کے اور نفی عائشہؓ کے یہ ہی کہ حمل کیجاوے نفی عائشہؓ کی اوپر رویت بصر کے اور اثبات ابن عباس کا اوپر

روبیت دل کی نہ مجرد علم اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کا علی الدوام اور روبیت جو حاصل ہوئی حضرتؐ کو پیدا کی گئی حضرتؐ کے قلب مین جیسے کہ پیدا کی جاتی ہی روبیت آنکھ کی واسطے دیکھنے غیر اللہ تعالیٰ کے **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی وَفِیْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی وَفِیْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی قَالَ فِیْهَا كُلِّهَا رَاٰی جِبْرَئِیْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِیْلَ فِیْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِیِّ فِیْ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی قَالَ رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ

اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندے اور رب کے یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدار دو کمان کے اور یہ کنایہ ہی کمال قرب اُن دونون کے سے یا کمتر اُس سے اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے نہین جھوٹ پایا دل نے وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعودؓ نے بیچ تفسیر ان سب آیتون کے کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطے انکے چھ سو بازو تھے **ف ع** یعنے یہ سب ضمیرین پھرتی ہین جبرئیل کیطرف اور یہ تاویل مطابق ہی اُس تاویل کے کہ عائشہؓ نے کی آیتون مذکورہ مین جیسے کہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضے علما ہمارے نے کہ ابن مسعودؓ اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعودؓ نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے نہین جھوٹ پایا دل نے اُس چیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو بیچ ایک جوڑے کے کپڑون سبز سے درحالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اُس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ تحقیق دیکھین آنحضرتؐ نے آیتین پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعودؓ نے کہ دیکھا آنحضرتؐ نے رفرف خضر کو یعنے سبز کپڑون والیکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو **ف ح تنبیہ** یہ جو کہ ہوا اس سے معلوم ہوا کہ بیچ روبیت آنحضرتؐ کے پروردگار تعالیٰ کو شب معراج مین چشم سر سے صحابہ کو اختلاف ہی عائشہؓ نفی اُسکی کرتی ہین اور ابن عباسؓ اثبات اور ساتھ ہر ایک کے اُنین سے جماعت ہی صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کے تابعین وغیرہ بھی طریقہ اختلاف پر گئے ہین اور بعضون نے توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین ہی ولیکن جمہور بجانب اثبات کے ہین اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کبار کے یہ ہی کہ آنحضرتؐ نے دیکھا پروردگار اپنے کو سر کی آنکھون سے اور کہا کہ اثبات اُسکا سوا سننے کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہو سکتا اور عائشہؓ نے اُسکے انکار مین حدیث سے نہین کیا اور کچھ سنکر حضرتؐ سے روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اُنکا بقول حق سبحانہ کے ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب اور بقول اللہ تعالیٰ کے لا تدرکہ الابصار اور جواب اُسکا یہ ہی کہ نفی کیا آیت پہلی مین کلام حالت روبیت مین بھی اور اسی نفی روبیت بے کلام کے لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سے نفی مطلق روبیت کی نہین سمجھی جاتی اور بعضے علما نے کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کے قول پر ہی اور مقرر ہی کہ اُنہون نے یہ قول سوا سننے کے آنحضرتؐ سے نہین کہا اور روا نہین کہ ایسی بات ظن و اجتہاد سے کہین اور ابن عمرؓ نے اس مسئلہ مین ابن عباسؓ سے تکرار کی اور پوچھا کہ آیا دیکھا محمدؐ نے اپنے رب کو پس اُنہون نے کہا کہ ہان دیکھا اُسکو پس ابن عمرؓ نے تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور معمر بن راشد نے کہا کہ عائشہؓ ہمارے نزدیک ابن عباس سے زیادہ علم نہین رکھتین تھی اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سے بھی ثبوت روبیت ہی **وسئل** مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِلٰی رَبِّهَا

نَاظِرَةٌ فَقِیْلَ قَوْمٌ یَقُوْلُوْنَ اِلٰی ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَیْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ
قَالَ مَالِكٌ اَلنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَعْیُنِهِمْ فَقَالَ لَوْ لَمْ یَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَمْ یُعَیِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ
فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور پوچھے گئے امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے سے
کتنے منہ ہونگے روز آخرت کے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے پس کہا گیا یعنے امام مالک سے کہ ایک قوم یعنے معتزلہ اور مانند انکے کے اہل بدعت یہ
کہتے ہین کہ مراد آیۃ مذکورہ مین دیکھنا طرف ثواب پروردگار کے ہی نہ طرف ذات اسکی کے پس کہا امام مالک نے جھوٹے ہین وہ پس کہان ہین وہ
اور کیونکر دور پڑے سمجھنے معنی قول حق تعالیٰ کے سے کہ بیچ شان کفار اور تقبیح حال انکے کے فرمایا ہی حقا تحقیق کفار دیکھنے پروردگار کے سے اس روز
منع کیے جاوینگے ف ح یعنے نہین دیکھنے کے انکو اور حجاب اشد عذاب ہی جیسے کہ رویت ہر ثواب سے افضل ہی اور معنی یہ ہین کہ کہان گئی ہی انکی
عقل کہ پڑے ہین اس غفلت اور بعد مین مفہوم اس قول سے اور وہ یہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہونگے بلکہ دیکھینگے ت کہا مالک نے کہ لوگ
یعنے مسلمان دیکھینگے طرف اللہ تعالیٰ کے روز قیامت کے اپنی آنکھون سے اور کہا مالک نے اگر نہ دیکھتے مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کے
تو نہ عار دلاتا اللہ کافرون کو ساتھ ہونے انکے کے محجوب دیدار حق سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنے کفار کے حق مین حقا تحقیق کفار اپنے پروردگار سے
اسدن پردے مین ہونگے ف ح یعنے عذاب کرنا اور عار دلانا اسی صورت مین ہی کہ او نعمت دیدار سے مخلوظ اور مخصوص ہون اور یہ محروم
ومخذول اور اگر مومن بھی محجوب ہون تو سرزنش کافرون کو کیون ہو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وعن** جابرٍ عن النبی صلی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِیْ نَعِیْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْهِمْ مِنْ
فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ قَالَ فَیَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَیَنْظُرُوْنَ
اِلَیْهِ فَلَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلٰی شَیْءٍ مِّنَ النَّعِیْمِ مَا دَامُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ حَتّٰی یَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَیَبْقٰی نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی جابر رضی سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتون مین مشغول ہونگے ناگہان نکلے گا اور بلند
ہوگا انکے لیے ایک نور پس اٹھاوینگے سر اپنے تا دیکھین نور کو پس ناگہان دیکھینگے کہ پروردگار تعالیٰ نے تجلی کی ہی انپر اوپر انکے سے
پس فرماویگا پروردگار تعالیٰ سلام ہی تمپر اے بہشتیون اور یہ یعنے سلام رب کا یعنے شاہد اسکا قول اللہ تعالیٰ کا ہی کہ فرمایا بہشتیون کے
لیے ہی سلام کہنا پروردگار مہربان کیطرف سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھیگا اللہ تعالیٰ طرف انکے اور دیکھینگے وہ طرف
اللہ تعالیٰ کے پس نہ التفات کرینگے طرف کسی چیز کے نعمتون بہشت مین سے جب تک کہ دیکھینگے طرف اللہ تعالیٰ کے یہان تک کہ پوشیدہ ہوگا
اللہ تعالیٰ انکی نظرون سے یعنے ساتھ واقع کرنے حجاب کے انپر اور باقی رہیگا آثار نور رویت اور ذوق اور سرور اسکا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف
ح یہ پردہ اور پوشیدگی بھی جملہ لطف و مہربانی سے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندون پر اسلیے کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین [illegible]
مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت انکی نہین ہی ایک زمانہ چاہیے کہ اسمین بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکھکر مستحق اور تجلی کے ہون
اور ہر بار لذت و ذوق جدید پاوین

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

باب ہی بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا
مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِیَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَیْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَ
اللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِیْ یُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِیْهَا عَلَیْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَیْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ

روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی تمھاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی مین سے
ف یعنے آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سے شاید کہ مقصود عدد ستر سے بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعیین اس عدد مخصوص کی اور بیچ
ذکر اس عدد کے ارادہ اس معنی کا معہود و متعارف ہی ت کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنے عذاب نار دوزخ مین
پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنے آگ سخت کے اسکے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر انہتر جزو ہر ایک ان انہتر جزون مین
سے مانند گرمی اس آگ تمھاری کے ہی ف یہ وہ مضمون پہلے فقرہ کا ہی کہ فرمایا تھا گرمی آگ تمھاری کے ایک جزو ہی ستر جزون آگ دوزخ
کے سے تاکید کے لیئے تکرار کی اور حاصل جواب یہ کہ ضرور ہی اور چاہیئے کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتی تمھاری
آگ یعنے عذاب خدا اشد چاہیئے عذاب خلق سے تا ممتاز ہو عذاب اسکا اورون کے عذاب سے اور اسی لیئے اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر اصناف
عذاب کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے لیکن یہ لفظ کہ ذکر کیئے گئے بخاری کے ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ آگ تمھاری کہ جلاتے ہین
ابن آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخ کے سے اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجائے علیہن اور کلہن کے یعنے بخاری کی روایت مین
ہی فضلت بتسعۃ وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہی فضلت علیہا بتسعۃ وستین جزءا کلہا وعن ابن مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بجہنم یومئذ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونہا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائی جاویگی دوزخ یعنے اس مکان سے کہ پیدا کیا ہی اسکو اللہ تعالی نے
نے ہمین اسدن یعنی دن قیامت کے اس دوزخ کے لیئے ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کے ستر ستر ہزار فرشتے ہون گے کھینچین گے
اسکو ف ع یعنے یہان تک کہ کھینچ لے جاوین گے اسکو ایسی زمین مین کہ نہین رہیگی جنت کے لیئے راہ مگر پل صراط اسکی پشت پر اور فائدہ ان باگون کا یہ
ہو گا کہ روکے وہ نکلنے سے محشر پر مگر سبکو جا گھیریگا اللہ تعالے نگاہ رکھیگا اس سے اور بچالیگا ت نقل کی یہ مسلم نے وعن النعمان بن بشیر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان وشراکان من نار یغلی منہما
دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احدا اشد منہ عذابا وانہ لاھونہم عذابا متفق علیہ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سبک ترین دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی
اسکے لیئے دو پاپوشین یعنی نیچے قدم کے اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کے آگ کے جوش ماریگا ان دونون سے یعنے دونون نوعون سے کہ وہ دوزخی
پاپوشین ہین اور دونون تسمے دماغ اسکا جیسے کہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اس سے عذاب مین
یعنے بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اسکی کے حال غیر اپنے پر حالانکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیون کا ہوگا عذاب مین ف ع اس سے
صریح معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہون گے عذاب مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اھون اھل النار عذابا ابو طالب وھو منتعل بنعلین یغلی منہما دماغہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبکترین دوزخیون کا عذاب مین ابو طالب ہی اور وہ دو پاپوشین
پہنے ہوگا کہ جوش ماریگا انسے دماغ اسکا ف ع تخفیف عذاب کی اسکو اس سبب سے ہوگی کہ تھا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا سختی عداوت کفار کی سے پس جب وہ باعث تخفیف کا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے دیا جاویگا جزا موافق
ت نقل کی یہ بخاری نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بانعم اھل الدنیا من اھل النار

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ
يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ
آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ
شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنے آسودہ حال
اہل دنیا کا دوزخیون مین سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنے ڈلایا جاویگا دوزخ مین جیسے کہ کپڑے کو مٹکی
مین رنگ کرنے کے لیے ڈالتے ہین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے کیا دیکھی تو نے بھلائی کبھی کیا گذری تجھ پر نعمت و راحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ
دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میرے یعنے ڈر سے دوزخ کے جانے مین تمام ناز و نعمت و آسائش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز دیکھا ہی
نہ تھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا از روئے محنت اور غم کی دنیا مین سے بہشتیون مین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا
جاویگا ای فرزند آدم کے آیا دیکھی تو نے محنت کبھی اور آیا گذری تجھ پر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میرے نہین گذرے مجھ پر سختی
کبھی یعنے دنیا مین اور نہ دیکھی مین نے سختی کبھی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع درازگی اسکی جواب کی بسبب اور حاصل ہونے کمال خوشی کی ہوگی بہ نسبت
دوزخی کے **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ
مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ
بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انہی انس سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالے واسطے
سہل ترین دوزخیون کے عذاب مین دن قیامت کے کہ اگر ہو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیاء دنیا سے آیا ہوتا تو کہ بدلا
دیتا اسکا تو اسکے یعنے دیتا تو اسکو اور بچے تئین عذاب دوزخ سے چھٹاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا
حق سبحانہ تعالے چاہا تھا مین نے تجھسے اور حکم کیا تھا مین نے تجھکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینے سے حال آنکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ
چیز یہ ہی کہ شریک نکر تو ساتھ میرے کسی چیز کو **ف** ع کہا مظہر نے کہ ارادہ یہان بمعنی امر کے ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کے یہ ہی کہ جو کچھ
جاری ہوتا ہی عالم مین بلاشبہ ہوتا ہی اسی کے ارادہ او مشیت سے اور امر کبھی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اسکی کے اور طیبی نے کہا
ظاہر یہ ہی کہ حمل کیا جاوے ارادہ یہان میثاق کے لینے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم الخ بقرینہ
قول اللہ تعالے کے وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوے ابا یہان نقض عہد پر **ت** پس توڑا تو نے عہد اور فرمان برداری نہ کی میری
امر و نہی کی اور باز نہ رہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنے بتون وغیرہ کو پس یہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لاوے ساری چیزین زمین کی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ
تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضے دوزخیون مین سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی انکو آگ دونون
ٹخنون تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی انکو آگ دونون زانوون تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی انکو آگ
کمر تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی انکو آگ چنبر گردن تک **ف** ح اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا حسب شدت
مین **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ

فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِي رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيرَةُ ثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونون مونڈھون کافر کے دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطے سوار تیز رو کے **ف** ع اور روایت مین آیا ہے کہ متکبرین حشر کئے جاوینگے روز قیامت کے مانند چیونٹیون کے بیچ صورتون مردون کے پھر ہانکے جاوینگے طرف قید خانہ کے جہنم مین انتہی ظاہر بیچ تطبیق ان دونون کے یہ ہی کہ یہ ہی مراد متکبرین سے گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہ ہے کہ موقف مین مانند چیونٹیون کے ہونگے کہ روندے جاوینگے اسمین پھر بڑے ہوجاوینگے اسمین بدن انکے اور داخل ہونگے دوزخ مین اور وہان ایسے ہونگے **ت** اور ایک روایت مین ہے کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور موٹاپا اسکی جلد کا مقدار مسافت سیر تین شب کے ہوگا یہ پھیلاؤ واسطے زیادتی عذاب کے ہوگا نقل کی یہ مسلم نے **وذکر** حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فِي بَابِ تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اسکی یہ ہے اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلوٰۃ کے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے انسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہان تک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سفید ہوئی **ف** ع آگ جب بہت تیز وصاف ہوتی ہے تو سفید ہوجاتی ہے اسلیئے کہ سرخی اسکی آمیزش دھوین سے ہوتی ہے **ت** پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہے کہ اصلا روشنی نہین رکھتی **ف** ع یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہے جیسے کہ مذہب ہے اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کے کہ ایک جماعت ہے اہل بدعت سے اور موید ہے ہمارا قول اللہ تعالیٰ کا اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ ساتھ صیغہ ماضی کے **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت کافر کے روز قیامت کے مانند احد کے ہونگے اور ران اسکی مانند بیضاء کے کہ نام ہے ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنے اسکے کی دوزخ مین مقدار تین دن کے مانند ربذہ کے **ف** ع ربذہ ایک گانوٗن ہے مدینہ کے گانوٗن میں سے کہ مدینہ سے تین دن کی راہ ہے پس مثل الربذہ سے مراد یہ ہے مثل بعد ربذہ کے مدینہ سے **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اِثْنَانِ وَاَرْبَعُونَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق موٹاپا جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا **ف** ع لفظ جامع کی یون ہے اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار **ت** اور تحقیق دانت اسکے مانند کوہ احد کے ہونگے اور تحقیق جگہ بیٹھنے اسکے کی دوزخ مین مقدار اس مسافت کے ہے کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے یعنے دس باران دن کی **ف** کہا ابن حجر نے اختلاف ان مقدارون کا بسبب اختلاف تعذیب کفار کے ہے دوزخ مین یعنے جسکو عذاب زیادہ ہوگا اسکے لیئے جگہ بیٹھنے کی بھی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اسکی جگہ بھی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی مقدار کو سمجھنا چاہیئے واللہ اعلم **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاُهُ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کافر البتہ کھینچے گا زبان اپنی تین کوس اور چھ کوس روندینگے

اُسکا اُنکے بیچ قدموں سے اور چلیں گے اُسپر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ یَتَصَعَّدُ فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا ثُمَّ یَہْوِیْ بِہٖ کَذٰلِکَ فِیْہِ اَبَدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی سعید سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہی آگ سے
چڑھایا جاویگا اُسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اُس سے ایسی ہی یعنے ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنے ہمیشہ چڑھنے اور اُوترنے مین رہیگا نقل کی
یہ ترمذی نے **وعنه** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ کَالْمُہْلِ اَیْ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰی وَجْہِہٖ سَقَطَتْ
فَرْوَۃُ وَجْہِہٖ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے بیچ قول اللہ تعالے کے ان شجرۃ
الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنے درخت زقوم کا خوراک گنہگارون کی ہی مانند مہل کے جوش ماریگا پیٹون مین پس آنحضرت نے
بیچ معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کے پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف مُنھ دوزخی کے تو گر پڑیگا پوست مُنھ اُسکا اُسمین یعنے مارے گرمی کے
نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُءُوْسِہِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ
حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِہٖ فَیَسْلُتَ مَا فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْہِ وَھُوَ الصَّھْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیون کے سرون پر پس پہونچیگا
پانی گرم یہان تک کہ پہونچیگا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اُس چیز کو کہ اُسکے پیٹ مین ہی یعنے انتین وغیرہ یہان تک کہ نکل جاویگا اُسکے
دونون قدمون سے اور یہ ہی صہر ف ح صہر ساتھ زبر صاد مہملہ کے اور جزم ہ کے بمعنی گلنے کے کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالے کے یصب
من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود یعنے ڈالا جاویگا اُنکے سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اُنکے پیٹون مین ہی اور گلائے
جاوینگے پوست اُنکے یعنے تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اُنکی ظاہر و باطن مین **ت** پھر اُسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا **ف**
ح یعنے بحال خود آجاویگا پوست اور انتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور بیٹھے گا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ مین ہی
جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا بدلنا ہم جلودا غیرہا **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ قَوْلِہٖ یُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ یَتَجَرَّعُہٗ قَالَ یُقَرَّبُ اِلٰی فِیْہِ فَیَکْرَھُہٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْہُ شَوٰی وَجْہَہٗ وَوَقَعَتْ
فَرْوَۃُ رَاْسِہٖ فَاِذَا شَرِبَہٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَہٗ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ دُبُرِہٖ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ
اَمْعَاءَھُمْ وَیَقُوْلُ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُہْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ بِئْسَ الشَّرَابُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول حق تعالے کے پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اُسکا اُوپر ہوا
پانی سے کہ زرد آب دوزخیونکا ہوگا درحالیکہ پیوینگے اُسکو گھونٹ گھونٹ یعنے بتکلف بسبب حرارت و تلخی اُسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک
لایا جاویگا زرد آب طرف مُنھ اُسکے کے پس ناخوش جانیگا اُسکو پس جب پلایا جاویگا اُسکے دہانہ سے بھون ڈالیگا اُسکے مُنھ کو اور
گر پڑیگا پوست سر اُسکے کا پس جسوقت کہ پیویگا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اُسکی انتون کو یہان تک کہ نکلوا دیگا اُسکے دبر سے پس فرماتا ہی
اللہ تعالے اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا اُنکی انتون کو اور فرماتا ہی اللہ تعالے یعنے اور جگہ اور اگر فریاد
کرینگے وہ پیاس کی فریادرسی کئے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی تلچھٹ کے ہوگا یا مانند گھلے ہوئے تانبے کے یا زرد آب کے بھون ڈالیگا
مونھونکو بری پینے کی چیز ہی وہ پانی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ سُرَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے انہنے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے احاطہ دوزخ کے چار دیواریں ہونگی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کی ہوگا نقل
کی یہ ترمذی نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک ڈول زرداب سے کہ دوزخیون کے
زخمون سے بہیگا ڈالا جاوے دنیا مین تو البتہ سڑ جاوین اہل دنیا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی آیۃ
کہ ڈرو خدا سے حق ڈرنے اُسکے کا یعنے جیسا کہ لائق ہی **ف** ع یعنے واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو سیأت سے اور ابن مسعود نے یہ تفسیر کی ہی
ساتھ قول اپنے کے ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسیطرح
ابن مردویہ نے اور ابن ابی حاتم نے تصحیح کیا ہی اسکو محدثون نے پس یہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس اسمین تو کچھ اشکال ہی نہین ہی اور
یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیۃ منسوخ ساتھ قول اللہ تعالے کے فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعض مفسرین نے
ت اور نہ مروتم مگر حالت اسلام مین **ف** ح یعنے مسلمان رہو مرتے دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سے اور ترک اسکا
سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کئے آنحضرت نے اس تقریب سے بعضے عذاب دوزخ کے اور ذکر کیا اُسکو راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت تھوہڑ کے سے ٹپکے بیچ گھر دنیا کے تو البتہ تباہ کر دے دنیا والون پر انکے اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا
اُسکا کہ تھوہڑ خوراک اُسکی ہو **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى
حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوزخی
دوزخ مین تیوری چڑہی اور دانت کھلے ہونگے **ف** ع اخیر معنی کالحون کے مناسب ہین تفسیر آنحضرت کی جیسے کہ بیان کیا اسکو راوی نے ساتھ
قول اپنے کے **ت** کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھونیگی کافر کے منھ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹھ جاویگا
ہونٹ اوپر کا اُسکا یہانتک کہ پہونچیگا درمیان سر اُسکے تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچے کا اُسکا یہانتک کہ پہونچیگا اُسکی ناف تک نقل
کی یہ ترمذی نے **وعن** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ
يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَأَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُيُوْنُ
فَلَوْ أَنَّ سُفُنًا أُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
آنحضرت نے اے لوگون روؤ یعنے خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونے حقیقی کی یعنے اسلئے کہ نہین ہی امر اختیاری تو تکلف کرو رونے
مین اور تصور کرو اُس احوال کا کہ رونا لا دے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنے کفار اور احتمال ہی کہ عام ہو فجار کو رووینگے دوزخ مین یہانتک
کہ آنسو انکے بہینگے خون بہکر کہ گویا وہ آنسو نالیاں ہون گی یہانتک کہ ہو چکینگے آنسو پس نہین گے خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکھین

یا زخمی کر دین گے خون آنکھون کو پس اگر کشتیان جاری کیجاوین انکے آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین
یعنے ساتھ اسناد اپنی کے **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اہل النار الجوع
فیعدل ما ہم فیہ من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون
بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصۃ فیذکرون انہم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب
فیستغیثون بالشراب فیرفع الیہم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوہہم شوت وجوہہم
فاذا دخلت بطونہم قطعت ما فی بطونہم فیقولون ادعوا خزنۃ جہنم فیقولون الم تک تاتیکم
رسلکم بالبینت قالوا بلی قالوا فادعوا وما دعؤا الکفرین الا فی ضلال قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یمالک
لیقض علینا ربک قال فیجیبہم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائہم واجابۃ مالک ایاہم
الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا
وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظلمون قال فیجیبہم اخسئوا فیہا ولا تکلمون
قال فعند ذلک یئسوا من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرۃ والویل قال
عبد اللہ بن عبد الرحمن والناس لا یرفعون ہذا الحدیث رواہ الترمذی ت ے
اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی یعنے مسلط ہوگی دوزخیون پر بھوک شدید پس برابر ہوگا
عذاب بھوک کا اُس حالت کے کہ کافر اُسمین ہون گے کہ عذاب دوزخ ہی **ف** ع ح یعنے الم بھوک کا مانند الم تمام عذابون اُنکے کے ہوگا اس سے
معلوم ہوا کہ آگ بھوک کی آگ دوزخ کے برابر ہی **ترجمہ** پس فریاد کرین گے الم بھوک سے پس فریاد رسی کیے جاوین گے ساتھ کھانے ضریع
سے **ف** ع ضریع نام ایک گھانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی نہین پاس آتا اُسکے کوئی جانور بسبب خبث اُسکی کے اور اگر کھا بھی جاتا ہی تو مرجاتا
ہی اور مراد یہان کانٹے ہین آگ کے کہ ایلوے سے زیادہ تلخ ہون گے اور مردار سے زیادہ بودار اور آگ سے زیادہ گرم **ت** نہ فربہ کریگا اور نہ بے
پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرین گے کھانے کے لیئے یعنے بسبب نفع پانے کھانے پہلے کے پس فریاد رسی کیے جاوین گے ساتھ کھانے گلوگیر کے
ف ع یعنے جو کہ گلے مین جائیگا نہ نیچے اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنے قسم ہڈی وغیرہ سے یا کانٹے آگ کے اسمین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے
ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما **ت** پس یاد آویگا انکو کہ وہ تحقیق اوتارتے تھے کھانے حلق مین اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس
فریاد کرین گے واسطے پینے کی چیز کے یعنے اُن کھانون کے اُوتارنے کے لیئے پس اوٹھایا جاویگا طرف اُنکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے
یعنے جن ہنسون مین گرم پانی ہون گے وہ زنبورون سے اوٹھا کر دیئے جاوین گے یعنے ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطہ پس جب
نزدیک ہون گے باسن گرم پانی کے اُنکے مونہون سے بھون ڈالین گے اُنکے مونہون کو پس جب داخل ہون گے یعنے اقسام اُس چیز کے
کہ ان ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سے اُنکے پیٹون مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین گے اُس چیز کو کہ اُنکے پیٹون مین ہوگی یعنے
انتین وغیرہ پس آئین گے دوزخی دعا کروا ئی نگہبان تو دوزخ کے اللہ تعالی سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایک دن پس کہین گے نگہبان
دوزخ کے کہ آیا نہین آئے تھے تمہارے پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضح کے کہین گے دوزخی کہ ہان آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے
اور ایمان نہ لائے کہین گے نگہبان دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم یعنے جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرینگے کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی

کہ ہیچ زبان کاری اور بیفائدہ گی کیونکہ ف ع یعنے اسلیے کہ نہین نفع دیگی دعا انکو اسوقت نہ انکی دعا نہ اور کسی کی اور یہ نہین دلالت کرتا ہی
اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسے کہ سمجھا ہی اس سے بعضے علما نے حال آنکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے
مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نے پس کہین گے دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنے جب
مایوس ہونگے دوزخی دعا کرنے اور شفاعت کرنے نگہبانون دوزخ کے سے انکے لیے تو یقین کرین گے کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کے
عذاب سے خیر سوتا ہی طلب کر دیا معنی یہ ہین کہ ملائکہ انسے کہین گے کہ پکارو مالک کو ہر نوع ت پس کہین گے دوزخی ای مالک دعا کر اپنے رب سے
تا حکم کرے ہمارے مرنیکا رب تیرا یعنے تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا انکو مالک یعنے اپنی طرف سے یا اپنے رب کی طرف سے
کہ تم ہمیشہ اسی مین ہوگے کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنے بعضے صحابہ سے موقوفاً یا مرفوعاً یہ کہ درمیان
پکارنے انکے کے مالک کو اور جواب دینے مالک کے انکو ہزار برس ہون گے یعنے اس مدت تک بہ انتظار جواب کے عذاب باقی رہین گے فرمایا آنحضرت
نے پس کہین گے یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو اس سے نجات اپنی اسلیے کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہارے لیے تمہارے پروردگار
سے یعنے رحمت و قدرت و مغفرت پس کہین گے ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوة زیر شین اور جزم
قاف سے اور ایک قراۃ مین شقاوة زبر سے ہی اور یہ دونون لغت آئی ہین معنی ضد سعادت کے اور معنی یہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری
کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے ترجمہ اور تھے ہم قوم گمراہ یعنے راہ توحید سے ای پروردگار ہمارے نکال آگ سے پس اگر پھیر پھیرین ہم طرف
کفر کے تو ظلم کرنے والے ہون اپنے نفس پر ف ع اور یہ بھی جھوٹ ہی کہین گے اسلیے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون
ت پھر فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا پروردگار انکو دور رہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے
یعنے دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونے کا فرمایا آنحضرت نے پس نزدیک اسکے ناامید ہون گے ہر بھلائی سے ف ح دوزخ کے
نگہبانون کو پکارنا کچھ سود مند ہوا مالک سے چاہا کہ مارے انکو پروردگار تعالے فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی و زاری کی قبول نہین کی
اور کہان جائین اور کسکے سامنے فریاد کرین ت اور نزدیک اسکے شروع کرین گے نالہ و فریاد مین اور حسرت کھانے مین اور آہ و واویلا کرنے
مین ف ع زفیر اول آواز گدہے کی جیسے کہ شہیق آخر آواز اسکی فرمایا اللہ تعالی نے لہم فیہا زفیر و شہیق ت کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے
کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتے ہین اس حدیث کو ف ح یعنے حضرت تک نہین پہونچاتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ یہ
موقوف ہین ابو درداء پر یعنی انکا قول ہی لیکن یہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیے کہ یہ خبرین قیامت
کے روز گفتگو نے دوزخیون کے بغیر سننے کے حضرت سے کوئی اپنی طرف سے نہین کہ سکتا ت نقل کی یہ حدیث ترمذی نے یعنے مرفوع جیسے کہ
معلوم ہوتا ہی ابتداء حدیث سے **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ
خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے ڈرایا مین نے تمکو آگ دوزخ سے ڈرایا مین نے تمکو آگ دوزخ سے ف ع یعنے خبر دی مین نے تمکو اسکے ہونیکی اور اسکی شدت کی اور
ڈرایا مین نے تمکو اسکے طرح بطرح کے عذابون سے کہ تا بچو اسسے یہان تک کہ کہا مین نے اتقوا النار ولو بشق تمرة ت پس متصل مکرر کہتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سے کہتے تھے اسکو اور ہلتے جاتے تھے یہان تک کہ اگر ہوتے آنحضرت اس جگہ مین کہ مین ہون

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحاجت الجنۃ والنار فقالت النار اوثرت بالمتکبرین والمتجبرین وقالت الجنۃ فمالی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسقطھم وغرتھم قال اللہ تعالی للجنۃ انما انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی وقال للنار انما انت عذابی اعذب بک من اشاء من عبادی ولکل واحد منکما ملؤھا فاما النار فلا تمتلی حتی یضع اللہ رجلہ تقول قط قط قط فھنالک تمتلی ویزوی بعضھا الی بعض فلا یظلم اللہ من خلقہ احدا واما الجنۃ فان اللہ ینشئ لھا خلقا متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑین آپسمین جنت اور دوزخ **ف** ح یعنے ایک طرح کا اظہار شکایت کا کیا اپنے حال سے کہ کیون ایسا ہوا اور اسیلئے جواب دیا اللہ تعالے نے کہ یہ مقتضائے مشیت اور اختیار میرکا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف ورحمت کا کیا مین نے اور دوسرے کو محل ومکان قہر وغضب کا **ت** پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی مین واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر ضعیف لوگون مین سے یعنے بدن مین اور مال مین حقیر اور گمنام وکم اعتبار اور لوگون کی نظرون سے گرے ہوئے **ف** ع ح یعنے اکثر لوگون کے نزدیک وہ ایسی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ولکن اکثرھم لایعلمون اور اللہ کے نزدیک تو قدر والے ہین اور ایسی ہی اُنکے نزدیک کہ جو پہچانتے ہین اُنکو قسم علما اور صلحا سے اور مراد حصر سے غلب ہی یعنے اکثر اور اغلب ایسے ہی ہونگے والا انبیا اور رسول اور بادشاہ بہی اُسمین داخل ہونگے یا مراد رکھین ضعفا سے فروتنی کرنیوالے واسطے اللہ کے اور تواضع کرنیوالے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سے اپنے نزدیک **ت** اور نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر بھولے فریب کھا جانے والے **ف** ع لفظ غرۃ غین کے زبر اور ر کی تشدید سے معنے عدم تجربہ اور وجود غفلت کے یعنے ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سے شاغل ساتھ ہم عقبیٰ کے جیسے کہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنے بہشتی ناداں ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کے کہ وہ ایسے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے یعلمون ظاھرا من الحیوۃ الدنیا وھم عن الآخرۃ ھم غافلون **ت** فرمایا اللہ تعالے نے بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کے رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنے بندون سے اور فرمایا اللہ تعالے نے آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میرے کی عذاب کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو کہ چاہتا ہون اپنے بندون مین سے **ف** ع حاصل یہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال وجلال کے اور پر وصف کمال کے اور نہین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تخصیص ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے مقام فضل مین باوجود علم اس بات کے کہ ایک ان دونو مین سے قبیلۂ عدل سے ہی اور دوسرے لایق فضل سے ولا یسأل عما یفعل وھم یسألون اور ہر ایک کے لیئے تم مین سے پری اُسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھر دونگا لوگون سے پس ای پر دوزخ پس نہین بھرنے کے **ف** ع فرماتا ہی اللہ تعالے یوم نقول لجھنم ھل امتلئت وتقول ھل من مزید یعنے پس طلب کریگی زیادتی اور نہین بھرنے کے دوزخیون سے کہ مقرر ہین اُسکے لیئے **ت** یہان تک کہ رکھے گا اللہ تعالے اُسمین پانون اپنا کہے گی دوزخ بس بس بس **ف** ح ع اطلاق پانون کا حق سبحانہ پر متشابہات سے ہی جیسے کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مراد ہی اُس سے حق ہی اور دریافت کیفیت اُسکی کے نہ پڑے مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعضے متاخرین ارباب تاویل کہتے ہین کہ مراد قدم سے قدم بعض مخلوقات اُسکی کا ہی اور بعضون نے

اور اور کچھ تاویل کی ہی ساتھ اُس چیز کے کہ مناسب ذات اقدس کے ہی تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوے **ت** پس اُسوقت بھر جاویگی دوزخ اللہ تعالےٰ کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے بعضے اجزا اُسکے طرف بعض کے یعنی تنگ کیجاویگی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق سے کسی کو **ف** ع کہ بے گناہ کیے دوزخ مین ڈالے اور ایک جماعت پیدا کرے کہ دوزخ کو اُنسے بھرے اور مراد ظلم سے از روے صورت کے ہی وہ الا اگر بیگناہ کو بھی داخل کرے حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنے ملک مین کرے ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالےٰ صورت مین بھی ظلم نہین کرنیکا **ت** اور واسطے بہشت پس تحقیق اللہ تعالےٰ پیدا کریگا اسکے لیے ایک خلق جدید **ف** ح کہ بے سابقہ عمل کے انکو بہشت مین داخل کریگا فضل و رحمت اُسکی ہی کہ بے گناہ دوزخ مین نڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہیگی دوزخ باین صفت کہ ڈالے جاوینگے اسمین یعنے جن و انس اور کہے گی دوزخ آیا ہی کچھ زیادتی یعنے بھر نگی نہین اور بس نہین کرنے کی طلب زیادتی سے یہان تک کہ رکھے گا اللہ تعالےٰ کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی اُسمین قدم اپنا پس سمٹ آوینگے بعضے اجزا دوزخ کیطرف بعض کے اور تنگ ہو جاینگے پس کہے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیرے کرم کی کہ بھر گئی مین اور ہمیشہ رہے گی بہشت مین وسعت و زیادتی یعنے زیادہ مکان کہ خالی ہون گے رہنے والون سے یہان تک کہ پیدا کریگا اللہ تعالےٰ بہشت کے لیے ایک خلق کو پس بساویگا اُس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وذکر** حَدِيْثُ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ كِتَابُ الرِّقَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اُسکے اول مین یہ کلمے ہین حفت الجنة بالمکارہ کتاب الرقاق مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے بہشت کو کہا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھ طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی مین نے وہ پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اُس چیز کے کہ تیار کی ہی اللہ تعالےٰ نے بہشتیون کے لیے بہشت مین **ف** ع یعنے ایسی چیزین اچھے بندون کے لیے تیار کر رکھین ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اُنکا گذرا ہی **ت** پھر آئے جبرئیل حضور حق مین اور عرض کی کہ اے پروردگار میرے قسم تیری عزت کی نہین سنے گا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اسمین **ف** ح یعنی طمع کریگا اسمین داخل ہونے کی اور کوشش کریگا اُسکی حاصل کرنے مین بسبب خوبی اور سرور اسکے کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی

جاہیگا کہ اُسمین داخل ہووت پھر گھیرا اُسکو ساتھ مکروہات طبیعت کے ف ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی بمعنی مشقت و شدت کے مراد اُن سے تکالیف شرعیہ
ہین قسم اوامر و نواہی سے کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اُنکا پس اُسکو گرد بہشت کے گھیرا کہ جبتک کوئی اُن مکارہ مین نہ پڑے بہشت کو نہ پہنچے ت
پھر فرمایا اللہ تعالے نے کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے یعنے دوبارہ اسلیئے کہ اب اُسمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہی باعتبار حوالی
اُسکی کے پس گئے جبرئیل اور نگاہ کی اُسکی طرف یعنے اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اُسکے گھرا ہی پھر آئے جبرئیل اور کہا ای پروردگار میرے قسم تیری عزت
کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنے بسبب وجود مکارہ کے کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہی یعنے بسبب
اُنکے دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نے پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکھ طرف اُسکے گیا اور دیکھا طرف اُسکی
اور بری چیز پیدا کی ہی مین نے فرمایا حضرت نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیل اور عرض کی کہ ای پروردگار میرے
قسم تیری عزت و جلال کی نہین سنے گا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اُس سے اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوئیگا اُسمین پس گھیرا اُسکو اللہ تعالے نے
ساتھ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہون کے پھر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرت نے پس گئے جبرئیل اور
نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کی جبرئیل نے کہ ای رب میرے قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سے کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ داخل ہوگا
دوزخ مین ف ح ع یہ شہوات و معاصی اتنے شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس و طبیعت مین سے باقی نہین رہنے کا کہ میل اُسکی طرف نہ کرے اور بسبب
اُسکے دوزخ مین نہ در آوے اور یہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو اوپر گذرے حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات ت نقل کی یہ
ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی لَنَا یَوْمًا الصَّلٰوۃَ
ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ قِبَلَ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلٰوۃَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبَلِ ھٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ
اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی ہمکو ایکدن پھر چڑھے منبر پر پس اشارہ کیا
اپنے دست مبارک سے قبلہ مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکھائی گئی مجکو اب اُس وقت کہ پڑہائی مین نے تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی
بیچ جانب آگے اِس دیوار کے ف ح لفظ قبل ساتھ زیر قاف اور زبر بے کے بھی اور پیش دونون کے بھی روایت ہی اور ساتھ پیش قاف اور جزم
بے کے بھی آیا ہی سب بمعنی مقابل کے ت پس نہین دیکھی مین نے کوئی چیز قسم دیکھنے کے چیزون سے مانند اُس چیز کے کہ دیکھی مین نے آج نیکی و بدی مین ف
ح یعنی بہشت کو خوبتر دیکھنے کے چیزون سے پایا مین نے اور دوزخ کو بدترسب دیکھنے کی چیزون سے یہان شبہ لاتے ہین کہ بہشت دوزخ باوجود
اُس طول و عرض کے کیونکر ممثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتے ہین کہ جیسے کہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی
مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اُسکے ہو طول و عرض مین اور یہ بھی ہی کہ حدیث سے یہ نہین لازم
آتا کہ بہشت دوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتے ہین کہ تصویر اُسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنے اُسکے پس ہو سکتا ہی کہ دکھانا
اُسکی مثال کا اُس طرف ہو اور وجود مثال ہر جگہ اور ہر عالم مین ہو اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ھذا الحائط یعنے
دیکھا مین نے بہشت و دوزخ کو عرض اِس دیوار مین عرض بپیش عین اور جزم رے سے بمعنی ناحیہ اور جانب کے اور یہان بھی یہی اشکال آتی ہین
اور یہی جواب دیا ہی اور یہ بھی کہا ہی علما نے کہ مراد یہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکھا مین نے اِس حال مین کہ بہشت و دوزخ اُس دیوار کی
جانب مین تھین بلکہ مراد یہ ہی کہ دیکھا مین نے اُنکو درحالیکہ مین اُس جانب مین تھا اور اِس صورت مین کچھ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
ت نقل کی یہ بخاری نے

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِکْرِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ

باب ہی بیچ بیان ابتدائے پیدایش کے اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوٰۃ والسلام کے **ف** ح کہ آغاز امر دین وملت کا اور اصلاح امور عالم کا اُنسے ہی اور ابتدائے پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سے ہی جاننا چاہیے کہ ملتون والے بلکہ مجوس سب متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سے وجود مین آیا ہی یعنی کہ کوئی چیز نتھی سوائے خدا کے پھر پیدا کیا اُنسے اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شئی پس پیدا کی لوح وقلم اور لکھی ایک کتاب پہلے پیدا کرنے خلق کے بعد اُسکے پیدا کیا عرش وکرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن وانس کو جیسے کہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علما نے کہ اجسام حادث ہین ساتھ اُنکے اور صفتون اُنکی کے پس بعضے اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین پانی ہی اسلئے کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوے اور اُسکے خلاصہ سے آگ پیدا ہوئی اور دھوئین سے آسمان بنا اور اطلاق دُخان کا آسمان پر قرآن مجید مین آیا ہی اور یہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکما کے تمام اُسکا اساس غلطی ہی ولیکن کہا ہی علما نے کہ اُنسے یہ قول مشکوٰۃ نبوت سے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہی اور توریت کے پہلے سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ایک جوہر پھر دیکھا اُسمین نظر ہیبت وجلال سے پس پگھلے اُسکے اجزا اور پانی ہو گئے اُسمین سے ایک اور بخار اُٹھا مانند دھوئین کے پس پیدا کیے اُس سے آسمان پھر ظاہر ہوئے پانی پر کف اور پیدا کی اُس سے زمین پھر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کے اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہ امور عقل وقیاس سے نہین معلوم ہو سکتے مگر وحی آسمانی سے یا ساتھ استنباط وفہم کے وحی سے واللہ اعلم بحقائق الامور

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَہٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ اِقْبَلُوا الْبُشْرٰی یَا بَنِیْ تَمِیْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اِقْبَلُوا الْبُشْرٰی یَا اَھْلَ الْیَمَنِ اِذْ لَمْ یَقْبَلْھَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاکَ لِنَتَفَقَّہَ فِی الدِّیْنِ وَنَسْاَلُکَ عَنْ اَوَّلِ ھٰذَا الْاَمْرِ مَا کَانَ قَالَ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ قَبْلَہٗ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَکَتَبَ فِی الذِّکْرِ کُلَّ شَیْءٍ ثُمَّ اَتَانِیْ رَجُلٌ فَقَالَ یَا عِمْرَانُ اَدْرِکْ نَاقَتَکَ فَقَدْ ذَھَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُھَا وَاَیْمُ اللّٰہِ لَوَدِدْتُّ اَنَّھَا قَدْ ذَھَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا تھا مین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آئی آنحضرتؐ کے پاس ایک قوم بنی تمیم سے کہ قبیلہ بڑا مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو بشارت اے بنی تمیم **ف** ع یعنے قبول کرو اور لو مجھسے ایسی خبر کہ موجب بشارت کی ساتھ جنت کے اور پاؤ سعادت دارین کی ہی یعنے سیکھو احکام وعقائد دین کے اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت اُنکی کے دنیا اور متاع دنیا تھی نعوذ باللہ من ذلک **ت** کہا اُنھون نے کہ بشارت دی آپنے ہمکو ساتھ دین وتفقہ کے پس کچھ دیجیے ہمکو **ف** ع ح یعنے بشارت سنکر لی ہمنے اور قبول کی کچھ دو ہمکو دنیا سے کہ ہمکو وہ چاہیئے ہی پس چونکہ دنیا فانی کو اُنھون نے اہم مہمات جانا اور مقدم رکھا اُسکو تفقہ فی الدارین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرتؐ نے نا لیاقتی اور ضعف یقین اُنکا دریافت کرکے از راہ غصہ کے نفی کی قبول کرنے بشارت کی بہ نسبت اُنکے کہ فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم **ت** پھر آئے لوگ اہل یمن سے پس فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو تم بشارت کو اے اہل یمن جبکہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نے کہا اہل یمن نے کہ قبول کی ہمنے بشارت آئے ہین ہم آپ کے پاس تا دانشمند ہوویں ہم دین مین **ف** ع چونکہ اچھی نیت اُنکی خالص تھی واسطے تفقہ فی الدین کے نہ واسطے طمع فی الدنیا کے حاصل ہوئی اُنکے لیے بشارت اور قبول یا اور علم وعمل اور ہو گئے مطلب کو اور محروم رہے اہل بشارت سے بلکہ بسبب چاہنے عطا کے پڑے بستی مین

پس عالی ہمتی پہونچا دیتی ہی مرتبۂ عالی کو جیسے کہ ایک حکایت منقول ہی کہ شیخ ابو العباس مرسی سے کہ وہ نکلے مدینہ مطہرہ سے بقصد زیارت
تربت امیر المومنین حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور ساتھ ہوا انکے ایک شخص پس کھولا گیا انکے لیے دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کے
اور داخل ہوئے وہ مزار پر پس دیکھا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سے کہ پاک ہین نقصان اور عیب سے پس پہچانا شیخ نے کہ یہ ساعت قبولیت
کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت دنیا اور آخرت مین پھر کہا ازراہ شفقت کے اُس شخص کو کہ ساتھ تھا انکے ای بھائی میرے
طلب کر اللہ تعالیٰ سے جو چاہے تو اسلیے کہ یہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگے اُسنے اللہ تعالیٰ سے ایک دینار اور نہ ذکر کیا
جنت و نار کا پھر پھرے دونون اور جبکہ پہونچے مدینہ کے دروازے پر دیے اُس شخص کو کسی نے وہان کے رہنے والون مین سے ایک دینار
پھر داخل ہوئے دونون قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کے پاس اور منکشف ہوا انپر یہ قضیہ پس کہا انھون نے اُس شخص کو کہ ای
دنی الہمۃ پایا تونے وقت قبولیت کا اور طلب کیا تونے ایک ٹکڑا دنیائے دینہ کا پس کیون نہ طلب کیا تونے مانند ابو العباس کے عفو و عافیت
تاکہ ہوتے وہ دونون یعنی امر دین و دنیا تیری کے کافی ووافی ت اور آئے ہین ہم تا پوچھین ہم آپ سے ابتداء اس امر سے یعنی پیدائش سے
اور مبداء عالم سے کہ کیا چیز تھی پہلے اسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھا اللہ ف ع یعنے ازل الآزال مین جیسے کہ ہی وہ ابد الآبادین
پاک وصف تغیر و حدوث سے کہ صفت ہی بندون کی اسلیے کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اُسکا عدم ت اور نہ تھی پہلے اُسکی کوئی چیز
ف ع بلکہ جو کچھ ہوا بعد اُسکے ہوا اسلیے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسی کا پہلے موجد واجب الوجود کے ت اور تھا
عرش اللہ تعالیٰ کا پانی پر پھر پیدا کیے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تھے عرش اور پانی پیدا کیے
گئے پہلے آسمان و زمین کے اور نہ تھی عرش کے نیچے پہلے آسمان و زمین کے کوئی چیز سوائے پانی کے پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی ہی کہ
کوئی چیز انکے درمیان مین حائل نتھی نہ یہ کہ عرش روئے آب پر تھا اور مراد پانی سے پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تھا نیچے عرش کے جیسا
کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مفصل ذکر اُسکا اول کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کے ہو چکا ہی اور کہا ابن ملک نے کہ تھا عرش پانی پر
اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کہا بعضون نے کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلے آسمان و زمین کے ہوئی پھر پیدا کیا
اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پانی سے اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنے لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹھی اُسمین جھاگ اور جمع ہوئی
جگہ کعبہ شریف کے چنانچہ اسلیے نام ہوا مکہ کا ام القری پھر پھیلائی گئی زمین اُسکے نیچے سے پھر رکھے گئے زمین پر پہاڑ تاکہ ہلے نہین اور اول پہاڑ
ابو قبیس پیدا ہوا بموجب بعض اقوال کے اور اوٹھا دھوان بسبب موج مارنے پانی کے جانب آسمان کے پس پیدا ہوئے آسمان اُس سے ت
اور لکھا اللہ تعالیٰ نے یعنے ساتھ پیدا کرنے حروف کے یا حکم کیا ملائکہ کو لکھنے کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو ف ح اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لکھنا پہلے
پیدا کرنے عرش کے ہو عمران بن حصین راوی کہتے ہین ت کہ پھر آیا میرے پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈھونڈ اپنی اوٹنی کو کہ چلی
گئی ہی یعنے بھاگ گئی پس گیا مین اُسکے ڈھونڈھنے کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اوٹنی چلی جاتی اور مین نہ اُٹھتا نقل کی یہ بخاری
نے ف ح عمران دروازے پر اوٹنی باندھ کر حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے ناگہان اوٹنی بھاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری
اوٹنی بھاگ گئی چاہا کر پس وہ اوٹھے بنا بر ضرورت کے اور پشیمان ہوئے کہ کیون مین اوٹھا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت کے سے اور
حقائق و علوم سے کہ وہان مذکور ہوتے تھے محروم ہوا وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا
عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی امیر المومنین عمرؓ سے کہ کہا کھڑے ہوئے درمیان ہمارے یا واسطے نصیحت کرنے ہمارے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا عظیم یعنے خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتداء پیدایش سے تا آخر روز قیامت کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ف ح ع یعنے احوال مبدا اور معاد کا اول سے آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہ کہ آنحضرتؐ نے بیان کیا احوال سب امتون کا تا وقت دخول جنت و نار کے اور بیان کیا احوال امت اپنی کا جو کچھ کہ جاری ہوگا اُنپر خیر و شر سے یہانتک کہ داخل ہون بہشتی اُنمین سے بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ت یاد رکھتا ہی اُسکو وہ شخص کہ یاد رکھا اور بعد از یاد کرنے کے فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکھتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا یاد کیا اور بعد اُسکے فراموش کیا حاصل معنے یہ کہ بعضے یاد رکھتے ہین اور بعضے بھول گئے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فَھُوَ مَکْتُوْبٌ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق اللہ تعالے نے لکھی ایک کتاب پہلے اسکے کہ پیدا کرے [illegible] مین یہ لکھا کہ مہربانی میری سبقت لے گئی ہی میرے غضب پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکھا گیا ہی اور نزدیک اُسکے ہی اوپر عرش کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکھی گئی ہی اور تمام خلائق سے اوٹھائی گئی [illegible] کسی کی خبر ادراک یعنے سمجھ مین نہین آتی کہا تورپشتی نے احتمال ہی کہ مراد کتاب سے لوح محفوظ ہو اور ہون معنی قول حضرتؐ [illegible] عندہ ہی کہ لوح محفوظ مین لکھا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اس سے قضا کہ جو جاری کی اللہ تعالے نے اور [illegible] ہون یہ معنی قول حضرتؐ کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکھی گئی اسپر اور تمام خلائق سے اوٹھائی گئی کہ کسی کے حیز ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کے غضب پر یہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کے بہت ہین کہ گھیر رکھا ہی تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہی کہ کبھی کبھی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شئی یعنے عذاب اپنا پہونچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نے گھیر رکھا ہی ہر چیز کو **وعن** عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ نُّوْرٍ وَخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیدا کیے گئے فرشتے نور سے ف ح قاموس مین ہی کہ نور روشنی یا شعاع اُسکی اور یہان مراد جو ہر روشن ہی ت اور پیدا کیا گیا جان کہ معنے جن کے ہی یا باپ جنون کے جیسے کہ آدم باپ ہین بشر کے شعلہ آگ دہوین ملے ہوئے کیسے اور پیدا کیے گئے آدم اُس چیز سے کہ بیان کی گئی تمہارے لیئے نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے قرآن مین خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے مرفوعا کہ پیدا کیے گئے کھجور اور انار اور انگور آدمؑ کی مٹی کے فضلے سے اور روایت کی طبرانی نے ابی امامہ سے مرفوعا کہ پیدا کیے گئے حور عین زعفران سے اور روایت کی حکیم نے اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے ابو الدرداءؓ سے کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نے جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کے جو مین اور ایک قسم مین کہ اُنپر حساب و عقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالے نے انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چارپایوں کے اور ایک قسم ہین کہ بدن اُنکے بدن بنی آدم کے سے ہین اور ارواح اُنکی ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کے سایہ مین جس دن کہ نہین سایہ سوا اُسکے ہوگا **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰہُ اٰدَمَ فِی الْجَنَّۃِ تَرَکَہٗ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّتْرُکَہٗ فَجَعَلَ اِبْلِیْسُ یُطِیْفُ بِہٖ یَنْظُرُ مَا ھُوَ فَلَمَّا رَاٰہُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّہٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا یَتَمَالَکُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آدمؑ کو اور صورت بنائی اُنکی بہشت مین

چھوڑا انکو جب تک کہ چھوڑنا انکا چاہا ف ح ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پیدائش اور بننا صورت بنی آدم کا بہشت مین ہوا حالانکہ
اخبار دلالت کرتے ہین اسپر کہ پیدائش اور صورت بنی انکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کے جنگلون مین سے ہی اور بعد انکے درست کرنے اور پھونکنے
روح کے بہشت مین لے گیے پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال انکے کے ہی یعنے پیدا کر کے رکھا بہشت مین اور تورپشتی نے کہا کہ
مجھے گمان یہ ہی کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سے پھر تقدیر جب پیدا کیا آدم کو تب پس شروع کیا ابلیس نے پھرنا گرد چاروں طرف انکے
دیکھتا تھا کہ کیا ہی یہ یعنے تفکر کرتا تھا انجام کار انکے مین اور تاویل کرتا تھا انجام کار انکے مین اور تامل کرتا تھا کہ کیا ظاہر ہوگا اس سے پس جب
دیکھا اسکو خالی اندر سے پہچانا کہ یہ پیدا کیا گیا ہی پیدائش غیر مضبوط ف ع یعنے نہین تقویت ہی بعض اعضا کو بعض سے اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ
ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کے لیے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ اپنے نفس کا مالک نہین ہو سکیگا اور نہین نگاہ رکھ سکیگا یعنے نہین بچ سکیگا
سے اور شہوت سے یعنے پس طمع کی ہو ابلیس نے اور کر امید کی باندھی انکے گمراہ کرنے مین اور بعضون نے کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنے نفس کا غصہ کے وقت
نقل کی یہ مسلم نے وعن [illegible] هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً
بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ختنہ کیا ابراہیم نبی نے اسی سال مین کہ وہ
اسی برس کے تھے ساتھ قدوم کے ف ع کہا نووی نے کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت مین اختلاف ہی تشدید و تخفیف مین کہا جاتا ہی کہ
آلہ بڑھی کو یعنے بسولہ کو قدوم ساتھ تخفیف کے فقط اور قدوم [illegible] تشدید سے قریہ ہی شام مین پس جسنے کہ روایت کیا ہی قدوم
کو تشدید سے مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکھتی ہی قریہ کو اور آلہ [illegible] اکثرون نے تخفیف ہی پر ہی اور حاصل یہ کہ
اکثرون کے نزدیک معنے یہ ہون گے کہ ختنہ کیا بسولہ سے یا قدوم مین کہ قریہ ہی شام مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنه
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ اِنِّيْ
سَقِيْمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ
لَهُ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهُ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ
فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِيْ فَاِنَّكِ اُخْتِيْ فِي الْاِسْلَامِ
لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا قَامَ اِبْرَاهِيْمُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ
ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ
فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا
بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَوْمَاَ
بِيَدِهٖ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت اسی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ نہین بولے ابراہیم مگر تین جھوٹ تین بار ف
ش ح انبیاء معصوم ہین وہ مطلق جھوٹ نہین بولتے پس یہان جو جھوٹ بولنا انکا فرمایا یہ بہ نسبت سننے والون کے ہی کیونکہ یہ تین
صورت مین جھوٹ تھین اور نفس الامر مین سچی انکو عربی مین معاریض کہتے ہین اور جو تین کا اسلیے کیا کہ چوتھا جو کہا ہی ہذا ربی وہ وقت
تکلیف نہ تھا بلکہ ایام طفولیت مین تھا اسکا کچھ اعتبار نہین ت وہ جھوٹ ان تینون جھوٹون مین سے تو ذات خدا مین ہین ف ح یعنے

واسطے خدا کے اور حکم اسکے کے اور طلب رضا اسکی کے کہ انمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کے لیئے نہین ہی بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق
کی تھی اور تیسری بات مین کہ کہنا انکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بھی خدا تعالے کے لیئے تھا لیکن اسمین نفع انکی ذات کے لیئے بھی حاصل ہی ت ایک قول
انکا یہ کہ تعلیق مین بیمار ہون ف ش ح یہ اسوقت کہا انھون نے کہ انکی قوم نے انکو اپنی عید کی سیر کے لیئے بلایا اور انھون نے چاہا کہ مین بچا اون
تا بت شکنی کرون اسوقت یہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چھوڑ جاوین اور یہ ظاہر مین جھوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نتھے لیکن تاویل
اسکی یہ ہی کہ مراد انکی یہ تھی کہ مین عنقریب ساتھ بیماری کے ہونگا کبھی نہ کبھی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولے کہ ظاہر اسکا دلالت کرتا ہی
بیماری فی الحال پر اور بعضون نے کہا کہ انھون نے وہم مین ڈالا انکو کہ گویا انھون نے استدلال کیا ہی ساتھ علامات علم نجوم کے
کہ بیمار ہونگے جیسے کہ سیاق آیت سے معلوم ہوتا ہی اور یا یہ مراد رکھی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہی بسبب کفر تمھارے کے کیا خوب
ایک بزرگ نے کہا ہی بیت اگر تراتماشائی عید خود دلبند است ÷ خلیل دار جوابے بگو کہ بیمارم ÷ ت اور دوسرا قول انکا یہ ہی کہ
کیا یہ بڑے نے انکے ف ش ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کفار کے غائبانہ انکے بتون کو توڑ ڈالا انھون نے پوچھا کہ تو نے یہ کام
کیا ہی ہمارے خداؤن سے اے ابراہیم انھون نے فرمایا کہ یہ بت جو سب مین بڑا ہی اسنے یہ کام کیا ہی پس یہ بات بھی سچی نہین ہی لیکن غرض
انکی تنبیہ کرنی تھی کفار کو کہ دیکھو جو اپنا ضرر نہین دفع کر سکتا ہی وہ اور کو کیا نفع اور ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت کے کیونکر ہوت
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیان تیسرے جھوٹ کے کہ ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوا اسوقت کہ ابراہیم اور سارہ بی بی
انکی جاتے تھے طرف شام کے ہجرت کیئے ہوئے بعد ہلاک نمرود کے ناگہان آ پہونچے گذرے ابراہیم ساتھ سارہ کے اوپر شہر ایک حاکم ظالم کے
ظالمون مین سے پس کہا گیا اس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نے کہ اس جگہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہی کہ اسکے ساتھ ایک عورت ہی بہترین
لوگون سے حسن و جمال مین پس بھیجا اسنے کسی کو طرف ابراہیم کے بلانے کے لیئے پس گئے ابراہیم پاس اسکے پس پوچھا اسنے ابراہیم سے
سارہ کے حال سے کہ کون ہی تیری یہ عورت کہ تیرے ساتھ ہی کہا ابراہیم نے کہ یہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئے ابراہیم سارہ کے
پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانیکا شر اس ظالم کے سے پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بی بی میری ہی تو غالب آئیگا مجھپر تیرے
لینے مین یعنی زبردستی تجھکو چھین لیگا مجھسے پس اگر پوچھے تجھسے تو خبر دینا تو اسکو کہ تو بہن میری ہی اسلیئے کہ تو بہن میری ہی اسلام مین یعنی نیت
کرنا اخوت اسلام کی اور یہ سچ ہی اسلیئے کہ نہین ہی روئے زمین پر کوئی مسلمان سوائے میرے اور تیرے ف ش ح ع یہ بیان واقع
ہی کہ اسوقت مین کوئی وہان اور انپر ایمان نہ لایا تھا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی بیٹی تھین یہ بھی ایک توجیہ اور ہی واسطے صحت
قول ہذا اختی کے اور شاید کہ اقتصار ابراہیم کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کے ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ
حضرت لوط بھی تو ایمان لا چکے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے فآمن لہ لوط جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم کی یہ تھی کہ اس زمین
مین کہ جہان یہ ماجرا درپیش آیا ہی کوئی اور سوائے ہم دونون کے مومن نہین کیونکہ لوط انکے ساتھ نتھے ایک اور اعتراض کیا ہی علما نے کہ کیون
نکہا ابراہیم نے کہ یہ بی بی میری ہی حالانکہ بی بی کو اسکی میان کے ہاتھ سے کم لیا کرتے ہین یہ بھی ہی کہ ظالم کہان پاک رکھتا ہی بی بی ہو یا بہن
لے لیتا ہی اسکا جواب یہ ہی کہ اس ظالم کی عادت یہی تھی کہ بی بی کو میان سے لے لیتا تھا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بھی تھا اور دین مجوسی مین اگر
بہن ہو تو اسکا بھائی احق واولے ہی ساتھ اسکے بہ نسبت غیر اسکے کے پس چاہا ابراہیم نے کہ متمسک کرین ساتھ دین اسکے کے باوجود اسکے اسنے
رعایت اپنے دین و عادت کی نکی اور قصد کیا اسکے لینیکا ت پس بھیجا اس ظالم نے کسی کو طرف سارہ کے انکے بلانے کے لیئے پس لائی

گئیں سارہ اُنکے پاس کھڑے ہوئے ابراہیم تا نماز پڑھیں ف ح ع اور مناجات کریں اپنے پروردگار سے تا اس ورطہ سے نجات پاویں اور عادت
مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم میں مبتلا ہوتے ہیں تو نماز پڑھنے لگتے ہیں بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالے کے یا ایہا الذین آمنوا استعینوا
بالصبر والصلوۃ اور عادت شریف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی تھی جیسے کہ حدیث میں آیا ہی اذا حزبہ امر صلی ت پس جبکہ آئیں
سارہ اُس ظالم کے پاس تو چاہا اُسنے کہ ہاتھ ڈالے اُنپر اور پکڑے اُنکو یعنے بغیر سوال وجواب کے یا بعد اُسکے بسبب غلبہ
خواہش کے اُنکا حسن دیکھکر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتھ تخفیف کے
ہی اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہی علمانے یا تو یہ کہ باز رکھا گیا وہ ظالم قدرت الہی سے رکنے چھونے سارہ کے سے اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنے گناہ
سے اور عذاب کیا گیا اُسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت میں اخذ ساتھ تشدید کے تا خیذ سے بھی آیا ہی معنی پکڑے جانے کسی کے دل کے بسبب
افسون یا سحر کے ایسا کہ سراسیمہ و حیران ہو ت اور روایت کیا گیا ہی یعنے بدلہ فاخذ کے یا زیادہ اُسپر فغط ف ج ساتھ پیش غین معجمہ اور
تشدید طا مہملہ کے بنا مجہول پر یعنے گلا گھونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ سنی گئی اُسکے حلق سے ایسی آواز کہ جیسے سوتے میں کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو
خراٹا کہتے ہیں ت یہانتک کہ پانوں مارنے لگا زمین پر یعنے ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اُس ظالم نے یعنے
سارہ کو کہ دعا کر خدا سے میرے لیئے تا خلاص کرے مجکو اس بلا سے اور ضرر نہیں پہونچاونگا میں تجکو یعنے کچھ تعرض نہیں کرونگا تجھسے پس دعا
کی سارہ نے خدا تعالے سے پس چھوڑا گیا وہ ظالم یعنے رہائی پائی اُس حالت سے پھر ارادہ دست اندازی کا کیا اُس ظالم نے سارہ سے دوسری
بار پس پکڑا گیا مانند پکڑے جانے پہلے کے بلکہ سخت تر اُس سے پس کہا دعا کر اللہ تعالے سے میرے لیئے اور نہیں ضرر پہونچاونگا تجکو پس دعا کی
سارہ نے اللہ تعالے سے پس چھوڑا گیا پس بلایا اُس ظالم نے کسی کو اپنے دربانوں میں سے اور کہا کہ تحقیق تو نہیں لایا میرے پاس انسان
کو یعنے تاکہ قادر رہوں میں اُسپر نہیں لایا تو میرے پاس مگر جن کو یعنے اسی سبب سے نہیں قادر ہوا میں اُسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور تونے
چاہا کہ یہ ہلاک کر ڈالے مجکو پس خدمت کو دے سارہ کے ہاجرہ ف ع ح یعنے جبکہ دیکھی اُسنے بزرگی سارہ کی اور تقرب اُنکا نزدیک اللہ تعالے
کے تو ایک لونڈی دی کہ نام اُسکا ہاجرہ تھا اور آجر بھی کہتے ہیں اور ابراہیم کے سارہ سے فرزند نہیں ہوتا تھا پس سارہ نے ہاجرہ ابراہیم کو دی
اور کہا امید ہی کہ تمہارے یہاں اس سے کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ہاجرہ سے پیدا ہوئے اور ابراہیم اس ایام میں سو برس کے تھے
اور آخر کو سارہ سے بھی حضرت اسحق پیدا ہوئے ت پس آئیں سارہ ابراہیم کے پاس اس حال میں کہ ابراہیم کھڑے نماز پڑھتے تھے
یعنے اُنکو اُنکی خلاصی کی تو خبر ہوئی تھی پر دستور سابق نماز میں متوجہ الی اللہ تھے پس اشارہ کیا ابراہیم نے اپنے ہاتھ سے کہ کیا ہی حال تیرا
اور کیا ہوا کہا سارہ نے کہ رد کیا اللہ نے مکر اُس کافر کا بیچ سینہ اُسکے کے یعنے اُسکی بد اندیشی الٹی اُسپر پڑی اور مجپر سرایت نکی اور کچھ زیان
مجھے نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابوہریرہ رض نے کہ وہ ہاجر ماں تمہاری ہی اے بیٹوں آسمان کے پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ح یہ خطاب حضرت اسمعیل کی اولاد کو ہی اور ساتھ پانی آسمان کے تعبیر کیا اُنکو بسبب طہارت نسب اُنکی کے اور پانی آسمان کا مثل ہی
طہارت میں چنانچہ کہتے ہیں کہ فلانا آسمان کے پانی سے پاک تر ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ اشارہ کیا ساتھ اسکے اُنکی طرف کہ چشمہ زمزم کا
بتقریب حضرت اسمعیل کے نکلا تھا اور وہ پانی آسمان قدس و طہارت سے نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سے پیدا ہوتا ہی صانع نعم اُسکو
آسمان ہی سے بھیجتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہی اسلیئے کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کے ہیں اور اُسکا لقب ماء السماء
تھا اسلیئے کہ اُسکی قوم مینہ طلب کرتی تھی اُس سے اور بعضوں نے کہا کہ مراد تمام عرب ہیں یہ نام اُنکا اسلیئے ہوا کہ وہ طالب مینہ کے رہتے ہیں

اور جہاں منبعہ ہوتا ہی وہیں گذران کرتے ہیں اور اگرچہ تمام عرب ہاجر کے بطن سے نہیں ہیں لیکن اکثر اولاد اسمٰعیلؑ سے ہیں پس بسبب شرف اور غلبہ کے یوں کہا **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرَاهِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی وَیَرْحَمُ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق تر ہیں ساتھ شک کرنے کے ابرہیمؑ سے جسوقت کہ کہا ابرہیمؑ نے ای پروردگار میرے دکھا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردون کو **ف** ح بعد لفظ الموتی کے آیت یون ہی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ اور سبب فرمانے اسحدیث کا یہ ہی کہ جب آیتہ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نے صحابہ میں سے کہ شک کیا ابرہیمؑ نے نہ ہمارے پیغمبر نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لائق تر ہیں ساتھ شک کے ابرہیمؑ سے اور ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ نے ثابت کیا شک حضرت ابرہیمؑ کے لیئے اور اپنی ذات شریف کے لیئے حال آنکہ دونون محال ہیں کیونکہ پیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کہ اول مومنوں اور موقنوں کے ہیں کچھ معنی ہی نہیں رکھتا پس معنی یہ ہیں کہ اگر شک راہ پاتا ابرہیمؑ میں تو ہم میں بھی پاتا اور تم جانتے ہی کہ شک راہ نہیں پاتا ہم میں پس جانو کہ ابرہیمؑ بھی ایسے ہی ہیں پس سوال ابرہیمؑ کا واسطے طلب ترقی کے تھا علم الیقین سے طرف عین الیقین کے کہ اطمینان قلب عبارت اُس سے ہی یا جب ابرہیمؑ دلیل لائے کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل اُنکی عیاناً لیکن اشکال یہ آتا ہی کہ اس حدیث سے ترجیح ابراہیمؑ کی آنحضرتؐ کی ذات شریف پر سمجھی جاتی ہی اور جواب اسکا یہ ہی کہ حضرتؐ نے یہ بات بطریق تواضع کے فرمائی یا فرمائی ہو پہلے آنے اس وحی کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنے سردار و افضل ہیں اولاد آدم کے اور یہی توجیہ ہر اُس حدیث کی ہی کہ حصر ہی اوپر عدم افضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **ت** اور رحمت کرے اللہ تعالےٰ لوط پر تحقیق تھے لوطؑ کہ آتے تھے اور پناہ پکڑتے تھے طرف رکن سخت کے **ف** ح رکن ہر چیز کے کنارے قوی کو کہتے ہیں اور یہان مراد رکن شدید سے جماعت قویہ ہی اور بیان اسکا یہ ہی کہ جب قوم لوطؑ نے قصد کیا ایذا دینے کا اُنکے مہمانوں کو کہ فرشتے تھے بصورت امردون کے تو کہا حضرت لوطؑ نے لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً کاشکے مجکو ہوتی قوت یعنی بذات خود قوت مقابلہ اور دفع کرنے تمہارے کی رکھتا میں اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ یا پناہ ڈھونڈھتا میں ساتھ جماعت قوی کے کہ اُنکی جماعت اور قوت سے باز رکھتا اپنے تئیں تمہارے شر سے پس فرماتے ہیں آنحضرتؐ کہ رحمت کرے اللہ تعالےٰ لوطؑ کو کہ پناہ ڈھونڈھتے تھے ساتھ رکن شدید کے آدمیوں میں سے حال آنکہ رکن شدید چنگل مارنا ساتھ عصمت حق اور حفظ اُسکے کے ہی اور عرب رحمت وہان بھیجتے ہیں کہ کسی سے کچھ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کرے کہ نکرنا چاہیے کہتے ہیں کہ خدا رحمت کرے اور بخشے فلانے کو کہ ایسا کام کیا یعنے کار نا بایستنی کیا انتہی اور ملا علیؒ نے بھی ایسا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سے نقل کرکے لکھا ہی کہ میرے نزدیک یہ معنی اپنے بہ نسبت انبیا علیہم السلام کے طریق ادب سے دور ہیں اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتے تھے غیبت عوام سے مردہ ہوں خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کرین بیچ حق نبی مرسل کے ایسی بات کہ موہم ہو اُنکی نقصان مرتبہ یا کم ہمتی کی پس معنے یہ ہیں کہ وہ بمقتضائی جبلت بشریہ کے بعض امور ضروریہ میں میل کرتے تھے طرف استعانت کے ساتھ جماعت قویہ کے پس چلنا یہی ہمارے لیئے بھی اب اسلیئے کہ ہم مامور ہیں ساتھ متابعت کاملین کے بیچ تعلق اسباب کے باوجود اعتماد کے رب الارباب پر اور ابتدائے کلام میں یرحم اللہ کہنا اسلیئے تھا کہ تا نہ وہم جاوے اعتراض نقصان کا اُنپر جیسے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَہُمْ واللہ اعلم بالصواب پھر فرمایا آنحضرتؐ نے **ت** اور اگر ٹھہرتا میں قید خانہ میں اُس مدت دراز میں کہ ٹھہرے یوسفؑ تو البتہ قبول کرتا میں کہنا بلانیوالے کا **ف** ح کہ بادشاہ مصر کیطرف سے حضرت یوسفؑ کے بلانے کو آیا تھا اور قصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت یوسفؑ نو برس سے قید خانہ میں تھے اور جب مصر کے بادشاہ نے طلب کیا

انکو تا خالص کرے او مقرب کرے تو یوسف نے نکلنے مین توقف کیا اور کہا کہ پہلے میرا حال دریافت کرو اور اُن عورتون سے کہ مجکو دیکھکر ہاتھ کاٹ ڈالے تھے عصمت اور عفت میری تحقیق کرو بعد اسکے نکلون گا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اگر مین بجاے یوسفؑ کے ہوتا اور اتنی مدت دراز قید خانے مین مجھپر گذرتی اور کوئی میرے چھڑانے کے لیے آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اُسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف اور تامل نکرتا جیسا کہ یوسفؑ نے کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرتؐ نے یوسف کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت راے اُنکیکا یعنے باوجود اسکے کہ کوئی مدت دراز تک قید خانہ مین ٹھہرے اور پاوے محنت اور شدت اُسمین اور پھر کوئی اُسکے چھڑانے کو آوے اور وہ صبر و ثبات اختیار کرے تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہین ہی اگر مین اسطرح کہین اس حال پر ہوتا تو جلدی سے نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہی آنحضرتؐ کی واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ مدح و ثناے یوسفؑ کے ورنہ استقامت آنحضرتؐ کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء الوالعزم سے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان موسی کان رجلا حییا ستیرا لا یری من جلدہ شیء استحیاء فاذاہ من اذاہ من بنی اسرائیل فقالوا ما یستتر ھذا التستر الا من عیب بجلدہ اما برص او ادرۃ وان اللہ اراد ان یبرئہ فخلاہ یوما وحدہ لیغتسل فوضع ثوبہ علی حجر ففر الحجر بثوبہ فجمح موسی فی اثرہ یقول ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر حتی انتھی الی ملاء من بنی اسرائیل فراوہ عریانا احسن ما خلق اللہ فقالوا واللہ ما بموسی من باس واخذ ثوبہ فطفق بالحجر ضربا فواللہ ان بالحجر لندبا من اثر ضربہ ثلثا او اربعا او خمسا متفق علیہ اور روایت ہی اُنہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق موسی علیہ السلام تھے ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنے والے بدن کے نہین دیکھا جاتا تھا انکی جلد بدن سے کچھ بسبب شرم رکھنے کے یعنی مارے شرم کے تمام بدن کو ڈہانکے رکھتے تھے ہر حال مین اور نہاتے وقت پس ایذا دی اُن لوگون نے کہ ارادہ کیا اُنکے ایذا دینے کا بنی اسرائیل مین سے پس کہا بعضے موذیون نے نہین بدن ڈہانکتے موسیٰ اسطرح کا ڈہانکنا ساتھ تکلف و مبالغہ کے مگر بسبب عیب کے کہ انکی جلد مین ہی یا تو کوڑہ ہی یا پھیلے پھولے ہوے ہین اور تحقیق اللہ تعالے نے چاہا کہ پاک کرے موسیٰ کو عیب سے اور ظاہر کرے لوگون پر بے عیبی انکی اور ثابت کرے اُنکے لیے حیا اللہ تعالے کی طرف سے پس الگ ہوئے موسیٰ لوگون سے ایک روز تنہا نہانے کے لیے رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پس بھاگا پتھر اور لے گیا کپڑے موسیٰ کے پس دوڑے موسیٰ اُس پتھر کے پیچھے کہتے ہوئے دے کپڑے میرے اے پتھر دے کپڑے میرے اے پتھر یہان تک کہ پہنچے موسیٰ طرف جماعت کثیر کے بنی اسرائیل مین سے پس دیکھا اُس جماعت نے موسیٰ کو ننگا بہتر پیدایش خدا کے یعنے مبرا اُن عیب و نقصان سے کہ اُنکے حق مین ثابت کرتے تھے وہ نادان اور کہا اُنہون نے قسم خدا کی نہین ہی موسیٰ مین کچھ نقصان و عیب ف ح اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالے پاک کرتا ہی اپنے دوستون کو ہر عیب و نقصان سے کہ نادان اور منکر انکو ساتھ اسکے متہم کرتے ہین تا اُس سے مبرا ہوکر معزز و مکرم ہون خلق مین ت اور شروع کیا موسیٰ نے پتھر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئے پتھر مین نشان بسبب تاثیر مارنے موسیٰ کے اُسکو تین نشان یا چار یا پانچ ف ع ح ہر بار کہ مارتے تھے ایک نشان اُسمین پڑجاتا تھا اور مارا اُسکو بسبب غصہ کے اور تادیب کے کہ بھاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزے ہوئے حضرت موسیٰ کے ایک تو چلنا پتھر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اُسمین اور یہ بھی معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہی نہانا ننگے خلوت مین اگرچہ ہی ڈہانکنا ستر کا افضل اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء اور صلحا مبتلا ہوتے ہین نادانون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتے ہین اُسپر کہا بعضون نے کہ حکم ہوا موسیٰ کو یہ کہ اوٹھا رکھین وہ پتھر ساتھ اپنے یہان تک کہ جب گئے تیہ مین تو مارا اُسکو ساتھ عصا سے ایک بار یا کئی بار پس جاری ہوئے اُسمین سے بارہ چشمے چنانچہ یہ حال مذکور ہی قرآن مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ایوبؑ نہاتے تھے ننگے **ف ع** احتمال ہی کہ باندھے ہون تہبند جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول مابعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور یہ بھی احتمال ہی کہ بالکل ننگے نہاتے ہون جیسے کہ موسیٰؑ کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تھا یہ جائز اُنکے نزدیک لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا طرف اسکے کہ تستر اولیٰ ہی واسطے حیا کرنے کے مولیٰ سے ہمارے آنحضرت مبعوث ہوئے واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق کے اور تھا یہ نہانا ایوبؑ کا بعد حاصل ہونے صحت و عافیت کے اُس مرض سے کہ مبتلا ہوئے تھے اُسمین اور برسائین اللہ تعالیٰ نے ٹڈیان سونے کی اُنکے گھر مین **ت** پس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنے اُنکے اوپر یا اُنکے اطراف پر ٹڈیان سونے کی پس شروع کیا ایوبؑ نے سمیٹنا اُنکا اپنے کپڑے مین **ف ع** ظاہر تر یہ ہی کہ لیتے ہون ایوبؑ اُنکو ایک ہاتھ سے یا لپ بھر کر اور رکھتے ہون اُنکو کپڑے یعنے تہبند مین کہ باندھا ہو پہلے غسل کے یا بعد اُسکے یا پاس رکھا ہو کہ ہنوز پہنا ہو **ت** پس پکارا ایوبؑ کو اُسکے پروردگار نے یعنے از راہ مہربانی کے کہ ای ایوبؑ کیا نہین بے پرواہ کیا مین نے تجکو اُس چیز سے کہ دیکھتا ہی تو یعنے اتنا سونا برسایا ہی مین نے تجھپر کہ تجکو احتیاج نہین ہی ان ٹڈیون کی کہ اوٹھائی تو نے اور اپنے کپڑے مین جمع کین کہا ایوبؑ نے کہ ہان بے پروا کیا ہی تو نے قسم تیری عزت کی لیکن نہین ہی بے پروائی مجکو کثرت برکت تیری سے اور زیادتی رحمت تیری سے **ف ح ع** ہر چند کرم تو مبشر ملتطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک اومن فضلک پس معلوم ہوا کہ اوٹھانا ایوب علیہ السلام کا اُن ٹڈیون کو بسبب دیکھنے منت اور طلب کرنے لذت کے نعمت حق سے تھا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑھانے مال کے کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑھانے مال حلال کے اُس شخص کے حق مین کہ اعتماد کرے اپنے نفس پر اُسکی شکر گذاری کا اور صرف کرے اُسکو اُس جگہ کہ دوست رکھے رب اُسکا اور راضی ہو اُس سے **ت** نقل کی یہ بخاری نے

وعنہ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ وَجْہَ الْیَھُوْدِیِّ فَذَھَبَ الْیَھُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَصْعَقُ مَعَھُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَکَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَتِہٖ یَوْمَ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ

اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا بد کہا او کیا ایک شخص نے مسلمانون مین سے اور ایک شخص نے یہود مین سے پس کہا مسلمان نے قسم اُس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمدؐ کو سارے جہان کے لوگون پر پس کہا یہودی نے اُسکے مقابلہ مین قسم اُس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰؑ کو جہان کے لوگون پر پس اوٹھایا مسلمان نے ہاتھ اپنا نزدیک اُس کہنے یہودی کے اور طمانچہ مارا یہودی کے مُنھ پر **ف ح** کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسیٰؑ کے حق مین اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ تو مراد یہ ہی کہ اُسوقت کے لوگون مین اُنکو برگزیدہ کیا تھا اور یہ یہودی برگزیدگی حضرت موسیٰؑ کی علی الاطلاق مراد رکھتا تھا اور آنحضرتؐ کی برگزیدگی کا انکار اسلئے اُنھون نے غصہ مین آکر طمانچہ مارا **ت** پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آنحضرتؐ کو ساتھ اُس چیز کے

کہ تھا امتیکے سے اور ادم مسلمان سے پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو اور پوچھا اس سے اس بات سے یعنے جو کچھ کہ گذرا تھا
اُنمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نے آنحضرتؐ کو یعنے مطابق خبر یہودی کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بزرگی دو مجکو
موسیٰؑ پر اسلیے کہ تحقیق لوگ بیہوش ہو کر گر پڑینگے دن قیامت کے یعنے پہلے نفخہ کے وقت پس بیہوش ہو کر گر پڑونگا مین بھی ساتھ انکے پھر ہونگا
مین اول اُن شخصون کا کہ ہوش مین آوینگے پس ناگہان دیکھونگا مین کہ موسیٰ علیہ السلام پکڑے کھڑے ہین ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا
مین کہ آیا تھے موسیٰ درمیان اُن لوگون کے کہ بیہوش پڑے تھے پس ہوشیار ہوئے پہلے مجھسے اور متعلق ہوئے ساتھ عرش کے یا تھے موسیٰ اُن
لوگون مین کہ استثنا کیا یعنے باہر نکال لیا ہی انکو خدا تعالے نے ف ح ع یعنے بیہوش ہو جانے سے جیسے کہ اس آیت مین فرمایا فصعق من فی السموٰت
ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنے جس روز کہ پھونکا جاویگا صور مین ہلاک ہو جاوینگے جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا
اللہ تعالے کہ وہ ہلاک نہو جیسے کہ فرشتے پس شاید کہ موسیٰ بھی انھین مین سے ہون کہا عسقلانی نے یعنے پس اگر ہوش مین آئے موسیٰ پہلے میری تو
یہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئے انہین سے کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نے اور بیہوش نہوئے تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فضیلت دینے سے درمیان انبیا کے مگر کہ ہو یہ اسطرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کے یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتھ
جمیع انواع فضیلت کے اسطرح کہ نہ باقی رہے مفضول کے لیئے کچھ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینے سے نفس نبوت مین اسلیئے کہ سبھین
سب برابر ہین ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہ صعقہ بسبب
موسیٰ کے ساتھ صعقہ روز طور کے ف ح یعنے اُس روز کہ موسیٰ نے دیدار طلب کیا تھا اور اُس سے منع کیے گیے اور حق تعالے نے تجلی کی کوہ طور پر
اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے تھے آج اس صعقہ کو ساتھ اس صعقہ کے کہ انکو اُس روز ہوا تھا حساب کیا یعنے اُس روز جو انکو صعقہ ہو چکا تھا اسکے
بدلے اب نہوا ت یا صعقہ ہوا موسیٰ کو ولیکن افاقت پائی پہلے افاقت میری کے ف ح پس جب موسیٰ کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین
ہی تو فضیلت کیون دیتے مجکو اسپر اور یہ تواضع ہی آنحضرت کی اور یہ بھی ہی کہ یہ فضل جزئی ہی کہ موسیٰ کے لیئے ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی
کے نہین ہی یا وقوع اس کلام کا پہلے اترنے وحی کے سے ساتھ فضیلت آپکی کے ہی اور جاننا چاہیے کہ یہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ بسبب پھکنے
صور کے روز قیامت کے حاصل ہوگا اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام اُس روز کہان موجود ہونگے کہ انکو یہ بسبب اسکے
صعقہ حاصل ہوگا اور یہ بھی ہی کہ بعد اسکے بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرتؐ اول مبعوث ہونگے بالاتفاق پس کیونکر فرما دیں کہ نہین جانتا مین
بلکہ مراد صعقہ سے اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کے ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگے بعد اسکے افاقہ پاوینگے پس اُسوقت کا حال فرمایا ہی کہ
جب افاقہ پاونگا موسیٰ کو دیکھونگا کہ پکڑے ہونگے جانب عرش کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ بیچ اُس صعقہ
نفخ صور کے ہی کہ پہلے بعث کے ہوگا جیسا کہ مفسرین نے ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بھی ہوگا انتہیٰ ت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونسؑ
بن متی سے ف ع لفظ متی ساتھ زبر میم اور تشدید تے مفتوحہ کے نام حضرت یونسؑ کے باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ
یہ نام انکی ماں کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیے کیا کہ یہ اولوالعزم نہ تھے اور قوم کی ایذا پر بے صبری کی اور غصہ کیا اور
نکل گئے قوم مین سے اور کشتی پر بیٹھے چنانچہ قصہ انکا قرآن شریف اور تفسیرون مین مذکور ہی پس یہان مظنہ اسکا تھا کہ کسی کو ان پر فضیلت
دین پس حضرتؐ نے روکا اسی بات سے کہ کوئی طعن و تحقیر انکی کرے ت اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیون کے یعنے نہ کہو کہ
فلانا پیغمبر افضل ہی فلانے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہؓ کی ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کے ف ح ع

یہ نہی یا تو ہی پہلے اُترنے وحی کے ساتھ تفضیل کے یا مراد یہ کہ نہ تفضیل دو اصل نبوت مین یا اسطرح کی تفضیل کہ اُس سے حقارت اور ردنگی لازم آوے
کہ یہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سے ہی اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سے ہی یعنے فرق نکرو درمیان اُنکے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ
کے لا نفرق بین احد منہم **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینبغی لاحد ان یقول انی
خیر من یونس بن متی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پہونچتا کسی بندہ کو کہ کہے مین بہتر ہون یونس بن متی سے **ف ع**
یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مجکو بہتر نہ کہو یونس سے دوسرے یہ کہ کوئی اپنے تئین بہتر یونس سے
نکہے اسلیئے کہ کوئی ولی بھی نبی کے مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہوے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین بخاری کی یون
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہے مین بہتر ہون یونس بن متی سے پس تحقیق وہ جھوٹا ہی **ف** ح ع اور یہ معنی ثانی کے کہ مراد جھوٹ سے کفر ہی
اسلیئے کہ علما اتفاق رکھتے ہین اوپر تکفیر اس شخص کے کہ اپنے تئین بہتر پیغمبرون سے جانے اور آنحضرت نے جو اپنے تئین انسے بہتر کہنے سے منع کیا یہ بطریق
تواضع اور کسر نفسی کے فرمایا پس نہین ہی یہ مخالف اس حدیث کے انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی مین سردار ہون ابن آدم کا اور نہین فخر کی راہ سے کہتا
بلکہ واسطے ذکر کرنے نعمت کے اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنے اُنکے اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی **وعن** ابی بن کعب
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغلام الذی قتلہ الخضر طبع کافرا ولو عاش لارھق ابویہ طغیانا وکفرا
متفق علیہ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ لڑکا کہ مار ڈالا اُسکو خضر نے پیدا کیا گیا
تھا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو **ف** ح یعنے تقدیر الٰہی مین یہ تھا کہ خاتمہ اُسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی نہین ہی اس حدیث کی
کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیئے کہ مراد اس سے مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنے اسلام کا ہی اور یہ منافی نہین ہی شفاعت
خاتمہ کی حاصل یہ کہ فطرت غیر سابقہ کی ہی **ت** اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنے بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر مین
ف ح ع یعنے ہوتا سبب اُنکی گمراہی کا کہ اُسکی محبت کے سبب سے وہ بھی اتباع کرتے اُسکا اور کافر ہو جاتے حاصل یہ کہ علت اُسکے قتل کی یہ
تھی اسیئے کہ تھا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماں باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہی اس باب مین اشارہ
ہی اسکی طرف کہ وہ انبیا مین سے ہین اور لفظ خضر ساتھ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض ہی اور نام اُنکا لیان بن ملکان
ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ بھائی ہین الیاس کے اور بعضون نے کہا حضرت آدم کے صلبی بیٹے ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کے زمانہ مین تھے اور بعضون نے کہا کہ اولاد نوح سے ہین ہفت واسطہ اور باپ اُنکے بادشاہون مین سے تھے واللہ اعلم اور صحیح یہ ہی کہ
یہ پیغمبر ہین مستور پوشیدہ اکثر کی نظرون سے اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینے آب حیات کے اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سے
صلحا اور ملاقات کرنا اُنکا بعضے سے اور ہم کلام ہونا اُنسے اور حاضر ہونا بزرگ و خیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضے بڑے محدثون نے مثل بخاری
اور ابن المبارک وغیرہ کے اُنکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر اُنکا مشائخ کے کلام مین بہت آیا ہی چنانچہ اُنکی شک شبہ کو اسمین دخل نہین اور بہجۃ احوال
حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی کے لکھا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہے تھے اور خضر ہوا پر گذرے اُنھون نے فرمایا ٹھہر یا اسرائیلی اور سن کلام محمدی
اور مشائخ وقت کہ اُنسے ملتے تھے اُنکو وصیت کرتے تھے کہ لازم کرو اپنے پر جانا مجلس شیخ عبد القادر مین اسلیئے کہ ہان برکتین اور ترقی ہین حاصل ہوتی
ہی اُس سے سعادت **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما سمی

الخضر لانه جلس على فروة بيضاء فاذا هي تهتز من خلفه خضراء رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا انہیں نام رکھا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطے کہ وہ بیٹھے تھے زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کے نہ تھی یا گھاس خشک پر پس ناگہان ہین یا وہ گھاس لہلہانے لگی پیچھے اُسکے سے بسبب سبزی اور ترو تازگی کے نقل کی یہ بخاری نے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ملك الموت الى موسى بن عمران فقال له اجب ربك قال فلطم موسى عين ملك الموت ففقاها قال فرجع الملك الى الله تعالى فقال ارسلتني الى عبد لك لا يريد الموت وقد فقأ عيني قال فرد الله اليه عينه وقال ارجع الى عبدي فقل الحيوة تريد فان كنت تريد الحيوة فضع يدك على متن ثور فما توارت يدك من شعرة فانك تعيش بها سنة قال ثم مه قال ثم تموت قال فالان من قريب رب ادنني من الارض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لو اني عنده لاريتكم قبره الى جنب الطريق عند الكثيب الاحمر متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا فرشتہ موت کا یعنے عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کے پس کہا فرشتہ نے حضرت موسیٰ کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنے مین تمھاری روح قبض کرنے کے لیے آیا ہون چلو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ پس طمانچہ مارا موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فرمایا آنحضرتؐ نے پس پھر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالے کے اور کہا بھیجا تو نے مجکو طرف بندے اپنے کے کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرتؐ نے پس پھیر دی اللہ تعالے نے طرف اُسکے آنکھ اُسکی اور فرمایا کہ پھر جا تو میرے بندے کے پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس رکھ ہاتھ اپنا یعنے ایک ہاتھ یا دونون ایک بیل کی پیٹھ پر پس اُس چیز کو کہ ڈھانکے ہاتھ تیرا بالون سے یعنے جتنے بال تیرے ہاتھ کے نیچے آوین کہ بہت ہونگے پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اُنکے اتنے ہی برس کہا موسیٰ نے پھر بعد اس زندگانی دراز کے کیا ہی کہا فرشتے نے پھر مریگا تو کہا موسیٰ نے پس اختیار کی مین نے موت ابھی اے پروردگار میرے نزدیک کر مجکو زمین پاک کی کنی سے یعنے بیت المقدس سے اگرچہ مقدار ایک سنگ اندازی ہو **ف ح ع** یہ مناجات حضرت موسیٰ نے اسلیئے کی کہ وہ مقام اُس زمانہ مین افضل تھا بہ نسبت اور جگہون کے اور مدفن تھا انبیا کا اور شاید کہ یہ تیہ مین ہونگے پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کے اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہ سے اور اُنھون نے قریب ہونا چاہا بیت المقدس سے نہ نفس بیت المقدس اسلیئے کہ ڈرے اس سے کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اُسکے لوگ فتنہ مین پڑین اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدافن صالحین سے **ت** فرمایا آنحضرتؐ نے اگر ہوتا مین نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکھا دیتا مین تمکو قبر موسیٰ کی ایک جانب راہ کی بیچ نزدیک تودہ ریت سرخ کے کہ وہان ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیئے کہ بعضے ملحدون نے انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندھا ہونا فرشتے کا چہ معنی اور فرشتہ قبض روح کے لیئے آوے طمانچہ مارنا اُسکے منھ پر چہ یارا اور اس سے کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنے کی دنیا مین سمجھی جاتی ہی اور یہ کیا لائق ہی مقام نبوت و رسالت کے جواب اسکا یہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کے آیا تھا موسیٰ علیہ السلام نے نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہی روح قبض کرنے کے لیئے آیا ہی بلکہ جب دیکھا کہ ایک فرد بیگانہ اُنپر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنے اُنکے آیا ہی پس دفع کیا اُسکو حتی کہ نوبت اُسکی اندھا کرنے کی پہنچی اور یہ بھی ہی کہ موسیٰ نے اُسکو دروغ گو جانا ہین کہ دعوے اُنکی قبض روح کا کیا اسلیئے کہ آدمی قابض روح نہین ہوتا پس غصہ کیا اُسپر اور غصہ دروغ گو پر للہ فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ اسلیئے عتاب نہ ہوا جناب حق سے اُنپر متوجہ ہوا اور دوبارہ جو ملک الموت

بعلامت فرشتے کے آ کر یا منقاد ہوئے اُنکے اور کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی طبیعت مین نہایت تیزی و شدت تھی اور وہ مظہر جلال تھے چنانچہ اپنے
بھائی ہارون علیہ السّلام کی ڈاڑھی اور بال پکڑ لیے تھے بسبب تقصیر کے بیچ منع کرنے گوسالہ پرستی کے دیکھی پس حاصل یہ کہ یہ حدیث صحیح ہی ایمان
لانا چاہیے اسپر اور محامل اور تاویلات جو صحیح ہین اُنپر حمل کرنا چاہیے اُسکو **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ
عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ
بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ
فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روبرو
لائے گئے میرے انبیا ف ع یہ یا تو مسجد اقصیٰ کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمان کا کہ انبیا سے شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسے کہ دلالت
کرتی ہی اسپر حدیث آئندہ اور معنی یہ ہین کہ ارواح انبیا کے روبرو لائی گئین بشکل اُن صورتونکے کہ تھین دنیا مین ت پس ناگہان دیکھا مین نے
کہ موسیٰ علیہ السّلام مرد کم گوشت دبلے ہین گویا کہ وہ مردون شنوءہ کے سے ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلے ہوتے ہین اور
دیکھا مین نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام کو پس ناگہان قریب ترین اُن شخصونکا کہ دیکھی ہین نے مشابہت مین ساتھ اُسکے عروہ بن مسعود ہی یعنے عروہ بن مسعود
صحابی بہت مشابہت رکھتے ہین عیسیٰ علیہ السّلام سے اور دیکھا مین نے ابرہیم علیہ السّلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اُن شخصونکا کہ دیکھی
مین نے مشابہت مین ساتھ اُسکے یار تمھارا ہی مراد رکھتے تھے حضرتؐ یار سے ذات شریف اپنی یعنے آنحضرتؐ مین اور حضرت ابرہیمؑ مین بہت مشابہت
تھی اور دیکھا مین نے جبرئیلؑ کو پس ناگہان نزدیک ترین اُن شخصون کا کہ دیکھی مین نے مشابہت مین ساتھ اُسکے دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی
یہ مسلم نے ف ح ع دحیہ دال کے زبر سے اور کبھی زیر بھی پڑھتے ہین صحابہ مشہور ہین اور تھے یہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیلؑ اکثر
اُنھین کی صورت مین آتے تھے اور اس رویت کے وقت بھی اُنھین کی صورت مین تھے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ
اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ
فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے اُنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین شب معراج مین موسیٰ علیہ السّلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد ف ع جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کے ہین
بال مُڑے ہوئے یعنی گھونگر والے اور سبط بمعنی سیدھے پس یہان مراد یہ ہی کہ بال اُنکے سیدھے نہ تھے بلکہ مائل بہ جعد تھے اور حضرت شیخ نے یہ لکھا
ہی کہ جعد زبر جیم اور جزم عین کے ہی اور جعودت اکثر صفت بالون کی آتی ہی اور کبھی جسم کے کہ جمع اور گرد لینے گوشت بستہ ہو اور یہان معنے اخیر
مراد رکھے ہین اسلیے کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی کہ موسیٰ علیہ السّلام رجل الشعر تھے اور رجل غیر جعد کو ہی چنانچہ آگے کی حدیث مین بیان
اُسکا آتا ہی ت گویا کہ موسیٰ مردون شنوءہ کے سے تھے اور دیکھا مین نے عیسیٰ کو ایک مرد متوسط پیدائش یعنے نہ لمبے اور نہ ٹھنگنے اور نہ موٹے بہت
اور نہ دبلے رنگ اُنکا مائل بہ سرخی و سفیدی یعنے جسکو سرخ سفید کہتے ہین جیسا کہ رنگ تھا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدھے بال سر کے
اور دیکھا مین نے مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکھا آنحضرتؐ نے اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکھائی تھین
وہ علامتین اللہ تعالیٰ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے شب معراج مین یہ قول راوی کا ہی پس نہو تو شک مین ملنے موسیٰ کے اور ملاقات آنحضرتؐ کے سے
اُنکی کرنے کیونکہ ف ع یہ ابو شاہ جون نے لکھا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ جملہ متعلق ہی اول کلام سے یعنے موسیٰ کے ذکر سے اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالیٰ کے

وَلَقَدْ آتَیْنَا مُوسَی الْکِتَابَ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَائِہٖ تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَۃَ وَلَقِیْتُ عِیْسٰی رَبْعَۃً اَحْمَرَ کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ فَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ الْفِطْرَۃَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاقات کی مین نے شب معراج مین موسیٰؑ سے پھر بیان کی آنحضرتؐ نے صفت موسیٰؑ کی کہا پس ناگہان دیکھا مین نے کہ موسیٰؑ ایک مرد ہین مضطرب **ف** ح اسکی کتنی تفسیر کی ہی علما نے بعضون نے کہا کہ مضطرب یعنی دراز کے اور بعضون نے کہا سبک گوشت اور بعضون نے کہا کہ مضطرب بیان معنی ہلنے والے کے ہی خوف الٰہی سے اور آیا ہی کہ حضرت موسیٰؑ نماز مین بیقرار اور کانپتے جاتے تھے **ت** رجل الشعر رجل ساتھ زیر جیم کے جزم سے بھی پڑھی گئی ہی اور زبر بھی وہ بال کہ نہ بہت سیدھے ہون کہ جنکو سبط کہتے ہین اور نہ زنگی یعنی گھونگر والے کہ جنکو جعد کہتے ہین آور کہا ملا علی نے کہ ظاہر یہ ہی کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہو یعنی مائل بجعد تا کہ نہ منافی ہو اسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسیٰؑ جعد تھی **ت** گویا کہ موسیٰؑ مردون شنوءہ کے سے تھے اور ملا مین عیسیٰؑ سے میانہ قد سرخ رنگ **ف** ح اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ جو کہا رنگ سرخ سفید تھا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سے زیادہ تھی **ت** گویا کہ نکلے ہین دیماس سے یعنی حمام **ف** ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبد الرزاق کا کہ مراد حضرتؐ کی دیماس سے حمام ہی اور مراد وصف کرنا انکا ہی ساتھ صفائی رنگ اور تر و تازگی جسم اور بہت آبرو ہی کے بسبب غلبہ روحانیت کے **ت** اور دیکھا مین نے ابراہیمؑ کو اور حال مین کہ مین بہت مشابہ ہون انکی اولاد مین سے ساتھ انکے فرمایا حضرتؐ نے پس دیے گئے مجکو دو باسن ایک دودھ کا اور دوسرے مین شراب تھی **ف** ح امین کے ساتھ لفظ فیہ نہ لائے اور خمر کے ساتھ لائے ظاہر یہ ہی کہ تفنن عبارت ہی اور بعضون نے کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودھ اور قلت شراب کیطرف اور حضرتؐ کے سامنے دونون چیزین اسلیے لائے تا ملائکہ پر فضیلت حضرتؐ کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنے صواب کے **ت** پس کہا مجکو کہ دونون مین سے جسکو چاہے یعنی شراب اختیار کر یا دودھ پس لیا مین نے دودھ اور پیا مین نے اسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نے کہا کہ راہ دکھایا گیا تو یعنی اللہ نے راہ دکھائی تجکو دین اسلام کے کہ لوگ پیدا کیے گئے ہین اوپر **ف** ح اسلیے کہ دودھ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک و خالص سفید و شیرین ہی اور اول تربیت بچے کی اور غذا اسکی اسی سے حاصل ہوتی ہی عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹھہرائی کہ حاصل ہوتی ہی اسی سے قوت اور غذائے روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ ان سے معانی مناسبہ اخذ کرتے ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودھ خواب مین دیکھے اور پیوے تو تعبیر اسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کے کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا مجکو **ت** کہ آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری **ف** ع اسلیے کہ اگر حضرتؐ پیتے اسکو تو حلال ہوتا امت کے لیے بھی پینا اسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ ضرر اور برائی اسکی کے اور ہرگاہ کہ حضرتؐ معصوم تھے نہ کہا غویت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند انکی کے سبب ہی استقامت پیرون اور تابعدارون انکے کے اسلیے کہ وہ بمنزلہ دل کے ہین بہ نسبت اعضا کے **ت** نقل کی بخاری اور مسلم نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی فَذَکَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَیْئًا وَاضِعًا اُصْبُعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِیَۃِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی ثَنِیَّۃٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّۃٍ هٰذِهٖ قَالُوْا هَرْشٰی اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی نَاقَۃٍ حَمْرَاءَ عَلَیْهِ جُبَّۃُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَۃٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ مُلَبِّیًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا سفر کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مکہ اور مدینہ کے **ف** ع احتمال ہی کہ مکہ سے مدینہ کو چلے یا عکس اسکے **ت**
پس گذرے ہم ایک جنگل میں پس پوچھا آنحضرتؐ نے کہ کونسا جنگل ہی یہ پس عرض کیا صحابہ نے کہ یہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ گویا میں دیکھتا ہون
طرف موسیٰ کی پس ذکر کیا آنحضرتؐ نے رنگ انکے سے اور بالون انکے سے کچھ کہ کہا گندم گون ہین اور جعد جیسا کہ اور پراگندہ اس حال میں کہ رکھے ہوئی ہین دونون انگلیان
اپنی بیچ دونون کانون اپنے کے یعنے جیسے کہ اذان میں رکھتے ہین بلندی آواز کے لیے واسطے موسیٰ کے آواز بلند اور زاری وفریاد ہی طرف خدا کے لبیک کہتے ہین کہ جیسے احرام والے
کہتے ہین در حالیکہ گذرنیوالے ہین موسیٰ اس جنگل میں کہا انھون نے پھر چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم ثنیہ پر یعنے پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ میں ہو یا دو پہاڑون میں پس فرمایا حضرتؐ
نے کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی یہ عرض کیا صحابہ نے یہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہ پہاڑ بھی اسی راہ میں ہی اور یہ شک
راوی ہی پس فرمایا حضرتؐ نے گویا کہ میں دیکھتا ہون طرف یونسؑ کے سوار ہین سرخ اونٹنی پر اوپر جبہ ہی پشمین **ف** ح ع کہ تواضع کے لیے پہنا تھا یا بسبب
اختیار کرنے زہد کے اور یہ سند ہی صوفیہ کی اور انکے متبعین کی علما میں سے مانند کسائی وغیرہ کے **ت** مہار انکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالے
ہین اس وادیے میں لبیک کہتے ہوئے **ف** ع ح اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سے ہی اور شعائر انبیا سے حالت زندگی میں اور موت میں پس تقصیر نہ
کرنی چاہیے حج میں اور اگر کہا جاوے کہ انبیا کیونکر حج کرتے ہین اور لبیک کہتے ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت میں نہین ہی دار العمل اسکے جواب
کئی طرح سے دیے ہین ایک تو یہ کہ یہ مانند شہدا کے ہین بلکہ افضل انسے اور شہدا زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنے کے پس نہین بعید ہی یہ کہ حج کرین
اور نماز پڑھین اور تقرب حاصل کرین اپنے پروردگار سے جسطرح چاہین اور دوسرے یہ کہ یہ دیکھنا خواب میں تھا غیر شب معراج میں جیسے کہ روایت
ابن عمر سے معلوم ہوتا ہی اور خواب انبیا کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ
علیہم کے ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کے ولیکن محجوب ہین نظر عوام سے پس حقیقت میں دکھایا اللہ تعالیٰ نے انکو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
کے تئین بغیر خواب وغیرہ کے **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ
عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدَیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا پس تھے داؤد علیہ السلام کہ حکم کرتے زین کسنے
کا اپنے جانورون پر پس زین کسے جاتے پس پڑھ لیتے داؤد زبور کو یعنے تمام کرتے اسکو پہلے اسکے کہ زین کسے جاتے جانور انکے **ف**
ح ع یہ نہ معلوم ہوا کہ جانور انکے کتنے تھے اور کتنے عرصہ میں زین کسے جاتے تھے لیکن یہ معلوم ہوا کہ مجرای عادت سے خارج تھا حاصل یہ کہ یہ خرق عادت ہے تعالیٰ
اللہ تعالیٰ اپنے اچھے بندون کے لیے زمانہ کو طی وبسط کرتا ہی یعنے کبھی بہت سا زمانہ تھوڑا ہو جاتا ہی اور کبھی تھوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین سے بھی منقول
ہی کہ رکاب میں پانون رکھتے اور دوسری رکاب میں پانون رکھنے تک قرآن ختم کر لیتے اور ایک روایت میں ہی ملتزم کعبہ سے انکے دروازے تک جاتے ہین
پر دیتے **ت** اور نہین کھاتے تھے داؤد مگر کسب کار ہاتھون اپنے کے سے کہ زرہ بناتے تھے نقل کی یہ بخاری نے **وعنه** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ
وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِهٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِی
بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَکُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُكَ اللّٰہُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تھین دو عورتین کہ انکے ساتھ دو بیٹے انکے تھے یعنے ہر ایک ان دونون
عورتون میں سے ایک بیٹا رکھتی تھی آیا بھیڑیا پس لے گیا ایک کے بیٹے کو پس کہا ساتھ والی اسکی نے کہ نہین لے گیا بھیڑیا مگر تیرے

بیٹے کو اور کہا دوسری نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر بیٹے تیرے کو ف ح یعنے دونوں عورتوں میں خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تھی کہ تیرے بیٹے کو لیگیا
نہ میرے کو اور شاید کہ دونوں لڑکے ہم شکل تھے یا تھی ایک ان دونوں میں سے جھوٹی لیکن وہ چاہتی تھی کہ تسلی پکڑے ساتھ موجود کے بدلے مفقود کے
یا اور اغراض فاسدہ کے لیئے کہتی تھی بہوت پیچ تفصیلے گئیں وہ دونوں عورتیں حضرت داؤد کے پاس کہ تا حکم کریں درمیان اُنکے پس حکم کیا داؤد نے ساتھ اُس
بیٹے کے واسطے اُس عورت کے کہ بڑی تھی ف ع ح یا تو اس سبب سے کہ وہ لڑکا اسکے پاس تھا پس اُسی کے لیئے حکم کیا موجب قاعدہ شرعیہ کے کہ صاحب
ید یعنے قابض اولیٰ ہی بہ نسبت غیر قابض کے یا اسلیئے کہ وہ مشابہ تھا اُسکے پس باعتبار علم قیافہ کے یہ حکم کیا جیسے کہ کہتے ہین شافعی یا کچھ اور دلیل سے
یہ حکم کیا اور یہ حکم حضرت داؤدؑ کا باجتہاد تھا بوحی نہ تھا والا اسکے خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نہ رکھتا تھا پس نکلیں وہ دونوں عورتیں اور
آئیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پس خبر دی حضرت سلیمانؑ کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمانؑ نے یعنے اپنے خادموں سے کہ لاؤ میرے
پاس چھری دو ٹکڑے کروں اس لڑکے کو درمیان تمہارے ف ح یعنے ایک ٹکڑا ایک کو دوں اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمانؑ کو اس سے
امتحان کرنا ان دونوں عورتوں کی شفقت کا تھا تا تمیز ہو کہ اسکی ماں کونسی ہے پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکڑے نہ کر لڑکے کو رحمت کرے تجکو اللہ
یہ بیٹا اُسی کا ہی یعنے راضی ہوں میں اسپر کہ یہ بیٹا اُسی کا ہی اور جیتا رہے اور نہیں چاہتی میں کہ چیرا جاوے اور مر جاوے پس حکم کیا سلیمانؑ نے
ساتھ اُس بیٹے کے واسطے چھوٹی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنے بسبب پائے جانے قرینہ شفقت و رحم کے اُسمیں اور ثابت ہونے
سنگدلی اور عداوت کے دوسری میں اور ظاہر ایسا ہے اُسکے بڑی نے اقرار بھی کیا کہ یہ بیٹا چھوٹی کا ہی پس اُسکو دیا کذا قیل یہاں اعتراض کرتے ہین کہ
کیونکر سلیمانؑ نے نقض کیا داؤدؑ کے حکم کو باوجود اسکے کہ حکم پیغمبر کا پھیرا اور نقض کیا نہیں جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہ دیتے ہین کہ یہ حکم داؤد
علیہ السلام سے بطریق جزم او قطع کے نہ تھا بلکہ بطریق احتمال کے تھا اور قصد کیا تھا کہ حکم کریں اور ہو سکتا ہی کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز ہو انکی شریعت
میں واللہ اعلم **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی
تِسْعِیْنَ امْرَأَۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِمِائَۃِ امْرَأَۃٍ کُلُّهُنَّ تَأْتِیْ بِفَارِسٍ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَطَافَ عَلَیْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَأَۃٌ وَاحِدَۃٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَیْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
لَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمانؑ نے البتہ صحبت کرونگا میں آج کی رات
یعنے شب آئندہ نوّے بیبیوں سے اور ایک روایت میں ہی سو بیبیوں سے ہر ایک اُنمیں سے جنیگی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا میں یعنے سلیمان
علیہ السلام نے یہ عہد کیا اپنے دل میں اور عزم کیا کہ یوں کرونگا اور یہ نیت انکی اچھی تھی لیکن انشاء اللہ اُنہوں نے نہ کہا پس کہا سلیمانؑ سے فرشتہ نے
یعنے داہین جانب کے فرشتہ نے یا جبرئیل نے یا غیر انکے نے کہ کہہ انشاء اللہ ف ح یعنے کرونگا میں یہ کام اور ہوگا یہ اگر چاہا ہی خدا نے کہ بن
چاہے اسکے کوئی چیز وجود میں نہیں آتی اور خواہش بندے کی بغیر اسکی خواہش کے فائدہ نہیں رکھتی ت پس نہ کہا سلیمانؑ نے انشاء اللہ
یعنے اُسوقت کہ فرشتے نے کہا اور بعد اسکے بھی نہ کہا بسبب اسکے کہ بھول گئے ف یہ معنی تنقیح رح نے لکھے ہین اور ملا علی نے کہا کہ نہ کہا بسبب اسکے
وہ سمجھے کہ زبان سے کہنے کی حاجت نہیں دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہی اور لفظ نسی مانند علم کے اور روایت کیا گیا ہی نون کے پیش سے
اور سین کی تشدید سے اور یہ احسن ہی یعنے حاصل ہوا اُسکو نسیان ہر بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا اکمل ہی نزدیک ارباب جمع اور عرفان کے
کے یا ارادہ کیا کہنے کا اور بھول گئے ت پس پھرے سلیمان سب عورتوں کے پاس یعنے صحبت کی پس نہ حاملہ ہوئی اُن عورتوں میں سے کوئی
عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدھا مرد اور قسم ہی اُس ذات کی کہ بقائے ذات محمد کا اُسکے ہاتھ میں ہی اگر کہتے سلیمانؑ انشاء اللہ تعالے

تو ہر عورت سے بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتے وہ راہ خدا میں درحالیکہ وہ سوار ہوتے سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع ولیکن یہ لغزش ہوئی حضرت سلیمانؑ سے اور امتحان تھا حق سبحانہ کیطرف سے انکے لیئے اور اسلیئے توبہ کی اور رجوع کی انھون نے جناب حق مین جیسے کہ قرآن مجید مین مذکور ہی اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرے کسی کام کرنے کا تو مستحب ہی یہ کہ کہے کرونگا مین یہ کام انشاء اللہ تعالیٰ تبرکًا اور تیمنًا اُس کام کے سہل ہونے کے لیئے اور یہی حکم قرآن شریف مین ہی ولا تقولن لشیئ انی فاعل ذالک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سلیمانؑ کو کمال قوت وشہوت تھی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہی مردون کے لیئے اور نقصان اسکا نقصانون مین گنا جاتا ہی خصوصًا حضرات انبیا علیہم السلام کے لیئے **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ زَکَرِیَّاءُ نَجَّارًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اُسی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے زکریا نجار **ف** ع یعنے کسب بڑہی کا کرتے اور کھاتے ہاتھ کے کسب سے اور اسمین اور حضرت داؤدؑ کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیا کی سنت سے ہی **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ اَلْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ مِّنْ عَلَّاتٍ اُمَّہَاتُہُمْ شَتّٰی وَدِیْنُہُمْ وَاحِدٌ وَلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نزدیک تر اور متصل ترین لوگون کا ہون ساتھ عیسیٰ بیٹے مریمؑ کے دنیا اور عقبیٰ مین **ف** ح یا آغاز اور انجام مین اسلیئے کہ نہین ہی درمیان آنحضرتؐ کے اور حضرت عیسیٰؑ کے کوئی پیغمبر اور عیسیٰؑ بشارت دینے والے تھے ساتھ آنے آنحضرتؐ کے اور تمہید کرنیوالے قواعد دین آنحضرتؐ کے تھے اور آخر زمانہ مین نائب اور خلیفہ آنحضرتؐ کے ہونگے **ت** انبیا بھائی ہین ایک باپ سے یعنے سوتیلے اور مائین انکی مختلف ہین **ف** ح تشبیہ دی ساتھ باپ کے اس خبر کو کہ مقصود بعثت سب انبیا سے ہی کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کے ہی اور مشابہت دی انکی شریعتون کو کہ مختلف اور متعدد ہین ساتھ ماؤن کے **ت** اصل دین پیغمبرونکا کہ توحید ہی اور عقائد دینی مین سب متحد ہین **ف** ح اگرچہ شرائع اور اعمال مین مختلف ہین بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کے اور مناسب احوال انکے کے **ت** اور نہین ہی درمیان ہمارے یعنے میرے اور عیسیٰؑ کے کوئی پیغمبر **ف** ح پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیا مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتھ عیسیٰؑ کے ہی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَطْعَنُ الشَّیْطٰنُ فِیْ جَنْبَیْہِ بِاِصْبَعَیْہِ حِیْنَ یُوْلَدُ غَیْرَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذَہَبَ یَطْعَنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فرزند آدم کو چوکتا ہی شیطان اسکے دونون پہلوون مین ساتھ دونون انگلیون اپنی کے جسوقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سوا عیسیٰ بیٹے مریم کے **ف** ع یعنے بسبب دعا کرنے حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم ماں عیسیٰ کی وانی سمیتہا مریم وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم **ت** ارادہ کیا تھا شیطان نے چوکنے کا عیسیٰؑ کے پہلوؤن مین پس چوکا پردے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح یعنے جھلی مین کہ لڑکے پر ہوتی ہی کہ اسکو مشیمہ کہتے ہین اسمین انگلی چبھوئی اور عیسیٰؑ کے بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہو چکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنیٰ اور خارج ہین اس سے اسلیئے کہ یہ بیان احوال اور نبی آدم کا کیا ہی سوا اپنے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل ہوئے مردون مین سے بہت یعنے انبیا اور خلفا اور علما اور اولیا ہوئے اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سے بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی فت ح ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون میان کمال در افضل ہین سب عورتون سے کہ سواے انکے ہین حتی کہ فاطمہؓ اور
خدیجہؓ اور عائشہؓ اور تمام ازواج مطہرات سے لیکن توجیہ اسمین یہ کرتے ہین کہ مراد عورتون سے اگلی امتون کی عورتین ہین کہ انمین یہ دونون افضل ہین
یا یہ کلام ہو پہلے اوترنے وحی کے بیچ افضل کمال اُن مطہرات کے یا یہ مستثنی ہین اُنسے بقرینہ اور حدیثون کے کہ فاطمہ زہراؓ کی مناقب مین واقع ہوئی ہین
کہ فاطمہؓ سیدۃ النساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث افضلیت فاطمہؓ کی مین مریمؑ اور آسیہؓ کا مستثنی ہونا آیا ہی حاصل یہ کہ حدیثین مختلف اس باب مین
آئین پس یا توجیہین ورحدیثین متعدد رکھتی ہین یا اُنکے ساتھ تخصیص عمومات کے قائل ہون واللہ اعلم اور بیان حدیث فضیلت عائشہؓ کی بلکہ انکی
افضلیت کی بیان کی کہ فرمایات اور فضیلت عائشہؓ کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی باقی طعامون پر فع ح مراد عورتون سے
بیان یا تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئین یعنے مریمؑ و آسیہؓ یا عورتین جنت کی یا عورتین اُنکے زمانہ کی یا عورتین اس امت
کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اُس کھانے کو کہتے ہین کہ ٹکرے توڑکر شوربا اُسپر ڈال دیتے ہین اور عرب مین اس طعام کو افضل سب طعامون
مین جانتے ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونے اُسکے کے اور اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ تفضیل کے درمیان عائشہؓ
اور خدیجہؓ اور فاطمہؓ کے پس کہا اکمل نے کہ روایت کیا گیا ہی ابوحنیفہ سے یہ کہ عائشہؓ بعد خدیجہؓ کے افضل ہین عالمین کی عورتون مین اور
کہا حافظ ابن حجر نے کہ فاطمہؓ افضل ہین خدیجہؓ اور عائشہؓ سے اور سوال کیے گئے سبکی پس کہا کہ جو کچھ کہ ہمنے اختیار کیا ہی یہ ہی کہ فاطمہؓ
بنت محمد افضل ہین پھر اُنکی مان خدیجہؓ پھر عائشہؓ ف مؤلف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ کے سے یون معلوم
ہوتا ہی کہ فاطمہ زہراؓ سیدہ النساء اہل الجنۃ کی ہین بعد مریمؑ بیٹی عمران اور آسیہؓ زن فرعون اور خدیجۃ الکبریٰؓ اور خدیجۃ الکبریٰؓ افضل ہین حضرت
عائشہؓ سے اور نقل کیا سبکی نے بعض ائمہ عصر اپنے سے کہ فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ افضل ہین خلفاء اربعہؓ سے باعتبار ٹکڑہ اور جگر گوشہ ہونے
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدینؓ افضل ہین حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ سے باعتبار علم وفضل اور کثرت
ثواب و آثار خیر کثیر کے بیچ اسلام کے جیسے کہ ابن حجر نے شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سے باعتبار
فضیلت جزئیہ کے آپسمین ایک دوسرے پر فضیلت رکھتی ہین نہ ہر وجہ سے ایک کو فضیلت تمام ہی دوسری پر پس اس صورت مین حضرت عائشہؓ
صدیقہ باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونے وحی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکے بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہراؓ سے نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہؓ ہی کے ساتھ مخصوص ہی اسلیئے قصیدہ امالیہ مین لکھا ہی کہ فاطمہ زہراؓ بعضی
بات مین حضرت عائشہؓ پر فضیلت رکھتی ہین اور آسیہؓ اور مریمؑ اپنے اپنے زمانہ کی بی بیون پر فضیلت رکھتی ہین اور خدیجۃ الکبریٰؓ اسکے باعتبار
فضیلت رکھتی ہین کہ پہلی بی بی حضرتؐ کی ہین اور بہت خدمتگذاری حضرتؐ کی کی اور اکثر اولاد آپکی انھین سے پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَذُكِرَ** حَدِيثُ أَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ وَحَدِيثُ
ابْنِ عُمَرَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ فِي بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسمین یا خیر البریۃ ہی یعنے یہ ایک اعرابی نے کہا تھا حضرؐ
کو آپنے فرمایا کہ یہ ابراہیمؑ ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ اسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمرؓ کی کہ اسمین الکریم ابن
کریم ہی بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کے کہ اوپر ذکر ہو چکا

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ
وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْعَمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

روایت ہی ابو رزین سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تھا پروردگار ہمارا پہلے اسکے کہ پیدا کرے اپنی خلق کو فرمایا حضرت نے
کہ تھا عما مین ف ع کہا علما نے کہ عماء ابر باریک یعنے ہلکا یا کثیف یعنے گھرا اور روایت کیا گیا ہی عما ساتھ مد اور قصر کے اور بہر تقدیر مراد اس سے
یہان ایک امر ہی کہ ادراک نکرے اسکو عقل اور نہ پہونچے اسکے کنہ کو وصف ت نتھی نیچے اسکے ہوا اور نتھی اوپر اسکے ہوا ف ح ع یہ کنایہ
ہی اسکی طرف کہ نتھی ساتھ اسکے کوئی چیز پس حاصل اسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شئی کے اور بعضون نے کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف دفع توہم مکان کے اسلیئے کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہی بے ہوا اور بے مکان کے اور ازہری نے کہا کہ ہم ایمان لائے اوسپر اور کیفیت اسکی ہم
کچھ نہین جانتے اور بعضون نے کہا کہ مراد سوال سے یہ تھے کہ این کان عرش ربنا اور اسلیئے فرمایا ہو پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی ترمذی
نے اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نے یعنے عما کنایت ہی اس سے کہ نتھی ساتھ اسکے کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وعن العباس بن عبد المطلب**
زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ
قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ
اَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى
سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی عباس بن عبد المطلب سے کہا کہ وہ تھے بیٹھے بیچ بطحا مکہ کے یعنے محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتھ ایک جماعت کے
ف ح ع ظاہر عبارت حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قصہ عباس کے اسلام لانے سے پہلے کا ہی اور وہ جماعت بھی مسلمان نتھی اور حدیث
ابی ہریرہ کی کہ تیسری فصل آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تھی ت حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ان
مین ف ع یعنے اسوقت اور احتمال رکھتا ہی یہ کہ ہو یہ ذکر کفار مکہ کے مسلمان ہونے کے پہلے کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی
اس جماعت نے طرف اس ابر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نام رکھتے ہو تم اسکا کہا انہون نے کہ یہ سحاب ہی فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور مزن بھی کہتے ہو کہا انہون نے اور مزن بھی کہتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عنان بھی کہتے ہو کہا انہون نے اور عنان بھی کہتے ہین
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کسقدر ہی دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی کہا انہون نے کہ نہین جانتے
ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی اور یہ تردد
شک راوی سے ہی اور جو آسمان کہ اوپر اسکے ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کے اور اس آسمان کے کچھ اوپر ستر برس کے
ہی یہان تک کہ گنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتون آسمان ف ع یعنے اہل ہیئت پر کہا طیبی نے کہ مراد ستر سے حدیث مین تکثیر
و مبالغہ ہی نہ تحدید اسلیئے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کے اور ایسے ہی آسمانون مین ایک آسمان سے دوسرے
آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی ت بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریائے عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اسکے اور اسفل اسکے کے
مانند اس مسافت کے ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے ہی ف ح بعض حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالی نے عرش کے نیچے
ایک دریا پیدا کیا ہی اسوقت سے کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی ت پھر اس دریا کے اوپر آٹھ فرشتے ہین بصورت پہاڑی بکرون کے کہ درمیان کھرون

اُنکے کے اور گھٹنون اُنکے کے مقدار اُس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کے اور دوسرے آسمان کے ہی پھر اُنکی پشتون پر ہی عرش مسافت درمیان اسفل عرش کے اور اعلا اُسکے کے اُس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کے دوسرے تک ہی پھر اللہ تعالیٰ ہی اوپر اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف ح ع** یعنے باعتبار علو مرتبت اور عظمت اور حکومت اور عزت کے نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار اور تمکن کے اور یہ تصویر و تمثیل ہی واسطے علو و عظمت الٰہی کے کہ وہ فوق سب کے اور دارا کل کے ہی جیسے کہ قرآن مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط پس معنے یہ ہوئے کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اُنکو شغل سفلیات سے اوٹھا کر ساتھ تفکیر علویات کے اور فکر کرنے کے ملکوت آسمانون اور زمین کے مین متعلق کرین تا وہان سے بھی ترقی کر کے طرف پیدا کرنیوالے اور برپا کرنیوالے اُنکے کے متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سے کہ اسفل السافلین مین پڑے ہین باز رکھین فافہم و باللہ التوفیق **وعن جبیر بن مطعم** قَالَ اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ جُہِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِیَالُ وَنُہِکَتِ الْاَمْوَالُ وَہَلَکَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰہَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰہِ عَلَیْکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَمَا زَالَ یُسَبِّحُ حَتّٰی عُرِفَ ذٰلِکَ فِیْ وُجُوْہِ اَصْحَابِہٖ ثُمَّ قَالَ وَیْحَکَ اِنَّہٗ لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللّٰہِ عَلٰی اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِکَ وَیْحَکَ اَتَدْرِیْ مَا اللّٰہُ اِنَّ عَرْشَہٗ عَلٰی سَمٰوٰتِہٖ لَہٰکَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِہٖ مِثْلَ الْقُبَّۃِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَیَئِطُّ اَطِیْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاکِبِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بھوکے ہوئے اہل و عیال اور نقصان کیے گیے مال اور ہلاک ہوئے چار پائے پس مینھ مانگو اللہ تعالیٰ سے واسطے ہمارے پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتے ہین بجہت تعظیم تمہاری کے اللہ پر یعنے تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتے ہین درگاہ حق مین تا مینھ برسا دے اور طلب شفاعت کرتے ہین ساتھ خدا کے تجھ پر ف ع یعنے اللہ سے فریاد رسی چاہتے ہین تیرا مین کہ شفاعت کرو تم ہمارے لیئے اُسکے نزدیک یعنے توفیق دے تمکو ہماری شفاعت کرنے کی لیکن ہرگاہ کہ ظاہر عبارت سے وہم جاتا تھا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سے مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے لیس لک من الامر شیٔ یعنے تمکو کسی کام مین کچھ دخل نہین اور فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ برا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنا اُسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سے تب پس فرمایا آنحضرتؐ نے پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنے تاکید کے لیئے از راہ تعجب کے مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنے بسبب تعجب و غضب کے یہان تک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون کے چہرون مین ف ع اسلیئے کہ صحابہؓ سمجھے بار بار تسبیح کہنے حضرتؐ کے سے کہ حضرتؐ غصہ ہوئے اس سبب سے ڈرے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اور متغیر ہوئے چہرے اُنکے بخوف خدا پس جب اُنہین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپنے تسبیح اور التفات کیا اُس گنوار کیطرف تب پھر فرمایا واسطے تیری ہی تجکو یعنے جان اے کلام کرنیوالے جاہل و غافل تحقیق شان یہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتھ خدا کے کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اُسکو ام خدا اور قدر و مرتبہ اُسکا بزرگتر ہی اس سے کہ وسیلہ کرین اُسکو نزدیک کسی کے وائے تجکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اُسکا محیط ہی اُسکے آسمانون پر اسطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دکھانے اور سمجھانے صورت ہئیت کے ساتھ اونگلیون اپنی کے مانند گنبد کے اوپر ہتھیلی اپنی کے یعنے محیط ہی تمام آسمانون پر جیسے گنبد زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب بار عظمت الٰہی کے آواز کرنے پالان اونٹ کے بسبب سوار کے نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف ح ع یعنے عاجز آتا ہی عرش برداشت عظمت حق سے مانند عجز پالان کے سوار کی سواری سے کہ بھاری سواری سے چرچرا بولنے لگتا
ہی اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت الہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کے اور حاصل یہ کہ جو ایسا عظیم الشان ہو سکے شفیع اسکے غیر کیطرف نہ ٹھہرایا جائے و
عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذن لی ان احدث عن ملک من ملائکۃ اللہ من حملۃ
العرش ان ما بین شحمۃ اذنیہ الی عاتقہ مسیرۃ سبعمائۃ عام رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن دیا گیا مجکو یہ کہ بیان کرون مین عظمت ایک فرشتے کی اللہ کے فرشتون
سے کہ جو اوٹھانیوالے عرش کے ہین یہ کہ درمیان لو کانون اسکے کے اسکے کندہون تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے
وعن زرارۃ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لجبرئیل ہل رأیت ربک فانتفض جبرئیل وقال یا محمد
ان بینی وبینہ سبعین حجابا من نور لو دنوت من بعضہا لاحترقت ہکذا فی المصابیح ورواہ ابونعیم فی الحلیۃ
عن انس الا انہ لم یذکر فانتفض جبرئیل اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفے سے ف ح زرارہ ثقات تابعین سے ہین قاضی
بصرہ کے تھے اور علماء اور فضلا اور عباد زمانہ اپنے کے سے ہین ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ سے سماع رکھتے ہین ایک روز نماز فجر مین امامت کر رہے تھے
آیت فاذا نقر فی الناقور پڑھی ایک چیخ ماری اور جان دی سنہ ترانوے مین ولید بن عبد الملک کے زمانہ مین اور ملا علی رح نے کہا کہ کہا بغوی نے
کہ زرارہ صحابہ تھے مرے عثمان کے زمانہ مین ت یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جبرئیل سے کہ کیا دیکھا ہی تو نے اپنے پروردگار کو پس
نہایت کانپے جبرئیل ف ع یعنے عظمت اس سوال اور تصور اس حال سے اور اسمین دلیل ہی اوپر حقیقت رویت اللہ تعالے کے دار البقا
مین اسلیئے کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتے آنحضرت ﷺ لیکن اسمین اختلاف روز قیامت کے ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالے کی ہوگی یا نہین
پھر ہر گاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کانپے جبرئیل مارے ہیبت کے ت اور کہا اے محمد بلاشبہ درمیان میرے اور درمیان
خدا تعالے کے ستر پردے ہین نور کے ف ع یہ عبارت ہی اللہ تعالے کی کمال سے اور جبرئیل کے نقصان اور حجاب بہ نسبت جبرئیل کے ہی مراد
یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتھ صفت نقصان کے اور خالق ذو الجلال موصوف ہی ساتھ وصف
کمال کے پس نہین حاجب ہوتی اسکو کوئی چیز اور تعین عدد ستر کے شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت مین ستر ہزار پردے آئے ہین پس
ہو سکتا ہی کہ کنایت کثرت پردون سے ہو ت اگر نزدیک ہوون مین بعض ان پردون سے یعنے سر انگشت کی قدر جیسے کہ ایک روایت مین
ہی تو البتہ جل جاؤن مین اسیطرح ہی مصابیح مین کہ زرارہ سے روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابونعیم نے حلیہ مین
کہ نام انکی کتاب کا ہی انس سے اور ہو سکتا ہی کہ زرارہ نے انس سے روایت کی ہو لیکن ابونعیم نے نہین ذکر کی یہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنے
اور باقی جواب ذکر کیا ہی وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق اسرافیل منذ یوم
خلقہ صافا قدمیہ لا یرفع بصرہ بینہ وبین الرب تبارک وتعالی سبعون نورا ما منہا من نور یدنو منہ
الا احترق رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نے پیدا
کیا اسرافیل کو اس حال مین کہ صف باندھے ہوئے ہین اوپر دونون پانون اپنے کے اول مدت پیدایش اپنی سے نہین اوٹھاتے ہین اسرافیل نگاہ
اپنی ف ع ح یعنے طرف آسمان کے از راہ ادب کے یا نہین اوٹھاتے نگاہ صور سے اور یہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونے انکے سے واسطے حکم پھونکنے صور
کے کہ شاید ابھی حکم آپہونچے ت درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالے کے ستر پردے ہین نور کے کہ حجاب ہین نہین ہین ان ستر نور مین سے کوئی

نور کے قریب ہوں اُس سے اسرافیل فرضا اگر کہ جل جاوین نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اُسکو **وعن جابر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لما خلق اللہ آدم وذریتہ قالت الملئکۃ یا رب خلقتہم یاکلون ویشربون وینکحون ویرکبون فاجعل لہم الدنیا ولنا
الاخرۃ قال اللہ تعالی لا اجعل من خلقتہ بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اور اُنکی اولاد کو یعنے روز میثاق کے یا بعد
اُسکے کہا ملائکہ نے کہ اے پروردگار پیدا کیا تونے انکو کہ کہاتے ہین اور پیتے ہین اور جماع کرتے ہین یا نکاح کرتے ہین اور سوار ہوتے ہین یعنے جانوروں پر خشکی
مین اور کشتی پر دریا مین پس گردان واسطے انکے دنیا اور ہمارے لیئے آخرت ف ع یعنے جو کچھ بہرہ مند ہین ہم محروم ہین اُسکی لذتون سے انکے لیئے یہ دنیا بطور
دوام و بقا کے ہو یا گردان انکے لیئے یہ دنیا ہی فقط اور ہمارے لیئے نعمتین آخرت کی تا برابری ہوجاوے ہم مین اور اُنمین اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا
انکے لیئے زیادتی ہے تب فرمایا اللہ تعالے نے نہین گردانونگا مین عاقبت اُس شخص کی کہ پیدا کیا مین نے اُسکو اپنے دونون ہاتھون سے یعنے بغیر
واسطے کسبی کے بتدریج مرکب معجون کمال سے کہ مشتمل ہی اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کے اور استعداد مظہریت جمال و جلال کے اور پھونکی مین نے
اُسمین روح اپنی مانند اُس شخص کے کہ کہا مین نے اُسکے لیئے یعنے پیدا کرنے مین ہو پس ہوگیا کہا ف ع طیبی نے یعنے نہین برابر ہوسکتا بزرگی مین وہ شخص
کہ پیدا کیا مین نے اُسکو بذات خود اور نہین سونپا مین نے اُسکے پیدا کرنے کو کسی کی طرف اور پھونکی مین نے اُسمین اپنی روح سے کہ وہ آدم ہی اور
اولاد انکی ساتھ اُسکے کہ ہوا مجرد امر کن کے کہ وہ فرشتے ہین اور اضافت روح کی اپنے نفس کیطرف بزرگی کے لیئے ہی جیسے بیت اللہ مین کہا ابن
ملک نے یعنے نہین برابر ہوسکتا بشر اور فرشتہ کرامت اور قربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اُسکی اعلی ہی اور یہ منجملہ دلیلون اہل
سنت کے سے ہی اوپر افضلیت بشر کے ملائکہ پر اور وجہ اُسکی واللہ اعلم یہ ہی کہ فرشتے معصوم پیدا کیئے گیئے پس ہوئے دو طرح سے ممنوع اور نعمت سے
محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتھ کرنے طاعت کے اور بچنے کے معصیت سے پس جو کوئی دونون کے حق بجالایا مستحق ہوا ثواب کا دارین
اور جسنے اعراض کیا دونون سے مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین ت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملئکتہ رواہ ابن ماجۃ
روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن یعنے کامل کہ وہ انبیاء اور اولیا ہین بزرگتر ہین اللہ تعالے کے نزدیک اُسکے
بعضے فرشتون سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ع یعنے خواص فرشتون سے یا اُنکے عوام سے کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نے کہ مراد مومن سے عوام اُنکے ہین اور
مراد ملائکہ سے بھی عوام اُنکے ہین کہا محی السنہ نے اولی یہ ہی کہ کہا جاوے عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سے اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ
سے کہ فرمایا اللہ تعالے نے الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل بڑی ہی اس سے اہل سنت نے بیچ تفضیل انسان کے ملائکہ پر انتہی اور پوشیدہ نہین
کہ یہ مراد خواص مومنین سے رسل و انبیا ہین اور خواص ملائکہ سے مانند جبرئیل اور اسرافیل کے اور مراد عوام مومنین سے کاملین ہین اولیا ہین سے مانند خلفا اور تمام علما کے
اور تفصیل اولی ہی اجمال بعض انکے سے اس کہنے مین کہ بشر افضل ہی ملک سے اور حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین دو سندوں سے آئی ہی
وعنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال
یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس و
خلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق وآخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالے نے مٹی دن ہفتہ کے ف ع

اور یہی مراد ہے اسی آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتے ہین پس وہ اتوار بھی اسی حکم مین ہے پس نہین منافی ہے یہ قول اللہ تعالیٰ ولقد
خلقنا السموات والارض وما بینهما فی ستۃ ایام ترجمہ اور پیدا کیے اسمین پہاڑ دن اتوار کے اور پیدا کیے درخت دن پیر کے اور پیدا کین چیزین
بری دن منگل کے اور پیدا کی روشنی دن بدھ کی ف ح مسلم مین لفظ نور کا ری سے یا ہی اور ایسی ہی مشکوۃ کے صحیح نسخون مین اور اصول
معتمد مین ری سے ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سے ہی آخر مین یعنی مچھلی کے اور ہو سکتا ہی کہ نور اور مچھلی اسدن مین پیدا ہوئے ہون
ت اور پھیلائے زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کے عصر کی نماز کے بعد بیچ آخر پیدایش اور آخر ساعت دن کے درمیان
عصر کے رات تک نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع اسی سبب سے جمعہ نام رکھا کہ پیدایش سب کی اسمین جمع ہوئی اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت
کو اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثرون کے نزدیک **وعنه** قَالَ بَیْنَمَا نَبِیُّ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ
اِذْ اَتٰی عَلَیْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَایَا
الْاَرْضِ یَسُوْقُهَا اللهُ اِلٰی قَوْمٍ لَا یَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا یَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِیْعُ
سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهَا قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهَا
خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَیْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ
سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَیْنَ كُلِّ سَمَائَیْنِ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَیْنَ السَّمَائَیْنِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِیْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰی بَیْنَهُمَا مَسِیْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰی
عَدَّ سَبْعَ اَرَضِیْنَ بَیْنَ كُلِّ اَرْضَیْنِ مَسِیْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّیْتُمْ
بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَهَبَطَ عَلَی اللهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاٰیَةَ
تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰی عِلْمِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللهِ وَ
قُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِیْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَی الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِیْ كِتَابِهٖ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا اسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یار انکے ناگہان آیا انپر ایک ابر پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو کیا ہی یہ کہا اصحاب نے یعنے موافق عادت اپنی کے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی فرمایا حضرت
نے یہ عنان ہی ف ح اوپر گذر چکا ہی کہ عنان عین کے زبر سے نام ابر کا ہی ترجمہ یہ ابر دایا زمین کے ہین ف ح روایا راویہ کی جمع
راویہ کی ہی راویہ اس اونٹ کو کہتے ہین کہ اس سے پانی کھینچتے ہین تشبیہ دی ابرونکو ساتھ اسکے بسبب اسکے کہ جیسے اونٹ پانی کھینچ
کر زمین مین دیتا ہی ایسی ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر ترجمہ ہانکتا ہی انکو اللہ تعالیٰ طرف ایک قوم کے کہ شکر نہین کرتے خدا کا ف
ع ح یعنے بلکہ کفران نعمت کرتے ہین اور نسبت کرتے ہین مینھ کو طرف گردش ستارون کے کہ کہتے ہین مطرنا بنوء کذا برسائے گئے ہم بسبب فلانی
منزل ستارے کے ت اور نہ پکارتے ہین اسکو ف ح یعنے نہین یاد کرتے اسکو اور نہ طلب کرتے ہین اس سے کچھ اور نہ عبادت کرتے ہین

اُسکو بلکہ پوجتے ہین تمدن کو اور اسمین شکایت ہی ناشکری کرنے اُس قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتے اور اُسکا یہ کر تم ہم کو پھر رزق دیتا ہی اُنکو اور عافیت دیتا ہی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمہارے یعنے آسمان عرض کیا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرتؐ نے پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہارے ہی رقیع ہی ف ع رقیع قاف کے زیر سے بروزن فعیل کے نام ہی آسمان دنیا کا اور بعضوں نے کہا ہر آسمان کا ترجمہ آسمان چھت ہی محفوظ یعنے اللہ نے نگاہ رکھا ہی اُسکو گر پڑنے سے زمین پر تشبیہ دی آسمان کو ساتھ گھر کی چھت کے اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنے سے یعنے ساتھ موج کے بھی تشبیہ دی اُسکو کہ جیسے موج معلق ہوا مین ہوتی ہی ایسے ہی آسمان بھی معلق ہی بے ستون کھڑا ہوا پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے یعنے زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کے عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہین فرمایا دو آسمان ہین یعنی آسمان ہی بعد آسمان کے کہ دوری اور مسافت درمیان اُن دونون آسمان کے بھی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے ایسا ہی یعنے دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہین یہان تک کہ گنے ساتھ آسمان اور پرتلے فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کے اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و زمین کے یعنے پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہی اوپر اس کو کے کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات آسمانون کے عرش ہی اور درمیان عرش کے اور درمیان آسمان کے فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کے پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچے تمہارے عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہین فرمایا جو کچھ کہ نیچے تمہارے ہی زمین ہی یعنے اوپر کی پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہی نیچے اس زمین کے کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچے اسکے اور ایک زمین ہی درمیان اُن دونون زمینون کے مسافت پانسو برس کی ہی یہان تلک کہ گنین آنحضرتؐ نے سات زمینین درمیان ہر دو زمینون کے اُنمین سے فاصلہ پانسو برس کا ہی ف ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری زمینون کی موافق ہی نسبت آسمانون کے ہی پس یہ جو کہتے ہین کہ طبقے زمینون کے متصل ایک دوسرے کے ہین اور ملے ہوئے ہین اور اسیلیے ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتے ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف اس حدیث کے ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ اسی زمین کے ہی کہ نیچے انکے ہی اور اور زمینون سے سروکار نہین رکھتے بخلاف آسمانون کے کہ سب سے فیوض اور آثار پہونچے ہین واللہ اعلم ترجمہ پھر فرمایا کہ قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اُسکے ہاتھ مین ہی اگر چھوڑو تم رسی طرف زمین کے کہ نیچے سب سے ہی تو البتہ جا پڑے وہ رسی خدا پر ف ع یعنے اُسکے علم اور ملک اور قدرت پر جیسے کہ تصریح کیا ہی اُسکو ترمذی نے معنی یہ ہین کہ اللہ تعالے کا علم و قدرت جیسے کہ محیط ہی آسمان کے اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کے نیچے کی چیزون کو فرمایا یہ واسطے دفع کرنے اس شبہہ کے کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوے کہ اُسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچے کا اور اسی لیئے کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کی تھی مچھلی کے پیٹ مین جیسے کہ معراج ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر پھر پڑھی آنحضرتؐ نے یعنے استشہاد کے لیئے یا ابوہریرہؓ نے تقویت حدیث کے لیئے یہ آیۃ کہ وہی اول ہی یعنے قدیم ہی کہ نہین اُسکے لیئے ابتدا اور آخر ہی یعنے باقی ہی کہ نہین اُسکے لیئے انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کے اور باطن ہی یعنی باعتبار ذات کے اور وہ ہر چیز کو یعنے علویات اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سے جاننے والا ہی یعنے نہایت کامل علم رکھتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اُسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ پڑھنا آنحضرتؐ کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کے جا پڑنے سے اللہ پر جا پڑنا اُسکا ہی

اللہ کے علم اور قدرت اور تصرف اور غلبہ پر ف ع علم اللہ تعالی کا سمجھا گیا لفظ وہو بکل شیء علیم سے اور قدرت اسکی سمجھی گئی ہو الاول و الآخر
سے یعنے وہ ایسا اول ہے کہ ہر چیز اسکے ہاتھ ہی اور نکالتا ہی انکو عدم سے طرف وجود کے اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھ فنا ہو جائیگا اور وہی باقی رہیگا
اور غلبہ اور تصرف اسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہا زہری نے کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہ ہین کہ وہ ایسا غالب
ہی کہ سب چیز پر غالب ہی اور اسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزون مین بطریق غلبہ اور استیلا کے اسلیئے کہ نہین ہی
فوق اسکے کوئی کہ منع کرے اسکو کسی چیز سے اور ایسا باطن ہی کہ ملجا وے اور ماوائے سوائے اسکے نہین پھر کہا ترمذی نے ترجمیہ او رعلم اللہ کا
اور قدرت اسکی اور غلبہ اور تصرف اسکا ہر جگہ ہی یعنے آثار ان صفات کے سب جگہ ہین والا یہ صفات حق بھی مکانی نہین ہین اور خدا
ساتھ تجلی ذات اپنی کے عرش پر ہی جیسے کہ وصف بیان کیا اللہ تعالی نے اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف ع الرحمن علی العرش استوی
وہو رب العرش العظیم اور یہ آیۃ اگرچہ بظاہر بہام دلاتی ہی جہت و مکان کا ولیکن حقیقت مین کنایہ اور مراد ہی ظہور سلطان او رعلم اور قدرت
سے و عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان طول آدم ستین ذراعا فی سبع اذرع عرضا اور روایت
ہی اسی ابو ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھا طول قد آدم کا ساٹھ ہاتھ اور عرض انکے قد کا سات ہاتھ ف ع ذراع
زیرے کہنے کے سرے سے بیچ کی انگلی کے سر تک اور گز شرعی بھی ہی لیکن جاننا چاہیے کہ مراد ہاتھ سے آدم کا ہاتھ ہی یا ہاتھ اسوقت کے لوگونکا ظاہر
یہ ہی کہ مراد لوگونکا ہی ہاتھ ہی اسلیئے اگر آدم کا ہاتھ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتھ انکا ساٹھوان حصہ انکے قد کا ہو اور یہ نہایت چھوٹا
ہی بحسب طول بدن انکے کے اور تناسب سے نہایت ہی بعید و عن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ای الانبیاء کان اول
قال آدم قلت یا رسول اللہ و نبی کان قال نعم نبی مکلم قلت یا رسول اللہ کم المرسلون قال ثلثمائۃ و بضعۃ عشر جما غفیرا
وفی روایۃ عن ابی امامۃ قال ابو ذر قلت یا رسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف و اربعۃ و عشرون
الفا الرسل من ذلک ثلثمائۃ و خمسۃ عشر جما غفیرا اور روایت ہی ابوذر غفاری سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ
کونسا انبیا مین تھا پہلے فرمایا آدم کہا مین نے یا رسول اللہ نبی تھے آدم فرمایا ہان آدم نبی تھے کلام کیئے گئے یعنے فقط نبی ہی نتھے بلکہ نبی تھے
کلام کیئے گئے یعنے صحیفے اوترے تھے اوپر یعنے رسول ہین کہا مین نے یا رسول اللہ انبیا مین سے رسول کتنے ہین فرمایا رسول تین سو او رکچھ اوپر دس
ہین جماعت بہت سی اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سے آیا ہی کہ کہا ابو ذر نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کتنا ہی شمار انبیا کا خواہ رسول
ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول انمین سے تین سو پندرہ بہت ہی جماعت ف ع اور فرق مشہور نبی اور
رسول مین یہ ہی کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اسکے پہونچانیکا اور نبی عام ہی یعنے خواہ اسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو
یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا مین روایت دو لاکھ چوبیس ہزار کی بھی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف فاحش کے تعین عدد انبیا سے منع کیا ہی علمانے
بلکہ مجمل کہنا چاہیے کہ ایمان لائے ہم سب انبیا پر تا کوئی نکل نجاوے ان مین سے اور نہ کوئی غیر انکا انمین داخل ہو و عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الخبر کالمعاینۃ ان اللہ تعالی اخبر موسی بما صنع قومہ فی العجل فلم یلق الالواح
فلما عاین ما صنعوا القی الالواح فانکسرت روی الاحادیث الثلثۃ احمد اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکھنے اس چیز کے آنکھ سے یعنے اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکھنے کو تاثیر ہی وہ سننے کو نہین چنانچہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اسپر دلیل لائے کہ تحقیق اللہ تعالی نے خبر دی موسی علیہ السلام کو اس چیز کی کہ کی انکی قوم نے بیچ مقدمہ گوسالہ کے کہ اسکو پوجتے تھے

پس نہ ڈالین موسیٰ نے تختیان کہ اُنمین توریت لکھی تھی یعنے بسبب قلت تاثیر کرنے خبر کے اُنمین ایسی تاثیر کہ باعث ہو غضب کہ موجب ہو ڈالدینے تختیون کا پھر جبکہ موسیٰ قوم مین آئے اور آنکھ سے دیکھا جو کچھ کہ قوم نے کیا تھا یعنے پوجا باجی اُنکے ڈالدین تختیان یعنے بسبب غصہ کے پس ٹوٹ گئین تختیان ف ح یعنے بسبب زور سے ڈالدینے کے مارے غصہ کے اور اُنکے ڈالدینے مین گویا یہ اشارہ تھا کہ نفع دیتے ہین ایمان والونکو پس جو اُنھونے اختیار کیا کفر و طغیان تو زبا فائدہ اُنکے رکھنے مین لیکن ظاہر یہ ہی کہ باوجود ٹوٹنے کے کچھ اُنمین سے جاتا نہین رہا نقل کین یہ تینون حدیثین احمد نے

بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہی بیچ بیان فضیلتون سردار رسولون کے رحمتین نازل ہو جیو اللہ کی اور سلام اُسکا آنحضرتؐ پر اور سب رسولون پر ف ح ع بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل حد سے زیادہ ہین اور شمار سے باہر مؤلف نے کچھ اُنمین سے لکھے ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کے اور افضل ہین پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وعلیہم واجمعین اور اُنکے بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اُنکے بعد موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت موسیٰ کے بعد علما کو صراحۃً نہین دریافت ہوا کس کا درجہ ہی واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا یعنے پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سے بنی آدم کے قرن سے قرن کے بعد ف ع یعنے ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تھا مین اور مراد بہترین طبقون بنی آدم سے وہ طبقہ ہی کہ آنحضرتؐ کے باپ اُس طبقہ مین تھے اور آنحضرتؐ اُنکی پشتون مین تھے جیسے کہ اسمٰعیلؑ کے بعد کنانہ اور اُنکے بعد قریش اور اُنکے بعد ہاشمی تھے ترجمہ یہان تک ہوا مین ایسی قرن کہ ہو مین اُس سے ف ع ح اور معنی بہتری کے خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کے تعارف مین ساتھ اُنکے اہل کرم کی مدح کرین نہ اعتبار دین و ایمان کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے

وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمِذِیِّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وَلَدِ اِبْرَاھِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَۃَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہا اُسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالےٰ نے چن لیا کنانہ کو اولاد اسمٰعیلؑ سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے ف ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق رہتے تھے شہرونمین پس اُنکو جمع کیا قصی بن کلاب نے مکہ مین پس قریش نام رکھے گئے لانہ قرشہم یعنے جمع کیا اُنکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوائے نضر کے قریش نام نہ رکھے گئے لانہ لم یقرشو مشہور ہی قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکھتا ہی اور ابن عباسؓ سے صحاح مین ذکر کیا کہ اُنھونے کہا کہ قریش اسلیئے نام رکھا کہ دریا مین ایک مچھلی ہی کہ اُسکو قریش کہتے ہین وہ سب مچھلیونکو کھاتی ہی اور اُسے کوئی مچھلی نہین کھاتی اور اُسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس مین مذکور ہی ترجمہ اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سے ف ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کے اور خلاصہ مین خلاصون کے ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیمؑ سے اسمٰعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمٰعیل سے بنی کنانہ کو ف ع شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرتؐ کا یون لکھا ہی ہو ابو القاسم محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کے نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نہین یاد کسی کو

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین سردار ہونگا اولاد آدم کا دن قیامت کے **ف ع** یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کے لوگون کے اور قید روز قیامت کی یہان اس لیے لگائی کہ اسدن ظہور حضرت کی سرداری کا بغیر نزاع کرنے والے اور معاند کے ہوگا بخلاف دنیا کے یہان سردار کفار مشرکین معاند تھے اور یہان سے آنحضرت کی بزرگی فرشتون پر بھی لازم آئی اور بعضی حدیثون مین آنحضرت کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہی اور یہ جو بعض حدیثون مین آیا ہی کہ تفضیل ندو تم پیغمبرونکو آپسمین اور نہ مجکو تفضیل دو موسیٰ اور یونس پر جواب اسکے اوپر گذر چکے **ترجمہ** اور اول ہون اون شخصون مین سے کہ پھٹی اونسے قبر یعنی پہلے قبر سے مین ہی اوٹھایا جاونگا اور اول شفاعت کرنے والا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** پس اسمین دلیل ہی اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوقات اور اکمل الموجودات ہین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین ازروی تابعون کے قیامت کے دن **ف ع** پہلے گذرا حدیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل جنت کی دو ثلث ہی اس سے معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے لیے حظ وافر ہی اس سے اسلیے کہ اکثر اہل اسلام انکے تابع ہین فروع احکام مین اور اسیطرح امام عاصم قاری میت اور مین اول ہون ان شخصونکا کہ کھڑکھڑاونگے دروازہ جنت کا یعنی کھلواوینگے دروازہ جنت کا اور داخل ہونگے اسمین نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آونگا مین بہشت کے دروازہ پر قیامت کے دن پھر کھلواونگا مین پس کہیگا نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہون مین کہ نہ کھولون مین دروازہ کسی کے لیے پہلے تیرے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اول شفاعت کرنے والا ہون جنت مین اپنی امت کے گنہگارون کے داخل ہونے کے لیے جنت مین یا بلندی درجون کے لیے اسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سے جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین ازروی امت اور تابعدارون کے اور تحقیق نبیون مین سے ایک نبی ہی کہ اسکی تصدیق نہین کی اسکی امت مین سے مگر ایک مرد نے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل میری اور مثل انبیا کی جیسے ایک محل ہی کہ اچھے بنائی گئی دیوار اسکے گرد کی چھوڑی گئی اس محل سے ایک اینٹ کی جگہ پھر گرد پھرنے لگے اسکے دیکھنے والے درحالیکہ تعجب کرتے تھے اس دیوار کی خوبی سے مگر اس اینٹ کی جگہ خالی رہی تھی یعنی وہ خارج تھی خوبی سے سو مین ہوا کہ بند کی مین نے اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم کی گئی ساتھ میرے دیوار

اور ختم کئے گئے رسول ساتھ میرے اور ایک روایت مین ہے پس مین ہون شامل اُس اینٹ کی اور مین ہون ختم کرنے والا نبیون کا ف ع
تشبیہ دی انبیا کو اور اُنکی شریعت و ہدایت و علم و ارشاد کو ساتھ ایک محل کے کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اُسکی پس پہلے سب انبیا پیدا ہو چکے گویا
دین کا تیار ہوا لیکن کچھ کسر باقی تھی وہ ہمارے آنحضرت کے وجود باجود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْہُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ
الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین اسقدر کہ مثل اُسقدر کے
ایمان لاسکے اُسپر بشر ف ح یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہے کہ اظہار معجزہ باین کیف نہین کیا ہے لیکن اُنکے ہی زمانہ تک مخصوص رہا پھر اُنکے بعد منقطع
ہو جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰ کو عنایت ہوا کہ اُسوقت مین جادو کا غلبہ تھا اور یہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور یہ
مردون کو زندہ کرنا اور کوڑھی اور اندھے مادر زاد کا اچھا کرنا حضرت عیسیٰ کو ملا کہ اُس زمانہ مین طب کا زور تھا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا
اور لوگون کو عاجز کیا اسیطرح ہمارے آنحضرت کے وقت مین بلاغت اور فصاحت کا دعویٰ تھا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت کے اعلیٰ درجہ
پر کہ سب اُسکے آگے اچھے اچھے دعویدار مغلوب ہوئے اور کچھ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہات اور بیشک ہے وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وحی کہ
وحی کی اللہ نے میری طرف یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہے باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہے سچ سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق اور یقین کے پس
امید رکھتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ پیغمبرون مین از روے تابعون کے قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی کثرت با اعتبار
بہت ہون اسلیے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہے قیامت تک باقی ہے جو کوئی اُسکو دیکھے ایمان لاوے **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی**
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَ
طَھُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ
وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی پہلے مجھسے فتح دیا گیا مین دشمنون کے دل مین دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت
سے یعنی میرا رعب فتح دیتا ہے مجھکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنے ڈر کے اُنکے دلون مین ایک مہینے کی مسافت سے کہ اتنا فرق مجھ مین اور اُنمین ہوتا ہے
اور بہ مارے رعب کے بھاگتے ہین اور گھبراتے ہین اور کی گئی میرے لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی کہ تیمم ہے ف ع یعنی سوا احکام دیگر جو
کی کہ اُسکا پہلے ذکر ہو چکا جس جگہ چاہین نماز پڑھین ہمین جائز ہے جب تک یقین نہو اُسکی نجاست کا اور اگلی امتون مین سواے ایک جگہ معین کے کہ
عبادت خانہ اُنکے تھے نماز درست نتھی اور آگے سواے پانی کے طہارت نہوتی تھی اب ہمارے لیے درصورت عذر شرعی کے تیمم کرنا زمین پر جائز ہے
جیسے کہ فرمایا ہے پس جو شخص ہو میری امت مین کہ اُسپر نماز واجب ہوا اور وقت آجاوے اور پانی ملے نہین تو تیمم کرے اور پڑھ لے اُسی جگہ نماز اور
حلال کی گئی میرے لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کے لیے مجھسے پہلے ف ح یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کے اور مال لوٹتے تو ایک جگہ اکٹھا
کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتے تو فقط لوٹنے والون کی ملک ہوتے نہ انبیا کی پس ہمارے آنحضرت کے لیے مخصوص ہوا
پانچوان حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ مین سے جو چیز اچھی معلوم ہوتی جیسے تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لی لیتے تھے اور دیا گیا مجھکو
شفاعت عظمیٰ عام کہ شامل ہے تمام مواضع شفاعت کو جیسی کہ باب الشفاعت مین گذرا اور نبی بھیجا جاتا تھا مجھ سے پہلے اپنی ہی قوم کی طرف

خاص اور مین بھیجا گیا طرف تمام لوگون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاتا جن کی طرف بھی اور ہو سکتا ہو کہ بعثت آنحضرتؐ کی جن کی طرف بعد اسکے ہوئے ہو اسلیے تعرض جن کا نہ کیا **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہو ابوہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت دیا گیا مین نبیون پر سات چھ خصلتون کے ف پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چھ اور حقیقت مین فضائل آنحضرتؐ کے کہ انکو آپ مخصوص و ممتاز ہین بہت ہین بیشمار ہو لیکن بعضے انمین سے بتقریب وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئے ہین اور مقصود حصر نہین ہو ت اور دیا گیا مین کلمے جامع ف یعنی کلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسی انما الاعمال بالنیات و من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ و الدین النصیحۃ و العدۃ دین و المستشار موتمن اور مانند انکے کہ ہر ایک بہت سے معنون کو مشتمل ہو اور بعضے عالمون نے ایسی حدیثین جمع کی ہین اور بعضون نے کہا ہو کہ مراد جوامع الکلم سے قرآن شریف ہو کہ تھوڑی سی لفظون مین بہت سے معنے خدا تعالے نے جمع کیے ہین اور معنی اول خوب ظاہر ہین اور وہ روایت کہ زیادہ کیا گیا ہو اسمین اختصر لی الکلام اول ہی معنی پر دلالت کرتی ہو ت اور فتح دیا گیا مین دشمنون کے دل مین رعب ڈالنے کے ساتھ اور حلال کی گئین میرے لیے غنیمتین اور کی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی اور بھیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میرے ساتھ نبوت نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی وحی منقطع ہوئی اور رسالت تمام ہوئی بعد میرے کوئی کبھی نبی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسیٰ کا اترنا بھی اسی دین کے خوب رواج کو ہوگا **وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہو اسی ابوہریرہ سے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھیجا گیا اور بھیجا گیا مین ساتھ جامع کلمون کے اور فتح دیا گیا مین ساتھ خوف کے اور ایک وقت خواب مین دیکھتا ہون اپنے تئین کہ دیا گیا مین زمین کے خزانون کی کنجیان پس رکھی گئین میرے آگے ف مراد یہ ہو کہ سہل کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت کے لیے اور انکی امت کے لیے فتح ہونا شہرون اور خزانون کا نکالنا یا مراد ہین کانین زمین کی جسمین سونا چاندی وغیرہ ہو ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُھَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْھَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُھْلِکَھَا بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَّاَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِھِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَھُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّہٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنْ لَّا اُھْلِکَھُمْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَّاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِھِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَھُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْھِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِھَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُھُمْ یُھْلِکُ بَعْضًا وَّیَسْبِیْ بَعْضُھُمْ بَعْضًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہو ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالےٰ نے سمیٹی میرے لیے زمین یعنی اسکو سمیٹ کر مثل ہتھیلی کے کر دکھایا پس دیکھا مین نے اسکی مشرقون اور مغربون کو یعنی تمام زمین دیکھی اور بیشک میری امت قریب ہو کہ پہونچے اسکی بادشاہی اس مسافت کو کہ اکٹھی کی گئی میرے لیے زمین سے یعنی مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہووین اور تصرف کرین اور دیے گئے میرے لیے دو خزانہ سرخ اور سفید ف یعنی سونے اور چاندی کے یعنی ایک تو کسریٰ کا خزانہ جو بادشاہ ہو فارس کا کہ وہان سونا بہت ہو اور ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہ ہو روم کا کہ وہان چاندی بہت ہو ت اور بیشک مین نے مانگا اپنے رب سے اپنی امت کے لیے کہ نہ ہلاک کرے انکو ساتھ قحط عام کے

یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دے اور یہ کہ نہ مسلط کرے انپر دشمن سوائے مسلمانون کے یعنی کافر پس مباح جانے اور لے لے جگہ
انکے مجمع ہونے کی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہ انکی بود و باش کی لے لے اور سب کو ہلاک کر ڈالے اور بیشک فرمایا پھر رب نے
اے محمد تحقیق جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلا شبہ وہ نہین پھرتا اور تحقیق مینے دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کے لیے یعنی ہمت اجابت کے لیے
یہ کہ نہ ہلاک کرونگا مین انکو ساتھ قحط عام کے اور یہ کہ نہ مسلط کرونگا مین انپر کوئی دشمن سوائے مسلمانون کے پس مباح کرے وہ جگہ انکی بود و باش
کی اگرچہ جمع ہووین انپر وہ لوگ کہ زمین کی تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر سارے جہان کے جمع ہون انسے لڑنے کے لیے یہانتک کہ
ہووین تیری امت مین سے بعضے کہ ہلاک کرین بعضون کو اور قید کرین بعضے بعضون کو نقل کی یہ مسلم نے فــ یعنی کافرون کا ان سبب غلبہ اور تسلط
نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لے سکینگے لیکن تیری امت آپسمین لڑائی کرے اور بعضے بعضون کو ہلاک اور قید کرین اسطرح قضائے ربی اور تقدیر
الٰہی مقرر ہو گئی ہرگز تغیر و تبدل نپاوے وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ
فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً
سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ
بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر فــ بنی
معاویہ ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اور اب تک نشان اس مسجد کا مدینہ منورہ کے باہر ہے ت پس آگئے آنحضرت مسجد مین اور اسمین پڑہین دو رکعت یعنی نفل
یا فرض اور ہمنے بھی پڑہین حضرت کے ساتھ اور دعا مانگی آنحضرت نے اپنے رب سے بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اسکے اور ظاہر
دوسری بات ہی پھر فارغ ہوئے نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مانگین مینے اپنے رب سے تین چیزین سو عنایت کین اسنے مجکو دو اور نہ دی مجکو
ایک مانگا مینے اپنے پروردگار سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط عام کے سو دی مجکو یہ اور مانگا مینے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو
ساتھ ڈوبنے کے یعنی ساری امت نہ ڈوب جاوے عذاب سے جیسے کہ قوم فرعون دریائے نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہ بھی عنایت ہوئی مجھے اور مانگا
مینے یہ کہ نہ کروانی آپسمین انکے لڑائی یعنی آپسمین جنگ کرین سو یہ نہ دی مجکو فــ اس جگہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بھی
قبول نہین ہوتی ت نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ
صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ
اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا
سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ
يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهٗ
وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ اور روایت ہے عطا ابن یسار سے کہ کہا انھون نے کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
کہا مینے مجکو خبر دو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعضے صفتون سے کہ جو توریت مین مذکور ہین فــ ظاہرا عبد اللہ بن عمرو نے توریت پڑھی ہو یا
آنحضرت سے یا بعضے اہل کتاب سے جو ایمان لائے تھے سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تھے اہل علم و کتاب سے کہ عالم تھے اگلی کتابون کے اور پڑہی تھین
وہ اور لکھتے تھے آنحضرت کی حدیثین اور یہی کثیر الاحادیث ہین جیسے ابو ہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نے ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت
کی جو توریت مین ہی خدا کی قسم بیشک وصف کیے گیے ہین آنحضرت توریت مین ساتھ بعضی صفتون اپنی کے جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین اے نبی تحقیق

بھیجا ہے تجکو شاہد امت کے احوال پر اور خوشخبری دینے والا فرمانبرداروں کو ثواب کی اور ڈرانے والا گنہگاروں کو عذاب سے اور پناہ دایمیون کی ف مراد امیون سے عرب ہیں کہ وہ پڑھنا لکھنا اکثر نہیں جانتے تھے یا اسلیے کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہے نسبت کیے گئے ہیں اور تخصیص عرب کی اسلیے ہے کہ آنحضرت انھیں میں سے ہیں اور انھیں میں مبعوث ہوئے انکی محافظت کے لیے اہل عجم کے غلبہ سے اور اگر پناہ گمراہیوں شیطانی اور آفات نفسانی سے مراد رکھیں تو بھی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کے لیے پشت پناہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد پناہ سے نگہبانی قوم کی ہے برباد ہونے اور عذاب کے اترنے سے انپر جب تک کہ وہ ہوں اس قوم میں چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم تو بندہ خاص ہے میرا اے محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت میں کوئی تیرا شریک نہیں اور رسول ہے میرا یعنی بھیجا ہوا خلق کی طرف میں نے تیرا نام رکھا متوکل کہ سب کاروبار اپنے تونے مجھے سونپے اور اصلا اپنے زور اور طاقت پر بھروسا نہ کیا ایسا متوکل کہ نہیں بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانے والا بازاروں میں ف تخصیص بازاروں کی بسبب ف عادت کے ہے کہ وہاں شور و غوغا بہت ہوتا ہے اور نہیں دفع کرتا بدی کو بدی کے ساتھ یعنے جو اسکے ساتھ برائی کرے وہ اسکی سزا نہیں دیتا و لیکن درگذر کرتا ہے اور ڈھانکتا ہے اور دعا مغفرت کرتا ہے اسکے لیے بلکہ احسان کرتا ہے اور نہ قبض کریگا اللہ روح اسکی یہاں تک کہ سیدھا کرے اور ہدایت کرے بسبب انکے قوم ٹیڑھی اور گمراہ کو ساتھ اسطرح کے کہ کہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہاں تک کہ کھولے خدا تعالے بسبب اس کلمہ طیبہ کے آنکھیں اندھی اور کان بہرے اور دل کہ نہ کچھ سمجھیں اور نہ یاد رکھیں گویا غلاف اور پردہ میں ہیں نقل کی یہ بخاری نے یعنی عطار بن یسار سے اور اسی طرح نقل کیا اسکو دارمی نے عطار بن یسار سے انہوں نے عبد اللہ بن سلام سے مانند اس حدیث کے کہ روایت کی بخاری نے عطا سے انسے عبد اللہ بن عمر سے اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کے فضائل میں کہ آسکے اول لفظ نحن الآخرون کا ہے بیچ باب مبعث کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً فَاَطَالَہَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّیْتَ صَلٰوۃً لَمْ تَکُنْ تُصَلِّیْہَا قَالَ اَجَلْ اِنَّہَا صَلٰوۃُ رَغْبَۃٍ وَّرَھْبَۃٍ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ فِیْہَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِہِمْ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُذِیْقَ بَعْضَہُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِیْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ** اور روایت ہے خباب بن ارت سے کہ نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اسکو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پڑھی آپنے نماز ایسی دراز کہ نہیں پڑھتے تھے آپ ایسی دراز نماز فرمایا ہاں اسواسطے کہ یہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تھی یعنی میں دعا کرتا تھا میں اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونے کا رکھتا تھا اسلیے نماز دراز پڑھی میں نے اور خشوع اور خضوع بہت کیا اور تحقیق میں نے اللہ سے مانگیں بیچ اس میں تین حاجتیں سو عنایت فرمائیں مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا میں نے اس سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط کے یعنی تمام قحط کے اور اسی کے حکم میں ہے وبا اور مقصود یہ ہے کہ انپر کوئی بلا ایسی نہ آوے کہ بالکل جڑ بنیاد سے اکھڑ جائیں پس دی مجھے یہ اور چاہا میں نے اس سے یہ کہ نہ غالب کرے انپر دشمن کو سوای انکے یعنی کفار کو غلبہ کلی نہ دے اسلیے کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور زوال بالکفر کا چاہتے ہیں اور آپس کے دشمنوں سے یہ بات نہیں ہوتی پس یہ بھی دی مجکو اور چاہا میں نے یہ کہ نہ چکھاوے انکے بعضوں کو بعضوں کا عذاب یعنی آپس میں لڑائی نہ کریں اور ہلاک کریں ایک دوسرے کو پس نہ دی مجکو یہ نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَجَارَکُمْ مِّنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا یَدْعُوَ عَلَیْکُمْ نَبِیُّکُمْ فَتَہْلِکُوْا جَمِیْعًا وَّاَنْ لَّا یَظْہَرَ اَہْلُ الْبَاطِلِ عَلٰی اَہْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلَالَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ**

اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے نے پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیزون سے ایک یہ کہ
نہ بد دعا کرے تمہ پر نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم جیسے بعضے پیغمبرون نے کی دوسرے یہ کہ نہ غالب ہووین اہل باطل اہل حق پر ف ع یعنی کافر اگرچہ بہت ہون
اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکین گے چنانچہ حاکم کی روایت مین ہے حضرت عمر رض سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت
مین سے غالب رہیگا حق پر یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت مین ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سے کہ ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت مین سے
قائم اللہ کے حکم پر نہ ضرر پہونچا سکے گا انکو مخالف انکا ت تیسرے یہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر ف ح اور یہ دلیل ہے اسپر کہ
اجماع حجت ہے اور اجماع سے مراد ہر زمانے کے مجتہد عالمون کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ عَوْفِ بْنِ**
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ
اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ کریگا اللہ تعالے اس امت پر دو تلوارین ایک تلوار اس امت
سے اور دوسری انکے دشمنو سے ف ق طیبی نے کہا ہے مطلب یہ ہے کہ حق تعالے اس امت پر دو تلوارین نہ جمع کرے کہ واقع ہو اس سے ہلاک اور استیصال بلکہ جب
امت آپسمین لڑائی کرے تب خدا تعالے کافرون کو دفع کرے کہ آپس کی لڑائی سے باز آئین اور طیبی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالے نے کہ نہ
اکٹھا کرے اس امت پر دو امر ایک ساتھ کہ آپسمین بھی لڑائی کرین اور کافرون سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم ت نقل کی یہ
ابو داؤد نے **وَعَنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى**
الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ
ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ
بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَّخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ وہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی غصہ مین بھرے ہوئے پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کافرون کا کچھ طعن ف ح
آنحضرت کی شان مین کہ کہتے تھے آنحضرت سے زیادہ مستحق تھے ساتھ نبوت کے کہ بڑے عرب ہیں آنحضرت نے چاہا کہ اپنی شان آپ ظاہر کرین
تو جانین کہ کیا بڑی ہے شان آپکی اور بزرگ ہین نسب مین اور بہتر ہین اور احق ہین اور دونسے ت پس کھڑے ہوئے منبر پر آنحضرت پھر فرمایا
کون ہون مین بتاؤ تم پس کہا اصحاب نے آپ رسول خدا کے ہین فرمایا آنحضرت نے یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کے لیے کہ مین
محمد ہون بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑی اور شریف اور مشہور تھے عرب مین تحقیق اللہ تعالے نے پیدا کی خلقت یعنی
جن و انس پس مجھے کیا بہترین خلقت مین کہ انسان ہین پھر کیا آدمیون کو دو فرقے یعنی عرب اور عجم پس کیا مجکو انکے بہترین فرقہ مین کہ عرب ہین پھر کیا
عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجکو انکے بہترین قبیلہ مین کہ قریش ہین پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجکو انکے بہترین گھرانون مین کہ گھرانہ
ہاشم کا ہے سو مین بہترین عرب یا بہترین آدمیون کا ہون ذات و حسب مین اور بہترین انکا ہون گھرانہ اور نسب مین نقل کی یہ ترمذی نے
ف ح پس مستحق زیادہ ہون مین سب مین ساتھ نبوت کے اور کتاب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہے چنانچہ حدیث ہرقل
سے معلوم ہوتا ہے اور یہ بزرگی نبیون کے لیے لازم رکھنا انکے گمان پر کہتے تھے کیون نہ اترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظمائے عرب پر ورگرنہ
نبوت فضل خدا کا ہے سبب اور نسب پر موقوف نہین جیسا کہ حق تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ**

قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کب کے لیے نبوت ثابت
ہوئی یعنی کس وقت میں آپ نبوت کو نامزد ہوئے فرمایا ثابت ہوئی میرے لیے اس حال میں کہ آدم درمیان روح اور بدن کے تھے ف ع ح یعنی انکا
پتلا زمین پر پڑا تھا بے جان اور معنی یہ کہ پہلے متعلق ہونے روح انکی کے بدن سے یہ کنایہ ہے سبقت و تقدم سے ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنِ
الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ
فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا
نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَأُخْبِرُكُمْ إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہے عرباض
بن ساریہ سے انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا تحقیق میں لکھا ہوا ہوں اللہ کے نزدیک ختم کرنیوالا انبیوں کا کہ بعد میرے کوئی نبی نہو
اس حال میں کہ تحقیق آدم البتہ پڑے ہوئے تھے زمین پر اپنی مٹی گوندھی ہوئی میں ف ح طینتہ گوندھی ہوئی مٹی اور خلقت اور جبلت کے
بھی معنی آئے ہیں یعنی لکھا گیا میں خاتم النبیین اس حال میں کہ آدم درمیان آب و گل کے تھے یعنی پتلا انکا بن رہا تھا بن نہ چکا تھا اور روح
اُس میں پھونکی نہ تھی یہاں کہتے ہیں علما کہ آنحضرت کی نبوت پہلے ہونے سے کیا مراد ہے اگر علم اور تقدیر الٰہی ہے تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہے
اور اگر بالفعل ہے تو وہ دنیا میں ہوئی اس وقت کہاں تھی جواب یہ ہو سکتا ہے کہ مراد اظہار نبوت ہے فرشتوں میں اور روحوں میں جیسا کہ وارد ہے
لکھنا اسم شریف کا عرش پر اور آسمان اور بہشت کے محل اور اسکے بالاخانوں پر اور حور عین کے سینوں پر اور پتوں پر جنت کے درختوں کے اور درخت
طوبیٰ کے اور فرشتوں کی آنکھوں اور بھوؤں پر لیکن بعض عارفوں نے کہا ہے کہ روح شریف آنحضرت کی بھی تھی روحوں میں کہ انکو تربیت کرتی
تھی جیسا کہ اس عالم میں ساتھ بدن شریف کے مربی بدنوں کی تھی اور روحوں کا بدن سے پہلے پیدا ہونا باحادیث ثابت ہے واللہ اعلم ت اور البتہ
خبر دونگا میں تمکو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے ف ع یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور عالی ہوئی میری
دنیا میں تو انکی زبان سے ہوئی کہ دعا کی انہوں نے وقت بنانے خانہ کعبہ کے میری رسالت کے لیے چنانچہ آیت ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہے
ت اور نیز بدستور اول امر میرا خوشخبری دینا عیسیٰ کا ہے یعنی جیسے کہ اس آیت میں ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور نیز بدستور اول
امر میرا خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا انہوں نے جب جنا مجھکو ف ع کہا طیبی وغیرہ نے احتمال ہے کہ مراد ہو اس دیکھنے سے خواب میں یا
بیداری میں پس پہلی صورت میں معنی جننے کے قریب جننے کے ہونگے کہ جیسے ایک روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب
جننے کے ہوئیں تو خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ نے آکر کہا کہ پناہ میں دیتی ہوں اسکو یعنی اپنے بیٹے کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت تھے
واحد کی شر ہر حاسد کے سے اور اسکے پہلے وقت حمل رہنے کے خواب میں دیکھا تھا کہ فرشتہ کہتا ہے کہ تو حاملہ ہے کہ تجھے حمل رہا ہے سید اس امت کا
اور نبی کا اور دوسری صورت میں کہ جاگتے میں دیکھنا ہے ہوگی مراد یعنی وہ چیز کہ دیکھی محذوف اور وہ وہ ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر
یہ قول حضرت کا ت اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے لیے ایک نور کہ روشن ہوئے انکے لیے اس نور سے محل شام کے ف ح ع جیسا کہ اخبار میں آیا ہے
کہ آنحضرت کے پیدا ہونے کے وقت ایک نور آمنہ سے ظاہر ہوا کہ ولایت شام کے گھر نمایاں ہوئے اور یہ عبارت ہے اس سے کہ نمایاں ہوگی حضرت کی نبوت مابین
مشرق اور مغرب کے اور مضمحل ہوگی اس سے ظلمت کفر اور ضلالت کی ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں یعنی ساتھ اسناد اپنی کے
عرباض سے اور روایت کیا اسکو امام احمد نے ابی امامہ سے قول انکے ساخبرکم سے آخر تک وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ

آدم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر رواہ الترمذی اور روایت ہے ابو سعید سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں بہترین اولاد آدم ہوں قیامت کے دن اور فرمایا کہ نہیں کہتا میں یہ ازراہ فخر کے اور اترانے کے ف ح
بلکہ واسطے شکر ادا بیان کرنے نعمت پروردگار کے اور بجالانے حکم پروردگار کے کہتا ہوں کہ فرمایا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث اور اسلیے بھی کہتا ہوں
کہ لوگ میری قدر پہچانیں اور اعتقاد رکھیں اور عمل کریں بمقتضاے اُسکی توقیر و تعظیم اور محبت در ایمان کے اُسی اندازہ پر ت اور میرے ہاتھ
میں ہے یعنی میرے تصرف میں اور میرے قیامت کے مقام محمود میں نیزہ حمد کا ف ح اور نہیں فخر سے کہتا میں مراد نام آوری ہونا اور
یکا ہونا آنحضرت کا حمد میں ہے اُس خلائق پر اور عرب شہرت کے مقام میں نیزہ کھڑا کرتے ہیں اور آنحضرت کو حمد کے ساتھ نسبت ہے خاص کہ انکا نام
محمد اور احمد ہے اور صاحب مقام محمود ہیں اور اُنکی امت کو حمادون کہا کہ شادی و غمی میں خدا کی حمد کہتے رہتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حامد و محمود ہونگے اور حمد الہی کے ساتھ دروازہ شفاعت کا کھلواوینگے جیسا کہ شفاعت میں گذرا بیان اسکا ترجمہ اور نہیں کوئی پیغمبر قیامت کے
دن کیا آدم اور کیا سوا انکے مگر میرے نیزہ کے نیچے آوینگے اور پناہ ڈھونڈینگے اور میرے تابع ہونگے ف ع اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت
کو ظاہر کا بھی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہوں اور سرداروں کے لیے ہوتا ہے اور نام اُسکا لواء الحمد ہوگا ترجمہ اور میں اول ہوں انکا کہ پھٹے
اُنسے زمین یعنی اول قبر سے میں ہی نکلونگا اور نہیں کہتا یہ بطور فخر اسپر بلکہ اقرار ہے فضل حق کا اور اُسکی نعمت کا شکر ہے نقل کی یہ ترمذی نے وعن
ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج حتی اذا دنا منہم سمعہم یتذاکرون
قال بعضہم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلا وقال اخر موسی کلمہ تکلیما وقال اخر فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ
وقال اخر ادم اصطفاہ اللہ فخرج علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراہیم
خلیل اللہ وہو کذلک وموسی نجی اللہ وہو کذلک وعیسی روح اللہ وکلمتہ وہو کذلک وادم اصطفاہ اللہ وہو کذلک
الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ تحتہ ادم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمۃ ولا فخر
وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیہا ومعی فقراء المومنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ بیٹھے تھے لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں پس نکلے آنحضرت گھر سے یہاں تک کہ جب نزدیک
ہوے اُنسے سنا اُنکو کہ آپس میں ذکر کرتے ہیں کہا اُنکے بعضوں نے کہا ابراہیم کو اللہ نے پکڑا دوست اور دوسرے صحابیوں نے کہا کہ موسی سے خدا تعالے نے
باتیں کریں اور اوروں نے کہا پس عیسی کلمہ ہیں خدا کے کہ ایک کلمہ کن کے ساتھ بے اسباب مقرری کے پیدا ہوئے اور گہوارے میں باتیں کیں لڑکپن میں
لوگوں سے اور روح ہیں خدا کی کہ خدا نے روح الامین کو اُنکی ماں کے پاس بھیجا اور پھونک ماری اور اُس سے عیسی پیدا ہوئے اور بھی اُنکی
روحانیت کے آثار اتنی ظاہر ہوئی کہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے اور کہا اوروں نے آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالے نے کہ انکو نام سب چیزوں کے
سکھائے اور فرشتوں سے سجدہ کروایا اصحاب ان نبیوں کا ذکر کر رہے تھے اور تعریف کر رہے تھے پس یکایک آگئے اُنپر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا میں نے تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کے ہیں وہ ایسے ہی ہیں بیشک خدا کے دوست خاص اور موسی ہمراز
وہم سخن خدا کے ہیں اور وہ بھی ہیں ایسے ہی اور عیسی خدا کی کلمہ ہیں اور روح اُسکے اور وہ بھی ایسے ہی ہیں اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بھی ایسے
ہی ہیں برحق خبردار ہو اور میں حبیب خدا کا ہوں اور نہیں فخر سے کہتا ہوں ف ح اور کہا ہے علماء نے کہ حبیب وہ دوست ہے کہ مقام محبت
میں پہونچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہے اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والے بھی دوست و محبوب درگاہ الہی کے ہیں لیکن اس جگہ کلام کمال مرتبہ اعلے

اور اعلیٰ

اور خاص درجون مین ہی انتہی اور ملا علی نے کہا خلیل دوست ہی اپنی حاجت کے لیے اور حبیب دوست ہی بلا غرض اور بڑی دلیل اسپر
کہ مرتبہ آنحضرتؐ کا محبوبیت حق مین درجہ کمال کو پہونچا ہی یہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور مین اٹھانیوالا
ہونگا علم حمد کا قیامت کے دن آدمؑ اور آدمؑ کے سوا جو ہین سب اُس علم کے نیچے ہونگے اور مین ہونگا اول شفاعت کرنے والا اور اول
شفاعت قبول کیا گیا قیامت کے دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول اُنکا جو حلقے ہلاوینگے وہ دروازے بہشت کے اور قصد اندر جانیکا کرینگے پس کھولدیگا
خدا تعالےٰ میرے لیے دروازہ بہشت کا پھر مجکو داخل کریگا اُسمین یعنی فرشتون کو حکم کریگا دروازہ کھولنے کا اور مجکو اندر لیجائیگا اور حالانکہ میرے ساتھ فقیر مسلمان ہونگے
اور نہین فخر **ف** یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سے بموجب مراتب اپنے کے پہلے داخل ہونے مین چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے
جنت مین میری امت کے فقرا غنیون سے پانسو برس پہلے اور یہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سے اور نہین ہی فقر صوفیون کے
نزدیک فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اُنکے نزدیک ہی محتاج ہونا خدا تعالےٰ کے طرف نہ طرف غیر اُسکے کے اور طلب کرنا خدا کا اُس سے نہ غیر اُسکے سے اور ثوری نے
کہا فقر یہ ہی کہ تسکین ہو مال نہونے پر اور خرچ کرنا ہو ہونے پر اور فقر نفس سے پناہ مانگی ہی آنحضرتؐ نے اور تعریف کی غنا نفس کی اور جو فقر اور غنا باز رکھے
مولےٰ سے وہ برے ہین اور حالت فقر باز رکھتی ہی بہت گرفتاریون سے اسی لیے حق تعالےٰ نے انبیا و اولیا کے لیے مقرر رکھی اور اور دلیل یہ ہی کہ فقیر
کافر کو جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سے تو کیون نہ فائدہ دے یہ فقر مومن کو جنت مین **ت** اور مین ہون بزرگترین اگلون اور پچھلونکا
اور نہین فخر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** ح او ظاہر یہ ہی کہ مراد اگلے پچھلون سے انبیاہون **وعن** عمرو بن قیس ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال نحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراھیم خلیل اللہ وموسیٰ
صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ وان اللہ وعدنی فی امتی واجارھم من ثلث لا یعمھم بسنۃ
ولا یستاصلھم عدو ولا یجمعھم علی الضلالۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی عمرو بن قیس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے ہین
ظہور مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کے داخل ہونے مین اور اور مراتب مین قیامت کے دن اور مین کہنے والا ہون ایک بات بغیر فخر کے یعنے
بلکہ مقصود اس سے بیان واقعی ہی وہ یہ ہی کہ ابراہیم دوست خدا کے ہین اور موسیٰ برگزیدہ ہین خدا کے اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب ہون
دنیا مین اور میرے ساتھ ہوگا جھنڈا حمد کا کہ دلالت کرے میرے احمد و محمد ہونے پر قیامت کے دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہی مجھسے
یعنی خیر کثیر کا امت کے حق مین اور پناہ دی ہی انکو تین چیزون سے کہ نہ ہلاک کر ڈالے گا انکو ساتھ قحط کے اور جڑ اوکھیڑ ڈالے گا انکو دشمن یعنی کافر بالکل سب کو
نہ ہلاک کر ڈالے گا اور نہ اکٹھا کریگا انکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہ ہونگے ایسے حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہو نقل کی یہ دارمی نے **وعن** جابر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر رواہ الدارمی
اور روایت ہی جابرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین کھینچنے والا رسولون کا ہون یعنی مین آگے چلونگا اُنکے اور وہ پیچھے پیچھے میرے آوینگے جنت
یا حشر کے میدان مین اور نہین کہتا مین یہ فخر سے اور مین ختم کرنیوالا ہون نبیون کا اور نہ کچھ فخر سے کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا
اور نہ فخر سے کہتا ہون نقل کی یہ دارمی نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدھم اذا
وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ
بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الترمذی
والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول لوگون

لوگون سے نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اُٹھائے جاوینگے ف ع اور مین پیشوا ہونگا اُنکا جب آوین وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اُنکا خطبہ
پڑھنے والا ہونگا جسوقت چپ رہینگے وہ ف ع یعنی عذر کرنے سے اور متحیر ہونگے اور کلام نہ کرسکینگے اُسوقت مین اُنکی طرف سے عذر بیان کرونگا
اور شفاعت کرونگا خدا سے پس مین ہی اُسوقت کلام کرسکونگا اُس مقام مین نہ اور کوئی حتی کہ بڑے بڑے انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالے کی
ایسی ثنا کہ لائق اُسکے ہے اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اُسوقت کلام کرنیکا سوائے میرے پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کے سے ہذا یوم
لا ینطقون ولا یؤذن لہم فیعتذرون یا یہ محمول ہے اول امر پر یا خاص کفار کے حق مین ہے ت مین خوشخبری دینے والا ہون مومنون کو شفاعت
اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہووین ف ح ع یعنی جب غالب ہو اُنپر نا امیدی اللہ کی رحمت سے بسبب غلبہ خوف کے اور انبیا سے
شفاعت طلب کرین اور وہ اُسپر جرات نکرسکین اور عذر کرین جیسے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہے ت بزرگی اور بزرگی دینی اور
کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اُسدن یعنی قیامت مین میرے ہاتھ یعنی میرے تصرف مین ہونگی اور جھنڈا حمد کا اُسدن ہاتھ مین میرے ہوگا
اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کا پروردگار کے نزدیک ہمیشہ خصوصاً اُسدن گرد پھرینگے میرے اور خدمت کرینگے میری ہزار خادم گویا کہ وہ
خادم انڈے مین ہین پوشیدہ ف ح تشبیہ دی حورون کو ساتھ انڈون شتر مرغ کے کہ محفوظ ہوتی ہین غبار وغیرہ سے صفائی اور سفیدی
مین کہ مخلوط ہو ساتھ تھوڑی سی زردی کے کہ بدن کے رنگون مین یہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہے اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بیض مکنون سے موتی
سیپ کے ہین کہ محفوظ ہوتے ہین ہاتھ اور نظر کے پہونچنے سے حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگون کی نظرون سے
اور ہاتھ پہونچنے سے ہونگے یا موتی ہین بکھرے ہوئے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے یعنی جیسی موتی بکھرے
ہوئے خوب چمکتے ہین بہ نسبت لڑی کے موتیون کے ایسی ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پھیلی ہوئی حاضر ہونگے وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُکْسٰی حُلَّۃً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ
الْمَقَامَ غَیْرِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْہُ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کے حلون سے پس کھڑا ہونگا
عرش کے داہنے طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کھڑا ہووے اُس مقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابی ہریرہ سے یہ عبارت
زیادہ ہے کہ مین پہلا اُن شخصون کا ہونگا کہ پھٹی اُن سے زمین پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ الخ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ
الْوَسِیْلَۃَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَسِیْلَۃُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَنَالُہَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ہُوَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اللہ سے مانگو میرے لیے وسیلہ ف ع یعنی جو کہ ذکر کیا گیا
اذان کی دعا مین یہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سے واسطے اظہار محتاجگی کے ہے خدا تعالی کی طرف اور از راہ انکسار نفس کے یا اسلیے کہ فائدہ پاوے
امت اور ثواب اُسکے سبب یا رہنمائی امت کے لیے کہ مانگی ہر ایک اُمین سے اپنے یار کے لیے دعا ت کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے وسیلہ
فرمایا بہت بلند درجہ ہے جنت مین نہ پاویگا اُسکو مگر ایک مرد اُمید رکھتا ہون کہ ہون مین وہ مرد ف ح یہ تواضع ہے آنحضرت کی اور پاس ادب
ہے درگاہ خداوندیکا ورنہ متعین ہے کہ وہ حضرت ہی ہین ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَہُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِہِمْ غَیْرَ فَخْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب ہوگا قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا

یعنی مقام محمود مین اور خطیب انکا یعنی جب وہ چپ ہونگے مین انکی طرف سے کلام کرونگا جیساکہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت انکا بغیر فخر کے
کہتا ہون نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ
النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّيْ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر نبی کے لیے دوست و نزدیک ہین نبیون مین سے اور
تحقیق میرے دوست و قریب باپ میرے اور دوست میرے پروردگار کے یعنی ابراہیم ہین پھر پڑھی آنحضرت نے یعنی تائید و تقویت اس کلام کے لیے
یہ آیت کہ تحقیق نزدیک ترین لوگون کے ساتھ ابراہیم کے البتہ وہ ہین کہ جنھون نے متابعت کی ابراہیم کی یعنی انکے زمانہ مین اور بعد انکے اور یہ نبی یعنی
آنحضرت کہ مامور تھے ابراہیم کی متابعت اور موافقت کے دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور خدا تعالے دوست ہے مسلمانون کا اور
کارساز نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَمَالِ
مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا تعالے نے بھیجا مجکو
واسطے تمام کرنے اچھی خوبیون کے اور پورا کرنے کے اچھے کامون کے یعنی مجکو بھیجا ہے واسطے ہدایت خلق کے اور خوب کامل کرنے انکے کے اخلاق
باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ
عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ
وَهِجْرَتُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ مَنْزِلَةٍ
وَيُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا جَاءَ وَقْتُهَا يَتَاَزَّرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّؤُوْنَ
عَلٰى اَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ
النَّحْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ اور روایت ہے کعب احبار سے جو بڑے تابعیون مین سے اور اہل کتاب
کے عالمون مین سے ہین نقل کرتے ہین توریت سے کہا لکھا ہوا پاتا ہون مین یعنی توریت مین کہ بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہے برگزیدہ نہین درشت خو اور
نہین سخت گو اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتھ برائی کے برائی کا ولیکن معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اسکی پیدائش مکہ مین ہے
اور جگہ اسکی ہجرت کی مدینہ ہے اور بادشاہی اسکی شام مین ہے ف ح ع بادشاہی سے مراد ہے دین و نبوت ظہور اسکا شام کی ولایت مین اکثر اور
جہاد اس ملک مین زیادہ ہے وگرنہ بادشاہی آنحضرت کی سارے جہان مین ہے یا یہ مراد ہے کہ بادشاہی انکی بعد تمام ہونے مدت انکی کے اور ایام خلافت
انکے کے شام ہی مین ہوگی جیساکہ معاویہ کے لیے اور بعد انکے بنی امیہ کے لیے ہوئی ت اور امت اسکی بہت حمد کرنیوالی ہے اور شکر کرنیوالی خدا تعالے کا حمد اور
شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی بہرحال حمد و شکر کرینگے حمد کرینگے وہ خدا کی ہر منزل مین یعنی جس مکان مین
منزل کرین اور اتریں یا ہر پست مکان مین نیچے اترتے وقت بقرینہ اس قول کے اور خدا کی بڑائی کرینگے ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے
چڑھینگے رعایت اور نگہبانی کرنے والے ہونگے سورج کی ف م یعنی اسکے طلوع و غروب زوال کا دھیان رکھینگے نماز و عبادت کے وقتون کے لیے
اور روایت کیا ہے حاکم نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے مرفوعًا کہ تحقیق اچھے خدا کے بندے وہ ہین کہ جو خیال رکھتے ہین سورج اور چاند اور ستارون
اور سایون کا خدا تعالے کی یاد کے لیے ت ادا کرینگے نماز جب اسکا وقت آوے ازار باندھین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین
یا مراد یہ ہے کہ اپنی آدھی پنڈلیان تک پہنین اور وضو کرین اپنی طرفون پر یعنی ہاتھ اور پاؤن اور منھ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرنیوالا انکا آواز کرے

آسمان و زمین کے درمیان یعنی اذان کہے بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کے صف اُنکی لڑائی مین اور صف اُنکی نماز مین برابر ہے یعنی برابر کھڑے ہوتے ہین کافرون سے لڑنے کو اور نماز مین بھی برابر جماعت کرتے ہین شیطان اور نفس کے مارنے کو اُنکی ہے رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑھنے مین جیسے کہ شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کے ہین اور نقل کی یہ دارمی نے ساتھ تھوڑی تغییر کے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ** قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرٰةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ لکھی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرت کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ بیٹے مریم کے دفن کیے جاوینگے آنحضرت کے ساتھ اُنکے حجرے مین کہا ابو مودود نے جو حدیث کے راویون مین سے ہین تحقیق باقی رہی گھر مین یعنی عائشہ رض کے حجرے مین کہ جہان آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہ جہان نقل کی یہ ترمذی نے ف ع عیسیٰ علیہ السلام مدفون ہونگے تو یا حکمت جگہ کے باقی رہنے مین وہان باوجود قصد کرنے بعضے صحابہ کے دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اُسی کا یہ تھی اور خبر دی ہے بہتون نے جو کہ حجرہ شریف مین داخل ہوئے ہین کہ دیکھین اُنھونے تین قبرین اسطرح کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہے یعنی جانب قبلہ کے اور ابوبکر کی متاخر ایسے کہ سر اُنکا مقابل ہے پشت آنحضرت کے اور سر عمر رض کا مقابل پشت ابوبکر رض کے اور ایک قبر کی جگہ پہلو مین عمر رض کے باقی ہے اور آیا ہے کہ عیسیٰ بعد تھہرنے اپنے کے زمین مین حج کرینگے وہان سے پھر آوینگے اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کے انتقال کرینگے اور اُٹھا کر لیجاوینگے مدینہ مین پس دفن کیے جاوینگے حجرہ شریفہ مین حضرت عمر رض کے پہلو مین پس ہونگے وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کے علیہم الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا وَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ الْآيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ

روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا اُنھون نے تحقیق اللہ تعالے نے فضیلت دی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نے اے ابو العباس کس چیز کے ساتھ فضیلت دی حق تعالے نے آنحضرت کو آسمان والون پر کہا ابن عباس رض نے کہ یون فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالے نے فرمایا فرشتون کو یہ کلام اور جو کوئی کہے فرشتون میں سے تحقیق مین معبود ہون خدا کے سوا پس اُسکو اُسکے بدلے مین دینگے ہم دوزخ اسی طرح بدلا دیتے ہین ہم ظالمون کو جو حد سے گذرین ف ح یعنی پس حق تعالے نے فرشتون کے لیے اسی طرحکا سخت اور دبدبہ اور تیزی کے ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا اُنپر عذاب سخت ت اور فرمایا اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مہربانی اور رحمت کے ساتھ کہ تحقیق ہمنے کھولدیے تیرے لیے دروازے برکتون اور بزرگیون کے صاف کھولدینا کہ منجملہ اُسکے فتح مکہ کی ہے تو کہ بخشدے تیرے لیے خدا تعالے گناہ تیرے جو پہلے گذرے اور جو پیچھے آوین ف ح اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہ توجیہ خوب ہے کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہے بدلے اسکے کہ گنہ ہون آقا جب غلام سے خوشی ہوتے ہین تو کہتے ہین ہمنے سب تیرے گناہ بخشدیے جو کچھ کرے تو تجھپر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بے گناہ ہوت کہا لوگون نے اور کیا ہے بزرگی اُنکی انبیا پر کہا ابن عباس رض نے یعنی بیچ بیان بزرگی اُنکی کے انبیا پر فرمایا اللہ تعالے نے اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اُسکی قوم کی زبان کے ساتھ تو کہ بیان کرے اُنکے لیے احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہے خدا جسکو چاہتا ہے تا تمام آیت اور

فرمایا اللہ تعالے نے حضرت محمد صلعم کے لیے اور نہین بھیجا ہمنے تجکو مگر تمام لوگون کے لیے پس سوال کیا خدا تعالے نے انحضرت کو جن اور آدمیون کی طرف
فوح اور خاص کرنا آدمیون کا آیت مین اسلیے ہر کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیت مین تعمیم آدمیون کی ہر نا تخصیص عرب کی جیسے کہ بعضے
اہل کتاب کہتے تھے باطل ہوجائے اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین دسلیکہ آنحضرت نبی ہین جنون کے بھی **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ
قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِیٌّ حَتّٰی اسْتَیْقَنْتَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِیْ مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ
فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَی الْاَرْضِ وَكَانَ الْاٰخَرُ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ
بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ
ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَنْتَثِرُوْنَ عَلَیَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِیْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ
لَوْ وَزَنْتَهٗ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا رَوَاهُمَا الدَّارِمِیُّ اور روایت ہر ابوذر غفاری سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیونکر جانا تمنے کہ تم نبی ہو یہانتک کہ
یقین کیا تمنے پس فرمایا انحضرت نے اے ابوذر آئے میرے پاس دو فرشتے اس حال مین کہ مین بطحا مکہ کے ایک جانب مین تھا پس اوترا ایک اُن
دو فرشتون مین سے زمین کی طرف اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان پس کہا ایک نے اُن دو مین سے اپنے یار کو کیا وہ یہی ہر یعنی یہ وہی پیغمبر ہر کہ
جسکی خبر دی ہمکو حق تعالے نے کہ میرا ایک پیغمبر ہر اُسکے پاس جاؤ کہا اُسکے یار نے ہان وہی ہر کہا اُس ایک نے اپنے یار سے کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر
ایک مرد کے ساتھ اسکی امت مین سے پس تولا گیا مین اُس مرد کے ساتھ سو غالب آیا مین اُسپر پھر کہا تول اسکو دس مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ
پس غالب آیا مین اُنپر پھر کہا تول اسکو سو مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ سو اُنپر بھی غالب آیا پھر کہا تول اسکو ہزار مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین
اُنکے ساتھ بھی سو اُنپر بھی غالب آیا مین گویا کہ مین دیکھتا ہون اُن ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجھپر گرے پڑتے ہین ترازو کے ہلکا ہونے سے یعنی
جس پلڑے پر وہ تھے ایسا وہ بسبب ہلکے پن کے اونچا ہو رہا تھا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتے تھے کہ مجھپر گویا اب گرے فرمایا آنحضرت نے پس کہا ایک نے
اُن دونون مین سے اپنے یار سے کہ اگر تو اسکو تولے تو اسکی ساری امت کے ساتھ تو بیشک غالب آوے یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَیَّ النَّحْرُ وَلَمْ یُكْتَبْ عَلَیْكُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰی وَلَمْ تُؤْمَرُوْا
بِهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہر ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کی گئی مجھپر قربانی اور تمپر نہین فرض کی گئی
یعنی انحضرت پر قربانی واجب تھی بہرصورت یعنی اگرچہ غنی نہون اور امت پر مگر جب غنی ہون اور مین حکم چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کے اور
تم نہین کیے گئے اسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہر نقل کی یہ دارقطنی نے **بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ وَصِفَاتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ**
باب ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون اور صفتون کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت کے نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین
اور انبیا علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہر اور یہ نام آپکے دادا عبد المطلب نے رکھا اور جب لوگون نے
کہا کسلیے کہ تمنے اپنے بیٹے کا نام اپنے آبا اور اجداد کے نام پر کیون نہ رکھا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اُنھون نے کہا یہ نام اسکا مین نے
اسلیے پر رکھا ہر کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوے اور ایک روایت مین ہر کہ تا خدا اسکا آسمان مین اُسکی تعریف کرے اور لوگ زمین پر
اور آیا ہر کہ عبد المطلب نے خواب مین دیکھا گویا ایک زنجیر چاندی کی اُنکے پیٹھ سے نکلی ہر کہ ایک طرف اُسکی آسمان مین ہر اور ایک طرف مشرق مین ہر
اور ایکطرف مغرب مین بعد اُسکے وہ زنجیر ایک درخت ہوگئی ہر کہ ہر پتے پر اُسکے نور ہر اور اہل مشرق اور مغرب اُسکے ساتھ متعلق ہین پس یہ خواب لوگون سے
کہا اُنھون نے تعبیر دی کہ اُنکی نسل سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اُسکے تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوے وہ آسمان و زمین مین اسلیے

محمد نام رکھا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نے بھی خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ تجھکو حمل ہوا اس امت کے سردار اور پیغمبر کا اور جب جنے تو نام اسکا محمد رکھیو
اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت کے پیدا ہونے سے پہلے کسیکا یہ نام نہ تھا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہے کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اسکا محمد
ہو بعضے شخصوں نے اپنے بیٹوں کا نام اسی آرزو میں رکھا کہ شرف نبوت سے مشرف ہوں لیکن یہ چار نام بھی آنحضرت کے نام سے پہلے نہیں ہو سکتے کیونکہ
آنحضرت کا نام سنکر یہ نام رکھتے تھے اور مواہب لدنیہ میں ذکر کیا ہے کہ القاب اور نام آنحضرت کے قرآن مجید میں بہت آئے ہیں سو بعضے عالموں نے
ننانوے نام جمع کیے ہیں موافق اسمائے الٰہی کے اور قاضی عیاض نے کہا کہ حق جل و علی نے تیس نام اپنے ناموں میں سے اپنے حبیب کے لیے خاص کیے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ جب تلاش کیے جاویں آنحضرت کے نام پہلی کتابوں میں اور قرآن اور حدیث میں تو تین سو نام سے ہوتے ہیں اور چار سو بھی آئے ہیں اور قاضی
ابو بکر بن العربی نے جو مالکی مذہب کی بڑے عالموں میں سے ہیں کہا بعضے صوفیوں نے کہا ہے کہ خدا تعالے کے ہزار نام ہیں اور اُسکے حبیب کے بھی ہزار
نام ہیں مراد اوصاف ہیں اور ہر صفت سے اسم نکلتا ہے اور سیوطی نے ایک کتاب علیحدہ آنحضرت کے ناموں میں تالیف کی ہے اور طیبی نے بائیس نام ذکر کیے
اور شرح کی اور مؤلف نے نہیں لایا مگر کئی نام دو حدیثوں میں اور مراد آنحضرت کے صفات سے یہاں احوال حلیہ شریف و صورت ظاہر کا ہے اور آنحضرت کی
اخلاق اور باطن کی خصلتوں کا بیان اور باب میں ہوگا اللہم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی بعدد کل معلوم لک و علی آلہ و صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین **الفصل
الاول** نص ہے **عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا
الْمَاحِیْ الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہے جبیر سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے کہ تحقیق میرے لیے نام ہیں یعنی بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ہے اور دوسرا احمد **ف ح** بعضی روایتوں میں
محمود بھی آیا ہے اور مشتق حمد سے ہیں محمود تعریف کیا گیا ذات و صفات کی دنیا اور آخرت میں اور محمد بہت تعریف کیا گیا بے حد و شمار اور احمد سب سے زیادہ
تعریف کیا گیا اگلے پچھلوں میں اور حق تعالے کے پہلے کلام میں یا اپنے مولا کی بہت تعریف کرنے والا کہ جو کسی کو معلوم نہیں جیسے مقام محمود میں ہوگا اور
کفر اٹھووے انکے لیے ہوے حمدت اور میرا نام ماحی ہے یعنی مٹانے والا ایسا کہ مٹاتا ہے اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبروں کی دعوت کے اور
نام میرا حاشر ہے کہ اٹھائے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے لوگ میرے قدم پر یعنی اول میں قبر سے اٹھونگا پھر اور لوگ میرے پیچھے اور نام میرا عاقب ہے اور عاقب
وہ ہے کہ نہ ہووے پیچھے اُسکے کوئی نبی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ح** عاقب کے معنی ہیں پیچھے آنیوالا اور مراد یہاں ہے پیچھے آنیوالا سب پیغمبروں کے **وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی
الْاَشْعَرِیِّ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ
الرَّحْمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے ہمارے لیے اپنی ذات شریف
کے اتنے نام پس فرمایا میں ہوں محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچھے آنیوالا سب پیغمبروں کی اور حاشر کہ معنی اُسکے اوپر کی حدیث میں مذکور ہوئے اور نبی توبہ کا **ف ح**
یعنی ساری خلقت نے آنحضرت کے ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اسلیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکھتے تھے اور زبان کی توبہ آپکی
امت میں مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتوں کی کہ بغیر قتل اور سزا کی قصور انکا نہ معاف ہوتا تھا اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف
میں وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ
یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَہُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تعجب نہیں کرتے تم کہ کیونکر باز رکھا مجھسے خدا تعالے نے مشرکین قریش کا برا کہنا اور انکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتے ہیں
مذمم کو اور میں محمد ہوں **ف خ** یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتے تھے کہ معنی ہیں نقیض محمد کی ہیں یعنی مذمت کیا گیا اور آپکا یہ نام لیکر

آپ کو برا کہتے اور بعض طعن کرتے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بدکہا اور بعض طعن مذمم کو کرتے ہیں اور میں مذمم نہیں پس کیا ہی اللہ تعالے نے آنکی بدکہاؤ سے بچایا مسکوت نقل کی یہ بخاری نے وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شمط مقدم راسہ ولحیتہ وکان اذا ادھن لم یتبین واذا شعث راسہ تبین وکان کثیر شعر اللحیۃ فقال رجل وجھہ مثل السیف قال لا بل کان مثل الشمس والقمر وکان مستدیرا ورأیت الخاتم عند کتفہ مثل بیضۃ الحمام یشبہ جسدہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئے تھے کچھ بال سفید حضرت کے سر اور داڑہی کے اگلے جانب میں اور جب تیل لگاتے تھے تو ظاہر نہ ہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتے تھے سر مبارک کے بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی وضح اسلیے کہ تیل لگانے سے بال مجتمع ہوجاتے ہیں پس چونکہ بال سفید آپکے کم تھے ظاہر نہ ہوتے تھے اور پراگندگی اور ژولیدگی میں بال جدا جدا ہوتے ہیں پس معلوم ہونے لگتے ہیں سفید سیاہ میں سے اور آنحضرت کے سر اور داڑہی میں سفید بال بیس سے زیادہ نہ تھے بڑہاپے میں اور بعضی روایت میں اس سے بھی کم آئے ہیں ترجمہ اور تھے آنحضرت بہت بالوں والے داڑہی کے وضح یعنی داڑہی آپکی گنجان تھی ہلکی نہ تھی جیسے اور روایت میں کث اللحیۃ آیا ہے اور حضرت کی داڑہی شریف کی درازی میں کچھ ثابت نہیں ہے اور صحابہ عظام سے درازی داڑہی کی منقول ہے چنانچہ آیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی داڑہی نے انکا تمام سینہ کندہون تک بھر دیا تھا اور لکھا ہے کہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی داڑہی لمبی اور چوڑی تھی اور ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ قبضہ سے زیادہ ترکتے تھے غرضکہ داڑہی ایک مشت سے کم نہ رہے اور زیادہ میں روایات اور آثار مختلف آئے ہیں پس کہا ایک مرد نے یعنی وقت بیان کرنے جابر کے حلیہ شریف کو کہ تھا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کے یعنی چمک اور روشنی میں لیکن چونکہ یہ موہم تھا طول کو بھی کہا جابر نے نہ بلکہ تھا مانند سورج اور چاند کے اور تھا چہرہ مبارک آپکا گردوضح یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث میں آیا ہے بل مثل القمر اور ایک میں آیا ہے وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور میں آیا ہے کہ چمکتا تھا روے مبارک آنحضرت کا جیسے چمکتا ہے چودھوین رات کا چاند اور ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ہوتا تھا روے مبارک آپکا جب خوشحال ہوتے مثل آئینہ کے اور منعکس ہوتا تھا صورت دیوار کا چہرہ شریف میں مع اہب لیے بینہ میں ہے کہ یہ تشبیہیں لوگون نے اپنے فہم کے موافق بحسب عرف کے دی ہیں وگرنہ آنحضرت کے جمال باکمال کی اہبت وجلالت اور حسن وملاحت سے کوئی چیز شباہت نہیں رکھتی

رباعی کسی بحسن وملاحت بیار ما نرسد + ترا درین سخن انکار کار ما نرسد + ہزار نقش برآید زکلک صنع ولی + یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیے کہ دور روے مبارک کا بشکل دائرہ کے نہیں تھا کہ آفتاب ورچاند اور آئینہ کی تشبیہ سے وہم جائے اسکا اسلیے کہ حدیثون میں آیا ہے کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہیں تھا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچھ طول رکھتا تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللھم صل وسلم علیہ صلی اللہ علی محمد وآلہ وضح اور دیکھا میں نے مہر نبوت کو شانہ کے پاس وضح اور ایک روایت میں ہے درمیان دونون شانون کے بہر تقدیر بائین شانہ کے پاس تھی وضح مانند بیضہ کبوتر کے یعنی گول مشابہت رکھتا تھا رنگ اس مہر کا آنحضرت کے بدن مبارک کے ساتھ اور تمام اعضا کا سا اسکا بھی رنگ اور آب وتاب تھا نہ داغ تھا بطور برص کے چاہیے جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون شانون کے درمیان ایک ٹکڑا گوشت کا تھا بلند تر وتمام اجزا بدن شریف سے کہ اسکو خاتم نبوت کہتے تھے ت کے زبر سے بمعنے تمام ہونیوالے اور ت کے زیر سے بمعنی مہر اور نشان اسکی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت وانجیل وغیرہ میں موجود تھا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے آخر زمانہ میں بشارت دیتے تھے تو یہ بتلاتے تھے کہ انکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نے مستدرک میں وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تھا کہ اسکے داہنے ہاتھ میں نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ انکا نشان نبوت پشت مبارک پر تھا دونون شانون کے درمیان میں اور یہ نشان جیسے نامہ پر مہر کردی تو تغیر وتبدیل سے محفوظ رہے اور بعضی روایتون میں آیا ہے کہ اسمیں لکھا ہوا تھا وحدہ لاشریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور روایتون میں

آیا ہی کہ اُس سے ایسا نور چمکتا تھا کہ آنکھ کو خیرہ کرتا تھا اور اُسکو تشبیہ لوگون کے سمجھنے کے لیے ظاہر کی چیزون کے ساتھ دی مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کے لیکن حقیقت اُسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تھی سوا حق تعالے کے کوئی اُسکو نہین جانتا ت نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مین نے اُنکے ساتھ روٹی اور گوشت یا کہا یا مین نے ثرید یعنی روٹی کے ٹکڑے شوربے مین بھیگے ہوے پھر گیا مین آنحضرت کے پیچھے پس دیکھا مین نے مہر نبوت کیطرف آنحضرت کے دونون شانون کے درمیان مین اُنکے بائین شانہ کی نرم ہڈی کے پاس مانند مٹھی کے یعنی ہئیت مین جیسے کہ اوپر کی حدیث مین تھا مانند انڈے کے اُسپر تل تھے مانند مسون کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام خالد بنت خالد بن سعید سے کہا اُس نے کہ لائے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کہ اُنمین ایک کملی تھی کالی چھوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نے کہ لاؤ ام خالد کو میرے پاس پس اُٹھا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تھی پس لیا آنحضرت نے کملی کو اپنے ہاتھ مین پس پہنایا اُسکو فرمایا آنحضرت نے یعنی موافق اپنی سنت کے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تھا تو یہ دعا دیتے تھے پرانہ کر اس کپڑے کو پھر پرانہ کر یعنی بہت جی تو کپڑے بہت پرانے کرے تو اور تھے اُس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نے ای ام خالد یہ کپڑا خوب ہی اور یہ کلمہ سناہ لغت حبش مین بمعنی حسنہ یعنی نیک کے ہی کہا ام خالد نے پس گئی مین کہ کھیلتی تھی مہر نبوت سے یعنی جیسی عادت چھوٹون کی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور ڈانٹا میرے باپ نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے چھوڑ دی اسکو یعنی منع نہ کر نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ سَبْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرَى قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ اور روایت ہی انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے اور نہ بہت ٹھگنے فاحش یعنی معتدل قد تھے لیکن مائل بدرازی اور یہ جو آیا ہی کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کھڑے ہوتے تو سب سے زیادہ بلند دکھائی دیتے تھے اگرچہ اُس جماعت مین دراز قد ہوتے تھے تو یہ بسبب درازی قد کے نتھا بلکہ بسبب عزت اور نصرت اور عظمت کے تھا اور حقیقت مین یہ معجزہ تھا ت اور نہ تھے آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونہ کے کہ نہ ہو اُسمین آمیزش سرخی کی اور نہ تھے نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تھے اور نہ تھے آنحضرت کے بال بہت بل کھائے ہوئے جیسے کہ حبشیون کے ہوتے ہین اور نہ نرم نیچے لٹکے ہوے یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونون کے تھے اور اُٹھایا اللہ نے آنحضرت کو یعنی رسول کیا سر پر چالیس برس کے یعنی جب کچھ چالیس برس کے

ہو چکے تھے پھر اقامت کی آنحضرتؐ نے مکہ میں دس برس اور مدینہ میں دس برس اور فوت کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت کو ساٹھ برس تمام ہونے پر ف ح
دس برس رہنا حضرت کا مدینہ میں تو بالاتفاق ہے کسی کو اسمیں خلاف نہیں اور مختار مکہ کی رہنے میں تیرہ برس ہیں پس اس حساب سے آنحضرت کی عمر شریف
تریسٹھ برس کی ہوتی ہے اور یہان ساٹھ برس کہا پس توجیہ اسکی یہ ہے کہ راوی نے اس روایت میں کسر کا اعتبار نہیں کیا اور تیرہ کو دس کہا اور تریسٹھ کو ساٹھ
اور یہ عادت ہے اہل عرف کی بیان عدد میں ت اور حالانکہ نہیں تھے آنحضرت کے سر مبارک اور ڈاڑھی میں بیس بال سفید اور ایک روایت میں آیا ہے
کہ روایت ہے انس سے درحالیکہ وصف کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھے آنحضرت میانہ قد قوم میں کہ نہ تھے دراز اور نہ تھے ٹھگنے روشن اور چمکتا ہوا رنگ اور
اور کہا انس سے کہ تھے بال آنحضرت کے آدھے کانوں تک اور ایک روایت میں ہے کانوں اور شانوں کے درمیان میں تھے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف ح اور ایک روایت میں ہے دونوں کانوں کی لو تک اور ایک روایت میں ہے کندھوں کے پاس تک اور اختلاف روایتوں کا سبب
اختلاف احوال کا ہے کبھی جو کنگھی کرتے اور تیل لگاتے تو دراز معلوم ہوتے تھے نہیں تو چھوٹے اور مجمع البحار میں کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالوں کے کترنے
سے تو دراز ہو جاتے اور جب کترتے تھے تو چھوٹے ہو جاتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کبھی بال کترتے تھے کہ منڈوانا بالوں کا
سوائے حج اور عمرہ کے نہیں ہوا واللہ اعلم ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ کہا انسؓ نے تھے آنحضرت بڑے سر کے اور موٹے قدموں کے ف ح یعنی
پامی مبارک پر گوشت تھے کہ علامت ہے شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت میں اور بڑا سر ہونا عرب کے نزدیک ممدوح ہے کیونکہ یہ دلالت کرتا ہے اسکی سرداری
اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا ترجمہ نہیں جانتا میں کسی کو انکے بعد اور نہ انکے پہلے انکے مانند
اور تھے آنحضرت فراخ ہتھیلیوں کے اور ایک روایت میں بخاری کے آیا ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرت کے دونوں قدم اور ہتھیلیاں موٹی اور پر گوشت ف
ح مردوں کے لیے ممدوح ہے کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتوں کے لیے مذموم اور موٹا ہونا اعضائے شریف کا مراد ہے خلقت میں نہ سختی جلد کی کیونکہ
جلد مبارک ریشم سے زیادہ نرم تھی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ
شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ
فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ
اور روایت ہے براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد دراز کشادہ تھی مسافت درمیان دونوں مونڈھوں کے یعنی فرق آنحضرت
کے دونوں مونڈھوں میں بہت تھا اور اس سے فراخی سینہ کی بھی لازم آتی ہے واسطے آنحضرت کے بال تھے کہ پہونچتے انکے کانوں کی لو کو دیکھا میں نے آنحضرت کو
سرخ جوڑے میں کہ ازار اور چادر میں کی تھی ف ح اور مراد سرخ سے یہ ہے کہ اسمیں سرخ خط تھے اسیطرح محدثوں نے تحقیق کیا ہے اور سبز سے بھی کہ
حدیثوں میں واقع ہے یہی مراد ہے کہ اسمیں سبز اور زرد خط تھے ترجمہ نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز کبھی آنحضرت سے بہتر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
اور روایت میں ہے مسلم کی کہ کہا براء نے نہیں دیکھا میں نے کوئی بالوں والا بہتر سرخ جوڑے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے بال
قریب پہونچتے تھے انکے مونڈھوں کے فراخی بہت درمیان دونوں مونڈھوں کے نہ تھے حضرت لنبے اور نہ پست قد ف ح آدمی کے بالوں کے تین نام ہیں
جمہ بضم جیم اور تشدید میم اور لمہ لام کے زیر اور تشدید میم سے اور وفرہ واو کے زبر اور ف کے جزم سے پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سے گذر جائیں اور جب کندھے تک
پہنچے تو جمہ ہے اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہنچے اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالوں کے بھی آتا ہے وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قِيلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قِيلَ مَا
أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيلَ مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سماک بن حرب سے اس نے

نقل کی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن فاح اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہے مردون کے لیے اور تنگ دہنی کو مردون کے لیے عیب جانتے ہین اور بعضے مراد رکھتے ہین کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت ترجمہ اور حضرت کی آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی تھی یعنی سرخی کے ڈورے چھپے ہوئے کم گوشت ایڑیان کہا گیا واسطے سماک کے کہ راوی اس حدیث کا ہے کیا ہین معنی ضلیع الفم کے کہا منہ فراخ والے کے ہین کہا گیا کیا ہین معنی اشکل العین کی کہا سماک نے دراز شگاف آنکھ کے فرع کہا ہے علما نے کہ یہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنون مین خطا ہے اور وہمیک وہی ہے جو اوپر کہا گیا کہ آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت اسی پر اتفاق رکھتے ہین ت کہا گیا سماک سے کہ کیا ہین معنی منہوس العقبین کے جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابو طفیل سے کہا اس نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تھے سفید نمکین یعنی خاص سفید تھے اوسط یعنی قد مین اور جسم مین اور سب عضون مین **وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْ مَا يُخْضَبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهٖ فِيْ لِحْيَتِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَأْسِهٖ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهٖ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ** اور روایت ہے ثابت سے کہا کہ پوچھے گئے انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کرنے سے پس کہا انس نے کہ تحقیق آنحضرت نہ پہونچے تھے اس کو کہ خضاب لگاوین فرع یعنی آنحضرت کے سفید بال تھوڑے سے تھے معلوم نہ ہوتے تھے بادی النظر مین جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ بڑھاپا خالص نہ تھا بلکہ ہنوز سرخ تھا جیسے کہ ابتدا بڑھاپے مین ہوتا ہے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ کان شیبہ احمر ت اگر چاہتا مین کہ گن لون سفید بال آنحضرت کے کہ ڈاڑھی شریف مین تھے تو البتہ گن لیتا مین انکو اور ایک روایت مین یون ہے کہ اگر چاہتا مین کہ گن لون بال سفید کہ تھے آنحضرت کے سر مبارک مین تو کر سکتا تھا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین مسلم کی یہ ہے کہ کہا انس نے نہ تھی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کے اور کنپٹیون انکی کی اور سر مبارک مین کم **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَّلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن و چمکتے رنگ کے گویا قطرے انکے پسینے کے موتی تھے یعنی ہیئت مین اور صفائی اور چمک مین جب راہ چلتے تھے آنحضرت تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے جیسے کوئی زمین بلند سے نشیب مین آتا ہے یا یہ معنی ہین کہ اٹھاتے تھے پاؤن بقوت و جلادت جیسے کہ عادت قویون اور دلیرون کی ہوتی ہے نہ کہ پاؤن زمین پر گھسیٹتے چلیں اور نہین چھوا مین نے کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہے کپڑے ریشمی سے اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیون سے اور نہ سونگھا مین نے کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی خوشبو سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهٗ فَتَجْعَلُهٗ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْ بَرَكَتَهٗ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ام سلیم سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتے تھے ام سلیم کے یہان اور انکے پاس قیلولہ کرتے یعنی دوپہر کو استراحت کرتے پس بچھاتین ام سلیم ایک بچھونا چمڑے کا پس سوتے اسپر آنحضرت سوتے فرع کہتے ہین کہ ام سلیم آنحضرت کی محرمون سے تھین دودھ کی سبب یا نسب کے سبب نامحرم کے پاس کا ہیکو آنحضرت سوتے اور یہ مان ہین انس کی کہ جو خادم حضرت کے تھے

اور عاجلہ اور نخاصلہ تھیں عورتوں میں سے اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تھا یعنی اسلیے کہ آنحضرت تھے کثیر الحیا پس اکٹھا کرتین ام سلیم پسینا آپ کا اور
اور ملا دیتین اُسکو اپنی عطر اور خوشبوئیوں میں پس جب دیکھا آنحضرت نے کہ لیتی ہیں وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہو تو یہ پسینا اے ام سلیم کہا ام سلیم نے
کہ پسینا تمہارا ہی ملاتے ہیں ہم اسکو اپنی خوشبوئیوں میں اور پسینا تمہارا خوشبوترین خوشبوئیوں سے ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہا ام سلیم نے
کہ یا رسول اللہ ہم امید رکھتی ہیں اسکی برکت کی اپنی چھوٹوں کے لیے یعنی انکی بدن اور منھ پر ملیں ہیں تو اسکی برکت کے سبب بچیں بلاؤں سے
فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ٭ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا
فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
بِاسْمِهٖ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی پھر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گھر کے لوگوں کی
طرف اور میں بھی انکے ساتھ نکلا پس آگے آئے آنحضرت کے لڑکے پس شروع کیا آنحضرت نے اپنا ہاتھ پھیرنا دونوں رخساروں ایک ایک کے
پر اور لیکن میں پس چھوا میرے رخساروں کو بھی ف ع لفظ خدی یہاں دال کے زیر سے اور ی جزم سے ہے بلفظ مفرد اور بعضے نسخوں میں یہاں بھی بلفظ
تثنیہ ہے دال کے زبر اور ی کے تشدید سے یعنی چھوا میرے دونوں رخساروں کو اور ملا علی نے عکس اسکے لکھا ہے کہ اکثر نسخہ میں بصیغہ تثنیہ ہے اور
نسخہ میں مفرد بہ ارادہ جنس کے ت پس پائی میں نے آنحضرت کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نے نکالا تھا ہاتھ عطار کی ڈبہ میں سے ف ع
اس حدیث میں بیان ہے حضرت کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذات ہی تھی اگرچہ خوشبو نہ لگاویں اور باوجود اسکے اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتے
تھے تا بہت خوشبودار ہوں واسطے ملاقات ملائکہ کے اور لینے وحی کے اور ہمنشینی مسلمانوں کے ت اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سر اسکا ہے
سمو اسمی بیچ باب اسامی کے اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سر اسکا ہے نظرت الی خاتم النبوة بیچ باب احکام المیاہ کے یعنی اور مصابیح میں
اس باب میں دونوں حدیثیں مذکور ہیں ٭ الْفَصْلُ الثَّانِيْ دوسری فصل عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ
طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہا کہ تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبے اور نہ ٹھنگنے یعنی بلکہ میانہ قد تھے بڑے سر اور گھنی ڈاڑھی کہ پر گوشت تھیں ہتھیلیاں ہاتھوں کی اور پاے مبارک رنگ آپکا
سفید سرخی ملا ہوا تھا موٹے تھے جوڑ ہڈیوں کے لنبے تھے مسربہ کے یعنی سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر لنبی تھی جب چلتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تو آگے کے جانب جھکتے ہوئے چلتے گویا نشیب میں اترتے ہیں بلندی سے ف ح مقصود یہ ہے کہ چلتے تھے چلنا قوی کہ اٹھاتے تھے
پاؤں مبارک زمین سے بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ بطریق تواضع کے چلتے تھے نہ بطور تکبر اور اترانے کے ت نہیں دیکھا میں نے پہلے
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ پیچھے وفات انکی کے مانند انکے رحمت خاص بھیجے اللہ انپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ
یہ حدیث حسن صحیح ہے ٭ وَعَنْهُ كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ
وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ بِالْوَجْهِ

تدویر ابیض مشرب ادعج العینین اهدب الاشفار جلیل المشاش والکتد اجرد ذو مسربۃ شثن الکفین
والقدمین اذا مشی تقلع کانما یمشی فی صبب واذا التفت التفت معا بین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین
اجود الناس صدرا واصدق الناس لھجۃ والینھم عریکۃ واکرمھم عشیرۃ من راٰہ بدیھۃ ھابہ ومن
خالطہ معرفۃ احبہ یقول ناعتہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی

اور روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ تھے جسوقت وصف بیان کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتے نہ تھے آنحضرت صلعم بہت لنبے اور نہ بہت
چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت مڑے ہوئے بالوں کے نہ سیدھے بالوں کے تھے بال کچھ مڑے ہوئے اور نہ تھے پرگوشت بہت اور مجتمع
اور نہ کوتہ روے مدور پیشانی نکلی ہوئی سبک گوشت اور تھی روے مبارک میں کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں بہت اور
دراز پلکیں موٹے سرے ہڈیوں کے فراخ کندت کے زبر اور زیر سے جگہ اجتماع دونوں شانوں کی یعنی درمیان دونوں شانوں کے جو جگہ ہے وہ بھی
موٹی اور پرگوشت تھی مت نہ تھے بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر یعنی بالوں کی سینہ سے ناف تک تھی فراخ ظاہر اس حدیث سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سواے مسربہ کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے مسربہ کے بھی بعضی جگہ بال تھے مانند سینہ اور
بازو اور پنڈلیوں اور پہنچوں کے پس اجرد مقابل اشعر کے ہے اور اشعر وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال ہوں پس اجرد وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال نہ ہوں
ترجمہ پرگوشت ہاتھوں کے اور قدموں کے جب راہ چلتے اوٹھاتے پاؤں کو ساتھ قوت کے گویا اترتے ہیں بلندی سے پستی میں اور جب منہ پھیرتے دائیں بائیں
تو پھیرتے تمام بدن شریف کو اور بالکل متوجہ ہوتے فراخ یعنی نظر چرا کر نہ دیکھتے تھے متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کھڑے کھڑے گردن نہ پھیرتے تھے
دائیں بائیں جب دیکھتے کسی چیز کی طرف جیسے کہ کج لوگ کرتے ہیں ولیکن متوجہ کرتے اور مراد اطمینان یا پیٹھ پھیرتے باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنے والے نبیوں کے تھے بڑے سخی تھے لوگوں میں از روے سینہ کے فراخ
یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان اور رغبت سے تھی نہ سنانے اور دکھانے کو اور ملا علی نے اسکے یہ معنی لکھے ہیں کہ اجود یا تو
جودت سے ہے جیم کے زبر سے یعنی فراخی کے یعنی دل کے دلیر تھے پس نہیں ملول اور تنگ ہوتے تھے اسکے ایذا اور جفاء اعراب سے اور یا اجود جود سے ہے جیم کے
پیش سے معنی سخی کے مقابل بخل کی یعنی بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں نہ مال کے دینے میں اور نہ علوم اور اخلاص اور معارف کے بتلانے میں پس معنی یہ ہونگے
کہ سخی تر لوگوں سے تھے از روے دل کے ترجمہ اور بہت سچے تھے لوگوں میں از روے زبان کے یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تھی
یعنی کلام کرتے تھے مخارج حروف سے جیسا کہ چاہیے اور بہت نرم تھے لوگوں میں از روے طبیعت کے اور بزرگ تھے لوگوں میں از روے قوم و قبیلہ کے جو کوئی
دیکھتا انکو یکایک ڈر جاتا تھا اور ہیبت ناک ہوتا تھا انسے اور جو کوئی ملتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچان کر دوست
رکھتا انکو فرح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اختلاط کے اور معرفت کے تو ڈر جاتا انسے بسبب وقار کے اور جب بیٹھتا انکے پاس لطف معاملت
کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپکا تو نہایت دوست رکھتا انکو ترجمہ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنے والا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے
وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا پہلے موت انکی کے اور نہ بعد انکے مانند انکے صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نے وعن جابر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یسلک طریقا فیتبعہ احد الا عرف انہ قد سلکہ من طیب عرفہ او قال من ریح عرقہ رواہ الدارمی
اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے کسی راہ میں پس پیچھے آتا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت
تحقیق تشریف لے گئے ہیں اس راہ سے بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح عرف عین کے زبر اور رے کے جزم سے اور پھر ہے آخر میں معنی

بوے خوش و ناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوے خوش پر آتا ہی جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے متکیف ہوتی تھی ہوا اُس راہ کی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اُس سے پس پہچان لیتا تھا پیچھے آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف
لے گئے ہین اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تھی ترجمہ یا کہا جابر نے یعنی بجائے من طیب عرفہ کہ ف سے ہی من ریح عرقہ قاف سے نقل کی یہ ترمذی نے
ف ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرق کی خوشبو سے یہ حال ہوتا تھا اور یہ شک راوی کا ہی اور را اور لام و نون کا ایکسا ہی ہی **وعن ابی عبیدۃ**
بن محمد بن عمار بن یاسر قال قلت للربیع بنت معوذ بن عفراء صفی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت
یا بنی لو رأیتہ رأیت الشمس طالعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی عبیدہ بیٹے محمد بن عمار بن یاسر کے سے کہ کہا
مین نے واسطے ربیع بیٹے معوذ بن عفراء صحابیہ کے کہ بیان کر تو ہمارے لیے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتے تھے کہ گویا آفتاب ہی نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نے **وعن جابر**
بن سمرۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ہو احسن عندی من القمر رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات مین پس ہوا مین کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور کبھی دیکھتا طرف چاند کے اور حضرت پر تھا جوڑا سرخ یعنی اُسمین خط سرخ اور سفید تھے پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت
تھے نزدیک میرے یعنی میری نظر اور اعتقاد مین چاند سے ف ح یعنی بسبب باتی حسن معنوی کے اور جابر نے جو کہا نزدیک میرے یہ واسطے ظاہر کرنے تلذذ او
وذوق اپنے کے کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تھے چاند سے واقع مین اور سب ہون کے نزدیک ت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے
وعن ابی ہریرۃ قال ما رأیت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ وما رأیت
احدا اسرع فی مشیتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجہد انفسنا وانہ لغیر مکترث رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا نہین دیکھی مین نے کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہی اُنکے چہرہ مبارک مین
اور نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ جلد چلتے تھے گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحقیق ہم البتہ کوشش مین ڈالتے تھے اپنے نفسون کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے بے پروا کرنے والے نقل کی
یہ ترمذی نے ف ح یعنی بے تکلف و بے پروا باسانی بطور خود چلتے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے تھا کہ اور لوگ دوڑتے اور کھینچتے
اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ پہونچتے اور وہ باسانی اور بے تعب آگے سب سے چلتے **وعن جابر بن سمرۃ قال کان فی ساقی**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموشۃ وکان لا یضحک الا تبسما کنت اذا نظرت الیہ قلت اکحل العینین ولیس
باکحل رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیان کچھ تپلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہنستے تھے یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانے کے اور تھا مین جسوقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتا مین اپنے دل مین کہ آنکھون
سرمہ دیے ہوئے ہین حالانکہ نتھے سرمہ دیے ہوئے ف ح بلکہ بجہت خلقت کے سرمگین آنکھین ہین بیت بسان سرمہ سیہ کردہ خانہ مردم
دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ نا کردہ ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابن عباس قال کان النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ رواہ الدارمی

روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگے کے دو دانتوں کے ف ح یعنی ان دانتوں مین کچھ فرق تھا دانتوں کے نام ہین دو دانت آگے کے اوپر کے اور نیچے کے جو ہین انکو ثنیان اور ثنایا کہتے ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ انکے دونون طرفون مین ہین انکو رباعیات رکے زبر سے کہتے ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہی کہ یہ فرق اوپر کی ثنیین مین بھی تھا اور نیچے کی مین بھی نہ مخصوص اوپر ہی کے ثنیین مین ترجمہ جب کلام کرتے آنحضرت دیکھا جاتا کچھ مانند نور کے کہ نکلتا ہی انکے آگے کے دانتوں سے نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیے جاتے روشن ہوتا چہرہ مبارک آپکا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تھے ہم پہچانتے اسکو ف ح ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک انکے کے حاصل اس جملہ کا یہ ہی کہ یہ پہچاننا ہمی کو خاص نہ تھا بلکہ ہم سب پہچانتے تھے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَاُ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے باپ کو نزدیک سر اسکے کے کہ پڑھتا تھا توریت یعنے کچھ توریت مین سے پڑھتا تھا جیسے کہ پڑھی جاتی ہی ہمارے یہان سورہ یٰسین حالت نزع مین پس فرمایا اسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای یہودی پوچھتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجھکو اس خدا کی کہ اوتاری توریت موسیٰ پر آیا پاتا ہی تو توریت مین نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا ف ح یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سے مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعث کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اسکا اور نعت اور صفت کے معنی ایک ہی ہین گویا کہ مراد نعت سے صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سے صفات ظاہری ترجمہ کہا اس یہودی نے کہ نہین پاتا مین کہا اس لڑکے نے مقرر ہی قسم خدا کی ای رسول خدا کے بلا شبہ ہم پاتے ہین آپکے لیے توریت مین نعت آپکی اور صفت آپکی اور نکلنا آپکا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آنحضرت نے اپنے یارون کو کہ اٹھا دو اسکے باپ کو اسکے سر پاس سے اور والی ہو تم اپنے بھائی کے یعنی اس اسلام کے بھائی کے امور تجہیز و تکفین وغیرہ کا تم سر انجام کرو نقل کی یہ بیہقی نے کتاب دلائل النبوت مین **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بلاشبہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بھیجی گئی ف ع ح یعنی نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کے لیے کہ بھیجا ہی اسکو اللہ نے تمہارے لیے بطریق تحفہ کے پس جسنے قبول کیا تحفہ اسکا مطلب یاب ہوا اور جسنے نہ قبول کیا نا امید اور نعوذ اللہ ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیت کے ہی وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین اور اسمین تعظیم و تکریم اس امت کی بھی ہی اسلیے کہ تحفہ تکریم ہی کے لیے بھیجا جاتا ہی ترجمہ نقل کی یہ دارمی نے

اور بیہقی نے شعب الایمان مین **بَابٌ فِي أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
باب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقون اور عادتون کے بیان مین **ف** ح جب فارغ ہوا مؤلف بیان کرنے صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سے
کہ اسکو صورت وخلق کہتے ہین خ کے زبر سے چاہا کہ ذکر کرے صفات باطن شریف کہ اسکو سیرت وخلق کہتے ہین خ کے پیش سے اور لام کو پیش بھی آیا ہی
اور جزم بھی اور مراد اس سے مہربانی ہی اور مردانگی شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمائل
جمع شمال کی ہی شین کے زبر سے بمعنی طبع اور خو اور عادت کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی انس رض سے کہ کہا خدمت کی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** ح مسلم کی روایت مین ہی نو برس جن
ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ مین آئے مان انس کی اور بعضے ناتے والے انکی انصار مین سے انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ملازمت مین لائے اور خدمت مین چھوڑا اور وہ آٹھ برس یا دس برس کے تھے اسمین اختلاف ہی پس انس نے دس برس کی مدت امامت
آنحضرت کی مدینہ مین تھی خدمت آپکی کی پس انس کہتے ہین کہ مدت خدمت مین ترجمہ نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اُف **ف**
ع ح لفظ اُف ساتھ پیش ہمزہ کے اور زیر ف مشدد کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ف کے اور ایک نسخہ مین ساتھ تنوین مکسورہ کے ایک کلمہ ہی
کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کے اوپر دیکھنے ایک امر مکروہ کے ترجمہ اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو کہ کیون
یہ کام کیا تونے اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تونے یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ح یعنی اگر کچھ کام کیا مین نے تو یہ نہ فرماتے کہ
کیون کیا تونے اور اگر کچھ کام نہ کیا مین نے اور حکم کیا تھا مجکو اُسکے کرنے کا تو یہ نہ فرماتے کہ کیون نہ کیا تونے یہ کام اور یہ دنیا کے امور مین تھا نہ
امور دین کے مین اسلیے کہ نہین جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا اُسمین اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
طیبی نے کہا کہ انس نے پھر تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مین نے ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراض مجھپر متوجہ ہو اور
یعنی اول انسب اور اوفق ہین ساتھ مقام کے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ
خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ
مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور یہ بھی روایت ہی انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کی خلق مین پس بھیجا مجکو آنحضرت نے ایک روز کسی کام کے لیے
پس کہا مین نے قسم خدا کی نہین جاؤنگا مین اور تھا میرے دل مین کہ جاؤنگا مین اس کام کے لیے کہ فرمایا تھا مجکو ساتھ اُسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** ح یعنی
باوجودیکہ اُس کام کے جانے کا ارادہ رکھتا تھا دل مین لیکن زبان سے کہا مین نے کہ نہین جانے کا مین اور صدور اُس قول کا انس سے بسبب صغرسن اور
نادانی کے تھا اُس حال مین کہ یہ سن تکلیف کو نہین پہونچے تھے چنانچہ اسلیے آنحضرت نے التفات اُنکے قول پر نہ کیا اور اُسپر تادیب نہ کی
بلکہ ملاعبت اور خوشی اور نرمی کی **ت** پس نکلا مین یہانتک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کھیل رہے تھے بازار مین **ف** ع اور ظاہر یہ ہی
کہ انس ٹھہرے اُن لڑکون کے پاس یا تو کھیلنے کے لیے یا تماشا دیکھنے کے لیے **ت** پس ناگہان پیغمبر خدا نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے میرے سے کہا
انس نے پس دیکھا مین نے طرف آنحضرت کے اس حال مین کہ آنحضرت ہنستے تھے پس فرمایا آنحضرت نے ای انیس چلا تو اُس جگہ کہ حکم کیا تھا

میں نے تجھکو کہا میں نے ہاں میں جاتا ہوں اب یا رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ
بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ
مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہا کہ تھا میں چلتا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت ﷺ پر
تھی چادر نجران کی کہ موٹا تھا کنارہ اسکا یعنی اور وہ خطدار تھی اور نجران نام ہے ایک شہر کا یمن میں پس پایا حضرت ﷺ کو ایک گنوار نے پس کھینچا آپ کو
ساتھ چادر آپ کی کے کھینچنا سخت اور پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کے یعنی اُس نے چادر ایسی کھینچی کہ آنحضرت ﷺ اُسکے سینہ کے آگے کھینچکر آگئے
یہاں تک کہ نگاہ کیا میں نے طرف کنارہ گردن آنحضرت ﷺ کے کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپکی گردن کے کنارے میں چادر کے کنارے نے بسبب شدت کھینچنے
اعرابی کے چادر کو پھر کہا اعرابی نے کہ ای محمد ﷺ حکم کرو میرے لیے یعنی اپنے کارپردازوں کو کہ تا دیویں مجھکو کچھ مال خدا میں سے کہ تمہارے پاس ہے پس دیکھا
طرف اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی از راہ تعجب کے پھر ہنسے یعنی از راہ لطف کے پھر حکم کیا واسطے اُسکے دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ع اور روایت میں آیا ہے کہ گنوار نے بعد مال اللہ الذی عندک کے یہ بھی کہا لا من مالک ابیک اور اللہ کے مال سے مال زکوۃ کا مراد ہے اور یہ
حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت ﷺ کے جفای لوگوں پر اور یہ اعرابی اجڈ اور درشت خویوں عرب میں سے تھا کہ تہذیب اخلاق نہیں
رکھتا تھا اور ادب نہیں سیکھا تھا اُس نے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے حاکم اور والی کو رعایا اور بے وقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کریں اور یہ بھی
یہ معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کے لیے مال دنیا بہتر ہے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ
النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ
مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین
لوگوں کے یعنی حسن و جمال اور فضل و کمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ میں اور سخی ترین لوگوں کے یعنی کرم و سخاوت بہت رکھتے تھے بہ نسبت
اوروں کے اور مردانہ و دلیر ترین لوگوں کے اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی مدینہ والوں نے ایک رات یعنی کچھ آواز جو ریا دشمن کی سے سنکر ڈرے اور
غل مچایا پس چلے لوگ آواز کی طرف پس سامنے آئے لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے طرف آواز کے
یعنی سب سے آگے چلے اودھر حالانکہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے نہ خوف کرو اور آنحضرت سوار تھے اوپر گھوڑے ابی طلحہ کے کہ ننگی پیٹھ تھا نہ تھا اُس پر زین اور
لٹکی تھی حضرت ﷺ کی گردن میں تلوار پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ تحقیق پایا میں نے ایک گھوڑے کو مانند دریا کے یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** ح ع اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ گھوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تھا کہ اُسکو مندوب کہتے تھے اور بعد اُس دن کے وہ
ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گھوڑا اُس سے سبقت نہیں کرسکتا تھا اور یہ ایک معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اُس گھوڑے کا حضرت ﷺ کی
سواری مبارک کی برکت سے ایسا منقلب ہوگیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطے معلوم کرنے خبر دشمن کے جب تک کہ
نہ تحقق ہو ہلاک اور جائز ہے عاریت مانگنا اور جائز ہے جہاد کرنا مستعار گھوڑے پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے لٹکانا تلوار کا گردن میں **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ نہیں

سوال کیے گیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کبھی پس کہا ہو نہین ف ح یعنی نہین مع نیا مین کہا ابن حجر نے مراد یہ ہی کہ ہرگز لفظ ساتھ لا کے نکرتے تھے
بلکہ اگر ہوتا دیتے اور اگر کچھ نہو تا سکوت کرتے یا عذر کرتے اور دعا کرتے یا وعدہ کرتے اور شیخ عزالدین نے کہا کہ لا ہرگز واسطے انکے دینے کے زبان سے نہین
آیا اور یہ منافی اسکے نہین کہ وقت ضرورت ادنھون نے بطریق عذر کے کہا ہو جیسے کہ فرمایا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لغت مین کہا
شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ ۔ لولا التشہد کانت لاؤہ نعم ۔ اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نے فارسی مین لکھا ہی بیت نرفت کلمۂ لا بر زبان او ہرگز
مگر باشہد ان لا الٰہ الا اللہ ۔ **وَعَنْ أَنَسٍ** أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ
فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوا فَوَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریان درمیان دو پہاڑون کے یعنی بہت سی بکریان اسقدر کہ بھر دیا تھا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑون کے تھا
پس دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو وہ سب بکریان پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس یعنی متعجب ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش
سے کہ دلالت کرتی ہی اوپر کمال توکل اور زہد انکے کے اور کہا ای میری قوم مسلمان ہوجاؤ یعنی اسلیے کہ اسلام ہدایت کرتا ہی اچھے اخلاق کی طرف
پس قسم خدا کی بلاشبہ محمد البتہ دیتے ہین بڑا ہی دینا کہ نہین ڈرتے فقر سے ف ح یعنی دیتے ہین اور کچھ نہین رکھتے شعر ہر چہ آمدت بدست
بدادی تو بیش ازان ۔ این جود آن کس ست کش از فقر عار نیست ۔ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ** بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا
وَلَا جَبَانًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے اُسوقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پھیرنے
آنحضرت کے غزوہ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا تھا پس چمٹے اعرابی درحالیکہ مانگتے تھے آنحضرت سے ف ح یعنی اموال غنیمت حنین کے
اور غنیمت اُس غزوہ مین بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرت دیتے بھی بہت تھے اور اکثر مکہ کے مؤلفۃ القلوب کو دیتے تھے اور بخشنا بکریون کا اُس شخص کو
کہ پہلی حدیث مین گذرا اوسی جگہ تھا ت اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سے سوال کرنے مین اس حد کو پہونچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرت
کو اور لے گئے طرف درخت کیکر کے پس اوچک لی کیکر نے چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اُسمین پس ٹھہر گئے آنحضرت اور فرمایا
کہ دو مجھکو چادر میری اگر ہوتے میرے پاس چارپائے یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کی کہ اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم
کردیتا مین انکو درمیان تمہارے پھر نپاتے تم مجھکو بخیل کہ نہ دون مین اُنکو اور نہ جھوٹا وعدہ کرونین اور نہ بہونچاؤنین ور نہ بددل اور ڈرنے والا ف ح ع
کردینے مین فقر و نیستی سے ڈرونہین اور کہا مظہر نے کہ یعنی جب آزمایا تم نے مجھکو وقائع مین تو نپاؤگے تم مجھکو متصف ساتھ اوصاف رزیلہ کے اور اسمین دلیل ہی کہ
کہ جائز ہی تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کی اُسکے لیے کہ نہین پہچانتا ہی تاکہ اعتماد کیا جاوے اُسپر نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ أَنَسٍ** قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يَأْتُونَ بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا
جَاءُوهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی لاتے خادم یعنی غلام یا لونڈیان
مدینہ والون کی باسن اپنے کہ ہوتا اُنمین پانی یعنی پس جانتے حضرت کے دست مبارک کی برکت سے عافیت اور شفا بیمارون کو پس نہین لاتے کوئی باسن مگر ڈالدیتے
حضرت اپنا دست مبارک اُن باسنون مین یعنی انکی خوشی خاطر کے لیے اسکو تبرک کرکے دیتے تا شفا اور برکت حاصل ہو انکے لیے پس اکثر آتے حضرت کے پاس وقت صبح سرد کے پس ڈالتے
حضرت اپنا دست مبارک اُن باسنون مین ف ح اسمین کمال شفقت و مہربانی ہی امت پر اور اشارہ ہی اسپر کہ واسطے نفع خلق کے ضرر اپنے پر اوٹھانا چاہیے

نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَتْ اَمَةٌ مِنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَاْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت صلعم کا پس لیجاتی حضرت کو جہان چاہتی **ف ع** یعنی اگرچہ باہر مدینہ کے چاہتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہے واسطے کمترین لوگون پر ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ** اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق ایک عورت کہ تھا اسکی عقل مین کچھ خلل و نقصان پس کہا اس نے اے رسول خدا کے مجکو تم سے ایک کام ہے یعنی پوشیدہ لوگون سے پس فرمایا اے مان فلانے کی دیکھ جونسا کوچہ چاہے تو یعنی منجملہ کوچون کے جس مین کہ مین بھی تیرے ساتھ بیٹھون یا کھڑا ہون یہانتک کہ سرانجام کرون مین تیرے لیے کام تیرا پس تنہا ہوئے حضرت ساتھ اسکے بعضی راہون مین یعنی اور ٹھہرے رہے اسکے ساتھ اور سنا کلام اسکا اور دیا جواب اسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سے **ف ع** یعنی عرض کیا اس نے جو کچھ عرض کرنا تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوت کرنی ساتھ عورت کے کوچون مین نہین ہے مانند خلوت کرنے کے اسکے ساتھ گھر مین بنا براسکے کہ بعضے اصحاب تھے کھڑے ہو گئے بعید انسے برعایت حسن ادب کے ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اوسی انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنے والے کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تھے بد کہنے والے **ف ح** فحش حد سے گذرنا جواب و کلام مین اور اکثر استعمال اسکا آتا ہے الفاظ جماع مین اور اسمین کہ متعلق ہے اسکے لیے کہ اہل فساد اور بے حیا اونکو اسمین عبارتین صریحہ فاحشہ ہین کہ اہل صلاح اور حیا مند اس سے اعراض کرتے ہین اور کنایہ اور ابہام پر اکتفا کرتے ہین بلکہ بول اور غائط کو بھی تعبیر قضاے حاجت وغیرہ کر کرتے ہین اور فحش بمعنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کی بھی آتا ہے اور لعن خدا کی جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے اور بندون کی جانب سے برا کہنا اور دعا کرنی ساتھ لعنت کے اور لعنت کرنی اسکو کہ مستحق اسکا نہین ہے سخت گناہون مین سے ہے اور بسبب کثرت کے کبیرہ ہو جاتی ہے اور اتفاق رکھتے ہین علما اوپر حرام ہونے لعن کے شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سے کافر گیا ہے جیسے ابوجہل وغیرہ اور حرام نہین ہے اوپر موصوف کے ساتھ صفت عام کے جیسے کہ کہین لعنت خدا کی کافرون اور ظالمون اور سود خورون اور مانند انکے پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سے اور بہشت کے داخل ہونے سے اور موجب خلود دوزخ کی اور یہ مخصوص ساتھ کافرون کے ہے اور دوسرے ہانکنا اور دور ڈالنا قرب و رحمت خاص سے اور درجہ سابقین سے اور شامل ہے بعضے گنہگارون اور بدکارون کو اور اس تقریر سے حل ہو جاتے ہین بہت سے اشکال واللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتے تھے حضرت وقت غصہ کرنے کے کسی پر کیا ہوا ہے اسکو اور کیا کرتا ہے وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اسکی **ف ح ع** یہ کنایہ ہے خواری اور نگونساری سے یعنی نہایت جو وقت غصہ اور نارضامندی کے کہتے تھے یہ کلمہ تھا سو بھی اعراض کر کے اس سے کہتے تھے نہ خطاب کر کے اسکی طرف اور اسی کے معنی مین ہے خاک آلودہ ہونا ناک اسکی اور یہ کلمے بھی نہ و مغضبین ہین سلیے کہ احتمال ہے کہ بد دعا ہو یہ اسپر یا دعا اسکے لیے بمعنی سجدہ اللہ وجہک کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجیے کافرون پر یعنی تا ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سے اکھڑ جائین فرمایا کہ مین نہین بھیجا گیا ہون لعنت کرنے والا اور نہین بھیجا گیا ہون مین مگر واسطے رحمت کے **ف ح ع** یعنی جہان کے کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وما ارسلناک الا رحمۃ

للعالمین مومنون کے لیے رحمت ہونا تو ظاہر ہی اور کافرون کے لیے یون رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا انسے اٹھ گیا حضرت کے وجود باجود کی برکت سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سے قیامت تک اٹھ گیا بخلاف اگلی امتون کے کہ پیغمبرون کی بددعا سے ہلاک ہوگئی اور جڑ بنیاد سے اوکھڑ گئی اور کہا طیبی نے کہ یعنی مین بھیجا گیا ہون تاکہ قریب کرون لوگون کو طرف اللہ کے اور اسکی رحمت کے اور واسطے اسکے نہین بھیجا گیا ہون کہ دور کرون انکو اس سے پس لعنت کرنی منافی ہی میرے حال کے پس کیونکر لعنت کرون مین ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا فاذا رأی شیئا یکرہہ عرفناہ فی وجہہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا تھے آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورت سے کہ اپنے پردے مین ہو **ف** ع اسلیے کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہی پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی بہ نسبت اسکے کہ ہو باہر نکلنے والی پردے سے **ت** پس جب دیکھتے آنحضرت کسی چیز کو کہ ناخوش رکھتے اسکو یعنی جہت طبع سے یا شریعت کی راہ سے پہچان لیتے ہم اسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کے **ف** یعنی اثر تغیر سے ہم پہچان لیتے اور دفعیہ کرتے اسکا پس حضرت غصہ نکرتے تھے مخصوصا امر کراہت مین سوائے حرمت کے کہا نووی نے معنی اسکے یہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کے منہ سے نکہتے تھے اس چیز کو کہ مکروہ رکھتے بلکہ متغیر ہوتا تھا چہرہ مبارک پس پہچان لیتے ہم ناخوشی انکی اور اسمین فضیلت ہی حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہی جبتک کہ نہ پہونچے نوبت سستی وجور کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا قط ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ وانما کان یتبسم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ نہین دیکھا مین نے حضرت کو کبھی بہت ہنستے ہوئے کہ تمام منہ کھل جاوے یہانتک کہ دیکھون مین انسے کوا انکا یعنی بہت منہ پہاڑ کر نہ ہنستے تھے کہ تالو دکھائی دے اور تھے آنحضرت مگر مسکراتے یعنی اکثر اور کبھی ہنستے بھی تھے لیکن بے مبالغہ کے جیسے کہ بیچ باب ضحک رسول خدا کے آیا ہی **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وعنہا** قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نتھے پے درپے اور متصل کرین کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننے والے پر مانند پے درپے کلام کرنے تمہارے کے **ف** ع کہ متعارف ہی تم مین کہ نہایت جلد ہوتے ہین الفاظ بلکہ کلام انکا واضح اور جدا جدا ہوتا تھا جیسا بیان کیا عائشہ نے **ت** کہ تھے حضرت کلام کرتے جدا جدا کہ اگر گنتا اسکو گننے والا تو البتہ گن لیتا اسکو یعنی اگر کوئی قصد گننے کا کرتا تو ممکن تھا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** الاسود قال سألت عائشۃ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یکون فی مہنۃ اہلہ تعنی خدمۃ اہلہ فاذا حضرت الصلوۃ خرج الی الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہی اسود سے **ف** ح اسود بڑے تابعی ہین زمانہ نبوت کا انہون نے پایا اور خلفاء اربعہ کو دیکھا اور اکابر صحابہ سے حدیث سنی اور اسی حج اور عمرہ اوکیے اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکھتے رہے اور ہر دو شب مین قرآن شریف ختم کرتے اور فقیہ اور بہت حدیث روایت کرنے والے ہین **ت** کہا اسود نے کہ پوچھا مین نے عائشہ سے کہ کیا کرتے تھے حضرت اپنے گھر مین کہا عائشہ نے تھی شان کہ ہوتے تھے آنحضرت بیچ مہنۃ اہل خانہ اپنے کے **ف** ع لفظ مہنۃ زبر میم اور زیر اسکی کے اور جزم ہ کے اور تحریک اسکی کے اوپر وزن کلمہ کے خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نے **ت** کہ مراد رکھتی تھین عائشہ مہنۃ اہلہ سے خدمت اہل خانہ کی **ف** ع یعنی مانند دودہ دوہنے بکری کے اور گانٹھنے جوتی کے اور پیوند لگانے کپڑے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خدمت گھر کی اور گھر والون کی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی **ت** پس جب آتا وقت نماز کا نکلتے حضرت نماز کے لیے یعنی اور چھوڑ دیتے سب کام اور نہ غرض رکھتے کسی گھر والی سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** عائشۃ قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرہما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان

اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ نہیں اختیار دیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کاموں کے کبھی مگر اختیار کرتے اور لیتے آسان ترین انکا
جب تک کہ ہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتے حضرتؐ دورترین لوگوں کے اس کام سے ف ح اس حدیث میں کلام
کیا ہے علما نے کہ تخییر عام ہے کہ پروردگار تعالیٰ کی طرف سے ہو یا خلق کی طرف سے ولیکن بر تقدیر تخییر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہ ہونا مشکل ہے مگر یہ کہ مراد مقتضی گناہ کو ہو جیسے کہ
مثلاً اختیار دیں درمیان فتح ہونے خزانوں زمین کے کہ اسکے مشغول ہونے میں احتمال نہ فارغ ہونے کا واسطے عبادت کے ہے اور درمیان کفاف معیشت
کے پس مراد گناہ سے امر نسبی ہے اور مراد اس سے گناہ نہیں ہے بسبب ثبوت عصمت کے کہا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار میں کہا کہ اگر مراد ہو تخییر جانب کافروں
اور منافقوں کی سے تو ہونا گناہ ایک کا دو امروں میں سے ظاہر ہے اور اگر مسلمانوں کے جانب سے ہو تو مراد وہ چیز ہے کہ باعث گناہ کی ہو جیسے کہ تخییر
درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کے اسلیے کہ مجاہدہ کہ پہنچاوے ہلاک کو جائز نہیں ہے اور یا مراد تخییر خدا کے جانب سے ہو درمیان اس چیز کے کہ اسمیں دو عقوبت
ہیں یا ایک عقوبت ہے یا مراد درمیان انکے اور درمیان کفار کے جیسے کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا میں درمیان مجاہدہ کے عبادت میں یا اقتصاد میں قدرت
اور نہیں بدلا لیا حضرت نے واسطے حظ نفس اپنے کے کسی چیز میں یعنی جو کہ متعلق ہو انکے نفس کے کبھی مگر یہ کہ کیجاوے وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کرنا اسکا پس سزا دیتے تھے واسطے
اللہ کے یعنی نہ کسی اور غرض کے لیے بسبب اس حرمت کے ف ح کہا شیخ ابن حجر نے کہ مراد یہ ہے کہ بدلہ نہیں لیتے تھے آنحضرتؐ واسطے جانب نفس اپنے کے پس اشکال
نہیں آویگا اسپر کہ آنحضرتؐ حکم کرتے تھے ان لوگوں کے قتل کرنیکا کہ ایذا دیتے تھے انکو اسلیے کہ وہ ارتکاب کرتے حرام کی ہوئی چیزوں کا بھی تو کرتے تھے نقل کی
بخاری اور مسلم نے وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے اسی عائشہؓ سے کہ نہیں مارا آنحضرتؐ نے کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیے کہ آنحضرتؐ نے بعض اوقات اپنی سواری کے جانور کو مارا ہے کبھی اپنے ہاتھ سے نہ عورت کو
اور نہ خادم کو ف ح خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونوں پر آتا ہے اور خاص سواری اور خادم کو ذکر کیا واسطے اہتمام شان انکی کے اور واسطے بہت واقع ہونے
ضرب ان دونوں کے اور واسطے احتیاج مارنے انکے کے اگرچہ جائز ہے کچھ مارنا بشرط لیکن اولی ترک ہی ہے کہا علما نے بخلاف اولاد کہ اسکی تادیب بھی اولے ہے
اور سبب اسکا یہ ہے کہ اولاد کو جو مارتے ہیں تو اسکی اصلاح ہی کے لیے مارتے ہیں پس نہ اولے ہوا ان عفو بخلاف مارنے ان دونوں کے کہ وہ حظ نفس کے لیے
ہوتا ہے اکثر پس اولے ہوا عفو ان دونوں سے واسطے محافظت خواہش نفس کے اور روکنے غصے کے مگر یہ کہ جہاد کرتے تھے راہ خدا میں ف ح پس حضرتؐ
نے قتل کیا ابی بن خلف کو احد میں پھر نہیں ہے مراد اس سے جہاد ہی کرنا ساتھ کفار کے فقط بلکہ داخل ہیں اسمیں حدود اور تعزیریں و غیر ذالک بھی ت اور نہیں
پائی گئی حضرتؐ کو کوئی چیز کبھی یعنی نہیں پہنچی آنحضرتؐ کو کسی کی طرف سے وہ چیز کہ غور کرے انکو پس بدلا لیتے صاحب اس چیز سے مگر یہ کہ کیجاتی کوئی چیز
حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلا لیتے واسطے خدا کے نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِّنْ
اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ روایت ہے انسؓ سے کہا کہ خدمت میں حاضر ہوا میں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ میں آٹھ برس کا تھا خدمت کی میں نے آنحضرتؐ کی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرتؐ کی تھی مدینہ میں پس نہ ملامت کی
مجھکو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہووے میرے ہاتھ سے پس اگر ملامت کرتا مجھکو کوئی ملامت کرنے والا آنحضرتؐ کے گھر والوں میں سے تو فرماتے آنحضرتؐ کہ چھوڑ دو اسکو ملامت
کرنا اسلیے کہ شان یہ ہے کہ اگر مقدر ہوتی ہے کوئی چیز واقع ہوتی ہے ف ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الٰہی کے سبب سے ہے اگرچہ اسکے ہاتھ سے ہوا اور

اور راوی حدیث مین آیا ہی کہ لونڈیون کے ہاتھ سے اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مارو نہین کہ ہر چیز کے لیے اجل اور مدت مقرر ہی یہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین ساتھ تھوڑے سے تغیر و تبدیل کے الفاظ مین **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہا نہ تھے آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بتکلف و قصد یعنی فحش حضرت سے سرزد ہی نہ ہوتا تھا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تھے چلانے والے بازارون مین جیسے کہ عادت عوام کی ہی اور نہ بدلا لیتے ساتھ برائی کے برائیکا ولیکن معاف کرتے یعنی باطن مین اور درگذر کرتے یعنی ظاہر برائی کرنیوالے سے بموجب ماننے اللہ تعالے کے فاعف عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین **وَعَنْ** أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلَى حِمَارٍ خِطَامُهُ لِيْفٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ وہ خبر دیتے تھے آنحضرت کے صفات و اخلاق سے کہ وہ تھی عیادت کرتے بیمار کی اور ساتھ جاتے جنازہ کے اور قبول کرتے دعوت مملوک کی یعنی مملوک ماذون کی جو جا آزاد کے اور سوار ہوتے خر پر **ف** ع یعنی بسبب نہایت تواضع اور بے تکلفی کے اور یہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک تکلف اور نفی تکبر کے برخلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کے **ت** البتہ تحقیق دیکھا مین نے آنحضرت کو غزوہ خیبر کے دن سوار خر پر کہ باگ اسکی پوست خرما کی تھی اپنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تھا اور پھر یہ بے تکلفی اور کسر نفسی تھی نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهِ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گانٹھ لیتے پاپوش اپنی اور سی لیتے کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتے اسمین اور کام کرتے آنحضرت اپنے گھر مین جیسے کام کرتا ہے ایک تمھارا اپنے گھر مین اور کہا عائشہ رضی نے کہ تھے آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سے جوین دیکھتے تھے اپنے کپڑے مین **ف** ع یعنی کپڑے مین دیکھتے تھے کہ شاید کوئی جون ہو پس نہین منافی ہی یہ اس روایت کی کہ جون حضرت کو ایذا نہ دیتے تھے اور تو ہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کے کپڑے اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑی اور امام فخرالدین رازی نے نقل کیا کہ مکھی آنحضرت پر نہین بیٹھی تھی اور شاید اور مانند اسکی نے حضرت کو ایذا نہین دی **ت** اور دوہتے آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتے اپنی ذات شریف کی **ف** ع یعنی اپنا کام کر لیتے دوسرے کو حکم فرماتے کہا طیبی نے کہ کہنا عائشہ رض کا کہ حضرت ایک آدمی تھے یہ تمہید ہی اسکی کہ ما بعد اسکے کہتی ہین اسلیے کہ جب انھون نے دیکھا اعتقاد کفار کا یہ کہ نبی کے منصب کے لائق یہ نہین ہی کہ کرے وہ چیز کہ کرتے ہین اور عوام لوگ گویا آنحضرت کو بادشاہون کے مانند ٹھہرایا تھا کہ وہ احتراز کرتے ہین افعال عادیہ سے از راہ تکبر کے جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالے نے کہنا کفار کا مالہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہ رض نے انکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تھے مخلوقات خدا تعالے سے اور ایک شخص تھے اولاد آدم سے کہ شرف دیا تھا اللہ تعالے نے انکو بسبب نبوت اور رسالت کے اور گذران کرتے تھے حضرت ساتھ خلق کے بخلق اور ساتھ حق کے بصدق بسر کرتے تھے جو کچھ کہ کرتے ہین لوگ اور اعانت کرتے تھے انکی انکے کامون مین از راہ تواضع کے یا واسطے رہنمائی لوگون کے طرف تواضع کے اور رفع کرنے ترفع کے ساتھ تبلیغ رسالت کے جانب حق سے طرف خلق کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی نقل کی ترمذی نے **وَعَنْ** خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی خارجہ بیٹے زید بیٹے ثابت کے سے کہ کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کے پاس کہ باپ اسکا ہی پس کہا انھون نے زید کو کہ روایت کر ہم سے حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع اور مراد انکی

یہ تھی کہ ایسی حدیثیں بیان کریں کہ دلالت کرتی ہیں حضرت کے حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کے ت کہا زید نے کہ تھا میں ہمسایہ حضرت کا پس تھے حضرت
جب اترتی آپ پر وحی تو بھیجتے کسی کو طرف میری کہ بلا لاوے مجکو پس آتا میں آپکے پاس پس لکھتا میں وحی حضرت کے حکم سے ۔ ف ع اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ مجکو نہایت
قرب تھا حضرت سے ظاہر و باطن میں اور مجھے زیادہ حال معلوم ہی حضرت کا بہ نسبت دوسروں کے ت پس تھی عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتے ہم دنیا کا یعنی مدمت
اسکی یا تعریف اسکی بسبب ہونے آسکی کے مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتے آنحضرت دنیا کا ساتھ ہمارے اور جب ذکر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتے اسکا حضرت ساتھ ہمارے اور
جسوقت ذکر کرتے ہم طعام کا ذکر کرتے آنحضرت ساتھ ہمارے ف ح ع مراد ہی بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتھ خلق کے اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب موافقت کے ان
چیزوں کے کہ متعلق عادات و احوال لوگوں کے سے ہیں لیکن ایسی چیزیں کہ مکروہ و مذموم نہیں ہوں اور جو کہ مکروہ و مذموم ہوں حاشا کہ ذکر کریں حضرت انکو اور ذکر
کیا دین مجلس شریف انکی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہیں ہی اس روایت کے کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ و ان مجلسہ مجلس علم اسلیے کہ ذکر دنیا وغیرہ
میں کبھی فائدہ علمیہ یا حکمیہ ہوتا ہی اور یہ بھی ہوتے ہیں اور بر تقدیر خالی ہونے ذکر کے فائدوں مذکورہ سے بیان جواز کے لیے تھا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے ساعات میں بھی کلام کرتے
تھے تا معلوم کریں جواز اسکا اور ایسا بیان واجب تھا آنحضرت پر ت پس سب احوال حکایات بیان کرتا ہوں میں تم سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ
ترمذی نے ف ع مقصود اس عبارت سے تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اہتمام اسکے کا ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَافَحَ
الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهٗ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ
بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتے کسی مرد سے تو نہ کھینچتے ہاتھ اپنا اسکے ہاتھ سے
یہانتک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کھینچتا ہاتھ اپنا آنحضرت کے ہاتھ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں رہنے دیتے نکالتے نہیں جب تک کہ وہ نچھوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہی آنحضرت
کے کمال صبر اور تواضع پر اور نہ پھیرتے آنحضرت روے مبارک اپنا اس شخص کے منہ سے یہانتک کہ وہ مرد پھیرتا منہ اپنا آنحضرت کی منہ سے اور نہیں دیکھے گئے آنحضرت آگے
بڑھانے والے اپنے زانوؤں کو آگے ہمنشین اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی مجلس میں برابر صف کے بیٹھتے زانو آگے بڑھا کر نہ بیٹھتے جیسے متکبر و جبار کرتے
ہیں اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہی کہ بیٹھنے میں زانو اٹھاتے نہیں بقصد تعظیم مجلس والوں کے اور بسبب رعایت ادب و تعلیم اصحاب کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد رکبتین سے دونوں قدم
ہیں اور رکھنا آگے بڑھانا عبارت ہی انکے دراز کرنے سے اہل مجلس میں یعنی انکے سامنے پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے بہ پاس ادب کے اور ان سب باتوں میں تعلیم ہی امت کو کہ اسطرح
بھائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم و تکریم کیا کریں **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی اوسی سے کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کے لیے ف ع یعنی بنظر توکل کرنے کے اللہ پر اور اعتماد کرنیکے اسکے خزانوں پر اور
یہ حال تو نسبت ذات شریف کے تھا کہ اپنے لیے کچھ نہ رکھتے تھے والا ثابت ہوا ہی کہ اہل و عیال کے لیے اکثر قوت ایکسال کا ذخیرہ رکھتے تھے بسبب ضعف حال اور تحمل
ہونے اور قلت صبر انکی کے ت نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت ف ع یعنی نہ کلام کرتے مگر بحاجت اور شیخین وغیرہ نے روایت کیا ابو ہریرہ
سے کہ فرمایا آنحضرت نے من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نے لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللہ ت روایت کی
یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيْلٌ اَوْ تَرْسِيْلٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سے کہا کہ تھی بیچ قرأت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کر کے پڑھتے تھے اور تھی آنحضرت کے کلام میں ترسیل یعنی بات ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے ت نقل کی یہ
ابو داؤد نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَةٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ نہیں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کریں پے در پے مانند پے در پے بات کرنے تمہارے کے کہ عادت رکھتے ہو لیکن تھے آنحضرت کلام

ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتے کلمے ایک دوسرے سے یاد رکھتا اسکو جو کوئی کہ بیٹھا ہوتا ساتھ آنحضرت کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن الحارث

بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہے عبد اللہ بن حارث ابن جزء سے کہا کہ

نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت مسکرانے میں آنحضرت سے یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا تھا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن سلام

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن

سلام سے کہا کہ تھے آنحضرت کہ جس وقت بیٹھتے بات کرتے تو بہت کرتے اٹھانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تھے آنحضرت دیکھتے آسمان کی طرف حالت کلام

کرنے میں بانتظار اترنے جبرئیل کے اور وحی کے نقل کی یہ ابو داود نے **الفصل الثالث** تیسری فصل **عن** عمرو بن سعید عن انس قال

ما رأیت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابراہیم ابنہ مسترضعا فی عوالی المدینۃ فکان ینطلق

ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینا فیاخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو فلما توفی ابراہیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراہیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ مسلم

روایت ہے عمرو بن سعید کہ روایت کی انس سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ہووے بہت مہربان اپنے اہل وعیال پر حضرت صلعم سے تھے ابراہیم بیٹے آنحضرت

کے کہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے دودھ پینے والے بیچ بلندیوں مدینہ کے یعنی ان گانوں میں کہ جانب بلند مدینے کے تھے کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ

بھی اودھر ہی تھیں دایہ انکی وہاں رہتی تھی پس تھے حضرت کہ جاتے وہاں یعنی واسطے دیکھنے اور خبر لینے بیٹے اپنے کے اس حال میں کہ ہم ہمراہ آنحضرت کے ہوتے

تھے پس داخل ہوتے آنحضرت گھر میں یعنی دودھ پلانے والی کے اور حالانکہ وہ ہوتا دھوئیں گھٹا ہوا ہوتا یعنی گھر دھوئیں دار میں جانے سبب شفقت ومہربانی بیٹے کے

تھا دایہ ابراہیم کا لوہار ف ح لفظ ظئر ظا معجمہ کے زیر سے اور ہمزہ کے جزم سے معنی دایہ کے کہ اس عورت کو بھی کہتے ہیں کہ دودھ پلاتی ہو کسی کے بچے کو اور اسکے

خاوند کو بھی کہتے ہیں کہ جسکو انگا بھی کہتے ہیں اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تھا اور اسکے خاوند کا نام ابو سیف پس لیتے آنحضرت ابراہیم

کو اور بوسہ لیتے انکا پھر پھر آتے اپنے گھر کو کہا عمرو نے یعنی انس سے نقل کر کے پس جس وقت کہ وفات کیے گئے ابراہیم فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ابراہیم

بیٹا میرا ہے اور تحقیق وہ مرا چھاتی میں یعنی مدت شیر خوارگی میں اور بلاشبہ اسکے لیے دو دایہ ہیں کہ وہ دودھ پلاتی ہیں اسکو اور پورا کرتے ہیں مدت

دودھ پلانے اسکے کی بہشت میں ف ح یعنی وہ بعد مرنے کے بہشت میں داخل ہوئے مرتے ہی اور دودھ پلایا جاتا ہے انکو کہ مدت شیر خوارگی تک دو برس میں

دودھ پلایا جاویگا یہ رتبہ حاصل ہوا بسبب نسبت کی آنحضرت اور بیٹے ہونے انکے کے اور وہ سولہ مہینے کے تھے جب مرے تھے یا اٹھارہ مہینے کے پس دودھ پلایا انکو دو

عورتوں نے بقیہ دو برس تک ف نقل کی یہ مسلم نے **وعن** علی ان یہودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی

تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء

الآخرۃ والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہددونہ ففطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الذی یصنعون بہ فقالوا

یا رسول اللہ یہودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاہدا وغیرہ فلما ترجل النہار قال الیہودی

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ وشطر مالی فی سبیل اللہ اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک

فی التوراۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا متزی

بالفحش ولا قول الخنا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال رواہ

اَلْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ روایت ہی علی رضہ سے کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تھا اُسکو فلانا کہ کنایہ ہی اُسکے نام سے عالم علما یہود کے تھا یعنی اوس
یہودی کے لیے آنحضرت پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اُس نے آنحضرت سے دین کا پس فرمایا آنحضرت نے اُسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میرے
وہ چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہی میرے پاس کچھ کہ دون مین تجکو بدلے دینارون کے اُس یہودی نے کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونگا تم سے ای محمد تاکہ
تم دو مجکو دین میرا پس فرمایا اُسکو پیغمبر صلعم نے ہا چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجسے اور نہین چھوڑتا مجکو جب تک نہ دون مین قرض تیرا بیٹھ جاتا ہون مین ساتھ تیرے
اور نہین جانیکا سامنے تیرے سے پس بیٹھے آنحضرت ساتھ اُسکے پس نماز پڑھی پیغمبر خدا صلعم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی طرح ع اس سے
معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرت اُسکے ساتھ بیٹھے رہے اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹھے رہے یا کسی کے مکان مین اور اول ظاہر تر ہی ت اور تھے اصحاب رسول
خدا صلعم ڈراتے اُس یہودی کو یعنی مارنے سے مثلا اور ڈراوا دیتے اُسکو یعنی نکال دینے کا یا قتل کرنیکا پس معلوم کیا آنحضرت نے اُس چیز کو کہ کرتے تھے صحابہ ساتھ یہودی
کے یعنی ڈرانا اور ڈرکا دینا انکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سے دیکھا اُنکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی
روکے آپکو اور مانع ہو نکلنے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہی مجکو پروردگار میرے نے اس سے کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والے پر اور
غیر اُسکے پر ف ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی پس بغیر دین ادا کیے جو اُس سے جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہدہ کی یہ ہی کہ یہ مقام مقتضی
اسی کا تھا یا اسلیے کہ مخاصمہ اُسکا قوی ہی روز قیامت کے اسلیے کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اُسکا ساتھ لینے نیکیون مسلمان کے اُسکے لیے یا رکھنے
برائی کے اُسکے لیے مسلمان پر جیسے کہ حقوق عوام ایمان ہی اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگے حضرت کے دین ادا کرنے پر یا یہودی راضی نہوتا
ہوگا اُنکے ادا کرنے سے بسبب بغض دین کے اور یہ ظاہر تر ہی ت پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور
گواہی دیتا ہون مین کہ تم رسول خدا کے ہو اور آدھا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی واسطے شکرانہ نعمت اسلام کے اور طلب مزید انعام کے خبردار ہو اور جان لو
کہ نہین کیا مین نے ساتھ تمہارے جو کچھ کہ کیا مین نے یعنی سختی اور درشتی قول و فعل مین مگر تاکہ دیکھون مین طرف صفت تمہاری کے یعنی طرف موافق ہونے صفت
تمہاری کے ساتھ اُس صفت تمہاری کے کہ توریت مین ہی یعنی پایا نون وہ صفت تم مین یعنی صفت یہ ہی کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدائش اُسکی مکہ مین ہی اور جگہ ہجرت
کی مدینہ ہی اور ملک اُنکا یعنی عظمت اُنکی شام مین ہی یعنی اور اُسکے نواح مین نہین ہی بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار
کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسول خدا کے ہو اور یہ مال میرا ہی
یعنی تمام یا اُس مال کا یا اشارہ کیا اُسکی جگہ کی طرف پس حکم کرو اُسمین ساتھ اُس چیز کے کہ دکھاوے تمکو خدا تعالیٰ ف ح ع یعنی جو مصرف لائق اسکا
دیکھو تو اُسپر اُسے تمہاری قرار کرنیے وہان صرف کرو ظاہر یہ ہی کہ تمام مال مراد ہو پہلے آدھا مال خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نے قرار پکڑا
دل مین اور محبت خدا اور رسول کی زیادہ ہوئی غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بھی فدا کر گیا ت اور تھا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود
اسکے حال و مال بھی اُسکا اچھا ہوا نقل کی بیہقی نے دلائل النبوت مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُکْثِرُ الذِّکْرَ وَیُقِلُّ اللَّغْوَ وَیُطِیْلُ الصَّلٰوۃَ وَیُقَصِّرُ الْخُطْبَۃَ وَلَا یَاْنَفُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَ الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ فَیَقْضِیَ لَہُ الْحَاجَۃَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفے سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتے ذکر ف ح ع یعنی خدا تعالیٰ کا اور اُس چیز کا کہ متعلق ہی ساتھ اُسکے
اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول ذکر ہی مین رہتے تھے ت اور کم کرتے بیہودہ کہنا ف ع یعنی اسوا ذکر خدا کے ذکر دنیا اور جو کچھ کہ متعلق اُسکے ہی کم کرتے
تھے اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سے لیکن بہ نسبت ذکر حقیقی کے لغو ہی چنانچہ اسی لیے کہا امام غزالی نے ضیعت قطعۃ من العمر العزیز
فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز پس اطلاق کیا اُسپر لغو کا بنظر صورت اور معنی کی قطع نظر کرکے معنی سے اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار

سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنے سے کیا علاقہ در صورتیکہ اللہ تعالے تمام مومنین کے حق مین فرماتا ہو والذین ہم عن اللغو معرضون اور یہ جو بعضون
نے کہا ہی قلت یہان بمعنے عدم کے ہی یعنے بالکل لغو نہ بولتے تھے اسلئے کہ قلت کبھی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین ہو مانند قلیلا ما یومنون کے پس انکار
کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتھ قول انکے کے ویکثر ت اور دراز کرتے نماز یعنے خصوصا جمعہ مین بقرینہ قول حضرت کے اور کوتہ پڑھتے خطبہ ف
ح اسلئے کہ ایک ایک کلمہ حضرت سے جامع معنون بیحد اور اندازہ کے صادر ہوتا تھا اور یہ باعتبار اکثر احوال کے ہو گا والا حسن یہا جبکہ مقصود بہت نصیحت کرنی
ہوتی تو درازگی بھی کرتے تھے اور ظاہر امقصود یہ ہی کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز کے کوتاہ ہوتا تھا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازی نماز کی اور کوتاہی
خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسے کہ باب الجمعہ مین یہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ نماز معراج مومن کی ہی اور جگہ مناجات
رب کی پس مناسب اسکی درازگی ہی اور خطبہ جگہ متوجہ ہونے کی طرف خلق کے اور جگہ بلانے انکے کی طرف حق کے ہی اور اسمین زیادہ مظنہ ریا و سمعہ کا ہی
ساتھ جاری کرنے زبان کے فصاحت اور بلاغت سے ت اور نہ عار کرتے آنحضرت چلنے کی ساتھ بیوہ کے اور مسکین کے پس کر دیتے ان ہر ایک کا
کام نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے **وعن** عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ
نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی علی رضہ سے کہ تحقیق ابو جہل نے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہم یعنے جماعت قریش کی نہین دروغ گو جانتے تجکو اور سچ تمہارا ہمپر عیان
ہی اور تم مشہور ہو ساتھ صدق و امانت کے ولیکن جھٹلاتے ہین ہم اس چیز کو کہ لایا ہی تو اسکو ف ح یعنے کتاب و شریعت اور بسبب جھٹلانے اسکے کے
تمکو بھی جھٹلاتے ہین اور اگر یہ نہو تو ہمکو تم سے نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجھتا تھا کہ جب وہ سچے ہون کار دنیا مین خلق سے جھوٹ نہ بولین
اور انپر جھوٹ نہ باندھین تو کار دین مین کیونکر جھوٹ بولین گے اور خدا پر کیونکر جھوٹ باندھین گے اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تھا اسکے کہ
جلتے تھے کہ انکو یہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین ت پس اتاری اللہ تعالے نے ابو جہل وغیرہ کافرون کے حق مین یہ آیت پس تحقیق وہ نہین جھٹلاتے
ہین تجکو ولیکن یہ ظالم حد سے تجاوز کرنے والے خدا کی آیتونکا انکار کرتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے ف ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت کے دو وجہ
لکھی ہین ایک تو یہ کہ یہ کافر کہ تجکو جھٹلاتے ہین حقیقت مین تجکو نہین جھٹلاتے بلکہ خدا کی آیتونکو جھٹلاتے ہین جیسے کہ کہتا ہی مولی اپنے اس غلام کو کہ لوگ
اسکو ستاتے ہین یہ تجکو نہین ستاتے ہین حقیقت مین مجکو ستاتے ہین دیکھ کہ انسے کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہ کہ یہ تجکو نہین جھٹلاتے
ہین اسلئے کہ تو مشہور رہی ساتھ صدق اور امانت کے ولیکن خدا کی آیتونکا انکار کرتے ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتھ مضمون حدیث کے **وعن**
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ
وَاِنَّ حُجْزَتَهٗ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ
اِلٰى جِبْرَئِيْلَ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ
لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا
يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے عائشہ
یعنے اگر چاہون مین یعنے درخواست کرون پروردگار سے مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتھ چلین میرے پہاڑ سونے کے آیا میرے پاس ایک فرشتہ یعنے
دراز قد جیسے کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اسکی تھی برابر کعبہ کے یعنے درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تجپر سلام اور فرماتا ہی کہ اگر
چاہے تو ہو پیغمبر بندہ یعنے موصوف ساتھ صفت بندگی اور فقر کے اور اگر چاہے تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنے اللہ تعالے نے اختیار دیا ہی پس اختیار کرون

دونوں باتوں میں سے جو چاہو پس دیکھا میں نے طرف جبرئیلؑ کے یعنے بطور مشورہ چاہنے کے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نے طرف میرے کہ پست کر و نفس اپنا یعنے بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ وغنی اور بیچ روایت ابن عباسؓ کے ہے کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیلؑ کے مانند مشورہ چاہنے والے کے اُنسے پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نے اپنے ہاتھ سے یعنے زمین کی طرف یہ کہ پست کرو تم اپنے تئیں **ف** یعنے اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہے تواضع اور بلند قدری کے نزدیک اللہ کے اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہو سرکشی اور بھول جانیکی خدا کو اور موجب ہو تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہو گر پڑنے کی اللہ کی نظر سے اور یہ باعتبار غالب احوال کے ہے اور اسلئے اختیار کیا مرتبہ فقر کا اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحانے اللھم اجعلنا منھم واحشرنا معھم **ت** پس کہا میں نے کہ ہونگا میں پیغمبر بندہ کہا عائشہ رضؓ نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکے کھانا نہ کھاتے تکیہ لگاکر اور فرماتے کہ کھاتا ہوں میں جیسے کہ کھاتا ہے غلام اور بیٹھتا ہوں میں جیسے کہ بیٹھتا ہے غلام نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **ف** یعنے دو زانو مانند ہیئت نماز کے اور یہ افضل بیٹھنوں کے ہے یا اُٹھانے ایک زانو دو زانوں میں سے حالت کھانے میں یا غیر اسکے میں یا اٹھانے دونوں زانو بطور گوٹ مارکے بیٹھنے کے اور یہ اکثر نشست آنحضرتؐ کی تھی

باب المبعث وبدء الوحی

ا یہ باب ہے بیچ بیان بعث حضرتؐ کے اور ابتدائے وحی کے **ف** مبعث بمعنے بعث اور زمانہ بعث کے اور بعث اُٹھانا اور بھیجنا اور مراد اُٹھانا و بھیجنا آنحضرتؐ کا ہے رسول کرکے طرف تمام خلق کے اور لفظ بدا ساتھ زیر بے اور جزم دال کے ہے اور ہمزہ سے بمعنے آغاز یعنے شروع کے اور بدو ساتھ پیش بے اور دال کے اور واو مشددہ سے بمعنے ظہور کے دونوں روایت میں اور معانی دونوں لفظوں کا ایک ہے اور اول ظاہر تر ہے یعنے اور روایت میں اور لفظ وحی اصل میں بمعنے اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور اس چیز کی کہ القا کیجاوے غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار میں کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہے پوشیدگی میں جلدی سے اور وحی بیچ حق آنحضرتؐ اور انبیا صلوات اللہ علیہم والسلام کے کئی قسموں پر ہے بعضوں کو ساتھ سننے کلام اللہ تعالے کے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قرآن شریف اور جیسے کہ پیغمبر ہمارے کو شب معراج میں دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت فرشتے کے اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی القا ہے جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے القی فی روعی یعنے ڈالا گیا میرے دل میں یہ مضمون اور کہتے ہیں کہ وحی داؤد علیہ السلام کی اکثر اسی قبیلہ کی تھی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کے طرف واقع ہوئی ہے یعنے الہام کے ہے جیسے کہ فرمایا واوحینا الی ام موسیٰ یعنے الہام کیا ہمنے موسیٰؑ کی ماں کیطرف اور وحی بمعنے امر کے بھی آتی ہے جیسے کہ واذ اوحیت الی الحواریین یعنے امر کیا میں نے طرف حواریین کے اور بمعنے پیدا کرنے علم طبعی کے بھی ہے جیسے کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنے تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کی طبیعت میں یوں رکھا واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً فَمَکَثَ بِمَکَّةَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ سَنَةً یُوْحٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْھِجْرَةِ فَھَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا رسول کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونے چالیس برس کی عمر کے پس ٹھہرے مکہ میں تیرہ برس اس حال میں کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف اُنکے اس مدت میں پھر حکم کئے گئے ساتھ ہجرت کے پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی آنحضرتؐ نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے **ف** اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کے تھے جیسے کہ آگے آتی ہے روایت ابن عباس کی اور بعضوں نے کہا ساٹھ برس کے تھے جیسے کہ انس سے روایت آئی ہے ابن عباس نے دونوں برس ولادت اور وفات کے ملاکر تریسٹھ برس کہے اور انس نے کسر کو حذف کرکے ساٹھ برس کہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَا یَرٰی شَیْئًا وَّثَمَانَ سِنِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اسی ابن عباسؓ سے کہ کہا ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں یعنے

بعد نبی ہونے کے پندرہ برس یعنے سے دو برسوں ولادت اور ہجرت کے سنتے تھے آواز یعنے جبرئیل کی کہ آئین لبائین سے آتی تھی یا محمد اور دیکھتے تھے روشنی
اندھیری الوقون میں سات برس یعنے اُن پندرہ برسوں میں سے اور نہیں دیکھتے تھے کچھ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے روشنے نبوت کی تنہائیون
میں سے سات برس تک اور نہیں دیکھتے تھے سوائے روشنی کے فرشتہ اور آٹھ برس میں ان پندرہ برس میں سے وحی بھیجی جاتی تھی طرف آنحضرت
کے **ف** ع یعنے مکہ میں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سنا آوازکا اور دیکھنا روشنی کا بعد نبوت کے تھا بیچ مدت اقامت مکہ کے کہ پندرہ برس تھے
اور تواریخ کی کتابوں اور اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال پہلے ظہور نبوت کے تھا اور حکمت اسمین حاصل کرنا انسیت اور الفت کا عالم ملکوت سے
تھا تا ظہور اسکا ایک سبب منہدم ہونے بنائے بشریت کا ہنوت اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی اس حال میں کہ وہ ساٹھ برس
کے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا وفات دی آنحضرت کو اللہ تعالے نے اور تمام ہونے ساٹھ برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنه** قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ
ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ اَكْثَرُ اور روایت ہی اسی انس سے کہ کہا وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ وہ ترسٹھ برس کے تھے اور
وفات پائی حضرت ابوبکر رض نے بھی اس حال میں کہ وہ ترسٹھ برس کے تھے یعنے بلا اختلاف اور رہی خلافت انکی دو برس اور چار مہینے اور جسقدر بعد حضرت کے
زندہ رہے اتنے ہی چھوٹے تھے انسے اور وفات پائی حضرت عمر رض نے اور وہ بھی ترسٹھ برس کے تھے **ف** ع اور بعضوں نے کہا انسٹھ برس کے تھے اور بعضوں نے
اور اور بھی اقوال انکی عمر میں نقل کئے ہیں کہا مؤلف نے کہ زخمی کیا انکو ابو لولو غلام مغیرہ بن شعبہ کے نے مدینہ میں بدھ کے دن چھبیسوین تاریخ ذی الحجہ کی
سن تیئیس میں اور دفن کئے گئے اتوار کے دن دسوین محرم کو سن چوبیس میں اور عمر انکی ترسٹھ برس کی تھی اور بہت صحیح قول انکی عمر میں یہی ہی اور رہی
خلافت انکی ساڑھے دس سال اور حضرت عثمان رض دفن کئے گئے ہفتہ کی رات میں بیچ بقیع کے اور عمر انکی بیاسی برس کی تھی اور بعضوں نے کہا اٹھاسی برس
کی اور بعضوں نے اور اور قول بھی انکی عمر میں نقل کئے ہیں اور رہی خلافت انکی بارہ برس اور حضرت علی رض خلیفہ ہوئے جسدن کہ قتل کئے گئے حضرت
عثمان رض اور وہ دن جمعہ کا تھا اور تاریخ اٹھارہوین ذی الحجہ کی سن پینتیس میں اور مارا انکو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی نے کوفہ میں جمعہ کی صبح کو سترھوین
تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات پائی بعد تین رات گزرنے کے اسکے مارنے سے اور دفن کئے گئے نجف میں اور عمر انکی ترسٹھ برس کی تھی اور اور بھی
قول منقول ہیں انکی عمر میں اور رہی خلافت انکی چار برس اور نو مہینے کچھ دن اوپر **ت** نقل کی یہ مسلم نے کہا محمد بن اسمعیل بخاری نے کہ روایت
ترسٹھ برس کی حضرت کی عمر میں اکثر ہی **ف** ح ع یعنے بہ نسبت اور روایتوں کے اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہی کہ دس برس تھے یا تیرہ
یا پندرہ روایتیں تیرہ کی اکثر ہیں اور یہی بہت صحیح ہی واللہ اعلم اور پیدائش حضرت کی سال فیل میں تھی بموجب روایت صحیح مشہور کے اور قاضی عیاض
نے دعوے اجماع کا کیا ہی اسپر اور اتفاق کیا ہی علمانے اسپر کہ پیدا ہوئے آنحضرت پیر کے دن ربیع الاول میں اور تاریخ میں اختلاف کیا ہی کہ
بارھوین تاریخ تھی یا اٹھارہوین یا دسوین اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کے دن ربیع الاول کی بارھوین کو وقت چاشت کے صلوات اللہ وسلامہ علیہ
وعن عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ
مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ
لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ
فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ

قلت ما انا بقارئ فاخذني فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الانسان من علق اقرأ و
ربك الاكرم الذي علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم يرجف فؤاده فدخل على خديجة فقال زملوني
زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة واخبرها الخبر لقد خشيت على نفسي فقالت خديجة كلا والله لا يخزيك الله
ابدا انك لتصل الرحم وتصدق الحديث وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق ثم انطلقت به خديجة الى ورقة بن
نوفل ابن عم خديجة فقالت له يا ابن عم اسمع من ابن اخيك فقال له ورقة يا ابن اخي ماذا ترى فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم
خبر ما رأى فقال له ورقة هذا الناموس الذي انزل الله على موسى يا ليتني كنت فيها جذعا يا ليتني اكون حيا اذ يخرجك قومك فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم او مخرجي هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل ما جئت به الا عودي وان يدركني يومك انصرك نصرا مؤزرا
ثم لم ينشب ورقة ان توفي وفتر الوحي متفق عليه وزاد البخاري حتى حزن النبي صلى الله عليه وسلم فيما بلغنا حزنا غدا منه مرارا كي
يتردى من رؤس شواهق الجبال فكلما اوفى بذروة جبل لكي يلقي نفسه منه تبدى له جبرئيل فقال يا محمد انك رسول الله حقا
فيسكن لذلك جاشه وتقر نفسه اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا یعنے حضرتؐ سے سنکر یا کسی صحابہ سے اسلئے کہ عائشہ رض ابتداے نبوت مین حاضر نتھین پہلی
چیز کہ شروع کی گئی ساتھ اسکے آنحضرتؐ وحی سے دیکھنا خوابون سچ کا تھا سوتے مین **ف ع ح** اور کہتے ہین کہ یہ حال چھ مہینے تک تھا اور مراد حقیقت
خواب سچ کی یہ ہی کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالے سوتے کے دل مین یا اسکے حواس مین کچھ کچھ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی انکو جاگتے مین اور اللہ تعالے قادر ہی کہ
کرے جو کچھ چاہے نہین منع کرتی ہی اسکے فعل کو نیند اور نہ غیر اسکے پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتے مین جیسے کہ دیکھتا ہی اسکو سوتے مین **ت**
پس تھے حضرتؐ کہ نہین دیکھتے کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اسکی مانند سفیدی دم صبح کے یعنے ظاہر اور ہویدا ہوتی بے آمیزش ابہام و اشتباہ کے
پھر دوست کی گئی طرف آنحضرتؐ کی خلوت **ف ع ح** اور یہ ابتداے قصہ سے ہی پہلے ظہور نبوت اور نزول وحی سے **ت** اور تھے آنحضرتؐ کہ خلوت مین
رہتے بیچ غار حرا کے **ف ع ح** حرا ساتھ زیر ح مہملہ اور ر مخففہ ممدودہ کے اور بعضون نے ساتھ زبر اور قصر کے کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکہ
مین اور وہان سے نظر جمال کعبہ پر بھی پڑتی ہی اور شاید کہ سبب اختیار کرنے اس مکان کا یہی ہو اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے بھی اصحاب فیل کے واقعہ مین
وہان جاکر دعا کی تھی کہا نووی وغیرہ نے کہ خلوت کرنی شان صالحین اور اللہ کے عارف بندون کی ہی اور دوست کی گئی طرف حضرتؐ کی خلوت اسلئے کہ خلوت
مین فراغت دل کی اور فکر اللہ کی طرف کی خوب ہوتی ہی اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون بشریہ کے سے اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی
بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ افضلیت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کے اور صحیح یہ ہی کہ ہر ایک ساتھ شرطون معتبرہ
اپنی کے بیچ محل اپنے کے افضل اور اکمل ہی یعنے اگر خرابی ایمان اور فساد دین کا لوگون کے ساتھ رہنے مین ہو اور کوئی اسکا کہنا نہ مانتا ہو تو خلوت افضل ہی
اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اسکی تعلیم کے ہین اور جانتا ہی کہ لوگونکو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگون مین رہنا افضل ہی **ت**
پس عبادت کرتے آنحضرتؐ اس غار مین اور تحنث لغت مین اور ترک حنث سے یعنے عبادت کرنے کے ہی اور عبادت کرنی متعدد راتون مین **ف ع** مراد
روز و شب ہین اور خاص رات ہی کو ذکر کیا اسلئے کہ مناسب تر ہی ساتھ خلوت کے اور متعدد کیجو قید لگائی مراد اس سے قلت ہی اور بعضون نے کہا احتمال ہی یہ کہ
ہو کثرت اسلئے کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا نہ قلیل **ت** عبادت کرتے اس غار مین پہلے اسکے کہ مائل اور مشتاق ہون اہل کی طرف **ف ع** یعنے عبادت
کرتے اور جیسے گھر کے لوگون کی خبر لیتے اور ادا حقوق انکے کی طرف دل کھنچتا مکہ مین آتے اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ رجع آیا ہی جگہ ینزع کے
ت اور توشہ لیجاتے واسطے عبادت کرنے راتون متعددہ کے پھر پھرتے طرف خدیجہؓ کے اور توشہ لیجاتے واسطے مانند ان راتون کے **ف ع ع**

حاصل یہ کہ آنحضرت ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتے کہ جاتے عبادت کے لئے اور پھر آتے توشہ لینے کے لئے تاکہ خاطر جمع سے عبادت کرین اور اسمین اشارہ ہو اسکی طرف کہ لینا زاد کا منافی نہین توکل کے اور مدت خلوت کی ایک مہینا تھا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تھا اور علما اختلاف رکھتے ہین کہ آنحضرت پہلے نبوت سے تابع کسی شریعت کے اگلی شریعتون مین سے تھے یا اپنی عقل سے اچھا جانکر عمل کرتے تھے یا ہر شریعت مین سے جو کچھ کہ اولی اور افضل پاتے کرتے [illegible] تابع شریعت کے تھے وہ تو کس شریعت کے تھے مختار یہ ہو کہ تابع دین ابراہیم کے تھے اور اسلیئے ایک روایت مین بجائے تحنث کے تحنف ف سے بھی آیا ہے یعنے عمل کرتے تھے دین حنیف پر کہ لقب ابراہیم کا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ جانب حق سے نور ہدایت کا حضرت کے دل مین آیا تھا اس سے پسندیدہ چیزین درگاہ الٰہی کی عمل مین لاتے تھے بغیر اتباع شریعت کے اور حکم عقل کے اور اسمین بھی اختلاف کرتے ہین کہ عبادت کرنا حضرت کا ساتھ فکر کے تھا یا ذکر کے اور صحیح یہ ہے کہ ساتھ ذکر کے تھا نہ فکر کے ت یہان تک کہ آیا حضرت پر حق یعنے وحی یا رسول حق کہ جبرئیل ہین اس حال مین کہ آنحضرت غار حرا مین تھے پس آیا حضرت کے پاس فرشتہ یعنے جبرئیل اور بعضون نے کہا اسرافیل پس کہا پڑھ یعنے کچھ پس کہا آنحضرت نے نہین مین پڑھ جانتا ف ع ح یعنے اچھی طرح نہین پڑھ جانتا یا شاید کہ یہ بات نہایت وحشت اور دہشت سے تھی کہ بیچ دل آنحضرت کے دیکھنے فرشتہ اور ہیبت مقام کے سے آئی اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ یہ فرمایا آنحضرت نے اس سبب سے کہ حضرت امی تھے اور امی وہ ہے کہ پڑھ نہ سکے اسلئے کہ پڑھنا غیر کے پڑھانے اور تعلیم کرنے سے ساتھ امی ہونے کے منافات نہین رکھتا خصوصاً نہایت فصاحت والے سے بلکہ امی ہونا منافات لکھنے اور نامہ کے پڑھنے سے رکھتا ہے چنانچہ قاموس مین کہا کہ امی وہ ہے کہ لکھنا نجانے اور کتاب نپڑھے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ جبرئیل نے صحیفہ حریر کا مرصع ساتھ جواہر کے آنحضرت کے ہاتھ مین دیا اور کہا پڑھو پس آنحضرت نے کہا نہین پڑھ سکتا مین اور اس کپڑے مین کچھ لکھا نہین دیکھتا مین کیا پڑھون اور یہ معنے انسب اور اظہر ہین مقصود مین والعلم عند اللہ ت فرمایا آنحضرت نے پس پکڑا اس فرشتے نے مجکو اور بھینچا مجکو یہان تک کہ پہونچا وہ مجھسے مشقت کو ف ع ح لفظ جہد ساتھ پیش جیم اور زبر کے اور رفع اور نصب دال کے ہے پس جس صورت مین کہ نصب ہو دال کو تو معنے یہ ہونگے کہ پہونچے جبرئیل مجھسے مشقت کو یعنے خوب پہونچا مجکو مشقت اٹھانی پہونچنے سے اور جس صورت مین کہ رفع ہو دال کو تو معنے یہ ہون گے کہ پہونچی مشقت مجھسے نہایت تک یعنے بڑی مشقت اٹھائی مین نے اور یہ بھینچنا تصرف کرنا تھا جبرئیل کا حضرت کے وجود شریف مین ساتھ داخل کرنے نور ملکوت اور وحی کے حضرت کے باطن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کے اٹھانے کے ہون ت پھر چھوڑ دیا مجکو جبرئیل نے اور کہا کہ پڑھ پس کہا مین نے کہ نہین پڑھسکتا مین فرمایا آنحضرت نے کہ پھر پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو دوسری بار یہان تک کہ پہونچے مجھسے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھ پس کہا مین نے نہین مین پڑھنے والا پس پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو تیسری بار یہان تک کہ پہونچے مجھسے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے کہ جسنے پیدا کیا ہے تجکو اور ہر چیز کو ف ع ح یعنے تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور مدد پروردگار سے چاہ کہ جس نے پیدا کیا ہے سب کچھ اور وہ سب چیز پر قادر ہے اور یہ دلیل صریح ہے اس پر کہ اول جو قرآن سے اترا ہے سورۂ اقرا ہے اور یہی صواب ہے کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کے ہین اور بعضون نے کہا کہ اول سورہ یا ایہا المدثر اتری ہے اور یہ قول صحیح نہین ہے کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہے کہ سورہ اقرا اول حقیقی ہے اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہے یعنے بعد منقطع ہونے وحی کے جو پھر وحی اترنے لگی تو اول یہی اتری ہے اور یہ حدیث دلیل اُن لوگون کی ہے کہ جو کہتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم جز سورہ نہین ہے بلکہ فصل کے لئے اتری ہے ت پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے کہ رحم مین ہوتا ہے پڑھ اور پروردگار تیرا بزرگتر سب سے ہے وہ پروردگار کہ تعلیم کئے بواسطہ قلم کے بہت سے علم ف ع ح مراد یا تو قلم آسمان کا ہے کہ سبب اور باعث لکھنے تمام علمون اور آسمان کی کتابون کا ہوا ہے یا قلم ہے کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اس قلم کا ہے کہ کیا کیا علوم اور معارف اس سے لکھے جاتے ہین احمد صاحب کشاف نے کہا کہ یہ تعلیم اللہ تعالیٰ کا کمال قدرت پر دلالت کرتا ہے کہ کیا کیا علم عجیب و غریب اس سے لکھے جاتے ہین ت سکھائی انسان کو وہ چیز کہ جانتا تھا ف ع ح یعنے کچھ نہ تھا کہ اپنی

قدرت سے معلوم کر سکے جو چیزیں تو بعید امکان اور زمان میں اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سے انسان کامل ہو یعنے آنحضرت پس ہوگا اسمین اشارہ
طرف اس قول اللہ تعالی او علمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پھرے ساتھ ان آیتوں کے پیغمبر خدا طرف گھر کے اس حال میں کہ کانپتا تھا دل انکا
یعنے بسبب شدت رعب کے کہ بیٹھا تھا آپکے دل میں بسبب آئے آنحضرت حضرت خدیجہ کے پاس اور فرمایا دوبار تاکید کے لئے بسبب لاحق ہونے تپ لرزہ کے مارے ڈر کے کہ
اوڑھاؤ مجکو کپڑا پس اوڑھایا آپکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا آپسے ڈر اور اپنی حالت اصلی پر آئے پس خبر دیا خدیجہ رضہ کو اس حال میں کہ ہو چکا تھا آنکو خبر اس ماجرے کی
البتہ تحقیق ڈرتا ہوں میں اپنی جان پر ف ح نہایت خوف سے کہ مبادا ہلاک ہو جاؤں یا دیوانہ یا ڈر تھا عاجز ہونیکا بار نبوت کے اٹھانے سے یا نہ صبر کرنیکا اوپر
ایذائے قوم اور قتل اور جھٹلانے کے یا ڈر تھا مفارقت وطن کا تا بیس کہا خدیجہ نے ہرگز ایسا گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہوگا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تمکو کبھی اسلیئے
کہ تحقیق تم سلوک کرتے ہو ناتے داروں سے یعنے اگرچہ وہ انقطاع کریں تمسے اور سچ بولتے ہو ف ع ح یعنے اگرچہ وہ جھوٹ بولیں تمسے یا جھٹلاویں تمکو اور
بعضی روایتوں میں یہ زیادہ کیا ہی وتؤدی الامانۃ یعنے ادا کرتے ہو تم امانت کو ت اور اٹھاتے ہو تم بوجھ کو ف ح لفظ کل ساتھ زبر کاف اور تشدید لام کے
ثقل اور گرانی اور بمعنے عیال کے بھی آتا ہی اسلیئے کہ خبر گیری انکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہیں کہ تم اٹھاتے ہو محنت کل کے اور قبول کرتے ہو محنت کل کو یعنے جو
بھاری ہیں یعنے عیال وغیرہ انکی خبر گیری کرتے ہو اگرچہ وہ چھوڑ دیں تمکو اور داخل ہی بیچ اٹھانے کل کے خرچ کرنا ضعیفوں اور یتیموں اور بیواؤں
اور غریبوں پر ت اور کماتے ہو مال خیر کے لئے اور دیتے ہو محتاج کو ف ح لفظ تکسب ساتھ زبر ت کے صحیح اور مشہور ہی اور ساتھ پیش ت کے بھی روایت
کیا گیا ہی یعنے کسب میں لاتے ہو غیر اپنے کو یعنے مال دیتے ہو لوگوں کو کہ اس سے کسب اور تجارت کریں اور صرف کرتے ہو مال کو خیر کی جگہوں میں اور بعضے مراد معدوم
سے فقیر رکھتے ہیں کہ میت کے حکم میں ہی کہ تصرف نہیں ہی اسکے لئے یعنے فقیروں کو کسب میں لاتے ہو ساتھ دینے مال کے انکو ت اور مہمانی کرتے ہو مہمان
کی یعنے کھلاتے ہو اسکو اور مدد کرتے ہو خلق کی اوپر حادثوں حق کے ف ع ح یعنے جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کے درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور
مال دیت کے اسکی مدد کرتے ہو اور نجات دیتے ہو اسکو اس آفت سے اور نوائب حق اسلیئے کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کے مانند اسراف اور غصب
اور مانند انکے کے درماندہ ہو کہ مدد کرنی اسمیں بری ہی اور اسمیں دلیل ہی اسپر کہ اچھے اخلاق اور اچھی خصلتیں سبب سلامتی کی ہیں برائی اور
خرابی میں پڑنے سے اسلیئے کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رضہ نے بسبب متصف ہونے آنحضرت کے ساتھ اچھے اخلاقوں کے اور اچھی صفتوں کے اوپر نہ پہونچنے
مکروہات کے دین اور دنیا میں اور اسمیں بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہ رضہ کی اور کیونکر نہو
کہ مدتہائے مدید آنحضرت کی خدمت میں رہیں اور اول جو حقیقت میں ایمان لائی ہیں یہی ہیں کوئی انکے ساتھ انکی صفت میں مشارکت نہیں رضی اللہ تعالے عنہا اور
یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اسکے منھہ پر بعض احوال میں کسی مصلحت کے لئے جائز ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف کسی امر
تو اسکو تسلی اور بشارت دے اور ذکر کرے اسباب سلامت کے اسکے آگے اور اسمیں تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا پسندیدہ اور اختیاری
نہ ناگوار اور اضطراری اور ناپسند، اسکا کمال کرم اور سخاوت تھا اور اسمیں تنبیہ ہی اسپر کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تھیں حضرت کی پہلی نبوت سے
ت پھر لیگئی آنحضرت کو خدیجہ رضہ طرف ورقہ بیٹے نوفل کے کہ چچا کے بیٹے خدیجہ رضہ کے تھے ف ح اسلئے کہ خدیجہ رضہ بیٹی خویلد بیٹے اسد بیٹے عبد العزی کے
اور ورقہ بیٹے نوفل بیٹے اسد کے اور لفظ ورقہ ساتھ زبر واو اور را اور قاف کے ہی اور وہ نصرانی ہو گئے تھے جاہلیت میں اور انجیل کا زبان عربی میں ترجمہ
کیا تھا اور بہت بڈھے اور اندھے ہو گئے تھے ت پس کہا خدیجہ رضہ نے ای میرے چچا کے بیٹے سن اپنے بھتیجے سے ف ح آنحضرت سے جو کچھ کہ کہتے ہیں اور یہ دستور
عرب کا ہی کہ محاورات میں ایک دوسرے کو بھتیجا اور چچا کہتے ہیں اور یہاں بھتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑھاپے ورقہ کے کہا ایک شارح نے کہ یہ کہا خدیجہ
نے از راہ تعظیم کے نہ از راہ حقیقت کے ت پس کہا واسطے حضرت کے ورقہ نے ای بھتیجے میرے کیا دیکھتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

خبر دی اس چیز کی کہ دیکھی تھی پس کہا حضرت کو ورقہ نے یہ ناموس یعنے فرشتہ ہی کہ بھیجا اللہ تعالے نے موسی پر ساتھ وحی کے ف ح ناموس وہ شخص کہ بھید جانتا ہو باطن کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ ناموس صاحب خیر کا اور صاحب شر کو جاسوس کہتے ہیں اور حضرت موسی پر اتر نا کہا نہ عیسے پر واسطے عظیم الشان ہونے موسی کے اور جامعیت کتاب شریعت انکی کے اگرچہ ذکر عیسے کا مناسب تر تھا دین نصرانیت کے ت ای کاش کہ میں ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کے جوان قوی کاش کہ میں ہوتا زندہ یعنے اگرچہ نہوتا قوی اسوقت کہ نکالے گی تجکو قوم تیری یعنے قرابتی تیرے کفار قریش تیرے شہر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکالیں گے مجکو وہ کہا ورقہ نے ہاں نکالیں گے تجکو اور سبب اسکا یہ ہی کہ نہیں لایا کوئی شخص کبھی مانند اس چیز کے کہ لایا تو یعنے نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکھا گیا ہی وہ ف ح اور ایک روایت میں آیا ہی الا اوذی یعنے جو کوئی پیغمبر ہوا اسکو کافروں نے دشمن رکھا اور ایذا دی ت اور اگر پاوے مجکو دن تمہارا یعنے ان دنوں میں کہ تم دعوت کرو اور تمہاری قوم تمکو ایذا دے اور نکالے اور میں زندہ ہوں تو مدد کرونگا میں تمہاری مدد خوب قوی پھر نہ دیر کی ورقہ نے کہ مرگئے ف ح جاننا چاہئے کہ بیچ ایمان ورقہ کے آنحضرت پر کچھ خلاف نہیں ولیکن انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہی اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونے نبوت کے ہی تو صحابی ہیں اور اگر ابتدائے احوال میں ہی جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہیں ہیں واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی ف ع یعنے بعد اسکے کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت ثابت ہوئی وحی آنی موقوف ہوئی کہتے ہیں کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضے کہتے ہیں چھ مہینے تک اور بعضے اڑھائی مہینے تک اور شیخ ابن حجر نے کہا مراد تاخیر وحی سے درمیان اترنے اقرأ اور یا ایہا المدثر کے نہ آنا جبرئیل کا نہیں ہی بلکہ تاخیر اترنے قرآن کے ہی جبرئیل آتے تھے لیکن قرآن نہیں لاتے تھے اور حکمت تاخیر وحی میں یہ تھی کہ تا جاتا رہے آنحضرت سے خوف کہ پیدا ہوا تھا اور حاصل ہو شوق و انتظار بیت ویرست کہ دلدار پیامے نفرستاد ننوشت سلامے وکلامے نفرستاد ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نے مسلم کی روایت پر اسکو یہاں تک کہ غمگین ہوئے آنحضرت بیچ اس چیز کے کہ پہونچی ہی ہمکو حدیثوں سے کہ دلالت کرتی ہیں وجود غم پر ف ع یہ کلام کسی راوی کا ہی راویوں اس حدیث کے کہ درمیان میں واقع ہوا ہی فعل کے اور اسکے مصدر منصوب کے یعنے مفعول مطلق کے کہ حزنا ہی ت غمگین ہوے اس سے آنحضرت ایسا غمگین ہونا کہ گئے صبح کو بسبب غم کے کئی بار تا کہ گر پڑیں اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے ف ع یعنے چاہتے تھے کہ اپنے تئیں پہاڑوں کے اوپر سے ڈالدیں اور ہلاک ہو جاویں بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کے ت پس جبکہ پہونچتے اوپر پہاڑوں کے تا کہ ڈالدیں اپنے تئیں پہاڑ سے ظاہر ہوتے انکے لئے جبرئیل اور کہتے ای محمد بلاشبہ تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنے جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب آفتوں سے امن میں رہیگا اور انجام کار تیرا بہمہ وجوہ دین و دنیا میں بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور ابتلا درمیان میں آوے ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنے کے حضرت کے دل کا اضطراب اور قلق اور دہشت اور گھبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرت کا یعنے اضطراب سے وعن جابر انہ سمع

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جابر سے یہ کہ انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیان فرماتے تھے منقطع ہونے وحی کے یعنے چند روز پھر حال بیچ اسکے بیچ درمیان فرمایا پس اسوقت کہ میں چلتا تھا یعنے زمین مکہ میں یا اوپر پہاڑ حرا کے سنی میں نے ایک آواز آسمان سے پس اٹھائی میں نے نظر اپنی پس ناگہاں وہ فرشتہ کہ آیا تھا میرے پاس پہاڑ حرا میں بیٹھا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان زمین کے پس ڈرایا گیا میں اس سے ڈر اٹھا یہاں تک کہ گر آیا میں زمین پر

پس آیا میں اپنے گھر والوں کے پاس اور کہا میں نے کپڑا اوڑھاؤ مجھکو کپڑا اوڑھاؤ مجھکو پس کپڑا اوڑھایا انہوں نے مجھکو پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ اور ڈرا خلق
کو یعنی عذاب سے کفار کو اور بشارت دے مومنین کو طرح طرح کے ثواب کی اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اسکو ساتھ تعظیم کے یعنی
اسکے غیر کو ویسا بڑا نجان اور کہہ اسوقت کہ پیش آوے تجکو کچھ اسکے غیر سے کلمہ اللہ اکبر اور منقول ہے کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نے اللہ اکبر پس تکبیر کہی
خدیجہ رض نے اور خوش ہوئیں اور یقین کیا کہ یہ وحی ہے ت اور اپنے کپڑوں کو پاک کر نجاست سے ف ح اور بعضوں نے کہا مراد کپڑوں سے صفتیں
نفس کی ہیں اور پاک کرنا کنایہ ہے اجتناب رذائل سے ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کے ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہ ہے
کہ یہ اقتصار ہے راوی سے اسلئے کہ تتمہ اسکا یہ ہے ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پھر گرم ہوئی وحی یعنی پے در پے آنے لگی ف تفسیر مدارک میں جابر سے یہ حدیث
یوں روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تھا میں پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا میں یا محمد انک رسول اللہ پس دیکھا میں نے داہنے اپنے اور بائیں اپنے پس نہ دیکھا میں نے
کچھ پھر نظر کی میں نے اوپر اپنے پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنے والا بیٹھا ہے ایک تخت پر درمیان آسمان اور زمین کے پس ڈرا میں اور پھرا میں طرف خدیجہ کے اور
کہا میں نے کپڑا اوڑھاؤ مجھکو پس کپڑا اوڑھایا خدیجہ رض نے پھر آئے جبرئیل اور پڑھا یا ایہا المدثر الخ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عائشة ان الحارث
ابن هشام سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف يأتيك الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احيانا يأتيني
مثل صلصلة الجرس وهو اشده علي فيفصم عني وقد وعيت عنه ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول قالت
عائشة ولقد رأيته ينزل عليه الوحي في اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا متفق عليه اور روایت ہے
عائشہ رض سے یہ کہ حارث بیٹے ہشام کے نے کہ بھائی ابو جہل کا ہے اور اسلام لایا پہلے فتح مکہ کے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہے آپکو وحی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی آتی ہے میرے پاس وحی مانند آواز گھنٹال کے یعنی مشابہ ہوتی ہے آواز اسکی ساتھ آواز گھنٹال کے اور یہ قسم وحی کی
سخت ترین وحی کی ہوتی ہے مجھ پر ف ع یعنی سمجھنے مقصود میں اسلئے کہ سمجھنا معنی کا اس کلام سے کہ مانند گھنٹال کے ہو زیادہ مشکل ہے سمجھنے کلام ایک مرد کے سے ت
خطاب کرنے معہود کے ت پس موقوف ہوتی ہے یا موقوف کی جاتی ہے وحی یا فرشتہ اس حال میں کہ تحقیق میں یاد رکھتا ہوں اسسے اس چیز کو کہ کہا فرشتہ نے
اور کبھی کبھی صورت پکڑتا ہے میرے لئے فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسے کہ مشہور ہے کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کے آتے تھے پس کلام کرتا ہے مجھسے فرشتہ پس یاد
رکھتا ہوں میں اس چیز کو کہ کہا ف ح کہا ہے علماء نے کہ واسطے استفادہ اور استفاضہ کے درمیان کلام کرنے والے کے اور سننے والے کے مناسبت شرط ہے اور
یہاں دو طریق پر تھے کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تھی اور آنحضرت کو بشریت سے غالب کرتے تھے یہ قسم اول ہے یعنی جو کہ طور وحی کا
اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھ وصف بشریت کے ہوتے تھے اور یہ قسم دوسری ہے اور یہ اس تقدیر پر ہے
کہ صلصلہ اور وحی کے ہے جیسے کہ ظاہر عبارت حدیث کے سے معلوم ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تھی اور حکمت اس آواز کے پہلے ہونے میں یہ تھی
کہ تا آنحضرت کو اسطرف متوجہ کریں اور سماعت آنحضرت کی خالی ہو جاوے وحی کے سننے کے لئے اور اسمیں غیر وحی کے لئے جگہ نرہے اور وہ سخت تر تھی واسطے جمع کرنے
فکر کے اور توجہ کے اسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم ت کہا عائشہ رض نے اور البتہ دیکھا میں نے حضرت کو کہ اترتی تھی انپر وحی بیچ دن نہایت سردی کے پس
منقطع ہوئی وحی حضرت سے اس حال میں کہ تحقیق پیشانی انکی بہاتی تھی پسینا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر یہ ہے کہ یہ بات قسم اول میں ہوتی تھی اور
ہو سکتا ہے کہ دوسری قسم میں بھی یہ بات پیش آتی ہو وعن عبادة بن الصامت قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا انزل عليه
الوحي كرب لذلك وتربد وجهه وفي رواية نكس رأسه ونكس اصحابه رءوسهم فلما اتلي عنه رفع رأسه رواه مسلم اور روایت
ہے عبادہ بن صامت سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اتاری جاتی انپر وحی غمگین کئے جاتے بسبب شدت اترنے اسکے کے ف ع معنے یہ ہیں

کہ حضرت ہوتے تھے بسبب نہایت اہتمام یاد رکھنے وحی کے مانند اس شخص کے کہ گھیرے اسکو غم اور اسلئے فرمایا اللہ تعالے نے لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ
وقرآنہ یا غم اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی میں شدت اور وعید بھی ہوتی تھی پس لحاظ امت کے حضرت کو غم ہوتا تھا کہ دیکھئے یہ مستحق اسکے نہوں ت اور متغیر ہوتا
چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جب اترتی وحی حضرت پر جھکاتے آپ سر اپنا اور جھکاتے آپ کے یار بھی سر اپنا پس جبکہ منقطع ہوتی وحی اور
دور کی جاتی وہ حالت حضرت سے اٹھاتے سر اپنا نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنے اور صحابہ بھی اٹھاتے اور سر جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنے حال آنحضرت
کے تھا انمیں یا بسبب موافقت اور اتباع کے واللہ اعلم **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم یستطع ان یخرج
ارسل رسولا لینظر ما ہو فجاء ابو لہب وقریش فقال ارأیتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من سفح ہذا الجبل وفی روایۃ ان خیلا تخرج
بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید قال
ابو لہب تبا لک الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا اسنے جبکہ اتری یہ آیت اور ڈرا تو عذاب
سے اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہیں یعنے قریش کو نکلے آنحضرت یہاں تک کہ چڑھے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتے تھے قریش کے قبیلوں کو نام بنام اولاد
فہر کی اور اولاد عدی کی پکارتے تھے قریش کے بطنوں کو یہاں تک کہ جمع ہوئے سب قبیلے اور بطون پس ہوا مرد یعنے انکے مردوں میں سے جب طاقت
رکھتا کہ آپ باہر نکلے یعنے بسبب کسی عذر کے بھیج دیتا تھا کسی کو اپنی طرف سے تاکہ دیکھے کہ کیا ہے یہ پکارنا اور کس لئے ہے اور کیا غرض ہے پس آیا ابو لہب کہ چچا حضرت کا
تھا اور قریش ہمراہ اسکے آئے پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو تم مجھکو کہ اگر خبر دوں میں تمکو کہ سوار نکلے ہیں اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ سوار نکلے ہیں
جنگل میں یعنے نکلے اس حال میں کہ چلتے ہیں وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑیں تم پر غارت اور ہلاک کرنے کے لئے یعنے رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانو گے مجھکو اس خبر
دینے میں کہا انھوں نے ہاں سچا جانیں گے نہیں تجربہ کیا ہمنے تم پر مگر سچ کا فرمایا حضرت نے پس بلاشبہ میں ڈرانیوالا ہوں تمکو آگے عذاب سخت کے یعنے ڈراتا ہوں
کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہے دنیا میں یا عقبیٰ میں کہا ابو لہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلئے جمع کیا تھا تونے ہمکو پس اتری سورہ تبت یدا ابی لہب
وتب یعنے ہلاک ہو جیو ابو لہب اور ہلاک ہوا وہ ف ح لفظ ید زائد ہے یا مراد ہے دونوں ہاتھوں سے ذات اسکی اسلئے کہ اکثر کام آدمی کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں
اور ایسا ہی ہے قول اللہ تعالے کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ ابو لہب نے اپنے دونوں ہاتھوں میں پتھر لئے اور آنحضرت کی طرف پھینکے
ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند الکعبۃ وجمع قریش
فی مجالسہم اذ قال قائل ایکم یقوم الی جزور آل فلان یعمد الی فرثہا ودمہا وسلاہا ثم یمہلہ حتی اذا سجد وضعہ بین
کتفیہ فانبعث اشقاہم فلما سجد وضعہ بین کتفیہ وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضہم علی بعض من
الضحک فانطلق منطلق الی فاطمۃ فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا حتی القتہ عنہ واقبلت علیہم تسبہم فلما
قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال اللہم علیک بقریش ثلثا وکان اذا دعا دعا ثلثا واذا سأل سأل ثلثا اللہم علیک بعمرو
بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعمارۃ بن الولید قال
عبد اللہ فواللہ لقد رأیتہم صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب
القلیب لعنۃ متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اسوقت کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کے اور تھی ایک جماعت قریش
کی بیچ اپنی مجلسوں میں یعنے گرد کعبہ کے ناگہاں کہا ایک کہنے والے نے ف ح یعنے ابی جہل نے اور بخاری کی روایت میں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ کہا کہنے والے نے

الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی کیا نہیں دیکھتے ہو اس ریاکار کو یعنے آنحضرتؐ کے حق میں یہ بات کہی ت کون سا تم میں کھڑا ہوا اور جاوے طرف اونٹ کے کہ ذبح کیا گیا ہے
فلانے کی اولاد میں یعنے فلانے قبیلہ اور فلانے محلہ میں پس قصد کرے طرف نجاست اسکی کے کہ اوجھ میں ہو اور طرف خون اسکے کے اور پوست اسکے کے کہ
جسمیں بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہے پھر رہنے دے اسکو یعنے ان چیزوں ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کریں آنحضرتؐ رکھدے اسکے درمیان دونوں شانوں
آنحضرتؐ کے پس اٹھا اور گیا طرف اس چیز کے کہ ذکر کی گئیں بدبخت ترین انکا کہ عقبہ بن ابی معیط تھا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرتؐ نے رکھدیا
اس چیز مذکور کو درمیان دونوں شانوں آنحضرتؐ کے اور ٹھہرے رہے آنحضرتؐ سجدہ کی حالت میں پس ہنسے وہ مشرک یہانتک کہ جھک گئے بعض انکے
اوپر بعض کے مارے ہنسی کے یعنے اس بات سے خوش ہوئے اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گرگر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہراؓ کے یعنے اور خبر کی انکو
اس ماجرے کی کہتے ہیں کہ وہ ابن مسعود تھے پس لیکن تھیں فاطمہؓ دوڑتی ہوئی اور ٹھہرے رہے آنحضرتؐ سجدے میں یہانتک کہ ڈالدیا حضرت فاطمہؓ نے اسکو حضرتؐ
پر سے ف ع اور حضرت فاطمہؓ ان دنوں میں صغیر سن تھیں اسلیے کہ وہ پیدا ہوئیں تھیں اس حال میں کہ عمر حضرتؐ کی اکتالیس برس کی تھی ت
اور متوجہ ہوئیں فاطمہؓ ان بدبختوں پر بُرا کہتی ہوئیں ف ح اس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہؓ کی کہ باوجود صغیر سن کے منہ در منہ
انکو بُرا کہا اور نہ انکو مجال مقابلہ کی انسے ہوئی ت پس جب پڑھ چکے نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو یعنے ہلاک کر یا تمکین قریش کو اور
عذاب کر انکو تین بار یہ دعا کی اور تھی عادت آنحضرتؐ کی کہ جب دعا کرتے اور پکارتے خدا تعالیٰ کو تو دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے یعنے طلب کرتے کچھ اللہ تعالیٰ
سے تو سوال کرتے تین بار اور بعد اسکے یعنے علی العموم بددعا کرنے کی خاص کر ان اشقیا پر کہ شقی ازلی تھے بددعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہے
ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونوں بھائی تھے اور ولید بن عقبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو ف ح یہ
اشقیا تھے سرگروہ اور موذی مشرکوں میں اور آنحضرتؐ نے انکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الٰہی پہونچا آخر عمل کو پہونچے بیت لطف حق
گرچہ مواسا ہا کند ۔ لیک چون از حد بشد رسوا کند ت کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ راوی اس حدیث کے ہیں پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکھا میں نے
ان کفار مذکور کو ہلاک ہوئے اور زمین پر پڑے ہوئے روز جنگ بدر کے پھر کھینچے گئے اور ڈالے گئے کوئیں میں کہ کنواں بدر کا تھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم لاحق کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئیں میں ڈالی گئی ف ح اور خطاب کیا آنحضرتؐ نے انکو کہ پہنچے وعدہ خدا کا سچ پایا تمنے بھی یا نہ چنانچہ تتمہ اس کلام
کا کتاب الجہاد میں گذرا اور مارا جانا ان مشرکوں کا بدر میں اور ڈالے جانا کنوئیں میں باعتبار اکثر کے ہے والا کہتے ہیں کہ عمارہ بن ولید بدر میں نہ تھا بلکہ حبشہ میں مرا
اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پھرنے کے بدر سے اور امیہ بن خلف بسبب سوج جانے اور بھاری ہوجانے اسکے کے کنوئیں میں نہ ڈالا گیا چنانچہ کتب سیر میں
مذکور ہی اور جاننا چاہیے کہ اس حدیث میں اشکال کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کیونکر نماز میں برستور رہے باوجود پہونچنے نجاست کے پشت شریف پر اور جواب اسکا دیا ہے
کہ تھا یہ فعل انسے پہلے حرام ہونے خون وغیرہ اور ذبح کئے ہوئے مشرک کے پس نہ باطل ہوئی نماز اس سے جیسے کہ شراب لگ جاتی تھی کپڑوں کو پہلے حرام ہونے اسکے کے
اور نماز اس سے پڑھ لیتے تھے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **و عن** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ
عَلَيْكَ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ كَلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ
اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ
فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ
قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ
اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ رضی سے یہ کہ تحقیق کہا عائشہ رضی نے یا رسول اللہ کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو احد کے دن سے ف ح جنگ احد مین
بہت سختیان آنحضرتؐ کو پہونچین تھین چنانچہ حدیث آیندہ مین بیان اُنکا آتا ہی ت پس فرمایا آنحضرتؐ نے البتہ تحقیق دیکھا مین نے تیری قوم سے وہ کچھ کہ وہ
اشد ہی روز احد سے اور تھی وہ چیز کہ دیکھی مین نے اُنسے دن عقبہ کے بہت سخت اُن چیزون مین سے کہ دیکھی مین نے اُنسے تمام عمر مین ف ح عقبہ بروزن شجرہ راہ درمیان
پہاڑ کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد عقبہ سے وہ مکان ہی کہ منا مین ہی اور جمرہ اُسکی طرف مضاف ہی اور اسکو جمرۃ العقبہ کہتے ہین جیسے کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرتؐ
موسم حج مین وہان کھڑے ہوتے تھے اور قبیلون کو اسلام کی طرف بلاتے جیسے کہ عادت شریف حضرتؐ کی تھی کہ حج کے موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتے تھے یعنے
لوگون کو رغبت اسلام اور اچھے کامون کی دلاتے تھے اور عذاب اور برے کامون سے ڈراتے اور آنحضرتؐ وہان سے طرف قبیلہ ثقیف کے گئے اور ابن عبد یالیل بن کلال
کو بھی کہ ثقیف کے سردارون مین سے تھا دعوت کی جیسے کہ فرمایا ت اُسوقت کہ پیش کیا مین نے اپنے نفس کو اوپر بیٹے عبد یالیل بیٹے کلال کے پس نہ جواب دیا مجکو
طرف اُس چیز کے کہ چاہا مین نے ف یعنے قبول نہ کی دعوت اسلام کی اور وہان کے جاہلون اور نادانون نے ایذائین دین آنحضرتؐ کو اور پتھر مارے اور خون
آلودہ کیا بیت زور اغیار واز دیوار سنگ یاری بارد * بلا می درد مندان از در و دیوار می بارد ت پس چلا مین اس حال مین کہ مین غمگین تھا اور حیرت
اپنی کے چلا مین حیران اور سراسیمہ کہ نہین جانتا تھا مین کہ کدھر متوجہ ہوتا ہون مین بسبب شدت اُس غم اور صعوبت کے پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن ثعالب مین
کہ نام ایک جگہ کا ہی کہ وہان میقات اہل نجد کی ہی اور اسکو قرن منازل بھی کہتے ہین پس اٹھایا مین نے سر اپنا پس ناگہان ہون مین نیچے ایک ابر کے کہ تحقیق
سایہ کیے ہوے مجکو یعنے زیادہ عادت پر پس دیکھا مین نے بیچ ناگہان اُس ابر مین جبرئیلؑ تھے پس پکارا مجکو جبرئیلؑ نے اور کہا تحقیق اللہ تعالے نے سنا
قول تیری قوم کا اور سنا اُس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے یعنے جھٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بھیجا ہی تمہارے پاس پہاڑون کے فرشتے کو کہ پہاڑ اور زمین کے
حوالہ اُسکے ہین تاکہ حکم کرو تم اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ چاہو تم قوم کے حق مین یعنے عذاب اور ہلاکت اور برباد یا اُنکا درمیان پہاڑون کے فرمایا آنحضرتؐ نے
پس پکارا مجکو پہاڑون کے فرشتہ نے یعنے مانند یا ایہا النبی یا یا محمدؐ کے کہکر اور سلام کیا مجھپر پھر کہا اُسنے اے محمدؐ بلا شبہ اللہ تعالے نے تحقیق سنا قول تمہاری
قوم کا اور مین فرشتہ پہاڑون کا ہون اور تحقیق بھیجا ہی مجکو تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتھ حکم اپنے کے یعنے جو کچھ کہ چاہو اور فرماؤ کر دین
اگر چاہو تم یہ کہ ڈھانک دون مین اُنپر دونون پہاڑون کو کہ اخشبین ہین تو ڈھانک دون ف ح اخشبین تثنیہ اخشب اور شین معجمہ سے نام دو پہاڑ کا ہی کہ مکہ
اُنکے درمیان مین بستا ہی ت پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہین چاہتا مین ہلاکت اُنکی بلکہ امیدوار ہون یہ کہ نکالے اللہ تعالے اُنکی پشتون سے اُن لوگونکو
کہ عبادت کرین خدا تعالے کو تنہا اور نہ شریک کرین ساتھ اُسکے کسی چیز کو یعنے نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُسِرَتْ رَبَاعِیَتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِیْ رَأْسِہٖ فَجَعَلَ یَسْلُتُ الدَّمَ عَنْہُ یَقُوْلُ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَأْسَ نَبِیِّہِمْ
وَکَسَرُوْا رَبَاعِیَتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون سے کہ انکو رباعیہ کہتے ہین روز احد کے
ف ح رباعیہ رے کے زبر اور تخفیف ب سے اور بروزن ثمانیہ کے چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کے ہین دو اوپر اور دو نیچے پس نیچے کا دانت داہنے طرف کا
ٹوٹا تھا اور نیچے کا لب مبارک بھی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنے کے یہ معنی نہین ہین کہ جڑ سے اکھڑ گیا اور دانتون مین کا واک ہو گیا بلکہ ایک ٹکڑا اُس سے جدا ہو گیا تھا
اور یہ ٹوٹنا دانت کا عقبہ ابن ابی وقاص کے ہاتھ سے ہوا کہ جو بھائی تھا سعد بن ابی وقاص کا اور اُسکے اسلام مین اور صحابی ہونے مین اختلاف ہی اور
اُسکی اولاد مین سے جو کوئی پیدا ہوتا تھا تو جب بالغ ہوتا اُسکا آگے کا دانت گر پڑتا تھا ت اور زخم پہونچایا گیا حضرتؐ کے سر مبارک مین ف ح اور
بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک کنکر پہاڑ پر سے نیچے آ پڑے اور حضرتؐ کے زخمی کرنے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور بھی صدمے حضرتؐ کو پہونچے
کہ کافرون نے میدان مین گڑھے کھود رکھے تھے آنحضرتؐ کا گھوڑا ایک گڑھے مین گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئے اور آنحضرتؐ کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرتؐ

اور جب طلحہ یعنے واجب کی طلحہ نے اپنے لئے بہشت اور دو کڑیاں خود کی کہ سر مبارک پر تھا رخسارہ شریف مین بیٹھ گئین ایسی بیٹھی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنے دانتون سے اُنکو کھینچا اور دانت اُنکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نے خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نے فرمایا جس نے خون چوسا واجب ہوئی اُسکی لئے جنت
پس شروع کیا آنحضرت نے پونچھنے تھے خون اپنے سے اور فرماتے تھے کیونکر چھٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا سر اور توڑے دانت اُسکے نقل کی
یہ مسلم نے ف ع ح اور آیا ہے کہ حضرت علی رض اپنی سپر مین پانی لائے اور فاطمہ زہرا رض نے نمدے کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک مین بھرا اور بعضی روایتون مین آیا ہے
کہ جب آنحضرت کے مزاج مین کچھ تغیر نے بحکم بشریت کے راہ پائی یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیٴ او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون اور یہ بھی آیا ہے کہ
آنحضرت خون پاک کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے زمین پر پڑیگا تو اتریگا اُسپر عذاب آسمان سے اور فرمایا اللھم اغفر لھم فانھم لا یعلمون اور آیا ہے کہ
حضرت کے چہرہ مبارک پر روز احد کے ستر ضربین تلوار کی لگین لیکن بچایا اُنکو اللہ تعالےٰ نے اُن ضربون کے صدمون سے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِیِّهٖ یُشِیْرُ اِلٰی رَبَاعِیَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی رَجُلٍ یَقْتُلُهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ہوا غضب اللہ کا اس قوم پر کہ کیا ساتھ پیغمبر
اپنے کے اشارہ کرتے تھے آنحضرت ساتھ اس فعل کے طرف دانتون اپنے کے اور توڑ ڈالے اُنکے ہاتھون سے اور فرمایا سخت ہے غضب خدا کا اُس شخص پر کہ قتل
کرے اُسکو رسول خدا کا راہ خدا مین کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح احتراز کیا قتل ہونے سے حد اور قصاص مین کہ وہ ایسا نہین ہے اور مراد رسول
خدا سے یا تو ذات شریف اپنی رکھی یا ہر پیغمبر اسلئے کہ مارنا پیغمبر کا حق ہے اور جگہ اشتباہ کی نہین پس مقتول اُسکا واجب القتل اور دوزخی ہے بلاشبہ وَهٰذَا الْبَابُ
خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ یَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِکَ
وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِیْ قُلْتَ لِیْ فَقَالَ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُکَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا
قَضَیْتُ جِوَارِیْ هَبَطْتُ فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا فَرَفَعْتُ
رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ شَیْئًا فَاَتَیْتُ خَدِیْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ وَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ
فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے یحیی بن کثیر سے کہ کہا پوچھا مین نے ابو سلمہ بیٹے عبد الرحمن بیٹے عوف
کے سے کہ وہ بڑے تابعین اور مشاہیر علما اور فقہاے سبعہ مین سے ہین کہ پہلے کیا چیز نازل ہوئی ہے قرآن مین سے کہا یا ایہا المدثر ف ع ح یہان شبہہ ہوا ہے
حال راوی پر بسبب نسیان کے اسلئے کہ اول جو اتری ہے اقرا باسم ہے اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونے وحی کے اتری ہے جیسے کہ عائشہ رض کی حدیث مین مفصل
ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہے یعنے بعد فترۃ وحی کے جو پہلے اتری یہ ہے یا شاید اس حدیث کے راوی نے مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرا کے اترنے کو
کہا یحیی نے کہ کہا مین نے کہتے ہین یعنے جمہور یا بعضے علما کہ اقرا باسم ربک اول اتری ہے کہا ابو سلمہ رض نے کہ پوچھا مین نے جابر سے احوال اسکا یعنے مثل
سوال تیرے کے اور اُنھون نے بھی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ مین نے کہا اور کہا مین نے اُنسے مانند اُس چیز کے کہ کہا تو نے مجھسے کہ کہتے ہین اول اقرا باسم اتری ہے
پس کہا واسطے میرے جابر نے کہ نہین حدیث بیان کرتا ہون مین تمسے مگر مثل اُس چیز کے کہ حدیث بیان کی ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نے
کہ خلوت اور اعتکاف کیا مین نے حرا مین مہینے بھر پس جبکہ پوری کر چکا مین خلوت اور اعتکاف اپنا اترا مین پہاڑ سے پس پکارا گیا مین پس دیکھا مین نے
داہنے اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ اور دیکھا مین نے بائین اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ اور دیکھا مین نے پیچھے اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ پس اٹھایا مین نے سر اپنا اور دیکھا
مین نے اوپر کے جانب پس دیکھا مین نے کچھ یعنے فرشتہ ف ع اور راوی پر گذرا جابر سے کہ اُنھون نے سنا آنحضرت سے حدیث بیان فرماتے فترۃ وحی سے

فرمایا پس اسوقت کہ مین چلتا تھا سنی مین نے ایک آواز آسمان سے پس اوپر اٹھائی مین نے نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ تھا کہ آیا تھا میرے پاس کوہ حرا مین
آخر حدیث تک بیان کیا پس وہ صریح دلالت کرتی ہی اس پر کہ مراد جابر کی اول اضافی ہی ت پس آیا مین خدیجہ رض کے پاس اور کہا مین نے یعنے بسبب شدت
خوف کے کہ مجھ مین سرایت کیا تھا کپڑا اوڑھاؤ مجھکو اور ڈالو مجھپر ٹھنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کے تاثیر قوی رکھتا ہی پھر اتری یہ سورۃ ای کپڑا اوڑھنے والے
کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے کو پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ اور یہ یعنے اترنا سورہ مدثر کا تھا پہلے اس سے کہ فرض کیجاوے
نماز یعنے مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اسکی یا کمال اسکا اوپر پڑھنے سورۂ فاتحہ کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **باب علامات**
النبوۃ یہ باب ہی نبوت کی علامتون مین ف ح علامت اور معلم زبر سے اور علم عین اور لام کے زبر سے اصل مین نشان کو کہتے ہین کہ راہ کے سرے پر
رکھتے ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت کے
کہ عاقل فراست رکھنے والا جو انمین نظر کرے دلیل پکڑے نبوت پر اور جو کچھ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
لکھے گئے ہین وہ بھی اسی قبیل سے ہین اور اسمین شک نہین ہی کہ تمام معجزے نبوت کی علامتون مین سے ہین اور یہ معلوم نہوا کہ مولف نے جدا جدا باب عقد
کئے ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہی اور کیا فرق رکھا درمیان علامتون اور معجزون کے باوجودیکہ دونون
باب مین خوارق ہی ذکر کئے ہین کوئی وجہ موجہ اسکے لئے ظاہر نہین ہوتی **الفصل الاول** فصل پہلی عن انس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ جبرئیل وھو یلعب مع الغلمان فاخذہ فصرعہ فشق عن قلبہ فاستخرج منہ علقۃ فقال ھذا حظ
الشیطان منک ثم غسلہ فی طست من ذھب بماء زمزم ثم لامہ واعادہ فی مکانہ وجاء الغلمان یسعون الی امہ
یعنی ظئرہ فقالوا ان محمدا قد قتل فاستقبلوہ وھو منتقع اللون قال انس فکنت اری اثر المخیط فی صدرہ رواہ مسلم
روایت ہی انس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرت کھیلتے تھے ساتھ لڑکون کے ف ح یعنے تھے انکے درمیان
مین اور یہ اسوقت تھا کہ آپ حلیمہ کے پاس تھے کہ دایہ آپ کی ہین ت پس پکڑا آپکو جبرئیل نے اور چت لٹایا آپکو پھر چیرا آپ کے دل کی جانب سے اور نکالا انکے دل سے
علقہ ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی استخرجہ فاستخرج منہ علقۃ یعنے لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کے پس معنے یہ ہونگے کہ آپکے دل کی جانب سے
چیرا اور دل کو نکالا پھر نکالا اسمین سے ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی مفاسد اور گناہون کی ت پس کہا جبرئیل نے کہ یہ حصہ شیطان کا ہی تمھسے یعنے پہونچتا
اسکو اگر ہمیشہ رہتا تیرے ساتھ پھر دھویا آپکے دل کو سونے کی لگن مین زمزم کے پانی سے ف ع یعنے واسطے تعظیم وتکریم حضرت کے اور استعمال سونیکا اس دنیا
مین منع کیا ہی واسطے امتحان کے ہی اور آخرت مین اسکے ظروف ہونگے بہشت مین اور اکثر جو کچھ کہ واقع ہوا ہی اسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب او اس
جہان کے احوال سے ہی علاوہ یہ کہ آنحضرت نے اسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نے کیا اور وہ غیر مکلف تھا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلے مقرر ہونے احکام کے تھا
اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اس سے ہوتا تو اسسے قلب مبارک دھوتے لیکن اسمین شک
نہین ہی کہ جو پانی نکلا تھا جوش مار کر آنحضرت کی انگلیون کے درمیان مین سے وہ افضل ہی سب پانیون سے مطلق بسبب ہونے اسکے کے اثر دست مبارک کے سے اور
پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی ت پھر ملایا اور درست کیا جبرئیل نے اس جگہ کو کہ چیری تھی اور پھیر رکھدیا دل کو اسکی جگہ مین یعنے اول دلکو دھوکر رکھا
اور پھر درست کیا سینہ مبارک اور آئے لڑکے کہ تھے ساتھ آنحضرت کے دوڑتے ہوئے آنحضرت کی مان کے پاس مراد رکھتا ہی انس راوی ماں سے دایہ آنحضرت کی کہ دودھ
پلاتی تھی پس کہا ان لڑکون نے کہ محمد تحقیق قتل کئے گئے پس آئے لوگ آنحضرت کے پاس یعنے متوجہ ہوئے کچھ لوگ دایہ کی قوم سے طرف حضرت کے پس دیکھا آپکو سہما ہوا
کہ رنگ متغیر ہی کہا انس نے کہ پس دیکھتا تھا مین نشان سوئی کے سینے کا آنحضرت کے سینہ مبارک مین ش ع ح اور یہ حدیث اور مانند اسکے اس قبیل کے ہین

کو واجب ہی تسلیم کرنا اسکا اور نہ تعرض کرے ساتھ تاویل کے بطریق مجاز کے اسلیئے کہ کچھ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہ خبر صادق مصدوق کی ہی قدرت
قادر کی سے اور حکمت اسمین یہ ہی کہ حضرت ہوگئے بسبب اسکے مقدس اور روشن دل کہ مستعد ہون قبول کرنے وحی کیلیئے اور راہ نپاوین طرف حضرت کے
وسوسے نفس کے اور منقطع ہو جاوے طمع شیطان کی آپکے غافل کرنے سے جیسے کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکے قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیئے کہ
چیرنا سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلے تو صغر سن مین دائی حلیمہ کے پاس دوسرے دس برس کی عمر مین تیسرے وقت نبی ہونے کے چوتھے شب معراج مین
جسوقت کہ جبرئیل حضرت کے بلانے کو آئے اور اختلاف کیا ہی آئمہ نے کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دھونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کیلیئے تھا یا اور
پیغمبروں کیلیئے بھی واقع ہوا اور ابن عباس رض سے بیچ خبر تابوت اور سکینہ کے آیا ہی کہ کہا اسمین ایک طشت تھا کہ دھوئے گئے تھے اسمین دل انبیاء صلوات الله
وسلامہ علیہم اجمعین کے **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وعن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انی لاعرف حجرا بمكة كان
يسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفه الان رواه مسلم** اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے بلاشبہ مین البتہ
پہچانتا ہون اس پتھر کو کہ مکہ مین تھا کہ سلام کرتا مجھ یعنے کہتا السلام علیک یا نبی الله جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلے اسکے کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق
مین البتہ پہچانتا ہون اسکو اب نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** کہا بعضون نے کہ وہ پتھر حجر اسود تھا اور ہو سکتا ہی یہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتھ زقاق الحجر
کے کہ ہی درمیان مین مسجد اور گھر خدیجہ رض کے اور حضرت عائشہ رض سے منقول ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جب لائے میرے پاس جبرئیل رسالت تو نہین
گذرتا تھا مین کسی پتھر اور درخت پر مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول الله **وعن انس قال ان اهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان یریهم آية فاراهم القمر شقتين حتى رأوا حراء بينهما متفق عليه** اور روایت ہی انس سے کہا تحقیق مکہ کے کافروں نے سوال کیا آنحضرت
سے کہ دکھلاوین انکو معجزہ کہ نشان آپکے سچ کا ہو دعوے نبوت مین پس دکھلایا انکو چاند کو دو ٹکڑے یعنے ساتھ اشارہ دست مبارک کے یہانتک کہ دیکھا
انھون نے پہاڑ حرا کو درمیان ان دونون ٹکڑون کے یعنے اسطرح کہ تھا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک نیچے پہاڑ کے جیسے کہ آتا ہی ذکر اسکا نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **وعن ابن مسعود قال انشق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرقتين فرقة فوق الجبل وفرقة دونه فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا متفق عليه** اور روایت ہی ابن مسعود رض سے کہا شق ہوا چاند آنحضرت کے زمانہ مین دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے
اور ایک ٹکڑا نیچے پہاڑ کے یعنے دونون ٹکڑے جدا ہوے اور ایک ان دونون کا پہاڑ کے اوپر کے جانب تھا اور دوسرا نیچے کے جانب پس فرمایا رسول خدا صلی الله
علیہ وسلم نے کافرون کو گواہی دو میری نبوت پر یا میرے معجزہ پر **ف ع** اور بعضون نے کہا معنا اسکے یہ ہین حاضر ہوا اور دیکھو بموجب پہلے معنے کے لفظ اشہدوا
مشتق ہی شہادت سے اور بموجب دوسرے کے شہود سے اور جاننا چاہیئے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہی آنحضرت کیلیئے اور روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت
کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور روایت کیا ہی انسے جم غفیر نے ائمہ حدیث سے اور علامہ ابن سبکی نے بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میرے نزدیک
یہ ہی کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت کی گئی ہی صحیحین وغیرہ مین بہت سے طرق سے کہ شبہ کو اسمین بالکل جگہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور
مفسر اجماع رکھتے ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعة وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرت کے معجزے سے واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور
سیاق آیت کے فرمایا وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہی سحر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضے بدعتیون اور فلسفیون نے باعتقاد اسکے کہ خرق والتیام
فلکیات مین محال ہی اور یہ نہین سمجھتے ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کئے ہوے الله تعالے کے ہین اور مسخر اسکی قدرت کاملہ کے چنانچہ آیا ہی کہ انکو لپیٹے گا
روز قیامت کے اور بعضے ملحدون مین سے کہتے ہین کہ اگر یہ واقع ہوتا تو اسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتے اور تمام اہل زمین اسکے دیکھنے مین شریک ہوتے
اور دیکھنا اسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والے متواتر اسکو نقل کرتے جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ طلب کیا تھا ایک قوم مخصوص نے انھین کو دکھلا

اور مقصود اس معجزہ سے دکھانا اور الزام دینا انکا تھا اور یہ بھی ہے کہ رات میں تھا اور ایک لحظہ سے زیادہ نہ تھا اور لوگ سوتے تھے اور ہو سکتا ہے کہ چاند اسوقت
میں ایسے بعضے منازل میں ہو کہ بعضے اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور بعضوں کو نہوا جیسے کہ خسوف کو بعضے شہروں والے پاتے ہیں اور بعضے نہیں
پاتے نہیں اور واسطے بیانوں میں آیا ہے کہ مسافر کہ اطراف زمین سے وہاں پہونچے خبر دی انھوں نے شق قمر کی اور منقول ہونا اسکا متواتر ہے بے شبہ اور کتابیں
سیر اور تواریخ کی اس سے بھری ہوئی ہیں گو کہ کافر اور منکر نقل نہ کریں اور منکر ہوں کچھ ضرر نہیں ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن**
اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَھْلٍ ھَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْھَہٗ بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ فَقِیْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللّٰتِ وَالْعُزّٰی لَئِنْ رَاَیْتُہٗ
یَفْعَلُ ذٰلِکَ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِہٖ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ زَعَمَ لِیَطَاَ عَلٰی رَقَبَتِہٖ فَمَا فَجِئَھُمْ مِنْہُ
اِلَّا وَھُوَ یَنْکُصُ عَلٰی عَقِبَیْہِ وَیَتَّقِیْ بِیَدَیْہِ فَقِیْلَ لَہٗ مَالَکَ فَقَالَ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَارٍ وَّھَوْلًا وَّاَجْنِحَۃً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْہُ الْمَلٰئِکَۃُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہا اس نے کہ کہا
ابوجہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہے محمد اپنے منہ کو درمیان تمہارے یعنے نماز پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے پس کہا گیا ہاں پھر کہا ابوجہل نے قسم ہے لات اور عزی
کی اگر دیکھونگا میں اسکو کہ کرتا ہے یہ یعنے سجدہ تو البتہ روندونگا میں اسکی گردن پس آیا ابوجہل آنحضرت کے پاس اس حال میں کہ آپ نماز پڑھتے تھے قصد کیا
اس نے کہ پاؤں رکھے آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہاں اپنی قوم کے پاس جانے جاتے حضرت کی طرف سے مگر اس حال میں کہ ہٹنے لگا اپنی ایڑیوں
پر اور بچاتا تھا ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے یعنے جب آیا پھر کر تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی آفت اسکو پہونچتی ہے اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے
اسکو روکتا ہے پس کہا گیا اسکو کہ کیا ہے واسطے تیرے اور کیا کرتا ہے تو کہ الٹا پھرتا ہے اور اپنے ہاتھ سے کچھ روکتا ہے پس کہا ابوجہل نے درمیان میرے
اور درمیان حضرت کے ایک خندق ہے آگ کی اور خوف اور امر شدید ہے اور بازو ہیں یعنے فرشتہ ہیں کہ محافظ تھے حضرت کے پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابوجہل مجھسے تو البتہ اچک لیجاتے اسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کرکے یعنے ہر فرشتہ اچک لیجاتا ایک ایک عضو اسکے
اعضا میں سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاہُ رَجُلٌ فَشَکَا اِلَیْہِ
الْفَاقَۃَ ثُمَّ اَتَاہُ الْاٰخَرُ فَشَکَا اِلَیْہِ قَطْعَ السَّبِیْلِ فَقَالَ یَا عَدِیُّ ھَلْ رَاَیْتَ الْحِیْرَۃَ فَاِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوۃٌ فَلَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَۃَ
تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَۃِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَۃِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوۃٌ لَتُفْتَحَنَّ کُنُوْزُ کِسْرٰی وَلَئِنْ طَالَتْ
بِکَ حَیٰوۃٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْءَ کَفِّہٖ مِنْ ذَھَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ یَطْلُبُ مَنْ یَّقْبَلُہٗ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَّقْبَلُہٗ مِنْہُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰہَ
اَحَدُکُمْ یَوْمَ یَلْقَاہُ وَلَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ یُّتَرْجِمُ لَہٗ فَلَیَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْکَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِکَ
مَالًا وَّاُفْضِلْ عَلَیْکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَھَنَّمَ وَیَنْظُرُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَھَنَّمَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ
تَمْرَۃٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ قَالَ عَدِیٌّ فَرَاَیْتُ الظَّعِیْنَۃَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَۃِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَۃِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰہَ
وَکُنْتُ فِیْمَنِ افْتَتَحَ کُنُوْزَ کِسْرَی بْنِ ھُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکُمْ حَیٰوۃٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِیُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُخْرِجُ مِلْءَ کَفِّہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اسوقت کہ میں تھا نزدیک آنحضرت کے کہ ناگہاں آیا انکے پاس ایک شخص
پس شکایت کی اسنے طرف حضرت کے فاقہ اور محتاجگی کی پھر آیا حضرت کے پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت کے راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہے
راہوں میں یعنے بسبب قزاقوں کے پس فرمایا آنحضرت نے اے عدی کیا دیکھا تونے حیرہ کو ف ع لفظ حیرہ ساتھ زیر ح مہملہ کے اور جزم ی کے نام ایک
قدیم شہر کا ہے نواح کوفہ میں اور تھا مشہور ہے نیشاپور میں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہاں شہر مذکور ہی ہے پس اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی پس البتہ

دیکھے گا تو عورت سفر کرنے والی کو اور بعضوں نے کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کرے گی حیرہ سے تا طواف کرے خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈرے گی کسی سے
سوائے خدا کے **ف** ح ع یہ بات اُس شخص کے جواب میں فرمائی کہ گلہ راہ زنی کا کیا تھا اور یہ جواب اُس شخص کے کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تھی آگے کی بات فرمائی
اور خطاب دونوں جا عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف میں حاضر تھے فرمایا تا سب صحابہ یہ بشارت سن لیں اور اُسکے ضمن میں جواب اُن دونوں کا
حاصل ہو جاوے پھر اُسکے بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور توانگری دنیا کی تنگی ہے آخرت میں اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالے نے اُسکے خرچ کرنیکی مصارف
خیر میں **ت** اور اگر دراز ہوا ساتھ تیرے زندگی البتہ کھولے جاوینگے خزانے کسرے بن ہرمز بادشاہ فارس کے یعنے بطور غنیمت کے وہ ہاتھ لگینگے اور تقسیم ہووینگے
مسلمانوں میں اور اگر دراز ہوئی ساتھ تیرے زندگانی تو البتہ دیکھے گا تو اُس شخص کو کہ نکالے گا بھر مٹھی سونے یا چاندی سے ڈھونڈیگا اُس شخص کو یعنے فقراؤں میں سے
کہ قبول کرے اُسکو پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کرے اسکو **ف** ح بسبب نہونے فقر اور احتیاج کے اور لینا سونے اور چاندی کا دفع حاجت کے لئے ہوتا ہے جب حاجت
ہی نہو تو سونا چاندی کس کام آوے اور کہا ہے علما نے کہ یہ حال اخیر زمانہ میں وقت اُترنے عیسے علیہ السلام کے ہوگا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ بیچ باب
نزول عیسے کے گذرا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مثل اسکے بیچ زمانہ عبدالعزیز کے بھی وجود میں آیا ہے اور جزم کیا ہے بیہقی نے ایسے معنے کا اور چونکہ خوشخبری
دی آنحضرت نے وسعت رزق و فراغت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کے سے تا جمع کریں درمیان بشارت دینے اور ڈرانے کے جیسے کہ شان مقام
نبوت کی ہے پس فرمایا **ت** اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالے سے ایک تمہارا اُس دن کہ ملاقات کریگا اُس سے یعنے روز قیامت کے اس حال میں کہ نہیں ہوویگا درمیان
اُسکے اور درمیان اللہ کے کوئی شخص ترجمہ کہ بیان کرے واسطے اسکے **ف** ح ع لفظ ترجمان ساتھ زبر ت اور پیش جیم کے اور ساتھ زبر دونوں کے اور
پیش دونوں کے وہ شخص کہ بیان کرے کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان میں جسکو دوبھاشیا کہتے ہیں حاصل یہ کہ اللہ تعالے اور بندہ کے درمیان میں
کوئی دوبھاشیا نہیں ہوویگا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ **ت** پس البتہ فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا نہیں بھیجا میں نے طرف تیرے رسول تاکہ پہونچاوے
تجھکو احکام دین کے اور خبر قیامت کے آنے کی پس کہے گا ہاں بھیجا تھا تو نے رسول پس فرماویگا اللہ تعالے کیا نہیں دیا میں نے تجھکو مال اور کیا نہیں جتایا
و انعام کیا میں نے تجھ پر **ف** ح ع یہ استفہام تقریر کے لئے ہے یعنے دیا میں نے تجھکو مال اور انعام کیا میں نے تجھ پر کمال اور قدرت دی میں نے تجھکو اُسکے خرچ کرنے پر
اور فائدہ اُٹھانے پر اُس سے اور صرف کرنے پر اوپر اہل استحقاق کے **ت** پس کہیگا بندہ ہاں دیا تھا تو نے مال اور احسان کیا تو نے مجھ پر پس دیکھیگا وہ
شخص داہنی طرف اپنے پس نہیں دیکھے گا مگر دوزخ یعنے بسبب ترک کرنے اطاعت کے اور دیکھے گا بائیں طرف اپنے پس نہیں دیکھے گا مگر دوزخ **ف** ح ع یعنے
بسبب کرنے برائیوں کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں کنایہ ہیں احاطہ سے یعنے گھیرے گی دوزخ اور نہیں نجات ہوگی اُس سے مگر ساتھ گذرنے کے اوپر اُسکے جیسے کہ
فرمایا اللہ تعالے نے وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لئے فرمایا **ت** کہ بچو آگ دوزخ سے یعنے بسبب تصدق کرنے کے
اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو پس جو شخص کہ نہ پاوے ٹکڑا کھجور کا پس چاہیے ساتھ کلام خوب اور نرم کے کہ سائل کو کہے اور لوگوں کو کہ وہ خوش ہوویں بشرطیکہ
اُسمیں مداہنت دین کی نہو کہا عدی نے پس دیکھی میں نے عورت سفر کرنے والی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہے حیرہ سے تاکہ طواف کرے خانہ کعبہ کا نہیں ڈرتی
مگر خدا سے یعنے جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے اور تھا میں درمیان اُن لوگوں کے کہ کھولے خزانہ کسرے بیٹے ہرمز بیٹے نوشیروان کے اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتھ
تمہارے زندگانی تو البتہ دیکھو گے اُس چیز کو کہ کہا ہے پیغمبر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالے گا شخص سونا اور چاندی اور ڈھونڈیگا اس شخص کو کہ قبول کرے
ف سنہ وفات پائی عدی بن حاتم نے سن سڑسٹھ یا اڑسٹھ یا انہتر میں عمر بن عبدالعزیز کے زمانے سے پہلے **ت** نقل کی یہ بخاری نے **و عن**
خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْنَا
أَلَا تَدْعُو اللهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوضَعُ

فَوْقَ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی خباب ابن ارت سے کہا کہ شکوہ کیا ہمنے یعنے کفار کا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ وہ سر کے نیچے کملی رکھے ہوئے تھے کعبہ کے سایہ مین اور تحقیق پائی تھی ہمنے مشرکون سے سختی اور تکلیف پس کہا ہمنے کیا نہین بد دعا کرتے آپ اللہ سے یعنے مشرکون پر اس سلیے کہ انہونے ایذا دی ہی ہم کو پس اٹھ بیٹھے آنحضرت اس حال مین کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپ کا ف ع یعنے بسبب ایک حالت کے کہ وارد ہوئی حضرت پر سننے ظلم اور بے اندازی کافرون کی سی یا بسبب بے صبری اور شکایت کرنے مسلمانون کی کافرون کی اور یہ مناسب ہی ساتھ قول آنحضرت کے ت اور فرمایا تھا شخص اگلے لوگون مین کہ کھودا جاتا تھا اس کے لئے گڑہا زمین مین پہر رکہا جاتا تھا وہ شخص اُس گڑہے مین پہر لایا جاتا تھا آرا اور رکھا جاتا تھا اوپر سر اس کے اور چیرا جاتا تھا وہ دو ٹکڑے پس نہین باز رکھتا تھا اُس کو وہ عذاب شدید اس کے دین سے اور کنگھی کیا جاتا تھا ایک شخص ساتھ کنگھیون لوہے کے نیچے گوشت کے ہڈیون اور پٹھون پر یعنے کنگھی بسبب تیزی اور سختی کے گوشت سے گذر کر پہنچی اور ہڈی پر پہونچتی تھی اور نہین باز رکہتا تھا اُس کو وہ عذاب اُس کے دین سے قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہووے گا یہ دین یعنے اور آسانی دیکھوگے تم بعد دشواری کے یہان تک کہ چلے گا سوار صنعا سے حضرموت تک کہ مسافت بعید ہی درمیان دونون موضعون کے اس حال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوار کسی سے مگر خدا سے ف ع صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت درخت اور پانی رکھتا ہی مانند دمشق کے اور ایک قریہ ہی دمشق کے دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتھ جزم ضاد اور زبر میم کے پیش سے بھی کہتے ہین ایک شہر مشہور ہی یمن مین جگہ صلحا اور عابدین کی یہان تک کہ کہا ہی علمانے حضرموت تنبت الاولیا یعنے حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنے اولیا اُس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتے ہین اور یہ نام اس کا اس لئے رکھا گیا ہی کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئے وہان اور مرے اور بعضون نے کہا کہ حاضر ہوئی اُس مین موت جرجیس کی ت یا نہین ڈریگا مگر بھیڑیے سے اپنی بکریون پر ف ح مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کے ظلم سے آپس مین جیسا کہ جاہلیت مین تھا نہ امن حملہ کرنے بھیڑیے کے سے بکریون پر اس سلیے کہ وہ خارج ہی عادت سے اور یہ امن بھی ہو جائیگا ولیکن آخیر زمانہ مین وقت اوترنے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے انتہیٰ اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ ایک نسخہ مین واؤ سے ہی یعنے والذئب اور وہ احتمال رکھتا ہی یہ کہ ہو بمعنی او کے یا ہو او بمعنی واو جمع کے یا شک کے لیئے اور بہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہی جو کہ اس مین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونے امن اور زوال خوف کے پس دفع ہوگیا جو کچھ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کے ظلم سے الخ ت ولیکن تم جلدی کرتے ہو ف ع یعنے قریب ہی کہ جا آملے ہیکا عذاب کرنا مشرکین کا تمکو پس صبر کرو اور ہو یہ جیسے کہ صبر کیا اُن لوگون نے کہ پہلے تمہارے تھے مومنین مین سے اوپر سخت تر عذاب کے تمہارے عذاب سے بسبب قوت یقین کے ت نقل کی یہ بخاری نے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے پاس ام حرام

بنت ملحان کی **ف** ح ع لفظ ملحان میم کے زیر اور لام کے جزم سے ہی اور حرام خالہ انس کی ہین بہن انکی مان کی کہ ام سلیم ہین اور یہ دونون عورتین
خالہ تھین آنحضرت کی دودہ کے علاقہ سے یا نسبی کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تھین آنحضرت کی لیکن اختلاف کیا ہی کیفیت
محرمیت مین کہ کسی نے کسی علاقہ سے محرم کہا ہی اور کسی نے کسی علاقہ سے کہا مؤلف نے کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین
اپنے خاوند کے ساتھ زمین روم مین حضرت عثمانؓ کی خلافت مین **ت** اور تھین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی **ف** ح کہ بہت بزرگ ہین انصار
مین سے پس بسبب محرمیت کی کہ اُن دونون بہنون سے رکہتے تھے ان کے پاس تشریف لاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے جیسے کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کے
ت پس آئے آنحضرت ام حرام کے پاس ایک دن پس کہانا کھلایا ام حرام نے آپ کو پہر بیٹھے ام حرام جوئین دیکھنی حضرتؐ کے سر مبارک مین **ف** ح اوپر تحقیق کے
گذر چکی ہی کہ جوئین بدن مبارک مین نہ تھین ولیکن یہ بال صاف کرتی تھین غبار وغیرہ سے اور دیکھتی تھین کہ شاید کوئی جون ہو **ت** پس سوئے آنحضرت
پہر جاگے اس حال مین کہ وہ ہنستے تھے کہا ام حرام نے کہ پس کہا مین نے کس چیز نے ہنسایا آپ کو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری اُمت
مین سے روبرو کی گئی میرے اور دکہائی گئی مجکو اس حال مین کہ جہاد کرتے ہین راہ خدا مین سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر یا مثل
بادشاہون کے تختون پر **ف** ع یہ شک راوی ہی کہ لفظون مین فرق ہی اور معنے دونون عبارتون کے ایک ہی ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتھ پشت زمین کے
اور کشتی کو ساتھ تخت کے اور ٹھہرایا اُس پر بیٹھنے کو مشابہ بیٹھنے بادشاہ کے اپنے تخت پر واسطے اشارہ کرنے کے اس پر کہ وہ اپنے نفسون کو محنت مین ڈالین گے
اور مرتکب ہون گے اس امر عظیم کے بخوشی خاطر اور دل کی اُمنگ سے مانند بادشاہون کے تختون پر **ت** پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ
کرے مجکو اس جماعت مین سے کہ سوار ہون گے دریا پر جہاد کے لئے پس دعا کی آنحضرت نے ام حرام کے لئے ساتھ اُس چیز کے کہ درخواست کی پہر رکہا آنحضرت نے
سر مبارک اپنا اور سو گئے اور پہر بیدار ہوئے اس حال مین کہ ہنستے تھے پس کہا مین نے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا آپ کو فرمایا آنحضرت نے کتنے آدمی میری
اُمت مین سے روبرو کیے گئے میرے جہاد کرنے والے راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا پہلی بار مین کہ سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر پس
کہا مین نے بیچ دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ کرے مجکو اُن مین سے فرمایا تو پہلون مین سے ہی **ف** ع یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت
دوسری بار دکہائی گئی غیر اُس جماعت کے تھی کہ جو پہلے دکہائی گئی یعنے ہمیشہ نوبت بنوبت دریا مین بیٹھین گے اور جہاد کرین گے اور تو اس جماعت سے ہو گی
کہ اول یہ کار کرین گے اور یہ بھی اس مین اشارہ ہی کہ مرتبہ پہلون کا زیادہ ہی پچھلون کے مرتبہ سے **ت** پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کے زمانہ مین **ف** ح
ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ اور امارت معاویہ کے اور اکثر اس پر گئے ہین کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کے بیچ خلافت عثمانؓ کے
پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت معاویہ کے ہین پس نہین منافی ہی اس کے کہ ہوت اُن کی بیچ خلافت عثمانؓ کے ہوئی جیسے کہ اوپر گذرا **ت** پس
گرا دی گئین ام حرام زمین پر اپنے جانور کی پیٹھ پر سے پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
إِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذَا الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي
رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذَا الرِّيحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ
عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ
كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بَلَغْنَا نَاعُوسَ الْبَحْرِ

اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ ضماد آیا مکہ مین اور تھا وہ ازد شنوءۃ سے **ف** ح لفظ ضماد ض معجمہ کے زبر اور پیش سے اور تخفیف میم سے ہی اور دال آخر مین اور بعضون نے میم بھی آخر مین روایت کی ہی یعنے ضمام کہا ہی اور لفظ شنوءۃ شین کے زبر اور نون کے پیش سے پھر واو ہی ساکن پھر ہمزہ پھر ہا م ایک شہر ہے قبیلہ کا ہی یمن مین سے اور ازد ایک قبیلہ اُس سے اور ضماد آنحضرت سے آشنائی رکھتا تھا پہلے نبوت کے اور یہ ایک شخص تھا طبیب اور افسونگر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتداء اسلام مین **ت** اور تھا ضماد کہ منتر پڑھتا تھا اس ہوا سے **ف** ح یعنے آسیب جن کے دفع کے لئے اور جن کو ریح یعنے ہوا کہتے ہین باعتبار اس کے کہ دکھائی نہین دیتا مانند ہوا کے **ت** پس سنا ضماد نے مکہ کے بیوقوفون سے کہ کہتے ہین محمد دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نے اگر دیکھون مین اُس شخص کو تو علاج کرون شاید کہ خدا تعالیٰ تندرستی دیوے اُن کو بسبب میرے کہا ابن عباسؓ نے پس ملاقات کی ضماد نے آنحضرت سے اور دیکھا آپ کو پس کہا اے محمد تحقیق مین منتر پڑھتا ہون واسطے دفع آسیب جن کے پس آیا ہی تمکو رغبت میرے منتر پڑھنے مین اور اس علت کے دور ہونے مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب تعریفین واسطے اللہ کے ہین تعریف کرتے ہین ہم اُس کی اور شکر کرتے ہین ہم اُس کی نعمتون کا اور مدد چاہتے ہین ہم اُس سے یعنے توفیق ذکر اور عبادت اور طاعت اسکے کی جسکو کہ راہ دکھاوے اور مقصد کو پہونچاوے اللہ پس نہین ہی کوئی گمراہ کرنے والا اس کو اور جس کو کہ گمراہ کرے خدا پس نہین راہ دکھانے والا اور منزل مقصود کو پہونچانے والا اُس کو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک اُسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندہ ہی اُسکا اور رسول اُسکا ایسپر پیچھے حمد اور درود کے **ف** ح لفظ اما بعد ایک کلمہ ہی کہ بعد شہادتین کے خطبون مین مذکور ہوتا ہی جیسے کہ کتاب الجمعہ مین گذرا یہان جانا تھا آنحضرتؐ نے کہ پیچھے لفظ اما بعد کے خطبہ پڑھین بیچ وعظ و نصیحت ضماد کے ولیکن اسی قدر پر اکتفا کیا اور جواب اُسکا صراحۃً رکھا اور یہ کلمات پڑھے تاکہ جانے عقلا کہ یہ شخص بڑا عقلمند ہی اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکھتا اور جو اس کو مجنون کہتے ہین وہ بیوقوف ہین **ت** پس کہا ضماد نے آنحضرت کو پھر فرمایئے میرے آگے یہ کلمے آپنے پس پڑھا ان کلمون کو اُس کے آگے پیغمبر خدا نے تین بار پس کہا ضماد نے کہ البتہ تحقیق سنا ہی مین نے قول کاہنون کا اور قول ساحرون کا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مین نے مانند ان کلمون تمہارے کے اور تحقیق پہونچے ہین یہ کلمے بیچون بیچ اور نہایت گہراؤ کی جگہ دریاے کلام کو یعنے نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہونچے ہین وو تم ہاتھ اپنا تا بیعت کرون مین تمسے اسلام پر کہا ابن عباسؓ نے پس بیعت کی ضماد نے آنحضرتؐ سے اور مسلمان ہوا نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ بعضے نسخون مصابیح کے واقع ہوا ہی بلغنا بجاے بلغ کے اور ناعوس نون اور عین مہملہ سے بجاے قاموس کے کہ قاف اور میم سے ہی **ف** ح شیخ محی الدین نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دو نون طرح ضبط کیا ہی یعنے ناعوس ساتھ نون اور عین کے اور موجود بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کے یہ ہی اور قاموس ساتھ قاف اور میم کے اور مشہور روایتون مین یہی ہی بیچ غیر صحیح مسلم کے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعضون نے ناعوس روایت کیا ہی اور ہمارے شیخ ابو الحسن نے کہا کہ ناعوس بمعنی قاموس کے ہے اور تورپشتی نے کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف ہی اور وہم راوی کا ہی اور بعضون کے نزدیک قاموس قاف اور میم سے بھی آیا ہی اور ناعوس لغت کی مشہور کتابو مین مذکور نہین ہی **وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْآخَرُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي** اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابو ہریرہؓ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کے یہلک کسرےٰ ہی اور بیچ اول حدیث دوسری کے لیفتحن عصابۃ ہی بیچ باب الملاحم کے اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ

اقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم انه نبي قال ابو سفيان فقلت انا فاجلسوني بين يديه واجلسوا اصحابي خلفي ثم دعا بترجمانه فقال قل لهم اني سائل هذا عن هذا الرجل الذي يزعم انه نبي فان كذبني فكذبوه قال ابو سفيان وايم الله لولا مخافة ان يؤثر علي الكذب لكذبته ثم قال لترجمانه سله كيف حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب قال فهل كان من ابائه من ملك قلت لا قال فهل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال قلت لا قال ومن يتبعه اشراف الناس ام ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم قال ايزيدون ام ينقصون قال قلت لا بل يزيدون قال هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخل فيه سخطة له قال قلت لا قال فهل قاتلتموه قلت نعم قال فكيف كان قتالكم اياه قال قلت يكون الحرب بيننا وبينه سجالا يصيب منا ونصيب منه قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في هذه المدة لا ندري ما هو صانع فيها قال والله ما امكنني من كلمة ادخل فيها شيئا غير هذه ـ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان بیٹے حرب کے نے ایک حدیث کہ پہونچی ہے منہہ اُسکے سے طرف منہہ میرے کے ف ع یعنے بالمشافہہ بے واسطے کے درمیان میرے اور درمیان اُس کے کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اس کے یہ ہین کہ نہین تھا کوئی حاضر سوائے میرے ساتھ اُس کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر لفظ حدثنی کا ت کہا ابوسفیان نے کہ سفر کیا مین نے اُس مدت مین کہ تھے درمیان میرے اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع مراد ہے اس سے مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئی سے تھے وہ سن چھہ مین اور مدت اُس کی دس برس ٹھری تھی لیکن کفار نے نقض عہد کیا بسبب قتل کرنے بعضے خزاعہ کے کہ حلیف تھے آنحضرت کے پس غزوہ کیا انسے سن آٹھہ مین اور فتح مکہ کی ہوئی ت کہا ابوسفیان نے پس اُس وقت ناگہان مین تھا ملک شام مین یعنے مقام کیے ہوئے آیا خط آنحضرت کا طرف ہرقل کے ف ع لفظ ہرقل ساتھ زیر ہ اور زبر ر اور جزم قاف کے اور ساتھ زیر قاف کے بھی کہتے ہین نام ہے بادشاہ روم کا اور لقب اُسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہے دینارون پر اُسی نے ڈالی ہے اور اول بیعہ یعنے گرجا گھر اُسی نے بنائے تھے ت کہا ابوسفیان نے اور تھے دحیہ کلبی کہ لائے تھے اُس خط کو پس پہونچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصرے کے ف ح کہ ہرقل کے بڑے امیرون مین سے تھا اور بصرے ساتھ پیش ب اور جزم صاد مہملہ کے نام ایک شہر کا ہے شام کے شہرون مین سے ت پس پہونچایا اُس خط کو امیر بصرے نے طرف ہرقل کے یعنے حکم اسی طرح کیا تھا حضرت نے دحیہ کو کہ تو یہ خط سردار بصرے کو دینا وہ ہرقل کو پہونچا دیگا پس کہا ہرقل نے کیا ہے اس جگہہ کوئی قوم اس شخص کی سے کہ دعوے کرتا ہے اور کہتا ہے وہ کہ مین نبی ہون یعنے تاکہ مین پوچھون اُس سے وصف اُن کا تاکہ ظاہر ہو ہمارے لیے سچ اور جہوٹ اُنکا کہا یعنے بعضے اُس کے خادمون نے کہ ہان ہے ایک شخص اُسی کی قوم مین سے کہ تجارت کے لیئے آیا ہے پس بلایا گیا مین ساتھ ایک جماعت کے قریش سے کہ مقدار تیئیس آدمیون کی تھی پس داخل ہوے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹھلائے گئے ہم آگے ہرقل کے یعنے تاکہ سنے کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اُسکا پس کہا ہرقل نے کون سا تم مین سے بہت نزدیک ہے نسبت مین اس شخص سے کہ دعوی کرتا ہے نبی ہونیکا ف ع کہا علمائے کہ نہین پوچھا اُس نے قریب النسبت کو مگر اس لیئے کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اُنکا اور بعید ہے یہ کہ جہوٹ بولے اُنکے حق مین ت کہا ابوسفیان نے کہ پس کہا مین نے کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اس شخص سے پس بٹھایا اُنہون نے مجکو آگے ہرقل کے یعنے تنہا اور بٹھلایا میرے ساتھ والون کو میری پیٹھہ کے پیچھے ف ع اس لیئے کہ قرار واقعی جھٹلاوین شرم نکرین سامنے ہونے مین یا اس لیے پیچھے بٹھایا کہ وہ سر یا ہاتھ کے اشارہ سے کسی بات کے بیان کرنے کو منع نکر دین ت پھر بلایا ہرقل نے اپنے مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تھا پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہو ابوسفیان کے یاروں کو کہ مین پوچھتا ہون ابوسفیان سے احوال اس شخص کا کہتا ہے مین پیغمبر ہون پس اگر جہوٹ کہے مجھہ سے تو جھٹلا دو اس کو اور آگاہ کرو مجکو جھوٹ بات پر کہا ابوسفیان نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاویگا مجھہ پر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین ف ع یعنے حاضرین میرا جھوٹ میری قوم کے آگے بیان کرینگے اس کا ڈر تھا اگر یہ نہوتا تو جہوٹ بولتا مین

ہرقل سے حضرت کے باب مین بسبب بعض مخالفت کے کہ اُنسے رکھتا تھا کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میرے ساتھی میرا ادب

مجکو تو البتہ کچھ جھوٹ بولتا مین اُس حضرت ت پھر کہا ہرقل نے اپنے ترجمہ سے کہ پوچھ ابو سفیان سے کہ کیسا ہی حسب آنحضرت درمیان تمہارے کہا ابو سفیان نے

کہ کہا مین نے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین ف ع حسب اُس چیز کو کہتے ہین کہ شمار کرے اسکو آدمی اور فخر کرے ساتھ اُسکے قسم شرف وفضل اپنے کے یا اور

باپون اپنے کے اور یہ شامل ہی نسب کو بھی اور مراد یہان بنی ہاشم ہین کہ قریش مین سب سے افضل تھے اور بخاری مین آیا ہی کیف نسبکم ت کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہی اس شخص کے

باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا مین نے نہین کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے تھے تم اُسکو ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہتا ہی اب یعنی کیا پہلے دعوی نبوت

کے کوئی جھوٹ اُنسے ظاہر ہوا تھا اور تم اُسکو تہمت جھوٹ کی لگاتے تھے کہا ابو سفیان نے کہ کہا مین نے نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتے ہین اُنکا اور

ایمان لاتے ہین اُنپر اشراف لوگون کے یا ضعیف اُنکے ف ح مراد اشراف سے یہان اہل نخوت وتکبر ہین والا کون شریف زیادہ ہی اولاد ہاشم سے مانند عباس

اور حمزہ اور علی اور جعفر کے اور اکابر قریش سے مانند ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور اور صحابہؓ کے قریش مین کہ پہلے سوال کرنے ہرقل کے سے ایمان لائے تھے ت

کہا ابو سفیان نے کہ کہا مین نے بلکہ ضعیف لوگون کے ایمان لائے ہین ف ح اور ابو اسحق کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا متابعت کی ضعیفون اور مسکینون اور

نوعمرون نے اسی پر نسب وشرف والون نے متابعت نہین کی اور یہ محمول اکثر وغالب پر ہی ت کہا ہرقل نے کہ آیا زیادہ ہوتے جاتے ہین لوگ روز بروز انکی تابعیت میں یا کم

ہوتے جاتے ہین بسبب پھر جانے بعض اُنکے کے طرف دینون اپنے کے یا بسبب مرجانے بعض اُنکے کے کہا ابو سفیان نے کہ کہا مین نے کم نہین ہوتے ہین بلکہ زیادہ ہوتے

جاتے ہین کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہی یعنے پھر جاتا ہی کوئی اُنمین سے اُسکے دین سے بعد داخل ہونے کے اُسمین بسبب ناخوشی رکھنے کے اُسکے دین کو

کہا ابو سفیان نے کہ کہا مین نے مرتد نہین ہوتا ہی کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اُس سے کہا مین نے ہان کہا ہرقل نے پس کس طرح ہی لڑائی تمہاری

اُس سے کہا ابو سفیان نے کہ کہا مین نے ہوتی ہی جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے مانند ڈولون کے کہ کبھی یہ بھرا ہی اور وہ خالی اور کبھی وہ بھرا ہی اور یہ

خالی پاتا ہی وہ ہم سے اور پاتے ہین ہم اُس سے یعنے کبھی اُنکے مصیبت پہنچتی ہی ہمکو اور کبھی ہم سے اُنکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہی وہ عہد اور صلح

کہ کرتا ہی کہا مین نے نہین یعنی نہین واقع ہوئی اُنسے عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنے مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی نہین جانتے

کہ کیا کرنے والے ہین وہ اُس سے ورتے ہین اس مین یعنے آیا عہد شکنی کرین گے مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابو سفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی

بات کہ داخل کرون مین درمیان باتون اپنی کے کچھ سوائے اسباب کے ف ع یعنے کوئی بات کہ اُس مین نسبت نقصان اور عیب کے جناب رسالت صلی اللہ علیہ

وسلم مین کچھ ممکن ہو نہین بیان کر سکا مین سوائے اسبات کے کہ اس مین احتمال نسبت غدر کا تھا **فَقَالَ فَهَلْ** قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ

لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّیْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا

وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِیْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ

اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ

فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ

اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ

فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ

فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ

لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ

هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتُ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ
قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ
اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ
وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ
الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ. کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہے یہ بات کسی نے پہلے اس کے فرع یعنے سوائے انبیاء و مرسلین کے مانند ابراہیم اور اسمٰعیل اور
اسحاق اور یعقوب اور اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے کسی نے تمہاری قوم میں سے دعویٰ نبوت کا کیا ہے پہلے اُن کے ت کہا میں نے نہیں پھر کہا ہرقل نے
فرع یعنے بعد اس کے کہ فارغ ہوا سوالوں سے کہ دلالت کرتے ہیں نبوت اور رسالت پر اور ارادہ کیا یہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اُن کی کا از راہ منقول
اور معقول اور عرف اور عادات کے کہا ت واسطے مترجم اپنے کے کہ کہو ابو سفیان سے کہ تحقیق میں نے پوچھا حسب اس شخص کا تم میں پس جواب دیا تو نے یہ کہ
وہ تم میں صاحب حسب کا ہے اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی ہے بیچ نجابت ان کی بیچ اشراف قوم ان کی کے اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا تھا اُس کے باپ دادوں میں
کوئی بادشاہ پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس کہا میں نے یعنے اپنے دل میں کہ اگر ہوتا اُس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ تو کہتا میں کہ یہ ایک شخص ہے کہ طلب
کرتا ہے ملک باپ دادا اپنے کا اور پوچھا میں نے تجھ سے حال اُس کے تابعداروں کا کہ آیا ضعیف یعنے فقیر و گوشہ نشین لوگ ہیں یا اشراف یعنے اغنیا اور جاہ و حشم والے
پس کہا تو نے بلکہ ضعیف لوگ ہیں اور یہی ضعیف ہوتے ہیں تابعدار پیغمبروں کے فرع کہ سبقت کرتے ہیں اُن کے تابعداری کرنے میں اور امراء گرفتار
جاہ و تکبر کے ہیں محروم رہتے ہیں اس سعادت سے یہاں تک کہ جب عاجز ہوتے ہیں اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہے تو مضطر اور ناچار ہو کر اسلام
لاتے ہیں ت اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا تم متہم کرتے تھے اُس کو ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس
جانا میں نے یہ کہ نہیں ہے معقول اور متصور کہ چھوڑے جھوٹ بولنے کو لوگوں پر پھر شروع کرے کہ جھوٹ بولے اللہ پر فرع یعنے ہر ایک پر ظاہر ہے
کہ جھوٹ بولنا اللہ پر نہایت بُرا ہے پس یہ کب ہو سکتا ہے کہ لوگوں سے تو جھوٹ نہ بولے اور اللہ پر جھوٹ باندھے ت اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا پھر جاتا ہے کوئی
اُن میں سے اُس کے دین سے بعد داخل ہونے کے دین میں بسبب ناراض ہونے کے اُس کے دین سے پس کہا تو نے نہیں اور ایسا ہی ہے حال ایمان کا کہ نہیں نکلتا ہے
جس وقت کہ ملا وے لذت اور حلاوت اُس کی دلوں میں کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہے اور اگر کوئی پھر گیا تو ایمان اس کے دل کے اندر نہیں آتا اور نہیں ٹھہرا تھا
اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا زیادہ ہوتے جاتے ہیں تابعین اُس کے روز بروز یا کم پس جواب دیا تو نے کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور اسی طرح ہے دین ایمان
کہ زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنے نفس اور اہل اُس کے یہاں تک کہ تمام اور کامل ہو فرع یعنے پورا ہو بسبب امور معتبرہ کے اُس میں قسم نماز اور زکوٰۃ اور روزوں وغیرہ
اور اسی سے اُتری آیت آخیر عمر میں آنحضرت کے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ت اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا لڑتے ہو تم اُس سے پس جواب
دیا تو نے کہ تم لڑتے ہو اُس سے پس ہوتی ہے لڑائی درمیان تمہارے اور درمیان اُس کے مانند ڈولوں کے پھرتا ہے یعنے مصیبت کو وہ تمہارے اور پہنچتے ہو تم اُن
اور اسی طرح رسول مبتلا اور آزمائے جاتے ہیں ساتھ اعدائے دین کے پھر ہوتی ہے عاقبت پیغمبروں کے لئے فتح اور نصرت آخر کار میں اور غالب آتا ہے دین اُنکا اور
پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہے وہ شخص پس جواب دیا تو نے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتا اور ایسے ہی پیغمبر ہوتے ہیں کہ عہد شکنی نہیں کرتے اور پوچھا میں نے تجھ سے
کہ کیا کہا ہے یہ قول یعنے دعویٰ نبوت کا کیا ہے کسی نے پہلے اس کے پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس کہا میں نے کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہ بات کوئی پہلے اس کے تو کہتا میں کہ ایک
شخص ہے کہ پیروی کرتا ہے ساتھ قول کے کہ کہا گیا ہے پہلے اُس کے کہا ابو سفیان نے پھر پوچھا ہرقل نے مجھ سے کہ ساتھ کس چیز کے حکم کرتا ہے وہ شخص تم کو کہا میں نے حکم کرتا ہے ہم کو ساتھ نماز اور زکوٰۃ
اور سلوک کرنے کے ناطے داروں سے اور بچنے کے حرام سے کہا ہرقل نے اگر ہے وہ چیز کہ کہتا ہے تو بلا شبہ وہ پیغمبر ہے اور تحقیق تھا میں جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہے لیکن

خیر زمانہ مین اور نہین تھا مین گمان کرتا اُس کو تم مین سے ف ح ع یعنے نسل اسمٰعیل سے کہ باپ ہین عرب کے بلکہ گمان کرتا تھا مین کہ وہ ہم مین سے کہ اولاد اسحٰق
مین ہوگا اس لیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کے اولاد اسحٰق سے ہوئے اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو وہ پیغمبر ہی بلاشبہہ بسبب اگلی کتابون کے
خبرون کے تھا کہ اُن مین یہہ علامتین حضرت کی لکھی تھین سو پائی گئین حضرت مین اور بسبب علم کہانت اور نجوم کے بھی تھا جیسے کہ صحیح بخاری مین آیا ہی کہ کہا
ہرقل نے دیکھا مین نے نجوم مین اور دیکھا مین نے بادشاہ ختان کو پس پوچھا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نے کہ عرب ہین کہ ختنہ کرتے ہین انتہی
اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سے حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اس کے ایمان نہین لایا اور فائدہ نہین اوٹھایا اس معرفت سے اس لیے کہ اُس نے
فوج کشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر اور لڑا اُن سے اور نہین قصور کیا لشکر کے بھیجنے مین صحابہ پر روم وغیرہ سے کئی بار پس شکست دیتا تھا اللہ اُن کو
اور ہلاک کرتا تھا اُن کو کہ نہین پھرتے تھے طرف اُس کے اُن مین سے مگر تھوڑے سے اور ہمیشہ ایسے حال پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوئی اکثر شہر شام کے
یعنے مسلمانون نے فتح کیے پھر والی ہوا بعد اُس کے مرنے کے بیٹا اُس کا اور اُس کے مرنے کے بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کی یعنے کافر رومیون کی پھر مسلمان
رومی مسلط ہوئی بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کے یہان تک کہ قائم کیا اللہ تعالی نے اُن کو واسطے مقابلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کے اور قائم ہوئے
وہ واسطے خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتے رہے وہان کی اور خیرات کرتے رہے وہان اور بھیجتے رہے امیر حاج کو اور تعظیم تکریم کرتے رہے علما اور مشائخ
اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزا ونصرہم علے جمیع الاعداء الی یوم الندا اور بات یہہ ہی کہ جس کو ہدایت کرے اللہ اُس کو کوئی گمراہ نہین کر سکتا اور جس کو گمراہ کرے اللہ
اُس کو کوئی ہدایت نہین کر سکتا دیکھا چاہیے کہ ہرقل نے کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچھ کام نہ آئی بسبب نہونے سعادت ازلیہ کے اور ہونے شقاوت آبدیہ کے
اور سبب اس کا الب ریاست کی تھی اور محبت مال کی تھی اور اگر تحقیق مین جانتا یہہ کہ پہونچ سکون گا طرف اُن کے تو البتہ دوست رکھتا دیکھنا اُن کا اور
اگر ہوتا مین پاس اُن کے تو البتہ دھوتا مین دونون پاؤن اُن کے اور البتہ پہونچے گا غلبہ اور حکومت اس کی اس زمین مین کہ نیچے دونون پاؤن میرے کے ہی
کہ ملک روم اور شام کا ہی پھر منگایا خط آن حضرت کا اور پڑھا اُس کو ف ع او تعظیم و تکریم کی اُس کی اور مبالغہ کیا اُس کی محافظت مین پس تھا وہ سبب
باقی رہنے سلطنت اُس کی کا اُس کی اولاد مین بخلاف کسری کے کہ اُس نے پھاڑ ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا آن حضرت کے خط کو پس ٹکڑے ٹکڑے کیا
اللہ نے ملک اُس کا اور متفرق کیا اس کی اولاد کو اور نکال دیا اُن کے ہاتھ سے ملک اُس کا کہا سیف الدین نے کہ بھیجا مجھکو بادشاہ مغرب نے طرف بادشاہ
فرنگ کے کسی کام کے لئے پس وہ کام کر دیا اُس نے اور کہا مجھکو وہان ٹھہرنے کے لئے پس انکار کیا مین نے پھر کہا کہ تحفہ دون گا مین تجھکو اچھا تحفہ پھر نکالی
صندوق مین سے ایک نلوا سونے کی اور نکالا اُس مین سے ایک خط کہ اوڑ گئے تھے اکثر حرف اُس کے اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہارے نبی کا کہ آیا تھا میرے دادا
قیصر کے لئے میراث مین چلا آتا ہی یہہ ہمارے آب تک اور وصیت کی تھی ہم کو ہمارے دادا نے کہ جب تک یہہ ہمارے پاس رہیگا نہین جائیگا ملک ہم سے پس ہم
محافظت کرتے ہین اُس کی تاکہ ہمیشہ رہے ہمارے لئے ذکر کمال الدین سے نقل کی ہی یہہ بخاری اور مسلم نے اور گذری یہہ ساری حدیث باب الکتاب
الی الکفار مین ف ح ع اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نے روم کے سردارون کو اپنے مکان مین جمع کیا اور حکم کیا کہ اُس کے دروازے بند کر دین اور کہا
اے گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس اُچھلے اور بھاگے جیسے کہ گورخر اُچھلتے ہین اور بھاگتے ہین اور ہرقل نے
جب وحشت اور نفرت اُن کی دیکھی تو کہا یہی حال پر رہو مین تم کو آزماتا تھا کہ اپنے دین مین کس قدر قوت اور استحکام رکھتے ہو پس سجدہ کیا اُنھون نے
اُس کو اور راضی ہوے اُس سے اور تھا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کے ایمان مین راجح یہہ ہی ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند امام احمد مین
آیا ہی کہ اُس نے لکھا تبوک سے آن حضرت کو کہ مین مسلمان ہون آن حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹ کہتا ہی وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہی اور ہرقل کے قصہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ علم بے ہدو دانشمندی ہدایت ربانی مین کافی نہین ہی جب تک کہ توفیق الہی رفیق نہو جیسا کہ حال یہود کا تھا ۔ ع عشق کاریست کہ موقوف ہدایت باشد

اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہی حق کے پانے سے واللہ اعلم نسأل اللہ العافیۃ **بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ** باب ہی بیچ بیان
معراج کے فتح عروج بمعنی اوپر چڑہنے کے ہی اور معراج آلہ چڑہنے کا یعنے سیڑہی گویا آن حضرت کے لئے ایک سیڑہی ہی کہ اُس پر سے آسمان پر چڑہے اور
ایک روایت مین بھی آیا ہی کہ جب آن حضرت سیڑہی پر چڑہے تو ایک سیڑھی اُن کے لئے رکھی کہ اس پر سے اوپر گئے اور ایک سیڑھی ہی کہ ملائکہ اُس پر سے چڑہتے
اُترتے ہین اور اکثر علما اس پر ہین کہ معراج ربیع الاول مین تھی بارہوین سال رسول ہونے سے اور بعضے کہتے ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوی اور مشہور یہہ
کہ ستائیسوین رجب کو ہوی تھی عمل اہل مدینہ کا رجبیہ مین کہ اُن کے مواسم شریفہ سے ہی اسی پر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ سن پانچ یا چھہ مین تھی اور جاننا چاہیے کہ یہان
ایک اسرا ہی اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سے ہی مسجد اقصےٰ تلک اور معراج مسجد اقصےٰ سے ہی آسمان تک اور اسرا ثابت ہی نص قران سے اور منکر اُس کا کافر ہی
اور معراج ثابت ہی حدیثون مشہورہ سے اور منکر اُس کا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف آئین ہین اقوال علما کے اس باب مین کہ معراج خواب مین تھی یا بیداری مین
اور ایک بار تھی یا کئی بار ایک بار جاگتے مین اور اور کئی بار سوتے ہین اور جو کچھ کے سوتے مین تھے تو طلیہ اور تمہید اُس کی تھی کہ جاگتے مین ہوی تا ایک طرح کی قوت
اور نسبت ساتھہ اُس عالم کے حاصل ہو جیسے کہ بیچ رویاء صادقہ کے کہ ابتداے نبوت مین ہوتا تھا یہہ نکتہ کہا ہی یا جاگتے مین تھی ساتھہ بدن کے بیت المقدس تک
اور ساتھ روح کے آسمان تک اور تحقیق یہہ ہی کہ ایک بار جاگتے مین ہوی ساتھ بدن شریف کے مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تلک اور وہان سے آسمان تلک اور
آسمان سے وہان تلک کہ خدا نے چاہا نقل کیا ہی علمانی اخیر قصہ تلک جو حدیثون مین مذکور ہی اور یہی ہی مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوی ہین
اس مین حدیثین صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہ سے نہایت کثرت سے اور واقع مین اگر معراج خواب مین ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی نہوتی اور نہ باعث
اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور اور معراج ساتھ جسم کے آن حضرت کے خصوصیات سے ہی کہ کسی کو انبیا مین سے سوائے آن حضرت کے نہین ہوی یہہ تشریف و تکریم
خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سے آن حضرت کے لئے ہوی اور سمجھانا اس معنے کا گرفتاران عقل کے حوصلہ سے باہر ہی یہان ایمان لانا چاہیے اور کیفیت اُس کی علم الٰہی
سپرد کرنی چاہیے اور حقیقت مین تمام اطوار نبوت کے اور وحی اور معجزے احاطہ عقل و قیاس سے باہر ہین جو کوئی اُس کو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل
اپنی کے رکھے اور کہے کہ جب تک میری عقل مین نہ آوے نہین ماننے کا مین اور اعتقاد نہین کرنے کا اس کا وہ حصہ ایمان سے محروم ہوگا اولیاء اللہ کو ایک مقام
مین پہنچکر کچھ حقیقت اُس کی روشن اور واضح ہوتی ہی اور پہلے سمجھنے کے اس مقام کو طور ایمان ہی یعنے جو اللہ رسول فرماوین بیشک مان لیوے ہرگز چون چرا
نکرین کہ سلامتی اُس مین ہی نسأل اللہ العافیۃ واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** پہلی فصل عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ
مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ يَعْنِي مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوٍّ
إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ
وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ
الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ
مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ
وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَهَذَا عِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا

ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی الی السماء الثالثة فاستفتح قیل من هذا قال
جبرئیل قیل ومن معك قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت اذا
یوسف قال هذا یوسف فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی
اتی السماء الرابعة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معك قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا
به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادریس فقال هذا ادریس فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ
الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الخامسة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معك قال محمد قیل
وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم علیه
فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء السادسة فاستفتح قیل من هذا قال
جبرئیل قیل ومن معك قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت
فاذا موسی قال هذا موسی فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح
فلما جاوزت بکی قیل له ما یبکیك قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنة من امته اکثر ممن
یدخلها من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معك قال محمد
قیل وقد بعث الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا ابراهیم قال هذا ابوك ابراهیم
فسلم علیه فسلمت علیه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت الی سدرة المنتهی فاذا
نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفیلة قال هذا سدرة المنتهی فاذا اربعة انهار
نهران باطنان ونهران ظاهران قلت ما هذان یا جبرئیل قال اما الباطنان فنهران
فی الجنة واما الظاهران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم اتیت باناء
من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هی الفطرة انت علیها وامتك
ثم فرضت علی الصلوة خمسین صلوة کل یوم فرجعت فمررت علی موسی فقال بما امرت
قلت امرت بخمسین صلوة کل یوم قال ان امتك لا تستطیع خمسین صلوة کل یوم وانی والله قد
جربت الناس قبلك وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجة فارجع الی ربك فسله التخفیف لامتك
فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال
مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فامرت بعشر صلوات کل یوم
فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال بما امرت قلت امرت بخمس
صلوات کل یوم قال ان امتك لا تستطیع خمس صلوات کل یوم وانی قد جربت الناس قبلك وعالجت بنی اسرائیل اشد
المعالجة فارجع الی ربك فسله التخفیف لامتك قال سالت ربی حتی استحییت ولکنی ارضی واسلم
قال فلما جاوزت نادی مناد امضیت فریضتی وخففت عن عبادی متفق علیه

روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس بن مالک سے اُسنے نقل کی مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی اور خبر دی
صحابہ کو احوال اُس رات کے سے کہ لیجایا گیا آنحضرت کو اسوقت کہیں کہ تھا بیچ حطیم کے اور بعضے وقت کہا حجر میں ف ح حطیم حجر کے زیر سے اور
حجر حجر کے زیر سے نام دو جگہوں کا ہے صحن کعبہ میں چنانچہ بیان انکا کتاب الحج میں ہو چکا ہے ت کہ اس حال میں کہ میں لیٹا ہوا تھا کہ ناگہان آیا میرے پاس
آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اُس چیز کو کہ درمیان اُسکے ہے یہان تک کہا مالک نے کہ مراد رکھتے تھے حضرت اس اشارہ سے گڑھے حلق کے سے
کہ جسکو ہنگلی کہتے ہیں زیر ناف کے بالون تک پس نکالا دل میرا ف ح ع یہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اُس شق کرنیکے ہے کہ ہوا صغر سن میں اسواسطے
کہ وہ واسطے نکالنے مادہ ہوائی کے تھا حضرت کے دلسے اور یہ واسطے داخل کرنے کمال علم اور معرفت کے تھا قلب شریف میں ت پھر لایا گیا میرے
پاس ایک لگن سونے کا بھرا ہوا ایمان سے ف ح یہ قبیلہ کنایہ از تمثیل کے سے ہے یا یہ کہ ایمان ایک صورت بنایا گیا جیسے کہ صورت پکڑینگے اعمال
روز قیامت کے واسطے تولنے کے ت پس دھویا گیا دل میرا پھر بھرا گیا یعنے محبت رب سے یا علم و ایمان سے پھر بھرا گیا دل یعنی اپنی جگہ اصلی پر رکھا گیا اور ایک
روایت میں یون ہے کہ پھر دھویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق یا جگہ دل کی زمزم کے پانی سے پھر بھر گیا ایمان و حکمت سے پھر لایا گیا میرے پاس ایک
جانور نیچا خچر سے اور اونچا گدھے سے سفید رنگ کہا جاتا تھا اُسکو براق یعنی بسبب جلدی چلنے اوسکے مانند برق یعنی بجلی کے اور بسبب روشنی رنگ اُسکی کے رکھتا تھا
قدم اپنا نزدیک تمام ہونے نگاہ اپنی کے ف ع ح کہا بعضون نے صحیح تر یہ ہے کہ وہ براق مقرر تھا واسطے سواری سب انبیا کے اور بعضون نے کہا کہ
ہر نبی کے لئے ایک براق ہے علیحدہ مناسب مرتبہ و مقام اُسکے کے جیسے کہ ہر ایک کے لئے ایک حوض ہے آخرت میں موافق مقام اُسکیکے اور موجب
اس قول کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ براق مخصوص آنحضرت کے لیے تھا اور کہا شیخ عبد الوہاب متقی نے کہ اسکو براق اور مرکب اور دابہ کہنا چاہئے اور گھوڑا
نکہنا چاہئے جیسے کہ بعضے شعرا کے کلام میں واقع ہوا ہے اور بعضون نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے اسپر کہ پہونچنا براق کا آسمان پر ساتھ ایک قدم کے ہوا اسواسطے
کہ نظر اُسکی کہ زمین پر ہے آسمان پر پہونچتی ہے پہونچنا اُسکا آسمانوں پر سات قدموں میں ہوا ت پس سوار کیا گیا میں اُسپر ف ح اس عبارت میں اشارہ ہے اسطرف
کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سے تھا اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ سوار کرنیوالے آنحضرت کے جبرئیل تھے ساتھ
قوت ملکی کے اور یہ کچھ بعید نہیں ہے اسلیئے کہ جبرئیل واسطہ تھے پہونچنے فیض الٰہی کے اور اُترنے وحی کے آنحضرت پر اور یہ اسطرح کی خدمت ہے کہ خادم بادشاہوں کی
کرتے ہیں اور جبرئیل اس شب میں چاکر اور غاشیہ بردار آنسرور کے تھے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ جبرئیل نے رکاب آنحضرت کی پکڑی تھی اور
میکائیل باگ براق کی ہاتھ سے تھامے ہوئے تھے ت پھر لیگیا مجھکو جبرئیل یہانتک کہ آیا نیچے کے آسمان پر ف ع ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا
کہ آنحضرت براق ہی پر رہے یہانتک کہ چڑھے آسمان پر اور تمسک کیا ہے ساتھ اسکے ان لوگون نے کہ کہا معراج تھی ایک شب میں ہوا شب اسرا
کے بیت المقدس تک نہیں اور پر معراج بنا بر عدم اس روایت کے اخبار سے یہ ہے کہ نہین تھی براق بلکہ چڑھے معراج پر کہ اسکو سیڑھی کہتے ہیں جیسے کہ واقع ہوا ہے
صراحۃ ذکرہ العسقلانی کہتا ہوں میں کہ یہ اختصار ہے راوی سے اور اجمال ہے اس روایت کا کہ آنحضرت نے باندھا براق ساتھ حلقہ کے کہ باندھتے تھے
اُسمین سے انبیا وہان ممکن ہے یہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پھر چلنا اُنکا آسمان تک معراج پر کہ سیڑھی ہے واللہ اعلم پس گویا راوی نے
طی کیا یعنی مختصر کیا روایت کو ت پس طلب کی جبرئیل نے آسمانکے دروازے کھولنے کی کہا گیا یعنے آسمانکے دربانون نے پوچھا کہ کون ہے یہ کہا
جبرئیل نے کہ میں جبرئیل ہوں ف ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمانمین دروازے ہیں حقیقۃً اور نگاہبان ہیں اُنپر اور کہتے ہیں کہ وہ دروازے
مقابل بیت المقدس کے ہیں اور اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ لائق ہے یہ کہنا انا مثلاً یعنی اسی پر نہ اکتفا کرے کہ میں ہوں
جیسے کہ متعارف ہے اسلیئے کہ اس سے منع آیا ہے بلکہ اپنا نام لے کہ میں فلانا ہوں ت کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا جبرئیل نے ساتھ میرے محمد ہیں

کہا فرشتون نے یعنی بطریق استفہام کے اور تحقیق کوئی بھیجا گیا ہے طرف اُنکے یعنی محمد کے کہ تمھارے ساتھ آئے ہین بلائے ہوئے آئے ہین یا آپ
کہا جبرئیل ع نے ہان بلائے ہوئے آئین کہا فرشتون نے مرحبا محمد کو یعنی لایا اللہ تعالی کو جگہ فراخ مین اور اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ
پہونچا اور داخل ہوا مین آسمان مین پس ناگہان اُسمین تھے آدم پس کہا جبرئیل نے یہ باپ یعنی دادا تیرے ہین آدم ع پس سلام کر انکو ف ع لکھا ہے علما نے
حکم کیا جبرئیل نے آنحضرت کو سلام کے سبقت کرنیکا انبیا پر واسطے تعلیم تواضع اور شفقت کے چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہونچے تھے کہ زیادہ اُس سے ممکن نہ
متصور نہین لازم تھا کہ تواضع اور شفقت کرین اور یہ بھی کہا ہے علما نے کہ آنحضرت بسبب گذرنیکے اُنپر بیچ حکم کھڑے کے تھے اور انبیا اپنے مقام مین ثابت تھے
حکم بیٹھنے کا رکھتے تھے اور کھڑا سلام کرتا ہے بیٹھے پر اگرچہ افضل ہو اس سے ت پس سلام کیا مین نے آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدم ع نے پھر کہا
مرحبا ساتھ بیٹے نیک بخت کے اور پیغمبر صالح کے ف ع تعریف کی آدم ع نے اور تمام انبیا نے کہ مذکور ہین حدیث مین آنحضرت کی ساتھ نیکبختی کے پس معلوم
ہوا کہ نیکبختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہے اور شامل ہے تمام خصلتون خیر کو اسلئے کہا گیا ہے کہ صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ اُس چیز کے کہ لازم ہو اُسپر قسم حقوق اللہ اور
حقوق العباد سے اور پروردگار تعالی نے بھی کتاب مجید مین وصف کیا ہے انبیا کو ساتھ صلاح کے کہ فرمایا وکل من الصالحین و کلا جعلنا صالحین ت پھر اوپر
لیگئے مجھکو جبرئیل یہان تک کہ آئے دوسرے آسمان پر پس طلب کی دروازہ کھولنے کی پس کہا گیا کون ہے کہا جبرئیل ع نے کہ جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے
ساتھ تمھارے کہا محمد ہین کہا گیا تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے یعنی بلانیکے لئے کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پھر کھولا گیا دروازہ پس جبکہ
پہونچا مین دوسرے آسمان پر ناگہان یحیی اور عیسی علیہم السلام کھڑے تھے اور وہ دونون بیٹے خالا کے ہین آپس مین یعنی اسلئے کہ بہن مریم کی بیچ گھر ذکریا اولاد
یحیی کے تھین اور اسی سبب سے ذکریا کفالت مریم کی کرتے تھے کہا جبرئیل ع نے کہ یہ یحیی ہین اور یہ عیسی پس سلام کر انکو پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا سلام کا
دونون نے یعنے اچھی طرح پھر کہا دونون نے مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھکو جبرئیل ع طرف تیسرے آسمان کے پس کھلوایا گیا دروازہ کہا گیا
کون ہے یہ کہا جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے کہا ہان کہا گیا مرحبا انکو
پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین یعنی تیسرے آسمان مین ناگہان یوسف ع کھڑے تھے کہا جبرئیل ع نے کہ یہ یوسف ہین پس سلام کر
انکو پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھکو جبرئیل یہان تک کہ آئے چوتھے آسمان پر پس کھلوایا
دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے مین ہون کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا کوئی طرف اُسکے کہا ہان کہا گیا مرحبا انکو
پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پھر جبکہ پہونچا مین یعنی اس آسمان مین پس ناگہان ادریس ع تھے پس کہا جبرئیل ع نے یہ ہین ادریس پس سلام کر انکو
پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو ت ح اگرچہ ادریس ع آنحضرت کے دادا و نمین سے ہین لیکن
انبیا سب بھائی آپس مین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم کا مشہور تر اور روشن تر تھا انھون نے ابن صالح کہا ت پھر لے چڑھے مجھکو جبرئیل ع طرف
پانچوین آسمان کے پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے مین ہون کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی
طرف اُنکے کہا ہان کہا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہونچا مین پس ناگہان ہارون ع تھے کہا جبرئیل ع نے یہ ہارون ہین پس
سلام کرو انکو پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھکو یہان تک کہ آئے چھٹے آسمان پر
پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل ع نے کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا طرف انکے
کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پس جب پہونچا مین اُس آسمان مین تو ناگہان موسی تھے کہا جبرئیل ع نے کہ یہ موسی ہین پس سلام کر انکو
پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پس جبکہ بڑھا مین آگے کو رو دئے موسی ع کہا گیا واسطے اُنکے

کہ کس چیز نے رلایا مجھکو کہا موسیٰ نے کہ رویا مین اسواسطے کہ ایک لڑکا نوجوان بھیجا گیا پیچھے میرے کہ داخل ہونگے بہشت مین اُسکی امت سے زیادہ اُن لوگون سے
کہ داخل ہونگے اُسمین میری امت سے ف ح علمانے لکھا ہے کہ نہین تھا رونا موسیٰ کا بسبب حسد انکے کہ اوپر فضیلت پیغمبر ہمارے کے اور انکی امت کے اسلئے کہ
حسد بلکہ عوام مومنین سے دور کیا اور نکالا گیا ہے انمین سے اُس جہان مین پس کیونکر سرزد ہوا اُس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اسکو خدای تعالی نے اور کلام کیا
ساتھ اُسکے اور رونا انکی باتون کہین اسلئے بلکہ رونا اس سبب سے تھا کہ فوت ہوا حضرت موسیٰ سے اجر کہ مرتب ہوتے اسپر درجات بسبب واقع ہونیکے انکی امت مخالفت
اوامر کے اور نہ بجالانا حکمونکا کہ موجب نقصان اجر اُنکے کا ہوا کہ اس کے نقصان حضرت موسیٰ کے ثواب کا لازم آیا اسلئے کہ ہر پیغمبر کے لئے ثواب اُس شخص کا
ہوتا ہے کہ متابعت اسکی کرتا ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ روئے اپنی امت کے حال پر ازراہ شفقت کے بسبب اسکے کہ انھون نے فائدہ نہ اُٹھایا انکی متابعت
سے باوجود بڑی عمرونکے جیسے کہ فائدہ اُٹھایا اس امت مرحومہ نے اپنے پیغمبر کی متابعت سے باوجود چھوٹی عمرونکے اور نہ پہونچی کثرت انکی اس امت کی
کثرت کو چونکہ رکھی گئی ہے رحمت اور شفقت پیغمبرونکے دلونمین بہ نسبت اپنی امت کے زیادہ اور رونے بھی ہین ویسے موسیٰ ازراہ رحم کرنیکے اپنی امت پر اس ساعت مین
کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تھا شاید کہ حق سبحانہ رحم کرے اُنپر بسبب برکت اس ساعت کے اور بعضون نے کہا کہ مقصود موسیٰ کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر
کے دل کا تھا اس سبب سے کہ تابع اُنکے بہت ہین اور داخل ہونگے بہشت مین زیادہ بہ نسبت اُن لوگونکے کہ داخل ہونگے اسمین اور امتونمین سے اور کہنا موسیٰ کا
کہ ایک لڑکا بھیجا گیا بعد میرے یہ ازراہ انکی حقارت کے نہین بلکہ ازراہ بڑا جاننے قدرت اور کرم پروردگار کے کہا کہ کیا اُسکی قدرت ہے کہ اس سن مین
کچھ انکو مرتبہ ملا ہے کہ اگلونکو باوجود بڑی عمرونکے وہ نہین ملا اور ممکن ہے کہ غلام کہنا اسلئے ہو کہ تھے حضرت وقت گذرنیکے انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون
انکی کے دنیا مین اور گذرنے زمانہ کے انپر عالم برزخ مین ت پھر لے چڑھے مجھکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے پس کھلوایا جبرئیل نے دروازہ پس
کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور بھیجا گیا تھا کوئی طرف انکے کہا ہان کہا گیا مرحبا
انکو پس اچھا آنا آیا پس جبکہ پہونچا مین اس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ باپ ہین تمہارے ابراہیم پس سلام کرو انکو
پس سلام کیا مین نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹے صالح کو اور نبی صالح کو ف ع کہا حافظ سیوطی نے کہ اشکال لازم آتا ہے انبیا کے
دیکھنے پر آسمانونمین باوجود اسکے کہ بدن اُنکے قبرونمین ہین اور جواب دیا گیا ہے اسکا یہ کہ ارواح انکی متشکل ہوئین تھین بیچ صورتون انکی کے یا حاضر ہوئے تھے بدن اُنکے
حضرت کی ملاقات کے لئے اس رات مین واسطے تعظیم انکی کے اور اختلاف کیا گیا ہے کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتھ ہر نبی کے انبیاء مذکورین مین سے کس سبب سے
تھا اور حکمت کیا تھی اسمین اور مشہور تر یہ ہے کہ بسبب تفاوت انکی کے تھا درجات مین اور تفصیل اسکی ابن ابی حمزہ نے یون لکھی ہے کہ خصوصیت آدم کی ساتھ پہلے آسمان کے
اس سبب سے تھی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کے پس مناسب ہوا ہونا انکا پہلے آسمان پر اور عیسیٰ کو خصوصیت ساتھ دوسرے آسمان کے اسلئے ہوئی
کہ بہ نسبت اور انبیا کے زمانہ انکا بہت قریب ہے ہمارے نبی کے زمانہ سے اور قریب انکے یوسف تھے اسلئے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت انکے
اور ادریس چوتھے آسمان مین تھے بسبب فرمانے اللہ تعالی کے و رفعناہ مکانا علیا اور چوتھا آسمان ساتونمین اوسط اور معتدل ہے اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب
ہونے بھائی اپنے کے تھے اور موسیٰ اوپر اس سے تھے بسبب فضیلت کلام کرنے اللہ تعالی کے اور ابراہیم اوپر انکے اسلئے کہ وہ افضل انبیا کے ہین بعد نبی ہمارے کے
لکھا ہو نہین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیاء علیہم السلام کے کہ وہ کہان تھے پس شاید وہ بھی موجود ہون آسمانونمین بمناسب مقام اپنے کے اور ذکر کیا گیا ہے یہان
مگر ایک ایک مشہور انبیا اُنمین سے اور اکتفا کیا ساتھ ذکر انکے کے باقی بزرگوارونمین سے ت پھر اُٹھایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہی کے ف کہ نام ایک درخت کا ہے
ساتوین آسمان مین اور جڑ اسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ لغت مین بیر کے درخت کو کہتے ہین اور منتہی اسکو اس سبب سے کہتے ہین کہ علوم خلائق کے قسم ملائکہ
وغیرہ کے اسی تک پہونچتے ہین اور کوئی اس سے گذرا نہین سوائے ہمارے پیغمبر صلعم کے ع چنان گرم در تیہ قربت براند کہ در سدرہ جبرئیل از وباز ماند ت پس

ناگہان بیر اسکے مانند مٹکون ہجر کے تھے اور ناگہان پتے اسکے مانند کانون ہاتھیون کے ف ح لفظ فیلۃ ت کے زبر اور ی کے زیر سے جمع فیل کی ہے جیسے کہ
دیکہ جمع دیک کی اور تشبیہ بقدر فہم عوام کے اور قیاس عقل کے ہے والا بڑا پانا انکا حد حصر سے باہر ہے ترجمہ کہا جبرئیل نے یہ سدرۃ المنتہی ہے ف ح مقصود جبرئیل کو
یا تو معلوم کروانا اس مقام کا تھا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتھ پہونچنے کے اُس مقام مین کہ منتہی عقلون اور علمون خلائق کا ہے یا مقصود عذر کرنا تھا
اپنی مفارقت کا اور آنحضرت کی مصاحبت سے رہ جانیکا سو بگفتا فراتر مجالم نماند، نماندم کہ نیروی بالم نماند، اگر یکسر موی برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم
پس ناگہان وہان چار نہرین تہین دو نہرین چھپی ہوئی اور دو نہرین ظاہر کہا مین نے کیا ہین یہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی اے جبرئیل کہا جبرئیل نے
اے یہ دو نہرین چھپی ہوئی بہشت مین ہین ف ح طیبی نے کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چھپی ہوئی اس سبب سے کہتے ہین کہ بہشت مین جاری
ہین اس سے باہر نہین نکلین اور بعضے کہتے ہین کہ اس سبب سے باطن کہتے ہین کہ عقلین اُسکے وصف کی کنہ کو نہین پہونچتین ت اور اے یہ دو نہرین ظاہر پس نیل اور فرات
ف ح ظاہر یہ ہے کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہے اور بحکم حدیث کے وہ سدرہ کی جڑ سے نکلتی ہین اور زمین پر پڑتی ہین اور روان ہوتی ہین اس مین
اور بعضون نے کہا کہ یہ قبیل تشبیہ کے سے ہے کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کے پانی کے سے ہے یا قبیل موافق اسماکے سے ہے یعنے
جیسے یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہے ایسی ہی بہشت مین بھی دو نہرین ہین کہ نام انکا نیل و فرات ہے واللہ اعلم ت پھر دکھایا گیا میرے لیے
بیت المعمور کہ ف ح وہ ایک خانہ خدا ہے ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کے کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اُسکا زمین پر تو سیدھا خانہ کعبہ ہی پر
آنکر پڑے اور ذکر اسکا اگلی حدیث مین آتا ہے ترجمہ پھر لایا گیا میرے پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودھ کا اور ایک باسن شہد کا یعنے تاکہ
اختیار کرو مین جسکو کہ چاہون اُنمین سے پس لیا مین نے دودھ پس کہا جبرئیل نے کہ دودھ فطرت ہے ف ح یعنے دین اسلام کہ مخلوق ہین لوگ
اسپر کہا علمانے کہ دودھ اس عالم مین مثال دین اور علم کے ہے یہان تک کہا اگر کوئی خواب مین دیکھے کہ دودھ پیتا ہون تو تعبیر اسکی یہ ہوئی کہ دین اور علم سے منتفع
اور محظوظ ہوئیگا بمناسبت اسکے کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہے اور بسبب اچھی صفتون اور لطافت و شیرینی اور گوارا ہونے اُسکے کے ت تو ہوگا
اس فطرت پر اور امت تیری ف ع اور اے یہ شراب ہے ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ کہا جبرئیل نے کہ اگر تو شراب
پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اُس زمانہ مین مباح تھی خصوصاً شراب جنت لیکن تعبیر اسکی اس جہان مین یہی تھی اور شہد اگرچہ شیرین
اور شفا دینے والا ہے لیکن لطافت دودھ کی اور گوارا ہونا اسکا زیادہ اس سے ہے اور حدیث آئندہ مین ذکر شہد کا نہین ہے یہی دو ظرف شراب اور
دودھ کے مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لانا ان تینون ظرفون کا آسمان پر تھا اور حدیث آئندہ مین آیا ہے کہ وقت آنیکے مسجد اقصی
مین تھا اور ظاہر یہ ہے کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب اور دودھ کے اور اوپر آسمان کے باسن شراب اور دودھ اور شہد کے لائے ہون
واللہ اعلم ت پھر فرض کی گئی مجھپر نماز یعنے پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پھرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام پر
ف ع یعنی بعد گذرنے کے ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہے ترمذی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سے شب معراج مین پس کہا اے محمد صلعم
کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا تو انکو کہ جنت اچھے میٹھے اور شیرین پانی کی ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور درخت بونے اسکے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہے ت پس کہا موسی نے ساتھ کس عبادت کے حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم کیا گیا مین ساتھ پچاس نماز کے ہر دن یعنی اور
رات مین کہا موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کر سکیگی پچاس نمازین یعنے عادۃً یا بھولنے سے یا بسبب ضعف
یا کسل کے قسم اللہ کی آزمایا ہے مین نے لوگون کو پہلے تمہارے اور دریافت کیا ہے کہ اُٹھانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہے اُنکی طبیعتون پر اور
علاج کیا ہے مین نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہوئے باوجودیکہ وہ قوی تھے بہ نسبت تمہاری امت کے پس تمہاری

امت تیری نہ ادا کر سکے گی اتنی نمازین پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کے اور درخواست کرو پروردگار سے تخفیف لو آسانی کیواسطے امت اپنی کے پس پھر گیا مین یعنی اپنے رب کی طرف دوبارہ پس موقوف و کم کین مجھسے دس نمازین اور رہا گئیں چالیس پس پھر آیا مین طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے مانند اُس کلام کے کہ کہا تھا پہلی بار کہ تیری امت نہین ادا کر سکے گی چالیس نمازین اور مین آزما چکا ہون لوگونکو پس پھر جا اور تخفیف چاہ پس پھر گیا مین درگاہ رب مین پس کم کین مجھسے اور دس نمازین اور تیس رہین پس آیا مین نزدیک موسیٰ کے پس کہا مانند اسکے کہ کہا تھا پس پھر گیا مین پس کم کین مجھسے دس نمازین اور بیس رہین پس آیا موسیٰ کے پاس پس کہا مثل پہلے کلام کے پس پھر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتھ دس نمازونکے ہر روز پس آیا مین موسیٰ کے پاس پس کہا مانند اسی کلام کے پس پھر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتھ پانچ نمازونکے ہر روز کہا موسیٰ نے کہ بلاشبہہ امت تیری یعنی اکثر انکے نہین طاقت رکھینگے پانچ نمازونکی یعنے اسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق مین نے آزمایا ہے لوگونکو پہلے تجھسے اور علاج کیا مین نے بنی اسرائیل کا سخت تر مین علاج یعنے اور اس سے کم بھی نہ ادا کر سکے پس پھر جاؤ اپنے پروردگار کی طرف اور سوال کرو اس سے تخفیف کا اپنی امت کے لئے

ف کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نے آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو معلوم کر لیا تھا انھون نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہین ہے ورنہ تکرار کرتے پس صادر ہونا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعاً اسلئے کہ جو چیز واجب ہوتی ہے قطعاً نہین قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور مین کہتا ہون کہ جو چیز واجب نہین ہوتی اُس مین تخفیف چاہنے کی کیا حاجت ہے پس صحیح یہ ہے کہ جو بعضون نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس نمازین فرض کی تھین پھر رحم کیا اپنے بندون پر اور نسخ کیا انکو ساتھ پانچ کے جیسے اور بعضے احکام منسوخ ہوئے ہین **ت** کہا آنحضرت نے کہ سوال کیا مین نے اپنے رب سے یعنی تخفیف کا یہان تک کہ شرمندہ ہوا مین یعنے کثرت سوال سے اب نہین جا سکتا مین طلب تخفیف کے لئے اگرچہ ظن ہے امت کے نہ محافظت کر سکنے کا و لیکن راضی ہون مین یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہون مین امر الٰہی کو یا سونپتا ہون مین کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالیٰ کو فرمایا آنحضرت نے پس جسوقت کہ گذرا مین اُس مقام سے آواز دی آواز دینے والے نے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ مقرر اور جاری کیا مین نے فرض اپنا یعنے اول اور تخفیف کی مین نے اپنے بندونسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی دوسری بار تتمہ اسکا آگے آتا ہے **وعن** ثابت البنانی عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت بالبراق وھو دابۃ ابیض طویل فوق الحمار ودون البغل یقع حافرہ عند منتھی طرفہ فرکبتہ حتی اتیت بیت المقدس فربطتہ بالحلقۃ التی تربط بھا الانبیاء قال ثم دخلت المسجد فصلیت فیہ رکعتین ثم خرجت فجاءنی جبرئیل باناء من خمر واناء من لبن فاخترت اللبن فقال جبرئیل اخترت الفطرۃ ثم عرج بنا الی السماء وساق مثل معناہ قال فاذا انا بادم فرحب بی ودعا لی بخیر وقال فی السماء الثالثۃ فاذا انا بیوسف اذا ھو قد اعطی شطر الحسن فرحب بی ودعا لی بخیر ولم یذکر بکاء موسی وقال فی السماء السابعۃ فاذا انا بابراھیم مسندا ظھرہ الی البیت المعمور واذا ھو یدخلہ کل یوم سبعون الف ملک لا یعودون الیہ ثم ذھب بی الی السدرۃ المنتھی فاذا ورقھا کاذان الفیلۃ واذا ثمرھا کالقلال فلما غشیھا من امر اللہ ما غشی تغیرت فما احد من خلق اللہ یستطیع ان ینعتھا من حسنھا واوحی الی ما اوحی ففرض علی خمسین صلوۃ فی کل یوم ولیلۃ فنزلت الی موسی فقال ما فرض ربک علی امتک قلت خمسین صلوۃ فی کل یوم ولیلۃ قال ارجع الی ربک فسلہ التخفیف فان امتک لا تطیق ذلک فانی بلوت بنی اسرائیل وخبرتھم قال فرجعت الی ربی فقلت یا رب خفف علی امتی فحط عنی خمسا فرجعت الی موسی فقلت حط عنی خمسا قال ان امتک لا تطیق ذلک فارجع

لِاِلٰی رَبِّکَ فَسَلْهُ التَّخْفِیْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَیْنَ رَبِّیْ وَبَیْنَ مُوْسٰی حَتّٰی قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوٰتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ لِکُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِکَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا کُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا لَمْ تُکْتَبْ لَهٗ شَیْئًا فَاِنْ عَمِلَهَا کُتِبَتْ لَهٗ سَیِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰی انْتَهَیْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَسَلْهُ التَّخْفِیْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ حَتَّی اسْتَحْیَیْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ثابت بنانی سے کہ روایت کرتے ہیں انس سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لایا گیا میرے پاس براق اور براق چارپایہ تھا سفید دراز نہیں بیانہ قد جیسے کہ فرمایا گدھے سے اونچا اور نیچا خچر سے پڑتا تھا سم اسکا نزدیک تمام ہونے نگاہ اسکی کے پس سوار ہوا میں اسپر یہاں تک کہ آیا میں بیت المقدس میں پس باندھا میں نے براق کو ساتھ اُس حلقہ دروازہ مسجد کے کہ باندھتے تھے اس سے انبیا یعنے اپنے براقونکو یا اس براق کو بنا بر اختلاف قولین مذکورین کے فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوا میں مسجد اقصی میں **ف** ع اسقدر اسرار پر تو اجماع سب علما کا ہے اور اختلاف معتزلہ کا ہے بیچ اسرا کے آسمانتک بنا بر منع ہونے خرق والتیام کے تبعیت کلام کے **ت** پس پڑھیں میں نے اس میں دو رکعتیں **ف** ع یعنے تحیة المسجد اور ظاہر یہ ہے کہ یہ وہ نماز ہے کہ جس میں آنحضرت صلعم امام ہوئے اور انبیا مقتدی پس راوی نے ذکر آنحضرت صلعم کی امامت کا نہیں کیا بسبب اختصار کے یا نسیانکے جیسے کہ پہلی حدیث میں ذکر مسجد کے داخل ہونے کا بھی فوت ہوا **ت** پھر نکلا میں یعنے مسجد سے پس لائے میرے پاس جبرئیل باسن شراب کا اور باسن دودھ کا **ف** ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کے ہو **ت** پس اختیار کیا میں نے دودھ کو پس کہا جبرئیل ع نے کہ اختیار کیا تو نے فطرة کو یعنے دین اسلام کو پھر چڑھایا ہمکو طرف آسمان کے **ف** ع لفظ عرج ساتھ زبر عین اور ر کے ہے جیسے کہ ذکر کیا اسکو نودی اور سیوطی نے پس فاعل جبرئیل ہیں یا رب الجلیل بسبب فرمانے آنحضرت صلعم کے لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجھکو اور جبرئیل کو اللہ تعالی اور ممکن ہے یہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کے اور ایک نسخہ میں ساتھ صیغہ مجہول کے ہے یعنے چڑھایا گیا ہمکو **ت** اور ذکر کی ثابت نے حدیث انس سے مانند معنی حدیث سابق کے کہ گذری ساتھ روایت قتادہ کے انس سے چنانچہ بیان کرتا ہے اسکو کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے یا ثابت نے یا انس نے بطریق مرفوع کے پس ناگہان میں گذرا آدم پر پس مرحبا کہا مجھکو یعنے بعد جواب سلام کے کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطے میرے ساتھ خیر کے اور فرمایا بیچ آسمان تیسرے کے پس ناگہان ملا میں ساتھ یوسف ع کے یعنی جیسے کہ پہلی حدیث میں بھی اسیطرح تھا ناگہان یوسف تحقیق دیئے گئے ہیں آدھا حسن پس مرحبا کہا مجھکو اور دعا کی خیر کی میرے لئے **ف** ع اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد آدھے حسن سے یہ ہے کہ بہ نسبت اپنے زمانہ کے لوگونکے حسن کے آدھا حسن رکھتے تھے اور کہا بعضے حفاظ نے ہمارے مشائخ متاخرین معتبرین میں سے کہ آنحضرت صلعم احسن تھے یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوة والسلام سے اسلئے کہ نہیں نقل کیا گیا ہے کہ یوسف ع کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تھا اسقدر کر دیتا تھا اسکو مثل آئینہ کے کہ اس میں سامنے کی چیزیں معلوم ہونے لگتیں اور ہمارے نبی صلعم کی صورت کا یہ حال نقل کیا گیا ہے لیکن اللہ تعالی نے پوشیدہ رکھا تھا انکے صحابہ سے بہت اس جمال روشن میں سے اسلئے کہ اگر ظاہر ہوتا انکے لئے تو نہ دیکھ سکتے طرف انکے کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسف کے حال میں سے کچھ بھی پوشیدہ نہ تھا انتہی علاوہ اسکے یہ کہ بعضوں نے یہ بھی معنی اسکے کہے ہیں کہ دیئے گئے تھے یوسف حسن میرا یعنے بہ نسبت آنحضرت کے حسن کے وہ آدھا حسن رکھتے تھے کذا ذکرہ الطیبی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ بالجملہ ثابت ہوا ہے بیچ شان یوسف کے وصباحت انکی کے ایسے مضمون کہ ذہن میں ڈالتے ہیں یہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکھتے تھے چنانچہ ابھی قصہ معراج میں ایک یہ آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ پہونچا میں ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تھا اور زیادہ تھا خلق اللہ سے حسن میں جیسا کہ چاند بہ نسبت تمام ستارونکے پھر ترمذی ایک حدیث لایا ہے اپنے جامع میں انس سے کہ نہیں بھیجا اللہ تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر کہ خوبرو اور خوش آواز اور ہے

پیغمبر تمہارا خوب رو زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے پس یہ حدیث معراج کی مخصوص ہو ساتھ غیر آنحضرت صلعم کے جیسے کہ بعضون نے کہا ہی کہ کلام کرنیوالا عموم
خطاب مین داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نے شرح شمائل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین سے آنحضرت صلعم پر یہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ ظاہر صورت
کسی آدمی کے حسن و لطافت اسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت صلعم مین جیسے کہ بیچ باطن سیرت کسی کے جمع نہین ہوا افضل اور کمال اسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین
اسلئے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہی اور حد اور ضابطہ بیچ وصف آنحضرت کے یہ ہی کہ جو کچھ کہ سوائے مرتبہ الوہیت کے ہی قسم فضل و کمال سے سب حضرت کے لئے
ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر آنسے اور برابر انکے نہین ہی **رباعی** کسی بحسن و بلاغت بپایہ ما نرسد۔ ترا درین سخن انکار کار ما نرسد۔ ہزار سکہ بیازار کائنات
زنند۔ یکی بخوبی صاحب عیار ما نرسد۔ صلی اللہ علیہ و آلہ اسقدر حسنہ و جمالہ و فضلہ و کمالات اور نہین ذکر کیا یعنے ثابت رض نے اس سے اس حدیث مین نام موسیٰ کا
یعنے جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنے زیادہ یہ نسبت حدیث سابق کے پس ناگہان دیکھا مین نے ابراہیم علیہ السلام
کو اس حال مین کہ لگائے ہوئے ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کے اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتے ہین ہر روز ستر ہزار فرشتے نہین داخل
ہوتے وہ پھر دوسری بار اُس مین یعنے ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتے آتے ہین پہلونکی نوبت پھر نہین پہونچتی بسبب کثرت انکی کے پھر لیگئے مجھکو
طرف سدرۃ المنتہی کے پس ناگہان پتے اُسکی مانند کانون ہاتھیونکے تھے اور ناگہان پھل اُسکے مانند مٹکونکے پس جبکہ ڈھانک لیا سدرہ کو حکم خدا سے اُس چیز نے
کہ ڈھانکا ف ع بعضون نے کہا فرشتونکے بازوؤنکے انوار نے ڈھانکا اور بعضون نے کہا سونے کی مڈیون نے یا اور رنگ برنگ کی چیزون نے
کہ معلوم نہین وہ کیا تھین اور ظاہر تر یہ ہی ت متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سے طرف مرتبہ عالی کے پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سے بیان کر سکتا وصف
اُسکا بسبب کمال خوبی اُسکی کے اور وحی بھیجی طرف میرے حق سبحانہ تعالی نے جو کچھ کہ بھیجی ف ح سوا خدا اور رسول کے کوئی نہین جانتا اور بہت اچھی اور احتیاط
کی بات بھی ہی کہ اسکو مبہم اور مجمل ہی رکھین در پے اسکے بیان اور تفسیر کے نہون ت پس فرض کی گئین مجھپر پچاس نمازین ہر دن اور ہر رات مین پس
اترا مین بلندی اُس مقام سے اور پہونچا طرف موسیٰ کے اُس آسمان مین کہ وہ تھے پس کہا موسیٰ نے کہ کیا فرض کیا تیرے پروردگار نے تیری امت پر کہا
مین نے کہ فرض کین مجھپر پچاس نمازین ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم ولیلۃ ت کہا موسیٰ نے کہ پھر جا طرف پروردگار اپنے کے اور
سوال کر اس سے تخفیف کا اسلئے کہ تیری امت نہین طاقت رکھیگی پس تحقیق مین نے آزمایا ہی بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہی انکا فرمایا حضرت نے
پھر گیا مین طرف پروردگار اپنے کے اور عرض کیا مین نے کہ اے پروردگار میرے تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سے اور بسبب میرے میری
امت پر کین پانچ نمازین ف ع اور شاید کہ تقدیر یہ ہی کہ خمسا خمسا یعنی پانچ کم کین پھر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ
روایت عشر کی اختصار ہی روایت خمسا سے اور موید ہی اسکو قول حضرت کا ت پس پھر آیا مین طرف موسیٰ کے اور کہا مین نے کہ کم کین مجھسے پانچ نمازین
کہا موسیٰ نے کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکھے گی اسکی یعنی مقدار باقی کی بھی پس پھر جا طرف رب اپنے کے اور سوال کر اُس سے تخفیف کا فرمایا حضرت
نے پس ہمیشہ آمد و رفت کی مین نے درمیان رب اپنے کے اور درمیان موسیٰ کے یعنی اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تھین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہانتک کہ فرمایا اللہ تعالی نے
اے محمد صلعم تحقیق یہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطے ہر نماز کے ثواب دس نمازونکا ہی یعنے حکما اور اعتبارا پس اس حساب سے
یہ حکم پچاس نمازونکا رکھتے ہین جسنے قصد کیا نیکی کرنے کا پھر نکیا اسکو یعنی بسبب مانع شرعی کے یا عذر عرفی کے لکھی جاتی ہی اُسکے لئے وہ نیکی کہ قصد اُسکا
کیا تھا ایک نیکی یعنے ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنے بعد اُسکے قصد کرنیکے لکھی جاتی ہی وہ نیکی اُسکے لئے دہ چند ف ع ح یعنے
ثواب دس نیکیونکا بسبب ملانے قصد قلب کے طرف مباشرت عمل قالب کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہ ادنیٰ درجہ
ہی تضاعف کا بیچ غیر حرم کے اور اور حدیثون مین کہ اس سے بھی مضاعف کرتے ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اس سے بمقدار صدق و اخلاص کے

ترجمہ اور جسنے قصد کیا برائی کا یعنی اور ارادہ مصمم اُسکے کرنیکا کیا نہیں پھر پیدا اُسکو یعنی پس ترک کیا اسکو بغیر باعث کے یا سبب مباح سے بخلاف
اسکے کہ ترک کیا اسکو اللہ کے لئے نہیں لکھی جائیگی اسکے لئے یہ برائی مذکورہ کچھ ف ع لیکن اگر ترک کیا اُسکو اس حال میں کہ عزم کیا تھا اُسکے کرنیکا تو وہ دو
حال سے خالی نہیں اگر ترک کیا تھا اسکو اللہ تعالی کے لئے تو شک نہیں ہے اس میں کہ لکھی جائیگی اسکے لئے ایک نیکی اور اگر ترک کیا تھا اُسکو کسی غرض فاسد کے لیے
تو لکھی جائیگی اسکے لئے ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہے ساتھ اسکے بہت علماء نے بس لکھی گئی وہ برائی تو لکھی جائیگی وہ برائی اسکے لیے
ایک ہی ف ع اسلئے کہ برائی نہیں مضاعف ہوتی بسبب کیفیت کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالسيئة فلا يجزى الا مثلها وهم لا يظلمون
اس میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہ عدل ہے جیسے کہ مضاعف ہونا فضل ہے ت فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس اترا میں اُس مقام عالی سے یہانتک
کہ پہونچا میں طرف موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے پس خبر دی میں نے اُنکو یعنی اس ماجرے کی پس کہا موسی نے پھر جا اپنے پروردگار کی طرف پس سوال کر
اُس سے تخفیف کا یعنی پانچ سے بھی کم کرے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں نے تحقیق رجوع کی میں نے طرف پروردگار اپنے کے اتنے
ہی بار یہانتک کہ حیا کی میں نے اُس سے نقل کی یہ مسلم نے ❀ وعن ابن شهاب عن انس قال كان ابو ذر يحدث ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فرج عني سقف بيتي وانا بمكة فنزل جبريل ففرج صدري ثم غسله بماء
زمزم ثم جاء بطست من ذهب ممتلئ حكمة وايمانا فافرغه في صدري ثم اطبقه ثم اخذ بيدي فعرج
بي الى السماء فلما جئت الى السماء الدنيا قال جبريل لخازن السماء افتح قال من هذا قال هذا جبريل قال هل
معك احد قال نعم معي محمد صلى الله عليه وسلم فقال ارسل اليه قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنيا اذا رجل
قاعد على يمينه اسودة وعلى يساره اسودة اذا نظر قبل يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى فقال مرحبا بالنبي الصالح
والابن الصالح قلت لجبريل من هذا قال هذا آدم وهذه الاسودة عن يمينه وعن شماله نسم بنيه فاهل اليمين منهم اهل
الجنة والاسودة التي عن شماله اهل النار فاذا نظر عن يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى حتى عرج بي الى السماء
الثانية فقال لخازنها افتح فقال له خازنها مثل ما قال الاول قال انس فذكر انه وجد في السموت آدم وادريس وموسى
وعيسى وابراهيم ولم يثبت كيف منازلهم غير انه ذكر وجد آدم في السماء الدنيا وابرهيم في السماء السادسة قال ابن
شهاب فاخبرني ابن حزم ان ابن عباس وابا حبة الانصاري كانا يقولان قال النبي صلى الله عليه وسلم ثم عرج
بي حتى ظهرت لمستوى اسمع فيه صريف الاقلام وقال ابن حزم وانس قال النبي صلى الله عليه وسلم ففرض الله على
امتي خمسين صلوة فرجعت بذلك حتى مررت على موسى فقال ما فرض الله لك على امتك قلت فرض خمسين صلوة
قال فارجع الى ربك فان امتك لا تطيق فراجعني فوضع شطرها فرجعت الى موسى فقلت وضع شطرها فقال
راجع ربك فان امتك لا تطيق ذلك فرجعت فراجعت فوضع شطرها فرجعت اليه فقال ارجع الى ربك فان امتك لا تطيق
ذلك فراجعت فقال هي خمس وهي خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت الى موسى فقال راجع ربك فقلت استحييت
من ربي ثم انطلق بي حتى انتهى بي الى سدرة المنتهى وغشيها الوان لا ادري ما هي ثم ادخلت
الجنة فاذا فيها جنابذ اللؤلؤ واذا ترابها المسك متفق عليه اور روایت ہے ابن شہاب یعنی زہری سے
کہ نقل کی انس نے کہا تھے ابوذر حدیث کرتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھولی گئی مجھ سے چھت میرے گھر کی اس حال میں کہ میں مکہ

مین تھا ف ع ح لفظ فرج صیغہ ماضی مجہول ہے تخفیف اور تشدید سے بھی کہا ہے فرج اور تفریج سے بمعنی شق اور کشف کے یعنی ازالہ کیگئی اور روایتین بیچ تعیین مکان کسرا کے مختلف آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جیسے کہ پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت ام ہانی اور یہ مشہور تر ہے اور جمع ان اقوال مین جیسے کہ فتح الباری مین کہا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کے گھر مین سوئے تھے اور اُسکو اپنا بیت فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کرنیکے اُسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہے پس فرشتہ آیا اور چھت اُنکے گھر کی پھاڑ کر حضرت صلعم کو کعبہ کے پاس لایا اور حضرت ع لیٹ رہے اس حال مین کہ اثر نیند کا کچھ باقی تھا پھر نکالا آپکو حطیم سے طرف دروازہ مسجد کے اور آپکو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی کو لیگیا ت پس اُترے جبرئیل ع اور کھولا سینہ میرا پھر دھویا اُسکو آب زمزم سے پھر لائے جبرئیل ع ایک لگن سونے کا بھرا ہوا حکمت و ایمان سے اور ڈالا جو کچھ کہ لگن مین تھا میرے سینہ مین پھر ڈھانکا یا میرے سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہے لیکن ظاہر یہان یہ تھا کہ دھونا قلب مبارک کا سونے کی لگن مین تھا بعد ازان پر کیا گیا علم و ایمان سے اور یہان ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے دھو چکے تھے آب زمزم سے بعد اُسکے لائے لگن بھرا ہوا حکمت و ایمان سے اور ڈالا گیا سینہ مبارک مین فتامل ت پھر پکڑا جبرئیل ع نے ہاتھ میرا اور لے چڑھے مجھکو طرف آسمان کے ف ح یہان ذکر سواری براق کا اور جانیکا مسجد اقصے مین نہین ہے اسی سبب گئے ہین بعضے اس طرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کے تھی اور سواری براق کی اسرا مین تھی واللہ اعلم ت پس جبکہ پہونچا مین طرف آسمان نیچے کے کہا جبرئیل ع نے واسطے داروغہ آسمان کے کہ کھول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اُسنے کون ہے یہ کہا یہ جبرئیل ہے کہا داروغہ نے کہ کیا ہے ساتھ تیرے کوئی کہا جبرئیل ع نے کہ ہان میرے ساتھ محمد ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا اُسنے کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی اُنکی طرف یعنی بلانے کے لئے کہا جبرئیل ع کہ ہان پس جبکہ کھولا دروازہ چڑھے ہم اُس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے کہ اُنکے داہنی طرف کئی ایک شخص تھے یعنی اُنکی اولاد مین سے اور بائین طرف اُنکے کتنے ایک شخص تھے جسوقت کہ دیکھتے تھے داہنی طرف اپنے ہنستے تھے یعنی اسلئے کہ دیکھتے وہ چیز کہ باعث خوشی کی تھی یعنی جنتی ہونا اُنکا اور جسوقت کہ دیکھتے بائین طرف اپنے روتے یعنی بسبب دوزخی ہونے اُنکے کے پس کہا بعد سلام اور رد سلام کے مرحبا نبی صالح کو اور بیٹے صالح کو کہا مین نے جبرئیل ع کو کہ کون ہے یہ کہا جبرئیل ع نے کہ یہ آدم ہین اور یہ اشخاص داہنی طرف اُنکے اور بائین طرف اُنکے ارواح ہین اُنکی اولاد کی پس داہنی طرف والے ان مین سے بہشتی ہین اور یہ ارواح ہین کہ بائین طرف اُنکے ہین دوزخی ہین پس جب دیکھتے ہین داہنی طرف اپنے ہنستے ہین اور جب دیکھتے ہین بائین طرف اپنے روتے ہین ف ع کہا قاضی نے آیا ہے کہ ارواح کفار کی محبوس ہین سجین مین اور ارواح ابرار کی چین کرتی ہین علیین مین پس کیونکر جمع کی گئین آسمان مین اور جواب اسکا یون دیا گیا ہے احتمال کہتا ہے کہ ارواح پیش کیجاتی ہون آدم علیہ السلام پر بعض اوقات مین پس جسوقت آنحضرت گذرے ہون وہ وقت پیش ہونے ارواح کا ہو اور احتمال ہے کہ ارواح دیکھی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوئی تھین بدنونمین جب تک اور وہ پیدا کیگئی ہین بیچ بدنونکے اور جگہہ اُنکے رہنے کی داہنی بائین طرف آدم کے ہو اور وہ جانتے تھے انجام کار اُنکا پس قول آنحضرت صلعم کا قسم بنیہ عام مخصوص ہے واللہ اعلم ت یہان تک کہ لیگئے مجھکو جبرئیل ع طرف دوسرے آسمان کے پس کہا واسطے داروغہ اُسکے کہ کھول دروازہ پس کہا جبرئیل ع کے لئے اُسکے داروغہ نے مانند اُس چیز کے کہ کہا تھا اول آسمان کے داروغہ نے کہ کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے الخ کہا انس رض نے پس ذکر کیا یعنی آنحضرت صلعم نے یا ابوذر رض نے بطریق مرفوع کے اور ظاہر یہی ہے کہ آنحضرت صلعم نے پایا آسمانونمین آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم علیہم السلام کو اور نہین بیان کی ابوذر رض نے یا آنحضرت ص نے کیفیت منازل و مقام اُنکے کی سوای اسکے کہ ذکر کیا پایا آدم کو پہلے آسمانمین اور ابراہیم کو چھٹے آسمان مین ف ع یہ موافق ہے روایت شریک کی انس رض سے اور روایات تمام سوا اسکے نہین غیر اسکے ہے اور وہ یہ ہے کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین پس اگر کہے تو کہ تعدد ہے معراج تو کچھ اشکال نہین و الا قوی تر روایت جماعت کی ہے کہ حدیث جماعت مین آیا ہے کہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام کو تکیہ لگائے ہوئے

ساتھ بیت المعمور کے اور وہ ساتوین آسمان مین ہی بلا خلاف اور علاوہ اسکے یہان کہا کہ نہین کیفیت بیانکی اُنکے منازل مقام کی پس روایت بیان کرنے والونکی آرجح
ہوگی اور حاصل کے بیچ تعین آسمانونکے اور دیکھنے انبیا کے کچھ تھوڑا سا اختلاف حدیثو نمین واقع ہوا ہی اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویونکے ہی یا ہو سکتا ہی کہ دونون
آسمانونمین دیکھا ہو فقد برت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجھکو ابن حزم نے کہ تحقیق ابن عباسؓ اور ابا حبہ تھے کہتے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے پھر اوپر
لیجایا گیا مجھکو یہانتک کہ چڑھا مین ایک مکان بلند ہموار پر سنتا تھا مین آواز قلمونکے لکھنے کی کہ فرشتے اُنسے تقدیرین اور حکم الٰہی لکھتے تھے اور لوح
محفوظ سے احکام الٰہی نقل کرتے تھے کہا بعضے محققین نے ہمارے علما مین سے کہ معنی یہ ہوئے کہ مین قائم ہوا ایسے مقام مین کہ پہونچا مین اُسمین بسبب بلندی
مرتبہ کے طرف ایسی جگہ کے کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر ہوئے میرے لئے امر الٰہی اور تدبیر کرنی اسکی اپنی خلق مین قسم ہی اللہ کی یہ وہ مقام
انتہی ہی کہ نہین تقدم ہوا اس مین کسیکو اپر اور کیفیت اُن قلمونکے سوای خدا اور رسولؐ کے کوئی نہین جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہو کہ اُس سے
نقوش اور حروف پیدا ہون اور سنے اور فولاد اسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضے متفلسفہ اسمین کچھ تاویلین کر کے ظاہر معنی سے خارج کرتے مین
اور طریقہ اسلام یہ ہی کہ اسکو حمل ظاہری پر کرین وجود قلم کے قائل ہون اور اسکی حقیقت کو حوالہ علم الٰہی کے کرین ت اور کہا ابن حزم اور انسؓ نے
کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ پس فرض کین میری امت پر پچاس نمازین پس پھرا مین اُسکو لیکر اور قصد رکھتا تھا اُسکے قبول کا یہانتک کہ گذرا مین موسیٰ پر پس کہا
کہ کیا فرض کیا اللہ نے بسبب تمہارے تمہاری امت پر کہا مین فرض کین پچاس نمازین کہا موسیٰؑ نے پس پھر جا طرف اپنے رب کے یعنی اور سوال کر اُس سے
تخفیف اسلئے کہ امت تیری طاقت نہین رکھیگی اسکی پس پھیرا مجھکو موسیٰ نے یعنے وہ ہوئے سبب پھرنے میرے کے طرف رب کے پس موقوف کین اللہ تعالیٰ نے بعض
پچاس کے ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تھا کہ وہ دس ہین یا دس ایسے ہین کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی بسبب اختلاف پہلے کے ت پس پھرا مین
طرف موسیٰ کے اور کہا مین نے کہ موقوف کی اللہ تعالیٰ نے بعض انکی پس کہا کہ پھر جا کر عرض معروض کر اپنے رب سے اسلئے کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت
رکھیگی اسکی پس پھر گیا مین یعنی طرف مکان اول کے پس خوب عرض معروض کی مین نے پس موقوف کین اور بعض انمین سے پس پھر امین طرف موسیٰؑ کے
کے پس کہا موسیٰؑ نے کہ پھر جا طرف رب اپنے کے اسلئے کہ تیری امت نہین طاقت رکھیگی اسکی پس خوب عرض و معروض کی مین نے پروردگار سے پس فرمایا
ف ع یعنی آخرین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الآخر ہی اور معنی یہ ہین کہ پس فرمایا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر مراجعات مین ت کہ وہ پانچ
نمازین ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب و جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میرے ف ع احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ یعنی مساوات کی ہی
درمیان پانچ اور پچاس کے ثواب مین اور یہ بات بدلی نہین جائیگی یا کیا مین نے پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل مین ہی ت پس پھرا مین طرف موسیٰؑ کے پس کہا
کہ عرض معروض کر اپنے رب سے پس کہا مین نے کہ شرم کی مین نے اپنے رب سے ف ع یعنی اس وقت کہ کہا مجھکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکے نہین ہی کوئی مانع تعدد مانع
سے یعنی یہ بھی شرم مانع ہوئی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کر کر پھرنا وغیر ذلک بھی مانع تھی اور باعث شرم ت پھر لیجایا گیا مجھکو یہانتک
پہونچایا گیا مجھکو طرف سدرۃ المنتہیٰ کے حالانکہ ڈھانکا تھا سدرۃ المنتہیٰ کو رنگون نے یعنی انوار کے یا طرح بطرح کے بازوؤن ملائکہ کے نے یا اور کچھ تھا نہین
جانتا مین یعنی اب یا اس وقت بسبب تعجب ہونے نظر انکی کے حق کی طرف نہ مکان کی طرف کہ کیا ہی حقیقت ان رنگونکی پھر داخل کیا گیا مین بہشت مین
پس ناگہان اسمین تھے گنبد موتیونکے ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تھا مین بہشت مین کہ ناگہان اُسمین ایک نہر تھی کہ اُسکے
دونون کنارونپر قبے تھے کاواک موتیونکے ت اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تھی ف ع یعنی خوشبو اُسکی مثل مشک کے ہی یا حقیقت مین
مشک ہی اور بہشت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہونچتی ہی پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی بخاری اور مسلمؒ نے وعن
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهٖ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُعْرَجُ بِهٖ مِنَ

الارض فيقبض منها واليها ينتهي ما يهبط به من فوقها فيقبض منها قال اذ يغشى السدرة ما يغشى قال فراش
من ذهب قال فاعطي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثا اعطي الصلوات الخمس واعطي خواتيم سورة البقرة وغفر لمن لا يشرك
بالله من امته شيئا المقحمات رواه مسلم اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا کو بھیجا گیا آپکو
طرف سدرۃ المنتہی کے اور سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان میں ہے ف ع کہا ایک شارح نے کہ وہم ہوا ہے کسی راوی کو کہ کہا چھٹے آسمان میں ہے سدرہ اور صواب
یہ ہے ساتویں آسمان میں ہے جیسا کہ مشہور ہے درمیان جمہور راویوں کے کہا قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان میں صحیح تر ہے اور یہی قول ہے اکثروں کا کہا نووی رح نے
کہ ممکن ہے کہ تطبیق یوں دیجاوے دونوں روایتوں میں کہ ہو جڑ اسکی چھٹے آسمان میں اور شاخیں اسکی ساتویں آسمان میں کیونکہ وہ نہایت بڑا ہے اور کہا خلیلؒ نے
کہ سدرہ ساتویں آسمان میں ہے چھا رہا ہے آسمانوں اور بہشت پر ت طرف سدرہ کے پہونچتی ہے وہ چیز کہ چڑھائی جاتی ہے زمین سے یعنی اعمال اور ارواح میں
بس لے لی جاتی ہے اس سے یعنی بقدرت الٰہی نہ اسلئے کہ ملائکہ اوپر اسکے جاویں اور طرف سدرہ کے پہونچتی ہے وہ چیز کہ نیچے اتاری جاتی ہے
اسکے اوپر سے پس لے لی جاتی ہے اس سے ف ح یعنی اوامر اور احکام الٰہی پھر وہاں سے لے لیتے ہیں ملائکہ کہ وہاں کھڑے ہیں پس وہ منتہی علوم خلق
اور عروج ملائکہ کا ہے اسلئے اسکو سدرۃ المنتہی کہتے ہیں اور سوا ہمارے پیغمبر خدا کے اس سے اوپر کوئی نہیں گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جگہ
گئے کہ وہاں جگہ نہیں ہے نظم برداشت از طبیعت امکان قدم کہ آن ۔ اسری بعبدہ است عن المسجد الحرام ۔ تا عرصۂ وجود کہ اقصای عالم ست ۔ کانجا
نجاست ونی جہت ونی نشان نہ نام ۔ سریست لیس شگرف درانجا ہیچ ہان ۔ از آشنای عالم وجان برس ازین مقام ۔ ت کہا
یغشی پڑھا ابن مسعودؓ نے فرمایا اللہ تعالی نے اسوقت کہ ڈھانک لیا سدرہ کو اس چیز نے کہ ڈھانکا ف ع یعنی ایسی چیز نے کہ اسکی کنہ کو نہیں پہونچ سکتے ہیں کہ
کتنی ہے اور کیسی ہے مقصود بڑائی اور کثرت اسکی ہے اور شاید کہ مراد حضرت صلعم کے قول سے لا ادری یہی ہے نہ حقیقت عدم علم و درایت کی اور اور
حدیث میں آیا ہے کہ اسکے ہر پتے پر فرشتہ کھڑا ہے کہ تسبیح کرتا ہے اور جماعت سبز جانوروں کی کہ اسکو عبارت ارواح انبیا اور اولیا کی سے لکھتے ہیں
ت کہا ابن مسعودؓ نے یعنی بیچ تفسیر ما یغشی کے وہ پروانے ہیں سونے کے ف ح یہ کہا باعتبار تشبیہ کے کہ ان انوار کو کہ اترتے ہیں عالم ملکوت سے
تشبیہ دی ساتھ فراش کے ف کے زبر سے بمعنی پرندہ مشہور کے گرد شمع کے پھرتا ہے یعنی پروانہ یہاں اشارہ ہے طرف شوق اور محبت ملائکہ کے اور
حیرانی و سرگردانی انکی کے اوپر نور اقدس حق تعالی کے اور ایک روایت میں جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونے کی بھی آیا ہے اور یہ بھی بطریق تشبیہ و تمثیل کے ہے اسلئے
کہ زرد چیز چلی ہوئی آنکھ میں ہیں ورنہ ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سے ہے اور ہو سکتا ہے کہ مراد حقیقت میں انکی ہو اور قدرت الٰہی شامل سب چیز کی ہے واللہ اعلم
ت کہا ابن مسعودؓ نے پس دی گئیں آنحضرت کو شب معراج میں تین چیزیں ف ح اور حقیقت میں جو کچھ کہ دئے گئے تھے آنحضرت صلعم اس شب میں اقسام علم
اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض و برکات سے حد حصر سے باہر ہیں لیکن یہ تین چیزیں ذکر کیں عبداللہ بن مسعودؓ نے بسبب شرف و کرامت کے کہ تعلق امت سے رکھتی
ہیں ت دی گئیں پانچ نمازیں یعنی فرضیت انکی اور دی گئیں آیتیں کہ اخیر سورہ بقر میں ہیں ف ع یعنی آمن الرسول سے اخیر سورہ تک اور مراد انکے دئے جانے سے
دئے جانا قبولیت دعاؤں انکی کا ہے اور اگر کہے تو کہ ظاہر میں منافی ہے اس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ میں ہے اسوقت کہ جبرئیل بیٹھے تھے آنحضرت صلعم کے پاس سنی
ایک آواز یعنی دروازہ کھلنے کی سی ہے اوپر سے پس سر اٹھایا جبرئیلؑ نے اور کہا کہ یہ فرشتہ ہے کہ اترا ہے طرف زمین کے نہیں اترا تھا کبھی مگر آج پس سلام کیا
اور کہا کہ خوش ہو ساتھ دو نوروں کے کہ دئے گئیں ہیں وہ آپکو نہیں دئے گئے کسی نبی کو پہلے تم سے فاتحۃ الکتاب اور آیتیں اخیر سورہ بقر کی نہیں پڑھو گے
تم کوئی حرف ان دونوں میں سے مگر کہ دئے جاوگے اسکو یعنے ثواب یا قبولیت دعاؤں اسکی کی تو جواب اسکا یہ دینگے کہ کچھ منافات نہیں ہے اسلئے کہ دیا گیا
آسمانوں میں جملہ ان چیزوں سے کہ وحی کی طرف بندہ اپنے کے وہ چیز کہ وحی کی بقرینہ دینے پانچوں نمازوں کے مقام اعلی میں اور اترنا فرشتہ کا اسکی خبر کی بیان

کرینکے لئے تھا اور بشارت دینے کے لئے کہ جو تمکو یہ فضل چیز ملی ہو کسی نبی کو نہین ملی ہان ایک اور اشکال لازم آتا ہو کہ سورۂ بقرہ مدنی ہو اور قصہ معراج کا
بالاتفاق مکی ہو پس اسکو یون دفع کرینگے کہ خاتمہ سورۂ بقرہ کا مستثنے ہو یعنی یہ مدینہ مین نہین نازل ہوا پس بقرہ مدنی ہو باعتبار اکثر کے اور نقل کیا ابن ملک نے حسنؓ
اور ابن سیرین اور مجاہد سے کہ اللہ تعالی متولی ہوا سورۂ بقرہ کے وحی بھیجنے کا بلا واسطۂ جبرئیلؑ کے شب معراج مین پس وہ مکی ہو انکے نزدیک اور جمہور جو
کہتے ہین کہ یہ ساری سورہ مدنی ہو انکا جواب یہ ہو کہ معنی دیئے جانیکے یہ نہین ہین کہ وہ دی گئین بلکہ معنی یہ ہین کہ قبولیت کی گئی آنحضرت صلعم کے لئے
در باب ان الفاظ کے کہ تلقین کئے گئے دونون آیتون مین لفظ غفرانک سے اخیر تک اور اور پڑھنے والون کے لئے ترجمہ اور بخشے گئے گناہ کبیرہ انکی امت سے
واسطے اس شخص کے کہ نہ شریک کرے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** یعنی وعدہ کئے گئے آنحضرت صلعم اس شب مین اس مغفرت کا کہ جسکو
چاہے گا اللہ تعالی بغیر عذاب کے بھی بخشدیگا جیسے کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سے
کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ صاحب کبیرہ کو عذاب بھی نہین ہونیکا کیونکہ جانا گیا ہو نصوص شرع سے اور اجماع اہل سنت سے ہونا عذاب کا گنہگار موحدین کو
اور اس حدیث مین نہ ذکر کرنا مشیت کا شاید بسبب معلوم ہونے اس امر کے ہو پہلے سے **وعن** اَبِی ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ تَسْأَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَأَلَتْنِیْ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَکُرِبْتُ کَرْبًا مَا کُرِبْتُ مِثْلَهٗ
فَرَفَعَهُ اللّٰہُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ مَا یَسْأَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَا مُوْسٰی قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ
ضَرْبٌ جَعْدٌ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِیْسٰی قَائِمٌ یُصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ قَائِمٌ
یُصَلِّیْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِکٌ خَازِنُ
النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَبَدَأَنِیْ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور روایت ہو ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین حجر مین یعنی حطیم مین کھڑے ہوئے اس حال مین کہ جماعت قریش پوچھتی تھی مجھسے احوال
جانے میرے کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کے پس پوچھین مجھسے چیزین اور نشانیان بیت المقدس کی کہ یاد نہین رکھتا تھا مین انکو یعنی وقت
پہونچنے کے بسبب مشغول ہونیکے امر اہم مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جاتا ہر گز نہین غمگین کیا گیا مین مانند اسکے پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالے نے
میرے لئے اس حال مین کہ دیکھتا تھا مین اسکو یعنی بلند اور نزدیک کیا اسکو اور اٹھایا پردہ درمیان مین سے تا دیکھون اسکو اور بتاؤن لوگون کو
جو پوچھین جیسے کہ فرماتے ہین نہین پوچھتے تھے قریش مجھسے کچھ مگر کہ خبر دیتا تھا مین انکو یعنی اس حالت مستحضرہ مین اور تحقیق دیکھا مین نے
اپنے تئین بیچ جماعت کے انبیا مین سے **ف ع** یعنی شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہو اسپر پہلا مضمون اور مضمون آیندہ حدیث کا اور یہ دیکھنا
غیر اس دیکھنے کے ہو کہ آسمان مین دیکھا بالاتفاق پھر کہا بعضون نے کہ دیکھنا انبیا کو آسمان مین محمول ہو اوپر دیکھنے ارواح انکی کے مگر عیسیٰؑ کو کیونکہ
ثابت ہو چکا ہو کہ وہ ساتھ بدنکے آسمان پر اٹھالئے گئے ہین اور بعضون نے ادریسؑ کے حق مین بھی ایسا ہی کہا ہو اور رای جنہون نے کہ نماز پڑھی حضرت کے
ساتھ بیت المقدس مین پس احتمال رکھتا ہو کہ انکی ارواح نے پڑھی اور یہ بھی احتمال ہو کہ بدنون نے ساتھ ارواح کے پڑھی کیونکہ اوپر گذر چکا ہو
کہ انبیا زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس اور اللہ نے حرام کیا ہو زمین پر یہ کہ کھاوے انکے گوشتونکو پھر بدن انکے مانند ارواح انکے لطیف ہین کثیف
پس نہین ہو مانع انکے ظہور کے لئے عالم ملک و ملکوت مین بوجہ کمال کے قدرت ذی الجلال سے اور ظاہر تر یہ ہو کہ نماز پڑھانا آنحضرت صلعم کا انکو
بیت المقدس مین پہلے آسمان پر جانے سے تھا ترجمہ پس ناگہان دیکھتا ہون مین کہ موسیٰ کھڑے نماز پڑھتے ہین **ف ع** یہ بھی موید ہو اسکا کہ
انبیا وقت نماز کے بیت المقدس مین ساتھ بدنون اور ارواحون کے تھے کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہو کہ کرنا اعمال مختلفہ کا ہوتا ہو ساتھ اعضا کے

نہ نری ارواح کے ترجمہ پس ناگہان ہوئی ایک مرد ہین میانہ قد یا دُبلے گول بدن یا اڑے ہوئے بال گویا کہ وہ مردون شنوہ کے سے ہین کہ نام ایک
قبیلہ کا ہی ہین مین سے اور ناگہان عیسیٰ بھی کھڑے نماز پڑھتے ہین ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نماز معراج مومن کی ہی اسلئے کہ وہ حالت
حضور کی آگے رکھے اور کمال قرب کی ہی اور وہ اعظم لذات سے ہی نزدیک فساق کے ترجمہ نزدیک ترین لوگون کا ساتھ اُسکے از روے مشابہت کے
عروہ بن مسعود ثقفی ہی کہ نام ایک صحابی کا ہی اور یہ بھائی عبداللہ بن مسعود کے نہین ہین اسلئے کہ وہ ہذلی ہین اور ناگہان ابراہیم بھی کھڑے نماز پڑھتے ہین
مشابہ ترین لوگونکا ساتھ ابراہیم کے یار تمھارا ہی مراد رکھتے تھے آنحضرت صلعم یارے ذات شریف اپنی ف ع ح یہ کلام ابوہریرہ کا ہی یا انکے بعد کسی
اور راوی کا پھر دیکھنا آنحضرت کا ان انبیا کو نماز پڑھتے احتمال ہی کہ ہو آتنا جانے مین طرف بیت المقدس کے یا نفس مسجد اقصیٰ مین اور موید ہی دوسرے
احتمال کی ف تعقیب کی لفظ فحانت مین ترجمہ پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا مین اُنکا ف ع ح شاید کہ مراد اس نماز سے نماز تحیہ ہی یا نماز معراج کی
بالخصوص اور اگر کوئی کہے کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہین نماز اسمین کیون ہو جواب اسکا یہ ہی کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتھ حیات حقیقی
دنیاوی کے اور جونکہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف بھی ہو اور یہ بھی ہی کہ اس جہا نمین وجوب رفع کیا گیا ہی نہ وجود اسکا اور ان انبیا نے یہان حضرت صلعم کے ساتھ نماز
پڑھی اور بعد اسکے انکو آسمان پر لیگئے حضرت کے استقبال و تکریم و تعظیم کے لئے یا انکی ارواح کو آسمان مین متشکل کیا مگر عیسیٰ اور ادریس کہ وہ ساتھ بدنونکے آسمان پر ہین
اور یہ بھی احتمال ہی کہ یہ نماز پڑھانی اور جمع ہونا حضرت کا انبیا کے ساتھ بعد پھرنیکے سدرۃ المنتہی سے ہوا اور ظاہر تر یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اور اولیاء اللہ کو بصورۃ
متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون نے دیکھا ہی چہ جائے انبیا علیہم السلام خوارق عادات تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف عقل ہون اور وہ اُسکی قدرت کاملہ سے ظہور
مین آوین ترجمہ پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سے یعنی آسمان کے جانے سے پہلے یا بعد حاصل ہونے حضور باری تعالیٰ کے کہا مجھکو ایک کہنے والے نے اے محمد یہ ہی
مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کرو انکو یعنی از راہ تعظیم بزرگی ملک قہار کے یا از راہ تواضع کے جیسا کہ آداب ہی ابرار کا پس التفات کیا مین نے اُسکی طرف
بقصد سلام کرنیکے پس پہل کی اُسنے سلام کرنے مین مجھپر ف ح یعنی مجھکو آپ کو کہ سلام کرین اُسپر پہلے آپ ہی سلام کیا بسبب بادب جاننے غلبہ شوکت
اور ہیبت آنحضرت صلعم کے آگ دوزخ پر اور اسکے داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ احوال آسمان پر ہوا اور ہوسکتا ہی کہ امامت آنحضرت کی انبیا کے لئے
آسمان پر بھی ہوئی ہو لیکن سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ بیت المقدس مین تھی واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سے

الفصل الثالث فصل تیسری عن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی
اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن ایاتہ وانا انظر الیہ متفق علیہ روایت ہی جابر سے یہ کہ انہون نے سنا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جبکہ جھٹلایا مجھکو قریش نے یعنی بیچ مقدمہ اسرا کے یعنی جانیکے طرف بیت المقدس کے شب کو مین اور پوچھین مجھسے نشانیان اُس
مکان کی کھڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دکھایا اللہ تعالیٰ نے مجھکو بیت المقدس ف ع ح یعنی دور راہ اُسکی اور دور کیا پردہ کہ مجھ مین اور اسمین تھا اور ایسا
ظاہر کیا کہ دیکھتا تھا مین اُسکو بلا اشتباہ اور احتمال رکھتا ہی کہ بیت المقدس کو اٹھا کر آگے آنحضرت کے یہان لائے ہون جیسے کہ ابن عباس کی حدیث مین آیا ہی کہ کہا
آنحضرت نے پس لائی گئی مسجد اور رکھی گئی دار عقیل کے پاس اور یہ کامل تر ہی معجزہ مین جیسے کہ حاضر کیا گیا تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمان کے آگے
ترجمہ پس شروع کیا مین نے کہ خبر دیتا تھا قریش کو بیت المقدس کی نشانیون سے حالانکہ مین دیکھتا تھا طرف اسکے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف ح جاننا چاہیئے کہ معراج کی حدیثون مین وہ حدیث نہ لایا کہ حال آنحضرت کے دیکھنے کا رب العزت کو معلوم ہوا اور صحابہ اور تابعین کو اختلاف ہی
اُسمین اور قول مختار اثبات اسکا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ دل سے دیکھا اور دیکھنا دل سے غیر جاننے کے ہی دل سے اور تحقیق اور تفصیل اسکی بیچ باب رویۃ اللہ کے گذرا

تمام ہوا باب المعراج اور آگے آتا ہی تتمہ جلد چہارم مین باب المعجزات

تتمہ رابع مظاہر حق

بَابُ فِی الْمُعْجِزَاتِ باب ہے بیچ بیان معجزونکے **ف** معجزہ مشتق ہے عجز سے کہ ضد قدرت ہے اور کتاب تحقیق مین ہے کہ معجز کرنیوالا اپنے غیر
اور انبیا کے صدق کی دلالتونکو اور رسولونکی نشانیون کو معجزہ اسلئے کہتے ہین کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتے ہین اُنکے معارضہ سے ساتھ مثل اُس معجزے
یعنے وہ ایسا معجزہ نہین لاسکتے اُنکے مقابلہ مین امتی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ معجزہ اعجاز سے ہے بمعنے عاجز کرنیکے اور وہ ایک امر ہے خارق یعنی خلاف عادت
کہ ظاہر ہوتا ہے اُس سے دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلے ظہور نبوت سے ظاہر ہوتے ہین اُنکو ارہاصات کہتے ہین اور ارہاص کے معنی ہین محکم کرنا
مکان کا ساتھ پتھر اور مٹی کے گویا کہ اسمین استحکام امر نبوت کا ہے اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتے ہین جو کچھ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو اسکو تو استدراج
کہتے ہین اور جو کچھ عوام مسلمانون سے ظاہر ہو اُسکو معونت کہتے ہین اور جو کچھ کہ اولیا سے ہو اسکو کرامت کہتے ہین اور دعوی نبوت کی قید سے یہ سب قسمین
نکل گئین یعنی ان قسمون کو معجزہ نہین کہنے کے معجزہ وہی خرق عادت ہے کہ ساتھ دعوی نبوت کے ہو اور حضرت شیخ رح نے تین قسمین تو ذکر کین اور ایک معجزہ ہے
کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہے بلکہ ظاہر ہوتا ہے ساتھ اسباب کے کہ جو اس اسباب کی مباشرت کرتا ہے اسے ظہور پاتا ہے اور جو کچھ کہ
ساتھ اسباب عادیہ کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہے جیسے شفا ساتھ دواؤن طبیہ کے اور جو کوئی اسکو خارق عادت کہے باعتبار ظاہر کے ہے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ
الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِى الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهِ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ
ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس بن مالک رض سے یہ کہ ابوبکر صدیق رض نے کہا یعنے وقت بیان کرنے قصہ ہجرت کے اور رہ جانے کے غار مین اور پہونچنے
مشرکونکے سر غار پر سید الابرار صلعم کی تلاش مین کہ دیکھا مین نے مشرکین کے قدمون کی طرف گویا کہ وہ ہمارے سرون پر ہین اور ہم یعنی مین اور انحضرت صلعم
غار مین تھے **ف** مراد اُس غار سے غار جبل ثور کا ہے کہ ثور کے اوپر کی جانب مین تھا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہے نواح مکہ مین بقدر مسافت ایک ساعت
نجومیہ کے اور صورت اُس غار کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ اگر کوئی اُسکے کنارے پر کھڑا ہو تو نظر اُس شخص کی کہ اندر غار کے ہو اُسکے پانون پر پڑتی ہے اور
اگر وہ شخص اپنے پانونکی جگہ نظر کرے تو دیکھ لے اُس شخص کو کہ اندر غار کے ہے پس انحضرت صلعم اُس غار مین چھپے تھے مشرکون سے بقصد ہجرت کے اور مشرکون
حضرت صلعم کی تلاش مین چلا پہونچے اور حضرت ابوبکر رض ڈرے حضرت کی طرف سے جیسے کہ بیان کرتے ہین **ت** پس کہا مین نے یا رسول اللہ اگر کوئی انمین سے نگاہ
کرے جگہ پانون اپنی کو تو دیکھ لیگا ہمکو پس فرمایا انحضرت صلعم نے اے ابوبکر کیا ہے گمان تیرا ساتھ اُن دو شخصون کے کہ خدا ہے تیسرا اُنکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنے خدا ساتھ اُنکے ہے ساتھ نصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہ ہے کہ پھیر دی اللہ تعالی نے ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنے سے اندر غار کے باوجود
جزم کرنے اس بات کے کہ انحضرت صلعم اور ابوبکر صدیق رض غار مین ہین اور طیبی نے روایت کی ہے کہ انحضرت صلعم نے بددعا کی اُنپر کہ خداوندا اندھی کردے آنکھین
اُنکی پس گرد غار کے پھرتے تھے اور نہین پاتے تھے اُنکو اور جنیبہ رکھنا کبوتر کا اور جالا بُننا مکڑی کا بھی معجزہ تھا جیسا کہ حدیث مین آیا ہے **وعن**
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِیْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّاُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ كُفِيْتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ عازب ہے کہ انہوں نے کہا واسطے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ اے ابو بکر خبر دو مجھکو کہ کسطرح اور کیا کیا تمنے یعنی تم نے اور آنحضرت نے اُسوقت کہ رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر کیا تمنے مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کے لئے بعد نکلنے کے غار سے کہا ابو بکر رض نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھ اگلے دن میں سے یعنی آدھے دن یہان تک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور ٹہرا آفتاب و خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تھا اُسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکھائی دیا ہمکو ایک پتھر دراز کہ واسطے اُسکے سایہ تھا نہیں آیا تھا اُسپر آفتاب یعنی اُسکے غار وان کی طرفون میں اُسوقت دھوپ نہ پہونچی تھی پس اترے ہم اُسکے پاس اور ہموار کی مینے آنحضرت کے لئے ایک جگہ اپنے دونون ہاتھونسے تاکہ سوئیں آنحضرت صلعم اُسپر اور بچھایا مینے اُسجگہ ایک پوستین اور کہا مینے سو رہئے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکھتا رہونگا ادہر اُدہر اور خبر لیتا رہونگا دشمنونکے آنے کی پس سو رہے آنحضرت اور نکلا مین درحالیکہ نگہبانی کرتا تھا گرد حضرت صلعم کے پس ناگہان دیکھتا ہون مین ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہے سامنے سے کہا مینے کہ کیا ہے تیری بکریونمین دودہ کہا چرواہے نے کہ ہان ہے کہا مینے کیا نہ دوہیگا تو دودہ کہا اُسنے ہان پس پکڑی اُسنے ایک بکری اور دوہا کاٹھ کے پیالہ مین تھوڑا سا دودہ اور ساتھ میرے چھاگل تھی کہ اُٹھایا تھا مین نے اُسکو واسطے آنحضرت صلعم کے کہ سیراب ہوتے تھے آنحضرت اُس سے پانی پیتے اور وضو کرتے پس آیا مین آنحضرت کے پاس یعنی دودہ لیکر پس مکروہ جانا مینے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی مینے آنحضرت صلعم کی ف ح سونے مین یعنی مین بھی سو رہا لفظ فوافقتہ تقدیم ف سے ہے ق پر پس معنی اُسکے تو مذکور ہوئے اور ساتھ تقدیم ق کے ف پر بھی روایت آئی ہے یعنی صبر اور توقف کیا مینے اور بیدار نکیا آپکو یہان تک ت کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا مینے کچھ پانی مین سے دودہ پر یہان تک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک یعنی ف ح بہت پانی ڈالا یہان تک کہ سب دودہ سرد ہوگیا اور عادت ہے عرب کی کہ ٹھنڈا پانی دودہ مین ڈالکر پلاتے ہین تا حرارت دودہ کی دفع ہوجائے ت پس کہا مینے پیجئے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے یہان تک کہ خوش ہوا مین ت م اس سے معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کی خوشی اور آسایش مین ہے اور یہان ایک اشکال لاتے ہین کہ بے اذن مالک بکریونکے کیون دودہ دوہا اور پیا اور جواب دیتے ہین کہ بکریان حضرت ابو بکر رض کے کسی دوست کی تھین کہ اعتماد اُسکی رضا کا رکھتے تھے اور یہ بھی ہے کہ اہل مکہ کی عادت تھی کہ اجازت دیتے تھے اپنے چرواہونکو کہ راہ کے چلنے والون اور بھوکھونکو دودہ دیتے رہا کرین اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انھون نے کچھ دیکر خریدا ہو واللہ اعلم ت پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مینے کہ ہان آیا کہا ابو بکر رض نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈھلنے آفتاب کے اور آنے ٹھنڈے وقت کے اور پیچھے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل مکہ نے اُسکو اور اور کتنے آدمیونکو ہمارے پیچھے متعین کیا تھا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لاوے اُسکو ہم سو اونٹ دینگے اور یہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہوگیا ت پس کہا مینے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہ صلعم پس فرمایا آنحضرت صلعم نے غم نکرو خدائے تعالی ہے ہمارے ساتھ

پس دعا کی سراقہ پر پیغمبر خدا نے تعالیٰ نے پس دہس گیا ساتھ سراقہ کے گھوڑا اُسکا پیٹھ تک سخت زمین مین پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہون مین تمکو کہ بددعا کی تمنے مجھپر پس دعا کرو میرے نفع کے لئے یعنی یہ کہ خلاصی پاؤن اس حالت سے کہ گرفتار ہون مین اُس مین پس تم اگر کروگے تو اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہارے واسطے یہ کہ پھیرونگا مین کفار کی طلب کو تمسے پس دعا کی سراقہ کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نجات پائی اُسنے اُس رنج سے **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہے کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دہستا تھا اور نجات پاتا تھا ت پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفائے وعدے مین کہ نہین ملتا تھا کسی کافر سے یعنی ان کافرون مین سے کہ حضرت صلعم کی تلاش کے لئے نکلے تھے مگر کہتا کفایت کئے گئے تم طلب مین یعنی بس کافی ہے میرا تلاش کرنا اور تلاش نکرو مین تلاش کر چکا نہین ہے ادھر وہ شخص کہ اسکو تلاش کرتے ہو پس نہین ملتا تھا سراقہ کسی سے مگر کہ پھیر دیتا تھا اُسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ع اسمین بہت سے فائدے ہین از انجملہ معجزہ حضرت صلعم کا اور فضیلت ابوبکرؓ کی کئی وجہ سے اور اسمین ہے خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لئے اور ساتھ رکھنا چھاگل کا اور مانند اسکے کا سفر مین واسطے طہارت اور پانی پینے کے اور اسمین فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالیٰ پر اور خوبی انجام کار اُسکے کی **وعن** اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ اَرْضٍ یَّخْتَرِفُ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ سَائِلُکَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَا یَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰی اَبِیْہِ اَوْ اِلٰی اُمِّہٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بِھِنَّ جِبْرَئِیْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَّاْکُلُہٗ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَزِیَادَۃُ کَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَۃِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَۃِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْیَھُوْدَ قَوْمٌ بُھُتٌ وَاِنَّھُمْ اِنْ یَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِیْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَھُمْ یَبْھَتُوْنِیْ فَجَاءَتِ الْیَھُوْدُ فَقَالَ اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ فِیْکُمْ قَالُوْا خَیْرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَسَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا قَالَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْہُ قَالَ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُ اَخَافُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا سنا عبد اللہ بن سلامؓ نے آنا آنحضرت صلعم کا یعنی مکہ سے مدینہ مین حالانکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین مین تھا کہ چنتا تھا میوہ درختون سے **ف** ح ع یعنی اپنی باغ مین تھا میوہ درختون سے توڑتا اور چنتا تھا مقصود بیان واقع ہے یا مبالغہ ہے بیچ آنے اُسکے کے آنحضرت صلعم کے پاس جلدی سے کہ باوجود یکہ ایک کام مین تھا اور فرصت نہ تھی لیکن چونکہ صفات آنحضرت صلعم کے توریت مین پڑھ کر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور نبوت کا تھا **ع** مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ، لاجرم روی ترا دیدم وازجان رفتم ، بمجرد سُننے رونق افزائی حضرت صلعم کے سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا اور یہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد مین سے تھا اور بڑا علم رکھتا تھا توریت کا حضرت صلعم کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہو کر اجلاء صحابہ کرام مین سے ہوئے جیسا کہ مذکور ہوتا ہے قصہ انکا ت پس آیا وہ آنحضرت صلعم کے پاس اور عرض کیا یعنی واسطے تحقیق کرنے علامتون صدق نبوت کے کہ تحقیق مین پوچھتا ہون تمسے تین چیزین نہین جانتا ہے انکو مگر نبی **ف** ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کرے نبی سے یا اگلی کتاب سے یہ اسلئے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوے یہ کہ وہ بھی تو جانتا تھا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لئے سوال اُن تین چیزون کا معجزہ ہوا اسکے لئے اور علم الیقین حضرت صلعم کی نبوت کا نزدیک اُسکے اور بھی ظاہر ہے لانے حدیث کے سے اس باب مین ترجمہ ایک چیز اُن تین چیزون مین سے یہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کھانا بہشتیون کا کہ جو بہشت مین داخل ہو کر پہلے ہی کھاوینگے اور تیسرے یہ کہ کونسی چیز کھینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اُسکے کے یا طرف مان اُسکے کے مشابہت مین یعنی فرزند کو کبھی صورت مین مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور کبھی مشابہ مان کے سبب اسکا کیا ہے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ خبر دی مجھکو ان چیزون کی جبرئیلؑ نے ابھی یہ **ف** ح ع فرمایا واسطے دفع ہونے وہم اس بات کے کہ انھون نے سُن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ بھی کرنا منظور تھی کہ گوش ہوش سے سُننے اور وجود وحی اور آنا جبرئیلؑ کا معلوم کرے ترجمہ ای پر اول علامت قیامت کی پس

ایک آگ ہوگی کہ اُٹھیگی اور جمع کریگی لوگونکو جانب مشرق سے طرف مغرب کیطرف اور پہلا طعام کہ کھاوینگے اسکو بہشتی بیش یا دتی مچھلی کی کلیجی کی ہوگی کہ ایک ٹکڑا جگر کا ہے لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہے پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کھینچ لیتا ہے باپ اپنی مشابہت کیطرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہے پانی عورت کا یعنی مرد کے پانی پر تو کھینچ لیتی ہے عورت اپنی مشابہت کی طرف **ف** ح ملا علی رح نے معنی سبق کے علاوہ غلبہ لکھے ہین اور شیخ رح نے معنی سبق یعنی پہلے رحم مین پڑتا ہے اور بعد اُسکے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہ ہونا فرزند کا ساتھ باپ یا مان کے سبقت کرنا پانی ایک کا اُن دونون مین سے ہے اور اور حدیث سے کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہے یا سبقت پس سبقت کو متضمن دونون معنی کے کر سکتے ہین **ترجمہ** کہا عبداللہ بن سلام رض نے بعد سُننے جواب کے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بلا شبہ تم رسول خدا کے ہو اور کہا عبداللہ نے اے رسول خدا کے تحقیق یہودی بڑے بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلے اسکے کہ پوچھو تم اُنسے یعنی میرا حال تو جھوٹ باندھ لینگے مجھپر یعنی بعد پوچھنے کے پس آئے یہودی یعنی بسبب بلانیکے یا اتفاقاً اور عبداللہ چھپ رہے تھے اُنسے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کیسا شخص ہے عبداللہ بن سلام تم مین یا تمھارے زعم اور اعتقاد مین کہا اُنھون نے کہ بہتر ہے ہم مین اور بیٹا ہے بہتر ہمارے کا یعنی حسب مین باعتبار علم و صلاح کے اور سردار ہے ہمارا اور بیٹا ہے ہمارے سردار کا یعنی نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت صلعم نے کہ خبر دو مجھکو اگر اسلام لاوے عبداللہ بن سلام یعنی تو تم بھی اسلام لاؤ گے کہا یہود نے کہ پناہ مین رکھے اسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بھی کیا جاوے اُس سے پس نکلے عبداللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول خدا کے ہین پس کہنے لگے یہود یعنی بعد اسکے کہ معلوم کیا اسلام اُنکا یہ بہت برا ہے ہم مین اور بیٹا ہے بدترین ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اُسکو کہا عبداللہ نے یہ ہے وہ چیز کہ تھا مین ڈرتا یا رسول اللہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور یہی سبب تھا اسے عرض کرنیکا کہ آپ اُنسے پہلے پوچھ لیجئے حال میرا تا کہ جھوٹ اُنکا معلوم ہو جاوے **وعنہ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیْضَھَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاھَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَکْبَادَھَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُھُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی انس رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ کیا یعنے مدینہ والون سے امتحان کے لئے اُسوقت کہ پہونچی ہمکو خبر ابی سفیان کے آنیکی **ف** یعنی ساتھ قافلہ کے کہ آتا تھا شام سے اور جاتا تھا طرف مکہ کے اور یہ مقدمہ غزوۂ بدر کا ہے کہ ابو سفیان اُموی تجارت شام کے لئے گیا تھا اور وہانسے مال بہت سا لئے آتا تھا اور اُسکے ساتھ چالیس سوار تھے جب مسلمانون نے یہ خبر سُنی تو چاہا کہ اس قافلہ کو لوٹین اور مارین اسلئے کہ اُسمین آدمی تھوڑے سے تھے اور مال بہت اور یہ خبر جو مکہ مین پہونچی تو ابو جہل کعبہ کے اوپر چڑھا اور پکارا لوگونکو اور جمع کیا اور نکلا اُنکی مدد کے لئے پس اس سے لوگون نے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کے کنارے کی پکڑی اور نجات پائی پھر جا لوگون سمیت طرف مکہ کے چونکہ وقت اُس کمبخت کے زوال کا آن پہونچا تھا لوگونکے کہنے سے باز نہ آیا اور بدر مین پہونچا پس جبرئیل اترے اور خبر دی کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے دو جماعتون مین سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنون پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین یہ قصہ مفصل مذکور ہے پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ قافلہ تو پہونچا کنارہ دریا پر اور یہ ابو جہل آیا ہے پس کھڑے ہوئے سعد جیسے کہ کہا **ترجمہ** اور کھڑے ہوئے سعد بیٹے عبادہ کے **ف** یعنی صحابہ کے درمیان مین سے اور وہ رئیس تھے انصار کے اور خاص انکا کھڑا ہونا اسلئے تھا کہ سبب مشورہ کرنے کا امتحان کرنا انصار کا تھا اسلئے کہ حضرت صلعم نے نہین بیعت لی تھی اُنسے اس بات پر کہ نکلین وہ ساتھ حضرت صلعم کے جہاد کے لئے اور طلب کرنے دشمن کے لئے بلکہ بیعت لی تھی اُنسے اسپر کہ بچاوین وہ

حضرت صلعم کو اس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جبکہ پیش آیا حضرت کو نکلنا واسطے قافلہ ابوسفیان کے تو چاہا کہ معلوم کریں حال انکے وہ موافقت کرتے
ہیں آپکی یا نہیں پس جواب دیا انہوں نے بہت اچھا جواب یا تھ موافقت پوری کے اس بارہ میں بھی اور اور بار میں بھی اور اسمیں رغبت دلائی ہے اور بڑے لینے
مشورہ کے اصحاب سے اور عقلمندوں سے ت پس کہا سعد نے یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے اگر حکم
کیجئے آپ ہمکو یہ کہ داخل کریں ہم سواری کے جانوروں کو دریا میں تو البتہ ڈالدیویں ہم انکو دریا میں یعنی روئے زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائے تو دریا میں
بیٹھ جاویں اور اگر فرمایئے آپ ہمکو یہ کہ ماریں ہم جگر اونٹوں اور گھوڑوں کے برک غماد تک تو البتہ کریں ہم ف لفظ برک ساتھ زبر بے اور زبر کیے
اور جزم رے کے اور غماد ساتھ زیر غین کے اور پیش اسکے کے اور بعضوں نے ساتھ زیر کے بھی کہا ہے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہروں میں سے یا پرلے کنارہ بحر میں
یا انتہا آبادی پر اور مارنا گھوڑوں وغیرہ کے جگروں کا کنایہ ہے شتر ہانکنے انکے سے کہ وقت سواری کے اور دوڑنے کے پاؤں سوار کے انکے جگروں پر لگتے جاتے ہیں
پس معنی یہ کہ اگر آپ حکم کیجئے ہمکو بہت چلنے کا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلاً برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجالاویں ہم حکم آپکا ت کہا انس نے پس بلایا اور برانگیختہ کیا
آنحضرت صلعم نے لوگوں کو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنے پر پس نکلے اور چلے لوگ یہاں تک کہ اترے بدر میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس فرمایا
حضرت صلعم نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے اور پڑنے فلانے کی ہے یعنی نام ایک کا ان اشقیا میں سے لیتے تھے اور رکھتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہ کے لئے اسجگہ
اور اسجگہ یعنی ہر ایک کی جگہ تعین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہاں تک کہ شمار کیا ستر کفار کو اور انکی جگھوں کو کہ فلانا یہاں مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہاں الخ
کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے ان میں سے اسجگہ سے کہ ہاتھ رکھا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اسجگہ مارا گیا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُوَ فِیْ قُبَّۃٍ یَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰھُمَّ اَنْشُدُکَ عَھْدَکَ وَوَعْدَکَ اَللّٰھُمَّ
اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْیَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَکْرٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ حَسْبُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْحَحْتَ عَلٰی رَبِّکَ فَخَرَجَ وَھُوَ یَثِبُ فِی الدِّرْعِ
وَھُوَ یَقُوْلُ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس حال میں کہ خیمہ میں تھے روز بدر کے الٰہی مانگتا ہوں میں تجھسے امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا کہ کیا ہے نصرت کا یعنی اس آیت میں وَاِذْ یَعِدُکُمُ
اللّٰہُ اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنی ہلاک ہونا مومنوں کا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آج کے دن کے ف ح ع یعنی
اسلئے کہ نہیں باقی رہیگا روے زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلعم تو بڑے عارف باللہ تھے اور جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ فرما کر خلاف نہیں
کرتا پس کیا تھی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہ دینگے کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا جانے حصول مطلب کو یا نجانے پھر علم باللہ مقتضی ہے خوف رکھنے کو اس سے اور
خوف الٰہی نہیں رفع ہوتا انبیاء علیہم السلام سے پس جائز ہے کہ حضرت صلعم کو یہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سے یا میری امت کی طرف سے پیدا ہوا اور
روکی جاوے نصرت موعود اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت صلعم سے وعدہ نصرت کا تھا لیکن وقت نہ معین کیا گیا پس آنحضرت صلعم ڈرتے تھے تاخیر وقت سے پس
دعا کی اللہ تعالیٰ سے کہ وفا وعدہ فرماوے آج ہی اور شاید کہ آنحضرت صلعم کو استحضار ہوا ہو وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اِنْ یَّشَأْ یُذْھِبْکُمْ کے معنوں کا اور
اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ کے معنوں کا کہ دلالت کرتی ہیں یہ آیتیں اللہ تعالیٰ کی بے پروائی پر پس نظر حضور ان معانی کے دعا کی چنانچہ امام غزالی نے
لکھا ہے کہ حال آنحضرت کا نہایت کامل تھا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کے اور سطوت اور جلال اسکے نہایت وسیع تھا اور نظر ابوبکر کی
فقط ظاہر سبب کے آگے نہ بڑھی اور اسکی تحقیق بہت ہے کہ رسالہ تسلیۃ المصاب میں بعضے محققین سے شیخ عبدالحق نے ذکر کی ہے اور کچھ اسکی شرح عربی میں بھی مذکور ہے
ت پس پکڑا ابوبکر نے دست مبارک حضرت کا اور کہا کہ بس ہے تمکو اسقدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تمنے یا رسول اللہ دعا کرنے میں اپنے پروردگار سے
ف ع مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا میں باوجود نہایت اعتماد کے اپنے رب پر تھا واسطے دلیر کرنے اور ثابت قدم رہنے اور تقویت دل صحابہ کے اسلئے کہ وہ جانتے تھے

کہ دعا آنحضرت صلعم کی مستجاب ہی بلا شبہ خصوصاً جبکہ مبالغہ کرین اُسمین ترجمہ پس نکلے آنحضرت خیمہ سے جلدی کرتے ہوئے مارے خوشی کے حالانکہ تھے زرہ پہنے ہوئے
اور وہ پڑھتے تھے یہ آیۃ کہ اتری تھی اُنپر قریب ہی کہ شکست دیجاویگی جماعت کفار کو اور پھیرینگے پشت نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح چونکہ آنحضرت صلعم درمیان
خوف و رجا کے تھے اب جانب امید کی غالب آئی آپ پر بسبب وعدہ الٰہی کے پس خوش ہو کر اٹھے اور خبر دی مشرکون کی شکست اور مومنون کی نصرت کی بطریق معجزہ کے
لاؤ کیا اُسنے سبب مطلع کرنے خدا تعالیٰ کے انکو غیب پر **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ ہٰذَا جِبْرِیْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِہٖ عَلَیْہِ
اَدَاۃُ الْحَرْبِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور یہ بھی روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دن بدر کے یہ جبریلؑ ہین پکڑے ہوئے ہین سر
اپنے گھوڑے کا یعنے باگ اُسکی پکڑے ہوئے مستعد ہین جنگ کے لئے درحالیکہ جبریل پر ہی اسباب لڑائی کا نقل کی بخاری نے **ف** ع ح معجزہ بیان یہ ہی کہ دیکھا
آنحضرت صلعم نے جبریلؑ کو واسطے جنگ کرنیکے ہمراہ انکے روز بدر کے اور بدر ایک کنواہی مشہور چار منزل مدینہ سے اور درمیان مکہ و مدینہ کے ہی اور غزوہ بدر کا ہوا
روز جمعہ سترھوین تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین **وعنہ** قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ یَشْتَدُّ فِیْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَمَامَہٗ
اِذْ سَمِعَ ضَرْبَۃً بِالسَّوْطِ فَوْقَہٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ یَقُوْلُ اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَی الْمُشْرِکِ اَمَامَہٗ خَرَّ مُسْتَلْقِیًا
فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَاِذَا ہُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُہٗ وَشُقَّ وَجْہُہٗ کَضَرْبَۃِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِکَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِکَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَۃِ فَقَتَلُوْا یَوْمَئِذٍ سَبْعِیْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور یہ بھی ابن عباسؓ سے ہی کہ کہا اسوقت ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سے روز جنگ بدر کے دوڑتا تھا اور حملہ کرتا تھا پیچھے ایک شخص کے مشرکون مین سے
کہ آگے اُس مسلمان کے تھا ناگہاں اُس مرد مسلمان نے سنی آواز کوڑے کے مارنے کی اوپر مشرک کے اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدام کر اے حیزوم **ف** ح
اقدام و آنا جنگ مین او شجاعت کرنی یا آگے بڑھنا ہی حیزوم او لفظ اقدم بمعنے اول کے ساتھ زبر ہمزہ او جزم قاف اور زیر دال کے ہی اور جو ثانی کے
ساتھ پیش ہمزہ او پیش دال کے او مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتھ زبر ح مہملہ اور جزم ی کے اور پیش ز کے نام جبریلؑ کے گھوڑے کا ہی کذا فی القاموس
او بعضون نے کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کے گھوڑے کا ہی ترجمہ ناگہاں دیکھا اُس مسلمان نے طرف مشرک کے آگے اپنے کہ گرا چیت ہو کر پھر دیکھا طرف اس
مشرک کے پس ناگہاں نشان پڑ گیا تھا اُسکی ناک پر او شق ہو گیا تھا منہ اُسکا یعنے طول مین مانند مارنے کوڑے کے پس سبز ہو گئی تھی تمام جگہ مارنے کی
یعنے جیسے کہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز و سیاہ او پہونچا تھا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کے اور باقی رہا تھا اثر اُسکا اُسکی ناک پر چنانچہ اسپر
اشارہ ہی اس آیہ مین سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنے دیکھا مشرک کو اس حال پر او بیان کیا
آنحضرت سے یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ سچ کہتا ہی تو **ف** ع اس سے یہ معلوم ہوا کہ کشف کرامت ہی صحابہ کے لئے او کرامت تابعون کی
بمنزلہ معجزہ متبوع کے ہی خصوصاً جس صورت مین کہ وقوع اُسکا روبرو نبی کے ہوا او حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کے یا کہا جاوے کہ خبر دی اُسکی صحابی
نے اور تصدیق کیا اُسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت نے پس صحیح ہوا شمار کرنا اُسکا معجزون مین ترجمہ پھر فرمایا حضرت صلعم نے کہ یہ فرشتہ تیسرے
آسمان کی کومک سے تھا پس قتل کیا مسلمانون نے اُس دن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہ مسلم نے **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ
رَأَیْتُ عَنْ یَّمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِہٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْہِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ یُقَاتِلَانِ کَاَشَدِّ
الْقِتَالِ مَا رَأَیْتُہُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سعد بن وقاص سے کہا دیکھا مین نے
داہنی طرف پیغمبر کے اور بائین طرف انکے دن احد کے دو شخصون کو کہ اُنپر تھے سفید کپڑے **ف** ع ظاہر ہی کہ یہ دونون فرشتے بطور تفریق کے تھے یعنی ایک
داہنی طرف تھا اور ایک بائین طرف اور وہ چار ہو جاتے ہین ترجمہ لڑتے تھے وہ لڑنا مانند سخت ترین لڑنے آدمیون کو نہین دیکھا مین نے

ان دونون کو پہلے اس سے اور نہ پیچھے اس کے یعنے پس تحقیق ہوا کہ وہ فرشتون مین سے تھے یعنی جبرئیل اور میکائیل نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ۔ یہ تفسیر
راوی ہے اور شاید کہ پہچانا ہو اسنے دلیل سے اور یا آنحضرت سے سنا ہو **و عن البراء** قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم رهطا الى ابي رافع
فدخل عليه عبد الله بن عتيك بيته ليلا وهو نائم فقتله فقال عبد الله بن عتيك فوضعت السيف في بطنه حتى اخذ
في ظهره فعرفت اني قتلته فجعلت افتح الابواب حتى انتهيت الى درجة فوضعت رجلي فوقعت في ليلة مقمرة
فانكسرت ساقي فعصبتها بعمامة فانطلقت الى اصحابي فانتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال ابسط رجلك فبسطت
رجلي فمسحها فكانما لم اشتكها قط رواه البخاري اور روایت ہے براء سے کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو طرف ابی رافع کے
ف ۔ ابو رافع ایک یہودی تھا کنیت اسکی ابو حقیق تھی بڑا دشمن تھا آنحضرت کا کہ عہد شکنیاں کین اور فتنے برپا کئے اور حضرت کی ہجو کہی اور اپنے قلعہ مین پناہ ڈھونڈھی یعنے
بچاؤ کیا خضر سے پس آنحضرت نے کتنے ایک صحابہ کو بھیجا کہ مار ڈالین اسکو ترجمہ پس گئے ابو رافع کے پاس عبد اللہ بن عتیک اسکے گھر مین رات کو اس حال مین کہ وہ
سوتا تھا پس مار ڈالا اسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نے پس رکھی مین نے تلوار اسکے پیٹ مین یہان تک کہ پہونچی اسکی پیٹھ کیطرف پس معلوم کیا مین نے مار لیا اسکو
پس شروع کئے مین نے کھولنے دروازے ف ۔ ع قلعہ کے تا اندر آوین وہ لوگ بھی کہ بھیجے تھے میرے ساتھ اسکے مارنے کے لئے اور باہر کھڑے تھے اور
شریک ہوئے اس قصہ مین اور عبد اللہ بن عتیک عجب حیلہ سے اندر پہونچے تھے چنانچہ مفصل بیان اسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہے اور صحیح بخاری مین اور بھی کتاب
المغازی کے اوائل مین بعد از غزوہ بدر کے حیلہ مذکور ہے اور نہایت غریب عجیب ہے آتی اور ملا علی رح نے لکھا کہ شاید عبد اللہ نے دروازے بعد کھولنے
کے اول بار مین بند کردیے ہونگے واسطے محافظت [illegible] کے کہ پیچھے سے کوئی اور نہ آجاوے یا گئے ہون اسکے پاس اور راہ سے ترجمہ یہان تک کہ
پہونچا مین طرف زینے کے پس رکھا مین نے پانون اپنا بگمان اسکے کہ مین پہونچا زمین پر پس گر پڑا مین زینے سے چاندنی رات مین ف ۔ ع کہا طیبی نے کہ تھا
سبب نکلے گر پڑنے کا زمین پر یہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینہ مین پس انھون نے گمان کیا کہ پایہ زینے کا برابر زمین کے ہے پس گر پڑے اسپر زمین پر
ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندھا مین نے اسکو پگڑی سے پھر چلا مین طرف یارون اپنے کے کہ قلعہ کے نیچے کھڑے تھے پس پہونچا مین نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے خدمت مین یعنی ساتھ یارون اپنے کے اور بیان کیا مین نے اُنسے سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ پھیلاؤ پانون اپنا پس پھیلایا
مین نے پانون اپنا پس ہاتھ پھیرا آنحضرت نے پانون پر پس اچھا ہوگیا پانون گویا کہ کبھی نہین تھا کبھی نقل کی یہ بخاری نے **و عن جابر** قال انا يوم
الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاؤا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق فقال
انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلثة ايام لا نذوق ذواقا فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد
كثيبا اهيل فانكفأت الى امرأتي فقلت هل عندك شيء فاني رأيت بالنبي صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا فاخرجت جرابا
فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم في البرمة ثم جئت النبي صلى الله عليه وسلم فساررته
فقلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير فتعال انت ونفر معك فصاح النبي صلى الله عليه وسلم يا اهل
الخندق ان جابرا صنع سورا فحي هلا بكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينكم حتى اجيء وجاء
فاخرجت له عجينا فبصق فيه وبارك ثم عمد الى برمتنا فبصق وبارك ثم قال ادع خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم ولا تنزلوها
وهم الف فاقسم بالله لاكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجيننا ليخبز كما هو متفق عليه
اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تحقیق ہم یعنی صحابہ خندق کہ کہ عبارت ہے غزوہ احزاب سے کھودتے تھے یعنے خندق گرد مدینے کے درمیان اپنے اور درمیان دشمنون کے

پس نمودار ہوا ایک پتھر سخت پس آئے صحابہ آنحضرت کے پاس اور عرض کیا کہ یہ پتھر سخت ہے کہ ظاہر ہوا بیچ خندق میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ میں اترونگا یعنے
خندق میں پھر کھڑے ہوئے حضرت اور پیٹ حضرت کا بندھا ہوا تھا ساتھ پتھر کے یعنے بسبب شدت بھوک کے اور رہے تھے ہم تین دن اس حال میں کہ نہ چکھتے تھے
کوئی چیز چکھنے کی ف ح ذوق برادل سے وہ چیز کہ چکھی جاوے قسم کھانے اور پینے سے یعنی بھوکے تھے تین دن گذر گئے تھے کہ کچھ نہ چکھا تھا ہمنے تب پس لیا
آنحضرت نے کدال کو پس مارا اس پتھر پر پس ہو گیا وہ پتھر سخت ریت پھسلتی جابر کہتے ہیں کہ پھر آیا میں واسطے طرف بیوی اپنی کے کہ گھر میں تھی اور نام اسکا
سہیلہ بنت معوذ انصاری تھا پس کہا میں نے کہ کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنی کھانیکی چیز پس تحقیق دیکھا ہے میں نے آنحضرت پر اثر بھوک کا پس نکالا اس نے ایک تھیلا کہ
اسمین قریب ساڑھے تین سیر کے جو تھے اور تھا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یا بھیڑ کا پلا ہوا گھر کا پس ذبح کیا میں نے اسکو اور پیسے بیوی نے جو یہانتک کہ
ڈالا ہمنے گوشت ہانڈی میں پھر آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور چپکے سے عرض کیا میں نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہے ہمنے ایک چھوٹا سا بچہ بکری کا اور
پیسے میں نے میری بیوی نے قریب ساڑھے تین سیر کے جو یعنی اسقدر تو حاضری پس آئیے آپ اور کچھ لوگ ساتھ آپکے پس آواز دی آنحضرت نے کہ اے اہل خندق تحقیق جابر نے طیار کی ہے
مہمانی ف ح لفظ سور ساتھ پیش سین اور جزم واو کے کھانا ضیافت کا یہ لفظ فارسی ہے کہ آنحضرت صلعم کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنے لفظ اور بھی ہیں
فارسی کہ آنحضرت نے انکو مشرف کیا ہے تب پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نے کہ نہ اتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہانتک کہ آؤں میں اور تشریف لائے
حضرت پس نکالا میں نے واسطے حضرت کے آٹا گندھا ہوا پس آب دہن ڈالا آپنے اسمین اور دعا برکت کی اسکے لئے پھر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کے پس آب دہن
ڈالا اور دعا برکت کی پھر فرمایا یعنے میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانیوالی کو پس چاہئے کہ پکاوے وہ ساتھ تیرے اور نکال گوشت ساتھ چمچے کے ہانڈی اپنی میں سے اور
نہ اتار ہانڈی کو چولھے پر سے کہا جابر نے اور اہل خندق ہزار تھے یعنی تین روز کے بھوکے سیر خوراک پس قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی البتہ کھایا سب نے یعنی کھانے میں سے یہانتک کہ
باقی چھوڑا اسکو اور پھر گئے اور تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تھی جیسے کہ تھی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تھا جیسے کہ تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ح یعنے دونوں چیزیں جون کی تون موجود تھیں یہ تمام ان منبع البرکات صلعم سے ہی کی برکت سے تھا کہ زمین و آسمان اور ظاہر و باطن انکی برکتوں سے
پر ہیں اور سوا اسکے بہت معجزے ہوئے ہیں حضرت کے بڑھ جانا تھوڑے سے کھانے کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور
چلانا تنہ درخت خرما کا وغیر ذلک جو مشہور ہیں یہانتک کہ جو مجموعہ انکا ہو گیا ہے بمنزلہ تواتر کے اور حاصل ہوا ہے علم قطعی بسبب انکے اور علماء اعلام نے جمع کی ہیں دلیلیں
نبوت کی اپنی کتابوں میں اور بہت اچھی ان سب میں کتاب بیہقی کی ہے کہ مسمے بدلائل النبوت وعن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار حین
یحفر الخندق فجعل یمسح راسہ ویقول بؤس ابن سمیۃ تقتلک الفئۃ الباغیۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ صحابی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عمار بن یاسر کو اسوقت کہ کھودتے تھے آنحضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ہاتھ پھیرتے تھے عمار کے سر پر اور جھاڑتے تھے گرد انکے سر سے اور فرماتے تھے
ای شدت اور مشقت اور محنت بیٹے سمیہ کے ف ح سمیہ ساتھ پیش سین مہملہ کے اور زبر میم اور تشدید یکے نام عمار کی ماں کا ہے کہ مسلمان ہوئی تھی مکہ میں اور عذاب کی گئی
بسبب دین خدا کے اور نہ پھری دین سے یہانتک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نے انکی فرج میں اور مار ڈالا انکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتے ہیں اور ندا کرتے ہیں
اسکو کہ ای شدت عمار کی حاضر ہو پس یہ وقت تیرا ہے اور حقیقت میں مراد ندا کرنا عمار کا ہے چنانچہ اسلئے فرمایا کہ قتل کریگی تجھکو ایک جماعت کہ بغاوت کرینگے اور
نکلجاوینگے امام برحق کی اطاعت سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح کہا طیبی نے کہ رحم کھایا آنحضرت نے عمار پر بسبب شدت کے کہ پڑینگے اسمین عمار کو قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہے
اور مراد اس جماعت سے معاویہ اور قوم انکی ہے اسلئے کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی میں ہے اور عمار ساتھ امیر المومنین علی کے تھے اور حضرت علی کی حقیت کی دلیلوں میں سے
ہے اس قضیہ میں جیسا کہ آیا ہے کہ عمرو بن العاص معاویہ کے پاس آئے گھبرائے ہوئے کہ عجب کام پیش آیا کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتھ سے مارا گیا معاویہ نے کہا کہ کیا مشکل ہے کہا عمرو نے کہ میں نے
سنا ہے آنحضرت نے فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجھکو جماعت باغیہ معاویہ نے کہا کہ ہمنے عمار کو نہیں مارا علی نے مارا [illegible] میں لایا اور منقول ہے کہ معاویہ تاویل کرتے تھے

اس حدیث کے معنی یہی کہتے تھے کہ حق فئہ باغیہ مالیقہ لدم عثمان اور یہ صریح تحریف ہی اور بعضے اخبار مین لائے ہین کہ معاویہ نے عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجیب معمر آدمی ہے
کہ تمہین تعجب آتا ہی یعنے ایک بندہ فی شخص کے بارے جانے سے ہماری ہمراہی سے الگ ہوا چاہتا ہی واللہ اعلم اور حاصل کلام اس حدیث مین تین معجزے ہین ایک تو یہ کہ عمار
قتل کیا جاویگا اور دوسرا یہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہ کہ قاتل اسکا باغی ہوگا باغیون مین سے اور یہ سب صدق و حق ہی پھر دیکھا مین نے یعنی ملا علی نے شیخ اکمل الدین کو
کہ کہا ظاہر یہی ہی کہ دونون تاویلین کو رد کرنی معاویہ سے افترا ہی اور تعجب یہ کہتا ہی مولف کہ ای بھائیو اس حدیث کو دیکھکر کبھی زبان لعن اور طعن کی معاویہ کے
حق مین نہ کھولنی لگنا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت نے ڈرو تم اللہ سے میرے صحابہ کے حق مین ڈرو تم اللہ سے میرے صحابہ کے حق مین نکرنا تم انکو نشانہ بعد میرے یعنے برا نہ کہنا
انکو پس جس شخص نے کہ دوست رکھا انکو پس میری محبت کے سبب سے دوست رکھا انکو اور جسنے مبغوض رکھا انکو پس میرے بغض کے سبب سے مبغوض رکھا انکو
اور جسنے ایذا دی انکو پس تحقیق اسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق اسنے ایذا دی اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے کہ پکڑیگا اسکو
اللہ یعنی عذاب مین یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین بھی باب فضائل صحابہ کے مین آویگی اور بہت سی حدیثین ہین کہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی از انجملہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے من سکت سلم ومن سلم نجا اور بعضی حدیثین انکے فضائل مین بھی آئی ہین
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوت مین انس سے گذری ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سے روبرو کیگئی میرے احوال مین کہ جہاد کرتے
ہین راہ خدا مین سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تخت پر انہین سے تھے معاویہ اور لشکر انکا تھا کہ جہاد کیا کفار سے مفصل اسکو مقام مذکور مین دیکھنا چاہیے
غرضکہ انکو برا نہ کہے اور نہ بغض رکھے انسے یہ شعبہ رفض کا ہی بچاوے اللہ تعالی اس عقیدہ بد سے کہ بعضے سنی بھی بسبب جہل کے اس بلا مین مبتلا ہین نہین سمجھتے
شرح فقہ اکبر مین کہا ملا علی قاری نے اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس یاد رکھنا چاہیے اہل سنت کو اپنے دل کے تئین اہل بیت اطہار کے بغض سے
اور تمام صحابہ کرام کے بغض سے اور پھر سکوت رکھنی چاہیے زبان پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار کہ درین راہ کار دارد کار ای بھائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی یحجز کل عن الناس ما تعلم من نفسک اور آیا ہی ولا تذکر الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالی ذکر کرے ونزعنا ما فی صدورهم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالی تو انکی صفائی کا مشغول ہووے اور ہم اپنی زبانین گندی کرین انکی طعن و تشنیع سے نعوذ
باللہ ونفقنا لما یحب ویرضی وعن سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُجْلِيَ الْاَحْزَابُ عَنْهُ اَلْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا
نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ متفرق ہوگئے اور چلے گئے گروہ کفار کے
حضرت کے مقابلہ سے ف یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ و عداوت پر اجماع اور اتفاق کیا تھا تمام وہانکے کفار نے چنانچہ اسلیے اسکو غزوۂ
احزاب بھی کہتے ہین کہ مشرک اور یہود تمام گروہ کفار کے ہزار ہا اتفاق کرکر مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور گروہ قریش کا سردار ابو سفیان تھا اسیطرح اور جماعات
کفار پر اور سردار تھے اور گذرا فریقین پر قریب ایک مہینے کے کہ انمین لڑائی نہوتی تھی مگر کچھ تیر اندازی اور پتھر اٹھوتا تھا آپسمین یہان تک پروردگار تعالی نے
نازل فرمائی مدد اپنی یعنی ہوا اور لشکر ملائکہ کے کہ کفار نہ دیکھتے تھے انکو اور ڈالا انکے دلونمین رعب پس ہزیمت ہوئی چنانچہ مفصل یہ قصہ تاریخ اور حدیث کی
کتابونمین مذکور ہی اسوقت آنحضرت نے بطریق دینے خبر غیب کے فرمایا ترجمہ کہ اب یعنی بعد اسوقت کے جہاد کرینگے ہم انپر یعنی ابتدا اور وہ نہین لڑینگے ہم سے ہم چلینگے طرف
انکے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے اب نہین آوینگے طرف ہماری اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کے قدم مشرکونکا مدینہ مین واسطے جنگ مسلمانونکے نہ آیا اور
مسلمان انپر چڑھ کر گئے اور فتحین کین غرضکہ حضرت نے خبر دی کہ آج سے شوکت مشرکونکی کم ہوگئی اور ایسا ہی ہوا اور یہ ہوا معجزہ حضرت کا وعن عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ
وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الیھم متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال انس کانی انظر الی الغبار ساطعا فی زقاق بنی غنم موکب جبریل علیہ السلام حین سار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی قریظۃ روایت ہے عائشہؓ سے کہا جبکہ پھرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ خندق سے اور رکھے ہتھیار یعنے
اتارے اپنے بدن سے بسبب فارغ ہونیکے جنگ سے اور غسل کیا ف ح ع یعنے ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ ایک جانب سر کی دھوئے تھے یعنی ہنوز غسل پورا نکیا تھا
ترجمہ کہ آئے حضرتؐ کے پاس جبرئیل اس حال میں کہ آنحضرتؐ سے جبرئیل جھاڑتے تھے سر اپنا اور پاک کرتے تھے گرد سے کہ پڑی تھی غزوۂ خندق میں پس کہا جبرئیل نے آنحضرتؐ کو
کہ تحقیق آپ نے تو رکھے ہتھیار قسم ہے اللہ کی میں نے نہیں رکھے ہتھیار اپنے چنانچہ دیکھتے ہو تم نکلو طرف ان کافروں کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہاں قصد کروں میں ان کی طرف
نکلوں پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف بنی قریظہ کے ف ح کہ ایک قوم تھی یہودیوں سے کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتے تھے اور انھوں نے عہد شکنی کی تھی کہ ساتھ
کیا تھا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ بھی رکھتے تھے کچھ نشان اسکا اب بھی باقی ہے ترجمہ پس نکلے آنحضرتؐ طرف بنی قریظہ کے ف ع اور فتح دی اللہ تعالیٰ نے
آنحضرتؐ کو انپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ انکا تاریخ کی کتابوں میں اور بعضی تفسیروں میں مفصل مذکور ہے اور جو جو معجزے کہ ہر قضیہ میں واقع ہوئے ہیں بعضوں نے
لکھے ہیں ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انسؓ نے گویا میں دیکھتا ہوں طرف غبار کے کہ اٹھا تھا
بیچ کوچہ بنی غنم کے ف ح ساتھ زیر غین معجمہ اور جزم نون کے اور زبر سے بھی آیا ہے نام ایک قبیلہ کا انصار میں سے ترجمہ سواروں کی جماعت سے کہ ہمراہ
جبرئیل کے تھی جسوقت چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف بنی قریظہ کے ف ح ع ظاہر یہ ہے کہ اس کوچہ میں آمد و رفت لوگوں کی نہ تھی پس دیکھنا
اٹھنے غبار کا آسمین سے دلیل ہوا اسپر کہ یہ ملائکہ کے لشکر کے قدموں سے اٹھا اور غالب یہ ہے کہ سردار انکے جبرئیلؑ تھے اور جبرئیلؑ ساتھ تھے انکے یا وہ ساتھ تھے
آنحضرتؐ کے اور اضافت انکی طرف جبرئیلؑ کے اسلئے ہے کہ مانند تابعداروں انکے کے تھے اور معجزہ یہاں آنا جبرئیلؑ کا ہے ہتھیار باندھے ہوئے لشکر سمیت
جنگ کے لئے اور دیکھنا غبار کا لشکر سے ہر چند کہ وہ بذاتہ معلوم نہوتے تھے وعن جابر قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضا منھا ثم اقبل الناس نحوہ قالوا لیس عندنا ماء نتوضا بہ ونشرب الا ما فی رکوتک فوضع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور بین اصابعہ کامثال العیون قال فشربنا وتوضانا قیل لجابر کم کنتم
قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ پیاسے ہوئے لوگ دن حدیبیہ کے حالانکہ آنحضرتؐ آگے
انکے تھی چھاگل پس وضو کیا اس سے پھر متوجہ ہوئے لوگ طرف آنحضرتؐ کے عرض کیا کہ نہیں ہے ہمارے پاس پانی کہ وضو کریں ہم اس سے اور پیویں اسکو مگر یہی پانی ہے
کہ جو آپکی چھاگل میں ہے یعنے اور ظاہر ہے کہ یہ نہیں کفایت کریگا سبکو پس رکھا آنحضرتؐ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں یعنی اسکے اندر یا اسکے منھ میں پس لگا پانی
جوش مارنے آنحضرتؐ کی انگلیوں کے درمیان میں سے مانند چشموں کے کہا جابرؓ نے پس پیا ہمنے اور وضو کیا ہمنے ف ع پس یہ ہے سعادت انکی کہ کیسی طہارت
ظاہر اور باطن کی حاصل ہوئی انکو اس پانی سے کہ وہ افضل تھا سب اقسام پانیوں میں ترجمہ کہا گیا واسطے جابرؓ کے کہ کتنے تھے تم یعنے اسدن کہ کفایت کیا
تمکو چونکہ یہ سوال غیر مناسب مقام معجزہ میں کہا جابرؓ نے یعنے اول جواب میں کہ اگر ہوتے ہم لاکھ یعنی مثلاً تو البتہ کفایت کرتا ہمکو پھر جواب یا انکی
بات کا کہ تھے ہم پندرہ سو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر عبارت یہ تھا کہ کتنے ہزار اور پانسو لیکن مقصود مبالغہ کرنا تھا بہتایت میں اور یہی ہے کہ
اہل حدیبیہ جماعتیں تھیں جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تھی کذا قیل وعن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اربع عشرۃ مائۃ یوم الحدیبیۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناھا فلم نترک فیھا قطرۃ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاھا فجلس علی
شفیرھا ثم دعا باناء من ماء فتوضا ثم مضمض ودعا ثم صبہ فیھا ثم قال دعوھا ساعۃ فارووا انفسھم ورکابھم حتی ارتحلوا رواہ البخاری
اور روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے چودہ سو دن حدیبیہ کے ف اور جابرؓ کی روایت میں پندرہ سو کہا اور بعضے کہتے ہیں

کہ زیادہ چودہ سو سے تھے پس جسنے کہ پندرہ سو کہا اُسنے جبر کسر کیا یعنے کسر کو پورا کر دیا اور جسنے چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت جماعت آتی تھی اور جاتی تھی

ایک وقت مین چودہ سو تھے اور ایک وقت مین پندرہ سو ہوئے یا پندرہ سو تھے اور پھر چودہ سو رہگئے یا مدار غلبۂ ظن اور تخمین پر ہے **تر**جمہ اور حدیبیہ کہ فصیح تر تخفیف

ی سے ہے نام ایک کنوے کا ہے کہ مکے سے دس بارہ کوس ہے پس کھینچا ہمنے پانی اُسکا پس نہ چھوڑا ہمنے اسمین ایک قطرہ پس پہونچی یہ خبر آنحضرت صلعم کو پس آئے

آنحضرت کنوئین کے پاس اور بیٹھے کنوین کے کنارے پر پھر منگایا آنحضرت نے باسن پانی کا اور وضو کیا پھر بعد وضو کے پانی منھ مین لیا اور دعا کی پھر ڈالا

آب دہن کنوین مین پھر فرمایا چھوڑ دو اس کنوئین کو ایک ساعت **ف ع** تا بھر جاوے شاید کہ یہ اشارہ ہے اسپر کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی بتدریج اور

مراد اس ساعت نجومیہ ہے نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کے **تر**جمہ پس خوب سیراب کیا لوگوں نے اپنے تئین اور اپنی سواریکے جانوروں کو یہان تک کہ

کوچ کیا وہانسے نقل کی بخاری نے **ف ع** ظاہر یہ ہے کہ قضیہ جابرؓ کا کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوا پہلے تھا اس قضیہ سے اور معجزے حدیبیہ مین مکرر ہوئے

وعن عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ کُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْتَکٰی اِلَیْہِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ

فَدَعَا فُلَانًا کَانَ یُسَمِّیْہِ اَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِیَہٗ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِیًّا فَقَالَ اذْھَبَا فَابْتَغِیَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّیَا امْرَاَۃً بَیْنَ مَزَادَتَیْنِ

اَوْ سَطِیْحَتَیْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوْھَا عَنْ بَعِیْرِھَا وَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِیْہِ

مِنْ اَفْوَاہِ الْمَزَادَتَیْنِ وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ اِسْقُوْا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا حَتّٰی رَوِیْنَا فَمَلَأْنَا کُلَّ قِرْبَۃٍ مَعَنَا وَاِدَاوَۃٍ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَقَدْ اُقْلِعَ

عَنْھَا وَاِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْنَا اَنَّھَا اَشَدُّ مِلْئَۃً مِنْھَا حِیْنَ ابْتَدَاَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عوف تابعی سے کہ نقل کی ابی رجاء تابعی سے انھون نے عمران بن حصین

صحابی سے کہ کہا تھے ہم ایک سفر مین ساتھ آنحضرت کے پس شکایت کی آنحضرت سے لوگون نے پیاس کی پس اترے آنحضرت اور بلایا فلانے شخص کو یعنی ایک شخص کا

نام لیکر پکارا تھا نام لینا تھا اُس فلانے کا ابو رجاء کہ راوی حدیث کا ہے عمران بن حصین سے اور بھول گیا اُسکے نام کو عوف کہ راوی ہے ابو رجاء سے یعنی پس تعبیر کیا

اُسکو لفظ فلان کر او بلایا حضرت علیؓ کو بھی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈھونڈھو پانی پس گئے دونون یعنی علیؓ اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکھا اُن

دونون نے ایک عورت کو کہ بیٹھی ہے درمیان پکھال کے اونٹ پر کہا راوی نے درمیان دونون سطیحون پانی کے اور سطیحین بھی کہتے ہین پکھال کو پس لائے وہ دونون

صحابی اُس عورت کو پکھال سمیت پاس نبی صلعم کے پس اُتارا اُس عورت کو اور بعضون نے کہا اُسکی پکھال کو اونٹ پر سے اور منگوایا آنحضرت صلعم نے

ایک باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کے ڈالنے کا اُس باسن مین پکھال کے دہانون مین سے اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو یا پیو تئین یعنی آپس مین ایک

دوسرے کو پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کے پس لیا پانی سبھون نے کہا عمران نے پس پیا ہمنے درحالیکہ پیاسے تھے ہم چالیس مرد یہان تک کہ سیراب ہوے ہم

پھر بھر لیے ہر مشک اور ہر چھاگل کہ ہمارے ساتھ تھی یعنی جو باسن ہمارے پاس تھے بھر لیئے اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق کی گئی جماعت یعنے الگ کی گئی اور بھری پکھال سے

اس حالمین کہ تحقیق شان یہ تھی کہ البتہ شبہ ڈالا جاتا تھا طرف ہماری یہ کہ وہ پکھال بہت بھری ہوئی ہے اپنے اسوقت سے کہ شروع کیا تھا آنحضرت نے پانی لینا اُس سے

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے سبھون نے پانی پیا اور باسن بھرے اور وہ پکھال زیادہ بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی بہ نسبت اسوقت کے کہ پہلے پانی لینا

شروع کیا تھا اور اس حدیث کا تتمہ اور بھی ہے کہ آنحضرت صلعم نے کھانا اور غلہ دیا اس عورت کو اور وہ اپنی قوم کے پاس گئی اور خبر دی کہ یہ شخص ساحر ہے

کہ آسمان و زمین کے درمیان نہیں مانند اسکے کوئی ساحر نہیں ہے یا نبی برحق ہے الخ **وعن** جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی نَزَلْنَا

وَادِیًا اَفْیَحَ فَذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ فَلَمْ یَرَ شَیْئًا یَسْتَتِرُ بِہٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِیْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اِحْدٰھُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِھَا فَقَالَ انْقَادِیْ عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَانْقَادَتْ مَعَہٗ

کَالْبَعِیْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِیْ یُصَانِعُ قَائِدَہٗ حَتّٰی اَتَی الشَّجَرَۃَ الْاُخْرٰی فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِھَا فَقَالَ انْقَادِیْ

عَلَيَّ بِاِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا چلے ہم ساتھ آنحضرتؐ کے یہان تک کہ اترے ہم ایک میدان کشادہ مین پس تشریف لیگئے آنحضرتؐ رفع حاجت کے لئے یعنی پاخانہ پس نہ دیکھی کوئی چیز یعنے قسم دیوار یا ٹیلا و پتھر سے کہ پردہ کرین ساتھ اسکے لوگون سے اور ناگہان دیکھے آنحضرتؐ نے دو درخت بیچ کنارہ میدان کے پس گئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک کے ان دونون مین سے پس پکڑی ایک شاخ اسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ فرمانبرداری کر مجھے یعنی واسطے پردہ کرنیکے مجھ پر ساتھ حکم خدا تعالی کے پس گردن رکھی اس درخت نے ساتھ آنحضرتؐ کے مانند اونٹ نکیل پڑے ہوئے کے کہ فرمانبرداری کرتا ہے اپنے کھینچنے والے کی یہان تک کہ آئے آنحضرتؐ دوسرے درخت کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنیکے مجھ پر ساتھ حکم خدا تعالی کے پس تابعداری کی ساتھ حضرتؐ کے اسیطرح کہ جیسے پہلے درخت نے کی تھی یہان تک کہ جسوقت ہوئے آنحضرتؐ آدھون آدھ راہ پر درمیان ان دونون کے یعنی بیچون بیچ مین انکے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ آپس مین اس حال مین کہ سایہ کرنیوالے ہو مجھ پر ساتھ حکم خدا تعالی کے پس قریب ہو گئے وہ دونون یعنی یہان تک کہ رفع حاجت کی حضرتؐ نے درمیان مین ان دونون کے جابرؓ کہتے ہین پس بیٹھا مین اس حال مین کہ باتین کرتا تھا اپنے دل مین **ف** ح یعنے بیچ واقع ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا مین نے حضرتؐ سے اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتین دل مین کرتا تھا جیسے کہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنے دل سے باتین کرتا ہے اور اسکو حدیث نفس کہتے ہین **ترجمہ** پس ظاہر ہوا مجھسے التفات اور دیکھنا ایک جانب کو یعنی مشغول تھا مین اپنے دل کے ساتھ اور التفات نہین رکھتا تھا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکھا مین نے تو ناگہان دیکھتا ہون مین آنحضرتؐ کو کہ تشریف لئے آتے ہین ادھر کو اور ناگہان دیکھتا ہون ان دونون درختون کو کہ تحقیق جدا ہو گئے ہین پس جا کھڑا ہوا ہر ایک درخت ان دونون مین سے اپنی جگہ پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع پس آیا مین دو معجزے ہوئے **وعن** يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہ کہا دیکھا مین نے نشان ضربہ کا یعنے زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے پس کہا مین نے اے ابو مسلم کنیت سلمہ بن اکوع کی ہے کیا ہے زخم کہا یہ زخم ہے کہ پہونچا تھا مجھکو دن خیبر کے پس کہا لوگون نے کہ پہونچایا گیا سلمہ یعنے مارا گیا اور مر گیا یعنے زخم شدید پہونچا تھا کہ لوگون نے گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا مین آنحضرتؐ کے پاس پس پھونکا آنحضرت صلعم نے زخم کی جگہ مین تین بار پھونکنا پس نہ پایا مین نے دکھ اسکا اسوقت تک نقل کی یہ بخاری نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللهِ يَعْنِيْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا خبر پہونچائی آنحضرتؐ نے مرنے زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگونکو پہلے اس سے کہ آوے لوگونکو خبر انکے مرنیکی **ف** ح یہ تینون غزوہ موتہ مین کہ ساتھ ہیں شہر کے کہ نام ایک شہر کا ہے نام سے شام کے شہید ہوئے تھے اور مسلمان تین ہزار تھے اور روم ایک لکھ اور تمام قصہ سیر کی کتابون مین لکھا ہے پس انکو خبر موت کی دی حضرت صلعم کا معجزہ ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے خبر موت کی پہونچانی **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت صلعم نے یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونے انکے لیا نیزہ زید نے یعنی اسلئے کہ وہ امیر لشکر کے تھے اور عادت یہ ہے کہ لیتا ہے نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کئے گئے پھر لیا جعفر نے نیزہ پس شہید کئے گئے یعنی بحسب تفصیل مشہور کے پھر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نے پس شہید کئے گئے فرماتے تھے آنحضرتؐ یہ احوال اور آنکھین آنحضرتؐ کی آنسو گراتی تھین یعنی بسبب غم انکے یہان تک کہ لیا نشان اُس

شخص نے کہ لقب اُسکا شمشیر ہی شمشیران خدا سے ف ع یعنی شجاع ہی شجاعان خدا سے اسلئے کہ وہ ہزار پر حملہ کرتے تھے اور اُنکے ہاتھ سے اُس روز آٹھ تلوار تیغ
ٹوٹین اور اضافت سیف اللہ مین بزرگی کے لئے ہی ترجمہ مراد رکھتے تھے حضرتؐ یعنی کلام سابق سے خالد بن ولید یعنی یہ کلام انس کا ہی یا انکے مابعد راوی کا
یہان تک کہ فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانونکو نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی خالد کے ہاتھ سے اور زمانۂ امارت اُنکی مین اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ
آیا اُس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہان تک کہ پھرے مسلمان غنیمت لیکر بامراد فتح سے بچاو مسلمانونکا ہی کہ پھرے صحیح وسالم انتہی اور حضرت شیخ رح نے
کہا ہی یعنی مدد کی مسلمانونکی روم پر اور مسلمان اُنکے ہاتھ سے سلامت رہے وعن عباس قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين
فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يركض بغلته قبل الكفار وانا اخذ بلجام
بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفها ارادة ان لا تسرع وابو سفيان بن الحارث اخذ بركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اى عباس ناد اصحاب السمرة فقال عباس وكان رجلا صيتا فقلت باعلى صوتي اين اصحاب السمرة فقال
والله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها فقالوا يا لبيك يا لبيك قال فاقتتلوا والكفار والدعوة في الانصار
يقولون يا معشر الانصار يا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها الى قتالهم فقال هذا حين حمي الوطيس ثم اخذ حصيات فرمى بهن وجوه الكفار
ثم قال انهزموا ورب محمد فوالله ما هو الا ان رماهم بحصياته فما زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا رواه مسلم
اور روایت ہی عباس رض سے کہ کہا حاضر تھا مین ساتھ آنحضرت صلعم کے دن غزوہ حنین کے ف ع غزوہ حنین کا ہوا تھا بیچ شوال کے سنہ آٹھ مین بعد فتح مکہ کے
اور حنین ساتھ پیش ح مہملہ اور زبر نون پہلے کے اور بعد اسکے ی ہی ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ و طائف کے پرے عرفات کے ترجمہ پس جب ملے مسلمان
اور کافر یعنے اور واقع ہوا کشت وخون شدید آپسمین پھرے مسلمان پشت دیکر ف ع ح یعنی بعضے جلد بازون مین سے اور حقیقت مین وہ بھاگنا نتھا بلکہ پھر کر
آنحضرت کی پناہ مین آئے تھے تا مدد مانگین آنحضرت صلعم سے حاصل یہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانونمین واقع ہوگئی تھی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ایڑ کرتے
تھے اپنے خچر کو طرف کفار کے ف اُس خچر کا نام دلدل تھا کہ بطریق تحفہ کے بھیجا تھا فروۃ بن نفاثہ نے پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکونسے
اور آیا ہی کہ آنحضرت صلعم نے رد بھی کئے ہین بعضے ہدیے مشرکین کے پس بعضون نے کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن اسمین نظر ہی بسبب نہ معلوم ہونے تاریخ کے اور اکثر
اسپر ہین کہ منسوخ نہین ہوا قبول جو کیا ہی کہ طمع رکھتے تھے اُسکے اسلام لانیکی اور امید رکھتے تھے اُس سے مصلحت مسلمانونکی اور رد کیا اُسکو کہ خلاف اسکے تھا ترجمہ
اور مین پکڑے ہوئے تھا حضرت کے خچر کی لگام تھامبتا تھا مین اُسکو بارادہ اسکے کہ نہ جلدی کرے خچر طرف دشمنونکے اور ابوسفیان کہ نام اُسکا تھا مغیرہ
بن الحارث بن عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑے ہوئے تھا رکاب آنحضرت کی یعنی از راہ ادب ومحافظت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ای عباس آواز دے اصحاب سمرہ کو ف ح سمرہ کہتے ہین کیکر کے درخت کو اُسکے نیچے بیعت کی تھی کتنے ایک صحابہ رض نے حدیبیہ مین کہ اسکو بیعۃ الرضوان
کہتے ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ اسوقت مین ہو بھین ترجمہ پس کہا عباس رض نے اور تھے وہ مرد بلند آواز کہ پس کہا مین یعنے پکارا مین نے بلند آواز سے کہ کہان ہین
اصحاب سمرہ یعنی نہ بھولو تم بیعت اپنی کہ واقع ہوئی تھی نیچے درخت کے پس کہا عباس رض نے قسم اللہ کی البتہ گویا کہ پھرنا اصحاب سمرہ کا اُسوقت کہ سنی آواز
میری تھا مانند پھرنے گایونکے اپنے بچون پر کیسی تیز بسبب محبت اور شوق کے آتی ہین جیسے ہی وہ آئے پس کہا انھون نے ای قوم حاضر ہین ای قوم
حاضر ہین پس لڑے مسلمان ساتھ کافرونکے اور دعوت یعنی استعانت اور پکارنا آپس مین کا انصار مین تھا کہتے ہین غازی ای گروہ انصار کے ای گروہ
انصار کے یعنی مدد کرو پھر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے ف ع ح پس پکارا گیا ای بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہی انصار اولاد

دو بھائیوں کے بیچ میں ایک اوس دوسرا خزرج اور یہی حارث خزرج کی اولاد میں سے ہیں پس دیکھا آنحضرت نے اس حال میں کہ وہ اپنے خچر پر سوار تھے مانند خوب قدرت رکھنے والے نے لو پر چلانے اسکے کے اور بعضوں نے کہا مانند اس شخص کے کہ دراز کرتا ہے گردن اپنی تا کہ دیکھے طرف اس چیز کے کہ در ہے اسکے درحالیکہ مائل تھے طرف قتال انکے کے یعنی صحابہ جو لڑتے تھے آنحضرت گردن اونچی کر کر انکی طرف دیکھتے تھے پس فرمایا آنحضرت نے یہ وقت گرم ہونے لڑائی کا ہے پھر لین آنحضرت صلعم نے کنکریاں پس پھینکا انکو کفار کے منہ پر یعنی یہ کہکر شاہت الوجوہ پھر فرمایا از راہ تفاول کے یا خبر دینے کے کہ شکست کھائی کافروں نے قسم ہے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس قسم ہے اللہ کی نہ تھی شکست مگر سبب اسکے کہ پھینکیں آنحضرت نے کنکریاں اپنی یا تھا واقع مگر ڈالنا کنکریوں کا یعنی او زہلو قتال اور تیز تیزی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکھتا رہا میں تیزی او رشدت و تلوارین انکی ضعیف کند او رحال انکا ذلیل نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع اس میں دو معجزے ظاہر ہوئے حضرت کے ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی انکے شکست کی او رمارے سنگریزے پس بھاگ کھڑے ہوئے وہ **وعن** اَبِی اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ یَا اَبَا عُمَارَۃَ فَرَرْتُمْ یَوْمَ حُنَیْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰہِ مَا وَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِہٖ لَیْسَ عَلَیْھِمْ کَثِیْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاۃً لَا یَکَادُ یَسْقُطُ لَھُمْ سَھْمٌ فَرَشَقُوْھُمْ رَشْقًا لَا یَکَادُوْنَ یُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا ھُنَاکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِہِ الْبَیْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ یَقُوْدُہٗ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ مَعْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَھُمَا قَالَ الْبَرَاءُ کُنَّا وَاللّٰہِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِیْ بِہٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِیْ یُحَاذِیْ بِہٖ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی اسحق تابعی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطے براء بن عازب صحابی کے کہ اے ابی عمارہ کیا بھاگے تم کافروں سے دن حنین کے کہا براء نے قسم ہے اللہ کی نہیں پیٹھ دی آنحضرت صلعم نے یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً ولیکن اسقدر ہوا کہ نکلے یعنی طرف دشمن کے نوجوان حضرت کے صحابیوں میں سے کہ نہ تھے انپر بہت سے ہتھیار پس ملے ایک قوم تیر انداز سے یعنی ہوازن کہ نہ نزدیک تھا کہ گرے انکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسے تیرانداز تھے کہ خطا نہیں کرتا تھا تیر انکا پس مارے اس قوم نے ان نوجوانوں کو تیر نہیں قریب تھے کہ خطا کریں **ف** ع یہ جواب براء نے خوب دیا اسلئے کہ تقدیر کلام یہ تھی کہ کیا تم سب بھاگے تھے پس یہ پوچھنا مقتضی اسکو تھا کہ آنحضرت صلعم بھی ساتھ ہوں انکے پس براء نے کہا کہ قسم اللہ کی آنحضرت صلعم نہیں بھاگے ولیکن ایک جماعت صحابہ کی تھی کہ انپر ایسا ایسا گذرا ترجمہ پس متوجہ ہوئے وہ جوان اسوقت میں یعنی اس مکان میں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **ف** ع یعنی مدد مانگنے کے لئے پس اس صورت میں صادق آتا ہے انپر بھی بھاگنا کیونکہ طلب مدد کے لئے آتے تھے کہ کمک لیکر خوب لڑیں اگر کوئی کہے کہ ذکر ہوا پہلی حدیث میں کہ پھرے مسلمان پشت دیکر اور اس حدیث میں کہا پس متوجہ ہوئے الخ پس کیونکر ہو تطبیق تو جواب اسکا یہ ہے کہ واقع ہوئی تھی انکو صورت شکست کی پھر بعد متوجہ ہونے آنحضرت کے انکی طرف اور آواز کر دینے عباس کے انکو حاصل ہوئی انکو سعادت متوجہ ہونے کی اور انتقال کیا صورت فرار سے طرف سیرت قرار کے ترجمہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار تھے اپنے خچر سفید پر کہ نام اسکا دلدل تھا اور ابوسفیان بن حارث چلتے تھے آگے حضرت کے یا کھینچے تھے حضرت کے خچر کو **ف** ع اور ظاہر میں معارض ہے اسکے کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑے ہوئے تھے اور ابوسفیان رکاب لیکن ممکن ہے حمل کرنا اسکا تناوب پر یعنی نوبت بنوبت پکڑنے پر کہ کبھی ابوسفیان لگام پکڑتے ہونگے اور عباس رکاب اور کبھی عباس لگام پکڑتے ہونگے اور ابوسفیان رکاب یا حمل کرینگے اسپر کہ اسحال میں بسبب شدت کے احتیاج دونوں کے باگ پکڑنے کی ہوئی ہو ترجمہ پس اترے آنحضرت صلعم یعنی خچر سے اور طلب کی اللہ تعالی سے مدد فتح اور کہا آنحضرت صلعم نے میں پیغمبر ہوں کچھ جھوٹ نہیں اس میں بیٹا ہوں عبد المطلب کا **ف** ع لفظ کذب اور مطلب میں ب کو جزم ہی جیسے کہ معمول ہے پڑھنے کا سجع اور نظم میں اور صادر ہوا یہ آنحضرت سے بطور وزن شعر کے بمقتضی طبیعت موزون آنحضرت کے بغیر قصد کے پس نہیں کہا جاویگا اسکو شعر اور آنحضرت نے اپنے تئیں نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کی طرف بسبب اسکے کہ وہ بہت مشہور تھے عزت بزرگی میں اور حضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہ از راہ مباہات کے تھی بلکہ جیسے عادت مغازیوں کی ہوتی ہے کہ اظہار شجاعت جوانمردی

دشمنونکے آگے کیا کرتے ہین پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہ اس راہ سے اپنی تعریف کرنی جائز ہی **ترجمہ** پھر بیٹھے بعد جمع ہونے مسلمانونکے اور رجوع کرنے جوانون کے صف باندھ کر کھڑا کیا حضرت نے صحابہ کو نقل کی یہ مسلم نے اور واسطے بخاری کے ہین معنی اسکے یعنی اور لفظ اسکے مسلم کے ہین اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا براء بن عازب نے کہ تھے ہم جسوقت کہ سخت ہوتی لڑائی پناہ ڈھونڈھتے ہم طرف انکے اور طلب کرتے خلاصی بسبب انکے اور تحقیق دلیر مرد اسہم مین سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کھڑا ہوتا حضرت کے **ف** ع یعنی جسجگہ وہ ہوتے وہ بھی وہین ہوتا اور معنی یہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکھتا تھا اسوقت او پر تقدم کے حضرت صلعم پر پس یا یہ کہ ہوتا بزدلا تو بھاگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا طرف حضرت صلعم کے **ترجمہ** مراد رکھتے تھے براء ساتھ ضمیر یہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم **ف** ع ح اسمین بیان ہی حضرت کی شجاعت کا اور انکے کمال اعتماد کرنے کا اللہ تعالی پر اور معجزہ یہان یہ ہوا کہ حضرت اتر کر مدد فتح مانگی اللہ تعالی سے اور سنگریزے پھینکے کفار کیطرف اور انھون نے شکست پائی بسبب اسکے جیسے کہ پہلی حدیث مین مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطے تمام کرنے قصہ حنین کے ہی **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے دن حنین کے پس پشت پھیری بعضے آنحضرت کے صحابہ نے پس جبکہ گھیرا کافرون نے آنحضرت کو اترے آنحضرت خچر سے پھر لی آنحضرت نے ایک مٹھی خاک کی زمین سے کہ سنگریزے بھی اس مین تھے پھر مقابل کیا آنحضرت نے ساتھ اس خاک کے کافرونکے منھونکے یعنی سامنے انکے منھونکے ڈالی اور کہا برے ہوئے یا برے ہوجیو منھ انکے پس نہ پیدا کیا اللہ تعالی نے انمین سے کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تھا مگر کہ بھر دیا اللہ تعالی نے اسکی دونون آنکھونکو ساتھ خاک اس مٹھی خاک کے کہ ڈالی انکے منھون کی طرف پس پھر کافر پیٹھ دیکر پس شکست دی انکو اللہ تعالی نے اور بانٹین آنحضرت صلعم نے غنیمتین انکی درمیان مسلمانونکے نقل کی مسلم نے **ف** ع اسمین تین معجزے ہین حضرت کے ایک تو یہ کہ پہونچی مٹی اس مٹھی کی سبکی آنکھونمین اور دوسرے یہ کہ بھر گئین آنکھین ہر ایک کی اس تھوڑی سی مٹی سے باوجودیکہ وہ چار ہزار تھے اور تیسرے شکست پانا انکا اس سے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ آنحضرت کے غزوہ حنین مین **ف** ح اور صواب یہ ہی کہ اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری مین بھی اسیطرح ہی **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کے حق مین ان لوگونمین سے کہ ہمراہ آپکے تھے دعوی کرتا تھا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص دوزخی ہی **ف** ع اور نام اسکا قزمان تھا اور تھا وہ منافقونمین سے اگرچہ ظاہر نہ تھا نفاق اسکا **ترجمہ** پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرون سے سخت ترین لڑنا اور بہت لگے اسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ مین سے تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجھکو حقیقت حال اس شخص کے سے کہ فرماتے ہو تم کہ وہ دوزخیونمین سے ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا پس بہت لگے اسکو زخم یعنی ظاہر حال

اُسکا یہ ہی کہ وہ بہشتی ہی پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ آگاہ رہ کہ وہ دوزخیوں میں سے ہی **ف** ع یعنی بات وہی ہی جو مینے کہی اگرچہ ظاہر ہو تجکو خلاف اسکے اسلئے کہ صورت اعمال کا کچھ اعتبار نہین ہی مدار اچھے احوال او رخاتمہ پر ہی **ترجمہ** پس قریب تھے بعضے لوگ یعنی بعضے مسلمان ضعیف الایمان کہ شک کرین بیچ تصدیق خبر آنحضرت صلعم کے باوجود اس حرص و جہد اُسکے کے لڑنے میں کیونکر فرماتے ہین کہ وہ دوزخی ہی پس اس اثنا مین کہ وہ اس حال پر تھا ناگہان پایا اُسنے درد زخمونکا پس قصد کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف ترکش اپنے کے اور کھینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتھ اُس تیر کے **ف** ع ح اور بخاری کی اکثر روایتون مین آیا ہی لفظ اسہما ساتھ صیغہ جمع کے بجاے سہما کے یعنی کھینچے گئے تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اُس شخص نے رکھی تلوار اپنی زمین پر اور رکھا اپنا سینہ تلوار کی تیزی پر اور زور کیا یہان تک کہ مرگیا اور یہ منافات نہین رکھتا ہی اس روایت سے کہ شاید دونون امر کیے ہون اول تیر سے کیا ہو پھر جب تمام تو قتل نہو تو تلوار سے کیا واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ مراکافر بسبب خبث باطن اپنی کے یا فاسق بسبب قتل کرنے نفس اپنے کے **ترجمہ** پس دوڑے گئے کتنے ایک شخص مسلمانوں مین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالیٰ نے بات آپکی کہ آپنے فرمایا تھا کہ وہ دوزخیون مین سے ہی تحقیق کاٹا سینہ اپنا فلانے نے اور مار ڈالا اپنے تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اُسکا **ف** ع یہ کلام وقت خوشی کے کہا جاتا ہی خوش ہوئے آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا **ترجمہ** کہ اے بلال اُٹھ پس اعلام کر لوگوں کو ساتھ اسکے کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالیٰ قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اُسکے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع مراد فاجر سے منافق ہی یا فاسق اُن لوگون مین سے کہ کرتے ہین عمل از راہ ریا کے ملاتے ہین ساتھ اُسکے گناہ کو اور کبھی کرتے ہین ایسا عمل کہ اُس سے خاتمہ بد ہوتا ہی اور احتمال ہی کہ ہو یہ جملہ داخل تحت اعلام کے یا جدا بیان ہو واسطے اختلاف احوال عاملین کے اور مانند اُسکے وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتے ہین یا پڑھتے یا پڑھاتے ہین یا اذان دیتے ہین یا امامت کرتے ہین یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتے ہین واسطے غرض فاسد کے اور رہتے ہین وہ سب انتظام دین کے اور تقویت مسلمانوں کے اور وہ خود محروم ہوتے ہین اُنکے ثواب سے جعلنا اللہ تعالیٰ من المخلصین آمین **ف** ح یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخ مین ہوگا اور مذہب یہ ہی کہ اگر مومن ہی اور تصدیق ایمانی رکھتا ہی تو ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمداً اور قاتل اپنے نفس کا بھی ایک فرد ہی قاتل مومن کی اور قرآن مجید مین حکم کیا ہی اُسکے خلود کا دوزخ مین اور علمانے اُسمین تاویلین کی ہین اور بعضے محدثون نے اہل ظواہر سے کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہی لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہی پس وہ ہمیشہ دوزخ مین رہنے کو مخصوص ساتھ کافر کے نہین رکھتے لیکن یہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت وجماعت کے مذہب کے اور بیچ حق خاص اس شخص کے کہ قصہ اُسکا حدیث مین گذرا کہتے ہین کہ وہ منافق تھا جیسے کہ خطیب بغدادی نے کہا یعنی واقع مین منافق تھا اگرچہ ظاہر نہ تھا نفاق اُسکا واللہ اعلم **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا سحر کیے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان تک کہ البتہ حضرت کے خیال مین ڈالا جاتا تھا کہ انھون نے کی ہی ایک چیز اور حال آنکہ نہین کی ہی **ف** ع ح کہا بعضون نے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ غالب آیا تھا حضرت صلعم پر نسیان اسطرح کا کہ گمان کرتے تھے بسبب نسیان کے کہ فلانی چیز کی ہی حال آنکہ نکی تھی یا گمان کرتے کہ نہین کی فلانی چیز حال آنکہ کر چکے تھے اُسکو اور یہ امر دنیا مین تھا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہی جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق مین یُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى یعنے

موسیٰ علیہ السلام کے خیال مین ڈالا گیا کہ کفار نکے سحر سے رسیان وغیرہ دوڑتی پھرتی ہین حالانکہ وہ دوڑتی نہ تھین بلکہ انھون نے پارا جو ملا تھا بسبب گرمی
آفتاب کے وہ اچھلنے لگین انکے خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت صلعم کے خیال مین آتا تھا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سے اور پھر نہین
کرتے تھے یعنی دل چاہتا تھا اور جانتے تھے کہ مین قدرت رکھتا ہون جماع کی اور جب پاس جاتے تھے انکے تو قادر نہین ہوتے تھے اسپر اور سحر ایک مرض ہی امراض مین سے
تاثیر کرنا اسکا انبیا پر کچھ منافی انکی نبوت کے نہین جیسے اور بیماریان باقتضائے بشریت کے ہوتی تھین ویسے ہی یہ بھی ہوا اور حکمت سحر کے تاثیر کرنے مین
آنحضرت کے جسم شریف مین یہ تھی کہ معلوم ہو جاوے تاثیر کرنا سحر کا کہ تاثیر اسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور
ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور کافر حضرت کو ساحر کہتے تھے پس حقتعالیٰ نے بسبب تاثیر کرنے سحر کے انمین ظاہر کر دیا کہ یہ ساحر
نہین ہین اور قصہ سحر کا بعد رجوع کرنے کے حدیبیہ سے تھا ذیحجہ کے مہینے مین ۷ھ مین اور مدت اسکے بقا کی چالیس روز رہی ہی علما نے اور ایک روایت مین
چھ مہینے اور بموجب ایک قول کے تمام سال اغلب ہی کہ قوت غلبہ اسکا چالیس روز ہوا اور رہنا بعضی علامتون کا چھ مہینے تک اور بقا بعضے اسکے
بقایا کا سال بھر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اس سحر کا اس سے ہوا کہ جو عائشہؓ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تھے آنحضرت ایک روز نزدیک میرے
دعا کی اللہ تعالیٰ سے اور دعا کی اسکے ف ع یعنی دعا کی بعد دعا کے یعنے مکرر اور بہت کی اور مستمر ہی اسپر اسمین دلیل ہی اور مستحب ہی تو دعا کے وقت حاصل
ہونے امر مکروہ کے اور اصرار نے بلا کے اور کہا ہی علما نے کہ خاص لوگونسے اسیوقت دعا کرواتے ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہونچے اور اوروںکو چھوڑ دے
رکھتے ہین کہ دعا کرتے ہین تا اپنے وقت پر قبول ہوتی ہی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا جانتی تو اے عائشہؓ کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا میرے لئے بیچ
اس امر کے طلب کیا مین نے بیان کرنا اور ظاہر کرنا اسکا اس سے پھر بیان کیا اسکو آئے میرے پاس دو فرشتے بصورت دو مردونکے بیٹھا ایک ان مردون مین سے میرے سر کے پاس
اور دوسرا میرے پاؤن پاس پھر کہا ایک نے انمین سے واسطے دوسرے کے کہ کیا ہی بیماری اس شخص کو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا ہی کہا اس ایک نے اور کسنے سحر کیا ہی اسکو
کہا دوسرے نے کہ سحر کیا ہی اسکو لبید بن اعصم یہودی نے ف ع کہا بعضون نے کہ مراد لبید سے بیٹیان انکی ہین بسبب قول اللہ تعالیٰ کے ومن شر النفاثات فی العقد یعنی
برائی عورتون پھونکنے والیون کی سے یا نفوس سواحر سے کہ جو گرہ دیتے ہین ڈورونمین اور پھونکتے ہین اسپر کہا قاضی نے کہ خاص پناہ مانگنی شر نفاثات سے اسلئے
ہی کہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نے سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہونکے کہ لگائین کمان کے چلہ مین اور گاڑا اسکو کنوئین مین پس بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پس اترین معوذتین اور خبر دی حضرت صلعم کو جبرئیل نے سحر کی جگہ کی پس بھیجا علی رض کو پس لائے اسکو اور پڑھین یہ دونون سورتین اسپر پس تھے حضرت علیؓ جب پڑھتے
ایک آیۃ کھل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نے کچھ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سے سچا ہونا کافرونکا اسبات مین کہ آنحضرت سحر زدہ ہین اسلیئے کہ وہ مراد رکھتے
تھے اس سے یہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کے انتہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ قضیہ اور ہی پس یہ قضیہ غیر ہی اس قضیہ کے کہ اس حدیث مین ہی اور ممکن ہی جمع ان دونو مین ساتھ وقوع
ہونے دونون طرح کے سحر ونکے حضرت کے لئے تا کہ دو چند ثواب ملے آپکو ایک ان دونو نکا کہ جو اس حدیث مین ہی واقع ہوا لبید سے اور دوسرا اسکی بیٹیونسے ہوا واللہ اعلم
ترجمہ کہا اس ایک نے کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسرے نے بیچ کنگھی کے اور ان بالونکے کہ کنگھی کرنے سے جھڑتے ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کے کہا
پس کہان رکھا ہی اسکو کہا بیچ کنوئین ذروان کے کہ نام ایک کنوئین کا ہی مدینہ مین پس گئے آنحضرت صلعم درمیان کتنے ایک آدمیونکے اپنے اصحاب مین سے
طرف اس کنوئین کے پس فرمایا کہ یہ کنوان ہی کہ دکھلایا گیا مجھکو گویا کہ پانی اس کنوئین کا پانی مہندی کا سا تھا اور گویا کہ کھجور کے شگوفے اسکے یعنی وہ جو اسمین
دفن کئے گئے تھے سر تھے شیطانونکے پس نکالا اسکو حضرت نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح مشابہت شیطانونکے سرونکے ساتھ دی خباثت کی
اور بدہیئتی مین انکے اور عرب شیطانونکے سرونکو نہایت برا اور بدہیئت جانتے تھے اور بعضون نے کہا کہ مراد شیطانون سے سانپ خبیث ہین اور ایک روایت مین
ابن عباسؓ سے آیا ہی کہ آنحضرت نے علیؓ اور عمار رضی اللہ عنہم کو بھیجا واسطے نکالنے سحر کے کنوئین ذروان سے پس پایا انھون نے اسمین غلاف شگوفہ کھجور کا کہ اسمین

پتلا آنحضرتؐ کا موم سے بنایا ہی اور سوئیان اُسمین چبھوئین ہین اور ایک ڈورا باندھا ہی اُسپر گیارہ گرہ مین پھر پس لائے جبرئیلؑ معوذتین کو جو آیت کلام انمین سے پڑھتے تھے
ایک گرہ کھل جاتی تھی اور جو سوئیان کہ اُسمین سے نکالتے تھے آنحضرتؐ کو تسکین و آرام ہوتا جاتا تھا اور شاید کہ آنحضرت صلعم اُس کنوئین کے سر گئے ہون اور علیؓ اور
عمار کو اُس کنوئین کے اندر جانے اور نکالنے اُسکے کا حکم کیا ہو اور یہ بھی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے اُس یہودی کو کچھ نکہا اور سزا ندی اور فرمایا کہ فتنہ اٹھانیکو دوست
نہین رکھتا مین **وعن** ابی سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم قسما اتاہ ذو الخویصرۃ وھو
رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ائذن لی ان
اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتھم وصیامہ مع صیامھم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون
من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ینظر الی نصلہ الی رصافہ الی نضیہ وھو قدحہ الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیء قد سبق
الفرث والدم ایتھم رجل اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المراۃ او مثل البضعۃ تدردر یخرجون علی خیر فرقۃ من الناس قال
ابو سعید اشھد انی سمعت ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشھد ان علی بن ابی طالب قاتلھم وانا معہ
فامر بذلک الرجل فالتمس فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعتہ وفی روایۃ اقبل رجل غائر العینین
ناتی الجبھۃ کث اللحیۃ مشرف الوجنتین محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطع اللہ اذا عصیتہ فیامننی اللہ
علی اھل الارض ولا تامنونی فسال رجل قتلہ فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضئی ھذا قوما یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون
من الاسلام مروق السھم من الرمیۃ فیقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد
متفق علیہ اور روایت ہی ابو سعید خدریؓ سے کہا کہ اسوقت کہ ہم حاضر تھے آنحضرتؐ کے پاس اور وہ بانٹ رہے تھے مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنینؔ ہاتھ آیا تھا
اسکو جعرانہ مین بانٹتے تھے آیا حضرتؐ کے پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تھا بنی تمیم مین سے **ف** ع کہ نام ایک بڑے قبیلہ کا ہی اور اُسکے حق مین یہ آیت اُتری ہی
ومنھم من یلمزک فی الصدقات پس وہ منافقون مین سے تھا اور آگے آویگا کہ اُسکی اصل سے خوارج نکلینگے اور یہ جو کہا ہی ایک شارح نے کہ وہ سردار تھا
خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علیؓ کے زمانہ مین ہوا ہی **ترجمہ** پس کہا اُسنے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عدل کرو تقسیم مین
اور سبکو برابر دو یعنی اور حضرتؐ دیتے تھے ہر کسیکو بقدر حاجت کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے وای ہی تجھکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مین نے بے انصافی کی تحقیق
ناامید تو اور زیانکار ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین **ف** ع اسلئے کہ امیدواری اور سودمندی تمہاری میری عدالت مین ہی اور مجھکو رحمۃ للعالمین کیا ہی اور
واسطے کرنے عدل کے بھیجا ہی اگر مین عدالت نکرون تو تمکو سوای ناامیدی اور زیانکاری کے کچھ نہین ہی خلاصہ مضمون یہ کہ جب حکم کیا اُس کہنے والے نے
اُسکا کہ حضرتؐ عدل نہین کرتے ہین تو ناامید ہوا کہنے والا اور ٹوٹے مین ہوا بسبب اس حکم کے **ترجمہ** پس کہا عمر رضؓ نے حکم دیجئے مجھکو کہ گردن ماردون مین اسکو
پس فرمایا چھوڑدے اسکو **ف** ع شرح السنہ مین ہی کیونکر منع کیا آنحضرتؐ نے اُسکے قتل کرنے سے باوجود اسکے کہ آپنے فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤن مین
انکو البتہ قتل کرون اُنکو جواب دیا گیا ہی اُسکا کہ حضرتؐ نے مباح کیا قتل اُنکا جبکہ بہت ہون اور ہتھیار کرین اور متعرض ہون لوگونسے اور یہ باتین موجود
نہین تھین جسوقت کہ منع کیا اُسکے قتل کرنے سے اور اول جو فساد شروع ہوا اُنکا حضرت علیؓ کے زمانہ مین ہوا اور لڑے وہ اُنسے یہان تک کہ بہتونکو
اُن مین سے قتل کیا انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ جو کملؒ نے کہا کہ اسمین دلیل ہی آنحضرتؐ کے حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت صلعم بدلہ نہین لیتے تھے اپنے نفس کیلئے
باوجودیکہ ایسی بے ادبی کی اُسنے کہ کہا عدل کرو اور روایت مین آیا ہی اتق اللہ اور راوی مین ہی کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہی اور پھر آپنے بدلہ نلیا باوجود اسکے کہ یہ بات
موجب قتل کی تھی کیونکہ اسمین عیب لگانا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اسلئے اگر کوئی ایسی بات ہمارے زمانہ مین کہے تو حکم کیا جاویگا اُسکے کفر اور ارتداد کا

انتھی اور یہ منافی نہین ہی تعلیل منع کرنے حضرت کی کے قتل کرنے اُسکے سے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ اسلئے کہ تحقیق واسطے اُسکے تابعدار ہونگے کہ حقیر جانیگا ایک تمھارا نماز
اپنی کو بیچ مقابلہ نماز انکیکے کہ بہت اچھی طرح پڑہین گے از راہ ریا اور سمع کے اور حقیر جانیگا روزے اپنے کو بیچ مقابلہ روزے انکا کے ف یعنی ظاہر مین نماز اور
روزے اُنکے زیادہ اور قوی تر ہونگے نماز اور روزے تمھارے سے اور مارنے نمازیونکے سے نہی وارد ہوئی ہی اگرچہ نماز و روزہ اُنکا قبول نہین ہوتا انتھی اور
ملا علی رح نے ایک شارح سے یہ قول نقل کرکر کہا کہ اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یہ نہی مطلق نہین ہی ترجمہ پڑھینگے قران یعنی مداومت کرینگے اُسکی تلاوت پر
اور مبالغہ کرینگے اُسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حال آنکہ نہ بڑھیگا قرآن اُنکے حلقونسے یعنی قراءۃ اور اعمال اُنکے اوپر
نہین چڑھینگے اور مقبول نہین ہونگے یا قرآن اُنکی زبانوسے تجاوز کرکر دل تک نہین پہونچیگا اور تاثیر نہین کریگا اُسمین نکلین گے دین سے یعنی اطاعت امام
یا اسلام سے جیسے کہ نکلجاتا ہی تیر شکار سے دیکھاجاتا ہی طرف پیکان اُسکیکے طرف پر اسکے کے طرف نصی اُسکیکے اور دوسرے اسکے ہی دیکھاجاتا ہی طرف پرون تیر کے یعنی
گذرجاتا ہی تیر شکار مین سے پیکانسے لے پرتک پس نہین پایاجاتا ہی تیر مین کچھ اثر حالانکہ گذرا ہی تیر نجاست سے اور خون سے ف ح یعنی یہ فرقہ ایسا دین سے نکلجاویگا
کہ جیسا تیر بایں صفت شکار سے نکلجاتا ہی کہ کچھ اثر اُسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اُسکے جز مین نیچے سے لیکر اوپر تک ظاہر نہین ہوتا ہی اور اس حدیث سے استدلال
کیا ہی اس شخص نے کہ تکفیر کی ہی خوارج کی اور خطابی رح نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہان اطاعت امام کی ہی اور امام مالک رح سے احوال تکفیر اہل اہوا کا پوچھا
کہ آیا کافر ہین یہ کہا کہ کفر سے بھاگے ہین وہ اور مثل اُسکے امیر المومنین علی رض سے بیچ شان خوارج کے بھی نقل کیا ہی واللہ اعلم ترجمہ علامت بعض تابعدارون
اس مرد کے کی کہ ذوی الخویصرہ ہی یہ ہی کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ نکلیگا اُنسے ایک دونون بازو دن اُسکے مین سے مانند پستان عورت کے ہوگا
یا مانند ٹکڑے گوشت کے ہلتا ہوگا ف ح ای سببے اُسکو ذو الثدیہ بھی کہینگے ساتھ پیش ث مثلثہ اور زیر دال اور تشدید ی کے اور وہ سردار خارجیونکا
ہوگا ترجمہ اور نکلینگے یعنی یہ مراد اور ہمراہی اُسکے ساتھ بغاوت کے اوپر بہترین فرقہ کے لوگونمین سے یعنی اپنے زمانہ کے لوگونمین بہتر ہونگے اور مراد انسے
حضرت علی ع اور اصحاب انکے ہین کہا ابو سعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ سنی مین نے یہ حدیث آنحضرت صلعم سے اور گواہی دیتا
ہون مین یہ کہ علی ابن ابیطالب رض لڑے اس جماعت خوارج سے کہ آنحضرت صلعم نے بیان کیا اُنکا اور مین ساتھ اُنکے تھا اور جب فتحیاب ہوے حضرت علی رض اُنپر اور
مارا اُنکو پس حکم فرمایا آپنے ساتھ تلاش کرنے اُس شخص کے درمیان مقتولونکے پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی رض کے پاس یہانتک کہ دیکھا مین نے
طرف اسکے اور پایا مین نے اسکو اوپر اُس صفت کے کہ بیان کی تھی آنحضرت صلعم نے اور ایک روایت مین یعنی بجاے آتا ذوی الخویصرہ کے کہ اول حدیث مین واقع ہوا ہی
یون ہی کہ آیا ایک مرد کہ اندر گھنسی ہوئی تھین آنکھین بلند پیشانی انبوہ کی داڑھی اُٹھے ہوئے رخسارے منڈا ہوا سر ف ع اور یہ مخالف ظاہر ہی اُس
ہیئت کے کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت صلعم کے تھے کہ سر مین بال رکھتے تھے منڈاتے نہین تھے مگر بعد فراغ حج کے سوے علی کرم اللہ وجہہ کے کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتے
تھے بسبب اسکے کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہونچے ترجمہ پس کہا اُسنے اے محمد ڈر اللہ سے اور فرمانبرداری کر اُسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کون ڈریگا
اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کے یعنی مین سب سے زیادہ فرمانبردار خدا کا ہون مجھکو کیا حکم کرتا ہی
فرمانبرداری کا پس مین جانتا ہی مجھکو اللہ اوپر زمین کے لوگونکے اور بھیجا ہی مجھکو خلق پر تا عدل کرون انمین اور نہین امین جانتے تم مجھکو اور اعتماد نہین
کرتے مجھپر پس پوچھا ایک شخص نے یعنی حضرت عمر رض نے درخواست کی اُسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرت صلعم نے اُسکو اُسکے قتل کرنے سے پس جبکہ پیٹھ پھیری اُس
شخص نے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تحقیق اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑھینگے قرآن نہ بڑھیگا اُنکے حلقونسے نکلینگے اسلام سے یعنی اسلام کے کمال سے
یا اطاعت امام سے مانند نکلجانے تیر کے شکار مین سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگے بت پرستونکو یعنی اُنسے جنگ نہین کرینگے
باوجودیکہ اہم ہی جنگ کرنی اُنسے فرمایا آنحضرت صلعم نے اگر بالفرض پاؤن مین اُنکو اور رہون زمانہ مین ہون تو البتہ قتل کرونمین اُنکو مانند قتل کرنے عاد کے نقل کی یہ

بخاری اور مسلم نے **ف** مراد عاد کے قتل کرنے سے ہلاک کرنا اور استیصال انکا ہے بالکلیہ اور تعبیر ساتھ قتل کے مشاکلت کے لئے ہے والا عاد قتل نہیں کیے گئے
ہیں بلکہ ہلاک ہوئے ہیں باد تند سے اور استیصال کیے گئے ہیں ساتھ ہلاک کرنیکے **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْا اُمِّي اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ
فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِي فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اَنْ
يَهْدِيَ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَى
الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ
دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُوْلُهُ فَرَجَعْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا تھا میں بلاتا اپنی ماں کو
طرف اسلام کے اس حال میں کہ وہ مشرکہ تھی پس بلایا میں نے اسکو ایکدن یعنی اسلام کی طرف پس سنائی میری ماں نے مجھکو آنحضرتؐ کے حق میں وہ چیز کہ ناخوش رکھی میں نے
یعنے ایسا کلام حضرتؐ کی شان میں کہا کہ مجھکو ناخوش لگا کہنا اسکا اسوقت یا اب ذکر کرنا اسکا مجھکو برا معلوم ہوتا ہے پس آیا میں آنحضرتؐ کے پاس اس حال میں کہ
روتا تھا میں یعنے بسبب غم اور ترس نیکے اسکے حال پر کہ یہ ماں میری ہے تادیب نہیں کر سکتا اور اسکا یہ حال ہے پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا مانگئے اللہ تعالیٰ سے
یہ کہ ہدایت کرے ابوہریرہؓ کی ماں کو پس کہا آنحضرتؐ نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہؓ کی ماں کو پس نکلا میں یعنی آنحضرتؐ کے پاس سے خوشحال بسبب دعا ہدایت کر نے
آنحضرتؐ کے پس جب پہنچا میں طرف دروازے ماں اپنی کے پس ناگہاں دروازہ بند تھا پس سنی ماں میری نے آواز میرے پانوں کی پس کہا اسنے ٹھہر تو اپنی جگہ پر
اے ابوہریرہؓ یعنے اندر نہ آ اور میں ٹھہر ا رہا اور سنی میں نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑھنے سے یعنی مارے جلدی کے بعد پہنے
کرتے کے اوڑھنی نہ اوڑھی اور دروازہ کھولنے کو دوڑی پس کھولا دروازہ پھر کہا اے ابوہریرہؓ گواہی دیتی ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتی
ہوں میں یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بندے اللہ کے ہیں اور رسول اسکے پس پھرا میں اور آیا پاس رسول خدا کے اس حال میں کہ میں روتا تھا مارے خوشی کے **ف** رونا
کبھی غم سے ہوتا ہے اور کبھی خوشی سے بعضے خوش طبعوں نے کہا ہے کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہے کہ غم بصورت آنسو نکلے ہو کر نکلجاتا ہے **ترجمہ** پس تعریف کی آنحضرتؐ نے اللہ کی
اور شکر کیا میری ماں کے اسلام لانے پر اور کہا نیک نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی یہ کلام کہا اچھا قسم دعا و بشارت سے یا تقدیر یہ ہے کہ پہونچا تو اے ابوہریرہؓ بھلائی کو بسبب اسلام
ماں اپنی کے اور معجزہ یہاں ظاہر ہوا آنحضرتؐ کی دعا کا اثر کا ابوہریرہؓ کی ماں کے حق میں فی الحال با وجود اس انکار و شدت کفر کے **وعنه** قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِي مِنَ الْاَنْصَارِ
كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَءًا مِسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ اَحَدٌ مِنْكُمْ
ثَوْبَهُ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ اِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسٰى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ اِلَى يَوْمِي هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کی اور بعضوں نے کہا کہ خطاب صحابہ متأخرین کو کیا کہتے ہو کہ بہت نقل کرتا ہے حدیثیں ابوہریرہؓ آنحضرت صلعم سے
اور اللہ ہے وعدہ گاہ ہمارا **ف** یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہے اس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا ہے یعنی اگر میں نے کمی بیشی اور خیانت کی ہو گی خدا تعالیٰ روز قیامت کے
سزا مجھکو دیگا آنحضرتؐ نے فرما ہی دیا ہے کہ جو کوئی جھوٹ باندھے مجھ پر پس چاہیئے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے بعد اسکے ابوہریرہؓ سبب اپنے بہت روایت کرنیکا
بیان کرتے ہیں **ترجمہ** اور تحقیق بھائی میرے کہ مہاجرین تھے باز رکھتا تھا انکو آنحضرت صلعم کی ملازمت شریف سے ہاتھ پر ہاتھ مارنا بازار میں **ف** یہ کنایہ ہے بیع شرا سے
کہ اسمیں بائع اور مشتری آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں یعنی وہ خرید و فروخت میں مشغول رہتے تھے بسبب معیشت اپنے کے تجار **ترجمہ** اور تحقیق بھائی میرے کہ انصار سے

باز رکھتا تھا اُنکو کاروبار سے مراد مالوں انکے سے کاف ح مراد مالوں سے مدینہ والوں کے نزدیک باغ و زراعت ہوتے ہیں جیسا کہ اہل مکہ کے نزدیک اونٹ اور بکریاں اور حاصل یہ کہ مہاجرین تجارت کرتے تھے اور انصار زراعت اور درستی باغات کھجوروں کی **ترجمہ** اور تھا میں ایک شخص مسکین لگا رہتا تھا آنحضرتؐ کے پاس اوپر بھرنے پیٹ اپنے کے **ف** ح یعنی میں فقیر تھا اگر پہونچتا اسقدر کہ پیٹ بھر جاوے اور بھوک دفع کرے قناعت کرتا تھا میں اور تجارت اور زراعت رکھتا نہ تھا تاکہ اسمیں مشغول ہوؤں اور دربار شریف سے دور پڑوں پس ملازمت شریف میں رہتا تھا اور احوال و اقوال آنحضرتؐ کے دیکھتا اور سنتا تھا میں **ترجمہ** اور فرمایا آنحضرتؐ نے ایکدن ہرگز نہیں ہوگی یہ بات کہ کھولے رہے اور پھیلائے رہے کوئی تم میں سے اپنا کپڑا یہانتک کہ تمام کروں میں بات اپنی یہ پھر اکٹھا کرے اور لگائے اُسکو طرف سینہ اپنے کے اور پھر بھولے کبھی میری حدیثوں میں سے کچھ کبھی **ف** ح اپنی بات سے اشارہ ہے طرف دعا کے کہ کی آنحضرتؐ نے اپنی امت کے لیے واسطے یاد رکھنے حدیثوں کے کہ سنیں آنحضرتؐ سے اور غرض یہ ہے کہ میں دعا کرتا ہوں جو کوئی کپڑا اپنا پھیلائے رکھے اور برکت اس دعا کی کہ اُس کپڑے میں آویگی طرف سینہ اپنے کے ملا دے جو کچھ کہ میری حدیثوں میں سے یاد کی ہونگی ہرگز نہیں بھولنے کا **ترجمہ** پس کھولی میں نے کملی کہ نہ تھا مجھپر کوئی کپڑا سوائے اُسکے یہانتک کہ تمام کی آنحضرتؐ نے بات اپنی یعنی دعا پھر سمیٹا اور لگایا میں نے اُسکو طرف سینہ اپنے کے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا حضرتؐ کو ساتھ حق کے نہیں بھولا میں حضرتؐ کی حدیثوں سے کہ سُنی تھیں میں نے اُسدن تک کہ وقت روایت اس حدیث کا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **و عن** جریر بن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ فقلت بلی وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضرب یدہ علی صدری حتی رأیت اثر یدہ فی صدری وقال اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا قال فما وقعت عن فرسی بعد فانطلق فی مائۃ وخمسین فارسا من احمس فحرقھا بالنار وکسرھا **متفق علیہ** اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا مجھکو آنحضرتؐ نے کیا نہیں آرام دیتا تو مجھکو ذی الخلصہ سے **ف** ح یعنی نہیں توڑتا تو اُسکو تا میں رنج سے خلاصی پاؤں اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خاء معجمہ اور لام کے اور ساتھ پیش دونوں کے بھی آیا ہے قبیلہ خثعم کے بتخانہ کا نام تھا کہ اسکو کعبۃ الیمانیہ بھی کہتے تھے اسمیں ایک بت تھا کہ نام اُسکا خلصہ تھا اور اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ افسوس پاک کاملہ کو رنج لاحق ہوتا ہے عبادت غیر اللہ اور خلاف شرع چیزوں سے **ترجمہ** پس کہا میں نے ہاں راحت دونگا میں تمکو اُسکے توڑ کر اور تھا میں کہ نہیں ٹھہر سکتا تھا گھوڑے پر سواری میں بلکہ گر پڑتا تھا میں اس سے کبھی کبھی پس ذکر کیا میں نے اُسکو کہ میں نہیں ٹھہر سکتا ہوں گھوڑے پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس مارا آنحضرتؐ نے دست مبارک اپنا میرے سینہ پر یہانتک کہ دیکھا میں نے نشان آنحضرتؐ کے دست شریف کا اپنے سینہ میں یعنی بسبب زور سے مارنے ہاتھ کے اور کہا آنحضرتؐ نے یعنی دعا کی میرے لئے کہ خداوندا ثابت رکھ اسکو یعنی ظاہر و باطن میں اور گردان اسکو راہ راست دکھانیوالا اور راہ راست پایا گیا کہا جریرؓ نے پس نہ گرا میں اپنے گھوڑے سے بعد اُس دعا کے یا بعد اُسدن کے پس روانہ ہوا جریر یعنے طرف ذی الخلصہ کے اسکے توڑنیکے لئے ساتھ ڈیڑھ سو سواروں کے احمس سے **ف** ح احمس ساتھ حاء اور سین مہملتین کے اوپر وزن احمر کے نام قبیلہ کا ہے قریش میں سے یہ نام رکھا گیا انکا بسبب نہایت شجاعت کے کہ حماستہ معنی شجاعت کے ہے اور لفظ فانطلق سے کلام راوی کا ہے یعنے جو کہ جریر سے روایت کرتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام جریر کا ہے پس اسمیں التفات ہے **ترجمہ** پس جلا دیا جریرؓ نے ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **و عن** انس قال ان رجلا کان یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتد عن الاسلام ولحق بالمشرکین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الارض لا تقبلہ فاخبرنی ابو طلحۃ انہ اتی الارض التی مات فیھا فوجدہ منبوذا فقال ما شان ھذا فقالوا دفناہ مرارا فلم تقبلہ الارض **متفق علیہ** اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص لکھتا تھا واسطے آنحضرتؐ کے یعنی وحی پس مرتد ہو گیا اور پھر اسلام سے اور ملا ساتھ مشرکوں کے **ف** ح اور یہ شخص نصرانی تھا کہ مسلمان ہو گیا تھا اور پھر مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق زمین نہیں قبول کریگی اسکو **ف** ح یعنی اپنے اندر نہیں رکھے گی بلکہ پھینکدیگی سو ہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکوں نے اُسکو پس صبح کو

جو دیکھا تو زمین نے اُسکو پھینکدیا تھا مشرکون نے کہا کہ یہ کیا ہی محمد نے اور انکے اصحاب علیہم السلام نے کہ قبر کو کھود کر اُسکو باہر ڈالدیا ہی پس خوب گہری کھودی قبر مشرکون نے
جہان تک گہری کھود سکے اور اسکو دفن کیا پس صبح کو دیکھا تو زمین نے اُسکو باہر ڈالدیا تھا پس معلوم کیا مشرکون نے کہ یہ آدمی کا کام نہین ہی پس پڑا رہنے دیا
اُسکو زمین پر **ترجمہ** کہا انس نے پس خبر دی مجھکو ابو طلحہ نے کہ انس کی مان کے خاوند تھے کہ یہ ابو طلحہ آئے اُس زمین مین کہ مرا تھا وہ شخص اور دفن کیا گیا تھا
اُسمین پس پایا اسکو ابو طلحہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس پوچھا ابو طلحہ نے کہا کہ کیا ہی حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہی پس کہا لوگون نے کہ دفن کیا
ہمنے اُسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اُسکو زمین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور ہر بار کہ دفن کیا اسکو باہر پڑا پایا **وعن** ابی ایوب قال خرج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وجبت الشمس فسمع صوتا فقال یھود تعذب فی قبورھا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ایوب سے کہ کہا اُسنے
نکلے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسحال مین کہ غروب ہوا تھا آفتاب پس سنی آنحضرت نے ایک آواز **ف** ع احتمال ہی کہ سنی آنحضرت صلعم نے آواز ملائکہ عذاب کی یا
آواز یہود کی کہ عذاب کیے جاتے تھے یا آواز واقع ہونے عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حضرت کے اس بیان سے **ترجمہ** پس فرمایا کہ یہودی ہین
یعنے آواز یہود کی ہی یعنے آواز ایک جماعت یہود کی ہی کہ عذاب کیے جاتے ہین بیچ قبرون مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع اسمین اثبات عذاب قبر کا ہی اور معجزہ ہی
حضرت کا کہ آپ پر انکا احوال کھل گیا اور آپنے اُسکو بیان فرمادیا **وعن** جابر قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فلما کان قرب
المدینۃ ھاجت ریح تکاد ان تدفن الراکب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت ھذہ الریح لموت منافق فقدم المدینۃ
فاذا عظیم من المنافقین قد مات رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہونچے نزدیک مدینہ کے چلی
ایک ہوا یعنے سخت پس قریب تھی کہ دفن کردے سوار کو یعنی اُڑا لیجاوے اور پوشیدہ کردے نظر سے اور ہلاک کرے بسبب شدت کے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ بھیجی گئی ہی یہ باد بیچ وقت مرنے ایک منافق کے پس پہونچے آنحضرت مدینہ مین پس ناگہان ایک بڑا سردار منافقون مین سے مر گیا تھا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع ح کہا بعضون نے
کہ نام اُسکا رفاعہ بن زید تھا اور سفر غزوہ تبوک کا تھا اور بعضون نے کہا کہ نام اُسکا رافع تھا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت مرنے منافق کے پائے
جانیکو وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہی وقت نکلنے اشرار کے کہ یہ حالت مرنے اور زندگانی مین محل کلفت و محنت کے ہین **وعن** ابی سعید الخدری قال خرجنا
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدمنا عسفان فاقام بھا لیالی فقال الناس ما نحن ھھنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نامن
علیھم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیدہ ما فی المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان
یحرسانھا حتی تقدموا الیھا ثم قال ارتحلوا فارتحلنا واقبلنا الی المدینۃ فوالذی یحلف بہ ما وضعنا رحالنا حین
دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبد اللہ بن غطفان وما یھیجھم قبل ذلک شیء رواہ مسلم اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم
ساتھ آنحضرت کے یعنے مکہ سے طرف مدینہ کے یہان تک کہ پہونچے ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہی کہ دو منزل ہی مکہ سے پس ٹھہرے آنحضرت اُسمین کئی راتین یعنی اور
کئی دن پس کہا لوگون نے یعنے بعضے منافقون نے یا ضعیف الاسلامون نے کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل و کار مین کچھ لڑائی کے کام مین اور تحقیق اہل و عیال ہمارے
البتہ غائب اور پیچھے رہے ہوئے ہین نہین خاطر جمع ہماری اوپر یعنی کہ اس سے کہ دشمن آجاوے اونپر اور غارت کرے پس پہونچی یہ خبر آنحضرت کو پس فرمایا
قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ متعین ہین ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی یعنی اُسکی
راہون اور کوچون کی یہان تک کہ پہونچو تم طرف مدینے کے **ف** ح لفظ شعب شین کے زبر سے راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کے راہ درمیان
دو پہاڑونکے ولیکن یہان مراد راہ درمیان گھرونکے ہی یعنے کوچے شہر کے جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ انقاب مدینہ پر ملائکہ ہین کہ نہین آویگا اسمین طاعون اور
دجال **ترجمہ** پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینے کے پس قسم ہی اُس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہی اسکی یعنی اللہ کی نہین رکھے ہمنے

اسباب یعنے اونٹون کی پیٹھون سے اسوقت کہ داخل ہوئے ہم مدینہ مین یہان تک کہ چڑھ آئے ہم پر یعنے مدینہ والون پر بنو عبد اللہ بن غطفان ف ع کہ نام ایک
قبیلہ کا ہے اور معنے یہ ہین کہ مدینہ وقت نہونے انکیلئے محفوظ تھا جیسیکہ خبر دی تھی حضرتؐ نے ازراہ معجزہ کے اور نہین تھا کوئی مانع انکے غارت کرنے اور چڑھ آنے
سے اُسپر سوائے نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہین اِس قول کے ترجمہ اور نہ برانگیختہ کرتی تھی اُنکو پہلے آنے ہمارے سے کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنے بواعث
مین سے بس سچی ہوئی خبر آنحضرتؐ کی کہ خبر دی تھی کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی پیچھے تمہارے فرشتے تا وقتیکہ جاؤ آمین **وعن** انس قال اصابت الناس
سنۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی یوم الجمعۃ قام اعرابی فقال یا رسول اللہ
ہلک المال وجاع العیال فادع اللہ لنا فرفع یدیہ وما نری فی السماء قزعۃ فوالذی نفسی بیدہ ما وضعها حتی ثار السحاب امثال
الجبال ثم لم ینزل عن منبرہ حتی رایت المطر یتحادر علی لحیتہ فمطرنا یومنا ذلک ومن الغد ومن بعد الغد حتی الجمعۃ الاخری وقام ذلک الاعرابی
او غیرہ فقال یا رسول اللہ تہدم البناء وغرق المال فادع اللہ لنا فرفع یدیہ فقال اللہم حوالینا ولا علینا فما یشیر الی ناحیۃ من السحاب
الا انفرجت وصارت المدینۃ مثل الجوبۃ وسال الوادی قناۃ شہرا ولم یجئ احد من ناحیۃ الا حدث بالجود وفی روایۃ قال اللہم
حوالینا ولا علینا اللہم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشی فی الشمس متفق علیہ
اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا پہونچی لوگونکو قحط آنحضرتؐ کے زمانہ مین پس اُسوقت کہ خطبہ فرماتے تھے آنحضرتؐ دن جمعہ کے کھڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنے باغ اور زراعت اور جانور بسبب نپانے پانی کے اور بھوکے ہوئے عیال پس دعا کیجئے اللہ سے ہمارے لئے پس اٹھائے آنحضرتؐ نے
دونون دست مبارک اپنے اس حال مین کہ نہ دیکھتے تھے ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہ رکھے آنحضرتؐ نے ہاتھ یہانتک
کہ اٹھا ابر مانند پہاڑونکے پھر نہ اُترے آنحضرتؐ منبر اپنے سے یہان تک کہ دیکھا مین نے مینھ کو کہ ٹپکتا تھا آنحضرتؐ کی داڑھی مبارک پر ف ع معنے یتحادر کے ینزل و یقطر
ہین اور یہان معنی یتساقط کے یعنی پڑتا تھا مینھ داڑھی پر اور کئی نسخو مین علی لحیتہ چنانچہ ترجمہ اُسکا لکھا گیا اور حضرت شیخؒ کے ترجمہ مین عن لحیتہ ہے یعنے ٹپکتا تھا
مینھ داڑھی سے اور حاصل یہ کہ پہلے اترنیکے منبر سے اور پہلے باہر نکلنے کے مسجد سے مینھ برسنا شروع ہوا ترجمہ پس مینھ برسائے گئے ہم اُسدن یعنی بقیہ
اسدن کے کہ دعا کی تھی کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور اگلے دن اور اگلے دن سے دوسرے جمعہ تک اور کھڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی
سوائے اُسکے اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال پس دعا کیجئے اللہ تعالے سے ہمارے لئے کہ مینھ تھم جائے پس اٹھائے آنحضرتؐ نے ہاتھ دونون اپنے اور کہا خداوندا
برسا گرد اگرد ہمارے یعنے کھیتون اور باغات مین اور نہ برسا ہم پر یعنے ہمارے مکانون پر تا ضرر نہو پس نہ اشارہ کرتے تھے آنحضرت صلعم طرف کسی جانب کے ابر سے مگر
کہ کھل جاتا تھا اور ہوا اوپر مدینے کے مانند گڑھی کے یعنی تمام اطراف مدینہ مین ابر تھا اور مینھ برستا تھا مگر مدینہ پر کہ ابر بھی نہ تھا بالکل کھل کر مانند گڑھی کے
ہو گیا تھا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اُسکا قناۃ ہے ایک مہینے تک اور نہین آیا کوئی کسیطرف سے مگر خبر دی بہت مینھ برسنے کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا حضرتؐ نے
یا الٰہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہم پر یا اللہ برسا ٹیلون پر اور پہاڑون پر اور ندی نالونکے اور جنگلون اُگنے درختون کے کہا انسؓ نے پس کھل گیا ابر اور باہر نکلے ہم اسحال مین
کہ چلتے تھے دھوپ مین نقل کی بخاری و مسلم نے ف ع کہا نوویؒ نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے یہ کہ جب مینھ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے
کہ یا الٰہی مینھ برسے مکانو پر ولیکن نہین مشروع ہے اسکے لئے نماز اور جمع ہونا صحرا مین **وعن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب استند الی
جذع نخلۃ من سواری المسجد فلما صنع لہ المنبر فاستوی علیہ صاحت النخلۃ التی کان یخطب عندها حتی کادت ان تنشق فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حتی اخذها فضمها الیہ فجعلت تئن انین الصبی الذی یسکت حتی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر رواہ البخاری اور روایت ہے جابرؓ سے کہ
کہا تھے آنحضرتؐ جسوقت کہ خطبہ پڑھتے تکیہ کرتے اوپر تنہ کھجور کے ستونون مسجد کے سے ف جو کہ آنحضرتؐ کے زمانہ مین ستون مسجد کے کھجور کی لکڑی کے تھے اور یہ تکیہ کرنا

اور یا ستون پر جب بنا منبر کے تمہارے لیے حضرت جسکے لیے بنایا گیا منبر اور کھڑے ہوئے اسپر حضرت خطبہ پڑھنے کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تھے حضرت اُسکے پاس چلے تب منبر کے یہان تک قریب تھا یہ کہ پھٹ جاوے یعنے حضرت کے فراق سے پس اترے آنحضرت یعنی منبر سے اور گئے طرف اُسکے یہان تک کہ پکڑا اُسکو یعنی ہاتھون سے اور اپنے گلے سے لگایا اُسکو یعنی اُسکی تسلی کے لیے پس شروع کیا اُس ستون نے کہ نالہ کرتا تھا مانند نالہ کرنے لڑکے کے کہ چپکا کیا جاتا ہے گریہ و زاری سے اور چپکا نہین ہوتا یہان تک کہ ٹھہرا اور آرام پکڑا اُس ستون نے فرمایا آنحضرت نے یعنی اُسکے رونیکے سبب مین کہ رویا یہ ستون اوپر نہ پانے اُس چیز کے کہ سنتا تھا ذکر سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع یعنے اور اوپر نہ پانے قرب اکرکے اور یہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سے بہت سے طریق سے روایت کی ہے کہ شک و شبہ کو اسمین راہ نہین اور بعضون نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہے کہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہے اور حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے کہ اے بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تھی اور روتی تھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شوق سے پس تم سزاوار تر ہو اسکے کہ مشتاق ہو انکی ملاقات کے اور کم چوب سے نوبت سنگے و گیاہی کہ در خاصیتے ہست بہ ز آدمی و انکہ در معرفتے نیست **وعن** سلمة بن الاكوع ان رجلا اكل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بشماله فقال كل بيمينك قال لا استطيع قال لا استطعت ما منعه الا الكبر قال فما رفعها الى فيه رواه مسلم اور روایت ہے سلمة بن اکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس بائین ہاتھ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھاؤ داہنے ہاتھ اپنے سے کہا اُسنے کہ نہین کھا سکتا مین داہنے ہاتھ سے پس فرمایا حضرت صلعم نے نہ کھا سکیو یعنی بددعا کی حضرت نے اُسپر اسلیے کہ وہ جھوٹا تھا عذر کرنے مین نہ باز رکھا اسکو داہنے ہاتھ کے کھانے سے مگر تکبر اور نے فیدہ ہی **ف** ح یعنی عجز و ناتوانی یہ کلام راوی کا ہے کہ کہا واسطے دفع وہم اُس شخص کے کہ توہم کرے اسکا کہ آنحضرت نے کیون بددعا کی اسپر باوجود رحمة للعالمین ہونیکے پس جواب دیا گیا یہ کہ نہ باز رکھا اسکو داہنے ہاتھ سے کھانے سے عجز نے بلکہ باز رکھا اسکو تکبر نے اسلیے حضرت نے بددعا کی اُسپر ترجمہ کہا راوی نے کہ پس نہ اٹھا سکتا تھا وہ شخص داہنا ہاتھ طرف منھ لینے کے بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** انس ان اهل المدينة فزعوا مرة فركب النبي صلى الله عليه وسلم فرسا لابي طلحة بطيئا وكان يقطف فلما رجع قال وجدنا فرسكم هذا بحرا فكان بعد ذلك لا يجارى وفي رواية فما سبق بعد ذلك اليوم رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی ایکبار یعنی جو رونے یا دشمنون سے پس سوار ہوئے آنحضرت گھوڑے پر یعنی ننگی پیٹھ پر کہ ابو طلحہ کا تھا سست رو اور تھا وہ کہ تنگ ورا بین ما بین رکھتا تھا قدم پس جبکہ پھرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنے اس تمہارے گھوڑے کو دریا یعنے کشادہ قدم اور جلدرو پس ہوا وہ گھوڑا بعد آنحضرت کی سواری کے اس طرح کا کہ کوئی گھوڑا اُسکے ساتھ نہین چل سکتا تھا اور نہین بڑھ سکتا تھا اُس سے اور ایک روایت مین آیا ہے پس نہ آگے بڑھ سکتا تھا اُسکے کوئی گھوڑا بعد اُس دن کے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جابر قال توفى ابي وعليه دين فعرضت على غرمائه ان ياخذوا التمر بما عليه فابوا فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت قد علمت ان والدي قد استشهد يوم احد وترك دينا كثيرا واني احب ان يراك الغرماء فقال لي اذهب فبيدر كل تمر على ناحية ففعلت ثم دعوته فلما نظروا اليه كانهم اغروا بي تلك الساعة فلما راى ما يصنعون طاف حول اعظمها بيدرا ثلث مرات ثم جلس عليه ثم قال ادع لي اصحابك فما زال يكيل لهم حتى ادى الله عن والدي امانته وانا ارضى ان يؤدي الله امانة والدي ولا ارجع الى اخواتي بتمرة فسلم الله البيادر كلها حتى اني انظر الى البيدر الذي كان عليه النبي صلى الله عليه وسلم كانها لم تنقص تمرة واحدة رواه البخاري اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا وفات پائی میرے باپ نے اس حال مین کہ اُپر قرض تھا پس پیش کیا مینے اُنکے قرضخواہون پر کہ لیوین تمام کھجورین ہماری بدلے اُس دین کے کہ میرے باپ پر ہے پس نہ مانا انھون نے یعنے اسلیے کہ وہ اُنکی نظرون مین تھوڑی معلوم ہوتی تھین اور تھے وہ یہودی پس آیا مین حضرت کے پاس اور عرض کیا مینے کہ آپ جانتے ہین یہ کہ باپ میرا شہید ہو گیا ہے روز احد کے اور چھوڑا ہے دین بہت اور مین چاہتا ہون کہ دیکھین آپکو قرضخواہ یعنی میرے پاس تاکہ رعایت کرین مجھپر پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجور کے علحدہ

علٰحدہ پس کیا مین نے یعنی کئی ڈھیر لگائے پھر بلایا مین نے آنحضرتؐ کو پس جبکہ دیکھا قرضخواہون نے طرف حضرتؐ کے گویا کہ وہ لیر کئے گئے مجھپر اسوقت ف م یعنے تشدد کیا
مجھپر مطالبہ مین و پیچ پڑے یہ گمان کر کر کہ حضرتؐ فرماوینگے انکو تمام قرض یا بعض قرض کے معاف کر دینے کے لئے یا صبر کرنیکے لئے پس پہلے ہی انھون نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت
کرے اسپر کہ وہ انمین سے کسی بات پر بھی راضی نہین ہونیکے ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرتؐ نے اس چیز کو کہ کرتے ہین قرضخواہ پھرے آنحضرتؐ تین بار گرد بڑے ڈھیر کے انمین سے
پھر بیٹھے اُسپر پھر فرمایا کہ بلا میرے پاس اپنے قرضخواہونکو یعنی پس حاضر ہوئے وہ پس ہمیشہ بانٹتے رہے آنحضرتؐ اُنکے لئے یعنی حکم فرمایا کھجورونکے بانٹنے کے لئے کہ ادا کیا
اللہ تعالیٰ نے میرے باپ سے دین اُسکا اور مین راضی تھا کہ ادا کرے اللہ تعالیٰ دین میرے باپ کا اور نہ لیجاؤن مین طرف بہنون اپنی کے ایک کھجور ف ح جابرؓ کے باپ نے بیٹیان
بہت چھوڑی تھین پس وہ بہنین ہوئین جابرؓ کی پس جابرؓ کہتے ہین کہ مین راضی تھا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہوجاوے اگرچہ کچھ باقی نرہے ہمارے لئے کھجورون مین سے ترجمہ
پس سالم رکھے اللہ تعالیٰ نے ڈھیر سب یعنے آنحضرتؐ کے معجزے سے اور یہان تک کہ تحقیق مین دیکھتا تھا طرف اس ڈھیر کے کہ بیٹھے تھے اسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہین کم ہوئی
اُسمین سے ایک کھجور نقل کی یہ بخاری نے ف ح اور جبکہ اُس ڈھیر مین سے کہ حضرتؐ جسپر بیٹھے تھے اور دیتے جاتے تھے کچھ نقصان نہوا تو اور ڈھیر بطریق اولیٰ سلامت ہے

وعنہ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِىْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْأَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ
عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِىْ كَانَتْ تُهْدِىْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَا زَالَ قَائِمًا رواہ مسلم اور روایت ہے اُسی جابرؓ سے کہ کہا ام مالکؓ انصاریہ صحابیہ تھی یہ بھیجتی
آنحضرتؐ کے لئے اپنے کپے مین گھی پس آتے ام مالک کے پاس بیٹے اُسکے اور مانگتے سالون حالانکہ نہوتا اُنکے پاس کچھ یعنے سالون مین سے اسلئے کہ جو کچھ کہ ہوتا قسم روغن سے حضرتؐ کو
بھیجدیتی تھی پس قصد کرتی تھی ام مالک طرف اُس کپے کے کہ بھیجتی تھی اُسمین گھی آنحضرتؐ کے لئے یعنی دیکھتے اور ڈھونڈھتے اُسمین پس پاتے اُسمین گھی پس ہمیشہ تھا
وہ ظرف یا گھی کہ اُسمین باقی رہتا تھا قائم ام مالک کے لئے سالون گھر اُسکے کا یعنے ہمیشہ اُس گھی سے اُنکے گھر مین سالون ہوتا تھا یہان تک کہ نچوڑا ام مالک نے اُسکو
یعنی زیادتی طمع کے لئے پس منقطع ہوا وہ سالون بنا بر اسکے کہ حرص شوم ہے اور حریص محروم پس آئے ام مالک حضرتؐ کے پاس یعنی اُنکو خبر دی اس ماجرا کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے
کیا نچوڑا تو نے اُس گھی کو کہا اُسنے ہان فرمایا آنحضرتؐ نے اگر چھوڑتی تو اُسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہین تو ہمیشہ رہتا سالون تیرے گھر کا قائم نقل کی
یہ مسلم نے ف یعنی اسلئے کہ جب برکت اُترتی ہے ایک چیز مین اگرچہ وہ چیز تھوڑی ہو بہت ہوجاتی ہے وہ تھوڑی چیز **وعن** انسؓ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ
لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ
اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِىْ وَلَاثَتْنِىْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ
فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى
جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّىْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ
وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ
فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عليه وسلم واهل البيت وترك سؤرا وفي رواية للبخاري قال ادخل علي عشرة حتى عد اربعين ثم اكل النبي صلى الله عليه وسلم
فجعلت انظر هل نقص منها شيء وفي رواية لمسلم ثم اخذ ما بقي فجمعه ثم دعا فيه بالبركة فعاد كما كان فقال دونكم هذا
اور روایت ہے انس سے کہا ابو طلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کی ماں کے ہیں واسطے ام سلیم کے کہ ماں انس کی ہیں تحقیق سنی میں نے آواز آنحضرت کی سست پہچانتا ہوں میں
اُنمیں بھوک کہ یہ سستی کہ اثر اُسی کا ہے پس کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنی کھانے کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہاں ہے کچھ پس نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی پھر
نکالی ام سلیم نے اوڑھنی اپنی پس لپیٹا روٹیوں کو اُسکے ایک کونے میں پھر چھپا دیا اُسکو میرے ہاتھ کے نیچے اور عمامہ کیا میرا ساتھ بعض اُسکے ف ح یعنی سر اسر ہانکا اور
ایک پیچ بھی مانند دستار کے لپیٹ لیے اور انس اُس زمانہ میں آٹھ نو برس کے لڑکے تھے کہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے ت پھر بھیجا مجھکو طرف رسول خدا صلعم کے
پس لیگیا میں وہ روٹیاں حضرت کے پاس پس پایا میں نے آنحضرت کو مسجد میں اس حال میں کہ تھے ساتھ حضرت کے لوگ ف ع یعنی جہت کہ وہ ایسے تھے جیسے کہ
لگے آتا ہے اور کرسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ بنائی تھی آنحضرت نے نماز کے لئے جسوقت کہ محاصرہ کیا تھا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں اسلئے کہ وقوع اُس ماجرہ کا غزوہ
خندق ہی میں ہوا ہے مانند قصہ جابر کے واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی میں نے اُنسے پس فرمایا رسول خدا نے کیا بھیجا ہے تجھکو ابو طلحہ نے کہا میں نے ہاں
ف ع اور یہ منافی نہیں ہے اُسکی ماں کے بھیجنے کی اس لئے کہ باعث اول ابو طلحہ ہی تھے ترجمہ فرمایا کہ ساتھ طعام کے بھیجا ہے کہا میں نے ہاں ف ع پہلی
بات سے اس بات کو جدا کر کر پوچھنا یا تو سمجھانیکے لئے تھا یا بسبب خبر وحی اور تعلیم کے یعنی اول اُس بات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پھر اسکی ترجمہ پس فرمایا
آنحضرت نے واسطے اُن لوگوں کے کہ تھے ساتھ حضرت کے کھڑے ہو ف ع تا ابو طلحہ کے گھر چلیں چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کے ساتھ چند روٹیاں ہیں نہ چاہا کہ
تنہا یا دو تین آدمیوں کے ساتھ کھالیں اور ارادہ ہو ظاہر کرنے معجزہ کا بھی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہے تھوڑی سی روٹی سے اور دوسرا معجزہ اُسکے سوا اُنکے
گھر میں گئے کا بھی ہوتا تھا حاصل ہو انکو سبب نیتی اور اخلاص و خدمتگذاری کے پس حضرت نے ارادہ اُنکے گھر تشریف لیجانیکا فرمایا ترجمہ پس چلے آنحضرت یعنے اور
ہمنشین طرف گھر ابو طلحہ کے اور چلا میں بھی آگے حضرت کے یعنی جیسے خادم اور ضیافت کرنیوالے آگے آگے چلتے ہیں یا اسلئے کہ جلدی سے خبر حضرت کے رونق افزائی کی
ابو طلحہ کو پہونچا دیں یہاں تک کہ آیا میں ابو طلحہ کے پاس پس خبر دی میں نے اُسکو یعنی اُنکے آنے کی پس کہا ابو طلحہ نے اے ام سلیم تحقیق تشریف لائے آنحضرت صلعم ساتھ
لوگوں کے اور نہیں ہے ہمارے پاس کچھ کہ کھلا دیں ہم اُنکو یعنی سوائے اُن چند روٹیوں کے کہ بھیجی تھیں اور آدمی بہت سے ہیں پس کیونکر اُنکے آگے رکھوں تھوڑی سی چیز کہا ام سلیم نے
اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہیں ف ح کہ کیوں آئے ہیں آپ اور کیا حکمت ہے آپکے آنے میں گویا سمجھیں ام سلیم کہ آن حضرت صلعم اظہار معجزہ کے لئے آئے ہیں اس سے بڑی
دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ [illegible] گیا اور اول ہی سوجھی کہ حضرت قدر طعام کی جانتے ہیں اگر آپ مصلحت نہ جانتے
تو کاہے کو تشریف لاتے اُنکا فعل خالی حکمت سے نہیں سبحان اللہ ایک عورتیں ایسی تھیں کہ اسوقت کے بہت مردوں سے زیادہ قوت یقینی رکھتی تھیں رضی اللہ
تعالی عنها وعن اهل عصرها وجعلنا في زمرتهم بمنه رب العلمين ترجمہ پس چلے ابو طلحہ یعنی حضرت کے استقبال کے لئے یہاں تک کہ ملے آنحضرت سے
پس تشریف لائے آنحضرت اور ابو طلحہ ساتھ اُنکے پس فرمایا آنحضرت نے لا اے ام سلیم جو کچھ کہ تیرے پاس ہے یعنی قسم روٹی سے پس لائیں وہ روٹیاں کہ اُن پاس
تھیں پس فرمایا آنحضرت نے یعنی ابو طلحہ کو یا اور کسیکو روٹیوں کے توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنیکے لئے پس ریزہ ریزہ کی گئیں روٹیاں اور نچوڑا ام سلیم نے
کپا یعنی گھی کا پس سالن کیا اُس گھی کو کہ کپے میں سے نکلا پھر فرمایا آنحضرت نے لا اے ام سلیم روٹی میں جو کچھ کہ چاہا اللہ نے کہ کہیں ف ح یعنی دعا خیر و
برکت کی یا اسماء الٰہی اُسمیں پھونکے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پھر کہا حضرت نے بسم الله اللهم اعظم فيها البركة ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے یعنے
ابو طلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو اذن دے یعنے بلا دس کو پھر دس کو ف ع دس کے لئے حکم اسلئے کیا کہ جس پیالہ میں وہ کھانا تھا وہ اسیقدر تھا کہ دس آدمی گرد اُسکے
آرام سے بیٹھکر کھا سکیں اور بعضوں نے کہا تنگی مکان کے سبب سے یہ فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کھایا اُن دس نے پھر باہر نکلے وہ پھر فرمایا کہ بلا دس کو پھر دس کو

۴۰

یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتا جاتا تھا یہانتک کہ [illegible] کی قوم نے اور سیر ہوئی اور قوم ستر آدمی تھے یا اسّی ف ع کہا ابن حجرؒ نے یہان تو ساتھ شک کے ہی آیا ہے اور اور روایت مین بالجزم سے آئی ہین اور ایک روایت مین [illegible] ہے اسّی اور اسمین منافات نہین ہے اس احتمال سے کہ کسر کو حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت مین آیا ہے یہان تک کہ کھایا اس سے چالیس نے اور باقی رہا جو تھا تو ان [illegible] معلوم ہوا تغایر اور متعدد ہونا اس قصہ کا کہنا ہو نہین کہ قصہ متحد ہی ہے اور تطبیق یون ہے کہ جماعت اول چالیس تھی پھر آن ملے اُنکے ساتھ چالیس اور اُن لوگو نمین سے کہ پیچھے رہگئے تھے یا حضرتؐ نے اُنکو بلا بھیجا ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اذن دے دس کو [illegible] آئے وہ دس پس فرمایا کھاؤ اور نام لو اللہ کا پس کھایا اُنھون نے یہان تک کہ کیا یہ ساتھ اسّی مردونکے یعنی اسیطرح دس دس کو اذن دیتے گئے پھر یعنی بعد [illegible] کے اصحابؓ کے کھایا نبی صلعم نے اور ابو طلحہؓ کے گھر والون نے اور چھوڑا باقی اُسکو اور بخاری کی ایک روایت مین ع کہ فرمایا آنحضرتؐ نے داخل کر [illegible] یہان تک گنا چالیس شخصونکو پھر کھایا نبی صلعم نے پس ہوا مین کہ دیکھتا تھا کہ آیا کم ہوا ہی اسمین سے کچھ یا نہین **ف** ع یس ظاہر ہوئی کی اس سے [illegible] روایت منافات نہین رکھتی ہے ساتھ روایت کھانے اسّی مردونکے بسبب احتمال اسکے کہ بعد چالیس کے آنحضرتؐ نے کھایا تاکہ ہوئے برکت اُنکی دو [illegible] کے لوگونکو اور بعد اُسکے اور چالیس نے کھایا ہو یا یہ معنی ہین کہ پھر بعد فراغت سب کے کھایا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ پھر لیا آنحضرتؐ نے [illegible] اسکو پھر دعا کی اسمین ساتھ برکت کے پس ہو گیا جیسا کہ تھا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ لو اور کھاؤ اسکو **وعنہ** قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَ[illegible] وَہُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَنْبَعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَۃُ قُلْتُ لِاَنَسٍ کَمْ کُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَۃٍ [illegible] اَوْزُھَاءَ ثَلٰثِمِائَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسی انسؓ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرتؐ کے پاس ایک باسن بیچ حالمین کہ آنحضرتؐ زوراء مین [illegible] زوراء اور جزم ہوا اور ممدود ہے نام ایک جگہ معروف کا ہی مدینہ مین بازار کے پاس اور بعضون نے کہا کہ وہ موضع ہے قریب مدینہ کے اور ظاہر یہ ہے کہ دوسرا ہی [illegible] ترجمہ [illegible] کہا آنحضرتؐ نے ہاتھ اپنا باسن مین پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان انگلیون اُنکی سے **ف** ع اس پانی کے نکلنے مین دو قول مین ایک یہ کہ پانی نکلنے [illegible] نفس انگلیون سے اور یہ قول مزنی کا اور اکثر علما کا ہے اور یہ بڑی بات ہے معجزہ مین بہ نسبت نکلنے اسکے پتھر سے اور موید اسکو وہ جو آیا ہے ایک روایت مین فَرَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبَعُ مِنْ اَصَابِعِہٖ اور دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنے لگا حضرتؐ کی انگلیونکے درمیان مین سے ترجمہ پس [illegible] قوم نے کہا قتادہؒ نے کہا مین نے واسطے انسؓ کے کہ کتنے تھے تم یعنی اُسدن کہا تھے ہم تین سو یا کہا بمقدار تین سو کے یعنی شک راوی ہے نقل کی یہ بخاری [illegible] **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَۃً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَہَا تَخْوِیْفًا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَۃً مِّنْ مَاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِیْہِ مَاءٌ قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّہُوْرِ الْمُبَارَکِ وَالْبَرَکَۃُ مِنَ اللّٰہِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ وَھُوَ یُؤْکَلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے [illegible] مسعودؓ سے کہا تھے ہم اصحاب رسول خدا کے گنتے تھے ایتونکو سبب برکت نور کا کہ حاصل ہوتا ہے اُنسے ہمارے لونمین اور تم اے لوگو گنتے ہو اُنکو سبب ڈرانیکا **ف** ع [illegible] کہ منکر مین اُنکے اور مراد آیتین قرآنی ہین کہ اُتریں آسمانسے یا معجزات کہ صادر رہتے تھے آنحضرتؐ سے اور معجزات مراد رکھنا ظاہر تر ہے اور موافق تر ہے ساتھ سیاق [illegible] کے یعنی یہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرونکے ڈرانیکے لئے ہین لیکن بہ نسبت مومنونکے کہ محب اور معتقد ہین مُنکے موجب بشارت اور برکت اور زیادتی ایمان کی ہین حضرت [illegible] نقل کیا ہے اور ملا علی قاری کے نزدیک آیات سے فقط معجزات اور کرامات ہی مراد ہین اور کہا کہ آیات قرآنی یہان مراد رکھنی غیر مناسب ہے یہان تقریر طویل لکھی ہے ملا علی [illegible] رازی کے خلاصہ لکھ دیا گیا اور بعد اسکے نقل کیا ہے ابن مسعودؓ نے ایک معجزہ آنحضرتؐ کے معجزونمین سے کہ کہا ترجمہ تھے ہم ہمراہ آنحضرتؐ کے ایک سفر [illegible] ہوا پانی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ڈھونڈھو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اسمین کچھ پانی باقی رہا ہوا ہو پس لائے صحابہ ایک باسن کہ اسمین کچھ تھوڑا سا پانی تھا [illegible] داخل کیا آنحضرتؐ نے دست مبارک اپنا باسن مین پھر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہو اوپر پانی پاک کرنیوالے با برکت کے اور برکت

اور یاد تی خدا تعالی کی طرف سے ہے یعنی نہ اور کسی کی طرف سے اور البتہ تحقیق دیکھا میں نے پانی کو کہ نکلتا تھا آنحضرت کی انگلیوں میں سے ف ح لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوا کہ
کہ پانی انگلیوں میں سے نکلتا تھا اور اسپر ہیں جمہور علما اور اسلیئے ترجیح دیگئی ہے اسکو اوپر نکلنے پانی کے پتھر سے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے لئے تھا پس التفات نکیا جاوے
اسکے قول کی طرف کہ کہتا ہے مراد یہ ہے کہ پانی بذاتہ بہت ہوا اور جوش مارنے لگا انگلیوں کے درمیان میں سے نہیں جانتا ہوں میں کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور
معجزہ بغیر طلب کرنے بقیہ پانی کے بھی ہو سکتا تھا لیکن سر اس طلب کرنے کا معلوم نہیں کہ کیا سبب تھا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ مراد او معجزہ ذکر کرتے ہیں ابن مسعودؓ کہ
کہتے ہیں ترجمہ اور البتہ تحقیق تھے ہم سنتے تسبیح کہنے طعام کی اصحابیں کہ کھایا جاتا تھا طعام نقل کی بخاری نے ف ع روایت ہے انسؓ سے کہ لی آنحضرتؐ نے ایک مٹھی
سنگریزوں سے پس تسبیح کرتے تھے وہ حضرتؐ کے دست مبارک میں یہاں تک کہ سنی ہمنے تسبیح **وعن** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُوْنَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَأَةٍ كَانَتْ مَعِيْ فِيْهَا
شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَأَتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ
بِالصَّلٰوةِ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ
شَيْءٍ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيْضَأَةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَأَبُوْ قَتَادَةَ يَسْقِيْهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى
النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيْضَأَةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيُرْوٰى قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْقِيْهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِيْ وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّيْنَ رِوَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِهِ وَكَذَا فِيْ كِتَابِ
الْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ وَزَادَ فِي الْمَصَابِيْحِ بَعْدَ قَوْلِهِ آخِرُهُمْ لَفْظَةَ شُرْبًا اور روایت ہے ابو قتادہؓ سے کہا خطبہ پڑھا ہمارے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی کہ تحقیق تم چلو گے اول اس شب میں اور آخر اس شب میں اور آؤ گے پانی پر انشاء اللہ تعالیٰ کل یعنی جو کہ ہے اس پانی کی طرف کہ پیدا ہوگا
بطریق معجزہ کے جیسے کہ آخر حدیث میں آویگا بیان اسکا پس چلے لوگ اصحابیں کہ نہیں التفات کرتا تھا کوئی کسی کی طرف یعنی ہر ایک علیحدہ اور مقید نہیں
ہوتا تھا کسی کی ہمراہی کا سبب نہایت اہتمام طلب کرنے پانی کے اور پہنچنے کے طرف اسکے کہا ابو قتادہ نے پس اسوقت کہ آنحضرتؐ چلے جاتے تھے یعنی اس شب میں یہاں تک
کہ آدھی رات میں پس ایک طرف ہوئے راہ سے یعنی بقصد سونے کے پس رکھا سر اپنا یعنی سونے کے لئے پھر فرمایا یعنی بعضے اصحاب سے نگاہ رکھو کہ نگہبانی کرنا ہمپر ہماری نماز کی یعنی اسکے وقت کی یعنے
جاگے رہنا تاکہ نماز صبح کی ہاتھ سے نجاوے پس غالب آئی سب پر نیند اور سو گئے اور کوئی نماز کے لئے نجاگا پس ہوئے آنحضرتؐ اول ان شخصوں کے کہ جاگے یعنی سب سے پہلے آپ ہی جاگے
اصحابیں کہ دھوپ پہنچی تھی آنحضرتؐ کی پیٹھ پر پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ سوار ہو **ف** ع اور ظاہر یہ ہے کہ حضرتؐ نے جو اٹھتے ہی نماز نہ پڑھی اور تاخیر کی قضا میں تو اس سبب کے لئے کہ
پانی پر پہنچ جاویں یا اسلئے کہ وقت کراہیت کا نکلجاوے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول راوی کا فرکبنا الخ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چھوڑ دینا اس جگہ کا کہ ترک کیا گیا ہو کوئی حکم
خدا کا اسمیں یا غالب ہوا ہو اسمیں منوع بات کا اگرچہ بغیر قصد کے ہو **مترجمہ** پس سوار ہوئے ہم اور چلے ہم یہاں تک جب بلند ہوا آفتاب یعنی بقدر ایک نیزہ کے یا زیادہ اترے آنحضرتؐ پھر منگایا
باسن وضو کا کہ تھا ساتھ میرے اسمیں تھا کچھ پانی پس کیا اس سے وضو کم بہ نسبت اور وضوؤں کے یعنی اور اوقات میں جو تین تین بار اعضا دھوتے تھے اس سے کم کیا کہ ایک ایک یا دو دو بار بہ سبب
قلت پانی کے کہا ابو قتادہؓ نے اور باقی رہا اس باسن میں کچھ پانی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نگاہ رکھ ہمارے لئے سینہ یعنی ظرف وضو کا یا چرمی کہ
اسمیں پس بیشک ہے کہ ہوگی واسطے اسکے ایک خبر اور شان عظیم اور معجزہ بڑا بسبب ظہور معجزہ کے پھر اذان کہی بلالؓ نے واسطے نماز کے پس نماز پڑھی آنحضرتؐ نے دو رکعتیں

ف ع یعنے سنت صبح کی واسطے فوت ہونے اسکے ساتھ فرض کے کہ ادا کیجاتی ہے پہلے زوال کے اور جبکہ فوت ہوئی سنت تو نہیں قضا ہے اسکی مگر نزدیک محمدؒ کے لیکن بعد
طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کے قضا اسکی نہیں ہے اتفاقا ترجمہ پھر پڑھی نماز فرض صبح کی ف ع یعنی ساتھ صحابہؓ کے کہ ہمراہ آپکے تھے اور ظاہر یہ ہے کہ
صحابہؓ پاس بھی پانی ہوگا انہوں نے اُس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث میں کچھ ذکر اُسکا صریح نہیں آیا ہے واللہ اعلم ترجمہ اور سوار ہوئے آنحضرتؐ اور سوار ہوئے ہم
ساتھ آپکے پس پہونچے ہم طرف لوگوں کے کہ آگے جا اترے تھے قافلہ سے اسوقت کہ چڑھا دن اور بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت ہوئی اور حالانکہ لوگ
کہتے تھے یا رسول اللہ ہلاک ہوئے ہم یعنی ہوا کی گرمی سے اور پیاسے ہوئے ہم یعنی بسبب نہونے پانی کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں ہے ہلاکت تمپر ف ع یہ
بشارت ہے پانی پیدا ہونے کی پس یہ خبر ہوئی یا دعا ہے یعنی نہ ہلاکت ہو تمپر ترجمہ اور منگوایا آنحضرتؐ نے ابو قتادہؓ کے وضو کا باسن پس ہوئے حضرتؐ کہ ڈالتے تھے
پانی اُس باسن سے اور ابو قتادہ پانی پلاتے جاتے تھے لوگوں کو پس نہ تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکھنا لوگوں کا پانی کو باسن میں کہ لوگ اُس میں ازدحام کرنے لگے سے یعنی ازدحام کیا
انہوں نے باسن پر یعنی جب دیکھا کہ پانی باسن سے گرتا ہے اور لوگ اُس سے پانی پیتے ہیں اُسوقت ازدحام کیا باسن پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے نیک کرو خلق کو
اور آہستگی نرمی کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤ گے یعنے اس پانی سے پس ازدحام نکرو کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق نیک یعنی ازدحام موقوف کیا اور
خاطر جمعی سے الگ ہو گئے پس ہوئے آنحضرتؐ کہ ڈالتے تھے پانی اور میں پلاتا جاتا تھا لوگوں کو یہاں تک کہ نہ باقی رہا سوا میرے یعنے صحابہؓ میں سے اور سوا
حضرتؐ کے پھر ڈالا پانی پس کہا مجھکو کہ پی پس کہا میں نے کہ نہ پیونگا میں یہاں تک کہ پیویں آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانے والا قوم کا آخر ونکا ہے یعنے
پینے میں یعنے ادب یہ ہے کہ پہلے سبکو سیراب کرے بعد ازاں آپ پیوے کہا ابو قتادہؓ نے پس پیا میں نے اور پیا حضرتؐ نے کہا ابو قتادہؓ نے پس آئے لوگ پانی پر یعنے پہونچے پانی کی
جگہ اسحالمیں کہ تھے راحت پانیوالے سیراب نقل کی یہ مسلم نے اسیطرح سے صحیح مسلم میں اور اسیطرح ہے بیچ کتاب حمیدی کے اور جامع الاصول کے یعنی ساقی القوم
آخرہم بدون لفظ شربا کے اور زیادہ کیا مصابیح میں بعد از لفظ آخرہم کے لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا **و عن** ابی ھریرۃ قال لما
كَانَ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا
بِنِطْعٍ فَبَسَطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَيْءٌ
يَسِيْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَؤُوْهُ
قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ لَا يَلْقَى
اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہونچی لوگوں کو بھوک شدید ف ع
تبوک نام ایک موضع کا ہے شام اور مدینہ میں مسافت ایک مہینے کی غزوہ وہاں کا سنہ نو میں ہوا رجب میں اور آنحضرتؐ کے غزووں میں آخری غزوہ وہاں کا ہوا ترجمہ
پس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ منگوایئے لوگوں سے بچا ہوا توشہ انکا ف ع یعنی حکم فرمایئے کہ جس پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہے لاوے اور حدیث میں خمصا ہے کہ
روایت میں نقل کی گئی ہے کہ لوگوں کو بھوک پہونچی پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجئے تو ہمکو نحر کریں ہم اونٹ اپنے اور کھاویں سالن کریں پس فرمایا حضرتؐ نے
کہ کرو پس آئے حضرت عمرؓ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ حکم دیجئگا تو سواریاں کم ہو جاوینگی ولیکن منگوایئے اُنسے فضل ازواد انکے یعنے حکم فرمایئے کہ
لاویں بچے ہوئے توشے اپنے ترجمہ پھر دعا کیجئے اللہ سے انکے لئے اُن توشوں پر ساتھ برکت کے پس فرمایا حضرتؐ نے اچھا پس منگوایا آنحضرتؐ نے دسترخوان چمڑے کا پس
بچھایا گیا وہ پھر منگوایا بچا ہوا توشہ انکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی چینے کی اور لاتا تھا اور شخص مٹھی کھجور کی اور لاتا تھا اور شخص ٹکڑا روٹی کا یہاں
تک جمع ہوئی دسترخوان پر تھوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرتؐ نے برکت اُترنے کی اسپر پھر فرمایا لو یعنی اسمیں سے جتنا چاہو اپنے باسنوں میں پس لیا لوگوں نے اپنے
باسنوں میں یہاں تک کہ نہ چھوڑا لشکر میں کوئی باسن مگر کہ بھر دیا اسکو کہا ابو ہریرہؓ نے پس کھایا سارے لشکر نے یہاں تک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا بقیہ بہت ف

اور کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں نوبت لشکر کی لاکھ آدمی کو پہونچی تھی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول خدا کا ہوں ہے یہ بات کہ ملے اللہ تعالےٰ سے ساتھ ان دونوں گواہیوں کے کوئی بندہ کہ نہ شک کرنے والا ہو اور پھر روکا جاوے بہشت سے نقل کی یہ مسلم نے

ف ع یعنے جو کوئی ملیگا اللہ تعالیٰ سے یہ دونوں گواہیاں توحید و رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد اور شک کے پس نہیں روکا جاویگا بہشت سے کبھی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ**

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّي اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ

يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ

اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا

سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيْتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهِ قِيْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ

كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ

ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى

شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِي حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولہا نکاح ہوئے ساتھ زینب کے پس قصد کیا ماں میری ام سلیمؓ نے طرف کھجور اور گھی اور قروط کے پس بنایا یعنے ان چیزوں کا مالیدہ سا پس رکھا اسکو پیالہ میں اور کہا اے انسؓ لیجا اسکو آنحضرت کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہی اسکو طرف آپکے میری ماں نے اور وہ تمکو آپکو سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ تحقیق یہ آپکے لئے ہی ہماری طرف سے تھوڑا یعنے آپکے لائق نہیں ہی یا رسول اللہ صلعم پس لیگیا میں اسکو پاس حضرت کے اور کہا میں نے جو کچھ کہ میری ماں نے کہا تھا پس فرمایا کہ رکھدے اسکو پھر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانے کو اور فلانے کو اور فلانے کو کہ تین شخصوں کا نام لیا **ف** ع یعنی معین کیا انکو ساتھ ناموں انکے کے اور بھول گیا میں انکو پس تعبیر کیا میں نے انکو ساتھ فلانے اور فلانے اور فلانے کے پس جملہ رجالا سماہم کلام انسؓ کا ہی بدل فلانا الخ سے یا ساتھ تقدیر اعنی یا یعنی کے واللہ اعلم ترجمہ اور بلالا میرے پاس جس سے ملے تو یعنی علی العموم پس بلایا میں نے انکو کہ نام لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انکا اور انکو کہ ملا میں پس پھر آیا میں پس ناگہاں گھر بھر لیا تھا لوگوں سے کہا گیا انسؓ سے کہ کتنے تھے تم کہا انسؓ نے بقدر تین سو کے پس دیکھا میں نے آنحضرت صلعم کو کہ رکھا دست مبارک اپنا اس حلوے پر اور کلام کیا ساتھ اس چیز کے کہ چاہا اللہ تعالی نے یعنے دعا برکت کی کی شروع کیا حضرت نے بلانا دس دس کو یعنے دس کو بعد دس کے درحالیکہ کھاتے تھے وہ اس سے اور فرماتے تھے آنحضرت صلعم واسطے انکے کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہیے کہ کھاوے ہر شخص اس طرف سے کہ نزدیک اسکے ہی یعنے اپنے آگے سے اور یہ ادب دائمی ہی کھانا کھانے کا کہ ذکر کیا یہاں بقصد اہتمام کے واسطے حصول برکت کے ترجمہ کہا انسؓ نے پس کھایا ان دس نے یہاں تک کہ سیر ہوئے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت یہاں تک کھایا سب نے یعنی سیر ہوکر فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ اے انسؓ اٹھا یعنے پیالہ کو پس اٹھایا میں نے پس نہیں جانتا میں کہ جسوقت رکھا تھا میں نے زیادہ تھا یا اسوقت کہ اٹھایا میں نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع یعنی صورتیں الا میں شک نہیں ہی کہ وقت اٹھانے کے بہت برکت کا تھا بسبب ہاتھ رکھنے آنحضرت صلعم کے اور اولش ہونے اصحابؓ انکے کے کہا بعضوں نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ زینبؓ کا اس حلوے کا ہوا کہ جو ام سلیمؓ نے بھیجا تھا اور اور روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ انکا روٹی اور گوشت سے تھا چنانچہ انسؓ سے کہتے ہیں کہ ولیمہ کیا انکا ساتھ بکری کے اور سیر کیا ہزار آدمیوں کو ساتھ گوشت اور روٹی کے اور جواب یہ دیا گیا ہی کہ آنا حلوے کا بیچ وقت حاضر ہونے روٹی اور گوشت کے اتفاق پڑا ہو کذا فی الشروح اور ہو سکتا ہی کہ ہر ایک علحدہ علحدہ روز میں ہوا ہو کہتا ہوں میں کہ اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ حلوے کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بھیجا تھا پھر آخر اس روز میں یا اور دن ولیمہ کیا ہو انکا ساتھ بکری کے اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سے پس کچھ منافات نہیں ہی دونوں قصیوں میں اور نہ معارضہ ہی دونوں معجزوں میں

واللہ سبحانہ اعلم وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی نَاضِحٍ قَدْ اَعْیٰی فَلَا یَکَادُ یَسِیْرُ فَتَلَاحَقَ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِیْرِکَ قُلْتُ قَدْ عَیِیَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَہٗ فَدَعَا لَہٗ فَمَا زَالَ بَیْنَ یَدَیِ الْاِبِلِ قُدَّامَہَا یَسِیْرُ فَقَالَ لِیْ کَیْفَ تَرٰی بَعِیْرَکَ قُلْتُ بِخَیْرٍ قَدْ اَصَابَتْہُ بَرَکَتُکَ قَالَ اَفَتَبِیْعُنِیْہِ بِوُقِیَّۃٍ فَبِعْتُہٗ عَلٰی اَنَّ لِیْ فَقَارَ ظَہْرِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ غَدَوْتُ عَلَیْہِ بِالْبَعِیْرِ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَہٗ وَرَدَّہٗ عَلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے کہ کیا غزوہ کیا میں نے ساتھ پیغمبر صلعم کے اور حال میں کہ میں سوار تھا اوپر اونٹ پانی کش کے کہ تھک گیا تھا پس قریب تھا کہ راہ چل سکے یعنی جو چاہنا کہ مطلوب تھا اس سے ویسا نہ چل سکتا تھا پس ملے ساتھ میرے آنحضرت پس فرمایا کیا ہے اونٹ تیرے سے کو کہا میں نے کہ تحقیق تھک گیا ہے پس اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے آنحضرت اور ہانکا اسکو یعنی مارکر یا آواز سے اور دعا کی اسکے لیے یعنی تیز روی کی پس ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹوں کے پس فرمایا آنحضرت نے مجکو کیسا دیکھتا ہے تو اپنے اونٹ کو کہا میں نے ساتھ اچھی حالت کے دیکھتا ہوں تحقیق پہونچی اسکو برکت آپ کی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہے تو اسکو بدلے اوقیہ کے یعنی چاندی چالیس درہم کے پس بیچا میں نے اسکو اس شرط پر کہ میرے لیے ہے سواری اسکی مدینہ تک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے بیع میں استثنا کرنی کسی بعض منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہ درست نہیں پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا یہ شرط مین عقد مین نہ تھی بلکہ جابر کی التماس سے آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کے ہو اگرچہ یہ خلاف ظاہر عبارت کے ہے واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہونچے آنحضرت مدینہ میں صبح کو لیگیا میں حضرت کے پاس اونٹ کو یعنی تاکہ آپکے سپرد کروں اسکو پس دی آنحضرت نے مجکو قیمت اونٹ کی کہ جس قیمت سے خریدا تھا اور پھیر دیا اونٹ کو مجھکو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَاَتَیْنَا وَادِیَ الْقُرٰی عَلٰی حَدِیْقَۃٍ لِامْرَاَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوْہَا فَخَرَصْنَاہَا فَخَرَصَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ وَقَالَ اَحْصِیْہَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَیْکِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَانْطَلَقْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا تَبُوْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَہُبُّ عَلَیْکُمُ اللَّیْلَۃَ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَلَا یَقُمْ فِیْہَا اَحَدٌ فَمَنْ کَانَ لَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَشُدَّ عِقَالَہٗ فَہَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْہُ الرِّیْحُ حَتّٰی اَلْقَتْہُ بِجَبَلَیْ طَیٍّ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا وَادِیَ الْقُرٰی فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَۃَ عَنْ حَدِیْقَتِہَا کَمْ بَلَغَ ثَمَرُہَا فَقَالَتْ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابو حمید عدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک میں پس آئے ہم وادی قری میں کہ ایک موضع ہے کہ اسمیں اور مدینہ میں تین دن کی مسافت ہے جانب شام کے گذرے ہم ایک باغیچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اسکے درختوں کے میوے کو کہ کسقدر ہے پس اندازہ کیا ہمنے اسکو یعنی خرما جیسا کہ کسی کے قیاس میں آیا اور اندازہ کیا اسکو آنحضرت نے دس وسق ف ع وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑھے تین سیر کے ترجمہ اور فرمایا حضرت نے اس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اسکی وسقوں کی جسوقت کہ وزن کرے تو اسکو یہانتک کہ پھر کر آویں ہم طرف تیرے سفر سے اگر چاہے اللہ تعالے اور چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک میں پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلے تمپر آج کی رات باد سخت پس کھڑا ہو تمہیں کوئی یعنی اپنی جگہ سے اسلیے کہ ضرر پہونچیگا اسکو پس جو شخص کہ ہو واسطے اسکے اونٹ پس چاہیے کہ ضبوط باندہ پانبدہ اسکا پس چلی ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اٹھایا اسکو ہوا نے یہانتک کہ پھینک دیا اسکو بیچ دونوں پہاڑوں طی کے ف ع طی باپ ہے قبیلہ کا دیار مین سے اور حاتم طائی کی بھی اسی یار میں تھی ترجمہ پھر متوجہ ہوئے ہم یعنی طرف مدینہ کے یہانتک کہ آئے ہم وادی قری میں پس پوچھا آنحضرت نے اس عورت سے حال اسکے باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اسکا پس کہا اس عورت نے کہ پہونچا دس وسق کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اسمین تین معجزے ہیں حضرت کے ایک تو میوے کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہ کہ ہوا نے اس شخص کو پھینک دیا شاید کہ ہوئے یہ معجزے یا تو واسطے ظاہر کرنے نبوت کے لیے اہل نفاق کے لیے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور یا واسطے زیادتی یقین مومنین کے وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَہِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْہَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْہَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَہْلِہَا فَاِنَّ لَہُمْ ذِمَّۃً وَرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّۃً وَصِہْرًا فَاِذَا رَاَیْتُمْ

رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوذر سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کروگے مصر کو اور وہ ایک
زمین ہے کہ نام رکھا جاتا ہے اسمین قیراط ف ع ح یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاریون کے زبان پر معاملات مین بہت جاری تھا ہے بسبب غفلت کے
انکے کی معاملات مین اور قلت مروت کی اور عدم مسامحت کی یہ منافی نہین ہے اسکی مشارکت غیر انکے کی بیچ ذکر کرنے قیراط کے اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اُس قوم کے
مزاج مین ممارۃ اور خشونت ہے اور بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کرم کی زبان پر جاری ہے کہ انکی گر حقیر اور خسیس کا جاری نہو اور قیراط کا وزن مختلف ہے بلاد کے مختلف
مین ہے بعض جگہ نصف دینار کا ہے اور عراق مین بیسوان حصہ دینار کا ہے باوجود ایسے دنی ہونے انکے کے وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کے حقوق کا ملاحظہ کرینگے
اُس حیثیت سے کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس فرمایا پس جس وقت کہ فتح کروگے تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والون پر یعنی ساتھ درگذر اور معاف کرنے کے اُس چیز سے کہ بری ہو
اور نہ باعث ہوں تمکو برے افعال اور اقوال اُنکے اور انکے برائی پہونچانے پر اسلیے کہ اہل مصر کے لیے ذمہ ہے یعنی امان حرمت ہے بسبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کے اسلیے
ماں انکی ماریہ قبطیہ اُنھین کی قوم مین سے تھین اور انکے لیے قرابت ہے جانب ہاجرہ اسمعیل کی ماں کے سے اسلیے کہ وہ بھی اُنھین مین سے تھین یا فرمایا ذمہ اور صہراً
یعنی سسرال کا ہے ف ع ح لفظ او شک کے لیے ہے پس بنا بر اس روایت کے مصاہرت مختص ساتھ ماریہ کے ہے اور ذمہ ساتھ ہاجرہ کے بعد ازان ذکر کیا آنحضرت نے حال انکی
خست کا کہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے اور جھگڑتے ہین کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکھو تم دو شخصون کو کہ جھگڑتے ہین ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل تو مصر سے ف ع ظاہر
مطابق تراجم کے یہ تھا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نے خطاب خاص ابوذر ہی کو کیا بسبب کمال شفقت کے اُنپر اور احتمال ہے کہ خطاب عام ہو ترجمہ
کہا ابوذر نے پس دیکھا مین نے عبدالرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور اُسکے بھائی ربیعہ کو کہ جھگڑتے تھے دونون بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا مین مصر سے نقل کی
یہ مسلم نے ف ع اور یہ واقع ہوا حضرت عثمان کے اخیر عہد مین پس یہ ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ حادثہ درپیش آویگا مصر مین اور ہونگے پیچھے اُسکے
فتنے اور شر و بسبب اُن کے مانند نکلنے مصریون کے عثمان کے قتل کے لیے اور پھر قتل کرنے انکے محمد بن ابی بکر کو اُس حال مین کہ وہ حاکم تھے اُنپر حضرت علی کی طرف
سے غرض کہ حضرت نے فرمایا جب جھگڑا ہونے لگے وہان تو تو خبر انکو کرنا انکی مخالطت سے اور پرہیز کرنا انکے مکانون سے وہی کیا اُنھون نے وَعَنْ حُذَيْفَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اَصْحَابِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِيْ اُمَّتِيْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا
حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے حذیفہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا میرے صحابیون مین اور ایک روایت مین ہے میری اُمت مین بارہ منافق ہین کہ نہ داخل ہونگے
بہشت مین اور نہ پاوینگے بو جنت کی یہانتک کہ پیٹھے اونٹ سوئی کے ناکے مین ف ع ح یہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہے جیسے کہ قرآن مجید مین بھی آیا ہے کفار کے
حق مین لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقون پر کر سکتے ہین باراده امت دعوت کے لیکن اطلاق صحابی کا نہین کر سکتے
مگر باعتبار ظاہر اور ملے جلے رہنے انکے کے درمیان صحابہ کے ساتھ کہنے کلمہ شہادت کے حاصل یہ کہ یہان انکو صحابی مجازاً کہا باعتبار ظاہر حال اور خیال لوگون کے کہ صحابہ ہین اور
اسوجہ سے امت اجابت بھی مراد ہو سکتی ہے اور آنحضرت نے اپنے بعضے خواص اور مقربون کو خبر احوال انکی اور حقیقت کی اطلاع دی تھی تاکہ انکے مکر و شر سے پرہیز
رہین اور لیلۃ العقبہ مین قصد کیا تھا آنحضرت کے غزوہ تبوک سے مکر و منع انکا بنسبت آنحضرت کے جو دین آیا جیسا کہ سیر کی کتابون مین مذکور ہے اور ذکر کیا گیا ہے
حذیفہ سے کہ وہ چودہ تھے پس دو نے تو توبہ کری تھی اور بارہ نفاق ہی پر مرے سے بموجب خبر مخبر صادق کے ترجمہ آٹھ اُن بارہ منافقون سے دفع کریگا اُنکے شر کو
اور ہلاک کریگا انکو دبیلہ ف ع ح دبیلہ ساتھ پیش دال مہملہ اور زبر بے موحدہ کے تصغیر دبلہ کے پھوڑا کہ پیدا ہوتا ہے آدمی کے پیٹ مین اور اکثر ہلاک کرتا ہے اور
قاموس مین دبیل بمعنی طاعون کے کہا اور یہ معنی مناسب کے اور تخمی کے بھی آیا ہے ترجمہ شعلہ ہے آگ کا کہ پیدا ہوگا انکے مونڈھون مین ف ع تفسیر ہے دبیلہ کی

ہو ظاہر یہ ہے کہ یہ کلام حذیفہ سے ہے گویا مراد وہم حار ہے ترجمہ یہاں تک کہ نمودار ہوگا اثر اُس حرارت کا اُنکے سینوں میں نقل کی یہ مسلم نے ق عرعی یعنی منافقون میں
روایت کیا گیا ہے حذیفہ سے کہ آنحضرت نے معلوم کر دیا تھا مجکو اُنکے تئیں اور وہ ہلاک ہوئے اُسی طرح کہ جیسی خبر دی تھی حضرت نے وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي جَامِعِ
الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث سہل بن عدی کی کہ سر اُسکا یہ ہے لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ مناقب علی کے اور حدیث جابر کی
کہ سر اُسکا یہ ہے من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ ۲

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا نکلے ابوطالب چچا آنحضرت کے طرف شام کے یعنی تجارت کے لیے جیسی کہ عادت اہل مکہ کی تھی اور نکلے ساتھ اُسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم درمیان شیخوں قریش کے یعنی چند اشخاص سردار یا بڈھے قریش کے ہمراہ تھے اور آنحضرت اُس وقت میں بارہ برس کے تھے پس جب کہ وارد ہوئے راہب یعنے زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اُسکا بحیرا تھا اُترے یعنے اُسکے موضع میں کہ نام اُسکا بصرے تھا بلاد شام سے پس کھولے کجاوے اپنے پس باہر نکلا طرف اُنکے راہب یعنے ملاقات کے لیے اور تھے یعنے لوگ قریش وغیرہ میں سے پہلے اس سے کہ بارہا سفر کرتے گذرتے اُسکے مکان پر پس نکلتا وہ طرف اُنکے کہا راوی نے پس وہ کھولتے تھے کجاوے اپنے پس شروع کیا کہ ڈھونڈتا پھرتا تھا درمیان اُنکے راہب کسی کو یہاں تک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول خدا صلعم کا کہا یہ ہے سردار عالمین کا یہ ہے رسول رب العالمین کا یعنی طرف عالمین کے بھیجا ہے اُسکو اللہ تعالی نے سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کے لوگوں کے لیے پس کہا راہب کو بعضے شیخوں نے قریش میں سے کہاں سے جانتا ہے تو حال اُسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئے اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑوں کے ہے باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتھر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہیں سجدہ کرتے ہیں پتھر اور درخت مگر واسطے پیغمبر کے اور تحقیق میں پہچانتا ہوں اُسکو بسبب مہر نبوت کے کہ واقع ہے اُسکے شانہ کی ہڈی کے نیچے مانند سیب کے و علی ہذا در روایت آیا کہ یہ راہب تھا اور آنحضرت کو گلے سے لگایا اور حضرت کے احوال و صفات پوچھیں کہ کس طرح سوتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اور کیسے اخلاق رکھتے ہیں تو سب موافق اُسکے پایا کہ جو اُسکی کتاب میں تھا ترجمہ پھر گیا راہب یعنی اپنے مکان میں اور تیار کیا قافلہ کے لیے طعام پس جس وقت کہ لایا طعام راہب اُنکے پاس اور تھے حضرت بیچ چرانے اونٹوں کے پس کہا راہب نے قریش کو کہ بھیجو کسی کو اُنکے پاس کہ وہ کھانے کو انہیں پر ہے پس تشریف لائے حضرت یعنی بعد بھیجنے کسی کے یا پہلے اُسکے اور حال یہ ہے کہ حضرت پر ایک ابر تھا سایہ کیے ہوئے پس جب کہ نزدیک ہوئے آنحضرت صلعم کے پایا قوم کو کہ سبقت کی تھی انہوں نے طرف سایہ درخت کے یعنی وہ پہلے سے درخت کے سایہ میں ہو بیٹھے تھے پس جب کہ بیٹھے آنحضرت جھک گیا سایہ درخت کا حضرت پر ف ع اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تھا لیکن واسطے اعزاز و اظہار قدر انکے کہ مجلس میں سایہ درخت کا بھی حاصل ہوا یا سایہ ابر کا جاتا رہا اور جھک آیا سایہ درخت کا واسطے معجزہ کے یا سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سے تھا لیکن کتب میں ہمیشہ نہ تھا بلکہ کبھی کبھی ہوتا تھا

سایہ درخت کے کہ جھک آیا ہی اُنپر **ف** ع یعنی اگر نہین دیکھتے ہو تم سایہ آسمان کو تو زمین کے سایہ کو تو دیکھو لیکن اللہ سبحانہ نے اُنکو دل کا اندھا رکھا تھا کمان دیکھتے اُنکو

ایسا دیکھنا کر کام آوے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ پس کہا راہب نے قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی تا ولی کون ہی تم مین اُسکا

یعنی قریب ہے متولی امور اُسکا کہا لوگون نے ابوطالب پس ہمیشہ یعنی ٹھہرا دیر تک راہب قسم دیتا ابوطالب کو کہ پھیر دے محمد کو مکہ کی طرف یہانتک کہ پھیر دیا اور بھیجا ابوبکر نے

آنحضرت کو مکہ مین **ش** ع آیا ہی کہ سبب ڈر تھا کہ مبادا اُنکو روم مین پہچانین اسواسطے درپی اُنکے قتل کے ہون اور ترمذی اور حاکم لائے ہین کہ اس سفر مین سات آدمی

روم کے آنحضرت کو ڈھونڈھتے پھرتے تھے اور درپی اُنکے قتل کے تھے پس پیش آیا بحیرا اور کہا کہ کیا چیز لائی ہی تمکو اس جگہ کہا اُنھون نے یہ پیغمبر اس مہینے مین باہر

نکلنے والا ہی پس کوئی راہ نہین کہ لوگون کو وہان بہوچایا اُنھون نے تا اگر وہ آوین تو مار ڈالین بحیرا نے کہا خبر دو تم مجکو کہ اگر چاہا ہو خدا نے ایک امر کو کہ سفر کرے

تو کوئی شخص اُسکو تغیر دے سکتا ہی کہا اُنھون نے نہین پس کہا راہب نے تو بیعت کرو اُس سے اور محبت کرو ساتھ اُسکے یعنی وہ نبی ہونے والا ہی بڑے مرتبہ کا ہی ہرگز

اُسکو ضرر نہین بہوچا سکنے کے تابعداری اُسکی اختیار کرو اور اس خیال خام سے باز آؤ ترجمہ اور بھیجا ابوطالب نے آنحضرت کو مکے کی طرف بھیجا تو بھیجا ساتھ

آنحضرت کے ابوبکر نے بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا اُنکے راہب نے کعک اور روغن زیت سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع کعک نان ہی روٹی ہکذا فی الازہار اور کہا ہی

شارح نے کہ وہ ایک قسم ہی روٹی کی اور روغن زیتون لاون اُسکا تھا اور کہا جزری نے کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہی اور رجال اُسکے رجال صحیحین کے یا ایک دونون مین سے

ہین لیکن ذکر ابوبکر اور بلال کا اُسمین غیر محفوظ ہی اتنا قصہ کسی راوی کے وہم سے نقل ہو گیا ہی اسلیے کہ سن شریف آنحضرت کا اُن ایام مین بارہ برس کا تھا اور ابوبکر

حضرت سے دو یا اڑھائی برس چھوٹے تھے اور بلال تو اُن دنون مین شاید پیدا بھی نہوے ہونگے انتہی پس یہ کہنا کہ ابوبکر نے بلال کو ساتھ کر دیا بن نہین آتا مر

اسی لیے ذہبی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہی اور بعضون نے بطلان اُسکا کیا ہی اور حافظ ابن حجر نے کہا کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہین اور منکر نہین ہی اسمین مگر

یہ لفظ یعنی بھیجا ابوبکر نے بلال کو انتہی پس محقق یہ ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہی سوا جملہ مذکور کے کہ وہ وہم راوی سے نقل ہو گیا ہی **وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ**

قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی علی رضی سے کہ کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین پس نکلے ہم بیچ بعض گرد نواح مکہ کے پس نہ سامنے آیا

حضرت کے کوئی پہاڑ یعنی پتھر جیسے کہ ایک روایت مین ہی اور نہ کوئی درخت مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف**

ع ظاہر یہ ہی کہ علی رضی عنہ سنتے تھے اُسکو پس حدیث معجزہ ہی نبی کے لیے اور کرامت ولی کے لیے اور احتمال ہی کہ حضرت علی کو آنحضرت کی خبر دینے سے معلوم ہوا

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ

اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی انس رضی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے براق شب اسرا مین لگام دیا ہوا زین کیا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نے آنحضرت پر یعنے

مسلم نہوا اور دشوار ہوا حضرت پر سوار ہونا اُسکا بسبب سرکشی اُسکی کے پس کہا اُسکو جبرئیل نے آیا ساتھ محمد کے کرتا ہی تو یہ سرکشی اچھی اور نہین کی تو نے ساتھ غیر

اُنکی کے یا اگرچہ کی تو نے ساتھ تمام انبیا کے ایسے نہ چاہیے کرنی پس نہین سوار ہوا تجھ پر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو اللہ کے نزدیک اُنسے **ف** ع ابن عباس رض سے معلوم

ہوتا ہی کہ اس قدر اور انبیا بھی سوار ہوتے تھے اور باب المعراج مین تحقیق اسکی گذر چکی ہی ترجمہ کہا راوی نے پس پسینہ پسینہ ہو گیا براق اور بہنے لگا اُس سے پسینہ

نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** ع اسلیے کہ وہ اچھلتا تھا مارے خوشی کے کہ حضرت مجھپر سوار ہونگے اور جبرئیل نے گمان کیا کہ از راہ شوخی

کے اچھلتا ہی پس اُنکے اس گمان کی وجہ سے مارے شرم کے وہ پسینہ پسینہ ہو گیا **وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا**

اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہونچے ہم طرف بیت المقدس کے اشارہ کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کے پس سوراخ کے ساتھ اشارہ کے پتھر میں پس باندھا جبرئیل نے یا آنحضرت نے ساتھ اُس پتھر کے براق کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع باب المعراج میں حدیث اس سے گذرا کہ براق کو اُس حلقہ سے باندھا کہ جس سے تمام انبیا باندھتے تھے پس اسمیں اور اسمیں تطبیق یوں ہے کہ شاید مراد حلقہ سے وہ جگہ ہو کہ تھا اسمیں حلقہ اور وہ بند ہو گیا ہو گا پس کھولدیا اُسکو جبرئیل نے

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُّسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهٗ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَّا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ قَالَ اَمَّا اِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ شَكٰى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا ثُمَّ قَالَ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَّهَا بِهٖ جِنَّةٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهٖ فَقَالَ اُخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہے یعلی بن مرۃ ثقفی سے کہ کہا تین چیزیں یعنی معجزات ہیں کہ دیکھیں میں نے آنحضرت سے یعنی ایک سفر میں جسوقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ آنحضرت کے ناگہاں گذرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کھینچا جاتا ہے اُسپر پس جب دیکھا آنحضرت کو اُس اونٹ نے تو آواز کی پھر رکھدی اپنی گردن یعنی زمین پر پس ٹھہر گئے آنحضرت اُسکے پاس اور فرمایا کہ کہاں ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اُسکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تو میرے ہاتھ اس اونٹ کو پس کہا اُسنے کہ میں نہیں بیچتا بلکہ بخشتا ہوں اُسکو واسطے آپکے یا رسول اللہ یعنی اسلیے کہ رسالت آپکی مقتضی ہے آپ کی تعظیم کی اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے کہ نہیں اُنکے لیے معیشت سوا اُسکے ف ع مراد رکھتا تھا گھر والوں سے اپنے تئیں اور اپنے عیال کو ترجمہ فرمایا آنحضرت نے اما یہ جسوقت کہ ذکر کیا تو نے یہ حال اُسکا یعنی پس جان کہ میں نہیں چاہتا تھا مول لینا اُسکا مگر اُسکی خلاصی پانے کے لیے نہ واسطے کسی غرض کے لیے اسلیے کہ تحقیق اُسنے گلا کیا تھا بہت لینے کام کا اور کم دینے چارہ کا پس جبکہ یہ ہوا کہ بیچتا نہیں ہے تو تو پس بھلائی کر اُس سے ف ع یعنی ساتھ دینے دانہ چارہ اور کم لینے کام کے باوجود جائز ہونے بہت دینے چارہ کے اور بہت لینے کام کے اور قلت ان دونوں کی کہ دانہ چارہ کم دے اور کام بھی لے اسلیے کہ ظلم ہے کہ کام بہت لے اور دانہ چارہ کم دے ترجمہ پھر چلے ہم یہاں تک کہ اترے ہم ایک منزل میں پس آرام کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پھاڑتا ہوا زمین یہاں تک کہ ڈھانک لیا اُسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پھر پھر گیا وہ درخت طرف جگہ اپنی کے پس جبکہ بیدار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا میں نے آنحضرت سے آنا اور پھر جانا اُس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تھا اُسنے اپنے پروردگار سے اسمیں کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم کو پس اذن دیا خدا تعالیٰ نے اُسکو یعنی پس آیا سلام کے لیے کہا یعلی راوی نے پھر چلے ہم پس گذرے ہم ایک پانی پر یعنی موضع پانی پر کہ اسمیں لوگ اترے تھے پس لائی آنحضرت کے پاس ایک عورت اپنے لڑکے کو کہ اُسکو جنون تھا پس پکڑی آنحضرت نے ناک اُسکی پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی جنون کو یا شیطان کو کہ اُسپر تھا باہر نکل پس تحقیق میں محمد ہوں رسول خدا کا پھر چلے ہم پس جبکہ پھر کر گذرے ہم اُسی پانی پر پس پوچھا آنحضرت نے اُس عورت سے حال اُس لڑکے کا کہ دیوانہ ہو گیا تھا پس کہا اُس عورت نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آپکو ساتھ حق کے نہیں دیکھی ہم نے اُس لڑکے سے کوئی چیز کہ مکروہ رکھیں ہم اُسکو یعنی جاتے آپ کی کے یا بعد دعا کرنے آپ کی کے نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَّهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ وَّاِنَّهٗ لَيَاْخُذُهٗ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَّخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجَرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت لائی

اپنے بیٹے کو آنحضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹے میرے کو جنون ہے اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہے اسکو وقت سامنے آنے طعام صبح و شام کے یا وقت کھانے طعام صبح و شام کے اور ایک شارح نے کہا صبح و شام پس پھیرا ہاتھ آنحضرت نے اسکے سینہ پر اور دعا کی پس قے کی اس لڑکے نے قے کرنی اور نکلا اسکے پیٹ سے مانند کالے پلّے کے دوڑتا ہوا نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ اَنْ نُرِيَكَ اٰيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ اِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ اُدْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَاَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے غمگین اس حال میں کہ تحقیق رنگین ہو رہے تھے آنحضرت ساتھ خون کے بسبب کردار اہل مکہ کے شارح مراد بدسلوکی کفار کی روز احد کے ہے کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس اس سے حضرت آلودہ ہو رہے تھے ترجمہ پس کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہو کہ دکھلاویں ہم تمکو ایک معجزہ ف ع یعنی تمہارا کہ نشانی ہے تمہاری نبوت کی تا اس سے تسلی ہو تمہاری کہ موجب ہے زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں دکھلاؤ پس دیکھا جبرئیل نے طرف ایک درخت کے پیچھے اپنے سے پس کہا کہ بلاؤ تم اسکو پس بلایا آنحضرت نے اسکو پس آیا اور کھڑا ہوا روبرو حضرت کے یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نے کہ حکم کرو اسکو تا پھر جاوے پس حکم کیا اسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسول خدا نے کفایت ہے مجھکو نقل کی یہ دارمی نے ف ح ع یعنی تسلی اور دفع غم اور شدت کے یہ بزرگی میرے پروردگار کی طرف سے اور یہ بیچ دلیل ہے اس پر کہ امور خارق عادت کا موثر ہے بیچ حصول یقین اور دفع غم اور حزن کے اور دلیل ہے اس پر کہ جسکو قرب اور بزرگی درگاہ حق میں ہو اگرچہ کچھ غم و حزن دشمنوں کے ہاتھ سے پہونچے تو صبر کرنا چاہیے اور اجر بقدر مشقت و رنج کے ہوتا ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلٰثًا فَشَهِدَتْ ثَلٰثًا اَنَّهٗ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ آنحضرت کے ایک سفر میں یعنی جہاد کے پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اسکو آنحضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا کہا گنوار نے اور کون ہے کہ گواہی دے اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سے بطور معجزہ کے گواہی دے فرمایا حضرت نے یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اسکو حضرت نے اس حال میں کہ آنحضرت نالہ کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہاں تک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرت کے پس گواہی طلب کی اس سے حضرت نے تین بار پس گواہی دی درخت نے تین بار کہ واقع میں اسی طرح ہے کہ جیسے حضرت نے کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہیں پھر پھر گیا طرف جگہ اگنے اپنے کے یعنی جہاں سے آیا تھا پھر وہیں چلا گیا نقل کی یہ دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کس دلیل سے جانوں میں کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نے اس دلیل سے جان کہ بلاؤں میں اس خوشہ کو اس کھجور کے درخت میں سے اس حال میں کہ گواہی دے کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بلایا اسکو آنحضرت نے پس اترنے لگا وہ خوشہ کھجور سے یہاں تک کہ گرا وہ زمین پر طرف پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اور گواہی دی بھیڑیا نے پھر فرمایا حضرت نے پھر جا پس چلا گیا وہ جہاں سے آیا تھا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا
اسکو **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فَاَقْعٰی
وَاسْتَثْفَرَ فَقَالَ قَدْ عَمَدْتُ اِلٰی رِزْقٍ رَزَقَنِیْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّیْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَاَیْتُ كَالْیَوْمِ ذِئْبٌ یَتَكَلَّمُ
فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ یُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰی وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ یَهُوْدِیًّا
فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا اَمَارَاتٌ
بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ یَخْرُجَ فَلَا یَرْجِعَ حَتّٰی تُحَدِّثَهٗ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ
رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ کے یعنی طرف ریوڑ بکریوں کے کہ چرواہا اسکا ساتھ اسکے تھا
پس لی بھیڑئیے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس ڈھونڈھا اس بھیڑئیے کو چرواہے نے یہاں تک کہ چھیڑا لیا اس بکری کو بھیڑئیے کے منہ سے کہا ابوہریرہؓ نے
پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر پس بیٹھا بھیڑیا بطور بیٹھنے بھیڑئیے کے کہ کولی زمین پر لگتا ہے اور پاؤں کھڑے اور داخل کی دم درمیان دونوں رانوں
اپنے کے اور کہا بھیڑئیے نے کہ تحقیق قصد کیا میں نے یا قصد کیا تو نے طرف رزق کے کہ دیا مجھکو وہ رزق اللہ تعالیٰ نے پکڑا تھا میں نے رزق پھر چھین لیا
تو نے مجھسے پس کہا اس شخص نے ف ع یعنی چرواہے نے کہ نام اسکا اہبان بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اسکو مکلم الذئب کذا قال التورپشتی ترجمہ قسم
ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے اعجوبہ مانند اعجوبہ آج کے دن کہ بھیڑیا بولتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے بھیڑیا بولتا مانند آج کے دن کے پس کہا بھیڑئیے نے
عجب تر اس حال سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجور کے درختوں کے کہ واقع ہیں میان دو سنگستان کے ف ع یعنی مدینہ میں اور مراد شخص سے آنحضرت
ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید ر کے تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرۃ زمین کالے پتھروں والی درمیان دو پہاڑوں کے پہاڑوں مدینے کے سے ترجمہ خبریں
دیتا ہے تمکو اس چیز کی کہ گذر گئی اور اس چیز کی کہ ہونے والی ہے بعد تمہارے ف ع یعنی جو کہ پہلے تمہارے گذر گئی ہیں انکی خبریں دیتا ہے اور جو کہ بعد
تمہارے ہونگی دنیا میں آنکی اور احوال غیبی کی خبریں دیتا ہے ترجمہ کہا ابوہریرہؓ نے پس تھا وہ شخص چرواہا قوم یہود سے ف ع آئیں روایتوں میں اسپر کہ جو
بعضوں نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تھا اسلیے کہ خزاعہ نہیں تھے یہود مگر یہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہوگیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس اور خبر دی آنکو یعنی
بھیڑئیے کے قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اسکو یعنی اسکی خبر کو نبی صلعم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالات اور مانند اسکے علامتیں
ہیں پہلے قیامت کے تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلے گا یعنی اپنے گھر سے پس نہ پھریگا اور نہ آویگا اپنے گھر کو یہاں تک کہ خبر دیگی اسکو اسکی پاپوشیں اور کوڑا
اسکا اس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اسکے گھر والوں نے پیچھے اسکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وَعَنْ** اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ
كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّی اللَّیْلِ یَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَیَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ
قَالَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِیَدِهٖ اِلَی السَّمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابی العلا تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن
جندب صحابی سے کہ کہا تھے ہم سب ساتھ آنحضرت صلعم کے نوبت بہ نوبت کھاتے یعنی وقت ظہور معجزے کے ایک پیالہ میں صبح سے رات تک یعنی تمام روز اٹھتے دس کھا کر اور بیٹھتے
دس کھانے کو کہا ہم نے سمرہ سے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتھ اسکے یعنی کہاں سے اور کہاں سے زیادہ ہوتا جاتا تھا طعام کہا سمرہ نے کس چیز سے تعجب کرتا ہے تو ف ع یہ خطاب
ابوالعلا کو کیا انجملہ کہنے والوں میں سے اسلیے کہ وہ روسا تابعین میں سے ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی نہ تعجب کر تو اے مخاطب جبکہ ہمارا مدد کیا جاتا مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے
کے طرف آسمان کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ع یعنی نہیں بڑھ جاتا تھا اس طعام مگر عالم بالا سے بسبب اترنے برکت کے آسمان سے اور یہ میں اشارہ ہے طرف اس قول اللہ تعالیٰ کے
وفی السماء رزقکم اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابوالعلا چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا قول آنحضرت کا ہے اور قائل صحابہ لیکن یہ احتمال نہایت بعید ہے مذہب ہے

اپنے بیٹے کو آنحضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بیشک میرے بیٹے کو جنون ہے اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہے اسکو وقت سامنے آنے طعام صبح و شام کے یا وقت کھانے طعام صبح و
شام کے اور ایک شارح نے کہا صبح و شام پس پھیرا ہاتھ آنحضرت نے اسکے سینہ پر اور دعا کی پس قے کی اس لڑکے نے قے کرنی اور نکلا اسکے پیٹ سے مانند کاسے
بلی کے بچے کے دوڑتا ہوا نقل کی یہ دارمی نے وعن انس قال جاء جبرئيل الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس حزين قد تخضب بالدم
من فعل اهل مكة فقال يا رسول الله هل تحب ان نريك آية قال نعم فنظر الى شجرة من ورائه فقال ادع بها فدعا بها فجاءت فقامت
بين يديه فقال مرها فلترجع فامرها فرجعت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبي حسبي رواه الدارمي
اور روایت ہے انس سے کہ کہا آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے غمگین اس حال میں کہ تحقیق رنگین ہو رہے تھے آنحضرت
ساتھ خون کے بسبب کردار اہل مکہ کے ف ع مراد بدسلوکی کفار کی روز احد کے ہے کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس اس سے حضرت غمگین ہو
رہے تھے ترجمہ پس کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہو کہ دکھلاویں ہم تمکو ایک معجزہ ف ع یعنی تمہارا کہ نشانی ہے تمہاری نبوت کی تا اس سے تسلی ہو تمہاری
کہ بعثت سبب زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں دکھلاؤ پس دیکھا جبرئیل نے طرف ایک درخت کے پیچھے اپنے سے پس کہا کہ بلاؤ تم اسکو پس
بلایا آنحضرت نے اسکو پس آیا اور کھڑا ہوا روبرو حضرت کے یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نے کہ حکم کرو اسکو تا پھر جاوے پس حکم کیا اسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسول خدا نے
کفایت ہے مجھکو کفایت ہے مجھکو نقل کی یہ دارمی نے ف ح ع یعنی تسلی اور دفع غم اور شدت کے یہ بزرگی میرے پروردگار کی طرف سے اور یہ عین دلیل ہے اسپر کہ امور
خارق عادت کا موثر ہے بیچ حصول یقین اور دفع غم اور حزن کے اور دلیل ہے اسپر کہ جسکو تقرب اور بزرگی درگاہ حق میں ہو اگرچہ پہنچے غم و حزن دشمنوں کے ہاتھ سے پہونچے
تو صبر کرنا چاہیے اور اجر بقدر مشقت و رنج کے ہوتا ہے وعن ابن عمر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاقبل اعرابي فلما دنا قال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله قال ومن يشهد
على ما تقول قال هذه السلمة فدعاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بشاطئ الوادي فاقبلت تخد الارض حتى قامت
بين يديه فاستشهدها ثلاثا فشهدت ثلاثا انه كما قال ثم رجعت الى منبتها رواه الدارمي اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ
آنحضرت کے ایک سفر میں یعنی جہاد کے پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اسکو آنحضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ
کے اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا کہا گنوار نے اور کون ہے کہ گواہی دے اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہو تم یعنی
دعویٰ رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سے بطور معجزہ کے گواہی دے فرمایا حضرت نے یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اسکو حضرت نے
اس حال میں کہ آنحضرت نالے کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہاں تک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرت کے پس چاہا طلب
کی اس سے حضرت نے تین بار پس گواہی دی درخت نے تین بار کہ واقع میں اسی طرح ہے کہ جیسے حضرت نے کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہیں پھر پھر گیا طرف جگہ اگنے
اپنی کے یعنی جہاں سے آیا تھا پھر وہیں چلا گیا نقل کی یہ دارمی نے وعن ابن عباس قال جاء اعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال بما اعرف انك نبي قال ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة يشهد اني رسول الله فدعاه
رسول الله عليه السلام فجعل ينزل من النخلة حتى سقط الى النبي صلى الله
عليه وسلم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابي رواه الترمذي وصححه اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک گنوار
پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کس دلیل سے جانوں میں کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نے اس دلیل سے جان کہ بلاؤں میں اس خوشہ کو اس کھجور کے درخت
میں سے اس حال میں کہ گواہی دے کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بلایا اسکو آنحضرت نے پس اترنے لگا وہ خوشہ کھجور سے یہاں تک کہ گر گیا وہ زمین پر طرف پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اور گواہی دی پھر فرمایا حضرتؐ نے پھر جا پس چلا گیا وہ جہاں سے آیا تھا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو **وعن ابی ھریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعہا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی واستفر فقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رایت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ھذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وما ھو کائن بعدکم قال فکان الرجل یہودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی تحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اھلہ بعدہ رواہ فی شرح السنۃ** اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ کے یعنی طرف ریوڑ بکریوں کے چرواہا اسکا ساتھ اسکے تھا پس لی بھیڑیے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس ڈھونڈھا اس بھیڑیے کو چرواہے نے یہاں تک کہ چھڑایا اس بکری کو بھیڑیے کے منہ سے کہا ابوہریرہؓ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر پس بیٹھا بھیڑیا بطور بیٹھنے بھیڑیے کے کہ کولی زمین پر رکھتا ہے اور پاؤں کھڑے اور دونوں کی دم درمیان دونوں ٹانگوں اپنے کے اور کہا بھیڑیے نے کہ تحقیق قصد کیا میں نے یا قصد کیا تو نے طرف رزق کے کہ دیا مجھکو وہ رزق اللہ تعالیٰ نے پکڑا تھا میں نے رزق پھر چھڑا لیا تو نے مجھسے پس کہا اس شخص نے **فقال** یعنی چرواہے نے کہ نام اسکا اہبان بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اسکو مکلم الذئب کذا قال التوربشتی ترجمہ قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے عجوبہ مانند اعجوبہ آج کے دن کے کہ بھیڑیا بولتا ہے یا معنی ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے بھیڑیا بولتا مانند آج کے دن کے پس کہا بھیڑیے نے عجب تر اس حال سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجور کے درختوں کے کہ واقع ہیں میان دو سنگستان کے **فرع** یعنی مدینہ میں اور مراد شخص سے آنحضرتؐ ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید ر کے تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرۃ زمین کالے پتھروں والی درمیان دو پہاڑوں کے پہاڑوں مدینہ کے سے ترجمہ خبر دیتا ہے تمکو اس چیز کی کہ گذر گئی اور اس چیز کی کہ ہونے والی ہے بعد تمہارے **فرع** یعنی جو کہ پہلے تمہارے گذر گئی ہیں اُنکی خبریں دیتا ہے اور جو کہ بعد تمہارے ہونگی دنیا میں اُنکی اور احوال عقبیٰ کی خبریں دیتا ہے ترجمہ کہا ابوہریرہؓ نے پس تھا وہ شخص چرواہا قوم یہود سے **فرع** اس میں رد ہے اُسپر کہ جو بعضوں نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تھا اسلیے کہ خزاعہ نہیں تھے یہود مگر یہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس اور خبر دی اُنکو یعنی بھیڑیے کے قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اسکو یعنی اُسکی خبر کو نبی صلعم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالات اور مانند اسکے علامتیں ہیں پہلے قیامت کے تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلے گا یعنی اپنے گھر سے پس نہ پھریگا اور نہ آویگا اپنے گھر کو یہاں تک کہ خبر دی اسکو اوسکی جوتیوں اور کوڑا اسکا اُس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اسکے گھر والوں نے پیچھے اُسکے نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں **وعن ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ھھنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی** روایت ہے ابی العلاء تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سے کہ کہا تھے ہم سب ساتھ آنحضرت صلعم کے نوبت بہ نوبت کھاتے یعنی وقت ظہور معجزے کے ایک پیالے میں صبح سے رات تک یعنی تمام روز اٹھتے دس کھا کر اور بیٹھتے دس کھانے کو کہا ہم نے سمرہ سے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتھ اسکے یعنی کہاں سے اور کہاں سے زیادہ ہوتا تھا طعام کہا سمرہ نے کسی چیز سے تعجب کرتا ہے تو **فرع** یہ خطاب ابو العلا کو کیا ہے اسلیے کہ وہ روسا تابعین میں ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی نہ تعجب کر تو اے مخاطب ترجمہ نہ تھا مدد کیا جاتا مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف آسمان کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **فرع** یعنی نہیں بڑھ جاتا تھا میں طعام مگر عالم بالا سے بسبب اترنے برکت کے آسمان سے اور اس میں اشارہ ہے طرف اس قول اللہ تعالیٰ کے وفی السماء رزقکم اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابو العلا چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا قول آنحضرتؐ کا ہے اور قائل صحابہ لیکن یہ احتمال نہایت بعید ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِيْ ثَلٰثِمِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن غزوۂ بدر کے تین سو پندرہ آدمیوں میں ف مشہور یہ ہے کہ نکلے تین سو تیرہ ان میں کے ستر مہاجرین میں سے تھے اور دو سو چھتیس انصار میں سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا تحقیق صحابہ ننگے پانوں ہیں پس سواری دے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہ ننگے بدن ہیں کہ سوا تہبند کے کچھ نہیں رکھتے پس لباس دے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہ بھوکے ہیں پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر و باطن میں تا قوت پاویں طاعت کی پس فتح دی اللہ تعالیٰ نے واسطے آنحضرت کے یعنی مشرکین کہ یہانتک کہ قتل کیے گئے ان میں سے ستر اور بندی میں آئے ستر پس پھرے صحابہ فتح بدر سے اس حال میں کہ نہیں تھا ان میں سے کوئی شخص مگر حال یہ تھا کہ پھرا ساتھ ایک اونٹ کے اور دو اونٹ کے اور کپڑے پہنے اور سیر ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع بسبب ہاتھ لگنے اونٹوں کے اور کمانوں اور کپڑوں کے غنیمت میں مشرکوں سے اور سب دعائیں آنحضرت کی مستجاب ہوئیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سے ہے خصوصاً اس سرعت و خصوصیات اور تمام نتیجہ صبر کا تھا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اِنَّ الصَّبْرَ عَلٰى مَا تَكْرَهُ فِيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ پھر یہ تو نتیجہ دنیا میں ہے اور آخرت کا کیا کہنا ہے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَّكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کیے جاؤ گے یعنی دشمنوں پر اور پاؤ گے یعنی غنیمت اور فتح کیے جاوینگے تمہارے لیے یعنی شہر اور یہ بشارت اور خبر دینی ہے صحابہ کو ساتھ اس چیز کے کہ زمانہ آئندہ میں واقع ہوگی پس جو شخص کہ پاوے یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا تم میں سے پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے یعنی تمام اور اپنے میں تاکہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کرے ساتھ بھلائی کے اور منع کرے بری بات سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع یعنی راہ اعتدال پر چلے اور برائی اور تکبر اور اسراف و اترانے میں نہ پڑے اور یہ اشارہ ہے اس آیہ پر اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ الخ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِّنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ يَّضُرَّهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهٗ اَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِّبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ نے اہل خیبر میں سے زہر ملایا بکری بھنی میں پھر تحفہ لائی اسکو روبرو حضرت کے ف ع نام اس عورت کا زینب بنت حارث تھا بیوی سلام بن مشکم کی آیا ہے کہ اس عورت نے پوچھا کہ آنحضرت بکری میں سے کس جگہ کے گوشت کو پسند رکھتے ہیں لوگوں نے کہا کہ دست کے گوشت کو پس وہ ایک بکری کا بچہ رکھتی تھی اسکو ذبح کیا اور اسمیں ایسا زہر ملایا کہ اسی وقت ہلاک کرے اور دست اور شانہ میں بہت ملایا اور رکھا سامنے آنحضرت کے اور صحابہ کے کہ حاضر تھے ترجمہ پس لیا آنحضرت نے دست اور کھایا اسمیں سے اور کھایا ایک جماعت نے آنحضرت کے یاروں میں سے ساتھ حضرت کے پھر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ اٹھا لو ہاتھ اپنے یعنی روکو ہاتھ اور نہ کھاؤ اور بھیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کے پس بلایا اسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نے کہ زہر ملایا ہے تو نے اس بکری میں پس کہا یہودیہ نے کہ کس نے خبر دی تمکو یعنی اللہ نے یا کسی مخلوق نے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجھکو اسنے کہ میرے ہاتھ میں ہے فرمایا یہ اشارہ کر کر طرف دست کے کہا یہودیہ نے کہ ہاں زہر ملایا ہے میں نے اسمیں لیکن کہا میں نے اگر ہے محمد

نبی کو ہر گز نہیں ضرر کرنے کی یہ بکری زہر آلودہ ف ح بسبب اسکے کہ زہر انبیا میں ایسا تاثیر نہیں کرتا ہے کہ مار ڈالے یا بسبب اسکے کہ موت آنحضرت کی پیچھے تمام کرنے دعوت
اور کامل کرنے دین کے متوقع نہیں تھی یہ احتمال دل میں خلجان کرتا ہے یہ جو کہتے ہیں کہ وفات آنحضرت کی بسبب تاثیر اس زہر کے ہوئی کہ خیبر میں کھایا تھا لیکن یہ روایت
صحیح نہیں ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ کسی نے کہا آنحضرت سے کہ آپکے تاثیر کرتا ہے وہ زہر کہ دیا تھا خیبر میں فرمایا نہیں پہونچتا مجھکو مگر جو کچھ کہ مقدر ہے اور چاہا ہے خدا نے
ترجمہ اور اگر نہیں ہے وہ پیغمبر تو آرام پاوینگے ہم اور خلاص ہوینگے اس سے پس درگذر کیا اس عورت سے پیغمبر خدا صلعم نے اور نہ سزا دی اسکو ف ع اور بعضون
نے کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہیں کی گئی اور سلیمان تیمی نے اپنی مغازی میں لایا ہے بعد کہنے اسکے فلن تضرہ یہ الفاظ و ان کنت کاذبا ارحت الناس
منک و قد استبان لی انک صادق و انا اشہدک و من حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ کہا طیبی نے کہ ہمین اختلاف ہے اسلیے کہ ایک
روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے حکم فرمایا اسکے قتل کرنے کا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثوں میں یہ ہے کہ حضرت نے معاف کیا اسکو ابتدا امر میں
پس جبکہ مر گئے بشر بن براء بن معرور ان کھانے والوں میں سے کہ حلق سے اتارا تھا اسکو حضرت نے حکم فرمایا اس یہودیہ کے قتل کرنے کا پس قتل کی گئی بدلے
اسکے ترجمہ اور مر گئے وہ اصحاب آنحضرت کے کہ کھایا تھا انہوں نے اس بکری سے یعنی بعض ان میں سے مر اور وہ بشر ہیں اور پچھنے لیے آنحضرت نے درمیان
مونڈھوں اپنے کے بسبب اس گوشت کے کہ کھایا بکری زہر آلودہ میں سے پچھنے لگائے انکے ابو ہند نے کہ نام انکا یسار حجام تھا ساتھ شاخ کے اور چھری چوڑی کے
اور وہ ابو ہند غلام آزاد تھا بنی بیاضہ کا کہ ایک قبیلہ ہے انصار میں سے نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ
كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ أَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اجْتَمَعُوْا إِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ أَعْلَاهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ أَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلٰى خِلَالِ
الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ أَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا
إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے
سہل بن حنظلیہ سے کہ بالتحقیق صحابہ چلے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن حنین کے یعنی وقت متوجہ ہونے کے طرف حنین کے پس بہت دور لگ گیا چلنا یہانتک
کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گھوڑے سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں چڑھا تھا اوپر پہاڑ ایسے اور ایسے کے پس ناگہان دیکھا میں نے
ہوازن کو کہ بڑا قبیلہ ہے اوپر اونٹ باپ اپنے کے ف ع ح یعنی سب آئے ہیں یہ عبارت مثل ہے کہ بیان کیجاتی ہے اس قوم کے حق میں کہ سب آئیں اور کوئی
پیچھے نہ رہے اور اصل اسکی یہ ہے کہ ایک قوم عرب میں سے ایک جگہ سے اٹھ کر کہیں جاتی تھی اور کوچ کیا اور جو کوئی جوان اونٹ پاتا اوسکو پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ انکے
نہ تھے انکے باپ کے تھے اور قاضی نے کہا کہ علی یہاں بمعنی مع کے ہے اور یہ ضرب المثل ہے عرب میں سبب اسکا یہ تھا کہ ایک قوم کو عرب میں سے پیش آیا اٹھ کھڑے
رہنا اپنے موضع سے پس کوچ کیا انہوں نے اور نہ چھوڑا پیچھے اپنے کچھ یہانتک کہ تھا ایک اونٹ انکے باپ کا لے لیا انہوں نے اسکو بھی ساتھ اپنے پس کہا ادھر
جاؤ علی بکرۃ ابیہم پس ہوگئی یہ مثل اس قوم کے کہ آویں سب اگرچہ نہ ہو انکے پاس اونٹ اور بکرہ کہتے ہیں اونٹ جوان کو اور بعضوں نے کہا کہ ایک شخص سب اپنی اولاد کو

اونٹ پر بیٹھے پھرتا تھا ابھی سیر بنہ مرتبا شمل ہوئی ہے دیکھا تمنے ہوازن کو ساتھ عورتوں انہی کے اور جانوروں انہی کے کہ جمع ہوئے ہیں طرف حنین کے پس مسکرائے
آنحضرتؐ یعنی از راہ تعجب کرنے کے قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہ غنیمت ہے مسلمانوں کی کل کو اگر چاہے اللہ پھر فرمایا کون شخص محافظت کرے ہماری آج کی رات کہا انس
بن ابی مرثد غنوی نے کہ میں محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نے سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے پر پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ متوجہ ہو اس راہ کو کہ پہاڑ میں ہے یہاں تک
کہ ہووے تو بیچ بلندی اس پہاڑ کے پس جبکہ صبح کی ہمنے نکلے آنحضرتؐ طرف جگہ نماز اپنی کے یعنی جو جگہ کہ نماز کے لیے بنا رکھی تھی پس پڑھیں آنحضرتؐ نے دو رکعتیں
یعنی سنت صبح کی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کیا معلوم کیا تمنے اپنے سوار کو ساتھ حس کے یعنی دیکھا تمنے اسکو یا سنی آواز اسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ نہیں پس تکبیر
کہی گئی نماز صبح کی پس شروع کیا آنحضرتؐ نے حالت نماز میں دیکھنا کنکھیوں سے طرف اس درہ پہاڑ کے یہاں تک کہ جب پڑھ چکے حضرتؐ نماز فرمایا خوش ہو پس تحقیق
آیا سوار تمہارا اور نگہبانی کرتا تھا پس شروع کیا ہمنے دیکھنا درمیان درختوں کے بیچ درہ پہاڑ کے پس ناگہان وہ سوار آیا یہاں تک کہ کھڑا ہوا روبرو پیغمبر خدا صلعم کے
یعنی سوار ہو آنکر پس کہا اس سوار نے کہ تحقیق میں چلا گیا یہاں تک کہ پہنچا میں اوپر بلندی اس درہ پہاڑ کے جہاں کہ حکم فرمایا تھا مجکو پیغمبر خدا صلعم نے
پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں دونوں درون پہاڑ کے میں یعنی دونوں سمتوں اور جو جانب پہاڑ میں بخوف اسکے کہ ہو تمہیں کوئی چھپا ہوا پس نہ دیکھا میں نے کسی کو پس فرمایا
انس بن ابی مرثد کو آنحضرتؐ نے کہ کیا اترا تھا تو آج کی رات یعنی گھوڑے سے کہا انہوں نے نہیں اترا میں مگر نماز پڑھنے کے لیے یا استنجا کرنے کے لیے فرمایا آنحضرتؐ نے
پس نہیں تجھپر حرج اسمیں کہ نہ کرے تو بعد اس شب کے نفل کی یہ ابو داؤد نے روایت کی یعنی کوئی عمل قسم نوافل فضائل سے اسلیے کہ عمل تیرا آج کی رات کا کافی ہے اللہ
کے نزدیک ثواب و فضیلت میں غرض کہ مراد عمل سے نوافل و خیرات ہیں نہ فرائض کیونکہ وہ نہیں ساقط ہوتے اور بعضوں نے کہا کہ مراد عمل سے اسمیں جہاد ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ
بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ
مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ لایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی ایک کھجوریں یعنی اکیس پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے انمیں ساتھ برکت کے یعنی مانگئے اللہ سے
برکت انمیں یا انکے لیے پس لیا آنحضرتؐ نے انکو اپنے ہاتھوں میں یا رکھا ہاتھ اپنا ان پر پھر دعا کی آنحضرتؐ نے میرے لیے انمیں ساتھ برکت کے یعنی ساتھ برکت کے انمیں اور
کثرت خیر کی انکے کھانے میں بلکہ ہمیشہ باقی رہنے انکے کے فرمایا لے انکو پس رکھ انکو اپنے توشہ دان میں جب چاہے تو کہ لیوے تو اسمیں سے کچھ پس داخل کر توشہ دان میں
ہاتھ اپنا پس لے کھجور اسمیں سے اور نہ جھاڑ تو اسکو جھاڑنے کر کہا ابو ہریرہ نے پس تحقیق اٹھالی میں نے ان کھجوروں میں سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا میں پس تھے ہم
یعنی میں اور بعد میرے کھاتے اسمیں سے اور کھلاتے اور تھا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری کمر سے یہاں تک کہ ہوا دن شہید ہونے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان کھل کر گرا
اور جاتا رہا روایت کی ترمذی نے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تفرقہ اور فساد شائع ہوتا ہے لوگوں میں تو برکت اٹھ جاتی ہے اور آیا ہے کہ ابو ہریرہ اس روز کہتے تھے کہ لوگوں کو ایک غم ہے اور مجکو دو غم
ایک غم جاتی رہنے اس تھیلی کا اور ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عباس قال تشاورت قريش ليلة بمكة
فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ أَخْرِجُوهُ فَأَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ
عَلِيًّا يَحْسَبُونَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا إِلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا أَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا أَدْرِي فَاقْتَصُّوا
أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلَى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوتِ
عَلَى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ میں یعنی دار الندوہ میں اور حاضر ہوا ساتھ انکے شیطان

بصورت شیخ نجدی کے پس کہا بعضوں نے انمین سے جب صبح ہو پس باندھو اسکو ساتھ بند من کے یعنی قید کرو اسکو مراد رکھتے تھے ساتھ دونوں ضمیروں کے تمسا اور بارہ کے نبی صلعم اور کہا بعضے نے شکیں نے بلکہ مار ڈالو اسکو اور کہا بعضوں نے بلکہ نکالدو اسکو ف ع یعنی ابو جہل نا ہنجار کے اور خبر دی اللہ تعالی نے انکی بد خواہی کی اس آیۃ مین وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اور بیان جرایوں ہی کہ جب مشرکوں نے سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت انکی تو ڈرے اور جمع ہوئے دار الندوہ مین مشورہ کرنے کے لیئے حضرت کے امر مین پس آیا انکے پاس ابلیس بصورت ایک شیخ کے اور کہا کہ مین نجد سے آیا ہون سنا مین نے جمع ہونا تمہارا پس چاہا مین نے کہ حاضر ہون تمہارے پاس اور ہرگز نہ ظاہر ہوگے تم مجھسے عقل خیر خواہی مین پس کہا ابو البختری نے کہ میری رائے یہ ہی کہ قید کرو اسکو کوٹھری مین اور بند کرو در و سوراخ اسکے سوائے ایک موکھے کے کہ ڈالا کرو اسمین سے کھانا پینا اسکا یہان تک کہ مرجاوے پس کہا اس شیخ نے کہ یہ بری رائے ہی آوینگے تمہارے پاس وہ لوگ کہ لڑینگے تمسے اسکی قوم مین سے اور چھین لیجاوینگے اسکو تمہارے ہاتھ سے پھر کہا ہشام بن عمرو نے کہ رائے میری یہ ہی کہ سوار کرو اسکو اونٹ پر اور نکالدو اسکو اپنی زمین سے پس نہین ضرر کریگا تمکو جو کچھ کہ وہ کریگا پس کہا اس شخص نے کہ یہ بھی بری رائے ہی خراب کریگا وہ اور قوم کو سوا تمہارے اور فریفتہ ہونگے لوگ اسکے اور لڑیگا وہ تمسے ساتھ لیکر انکو پھر کہا ابو جہل نے کہ میری رائے یہ ہی کہ لو تم ہر قبیلہ مین سے ایک ایک جوان اور دو تم انکو تلوارین تا ماریں سب اسکو ایکدفعہ پس پھیل جاوے خون اسکا سب قبیلون مین لیعنے سب کے ذمہ خون اسکا ثابت ہو پھر نبی ہاشم سب قریش سے لڑ سکتے ہی کے نہین ناچار دیت پر راضی ہونگے پس جب طلب کرینگے وہ دیت تو دینگے ہم دیت اسکی پس کہا اس شیخ یعنی ابلیس نے کہ سچ کہا اس جوان نے پس متفرق ہوئے لوگ اسکی رائے پر یعنی یہی بات ٹھہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نے اپنے پیغمبر کو اس مشورہ پر ف ع یعنی جبرئیل آئے اور یہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا سو لاوین حضرت علی رض کو اپنے بچھونے پر اور نکلین ساتھ ابی بکر کے طرف غار کے ترجمہ پس رات گذاری علی نے اوپر بچھونے نبی صلعم کے اس رات اور نکلے پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتھ ابی بکر کے یہان تک کہ پہونچے غار ثور پر ف ع یعنی ہجرت کر کہ پہاڑ ثور کے غار مین چند شب رہے اور جبکہ حضرت گھر سے نکلے ہین اور مشرک جو دروازے پر کھڑے تھے انکے سامنے سے گذرے ہین اور وہ مطلع نہوے ہین اور حضرت نے کلام کیا ہی اُنسے یہ قصہ غریب اور معجزہ عجیب ہی کہ شرح عربی مین ذکر کیا ہی ہمنے اسکو اور تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کے بھی یہ تفصیل مذکور ہی ترجمہ اور رات گذاری مشرکوں نے اس حال مین نگہبانی کرتے تھے علی کی یعنی حضرت علی گھر مین تھے اور وہ باہر کھڑے تھے گمان کرتے تھے علی عنہ کو آنحضرت ف ع یعنی گمان انکو یہ تھا کہ آنحضرت گھر مین تے ہین اور صلاح یہ ٹھہری ہوئی تھی کہ رات کو انکی نگہبانی کیجیے اور صبح کو کام انکا تمام کیجیے اور حالانکہ وہ علی رض تھے اور آنحضرت انکے سامنے سے باہر نکل گئے تھے ترجمہ پس جب صبح کی تو حملہ کیا انہوں نے اوپر یعنی اس شخص پر وہ کہ بستر پر تھا یعنی حضرت علی رض پر گمان آنحضرت کے پس جبکہ دیکھا علی کو یعنی جگہ حضرت کے رد کی اللہ تعالے نے بد خواہی انکی پس کہا انہوں نے یعنی علی سے کہ کہان گیا یہ یار تیرا یعنی آنحضرت کہا علی رض نے کہ نہین جانتا مین پس چلے مشرک پیچھے حضرت کے نشان قدم پر یعنی کھوج مین لگے حضرت کے پس جب پہونچے مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا انپر نشان قدم پس چڑھے وہ پہاڑ پر پس گذرے غار پر کہ اوپر پہاڑ کے تھا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اسمین ہین پس دیکھا انہوں نے غار کے دروازے پر جالا مکڑی کا ف ح کہ بعد اندر جانے آنحضرت کے اس غار مین مکڑی نے جالا تنا تھا اور عرض غار کے دروازے کا مقدار ایک بالشت کے ہی اور طول اسکا تخمینا ایک ہاتھ کے ترجمہ پس کہا مشرکوں نے اگر داخل ہوتے محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اسکے دروازے پر پس ٹھہرے آنحضرت غار مین تین رات روایت نقل کی یہ احمد نے ف ع داخل ہوئے آنحضرت غار مین تو بھیجے اللہ تعالی نے دو کبوتر پس انڈے دئے انہوں نے دروازے کے نیچے کی جانب مین اور بھیجی مکڑی پس جالا تنا اسنے اوپر اور روایت کیا گیا ہی کہ مشرک چڑھے اوپر غار کے ایسی جگہ کہ اگر نظر کرتے اپنے قدموں کی طرف تو دیکھ لیتے آنحضرت اور ابوبکر کو پس ڈرے ابوبکر رض آنحضرت کی طرف سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہی گمان تیرا ساتھ ان دو کے کہ اللہ تیسرا انکا ہی پس اندھا کر دیا انکو اللہ تعالی نے غار کے دیکھنے سے پس شروع کیا انہوں نے پھرنا گرد اسکے پس نہ دیکھا انہوں نے حضرت کو انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کے لکھا ہی کہ مراد صاحب سے ابوبکر صدیق رض ہین کہ ساتھ تھا آنحضرت کے نکل کر دونوں صاحب جبل ثور کے غار مین چھپ رہے تھے اس روز کفار نے قصد قتل کرنے آن سرور کا مصمم کیا تھا اور کہا ابوبکر رض نے آنحضرت سے اس غار مین

جسوقت کہ کفار وہان پہونچے کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سے اپنے زیر قدم نگاہ کرے تو ہمکو دیکھ لیگا آنحضرتؐ نے فرمایا ما ظنک یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہ سے ثابت ہوتا ہی کہ منکر صحابیت صدیق کا بسبب انکار نص کے کافر ہوتا ہی بخلاف اور صحابہ کے کہ منکر انکی صحابیت کا مبتدع ہی اور عائشہؓ سے روایت کیا گیا ہی کہ والدین میرے وقت بلوغ اور عاقل ہونے سے دیندار تھے اور کوئی روز ایسا نگذرتا تھا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح و شام نہ آتے ہوں اور جب مسلمانون کو کفار سے ایذا پہونچائی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دار ہجرت تمہارا مجھکو دکھایا ہی کہ کھجورون والا ہی درمیان دو سنگستان کے بعد اسکے مسلمانون نے مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کے بھی مدینہ کو پھرے اور ابوبکر صدیقؓ نے بھی تیاری مدینہ کے جانے کی کی حضرتؐ نے فرمایا تامل کر اے ابی بکر امیدوار ہون کہ مجھکو بھی اذن ہجرت کا صادر ہو اُس روز سے ابوبکر نے ملازمت آنحضرتؐ کی علی الدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینے تک گھر مین بندھے تیار رکھے پھر ایک روز ٹھیک دوپہر مین آنحضرتؐ ابوبکر کے گھر مین تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھکو اذن ہجرت کا ہوا ابوبکر نے ایک اونٹ آنحضرتؐ کو دیا اور عائشہ اور اسماءؓ نے زاد راحلہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیقؓ کے گھر سے برفاقت انکے آنحضرتؐ مکہ سے باہر نکل کر جبل ثور کے غار مین چھپے اور اللہ تعالی کی قدرت سے اسی شب درخت کیکر کا اس غار کے منہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نے اسکے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیئے اور مکڑی نے جالا تنا کفار اس غار کے منہ پر آکر یہ علامتین دیکھ کر پھرے اور جسوقت کہ دونون صاحب مکہ سے باہر نکلے ابوبکر کبھی آگے آنحضرتؐ کے اور کبھی پیچھے آنحضرتؐ کے ہوتے تھے بسبب اسکے کہ کوئی کافر انکے آگے پیچھے سے نہ آجاوے اور جب غار پر پہونچے تو آنحضرتؐ کو وہان کھڑا کیا اور اول آپ غار مین جا کر صاف کر کر آنحضرت کو اندر لیگئے اور تین رات تک دونون وہان رہے اور اپنے دونون اونٹون کو حوالہ ایک شخص کے بنی الدیل مین سے کیا بوعدہ اسکے کہ بعد تین رات کے غار کے دروازے پر حاضر کرے اور اسکو رہبر مدینہ کا باجرت مقرر کیا تھا اور ان تین شب مین عبد اللہ بن ابی بکر رات کے وقت کفار کی خبرین انکو پہونچاتے تھے اور بعد تین شب کے وہان سے اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر براہ کنارہ دریا متوجہ مدینہ کے ہوئے جب بنی مدلج مین پہونچے تو سراقہ بن مالک انکے پیچھے نکلا بسبب اسکے کہ کفار مکہ نے اسکو مال بہت دینا مقرر کیا تھا اگر ان دونون کو یا ایک کو مار ڈالے غرض کہ جب سراقہ بقصد قتل آنحضرتؐ اور صدیق کے نکلا اور قریب انکے پہونچا تو پاؤن اسکے گھوڑے کا پھسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پھر سوار ہو کر درپے ہوا اور ایسا نزدیک پہونچا کہ قراءۃ پیغمبرؐ کی سنی اسی وقت دونون پاؤن اسکے گھوڑے کے زانون تک زمین مین دھنسی اور سراقہ زمین پر گرا اسوقت سراقہ نے متنبہ ہو کر دہائی امان کی دی آنحضرتؐ اور ابوبکر کھڑے ہوئے اور سراقہ نے ملازمت کی اور حال اپنا اور خبرین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کرے قبول نہ ہوا اور یہ حکم ہوا کہ امر ہمارا مخفی رکھنا سراقہ وہان سے پھرا اور جو کافر راہ مین ملتا تھا اسکو پھیر دیتا تھا اور آنحضرت مدینہ مین گئے **وعن** ابی ہریرۃ قال لما فتحت خیبر اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فیہا سم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا لی من کان ہہنا من الیہود فجمعوا لہ فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلکم عن شیء فہل انتم صادقی عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالوا فلان قال کذبتم بل ابوکم فلان قالوا صدقت وبررت قال فہل انتم صادقی عن شیء ان سألتکم عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم وان کذبناک عرفت کما عرفتہ فی ابینا فقال لہم من اہل النار قالوا نکون فیہا یسیرا ثم تخلفونا فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخسئوا فیہا واللہ لا نخلفکم فیہا ابدا ثم قال ہل انتم صادقی عن شیء ان سألتکم عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم قال ہل جعلتم فی ہذہ الشاۃ سما قالوا نعم قال فما حملکم علی ذلک قالوا اردنا ان کنت کاذبا ان نستریح منک وان کنت صادقا لم یضرک رواہ البخاری اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بھیجی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری بھنی ہوئی کہ اسمین زہر تھا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جمع کرو میرے لیے جو ہون اس جگہ یہودیون مین سے پس جمع کیا حضرتؐ کے لیے یہود کو پس فرمایا واسطے انکے آنحضرتؐ نے

کہ تحقیق پوچھون مین تمسے حال ایک چیز کا یعنی یا نہیں پس آیا ہو و گے تم باور کرنے والے میری خبر دینے کو اُس چیز سے جس وقت کہ پوچھا کرون مین تمکو بیچ جواب کے کہ وہ تم
اُس حال کا جیسے کہ بیان حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہا انہونے ہان باور کرینگے اے ابا القاسم ف ع ح عادت یہود کی یہ تھی کہ اکثر آنحضرتؐ کو ساتھ کنیت انکی کے کہ ابو القاسم
ہی خطاب کرتے تھے اور محمد نہین کہتے تھے اسلیئے کہ ذکر اس نام شریف کا توریت و انجیل مین شایع اور مشہور تھا اور دلیل تھا اوپر صحت نبوت انکی کے ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ کون ہی باپ تمہارا یعنی جد کہ جسکو پدر قبیلہ کہتے ہین کہا یہودی نے فلانا یعنی بطریق کذب کے امتحان کے لیئے کوئی اور نام غیر نام جد اپنے کے بتا دیا فرمایا آنحضرتؐ نے جھوٹ بولے تم بلکہ باپ
تمہارا فلانا شخص ہی کہا یہودنے سچ کہا تمنے اور خوب کہا تمنے فرمایا حضرتؐ نے پس آیا باور کروگے تم میرے خبر دینے کو ایک چیز سے اگر سوال کرون مین تمسے اُس چیز سے یعنی پھر
خبر دون مین تمکو ساتھ اسکے کہا یہودیونے ہان اے ابا القاسم اور اگر جھوٹ بولین ہم تمسے پہچان لوگے تم جھوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنے اسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے
کے پس فرمایا اور پوچھا یہود سے کہ کون ہی دوزخی کہا انہونے کہ رہینگے ہم دوزخ مین تھوڑے سے دن یعنی جیسے کہ قرآن مجید مین انکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودة
پھر خلیفہ ہوگے تم ہمارے ہی گروہ مسلمانونکے دوزخ مین یعنی بعد نکلنے ہمارے کے تم داخل ہوگے اور ہمیشہ ہوگے اور یہ انکے زعم فاسد اور اعتقاد مین بات سچی اور خبر حق تھی فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ کلام نہ کرو بیچ مقدمہ اسکے اور دور رہو تم جھوٹے ہو نہیں خبر دون مین قسم ہی اللہ کی نہیں خلیفہ ہونگے ہم تمہارے آگ مین کبھی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے
کیا تم باور کروگے میرے خبر دینے ایک چیز سے اگر پوچھون مین تمسے اُس سے پس کہا انہونے ہان اے ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنے اس بکری مین زہر کہا انہونے
کہ ہان فرمایا آنحضرتؐ نے کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہا انہونے کہ ارادہ کیا ہمنے کہ اگر ہو تم جھوٹے تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسے اور اگر تم سچے ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو
نقل کی بخاری نے ف ع ح یعنی زہر پس منتفع ہونگے ہم تمہاری ہدایت سے اور حاصل اسکا یہ کہ چاہا تھا ہمنے امتحان کرنا یعنی پس یا یہ کہ جانینگے ہم کہ تم جھوٹے
ہو تو تمہارے ہلاک ہونے سے آسائش مین ہو جائینگے اور یہ کہ جانینگے ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگے اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث
جابر کے گذری ہی اب مقابلہ مین انکے کہہ سکتے ہین کہ زہر نے انکو زیان نہ کیا اور صدق ظاہر ہوا پھر کیون نہ ایمان لائے تم وعن عمرو بن اخطب الانصاری
قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفجر فصعد على المنبر فخطبنا حتى حضرت الظهر فنزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى
حضرت العصر ثم نزل فصلى ثم صعد المنبر حتى غربت الشمس فأخبرنا بما هو كائن الى يوم القيمة قال
فأعلمنا أحفظنا رواه مسلم اور روایت ہی عمرو بن اخطب انصاری سے ف ع ح یہ ساتھ کنیت کے مشہور تھے کہ انکو ابو زید اعرج کہتے تھے اور حضرتؐ کے
ساتھ غزوون مین رہے ہین چنانچہ آیا ہی کہ تیرہ ان غزوے انہونے کئے ہین اور آنحضرتؐ نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتے ہین کہ کچھ اوپر سو برس کے ہوئے
تھے اور انکے سر اور داڑھی مین نہین تھے سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑھائی ہمکو آنحضرتؐ نے ایک روز فجر کی اور چڑھے ممبر پر پس خطبہ فرمایا ہمارے لیے یا وعظ فرمایا یہانتک
کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا اترے اور نماز پڑھی ظہر کی پھر چڑھے ممبر پر اور خطبہ پڑھا ہمارے لیئے یہانتک آیا وقت عصر کی نماز کا پھر اترے اور نماز پڑھی عصر کی پھر چڑھے
منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتھ اُس چیز کے کہ وہ ہونے والی ہی قیامت تک یعنی
وقائع اور حوادث اور عجائب اور غرائب قیامت تک کے مجمل یا مفصل بیان فرمائے پس اسمین بہت سے معجزے ہوئے کہا عمرو نے پس دانا ترین ہمارا یعنی اب بہت یاد رکھنے
والا ہمارا ہی یعنی امتحان ذکرہ الطیبی اور کہا سید جمال الدین نے اولی یہ ہی کہ کہا جاوے بہت یاد رکھنے والا ہمارا اب اُس قصہ کو دانا ترین ہمارا ہی یعنی آپ نقل کی یہ مسلم نے
وعن معن بن عبد الرحمن قال سمعت ابی قال سالت مسروقا من اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجن لیلة استمعوا القرآن
فقال حدثنی ابوک یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ قال اذنت بہم شجرة متفق علیہ اور روایت ہی معن بیٹے عبد الرحمن تابعی سے کہ
پوتے ہین عبد اللہ بن مسعود کے کہا معن نے کہ سنا مین اپنے باپ سے یعنی عبد الرحمن سے کہا پوچھا مین نے مسروق سے کہ کبار تابعین سے ہین کس نے خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو آنے جنات کی اُس رات کو کہ سنا تھا انہونے قرآن پس کہا مسروق نے عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجھکو تیرے باپ نے یعنی عبد اللہ بن مسعود نے کہ اُسنے کہا خبر دی آنحضرتؐ

کو سامنے آنے جنازے کے ایک درخت نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ایک درخت نے خبر دی کہ یا رسول اللہ جن نے سنا یہاں آ رہیں اور قرآن سنیں پس انحضرت باہر گئے اور جنوں کو دیکھا اور قرآن انکے آگے پڑھا **وعن** انس قال کنا مع عمر بین مکۃ والمدینۃ فتراءینا الہلال وکنت رجلا حدید البصر فرأیتہ ولیس احد یزعم انہ راٰہ غیری فجعلت اقول لعمر اما تراہ فجعل لا یراہ قال یقول عمر ساراہ وانا مستلق علی فراشی ثم انشأ یحدثنا عن اھل بدر فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اھل بدر بالامس یقول ھذا مصرع فلان غدا ان شاء اللہ وھذا مصرع فلان غدا ان شاء اللہ قال عمر والذی بعثہ بالحق ما اخطئوا الحدود التی حدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجعلوا فی بئر بعضھم علی بعض فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتھی الیھم فقال یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان ھل وجدتم ما وعدکم اللہ ورسولہ حقا فانی قد وجدت ما وعدنی اللہ حقا فقال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم اجسادا لا ارواح فیھا فقال ما انتم باسمع لما اقول منھم غیر انھم لا یستطیعون ان یردوا علی شیئا رواہ مسلم

اور روایت ہے انس سے کہا تھے ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس تلاش کی ہمنے ماہ نو کے دیکھنے کی اور تھا میں مرد تیز نظر پس دیکھا میں نے چاند اور حالانکہ نہیں تھا کوئی کہ کہے کہ دیکھتا ہے اسکو سوا میرے یعنی سوا میرے کوئی نہ کہتا تھا کہ میں نے دیکھا ہے چاند پس شروع کیا میں نے کہ کہتا تھا میں عمر کو کہ کیا نہیں دیکھتے تم چاند پس وہ نہیں دیکھتے تھے اسکو یعنی میں دیکھتا تھا اور ہر چند عمر کو دکھاتا تھا انکو نہیں نظر آتا تھا کہا انس نے کہتے تھے عمر نزدیک ہے کہ دیکھیں ہم اسکو اس حال میں کہ میں لیٹا ہونگا اپنے بچھونے پر **ف** یعنی کچھ حاجت اسکی نہیں ہے کہ میں اب دیکھوں اور تعب اور مشقت اٹھاؤں اسکے دیکھنے میں بعد ایک زمانہ کے یا بعد ایک روز کے روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکھ لونگا بے مشقت اور اس سے معلوم ہوا کہ خوض نہ کرے اس چیز میں کہ ضروری نہ ہو اور صرف نہ کرے وقت کو مالا یعنی میں **تمہ ترجمہ** پھر شروع کیا عمر نے کہ حدیث بیان کرتے تھے ہمارے آگے قصے اہل بدر کے یعنی مشرکوں کے کہ جو بدر میں مارے گئے تھے کہا عمر نے کہ تحقیق انحضرت تھے کہ دکھاتے تھے ہمکو جگہ پڑنے اور ہلاک ہونے مشرکوں کی ایک روز پہلے قضیہ کے یعنی ایک روز پہلے وقوع واقعہ کے اور مارے جانے مشرکوں کی خبر دی کہ ہر ایک ان اشقیا میں سے یہاں مارے پڑے ہونگے فرماتے تھے انحضرت یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا خدا نے یعنی جگہ پڑنے ہر ایک کی جدا جدا متعین کر دی کہا عمر نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا انحضرت کو ساتھ حق کے نہیں خطا اور تجاوز کی مارے جانے والوں نے ان جگہوں سے کہ بیان کیا تھا اور معین کیا تھا انکو انحضرت نے پس ڈالے گئے کنوئیں میں کہ پانی نہیں بھرا جاتا تھا اس سے بعضے انکے بعض پر پس چلے حضرت یہاں تک کہ پہونچے طرف انکے پس فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا حق پائی اور دیکھی تمنے وہ چیز کہ وعدہ کی تمسے اللہ نے اور اسکے رسول نے پس تحقیق میں نے حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجھسے پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کس طرح کلام کرتے ہو تم بدنوں سے کہ نہیں ہیں روحیں انمیں پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننے والے انسے واسطے اس چیز کے کہ کہتا ہوں میں یعنی یہ بہت سننے والے ہیں برابر ہیں تمہارے سننے میں یعنی یہ سنتے ہیں یہ کلام کہ کہتا ہوں میں سوا اسکے کہ نہیں طاقت رکھتے یہ کہ جواب دیں مجھکو کچھ نقل کی یہ مسلم نے **ف** کتاب الجہاد میں بیان اسکا ہو چکا ہے **وعن** انیسۃ بنت زید بن ارقم عن ابیھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی زید یعودہ من مرض کان بہ قال لیس علیک من مرضک باس ولکن کیف لک اذا عمرت بعدی فعمیت قال احتسب واصبر قال اذن تدخل الجنۃ بغیر حساب قال فعمی بعدما مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رد اللہ علیہ بصرہ ثم مات اور روایت ہے انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سے کہ روایت کرتی ہے اپنے باپ سے کہ انحضرت تشریف لائے زید بن ارقم کے پاس اس حالت میں کہ عبادت کرتے تھے انکی بسبب بیماری کے کہ تھی انکو فرمایا حضرت نے نہیں تجھ پر بسبب بیماری تیری کے ڈر و لیکن کیا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچھے میرے پس اندھا ہو جاویگا تو کہا زید نے طلب ثواب کی کرونگا میں اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نے اس وقت داخل ہوگا تو بہشت میں بے حساب کہا یعنی شخص راوی نے خواہ انیسہ ہو یا غیر انکے پس اندھا ہو گیا زید بعد مرنے پیغمبر صلعم کے

پھر پھیر دی اللہ تعالی نے روشنی آنکھوں کی پھر مرگیا فروع اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دعا کیا انکے لیے پھر نابینائی انکی کا اسلیے کہ ہو شفقت انکے صبر کی بہت اور اجر مترتب ہوگا انپر بہت بڑا پھر حاصل ہوئی انکو مدد اللہ کی بسبب صبر کے **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے اسامہ بن زید کے سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے کہ جو جھوٹ بولے اور بنا لے مجھپر یعنی قصداً وہ بات کہ نہیں کہی میں نے پس چاہیے کہ طیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے اور یہ یعنی سبب فرمانا اس حدیث کا یہ ہے کہ آنحضرت نے بھیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کے پاس یکسی شخص کے پاس پس جھوٹ باندھا اسنے حضرت پر یعنی اور منکشف ہوا وہ حضرت پر یا پہونچی حضرت کو خبر اسکی پس بددعا کی اسپر آنحضرت نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حال میں کہ تحقیق پھٹ گیا تھا پیٹ اسکا اور نہ قبول کیا اسکو زمین نے فروع اور یہ نشان دوزخی کا ہے اور یہ موید ہے قول جوینی کی کہ افترا کرنے والا آنحضرت پر قصداً کافر ہے ترجمہ نقل کین یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں **وَعَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَفَنِيَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تھا حضرت سے پس دیا اسکو آنحضرت نے آدھا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کھاتا اسمیں سے اور کھاتی بیوی اسکی بھی اسمیں سے اور مہمان انکے یہان تک کہ ناپا اس شخص نے اسکو کہ باقی رہا تھا کھانے سے پس تمام ہوگیا جو باقی تھا پس آیا وہ شخص آنحضرت کے پاس یعنی اور صورت حال عرض کی پس فرمایا آنحضرت نے اگر نہ ناپتا تو اسکو البتہ کھاتے رہتے تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیرے اسمیں سے ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہارے لیے یعنی ہمیشہ نبی صلعم کی برکت سے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ يَقُولُ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَتِهِ فَأَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيهِ الْغَنَمُ لِيُشْتَرٰى لِي شَاةٌ فَلَمْ تُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلٰى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرٰى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِي هٰذَا الطَّعَامَ الْأُسَارٰى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی ایک شخص سے انصار میں سے کہا نکلے ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز جنازہ کے پس دیکھا میں نے پیغمبر صلعم کو اس حال میں کہ وہ بیٹھے تھے پاس قبر کے کھودنے والے کو وصیت کرتے تھے آنحضرت کہ کشادہ کر قبر کو پانوں کی طرف سے اور فرماتے کشادہ کر سر کی جانب سے پس جب پھرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کر کر سامنے سے آیا حضرت کے دعوت کرنے والا طعام کی اس میت کی بیوی کی طرف سے پس قبول کی حضرت نے دعوت اسکی اور گئے اسکے گھر میں اور ہم ساتھ آنحضرت کے تھے یعنی ہم بھی گئے اور طفیلی آنحضرت کے ہوئے یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کی تھی پس لایا گیا طعام پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا یعنی اس طعام میں کھانے کے لیے پھر رکھے قوم نے ہاتھ اپنے پس کھایا قوم نے طعام فروع ظاہر اس حدیث سے اعتراض وارد ہوتا ہے ان روایتوں پر کہ بیان کی ہیں علماء مذہب ہمارے کی کہ مکروہ ہے کھانا طعام کا پہلے دن یعنی جس دن میت مرا ہے یا تیسرے دن یا بعد ہفتہ کے کما فی البزازیہ اور خلاصہ میں ذکر کیا ہے کہ نہیں مباح ہے کرنا ضیافت کا تیسرے دن اور کہا زیلعی نے کہ نہیں مضائقہ ہے بیٹھنے کا مصیبت کے لیے تین دن تک بغیر ارتکاب ممنوع چیزوں کے کہ وہ بچھانا بچھونے کا ہے اور کرنا کھانے کا اہل میت کی طرف سے اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا اہل میت

کی طرف سے اور جو بیان کی عادت یہ بیان کی ہو طعام شروع ہو سو روز مین نظر مین کہ ماتم ہو نہین اور وہ ضیافت بدعت ہے ہو روایت کیا ابن احمد اور ابن ماجہ نے ساتھ اسناد صحیح کے جریر بن
عبد اللہ سے کہا گنتے تھے ہم جمع ہونے کو اہل میت کے پاس اور کھانا پکانے کو نیاحہ سے یعنی نیاحت کی قسم سے پس اس پر قیاس کیا جاوے کلام فقہا کا ساتھ نوع خاص کے کہ وہ ایسا جمع ہوتا ہے کہ موجب ہو
میت کے گھر والون کی حیا کا کہ ناچار ہو کر حیا کے کھلاوین انکو جبراً اور حمل کیا جاوے کلام فقہا کا اوپر ہونے بعضے وارثون کے صغیر سن یا غائب یا نہ پہچانی جاوے رضا اسکی یا ہو طعام
مال میت سے بغیر تعیین اسکی کے نہ طعام شخص معین کا کہ دے اپنے مال مین سے اور یا نہ نکلے وہ تہائی مین پر حمل کرنا چاہیے کہ ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام میت اور اسپر حمل کیا جاوے
قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیے کہ وہ ایام مصیبت کے ہین پس نہین لائق ہے ان ایام مین وہ چیز کرنی کہ ہو واسطے سرور کے اور اگر کرے کھانا فقرا کے لیے
تو اچھا ہے اور اسپر وصیت کرنے کے ساتھ اپنے کھانے کے بعد موت میت کے تاکہ کھلا دین لوگون کو تین دن تک پس باطل ہے موجب صحیح تر روایت کے اور بعضون نے کہا جائز ہے تہائی
مال مین سے اور یہ ظاہر تر ہے انتہی کہتا ہے مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر کی تحقیق سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ مطلق طعام میت کی اجازت انہون نے دے دی
ہے بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو ہمارے طعام مرسومہ ان اقسام سے خالی نہین پاوینگے کہین ایک قسم پائی جاتی ہے کہین کئی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کھانا
کھلانا وہ ہے کہ جو قاضی خان نے لکھا ہے کہ اگر کرے کھانا فقرا کے لیے تو اچھا ہے پس ظاہراً حضرتؐ کو بطور ہدیہ کے اور آپ کے ہمراہیون کو بطور صدقہ کے اکتساب
ثواب کے لیے کھلایا ہو اور علاوہ اسکے بعضی فقہا لکھتے ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہون انکو کھانا اس طعام کا جائز ہے پس سبب صاحب
جو میت کو دفن کر کے پھرے انکو کھلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکھتے ہین اس سے خود انہون نے اسکو مستثنیٰ کیا ہے پس حدیث مین اور فقہ کی روایتون مین
کچھ تعرض نہ رہا واللہ اعلم بالصواب ترجمہ پس دیکھا ہمنے طرف آنحضرتؐ کے کہ چباتے ہین لقمہ کو اور پھیرتے ہین اسکو اپنے دہن مبارک مین اور نگلتے نہین پھر فرمایا
آنحضرتؐ نے کہ پاتا ہون مین اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لے لی گئی ہے بے اجازت اور بے رضا مالک اسکی کے پس بھیجا اس عورت نے کسی کو آنحضرتؐ کے
پاس درحالیکہ کہتے تھے یا رسول اللہ تحقیق مین نے بھیجا تھا خادم کو طرف نقیع کے اور نقیع ایک موضع ہے کہ بیچی جاتی ہین اسمین بکریان ف ع یہ تفسیر مدرج ہے بعض روات
سے اور یہ نقیع نون سے ایک موضع ہے جانب ذی الحلیفہ کے قریب بیس کوس کے ہے مدینہ سے غیر بقیع کے ساتھ بے کے کہ مقبرہ مدینہ کا وہان ہے ترجمہ تاکہ خریدی جاوے میرے لیے ایک
بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بھیجا مین نے کسی کو پاس ہمسایہ اپنے کے کہ تحقیق خریدی تھی اسنے ایک بکری کہ بھیجدی اس بکری کو خریدی ہوئی کو ساتھ مول اسکے
کے کہ جس مول کو لی تھی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بھیجا مین نے ہمسایہ کی بیوی کے پاس پس بھیجدی اسنے طرف میرے وہ بکری ف ع پس ظاہر یہ کہ خریدنا اسکا درست نہوا
اسلیے کہ اذن اسکے ہمسایہ کا اور رضا اسکی صحیح نہ تھی اور یہ قریب بیع فضولی کے ہے کہ موقوف ہوتی ہے اوپر اجازت مالک اسکے کے اور بہر تقدیر اسمین شبہہ قوی تھا
ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کھلا دے یہ طعام قیدیون کو ف ع اسری جمع اسیر کی ہے بمعنی بندی کے اور غالب یہ ہے کہ وہ فقیر ہونگے اور کہا طیبی نے کہ وہ کافر تھے
اور یہ اسلیے فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لین اور بخشوا وین اس سے اور طعام بگڑا جاتا تھا اور انکو کھلانا بھی ضرور تھا پس حکم فرمایا انکے کھلا دینے
کا انتہی اور لازم آئی اس عورت پر قیمت بکری کی بسبب تلف کرنے اسکے کے اور واقع ہوا یہ تصدق اس عورت کی طرف سے ترجمہ نقل کی یہ ابو داؤد نے
اور بیہقی نے دلائل النبوت مین **وَعَنْ** حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ اَخُ اُمِّ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَمَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُمَا
عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ فَسَاَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْهُ مِنْهَا فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ
الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ
شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَتَاْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلُبَهَا قَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ
وَاُمِّيْ اِنْ رَاَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا

فِي شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا
حَتَّى رَوِيَتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوا وَشَرِبَ آخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ
عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ
الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ اور روایت ہے حزام بن ہشام سے کہ اُسنے نقل کی ہے باپ نے یعنی ہشام سے اُسنے نقل کی یہ حزام کے دادا سے کہ نام
اُسکا حبیش بن خالد ہے اور حبیش بھائی ہے ام معبد کا فتح کہ سال ... خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرتؐ راہ ہجرت مین اُسکے خیمہ مین تشریف لائے
اور وہ اسلام لائی اور تھی وہ قوی تکیہ لگاکر بیٹھی خیمہ کے صحن ... کھانا پانی دیتی فقرا اور مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہے حبیش یہ کہ آنحضرتؐ جسوقت کہ
حکم کیے گئے نکلنے کا مکہ سے نکلے ہجرت کرنے والے مکہ سے ... آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرتؐ اور ابی بکرؓ کا عبد اللہ
لیثی کہ اُسکو ہمراہ لیا تھا راہ بتلانے کے واسطے یہ چارون تن راہ مدینہ مین چلے جاتے تھے کہ گذرے اوپر دو خیمون ام معبد کے کہ بن جنگل مین رہتے تھے پس طلب کیا
گوشت اور خرما تا خریدین اُس سے پس نہ پایا اُسکے پاس کچھ اُسمین سے ... گوشت اور خرما ذکر کیے گئے ہین اور تھے لوگ بے زاد و بے توشہ قحط زدہ پس دیکھا آنحضرتؐ نے
طرف ایک بکری کے کہ خیمہ کے ایک جانب مین تھی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کیا حال ہے اِس بکری کا اے ام معبد کہا ام معبد نے کہ چھوڑ رکھا ہے اُسکو دبلاپے نے ریوڑ کے ساتھ
جانے سے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپے کے ہمراہ بکریون کے جنگل مین ... کو نہین جا سکتی فرمایا آنحضرتؐ نے کیا ہے اُسکے کچھ دودھ کہا ام معبد نے کہ یہ بکری بہت زیادہ
مشقت اور دوری رکھتی ہے اِس سے کہ ہو اُسکے دودھ یعنی بالکل اُسمین ... نہین فرمایا آنحضرتؐ نے کیا اذن دیتی ہے تو مجھکو یہ کہ دودھ دوہون مین اُسکا کہا ام معبد نے کہ باپ
اور مان میرے فدا آپ کے ہون اگر دیکھیں آپ اُسمین دودھ ... یعنی دودھ اُسمین ہے نہیں کیا دوہین گے آپ اُسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرتؐ نے اور ہاتھ پھیرا
اُسکے تھنون پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لیے بکری ... مین پس پانوں کھولے بکری نے دودھ دوہنے کے لیے سامنے حضرتؐ کے جیسے کہ عادت دودھ دینے جانور کی ہے
کہ وقت دوہنے کے دونون پانون کھول دیتا ہے اور دودھ ... جگالی کرنے لگی پس منگوایا حضرتؐ نے ایسا برتن کہ سیر کرے ایک گروہ کو پھر دوہا بیچ اُس برتن کے
دودھ خوب بہتا ہوا یہان تک کہ اوپر آگئی اُسکے جھاگ ... پھر پلایا اُسکو ام معبد کو یعنی یہان تک کہ سیراب ہوئی اور پلایا ساتھ والون اپنے کو یہان تک کہ سیراب ہوئے پھر
پیا حضرتؐ نے بعد سب کے یعنی بموجب حدیث ساقی القوم آخرہم ... دوبارہ اُسمین یعنی دوسری بار ریلیل ... یہان تک کہ بھر گیا برتن پھر باقی چھوڑا دودھ ام معبد کے پاس یعنی تاکہ
دکھا دے دودھ اپنے خاوند کو معجزہ حضرتؐ کا اور بیعت لی آنحضرتؐ نے اُس سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد پاس سے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین
اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین اور حدیث مین قصہ طول ہے وہ یہ ہے کہ جب آنحضرتؐ نے کوچ کیا ابو معبد خاوند ام معبد کا آیا اور گھر مین دودھ دیکھا کہا یہ کہاں ہے اور
کہاں سے آیا پس ذکر کین ام معبد نے صفتیں اور شمائل آنحضرتؐ کے خوب فصیح عبارت سے پس کہا ابو معبد نے کہ یہ ہوگا مگر صاحب قریش کا کہتی ہین جن کی صفتین اُسکی کہ مین البتہ
قصد رکھتا ہون مین کہ ... ذات مین صحبت اُسکی اگر ... راہ پاؤں اور آیا ہے کہ جب آنحضرتؐ ہجرت کر کے نکلے اور اہل مکہ نے نہ جانا کہ کہاں اور کس طرف گئے تو ایک جن پہاڑ
ابو قبیس پر آیا اور کئی ایک بیتین پڑھیں لوگ آواز سنتے تھے اور کسی کو دیکھتے نہ تھے اُنمین سے دو بیتین یہ ہین قطعہ جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ ⁂ رفیقین حلا خیمتی ام معبد
ہما نزلا بالہدی واہتدت بہ ⁂ فقد فاز من امسی رفیق محمد

بَابُ الْكَرَامَاتِ

باب ہے بیچ بیان کرامتون کے اور کرامات جمع کرامت کی ہے اور وہ اسم اکرام تکریم
سے ہے اور کرامت کہتے ہین فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہے ساتھ دعویٰ نبوت اور مقابلہ کفار کے اور اقرار کیا ہے کرامت کا اہل سنت نے اور انکار کیا ہے اُسکا معتزلہ نے فتح اہل حق
اتفاق رکھتے ہین اوپر جائز ہونے وقوع کرامت کے ولیا اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو ذات اور صفات حق کا بقدر طاقت بشری کے اور مواظبت کرنے طاعت کے اور ترک
کرنے منہیات کے غیر منہمک ہو لذات اور شہوات مین اور کامل ہو تقویٰ اور اتباع مین بحسب تفاوت مرتبہ اُسکے اور دلیل اوپر واقع ہونے کرامت کے کتاب و سنت اور
تواتر اجماع ہے صحابہ اور اُنسے کہ بعد اُنکے ہین یعنی تواتر معنوی ... کا کہ قدر مشترک ہین درمیان اُسکے قوت الفاظ اور ترک عناد کے مجال شبہہ اور انکار کی

نہیں خصوصاً بعضے اکابر مشائخ طریقت سے مانند حضرت سید عبد القادر جیلانی غیرہم رحمہم اللہ کی کرامتین ایسی ہی کثرت کو پہونچی ہین کہ ان گنت ہین چنانچہ بعضے مشائخ اہل زمانہ انکے سے منقول ہو کر ہتے ہین آپکی مانند کثرت اور ہیکے تہین کہ بر در پر صادر ہوتی تہین کہ [illegible] ظاہر ہوتی ہین کبھی آتے تہے اور معتزلہ اور بعضے اتباع انکے منکر ہوئے ہین کرامت کے اور بعضوں نے کہا کہ صادر نہین ہوتی کرامت ولی سے بقصد و اختیار بلکہ بے قصد [illegible] ر ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ کرامت جنس معجزہ سے نہین ہوتی ہے مانند بڑہ جانے طعام قلیل کے اور جوش مارنے پانی کے انگلیون سے اور مانند انکے کے اور حق یہ ہے کہ [illegible] واقع ہونا کرامت کا بقصد و اختیار اور بے قصد اور جنس معجزہ اور غیر معجزہ سے اور تمام کلام اثبات کرامت مین مع دلائل در رفع شبہہ مخالفون کے علم کلام [illegible] کتابون مین مذکور ہے ولا حاجۃ الی البیان بعد العیان **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس ان اسید بن حضیر و عباد بن بشر تحدثا [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ لہما حتی ذہب من اللیل ساعۃ فی لیلۃ شدیدۃ الظلمۃ ثم خرجا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقلبان و بید کل واحد منہما عصیۃ فاضاءت عصا احدہما لہما حتی مشیا فی ضوءہا حتی اذا افترقت بہما الطریق اضاءت للاخر عصاہ فمشی کل واحد منہما فی ضوء عصاہ حتی بلغ اہلہ رواہ البخاری روایت ہے انس سے [illegible] اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کہ دونون صحابی جلیل القدر ہین باتین کر رہے تہے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ کسی حاجت کے کہ تہی ان دونون کی یہان تک کہ گئی رات مین سے ایک ساعت طویلہ یعنی بڑی رات جاتی رہی باتین کرنے مین بیچ رات نہایت اندھیری کے پہر باہر کو نکلے وہ دونون آنحضرت کے پاس سے اس حال مین کہ پہرے وہ طرف گھر اپنے کے اور بیچ ہاتھ ہر ایک کے انمین سے لاٹھیان تہین پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی ان دونون مین سے واسطے دونون کے یہان تک کہ چلے [illegible] بیچ روشنی اس لاٹھی کے یہان تک کہ جب جدی ہوئی راہ دونون کی یعنی ایسی جگہ پہونچے کہ وہان سے ہر ایک کے گھر کو راہ جدی جاتی تہی روشن ہوئی دوسرے کے [illegible] لاٹھی اسکی پس چلا ہر ایک ان دونون مین سے بیچ روشنی لاٹھی اپنی کے یہان تک کہ پہونچا ہر ایک اپنے اہل مین نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین یون آیا ہے کہ باہر نکلے وہ دونون صحابی آنحضرت کے پاس سے اندھیری رات مین اس حال مین کہ انکے ساتھ مانند دو چراغون کے تہے روشن اور جب جدا ہوئے [illegible] ہر ایک کے ایک چراغ جدا یہان تک کہ آیا ہر ایک اپنے گھر اپنے مین **وعن** جابر قال لما حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال ما ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول اللہ صلی [illegible] علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخواتک خیرا فاصبحنا فکان اول قتیل ودفنت معہ اخر فی قبرہ رواہ البخاری اور روایت [illegible] جابر سے کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجھکو میرے باپ نے بعض رات مین پس کہا نہین گمان کرتا مین اپنے تئین مگر مارا گیا بیچ اول ان لوگون کے مارے جاوینگے آنحضرت کے یارون مین سے اور تحقیق مین نہین چھوڑتا پیچھے اپنے کسی کو کہ عزیز زیادہ ہو میرے نزدیک تجھسے سوا ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہین محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سے بھی اور تحقیق مجھ پر ہے قرض یعنی بہت سا پس ادا کر یعنی جلدی سے اور قبول کر وصیت میری اپنی بہنون کے حق مین [illegible] نیکی کی اور تھین وہ نو پس صبح کی ہمنے پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اس غزوے مین اور دفن کیا مین نے اسکو ساتھ ایک اور شخص کے ایک قبر مین نقل کی یہ بخاری نے [illegible] بموجب حکم آنحضرت کے کہ حکم دیدیا تھا شہدا کے حق مین کہ دو دو کو ایک قبر مین دفن کرین اور وہ شخص دوسرا عمرو بن الجموح تہے یار والد جابر کے اور بہنوئی انکے اور [illegible] دلیل ہے اسپر کہ در صورت ضرورت کے جائز ہے دفن کرنا دو کا ایک قبر مین **وعن** عبد الرحمن ابن ابی بکر قال ان اصحاب الصفۃ کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان عندہ طعام اثنین فلیذہب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذہب بخامس او سادس وان ابا بکر جاء بثلثۃ وانطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعشرۃ وان ابا بکر تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی تعشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امرأتہ ما حبسک عن اضیافک او قال ضیفک قال او ما عشیتہم قالت ابوا حتی تجی فغضب

وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُہٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَۃُ اَنْ لَّا تَطْعَمَہٗ وَحَلَفَ الضَّیْفُ اَنْ لَّا یَطْعَمُوْہُ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ کَانَ ھٰذَا مِنَ الشَّیْطَانِ
فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا یَرْفَعُوْنَ لُقْمَۃً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِھَا اَکْثَرُ مِنْھَا فَقَالَ لِامْرَأَتِہٖ یَا اُخْتَ
بَنِیْ فِرَاسٍ مَا ھٰذَا قَالَتْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ اِنَّھَا الْاٰنَ لَاَکْثَرُ مِنْھَا قَبْلَ ذٰلِکَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَکَلُوْا
وَبَعَثَ بِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذُکِرَ اَنَّہٗ اَکَلَ مِنْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
مَسْعُوْدٍ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ فِی الْمُعْجِزَاتِ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے کہ بالتحقیق اصحاب صفہ تھے فقیر لوگ ف ع صفہ ایک جگہ
تھی بنی ہوئی مسجد سے کہ وہاں کتنے ایک فقیر صحابہ میں سے شب باش رہتے تھے پس اسی کی طرف منسوب ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ میں آتا اگر اسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اس کے
پاس اوترتا اور نہ اوترتا وہ صفہ میں اور انکو اضیاف المسلمین کہتے تھے گھر اور اہل و عیال و مال و منال کچھ نہ رکھتے تھے اور تھے مشاہیر انکے ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب
بلال ابوہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابوسعید خدری بشیر بن الخصاصیہ ابو مویہبہ مولی آنحضرت کے وغیرہم ترجمہ و تحقیق آنحضرت ﷺ نے فرمایا یعنی ایک دن کہ جس شخص کے پاس ہو
طعام دو شخصوں کا یعنی اسکے عیال میں سے پس چاہیئے کہ لیجاوین تیسرے شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ میں سے اور جسکے پاس ہو طعام چار شخصوں کا پس چاہیئے کہ لیجاوے پانچوین کو
یعنی اگر نہ ہو اسکے پاس اسقدر کہ قوت ہو انسے زیادہ کا بلکہ انہیں کی قدر ہی یا لیجاوے چھٹے کو ف ع یعنی اگر ہو اسکے پاس قوت چھ کا پس لفظ او تنویع کے لیے ہے یا تخییر کے لیے
اور احتمال یہ ہے کہ ہو شک کے لیے یا بمعنی بل کے ہے واسطے مبالغہ کے درباب ضیافت کے بنابر اسکے کہ مقتضا اسکا یہ ہے کہ جسکے پاس طعام دو کا ہو تو تیسرے کو لیجاوین یہ ہے
کہ جسکے پاس طعام چار کا ہو تو لیجاوین دو کو بلکہ روایت کیا ہے احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے بطریق مرفوع کے کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا
کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے آٹھ کو ترجمہ و تحقیق ابوبکرؓ لائے تین شخصوں کو اور لے گئے آنحضرت ﷺ دس شخصوں کو اور ابوبکر صدیقؓ
نے کھایا طعام شب کا نزدیک آنحضرت ﷺ کے پھر ٹھہرے رہے ابوبکر آنحضرت ﷺ کے پاس یعنی بعد کھانے کے یہاں تک کہ پڑھی گئی نماز عشا کی پھر پھرے ابوبکرؓ طرف گھر آنحضرت ﷺ کے پس ٹھہر
رہے یہاں تک کہ کھایا رات کا کھانا آنحضرت ﷺ نے ف ع یعنی تنہا اور یا مہمانوں سمیت اور یہ تکرار واسطے شروع کرنے قصہ کے ہے دوسری اور یہ بھی ہے کہ اول جملہ میں بیان ابوبکرؓ
کے کھانا کھانے کا ہے اور دوسرے میں کھانا کھانے پیغمبر خدا ﷺ کا اور اس عرصہ میں اہل و عیال ابوبکر صدیقؓ کے اور مہمان سب منتظر رہے ترجمہ پس آئے ابوبکر صدیقؓ گھر میں
بعد گذرنے رات کے اسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نے کہا حضرت ابوبکرؓ سے انکی بیوی نے کس چیز نے باز رکھا تجھکو تیرے مہمانوں سے یعنی کیوں تاخیر کی تو نے کہ مہمانوں نے
انتظار تیرا کیا کہا ابوبکرؓ نے کیا نہیں طعام کھلایا تو نے مہمانوں کو کہا حضرت ابوبکرؓ کی بیوی نے کہ انکار کیا انہوں نے کھانے سے یہاں تک کہ آؤ تم یعنی اور شریک ہو انکے ساتھ کھانے
میں پس غصہ ہوئے ابوبکر یعنی اپنے اہل پر بگمان اسکے کہ انہوں نے قصور کیا الحاح و مبالغہ میں اور کہا قسم ہے خدا کی نہ کھاؤنگا میں اس طعام کو ہرگز پس قسم کھائی ابوبکرؓ کی بیوی نے
یہ کہ نہ کھاویگی وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسے کہ ایک نسخہ میں ہے لفظ ابدا کا اور کہا قسم کھائی مہمانوں نے یہ کہ نہیں کھانے کے اسکو اکیلے یا مطلق کہا ابوبکرؓ نے کہ ہے یہ
غصہ میرا اور قسم کھانی شیطان سے ہے یعنی اسکے اغوا سے پس اسی وقت غصہ سے باز آئے اور استغفار کی پس منگایا ابوبکرؓ نے طعام اور کھایا انہوں نے اور انکے اہل و عیال و مہمانوں
نے ف ع اگر کوئی کہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے خلاف قسم کے کیوں کیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ اس سبب سے انہوں نے خلاف قسم کے کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قسم کھاوے ایک
امر پر اور دیکھے غیر اسکا بہتر تو چاہیئے کہ کفارہ دے اور کفارہ قسم کا ترجمہ پس ہوئے حضرت ابوبکرؓ اور انکے مہمان کہ نہ اٹھاتے تھے لقمہ یعنی رکابی سے موضعوں کی طرف
مگر کہ بڑھ جاتا تھا طعام اس لقمہ کے نیچے سے یعنی اس جگہ سے کہ لیا جاتا تھا نوالہ وہاں سے زیادہ اس نوالہ سے پس کہا ابوبکرؓ نے اپنی بیوی سے اے بہن بنی فراس کی
کیا ہے یہ امر عجیب یعنی بڑھنا طعام کا ف ع لفظ فراس ساتھ زیر فا کے اور سین مہملہ کے نام ایک قبیلہ کا ہے اور حضرت ابوبکرؓ کی بیوی کہ نام انکا ام رومان تھا
اس قبیلہ میں کی تھیں ترجمہ کہا ابوبکرؓ کی بیوی نے قسم ہے اپنی ٹھنڈک آنکھ کی ف ع کہ مراد اس سے ابوبکر صدیق ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مراد ہیں اور
قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکھنے محبوب کے سے ہے اسلیے کہ بالفتح ہے ساتھ پیش قاف کے بمعنی خنکی کے یا قر سے ساتھ زیر قاف کے بمعنی قرار کے اور آنکھ دیکھنے

محبوب کے نے خشک ہوتی ہے اور برقرار کرنا اس امر میں نہیں دیکھی ترجمہ تحقیق یہ پیالہ یعنی کہنا کہ پیالہ میں ہے اب سے چند بار وہ ہوا اس سے کہ پہلے اسکے تھا پس کھایا سب نے اور بھیجا
ابوبکر نے اسکو پاس آنحضرت کے پس روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کھایا اس طعام میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن مسعود کی کنا نعد الآیات
اسکی یہ ہے کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات میں

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عائشۃؓ قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انه لا یزال
یُریٰ علیٰ قبرہ نور رواہ ابو داؤد روایت ہے عائشہؓ سے کہا جب مر گیا نجاشی تھے ہم آپس باتیں کرتے اور کہتے کہ تحقیق ہمیشہ دیکھا جاتا ہے انکی قبر پر نور نقل کی یہ ابو داؤد
نے فق عرح یعنی حبشہ میں ادھی یہ ہیں کہ نام مشہور تھا درمیان ہمارے اور ذکر کیا جاتا تھا انسے کہ دیکھا کرتے تھے ہم میں سے نور قبر انکی کا اور نہیں منصوص ہے متفق ہونا ہمارا جھوٹ پر
پس یہ قریب متواتر کے ہے اور نجاشی ساتھ تخفیف جیم کے در جزم کی آخر میں بادشاہ حبشہ کا تھا پہلے دین نصرانیت پر تھا پھر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ میں مرا اور آنحضرت نے مدینہ
میں غائبانہ انکے جنازہ پر نماز پڑھی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد نور سے نور محسوس ہے مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کے اور یہ ہو سکتا ہے کہ عبارت ہو نور سے وہ تازگی سے کہ پیدا ہوتی
ہوں انکے دلوں میں انکی قبر کی زیارت سے واللہ اعلم **وعنہا** قالت لما ارادوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا ندری انجرد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من ثیابه کما نجرد موتانا ام نغسله وعلیه ثیابه فلما اختلفوا القی اللہ علیهم النوم حتی ما منهم رجل الا وذقنه فی صدره
ثم کلمهم مکلم من ناحیة البیت لا یدرون من هو اغسلوا النبی صلی اللہ علیه وسلم وعلیه ثیابه فقاموا فغسلوه وعلیه قمیصه
یصبون الماء فوق القمیص ویدلکونه بالقمیص رواہ البیہقی فی دلائل النبوة اور روایت ہے انہی عائشہؓ سے کہ جب چاہا صحابہ یا اہل بیت نے غسل دینا نبی صلعم
کا بعد وفات کے کہا نہیں جانتے ہم کیا ننگا کریں آنحضرت کو انکے کپڑوں سے یعنی اور دھانکیں ستر انکا اور کپڑے سے جیسے کہ کرتے ہیں اپنے مردے کے لئے یا غسل دیویں ہم انکو اس حال میں کہ ہوں
انکے بدن مبارک پر کپڑے انکے وضع او رعنی یہ ہیں کہ پس اختیار کیا بعضوں نے برہنہ کرنا قیاس پر روں کے اور بعضوں نے یہ برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے ترجمہ پس جب خلاف کیا صحابہ نے تو ڈالی
یعنی مسلط کی اللہ تعالیٰ نے انپر نیند یہاں تک تھا نہیں کوئی شخص مگر کہ تھوڑی اسکے سینہ پر تھی یعنی سوگئے تھے پھر کلام کیا انسے کلام کرنے والے نے یعنی غیب سے گھر کے کونہ میں سے اس حال میں کہ نہیں
جانتے تھے وہ کہ کون ہے یہ کلام کرنے والا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اس حال میں کہ ہوں اوپر کپڑے انکے پس کھڑے ہوئے صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اس حال میں کہ انپر قمیص انکا تھا اور ڈالتے تھے پانی
قمیص پر اور ملتے تھے آنحضرت کے بدن کو ساتھ کرتے کے فتح اور نقل کیا ہے نووی سے کہ صواب یہ ہے کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تھا انہیں اسکو اتار ڈالا وقت کفن دینے کے
اور یہ جو روایت کیا ہے کہ نہیں اتارا اور کفن کے نیچے رہنے دیا ضعیف ہے صحیح نہیں ہے اور دلیل پکڑنی ساتھ اسکے ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوت میں **وعن**
ابن المنکدر ان سفینة مولی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اخطأ الجیش بارض الروم او اسر فانطلق هاربا یلتمس الجیش فاذا
هو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد له بصبصة حتی قام
الی جنبه کلما سمع صوتا اهوی الیه ثم اقبل یمشی الی جنبه حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد رواہ فی شرح السنة اور روایت
ہے ابن منکدر سے یہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بھول گیا رستہ لشکر کا زمین روم میں یا قیدی کیا گیا فتح یہ شک راوی ہے اور سفینہ کے نام میں
اختلاف ہے اور یہ لقب انکا ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ وہ ایک سفر میں آنحضرت کی خدمت میں تھے اور بوجھ اٹھائے ہوئے تھے اور جو کوئی تھک جاتا بوجھ اپنا انپر ڈالدیتا
اور وہ سب کا بوجھ اٹھائے جاتا تھا جب آنحضرت نے اسکو دیکھا تو فرمایا انت السفینة یعنی تو کشتی ہے پس اسی لقب سے وہ مشہور رہا اور جو کوئی اس سے اصل نام انکا پوچھتا
تو کہتا کہ نام میرا وہی ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے رکھا ترجمہ پس چلا بھاگ کر کافروں کے ہاتھ سے اس حال میں کہ ڈھونڈتے تھے لشکر کو پس ناگہاں ملے وہ ایک بڑے شیر
سے پس کہا اے ابو الحارث کہ کنیت شیر کی ہے میں ہوں مولی رسول خدا کا تھا امر میرے سے ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنی راہ بھولنے یا بندی میں پکڑے جانے
اور بھاگ آنے کا شیر سے کہا پس شیر آیا شیر واسطے انکے دم ہلاتا ہوا اور چلا پکا ہوا یہاں تک کہ کھڑا ہوا شیر سفینہ کے پہلو میں جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک
قصد کرتا طرف اسکے یعنی تاکہ دفع کرے اسکو پھر متوجہ ہوتا اور آتا اور ساتھ چلتا سفینہ کے پہلو میں یعنی جیسے کہ عادت رہبروں کی ہے کہ خبرداری کرتے چلنے میں یہاں تک کہ

پہونچا سفینہ لشکرین پھر پھر گیا شیر نقل کی بغوی نے شرح السنۃ مین وعن ابی الجوزاء قال قحط اہل المدینۃ قحطا شدیدا فشکوا الی عائشۃ فقالت انظروا قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجعلوا منہ کوی الی السماء حتی لا یکون بینہ وبین السماء سقف ففعلوا فمطروا مطرا حتی نبت العشب وسمنت الابل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق رواہ الدارمی اور روایت ہے ابی الجوزاء سے کہ تابعی مشہور ہے اور نام اسکا اوس بن عبداللہ ازدی ہے کہا قحط زدہ ہوگئے اہل مدینہ قحط شدید مین پس شکایت کی طرف عائشہ رض کے یعنی تا دعا کرین اور کچھ تدبیر بتاوین پس کہا عائشہ رض نے دیکھو تم آنحضرت کی قبر کو پس کرو تم حضرت کی قبر شریف سے کئی روشن دان طرف آسمان کے یہان تک کہ نہو درمیان قبر کے اور درمیان آسمان کے چھت فتح ع یعنی اٹھادو قبر اور آسمان کے درمیان مین سے حجاب لفظ کوی ساتھ زیر کاف کے اور پیش سے بھی آیا ہے جمع کوہ کی ساتھ زبر کاف اور پیش اسکے کے اور تخفیف واو کے بیچ مفرد اور بیچ جمع کے روزن گھر کا اور معنی یہ ہین کہ کرو مقابلہ قبر شریف کے حضرت کے حجرے کی چھت مین کئی سوراخ اور کہا بعضون نے بیچ سبب کھولنے قبر شریف کے یہ کہ آسمان نے جب دیکھی قبر آنحضرت کی ننگی ہوئی بسبب رونے آسمان کے فرمایا اللہ تعالی نے فما بکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کے پس ہوتا ہے امر اسکا خلاف اسکے بہ نسبت ابرار کے یعنی انکے لیے روتا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ طلب شفاعت کی تھی قبر شریف سے اسلیے کہ آنحضرت کی حیات مین استسقا کرتے تھے ذات شریف سے اور جب ذات شریف پردہ مین ہوئی تو حکم کیا عائشہ رض نے کھولی جاوے قبر شریف تا مینہ برسے گویا ظاہر مین استسقا کیا قبر شریف سے اور حقیقت مین استسقا اور استشفاع ہے آپکی ذات شریف سے اور کھولنا قبر کا مبالغہ ہے اسمین ترجمہ پس کیا لوگون نے جو کچھ کہا تھا عائشہ رض نے پس برسائے گئے مینہ یہان تک کہ پیدا ہوئی گھاس اور فربہ ہوئے اونٹ یہان تک کہ پھول گئین کوکھین انکی چرنے سے بسبب کثرت چربی کے پس نام رکھا گیا اس سال کا سال فتق نقل کی یہ دارمی نے فتح ع یعنی سال ارزانی کا کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کے معنی ہین پھول جانا اور بعضون نے کہا پھٹ جانا اور بعضون نے کہا پھیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور جو بیچ طیبی کے لکھا پایا یہ سبب کثرت چربی اور گوشت کے پھول گئین کوکھین انکی یا پھٹ گئے بدن یا پھیل گئے اور شفاعت ڈھونڈنا عائشہ رض کا اور ظاہر ہونا اسکے اثر کا کرامت ہے عائشہ رض کی اور حقیقت مین معجزہ ہے حضرت کا اسلیے کہ کرامتین سب اولیا کی معجزے ہین پیغمبر کے وعن سعید بن عبد العزیز قال لما کان ایام الحرۃ لم یؤذن فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثا ولم یقم ولم یبرح سعید بن المسیب المسجد وکان لا یعرف وقت الصلوۃ الا بھمہمۃ یسمعہا من قبر النبی اور روایت ہے سعید بن عبد العزیز سے کہ تبع تابعین سے ہے نہایت فقیہ اور صحیح روایت کرنے والا احادیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا زمانہ واقعہ حرہ کا فتح لفظ حرہ ساتھ زبر حا مہملہ اور تشدید را کے نام ہے ایک زمین کا باہر مدینہ کے کہ اسمین کالے پتھر بہت ہین اسمین واقع ہوا یہ واقعہ کہ یزید بن معاویہ نے جو لشکر بھیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سے مدینہ پر چڑھ آیا اور خراب کیا اسکو اور برائی اس فتنہ کی حد سے زیادہ ہے کہ بیان مین نہین آسکتی اور اسکی برائیون مین سے ایک برائی یہ ہے ترجمہ نہین اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد مین تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد مین آسکتا تھا نماز کے لیے اور مسجد سے باہر نہین نکلے سعید بن مسیب فتح ی کہ کبار تابعین سے تھے بڑے فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کیے تھے انہون نے اور وفات پائی سن ترانوے ۹۳ مین ترجمہ اور تھے سعید بن مسیب یعنی اسوقت شدید مین کہ نہین پہچانتے تھے آنا وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کے کہ سنتے تھے اسکو حجرے کے اندر سے کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تھی نقل کی دارمی نے وعن ابی خلدۃ قال قلت لابی العالیۃ سمع انس من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خدمہ عشر سنین ودعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان لہ بستان یحمل فی کل سنۃ الفاکھۃ مرتین وکان فیھا ریحان یجیء منہ ریح المسک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابی خلدہ تابعی سے کہ کہا مین نے واسطے ابی العالیہ کے کہ کبار تابعین سے ہے کہ کیا سنی ہین انس نے حدیثین آنحضرت کی فتح ع یعنی بلاواسطہ روایت کرتا ہے یا اسکے لیے مرسل ہین [illegible] باوجودیکہ وہ بھی صحبت مین اتفاقا تھا یعنی بعد وفات آنحضرت صلعم کے تردد کیا بعضے لوگون نے انکے حق مین ترجمہ کہا ابو العالیہ نے کہ خدمت کی انس نے آنحضرت کی دس برس یعنی اور عمر انکی دس برس کی تھی جب حاضر ہوئے تھے اور بعضون نے کہا آٹھ برس کے اور دعا کی انکے لیے آنحضرت نے فتح ع یعنی واسطے برکت کے انکی عمر مین اور مال مین

اور اولاد میں پس ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اور اولاد در اولاد سو سے زیادہ زمین میں سے مرد اور رہا کیا مثل عورتین اور برکت اموال کی یعنی ترجمہ اور تھا انس کے لیے باغ کہ لاتا میوہ
ہر برس میں دو بار اور تھے اس میں ریحان یعنی باغ میں پھول کہ آتی تھی اُنمیں سے بو مشک کی مشابہ عامل جواب یہ کہ جسکو ایسا رتبہ ہو اور صحبت ہو حضرت سے اور زمانہ دراز تک
آپ کی ملازمت اور خدمت میں رہا ہو وہ کیونکر نہ سنے گا اور نہ روایت کریگا حضرت سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **الفصل**
الثالث فصل تیسری **عن** عروۃ بن الزبیر ان سعید بن زید بن عمرو بن نفیل خاصمته اروی بنت اوس الی مروان
بن الحکم وادعت انه اخذ شیئا من ارضها فقال سعید انا کنت اخذ من ارضها شیئا بعد الذی سمعت من رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال ماذا سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اخذ شبرا
من الارض ظلما طوقه الله الی سبع ارضین فقال له مروان لا اسألك بینة بعد هذا فقال سعید اللهم ان كانت كاذبة فاعم
بصرها واقتلها فی ارضها قال فما ماتت حتی ذهب بصرها وبینما هی تمشی فی ارضها اذ وقعت فی حفرة فماتت متفق علیه
وفی روایة لمسلم عن محمد بن زید بن عبد الله بن عمر بمعناه وانه رآها عمیاء تلتمس الجدر تقول اصابتنی
دعوة سعید وانها مرت علی بئر فی الدار التی خاصمته فیها فوقعت فیها فكانت قبرها
روایت ہے عروہ بن زبیر بن العوام سے کہ کبار تابعین سے ہے اور زبیر والد انکے عشرہ مبشرہ سے ہیں یہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جھگڑی انسے اروی بیٹی اوس کی طرف
مروان کے نفیل ساتھ پیش نون کے اور زبر ف اور جزم ی کے اور سعید بن زید بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں بہنوئی حضرت عمر رض کے اور تھے وہ مستجاب الدعوات
اور اروی ساتھ زبر ہمزہ اور جزم ر کے اور زبر واو کے جامع الاصول میں کہا ہے نہیں جانتا میں کہ وہ صحابیہ ہے یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتے ہیں کہ سعید بن زید سے
جھگڑی اروی اور لے گئی انکو مروان کے پاس کہ حاکم مدینہ کا تھا معاویہ کی طرف سے ترجمہ اور دعوی کیا اروی نے کہ سعید بن زید لے لی ہے یعنی از راہ ظلم کے
کچھ زمین اسکی سے پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد و استغراب کے کہ بھلا میں لونگا زمین اسکی سے کچھ بعد اسکے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا مروان نے کہ کیا سنا
تو نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا سعید نے کہ سنا میں نے پیغمبر سے فرماتے جو شخص کہ لیوے ایک بالشت بھی کسی کی زمین سے از راہ ظلم کے ڈالیگا اللہ تعالی اس بالشت بھر زمین
کو طوق اسکا سات زمینوں تک پس کہا مروان نے کہ نہیں طلب کرتا میں تجھ سے گواہ یعنی وکیل بعد اسکے فرع یعنی بعد لانے تیرے کے اس حدیث کو اور معنی یہ ہیں
کہ سچا جانتا ہوں میں تجھ کو باطن امر میں کہ تو غیر ظالم ہے یا نہیں شک کرتا میں بیچ نقل کرنے تیرے کے حدیث کو اور نہیں محتاج ہوں میں اور روایت کا اسلیے کہ
تو منزلہ اولی کے ہے یا زیادہ مکے ہے اور ذکر کیا کرمانی نے کہ سعید نے چھوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تھا اس عورت نے اسکا جیسکہ شاہد ہے اسکی نقل عروہ کی ترجمہ پس کہا
سعید نے خداوندا اگر ہے یہ عورت جھوٹی تو اندھی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین میں فتح کہ دعوی کرتی ہے اسکا اور ایک روایت میں آیا ہے واجعل قبرها دارها یعنی کر
قبر اسکی اسکے گھر میں ترجمہ کہا عروہ نے پس نہ مری وہ عورت یہاں تک کہ جاتی رہی بینائی اسکی اور اسوقت کہ وہ عورت چلتی تھی اس زمین اپنی میں ناگہاں گر پڑی وہ بیچ
ایک گھڑے کے پس مرگئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر تابعی سے معنی اس حدیث کے آئے ہیں اور یہ کہا ہے
کہ محمد بن زید نے دیکھا اس عورت کو اندھی ٹٹولتی ہوئی دیواریں یعنی راہ چلنے میں دیوار کے سہارے چلتی تھی کہتی تھی وہ عورت کہ پہنچی مجھ کو بددعا سعید بن زید کی کہ میرے اندھے
ہونے کے لیے کی تھی تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوئیں کے یعنی گہرے گڑھے پر کہ اس گھر میں تھا کہ جھگڑی تھی وہ سعید بن زید سے اسکے مقدمہ میں پس گری وہ اسمین
پس ہوا وہ کنواں قبر اسکی یعنی اسکے لیے جدا قبر بنائی گئی اسمین پڑی رہی **وعن** ابن عمر ان عمر بعث جیشا وامر علیهم رجلا یدعی ساریة
فبینما عمر یخطب فجعل یصیح یا ساری الجبل فقدم رسول من الجیش فقال یا امیر المؤمنین لقینا عدونا فهزمونا فاذا بصائح
یصیح یا ساری الجبل فاسندنا ظهورنا الی الجبل فهزمهم الله تعالی رواه البیهقی فی دلائل النبوة

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ عمر رضہ نے بھیجا ایک لشکر یعنی طرف نہاوند کے اور امیر کیا اس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اسکا ساریہ پس اس وقت کہ عمر رضہ خطبہ پڑھتے
تھے یعنی مسجد مدینہ میں روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ انمیں حضرت عثمان اور حضرت علی رضہ تھے پس شروع کیا چلانا اور کہنا اے ساری لازم کر پہاڑ کو اور پناہ
پکڑ ساتھ اسکے یعنی تکیہ پہاڑ کا دیکر بیٹھ کے پیچھے پس تعجب کیا لوگوں نے پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا اے امیر المومنین ہمسے دشمن ملا یعنی اور غالب ہوئے
وہ ہم پر پس شکست دی ہمکو پس ناگہاں ایک چلانے والا چلاتا تھا اور کہتا تھا اے ساری لازم کر پہاڑ کو پس لگائیں ہم نے پیٹھیں اپنی طرف پہاڑ کے پس شکست دی انکو
خدائے تعالی نے **فصل** اسمیں کئی کرامتیں ہوئیں حضرت عمر رضہ کی ایک تو نظر آنا اس معرکہ کا مدینہ سے اور دوسرے پہونچنا انکی آواز کا اور سننا ہر ایک کا
انمیں سے اسکو اور تیسرے فتحیاب ہونا لشکر کا انکی برکت سے ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوت میں **وعن** نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى
عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ
حَتّٰى يَحُفُّوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُونَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا
عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ
يَزِفُّونَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے نبیہہ بیٹے وہب کے سے **فتح** لفظ نبیہہ ساتھ پیش نون اور زبر ب اور جزم ی کے پھر ہ ہے پھر ت
مولف نے اسی طرح ضبط کیا ہے اور مشکوۃ کے اکثر نسخوں میں بھی اسی طرح ہے اور اسماء الرجال کی کتابوں میں اور ایک مشکوۃ کے نسخے میں نبیہ بدون ت کے ہے اور
یہی ظاہر ہے اور بعضوں نے کہا یعنی یہی صواب ہے پس نبیہہ روایت کرتا ہے کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سے ہیں اور پایا انہوں نے زمانہ آنحضرت کا لیکن نہ دیکھا انہیں آپ کو
اور مسلمان ہوئے حضرت عمر کے زمانہ میں داخل ہوئے حضرت عائشہ کے پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نے پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کیں بعضی صفتیں آپ کی یا قضیہ آپ کی
وفات کا پس کہا کعب نے یعنی اگلی کتابوں سے دیکھکر یا سنکر اگلے لوگوں سے یا از راہ کشف کے اور یہی مناسب ہے واسطے اسکے کہ ہو کہ مت نکلی کہ نہیں کوئی دن
کہ ظاہر ہو مگر یہ کہ اترتے ہیں ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ گھیر لیتے ہیں آنحضرت کی قبر شریف کو مارتے ہیں بازو اپنے یعنی اترنے کے لیے گرد قبر کے یا اوپر اسکے
تبلاش برکت اور تبرک اور نور اسکے کے اور درود بھیجتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہاں تک کہ جب شام کرتے ہیں چڑھ جاتے ہیں آسمان پر اور اترتے ہیں
آسمان سے مانند انکے یعنی ستر ہزار اور فرشتے پس کرتے ہیں وہ بھی مانند اس چیز کے کہ کرتے ہیں فرشتے روز کے گھیر لیتے ہیں قبر کو اور بازو مارتے ہیں اور درود بھیجتے ہیں
آپ پر یہاں تک کہ جب پھٹے گی آنحضرت سے زمین یعنی وقت پھکنے دوسری نفخہ کے اٹھینگے آپ قبر شریف سے نکلینگے بیچ ستر ہزار فرشتوں کے اس حال میں کہ لیجاوینگے
فرشتے محبوب کو طرف حبیب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کے نقل کی یہ دارمی نے **باب** **فتح** اکثر نسخوں میں اسی طرح ہے باب مطلق بے ترجمہ کے اور بعضے
نسخوں میں باب وفات النبی صلعم اور یہ اولی اور اظہر ہے اسلیے کہ عادت مولف کی یہ ہے کہ لکھتا ہے مطلق باب واسطے ذکر کرنے لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور
یہاں ایسا نہیں ہے بلکہ ذکر کیا ہے احوال جو متعلق ہیں آنحضرت کی وفات کے پس مناسب ہے ترجمہ کرنا ساتھ اسکے اور یہ بھی ہے کہ بعد اس باب کے ایک باب لایا ہے
بے ترجمہ کے متعلق ساتھ وفات کے پس ظاہر یہ ہے کہ یہ باب مترجم ہو ساتھ وفات نبی صلعم کے اور باب آئندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور تتمات اسکے کہا جانا چاہیے
کہ ابتداء آنحضرت صلعم کے مرض کی بیچ تھی کہ حادث ہوا درد سر آخر شہر صفر میں کہ ایک شب یا دو شب تھیں سے باقی رہی تھیں اور بعضوں نے کہا کہ ابتداء
مرض اول ربیع الاول میں تھی اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں کہا کہ ابتداء مرض صفر کے مہینے میں تھی کہ دس راتیں اسکی باقی رہتی تھیں اور تحقیق وفات
آپ کی بارھوین ربیع الاول میں ہوئی اور سلیمان تیمی نے کہ ایک شخص ثقات سے ہے جزم کیا اسکا کہ ابتداء مرض شنبہ کے دن تھی بائیسوین صفر کو اور وفات
پیر کے دن دوسری ربیع الاول ہے واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہے علماء نے اس سبب سے کہ وفات فاطمہ زہرا کی تیسری رمضان میں ہے اور اتفاق کہتے ہیں
علماء اسپر کہ وفات انکی چھ مہینے بعد آنحضرت کے ہوئی ہے پس شدت سے ہوا درد سر روز تپ کہ آنحضرت ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلتے تھے بستر پر اور

فرماتے تھے کہ نہیں ہے کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اسکی ہم سے گروہ انبیاء میں اور بلا شبہ تو اب بھی زیادہ ہے ہمارے لیئے پس بیمار رہے آنحضرت بارہ دن یا اٹھارہ دن
بنا بر خلاف کے بیچ زمانہ ابتداء مرض کے ہے اور آزاد کیے آنحضرت نے اپنی بیماری میں چالیس بردہ اور نماز ادا کرتے تھے اصحاب کے ساتھ مدت مرض میں سوائے تین روز
کے اور بعضوں نے کہا سترہ نمازیں نہیں پڑھائیں ابوبکر کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھا اور نکلے آنحضرت ایک روز طرف مسجد کے اور نماز ادا کی اور کہا اے گروہ مسلمانوں
کے تمکو رخصت کرتا ہوں میں اور خدائے تعالی کی پناہ میں سونپتا ہوں خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہے تم پر پس میری طرف سے تمکو یہ نصیحت ہے کہ تقوی کرنا اور نگاہ
رکھنا طاعت اسکی اسلیئے کہ میں چھوڑتا ہوں دنیا کو اور جدا ہوتا ہوں تم سے اور کتنی ہی روایتوں میں آیا ہے کہ امام ابوبکر تھے ابن عباس سے منقول ہے کہ کہا
نماز نہیں پڑھی آنحضرت نے پیچھے کسی کے اپنی امت میں سے سوائے ابوبکر کے اور سوائے عبدالرحمن بن عوف کے کہ سفر میں انکے پیچھے ایک رکعت پڑھی اور ان چیزوں میں سے
کہ واقع ہوئیں مرض الموت میں آنحضرت کے یہ تھا کہ سخت ہوا درد اور بکار روز پنجشنبہ کے پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکھیں پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو کہ لا
شانہ بکری کا یعنی ہڈی اسکے شانہ کی کہ چوڑی ہوتی ہے یا تختہ تا لکھوں ابوبکر کے لیئے ایک کتاب پس چاہا کہ اٹھیں اور لا دیں فرمایا حاجت نہیں ہے خدا اور مومن
نہیں اختلاف کرینگے ابوبکر کے حق میں یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگے انکی خلافت پر اور منقول ہے کہ عباس نے کہا علی کو کہ میں پہچانتا ہوں چہرے عبدالمطلب
کے بیٹوں کے وقت موت کے اور ڈرتا ہوں میں کہ آنحضرت پیغمبر خدا اس درد سے جاوے اور طلب کر ان سے یہ امر یعنی خلافت حضرت علی نے کہا آیا جانتا ہے تو کہ اگر طلب کروں
میں اور نہ دیویں حضرت پھر بھی دینگے لوگ مجھکو یعنی ہرگز نہیں دینگے میں ہرگز نہیں طلب کرتا اور یہ بھی واقع ہوا حضرت کے مرض میں کہ آنحضرت کے پاس سات
دینار تھے پس خیرات کیئے وہ تاکہ کچھ باقی نہ چھوڑیں اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت میں رعایت نماز اور احسان کرنے کی تھی غلام اور لونڈیوں پر اور سیر
حیات الحیوان میں اقدسی سے لایا ہے کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت میں تو رکھا اسماء بنت عمیس کی بیٹی نے ہاتھ اپنا درمیان دونوں مونڈھوں آنحضرت کے پھر
کہا کہ وفات پائی رسول خدا صلعم نے اور اٹھائی گئی مہر نبوت آپ کے مونڈھوں میں سے اور روایت کرتی ہیں ام سلمہ کہ رکھا میں نے ہاتھ اپنا آنحضرت صلعم کے سینہ پر اس روز کہ وفات
پائی پس گذرے مجھ پر کئی جمعے کہ طعام کھاتی تھی میں اور ہاتھ دھوتی تھی اور نہیں جاتی تھی میرے ہاتھ سے بو مشک کی اور شواہد النبوۃ میں لایا ہے کہ پوچھا لوگوں نے
حضرت علی سے کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپکی پلکوں میں پس اٹھا لیا میں نے اپنی زبان سے اسکو اور پی گیا میں
پس جانتا ہوں میں قوت حافظہ اپنے کی اس سے اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑوں میں سوتی میں کہ نہیں تھا انمیں قمیص اور عمامہ اور مختلف آئی ہیں
روایتیں آنحضرت کے کفن میں اور صحیح یہی ہے کہ عائشہ سے آئی ہے لیکن اختلاف کیا ہے بیچ تفسیر قول عائشہ کے کہ کہا نہ تھا انمیں قمیص اور عمامہ بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ
تین کپڑے تھے سوائے قمیص کے اور عمامہ کے کہ مجموع پانچ ہوئے اور کہا ہے علماء نے کہ صحیح یہ ہے کہ معنی اس عبارت کے یہ ہیں کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کے کفن میں
نہ تھا نووی نے کہا کہ جمہور علماء اسپر ہیں اسی سبب سے کہتے ہیں کہ زیادہ تین سے مکروہ ہیں اور شافعی کے نزدیک جائز غیر مستحب ہے مردوں کے لیئے اور عورتوں کے لیئے
موکد تر ہے کہ پانچ چاہییں اور حنفیہ کے نزدیک کفن کے تین کپڑے ہیں ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابوں میں ہے اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا
تنہا اور امامت نہیں کی کسی نے جماعت جماعت آتی تھی اور نماز پڑھتی تھی اور جب آنحضرت کو دفن کرنے لگے تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تھا انسے چادر
آپکے نیچے بچھا دی تھی اور کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ بعد آپکے کوئی اسکو اوڑھے لیکن صحابہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیئے علماء اتفاق رکھتے
ہیں کہ مکروہ ہے بچھانا چادر وغیرہ کا نیچے مردہ کی قبر میں اور حضرت کی قبر کے منھ پر نو اینٹیں کچی کھڑی کی گئیں یعنی منہ بند کرنے کے لیئے اور حضرت کی قبر مسنم بنائی
گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کے اور سنگریزے بچھائے گئے اسپر اور چھڑکا گیا اسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے چاروں اماموں وغیرہم کا اور وفات
ہوئی آنحضرت کی پیر کے دن اور دفن کیئے گئے بدھ کی شب میں اور بعضوں نے کہا منگل کے دن بعد ڈھلنے آفتاب کے اور اول صحیح ہے اور باقی احوال سال اثبات بالسنۃ میں مذکور
ہے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن البراء قال اول من قدم علینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب**

۲۴

مصعب بن عمیر وابن ام مکتوم فجعلا یقرئاننا القرآن ثم جاء عمار وبلال وسعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت اہل المدینۃ فرحوا بشیء فرحہم بہ حتی رأیت الولائد والصبیان
یقولون ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء فما جاء حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سور مثلہا من المفصل رواہ البخاری

روایت ہے براء بن عازب سے کہ مشاہیر انصار سے ہیں کہا اول ان شخصوں کے کہ آئے ہم پر یعنی انصار پر آنحضرتؐ کے صحابہ میں سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھے
فـ اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے انصار کی التماس سے بعضے اپنے اصحاب کو ہجرت سے پہلے مدینہ کو بھیجا بعضی مصلحتوں کے لیئے اور تاکہ سکھادیں قرآن شریف
اور احکام دین پس سب سے پہلے ان دونوں صحابیوں جلیل القدر کو بھیجا تب پس شروع کیا انہوں نے کہ پڑھاتے تھے ہم کو قرآن پھر آئے عمار بن یاسر اور بلال بن رباح
اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے عمرؓ بن الخطاب بیچ بیس شخصوں کے آنحضرتؐ کے صحابیوں میں سے بعد ازاں رونق افزا ہوئے آنحضرتؐ صلعم یعنی ساتھ ابوبکر صدیق کے پس
نہیں دیکھا میں نے اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئے ہوں ساتھ کسی چیز کے یعنی دنیا میں مانند خوش ہونے انکے کے سبب آنے آنحضرتؐ کے مدینہ میں یہانتک کہ دیکھا میں نے
لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتے یعنی کمال خوشی سے کہ یہ رسول خدا کے ہیں تحقیق آئے پس نہیں آئے یہانتک کہ سیکھی میں نے سورہ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہ سورت آنحضرتؐ
کے آنے سے پہلے سیکھ لی تھی بیچ جملہ اور سورتوں کے یا ساتھ اور سورتوں کے کہ مانند اسکے ہیں یعنی مقدار میں مفصل سے یعنی اوساط مفصل سے نقل کی یہ بخاری نے
فـ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہے مکہ میں اور مشکل اسپر یہ وارد ہوتا ہے کہ آیہ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اتری ہے زکوۃ فطر
میں اور واجب ہوا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسرے سنہ میں ہوا ہے پس احتمال ہے یہ کہ ہو یہ سورۃ مکی سوائے ان دونوں آیتوں کے کہ یہ مدنی ہوں
اور صحیح تر یہ ہے کہ ساری سورۃ مکی ہے پھر بیان کیا آنحضرتؐ نے کہ مراد آیہ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سے زکوۃ فطر اور نماز عید ہے پس نہیں ہے آیہ میں
مگر رغبت دلانی زکوۃ وصلواۃ میں بتغییر بیان مراد کے پس بیان کیا اسکو سنت نے بعد اسکے کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم **وعن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا
ما شاء وبین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابوبکر قال فدیناک بآبائنا وامہاتنا فعجبنا لہ فقال الناس انظروا
الی ہذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا وبین ما عندہ وہو
یقول فدیناک بآبائنا وامہاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو المخیر وکان ابوبکر اعلمنا متفق علیہ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے منبر پر یعنی مرض الموت میں جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ
تھا یہ پانچ رات پہلے وفات سے پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نے درمیان اسکے کہ دے اسکو ازنعمت دنیا سے مقدار اس چیز کے کہ چاہے
اللہ تعالی یا چاہے وہ بندہ درمیان اس چیز کے کہ نزدیک خدا کے ہے یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اس بندے نے اس چیز کو کہ نزدیک خدا کے ہے یعنی ثواب آخرت
اسلیئے کہ وہ چیز اور پایندہ تر ہے پس روئے ابوبکرؓ فـ یعنی بسبب کمال فہم وادراک کے پہچان لیا انہوں نے مفارقت کرنا آنحضرتؐ کا دنیا سے بقرینہ مرض کے یا اسلیئے کہ
اختیار کرنا اس چیز کا کہ اللہ کے پاس ہے اور ترک کرنا ازنعمت دنیا کا بحسب ظاہر کے مقدمات مراتب اولیا سے ہے اور وہ جانتے تھے کہ یہ دنیا کی نعمتیں مناسب نہیں
ہیں مقام سید الانبیا کے پس انتقال کیا انکے ذہن نے طرف اسکے کہ معنی اسکے بطریق اشارہ کے اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا
ہے پس کہا ابوبکرؓ نے یعنی خطاب کیا آنحضرتؐ کو کہ قربان ہوں ہم تم پر سے ساتھ ماں باپ اپنے کے یعنی اگر نفع دے قربان ہونا کہا راوی نے پس تعجب کیا ہم نے واسطے
ابی بکرؓ فـ کہ کیوں قربانی کرتے ہیں حالانکہ یہاں کوئی باعث نہیں ہے کہ مقتضی ہووے اسکو اور نہیں تھا یہ مگر بسبب سمجھنے انکے کے اس چیز کو کہ سمجھے ابوبکرؓ ارشاد
سے پس کہا لوگوں نے یعنی بعضوں نے کہ دیکھو طرف اس بوڑھے کے یعنی باوجود بڑھاپے کے کہ مقتضی ہے انکے وقار اور زیادتی عقل وفہم کا خبر دیتے ہیں رسول خدا

مسلم حال ایک بندے غیر معین کے سے کو اختیار دیا اسکو اللہ تعالیٰ نے درمیان اسکے کہ دیوے اسکو ناز و نعمت دنیا سے اور درمیان اسکے کہ ہی نزدیک اسکے اور وہ
بو رہا کا اتنا ہی کہ قربان ہوں ہم تم پر سے ساتھ باپوں اور ماؤں کے پس تھے آنحضرتؐ وہی اختیار دیئے گئے ف ع یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر امر میں کہ آنحضرت ہی بندے
اختیار دیئے گئے تھے یعنی آنحضرتؐ نے بندے سے اپنی ذات شریف مراد رکھی تھی ترجمہ اور تھے ابوبکرؓ زیادہ تر ہم میں کہ سمجھ لیتے اول ہی کہ بندے مخیر آنحضرتؐ ہیں **وَعَنْ**
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ
ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ
هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا
اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہ
بن عامر سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلعم نے اوپر شہیدوں احد کے بعد آٹھ برس کے ف ع یعنی وقت موت انکے سے پس کہا بعضوں نے کہ پڑھی آنحضرتؐ نے اپنی نماز
جنازہ کی اور یہی ظاہر ہے پس یہ حضرت کی خصوصیات سے ہے یا ان شہداء کی خصوصیت تھی اور کہا شافعی نے کہ مراد صلوٰۃ سے دعا ہی تھی اور حضرت شیخ رح
نے یوں لکھا ہے کہ مراد صلوٰۃ سے نماز جنازہ کی ہے اور یہ موید ہے مذہب حنفیہ کے کہ وہ قائل ہیں نماز پڑھنے کے شہداء پر اور شافعیہ کے نزدیک کہ وہ قائل نہیں ہیں
اسکے مراد دعا ہی ترجمہ مانند رخصت کرنے والے کے واسطے زندوں اور مردوں کے ف ع کہا مظہر نے یعنی استغفار کی انکے لیئے مانند رخصت کرنے کے واسطے زندوں
اور مردوں کے ای پہ رخصت کرنا زندوں کے لیئے بسبب رحلت کرنے آنحضرتؐ کے تھا دنیا سے اور مردوں کے لیئے بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرتؐ کے آنسے
اور یہ آنحضرتؐ کے آخر زمانہ حیات میں تھا ترجمہ پھر چڑھے آنحضرتؐ ممبر پر اور فرمایا کہ تحقیق میں آگے تمہارے فرط ہوں ف ع فرط ساتھ زبر ف اور رے کے وہ آگے جاتا ہے
قافلہ میں سے منزل پر واسطے درستی اور مہیا کرنے ڈول اور رسی اور پاک کرنے کنوئیں وغیرہ کے اور سامان طیار کرنے منزل کے کہ جسکو میر منزل کہتے ہیں اور یہاں مراد
آگے جانا آنحضرتؐ کا ہے دار آخرت میں واسطے کارسازی امت اور مہیا کرنے اسباب نجات اور شفاعت امت کے حاصل یہ کہ میں شفاعت کرنے والا تمہارا ہوں آگے تمہارے
جا کر مستعد شفاعت کا ہونگا ترجمہ اور میں تم پر شہید ہوں یعنی مطلع ہونگا تمہارے احوال پر اسلیئے کہ عرض کیئے جاوینگے مجھ پر اعمال تمہارے یا میں شاہد یعنی گواہ ہوں
گواہی دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنے دعوت اسلام تمہاری کے ترجمہ اور تحقیق مکان وعدہ تمہارے کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہے تمسے محشر میں حوض کوثر ہے
ف ع یعنی وہاں جا کر تمیز ہو جاویگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سے پس ہوگی شفاعت امت اجابت کے لیئے ترجمہ اور تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں یعنی اب
طرف حوض کے اس حال میں کہ میں اس جگہ اپنی میں ہوں ف ع یعنی منبر پر اور یہ ظاہری معنی پر ہے گویا حضرتؐ کے لیئے پردہ اٹھ گیا اور دکھا دیا گیا حوض کوثر اس
حالت میں ترجمہ اور تحقیق میں دیا گیا ہوں کنجیاں زمین کی یعنی کھولے جاوینگے میری امت کے لیئے خزانے زمین کے بسبب فتح ہونے شہروں زمین اور ایمان لانے
لوگوں اسکے کے اور تحقیق میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر یعنی تم سب پر شرک کا فر ہونے تمہارے سے پیچھے میرے یعنی اسلیئے کہ یہ واقع ہوا بعض سے و لیکن ڈرتا ہوں
میں تم پر دنیا سے کہ رغبت کروگے اسمیں ف ع مانند رغبت کرنے کے شئ نفیس میں اور میل کروگے اسمیں بہت اسلیئے کہ رغبت کرنی نعمتوں فانیہ میں مناسب ہے بلکہ رغبت
کرنی خاص اعمال باقیہ ہی میں چاہیے اور اسی لیئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزوں میں پس چاہیئے کہ رغبت کریں
رغبت کرنے والے یعنی کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے مضمون مذکور پر قول حضرتؐ کا پس قتل کروگے یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو واسطے
مال کے لیئے پھر ہلاک ہو جاؤگے جیسے کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نووی نے کہ اسمیں کئی معجزے ہیں آنحضرتؐ
کے اسلیئے کہ اسمیں خبر دی حضرتؐ نے یہ کہ امت انکی مالک ہوگی زمین کے خزانوں کی سو واقع ہوا یہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہیں ہونگے سو بچایا انکو اللہ تعالیٰ نے اس سے اور
وہ رغبت کرینگے دنیا میں پس یہ بھی واقع ہوا **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ

وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكٌ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نعمتوں خدا کی سے مجھ پر یہ خصوص کیا مجھکو ساتھ انکے یہ ہے کہ آنحضرتؐ وفات کیے گئے میرے گھر میں اور بیچ روز نوبت میری کے ف ع یعنی باوجود اسکے کہ آنحضرت مدت مرض میں وقت وفات تک حضرت عائشہ کے گھر میں تھے یہ بات بھی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہؓ کے پڑا یعنی آپ کی وفات آپکی نوبت ہی کے دن میں ہوئی اور جامع الاصول میں ہے کہ تھی ابتدا آنحضرتؐ کی بیماری کی یہ کہ درد سر شروع ہوا حضرتؐ کو عائشہ رض کے گھر میں پھر شدت سے ہوا اس حال میں کہ آپ میمونہ رض کے گھر میں تھے پھر اذن چاہا اپنی بیویوں سے کہ بیمار داری آپ کی عائشہ رض کے گھر میں کیجاوے پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرتؐ کے مرض کی بارہ دن تھی اور وفات پائی پیر کے دن وقت چاشت کے ربیع الاول کے مہینے میں بعضوں نے کہا دوسری تاریخ اور بعضوں نے کہا بارہویں تاریخ اور اکثر روایتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے ترجمہ اور وفات ہوئی حضرتؐ کی درمیان سینہ و زیر ہنسلی میری کے ف ع یعنی حضرتؐ کی وفات ہوئی اس حال میں کہ آپ تکیہ کئے ہوئے تھے انکے سینہ و گردن سے اور یہ دلالت کرتا ہے انکے کمال قرب و محبت پیار اور ایک روایت میں ہے بین حاقنتی وذاقنتی یعنی تھا سر حضرتؐ کا درمیان ہنسلی اور ٹھوڑی میری کے اور نہیں معارض ہے شکل وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نے روایت کی ہے طرق کثیرہ سے یہ کہ تھا سر مبارک آپکا حضرت علیؓ کی گود میں اسلیے کہ تمام طرق دونوں روایتوں کی خالی ایک طرح کی خرابی سے نہیں ہیں اور بر تقدیر صحت انکی کے تطبیق یوں دی جاوے کہ تھا سر مبارک آپکا حضرت علیؓ کی گود میں پہلے وفات کے ترجمہ اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتوں سے مجھ پر یہ ہے کہ خدا تعالی نے جمع کیا درمیان تھوک میرے کے اور تھوک آنحضرتؐ کے وقت وفات انکی کے ف ع یہ ہمیشہ نعمت ہے اور وقت موت کے بہت بڑی نعمت ہے کہ وقت انتہائے کرتوں کا ہے یا بیان واقع کرتی ہیں کہ نعمت اس وقت میسر ہوئی بعد ازاں بیان کرتی ہیں سبب پائے جانے اس نعمت کا ترجمہ کہ داخل ہوئے میرے پاس عبدالرحمن بن ابی بکر کہ بھائی انکے تھے اور انکے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ کرنے والی آنحضرت کی تھی یعنی حضرت میرے سینہ سے لگے بیٹھے ہوئے تھے پس دیکھا میں نے آنحضرتؐ کو کہ دیکھتے ہیں طرف عبدالرحمن کے یا طرف مسواک کے حال آنکہ میں جانتی تھی آنحضرتؐ کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکھتے ہیں مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر بدن کے پس کہا میں نے کیا لوں میں مسواک آپ کے لیے پس اشارہ کیا آنحضرتؐ نے اپنے سر مبارک سے کہ ہاں پس لی میں نے مسواک عبدالرحمن سے اور دی آنحضرتؐ کو وہ کی آپنے مسواک پس دشوار ہوئی حضرتؐ پر یعنی بسبب اسکے کہ وہ سخت تھی اور کہا میں نے کہ نرم کر دوں میں مسواک کو آپ کے لیے پس اشارہ کیا آپنے سر سے کہ ہاں پس نرم کر دی میں نے مسواک پس پھیری حضرتؐ نے مسواک دانتوں پر ف ع یعنی پس جمع ہوئے دونوں تھوک میرے حلق میں اور اسی طرح آنحضرتؐ کے حلق میں وقت وفات انکی کے اور اسمیں اشارہ ہے طرف رضی ہونے آنحضرتؐ کے عائشہؓ سے دم مرگ تک ترجمہ آنحضرتؐ کے روبرو ایک باسن تھا کہ اسمیں پانی تھا پس شروع کیا آنحضرتؐ نے کہ داخل کرتے تھے دونوں ہاتھ اپنے پانی میں اور پھیرتے انکو اپنے چہرہ مبارک پر ف ع اس سے معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تھی مزاج مبارک پر اس سے فی الجملہ تسکین ہو جاتی تھی اور اسمیں اشارہ طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کے بھی تھا اور یہ بھی اس سے نکلا کہ ایسے فعل ہر مریض اور اگر وہ نہ کر سکے تو کوئی اور کرے اسلیے کہ اس سے ایک طرح کی تخفیف ہوتی ہے کرب میں مانند پانی وغیرہ ٹپکانے کے حلق میں بلکہ وہ ہے ٹپکانا پانی وغیرہ کا جبکہ بہت حاجت ہو اسکی ترجمہ اور کہتے تھے لا الہ الا اللہ تحقیق واسطے موت کے سختیاں ہیں ف ع سکرات ساتھ زبر دونوں کے جمع سکرۃ کی ہے یعنی سختیاں اور بڑی بڑی مشقتیں قسم حرارتوں اور تلخیوں طبیعتوں کی سے کہ انبیا اور ارباب کمالات کے لیے بھی ہوتی ہیں پس نباہ انکو واسطے ان حالتوں کی اور طلب کرے اللہ تعالی سے آسانی اسکے واسطے میت کی اور شمائل ترمذی میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے آنحضرتؐ کو وقت نزع کے اس حال میں کہ انکے پاس پیالہ پانی کا تھا اور وہ اسمیں ہاتھ ڈالتے تھے اور پھیرتے تھے منہ پر پھر کہتے تھے اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ قَالَ عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ ترجمہ پھر اٹھایا آنحضرتؐ نے دست اپنا یعنی بطریق دعا کے یا بطور اشارہ کرنے کے طرف آسمان کے پس شروع کیا کہتے تھے یعنی کہ مر شامل کر مجھکو رفیق اعلی میں

یہاں تک کہ قبض روح کی گئی حضرت کی اور جھک گئے اور نیچے گر پڑے دست مبارک حضرت کے نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی دائیں طرف یا بائیں طرف یا
دونوں طرف اے مراد رفیق اعلی سے انبیا ہیں کہ ساکن ہیں اعلی علیین میں جیسے کہ اس حدیث میں آیا ہے مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہے ایک پر بھی اور بہت پر بھی یا مراد ملاء اعلی اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمان کے
رہنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد رفیق اعلی سے حضرت باعزت ہے اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالی پر آیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ خدائے تعالی
مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تمکو بیچ رہنے کے دنیا میں اور آنے کے یہاں فرمایا آنحضرت نے حضرت الرفیق الاعلی والسلام **وَعَنْهَا** قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ
بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
فَعَلِمْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت صلعم سے فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھ مرض الموت کے مگر کہ اختیار
دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کے ف ع یعنی اسکو اختیار دیتے ہیں کہ چاہے دنیا میں رہے ایک اور مدت تک اور چاہے متوجہ ہو عالم عقبی کی طرف اور کچھ شک
نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا رہا ہے اس چیز کو کہ اللہ کے پاس ہے اسلئے کہ وہ بہتر اور پائندہ تر ہے ترجمہ اور تھے آنحضرت بیچ اس بیماری کے کہ وفات کئے گئے
پکڑا حضرت کو سختی آواز نے یعنی مرتے وقت جو بلغم یا سانس آنکر حلق میں اٹک جاتا ہے اور اس سے آواز بھاری ہو جاتی ہے وہ حالت حادث ہوئی پس
سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہیں شامل کر مجھکو ساتھ ان لوگوں کے کہ انعام کیا تو نے اوپر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق اور شہدا اور صالحین ف ع اور بعد اسکے
یہ ہے وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھے ہیں وہ رفیق حاصل یہ کہ رفیق اعلی کے ساتھ مجھکو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق بھی حاصل خوب ہو جاتی ہے اس روایت
میں اور پہلی روایت میں ترجمہ پس سمجھی میں اس عبارت سے کہ آنحضرت اختیار دئے گئے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی درمیان باقی رہنے کے دنیا
میں اور متوجہ ہونے کے طرف عالم عقبی کے اور یہ کلام بیچ جواب تخییر کے کہا ہے کہ اختیار کیا دنیا سے جانے کی شوق کو **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ
يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ
فَاطِمَةُ يَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ شدت سے
بیماری ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیہوشی کرتی تھی انکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ رضہ نے وائے ہے کرب باپ میرے کو یعنی کیا شدت مرض ہے آپکو پس فرمایا آنحضرت نے
حضرت فاطمہ کو نہیں ہے تیرے باپ پر محنت و شدت بعد آج کے دن کے ف ع یعنی یہ کرب بسبب شدت دکھ بیماری کے ہے اور بعد آج کے دن کے نہیں ہوگا یہ اسلئے
کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کے ہوتا ہے بعد آج کے دن کے منقطع ہو جاینگے یہ علائق صوریہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ ہیں تو کرب ہی نہیں ترجمہ پس جبکہ وفات
پائی حضرت نے کہا فاطمہ رضہ نے اے باپ میرے اجابت کی اور گئے طرف پروردگار کے کہ بلایا اسکو اپنے حضور میں اے باپ میرے اے وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہ اسکی ہے اے
باپ میرے طرف جبرئیل کے پہونچاتے ہیں ہم خبر موت کی اسکو پس جبکہ دفن کئے گئے حضرت کہا فاطمہ رضہ نے اے انس آیا گوارا ہوا تمہارے نفسوں پر اے صحابہ یہ کہ ڈالو تم اوپر
پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہ بخاری نے ف ع یہ اشعار بھی نسبت کئے جاتے ہیں طرف فاطمہ رضہ کے کہ حضرت کے غم میں کہے ہیں **اشعار**
مَاذَا عَلٰى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَا ۔ اَنْ لَّا يَشَمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا ۔ صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا ۔ صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا
لِقُدُوْمِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَاَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ

عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ رونق افزا ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتی کہ کھیلے حبشی ساتھ نیزوں اپنے کے یعنی بسبب عادت اپنی کے جیسے یہاں بچے بازی کرتے ہیں از راہ خوش ہونے کے بسبب تشریف لانے آنحضرت کے نقل کی یہ ابوداود نے اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ ہو خوبتر یعنی خاص میں اور نہ روشن تر یعنی ظاہر میں اس دن سے کہ آئے ہمپر اس دن میں یعنی مدینہ میں آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا دن تھا وہ اسلئے کہ وہ تھا دن وصال کا مشتاقین جمال کے لیے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی کہ نہایت برا اور غمگین کرنے والا ہو یعنی دل میں اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکھوں میں اس دن سے کہ وفات پائی اسمیں رسول خدا صلعم نے یعنی اسلئے کہ وہ دن فراق کا تھا عشاق پر اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئے اسمیں رسول خدا صلعم مدینہ میں روشن ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اسمیں آنحضرت نے تاریک ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جھاڑے تھے ہمنے ہاتھ اپنے خاک سے اس حال میں کہ تحقیق ہم آنحضرت کے دفن کرنے میں مشغول تھے یہاں تک کہ نا آشنا جانا ہمنے اپنے دلوں کو یعنی متغیر ہوگئے حال ہمارے بسبب وفات رسول خدا صلعم کے پس بسبب ظہور انواع ظلمت کے ہم نہیں پاتے تھے دل اپنے اس حالت پر کہ تھی یعنی صفائی اور نورانیت کہ حاصل تھی مشاہدہ انوار آنحضرت کے سے اور اترنے وحی کے سے اسمیں بڑا ہی فرق پڑ گیا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا صحابہ نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کے یعنی دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے پس بعضوں نے کہا کہ بقیع میں دفن کریں اور بعضوں نے کہا کہ حضرت کی مسجد میں اور بعضوں نے کہا کہ مکہ میں اور بعضوں نے کہا کہ قدس میں کہ وہاں مقبرے انبیا کے ہیں یا نفس دفن میں اختلاف کیا کہ آیا دفن کریں یا نہیں جیسا کہ شمائل ترمذی میں ہے کہ کہا صحابہ نے حضرت ابوبکر سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کئے جاویں رسول خدا صلعم یا نہیں فرمایا انہوں نے کہ ہاں کہا صحابہ نے کہاں کہا ابوبکرؓ نے اس مکان میں کہ قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح انکی اسلئے کہ نہیں قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح انکی مگر مکان طیب میں پس جانا صحابہ نے کہ سچ کہا ابوبکر نے تھی اور یہ منافی نہیں ہے اسکے کہ روایت کیا گیا ہے اس حدیث میں ترجمہ پس کہا ابوبکر نے سنا میں نے آنحضرت سے کچھ کہ وہ یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اس جگہ کہ دوست رکھتا ہے وہ پیغمبر یا چاہتا ہے اللہ تعالی یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اسمیں دفن کرو انکو بیچ جگہ بچھونے انکے کے یعنی جہاں وفات پائی ہے نقل کی یہ ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس حالت میں کہ وہ تندرست تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کی یہاں تک کہ دکھائی جاتی ہے اس پیغمبر کو جگہ اسکی یعنی جو جگہ خاص ہے اسکے لیے بہشت سے یعنی منازل عالیہ اسکے سے پھر اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہے ہماری درگاہ میں آوے چاہے دنیا میں رہے اور یہ اختیار دینا واسطے اظہار شرف

اور عزت ؛ یاکی ہے درگاہ صمدیت میں والا ہو کچھ کہ حکم ہوتا ہے اور وہ بھی وہی اختیار کرتے ہیں کہ جو اصل حکم ہے ترجمہ کہا عائشہؓ نے پس جبکہ نازل کی گئی حضرتؐ پر موت یعنی علامتیں اسکی اس حال میں کہ سر مبارک آنحضرتؐ کا میری ران پر تھا بیہوشی ڈالی گئی آپ پر یعنی بیہوش ہوئے پھر ہوش میں آئے پھر اٹھائی نگاہ اپنی طرف چھت کے یعنی اسلئے کہ وہ چھت ہے آسمانوں کی پھر کہا یا الٰہی اختیار کیا میں نے یا مانگتا ہوں میں رفیق اعلیٰ کو کہا میں نے اب کہ اختیار کرتے ہیں حضرتؐ اس عالم کو اختیار نہیں کرینگے ہمکو کہا عائشہؓ نے اور پہچانا میں نے کہ یہ قول اشارہ ہے طرف اس حدیث کے کہ کہی تھی حالت صحت اپنی میں بیچ کہنے اپنے کے کہ قبض روح نہیں کیجاتی ہے کسی پیغمبر کی کبھی یہانتک کہ دکھائی جاتی ہے جگہ اسکی بہشت سے پھر اختیار دیا جاتا ہے ف ح پس یہ دیکھنا بہشت کی طرف تھا اور کہنا اس کلام کا اللھم الرفیق الاعلیٰ جواب اس تخییر کا تھا ترجمہ کہا عائشہ نے پس تھا آخری کلام کہ بولے اسکو آنحضرتؐ یہ قول حضرتؐ کا یا الٰہی اختیار کیا ہوں میں رفیق اعلیٰ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا سہیلی نے اول کلمہ کہ بولے ہیں آنحضرتؐ حالت شیرخوارگی میں پاس حلیمہ کے اللہ اکبر ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ جس روز الست بربکم کہا گیا تو اول حضرتؐ ہی نے بلیٰ فرمایا **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہ بھی روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اپنی اس بیماری میں کہ فوت ہوئے اسمیں اے عائشہ ہمیشہ تھا میں کہ پاتا تھا میں درد اس طعام کا کہ کھایا تھا میں نے خیبر میں ف ح یعنی وہی جو بکری میں زہر ملا کر دیا تھا آپ کو کہ بیان اسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر نہیں ہوئی اسکی ہلاک ہونے میں واسطے ظہور معجزے کے لیکن ایک طرح کا دکھ اس سے باقی تھا اور کبھی کبھی ظہور کرتا تھا ترجمہ اور یہ وقت پانے میرے کا ہے اپنی رگ جان کے کٹ جانے کو اس زہر کے اثر سے نقل کی یہ بخاری نے ف ح ظاہرا حکمت الٰہی مقتضی اسکے ہوئی کہ اثر اس زہر کا وقت موت کے ظاہر کیا واسطے حاصل ہونے مرتبہ شہادت کے جیسا کہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی سانپ کے زہر کے اثر سے مرے کہ غار میں وقت ہجرت کے کاٹا تھا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغْطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَاْنُهُ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ بِثَلٰثٍ فَقَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا جبکہ حاضر کی گئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ف ع یعنی حاضر ہوئی آپکو موت مراد ایام مرض سے ہیں کہ قریب تھا حضور موت کا تھا اور وہ روز پنجشنبہ کا تھا اور روز وفات روز دوشنبہ کے ہوئی ترجمہ اور گھر میں تھے بہت شخص کہ انمیں عمرؓ بھی تھے فرمایا آنحضرتؐ نے لے آؤ لکھ دوں تمہارے لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہ ہو تم بعد اسکے ف ع کہا نووی نے شرح مسلم میں جاننا چاہیے کہ آنحضرتؐ معصوم تھے جھوٹ بولنے سے اور تغیر کرنے سے کسی چیز کے احکام شرعیہ سے بیچ حالت صحت و مرض میں اور معصوم تھے ترک کرنے بیان اس چیز کے کہ حکم کیے گئے تھے بیان کرنے اسکے کا اور معصوم تھے ترک کرنے تبلیغ ان چیزوں کے کہ واجب کی تھی

اور تبلیغ انکی اور نہیں تھے وہ معصوم امراض جسمانی سے کہ جس سے نقصان انکے مرتبہ مین نہیں آتا تھا اور نہ فساد پڑتا تھا انکی شریعت مین اور سحر کیا گیا حضرت پر حتی کہ
ہوگئے تھے ایسے کہ انکے خیال مین آتا تھا کہ وہ کر چکے ہین ایک کام اور حال آنکہ نہیں کیا ہوتا تھا اسکو اور نہیں صادر ہوتا تھا انسے اس حال مین کوئی کلام احکام مین مخالف اسکے
کہ پہلے کہہ چکے تھے پس جب جانا تو نے یہ مقدمہ جو ذکر کیا ہمنے تو اب ہین کہ خلاف کیا ہے علما نے بیچ اس نوشتہ کے کہ ارادہ کیا تھا حضرت نے اسکے لکھنے کا پس کہا بعضون نے کہ
آنحضرت نے چاہا تھا کہ معین کرین ایک کو صحابہ مین سے واسطے خلافت کے تا واقع نہو نزاع اور مین کہتا ہون مین کہ یہ بہت بعید ہے اسواسطے کہ تعین و تصریح کرنے اوپر خلافت ابی بکر یا عمر
یا عباس یا علی کے نہیں محتاج تھی طرف کتابت کے بلکہ زبان سے کہہ دینا کافی تھا اور بہ تحقیق حضرت نے اشارہ کر بھی دیا تھا طرف خلافت ابی بکر کے ساتھ نیابت امامت کے مع تصریح کرنے
کے ساتھ قول اپنے کے یابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہان اگر کہا جاوے کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھین خلافت مستمرہ اپنی وفات کے بعد کی
کہ جو مستحق ہونگے ایک بعد دوسرے کے امام مہدی کے نکلنے تک اور نزول عیسی تک تو البتہ یہ ایک وجہ معقول ہے لیکن چاہا اللہ تعالی نے امر خلافت کو پوشیدہ رکھنا پس نہ لکھ سکے
آنحضرت اور بعضون نے کہا کہ چاہا تھا آنحضرت نے نوشتہ لکھنا ایک بیان ہو جسمین احکام مہمہ کا تفصیل و تلخیص تا کہ اٹھ جاوے نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص علیہ پر
کہتا ہون مین کہ نہیں تھا حضرت کے زمانہ مین نزاع تا اٹھ جاتا اور نہیں تھا خلاف تا مندفع ہو جاتا رہا یہ کہ باعتبار زمانہ مابعد کے کہ واقع ہوگا اختلاف ہر مکان مین
اسکے واقع ہونے کی خود حضرت نے خبر دیدی تھی ساتھ قول اپنے کے اختلاف امتی رحمۃ اور ساتھ قول اپنے کے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھ قول اپنے کے
علیکم بالسواد الاعظم اور ساتھ قول اپنے کے ستفترق امتی الی ثنتین اور فرمایا اللہ تعالی نے ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم
علاوہ یہ کہ احکام شرعیہ منحصر نہیں ہین کیونکر ہو ان مین نص و منصوص ایک ساعت مین اسی طرح کہ منصوص ہو نہین خلاف بالکل ہان اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اسکے یہ کہ
حضرت نے قصد کیا تھا یہ کہ لکھین ایک نوشتہ کہ جسمین بیان کرین بعضے ایسے احکام کہ اگلے زمانون مین پائے گئے ہین اور کتاب سنت مین نہین ہین تو بعید نہیں ہے آیات
و رحمت سے اوپر تمام امت کے یا ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھین نوشتہ کہ بیان ہو جسمین طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کرین جسمین احوال گمراہ فرقون کا قسم معتزلہ و خوارج اور
روافض اور تمام اہل بدعت سے ترجمہ پس کہا عمر نے کہ تحقیق غالب ہے آنحضرت پر بیماری اور تمہارے پاس ہے قرآن کفایت کرتی ہے ہمکو کتاب اللہ ف ع ح یعنی امر دین
مین بموجب قول اللہ تعالی کے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اور سنت بھی تابع اور مفسر و مبین اسکی ہے اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نے انکو کہ جو جھگڑتے تھے انسے یا
باتین پس یہ سد ہے اوپر نبی صلی اللہ علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنے سے تخفیف و آسایش دینی آنحضرت کی تھی تکلیف سختی درد و بیماری کے اور جان لیا تھا
انہونے کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب و عزم کے نہیں ہے بلکہ انکی مصلحت کے لیے ہے اگر کرین تو مختار ہین کرین اور اگر نہ کرین تو وہ جانین اور یہ عادت مستمرہ تھی کہ جب حکم
کرتے تھے حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب و الزام کے نہو تو وہ گفتگو کرتے تھے آنحضرت سے جسمین پس چھوڑ دیتے تھے آنحضرت انکو انکی راے اور صوابدید پر اور
اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چھوڑتے انکی راے پر اور عمر یہ بھی سمجھے تھے کہ شاید کوئی امر ہو شاق سخت صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سے اشارہ کیا
کہ ترک اسکا اولی ہے اور آنحضرت صلعم نے بھی ترک کیا اور مثل اسکے ہے گذرا اول کتاب مین بھیجنا ابوہریرہ کا کہ بشارت دین لوگون کو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے جنت مین
داخل ہوگا پس منع کیا انکو عمر نے تا کہ لوگ تکیہ نہ کر بیٹھیں اسپر اور عمل مین سست ہون اور بہ تحقیق حضرت عمر کے لیے موافقات ہین کہ موافق ہوئے ہین کتنی
جگہون مین مخالفات سے پس ممکن ہے حمل کرنا اس قضیہ کا موافقت پر پس اٹھ جاویگی مخالفت اور دلالت کرتا ہے اسپر سکوت آنحضرت کا اس کہنے پر اور ترک کرنا کتابت
کا اور ایک جماعت نے کہا کہ یہ امر حضرت سے ابتدا نہ تھا بلکہ پہلے بعضی صحابہ نے آنحضرت سے طلب کیا تھا کہ کچھ لکھیں پس قبول کیا انکی رغبت کو اور جب دیکھا کہ بعضے راغب
نہیں ہین جیسے عمر اور جو کہ موافق انکے تھے ترک کیا لکھنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفاء اور بیہقی نے کہا کہ سفیان بن عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت
چاہتے تھے خلافت ابوبکر صدیق کے لیے لکھین بعد ازان ترک کیا بسبب اعتماد کرنے کے تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ تجاوز نہ کرینگے اس سے مومن جیسے کہ
فرمایا یابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر چنانچہ تیسری فصل مین آتا ہے بیان اسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود لکھنا بہت سے وصیت کرنے واسطے علی مرتضی کی خلیفہ ہونے

انکا تھا یہ خالی تناقض سے نہیں ہے اسلیے کہ یہ جو کہتے ہین کہ عدم تحریر مین خلیفہ کے انکا نص قطعی سے ثابت ہوا پس جب یہ ہو چکا تھا تو گویا احتیاج لکھنے کی رہی اور تمام یہ تفصیح ہے باب
مناقب علی کے آویگا ترجمہ پس اختلاف کیا انہون نے گھر مین تھے یعنی صحابہ اور اقارب اور جھگڑنے لگے پس بعضے انمین سے کہتے تھے نزدیک کرو حضرت کے یعنی اسباب لکھنے کا دوات
قلم وغیرہ کہ لکھیں تمہارے لیے آنحضرت اور بعضے انمین سے کہتے وہی بات کہ جو عمر نے کہی یعنی منع کرتے تھے لکھوانے سے بسبب شدت مرض آنحضرت کے پس جب بہت کیا لوگون نے
شور وغوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت نے اٹھ جاؤ میرے پاس سے فائدہ یعنی پس صحیح تر یہی ہے قصد لکھنے کا تھا اور اس چیز کے کہ ثابت ہوئی تمہارے نزدیک کتاب و سنت سے کہا
نووی نے کہ آنحضرت نے قصد کیا تھا لکھنے کا اسوقت کہ انکی رائے مین آیا تھا کہ یہ مصلحت ہے یا وحی کی گئی تھی طرف انکے اسکی پھر ظاہر ہوا کہ لکھنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہو طرف انکے
اسکی اور نسخ کیا گیا ہو اور عمر رض نے جو کہا حسبنا کتاب اللہ تو اتفاق ہے علماء کا اسپر کہ یہ انکے دلائل فقاہت اور دقائق نظر و فہم سے ہے اسلیے کہ وہ ڈرے اس سے کہ مبادا لکھیں آنحضرت
ایسے امور کہ عاجز ہون لوگ انکے کرنے سے اور مستحق ہون عذاب کے بسبب ہونے انکے کے ثابت منصوص سے کہ نہیں گنجایش ہے انمین اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتھ اس قول کے
کہ حسبنا کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کے مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ اور طرف قول اللہ تعالی کے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ ترجمہ
کہا عبید اللہ نے کہ راوی حدیث کا ہے ابن عباس سے پس تھے ابن عباس کہتے کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہے کہ ہوا حائل اور واقع درمیان پیغمبر خدا کے اور درمیان
اسکے کہ لکھیں انکے لیے یہ نوشتہ بسبب اختلاف انکے کے اور شور و شغب انکے کے فائدہ کاشکے وہ اختلاف اور غل کرتے تا حضرت کچھ لکھتے کہ سبب ہدایت کا ہوتا پس
تھے ابن عباس مائل طرف خلاف اس چیز کے کہ کہی عمر نے اور انہون نے کہ تابع تھے انکے صحابہ مین سے فائدہ کہا بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین کہ حضرت عمر کو مقصود تھا کہ حضرت
کو تکلیف نہ ہو لکھنے مین شدت مرض کی حالت مین اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکھنا کسی چیز ضروری کا تو نہ چھوڑتے اسکو انکے اختلاف کرنے سے بسبب قول اللہ تعالی کے
بلغ ما انزل الیک من ربک جیسے کہ نہ چھوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کے اور جیسے کہ حکم کیا یہود کے نکالنے کا جزیرہ عرب سے وغیر ذلک وہ
چیزیں کہ آتا ہے بیان انکا خصکہ چونکہ وہ چیز ضروری نہ تھی حضرت عمر سمجھے کہ حضرت کو بیچ شدت مرض مین تکلیف کیون دیں کہ کوئی چیز کلام اللہ مین نہین ہے اللہ تعالی فرماتا ہے
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اس سے جانا گیا کہ نہیں واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب و سنت مین بیان اسکا ہے صراحۃ یا دلالۃ اور یہی سمجھے کہ
باب اجتہاد کا بند نہ ہو جاوے اہل علم و استنباط پر پس دیکھا عمر رض نے صواب ترک کرنا کتابت کا واسطے تخفیف آنحضرت کے اور فضیلت مجتہدین کے اور حضرت نے جو حضرت عمر کی
بات کا انکار نہ کیا تو یہ دلیل ہے اسپر کہ حضرت نے انکی رائے کو پسند کیا اور تھے عمر زیادہ بڑے فقیہ بہ نسبت ابن عباس اور موافقین انکے کے ترجمہ اور بیچ روایت سلیمان ابن
ابی مسلم احول کے کہ ایک شخص ثقات اور ائمہ دین مین سے ہین یون آیا ہے کہ کہا ابن عباس نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہے عجیب دن پنجشنبہ کا فائدہ اور جو کچھ کہ واقع ہوئی مصیبت
عجیب اسمین اشارہ کرتے ہین ابن پنجشنبہ کی طرف کہ قضیہ مذکورہ اسمین واقع ہوا ترجمہ پھر روئے ابن عباس اتنا روئے کہ تر کر دیا انکے آنسوؤن نے سنگریزون کو کہ
وہان پڑے تھے فائدہ احتمال ہے کہ روئے ابن عباس بسبب یاد آنے وفات آنحضرت کے یا بسبب اسکے کہ گمان ہے انکے فوت ہوئی خیر کثیر کہ حاصل ہوتی بسبب لکھنے
نوشتہ مذکور کے اور یہ احتمال اظہر ہے اس مقام مین ترجمہ کہا اینے ابن عباس اور کیا ہے روز پنجشنبہ فائدہ یعنی کیا حال کہتا ہے کیا واقع ہوا اسمین ظاہر عبارت سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول سلیمان احول کا ہے اور یون نہیں ہے بلکہ کہنے والے اسکے سعید بن جبیر ہین کہ سلیمان احول روایت انکے کرتے ہین اور وہ روایت
کرتے ہین ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسدن پس فرمایا لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی لکھدون مین تمہارے
لیے ایک نوشتہ نہ ہو گے تم گمراہ بعد اسکے کبھی فائدہ کہا بعض علماء نے کہ یہ عبارت ظاہر ہے اسپر دلالت کرتی ہے کہ مراد لکھنا احکام کا ہو تفصیل سے واللہ اعلم ترجمہ پس
تنازع و اختلاف کیا لوگون نے اور نہیں لائق ہے نبی کے پاس تنازع اور اختلاف فائدہ ظاہر سیاق کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام ابن عباس کا ہے کہ درمیان
مین حدیث کے داخل کیا اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہے فائدہ ترجمہ پس کہا بعضے صحابہ نے کہ کیا ہے حال حضرت کا کیا ترک کرتے ہین یعنی دنیا کو
فائدہ بیچ معنی ہجر کے فتح الباری مین قرطبی سے کئی احتمال نقل کیے ہین از انجملہ ایک احتمال یہ بھی لکھا ہے کہ لفظ ہجر فعل ماضی ہے ہجر سے کہ

ساتھ زبر اول اور جزم دوسرے حرف کے ہی اور مفعول محذوف ہی یعنی الحیوۃ انتہی پس صاحب ترجمہ نے بموجب اسکے ترجمہ کیا ہی اور ملا علی ق نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہی اور شیخ عبد الحق نے یوں لکھا ہی کہ کیا ہی حال انکا اور کیا ہوا ہی انکو آیا مختلط اور پریشان ہوا ہی کلام انکا بسبب مرض کے اور یہ انکار ہی ان لوگوں پر کہ کہتے تھے کہ نہ لکھیں یعنی کیوں منع کرتے ہو لکھنے سے خیال کرتے ہو کہ مختلط ہوا ہی کلام انکا یہ اعتقاد اس جناب کے بہ نسبت نہ رکھنا چاہیے اور ہجر بمعنی فحش اور ہذیان کے بھی آتا ہی اور یہ بھی ممتنع ہی آنحضرت سے پس چھوڑ دو کہ لکھیں اور کلام محمول استفہام انکاری پر ہی انتہی ترجمہ پوچھو حضرت سے کہ کیا فرماتے ہیں اور کیا غرض رکھتے ہیں پس شروع کیا بعضے صحابہ نے تکرار کرنا حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کہ چھوڑ دو مجھکو چھوڑ دو مجھکو یعنی اس شور و غوغا کرنے سے پس وہ حالت کہ میں اسمیں ہوں یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اسکی ملاقات کے لیے اور تفکر اسمیں وغیر ذلک بہتر ہی اس چیز سے کہ بلاتے ہو تم مجھکو طرف اسکے ف ع یعنی افضل ہی اس حالت سے کہ تم اسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور جھگڑا ہی کہا خطابی نے کہ روایت کیا گیا ہی آنحضرت سے کہ آپ نے فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف دین میں تین قسم پر ہی ایک تو اثبات صانع میں ہی اور اسکی وحدانیت میں اور انکار اسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اسکی صفات اور مشیت میں ہی اور انکار اسکا بدعت ہی اور تیسرا احکام فروع میں ہی کہ محتمل ہوتے ہیں کئی وجہوں کو پس اس اختلاف کو کیا ہی اللہ تعالیٰ نے رحمت و کرامت واسطے علما کے اور کہا مازری نے اگر کہا جاوے کہ کیونکر جائز ہوا صحابہ کے لیے اختلاف اس نوشتہ میں باوجود فرمانے حضرت کے لاؤ کتاب پس جواب اسکا یہ ہی کہ اوامر کے متعلق ہوتے ہیں قرائن کہ نقل کرتے ہیں اوامر کو وجوب سے طرف استحباب کے نزدیک اس شخص کے کہ کہتا ہی کہ اصل اوامر کی وجوب ہی پس شاید کہ ظاہر ہوئے ہوں آنحضرت سے ایسے قرائن کہ دلالت کرتے ہوں اسپر کہ نہیں واجب یہ بلکہ سپرد کیا اسکو انکے اختیار کی طرف اور یہ دلیل ہی اوپر رجوع کرنے انکے طرف اجتہاد کے شرعیات میں اور یہ بجا اجتہاد عمر کا طرف منع کرنے کے پس شاید کہ انہوں نے اعتقاد کیا کہ صادر ہوا ہی یہ حضرت سے بغیر قصد بالجزم کے اور تھا یہ قرینہ ارادہ عدم وجوب کے واللہ اعلم ترجمہ پس جب درگذرے صحابہ اس گفتگو سے حکم کیا آنحضرت نے انکو تین باتوں کا پس فرمایا نکال دو مشرکوں کو جزیرہ عرب سے ف ع ح گذر چکا ہی بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب کے اور معنی جزیرہ عرب کے ابتدا کتاب میں بیچ باب الوسوسہ کے مذکور ہوئے ہیں ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیوں کا کہ امرا اور حاکموں کے پاس سے آویں اور احسان سلوک کیا کرو انسے مانند اسکے کہ میں احسان کرتا ہوں انپر ف ع یعنی از روی کمیت و کیفیت کے بوجہ تمیز کے درمیان انکے بحسب لیاقت انکی کے اور یہ حکم فرمایا حضرت نے اسلیے کہ تا ایلچی خوش ہوں اور رغبت کریں غیر انکے مولفۃ القلوب میں سے اور کہا علما نے برابر ہی کہ مسلمان ہوں ایلچی یا کافر سب کے لیے یہی حکم ہی ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سے یعنی بسبب نسیان کے اس سے یا واسطے قصدا کے یا ذکر کیا اسکو ابن عباس نے پس بھول گیا میں اسکو اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ کہنا سکوت کیا یا کہا اور میں بھول گیا قول سلیمان احول کا ہی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نووی نے کہ ساکت ابن عباس ہیں اور بھول جانے والے سعید بن جبیر ہیں تو بموجب شرح ملا علی کے لکھا گیا اور حضرت شیخ نے فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو لکھا ہی یعنی سکوت کیا آنحضرت نے تیسری بات سے یا فرمائی حضرت نے پس بھول گیا میں اور کہا ہی علما نے کہ تیسری بات یہ تھی کہ سامان سست کر دینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اسکے اسباب کی درستی کر رہے تھے کہ اسی اثنا میں بیمار ہوئے یا تیسری بات تھی منع کرنا قبر پرستی سے جیسے کہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد **وعن** انس قال قال ابو بکر لعمر بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن نزورھا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورھا فلما انتھینا الیھا بکت فقالا لھا ما یبکیک اما تعلمین ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی لا ابکی انی لا اعلم ان ما عند اللہ تعالی خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع من السماء فھیجتھما علی البکاء فجعلا یبکیان معھا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا کہا ابو بکر نے واسطے عمر کے بعد وفات آنحضرت کے چلو ہمکو طرف ام ایمن کے تا ملاقات کریں ہم انسے جیسے کہ حضرت ملاقات کرتے تھے انسے ف ع ام ایمن یہاں ہیں اسامہ بن

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تھیں آنحضرت کی بعد وفات عبداللہ والد حضرت کے بسبب میراث کے ہاتھ لگین تھیں پھر انکو آزاد کر دیا تھا اور نام انکا برکہ تھا اور نکاح کر دیا تھا انکا نبی صلعم نے اور وہ پانی پلاتی تھیں اور دوا دارو کرتی تھیں زخمیوں کی اور تھیں وہ حبش کی اور وفات ہوئی انکی حضرت عمر کی وفات کے بیس روز بعد اور زید کی مالکہ تھیں حضرت خدیجہ کبری پھر حضرت نے انکو خدیجہ سے مانگا پس ہبہ کیا انہوں نے انکو آنحضرت کے تئیں پھر آزاد کر دیا انکو آنحضرت نے کذا ذکرہ بعض المحققین

ترجمہ پس جبکہ پہنچے ہم یعنی ہم دونوں اور تھیں طرف ام ایمن کی روئیں ام ایمن پس کہا ابوبکر اور عمر نے ام ایمن سے کہ کس چیز نے رلایا تجھکو یعنی کیوں روئی تو کیا نہیں جانتی تو کہ جو کچھ کہ خدا تعالی کے پاس ہے یعنی درجات ثواب بہتر ہے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ام ایمن نے کہ نہیں روتی ہوں میں اسواسطے کہ میں نہیں جانتی کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے بہتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یعنی اسلیے کہ یہ امر ظاہر و باہر ہے ولیکن روتی ہوں میں اسواسطے کہ وحی آنی تحقیق منقطع ہوئی آسمان سے پس باعث ہوئیں ام ایمن یعنی کلمہ کہنا ابوبکر اور عمر کو رونے پر پس شروع کیا رونا ان دونوں صاحبوں نے انکے ساتھ نقل کی یہ مسلم نے یعنی اور یہ رونا نہیں منقطع ہونیکا آنحضرت کا تھا

وعن ابی سعید الخدری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ونحن فی المسجد عاصبا راسہ بخرقۃ حتی اھوی نحو المنبر فاستوی علیہ واتبعناہ قال والذی نفسی بیدہ انی لانظر الی الحوض من مقامی ہذا ثم قال ان عبدا عرضت علیہ الدنیا وزینتہا فاختار الاخرۃ قال فلم یفطن لہا احد غیر ابی بکر فذرفت عیناہ فبکی ثم قال بل نفدیک بآبائنا وامہاتنا وانفسنا واموالنا یا رسول اللہ قال ثم ہبط فما قام علیہ حتی الساعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا باہر نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں کہ جسمیں وفات ہوئی اس حال میں کہ ہم مسجد میں تھے باندھے ہوئے تھے سر اپنا کپڑے سے یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نے طرف منبر کے پس چڑھے اسپر اور ساتھ ساتھ گئے ہم حضرت کے یعنی اور بیٹھے ہم نیچے منبر کے متوجہ ہوکر حضرت کی طرف فرمایا حضرت نے یعنی بعد حمد و ثنا کے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف حوض کوثر کے اس جگہ اپنی سے کہ جہاں کھڑا ہوں پھر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہے روبرو کی گئی اور دکھائی گئی اسپر دنیا اور آرایش اسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اسکی دنیا پر فرع اور روایتوں میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہے کہ اگر چاہے تو دنیا میں رہنا تو خزانے دنیا کے تجھکو سونپیں ہم اور پہاڑ تیرے لئے سونے چاندی کے بنادیں ہم اور ثواب اور درجہ کہ ہمارے پاس تیرے لیے ہے اسمیں سے کم نہ کرینگے ہم اور اگر چاہے تو ہمارے پاس آ آنحضرت نے سر جھکایا یعنی بطور مشورہ فکروں کے اور کہتے ہیں کہ آنحضرت کے غلاموں میں سے ایک غلام حاضر تھا اسنے عرض کیا یا رسول اللہ خیر دنیا میں ہے کہ آپکی دولت سے ہم بہرہ مند ہوں اور آرام پاویں آنحضرت نے جبرئیل کی طرف نگاہ کی اور سمجھے کہ مقصود کیا ہے یعنی مقصود جتلانا ہے اور کہا کہ یہی چاہتا ہوں کہ وہاں آؤں غرض کہ حضرت نے آخرت ہی کو کہ باقی ہے اختیار کیا اور دنیا فانی کی طرف توجہ نہ کی کہا بعضے عارفوں نے کہ اگر اختیار دیا جاوے عاقل درمیان دو پیالوں کے کہ ایک انمیں سے مٹی کا پایدار ہو اور دوسرا سونے فانی کا تو اختیار کرے پایدار مٹی کے کو اوپر فانی سونے کے پس کیا حال ہے جس صورت میں کہ امر بالعکس ہو یعنی ایک پیالہ پایدار سونے کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت میں بطریق اولی پایدار سونے کو قبول کرنا چاہیے پس آخرت سونا باقی ہے اور دنیا فانی مٹی جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکے اللہ سبحانہ نے ساتھ قول اپنے کے والاخرۃ خیر وابقی فرع پس نہ سمجھا اس نکتہ کو کوئی سوا ابوبکر کے پس جاری ہوئے آنسو ابوبکر کی آنکھوں سے پس روئے پھر کہا ابوبکر نے کہ عاشق صادق جمال محمدی کے تھے بلکہ قربان کرتے ہیں ہم تم پر سے باپ اور مائیں اور جانیں اور مال اپنے یا رسول اللہ کہا ابو سعید راوی نے پھر اترے حضرت منبر سے پس کھڑے ہوئے منبر پر اس وقت تک یعنی وہ آخری کھڑا ہونا تھا منبر پر نقل کی یہ دارمی نے

وعن ابن عباس قال لما نزلت اذا جاء نصر اللہ والفتح دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ قال نعیت الی نفسی فبکت قال لا تبکی فانک اول اہلی لاحق بی فضحکت فراٰہا بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلن یا فاطمۃ رأیناک بکیت ثم ضحکت

قالت انہ اخبرنی انہ قد نعیت الیہ نفسہ فبکیت فقال لا تبکی فانک اول اھلی لاحق بی فضحکت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء
نصر اللہ والفتح وجاء اھل الیمن ھم ارق افئدۃ والایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا جبکہ اتری سورہ اذا جاء
نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اپنے پاس فرمایا کہ پہونچا لی گئی ہی طرف میرے خبر میری موت کی فتح یعنی اس سورۃ مین کہ خبر دی ہی نصرت فتح الہی
کی اور لوگون کے داخل ہونے کی دین اسلام مین اور حکم کیا مجھکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کارخانہ دعوت کا اور حکم ہی متوجہ اور مستعد ہونے
سفر آخرت کا اور رجوع کرنے کا درگاہ عزت مین ترجمہ پس روئین فاطمہ زہرا یعنی اس بات کے سننے سے آنحضرت کے فراق پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ کو کہ نہ رو اسلیے کہ میرے
اہل بیت مین سے اول تو ہی ملے گی مجھ سے فتح یعنی بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مرے گی اور میرے پاس پہونچیگی اور الم فراق بہت تھوڑے دن کھینچیگی سو ہی ہوا کہ فاطمہ
زہرا نے حضرت کی وفات کے چھ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہی اور بموجب ایک قول کے آٹھ مہینے بعد اور بعضون نے تین مہینے اور دو مہینے بھی کہے ہین اور بعضون نے
ستر روز ترجمہ پس یہ خبر جلدی پہونچنے کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسین بسبب خوشی کے پس دیکھا فاطمہ کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا انہون نے اے فاطمہ دیکھا
ہمنے تجھکو کہ روئی تو پھر ہنسی فتح مراد بعض ازواج سے عائشہ رض ہین اور جمع ہو بولے انکو بیچ قول فقلن کے تو واسطے تعظیم شان انکی کے ذکر کیا ہی اور بعید نہین ہی
کہ اور بھی کوئی انکے ساتھ شریک ہوئی ہون دیکھنے مین اور یہی ظاہر ہوتا ہی جملہ بعض ازواج النبی سے اور لفظ فقلن سے اور حضرت نے چپکے سے حضرت فاطمہ سے
یہ کلام کہا تھا اسلیے اورون نے نہ سنا ترجمہ پس کہا فاطمہ نے کہ حضرت نے خبر دی تھی مجھکو کہ پہونچا لی گئی ہی انکو خبر موت انکی پس روئی مین پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ نہ رو
اسلیے کہ میرے اہل بیت مین سے اول تو ہی ملے گی مجھ سے پس ہنسی مین فتح اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ حضرت فاطمہ نے خبر نہ دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہ بھید
ہی درمیان میرے اور رسول خدا صلعم کے مین نہین خبر دیتی کسی کو پھر خبر دی بعد وفات آنحضرت کے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے جس وقت کہ پہونچیگی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور
آئے اہل یمن فتح کہ ابو موسی اشعری اور گروہ انکے ہین تو جاء اہل الیمن کا عطف ہی اوپر جاء نصر اللہ کے اور تفسیر ہی قول اللہ تعالے کی ورأیت الناس یدخلون
فی دین اللہ افواجا ۔ اور اعلام ہی اسپر کہ مراد ناس سے اہل یمن ہین بعد ازان مدح اہل یمن کی کی فرمایا ترجمہ وہ یعنی اہل یمن بہت نرم ہین از روے دلون کے
فتح یہ کنایت ہی اس سے کہ جلدی قبول کرتے ہین احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہی انکے دلون مین موعظ و نصیحت کی اور سالم ہین قساوت سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہی فتح
کہ یمن سے آیا ہی اشارہ ہی طرف اہل یمن کے بیچ ایمان اور اطاعت اور انقیاد کے پس اس طرح فرمایا بسبب مبالغہ کے بیچ مدح اور عنایت کے ترجمہ اور علم و حکمت کہ
عبارت معرفت حقائق اشیا اور احوال انکے سے ہی یمنی ہی فتح نقل کی یہ دارمی نے فتح ع اور نہایت نسبت یمن سے رکھتی ہی اشارہ ہی طرف اسکے کہ سوال کیا ابو موسی
نے احوال مبدء اور معاد سے اور حقائق اور معارف ابتداء پیدائش کے سے جیسے کہ بیچ کتاب بدء الخلق کے گذرا اور بعضون نے کہا کہ نسبت دینے ایمان اور
حکمت کو طرف یمن کے اس سبب سے ہی کہ ایمان مکہ سے پیدا ہوا ہی اور مکہ تہامہ سے ہی اور تہامہ یمن سے ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت نے تبوک مین کہا کہ جانب
شام کے ہی اور مکہ اور مدینہ وہان سے جانب یمن کے ہی پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کے اور مراد مکہ اور مدینہ کی ہی پوشیدہ نہ رہے کہ سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی
کہ یہ کلام حضرت نے اپنے مرض مین فرمایا اگرچہ یہ کہ نہین روایت کیا ہی دارمی نے ہی کلام حق کو تعقیب ذکر اہل یمن کے اس حدیث مین و بعد حدیث سے لا کر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے
کہا کہ مراد انصار ہین کہ اصل مین یمن کے ہین پس نسبت کیا گیا ایمان حکمت انکی طرف نسبت مبالغہ کے بیچ مین اور غرض یہ ہی کہ اہل یمن ایمان کامل رکھتے ہین
پس اسمین نفی اور ونکے ایمان کی نہین ہی پس کچھ منافات نہین ہی درمیان اسکے اور درمیان حدیث حضرت کے الایمان فی اہل الحجاز پھر مراد اس سے موجودین اس
زمانے کے ہین نہ تمام اہل یمن سب وقتون کے اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتے ہین ہر کلام صالح کو کہ باز رکھے اپنے کہنے والے کو واقع ہونے سے ہلاکت کی اور بعضون نے کہا حکمت عبارت
ہی جو حاصل کیے علم و عمل سے فرمایا اللہ تعالی نے ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا کہا انس نے الحکمۃ تزید الشریف شرفا وترفع العبد
المملوک حتی تجلسہ مجالس الملوک اور ابو ہریرہ سے ہی کہ حکمت کے دس جزء ہین نو انمین سے عزلت یعنی گوشہ نشینی مین ہین اور ایک چپ رہنے مین وعن

عائشۃ انہا قالت وارأساہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک لو کان وانا حی فاستغفر لک وادعو لک فقالت عائشۃ واثکلیاہ واللہ انی لاظنک تحب موتی فلو کان ذاک لظللت اٰخر یومک معرسا ببعض ازواجک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل انا وارأساہ لقد ہممت او اردت ان ارسل الی ابی بکر وابنہ واعہد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون ثم قلت یابی اللہ ویدفع المؤمنون او یدفع اللہ ویابی المؤمنون رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ انہون نے کہا یعنی آنحضرتؐ کے پاس بسبب شدت درد سر کے ہاے سیر اسر دکھتا ہی فـ ظاہر حضرت عائشہؓ کا سر دکھتا تھا پس افسوس کیا اُسپر اور بعضے کہتے ہین کہ مراد سر سے ذات ہی اور اشارہ کیا ساتھ اسکے اپنی موت کی طرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے وہ یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہو اس حال مین کہ مین زندہ ہون پس بخشش مانگون تیرے لیے یعنی تیری سیئات کے مٹنے کے لیے اور دعا کرون واسطے تیرے یعنی تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہؓ نے سخت ہو مصیبت مجھے فـ ح لفظ ثکل ساتھ زبر ثاء مثلثہ اور پیش اسکے کے اصل مین معنی مرنے فرزند یا دوست کے ہی اور مراد یہان موت ہی اور ذکر مرض بھی موت یاد دلاتا ہی اور یہ کلام یون ہین عرب کی زبان پر وقت محنت و مصیبت کے جاری ہوتا ہی لیکن اسکے معنی حقیقی مراد نہین ترجمہ قسم ہی خدا کی تحقیق مین گمان کرتی ہون تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہؓ نے یہ خطاب کر کر حضرت کو از راہ ناز و نیاز کے کہ درمیان انکے تھا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہو گے تم آخر اسی دن مین صحبت کرنے والے ساتھ کسی اپنی بیبیون مین سے فـ ع مقصود یہ ہی کہ اگر مین مر جاؤن گی اور تم زندہ رہو گے بعد میرے تو مجھکو بھول جاؤ گے اور اور بیبیون کے ساتھ مشغول ہو جاؤ گے بیت در غم ما این نالہ زدن و فتن جاست ؛ از یار جدا شوم این نالہ ازانست ؛ ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ چھوڑ ای عائشہ ذکر اپنے درد سر کا اور اپنی موت کے یاد کرنے کا اور مشغول ہو میرے درد سر مین اور ذکر موت میری مین فـ ع کہ مین اس عالم سے جاتا ہون اور تو بعد میرے بہت زندہ رہے گی اور اس بات کو حضرتؐ نے وحی سے معلوم کیا اور دونون صاحبون کے اکٹھے بیمار ہونے مین اشارہ ہی طرف کمال محبت دونون صاحبون کے جیسے کہ خون نکلا مجنون کے ہاتھ سے وقت فصد لینے لیلی کے بعد اسکے آنحضرتؐ نے بتقریب ذکر موت اپنی کے خلافت ابوبکر صدیقؓ کی یاد کی کہ ہونے والی ہی اور اسمین خوش کرنا عائشہؓ کے دل کا اور بشارت دینی انکو اس دولت و نعمت کی بھی ہی فرمایا ترجمہ البتہ تحقیق کیا تھا مین نے یا فرمایا ارادہ کیا تھا مین نے یہ کہ بھیجون مین کسی کو طرف ابوبکر کے اور بیٹے اسکے کے یعنی عبد الرحمن کے کہ فرزند رشید ابوبکر کے تھے اور شقیق عائشہؓ کے اور وصیت کرون ابوبکرؓ کو یعنی خلافت کی اور ولیعہد اپنا کرون اسکو تا کہ نکہین یا واسطے خوف اسکے کہ کہین کہنے والے فـ ع کہ نہ وصیت کی آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہی باوجود اسکے کہ اسمین بھی اشارہ تھا اس خلافت کبری کا ترجمہ یا آرزو کرین آرزو کرنے والے یعنی خلافت کی غیر ابی بکر کے لیے خواہ اپنے لیے یا غیر اپنے کے لیے پھر کہا مین نے یعنی اپنے دل مین یا ظاہر مین کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کی خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکرؓ کو یا برعکس عبارت مذکور کے فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومن بھی نقل کی یہ بخاری نے فـ ح یعنی بسبب خلیفہ کرنے میرے کے انکو امامت صغری مین اسلیے کہ امامت صغری علامت ہی کبری کی جیسے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے وقت منازعہ کے کہ جب اختیار کیا آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ کو امر دین ہمارے کے لیے تو پس کیا نہ اختیار کرین ہم انکو امور دنیا اپنی کے لیے پس یہ بڑی دلیل ہی انکے خلافت کے حقیقت کی پھر حضرتؐ کے قول ویابی المؤمنون مین اشارہ ہی طرف تکفیر ان لوگون کے کہ منکر ہین صدیق کی خلافت کی حقیقت کے اور حاصل حضرتؐ کے فرمانے کا یہ کہ پس اس سبب سے نہ بھیجا مین نے ابوبکرؓ وغیرہ کو اور وصیت نکی مین نے اور جانا مین نے کہ خلافت انکی ہونے والی ہی اور واقع مین ایسا ہی ہوا کہ جو آنحضرتؐ نے خبر دی تھی اور یہ حدیث اول دلیل ہی اوپر خلافت ابی بکر کے بعد آنحضرتؐ کے وعنہا قالت رجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم من جنازۃ من البقیع فوجدنی وانا اجد صداعا وانا اقول وارأساہ قال بل انا یا عائشۃ وارأساہ قال وما ضرک لو مت قبلی فغسلتک وکفنتک وصلیت علیک ودفنتک قلت لکانی بک واللہ لو فعلت ذلک لرجعت الی بیتی فعرست فیہ

بِبَعْضِ نِسَائِكَ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا پھر کر آئے میرے پاس آنحضرت ایک دن ایک جنازہ کو دفن کر کر بقیع سے کہ مقبرہ مدینہ کا ہی پس پایا مجھکو آنحضرت نے اس حالت مین کہ پاتی تھی درد سر اور مین کہتی تھی ہاے میرا سر دکھتا ہی فرمایا آنحضرت نے بلکہ مین کہتا ہون ای عائشہ کہ میرا سر دکھتا ہی فرمایا آنحضرت نے اور کیا ضرر کرتا ہی تجھکو ای عائشہ اگر مرے تو پہلے میرے پس غسل دون مین تجھکو اور کفن دون مین تجھکو اور نماز پڑھون مین تجھ پر اور دفن کر دون مین تجھکو واقع امین اشارہ ہی اسکے طرف کہ مرنا انکا حضرت کی حیات مین بہتر ہی زندہ رہنے انکے سے بعد وفات حضرت کے ترجمہ کہا مین نے البتہ گویا دیکھتی ہون مین تجھکو قسم ہی اللہ کی اگر کروگے تم یعنی جو کچھ کہ ذکر ہوا تم غسل وغیرہ سے البتہ پھروگے تم طرف گھر میرے کے پس صحبت کروگے اس دن ساتھ کسی کے اپنی بیبیون مین سے پس مسکرائے آنحضرت صلعم یعنی اسلیے کہ دلالت کرتا ہی یہ کہنا انکا اوپر کمال غیرت انکی کے بعد مرنے کے پھر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمین نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ إِسْمَاعِيلُ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ تَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِيعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ رُوحَهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُونَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سے کہ نقل کی یہ اپنے باپ سے کہ امام محمد باقر ہین یہ کہ ایک شخص قریش مین سے داخل ہوا انکے باپ پر کہ علی بن حسین ہین یعنی امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین سے کہ کیا نہ حدیث بیان کرون مین تمہارے آگے پیغمبر خدا صلعم سے کہا اس شخص نے کہ ہان بیان کر ہمارے آگے ابی القاسم سے کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے پاس جبرئیل یعنی عیادت اور پیام پہنچانے کے لیے پس کہا جبرئیل نے ای محمد بلا شبہ اللہ نے بھیجا ہی مجھکو طرف آپکے واسطے تکریم تمہاری کے اور واسطے تعظیم تمہاری کے درحالیکہ یہ تکریم و تعظیم مخصوص ہی تمہارے لیے یعنی اس بات مین کہ پوچھتا ہی اللہ سبحانہ تم سے اس چیز سے کہ وہ خوب جانتا ہی اس چیز کو تم سے یعنی اسلیے کہ وہ قریب تر ہی رگ جان سے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کس طرح پاتے ہو تم اپنے تئین یعنی کیسا ہی حال تمہارا فرمایا پاتا ہون مین ای جبرئیل اپنے تئین غمگین اور پاتا ہون مین اپنے تئین اندوہگین غم شاید کہ یہ غم و کرب آنحضرت کو بسبب دین امت کے تھا کہ دیکھا چاہیے بعد میرے کیا واقع ہو پھر جب پھر آئے جبرئیل آنحضرت کے پاس دوسرے دن پس کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا

ہوں میں پس جواب دیا جبرئیل کو آنحضرتؐ نے جیسا کہ جواب دیا تھا اول دن پھر آئے جبرئیل حضرتؐ کے پاس تیسرے دن اور کہا حضرتؐ سے جیسا کہ کہا تھا اول
دن اور جواب دیا حضرتؐ نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبرئیل کے ساتھ فرشتہ یعنی اُس دن میں یا اور دن کہ کہا جاتا تھا اسکو اسمٰعیل کہ
حاکم ہے لاکھ فرشتوں پر ہر فرشتہ انمین سے امیر ہے لاکھ فرشتوں پر شرح کہا ہے ملا علی قاری نے کہ اسمٰعیل اسوقت آسمان دنیا کا ہے اور حدیث میں ذکر ملک الموت کا نہ کیا
بسبب ظہور اور معلوم ہونے اسکے کہ یا ہوسکتا ہے کہ ملک الموت بعد آنے جبرئیل کے اور ساتھ اسمٰعیل فرشتہ کے اسی وقت آکر حاضر ہوا ہو اور سیوطی بیہقی سے لائے ہیں کہ جب تیسرا
روز ہوا آئے جبرئیل اور انکے ساتھ ملک الموت تھے اور آئے دونوں کے ساتھ ایک فرشتہ تھا ہوا میں اسکو اسمٰعیل کہتے ہیں کہ حاکم ہے ستر ہزار فرشتوں پر اور ہر فرشتہ
انمین سے امیر ہے ستر ہزار فرشتوں پر ترجمہ پس پروانگی مانگی اُس اسمٰعیل فرشتہ نے وہ لے آئے ہے حضرتؐ پاس پس پوچھا آنحضرتؐ نے جبرئیل سے حال اس فرشتہ کا یعنی پس
جواب دیا جبرئیل نے کہ یہ ایک فرشتہ ہے ایسا ایسا اور یہ حدیث میں نہیں مذکور ہے پھر کہا یعنی بعد تامل کے جبرئیل نے کہ یہ فرشتہ موت کا ہے یعنی عزرائیل پروانگی
مانگتا ہے تمہارے پاس آنے کی نہیں پروانگی مانگی کسی آدمی سے پہلے تمہارے اور نہ پروانگی مانگے گا کسی آدمی سے بعد آپکے یعنی یہ شرف و کرامت مخصوص آپ ہی کے لیے
ہے کہ ملک الموت پروانگی آنے کی مانگتا ہے ورنہ اور آدمیوں پر یکایک چلا آتا ہے اور جان قبض کرتا ہے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اذن دو اسکو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت
کو پس آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرتؐ کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرتؐ نے اسکو پھر کہا ملک الموت نے کہ ای محمدؐ تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے مجھکو طرف آپکے یعنی
تا کہ عرض کروں امر تم پر پس اگر فرماؤ تم یہ کہ قبض کروں میں روح پاک آپکی تو قبض کروں میں اسکو اور اگر فرماؤ تم مجھکو کہ چھوڑ دوں میں روح تمہاری تو چھوڑ دوں یعنی
قبض نہ کروں پس فرمایا آنحضرتؐ نے کیا کریگا تو یعنی جو کچھ کہ حکم کروں میں ای ملک الموت کہا اسنے ہاں ہے کا یعنی تمہارے اختیار دینے کا حکم دیا گیا ہوں میں اور حکم
دیا گیا ہوں میں یہ کہ اطاعت کروں تمہاری یعنی اُس چیز میں کہ اختیار کرو تم کہا علی بن حسین راوی نے پس دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کے یعنی مانند
مشورہ چاہنے والے کے کہ کیا کہتے ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نے ای محمدؐ بلا شبہ خدا تعالیٰ مشتاق ہے تمہارے ملنے کا پس فرمایا آنحضرتؐ نے واسطے ملک الموت کے کہ بجا لا تو
اُس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہے تو ساتھ اسکے پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک آنحضرت کی کوفرح یا آنحضرتؐ صلعم نے بعد آنے جبرئیل کے اور ملک الموت کے اور تیسرے فرشتہ کے
اور اس گفتگو کے کہ مذکور ہوئی کچھ تھوڑی سی دیر فرصت پائی اور اس قصہ کی بعضے صحابہ کو خبر دی بعد ازاں وفات پائی یا بعضے صحابہ پر بھی کہ جو حاضر تھے یہ قضیہ مکشوف
ہوا اور مشاہدہ کیا انہوں نے اور انمین سے یہ صحابی یا تابعی تھے کہ انکو تعبیر کیا ایک مرد کر قریش میں سے اور ذل یوں کہتا ہے کہ ہوسکتا ہے خضرؑ صورت ایک مرد
کے قریش میں سے متمثل ہو کر امام زین العابدینؓ کے پاس آئے ہوں اور بیان کی ہو یہ حدیث اور اسلیے تعبیر ساتھ لفظ مبہم کے کیا فقد عبد اللہ اعلم اور ایک روایت
میں بعد جملہ لما امرت بہ کی یہ آیا ہے قال جبرئیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام یا رسول اللہ ھذا اٰخر موطئی الارض انما کنت حاجتی فی الدنیا
اور حضرت ام سلمہ سے منقول ہے کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کے یہ تھی الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم ترجمہ پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور آیا تعزیت کرنے والا یعنی ایک شخص واسطے تسلی دینے اہل بیت کے سنی لوگوں نے آواز گھر کے کونہ میں کہ کوئی کہتا ہے سلام تم پر ای اہل بیت پیغمبر کے اور
ای جماعت کہ گھر میں ہو اور مہربانی خدا کی تم پر اور برکتیں اسکی یعنی زیادتیاں اسکے کرم کی تحقیق بیچ خدا کے تسلی ہے ہر مصیبت سے شرح اس عبارت کے کتنی ہی
طرح بمعنی کہے ہیں علما نے بیچ خدا کے یعنی بیچ کتاب خدا کے تسلی دینی ہے ہر مصیبت سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم
مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ترجمہ پس عزہیان یعنی تعزیت کے ہے یعنی ہے بیچ دین خدا کے تسلی دینی ہے کہ شارع نے رغبت اسکی
دلائی ہے اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ خدا فرمانے والا صبر کا اور تسلی دینے والا ہے اور اسکو زبان علم بیان میں تجرید کہتے ہیں جیسے رایت فی زید اسدا یعنی دیکھا میں نے
زید میں شیر کو یعنی زید کو مانند شیر کے پایا میں نے اور یہ مناسب تر ہے اس قول کے ترجمہ اور خدا بدلا دینے والا ہے ہر چیز ہلاک ہونے والی کا اور تدارک کرنے والا ہے
ہر چیز فوت ہونے والی کا شرح عوضا یعنی ہے کن اللہ کے دین میں یا کتاب میں بدلہ اور تدارک ہے ہر چیز ہلاک ہونے والی کا کیا خوب کہا ہے کسی صاحب حال نے

سے بکل شیء ادنا فاتہ فخلف و لیس لہ من فائت من عوض ترجمہ پس جب امر ایسا ہی تو ساتھ مدد اللہ کے اور حول و قوت اسکی کے پس تقوی کرو وسقوع یعنی بچو
جزع و فزع سے اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم یا بلاہ اور بعضے نسخون مین موافق حصن حصین کے ہی فثقوا ساتھ زیر ثاء مثلثہ کے اور تخفیف قاف
مضمومہ کے یعنی پس اعتماد کرو اللہ ہی پر اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے وتوکل علی الحی الذی لا یموت ترجمہ اور اسی سے پس امید رکھو یعنی نہ امید رکھو سوائے اسکے سے
اسلیئے کہ لا الہ الا اللہ ہاتھ اسکے پاس سے پس امید کرو ثواب کی اور نہین ہی مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے ف ح اور دنیا کی مصیبت مصیبت نہین ہی
بسبب پائے جانے ثواب آخرت کے اور مصیبت حقیقی وہ ہی کہ کوئی صبر نہ کرے اور ثواب سے محروم رہے اور صبر معتبر اللہ تعالی کے نزدیک وہ ہی کہ پہلے صدمے مین ترجمہ
پس کہا علی نے کیا جانتے ہو تم کہ کون ہی یہ شخص تعزیت کرنے والا الا یہ خضر ہین ف ح کہ واسطے تعزیت اصحاب و اہل بیت آنحضرت کے آئے ہین ظاہر اسیاق کلام سے
یہ سمجھا جاتا ہی کہ مراد علی سے امیر المومنین علی رض ہون کہ حاضر تھے سوقت اور احتمال ہی کہ امام علی زین العابدین ہون کہ وقت روایت کرنے حدیث کے حاضرین
مجلس اپنے سے یہ کہا واللہ اعلم ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوہ مین ف ح اور حصن حصین مین ساتھ رمز مستدرک کے لایا ہی کہ جب وفات پائی آنحضرت نے
تعزیت کی اصحاب اہل بیت کے ملائکہ نے اور ذکر کی یہ عبارت کہ حدیث مین مذکور ہوئی بعد اسکے لایا ہی یعنی اور روایت کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل
پس آیا پھلانگ کر لوگون کی گردنون پر سے اور رویا پھر التفات کیا طرف صحابہ کے اور کہا ان فی اللہ عزاء الخ پس کہا علی اور ابوبکر نے کہ یہ خضر ہین اور یہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ
مراد علی سے پہلی حدیث مین علی مرتضی ہین **باب** یہ باب ہی بیچ تتمات اور لواحق پہلے باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت ما ترک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درہما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیء رواہ مسلم روایت ہی عائشہ رض سے کہا نہین چھوڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بعد وفات کے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کے نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی قسم مال سے اسلیئے کہ نہین چھوڑا کچھ مال
تا وصیت کرین اور جو کچھ کہ مال نبی نضیر اور فدک اور مانند انکے کے تھا اور آنحضرت نے حالت حیات مین صدقہ کر دیا تھا مسلمانون پر بعد از نفقہ عیال کے ف ح کہا
نووی نے کہ اور روایت مین آیا ہی ذکر کیا لوگون نے حضرت عائشہ کے آگے کہ علی رض تھے وصی پس کہا عائشہ نے کب وصیت کی انکو حال آنکہ تھی میں تکیہ آنحضرت
کی یہان تک کہ وفات پائی آپ نے پس کب وصیت کی اور معنی لا اوصی بشیء کے یہ کہ نہین وصیت کی تہائی مال دینے کی اور نہ غیر اسکے کے اسلیئے کہ نہین تھا انکے پاس
مال اور نہ وصیت کی علی کو اور نہ غیر انکے کو بخلاف اس چیز کے کہ گمان کرتے ہین شیعہ پس اسی پر حدیثین صحیحہ بیچ وصیت کرنے آنحضرت کے ساتھ کتاب اللہ اور وصیت
انکی کے واسطے اہل بیت کے اور نکال دینے یہود کے جزیرہ عرب سے اور واسطے احسان کرنے کے ایلچیون کے نہین ہین مراد انکے قول سے ولا اوصی بشیء اور یہ جو نقل کیا ہی
بعضے علماء سیر نے کہ آنحضرت کے لیے بہت سے اونٹ تھے اور دس اونٹنیان تھین کہ رکھا تھا انکو نواح مدینہ مین اور لاتے تھے لوگ دودھ انکا ہر شب اور تھین انکے سوائے
سات بکریان پیتے تھے دودھ انکا پس نہین صلاحیت رکھتی ہی واسطے معارضہ اس حدیث کے اور اگر صحیح بھی ہو تو حمل کیا جاویگی اسپر کہ وہ تھے اونٹ صدقہ کے اور صحاب
فقراء اہل صفہ وغیرہم مین سے پیا کرتے تھے دودھ انکا **وعن** عمرو بن الحارث اخی جویریۃ قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند موتہ دینارا
ولا درہما ولا عبدا ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلہا صدقۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی عمرو بن الحارث سے کہ بھائی تھے جویریہ کے کہ آنحضرت کی بیبیون مین سے ہین کہا کہ نہین چھوڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک وفات اپنی کے
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق مین ف ح یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو خبرون مین ذکر حضرت کے بردون کا آیا ہی یا تو وہ مر گئے ہونگے
یا آزاد کر دیا ہوگا انکو ترجمہ اور نہ اور کچھ مگر خچر اپنا کہ سفید تھا اسکو دلدل کہتے تھے مقوقس حاکم اسکندریہ نے بطور تحفہ کے بھیجا تھا اسکو اور ہتھیار اپنے ف ح یعنی
جو کہ خاص تھے حضرت کے پہننے کے مانند تلوار اور نیزے اور زرہ اور خود اور عصا بھالا کے اور بعضی روایتون مین خاص زرہ ہی واقع ہوئی ہی کہ یہودی
کے پاس گرو تھی اور شاید کہ یہ حصر اضافی ہی یعنی بہ نسبت اعتبار کرنے اور ایسی چیزون کے مانند کپڑون اور اسباب گھر کے والا ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے چھوڑے

پر سے دو جو جگہ اپنی جگہ پر مذکور ہیں ترجمہ اور زمین گردنا تھا انکو صدقہ نقل کی یہ بخاری نے فائدہ کہا بعض شارحین نے کہ ضمیر جعلہا کے پھرتی ہے ہی چیزون ذکر کی گئی
کی طرف یعنی خیبر اور فدک اور زمین بنی نضیر کی طرف اور ظاہر متبادر یہ ہے کہ ضمیر پھرتی ہے زمین کی طرف کما عسقلانی نے بھی تصدیق کیا منفعت زمین کو پس حکم اسکا
حکم وقف کا اور معنی یہ ہین کہ آنحضرت نے کیا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقی اسکے قائم رہنے تک پس ہمیشہ ہیگا ثواب صدقہ کا ساتھ دوام اس زمین کے
پس نہین منافی ہے اسکے کہ سوائے زمین کے اور املاک انکی نفس موت سے ہو جائینگی صدقہ کما لا یخفی کہا علامہ کرمانی نے شرح بخاری مین کہ وہ آدھی زمین فدک کی
کی تھی اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ انکا زمین بنی نضیر سے اور ضمیر جعلہا کے پھرتی ہے طرف تینون کے نہ طرف زمین کے فقط اسلیئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ہم جماعت
انبیا کی نہین میراث چھوڑتے ہین جو کچھ چھوڑتے ہین ہم صدقہ ہوتا ہے انتہے اور قریب ہے کہ آویگی تحقیق اسکی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین بانٹین گے وارث میرے بعد مرنے میرے کے دینار فائدہ اسلیئے کہ نہین چھوڑون گا مین بعد مرنے اپنے کے دینار ملک اپنی کے کہ بانٹین
انکو پس یہ اخبار ہے حقیقۃً اور احتمال یہ بھی ہے کہ اخبار بمعنی نہی ہون اور تھی ہی معنون مین یعنی نہ بانٹین وارث میرے دینار پھر بیان کیا سبب اور علت اسکے بطور استیناف
کے ترجمہ وہ چیز کہ چھوڑون مین پیچھے خرچ عورتون اپنی کے اور بعد اجرت عامل اپنی کے پس وہ صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فائدہ بیویان آنحضرت
صلعم کی بیچ حکم معتدہ والی عورتون کے تھین اسلیئے کہ نہین جائز تھا انکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کے پس جاری ہوا انکے لیئے نفقہ اور مراد عامل سے وہ ہین کہ
خلیفہ ہوئے بعد حضرت کے پس وہ بھی صرف کرین ترکہ اپنے مصارف مین اور پہونچا دین اسکو مستحقون کو تئین کہ جن پر آنحضرت صرف کرتے تھے اور آنحضرت لیتے
تھے نفقہ اپنے اہل کا صفایا مین سے کہ تھا حضرت کے لیئے اموال بنی نضیر اور فدک سے اور صرف کرتے باقی کو مسلمانون کے مصالح مین پھر متولی ہوئے ابوبکر پھر عمر
اسی طرح پھر جب کہ نوبت خلافت کی پہونچی طرف عثمان کے بے پروا ہوئے اس سے بسبب مال اپنے کے پس جاگیر دیا اسکو مروان وغیرہ اقارب اپنے کے لیئے پس ہمیشہ رہا
انکے قبضہ مین یہان تک کہ پھیرا اسکو عمر بن عبد العزیز نے یعنی بطور سابق کے مصارف مین کر دیا پس حاصل حدیث یہ کہ جو کچھ کہ باقی رہے بعد نفقہ بیویون میری
کے اور اجرت عاملون میرے کے وہ صدقہ ہے کہ صرف کیا جاوے فقرا پر جیسا کہ حالت حیات مین تھا **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ
مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث نہین پائی جاتی ہے جو کچھ کہ چھوڑین ہم
یعنی قسم مال سے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فائدہ یعنی صرف کیا جاوے فقرا اور مساکین پر اسلیئے کہ ہم جملہ فقرا سے ہین اور شرط فقر کے نزدیک صوفیہ
کے یہ ہے کہ وہ مالک نہ ہو کسی چیز کا پس جو کچھ کہ اسکے ہاتھ مین ہے یا تو امانت ہے یا وقف ہے اور صدقہ اور بعضون نے کہا کہ اسلیئے کہ کوئی انکا وارث نہین ہوتا کہ ناخوش ہو کے
مرنے سے کوئی انکے وارثون مین سے بسبب لینے ترکہ انکے کے اور یہ حدیث ابوبکر صدیق نے بیچ وقت طلب کرنے فاطمہ زہرا کے میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ
آنحضرت کا ہون جس جگہ کہ آنحضرت صرف کرتے تھے مین بھی کرتا ہون اور غمخواری تمہاری بھی کرتا ہون جیسے کہ آنحضرت کرتے تھے اور مین نے آنحضرت سے سنا ہے کہ ہمارے لیئے یعنی انبیا
کے لیئے میراث نہین ہوتی اور یہ بات نری حضرت فاطمہ سے نہین کہی بلکہ ازواج مطہرہ سے بھی کہی جس وقت کہ انہون نے بھی طلب میراث کی کی اور عمر نے تولیت اسکی عباس اور علی کو
دی تھی اور جب انمین نزاع ہوئی اور کہا کہ بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹا نہین حضرت عمر نے اور بے بانٹے درمیان انکے چھوڑا اور مدتون تک تولیت اسکی اہل بیت نبوت کے ہاتھ
رہی بعد زمانہ انہون کی ظلم و تعدی سے انکے ہاتھ سے جاتا رہا اور یہ حکم میراث نہ ہونے آنحضرت کا نری ابوبکر نے ہی نہین دیا بلکہ بڑے بڑے صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچھا سبھون نے
یہی حکم کیا اور کہا آنحضرت سے یہی طرح سنا ہے اور یہی قرار دیا جیسے کہ صحیحون مین آیا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَکَةَ
اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَکَهَا وَهُوَ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَهٗ بِهَلَکَتِهَا حِیْنَ کَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا نقل کی اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے مہربانی کرنی ایک امت پر اپنے بندوں مین سے وفات دیتا ہے اُس امت کے پیغمبر کو پہلے اُس امت سے یعنی پہلے اُنکے مرنے عذاب کے سے اسپر پس کرتا ہے خدا ے تعالیٰ پیغمبر کو امت کے لیے میر منزل اور پیش رو آگے انکے یعنی جبکہ وہ راضی ہوتا ہے شفیع ہوتا ہے اور جبکہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ ہلاک امت کا عذاب کرتا ہے اُس امت کو اس حال مین کہ نبی اُنکا زندہ ہوتا ہے پس ہلاک کرتا ہے انکو اس حال مین کہ وہ پیغمبر دیکھتا ہے پس ٹھنڈی کرتا ہے اللہ تعالیٰ آنکھیں اُسکی یعنی خوش کرتا ہے اسکو بسبب ہلاک ہونے امت کے جس وقت کہ جھٹلاتے ہین اسکو اور نافرمانی کرتے ہین اسکے حکم کی نقل کی مسلم نے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ ہے البتہ آویگا ایک تمہاری پر ایک دن اور نہ دیکھے گا مجھکو پھر البتہ دیکھنا اُسکا مجھکو بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اُسکے اہل وعیال اُسکے سے اور مال اُسکے سے ساتھ اہل وعیال کے نقل کی مسلم نے فوج مراد یا تو دیکھنا آنحضرت کا ہے انکی حیات مین اور صحبت رکھنی اُنسے یا بعد وفات کے سوتے مین یا جاگتے مین بلکہ یہ مناسب تر ہے ساتھ سیاق کلام کے اور ایسا ہی حال ہے مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہین بیچ تصور کمال انکے کے صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

باب ہے بیچ بیان مناقب قریش کے اور ذکر قبیلون کے فوج ع مناقب جمع منقبت کی ہے بمعنی شرف اور فضیلت کے اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہے عرب مین اور اصل مین نام نضر بن کنانہ کے فرزند کا ہے نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام باپ اپنے کے اور اصل مین نام ایک جانور کا ہے کہ بہت قوی ہوتا ہے دریائی جانورون مین اور قبائل جمع قبیلہ کی ہے بمعنی اولاد ایک باپ کے اور مراد انکے ذکر سے مدح اور مذمت انکی ہے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع ہین قریش کے اس کار مین مسلمانون غیر قریش کے تابع ہین قریش کے مسلمانون کے اور کافر غیر قریش کے تابع قریش کے کافرون کے نقل کی بخاری اور مسلم نے فوج مراد مسلم وکافر سے جنس ہے یعنی سب جاننا چاہیے کہ ظاہر سیاق حدیث سے یہ ہے کہ مراد اس کار سے دین ہے از روے وجود وعدم کے اور قریش سابق اور مقدم ہین امر دین مین اور پیشوا لوگون کے ہین ایمان وکفر مین پس مسلمان غیر قریش کے تابعدار قریش کے مسلمانون کے ہین اور کافر غیر قریش کے تابعدار قریش کے کافرون کے اور عرب انتظار کرتے تھے قریش کے اسلام لانے کا اور جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئے تو عرب جماعت جماعت اسلام مین داخل ہوئے جیسا کہ سورہ اذا جاء نصر اللہ سے معلوم ہوتا ہے مقصود بیان کرنا تقدم ریاست قریش کا ہے بیچ عہد اسلام اور جاہلیت کے لیکن فضل وشرف باعتبار اسلام کے ہے نہ کفر کے مگر یہ کہ بیان مطلق ریاست کا ہے خواہ بسبب دین کے یا باعتبار دنیا کے اور جاہلیت مین بھی بیت اللہ اور خدمتین اسکی قسم دربانی اور سبیل پلانے وغیرہ کے قریش ہی مین تھین نساور دان مین اور بعضون نے کہا مراد شان سے خلافت امامت ہے جیسے کہ حدیثون مین آیا ہے اور مراد امر ہے قریش کی تابعداری کرنے کا اور اگر لوگ مخالفت کرین اور تابعداری انکی قبول نہ کرین تو منافات اس سے نہین رکھتا یعنی اسلیے کہ امر کا وقوع ضرور نہین **وَعَنْ** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع قریش کے ہین خیر وشر مین یعنی اسلام وکفر مین جیسے کہ گذرا اوپر کی حدیث مین بیان اُسکا نقل کی مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ رہیگا امر خلافت قریش مین فوج یعنی چاہیے کہ انہین مین رہے امر خلافت اور جائز نہین شرعاً عقد خلافت غیر انکے کے لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ مین اور اسی سبب سے حجت کی مہاجرین نے انصار سے ترجمہ جب تک کہ باقی رہین انمین سے دو آدمی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی سواے خلیفہ کے ایک اُن دونون مین سے

خلیفہ ہوا اور دوسرا تابع اسکا ہو بالعہد یا الامر خلافت دو آدمیون سے انتظام نہین پکڑتا ف ع کہا نووی نے کہ یہ حدیثین اور مانند انکے دلیل ظاہر ہین اسپر کہ خلافت مختص ہی ساتھ قریش کے نہین جائز منعقد خلافت غیر انکے کے لیئے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ مین اور بعد انکے اور جس نے مخالفت کی اسمین اہل بدعت سے پس وہ حجت لایا گیا ساتھ اجماع صحابہ کے اور بیان کیا آنحضرت صلعم نے کہ یہ حکم ہمیشہ کو رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہین لوگون مین سے دو بھی اور ظاہر ہوا جو کچھ کہ فرمایا تھا آنحضرت نے اسوقت تک انتہی اور تحقیق یہ ہر کہ یہ خبر ہو بمعنی امر کے یعنی جبکہ مسلمان ہو پس چاہیے کہ اتباع کرے انکا اور نہ خروج کرے انپر ورنہ الا جاتا رہا یہ امر خلافت قریش سے اکثر شہرون مین کچھ اوپر دو سو برس کے بعد اور احتمال ہی کہ محمول ہو اپنے ظاہر پر اور یہ حدیث مانند قول حضرت کے کہ حدیث آئندہ مین ہی ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جب تک کہ برپا رکھینگے دین کو اور نہین نکلا امر خلافت قریش کے ہاتھ سے مگر جب کہ نہایت سستی انہون نے دین کی حرمت مین کی **وعن** معاویۃ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللّٰہ علی وجہہ ما اقاموا الدین رواہ البخاری اور روایت ہی معاویہ سے کہا انہون نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق یہ امر یعنی خلافت قریش مین ہی نہین دشمنی کریگا انسے کوئی مگر کہ اوندھا ڈالیگا اسکو اللہ تعالی منہ کے بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اسکو جب تک کہ قائم رکھینگے قریش دین کو نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی تائید و ترویج دینگے احکام دین کو اور شرع کو اور اگر یہ نہ کرینگے تو نکل جاویگا یہ کام انسے اور مستحق عزل کے ہون گے اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے نماز ہی اسلیے کہ اور روایت مین صریح آیا ہی ما اقاموا الصلوۃ اور اطلاق دین کا اور ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد ترغیب دلانی ہی انکو نماز کے قائم رکھنے پر اور خوف و دہشت دلانی ہی اسکی کہ اگر قائم نہ رکھینگے نماز کو تو شاید کہ یہ امر انکے ہاتھ سے نکل جاوے اور لوگ انپر غالب آوین **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش وفی روایۃ لا یزال امر الناس ماضیا ما ولیھم اثنا عشر رجلا کلھم من قریش وفی روایۃ لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ او یکون علیھم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش **متفق علیہ** اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ خلیفون تک وے سب ہونگے قریش مین سے اور روایت مین ہی کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگون کا یعنی انکے دین کا کام گذرنے والا یعنی جاری نسق عدل و انتظام اور صواب اور حق پر جب تک کہ والی یعنی حاکم ہون گے امر انکے کے بارہ شخص کہ وہ سب قریش مین سے ہون گے اور ایک روایت مین ہی ہمیشہ رہیگا دین قائم یہان تک کہ قائم ہو قیامت اور ہون لوگون پر حاکم بارہ خلیفہ سب قریش مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع اس حدیث کے بعضے طرق مین آیا ہی کہ الا ہو کذا لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی علما نے اس حدیث مین کہ ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کے ہونگے ایک دوسرے کے پیچھے متصل کہ مستقیم ہو انپر امر دین کا اور عزیز ہو انکے وجود سے اسلام اور جاری ہون انکی عدالت سے احکام باوجودیکہ شہادت نہین دیتی ہی اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہی اسلیے کہ ہوئے انمین ظالم و مفسد بنی مروان سے کہ سیرت اور طریقہ انکا اچھا نہین تھا اور یہ بھی ہی کہ صحیح روایت مین آیا ہی کہ خلافت بعد میرے تیس برس ہی پھر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق کرتے ہین علما اسپر کہ بعد تیس برس کے خلفا نہین ہین بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہی اس حدیث کی توجیہ مین کئی قولون پر اول یہ کہ مراد بارہ نفس ہین کہ قائم ہوئے بعد آنحضرت کے ساتھ سلطنت اور امارت کے اور انتظام پایا انسے ملک و سلطنت نے بے نزاع اور بے اختلاف و اختلال بیچ ظاہر امور مسلمانون کے اور حالانکہ اگرچہ بعضے انمین سے ظالم و بے انصاف تھے اور واقع ہوا اختلال بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کے کہ بارہوان ہی انکا اور اجماع کیا لوگون نے اسپر جس وقت کہ مرا چچا اسکا ہشام قریب چار برس تک لوگ مجتمع رہے انکی امارت پر بعد ازان اٹھے اسکے مقابلہ کے لیے اور مار ڈالا اسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اس روز سے احوال یہ کہا قاضی عیاض مالکی نے اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نے اور کہا کہ ظاہر ترین اقوال کا اس حدیث مین صحیح ترین توجیہات کا انمین یہ قول ہی

یعنی الا توجیہین ... اشکال [illegible]

اور مؤید اسکا یہ ہے کہ جو واقع ہوا ہے بیچ بعضے طرق صحیحہ اس حدیث کے کلہم تجتمع علیہ الناس اور مراد جمع سے انقیاد اور اطاعت اور اتفاق ہے انکی بیعت پر اگرچہ
بکراہیت بھی ہو اور حدیث جو وارد ہے بیچ مدح اور ثناء انکی کے نہیں ہے باعتبار دین اور عدالت اور حقانیت کے بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام اور اتفاق
کے ہے اور وہ خلافت کہ فرمایا ہے حضرت نے تمام ہونا اسکا تیس برس میں وہ خلافت کبری ہے کہ خلافت نبوت ہے اور یہ خلافت امارت ہے اور مستمر اور
بعد خلفاء راشدین کے جو مر گذرے ہیں انکو بھی خلفا کہنا رائج ہے اگرچہ مجازاً ہے جیسے کہ خلفاء عباسیہ کہتے تھے انکو پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قول خالی نہیں ہے
عدم مناسبت سے ساتھ سیاق حدیث کے کہ فرمایا لایزال الاسلام عزیزا لایزال الدین قائما اگرچہ مناسب ہے ساتھ روایت لایزال الناس ماضیا کے
اور حدیث صحیح ہے بیچ مدح انکی کے ساتھ صلاح دین کے اور ظہور حق کے اور قوت اسلام کے بیچ زمانہ انکے کے بسبب عدالت انکی کے واللہ اعلم دوسرا یہ کہ مراد خلفاء
عادل اور امراء صالح ہیں کہ مستحق ہیں خلافت کے ہیں حقیقت میں لیکن لازم نہیں کہ بعد آنحضرت کے ایک دوسرے کے پیچھے متصل ہوں شاید کہ عدد تمام ہو لیکن زمانہ ایک
اگرچہ قبل قیامت تک ہو توربشتی نے کہا کہ راہ اس حدیث میں اور دوسری حدیثوں میں کہ اس باب میں وارد ہوئی ہیں یہی ہے تیسرا یہ کہ مراد پائی جانا انکا
ہے بعد موت مہدی کے اور یہ خبر دی ہے مخبر صادق نے اس حال سے اور وارد حدیث میں آیا ہے کہ جب مر جاویگے مہدی مالک ہونگے امر کے پانچ مرد اولاد سبط
اکبر یعنی امام حسن کی سے پھر مالک ہونگے پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنی امام حسین شہید کی سے پھر وصیت کریگا آخر انکا ایک شخص کو اولاد حسن سے پھر مالک ہوگا بعد اسکے
فرزند اسکا اور پورا ہوگا ساتھ اسکے عدد بارہ کا اور ہر ایک انمیں سے امام عادل ہادی مہدی ہوگا اور یہ ایک توجیہ معقول ہے اگر صحیح ہو یہ حدیث کہ وارد ہوئی ہے
اور روایت کیا گیا ہے ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کے کہ دور کریگا اللہ تعالی اسکے وجود سے ہر غم و اندوہ کو اور دور کریگا اسکے عدل سے ہر جور و فساد
کو بعد ازاں قسم امر کے بعد انکے بارہ آدمی ڈیڑھ سو برس میں ہونگے چوتھا یہ کہ مراد وجود اس عدد کا ہے ایک عصر میں کہ اتباع اور اطاعت کرینگے ہر ایک کی ایک جماعت اور مؤید ہے
اسکی یہ روایت نزدیک ہے کہ ہونگے بعد میرے خلیفہ اور بہت ہونگے مقصود آنحضرت کا خبر دینا ہے ساتھ عجیب فتنوں کے کہ بعد انکے ظاہر ہونگے حتی کہ ایک زمانہ میں
بارہ خلیفہ ہونگے اور مراد یہ ہے کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس زمانہ تک اور اس زمانہ میں اختلال واقع ہوگا اور توجیہات سابق میں معنی یہ ہونگے کہ بیچ زمان دولت
ان بارہ کے انتظام ہوگا اور بعد اسکے اختلال یہ ہے جو کچھ کہ شارحین نے ذکر کیا ہے بیچ شرح اس حدیث کے واللہ اعلم بمراد رسولہ اور شیعہ نے حمل کیا ہے ان بارہ کو اس پر
کہ اہل بیت نبوت سے ہونگے پے در پے عام ہے اس سے کہ ہو انکے لیے خلافت حقیقۃ یا استحقاق پس اول انکے علی ہیں پھر حسن پھر حسین پھر زین العابدین پھر محمد باقر
پھر جعفر صادق پھر موسی کاظم پھر علی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری پھر محمد مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غفار ساتھ زبر غین معجمہ کے اور فتح کے نام ایک قبیلہ کا ہے اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ انہیں میں سے ہیں دعا کی آنحضرت نے انکے لیے اور فرمایا
ترجمہ کہ بخشے خدائے تعالی انکو مگر چونکہ تھے غفار متہم ساتھ چوری کرنے مال حجاج کے بیچ جاہلیت کے دعا کی آنحضرت نے انکے لیے کہ محو کرے انسے یہ گناہ اور بخشے انکو اور دعا
رکھتا ہے کہ اخبار ہو مغفرت الہی سے انکے لیے یعنی بخشا انکو اللہ نے ترجمہ اور اسلم بھی فتح نام ایک قبیلہ کا ہے کہ نسبت جو اسکی طرف رکھتے ہیں انکو اسلمی کہتے ہیں
ترجمہ صلح کرے انسے خدائے تعالی فتح یعنی معاملہ کرے انسے ساتھ ایک چیز کے کہ موافق ہو یعنی سلامت رکھے انکو آفات سے اور ایذائے آنکو اور دعا کی انکے لیے
اس طرح اسلیے کہ وہ اسلام لائے تھے بغیر لڑائی کے اور یہ بھی احتمال خبر کا رکھتا ہے ترجمہ اور عصیہ نے معصیت خدا کی اور اسکے رسول کی نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے
اور یہ ایک قبیلہ ہے قاریوں کو بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتے تھے اوپر قنوت میں اور یہ اخبار ہے قطعاً اور احتمال دعا کا نہیں رکھتا لیکن بیچ اظہار انکی شکایت
کا ہے کہ مستلزم ہے بد دعا کرنے کو پیغمبر ساتھ خوش نہ ہونے کے ساتھ گناہ کرنیکے **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش والانصار**
وجہینۃ ومزینۃ واسلم وغفار واشجع موالی لیس لہم مولی دون اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش یعنی مسلمان اُنکے اہل مکہ وغیرہ سے اور انصار یعنی قبیلہ اُنکا اہل مدینہ ہے اور قبیلہ جہینہ اور مزینہ یعنی مسلمان
اُنکے اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ ایک قبیلہ ہے اور مراد بیان اولاد مین اُسکی ہے مددگار اور دوست میرے ہین فتح لفظ موالی ساتھ زبر تی مشدد کے مضاف
ہے طرف یا متکلم کے جمع مولی کی ہے اور روایت کیا گیا ہے موال ساتھ زبر میم اور زیر لام با تنوین کے یعنی بعضے اُنکے دوست اور مددکرنے والے بعضون
کے ہین ترجمہ نہین ہے اُنکے لیے دوست اور مددگار سوائے خدا کے اور پیغمبر اُسکے کے نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُہَیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِیْفَیْنِ بَنِیْ اَسَدٍ وَّغَطْفَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہ سب قبیلے بہتر ہین بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بہتر ہین
دو ہم قسمون سے کہ بنی اسد اور غطفان ہین فتح غطفان ساتھ زبر غین معجمہ و طا مہملہ کے اور یہ دونون قبیلے آپسمین حلیف تھے کہ باہم گرمدد کرنے پر قسم کھائی تھی
جیسے کہ عادت عرب کی تھی اور ان قبیلون کو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچھے ہونے آثار اُنکے کے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ مَازِلْتُ اُحِبُّ
بَنِیْ تَمِیْمٍ مُّنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْہِمْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ہُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ قَالَ وَجَآءَتْ صَدَقَاتُہُمْ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذِہٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَکَانَتْ سَبِیَّۃٌ مِّنْہُمْ عِنْدَ عَآئِشَۃَ فَقَالَ اَعْتِقِیْہَا فَاِنَّہَا مِنْ وُّلْدِ
اِسْمٰعِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین بنی تمیم کو اُس وقت سے کہ تین خصلتین یا تین کلمے سنے ہین مین نے
آنحضرتؐ سے اُنکے حق مین فرماتے سنا مین نے آنحضرتؐ سے فرماتے یعنی ایک خصلت یہ ہے کہ بنی تمیم سخت ترین امت میری کے ہین دجال پر یعنی وقت ظہور اُسکے کے
بہت جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کرینگے اور اس سے معلوم ہوا ہونا اُنکا اُسکے وقت تک بکثرت کہا ابوہریرہ رضی نے دوسری خصلت یہ ہے کہ آئے صدقے یعنی
زکوتین بنی تمیم کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ یہ صدقے ہماری قوم کے ہین یعنی شرافت دی اُنکو بسبب اضافت کرنے کے اپنی طرف اور تیسرے یہ کہ تھی ایک لونڈی بندی
بنی تمیم مین سے عائشہ رضی کے پاس پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آزاد کر اے عائشہ اُسکو اسلیے کہ یہ اسمعیل کی اولاد سے ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے فتح یعنی
عرب سے ہے اور عرب اولاد اسمعیل سے ہین اگرچہ یہ صفت مشترک ہے درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہین ہے ساتھ بنی تمیم کے لیکن باوجود اُسکے اس فرمانے
مین ایک طرح کی عنایت اور شرافت دینی ہے اُنکو **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُّرِدْ
ہَوَانَ قُرَیْشٍ اَہَانَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے سعد سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے خواری قریش کی ذلیل
وخوار کرے اُسکو خدائے تعالی نقل کی یہ ترمذی نے فتح قریش خواہ امام ہون یا غیر امام اگر امام ہون تو ظاہر ہے اور اگر غیر اماموں کے ہون تو بسبب منسوب
ہونے اُنکے حضرت رسولؐ سے اور بسبب شرف وفضل اُنکے کے اس نسبت سے ایسا فرمایا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَہُمْ نَوَالًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی
چکھایا تو نے اول قریش کو عذاب یعنی روز بدر خراب کے پس چکھا آخر اُنکے کو انعام وعطا نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ عَامِرِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَیُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا یَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ وَلَا یَغُلُّوْنَ ہُمْ مِّنِّیْ
وَاَنَا مِنْہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی عامر اشعری سے کہ چچا ہین ابوموسی اشعری کے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا قبیلہ ہے اسد اور اشعری فتح اسد ساتھ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن سے کہ وہ قبیلہ اُسی کے نام سے مشہور ہے
اور اُنکو ازد بھی کہتے ہین اور ازد شنوءہ بھی تمام انصار اُسکی اولاد سے ہین اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ ہمدی کا ہے اور وہ بھی باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن سے
ابوموسی اشعری اور قوم اُنکی اُسی کی اولاد سے ہین اور اُنکو اشعریون کہتے ہین اور اشعرون ساتھ حذف یا نسبت کے بھی کہتے ہین ترجمہ نہین بھاگتے

ہین دونون قبیلے بیچ حال لڑنے کے ساتھ کفار کے اور مہربانی کرتے ہین غنیمت ہین وہ مجھسے ہین یعنی متبع ہین میرے سنت اور طریقے کے یا یہ دوستون ہین سے ہین اور مین انسے ہون نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے فن ع یعنی انکے دوستون سے اور نہین آگاہ کرنا ہوا پرگز وہ متقی ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے اِنْ اَوْلِيَاۤؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ وَيُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا وَيَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوءہ ازد اللہ کے ہین یعنی لشکر اسکے اور انصار دین اسکے کے زمین مین فتح اضافہ کیا انکو طرف اللہ تعالیٰ کے یا تو بسبب مشہور ہونے انکے کے ساتھ اس لقب کے یا واسطے بزرگی کے جیسے ناقۃ اللہ بسبب ہونے انکے کے لشکر خدا کے اور مددگار دین اسکے کے اور رسول اسکے کے اور بعضون نے کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ کے ہے کہ شیر ہے کہ شجاعت دلاوری کے مین ترجمہ چاہتے ہین لوگ کہ حقیر و ذلیل کرین انکو اور انکا کرتا ہے اللہ تعالیٰ یعنی نہین چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کرے انکو اور البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہیگا مرد یعنی اس زمانہ مین ای کاشکے ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے ای کاشکے ہوتی مان میری ازد سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی مرتبہ ازدیون کا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ انپر رشک لیجا وینگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم بھی انہین سے ہوتے **وَعَنْ** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفَ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ وہ ناخوش رکھتے تھے تین قبیلون کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع ح کہا علما نے کہ ناخوش رکھنا ثقیف کو اسلئے کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور انہین مین سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھنا اسلئے کہ مسیلمہ کذاب انہین سے تھا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا انہین سے عبید اللہ بن زیاد کہ جو مباشر تھا قتل امام حسین کا بڑا ہی پلید تھا آیا ہے کہ لایا گیا اسکے پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس رکھا اسکو ایک طشت مین اور شروع کیا اسکو چھیڑنا ایک چھڑی سے کہا ترمذی نے جامع مین کہ کہا عمارہ بن عمیر نے کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا ادھر اسکے بیٹھے تھے چبوترہ مسجد پر پس پہونچا مین طرف انکے پس کہا انہون نے کہ وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا یہان تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے مین پس ٹھہرا تھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہان تک کہ غائب ہوا پھر کہا انہون نے کہ آیا یہ سانپ پس کہا یہ دوبار یا تین بار یعنی آیا اور ناک مین گھسا اور نکل گیا دو یا تین بار اسی طرح کیا اور عجب ہے اس کہنے والے سے کہ یزید پلید بھی باوجود یکہ بنی امیہ مین سے تھا اور اسکو ذکر نہ کیا چاہیے تھا کہ اسکو بھی ذکر کرتے کہ امیر عبید اللہ کا تھا اور جو کچھ کہ عبید اللہ نے کیا اسکے امر و رضا سے کیا اور باقی بنی امیہ کے بھی نہی بزرگ تھے اون مین کچھ قصور نہین کیا یزید و عبید اللہ کو کیا کہین اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت نے خواب مین دیکھا کہ بندر منبر شریف پر بازی کرتے ہین اور تعبیر اسکی ساتھ بنی امیہ کی اور بہت سی باتین ہین کہان تک کہین **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ وَسَيَجِيْءُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف مین ہوگا ایک جھوٹا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا کہا عبد اللہ بن عصمہ نے یعنی بیچ معنی مبیر کے کہ ہلاک کرنیوالا ہے کہ کہا جاتا ہے یعنی علما کہتے ہین کہ مراد جھوٹے سے مختار بن ابی عبید ہے اور ہلاک کرنیوالا حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے اور کہا ہشام ابن

حسان نے کہ ثقہ ہیں اور امام ہیں حدیث سے خبر اعلم رکھتے تھے حدیث کا اور بہت بزرگ سمجھے شمار کیا لوگون نے اس عدد کو قتل کیا ہے حجاج نے قید اور بند کر کر
یعنی نہ معرکہ مین پس پہونچا ہی عدد انکا ایک لاکھ بیس ہزار کو فرح سوائے انکے کہ معرکہ مین مارے اور کہتے ہین کہ نکلے اسکے قیدخانہ مین سے پچاس ہزار
آدمی اور اسکے قیدخانہ مین چھت نہتی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح مین جسوقت کہ قتل کیا حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو
کہا اسماء نے یعنی زبیر کی ماں نے کہ بیٹی حضرت صدیق کے ہین آنحضرت نے حدیث کی ہمکو یہ کہ ثقیف مین ایک بڑا جھوٹا ہوگا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا پڑا
جھوٹا پس دیکھا ہم نے اسکو مراد رکھتی تھین اس سے مختار کو اور اسپر مفسد ہلاک کرنیوالا نہیں گمان کرتی ہین مگر تجھکو ای حجاج اور قریب ہی کہ آوے گی تمام حدیث
تیسری فصل مین شرح جاننا چاہئیے کہ حجاج ساتھ زبرح کے مبالغہ حلاج کا ہے یعنی لانے والے حجت کے کہا مولف نے کہ وہ عامل تھا عبدالملک بن مروان کا عراق
وخراسان پر اور بعد اسکے ابن ولید کا عامل ہوا اور مرا واسط مین بیچ مہینے شوال کے سنہ پچانوین مین اور عمر اسکی چون برس کی تھی اور باقی احوال حجاج کا مشہور
ہی حاجت اسکے ذکر کرنے کی نہین اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہ ہی کہ باپ اسکا جلیل القدر صحابیون مین سے تھا اور ولادت مختار کی سال ہجرت
مین ہی اور نہین ہی اسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہین ہی اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی اور ابتدا مین وہ مشہور تھا ساتھ علم اور فضل کے اور خیر کے
لیکن باطن اسکا برخلاف اسکے تھا یہان تک کہ جدا ہوا عبداللہ بن زبیر سے اور طلب امارت کی اور رغبت دنیا مین کی اور ظاہر کی باطن کی خباثتین یعنی
فساد رائے اور بطلان عقیدہ تا کہ بعد کے ظاہر ہوئین اس سے بہت سی ایسی چیزین کہ مخالف دین کی تھین اور بڑا ہی جھوٹا نکلا یہان تک کہتے ہین کہ دعوی نبوت
اور اترنے وحی کا کیا کوفہ مین اور تھا باپ اسکا امیر اسلام مین بیچ زمانہ عمر کے اور رہتا تھا مختار بیچ صحبت چچا اپنے کے اور موافقت کرتا تھا اسکی بیچ عقیدہ
صحیحہ اور محبت رکھنے کے ساتھ اہل بیت کے بعد اسکے کہ پہلے عداوت رکھتا تھا ان سے اور مشہور تھا انکی عداوت مین اور بعد از شہادت امام حسین کے اظہار محبت کیا
اور بدلہ لیا شہداء کربلا کا یزیدیون سے اور بہت لوگون کو انمین سے قتل کیا اور کہتے ہین کہ یہ سب واسطے طلب دنیا اور طلب امارت کے تھا اور سنہ ستسٹھ مین مصعب بن زبیر
کی امارت مین مارا گیا کوفہ مین اور علماء اسکو کذابون مین سے شمار کرتے ہین اور اس حدیث یعنی یخرج من ثقیف کذاب ومبیر کو مبیر او حجاج پر حمل کرتے ہین واللہ اعلم
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا بعضے
صحابہ نے یا رسول اللہ جلا دیا ہمکو ثقیف کے تیرون نے پس بد دعا کیجیے اللہ تعالی کی جناب مین ثقیف پر کہا آنحضرت نے یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام کے اور اطاعت
احکام کی نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِيْنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ
اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ
الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ
وَاِيْمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَا هٰذَا اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ

اور روایت ہی عبدالرزاق بن ہمام سے کہ بڑے عالم مین کثیر التصانیف نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہمام بن نافع تابعی سے کہ نقل کی یہ مینا سے اسنے ابی ہریرہ
سے کہ کہا ابوہریرہ نے تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہون مین اسکو قیس سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس
کہا اسنے یا رسول اللہ لعنت کر حمیر پر یعنی بد دعا کر واسطے دور ہونے کی پس منھ پھیرا آنحضرت نے اس شخص کی طرف سے پھر آیا وہ شخص آنحضرت کے سامنے
اور طرف سے پس منھ پھیر لیا اس سے پھر آیا آنحضرت کے سامنے اور طرف سے پس منھ پھیر لیا اس سے یعنی اعراض کیا اس سے دونون جانبون سے پھر فرمایا آنحضرت نے
کہ رحمت کرے اللہ تعالی حمیر پر منھ انکے سلام ہین اور ہاتھ انکے طعام فرح یعنی اپنے منھون سے پوچھا کرتے ہین السلام علیک کا اور طعام دیتے ہین لوگون کو اپنے ہاتھون سے
یعنی جامع صفت تواضع اور سخاوت کے ہین کہ اصل بزرگی اور خلاصہ ادائے حقوق لوگون کے ہی ترجمہ اور وہ ہین اہل امن کی مضرت سے اور اہل ایمان کہ ایمان کامل

سکنے مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہر نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرزاق سے اور روایت کیجاتی ہین اس سے منا سے حدیثین منکر یعنی اگرچہ عبد الرزاق فقیہ ہر اور قوی لیکن مینا ضعیف ہر **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہی روایت ہر ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قبیلہ مین سے ہر تو کہا مین نے دوس سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہر یمن مین از رہ سے فرمایا یعنی از راہ تعجب کے نہ تھا مین گمان کرتا کہ قبیلہ دوس مین کوئی شخص ہو کہ اسمین بھلائی ہو نقل کی یہ ترمذی نے ف ح اسمین تعریف ہر ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہ ہوتے تو اسمین بھلائی نہ ہوتی **وَعَنْ سَلْمَانَ** قَالَ قَالَ لِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہر سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلعم نے کہ دشمن نہ رکھ تو مجھکو پس جدا ہوجائیگا تو اپنے دین سے عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکھونگا مین آپکو یعنی کیونکر متصور ہو مجھسے دشمن رکھنا آپ کا حال یہ کہ آپ حبیب اللہ کے اور محبوب اپنی امت کے ہین اور بسبب آپکے راہ دکھلائی ہمکو خدا نے تعالی نے یعنی اسلام کی اور تمام اچھے احکام کی فرمایا حضرت نے دشمن رکھے تو عرب کو پس دشمن رکھیگا مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہر ف ع یعنی جبکہ دشمن رکھیگا عرب کو تو ہو گا اسکے ضمن مین مجھکو دشمن رکھنا بھی لازم آجائیگا پس دشمن رکھنا تیرا مجھکو اس معنی کر ہر کہ دشمن رکھے تو عرب کو حاصل یہ کہ بغض عرب کبھی ہوتا ہر سبب سید الخلق کے بغض کا پس بچنا چاہیے اس آفت سے تا نہ پہونچے خرابی عظیم مین اور ظاہر اسلمان کی بسبب عجمیت او فارسیت اصلی اپنی کے کچھ کبر اور بے ادبی نسبت عرب کے یا بعضے اعراب کے سرزد ہوتی ہو دل مین بغض حقیقی کیونکر متصور ہو اسلئے پس چونکہ صورت بغض کی ہوتی ہو آنحضرت نے انکو متنبہ کر دیا کہ اعتبار طرکرین او رجبین تا نوبت بغض حقیقی کی نہ پہونچے کہ وہ سبب ہے بغض کا ہو گا فافہم **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ اور روایت ہر عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خیانت کرے عرب سے اور خیر خواہی نہ کرے انکی یا ظاہر کرے خلاف اس چیز کی کہ دل مین رکھتا ہو اور کینہ رکھے انسے نہ داخل ہوگا میری شفاعت مین یعنی شفاعت صغری مین اسلیے کہ کبری تو تمام ہوگی سب کے لیے اور نہ پہونچے گی اسکو دوستی میری ف ع یعنی دوست رکھنا میرا اسکو یا نہین پہنچے گا اور نہین حاصل ہو گا اسکے لیے دوست رکھنا اسکا مجھکو اور مقصود نفی کمال کی ہر ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہر نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حصین بن عمر کی سے اور نہین وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی ف ع کہتا ہون مین پس ہوگی حدیث ضعیف اسکے طریق سے اور وہ معتبر ہر فضائل مین اور اسکے موید اور بہت سی حدیثین آئی ہین ترغیب ہر کہ بعضے انمین متواتر معنوی کو مانند قول آنحضرت کے حب العرب ایمان و بغضہم نفاق نقل کی یہ حاکم نے انس سے اور طبرانی نے اوسط مین انس سے روایت کی ہے حب قریش ایمان و بغضہم کفر و حب العرب ایمان و بغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن ابغض العرب فقد ابغضنی اور طبرانی نے کبیر مین روایت کی ہر سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانہ من احبہم احبہ اللہ اور روایت کی حاکم نے مستدرک مین ابو ہریرہ سے بطریق مرفوع کے اُحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوْهُمْ وَاَحِبُّوا الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ اور حدیثین کی روایت کی ہر احمد نے اپنے مسند مین بھی اور قول ترمذی کا اسکی سند کا یہ ہر کہ یہ حسن ہر پس حدیث حسن لغیرہ ہر **وَعَنْ اُمِّ الْحَرِيْرِ** مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہر ام حریر سے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہر کہا کہ سنا مین نے اپنے مولی سے کہ طلحہ ہر کہتے تھے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے قرب قیامت

کی علامتوں میں سے ہلاک ہونا عرب کا نقل کی ترمذی نے ف ع یعنی مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ غیر عرب تابع انکے ہیں اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر بدلوگوں پر اور نہیں ہے کا زمین میں وہ شخص کہ کہے اللہ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْکُ فِیْ قُرَیْشٍ وَالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبْشَۃِ وَالْاَمَانَۃُ فِی الْاَزْدِ یَعْنِی الْیَمَنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَوْقُوْفًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت و بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں ف ح مراد قضا سے نقابت ہے اسلیے کہ یاران نقبا انصار میں سے مقرر کئے تھے اور بعضوں نے کہا کہ نہ بلکہ مراد قضا بمعنی مشہور کے ہے اسلیے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کرکے بھیجا تھا اور یہ ظاہر تر ہے ترجمہ اور بانگ نماز کہنی قوم حبشیہ میں ہے یعنی اسلیے کہ رئیس آنحضرت کے موذنوں کے بلال تھے اور وہ حبشی تھے اور امین ہونا اور امین کرنا ازد میں ہے یعنی ازد شنوہ میں کہ وہ قبیلہ ہے یمن میں اور نہیں منافی ہے یہ قول بعضے راوی کے کہ مراد رکھتے تھے حضرت ازد سے یمن کو ف ع لیکن ظاہر متبادر کلام راوی سے ارادہ عموم اہل یمن کا ہے اسلیے کہ وہ رقیق القلب ہیں اور اہل امن ہیں الایمان یمان واللہ اعلم اور مقصود یہ ہے کہ چاہیے یوں کہ بہ مناسبت ان قوموں میں دیئے جائیں اور انہیں سے کرنے چاہیں ترجمہ اور روایت میں یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ پر نقل کی یہ ترمذی نے کہ روایت اس حدیث کی بطریق وقف کے صحیح تر ہے بہ نسبت اسناد میں حدیث مرفوع سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رواہ مسلم روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سے ہیں اپنے باپ سے یعنی مطیع سے کہ صحابی ہیں اور نام انکا عاصی تھا آنحضرت نے مطیع رکھا کہا مطیع نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے فرماتے دن فتح مکہ کے نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی حبس و بند کر کر یعنی مگر معرکہ میں قتل کیا جاویگا بعد اس دن فتح کے روز قیامت تک نقل کی یہ مسلم نے ف ح کہا حمیدی نے کہ تاویل کی ہے اس حدیث کی بعضے محدثوں نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اس دن کے قیامت تک جس کسی کہ اس حال میں کہ وہ مرتد ہو اسلام سے ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش میں سے ایسے تو پائے گئے ہیں کہ قتل کیے گئے ہیں حبس کر کر اگلے زمانہ میں کفر پر بعد تحفہ کے اور نہیں ملے گئے ہیں انمیں سے ایسے کہ قتل کیے گئے ہوں حبس کر کر اس حالت میں کہ مرتد ہوں اسلام سے اور ثابت ہوں کفر پر انتہی اور معنی یہ ہیں کہ ایسا نہیں ہونے کا کہ پایا جاوے قریشی مرتد پس قتل کیا جاوے اور موید ہے اسکی یہ روایت ان الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب وَعَنْ اَبِیْ نَوْفَلٍ مُعٰوِیَۃَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَۃِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْہِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْهَاکَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْهَاکَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْهَاکَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰہِ اِنْ کُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰہِ لَاُمَّۃٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّۃُ سُوْءٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَاُمَّۃُ خَیْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَوْلُہٗ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِہٖ فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرِ الْیَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّہٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِیَہٗ فَاَعَادَ عَلَیْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِیَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکِ مَنْ یَّسْحَبُکِ بِقُرُوْنِکِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَا اٰتِیْکَ حَتّٰی تَبْعَثَ اِلَیَّ مَنْ یَّسْحَبُنِیْ بِقُرُوْنِیْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِیْ سِبْتَیَّ فَاَخَذَ نَعْلَیْہِ ثُمَّ انْطَلَقَ یَتَوَذَّفُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْهَا فَقَالَ کَیْفَ رَاَیْتِنِیْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰہِ قَالَتْ رَاَیْتُکَ اَفْسَدْتَ عَلَیْہِ دُنْیَاہُ وَاَفْسَدَ عَلَیْکَ اٰخِرَتَکَ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تَقُوْلُ لَہٗ یَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ اَنَا وَاللّٰہِ ذَاتُ النِّطَاقَیْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَکُنْتُ اَرْفَعُ بِہٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَکْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَۃِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْہُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَّمُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اَخَالُکَ اِلَّا اِیَّاہُ قَالَ فَقَامَ عَنْہَا فَلَمْ یُرَاجِعْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سے کہ کہا دیکھا مینے عبد اللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ کے ف ع ح یعنے سولی پر اور مراد گھاٹی مدینہ سے گھاٹی مکہ کی ہے کہ واقع ہے بیچ راہ اہل مدینہ کے جسوقت کہ وہ آتے ہیں مکہ میں پس اضافت عقبہ کی مدینہ کیطرف اسی جہت سے ہے واللہ عبد اللہ بن زبیر مکہ میں تھے کہ حجاج ظالم نے انکو مارا اور جگہ مذکور میں سولی پر کھینچا اور اس لئے مقبرہ کی جگہ انکی قبر کی حجون میں قریب مکہ عقبہ کے لیکن ثابت نہیں کہ کونسی قبر ہے انکی اور اسیطرح تمام قبریں صحابہ کی کہ مکہ کے مقبرہ میں ہیں کوئی جگہ معین انکی معلوم نہیں بوجہ صحت کے یہان تک کہ قبر حضرت خدیجہ کا بھی یہی حال ہے اور گنبد جو اسپر بنایا گیا ہے یہ اعتماد رویا بعض لوگوں کے بنایا گیا ہے واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نے پس شروع کیا قریش نے گذرتے تھے ابن زبیر پر اور لوگ بھی گذرتے تھے ان پر یہان تک گذرے ان پر عبد اللہ بن عمر پس ٹھہرے ابن زبیر کے پاس کہ سولی پر تھے پس کہا ابن عمر نے سلام تجھ پر اے ابا خبیب تین بار اسیطرح کہا ف ع خبیب خ کے پیش اور ب کے زبر اور ی کے جزم سے بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہے اسکے نام کی کنیت ابن زبیر کی ابو خبیب ٹھہری اور صحیح معلوم ہوا کہ مستحب ہے تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلے دفن کے ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق تھا میں منع کرتا میں تجکو اس کام سے تین بار اسی مضمون کو کہا ف ح مراد کام سے خروج ساتھ دعوی خلافت اور امامت کے ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ یزید سے بیعت نہ کی اور مکہ میں جا بیٹھے اور ولایتیں اپنے تحت و تصرف میں لیں اور اسیطرح مروان سے بعد یزید کے اور عبد الملک سے بعد مروان بیعت نہ کی پس عبد الملک نے حجاج کے تئیں ابن زبیر پر مکہ میں بھیجا اور حجاج نے انکو مارا اور سر انکا مدینہ کو بھیجا اور جسد انکا مکہ میں سولی پر کھینچا اور یزید نے بھی ایک لشکر مدینہ کے خراب کرنے کے لیے اور وہانکے رہنے والونکے قتل کے لیئے کہ اسکو واقعہ حرہ کہتے ہیں بھیجا تھا اور وہی لشکر مکہ کو آیا تا عبد اللہ بن زبیر کو مارے اس درمیان میں یزید مر گیا پس ابن عمر نے کہا کہ میں تجکو اے ابا خبیب اس معاملہ سے منع کرتا تھا اور تو نے کہنا میرا نہ مانا آخر کو انجام کار یہ ہوا مقصود اس سے تأسف و تحسر ہے ابن زبیر کے حال پر اور تشنیع و ملامت ہے اس جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق تھا تو جہانتک جانتا تھا میں تجکو بہت روزے رکھنے والا بہت شب بیدار شب خیز بہت احسان کرنیوالا قرابتیوں سے ف ح آیا ہے کہ ابن زبیر روزے بہت رکھا کرتے تھے اور کبھی پندرہ دن تک ملی کر روزہ رکھتے اور تمام شب بیدار رہتے اور مراد ابن عمر کی اس کہنے سے یہ تھی کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تھا عدو اللہ اور ظالم اور مانند اسکے کے کلام واہی انکے حق میں کیا کرتا تھا انہوں نے چاہا کہ براءة ابن زبیر کی اسکی باتوں سے بیان کیجیے تا لوگوں کو خوبیاں انکی خوب طرح معلوم ہو جائیں ترجمہ آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ وہ گروہ برا ہے یعنے بسبب فساد فہم اور بد اعتقادی اپنی کے اور ایک روایت میں بجاے لامتہ سوء کے لامتہ خیر آیا ہے ف ح یعنے وہ گروہ کہ تو برا انکا ہے وہ گروہ خیر ہے معنے روایت پہلی کے یہ ہیں کہ وہ گروہ کہ تو ان کے گمان و اعتقاد میں جملہ اشرار سے ہے وہ گروہ برا ہے کہ تجھ جیسے شخص کو اشرار سے کہتے ہیں اور معنے دوسری روایت کے یہ ہیں کہ تجکو کہ یہ گروہ برا جانتا ہے کیا اچھا گروہ ہے بطریق استہزاء و تعریض کے فرمایا جیسے یہان بعضے اوقات بروں کو ازراہ طعن کے اچھا کہتے ہیں کہ واہ تم بھی کیا خوب ہو کہ آپس میں فساد ڈلواتے ہو لیکن معنے اول ظاہر تر ہیں ترجمہ پھر چلے گئے ابن عمر وہانسے پس پہنچی حجاج کو خبر عبد اللہ بن عمر کے ٹھہرنے کی اور کلام مذکورہ کرنے کی حجاج کے حق میں پاس ابن زبیر کے پس بھیجا حجاج نے کسیکو طرف ابن زبیر کے پس اتارے گئے لکڑی پر سے کہ جسپر سولی دی گئی تھی پس ڈالے گئے یہودیوں کی قبروں میں ف ع ح یعنے بیچ جگہ قبور یہودیوں کی کہ جہان کے رہنے والے یا وارد ہونے والے یہود دفن کیے جاتے تھے اور یہ منافی نہیں ہے اسکے کہ جو اوپر گذرا کہ ابن زبیر دفن کیے گئے حجون میں اسلیئے کہ وہ اوٹھائے گئے بعد اسکے اس جگہ ادنی سے اور دفن کیے گئے جگہ اعلی میں اور قبور یہودیوں کی مکہ میں متعارف نہیں ہیں مگر اسوقت میں تھیں کہ حکم کیا حجاج نے کہ وہاں لیجا دیں عدو اللہ کو جہاں قبر یہود کے ہیں واللہ اعلم ترجمہ پھر بھیجا حجاج نے کسیکو ابن زبیر کی ماں کے پاس کہ اسماء بیٹی ابو بکر کی ہیں بیچ انکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اسماء نے یہ کہ آویں اسکے پاس یعنے او تھیں اسکے پاس او سلام کریں اسکو پس پھر بھیجا حجاج نے اسماء کے پاس قاصد کو یعنے اور کہلا بھیجا اسکی زبانی کہ البتہ آؤ تو میرے پاس ورنہ البتہ بھیجونگا طرف تیرے اس شخص کو کہ کھینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیاں پکڑ کر کہا ابو نوفل

راوی نے کہ پس پھر انکار کیا اسمار نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کی نہیں آؤنگی مین تیرے پاس یہان تک کہ بھیجے تو طرف میرے اُس شخص کو کہ کھینچ کر لیجاوے مجھکو ساتھ چوٹیون میری کے کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجھکو جوتیان میری ف یعنی لاؤ میری جوتیان لفظ سبتے ساتھ زبر سین مہملہ اور جزم ب او زبر ت اور تشدید ی کے تثنیہ سبتیہ کا مضاف ہی طرف یائے متکلم کیطرف اور سبتیہ کہتے ہین جوتی کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اُسکا اور دور کیے گئے ہون بال اُسکے یعنے جیسے یہان کی جوتیان ہوتی ہین ترجمہ پس لین حجاج نے جوتیان اپنی یعنے اور پہنا اُنکو پھر چلد چلد چلا جاتا تھا ہلاتا ہوا اترا تا ہوا یہان تک کہ داخل ہوا اسمار پر پس کہا کیسا دیکھا تو نے مجھکو یعنے کیسا پایا تو نے مجھکو کہ کیا مین نے ساتھ اس دشمن خدا کے یعنے تیری بیٹے کے بسبب اعتقاد فاسد اپنے کے اُنکو دشمن خدا کا کہا کہا اسمار نے کہ دیکھا مین نے تجھکو کہ تباہ کی تو نے اُسپر دنیا اُسکی کہ مار ڈالا اُسکو اور تباہ کی اُسنے تجھپر آخرت تیری کہ اُسکے قتل کے سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوا تو پہونچی ہے مجھکو یہہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیر کو یعنے اُسکی حیات مین یا بعد مرنے اُسکے کہ اے بیٹے دو کمر بند والی کے ف ذات النطاقین لقب اسمار کا ہی کہ آنحضرت نے رکھا تھا بسبب اسکے کہ انہون نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کے جو توشہ دان باندھنے کے لیے تسمہ وغیرہ ڈھونڈا نہ پایا تو اپنی نطاق کے دو ٹکڑے کر کر ایک ٹکڑے سے توشہ دان باندھا اور دوسرا ٹکڑا کمر مین باندھا اور نطاق کمر بند کو کہتے ہین عادت ہی عرب کی عورتون کی کہ کمر بند باندھتی ہین نہ بند پر تا کام کرنے مین تہ بند کھل نجائے پس یہہ لقب واقع مین تو اُنکے لیے موجب فخر کا تھا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کسی چیز کو فضیلت ہوگی اور حجاج نادان اس لقب کو اُنکے حقمین حمل خدمت پر کرتا تھا کہ وہ خادمہ ہی باہر نکلنے والی پس انہون نے اس لقب اپنے کو تسلیم کیا اور وجہ اسکی کہ موجب افتخار ہے بیان کی ساتھ قول اپنے کے ترجمہ قسم ہی اللہ کی مین ہون ذات النطاقین یعنے دو کمر بندون والی اے پر ایک اُن دونون مین سے پس تھی مین اُٹھاتی ساتھ اُسکے طعام آنحضرت کا اور طعام ابوبکر کا واسطے حفاظت کے جانورون سے ف ع لفظ من الدواب متعلق ہی ساتھ ارفع کے یعنے باندھتی تھی مین اُس سے دستر خوان اُوپر خادم صاحب طعام کا اور لٹکا دیتی تھی اُسکو اونچے پر بخوف جانورون کے مانند چوہے اور چیونٹی وغیرہ کے ترجمہ اور ای پر کمر بند دوسرا پس کمر بند عورت کا ہی کہ نہین بے پروا ہوئی عورت اُس سے ف ع یا تو بسبب خدمت کرنے کے کہ متعارف ہی اُسکے کمر بند کی اچھی ہی لانا تعریف کے عورت کے حق مین یا واسطے باندھنے اُسکے کے اپنی کمر مین اپنی ہیئت مخفی رہنے کے لیے کہ پیٹ نہ بڑھ جاوے جیسے کہ عادت عرب کی عورتون کی ہی کہ اگر محتاج ہوتی ہین تو کمر بند چمڑے کے بنے ہوئے باندھتی ہین اور غنی ہوتی ہین تو چاندی سونے کے کمر بند باندھتی ہین ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہمکو کہ تحقیق ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد بلا کو پس کے پس بڑا جھوٹا پس دیکھا ہمنے اُسکو یعنے مختار کو اور ای پر بلا کو پس گمان نہین کرتی مین تجھکو مگر وہ بلا کو کہ آنحضرت نے خبر دی ہی ف ع کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر پر اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور یہہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ثنا کرنی موتے پر ساتھ اچھی صفتون معروفہ اُسکی کے اور اسمین منقبت عظیمہ ابن عمر کی بھی ہی بسبب حق گوئی کے اور حجاج کے نہ پروا کرنے کی کیونکہ یہ تو وہ جانتے ہی تھے کہ میری ان باتون کی اُسکو خبر پہونچیگی اور باوجود اسکے نہ باز رہے حق کہنے سے کہا ابونوفل نے پس اُٹھ کھڑا ہوا حجاج اسمار کے پاس سے اور نہ جواب دیا اُنکو نقل کی یہ مسلم نے ف ع پھر مر گئین اسمار اپنی بیٹے کے مرنے سے پانچ دن بعد اور عمر اُنکی سو برس کی تھی اور ایک دانت بھی نہ ٹوٹا تھا اُنکا **وعن** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ فَقَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيدُونَ اَنْ تُقَاتِلُوا حَتّٰى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نافع سے کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہی یہ کہ ابن عمر کے پاس آئے دو شخص فتنہ ابن زبیر کے یعنے پہلے قتل ہونے اُنکے کے پس کہا اُن دونون نے کہ تحقیق لوگون نے کیا جو کچھ کہ دیکھتے ہو تم یعنے اختلاف کیا امر امامت مین اور تم بیٹے عمر کے ہو یعنے اور وہ خلیفہ تھے اور یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو ف ع یعنے اور حضرت کے یارون مین سے بھی ہو پس اسمین کچھ شک نہین ہی

کو تراولی ہو ساتھ خلافت کے عبدالملک سے کہ حملہ امراء اسکے سے حجاج بن یوسف ظالم ہو ترجمہ پس کہا کیا چیز باز رکھتی ہے تمکو نکلنے سے ساتھ دعوی امامت اور خلافت کے اور
بدلہ لینے ظالموں کے سے پس کہا ابن عمر نے کہ باز رکھتا ہے مجکو نکلنے اور اقبال کرنے سے علم اس بات کا کہ خدا تعالی نے حرام کیا ہے مجھپر خون بھائی مسلمان کا ف ح اشارہ
کیا ساتھ پرہیز کرنیکے خون سے طور اختیار کرنیکے طریق احتیاط کے والاحاجت لفظ علی کی نہتھی ترجمہ کہا آدمی دونوں نے کہ کیا نہیں فرمایا ہے خدا تعالی نے اور لڑو تم لوگوں سے
یہانتک کہ نہ پایا جاوے فتنہ پس کہا ابن عمر نے کہ تحقیق لڑے ہم یعنے ہمراہ آنحضرت کے اور خلفاء راشدین کے یہانتک کہ نہ تھا فتنہ یعنے شرک اور ہوا دین اسلام
خالص خدا کے لیے اور تم چاہتے ہو یہ کہ لڑو تم یہانتک کہ واقع ہو فتنہ یعنے مسلمانوں میں اور رہو دین واسطے غیر اللہ کے نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنے بسبب
تزلزل بن ضیا کے اور عدم ثبات امر اسکے کے اور حاصل یہ کہ سائل کے اعتقاد میں یہ تھا کہ قتال کیجیے اس شخص سے کہ مخالف ہو اس امام کے کہ اعتقاد رکھتا تھا
اسکی اطاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کے حق میں یہ مناسب جانتے تھے کہ وہ ترک کرتے قتال کو بیچ اس چیز کے کہ متعلق ہے ساتھ ملک کے جیسیکہ دلالت کرتا ہے اسپر
قول ابن عمر کا لقد انہاک عن مثل ہذا **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ ھَلَکَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰہَ عَلَیْھِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّہٗ یَدْعُوْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَأْتِ
بِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ آئے طفیل بن عمرو دوسی ف ع کہ یہ صحابی ہیں اسلام لائے مکہ میں پھر گئے اپنی قوم میں اور وہاں رہتے تھے
یہانتک کہ ہجرت کی آنحضرت نے پس آئے یہ آنحضرت کے پاس خیبر میں پس ہمیشہ خدمت بابرکت میں رہتے تھے یہانتک کہ رحلت کی آنحضرت نے
اور انکا ذو النور لقب ہے اسلیے کہ جب آنحضرت نے انکو انکی قوم کیطرف بھیجا تا دعوت کریں یعنے اسلام کیطرف بلاویں انکو کہا کہ کیجیے میرے لیے یا رسول اللہ
کوئی نشانی تا تصدیق میری کریں لوگ پس دعا کی آنحضرت نے انکے لیے اور کہا خدایا بخش اسکے لیے نور پس پیدا ہوا نور انکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں کہا طفیل نے
کہ ڈرتا ہوں میں کہ کہیں اسکو مثلہ کہیں پس پھیلا وہ نور درمیان طرف کوڑی انکے کے پس روشن ہوتا تھا اندھیری راتمیں پس گئے طفیل اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف
پس اسلام لائے باپ انکے اور انکی ماں نہ ایمان لائیں پس روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ کہ آئے یہ طفیل بن عمرو ترجمہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا
کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنے مستحق ہلاک کے ہوئے اسلیئے کہ نافرمانی کی اور باز رہے طاعت سے پس بد دعا کیجیے اللہ تعالی سے اُن پر کہ عذاب واقع ہو پس گمان
کیا لوگوں نے کہ آنحضرت بد دعا کرینگے اُن پر پس کہا آنحضرت نے یعنے بسبب ہونے انکے کے رحمۃ للعالمین اور ہدایت کرنیوالے لوگوں کے خداوندا راہ راست دکھا دوس کو اور لا انکو
یعنے طرف مدینہ کے کہ آویں ہجرت کرکر یا نزدیک کر انکو طرف طریق مسلمین کے اور متوجہ کر دل انکے طرف قبول کرنے دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَکَلَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ رَوَاہُ
الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھو تم عرب کو تین سبب سے
ایک اس سبب سے کہ میں عرب ہوں یعنے اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہے طرف حبیب کے محبوب ہوتی ہے اور دوسرے اس سبب سے کہ قرآن عربی زبان میں ہے یعنے
اسلیے کہ اترا ہے قرآن عرب کی لغت میں اور انکی لغت سے پہچانی جاتی ہے فصاحت و بلاغت اسکی اور تیسرے اس سبب سے کہ کلام بہشتیوں کا عربی ہے نقل کی یہ بیہقی نے
شعب الایمان میں ف ح یعنے عرب کو فضیلت ہے دنیا اور آخرت میں اور اخیر جملہ سے سمجھا گیا کہ کلام دوزخیوں کا غیر عربی ہے اور یہ تین سبب محبت کے کہ انکی
تھے بیان فرمادیئے انکے سوا بھی کئی سبب ہیں انسے محبت کرنے کے وہ یہ ہیں کہ انہوں نے سیکھی شریعت اور نقل کی طرف ہمارے اور ضبط کیئے انہوں نے
اقوال اور افعال اور معجزات حضرت کے اور نقل کی طرف ہمارے وہ مادہ ہیں اسلام کے اور بسبب انکے فتح ہوئے شہر اور پھیلا اسلام اطراف عالم میں اور وہ اولاد
اسمعیل علیہ السلام کی ہیں اور سوال قبر انکی زبان میں ہوگا جیسا کہ اسلیئے کہا گیا ہے من علم ما سلم فہو عربی

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ

باب بیچ بیان مناقب صحابہ کے راضی ہو اللہ انسے سب ف ع مناقب جمع منقبت کی ہے یعنے فضیلت کی اور فضیلت کہتے ہیں اچھی خصلت کو کہا نسفی نے

اُسکے شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے یا نزدیک خلق کے اور دوسری بات کا کچھ اعتبار نہین مگر یہ کہ پہونچادے طرف اول کے یعنے وسیلہ ہو اول
کا اس جہت کہا جاوے کہ فلانا فاضل ہے یعنے فضیلت رکھنے والا ہے تو معنے اُسکے یہ ہین کہ اُسکے لیئے منزلت ہے اللہ کے نزدیک اور نہین پہچانا جاتا طرف فضیلت
کے مگر ساتھ نقل کے رسول خدا صلعم سے یعنے یہ سمجھنا کہ فلانا شخص ذی منزلت ہے اللہ کے نزدیک سزاوار نہین جب تک کہ حضرت کے فرمانے سے نہ معلوم ہو
کذا ذکرہ السیوطی اور صحابی اُس شخص کو کہتے ہین کہ پایا اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم کو حالت ایمان مین اور دین اسلام پر مرا اگرچہ اُسکے درمیان مین ارتداد بھی متخلل ہوا ہو
جیسے کہ اشعث ابن قیس کے حق مین کہتے ہین قول صحیح تو یہی ہے پھر پہچانا جاتا ہے صحابی ہونا اُسکا ساتھ تواتر کے مانند ابوبکر اور عمر رضہ کے یا پہچانا جاتا ہے ساتھ
خبر مشہور کے یا ساتھ کہنے صحابی کے غیر اپنے کو کہ وہ صحابی ہے یا صحابی خود اپنے تئین کہے کہ مین صحابی ہون جس وقت کہ ہو وہ عدل اور صحابہ سب عدل ہین مطلق بموجب
ظاہر کتاب اور سنت اور اجماع معتبر کے اور بعضون نے شرط کیا صحابی ہونے کے لیے طول صحبت کو ساتھ آنحضرتؐ کے کہ وہ خدمت بابرکت مین بہت حاضر رہا ہو
اور سیکھا ہو علم حضرت سے اور حاضر ہوا ہو غزوات مین اور کمتر مدت اُسکی چھ مہینے کے ہین لیکن دلیل تعین چھ مہینون کی معلوم نہین واللہ اعلم جاننا چاہیئے کہ اسمین شبہہ نہین
کہ غالب ہے مرتبہ اُسکا کہ اکثر حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کے ساتھ اُن لوگون پر کہ نہین اکثر رہے حضرت کی خدمت مین
اور حاضر نہین ہوئے کسی جہاد مین اور نہین دیکھا آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سے اور کلام نہین کیا اُنسے مگر کم یا دیکھا حالت طفولیت مین اگرچہ شرف صحبت حاصل ہے سب کو اور شرح السنۃ
مین ہے کہا ابو منصور بغدادی نے کہ ہمارے علما کا اجماع ہے اسپر کہ افضل اُنکے خلفاء اربعہ ہین بحسب ترتیب خلافت کے پھر تمام عشرہ مبشرہ پھر بدری پھر احد کے پھر بیعۃ الرضوان کے
پھر وہ کہ اُنکو مرتبہ ہے اہل عقبتین سے کہ انصار مین سے ہین اور ایسے ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہین کہ نماز پڑھی اُنھون نے قبلتین کی طرف یعنے کعبہ اور بیت المقدس کی طرف اور ایسے ہی اختلاف
کیا ہے علما نے حضرت عائشہ اور خدیجہ کے حق مین کہ کونسی اُن دونون مین افضل ہین اور حضرت عائشہ اور فاطمہ کے حق مین اور معاویہ عدول فضلا اور صحابہ خیار سے ہین اور لڑائیان جو بیچ مین
اُنکے ہوئین تھا اہل جماعت کو شبہہ کہ اعتقاد رکھتے تھے صواب ہونے اپنے کا اور سب اسکے سب تاویل کرتے تھے اپنی لڑائیون پر اور نہین نکل گیا کوئی اُنمین سے سبب اسکے اسلیئے کہ
وے مجتہد تھے اختلاف کرتے تھے مسائل مین اور نہین لازم آتا اس سے نقص کسیکا اُنمین سے غرض کہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ زبان اُنکی گفتگو سے بند رکھین کہ سوائے خیر کے کچھ نہ کہین اور جو کچھ
کہ برخلاف خیر کے منقول ہوا اُس سے چشم پوشی کرین کہ سلامتی اسمین ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ
مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم میرے صحابہ کو ف یہ خطاب حضرت نے
اپنے صحابہ کو کیا اسلیئے کہ وارد ہوا ہے کہ سبب اس حدیث کے فرمانیکا یہ تھا کہ درمیان خالد بن ولید کے اور عبدالرحمن بن عوف کے کچھ تنازع تھا پس مراد صحابی سے اصحاب
مخصوص ہین اور وہ وہ ہین کہ مخاطبون سے پہلے اسلام لائے تھے اور ممکن ہے یہ کہ ہو خطاب عام امت کو اسلیئے کہ جان لیا تھا حضرتؐ نے نور نبوت سے کہ مثل اسکے
واقع ہوگا اہل بدعت مین یعنے روافض و خوارج مین پس منع فرمایا اُنکو اس برائی سے اور شرح مسلم مین ہے جاننا چاہیئے کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہے اور اکبر فواحش سے
اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ برا کہنے والا انکا تعزیر دیا جاتا ہے اور کہا بعضے مالکیہ نے کہ وہ قتل کیا جاوے اور کہا قاضی عیاض نے کہ برا کہنا کسیکا
صحابہ مین سے کبائر سے ہے اور تصریح کی ہے بعضے ہمارے علما نے کہ قتل کیا جاوے آدمی بسبب برا کہنے شیخین کے اور کتاب اشباہ و النظائر کی کتاب السیر مین ہے کہ جو کافر توبہ
کرے پس توبہ اُسکی مقبول ہے دنیا مین اور آخرت مین مگر جماعت کفر کرنیوالی کی بسبب برا کہنے نبی کے اور بسبب برا کہنے شیخین کے یا ایک اُن دونون مین سے یا بسبب سحر کی یا بسبب زندیقہ کے
اگرچہ عورت ہو تو یہ نہین مقبول جبکہ پکڑ لی جاوین پہلے توبہ کے اور کہا اشباہ والے مصنف نے کہ نام اُسکا زین بن نجیم ہے برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی اُنکو کفر ہے اور اگر تفضیل
دے علی رضہ کو اُن دونون پر تو وہ مبتدع ہے کذا فی الخلاصہ اور بیچ مناقب کردری کے ہے کہ کافر ہوتا ہے جبکہ منکر ہو ان دونون کی خلافت کا یا دل مین بغض رکھتا اُن سے بسبب دوست
رکھنے آنحضرت کے انکو اور اگر دوست رکھے علی رضہ کو زیادہ اُن سے تو نہین ماخوذ ہوگا بسبب اسکے اور شاید کہ وجہ اُنکی تخصیص کی اسلیئے ہے کہ وارد ہوئی ہین اُنکی

فضیلت میں جس تعیین آنحضرت کے خاص کر علیحدہ باب میں جیسا کہ آگے آوینگے یا اسلیے کہ اجماع ہوا ہی انکی حقیقت پر بخلاف خوارج کے کہ حق عثمانؓ اور علیؓ اور معاویہ وغیرہ کے واللہ اعلم ف مناقب و تحقیق سند المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے لکہا ہی بلا شبہ فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیقؓ کے ہیں اور فقہ کی کتابوں میں لکہا ہی کہ جو کہ انکار خلافت صدیقؓ کی کرے منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیری میں کہا اَلرَّافِضِیُّ اِذَا کَانَ یَسُبُّ الشَّیْخَیْنِ وَ یَلْعَنُہُمَا الْعِیَاذُ بِاللّٰہِ فَہُوَ کَافِرٌ وَّ اِنْ کَانَ یُفَضِّلُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍؓ لَا یَکُوْنُ کَافِرًا لٰکِنَّہٗ مُبْتَدِعٌ وَّلَوْ قَذَفَ عَائِشَۃَؓ بِالزِّنَا کَفَرَ بِاللّٰہِ اور یہ بھی عالمگیری میں ہی مَنْ اَنْکَرَ اِمَامَۃَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ فَہُوَ کَافِرٌ عَلٰی قَوْلِ بَعْضِہِمْ وَقَالَ بَعْضُہُمْ وَہُوَ مُبْتَدِعٌ وَّلَیْسَ بِکَافِرٍ وَّالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ کَافِرٌ وَّکَذٰلِکَ مَنْ اَنْکَرَ خِلَافَۃَ عُمَرَؓ فِیْ اَصَحِّ الْاَقْوَالِ وَیَجِبُ اِکْفَارُ الرَّوَافِضِ فِیْ قَوْلِہِمْ بِرَجْعَۃِ الْاَمْوَاتِ اِلَی الدُّنْیَا وَتَنَاسُخِ الْاَرْوَاحِ اِلٰی اَنْ قَالُوْا وَہٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ خَارِجُوْنَ عَنْ مِّلَّۃِ الْاِسْلَامِ وَاَحْکَامُہُمْ اَحْکَامُ الْمُرْتَدِّیْنَ تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے کہ دلیلیں انکے کفر کی بہت ہیں از انجملہ یہ کہ حدیثیں جو وارد ہین خلفاء ثلثہ کے فضائل میں ان گنت ہین اور بسبب تعدد طرق اور کثرت رواۃ انہی کے متواتر بالمعنی ہین پس انکار ان اخبار کا کفر ہی بلاشبہ اور مثل ان اخبار کے کسی نے مجتہدین میں سے مخالفت نہین کی ہی بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہاء مجتہدین کے ہین مقدم کرتے ہین خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بہی جیسا کہ جاسے الیسی حدیثین اور یہ بہی ہی کہ صحابہ کے حق مین اللہ تعالی نے رضامندی اپنی بیان فرمائی ہی ان آیتون مین لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ الخ اور بہی فرمایا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُہٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ تا قول اپنے کے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ جنکے لیے اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوے یہ اُن پر لعن کرین بلکہ اُن کو غاصب اور کافر جانین ان دونون باتون مین تباین کلی ہی پس انکے لعنت کرنیوالے اور تبرا بہنے والے مخالف قرآن کے ہوے اور مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہی اور یہ بہی ہی کہ خلافت خلفاء کی ثابت ہی قرآن شریف سے کہ فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ کہا مدارک وغیرہ مین یہ کہ آیۃ واضح تر دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین رضہ کے اسلیے کہ مستخلفین جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہ یہی ہین پس منکر صحت خلافت خلفاء کے خارج ہین دائرہ ایمان سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بعد آیہ مذکورہ کے وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنے جو لوگ کفر کیا کہ اللہ کے عہد کو سچ نہ مانا اور حق نہ جانا انکو پس وہ فاسق ہین یعنے کافر ہین اسلیے کہ فاسق عرف قرآن میں آیا ہی بمعنے کافر کے وہ کافر ہی جیسے اس آیۃ مین وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور یہ بھی ہی کہ صحابہ سچے ہین فرمایا اللہ تعالی نے لِلْفُقَرَآءِ الْمُہٰجِرِیْنَ تا قول اپنے کے ہُمُ الصّٰدِقُوْنَ اور صحابہ صدیق کو یا خلیفۃ اللہ کہتے تہے شیعہ انکو کاذب کہتے ہین اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہی پس جو کوئی انکو کاذب کہے رد کیا اُسنے قرآن کو اور مخالفت کی اُسکی اور یہ کفر ہی اور یہ بہی ہی کہ فلاح پانیوالے ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نے اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پہر کیا کہیگا تو اُسکے حق مین جو کہتے ہین انکو اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور یہ بہی ہی کہ حق تعالی نے انکی اپنے کلام شریف مین بہت سی کہ فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ تا قول اپنے کے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْہُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا پس کیا اعتقاد ہی تیرا انکے حق مین جو انکو برا کہتے ہین اور لعنت کرتے ہین انکو اور ان آیتون مین یہ مضمون بھی ہی کہ صحابہ آپسمین محبت و مہربانی رکہتے تہے اور کفار پر دشوار اور سختی کرنیوالے تہے پس جو کوئی صحابہ کو آپسمین دشمنی رکہنے والے اور بے الفت جانے منکر قرآن کا ہی اور جو کوئی ساتھ انکے بغض اور غصہ کرے انہین آیتون مین آیا ہی سیر الملائی کفر کا آیا ہی کہ فرمایا لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ یعنے تاکہ غصے مین لاوے اللہ بسبب انکے کافرون کو یعنے کافر انپر غصہ کرتے مین یہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نے ما لا بد مین لکہا ہی اور بعد اسکے لکہا ہی کہ صحابہ حاملان وحی الہی اور ناقلان قرآن مین جو کوئی منکر صحابہ کا ہو ایمان ساتھ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کے اسکو ممکن نہین ہی اور آخر آیۃ مین وہ ہی انکا بہی کہ جو کہتے ہین کہ

کہ صحابہ حضرت کے وقت میں فوج میں تھے بعد آنحضرت کی وفات کے بے دین ہو گئے اسلیے کہ وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا انہیں کے لیے ہوتا ہے کہ جو مرتے دم تک ایمان اور صالح
رہیں والاعیاذ باللہ جہل بہ نسبت باریتعالی کے لازم آتا ہے اور یہ بھی ہے کہ جسنے مخلفین کو اعراب میں سے دعوت طرف جہاد کے کی باتفاق اہل سنت کے
ابوبکر ہیں اور شیعہ کو گنجائش انکار کی ہے نہیں کما لا یخفی فرمایا اللہ تعالی نے قل للمخلفین من الاعراب تا قول اپنے کے وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن
ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابو الحسن اور امام ابو العباس وغیرہم نے کہا ہے کہ خلافت صدیق رض کی قرآن میں اس آیۃ سے ثابت ہوتی ہے اور رو گردانی کرنیوالا انکی دعوت
یعذبکم سے عذاب دیا جاویگا ساتھ عذاب الیم کے پس کیا حال ہوگا اسکا جو لعن کرے انکو اور نسبت کفر کے کرے اور یہ بھی ہے کہ بہشتی ہونا انکا نصوص قطعیہ
سے ثابت ہے فرمایا اللہ تعالی نے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح تا قول اپنے کے وکلا وعد اللہ الحسنی یعنی بہشت پس انکار انکے بہشتی ہونیکا لازم
کرنیوالا انکار نصوص کا ہے اور یہ کفر ہے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی جھٹلادے قرآن کے ایسے مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہیں رکھتا وہ کافر جاحد ہے اور دوسری مرتبہ میں ایک
تو انہیں سے رد صریح ہے مثل رد کرنے اہل جاہلیت کے قرآن کو اور ایک انہیں سے رد غیر صریح ہے مانند سند پکڑنے کے ساتھ ایسی تاویل کے کہ اجماع کیا ہے اہل حق نے
اسکے بطلان پر مانند سند پکڑنے مانعین زکوۃ کے اور یہ دونوں قسمیں رد کی کفر ہیں بالاجماع اور اسمیں شک نہیں کہ شیعہ رد کرتے ہیں قرآن و حدیث کو ساتھ
اسی قسم اخیر رد کے پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور یہ بھی ہے کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ رض کو کہ اعظم موجبات کفر سے ہیں سبب رفع درجات کا
جانتے ہیں و صرف استحلال معصیت کفر ہے چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنیں اور اللہ تعالی تو حضرت ابوبکر رض کی شان میں فرماوے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ
یقول لصاحبہ لا تحزن پس حبیب اللہ انکی یار اور رفیق ہوں جان نثاری کا حال بہ نسبت حضرت کے بیان فرماوے دیکھا چاہیے کہ انکے برا کہنے والے خبیثوں کا کیا حال ہوگا اور فرمایا
اللہ تعالی نے ولا یاتل اولوا الفضل منکم اور صاحب فضل ابوبکر رض ہیں باتفاق اہل سنت کے پس منکر انکے فضل کا صریح رد کرتا ہے قرآن عظیم کو اور فرمایا اللہ
تعالی نے وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی یہ آیۃ بھی ابوبکر رض کی شان میں ہے اور علی رض کی شان میں نہیں ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے
اگر ہمنے بیان نہ کیا لوگوں کو کوئی دیکھے تو اسپر بوجہ احسن یہ بات ظاہر ہو جائے پس جسکو اللہ تعالی اتقی فرماوے وہ مستحق رحمت و رضوان ہے یا مستحق لعنت و خذلان
اگر کوئی شیعہ کہے کہ شرح عقاید نسفی میں منقول ہے کہ کافر کہنا بسبب برا کہنے شیخین کے [illegible] اور صاحب جامع الاصول نے شیعہ کو فرقہائے اسلامیہ میں گنا ہے اور اسیطرح
صاحب مواقف نے اور شیخ ابو الحسن اشعری اور غزالی بھی نہیں مناسب جانتے اہل قبلہ کے کافر کہنے کو پس جو کافر کہتے ہیں شیعہ کو قول انکا موافق سلف اہل سنت کے
نہیں ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسے کہ عبد اللہ بن [illegible] کو اشتباہ ہوا بسبب اطباق یدین کے نماز میں اور علی مرتضی رض کو بیچ بیع امہات اولاد کے
اور [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم میں واسطے جنبی کے وغیرہ ذلک نظیر اسکی بہت ہیں گویا کہ نظر ان بزرگوں کی اوپر اہل قبلہ ہونے انکے
گئی اور اوپر [illegible] کلمہ کہنے شیعہ کے التفات کیا جیسے حضرت عمر اور حضرت علی رض کی مانعین زکوۃ کی کلمہ گوئی پر نظر کر کر سفارش کو اٹھے اور کہا کہ کیونکر قتال کریں ہم
انسے اسواسطے کہ فرمایا آنحضرت نے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ کہا ابوبکر نے کہ میں قتال کرونگا انسے کہ جو فرق کرینگے درمیان نماز اور زکوۃ
کے [illegible] حضرت عمر رض نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ کھولدیا اللہ نے سینہ ابوبکر رض کا قتال کے لیے پس جانا میں نے کہ یہی حق ہے یا ان بزرگوں نے ان [illegible] کے حق میں فرمایا ہو
کہ وہ ایسے خبیث نہوں جیسے اس وقت کے ہیں چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول ملا علی رح کا کہ مرقاۃ میں لکھا ہے قلت وہذا فی حق الرافضۃ والخارجیۃ
فی زماننا فانہم یعتقدون کفر اکثر الصحابۃ فضلا عن سائر اہل السنۃ والجماعۃ فہم کفرۃ بالاجماع
بلا نزاع انتہی اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ میں غور کرنا چاہیے کہ انسے کیا ثابت ہوتا ہے کفر انکا یا ایمان عن عویم بن ساعدۃ
انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا فجعل لی منہم وزراء وانصارا واصہارا فمن سبہم
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا روایت کی یہ محاملی نے اور طبرانی اور حاکم نے

وعن علیؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سیاتی من بعدی قوم یقال لهم الرفضة فان ادرکتهم فاقتلهم فانهم مشرکون قال قلت یا رسول اللہ ما العلامة فیهم قال یفرطونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف

نقل کی یہ دارقطنی نے اور ایک روایت دارقطنی کی میں ہے وذلک انهم یسبون ابا بکر و عمر ومن سب اصحابی فعلیه لعنة اللہ والملئکة والناس اور اسیطرح منقول ہے انسؓ سے اور عیاض انصاری اور جابر اور حسن بن علی اور ابن عمر اور ابن عباس اور فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور فرمایا حضرت نے من ابغضهم فقد ابغضنی ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ اور روایت کی ابن عساکر نے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر و عمر ایمان و بغضهما کفر اور روایت کی عبد اللہ بن احمد نے انسؓ سے بطریق مرفوع کے انی لارجو لامتی فی حبهم لابی بکر و عمر ما ارجو لهم فی قول لا الہ الا اللہ اور انکے بغض کا حال بھی پایا جاتا ہے انکی محبت کے حال سے اسلیے کہ دونون نقیض ہین پس بغض انکا کفر ہوگا اور یہ بھی ہے کہ تکفیر مومنین کی کفر ہے اسلیے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ جو کوئی کسیکو کافر کہے یا کہے عدو اللہ اور وہ ایسا ہووے نہین تو رجوع کرتا ہے کفر کہنے والے پر پس جب ایمان صحابہ کا قطعی ہے پس کافر کہنا انکا رجوع کریگا اسکے کہنے والے کیطرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نے کہ اجلہ شیوخ مسلم سے ہین کہ اگر کوئی کسیکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ناقص کہے پس جانو کہ بلاشبہ وہ زندیق ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ قرآن حق ہے اور رسول حق ہے اور جو کچھ لیکر آئے ہین رسول وہ حق ہے اور ہمین روایت کیا یہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جسنے عیب لگایا انکو اسنے ارادہ کیا باطل کرنے کتاب و سنت کا پس ٹرا عیب اسیکو لگیگا اور حکم زندقہ اور ضلالت کا اسپر راست و درست آویگا اور سہل بن عبد اللہ تستری نے کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اسنے انکے اصحاب کی اور محیط مین ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ نہین جائز ہے نماز پیچھے رافضیون کے اسلیے کہ وہ منکر ہین خلافت صدیق رضؓ کے اور اسیطرح ہے کتاب اصل محمد بن حسن کے ہے اور خلاصہ مین ہے من انکر خلافة الصدیق فهو کافر اور مرغینانی مین ہے کہ مکروہ ہے نماز پیچھے صاحب ہوا اور بدعت کے اور نہین جائز ہے پیچھے رافضیون کے انتہی کہا قاضی نے شفا مین کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نے من ابغض الصحابة وسبهم فلیس له فی فئ المسلمین حق اور یہ بھی کہا من غاظه اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فهو کافر قال اللہ تعالی لیغیظ بهم الکفار اور قاضی ابو بکر باقلانی نے مثل اسیکے کہا اور زرقی نے امام اعظم سے مثل اسکے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ فقہاء حنفیہ نے اخذ کیا ہے قول کافر کہنے شیعہ کا امام اعظم سے اور امام اعظم دانا تر ہین روافض کے حال سے اسلیے کہ وہ کوفی ہین اور کوفہ منبع رفض کا ہے پس جب امام اعظم نے تکفیر منکر امامت صدیق کی کی تو پس تکفیر انکی لعنت کرنیوالے کی انکے نزدیک بطریق اولی ہوگی مگر یہ کہ سبب تکفیر منکر امامت کا مخالفت اجماع کو کہین اور منکر اجماع کا کافر ہے چنانچہ مشہور ہے اصولیون کے نزدیک اور کہا مالک نے کہ جسنے برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ابو بکر کو یا عمر کو یا عثمان کو یا علیؓ کو یا قول اسپنے کے فان قال کانوا علی ضلال او کفر قتل تمام ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی امام احمد کے قول سے ارتداد انکا سمجھا جاتا ہے اور سوا ان دلیلون کے اور بہت دلیلین ہین انکے کفر کی بخوف درازگی کے اسی پر اکتفا کیا سو یہ بھی بھائی مسلمانون کی خیرخواہی کے لیے کہ تا انکو عظمت صحابہ کی اور برائی اس فرقہ خبیثہ کی معلوم ہوجائے اور انکے کید سے بچتے رہین اور اپنا عقیدہ خراب کرین اور انسے میل ملاپ چال ڈھال کیطرح کرین انقطاع کرین یا رشتہ کرنا انسے اور شاید اگر کسی شیعہ کو توفیق الہی رفیق ہو انکے فضائل کی آیتین حدیثین دیکھکر تو وہ توبہ کرے اللهم اهدنا الصراط المستقیم آمین یا رب العالمین ف یعنی اگر ثابت ہو کہ ایک تم مین سے خرچ کرے راہ خدا مین مانند کوہ احد کے سونا نہ پہونچے ثواب کو اسکا ثواب ایک کی انکی کا اور نہ آدھے مد کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مد نام ایک پیمانہ کا ہے کہ قریب سیر بھر کے آتا ہے گیہون جو وغیرہ اسمین اور اتنا ثواب انکو ملتا تھا بسبب حسن نیت اور خوشدلی و وفاداری انکی کے اور اس سبب سے کہ انکا مال طیب ہوتا تھا اور کم ہوتا تھا اور حاجتین بہت ہوتی تھین باوجود اسکے جو اللہ کی محبت مین خالص نیت سے دیتے تھے ایسا ثواب پاتے تھے اور یہ حال تو انکے دینے کا تھا پس دیکھا چاہیے کہ کیا کچھ ثواب ملتا ہوگا انکی مجاہدی کا اور نثار کرنے جانون کا راہ خدا مین آگے رسول خدا کے اور ابتداء حدیث مین معلوم ہوا کہ یہ حدیث خاص صحابہ کبار کے حق مین فرمائی لیکن جانا گیا

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولیٰ اسلیئے کہ مقصود زجر و منع کرنا ہی برا کہنے ان لوگون کو سے کہ سبقت لیگئے ہین اسلام مین اور فضل مین کہ واجب ہی تعظیم انکی
اور روایت کیا علی بن حرب طائی اور خیثمہ بن سلیمان نے ابن عمر سے کہ کہا لا تسبوا اصحاب محمد فلمقام احدهم ساعة خیر من عمل احدکم عمره
اور روایت کی عقیلی نے ضعفا مین کہ فرمایا آنحضرت نے ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا وانصارا واصهارا وسیأتی قوم یسبونهم ویستنقصونهم
فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواکلوهم ولا تناکحوهم ۞ وعن ابی بردة عن ابیه قال رفع یعنی النبی صلی اللہ علیه وسلم راسه الی السماء
وکان کثیرا ما یرفع راسه الی السماء فقال النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنة لاصحابی فاذا ذهبت
انا اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنة لامتی فاذا ذهب اصحابی اتی امتی ما یوعدون رواه مسلم
اور روایت ہی ابی بردہ سے کہ روایت کی اپنے باپ سے کہ ابو موسیٰ اشعری ہی کہا انکے باپ نے کہ اوٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف
آسمان کے اور تھے حضرت بہت اوٹھاتے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے یعنی بہ سبب انتظار وحی کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ ستارے سبب امن کے ہین آسمان کے لیے پس
جس وقت کہ جاتے رہینگے ستارے ف ع کہ شامل ہین فنا و عیانا کو اور مراد جاتے رہنے ستارون کے سے تکویر اور ریکدر اور معدوم ہونا انکا ہی جیسا کہ فرمایا اذا
الشمس کورت واذا النجوم انکدرت ترجمہ آویگی آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہی اور تقدیر کی گئی اسکے لیے یعنی پھٹنا اور لپیٹنا روز قیامت کے جیسے کہ فرمایا اذا
السماء انفطرت و اذا السماء انشقت اور مین سبب امن کا ہون اپنے اصحاب کے لیے پس جبکہ جاونگا مین اس عالم سے آویگی میرے اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہین یعنی فتنے اور
لڑائیان اور اختلاف ظاہر ہو جانا یعنی اعراب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہین میری امت کے لیے پس جبکہ جاتے رہینگے اصحاب میرے آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وعدہ
دیے جاتے ہین نقل کیا اسکو مسلم نے ف ع یعنی جاتے رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قایم ہونی آنیر اور واقع ہونا فتنون اور بدعتون اور حوادث کا اشارہ ہی
اسمین طرف آنے شر کے وقت جاتے رہنے اہل خیر کے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ تھے تو بیان کر دیتے تھے انکے لیے وہ چیز کہ اختلاف کرتے تھے
پس جب وفات پائی حضرت نے خود رائے ہو گئے لوگ اور مختلف ہو گئین خواہشین نفسانی ہر صحابی کہ سند پکڑتے تھے ہر امر مین آنحضرت کے ساتھ قول و فعل یا دلالت
حال کے پس جبکہ مفقود ہو گئے صحابہ کم ہو گئے انوار اور قوی ہو گئین تاریکیان اور ایسے ہی حال آسمان کا ہی وقت جاتے رہنے ستارون کے چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت نے
اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم ۞ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یاتی علی الناس
زمان فیغزو فئام من الناس فیقولون هل فیکم من صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یاتی علی الناس
زمان فیغزو فئام من الناس فیقال هل فیکم من صاحب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یاتی علی الناس
زمان فیغزو فئام من الناس فیقال هل فیکم من صاحب من صاحب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیقولون نعم فیفتح
لهم متفق علیه وفی روایة لمسلم قال یاتی علی الناس زمان یبعث منهم البعث فیقولون انظروا هل تجدون فیکم
احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیوجد الرجل فیفتح لهم ثم یبعث البعث الثانی فیقولون هل فیکم
من رای اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم فیوجد فیفتح لهم ثم یبعث البعث الثالث فیقال انظروا هل ترون فیهم من رای من رای
اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم ثم یکون البعث الرابع فیقال انظروا هل ترون فیهم احدا رای من رای احدا رای اصحاب النبی
صلی اللہ علیه وسلم فیوجد الرجل فیفتح له اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سے پس کہینگے جہاد کرنیوالے اپنی جماعت
سے یعنی اسپہ سے کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرت کے پس کہینگے ہان یعنی ہی

وینگے کہ آیا ہے تمہین وہ شخص کہ صحبت رکھی ہی ساتھ آنحضرتؐ کے پس کہولا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگے اُسپر یعنے بہ برکت و شوکت اصحاب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوگی پھر آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگونمین سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ
شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے تابعین ہین تم مین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اُنکے پھر آویگا لوگون
پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اُسکے کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب
پیغمبر خدا صلعم کے یعنے تبع تابعین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اُنکے **ف ع** اس حدیث مین معجزہ ہی آنحضرتؐ کا اور فضیلت ہی تینون صحابہ کی اور تابعین کی
اور تبع تابعین کی یعنے قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آئندہ مین صراحۃ مذکور ہی ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرتؐ نے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ بہیجا جاویگا یعنے اُسمین لوگون مین سے لشکر پس کہینگے لشکر کے لوگ دیکہو آیا پاتے ہو اپنے مین کسیکو اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب مین سے پس فتح کیجاویگی بسبب اُنکے یعنے اُن صحابی کی برکت سے پھر بہیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنے دوسری
امت مین اور جماعت کیطرف پس کہینگے کہ آیا ہی اُنمین وہ شخص کہ دیکہا ہی آنحضرتؐ کے اصحاب کو **ف ح** اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تابعین مین دیکہنا اصحاب کا کافی ہی
جیسیکہ صحابہ مین دیکہنا آنحضرتؐ کا معتبر ہی اور بعضون نے کہا کہ صحابہ مین تو دیکہنا کافی ہی لیکن تابعین مین صحبت بطور ملازمت چاہیے کہ جیسیکہ پہلی روایت ہو گذرا
مگر ہو کہ یہان دیکہنا ساتھ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطے اُنکے پھر بہیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکہو آیا پاتے ہو اُنمین اُس شخص کو کہ دیکہا ہے
اُسکو کہ دیکہا ہی اُسنے آنحضرت کے یارون کو پھر ہوگا بہیجنا چوتھے لشکر کا یعنے چوتھی مرتبہ مین پس کہا جاویگا کہ دیکہو آیا دیکہتے ہو اُنمین کسیکو کہ دیکہا ہو اُسکو کہ دیکہا ہو
کسیکو کہ دیکہا ہو اُسنے اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اُسکے **ف ح ع** اور ایک نسخہ مین لہم ہی بدلے لہ کے یعنے واسطے اُنکے
بہ برکت اُسکے اور اس حدیث مین چار قرن مذکور ہوئے اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بہی بیچ حدیث خیر القرون کے
چار درجے مذکور ہوئے ہین اور چونکہ اہل خیر نادر رہے چوتھے قرن مین اقتصار کیا تین ہی قرون پر اکثر روایتون مین بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کے اور قلت ہونی
اور فساد کے اُنمین پس صحیح مسلم مین عائشہ سے ہی بطریق مرفوع کے خَیْرُ النَّاسِ الْقَرْنُ الَّذِیْ اَنَا فِیْهِ ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثُ اور روایت کی طبرانی نے ابن مسعود سے
بطریق مرفوع کے خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثُ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ لَاخَیْرَ فِیْهِمْ **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا یَشْهَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْهَدُوْنَ
وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَنْذِرُوْنَ وَلَا یَفُوْنَ وَیَظْهَرُ فِیْهِمُ السِّمَنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَیَحْلِفُوْنَ وَلَا یُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین امت میری کے قرن میرا ہی یعنے اصحاب میرے پھر بہترین امت کے وہ لوگ ہین کہ متصل اُنکے ہین یعنے تابعین پھر
وہ لوگ کہ متصل ہین اُنکے یعنے تبع تابعین **ف ع** قرن ہر زمانہ کے لوگ اور وہ مقدار توسط کی ہی عمر اہل زمانہ کے لیا گیا ہی یہ لفظ اقتران سے پس گویا وہ ایسی مقدار
ہی کہ نزدیک ہوتے ہین اُسمین اُس زمانہ کے لوگ اپنی عمرون مین اور احوال مین اور بعضون نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ اسی برس
کا اور بعضون نے کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہی کہ منضبط اور معتبر اُسمین کچھ کوئی عدد معین زمانہ سے نہین ہی پس قرن آنحضرتؐ کا صحابہ ہین اور تہی مدت
اُنکی وقت رسالت سے تا آخر مرنے صحابہ کے ایکسو بیس برس اور قرن تابعین سنہ سو سے قریب ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا وہانسے لیکر قریب دو سو بیس تک اور اُس وقت
مین ظاہر ہوئین بدعتین اور پہیلا ہوئیں خبرین نا مرضیہ اور سر اُٹھائے فلاسفہ نے اور کہولین زبانین معتزلہ نے اور امتحان کیئے گئے اہل علم ساتھ کہنے خلق قرآن کے اور متغیر
ہوگئے احوال اور پہیلے اختلافات اور ناقص ہونے لگے احکام سنت کے روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ پھر تحقیق بعد ان تین قرنون کے ہوگی ایک قوم کہ

گواہی دینگے اعمالیں کی بغیر طلب کیے گئی اُنسے گواہی ف ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب کئے جانے سے بری ہے لیکن اشکال ہے اسپر علماء کو اوپر حدیث میں آیا ہے کہ
بہترین گواہوں کا وہ شخص ہے کہ گواہی دے پہلے اسکے کہ طلب کیجاوے اُس سے گواہی اور وجہ جمع کی درمیان ان دونوں حدیثوں کے یہ ہے کہ گواہی دینی پہلے طلب
کے بری اس جگہ ہے کہ معلوم ہو گواہ ہونا اُسکا اسلیے کہ وہاں گواہی دینی پہلے طلب کے ضائع اور مجہول ہے غرض پر اور اچھی اُس جگہ ہے کہ معلوم نہیں گواہ ہونا اُسکا صاحب
خبر دیتا ہے کہ میں گواہ ہوں تا وقت طلب گواہی کے قاضی کے پاس آکر گواہی دی یا حدیث گواہی دینے کی پہلے طلب کے مبالغہ ہے بیچ ادا کے گواہی کے اور جلد
قبول کرنے کے بعد از طلب کئے جانے کے جیسا کہ کہتے ہیں جی اور وہ شخص ہے کہ پہلے سوال کے دے یا برائے مجہول اُسپر ہے کہ اہل شہادت نہ ہو یا مجہول ہے جھوٹی گواہی پر یا جیسے انکے
حقوق میں جیسے ہے اور اچھا اللہ تعالیٰ کے حقوق میں اور وہی جب ہے کہ مسلمات اسکے چھپانا نہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد شہادت سے یہاں سوگند ہے یعنے قسم جھوٹی کھاویں گے
پہلے اسکے کہ کوئی اُنکو قسم دے اور قسم اُنسے طلب کیجاوے جیسا کہ اور روایت میں آیا ہے اور خیانت کرینگے اور امین نہ کئے جاوینگے اور اعتماد نہ کیا جاویگا اُنپر ف ح اور مراد
یہ ہے کہ خیانت اُنکی ظاہر و فاش ہوگی کہ اصلا محل امانت نہوں گے اور اگر کبھی واقع کچھ تھوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہیں رکھتی ہے اور نذر مانیں گے اور وفا نہ کرینگے
ف ح اور یہ برا اُنکے اسلئے ترک کی ہے خلاف نیکوں کے کہ انکے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ
مُسْتَطِيرًا اور پیدا ہو گا اُنمیں موٹا پا ف ح لفظ سمن ساتھ زبر سین اور زبر میم کے فربہی کے سبب بہت کھانے اور پینے اور تنعم اور ترفہ کے پیدا ہو گی نہ یہ کہ خلقی
اور طبعی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد فربہی سے فربہی احوال میں ہے یعنے تکبر کرینگے اور دعوے کرینگے اس چیز کا کہ نہیں ہے اُنمیں قسم کمال و شرف سے اور بعضوں نے
کہا کہ مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری ہے اور کہا تورپشتی نے کہ یہ کنایہ غفلت سے اور قلت اہتمام سے ہے ساتھ امر دین کے اسلیے کہ غالب فربہوں پر یہ ہے
کہ نہیں اہتمام کرتے اسکا کہ ریاضت میں ڈالیں نفسوں کو بلکہ بڑی ہمت اُنکے حظوظ نفسانی اور سونا ہے اور شرح مسلم میں ہے کہ کہا علماء نے کہ فربہی مذموم وہ ہے
کہ قصد کرکر حاصل کرے اور جو کہ خلقی ہے وہ اُنمیں نہیں داخل اور ظاہر ہوگئے اس سے معنے اس روایت کے اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِينَ اور اُلکی روایت میں ہے اور قسم کھاویں گے
اور قسم دلائے جاوینگے یعنے قسمیں کھاویں گے بلا ضرورت و بغیر حاجت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں پھر رہ سے یوں آیا ہے کہ پیچھے انکے
آوینگی ایک قوم کہ دوست رکھے گی فربہی کو ف ح اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ سبقت کریگی گواہی ایک کی قسم سے اسکی قسم پر اور سبقت کریگی قسم اسکی بعد گواہی کے
پر مقصود بیان کرنا حرص اور بے پروائی اُسکی ہے امور دین میں کہ بسبب حرص کے ایسی بے پروائی امور دین میں ہوگی کہ نہیں جانیگا کہ کیا کریگا اور کبھی یہ

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ
ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ
فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ
سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ
الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخَرِّجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعظیم کرو میرے
یاروں کی یعنے حالت زندگی اور موت میں اسلیے کہ وہ بہترین اور برگزیدہ تمہارے ہیں اے امت ف ح اور کیوں کر نہوں کہ صاحب اور ملازم اور حاضر
درگاہ رسالت کے اور تربیت یافتہ علم و عمل انکے ہیں اور انمیں سے جنہوں نے کہ ملازمت اور صحبت نہیں کی دیکھنے والے جمال باکمال اُنکے ہیں شیخ ابو طالب
مکی رح نے کہا کہ ایک نظر سے کہ جمال مصطفے پر پڑے ایسا کچھ حاصل ہوتا تھا اور کشود کار ہوتا تھا کہ اوروں کو چلوں اور خلوتوں میں نہیں ملتا تھا اور ایمان عیانی اور یقین
شہودی کہ انکے لیے ہے کسی کو وہاں شرکت نہیں ہے پھر وہ لوگ کہ نزدیک ہیں یعنے تابعین پھر وہ لوگ کہ قریب انکے ہیں ف ح یعنی تبع تابعین پس یہ لوگ بہترین امت اور دولت کے ہیں
غالب ہے زمانہ میں اُنکے آثار مانند سکہ لوگوں میں صدق اور دیانت اور عفت اور امانت تھی اور مستولی حال انکے حلم بیتہ کے ساتھ عدالت کے [illegible]

ترجمہ پھر ظاہر اور شایع ہوگا جھوٹ اور خیانت دین میں اور دنیا میں ف ع اشارہ ہے طرف ظہور اور شیوع بدعتوں اور خواہشوں نفسانی کے مسئلہ اگرچہ حدوث بعضے
ان امور کا مانند قدر اور اعتزال اور ارجا کی اور آخر ان قرون میں ہے لیکن ظہور اور شیوع انکا بعد انکے ہوا ترجمہ یہان تک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کھاویگا
اور قسم نہین دیا جاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہین طلب کیا جاویگا آگاہ رہو جو شخص کہ خوش لگے اسکو بیچون بیچ بہشت کا یعنے چاہے کہ بیچون بیچ بہشت مین رہے
کہ بہتر ہے جگہون بہشت کا ہے پس چاہیئے کہ لازم پکڑے جماعت کو ف ع یعنے سواد اعظم کو اور اس چیز کو کہ اسپر جمہور ہین صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سے
اور متابعت انکی کرے پس داخل ہو اسمین محبت انکی اور الزام انکا ترجمہ اسواسطے کہ تحقیق شیطان ساتھ تنہا کے ہے یعنے جو کہ خود راے ہے اور متابعت جماعت
کے نہین کرتا اور شیطان دو شخصون سے دور ہے اور ہرگز نہ تنہا رہے مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے اسلیے کہ شیطان تیسرا ان دو شخصونکا ہے کہ مرد اور عورت اور شیطان ہے پس
ضرور ہے کہ بہکا دیگا انکو اور جسکو خوش کرے نیکی اسکی اور غمگین کرے اسکو بدی اسکی پس وہ مومن ہے ف ح ع یعنے علامت مومن کامل کے یہ ہے کہ نیکی کرنے
سے خوش ہو اگر بدی وجود مین آوے غمگین ہو نہ خوش ہووے اور کہا ہے علما نے کہ یہ نشان زندگی دل کا ہے اور منافق جو ایمان قیامت پر نہین رکھتا
برابر ہے اسکے نزدیک نیکی اور بدی حال آنکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ (نہین برابر ہے نیکی اور نہ بدی ۱۲) اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کے سفید چھوٹی ہوئی
ہے لیکن حاشیہ مین لکھا ہے النَّسَائِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ اِلَّا اِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهُ لَمْ يُخَرِّجْ لَهُ
الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ذَكَرَهُ الْجَزَرِيُّ **وعن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِي اَوْ رَاٰى
مَنْ رَاٰنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے نہ لگیگی آگ اس مسلمان کو کہ دیکھا ہے مجکو
یا دیکھا ہے اسکو کہ دیکھا ہے مجکو نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع یعنے اور مراد اسلام پر ہے پس اس تقدیر پر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت مین ہے لیکن صحابی اور تابعی
اور مسلمان وہی کہ اسلام پر مرا اور یہ سواے مخبر صادق کے اور خوش خبری دینے انکے کے ساتھ اسکے معلوم نہین ہے اسی جہت سے مخصوص ہے کی وہ جماعت کہ
انکو مبشر کہتے ہین اور چونکہ یاد نے آنحضرت کے وہ لوگ کہ عمر و مجھ ابن خطاب کی خدمت سے اور روایت اصحاب سے انکی تسلی کے لیے فرمایا طُوبٰى لِمَنْ رَاٰنِي وَاٰمَنَ بِي مَرَّةً
وَطُوبٰى لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَاٰمَنَ بِي سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت کی یہ احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ مین اور ابن حبان نے اور حاکم نے ابی امامہ سے اور روایت کی یہ احمد نے بھی انس سے
وعن عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهَ اللهَ فِي اَصْحَابِي اللهَ اللهَ فِي اَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا
مِنْ بَعْدِي فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِي وَمَنْ اٰذَانِي فَقَدْ اٰذَى اللهَ
وَمَنْ اٰذَى اللهَ فَيُوشِكُ اَنْ يَاْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سے پھر ڈرو اللہ سے بیچ حق اصحاب میرے کے تین بار مکرر فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے یعنے یاد نہ کرو انکو سواے تعظیم و توقیر
کے اور ادا کرو حق صحبت انکی کا ساتھ میرے نہ پکڑنا اور نہ کرنا انکو مانند نشانہ کے بعد میرے کہ ڈالو انکی طرف تیر بدکہاوی کی اور عیب گوئی کے پس جو شخص کہ دوست رکھتا ہے انکو پس سبب
دوست رکھنے میرے کے انکو دوست رکھتا ہے انکو یا یہ معنی ہین کہ سبب دوست رکھنے اسکے کے مجکو دوست رکھتا ہے انکو اور یہ مناسب تر ہے ساتھ قول
اسکے کے اور جو شخص کہ دشمن رکھتا ہے انکو پس سبب دشمنی میرے کے دشمن رکھتا ہے انکو ف ع حاصل یہ کہ دوست رکھتا ہے انکو اسلیے کہ وہ دوست رکھتا ہے مجکو اور دشمن
رکھتا ہے انکو اسلیے کہ وہ دشمن رکھتا ہے مجکو عیاذا باللہ منہ پس حق ہے بسبب اسکے قول اس شخص کا کہتا ہے کہ جسنے برا کہا انکو پس واجب القتل ہوا دنیا مین جیسے کہ اوپر
گذرا مذہب مالکیہ کا اور کہا ہے علما نے کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہ ہے کہ محبوب سے تجاوز کرے اور تجاوز کرے طرف متعلقون اسکے کے پس نشان
محبت حق جل وعلا کا محبت رسول اسکی کی ہے اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کی ہے اور اسیطرح سمجھ لے اسکو تا اور جو شخص کہ ایذا دے انکو پس تحقیق اسنے
ایذا دی مجکو یعنے ستایا اور جو شخص کہ ایذا دے مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دے خدا کو پس نزدیک ہے کہ پکڑیگا خدا اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ

حدیث غریب ہے ف ع یعنی عذاب کیا جائیگا اسکو دنیا میں یا آخرت میں شاید کہ نکالی گئی یہ حدیث اس قول اللہ تعالیٰ کے سے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا
فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ
فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَھَبَ مِلْحُنَا فَکَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے انس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اصحاب میرے کی درمیان امت میری کے مانند نمک کے ہے طعام میں نہیں سنورتا کھانا مگر ساتھ نمک
کے کہا حسن بصری نے یعنی بعد بیان اس حدیث کے پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنوریں ہم ف ح یعنی حال ہمارا یہ حسرت کھاتے ہیں اوپر گذرنے
بعضے صحابہ کے باوجودیکہ انکے زمانہ میں وجود صحابہ کا تھا اور وفات حسن بصری کی ایکسو دس میں کہتا ہو کیونکر سنورتے ہیں ہم انکے کلام سے اور روایتوں سے اور
معرفت مقامات اور حالات انکے سے اور انکے اخلاق وصفات کی پیروی کرنے سے اسلئے کہ اعتبار ان چیزوں کا ہے نہ ذاتوں انکے کا ترجمہ نقل کی یہ بغوی نے شرح
السنہ میں ف ع یعنی اپنی اسناد سے اور اسیطرح روایت کیا اسکو ابو یعلی نے اپنی مسند میں انس سے مرفوع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی اصحاب میرے میں سے کہ مرے کسی زمین میں مگر کہ اٹھایا جاویگا وہ قبر سے اس حال میں کہ کھینچنے والا ہوگا اس زمین والوں کا بہشت کیطرف اور
سبب روشنی کا ہوگا انکے لیے یعنی ہادی ہوگا انکا روز قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ
ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی کہ سر اسکا یہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کے یعنی ذکر صحابہ کا ہے اور مصابیح میں اسی باب میں ذکر کی ہے اور مولف نے ذکر اسکا وہاں
مناسب سمجھا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ
فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھو تم ان لوگوں
کو کہ برا کہتے ہیں میرے صحابیوں کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف ع ح اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ لعنت انکی ٹھیرتی ہے انھیں کیطرف
اسلیے کہ وہ اہل شر و فتنہ ہیں اور صحابہ اہل خیر سے کہ مستحق ہیں ثنا و رحمت کے اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ اگر لعنت فعل پر کریں نہ ذات پر تو قریب باحتیاط ہو
ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور ایسی ہی خطیب نے اور روایت کی ابن عدی نے ابن عائشہ سے مرفوع اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَؤُھُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ اور حدیث مرفوع میں ہے
یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ اور ایک روایت میں ہے وَیَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَھْلِ الْبَیْتِ
وَلَیْسُوْا کَذٰلِکَ وَاٰیَۃُ ذٰلِکَ اَنَّھُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ یہ روایت صواعق محرقہ میں ہے اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنے روافض کے بعضے صحابہ کو اور برا
کہنے خوارج کے بعض اہل بیت کو یہ ہے کہ جب منقطع ہوئے انسے اعمال انکے بسبب نیکی کے تو چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ ہمیشہ رہے انکے لیے ثواب واسطے بڑے درجہ
ملنے جنت کے اور انکے دشمنوں کو عذاب شدید ہو **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ
اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُھَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَلِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ
مِمَّا ھُمْ عَلَیْہِ مِنِ اخْتِلَافِھِمْ فَھُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ھُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ
فَبِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمُ اھْتَدَیْتُمْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے عمر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے پوچھا میں نے
اپنے پروردگار سے اختلاف صحابہ اپنے سے پیچھے میرے یعنی یہ جو خلاف کرینگے آپسمیں فروع شرائع میں بعد میرے اسمیں کیا حکمت ہے پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے مجھ

میری کہا ای محمد بلاشبہ اصحاب تیرے نزدیک میرے بمنزلہ ستاروں کے ہیں آسمان میں ف ع یعنے بیچ ظاہر کرنے ہدایت اور باطل کرنے ضلالت کے مانند ستاروں کے ہیں کہ جیسے
ستاروں سے راہ بر و بحر کی معلوم ہو جاتی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ویسے ہی انسے راہ حق معلوم ہوتی ہی اور بری راہ باطل ہوتی ہی ترجمہ یعنے
ان ستاروں میں سے قوی تر اور روشن تر ہیں بعضے سے اور واسطے ہر ایک کے نور ہی یعنے اور اسیطرح واسطے ہر ایک کے اصحاب میں سے نور ہی بقدر استعداد اسکی کے پس جس شخص نے
کہ لیا کچھ اس چیز سے کہ وہ اسپر ہیں اختلافات اپنے سے بیچ مسائل علم و فقہ کے پس وہ نزدیک میرے ہدایت پر ہی ف ع اور اس سے معلوم ہوا کہ اختلاف انہوں کا رحمت ہی
امت کے لیے کہا طیبی نے کہ مراد اس سے اختلاف فروع میں ہی نہ اصول میں جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فہو عندی علی ہدی کہا سید جمال الدین نے کہ ظاہر یہ ہی کہ
مراد وہ اختلاف ہی کہ دین میں ہوا نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہیں اشکال وارد ہوگا اوپر اختلاف کرنے بعضے صحابہ کے بعض سے خلافت و امارت میں کہتا ہوں میں (یعنے ملا علی قاری) کہ ظاہر
یہ ہی کہ اختلاف خلافت کا بھی باب اختلاف فروع دین کے سے تھا کہ صادر ہوا ہر ایک کے اجتہاد سے نہ غرض دنیوی سے کہ صادر ہوتا ہی حظ نفسانی سے پس اختلافات
بادشاہوں کا سا تھا ترجمہ کہا عمر نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستاروں کے ہیں یعنے پس پیروی کرو تم ان سبکی یا اکثر کی اور اگر یہ میسر ہو پس ساتھ جس کسیکے
انمیں سے پیروی کروگے راہ پاوگے نقل کی یہ رزین نے ف ع ح جیسا کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنے کے وکل نور ہیں ہدایت بقدر علم و فقہ کے ہی کہ تردد کہ اسکے باوجود تفاوت
مراتب اسکے اور اس معنے سے کوئی صحابی خالی نہیں بالضرور علم شریعت و دین کا اسکے پاس ہی اور جاننا چاہیے کہ بیچ حدیث اصحابی کالنجوم الخ کے کلام کیا ہی علماء نے چنانچہ
ابن حجر نے تقریر طویل لکھی ہی اسپر اور ذکر کیا کہ یہ حدیث ضعیف واہی ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم نے کہ یہ موضوع باطل ہی لیکن ذکر کیا بیہقی نے کہ اسنے کہا کہ حدیث مسلم سے
بعض معنے اسکے سمجھے جاتے ہیں اور مراد حدیث مسلم سے یہ حدیث آنحضرت کی ہی النُّجُومُ أَمَنَةُ السَّمَاءِ

باب مناقب ابی بکر

باب ہی مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ
أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ
أَبِي بَكْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابو سعید خدری سے
اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالے لوگوں میں سے مجھپر یا بہت خرچ کرنیوالے انمیں سے یہ سببے اپنی صحبت میں یعنے
دوام ملازمت اپنی میں ساتھ میرے کے اور صرف کرنے نفس اپنے کے میری خدمت میں اور اپنے مال میں یعنے خرچ کرنے مال اپنے میں میری راہ میں ابو بکر ہی ف ع نزدیک بخاری کے ابا بکر واقع ہوا ہی
اور اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست خالص جانی تو البتہ پکڑتا میں ابو بکر کو ایسا دوست ولیکن برادری کہ بیچ مسلمانی کے ہی اور محبت اسکی باقی اور ثابت ہی ف ح خلیل خلت
سے ہی ساتھ پیش خ کے بمعنی صداقت و محبت متخلل کے یعنے ڈالنے والے اندر قلب محب کے کہ داعی ہی طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کے یعنے اگر روا ہوتا مجھکو کہ پکڑوں میں
کوئی دوست خلق میں سے باین صفت کہ محبت اسکی میرے دل کے اندر آتی اور مطلع ہوتا وہ میرے سر پر تو ابو بکر کو ایسا دوست پکڑتا میں کیونکہ لائق اور قابل اس صفت کے ہی
ولیکن نہیں ہی میرے لیے محبوب باین صفت مگر حق سبحانہ وتعالی دوست رکھنا میرا خلق کو اور بظاہر دل میرا انکے ہی اور آگاہ نہیں میرے سر پر سواے حق تعالی کے یا خلیل خلت
سے ہی ساتھ زبر خ کے بمعنے حاجت کے یعنے اگر پکڑتا میں کوئی دوست کہ رجوع کرتا میں اسکی طرف اپنی حاجتوں میں اور اعتماد کرتا میں اسپر اپنے مہمات میں تو ابو بکر کو پکڑتا میں
ولیکن اعتماد میرا تمام امور میں اور رجوع میری تمام احوال میں خدا ہی کیطرف ہی اور وہی ہی ملجا اور ملاذ میرا اور یہ معنے اقرب بلکہ انسب ہیں ساتھ سیاق حدیث کے ولیکن
محدثین نے حکم کیا ہی کہ معنے اول اوجہ اور اولی ہیں فافہم ترجمہ نہ باقی چھوڑی جاوے مسجد میں کوئی کھڑکی یا روزن دیوار میں مگر کھڑکی کہ ابو بکر کی کہ دیوار میں ہی
ف ع خوخہ ساتھ زبر دو خ معجمہ کے اور واو ساکن کے درمیان انکے روزن کہ چھوڑا جاوے دیوار میں تا روشنی گھر میں آوے یعنے روشندان اور بعضوں نے کہا کھڑکی کو
کہتے ہیں یعنے جو گھر ملے ہوئے مسجد شریف سے تھے انمیں کھڑکیاں تھیں کہ انمیں سے مسجد شریف میں آنے کے تھے یا روزن تھے کہ انمیں سے مسجد میں نگاہ کرتے تھے کہ آنحضرت مسجد میں
آئے یا نہیں پس حکم فرمایا آنحضرت نے کہ تمام کھڑکیاں یا روزن بند کر دیے جاویں مگر کھڑکی یا روزن ابو بکر کا انکی تکریم و تفضیل کے کھلا رہے اور یہ تھا آخر

خطبہ میں کہ آنحضرت نے پڑھا کہ اسمیں کنایہ ہے ساتھ خلافت صدیق کے اور روکنا گفتگو اور دل کا اس باب میں اور جب لوگوں نے کلام کیا اس باب میں تو فرمایا حضرت نے کہ میں نے یہ کلام
اپنی طرف سے نہیں کہا ہے مگر بامر خدا عزوجل کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عمر رضی نے درخواست کی کہ اپنی دیوار میں ایک روزن چھوڑ رکھیں تاکہ دیکھ لیا کریں آنحضرت کو اسوقت کہ آویں
مسجد میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہ چھوڑیں اگرچہ مقدار ناکہ سوئی کے ہووے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست کسیکو سوائے رب اپنے کے تو البتہ پکڑتا میں
ابوبکر کو دوست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فـ ـح جاننا چاہیے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیچ شرح صحیح بخاری کے کہا کہ آئی ہیں اس باب میں حدیثیں بطریق متعددہ
کہ ظاہر میں مخالف معلوم ہوتی ہیں اس حدیث مذکور کے کہ ابوبکر رض کے باب میں آئی ہے از انجملہ حدیث سعد بن ابی وقاص رض کی کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بند کرنے
دروازوں کے کہ جانب مسجد کے تھے مگر دروازہ علی رض کا کھلا رکھا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نے اور اسناد اسکی قوی ہے اور روایت کی طبرانی نے اوسط میں
ساتھ نقل ثقات کے کہ صحابہ جمع ہوئے اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نے ساتھ بند کرنے اصحاب کے دروازوں کے اور کھلا رکھا دروازہ علی رض کا فرمایا آنحضرت نے کہ میں نے نہیں
بند کیے ہیں اور کھلا رکھا ہے بلکہ خدا نے بند کیے اور کھلا رکھا اور میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے دروازوں کے سوائے دروازہ علی کے اور اسیطرح روایت کی
احمد اور نسائی نے ابن عباس اور ابن عمر سے کہا شیخ ابن حجر نے کہ ہر ایک ان حدیثوں میں سے لائق حجت کے ہے خصوصًا کہ قوت پائی ہے بعض نے انمیں سے ساتھ بعض کے
اور کہا ابن حجر نے کہ ابن جوزی نے حکم کیا ہے اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہے علی رض کی شان میں ساتھ موضوع ہونے کے اور کلام کیا ہے اسکے بعض طرق میں بسبب مخالف ہونے اسکے
کے حدیثوں صحیحہ سے کہ وارد ہوئی ہیں ابوبکر رض کی شان میں اور کہا کہ وضع کیا ہے اسکو روافض نے انکے مقابلہ میں اور رد کیا شیخ ابن حجر نے ابن جوزی پر بیچ حکم کرنے اسکے
ساتھ موضوع ہونے اس حدیث کے بمجرد توہم معارضہ اسکے کے ساتھ حدیث ابوبکر کے اور کہا کہ حدیث علی رض کے طرق کثیرہ ہیں بعضی انمیں سے حد صحت کو پہونچی ہیں اور بعضے
مرتبہ حسن کو اور معارضہ درمیان حدیث علی رض اور اس حدیث کے کہ وارد ہوئی ہے ابوبکر کی شان میں نہیں ہے اور وجہ توفیق کی یہ ہے کہ حکم ساتھ بند کرنے اور دروازوں کے اور کھلے
رکھنے دروازہ علی رض کے اول امر میں تھا وقت بنانے مسجد کے اور تھا حضرت علی رض کا دروازہ طرف مسجد کے کہ جاتے تھے اور نکلتے تھے اسمیں سے اور رخصت کیا ہو کہا ہے
آنحضرت نے کہ نہیں لائق ہے کہ داخل ہو اس مسجد میں کوئی اجنبی مگر میں اور تو اور حکم ساتھ بند کرنے کھڑکیوں کے سوائے کھڑکی ابوبکر کے آخر امر میں تھا آنحضرت کے مرض میں کہ باقی رہے تھے
آنحضرت کی وفات میں تین دن اور دلیل اس کلام کی یہ ہے کہ وارد ہوا ہے کہ جب حکم کیا آنحضرت صلعم نے ساتھ بند کرنے دروازوں کے سوائے دروازہ علی کے آئے
حمزہ بن عبد المطلب یعنی اسکے کہ ظاہر ہوا آنسے امتثال امر میں کچھ توقف اور آنکی آنکھیں دکھتی تھیں اور پانی جاتا تھا آنسے اور کہا یا رسول اللہ باہر نکالدیا آپ نے اپنے چچا
کو اور در لائے اپنے چچا کے بیٹے کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے اے چچا میرے حکم کیا گیا میں ساتھ اسکے اور مجکو اسمیں کچھ اختیار نہیں پس ذکر کرنے حمزہ کے سے اس قصہ میں جانا گیا
کہ یہ مقدم تھا اسلیے کہ حمزہ غزوہ احد میں شہید ہوئے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو دوست لیکن ابوبکر میرے
بھائی ہیں اور یار میرے فـ ـح اور احمد کی روایت میں ہے اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ اور ابو یعلی کے مسند میں ہے ابن عباس سے ابو بکر صاحبی ومونسی
فی الغار سدوا کل خوخۃ فی المسجد غیر خوخۃ ابی بکر کہا ابو حاتم نے کہ بیچ قول حضرت کے سدوا الخ دلیل ہے اوپر قطع طمع تمام لوگوں کے خلافت سے سوائے ابی بکر کے حت
اور تحقیق دوست پکڑا ہے اللہ نے تمہارے صاحب کو یہ عبارت ہے آنکی ذات شریف سے نقل کی یہ مسلم نے فـ ـح پہلی حدیث سے دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالی
کو معلوم ہوا اور اس حدیث سے دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت میں صادق ہے مرتبہ محبوبیت کو پہونچتا ہے بیت محب صادق محبوب بن سے
ہمراز و دوست صادق آمدہ است ۔ بر سر معشوق عاشق آمدہ است ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تھے اور حبیب اس عرب کو کہتے ہیں کہ مرتبہ محبوبیت کو پہنچے
... کو اعلیٰ اخص کہتے ہیں اور آنحضرت کو جامع کہتے ہیں درمیان مرتبہ محبت اور خلت کے اور آنحضرت کی خلت کو اتم و اکمل کہتے ہیں

خلت ابراہیم سے کنا قال الغزالی اور یہ حدیث بیچ ظاہر ہو اسپر کہ ابوبکر بہترین افضل صحابہ ہیں وعن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم في مرضه ادعي لي ابا بكر اباك واخاك حتى اكتب كتابا فاني اخاف ان يتمنى متمن ويقول قائل انا ولا ويابى
الله والمؤمنون الا ابا بكر رواه مسلم وفي كتاب الحميدي انا اولى بدل انا ولا اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں کہ بلاؤ واسطے میرے ابوبکر کو کہ باپ تیرا ہے اور بلاؤ اپنے بھائی کو یعنی عبدالرحمن کو تاکہ حکم کروں میں نامہ کے لکھنے کا اسلیے کہ میں ڈرتا ہوں
یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی بر تقدیر نہ لکھنے کے اور ڈرتا ہوں یہ کہ کہے کہنے والا کہ میں مستحق ہوں واسطے خلافت کے حالانکہ نہیں ہے وہ مستحق خلافت [illegible]
کا باوجود ابی بکر کے اور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہیں چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابوبکر کو نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ کتاب حمیدی کے
واقع ہوا ہے کہ انا اولی بجاے انا ولا کے یعنی میں لائق تر ہوں ساتھ خلافت کے اور نہیں مستحق ہے اسکا غیر میرک اف ع اور طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا [illegible]
اجود ہے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف خلافت ابوبکر کے بعد آنحضرت کے اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتے ہیں حضرت علی رضہ کی خلافت پر اور وصیت
کرنیکا انکے حق میں محض باطل ہے کچھ اصل اسکی نہیں باتفاق مسلمانوں سکے ا . راول جو جھٹلایا انکو علی رضہ نے جھٹلایا ہے جسوقت کہ پوچھی گئی کہ کیا تمہارے پاس کوئی
چیز ہے کہ نہیں وہ قرآن میں فرمایا علی رضہ نے کہ نہیں میرے پاس مگر اس صحیفہ میں الخ اور اگر انکے پاس نص ہوتی تو فرماتے ہ وعن جبير بن مطعم قال
اتت النبي صلى الله عليه وسلم امرأة فكلمته في شيء فامرها ان ترجع اليه قالت يا رسول الله ارأيت ان جئت
ولم اجدك كانها تريد الموت قال فان لم تجديني فأتي ابا بكر متفق عليه اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے
کہا جبیر نے کہ آئی آنحضرت کے پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سے کسی چیز میں یعنی کچھ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچھی پس حکم کیا آنحضرت نے اس عورت کو کہ اور وقت
آوے طرف آنحضرت کے یعنی تاکہ دیویں اسکو کچھ یا جواب دیں اسکی بات کا کہا اس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ اگر آؤں اور نہ پاؤں آپکو یعنی اور شاید کہ مکان اسکا دور تھا
مدینہ سے کہا جبیر نے گویا کہ وہ عورت مراد رکھتی تھی ساتھ نپانے آنحضرت کے انکی موت کو ف ح ظاہر یہ عورت آنحضرت کے ایام وفات کے قریب آئی تھی
ت فرمایا آنحضرت نے پس اگر نپاوے تو مجھکو پس آ تو ابوبکر کے پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع ظاہر اس حدیث سے اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کے بعد
آنحضرت کے لیکن نص قطعی نہیں ہے اور باوجود اسکے دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت ومنقبت انکے کے اور جمہور علما اسپر ہیں کہ نص قطعی خلیفہ کرنے پر کسی جانب سے نہیں ہے اور صحت خلافت
ابی بکر رضہ کی باجماع صحابہ کے ہے اور شیخ ابن ہمام نے مسایرہ میں دعوی نص کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہے اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا
بیچے ایک اعرابی نے آنحضرت کے ہاتھ کچھ اونٹ وعدے پر پس کہا حضرت علی رضہ نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کے پاس اور پوچھ انسے کہ اگر آؤں میں اور آپکو پاؤں وقت انتقال آپکے کے تو کون
ادا کریگا قیمت انکی فرمایا ادا کریگا تجھکو ابوبکر پس پھر آیا وہ اعرابی علی رضہ کے پاس اور خبر دی انکو پس کہا علی رضہ نے کہ پھر جا اور پوچھ انسے کہ اگر آؤں میں ابوبکر کے پاس وقت انتقال انکے کے
تو کون ادا کریگا اسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کے پاس اور پوچھا آپ سے پس فرمایا کہ ادا کریگا تجھکو عمر پس کہا علی رضہ نے کہ پوچھ عمر کے بعد کا حال پس فرمایا کہ ادا
کریگا تجھکو عثمان پس کہا علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کے پاس اور پوچھ انسے کہ اگر آؤں میں عثمان کے پاس وقت انتقال انکے کے تو کون ادا کریگا اسکو پس پوچھا اعرابی
نے آنحضرت سے کہ جب مرجاوے ابوبکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مرسکے تو مرجا روایت کی یہ سہیل نے اپنے معجم میں وعن عمرو بن العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم
بعثه على جيش ذات السلاسل قال فاتيته فقلت اي الناس احب اليك قال عائشة قلت من الرجال قال
ابوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكت مخافة ان يجعلني في اخرهم متفق عليه
اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا انکو امیر کر کر اوپر ایک لشکر کے ذات السلاسل کو بھیجا تھا کہ نام ایک مینہ کا ہے پس آیا میں آنحضرت کے پاس
یعنی پہلے سفر کے یا بعد اسکے پس کہا میں نے آنحضرت سے کہ کون محبوب تر ہے طرف آپکے ف ح ع یعنی آدمیوں میں سے کہ موجود ہیں آپ کے زمانہ میں مراد میں

انسے لشکر واسطے دریافت لیے ہی کہ سبب انکے سوال کا یہ تھا کہ جب انکو لشکر کا امیر کر کے بھیجا تھا انکے پہنچنے کے اُنکی مدد کے لیے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا ساتھ دو سو مردون کے انصار
و مہاجرین میں سے کہ ابو بکر و عمر بھی انمین تھے لیکن امامت عمرو ہی کرتے رہے پس فتح ہوئی مسلمانون کی اور کافر بھاگ گئے اُسوقت عمرو بن العاص کے خیال میں آیا کہ میں معظم ہون تب
ہی تو کہ میرے ساتھ انکو بھیجا پس جب پھر کر آئے تو آنحضرت سے یہ پوچھا آنحضرت نے ایسا جواب دیا کہ طمع اُنکی منقطع ہو گئی لیکن مؤید ہی احتمال اول کو کہ مراد عام آنحضرت
کی اہل خانہ میں ہی جواب حضرت کا کہ فرمایا عائشہ یعنے وہ محبوب ہیں لوگون کی طرف میری عورتون میں سے کہا میں نے مردون میں سے یعنے سوال میرا انسے ہی یا تقدیر یہ ہی کہ مردون
میں سے کون ہی بہت محبوب ہی طرف تمھارے کہا فرمایا باپ اسکا یعنے ابو بکر کہا میں نے پھر کون بہت محبوب ہی فرمایا عمر پس گنے آنحضرت نے اور مردون کو یعنے بعد اور سوالون میرے کے
خاموش ہوا میں یعنے اس سوال سے بسبب خوف اسکے کہ گردانین مجھکو بیچ آخر لوگون کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے یعنے مطلق یا آخر اُن لوگون کے کہ پوچھون میں انکو اگر
پوچھا میں نے **وعن** محمد بن الحنفية قال قلت لابي اي الناس خير بعد النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر
قلت ثم من قال عمر وخشيت ان يقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمين رواه البخاري اور روایت ہی
محمد بن حنفیہ سے کہ بیٹے ہیں علی کے غیر فاطمہ رضی سے کہ کہا کہا میں نے واسطے باپ اپنے کے کہ علی ہیں کون لوگون میں سے بہتر ہی بعد آنحضرت کے کہا علی نے ابو بکر بہتر ہیں کہا میں نے
پھر کون ہی کہا عمر اور ڈرا میں کہ کہیں عثمان یعنے نہ پوچھا میں نے کہ بعد عمر کے کون بہتر ہی بخوف اسکے کہ عثمان کو افضل فرمائیں گے پس عنوان سوال سے عدول کر کے یون
کہا میں نے کہ پھر تم بہتر ہو کہا علی رض نے کہ نہیں ہون میں مگر ایک مرد مسلمانون میں سے نقل کی یہ بخاری نے ف یہ انھون نے از راہ تواضع کے فرمایا والا وقت
اس سوال کے سب لوگون سے وہ بہتر تھے اسلیے کہ یہ ذکر عثمان کے قتل ہونے کے بعد کا ہی **وعن** ابن عمر قال كنا في زمن النبي صلى الله
عليه وسلم لا نعدل بابي بكر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترك اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا نفاضل بينهم رواه
البخاري وفي رواية لابي داود قال كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي افضل امة النبي صلى الله عليه وسلم بعده ابو بكر
ثم عمر ثم عثمان رضوان الله تعالى عليهم اجمعين اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم یعنے صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ برابر نہیں کرتے تھے ہم ساتھ
ابی بکر کے کسیکو یعنے صحابہ میں سے بلکہ انکو فضیلت دیتے تھے اورون پر پھر ساتھ عمر کے برابر نہیں کرتے کسیکو پھر ساتھ عثمان کے پھر چھوڑ دیتے تھے ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہیں
فضیلت دیتے ہم درمیان انکے ایک کو دوسرے پر نقل کی یہ بخاری نے ف مراد اسمیں تفضیل دینا مثل انکیکا ہی کہ اسطرح کے صحابہ کو آپسمیں تفضیل نہ دیتے تھے ایک کو
دوسرے پر والا اہل بدر اور احد اور اہل بیعة الرضوان و تمام علماء صحابہ افضل ہیں اور شاید کہ یہ تفاضل درمیان صحابہ کے مراد ہی اور رای پر اہل بیت اس واسطے محض ہیں انسے اور حکم
انکا مغایر ہی انکے پس نہیں وارد ہو گا اعتراض بسبب نفی کرنے علی اور حسن اور حسین اور دونون چچاؤن حضرت کے کہ حمزہ اور عباس ہیں رضی اللہ عنہم اور کہا مظہر نے کہ مراد
ابن عمر کی بڈھے اور مسن ہیں اصحاب میں سے کہ جب کوئی امر در پیش آتا تو مشورہ کرتے آنحضرت انسے اور حضرت علی رض آنحضرت کے زمانہ میں جوان اور نو عمر تھے والا انکی فضیلت کا
انکار کرنے کیون کے کوئی منکر نہیں اور یہ بھی ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کے جیسے کہ اہل بدر اور اہل بیعة الرضوان اور علماء صحابہ کو فضیلت ہی اورون پر
تا اور بیچ روایت ابی داؤد کے ہی کہ کہا ابن عمر نے تھے ہم کہتے اسحال میں کہ آنحضرت زندہ تھے بہتر اُمت آنحضرت کی بعد آنحضرت کے ابو بکر ہیں پھر عمر پھر
عثمان رضی اللہ عنہم ف اور امام احمد ابن عمر سے لائے ہیں کہ کہا تھے ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کے جانتے بہتر لوگون کا ابو بکر کو پھر عمر کو اور کہا البتہ علی کو تحقیق
دی گئی ہیں تین خصلتیں کہ اگر ایک ان تین میں سے میرے لیے ہو تو بہتر جانون میں دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہی نکاح کر دیا آنحضرت نے انسے اپنی بیٹی کا کہ
فاطمہ ہیں اور حاصل ہوئی آنحضرت کے لیے انسے اولاد اور بند کیے دروازے سبکے سواے دروازہ علی کے اور دیا انکو نیزہ اپنا روز خیبر کے اور نسائی نے روایت کی کہ پوچھا
ابن عمر کو کیا کہتے ہیں بیچ حق عثمان اور علی کے پس بیان کی یہ حدیث بعد اسکے کہا مت پوچھ حال علی رض کا اور قیاس نہ کر کسیکو ان پر بند کیے دروازے
سبکے سواے دروازہ انکے کے کذا ذکرہ الشیخ فی فتح الباری **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى

اللہ علیہ وسلم مالاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ ما خلا ابابکر فان لہ عندنا یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیمۃ وما نفعنی مال احد
قط ما نفعنی مال ابی بکر ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا الا وان صاحبکم خلیل اللہ
رواہ الترمذی روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کسیکے لیے نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلا دیا ہم نے اسکا
یعنے جو انکا ہوا زیادہ سواسے ابوبکر کے پس تحقیق ابوبکر کے لیے نزدیک ہمارے نعمت ہے کی ہے کہ بدلہ دیگا اسکو خدا تعالے عوض اس نعمت کے دن قیامت کے
فـ یعنے بدلہ کامل کہا بعضوں نے کہ مراد ید سے نعمت ہے اور وہ مال ہے اور نفس اور اہل و اولاد کہ سب حضرت کی رضامندی میں صرف کیے اور احتمال ہے کہ مراد
اس نعمت ید سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسیکہ اشارہ ہے اسکی طرف اس آیہ میں وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی الخ ت اور نہیں نفع دیا مجکو کسیکے
مال نے مانند مال ابی بکر کے فـ ح کہ جو کچھ گھر میں رکھتے تھے خدمت بابرکت میں لے آئے اور گھر میں کچھ نہ چھوڑا اور ذوالخلال ساتھ زیر خ کے لقب ابوبکر کا ہے کہ
جب تمام مال راہ خدا میں صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجاے تکموں کے خلال یعنے کانٹے لگائے ت اور اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست جانی تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو دوست جانی
آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہے اور سوائے خدا کے دوست حقیقی نہیں رکھتا نقل کی یہ ترمذی نے فـ ع کتاب ریاض الصالحین میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں
نفع دیا مجکو کسی مال نے کبھی اسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابی بکر نے پس روئے ابوبکر اور کہا کہ نہیں میں اور مال میرا مگر ملک آپکی اور موافقات میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے
نہیں ہے مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میرے لیے مال ابی بکر سے اور تھے آنحضرت حکم کرتے ابوبکر کے مال میں جیسیکہ حکم کرتے اپنے مال میں اور آیا ہے کہ خرچ کیے ابوبکر نے
آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتے ہیں کہ اسلام لائے ابوبکر اس حال میں کہ انکے لیے چالیس ہزار درہم تھے سب خرچ کیا آنحضرت کے عہد میں فی سبیل
اللہ اور عروہ سے ہے کہ آزاد کروائے ابوبکر نے سات بردے کہ عذاب دیے جاتے تھے اللہ کی راہ میں انمیں سے بلال اور عامر بن فہیرہ تھے وعن عمر قال ابوبکر
سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوبکر
سردار ہمارے ہیں یعنے نسب وحسب میں اور افضل ہمارے ہیں یعنے عمل میں اور کرنے بھلائیوں میں اور بہت پیارے ہمارے ہیں طرف رسول خدا صلعم کے نقل کی یہ ترمذی
نے وعن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن
عمر سے کہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا واسطے ابی بکر کے کہ تو یار اور صاحب میرا ہے غار میں اور یار و صاحب میرا ہے حوض پر نقل کی یہ ترمذی نے فـ
ع یعنے دنیا اور آخرت میں یار و ہمراہی میرا ہوا اور غالبا کہ یار غار جو کہتے ہیں اسی جگہ سے کہتے ہیں اور مراد غار سے غار جبل ثور کا ہے کہ قریب مکہ کے ہے آنحضرت ہجرت کی اور اس میں
جا کر چھپے تھے اور یہی مراد ہے اس آیہ میں ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا پس معنے یہ ہیں کہ تو ایسا یار مخصوص میرا ہے
کہ اللہ نے تیری یاری پر گواہی دی اسلیے کہ اجماع ہے مفسروں کا کہ مراد صاحب سے اس آیہ میں ابوبکر ہی ہیں اسلیے کہا ہے علما نے کہ جو کوئی انکار کرے صحبت
ابوبکر کا وہ کافر ہوتا ہے اسلیے کہ اسنے انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنے صحبت غیر انکے کے مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کے وعن عائشۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیہم ابوبکر ان یؤمہم غیرہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے واسطے اس قوم کے کہ انمیں ابوبکر ہوں یہ کہ امامت کرے اس قوم کی غیر ابوبکر
کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے فـ ع اور اسیکے حکم میں ہے وہ شخص کہ افضل قوم غیر انکا ہو اور اسمیں دلیل ہے اس پر کہ ابوبکر افضل ہیں سب صحابہ سے
پس جب ثابت ہوا یہ ثابت ہوا مستحق ہونا انکا خلافت کے لیے اور نہیں لائق ہے مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونے فاضل کے چنانچہ اسلیے سیدنا علی
نے فرمایا کہ پسند کیا پیغمبر خدا نے تمکو دین ہمارے میں یعنے امام کیا نماز میں کون ہے کہ پیچھے ڈالے تمکو دنیا ہمارے میں یعنے خلافت میں وعن عمر قال
امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق ووافق ذلک عندی مالا فقلت الیوم اسبق ابابکر ان

سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمرؓ سے کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تصدق کریں ہم یعنے راہ خدا مین کچھ مال صرف کرین ہم اور موافق پڑا یہ حکم کرنا آنحضرت کا ساتھ تصدق کیفیسکے نزدیک میرے مال کثیر کو یعنے اتفاقاً اسوقت مین بہت سا مال میرے پاس تھا پس کہا مین نے کہ آج کے دن سبقت لیجاؤنگا مین ابوبکر سے اس امر خیر مین اگر ممکن ہے سبقت لیجانا میرا اونپر کسیدن یعنے دنون مین سے کہا عمر نے پس لایا مین آدھا مال اپنا پس فرمایا آنحضرت نے کسقدر رکھا تو نے اپنے اہل عیال کیواسطے پس کہا مین نے کہ باقی چھوڑا مین نے اپنے اہل عیال کیواسطے مانند اسکے کہ لایا ہون یعنے آدھا لایا ہون اور آدھا باقی رکھا اور لائے ابوبکر جو کچھ کہ تھا انکے پاس **ف** اور یہان ایک اشارہ نکلتا ہے کہ وفضاً آدھا مال عمر کا زیادہ تھا اس چیز سے کہ ابوبکر لائے لیکن چونکہ جو کچھ رکھتے تھے سب لے آئے فضیلت انکی عمر پر باقی رہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہے افضل الصدقة جهد المقل پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوبکر کیا چھوڑا تو نے اپنے اہل وعیال کیواسطے پس کہا ابوبکر نے کہ باقی چھوڑا ہے مین نے انکے لیے خدا کو اور رسول خدا کو **ف** یعنے خدا اور رسول کی رضا چھوڑی ہے یا یہ معنے ہین کہ کچھ مال مین سے باقی نہین چھوڑا مین نے فضل خدا کا اور باقیست اسکی اور امداد و اعانت رسول خدا کی انکے لیے بس ہے اگر کل مال ابوبکر کا زیادہ تھا آدھے مال عمر کے سے تو کچھ شبہ نہین ہے انکی افضلیت مین اور اگر کم بھی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل تھا کہا مین نے کہ سبقت نہین لیجا سکتا مین ابوبکر پر ہرگز نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے **ف** یعنے آج کہ باوجود موجود ہونے سبب سبقت کے سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز انپر سبقت نہ لیجاؤنگا اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا دونون کیواسطے ما بینکما کما بین کلمتیکما یعنے فرق درمیان تمہارے بیچ فضل کے ایسا ہے کہ جیسا درمیان قول تمہارے کے ہے کہ مذکور ہوا وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ ابوبکر حاضر ہوئے آنحضرت کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے انکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہے آگ دوزخ سے پس اس روز نام رکھے گئے یعنے لقب دیئے گئے ابوبکر عتیق نقل کی یہ ترمذی نے **ف** وجہ تسمیہ عتیق کی اور بھی علما نے بیان کی ہین کہ عتیق بمعنے حسن اور جمال اور کرم اور نجابت اور خیریت کے بھی آتا ہے لیکن حدیث مین صریح آگیا ہے کہ عتیق بمعنے آزاد کیے گئے کے آگ سے ہے اور ایسی ہی اور روایت مین آیا ہے قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ اور نام انکا عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین نسب مین جاکر انکا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مین ملتا ہے اور حاضر رہے یہ آنحضرت کے ساتھ تمام مشاہد مین اور نہین جدا ہوئے آنحضرت سے جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور مردون مین اول یہی اسلام لائے ہین اور تھے یہ سفید رنگ دبلے پتلے رخسارون کی خوبصورت دھنسی ہوئی آنکھین بلند پیشانی اور انکے ماں باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہ بات کسی صحابی کے تئین حاصل نہین ہوئی اور پیدائش انکی مکہ مین ہے سال فیل کے دو برس اور چار مہینے بعد اور مرے مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ تیرہ ہجری مین درمیان مغرب اور عشا کے اور عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی اور وصیت کی تھی یہ کہ غسل دین انکو بیوی انکی اسما بنت عمیس غسل دیا انکو اسما نے اور نماز پڑھی انپر عمر بن الخطاب نے اور تھی خلافت انکی دو برس اور چار مہینے اور روایت کی انسے خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور نہین روایت کی گئی انسے حدیث مگر تھوڑی بسبب قلت مدت انکی کے بعد آنحضرت کے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِي ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول ان شخصون کا ہون کہ پھٹے گی انسے زمین یعنے قبرون سے جو لوگ اٹھینگے انمین سے اول مین ہی اٹھونگا بعد میرے ابوبکر بعد انکے عمر کہ ایک حجرے مین حضرت کے ساتھ مدفون ہین پھر آؤنگا مین بقیع کے

مدفونوں کے پاس سے اُن کو اُٹھا لے اور جمع کیے جاوینگے ساتھ میرے پھر انتظار کروں میں اہل مکہ کا یہاں تک جمع کیا جاوینگا میں بیچ انمیں نقل کی یہ ترمذی نے ف
ع یعنے درمیان اہل مکہ اور مدینہ کے محشر قیامت میں حضرتؐ انتظار کرینگے اہل مکہ کا بقیع میں ہونگے یہاں تک جمع پھر متوجہ ہونگے طرف محشر کے کہ وہ زمین شام کی
ہے پس جمع ہونگے وہاں ساتھ تمام خلائق کے **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخَذَ
بِیَدِیْ فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِیْ یَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَكَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْهِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھ میرا **ف ح** اور یہ شب معراج میں تھا یا اور وقت کہ بہشت میں جاتے
تھے **ت** پس دکھایا مجھکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی اُس سے امت میری پس کہا ابو بکرؓ نے یا رسول اللہ دوست رکھتا ہوں میں کاشکے ہوتا میں
ساتھ آپکے تا دیکھتا میں طرف اُس دروازہ کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے آگاہ ہو اے ابو بکر کہ تو اول اُن شخصوں کا ہے کہ داخل ہونگے بہشت میں میری
امت میں سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف ع** یعنے پس دیکھیگا تو دروازہ اُسکا اور داخل ہوگا سب کے پہلے یا یہ مراد ہے کہ بہشت کے دروازہ دیکھنے کی
کیا آرزو کرتا ہے تو تیرے لیے ایسی چیز ہے کہ اعلی اور افضل ہے اس سے اور وہ داخل ہونا ہے ساتھ میرے بہشت میں لمع اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ ابو بکرؓ افضل ہے
امت میں اور اُنکا ہیکو سبقت کرتے اُنسے بیچ دخول جنت کے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عُمَرَ ذُکِرَ عِنْدَهٗ اَبُوْبَکْرٍ فَبَکٰی فَقَالَ
وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِیْ کُلَّهٗ مِثْلُ عَمَلِهٖ یَوْمًا وَاحِدًا مِنْ اَیَّامِهٖ وَلَیْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَیَالِیْهِ اَمَّا لَیْلَتُهٗ فَلَیْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَیَا اِلَیْهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُهٗ حَتّٰی اَدْخُلَ قَبْلَكَ فَاِنْ کَانَ فِیْهِ شَیْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَكَ فَدَخَلَ فَکَسَحَهٗ وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِهٖ ثُقْبًا فَشَقَّ اِزَارَهٗ
وَسَدَّهَا بِهٖ وَبَقِیَ مِنْهَا اثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَیْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهٗ فِیْ
حِجْرِهٖ فَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِجْلِهٖ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ اَنْ یَنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ یَا اَبَا بَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا یَجِدُهٗ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَیْهِ وَکَانَ سَبَبَ
مَوْتِهٖ وَاَمَّا یَوْمُهٗ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّیْ زَکٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَیْهِ فَقُلْتُ یَا خَلِیْفَةَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِیْ اَجَبَّارٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ اِنَّهٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّیْنُ اَیَنْقُصُ وَاَنَا حَیٌّ رواه رزین
روایت ہے عمرؓ سے کہ ذکر کیے گئے اُنکے نزدیک ابو بکرؓ پس روئے عمرؓ اور کہا دوست رکھتا ہوں میں کاشکے عمل میرے تمام عمر مانند عمل ابی بکرؓ کے ہوتے
بیچ ایکدن کے دونوں عمر اُنکے سے یعنے بیچ زمانہ حیات آنحضرتؐ کے یا مانند عمل ایک رات اُنکے ہوتا راتوں اُنکی سے یعنے بیچ اوقات حیات آنحضرت
کے اپر رات ابو بکرؓ کی پس وہ رات کہ سفر کیا اور ہجرت کی اسمیں ابو بکرؓ نے ساتھ آنحضرتؐ کے طرف غار کے پس جبکہ پہونچے آنحضرتؐ ابو بکرؓ طرف غار کے یعنے اور چاہا آنحضرتؐ نے
جانا اسمیں کہا ابو بکرؓ نے قسم ہے خدا کی نہ داخل ہو تم غار میں یہاں تک کہ داخل ہوؤں میں پہلے آپکے اسلیے کہ اگر ہو اسمیں کچھ یعنے موذی چیز قسم قسم حشرات الارض مانند
سانپ اور بچھو وغیرہ کے تو پہونچے مجھکو ضرر اُسکا نہ آپکو پس داخل ہوئے ابو بکرؓ غار میں پہلے آنحضرتؐ کے پس جھاڑا اُسکو ابو بکرؓ نے اور پائے بیچ ایک جانب
غار کے کئی سوراخ پس پھاڑا ابو بکرؓ نے تہ بند اپنا اور بند کیا سوراخوں کو تہ بند کے چیتھڑوں سے اور باقی رہے اُن سوراخوں میں سے دو
سوراخ پس دیے اُنمیں موزے دونوں پانوں اپنے مانند لقمہ کے منہ میں یعنے جبکہ تہ بند میں سے کچھ اُن سوراخوں کے اندر بھرنے کو نہ بچا تو دونوں پاؤں اُنمیں ڈالدیے تا کہ نکلے موذی
جانور کی نہ پہونچے پھر کہا ابو بکرؓ نے آنحضرتؐ کے کہ آئیے پس داخل ہوئے آنحضرتؐ اور رکھا سر مبارک اپنا گود میں ابو بکرؓ کے اور آرام کیا **ف ع** پس سونا عالم کا عبادت
ہے جیسا کہ سونا ظالم کا عبادت ہے ساتھ دو اعتباروں مختلف کے **ت** پس کاٹنے لگے ابو بکرؓ کو بیچ پانو اپنے کے سوراخ سے یعنے سانپ نے کاٹا

اُسکے پاؤمین اور نہ ہٹایا ابی بکر واسطے خوف اسکے کہ جاگ اُٹھین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گرے آنسو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیغمبر خدا صلعم کے چہرۂ مبارک پر یعنے پس بیدار ہوئے
اور دیکھا رونا ابو بکر کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہوا تجکو ای ابو بکر کہا ابو بکر نے کہ کاٹا گیا مین فدا ہون تمپر مان باپ میرے پس ڈالا آب دہن
مبارک آنحضرت نے پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتے تھے اُسکو ابو بکر یعنے درد وایذا پھر رجوع کیا اثر زہر نے ابو بکر پر اور ہوا ہی سبب موت ابی بکر کا
ف ح آخر عمر مین کہ سانپ کا زہر کے اثر سے مرے پس حاصل ہوئی اُنکے لیے شہادۃ فی سبیل اللہ اسحالت مین کہ رفیق تھے آنحضرت کے وہ مین اور ویسا ہی
تھا کہ جیسے حضرت کو بیچ خیبر کے ایک بکری مین زہر دیا تھا اور وقت وفات کے اُسکا اثر ظاہر ہوا تھا اور اُسکے پر دن ابی بکر کا کہ آرزو رکھتا ہون کہ عمل
تمام عمر میرے کے مثل عمل اُس روز کے ہون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا نے مرتد ہوئے بعضے عرب اور کہا کہ نہین دینگے ہم زکوۃ ف
ح یہ کہنا بطور انکار کے تھا کہ منکر ہوئے وجوب کے یا ترک کیا اُسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہی کہا بعضے علما ہمارے نے کہ جسکو کہا جاوے
کہ ادا کر زکوۃ اور وہ کہے نہین ادا کرتا مین کافر ہو جاتا ہی ت پس کہا ابو بکر نے اگر نہ دینگے مجکو رسی اونٹ کے پانون باندھنے کی البتہ جہاد کرونگا مین اُنپر یعنے اُسکے
لینے پر یا بسبب دینا اُسکے کے ف ح مراد عقال سے بیچ کے زیسے رسی ہی کہ باندھا جاتا ہی اُس سے اُونٹ جو لیا جاتا ہی زکوۃ مین اسلیے کہ اُونٹ کے مالک پر
سپرد کرنا اُونٹ کا ہی اور واقع ہوتا ہی قبض ساتھ باندھنے کے اور بعضون نے کہا عقال زکوۃ یکسالہ اونٹ یا بکری کے عقال کے دونون معنے آئے ہین اور مشہور
معنے اول ہین یعنے رسی مذکور اور قاموس بمعنے ثانی کے لایا ہی اور کہا کہ یہی مراد ساتھ قول ابی بکر رضی اللہ عنہ کے لَو مَنَعُونِي عِقَالًا اور ایک روایت مین عناقا آیا
ہی بمعنے بکری کے بچہ کے کہ پورا برس کا نہ ہوئے پس کہا مین نے ای خلیفہ رسول اللہ کے موافقت اور الفت کرو لوگون سے اور نرمی کرو ساتھ اُنکے پس کہا مجکو آیا تو
شجاع اور قوی اور شہا بغصہ والا تھا زمانہ جاہلیت مین اور سست و نامرد ہوگیا اسلام مین یعنے ایام اسلام مین اور بیچ احکام اُسکے ف ح حضرت ابو بکر رض نے
نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی اور مداہنت پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابو بکر رض کی ہی باوجود یکہ آیا ہی کہ حضرت علی رض بھی ساتھ عمر رض کے شریک تھے اس رای
مین لیکن کچھ خیال نکیا انھون نے اسکات تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق منقطع ہوگئی وحی یعنے پس نہین پہنچ سکتے ہین ہم طرف یقین کے پس ضرور ہی
ہمارے لیے خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنے بموجب قول اللہ تعالی کے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہو وے دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون

باب مناقب عمر رض

باب ہی بیچ بیان مناقب عمر رض کے ف ح مناقب عمر رض کے بہت ہین اور بس ہی اُنکی منقبت مین کہ تائید کی خدا تعالی نے
دین کی بسبب اُنکے ساتھ قبول کرنے دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے اعلی اور افضل یہ ہی کہ الہام کیے جاتے تھے ساتھ صواب کے اور ڈالا جاتا تھا
اُنکے دل مین حق اور موافق پڑتی تھی راے اُنکی ساتھ وحی اور کتاب کے اور یہی اُنکی دلیل حقیقت خلافت صدیق رض ہی جیسیکہ قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل
حقانیت علی مرتضی رض کی ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نے مجاہد سے کہا تھے عمر رض ہی عقل سے لیتے ایک بات پس نازل ہوتا ساتھ اُسکے قرآن اور
ابن عساکر علی مرتضی رض سے لایا ہی کہ قرآن اُنکی راے عمر کی راے مین سے ہی اور ابن عمر سے لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نے فرمایا نہین لوگ ایک بات کیے
چیز مین اور کہی عمر اُسمین مگر کہ اوترے قرآن ساتھ مانند اس چیز کے کہ کہے عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفاء اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سے ذکر کیے
ہین علما نے اور میرے یعنے شیخ عبد الحق رح نے شرح مین اُنکو ذکر کیا ہی وہان دیکھنا چاہیے **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ أَحَدٌ فِي أُمَّتِي فَإِنَّهُ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے الہام کیے گئے بیچ اُن لوگون کے کہ تھے پہلے تمسے امتون مین سے ف ح لفظ محدث
ساتھ زبر دال مشدد و یہ معنے ملہم کے ہی گویا ساتھ اُسکے بات کہا جاتا ہی اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایہ اور مجمع البحار مین کہا محدث شخص کہ
ڈالی جاتی ہی اُسکے دلمین ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتھ اُسکے ساتھ حدث و فراست ایمان کے مخصوص کرتا ہی حق تعالی ساتھ اُسکے جسکو چاہتا ہی

اپنے سند و مین سے اور بعضون نے کہا کہ محدث وہ کہ جب ظن کرے ساتھ ایک چیز کے صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہی ساتھ اُسکے اور بعضون نے کہا کہ کلام کرتے ہین
ساتھ اُسکے ملائکہ اور ایک روایت مین متکلمون ساتھ تشدید لام کے بجاے محدثون کے آیا ہی ت پس اگر ہو میری امت مین کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہوگا نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف ح مقصود شک و تردد نہیں وجود محدث کے اہل امت مین نہیں ہی اسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتون کی ہی اور جبکہ اگلی امتون مین
موجود ہون تو اس امت مین بطریق اولی ہونگے بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہی جیسیکہ کہتے ہین کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا مین ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص
فلانی کا ہی ساتھ کمال دوستی کے **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَاذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ
نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ
فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ
نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطٰنُ
سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ زَادَ الْبَرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَضْحَكَكَ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا پروانگی مانگی عمرؓ نے واسطے درانیکی آنحضرت کے پاس اور آنحضرت کے پاس تھین کتنی ایک عورتین قریش مین سے کہ کلام
کرتی تھین آنحضرت سے مراد عورتون سے ازواج مطہرات ہین کہ نفقہ طلب کرتی تھین آنحضرت سے اور بہت طلب کرتی تھین نسبت اُسکے کہ آنحضرت اُنکو پہنچاتے تھے
درحالیکہ بلند تھین آوازین اُن عورتون کی ف ع احتمال ہی کہ یہ بلند کرنا آواز کا ہو پہلے نہی کی بلند کرنے آواز کے سے اوپر آواز نبی صلعم کے اور احتمال ہی کہ بلندی آواز انکی کی ہی
ہو بسبب اجتماع اُنکے کہ آوازین یہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراد و بلند تھا آنحضرت کی آواز سے کہتا ہون مین کچھ نہین ہی کلام مین دلیل اسپر کہ آوازین اُنکی آنحضرت کی آواز سے بلند تھین
تا کہ وارد ہو اشکال ساتھ قول اللہ تعالی کے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الخ بلکہ مراد یہ ہی کہ اُنھون نے اسحالت مین خلاف عادت
آوازین اپنی کے بلند کین تھین آوازین اپنے کلام کرنے مین ساتھ آنحضرت کے باعتماد حسن خلق آپ کے ت پس جبکہ اذن چاہا عمرؓ نے اور چاہا دد آنا اُٹھین وہ عورتین
اور دوڑین طرف پردہ کے یعنے تا کہ چھپین پس داخل ہوئے عمرؓ اسحالت مین کہ آنحضرت ہنستے تھے یعنے مسکراتے تھے بسبب اُٹھنے اور بھاگنے عورتون کے پس
کہا عمرؓ نے کہ ہمیشہ ہنساوے اللہ دانت آپکے ف ع یعنے ہمیشہ خوش رکھے کہ باعث ہی آپکے دانتون کے کھلنے کا ولیکن بالضرور کچھ سبب ہی اسکا اور ظاہر ہوا ہی
کوئی امر عجیب پس مطلع کیجیے مجکو اسپر ت پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا مین نے ان عورتون سے کہ تھین میرے پاس اور غوغا کرتی تھین پس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سے ہو گئین
پردہ مین یعنے تیرے ڈر سے کہا عمرؓ نے یعنے خطاب کر کر ان عورتون کو کہ اے دشمنون اپنی جانون کے آیا ہیبت رکھتی ہو اور ڈرتی ہو مجسے اور ہیبت نہیں رکھتین تم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا عورتون نے کہ ہان ڈرتے ہین ہم تجسے تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہی ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہی اور ملا علی رح نے عکس اسکے لکھا ہی یعنے تو بد کلام
اور بہت سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کے کہ وہ خوش خلق ہین جیسیکہ خبر دی اللہ سبحانہ نے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ فرمایا وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اور کلام کر اور نہ التفات کر انکے جواب کی طرف اے بیٹے خطاب کے قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی ہرگز نہین
ملا تجسے شیطان اسحالت مین کہ تو چلنے والا ہوتا ہی راہ مین مگر کہ چلتا ہی شیطان اور راہ مین غیر راہ تیری کے ف ع اور تیرے ساتھ ایک جگہ جمع نہین ہو سکتا اور سامنے
نہین ٹھہر سکتا جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ شیطان بھاگتا ہی عمر کے سایہ سے لفظ فج ساتھ زبر ف کے اور تشدید جیم کے راہ کشادہ کو یا مراد یہ ہی کہ باوجود یکہ راہ کشادہ ہوتی
ہی اور ہو سکتا ہی کہ اُسکے ایک جانب سے گذر جاوے لیکن باوجود اسکے خوف و ہیبت تیری نہین چھوڑتی اُسکو کہ اُسطرف آوے یا مراد فج سے یہان راہ مطلق ہی ت نقل کی
ہی بخاری و مسلم نے اور کہا حمیدی نے یعنے اپنی جامع مین بین الصحیحین مین یہ زیادہ کیا برقانی نے بعد قول اُسکے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا تجکو ف برقانی ساتھ زبر با اور زیر

اُسکے کہا اور بعضون نے ساتھ شین کے بھی کہا ہی نام اُسکا ہی منسوب طرف رفالکے کہ ایک قریہ ہی خوارزم مین وعن جابرؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ھذا فقال ھذا بلال ورأیت قصرا بفنائہ جاریۃ
فقلت لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بابی وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان ملا مین ساتھ رمیصا کے ف ح رمیصا ساتھ پیش راء اور زیر میم اور جزم ی کے
اور صاد مہملہ ممدودہ کے بیوی ہین ابو طلحہ انصاری کی اور مان انس بن مالک کی اول مالک کے نکاح مین تھین پھر ابو طلحہ کے نکاح مین آئین اور انکو غمیصا ساتھ غین معجمہ
کے بھی کہتے ہین اور رمص چیپڑ سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہو اور اگر جاری ہو اُسکو غمص کہتے ہین ت اور سنی مین نے آواز پانون کی پس کہا مین نے کہ کون ہی یہ اہت ط الاسم کہا
کہنے والے نے یعنے جبرئیل نے یا اور کسی فرشتہ نے یا بہشت کے داروغہ نے کہ یہ بلال ہی اور دیکھا مین نے ایک محل کہ اُسکے جانب مین ہی ایک عورت نوجوان یعنے
مملوکہ یا حور پس کہا مین نے کہ واسطے کسکے ہی یہ محل اور جو کچھ کہ اسمین ہی اور گرد اسکے پس کہا ایک جماعت نے جنتیون مین سے یا محل کے رہنے والون مین سے کہ یہ عمر بن الخطاب
کے لیے ہی پس چاہا مین نے کہ داخل ہون مین اُس محل مین پس دیکھون مین طرف اُسکے یعنے اندر سے جیسیکہ دیکھا مین نے باہر سے پس یاد کی مین نے غیرت تمھاری یعنے شدت
غیرت پس کہا عمر نے قربان ہون تمپر باپ مان میرے یا رسول اللہ کیا تمھارے داخل ہونے پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے
کہا کہ کلام مین قلب ہی اور اصل یون ہی اغار منک اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ عمر نے کہا وھل رفعنی اللہ الا بک وھل ھدانی اللہ الا بک وعن
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما دون
ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین متفق علیہ
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے اُسوقت کہ مین سوتا تھا دیکھتا ہون مین لوگون کو کہ روبرو لائے جاتے ہین اور دکھائے جاتے ہین مجھکو اور اُنپر
کرتے ہین یعنے اُنمین سے ایسے ہین کہ پہنچے ہین سینہ تک اور بعضے اُنمین سے ایسے ہین کہ کمتر ہین اُس سے ف ح یعنے کوتاہ تر اُسے کہ سینہ سے اونچے تھے اسیطرح تفسیر کیا ہی اسکو
اُنہی اور ملا علی رح نے کہا یعنے کوتاہ تر اُسے یا دراز تر اُسے ت اور روبرو لائے گئے مجھ پر عمر بن خطاب امیر المؤمنین اور اُنپر تھا کرتہ کہ گھسیٹتے تھے اُسکو یعنے زمین پر بسبب
درازی اُسکی کے کہا بعضے صحابہ نے پس کیا تعبیر کی آپنے عمر کے اس کرتہ کھینچنے کی فرمایا آنحضرت نے کہ تعبیر کیا مین نے اُسکو ساتھ دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور معنے
یہ ہین کہ قوی ہوگا دین اسلام خلافت مین اُنکی بوجہ دراز ہونے زمانہ امارت اُنکی کے اور فتوحات خوب آنے ہین کے اُنکی حالت حیات مین اسلیے دین کو تشبیہ دی
کرتے کے ساتھ کہ دین شامل ہی انسان کو اور محافظ ہی اُسکا اور بچاتا ہی انسان کو آفات دارین سے مانند بچانے کپڑے کے اور شمول اُسکے کے اُسکو وعن
ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لاری الری یخرج
فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا سنا مینے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اُسوقت کہ مین سوتا تھا لایا گیا مین ایک پیالہ دودھ کا یعنے پیالہ دودھ کا بھرا ہوا مجکو لاکر دیا پس پیا مینے وہ دودھ یہانتک کہ
تحقیق مینے البتہ دیکھی سیرابی کہ نکلتی ہی میرے ناخنون مین یعنے بسبب کثرت اُس دودھ کے پھر دیا مینے بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو ف ع یعنے بہت سا خالص چھوڑ بچا ہوا
اپنا عمر کو دیا پس نہین منافی ہی اسکے کہ جھوٹا اُنکا حاصل ہوا صدیق کو بھی اسلیے کہ وہ بہت تھوڑا تھا اور نہین منافی اسکے کہ جھوٹا اُنکا عثمان اور علی کو بھی پہنچا اسلیے
کہ اُنکے لیے نہین تھا صاف ت کہا بعضے صحابہ نے کہ پس کیا تعبیر دی تمنے دودھ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر دی مینے اُسکی علم کی نقل کی بخاری اور مسلم نے
ف ح ع لکھا ہی علما نے کہ صورت مثالیہ علم کی اُس عالم مین دودھ ہی جو کوئی خواب مین دیکھے دودھ پیتے تو تعبیر اُسکی یہ ہی کہ علم خالص نافع
نصیب اُسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودھ اور علم کے یہ ہی کہ دودھ اول غذا بدن کی ہی اور سبب اصلاح بدن کا اور علم اول

غذا روح کی ہے اور سبب اصلاح اُسکی کا اور بعضون نے کہا کہ تجلی علمی نہیں واقع ہوتی ہے مگر بیچ چار صورتوں کے پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کے کہ مشتمل ہے انکو وہ
آیۃ کہ جسمیں ذکر کی گئی ہیں نہریں جنت کی پس جسنے پیا پانی دیا جاویگا علم لدنی اور جسنے پیا دودھ دیا جاویگا علم اسرار شریعت کا اور جسنے پی شراب دیا جاویگا علم
کمال کا اور جسنے پیا شہد دیا جاویگا علم بطریق وحی کے اور کہا بعض عارفین نے کہ چاروں نہریں عبارت ہیں چار دن خلیفوں سے اور مطابق ہے اسکے تخصیص دودھ کی ساتھ
عمر کے اس حدیث میں اور منقول ہے ابن مسعود سے کہ اُنھوں نے کہا اگر جمع ہو عرب کے قبیلوں کا ترازو کے ایک پلہ میں اور رکھا جاوے علم عمر کا ایک پلہ میں تو البتہ غالب آویگا علم
عمر کا اور صحابہ اعتقاد رکھتے تھے کہ عمر علم کے دس حصوں میں سے نو حصے لیگئے ہیں **وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رأیتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ ثم اخذہا ابن ابی قحافۃ فنزع
منہا ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ضعفہ ثم استحالت غربا فاخذہا ابن الخطاب فلم ار عبقریا
من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن وفی روایۃ ابن عمر قال ثم اخذہا ابن الخطاب من ید ابی بکر
فاستحالت فی یدہ غربا فلم ار عبقریا یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن متفق علیہ** اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا سنا میں نے
آنحضرت سے فرماتے اُس وقت کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے اپنے تئیں اوپر کنوئیں بے من کے کہ اُسپر ایک ڈول ہے ف ح قلیب قاف کے زبر اور لام کے زیر سے
وہ کنواں کہ جسکا من بنا ہو اُسکے مقابلہ میں طوی ہے کہ جسکا من پتھر اور اینٹ کا بنا ہو اور کہا علما نے کہ قلیب دیکھانا طوی کا معلوم ہوا کہ ہمت اہل دین کی موقوف اوپر معانی
مطلوب کے ہے نہ اوپر قالبوں بنے ہوئے کے ت پس کھینچا میں نے پانی اُس کنوئیں میں سے جسقدر چاہا اللہ نے پھر لیا ڈول ابن ابی قحافہ نے یعنے ابوبکر صدیق نے پس کھینچا
ابوبکر نے اُس کنوئیں میں سے ایک ڈول یا دو ڈول ف ح یہ شک راوی کی ہے اور صحیح روایت دونوں کی ہے اشارہ ہے طرف قلت زمانہ خلافت اُنکی کے کہ کچھ اوپر دو برس میں
اور ذنوب ساتھ زبر ذال معجمہ کے ڈول پانی کا بھرا ہوا اور ظاہر تر یہ ہے کہ لفظ او بمعنے بل کے ہے پس نہیں احتیاج طرف تخطیہ راوی کے اور طرف شک اور تردد اُسکے کے
ت اور بیچ کھینچنے ابی بکر کے سستی اور ناتوانی ہے ف ح اسمیں نقصان اور کمی رتبہ ابی بکر کے نہیں ہے اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا اُنپر بلکہ خبر دینی ہے کمی
مدت ولایت اُنکی سے اور کثرت انتفاع لوگوں کے سے عمر کی ولایت میں اور بعضوں نے تفسیر کیا ہے ضعف کو ساتھ نرمی اور مہربانی کے کہ سستی اور
ناتوانی کے ت اور اللہ بخشے ابوبکر کے لیے سستی اُنکی کو ف ح اسمیں ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا طرف ابی بکر کے نہیں ہے بلکہ یہ کلمہ یوں ہے
زبان زد عرف وعادت لوگوں کے ہے کہ کہتے ہیں فلانے نے ایسا کیا خدا بخشے اُسکو ت پھر ہو گیا وہ ڈول چرس پس لیا اسکو عمر بن خطاب نے پس نہیں
دیکھا میں نے کسی قوی شخص لوگوں میں سے کہ کھینچتا ہو کھینچنا عمر کا سا یہاں تک کہ سیراب کیے لوگوں نے اونٹ اپنے اور بٹھائے اونٹ اور مقرر کیے اُونٹوں کے
لیے عطن ف ع عطن کہتے ہیں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو گرد پانی کے کہا قاضی نے کہ شاید کہ کنواں اشارہ ہے طرف دین کے کہ منبع ہے اُن چیزوں کا کہ اُنکے
سبب سے زندہ ہوتے ہیں نفوس اور تمام ہوتا ہے امر معاش اور کھینچنا پانی کا اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہ امر دین پہنچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے طرف ابوبکر
کے اور اُنسے طرف عمر کے اور کھینچنا ابوبکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہے طرف کوتاہی مدت خلافت اُنکی کے کہ یہ امر اُنکے ہاتھ میں برس یا دو برس
رہیگا پھر منتقل ہوگا طرف عمر کے اور ہوئی مدت خلافت اُنکی کی دس برس اور تین مہینے اور ضعف اُنکا اشارہ ہے طرف اسکے کہ ہوگا اُنکے ایام
خلافت میں اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہے طرف اسکے کہ متواضع ہونگے اور مدارات کرینگے اور سیاست اُنکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا
ہے اُسپر قول حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہے ذکر کیا اُسکو آنحضرت نے تاکہ جانا جاوے کہ یہ معاف اور مغفور ہے اُنسے غیر خارج ہے اُنکے
منصب سے کہ ہو جانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کے اشارہ ہے طرف اسکے کہ ہوگی ایام خلافت اُنکی میں تعظیم دین کی اور زور اسلام کا اور اسکے کھینچنے میں قوت سے
اشارہ ہے طرف اسکے کہ کوشش کرینگے وہ بیچ ترقی دین کے اور پھیلانے اُسکے کے مشارق و مغارب میں ایسی کوشش کہ نہیں اتفاق ہوئی کسیکو پہلے اُنکے اور نہ بعد

انکی ور کہا نووی نے یہ قول حضرت کے پس کھینچا یعنی اس سے جس قدر چاہا اللہ نے بھر لیا اسکو ابن ابی قحافہ نے اشارہ ہے طرف نیابت ابی بکر کی اور خلافت انکی
کے بعد حضرت کے اور راحت پائی آنحضرت نے کے بسبب وفات کے رنج دنیا سے اور مشقتوں اسکی سے اور یہ قول آنحضرت کے بھر لیا اسکو ابن الخطاب نے ابی بکر کے
ہاتھ سے تا قول العطن کے سیراب کیے اونٹ اشارہ ہے طرف اسکے کہ ابو بکر نے قلع وقمع مرتدوں کا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانوں کا اور شروع ہوئیں فتوح اور تمام
کامل ہوئے ثمرات اسکے عمر کے زمانہ میں انتہی اور شیخ رح نے لکھا ہے کہ اشارہ ہے طرف انتفاع صغیر و کبیر کے بیچ زمانہ خلافت عمر کے ت اور بیچ روایت ابن عمر کے یون آیا ہے
کہ بھر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کے ہاتھ سے پس ہو گیا وہ ڈول عمر رض کے ہاتھ میں چرس پس نہیں دیکھا میں نے کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا

الفصل الثانی

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه رواه الترمذي وفي رواية ابي داود عن ابي ذر قال ان الله وضع الحق على لسان عمر يقول به
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے بلاشبہ اللہ تعالی نے پیدا کیا اور جاری کیا ہے حق اوپر زبان عمر کے اور دل اسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے
اور بیچ روایت ابی داؤد کے ابی ذر سے یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے بلاشبہ اللہ تعالی نے رکھا ہے حق اوپر زبان عمر کے کہتا ہے ساتھ حق کے یا تقدیر یہ ہے کہ کہتا ہے
حق بسبب اسکے وعن علي قال ما كنا نبعد ان السكينة تنطق على لسان عمر رواه البيهقي في دلائل النبوة
اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا نہ تھے ہم یعنی اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانیں اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہو اوپر زبان عمر کے ف ع
یعنی عمر بولتے ہیں ایسی بات کہ آرام پکڑتے ہیں اس سے نفوس اور مطمئن ہو جاتے ہیں اس سے دل اور یہ امر غیبی تھا کہ ڈالا گیا تھا عمر کی زبان پر اور احتمال
رکھتا ہے کہ مراد سکینہ سے فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہے حق اور کہا ابن مسعود نے کہ نہیں دیکھا میں نے عمر کو کبھی مگر کہ ہوتا ہے درمیان دونوں آنکھوں انکی کے فرشتہ
کہ سیدھی راہ بتاتا ہے انکو ت نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم
اعز الاسلام بابي جهل بن هشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم ثم
صلى في المسجد ظاهرا رواه احمد والترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا یعنی دعا کی خداوند
عزیز اور غالب کر دین اسلام کو بسبب ابوجہل بن ہشام کے یا بسبب عمر بن الخطاب کے یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونوں میں سے تا بسبب انکے اسلام
قوت پکڑے پس صبح کی عمر نے یعنی بعد دعا کرنے آنحضرت کے پس آئے عمر اول روز میں آنحضرت کے پاس پس لائے اسلام پھر نماز پڑھی آنحضرت نے
مسجد میں آشکارا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف ع ح اور پہلے اسلام لانے انکے سے کوئی نماز آشکارا نہیں پڑھ سکتا تھا اور آنحضرت چھپے ہوئے تھے
دار ارقم میں روایت کی حاکم ابو عبد اللہ نے دلائل النبوۃ میں ابن عباس سے کہ ابوجہل نے کہا کہ جو کوئی قتل کرے محمد کو پس اسکے لیے میرے ذمہ سو اونٹنیاں ہیں
اور ہزار اوقیہ چاندی کے پس کہا عمر نے الضمان صحیح یعنی تاوان صحیح ہے پس کہا ابوجہل نے ہاں فی الفور دونگا بغیر تاخیر کے پس نکلے عمر پس ملا انسے ایک شخص اور
کہا کہاں کا ارادہ رکھتا ہے تو پس کہا عمر نے کہ ارادہ رکھتا ہوں محمد کے پاس جانے کا تا کہ قتل کروں انکو کہا اس شخص نے کیا نڈر ہے تو بنی ہاشم سے کہا عمر نے
کہ میں گمان کرتا ہوں تجھکو کہ اپنے دین سے نکل گیا تو کہا اس شخص نے کہ کیا نہ خبر دوں میں تجھکو اس سے عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیری اپنے دین
سے نکل گئے ساتھ محمد کے پس متوجہ ہوئے عمر اپنی بہن کے مکان کیطرف اور وہ پڑھ رہی تھیں سورۂ طہ پس عمر ٹھہر کر سننے لگے پھر کھٹکھٹایا دروازہ اور بہن
کے پاس گئے اور کہا کہ کیسی تھی یہ آواز یعنی پڑھنے کی پس ظاہر کیا انکی بہن نے اسلام پس بات گذری عمر نے غمگین یہاں تک کہ اٹھے بہن و بہنوئی انکی پڑھنے
لگی طہ ما انزلنا پس جبکہ سنا عمر نے کہا دے مجھکو کتاب تا کہ دیکھوں میں اسکو پس جبکہ پڑھا اسکو اس آیہ تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا یا
بار خدایا لائق ہے اسکے کہ نہ عبادت کیا جاوے سوائے اسکے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس رات گذاری عمر نے جاگتے پکارتے تھے ساتھ وا شوقاہ

ابی محمد یہان تک کہ صبح کی پس آتے انکے پاس خباب بن ارت اور کہا اے عمرؓ تحقیق رسول خدا نے رات گذاری جاگ کر مناجات کرتے تھے اللہ عزوجل سے
یہ کہ غالب کرے اسلام کو بسبب تیرے یا بسبب ابی جہل کے اور مین امید رکھتا ہون یہ کہ انکی دعا نے سبقت کی ہو بیچ حق مین پس نکلے عمرؓ گلے مین ڈال کر تلوار
اپنی پس جبکہ پہونچے طرف اس مکان کے کہ اسمین رسول خدا تھے نکلے طرف عمرؓ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا اے عمرؓ اسلام لا و الا البتہ اتاریگا اللہ تجھ پر
جو کچھ کہ اتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنے لگے مونڈھے عمرؓ کے اور گر پڑی تلوار انکے ہاتھ سے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ بعد کہا
عمرؓ نے کہ لات عزیٰ کو پوجتے تھے ہم پہاڑون پر اور نالون کے اندر اور اللہ کو عبادت کریں ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہین عبادت کیجیگی ہم اللہ کو پوشیدہ
بعد اسکے ونکلے اور کنیت حضرت عمرؓ کی ابو حفص ہے اسلام لائے سنہ چھ مین نبوت سے اور بعضون نے کہا سنہ پانچ مین بعد چالیس مردون اور گیارہ عورتون کے اور
فاروق انکا لقب اسلیے ہوا کہ ایک منافق جھگڑا ایک یہودی سے پس بلایا اسکو یہودی نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلایا یہودی کو منافق نے
طرف کعب بن اشرف کے کہ سردار تھا مشرکین قریش کا پھر دونون قضیہ لائے طرف پیغمبر خدا صلعم کے پس حکم کیا آنحضرتؐ نے واسطے یہودی کے یعنی حق
پر وہی تھا اسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم نہ لینگے ہم عمرؓ کو پس کہا یہودی نے عمرؓ سے کہ حکم کیا میرے لیے آنحضرتؐ نے پس نہین راضی ہوا
منافق حضرتؐ کے حکم سے اور رجوع کی ہے طرف تمہارے پس کہا عمرؓ نے واسطے منافق کے کہ اسیطرح ہے بات کہا منافق نے ہان پس کہا عمرؓ نے کہ یہین ٹھہرے رہو تم
دونون یہان تک کہ نکلون مین طرف تم دونون کے پس داخل ہوئے عمرؓ اور لی تلوار اپنی پھر نکلے پس ماری ساتھ اسکے گردن منافق کی یہان تک کہ ٹھنڈا ہوا اور کہا
کہ اسیطرح حکم کرونگا مین اسکے لیے کہ نہ راضی ہو ساتھ حکم اللہ کے اور رسول اسکے کے پس اوتری آیۃ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا
بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ اور کہا جبرئیلؑ نے کہ عمرؓ فرق کرنیوالے ہین درمیان
حق اور باطل کے پس لقب مقرر ہوا انکا فاروق **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرٍ یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَمَا اِنَّکَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ
خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا کہا عمرؓ نے واسطے ابی بکرؓ کے اے بہترین لوگون کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس کہا ابو بکرؓ نے آگاہ ہوا اے عمرؓ تحقیق تو نے اگر کہا مجھکو بہترین لوگون کا تو تحقیق سنا ہے مین نے آنحضرتؐ سے کہ فرماتے تھے نہین طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی
شخص کے کہ بہتر ہو عمرؓ سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ع یہ یا تو محمول ہے اوپر ایام خلافت انکی کے کہ ان ایام مین سب سے
بہتر تھے اور یا مقید ہے ساتھ بعد ابی بکرؓ کے یا مراد ہے باب عدالت مین یا طریق سیاست مین اور مانند اسکے کہین کے واسطے تطبیق دینے کے درمیان
حدیثون کے **وعن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر پیچھے میرے کوئی
پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب **ف** ح اور اس عبارت کو محال مین بھی استعمال کرتے ہین مبالغۃ اور گویا یہ اس سبب سے ہے کہ عمرؓ کو الہام ہوتا ہے اور القا
کرتا ہے فرشتہ انکے دل مین حق انکو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سے واللہ اعلم **وعن** بُرَیْدَۃَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِیَۃٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّکَ اللّٰہُ صَالِحًا
اَنْ اَضْرِبَ بَیْنَ یَدَیْکَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰی فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ وَاِلَّا فَلَا
فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَّھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَھِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ
فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِھَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَخَافُ مِنْکَ

يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ
هِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ اور
روایت ہی بریدہ اسلمی سے کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں کہ نکلے آنحضرت بیچ بعض جہادوں کے پس جبکہ پھرے آنحضرت جہاد سے آئی آپکے پاس ایک لڑکی سیاہ
کہ حبشیہ تھی یا رنگ اسکا کالا تھا پس کہا اُسنے یا رسول اللہ تحقیق میں نے نذر کی تھی کہ اگر پھیر لائیگا آپکو اللہ تعالی سفر سے فتحیاب تو بجاؤنگی میں آپکے آگے
دف ف دف ساتھ پیش دال اور تشدید ف کے فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتھ زیر دال کے بھی اور مراد دف سے
وہ دف ہی کہ متقدمین کے زمانہ میں تھا اور جسمیں کہ جھانج ہوتا ہی وہ مکروہ ہی اتفاقاً اور اُسمیں دلیل ہی اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمیں قربت
ہو واجب ہی اور خوشی کرنی ساتھ آنے آنحضرت کے قربۃ ہی خصوصاً آنا جہاد سے ہو جسمیں کہ جانیں ہلاک ہوتی ہیں ت اور گاؤنگی
میں یعنے بسبب خوشی آنے آپکی کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اگر تو نے نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہیں کی ہی تو پس نہ بجا دف ف
ع اسمیں دلالت ظاہر ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہیں جائز ہی مگر ساتھ نذر کے اور مانند اُسکے کے اُس جگہ کہ وارد ہوا ہی اُسمیں اذن
شارع کا مانند بجانے اُسکے کے اعلان نکاح میں پس یہ جو رواج دیا ہی بعضے مشایخ یمن نے کہ بجاتے ہیں دف حالت ذکر میں پس وہ بدترین
بُرائیوں کے ہی واللہ ولی دینہ وناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مولف اسکا کہ یہ جو بعضے صاحبوں نے اس سے جواز عورت کی راگ سننے کا ثابت کیا ہی جبکہ امن ہو
فتنہ سے اور بعضوں نے اعراس واعیاد میں جائز اور مختار کہا ہی تو یہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کے کہ بحسب ظاہر روایت کے مطلق راگ حرام ہی
جیسے کہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہما میں ہی بلکہ ہدایہ میں کبیرہ لکھا ہی اگرچہ اپنے دل کی خوشی کے لیئے ہو اور حدیثیں جواز کی اُنکے نزدیک منسوخ ہیں
ت پس شروع کیا اُس چھوکری نے بجانا دف کا پس آئے ابوبکر مسجد میں اس حال میں کہ وہ چھوکری بجاتی تھی دف بعد ازاں آئے علی رض اور وہ چھوکری
بجاتی تھی دف پھر آئے عثمان رض اور وہ بجاتی تھی دف پھر آئے عمر رض پس ڈالا دف اُس لڑکی نے نیچے چوتڑوں اپنے کے بیٹھی چوتڑوں پر یعنے تا کہ چھپاوے
عمر سے از راہ ہیبت کے اُنکے پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجھسے اے عمر ف ع مراد شیطان سے وہ کالی عورت تھی
اسلیئے کہ وہ شیطان الانس تھی کرتی تھی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اُسکا ہی کہ جو باعث ہوا تھا اُسکو اوپر کرنے امر مکروہ کے کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس
لہو سے ہی تیار ہر اسکے کہ حاصل ہوا سبب اسکے اظہار خوشی کا ت تحقیق میں بیٹھا تھا اسی حال میں کہ وہ بجاتی تھی ت پس آئے ابوبکر اور وہ بجاتی رہی دف پھر
آئے علی اور وہ بجاتی رہی پھر آئے عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو اے عمر ڈال دیا اُسنے دف نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی ف ح ع
اشکال اس حدیث میں یہ ہی کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نے فعل اُس عورت کا بلکہ حکم کیا اُسکو ساتھ اُسکے اور ایسی ہی وقت داخل ہونے ابی بکر رض اور علی رض اور
عثمان رض کے اور نام رکھا اسکا آخر میں شیطان اور جواب دیتے ہیں علما کہ جب اعتقاد کیا اُس عورت نے آنحضرت کے پھرنے کو سلامتی سے ایک
نعمت عند العظمت سے موجب شکرگذاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع ہوا اسیطرح ہی حکم کیا آنحضرت نے اُسکو ساتھ پورا کرنے نذر اُسکی کے اور نکل گیا دف
بجانا صفت لہو سے طرف صفت حقانیت کے اور کراہیت سے طرف استحباب کے لیکن یہ حاصل ہوتا تھا ساتھ ادنی درجہ اُسکے کے اور جبکہ زیادہ ہوا اور حد سے تجاوز
کیا اور حد مکروہ کو پہونچا اور موافق پڑا وہ وقت آنے عمر کے فرمایا حضرت نے جو کچھ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتھ منع ہونے زیادتی اسکے کے اور کہنے اسکے کے
لیئے ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو پہونچے ذکر کیا ہی تورپشتی نے اور بعید نہیں ہی یہ کہ ہوا انتہائے مدت بجانے دف کے بطریق اتفاق کے
وقت ابتدا آنے عمر کے مجلس حضرت میں اور گمان کیا ہو نہیں کہ یہ ظاہر تر اور اولی تر ہی اُس تقریر سے کہ اوپر گذری پھر سوجھی مجھکو ایک وجہ اور وہ یہ ہی کہ کہا جاوے کہ
عمر نہیں دوست رکھتے تھے اُس چیز کو صورت اسکی مشابہ باطل کے ہو اگرچہ ہو من وجہ حق اور موید ہیں اسکی بعضی روایتیں چنانچہ مرقاۃ میں مذکور ہیں

وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولھا فقال یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلت انظر الیھا ما بین المنکب الی راسہ فقال لی اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر فارفض الناس عنھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب ۔ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے آنحضرتؐ بیٹھے ہوئے پس سنی ہمنے ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنے شور و غوغا اور سنی ہمنے آواز لڑکوں کی پس کھڑے ہوئے آنحضرتؐ پس ناگہاں ایک عورت حبشیہ اچھلتی کودتی تھی اور لڑکے گرد اسکے تھے یعنے تماشا دیکھتے تھے اسکا پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے عائشہ آ اور دیکھ تماشا پس آئی میں اور رکھی میں نے کلے اپنی آنحضرتؐ کے کندھے پر پس شروع کیا میں نے دیکھنا طرف حبشیہ کی درمیان کندھے اور سر آنحضرتؐ کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے مجکو بعد ایک ساعت کے یا کہتے جاتے تھے مجکو کہ کیا سیر نہیں ہوئی تو اس تماشا دیکھنے سے مکرر فرمایا پس شروع کیا میں نے کہ کہتی تھی میں نہیں سیر ہوئی ہوں تاکہ دیکھوں منزلت اپنی یعنے نہایت مرتبہ اپنا اور غالب محبت اپنی نزدیک حضرتؐ کے ف ع یعنے یہ کہنا میرا کہ نہیں سیر ہوئی تھے بسبب حرص دیکھنے کے تھا بلکہ مقصود مجکو اس کہنے سے یہ تھا کہ دیکھوں حضرتؐ کے نزدیک میرا مرتبہ کیسا ہے اور کتنا چاہتے ہیں مجکو ترجمہ ناگہاں نمودار ہوئے عمرؓ پس متفرق ہوئے لوگ دیکھنے والے گرد اس عورت کے سے یعنے بسبب ہیبت عمرؓ کے اور ڈر انکار کرنے عمر کے سے اوپر پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں طرف شیاطین جن انس کے کہ تحقیق بھاگتے ہیں عمرؓ سے کہا عائشہؓ نے پس پھری میں اور چھوڑ دیا میں نے دیکھنا اسکا ف ح گویا یہ کہنا باعتبار ہونے اسکے کے ہے بیچ صورت لہو و لعب کے والا کیونکر دیکھتے اسکو آنحضرتؐ اور دکھاتے عائشہؓ کو اور توجیہ اس حدیث کی بھی مثل توجیہ حدیث سابق کے ہے اور اسمیں دلیل ہے اوپر عظمت خلق آنحضرتؐ کے اور غلبہ صفت جمال کے اوپر جیسا کہ دلالت کرتی ہے اوپر غالب ہونے صفت جلال کے عمرؓ پر ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ع جاننا چاہیے کہ حدیث لعب و رقص حبشیوں کی صحیحین میں اور طریق سے بھی آئی ہے کہ جیسے مسجد میں نیزہ بازی کرتی تھی اور آنحضرتؐ عائشہؓ کو دکھا رہے تھے پس اسکے عمرؓ او منع کیا اور پتھر مارنے شروع کیے پس آنحضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑ دے اے عمر کہ آج دن عید کا ہے یعنے عید کے روز کچھ جنس لہو و لعب سے مباح ہے اور اس حدیث میں ذکر عورت حبشیہ کا اور لڑکوں کا ہے احتیاج اسکی نہیں کہ کہا جاوے کہ عائشہؓ کیونکر دیکھتی تھیں اجنبیوں کو اور جواب دیا جاوے کہ وہ چھوٹی تھیں بالغ نہ ہوئی تھیں شاید کہ یہ واقعہ اور ہو کہ ترمذی نے روایت کیا اور وہ اور ہے کہ شیخین نے روایت کیا واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسری عن انس وابن عمر ان عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت یا رسول اللہ لو اتخذنا من مقام ابراھیم مصلی فنزلت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی وقلت یا رسول اللہ یدخل علی نسائک البر والفاجر فلو امرتھن یحتجبن فنزلت ایۃ الحجاب واجتمع نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغیرۃ فقلت عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت کذلک وفی روایۃ لابن عمر قال قال عمر وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراھیم وفی الحجاب وفی اساری بدر متفق علیہ روایت ہے انس اور ابن عمرؓ سے کہ عمرؓ نے کہا کہ موافقت کی میں نے پروردگار اپنے کی تین چیزوں میں ف ع کہا حافظ عسقلانی نے کہ یہاں خاص تین چیزوں کے ذکر کرنے سے نفی زیادتی کی نہیں لازم آتی ہے اسلیے کہ کتنی چیزوں میں انکو موافقت حاصل ہوئی ہے چنانچہ مشہور انمیں سے قصہ قیدیوں بدر کا اور نماز پڑھنے کا منافقوں پر اور اکثر جو واقف ہوئے ہیں ہم انمیں سے پندرہ ہیں کہا صاحب ریاض نے کہ نو تو انمیں سے لفظی ہیں اور چار معنوی ہیں اور دو توریت میں ہیں ترجمہ ایک تو یہ ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اگر پکڑتے ہم مقام ابراہیم کو جاے نماز تو بہتر ہوتا یعنے صلوۃ الطواف کی جگہ وہ ہو کہ اسکے گرد میں افضل ہے پس اوتری یہ آیت اور ٹھہراؤ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ف ع مراد مقام ابراہیم سے وہ پتھر ہے کہ جسمیں نشان ہیں حضرت ابراہیمؑ کے قدم کے کہ وقت بنانی خانہ کعبہ کے اوپر کھڑے ہوئے

نازل ہوتے تھے اسمیں نشان انکے قدم کے پڑ گئے تھے روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرتؐ نے عمرؓ کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ مقام ابراہیمؑ ہے پس کہا عمرؓ نے کہ کیا نہ ٹھیراویں ہم اسکو جگہ نماز
کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں حکم کیا گیا ہوں میں اسکا پس نہ غروب ہوا آفتاب یہانتک کہ اوتری آیۃ مذکورہ اور مراد یہ ہے کہ دو رکعت طواف کی وہان پڑھو کہ دو رکعتیں
پڑھنے بعد ہر طواف کے واجب ہیں اور امر اس آیۃ میں استحباب کے لئے ہے اور بعضوں نے کہا وجوب کے لیے یعنی مطلق دو رکعتیں بعین تو واجب ہیں اور خاص مقام
ابراہیمؑ میں پڑھنی مستحب اور امام شافعی کے نزدیک بیچ وجوب دو رکعتوں کے دو قول ہیں ترجمہ اور دوسری چیز یہ ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ داخل ہوتے
ہیں آپکی بیبیون پر نیک اور بد یعنی یہ مناسب آپکی شان و عظمت کے نہیں دیکھتا ہوں میں پس اگر حکم کریں آپ اپنی بیبیون کو پردہ میں رہیں اور لوگوں کے سامنے نہ آویں تو بہتر ہو
پس اوتری آیۃ پردہ کی ف یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اور یہ حجاب کہ آنحضرتؐ کی بیبیون پر واجب تھا سوائے
اس ستر عورت کے ہے کہ تمام عورتوں پر واجب ہے اس تفصیل سے کہ فقہ میں مذکور ہے یعنی انکے لیے یہ حکم تھا کہ بالکل لوگوں کے سامنے نہ آویں اگرچہ کپڑوں میں پوشیدہ چادر
مستور ہوں یہ حکم خاص ازواج مطہراتؓ کے لیے تھا اور وہ کہ درست ہے کہ خوب طرح اپنے تئیں ڈھانک کر اگر نکلیں تو درست ہے اور تیسرے یہ کہ مجتمع اور متفق ہوئیں
عورتیں آنحضرتؐ کی بیچ قصہ غیرت کے ف مراد قصہ غیرت سے وہی قصہ آنحضرتؐ کے شہد پینے کا ہے حضرت زینبؓ کے پاس کہ بالاجمال وہ قصہ یوں ہے کہ آنحضرت صلعم کو
شہد پسند تھا حضرت زینبؓ کے یہاں کہیں سے شہد آیا تھا حضرتؐ جو انکی نوبت کے دن تشریف لائے تو اونھوں نے حضرت کو پلایا اور حضرتؐ کچھ زیادہ ٹھہرے
انکے یہاں بہ نسبت اور دنوں کے پس اس سے حضرت عائشہؓ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہؓ سے کہ آنحضرتؐ جسکے پاس ہم میں سے آویں تو کہے کہ آپ میں
سے بو مغافیر کی آتی ہے اور مغافیر ایک قسم ہے گوند کی بدبودار پس آنحضرتؐ نے شہد کو اپنے اوپر حرام کیا بلحاظ اسکے کہ یہ بدبو اسیکی ہے اور انہیں یون نے یا اسلیے کیا کہ آنحضرتؐ
زینبؓ کے یہاں شہد پینے کے لیے بعد عصر ٹھہرتے چنانچہ یہ قصہ بیچ تفسیر سورہ تحریم کے اور حدیث میں مفصل مذکور ہے ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرتؐ تمکو اے بیبیوں تو امید ہے کہ
پروردگار انکا بدل دیگا انکو بیبیاں بہتر تم سے پس اوتری یہ آیۃ اسیطرح یعنی موافق انکے کلام کے لفظ اور معنوں میں اور بیچ ایک روایت ابن عمرؓ کے یون آیا ہے کہ
کہا ابن عمرؓ نے کہا عمرؓ نے کہ موافقت کی میں نے اپنے پروردگار کی بیچ تین چیزوں کے ایک نماز ادا کرنے میں بیچ مقام ابراہیمؑ کے دوسرے حکم کرنے میں تئیں پردہ
کرنے کے آنحضرتؐ کی بیبیوں کو تیسرے بیچ قیدیوں بدر کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف کہ حکم کیا میں نے غزوہ بدر کی قیدیوں کے قتل کرنیکا اور آنحضرتؐ نے بمشورہ
ابی بکرؓ فدیہ لیا اور خلاص کیا پس آیۃ نازل ہوئی موافق راے میری کے **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ
بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ
الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ
يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَأْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے
کہ کہا فضیلت دیے گئے آدمیوں پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزوں کے ایک تو بسبب ذکر کرنے انکے کے قیدیوں کو روز بدر کے حکم کیا عمرؓ نے انکے قتل کرنیکا پس اوتاری
اللہ تعالی نے یہ آیۃ اگر نہ ہوتا لکھا ہوا یا حکم اللہ کیطرف سے سبقت لیگیا یعنی پہلے سے لوح محفوظ میں یا علم الہی میں ثابت ہے کہ خطا کرنیوالا اجتہاد میں نہیں عذاب
کیا جاویگا یا یہ کہ اہل بدر مغفور ہیں اگر ایسا نہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اس چیز کے کہ لیا تمنے یعنی فدیے عذاب بڑا ف یعنی دنیا میں پہلے آخرت کے اور فدیہ جو
اونھوں نے لیا دن بدر کے کفار سے تو خطا اجتہادی ہوئی انکو کہ لیا تھا انھوں نے فدیہ یہ سمجھ کر کہ لینا مال کا انسے انسب ہے تاکہ تقویت پاویں مومن بسبب اسکے
اور شاید کہ وہ ایمان لاویں بسبب لینے کے بعد اسکے اور یہ راے تھی ابوبکرؓ کی اور اور بعضوں کی کہ تابع ہوتے تھے انکے صاحبان صفت جمال سے اور بعضے کہتے تھے کہ
قتل ہی کرنا چاہیے انکو اسلیے کہ وہ پیشوا اور سردار ہیں کفر کے اور یہ قول تھا عمرؓ کا اور انکا کہ موافق تھے انکے صاحبان صفت جلال سے اور ہر گاہ کہ تھے آنحضرتؐ

مائل تھے کمال سے طرف صفت جمال کے اختیار کیا قول صدیقؓ کا فی الحال اور تفصیل اسکی ریاض الصالحین میں حضرت عمرؓ سے یون لکھی ہے کہ لکھا جبکہ ہوا دن بدر کا
فرمایا آنحضرت نے کیا رائے ہے ان قیدیون کے حق میں پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ چچا کے بیٹے اور کنبہ کے بیٹے اور بھائیون کے بیٹے ہیں لے اسکے بہتر کہ لیوینگے ہم
اُنسے فدیہ پس ہوگی ہمارے لیے قوت مشرکون پر اور شاید ہے کہ ہدایت کرے انکو اللہ طرف اسلام کے اور ہوین ہمارے مددگار فرمایا حضرت نے کیا ہے رائے تیری
ای ابن الخطاب کہا میں نے یا رسول اللہ نہیں مناسب دیکھتا میں وہ چیز کہ مناسب دیکھی ابوبکرؓ نے ولیکن یہ پیشوا الکفر کے اور سردار اُسکے ہیں پس مارین ہم انکو اور مارین گردنین
انکی کہا عمرؓ نے پس قصد کیا آنحضرتؐ نے اُس چیز کا کہ کہی ابوبکرؓ نے اور نہ قصد کیا اُس چیز کا کہ کہی میں نے اور لیا اُنسے فدیہ پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں صبحکو آنحضرتؐ کے
پاس پس ناگہان آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ بیٹھے ہوئے روتے تھے کہا میں نے یا رسول اللہ کس چیز سے روتے ہو تم اور یار تمہارے پس اگر رونا آوے روؤنگا میں ورنہ بتکلف
رونیکی صورت بناؤنگا میں بسبب رونے تمہارے کے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق سامنے لایا گیا میرے عذاب تمہارا قریب تر اس درخت سے اور ایک درخت اُسوقت بہت
قریب تھا پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ
ترجمہ اور اور فضیلت دیے گئے عمرؓ بسبب فکر کرنے انکے کے پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویون کو یہ کہ پردہ کرین پس کہا عمرؓ سے زینب بنت جحش نے
کہ ازواج مطہرات سے ہیں کہ تحقیق تو آیا حکم کرتا ہے ہم پر ای بیٹے خطاب کے اور حال آنکہ وحی اترتی ہے ہمارے گھرون میں پس اتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ اور جب مانگو تم
آنحضرت کی بیویون سے کچھ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اُنسے پردہ کے پیچھے سے اور اور فضیلت دیے گئے عمرؓ بسبب قبولیت دعاء آنحضرت کے انکے حق میں کہ دعا کی خداوند
قوی کر دین اسلام کو بسبب اسلام لانے عمرؓ کے اور اور فضیلت دیے گئے عمرؓ بسبب رائے اپنی کے یعنے اجتہاد اپنے کے بیچ بیعت ابی بکرؓ کے یعنے وقت خلیفہ ہونے
انکے کے تھے عمرؓ پہلے آدمیون میں سے کہ بیعت کی ابوبکرؓ سے یعنے اول انھون نے بیعت کی پھر اورون نے اتباع انکے نقل کی یہ احمد نے **وعن ابی سعید**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک الرجل ارفع امتی درجۃ فی الجنۃ قال ابو سعید واللہ ما کنا نری ذلک
الرجل الا عمر بن الخطاب حتی مضی لسبیلہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص بہت
بلند ہے امت میری میں از روے مرتبہ کے بہشت میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اسیطرح آنحضرت نے مبہم فرمایا اور تعیین نکی کہ وہ شخص کون ہے اور مقصود یہ تھا کہ
تا کوشش اور جد وجہد کرین لوگ طاعات میں تا وہ مرتبہ پاویں اور وہ مرتبہ پایا نہیں جاتا ہے مگر بسبب نہایت جد وجہد کے اور مواظبت کی طاعات و عبادات پر اور
بسبب متصف ہونے کے ساتھ اخلاق و کمالات کے یا ذکر کسی شخص کا ہوا ہو کہ متصف ہے ساتھ ان صفتون کے پس اشارہ کیا آنحضرتؐ نے کہ جو کوئی متصف ہو
ان صفات کر بلند تر ہے درجہ اسکا بہر تقدیر ترجمہ کہا ابو سعیدؓ نے قسم خدا کی نہ تھے ہم گمان کرتے اوس شخص کو کہ کون ہے مگر عمرؓ بن الخطاب یہانتک گذر گئے عمرؓ ساتھ
راہ اپنی کے **ف** یعنے وفات پائی اور اسمین دفع توہم ہے اسکا کہ واقع ہوا انکے لئے تغیر آخیر عمر میں اور اگر کہے تو کہ لازم آتا ہے اس سے یہ کہ عمر افضل تھے ابوبکرؓ
سے تو جواب اسکا یہ ہے کہ قول آنحضرت کا ذاک الرجل اشارہ ہے طرف مبہم کے اور مقصود اسمین یہ ہے کہ کوشش کرے طاعات میں ہر ایک انکی امت میں سے تا کہ
پہونچے اُس مرتبہ کو اور نہیں پہونچتا ہے اس مرتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنے کے عمل میں اور اچھے اخلاق حاصل کرنے کے اور اجتہاد کرنے کے دین میں اور مواظبت کرنے
کے بھلائیون پر اور نہیں مشاہدہ کیے جاتے تھے یہ خصال کہ ہیں جیسیکہ مشاہدہ کیے جاتے تھے عمرؓ میں ابتداء عمر سے انتہا تک اور اسی سبب سے گمان کیا ابو سعیدؓ
نے کہ مشار الیہ عمرؓ ہیں نہ غیر انکا اور اسکے مانند ہے اخفا لیلۃ القدر کا راتون میں پس نہیں لازم آتا ہے اس سے یہ کہ ہون عمرؓ افضل ابوبکرؓ سے بھی اور حاصل کلام یہ کہ ہونا
مراد اس شخص سے عمرؓ ظنی ہے بعضون کے نزدیک مانا لم مر پس نہیں دلالت کرتی ہے اسپر کہ عمرؓ افضل تھے ابوبکرؓ سے اور جمہور کے نزدیک بھی یہی ہے کہ عمرؓ افضل تھے
ابوبکرؓ تھے اور یہی اعتقاد ہے اہل سنت کا معہذا یون بھی کہہ سکتے ہیں کہ عمرؓ افضل تھے اپنے زمانہ کے لوگون میں حالت خلافت اپنی میں پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سے
وعن اسلم قال سالنی ابن عمر بعض شانہ یعنی عمر فاخبرتہ فقال ما رایت احدا قط بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

حِيْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اسلم سے کہا سوال کیا مجھسے ابن عمرؓ نے بعض حال
انکا یعنے عمرؓ کا پس خبر دی میں نے انکو کہا اسلم نے یعنے بیان اس چیز کے کہ خبر دی حال عمرؓ سے انہیں دیکھا میں نے کسیکو ہرگز بعد آنحضرتؐ کے یعنے بعد وفات آنحضرتؐ کے
اسوقت سے کہ وفات پائی آنحضرتؐ نے کہ ہووے وہ بہت کوشش کرنیوالا اور نیک عمرؓ سے یعنے اعمال خیر میں یہانتک نہایت کو پہونچے نقل کی یہ بخاری
نے ف یعنے آخر عمر تک اور کہا ہے علما نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ خلافت عمرؓ کے تا ابوبکرؓ اس عموم سے نکلجاوین وعن
الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ
لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ
فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ
لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَ
اَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ
بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا جسوقت کہ زخمی کیے گئے عمرؓ ہوئے عمرؓ کہ درد ظاہر کرتے تھے
ف یعنے اثر زخم کے دکھنے کا ظاہر کرتے تھے ساتھ کرنے آہ وغیرہ کے اور ابو لولو نے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا زخمی کیا تھا انکو بروز چہارشنبہ کے دن ستائیسوین ذیحجہ
کی سنہ تیئس ۲۳ کی ترجمہ پس کہا ابن عباسؓ نے اور گویا کہ ابن عباس نسبت کرتے تھے عمرؓ کو طرف جزع فزع کے اور ملامت کرتے تھے انکو اسپر اور تسلی دیتے تھے انکو اے امیرالمومنین اور یہ سبب
جزع اور فزع کیا جاتا ہے یعنے نہ مبالغہ کرو فزع اور بیقراری کی البتہ تحقیق صحبت رکھی تمنے آنحضرت سے پس اچھی صحبت رکھی تمنے آنسے یعنے ساتھ رعایت اور حقوق آداب کے پھر جدی
ہوئے آنحضرت تمسے اسحال میں کہ وہ تمسے راضی تھے کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر پھر صحبت رکھی تمنے ابو بکرؓ سے پس اچھی صحبت رکھی تمنے انسے پھر جدا ہوئے وہ تمسے اسحال میں کہ وہ تمسے
راضی تھے یعنے اس حیثیت کہ کیا تمکو امیرالمومنین پھر صحبت رکھی تمنے مسلمانون سے یعنے ایام خلافت اپنی کے میں پس اچھی صحبت رکھی تمنے انسے کہ خوب عدل کیا اور
بڑی سیاست ہوئی تمھاری اور البتہ اگر تم جدا ہوگے جدا تم انسے البتہ جدا ہوگے ایسے اس حال میں کہ وہ تمسے راضی ہیں ف یعنے اور یہ کلمہ دلالت کرتا
ہے اسپر کہ اللہ تمسے راضی ہے اور تم اس سے راضی ہیں پس تم بشارت دئے گئے ہو ساتھ قول اللہ تعالی کے يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ
اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور موت تحفہ ہے مومن کا اسلیے کہ ہے سبب ملنے مولی کا مقام علیین میں ترجمہ کہا عمرؓ نے اسپر وہ چیز کہ ذکر کی تمنے آنحضرت کی
صحبت سے اور انکی رضا سے پس سوا اسکے نہیں کہ یہ نعمت ہے خدا کی طرف سے کہ احسان کیا ساتھ اسکے مجھپر یعنے تفضل کیا مجھپر ساتھ اسکے بغیر کسب کے پس نہین تھا
جانتا میں اسکے کرب کو بلکہ شکر و حمد کرتا ہون میں اسکی اور اسپر وہ چیز کہ ذکر کی تمنے صحبت ابی بکرؓ سے اور انکی رضا سے پس سوا اسکے نہیں کہ یہ نعمت ہے اللہ
کیطرف سے کہ احسان کیا ساتھ اسکے مجھپر اور اسپر جو کچھ کہ دیکھتے ہو تم بے صبری میری پس وہ بسبب تیرے ہے اور بسبب یارون تیرے کے ہے ف یعنے ڈرتا ہون
واقع ہونے فتنون کے سے درمیان تمھارے اسلیے کہ یہ تھے مانند دروازے کہ روکتے تھے فتنون کو مھندا اپنے نفس پر بھی ڈرتا ہون اور نہیں نڈر ہون عذاب
رب اپنے سے اسلیے کہ ترجمہ قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق ہو میرے لیے بقدر بھری زمین کے سونا البتہ اللہ تعالی کے عذاب کے بدلہ دون میں اسکو پہلے اسکے کہ دیکھون
میں اسکو یعنے اللہ کو یا اسکے عذاب کو نقل کی یہ بخاری نے ف ع یہ کہا انھون نے بسبب غلبہ خوف کے کہ واقع ہوا انکو اسوقت بخوف قصور کرنیکے اللہ تعالی کے حقوق
میں کذا فی فتح الباری اور استیعاب میں ہے کہ عمرؓ جسوقت زخمی کئے گئے کہتے تھے اس حال میں کہ سر انکا انکے بیٹے عبداللہ کی گود میں تھا ظلوما لنفسی غیر انی
مسلم اصلی صلاتی کلہا واصوم [illegible] کہا مولف نے کہ دفن کیے گئے عمرؓ دن اتوار کے دسویں محرم کو سنہ چوبیس میں اور صحیح یہ ہے کہ عمر انکی تریسٹھ

برس کی تھی اور رہی خلافت اُنکی ساڑھے دس برس اور نماز پڑھی اُنپر صہیب نے اور روایت کی اُنسے ابو بکر اور باقی عشرہ مبشرہ نے اور خلق کثیر نے صحابہ اور
تابعین میں سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جملہ کرامات اُنکی سے ریاض میں یہ نقل کی ہے کہ جب مصر پر فتح ہوئی تو آئے وہاں عامل ہو کر عمرو بن العاص
کہا وہاں کے رہنے والوں نے کہ یہ نیل محتاج ہوتا ہے ہر سال میں طرف ایک لڑکی باکرہ کے خوبصورت لڑکیوں میں سے پس ڈالدیتے ہیں ہم اسکو اسمیں اور نہیں
تو وہ جاری نہیں ہوتا اور خراب ہو جاتے ہیں شہر اور قحط پڑتا ہے پس بھیجی عمرو بن العاص نے یہ خبر عمر رض کو پس بھیجا اونھوں نے ایک پرچہ کہ اُسمیں لکھا تھا بسم اللہ
الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہ پیام پہنچے بندہ اللہ عمر رض بن الخطاب کیطرف سے اما بعد حمد و صلوٰۃ کے پس اگر جاری ہوتا ہے تو از خود نہیں
حاجت ہمکو طرف تیرے اور اگر جاری ہوتا ہے تو اللہ کے حکم سے تو جاری ہو پیام خدا اور کہلا بھیجا حضرت عمر رض نے عمرو کو کہ ڈالدے تو اسکو نیل میں پس جاری
ہو نیل اس رات سولہ گز بھر پڑھتا گیا ہر سال میں چھ گز **باب مناقب ابی بکر و عمر** باب ہے بیچ مناقب ابی بکر اور
عمر رضی اللہ عنہما کے **ف** ح چونکہ واقع ہوا ہے ذکر شیخین کا ساتھ بعض حدیثوں کے عقد کیا مولف نے ایک باب اور بیچ ذکر کرنے اُ... حدیثوں کے اور
بلا شبہہ ذکر کیے جاتے تھے یہ دونوں صاحب معاً اکثر احوال میں بسبب ہونے دونوں کے وزیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مقرب وقت ہونے رات کے دن کے اور مشیر تدبیر
اور امین و رہیں مصاحب اور ہمنشین حضرت کے تمام اوقات و احوال میں **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذ اعیی فرکبہا فقالت انا لم نخلق لھذا انما خلقنا لحراثۃ الارض فقال الناس
سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا و ابوبکر و عمر وما ھما ثم وقال
بینما رجل فی غنم لہ اذ عدا الذئب علی شاۃ منہا فاخذہا فادرکہا صاحبہا فاستنقذھا فقال لہ الذئب فمن لہا یوم السبع
یوم لا راعی لہا غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال اومن بہ انا و ابوبکر و عمر وما ھما ثم متفق علیہ روایت ہے ابو ہریرہ سے
اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اُسوقت کہ ایک شخص ہانکتا تھا ایک گائے کو ناگہاں تھک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اسپر پس
بولی گائے کہ ہم نہیں پیدا کیے گئے ہیں اسکے لیے یعنے سوار ہونے کے لیے سوا اسکے نہیں کہ ہم پیدا کیے گئے ہیں واسطے کشت کاری زمین کے **ف** ح اسمیں دلیل ہے
اسپر کہ ہونا گاؤں پر اور بوجھ لادنا اسپر خوب نہیں ہے اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکے اسپر کہ چارپایہ استعمال کیے جاویں مگر اس چیز میں کہ جاری
ہوئی ہے عادت ساتھ استعمال کرنے انکے کے اس چیز میں اور احتمال رکھتا ہے کہ اشارہ ہے طرف اولی و افضل کے یعنے بہتر یہ ہے کہ جن چیزوں کے لیے پیدا ہوئے ہیں انہیں
سے جو چیز عمدہ ہو اسمیں استعمال کیے جاویں واللہ حقیقت حصر کی مراد نہیں ہے کہ فقط کھیتی ہی میں استعمال کریں اسلیے کہ جملہ ان چیزوں میں سے کہ پیدا کیے گئے ہیں
واسطے انکے ذبح کرنا اور کھانا بھی ہے بالاتفاق **ت** پس کہا لوگوں نے یعنے جو کہ حاضر تھے از راہ تعجب کے سبحان اللہ گائے بولتی ہے یعنے حالانکہ وہ حیوانات
بے زبان سے ہے پس فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق میں ایمان لاتا ہوں ساتھ اسکے **ف** ح یعنے اس بات کے کہ کلام کرنا گاؤ کا حق ہے اور جملہ وہم و خیال القاء
شیطان سے نہیں ہے یا اس بات کے کہ اُسنے کہا کہ تخلیق نہیں ہے مگر واسطے کھیتی کے **ت** اور ایمان لاتے ہیں ابوبکر اور عمر **ف** ح خاص انھیں کا ذکر کرنا
واسطے اشارہ کے ہے طرف قوت اور کمال ایمانی انکے کے اگر چہ نہیں کہا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اسکو نہ جانا اور نہ سنا اور نہ صادر ہوا اُنسے ایمان لانا اسپر پس گویا کہ
فرمایا کہ ایمان لاتے ہیں اسپر ابوبکر اور عمر اور یہ حکایہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ ایسا امر ہے کہ اسکی شان سے یہ ہے کہ اگر مطلع ہوں وہ اسپر تو ایمان لاویں اسپر اور نہ تردد اور شک کریں
اسمیں حالانکہ نہیں تھے ابوبکر اور عمر اس جگہ **ف** ع یعنے اُس مکان میں کہ فرمایا حضرت نے یہ کلام پس یہ مبالغہ ہے بیچ مدح اور قوت ایمانی انکی کے یعنے اگر وہ حاضر
ہوتے تو احتمال تھا کہ تخصیص انکے ذکر کی تقریب حضور انکے کے ہوتی اور جب مدح اور ذکر انکا اس بات میں غائبانہ کیا تو اسکو مراد دخل ہوا مقصود میں اور مفسر
دلیل ہوا اسپر کہ یہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمانی انکے کے ہے فافہم **ت** اور کہا ابوہریرہ نے اُسوقت کہ ایک شخص تھا اپنی ریوڑ میں ناگہاں حملہ کیا بھیڑیئے نے ایک

بکریوں میں سے پس پکڑا بھیڑیے نے بکری کو پس پہونچا بکری پر مالک اُسکا اور چھڑا لیا بکری کو بھیڑیے سے پس کہا اُس شخص سے بھیڑیے نے کہ پس کون نگہبان ہوگا
اس بکری کا یعنے حفاظت اس بکری کا دن سبع کے اُس دن کہ نہیں ہوگا کوئی چرانیوالا اُسکا سوائے میرے ف ح لفظ یوم السبع ساتھ جزم ب
اور پیش سے دونوں طرح روایت کیا گیا ہے اور متعدد اور مختلف آئی ہیں اُسکے بیان میں قول پس ساتھ جزم کے کہا ہے علما نے کہ مراد اُس سے فتنہ
ہے کہ لوگ اُسمیں چنانکہ شغل ہونگے اور بکریاں بغیر چرانیوالے کے چھوڑ دینگے اور سبع اور سباع بمعنے ترک اور مہمل چھوڑ دینگے آیا ہے اور سبع بمعنے مہمل کے آیا ہے اور چونکہ بغیر چرانیوالے
چھوڑی جاوینگی گویا چرانیوالے اُنکے بھیڑیے ہونگے پس یہ خبر دی بھیڑیے نے ساتھ وجود شدائد اور فتنوں کے کہ واقع ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ یوم السبع ساتھ
جزم کے نام ایک عید کا ہے لوگوں کے لیے تھی جاہلیت میں یعنے حالت کفر میں کہ جمع ہوتے تھے اُسمیں واسطے موسم کے کہ باز رکھتا تھا اُنکو ہر چیز سے اور چھوڑ دیتے تھے اُسمیں
مواشی کو پس کھالیتے تھے اُسکو بھیڑیے پس گویا خبر دی بھیڑیے نے گذشتہ سے کہ اُس روز کون نگہبان بکریوں کا ہوتا تھا کہ آج نگہبانی اُنکی کرتا ہے تو یا روز عید کا کہ باقی
اور دائم ہے کون نگہبانی اُنکی اُس روز کریگا اور اوپر ساتھ پیش کے سبع بمعنے درندہ کے ہے اور یہی اغلب معانی کا احتمال رکھتا ہے اور راجع اُنکی طرف ہو سکتا ہے اور
بعضوں نے کہا کہ ساتھ پیش کے ہے بمعنے روز عید کے ہے اور مشارق میں کہا کہ بعضوں نے کہا کہ یہ لفظ یوم السبع ہے ساتھ ی کے بمعنے ضایع ہونے کے اور سبع
بمعنے ضیاع کے ہے ق پس کہا لوگوں نے ازراہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان لاتا ہوں میں اسپر اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور
نہیں تھے وہ دونوں اُس جگہ ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عباس قال قال انی لواقف فی قوم فدعوا اللہ لعمر و
قد وضع علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول یرحمک اللہ انی لارجو ان یجعلک اللہ مع صاحبیک
لانی کثیرا ما کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت وابوبکر وعمر وفعلت وابوبکر وعمر وانطلقت
وابوبکر وعمر ودخلت وابوبکر وعمر وخرجت ابوبکر وعمر فالتفت فاذا علی بن ابی طالب متفق علیہ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تحقیق میں البتہ کھڑا تھا ایک قوم میں یعنے حضرت عمرؓ کی وفات کے روز پس دعا خیر کی اُس قوم نے واسطے عمرؓ کے اس حالمیں کہ تحقیق رکھے
گئے تھے عمرؓ اپنے تخت پر یعنے نہلانے کے لیئے بعد وفات کے اور حاضر تھی اُن پر ایک جماعت اُنکے یاروں میں سے ناگہاں ایک شخص نے پیچھے میرے سے تحقیق رکھی
کہنی اپنی میرے مونڈھے پر کہتا ہے وہ شخص یعنے خطاب کرکے عمرؓ کیطرف رحمت کرے تجکو اللہ بلاشبہ میں البتہ امید رکھتا ہوں یہ کہ گردانے تجکو اللہ تعالی ساتھ
دونوں یار تمہارے کے یعنے آنحضرتؐ کے اور ابی بکرؓ کے قبر میں یا جنت میں اسواسطے کہ میں بہت تھا سنتا آنحضرتؐ سے فرماتے تھے میں اور یعنے فلانے مکان
میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور کیا میں نے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے یعنے فلانا امر امور عبادت سے یا رسوم عبادت سے اور چلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ یعنے طرف فلانے
مکان کے اور داخل ہوا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ یعنے مسجد وغیرہ میں اور نکلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ یعنے گھر وغیرہ سے کہا ابن عباسؓ نے پس پیچھے پھر کر دیکھا میں نے پس ناگہان
وہ شخص علی مرتضیؓ تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان اهل الجنة ليتراءون اهل عليين كما ترون الكوكب الدري في افق السماء وان
ابابكر وعمر منهم وانعما رواه في شرح السنة وروى نحوه ابوداود والترمذي وابن ماجه روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بہشتے البتہ دیکھینگے اہل علیین کو یعنے دیکھیگا بعض اُنکا بعض کو یعنے مقام اور مرتبہ اُنکے کو نہایت بلندی میں جیسا کہ
دیکھتے ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان میں کہ ستارہ کنارہ آسمان میں بہت روشن معلوم ہوتا ہے اور بلاشبہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اہل علیین میں سے ہونگے اور
زیادہ ہیں یہ دونوں درجہ اور رتبہ میں اور بڑھ گئے ہیں مرتبہ میں اُن سے کہ ہو دیں وہ اہل علیین سے ف ح علیین ساتھ زیر عین اور لام کے و تشدید ی پہلی اور جزم دوسری
کے ایک مقام ہے ساتویں آسمان میں کہ چڑھتی ہیں اُسکی طرف ارواحیں مومنوں کی اور بعضوں نے کہا کہ نام ہے دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اُوٹھاتے

ہجاتے ہیں اس کی طرف اعمال صالحوں کے اور لفظ دری ساتھ پیش دال اور زیر رے مشددہ کے اور ری نسبت کے ہی تشبیہ دی ساتھ دُر کے یعنے مروارید کے روشنی
اور صفائی کے ترجمہ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں ساتھ اسناد اپنے کے اور روایت کی مانند اسکے ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن**
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر و عمر سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والاخرین الا
النبیین والمرسلین رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن علی اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر اور عمر
دونوں سردار ہیں ادھیڑوں اہل بہشت کے پہلوں میں سے اور پچھلوں میں سے سوا نبیوں کے اور پیغمبروں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ
ف ح ع وصف کرنا لوگوں کا ساتھ ادھیڑ ہونیکے باعتبار حال انکے کے دنیا میں ہے ورنہ بہشت میں ادھیڑ نہیں ہونیکا یہ معنے ہیں کہ ادھیڑ عمر دنیا میں اور
پہلوں سے مراد ہیں اگلی امتوں کے لیس ہونگے افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون سے اور خضر بھی موجب قول انکے کہ ولی کہا ہے انکو اور پچھلوں سے مراد ہیں اولیا
اور علما اور شہدا اس امت کے اور نبیوں اور رسولوں کے استثنا کرنے سے نکل گئے عیسٰے اور ایسے ہی خضر بحسب قول انکے کے نبی کہا ہے انکو **وعن حذیفۃ قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و عمر رواہ الترمذی اور روایت ہے
حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں نہیں جانتا میں کہ کتنی ہے زندگانی اور باقی رہنا میرا درمیان تمہارے یعنے کہ مدت ہے یا بہت پس
پیروی کرو ان دو شخصوں کی کہ پیچھے میرے دو خلیفہ میرے ہونگے کہ وہ ابوبکر اور عمر ہیں نقل کی یہ ترمذی نے **وعن انس قال کان رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد لم یرفع احد راسہ غیر ابی بکر و عمر کانا یتبسمان الیہ ویتبسم الیہما رواہ
الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں نہ اٹھاتا کوئی یعنے
صحابہ میں سے سر اپنا یعنے مارے ہیبت کے اور ادب اپ کے سوائے ابی بکر اور عمر کے تھے یہ دونوں کہ مسکراتے تھے دیکھ کر طرف آنحضرت کے اور مسکراتے تھے
آنحضرت دیکھ کر طرف انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ح یہ خاصیت محبت اور عادت محبوبوں کی ہے کہ جب ایک ہمیں ایک کی
دوسرے پر نظر پڑتی ہے تو بے اختیار مسکرانے لگتے ہیں اور شاد ہو جاتے ہیں **وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج**
ذات یوم ودخل المسجد وابوبکر و عمر احدہما عن یمینہ والاخر عن شمالہ وہو اخذ بایدیہما فقال ہکذا نبعث
یوم القیمۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز اپنے حجرہ شریف سے اور داخل ہوئے
مسجد میں اور ابوبکر اور عمر ایک دونوں میں سے دائیں طرف آنحضرت کے تھے اور دوسرا بائیں طرف انکے اور آنحضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ دونوں صاحبوں کے پس فرمایا آنحضرت
نے کہ اسی طرح اٹھائے جاوینگے ہم یعنے قبروں سے اپنی نکلیں گے طرف محشر کے روز قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن عبداللہ**
بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای ابابکر و عمر فقال ہذان السمع والبصر رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہے عبداللہ
ابن حنطب تابعی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابابکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ دونوں بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے ہیں نقل کی یہ ترمذی
نے بطریق ارسال کے **ف** ح یعنے یہ دونوں درمیان مسلمانوں کے مشابہ کان اور آنکھ کے ہیں جسد میں نسبت تمام اعضا کے شرف اور نفاست میں اور توربشتی نے کہا
کہ بعضوں نے کہا کہ شاید انکے دین میں بمنزلہ سمع و بصر کے ہی جسد میں یا یہ نسبت ہے بمنزلہ سمع اور بصر کے ہیں کہ سنتا ہوں میں بواسطہ انکے اور دیکھتا ہوں میں
بواسطہ انکے اور یہ مضمون راجع ہوتا ہے طرف معنے وزارت و وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص انکی کا ہے اوپر سننے حق کے اور اتباع اسکی کے اور
مشاہدہ حق کے انفس اور آفاق میں **وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی**
الا ولہ وزیران من اہل السماء ووزیران من اہل الارض فاما وزیرای من اہل السماء فجبریل و میکائیل واما وزیرای

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہا انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہیں ہے کوئی پیغمبر مگر واسطے اسکے ہوتے ہین دو وزیر آسمانکے فرشتون مین سے کہ امداد و اعانت کرتے ہین اسکی عالم ملکوت سے اور دو وزیر
ہوتے ہین زمین والون مین سے **ف** ع یعنے اسکے یارون مین سے کہ خدمت اور نصرت اسکی کرتے ہین عالم ناسوت مین اور جب درپیش
آتا ہے اسکو کوئی امر تو مشورہ کرتا ہے انسے جیسے کہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل درپیش آتا ہے تو مشورہ کرتا ہے اپنے وزیر سے **ت** پس دو وزیر میرے آسمان والون مین سے
ہین جبرئیلؑ اور میکائیلؑ ہین **ف** ع اسمین دلیل ظاہر ہے اسپر کہ آنحضرت افضل ہین جبرئیل اور میکائیل سے **ت** اور اسپر دو وزیر میرے زمین والون مین
سے پس ابوبکرؓ اور عمرؓ ہین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع اسمین دلالت ظاہر ہے اسپر کہ یہ دونون صاحب افضل ہین اور صحابہ مین سے حال آنکہ صحابہ افضل
ہین ساری امت مین اور دلالت ہے اسپر کہ ابوبکرؓ افضل ہین عمرؓ سے اسلیئے کہ واو اگرچہ ہے مطلق جمع کے لیئے ولیکن ترتیب اسکی لفظ کلام حکیم مین ضرور ہے
کہ اسکے لیئے اثر عظیم ہو **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے یہ کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلعم سے کہ خواب مین دیکھا مین نے کہ گویا ایک ترازو اتری ہے آسمان سے پس تولے گئے آپ اور ابوبکرؓ
پس غالب ہوئے آپ اور تولے گئے ابوبکرؓ اور عمرؓ پس غالب آئے ابوبکرؓ اور تولے گئے عمرؓ اور عثمانؓ پس غالب آئے عمرؓ پھر اٹھائی گئی ترازو **ف** ح اور اس شخص نے جو تولنا
حضرت علیؓ اور عثمانؓ کا نہ دیکھا گویا اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ان دونون صاحبونکے تفاضل مین اختلاف ہے سلف مین جیسے کہ کتب کلامیہ مین مذکور ہے
ت پس غمگین ہوئے آنحضرتؐ بسبب اس خواب دیکھنے اس شخص کے جیسے کہ راوی نے تفسیر کی ساتھ قول اپنے کے پس غمگین کیا آنحضرت کو اسکے سننے نے **ف**
ع یعنے سبب اسکے کہ معلوم کیا آنحضرتؐ نے کہ تعبیر اسکی یہ ہے کہ بعد خلافت عمرؓ کے ظہور فتنونکا ہوگا اور رتبے امور کے پست ہوجاوینگے **ت** پس فرمایا آنحضرت
نے کہ یہ تونے دیکھا خلافت نبوت ہے یعنے ان دونون صاحبونکی خلافت خلافت نبوت ہے کہ اسمین اصلا آمیزش بادشاہت اور خلاف نہو گا پھر دیگا
اللہ تعالے ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** ح تعبیر کی آنحضرت نے اٹھ جانے ترازو کی یہ کہ زمانہ خلافت کا خالص اور منتہی ہوگا
ابوبکرؓ اور عمرؓ پر کہ اتفاق ہوگا اسپر اور بعد اسکے آمیزش بادشاہت کی ہوگی اور کچھ خلاف اور بے انتظامی راہ پاویگی اور بعد از خلافت چارونکے بادشاہت
ہوگی گزندہ جیسے کہ حدیث مین آیا ہے اور سمجھنا اس تعبیر کا اٹھ جانے میزانکے سے اس سبب سے کیا کہ آپسمین تولنا رعایت کیا جاتا ہے ان چیزون مین کہ آپسمین
نزدیک ایک دوسرے کے ہین اور جب آپسمین بعید اور متباین ہوئین تو آپسمین تولنا کچھ معنے نہین رکھتا پس اٹھایا گیا اور برطرف کیا گیا آپسمین تولنا
پس یہ خواب دلالت کرتا ہے اوپر اختلاط امر خلافت کے بعد از ابوبکرؓ اور عمرؓ کے اور نہ ہونے غالب آنے ہر ایک کے دوسرے پر میزان مین یعنے
کہ راجح افضل پر مرجوح سے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمپر ایک
شخص اہل جنت مین سے پس آئے ابوبکرؓ پھر فرمایا کہ آویگا تمپر ایک شخص اہل جنت مین سے پھر آئے عمرؓ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ح
مخفی نہین بشارت جنت کی ایک جماعت کے لیئے اصحاب مین سے واقع ہوئی ہے اور چونکہ اس حدیث مین واسطے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے اکٹھی واقع ہوئی ہے پس یہان مین ذکر کی
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ

لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِیْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ کَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا اسوقت کہ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میری گودی میں تھا بیچ چاندنی رات کے ناگہاں کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہونگی کسی کے لئے نیکیاں موافق گنتی ستاروں آسمان کے فرمایا کہ ہاں وہ عمرؓ ہیں کہ نیکیاں اُنکی موافق گنتی آسمان کے ستاروں کے ہیں کہا میں نے پس کیا حال ہے ابوبکرؓ کی نیکیوں کا فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں ہیں تمام نیکیاں عمرؓ کی مگر مانند ایک نیکی کے ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنے ابوبکرؓ کی نیکیاں اُنکی نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیاں عمرؓ کی ابوبکرؓ کی نیکیوں سے زیادہ ہوں تو بھی ابوبکرؓ افضل ہیں بسبب قوت حسنات اُنکی کے ازرو کیفیت اور نفاست کے بسبب پائے جانے کمال اخلاص اور شہود و معرفت کے جیسا کہ روایت کیا ہے ایک حدیث سے کہ نہیں ہے فضیلت ابوبکرؓ کی تم پر بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ بسبب اس چیز کے کہ رکھی گئی ہے اُنکے دل میں ذکر کیا ہے اس حدیث کو غزالی نے

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

یہ باب ہے مناقب عثمان رضؓ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِیْ بَیْتِهٖ کَاشِفًا عَنْ فَخِذَیْهِ اَوْ سَاقَیْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ کَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰی ثِیَابَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّیْتَ ثِیَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْهُ الْمَلٰئِکَةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰی تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَّا یَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے اپنے گھر میں کھولے ہوئے رانیں اپنی یا پنڈلیاں اپنی **ف** ع کہا نووی نے کہ دلیل پکڑا ہے اس حدیث کو مالکیوں وغیرہ نے کہ جو کہتے ہیں ران ستر نہیں حالانکہ یہ حدیث دلیل نہیں ہو سکتی اسلئے کہ شک کیا ہے راوی نے عضو کھلے ہوئے میں کہ آیا وہ رانیں تھیں یا پنڈلیاں پس لازم نہیں آتا ہے اس سے جزم جواز کھولنے ران کا اور جائز ہے یہ کہ جو مراد کھولنے ران کے سے کھولنا اُسکا قمیص سے نہ ازار سے یعنے تہبند بندھا ہوا تھا اور دامن قمیص کا اوپر نہ تھا سمٹا ہوا تھا جیسا کہ آگے آتا ہے کلام عائشہؓ کا کہ مشعر ہے اسپر اور یہی ظاہر ہے آنحضرت کے احوال سے در حالت مخالطت کے ساتھ آلؓ و اصحابؓ کے **ترجمہ** پس اذن چاہا ابوبکرؓ نے آنیکے لئے پس اذن دیا آنحضرتؐ نے اُنکو حالانکہ وہ اُسی حال پر تھے یعنے نڈھنکی پنڈلی وغیرہ پس باتیں کیں ابوبکرؓ نے یعنے بیٹھنا ابوبکرؓ کا کچھ دیر تک ہوا پھر اذن چاہا آنیکا عمرؓ نے پس اذن دیا آنحضرتؐ نے عمرؓ کو اور آنحضرت اُسی حال پر تھے پس باتیں کیں عمرؓ نے پھر اذن چاہا عثمانؓ نے یعنے اور آنے پس اٹھ بیٹھے آنحضرت اور درست کئے کپڑے اپنے **ف** ع اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ نہیں تھے کھولے ہوئے نفس ایک دونو عضو وان میں سے بلکہ ہو آستہ بند کے اور کپڑا نہ تھا اسلئے نہ کہا و ستر فخذہ پس اٹھ گیا ساتھ اسکے اشکال اور دفع ہو گیا استدلال مذکور واللہ اعلم بالاحوال **ت** پس جبکہ نکلے یعنے عثمانؓ اور وہ کہ ساتھ انکے تھے یا تقدیر یہ ہے پس جبکہ نکلی قوم کہا عائشہؓ نے کہ داخل ہوئے ابوبکرؓ پس نہ جنبش کی آپنے واسطے اُنکے اور نہ پروا کی آپنے اُنکی یعنے یوں ہی لیٹے رہے اور کپڑے نہ سمیٹے پھر داخل ہوئے عمرؓ پس نہ حرکت کی آپنے واسطے اُنکے اور نہ پروا کی آپنے اُنکی پھر داخل ہوئے عثمانؓ پس اٹھ بیٹھے آپ اور درست کئے کپڑے آپنے اپنے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کیا حیا نہ کروں میں اس شخص سے کہ حیا کرتے ہیں اُس سے فرشتے **ف** ع کہا نووی نے کہ اسمیں فضیلت ظاہرہ ہے عثمانؓ کی اسلئے کہ حیا اچھی صفت ہے صفتوں ملائکہ کے سے وہ اُنکے لئے ثابت ہوئی کہا مظہر نے کہ اسمیں دلیل ہے اوپر توقیر عثمانؓ کے نزدیک آنحضرت کے لیکن اس سے کچھ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے منصب میں نزدیک آنحضرت کے فرق نہیں آتا اور کم التفاتی آپکی نسبت اُنکے لازم نہیں آتی اسلئے کہ محبت جب کامل اور محبت ہوتی ہے تو تکلف اٹھ جاتا ہے جیسا کہ کہا گیا ہے اذا حصلت الالفة بطلت الکلفة کتابوں میں منقلب

ہوگئی حدیث کو دلیل ہوئی ان دونوں صاحبوں کی فضیلت پر مگر چونکہ ظاہر سمجھی جاتی ہے اس سے تعظیم اور توقیر عثمان رضی اللہ عنہ کی کی گئی یہ انکی مناقب کے باب میں ذکر کی گئی
میں جس میں جو صفت غالب ہوتی تھی اسکی رعایت آنحضرت فرماتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں صفت حیا غالب تھی اس سے لحاظ انکا کرتے تھے اور ان صاحبوں سے
بے تکلفی تھی انسے معاملہ بے تکلفی کا رکھتے تھے اور ملائکہ نے جن مواضع میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حیا کی ہے از انجملہ بعضوں نے ایک جگہ یہ نقل کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
بیچ مدینہ کے ایک قصہ میں جو آگے بڑھے تو انکا سینہ کھلا ہوا تھا پس ملائکہ پیچھے ہٹ گئے پس حکم کیا انکو آنحضرت نے سینہ کے ڈھانکنے کا پس عود کیا ملائکہ نے
اپنی جگہ پس پوچھا انسے آنحضرت نے سبب انکے ہٹ جانیکا انھوں نے کہا کہ بسبب حیا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہٹ گئے تھے **ت** اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق
عثمان رضی اللہ عنہ ایک مرد بہت شرمناک ہے اور تحقیق میں ڈرا کہ اگر اذن دونگا میں عثمان کو انیکا اس حالت پر یعنے حالت کھلے رہنے پنڈلی یاران پر یہ کہ نہ پہونچے طرف
میرے بیچ حاجت اپنی کے یعنے ڈرا میں کہ اگر مجھکو اس حالت پر دیکھے گا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کے میرے پاس نہیں آسکیگا اور عرض حال نہیں کر سکیگا نقل کی اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر پیغمبر کے رفیق یعنے ہمراہی اور یار مہربان ہے اور
رفیق میرا بیچ بہشت میں عثمان رضی اللہ عنہ ہے **ف** یعنے فی الجنۃ جملہ معترضہ ہے درمیان مبتدا اور خبر کے کلام طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سے سمجھ کر بیان کیا پھر یہ نہیں
منافی ہے اسکے کہ ہو انکا کوئی اور بھی رفیق سوائے عثمان رضی اللہ عنہ کے جیسا کہ وارد ہوا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت طبرانی میں کہ ہر نبی کے لئے مخصوص ہے اسکے اصحاب میں سے
اور میرے مخصوص میرے اصحاب میں سے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں ہاں البتہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کے لئے ایک رفیق تھا اور آنحضرت کے کئی رفیق نقل کی یہ ترمذی نے
اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ہے اسناد اسکے قوی اور یہ منقطع ہے **ف** غرابت نہیں منافی ہے ثبوت کو اسلئے
کہا نہیں ہے اسناد اسکے قوی اور یہ حدیث یعنے اسناد اسکے منقطع ہے پس حاصل ہوا اس سے یہ کہ حدیث ضعیف ہے لیکن اعتبار کیجاتی ہے قوی بیچ فضائل کے
اور موید ہے اسکے وہ روایت کہ نقل کی ہے ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ
مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا
وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى
عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد الرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اس حالت میں کہ وہ رغبت دلاتے تھے یعنے لوگوں کو اوپر خرچ کرنے کے لشکر تبوک پر کہ اسکو جیش العسرۃ کہتے ہیں **ف** عسرہ کہتے ہیں تنگی کو پس
جیش العسرۃ اسکو اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں مسلمان بڑی تنگی اور سختی میں تھے بسبب اسکے کہ مسلمان تھوڑے تھے اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز
تھی اور تھا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کے اور ایام قحط کے اور کمی زاد راہ اور پانی کے اور سواری کے اور کمی کھانے اور پانی کی ایسی تھی کہ پتے درختوں کے کھاتے تھے
اور اونٹ ذبح کر کے انکی اوجھ نچوڑتے تھے اور منہ تر کرتے تھے غرض کہ بے سامانی اور تنگی حد سے زیادہ تھی اسمیں اسلئے یہ نام اسکا ہوا **ت** پس کھڑے ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ
اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ میں سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں انکے کے یعنے سو اونٹ مع سامان کے دونگا بیچ راہ خدا کے پھر رغبت دلائی
آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے یعنے اس مکان میں یا اور وقت پس کھڑے ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اور کہا میرے ذمہ میں دو سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں انکے کے

بیچ راہ خدا کے **ف** ع یعنی سوائے اُن سو کے دو سو اور دئین نہ اُن سمیت جیسے کہ وہم جاتا ہی واللہ اعلم **ت** پھر رغبت دلائی آنحضرت نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے پس کھڑے ہوئے عثمان اور کہا میرے ذمہ ہیں تین سو اونٹ مع جھولون اور کجاوون اُنکے کے بیچ راہ خدا کے **ف** ع پس حضرت عثمان نے چھ سو اونٹ اپنے ذمہ لازم کیے پہلی بار مین سو دوسری بار دو سو تیسری بار مین تین سو اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ غزوۂ تبوک مین حضرت عثمان نے ساڑھے نو سو اونٹ دیے اور تمام کیا ہزار کو ساتھ پچاس گھوڑون کے اور کہا طیبی نے **ت** پس مین نے دیکھا آنحضرت کو اُترتے تھے منبر سے اسحال مین یہ کہتے نہین ضرر کریگی عثمان کو جو چیز کہ کرین تمام عمر مین بعد اس نیکی کے کچھ نہین ضرر عثمان کو جو چیز کہ کرین بعد اسکے **ف** ع یعنی یہ نیکی مکفر ہی انکے گناہون گذشتہ کے ساتھ زیادتی بزرگیون اُنکی کے جیسے کہ وارد ہوا ہی بیچ ثواب نماز جمعہ کے اور مکرر فرمایا یہ تاکید کے لیے اور اسمین اشارہ ہی طرف بشارت کے انکے لیے ساتھ خاتمہ بخیر ہونے کے اور کہا مظہر نے یعنی ضرر نہین ہی اُسپر یہ کہ نہ کرین بعد اسکے قسم نوافل سے نفر الفرض سے اسلیے کہ یہ نیکی کافی ہی انکو تمام نوافل سے **وعن** عبد الرحمن بن سمرة قال جاء عثمان الى النبي صلى الله عليه وسلم بالف دينار في كمه حين جهز جيش العسرة فنثرها في حجره فرايت النبي صلى الله عليه وسلم يقلبها في حجره وهو يقول ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم مرتين رواه احمد اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا لائے عثمان رضہ نزدیک آنحضرت کے ہزار دینار اپنی آستین مین اُسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمان نے لشکر تبوک کا پس بکھیرے ہزار دینار حضرت کی گود مین پس دیکھا مین نے آنحضرت کو کہ اُلٹ پلٹ کرتے تھے انکو اپنی گود مین اور فرماتے تھے نہین ضرر کرینگے عثمان رضہ کو وہ گناہ کہ کرین بعد عمل آج دن کے یعنی نہین ضرر کرینگے انکو گناہ سابق اور لاحق دو بار فرمایا یہ کلمہ نقل کی یہ احمد نے **ف** ع ریاض مین عبد الرحمن بن عوف سے آیا ہی کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت کے پاس اسحال مین کہ لائے عثمان رضہ بن عفان جیش العسرہ نو سو اونٹ یہ سونے کے اخرجہ الحافظ السلفی اور یہ اختلاف روایات وہم دلاتا ہی تناقض کا روایات مین اور تطبیق انمین اسطرح ہو سکتی ہی کہ پہلے حضرت عثمان رضہ نے چھ سو اونٹ معہ جھولون اور کجاوون کے دیے ہون جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا پھر لائے ہون ہزار دینار واسطے خرچ ضروری سامان کے پھر جبکہ مطلع ہوئے اسپر کہ ان مین کفایت نہوگی زیادتی کی اور اونٹون مین بھی کہ ہزار پورے کر دیے اور زیادتی کی دینارون مین بھی کہ نوبت اُنکی سوا دینار تک پہونچی **وعن** انس قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببيعة الرضوان كان عثمان رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مكة فبايع الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عثمان في حاجة الله وحاجة رسوله فضرب باحدى يديه على الاخرى فكانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم لعثمان خيرا من ايديهم لانفسهم رواه الترمذي اور روایت ہی انس سے کہ کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ساتھ بیعۃ الرضوان کے **ف** ع کہ حدیبیہ مین تھے نیچے درخت کے سال حدیبیہ مین اور یہ نام اُسکا اسلیے رکھا گیا کہ نازل ہوئی اُسکے حق مین یہ آیہ لقد رضی الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة **ت** تھے عثمان رضہ ایلچی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف اہل مکہ کے **ف** ح کہ بھیجا تھا انکو حدیبیہ سے اہل مکہ کے پاس کہ مکہ مین آنے دین عمرے کے لیے پس مشہور ہو گیا کہ مکہ والون نے عثمان کو مار ڈالا **ت** پس بیعت لی آنحضرت نے لوگون سے یعنی بیعت خاص موت پر پس بیعت کی صحابہ نے حضرت سے اور عثمان رضہ وقت بیعت کے حاضر نہ تھے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عثمان بیچ کام اللہ کے یعنی نصرت دین اُسکے کے اور کام رسول اُسکے کے ہی پس مارا آنحضرت نے ایک ہاتھ اپنا اوپر ہاتھ دوسرے اپنے کے **ف** ع یعنی اپنا ہاتھ نائب عثمان رضہ کے ہاتھ کا کیا اور عثمان رضہ کی طرف سے بیعت کی بعضے کہتے ہین وہ ہاتھ کہ عثمان رضہ کے ہاتھ کا نائب کیا وہ بایان تھا اور بعضے کہتے ہین داہنا اور یہی صحیح ہی **ت** پس تھا ہاتھ آنحضرت کا واسطے عثمان رضہ کے بہتر ہاتھون اور صحابہ کے سے واسطے اپنے پس غائب ہونا انکا نہین تھا سبب نقصان انکے کا بلکہ سبب منقبت تھا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ثمامة بن حزن القشيري قال شهدت الدار حين اشرف عليهم عثمان فقال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب

غیر بئر رومة فقال من یشتری بئر رومة فیجعل دلوه مع دلاء المسلمین بخیر له منها فی الجنة فاشتریتها من صلب مالی
وانتم الیوم تمنعوننی ان اشرب منها حتی اشرب من ماء البحر فقالوا اللهم نعم فقال انشدکم الله والاسلام هل
تعلمون ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یشتری بقعة آل فلان فیزیدها فی
المسجد بخیر له منها فی الجنة فاشتریتها من صلب مالی فانتم الیوم تمنعوننی ان اصلی فیها رکعتین فقالوا اللهم
نعم قال انشدکم الله والاسلام هل تعلمون انی جهزت جیش العسرة من مالی قالوا اللهم نعم قال انشدکم الله والاسلام
هل تعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان علی ثبیر مکة ومعه ابوبکر وعمر وانا فتحرک الجبل حتی
تساقطت حجارته بالحضیض فرکضه برجله قال اسکن ثبیر فانما علیک نبی وصدیق وشهیدان
قالوا اللهم نعم قال الله اکبر شهدوا ورب الکعبة انی شهید ثلاثا رواه الترمذی والنسائی
والدارقطنی اور روایت ہے ثمامہ بیٹے حزن قشیری کے سے کہ کہا حاضر ہوا میں حضرت عثمانؓ کے گھر میں اس وقت کہ اوپر سے جھانکا عثمانؓ نے اس قوم
پر کہ انکے گھر کو گھیر لیا تھا اور قصد انکے قتل کا رکھتے تھے پس کہا عثمانؓ نے کہ سوال کرتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ میں اور نہیں تھا مدینہ میں کوئی پانی شیریں سوائے پانی کنوئے رومہ کے **ف** ع ح رومہ ساتھ پیش را اور جزم واو کے
اور بعضوں نے ہمزہ سے بھی کہا ہے کنواں بڑا تھا شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق میں کہ پانی اسکا نہایت شیریں اور لطیف اور پاکیزہ ہے عوام
اسکو اب بیر جنت کہتے ہیں بسبب مرتب ہونے دخول جنت کے عثمانؓ کے لئے اوپر خریدنے اور وقف کرنے اسکی کے اور حضرت عثمانؓ نے خریدا تھا اسکو
لاکھ درہم کو ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون شخص ہے کہ خریدے بیر رومہ کو اور گردانے ڈول اپنا ساتھ ڈولوں مسلمین کے **ف** ح ع یعنے وقف کرے اسکو اور
کرے ڈول اپنا برابر مسلمانوں کے ڈولوں کے اور اپنے ملک سے نکالدے مخصوص اپنے لئے نرکھے اور اسمیں دلیل ہے اوپر جواز وقف سقایات کے اور دلیل ہے اسپر کہ وقف
کی ہوئی چیز وقف کرنیوالی کی ملک سے نکلجاتی ہے ترجمہ بہتر نیکی اور ثواب کے کہ اس خریدنیوالے کے لئے ہو اس کنوئیں سے یعنے خریدنے اور وقف کرنے اسکے سے بہشت میں پس
خریدا میں نے اسکو اصل اور خالص مال اپنے سے اور تم آجکے دن منع کرتے ہو مجھکو اسکے پانی پینے سے یہانتک کہ پیتا ہوں میں دریا کے پانی سے یعنے پیتا ہوں کھاری پانی کہ مانند پانی
سمندر کے ہے شوری اور تلخی میں پس کہا لوگوں نے خداوندا ہاں جانتے ہیں ہم مقر ہیں خریدا انھوں نے یعنے تصدیق عثمانؓ کی ہے اس کلام میں اور پہلے لانا اللہم کا واسطے تاکید
اور تبرک کے ہے ساتھ اسم الٰہی کے پھر کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم کہ مسجد یعنے مسجد مدینہ تنگ ہوئی مصلیوں پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے
کون شخص ہے کہ خریدے جگہ اولاد فلانے کی **ف** مراد ایک جماعت انصار کی ہے کہ قریب مسجد کے رہتی تھی اور ایک زمین رکھتی تھی کہ اگر اسکو داخل مسجد کرتے تو مسجد فراخ ہو جاتی
پس حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ جگہ اس جماعت کی خریدے ترجمہ پس زیادہ کرے اس جگہ کو مسجد میں بدلے ثواب اور نیکی کے کہ اس خریدنیوالے کے لئے ہو خریدنے اور وقف
کرنے اسکے سے بہشت میں پس خریدا میں نے اسکو اصل اور خالص مال اپنے سے **ف** ع ہیں پچیس ہزار درہم کو وہ جگہ حضرت عثمانؓ نے خرید کی کہا رواہ الدار
قطنی اور روایت کی بخاری نے ابن عمرؓ سے یہ کہ مسجد آنحضرتؐ کے عہد میں بنائی گئی تھی اینٹ کی اور چھت اسکی کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ستون اسکے کھجور کی لکڑی کے
پس نہ زیادہ کیا اسمیں ابوبکرؓ نے کچھ اور زیادہ کیا اسمیں عمرؓ نے اور بنایا اسکو آنحضرتؐ کے عہد کی بنا پر ساتھ اینٹ اور ٹہنیوں کھجور کے اور پھیر ستون چوبی لگائے پھر
تعمیر کی حضرت عثمان نے پس بہت کچھ زیادہ کیا اسمیں اور بنائی دیوار اسکی منقش پتھروں کی اور چھت اسکی ساگ کی ترجمہ پس تم آجکے دن منع کرتے ہو مجھکو اسسے
کہ پڑھوں میں دو رکعت نماز اس جگہ میں یعنے بیچ مسجد کے پس کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں جانتے ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تم سے بحق خدا
اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق تیاری کی سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنے تبوک کا اپنے مال سے یعنے اور فرمایا حضرتؐ نے بیچ حق انکے جو کچھ کہ فرمایا کہ [illegible]

کرتا ہو اور حسن حال اور مآل میرے کے چنانچہ اوپر مذکور اسکا ہو چکا ہے کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں جانتے ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تمھیں
بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے اوپر ثبیر مکہ کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے اور ساتھ آنحضرت کے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں
بھی کھڑے تھے پس ہلا پہاڑ یعنے بسبب خوشی کے یہانتک کہ گرنے لگے یعنے پتھر اسکے پستی زمین اور دامان کوہ میں پس ماری اسکو آنحضرت نے لات اپنی اور
فرمایا ٹھہر اور نہ ہل ای ثبیر اسلئے کہ نہیں ہے تجھپر مگر پیغمبر اور صدیق یعنے ابوبکرؓ اور دو شہید **ف** ع یعنے حقیقی اسلئے کہ قتل کئے گئے ساتھ زخم کے اور سے قریب
اثر ضرب سے اور وہ عمرؓ اور عثمانؓ ہیں پس نہیں منافی ہے اسکے یہ کہ آنحضرت اور صدیقؓ شہید حکمی ہیں اسلئے کہ سبب انکی موت کا اثر زہر قدیم کا تھا **ترجمہ**
کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں اسیطرح ہے کہا عثمانؓ نے اللہ اکبر گواہی دی انھوں نے قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ میں شہید ہوں تین بار کہا یہ کلمہ نقل کی یہ
ترمذی نے اور نسائی اور دارقطنی نے **ف** ع یعنے اللہ اکبر الخ واسطے زیادتی مبالغہ کے بیچ ثابت کرنے حجت کے خصم پر اور بازراہ تعجب کے اقرار کرنے انکے سے
انکی صدق پر اور جرات کرنے انکے سے اوپر فساد اور ہلاک انکے کے **وعن** مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ
فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے مرہ بن کعبؓ سے کہا
سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنوں کا یعنے جنگ و آشوب کا کہ پیدا ہونگے بعد آنحضرت کے امت میں پس نزدیک کیا
آنحضرت نے ان فتنوں کو یعنے فرمایا کہ نزدیک ہے وقوع انکا پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑھے سر پر پس فرمایا آنحضرت نے یہ شخص اس روز کہ فتنہ واقع ہوگا اوپر
راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتے ہیں پس اٹھا میں اور گیا طرف اس شخص کے تا دیکھوں میں کہ کون ہے وہ پس ناگہاں وہ شخص عثمانؓ بن عفان تھے کہا مرہ نے پس متوجہ کیا
میں نے طرف آنحضرت کے منہ عثمانؓ کا یعنے دکھایا میں نے آنحضرت کو منہ عثمانؓ کا پس کہا میں نے یہ شخص ہدایت پر ہوگا اسدن فرمایا آنحضرت نے ہاں نقل کی یہ ترمذی اور ابن
ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ
يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ
قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ آنحضرت نے فرمایا یعنے عثمانؓ سے ایکدن کہ ای عثمانؓ تحقیق شان یہ ہے کہ شاید خدا پہناوے تجھکو
ایک کرتہ یعنے خلعت خلافت پس اگر چاہیں لوگ اور جبر کریں تجھپر اوپر اتار ڈالنے کرتے کے پس نہ اتارنا تو اسکو واسطے انکے **ف** ع یعنے اگر قصد کریں
لوگ تیرے معزول کرنیکا تو نہ معزول کرنا تو اپنے نفس کو خلافت سے واسطے انکے بسبب ہونے تیرے کے حق پر اور ہونے انکے کے باطل پر اور اسی حدیث کے
سبب سے معزول نہ کیا عثمانؓ نے اپنے نفس کو جسوقت کہ محاصرہ کیا لوگوں نے انکو روز دار کے ہر چند کہ بجد ہوے لوگ **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث میں قصہ دراز ہے **ف** ع اور وہ قصہ آنے مصریوں کا ہے ساتھ استغاثہ کے مصر کے حاکم کے ہاتھ سے عثمانؓ کے پاس
اور بھیجنا محمد بن ابی بکر کا ولایت مصر کو اور پھرنا انکا درمیان راہ سے بسبب مکر مروان کے اور محاصرہ کرنا اور قتل کرنا عثمانؓ کا اور یہ قصہ نہایت موحش اور مولم ہے
جیسا کہ سیر کی کتابوں میں لکھا ہے اور پہلا دل فتنہ ہے کہ دین اسلام میں واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہ اس فتنہ میں بظلم کہا یہ واسطے عثمانؓ کے اور اشارہ کیا طرف انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ازروے
سند کے **وعن** اَبِيْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابوسہلہ عثمانؓ کے مولے سے کہا کہ واسطے میرے عثمانؓ نے روز دار کے کہ روز اتفا

قتل انکے کا تھا اور مراد وارسے گھر عثمانؓ کا ہی کہ اسمین گھرے ہوئے تھے اور شہید ہوئے تحقیق آنحضرت نے کی تھی مجکو وصیت یعنے یہ کہ معزول نکرنا تو اپنے تئین
جسیکہ اور حدیث مین گذر لیا وصیت کی یعنی صبر و تحمل کرینگے اوپر جفائے قوم کے اور نہ لڑینگے انسے اور مین تحمل کرنیوالا ہون اس عہد یعنے وصیت پر اور
لڑتا نہین انسے والا بعضے اصحاب وغیرہ نے کہا تھا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو انسے کہ مجال تمہارے مقابلہ کی نہین باغیون کو قتل کی غیر تری
نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عثمان بن عبد الله بن موهب
قال جاء رجل من اهل مصر يريد حج البيت فراى قوما جلوسا فقال من هؤلاء القوم قالوا هؤلاء قريش قال فمن
الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن عمر قال يا ابن عمر اني سائلك عن شيء فحدثني هل تعلم ان عثمان فر يوم احد قال
نعم قال هل تعلم انه تغيب عن بدر ولم يشهدها قال نعم قال هل تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال
نعم قال الله اكبر قال ابن عمر تعال ابين لك اما فراره يوم احد فاشهد ان الله عفا عنه واما تغيبه عن بدر فانه
كانت تحته رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت مريضة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة من
عثمان لبعثه فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان فضرب بها على يده وقال هذه لعثمان ثم
قال ابن عمر اذهب بها الان رواه البخاري اور روایت ہے عثمان تابعی بیٹے عبد اللہ بیٹے موہب کے کہا آیا ایک شخص اہل مصر سے یعنی مکہ مین
اس حال مین کہ ارادہ رکھتا تھا حج کعبہ کا پس دیکھا ایک جماعت کو بیٹھے ہوئے پس کہا اسنے کہ کون سی ہے یہ قوم کہا بعضے لوگون نے یہ قریش ہین یعنے اکابر انکے
کہا اس شخص نے پس کون ہے شیخ یعنے عالم معتبر اور مقتدا انمین کہا انھون نے کہ شیخ انمین عبد اللہ بن عمر ہین کہا اس شخص نے اے ابن عمرؓ تحقیق مین پوچھتا ہون تجھسے
کچھ پس حدیث بیان کر مجکو آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ بھاگ گئے تھے روز احد کے یعنے اور بھاگنا کفار کے مقابلہ سے بہت برا ہے کہا ابن عمرؓ نے ہان بھاگے کہا اس شخص نے آیا
جانتے ہو تم کہ عثمانؓ غائب تھے غزوہ بدر سے اور وہان حاضر نہ ہوئے یعنے اور قوت نہ پائی انھون نے فضیلت اہل بدر کی کہا ابن عمرؓ نے ہان حاضر نہ ہوئے عثمانؓ وہان
کہا اسنے آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ غائب تھے بیعۃ الرضوان سے کہ حدیبیہ مین ہوئی تھی اور نہ حاضر ہوئے وہان کہا ابن عمرؓ نے ہان حاضر نہ تھے بیعت رضوان مین اور جب سب جگہ
ابن عمرؓ نے تصدیق اس شخص کی کی تو کہا اسنے اللہ اکبر **ف** یہ کہا اسنے ازراہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونے اعتراض کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ شخص اعتقاد
فاسد رکھتا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق مین **ترجمہ** کہا ابن عمرؓ نے کہ آ بیان کرون مین تجھسے حقیقت حال کی ایپر بھاگنا عثمانؓ کا روز احد کے پس گواہی
دیتا ہون مین کہ خدا تعالے نے معاف اور درگذر کیا انسے **ف** یعنی اور یہ بات معلوم ہی ہے کہ جو چیز معاف ہوئی وہ خارج ہے عیب مین شمار
کرنے سے اور ابن عمرؓ نے جو یہ کہا گویا اشارہ کیا اس آیت کی طرف ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان انما استزلهم
الشيطان ببعض ما كسبوا ولقد عفا الله عنهم ان الله غفور حليم جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد کے ایک جماعت کو
ایک جگہ ٹھہرایا اور حکم کیا تھا کہ اپنی جگہ سے ہلنا نہین پس کافرون نے جو شکست پائی اس جماعت نے پیچھا کافرون کا کیا اور بقصد غنیمت کے نکلے اور کار جنگ ابتر ہوا
پس حق سبحانہ تعالے نے انکی شکایت کرکے پھر فرمایا کہ عفو کیا خدا تعالے نے انسے اور یہ مخصوص حضرت عثمانؓ کیلئے نتھا جو کوئی داخل اس تقصیر کے تھا خدا تعالے نے عفو کیا اسے
ترجمہ اور پر غائب ہونا عثمانؓ کا بدر سے بسبب اسکے تھا کہ تھین انکے نکاح مین رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تھین وہ بیمار پس فرمایا عثمانؓ کے لئے آنحضرتؐ نے کہ تیرے لئے ثواب ایک
شخص کا ہے ان لوگون مین سے کہ حاضر ہوئے بدر مین اور حصہ اسکا ہی **ف** یعنے تو حکم حاضرین بدر کا رکھتا ہے دنیا اور آخرت مین پس غائب ہونا انکا بدر سے

نہین ہے نقصان اُنکے حق مین ہرگز اور تھا غائب ہونا اُنکا مانند غائب ہونے حضرت علی کے تبوک سے کہ انکو خبرگیری اہل بیت کے لئے حضرت چھوڑ گئے تھے لیکن یہ نہین معلوم
کہ آنحضرتؐ نے اُنکے لئے بھی حصہ غنیمت مین سے لگایا تھا یا نہین واللہ اعلم اور حضرت رقیہؓ بیمار ہو ئی تھین مدینہ مین اور حضرت عثمان کو آنحضرتؐ نے اُنکی خبرگیری کے لیے چھوڑا تھا
اور رقیہ نے مدینہ ہی مین وفات پائی اور یہ علامت تھی کمال رضامندی آنحضرتؐ کی عثمانؓ سے کہ اپنی ایک بیٹی اُنکے نکاح مین دی پھر دوسری یعنے ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے
اور اسی سبب سے انکو ذی النورین کہتے ہین پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اگر ہوتی تیسری اور بیٹی تو نکاح کردیتا مین اُسکا اُنسے اور ریاض مین ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا
آنحضرتؐ نے اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ اُزَوِّجَ کَرِیْمَتِیْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اخرجہ الطبرانی ترجمہ اور اپر غائب ہونا عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے تھا کہ اگر ہوتا کوئی بہت
عزت والا یعنے کعبہ کی جہت سے باقی صحابہ مین سے اندر مکہ کے عثمان سے تو البتہ بھیجتے آنحضرتؐ اُسکو ف ع یعنے بجائے عثمان کے لیکن نہ پایا کوئی عزت والا اُنکے برابر جنے
کہ نہ گئے یعنے صاحب بخوف اپنی جان کے یہ عذر بیان کرکر کہ یارسول اللہ نہین ہین میرے لئے قوم مکہ مین کہ مدد کرین میری اور محافظت کرین میری اشتی بان ہو کر ترجمہ
پس بھیجا رسول خدا صلعم نے عثمان کو ف ع یعنے طرف مکہ کے تا نشرکون سے آنحضرتؐ کیطرف سے گفتگو کرین اور انکو آنحضرتؐ کے تعرض کرنے سے باز رکھین پس
استقبال کیا اُنکا اُنکے اہل اور گروہ نے اور آگے اپنے لے چلے اُنکو سوار کرکر اور اپنے پناہ مین کیا اُنکو کہ کوئی تعرض نکرے اُنسے اور کہا اُنھون نے کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا
واسطے عمرہ اپنے کے پس کہا عثمانؓ نے معاذ اللہ کہ مین طواف کرون آنحضرتؐ کی غیبت مین ترجمہ اور تھی بیعت رضوان حدیبیہ مین بعد بھیجے جانے عثمانؓ کے مکہ کو ف ع یعنے جب
خبر مشہور ہوئی مسلمانون مین کہ مشرک لڑنے کو آتے ہین مسلمانون سے تو مستعد کیا آنحضرتؐ نے مسلمانون کو لڑنے کے لئے اور بیعت لی اُنسے نیچے درخت کے اسبات پر کہ بھاگین نہین
اور بعضون نے کہا بلکہ آئی خبر یہ کہ عثمان قتل کئے گئے ترجمہ پس اشارہ کیا آنحضرتؐ نے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اس حال مین کہ کہا یہ ہاتھ میرا نائب ہے عثمانؓ کے ہاتھ کا
پس مارا داہنا ہاتھ اپنا اوپر بائین ہاتھ اپنے کے اور کہا یہ بیعت یا یہ ہاتھ واسطے عثمان کے ہے یا اُنکی طرف سے ہے پھر کہا ابن عمرؓ نے کہ لیجا ان کلمات کو کہ تیرے سوالون کے جواب
مین کہے مین نے اب ساتھ اپنے نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنے بس نہین فخر کرینگے ہمکو بلکہ تجھے کو ضرر کرینگے یا یہ مراد ہے کہ اب جو مین نے کلمات حق اور مفصل
بیان کئے ہین اُنکو اپنے ساتھ لیجا اور چھوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان مین **وعن** اَبِیْ سَہْلَۃَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَہِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سہلہ مولی عثمان کے سے کہ کہا شروع کیا آنحضرتؐ نے کہ سرگوشی کرتے تھے عثمان سے یعنے چپکے سے
کچھ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ اُنپر برپا ہوگا اور قتل کرینگے لوگ اُنکو اور صبر کرنا چاہیے اُنکو اسمین اور رنگ عثمان کا متغیر ہوتا تھا یعنے سفیدی اور
سرخی سے طرف زردی کے پس جسجگہ ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہمنے کیا نہ لڑین ہم اُنسے کہا عثمان نے نہ لڑو واسطے کہ تحقیق آنحضرتؐ نے وصیت کی ہے طرف میرے ایک
امر کی پس مین برد کئے والا ہون اپنے نفس کو اُس امر پر **وعن** اَبِیْ حَبِیْبَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْہَا وَاَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ہُرَیْرَۃَ
یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَہٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَۃً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَۃً فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ
فَمَنْ لَّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِہٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِہٖ وَہُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِکَ
رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہے ابی حبیبہ تابعی سے کہ وہ داخل ہوئے عثمان رضؓ کے گھر مین اس حال مین کہ عثمانؓ گھیرے
گئے تھے گھر مین اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابو ہریرہ کو کہ پروانگی مانگتے ہین عثمان سے کلام کرنے مین یعنے اُنکی خدمت مین یا گھیرنے والون مین سے جو حاضر تھے اُنسے کلام
کرنے کے لئے اذن چاہا پس اذن دیا عثمانؓ نے ابو ہریرہ کو کہ کہو کیا کہتے ہو پس کھڑے ہوئے ابو ہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر یعنے جیسکہ خطبہ کے لئے کرتے ہین
پھر کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا مین نے آنحضرتؐ کو کہ فرماتے کہ تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے بلائین کہ اسمین آزمائش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف جنگ کرو گے اسمین

یا فرمایا آنحضرت نے پہلے لفظ اختلاف کا اور پھر فتنہ کا برعکس پہلی روایت کے پس کہا آنحضرت سے کہنے والے نے لوگوں میں سے پس کون ہے ہمارے لئے یا رسول اللہ یعنے کسکی متابعت کریں کہ اسکی متابعت میں فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اس کہنے والے نے پس کیا حکم کرتے ہو ہمکو فرمایا آنحضرت نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کی اور یاروں اسکے کی اور وہ یعنے ابو ہریرہ اور اظہر یہ ہے کہ آنحضرت اشارہ کرتے تھے طرف عثمان کے ساتھ اسکے یعنے لفظ امیر کی کہنے میں اشارہ کیا عثمان کی طرف کہ وہ حاضر تھے اس مجلس میں روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں **ف** ع کہا مؤلف نے کہ مسلمان ہوئے عثمانؓ ابتداء اسلام میں ابو بکرؓ کے ہاتھ پر پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم میں اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کے دو ہجرتیں اور تھے وہ گورے میانہ قد خوبصورت گھنے داڑھی والے خلیفہ ہوئے محرم کے اول روز میں سن چوبیس میں اور قتل کیا انکو اسود تخبیبی نے کہ اہل مصر سے تھا اور بعضوں نے کہا اور کوئی تھا قاتل انکا اور دفن کئے گئے وہ ہفتہ کی شب بقیع میں اور اسدن عمر انکی بیاسی برس کی تھی اور بعض نے کہا اٹھاسی برس کی اور رہی خلافت انکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کیں ان سے حدیثیں خلق کثیر کی

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب ہے مناقب ان تینوں کے **ف** ع یعنے بعضی حدیثیں بیچ مناقب ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مجتمع بھی وارد ہوئی ہیں اس باب میں وہ حدیثیں مذکور ہیں

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہ تحقیق آنحضرت چڑھے کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ مطہرہ میں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے ساتھ آنحضرت کے پس ہلا احد یعنے بسبب خوشی تشریف لانے آنحضرت کے پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پاؤں کے اور فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہیں ہے تجھپر مگر نبی اور صدیق یعنے ابو بکرؓ اور دو شہید یعنے عمرؓ اور عثمانؓ نقل کی یہ بخاری نے **وعن** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابو موسے اشعری سے کہ کہا تھا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ میں باغوں مدینہ کے یعنے وہ باغ تھا کہ جس میں بیر اریس تھا پس آیا ایک شخص پس چاہا اسکو کہ کون ہے پس کھلوایا اس نے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کھولدے واسطے اسکے دروازہ اور بشارت دے اسکو بہشت کی یعنے بہشت عالیہ کی پس کھولا میں نے واسطے اسکے دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابو بکر تھے پس بشارت دی میں نے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا الحمد للہ کا یعنے اس نعمت بشارت پر پھر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کھلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولدے اسکے لئے دروازہ اور بشارت دے اسکو بہشت کی پس کھولدیا میں نے دروازہ اسکے لئے پس ناگہان وہ شخص عمرؓ تھے پس خبر دی میں نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا انہوں نے حمد اللہ تعالے کا پھر کھلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ کھولدے دروازہ اسکے لئے اور بشارت دے اسکو بہشت کی ساتھ بلائے عظیم کے کہ پہونچے گی اسکو پس کھولا میں نے پس ناگہان وہ عثمان تھے پس خبر دی میں نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمانؓ نے اللہ تعالے کا پھر کہا اللہ سے طلب مدد کی جاتی ہے کہ صبر عطا کرے یعنی اس بلا پر اور مصیبتوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا کہتے تھے ہم

اس حالمین کہ آنحضرت زندہ تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ رضی اللہ عنہم سے یعنے اس ترتیب سے ان تینون کو باہم ذکر کرتے تھے ہم وقت ذکر کرنے انکے کے اور بیان کرنے امر انکے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تھے اور مشہور تھے صحابہ کے درمیان مین اور ممتاز و مذکور تھے درمیان انکے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ کَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَنِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ فَھُمْ وُلَاۃُ ھٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہی جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھلا گیا خواب مین آج کی رات ایک مرد صالح یعنے ایک مرد صالح نے خواب مین دیکھا یعنے مین نے خواب مین دیکھا گویا کہ ابوبکرؓ لٹکائے گئے ہین اور پیوست کیے گئے ہین ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور لٹکائے گئے اور پیوست کیے گئے عمر ساتھ ابی بکر کے اور لٹکائے گئے عثمان ساتھ عمر کے کہا جابر نے پس جب اٹھے ہم پیغمبر خدا صلعم کے پاس سے کہا ہمنے یعنے اجتہاد سے اور ظن غالب سے ایہر مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور ایہر تعلق اور اتصال بعض انکے کا ساتھ بعض کے معنے اسکے یہ ہین کہ یہ والی اس کام کے ہین کہ بھیجا ہی خدا تعالے نے ساتھ اس کام کے اپنے پیغمبر صلعم کو یعنے خلفاء انکے ہین بیچ جاری کرنے احکام دین شریعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **باب مناقب علی بن ابی طالبؓ** یہ باب ہی بیچ مناقب علی بن ابی طالبؓ کے **ف** مناقب حضرت علیؓ کے بہت ہین بیشمار و بیحد حدیث کی کتابون مین مناقب انکے جو مذکور ہین زیادہ ہین نسبت مناقب اور صحابہ کے اور بعضی روایتین انمین سے وضعی بھی ہین چنانچہ شیخ مجدالدین شیرازی نے جسبکہ بیچ بعضی حدیثون کے کہ نقل کی گئی ہین بیچ فضائل ابوبکر صدیقؓ کے حکم وضعی ہونیکا کیا ہی اور کہا ہی کہ بطلان اسکا ساتھ بداہت عقل کے معلوم ہی اس جگہ بھی کہا کہ بیچ فضائل علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حدیثین بیشمار وضع کی ہین لوگون نے اور خاص ترین انکی وہ حدیثین ہین کہ ایک کتاب مین جمع کی ہین اور نام اسکا وصایا نام رکھا ہی اول ہر حدیث کے یا علی ہی اور ان مین سے ایک حدیث ثابت ہی یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اسیطرح ذکر کیا ہی علما نے واللہ اعلم انتہی اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سے منقول ہی کہ انھون نے کہا کہ بیچ مناقب علی کے حدیثین آئی ہین ساتھ اسانید جید کے زیادہ تر ان حدیثون سے کہ اور صحابہ کے حق مین آئی ہین اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہی کہ علیؓ متأخر ہین اور انکے زمانہ مین اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوا اور بہت سے مخالفین کہ انکے ساتھ جنگ کی اور انپر خروج کیا پس علما نے چاہا کہ منتشر کرین مناقب انکے واسطے رد کرنے مخالفون کے پر اس سبب سے بہت صحابہ انکو روایت کرتے تھے والا خلفاء ثلثہ کے بھی مناقب ثبت ہین برابر انکے بلکہ زیادہ انسے اور حضرت علی کا نام حیدر بھی تھا اصل مین حیدر نام تھا اسد کا کہ جو نانا تھا حضرت علی کا پس جب انکی ماں نے کہ فاطمہ بنت اسد تھی انکو جنا تو اپنے باپ کے نام پر انکا نام رکھا پس جب ابوطالب تو یہ ذکر کیا اس سے اسد نے پس نام انکا علی رکھا اور کہا سہل نے کہ نہین تھا علیؓ کے نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ ابو تراب سے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک روز آنحضرت تشریف لائے حضرت فاطمہؓ کے گھر مین پس نہ پایا علیؓ کو گھر مین پس فرمایا کہ کہان ہی تیرے چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہؓ نے کہ مجھمین اور انمین کچھ بات ہو گئی تھی پس خفا ہو کر نکل گئے اور میرے پاس قیلولہ نہین کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کو کہ دیکھ کہان ہین وہ پس کہا انھون نے کہ یا رسول اللہ مسجد مین سوتے ہین پس تشریف لائے حضرت مسجد مین دیکھا کہ وہ لیٹے تھے اس حالمین کہ گر پڑی تھی چادر انکے کاندھے پر اور لگ رہی تھی انکے پہلو مین مٹی پس پونچھتے تھے انسے آنحضرت مٹی اور فرماتے تھے اٹھ اے ابا تراب **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علیؓ کے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہی موسیٰ سے **ف** یعنے اقربا ہین اور قریب مرتبہ مین اور بیچ مددگار ہونیکے امر دین مین کذا قال

شارح من علماء ما اور تورپشتی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث آنحضرتؐ نے اُس وقت فرمائی تھی کہ خلیفہ کیا تھا علیؓ کو اپنے اہل و عیال پر اور آپ غزوہ تبوک کو تشریف لیگئے
تھے کہ آخری غزوہ آنحضرت کا تھا پس منافقوں نے طعن کیا اُنکو حقیر و سبک جانکر آنحضرتؐ چھوڑ گئے ہیں حضرت علیؓ نے جو یہ سنا تو ہتیار باندھکر نکلے یہانتک کہ
آنحضرت سے ملے اسحالیں کہ حضرتؐ اُترے ہوئے تھے موضع جرف میں پس عرض کیا یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کچھ کہتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہیں نہیں
چھوڑا ہے میں نے تمکو مگر واسطے محافظت اُنکے کہ چھوڑ آیا ہوں میں انکو پیچھے اپنے پس پھر جاؤ تم اور خلیفہ رہو میرے اہل میں اور اپنے اہل میں کیا نہیں راضی ہے تو اے علی کہ ہووے
تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے کہ جب موسیٰ میقات کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنی قوم میں اور اس حدیث کے پیچھے چمٹے ہیں شیعہ اور دلیل پکڑا ہے اسکو اسمیں کہ
خلافت بعد آنحضرت کے حق علیؓ کا ہے اور آنحضرتؐ نے وصیت کی اُنکو خلافت کی پس رافضی نے اپنی گمراہی سے یہ سمجھکر نسبت کفر کی کی ہے تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنے
غیر علیؓ کے اور بعضوں نے نسبت کفر کی حضرت علیؓ کیطرف بھی کی ہے اسلئے کہ یہ نہیں قائم ہوئے واسطے طلب حق اپنے کے پس نہیں شک ہے کہ ایسے احمق انکے کفر ہیں اسلئے
کہ چھوڑتے ہیں کافر تمام امت کو خصوصاً صدر اول کو پس باطل خبیہ باطل کیا شریعت کو اور ڈھایا اسلام کو اور اُنکی دلیل پکڑنیکا جواب علماء اہل سنت جماعت کے کہتے ہیں
کہ دلیل نہیں ہے اُنکے لیے اسمیں بلکہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ علیؓ کو آنحضرتؐ نے خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکھنے اپنی کے غزوہ تبوک میں جیسا کہ موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ کیا تھا غایت
غایت یہ ہے کہ اپنے میں واسطے مناجات کے طور پر اور نہیں تھے ہارون خلیفہ بعد موسیٰ کے اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسیٰ کے ہوگئی ہے اور آنحضرت صلعم نے
اسی مدت میں خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگوں کی امامت کرنے کے لیے نماز میں پس علیؓ خبرگیری بعض کے اہلبیت کی کرتے تھے اور ابن ام مکتوم امامت لوگوں کی اگر خلافت مطلق ہوتی تو
امامت نماز کے لیے بھی حضرت علیؓ کو حکم فرماتے بلکہ اولے اور اہم تھا انتہی اور کہا طیبی نے چونکہ اسمیں تشبیہ تھی اور وجہ تشبیہ کی سمجھی نہیں جاتی تھی کہ آنحضرتؐ نے کاہے
میں تشبیہ دی اُنکو ساتھ ہارون علیہ السلام کے پس بیان کیا آنحضرت نے اسکو ساتھ قول اپنے کے ترجمہ الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہے کہ نہیں ہے پیغمبر بعد
میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع اور ہارون پیغمبر تھے اور تو پیغمبر نہیں ہے یعنے اتصال انکا ساتھ حضرت کے نہیں ہے جہت نبوت سے پس باقی رہا
اتصال جہت خلافت سے اسلئے کہ وہ قریب نبوت کے ہے مرتبہ میں یا تو ہو حالت حیات اُنکی میں یا بعد وفات اُنکی کے لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات
اُنکی کے اسلئے کہ ہارون مرے پہلے وفات موسیٰ کے پس متعین ہوا یہ کہ تھے خلیفہ حالت حیات آنحضرت کے بیچ وقت جانے آپکے طرف غزوہ تبوک کے انتہی اور خلاصہ
اسکا یہ ہے کہ خلافت جزئیہ حضرتؐ کی حیات میں نہیں دلالت کرتی ہے اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرت کے خصوصاً جبکہ معزول ہوئے ہوں اس خلافت سے بھی بسبب
رجوع کرنے آنحضرتؐ کے طرف مدینہ کے اور شرح مسلم میں ہے کہا بعضے علماء نے کہ حضرتؐ کے اس قول میں الا انہ لا نبی بعدی دلیل ہے اس پر کہ عیسیٰ ابن مریم جب اُترینگے
تو اُترینگے حاکم اس امت کے بلادینگے لوگوں کو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں اُترینگے نبی ہوکر کہتا ہوں میں کہ نہیں منافات ہے اسمیں کہ ہوں نبی
اور ہوں تابع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بیان کرنے احکام شریعت اُنکی کے اور مضبوط کرنے طریقہ اُنکے کے اگرچہ ساتھ وحی ہو طرف اُنکے پس معنے جملہ مذکورہ کے
یہ ہیں کہ نیا نہیں پیدا ہوگا بعد حضرت کے کوئی نبی اسلئے کہ آنحضرت ختم کرنیوالے اگلے نبیوں کے ہیں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ اگر ہوتا بعد حضرتؐ کے نبی تو ہوتے
علیؓ اور یہ منافی نہیں ہے اُس حدیث کے کہ وارد ہوئی ہے حضرت عمرؓ کے حق میں صریحاً اسلئے کہ یہ حکم فرضی اور تقدیری ہے پس گویا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر متصور ہوتا نبی
ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب میں سے نبی ولیکن نہیں ہے نبی بعد میرے اور یہی معنے ہیں اس حدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل جو ہے تصریح کی ہے حفاظ نے مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کے کہ کچھ اصل نہیں ہے اسکی وعن زر بن حبیش قال قال علیؓ والذی
فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ انہ لعہد النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق رواہ مسلم
اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہ کہا حضرت علیؓ نے قسم ہے اُس خدا کی کہ پھاڑا دانہ کو یعنے اُگایا اور نکالا اس سے درخت اسلئے کہ دانہ اُگنے میں پھاڑا جاتا ہے اور
پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف میرے یہ کہ دوست نہیں رکھیگا مجکو مگر مومن ف یعنے

مومن کامل تجھسے محبت شرع کے مطابق واقع کے رکھیگا بغیر زیادتی اور نقصان کے تاکہ نکل جاوین نصیری اور خارجی لیس جسنے دوست رکھا حضرت علیؓ کو اور بغض رکھا شیخین سے شلا یا ن دوستی رکھی انسے دوستی مشروع لیس نہین نقص وارد ہوگا ساتھ اُس شخص کے کہ دوست رکھے حضرت علیؓ کو اور بغض رکھے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے **ترجمہ** اور دشمن نہین رکھیگا مجھکو مگر منافق نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع پس محبت علیؓ کی علامت ایمان کی ہے اور عداوت اُنکی نشانی نفاق کی اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من احبنی واحب ہذین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت کی ابن عدی نے انس سے حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار من الایمان وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ **وعن** سہل بن سعد ان رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ ھٰذِہِ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّھُمْ یَرْجُوْنَ اَنْ یُّعْطَاھَا فَقَالَ اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالُوْا ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَشْتَکِیْ عَیْنَیْہِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَیْہِ فَاُتِیَ بِہٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عَیْنَیْہِ فَبَرَءَ حَتّٰی کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاہُ الرَّایَۃَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُھُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِھِمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْھُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْھِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰہِ فِیْہِ فَوَاللّٰہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے **ف** ع خیبر آٹھ منزل ہے مدینہ سے جانب شام کے اور یہ غزوہ سن سات مین تھا **ترجمہ** کہ دونگا مین نشان کہ علامت سرداری کی ہے کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالیٰ قلعہ خیبر کو اُسکے ہاتھون پر یعنے بسبب اُسکے دوست رکھیگا خدا اور رسول اور رسول خدا کو اور دوست رکھیگا اُسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کی لوگون یعنے صحابہ نے آئے آنحضرت کے پاس صبح کو اس حال مین کہ سب صحابہ امید رکھتے تھے کہ دیا جاوے نشان اُنکو **ف** ع آیا ہے کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکھئے یہ نعمت کل الغیب کسکے ہو پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہان ہین علی ابن ابی طالب **ف** ع اور وہ پیچھے رہگئے تھے بسبب آنکھون کے دکھنے کے بعد ازان اثنا راہ مین یا بعد پہنچنے کے خیبر مین آنحضرت سے جا ملے **ترجمہ** پس کہا صحابہ نے کہ وہ یا رسول اللہ شکایت رکھتے ہین اپنی آنکھونکی یعنے اُنکی آنکھین دکھتی ہین یعنے بسبب عذر کے حاضر نہین ہوے فرمایا آنحضرت نے پس بھیجو کسیکو طرف اُنکے کہ بلا لاوے انکو پس لائے گئے علی رضی اللہ عنہ پس اب دہن ڈالا اُنکی آنکھونمین پس تندرست ہوے علی یعنے آنکھونکی طرف سے یہان تک کہ گویا نتھا کچھ درد یعنے اور نہ سبب درد قسم درد سے اور نہ ضعف بصر اصلا پس دیا اُنکو نشان پس کہا علی رض نے کہ یا رسول اللہ لڑون مین اُنسے یہان تک کہ ہون وہ مانند ہمارے یعنے مسلمان ہون فرمایا آنحضرت نے جا اور گذر اوپر نرمی اور آہستگی اپنی کے یہان تک کہ اُترے تو اُنکی زمین مین پھر بلا اُنکو طرف اسلام کے یعنے اول اور خبر دے اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ واجب ہے اُنپر حق خدا سے اسلام مین **ف** ع اور یہان یہ محذوف ہے کہ پس اگر انکار کرین وہ اُس سے تو پس طلب کر تو جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اُنسے یہان تک کہ مسلمان ہون حقیقۃ یا حکماً یعنے جزیہ دینا قبول کرین یا معنی مسلمان ہونے کے فرمان بردار ہونا ہین **ترجمہ** پس قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا تعالیٰ بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہے اس سے کہ ہون تیرے لئے چارپائے سرخ اور اونٹ سرخ **ف** ع حضرت نے جو قسم کھائی کی حضرت علیؓ کو واسطے بلانے کفار کے طرف اسلام کے اُنکی تاکید کے لئے یہ بات قسم کھاکر ارشاد فرمائی اسلئے کہ یہ اکثر سبب ہوتا ہے اُنکے ایمان کا بغیر قتال اُنکے کہ اسپر متفرع ہوتا ہے حصول غنائم تو سمجھ چارپایوں وغیرہ سے پس پیدا کرنا ایک مومن کا بہتر ہے معدوم کرنے ہزار کافر کے سے جیسکہ تصریح کیا ہے اُسکو ابن ہمام نے اول کتاب النکاح مین **ترجمہ** اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ اُسمین

فرمایا ہے آنحضرت نے علی مرتضے کو کہ تو مجھسے ہے اور مین تجھسے ہیچ باب بلوغ صغیر کے ف ع اسلیے کہ اسکو تعلق ہے ساتھ حضانۃ کے اور وہ حدیث ہے مشتمل اوپر فضیلت
علی اور جعفر اور زید بن حارثہ کے ف الفصل الثانی فصل دوسری عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن رواہ الترمذی روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھسے ہے اور مین
علی سے ف ح یہ کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگیت اور شارکت سے نسب مین ترجمہ اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہے یعنے اسمین اشارہ ہے طرف
اس آیۃ کے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الخ ت نقل کی یہ ترمذی نے وعن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہون مین دوست
اسکا پس علیؓ دوست اسکا ہے یعنے جسکو مین دوست رکھتا ہون علی دوست رکھتا ہے پس علیؓ دوست میرا ہے یا یہ معنے ہین کہ جو شخص کا رپردازا اور مددگار میرا ہوتا ہے پس علیؓ کارپرداز
اور مددگار اسکا ہوتا ہے اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے ترجمہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے وعن حبشی
بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی رواہ الترمذی
ورواہ احمد عن ابی جنادۃ اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علیؓ مجھسے ہے اور مین علیؓ سے اور نہ ادا کرے میری طرف
سے یعنے نبذ عہد کوئی مگر مین یا علی نقل کی یہ ترمذی اور احمد نے ابی جنادہ سے ف ح ع عادت عرب کی تھی کہ جب درمیان انکے گفتگو ہوتی تھی بیچ نقض
ابرام اور صلح اور نبذ عہد کی تو ادا نہین کرتا تھا یا مور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب انکا ہوتا اسکے قرابتون اور اپنون مین سے اور نہین قبول کرتے تھے غیر انکے
سے پس جبکہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نے ابوبکر صدیق رض کو حج کے لئے بھیجا تھا اور امیر حاجیون کا کیا تو بعد انکے نکلنے کے انکے پیچھے علی مرتضے کو بھیجا کہ نقض
کرین مشرکون کے عہد کو اور سورہ براۃ کہ اسمین اس باب مین آیتین اتری ہین مشرکون پر پڑھین اور ندا کرین کہ مشرک نجس ہین نزدیک نہون مسجد حرام کے بعد اس
سال کے اور سوا اسکے اور احکام بیان کرین پس اسوقت یہ حدیث فرمائی حضرت علی رض کی تکریم کے لئے اور حقیقت مین عذر بیان کرنا بھی تھا حضرت
ابوبکر رض کے لئے اس مقام مین چنانچہ اسلیے کہا حضرت صدیق نے حضرت علی سے کہ جسوقت جا ملے علی انکے پیچھے سے کہ تم ہو امیر یا مامور پس کہا حضرت علیؓ نے کہ امیر نہین بلکہ
مامور ہون اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہ امر مخفی نہین ہے محققین پر وعن ابن عمر قال
آخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال آخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی
وبین احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ رواہ الترمذی وقال ھذا
حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا بھائی چارہ کروایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان یارون اپنے کے ف ع یعنے دو دو
صحابیون مین آپسمین دینی بھائی چارہ کروا دیا چنانچہ ابو درداء اور سلمان آپسمین دینی بھائی ہوئے اسیطرح اور اور یہ پانچ مہینے بعد مدینہ آنیکے کے ہوا ترجمہ پس آئے
علی اس حال مین کہ آنسو بہاتی تھین آنکھین انکی پس کہا علی نے کہ بھائی چارہ کروایا آپنے درمیان یارون اپنے کے اور نہ بھائی چارہ کروایا آپنے درمیان میرے اور درمیان
کسی کے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تو بھائی میرا ہے دنیا اور آخرت مین یعنے تجکو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سے بھائی چارہ کرواؤن ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
حسن غریب ہے وعن انس قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل
معی ھذا الطیر فجاءہ علی فاکل معہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے
کہ تھا نزدیک آنحضرت کے ایک جانور پرند یعنے بھنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنے دعا کی آنحضرت نے خداوندا لا میرے پاس اسکو کہ بہت پیارا ہے نزدیک تیرے مخلوق
مین سے کھاوے وہ ساتھ میرے اس جانور کو پس آئے آنحضرت کے پاس علی رض اور کھایا ساتھ انکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

وضع ح کہا ابن جوزی نے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور کہا حاکم نے کہ موضوع نہیں ہے اور مختصر میں کہا کہ طرق اسکے بہت ہیں لیکن سب ضعیف ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کے تھے نزدیک خدا کے اور شارحین خصوصیتیں اور قیدیں لگاتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جملہ محبوب ترین خلق سے تھے یا محبوب ترین خلق کے آنحضرت کے چچا کے بیٹوں میں سے تھے یا قرابتیوں قریبین میں سے یا مراد یہ ہے کہ جو اولے اور اقرب اور احق ہیں ساتھ احسان کرنے کے اسیر کہ علی محبوب ترین ہیں ان میں سے نزدیک خدا کے اور غالباً یہ تخصیصات اس سبب سے ہیں کہ حضرت علی رض کا محبوب زیادہ ہونا ابی بکر صدیق رض اور عمر فاروق سے لازم نہ آوے اور حقیقت میں حاجت ان تخصیصات کی کچھ نہیں ہے اسلیئے کہ یقین ہے کہ مراد تمام خلق علی العموم نہیں ہیں اسلیئے کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صحابہ میں اگر بعضوں کو محبوب تر بعض وجوہ اور حیثیات سے رکھیں تو کیا ہوتا ہے اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کے منافات اس سے نہیں رکھتی ہے اسلیئے کہ مراد جمیع وجوہ نہیں ہے جیسا کہ بیچ مسئلہ افضلیت اور احبیت کے بعضے علماء نے کہا ہے غرضکہ یہ حدیث دلیل نہیں ہو سکتی متبدعین کی کہ زعم اسکو وسیلہ طعن کا ابوبکر رض کی خلافت پر کرتے ہیں اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور جگہ ارفع درجۃ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہے اور مقام وسیع ہے ایسی تنگی کیوں کیجئے **وعن**

عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ اِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَکَتُّ ابْتَدَأَنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا تھا میں جب مانگتا آنحضرت سے کچھ دیتے مجھکو اور جب خاموش رہتا میں دیتے مجھکو بے سوال کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ شَرِیْكٍ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْهِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَیْرِ شَرِیْكٍ

اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں گھر حکمت کا ہوں اور علی دروازہ اسکا **ف** ع اور ایک روایت میں آیا ہے انا مدینۃ العلم وعلی بابہا اور ایک روایت میں آیا ہے انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت میں یہ زیادہ ہے فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ اور معنے یہ ہیں کہ علی دروازہ ہیں دروازوں میں اسکے سے ولیکن خاص انکے ذکر کرنے سے ایک طرح کی تعظیم انکی نکلی اور واقع میں حضرت علی ہیں ایسے ہی اسلیئے کہ وہ بہ نسبت بعض صحابہ کے بہت بزرگی اور علم رکھتے ہیں اور ان حدیثوں میں سے کہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازوں کے ہیں یہ حدیث ہے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ تحقق ہو چکی ہے یہ بات کہ تابعین نے لئے ہیں طرح بطرح کے علوم شرعیہ قسم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سے تمام صحابہ سے نہ فقط حضرت علی ہی سے پس جانا گیا عدم انحصار بابیۃ کا علی رض کے حق میں لیکن ہاں مختص ہوں وہ ساتھ باب قضا کے تو البتہ ہو سکتا ہے کہ وارد ہوا ہے انکی شان میں اقضاکم جیسا کہ ابی رض کے حق میں آیا ہے اقرأکم کہ وہ بڑے قاری ہیں تم میں اور معاذ بن جبل کے حق میں آیا ہے اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نے کہ شاید شیعہ تمسک کرتے ہیں اس تمثیل سے کہ لینا علم کا اور حکمت کا آنحضرت سے مختص ہے ساتھ علی کے نہیں ہاتھ لگ سکتا وہ کسی اور کے واسطہ سے سوائے واسطہ علی رض کے اسلیئے کہ گھر میں نہیں داخل ہوتے مگر اسکے دروازہ سے اور اللہ تعالی نے فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حالانکہ نہیں ہے انکے لئے حجت اسمیں اسلیئے کہ گھر جنت کا فراخ تر نہیں ہے حکمت کے گھر سے اور اسکے آٹھ دروازہ ہیں اور اصل اس حدیث کی ابی الصلت عبد السلام بن صالح ہروی سے ہے کہ شیعہ ہے ولیکن ہے سچا اور اس حدیث میں اختلاف کیا ہے محدثوں نے بعضوں نے تصحیح کی ہے اور بعضوں نے تحسین اور بعضوں نے تضعیف کہا اور بعضوں نے کہا منکر ہے اور کہا یحیی بن معین نے کہ کچھ اصل نہیں ہے اسکی اور ایک جماعت نے نسبت وضع کی کی ہے لیکن کہا حافظ ابو سعید نے کہ یہ حسن ہے باعتبار طرق کے نہ صحیح ہے اور نہ ضعیف اور نہ موضوع ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی ہے بعضے علماء نے یہ حدیث شریک تابعی سے اور نہیں ذکر کیا انھوں نے اسناد اس حدیث میں صنابحی سے جیسا کہ بعضی روایتوں میں آیا ہے اور نہیں پہچانتے ہیں ہم اس حدیث کو کسی سے ثقات میں سے سوائے شریک کے **ف** ع اور خبر فردوس میں یہ حدیث یوں آئی ہے انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا

وعن جابرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاہُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاہُ مَعَ ابْنِ عَمِّہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَیْتُہٗ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ انْتَجَاہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ طائف کے پس سرگوشی کی ان سے پس کہا لوگون نے یعنے منافقون نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھ چچا کے بیٹے اپنے کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین خاص کیا مین نے انکو ساتھ سرگوشی کے لیکن اللہ تعالے نے سرگوشی کی ان سے **ف** ع یعنے پہونچایا مین نے انکو اللہ تعالے کیطرف سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا مجکو اسکے پہونچانیکا بطریق سرگوشی کے پس اس صورت مین گویا سرگوشی کی ان سے اللہ نے نہین کی پس مانند قول اللہ تعالے کے ہی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہ ہی کہ اس سرگوشی مین حضرت نے کچھ مصلحت اس غزوہ کی اور مانند اسکے اسرار دنیویہ بیان کئے کہ تعلق میں ساتھ اخبار دنیہ کے رکھتے ہون نہ یہ کہ دین کی بات انسے چھپائی کی اور دوسرونسے چھپائی اسلئے کہ ثابت ہوچکا ہی صحیح بخاری مین کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کہ آیا تمہارے پاس کوئی چیز ہی کہ جو قرآن مین نہین اتھوں نے کہا قسم ہی اس ذات کی کہ پھاڑا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہین ہی ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قران مین ہی مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہی آدمی کتاب الٰہی مین اور جو کچھ کہ صحیفہ مین ہی نہ انہین دیت وغیرہ کے احکام لکھے تھے **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابی سعیدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یُجْنِبُ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یَسْتَطْرِقُہٗ جُنُبًا غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے کہ اے علی روا نہین ہی واسطے کسیکے کہ پہونچے اسکو جنابت یعنے گذرے اس مسجد مین سوا میرے اور سوا تیرے **ف** ع اتفاقا دروازہ آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضے کا اور گذرگاہ انکی مسجد نبوی مین واقع ہوئی تھی **ترجمہ** کہا علی بن منذر نے پس کہا مین نے واسطے ضرار بن صرد کے کیا معنی ہین اس حدیث کے **ف** ع منذر ساتھ پیش میم اور جزم نون اور زیر ذال معجمہ کے بیٹا انکا علی ایک مرد مشہور ہی عابدون مین سے کہتے ہین کہ اسنے پچپن حج کئے اور حدیث سنی اور جماعت ائمہ سے روایت کی شیعہ محض ہی ولیکن ثقہ ہے صدوق ہی اور ابن حبان نے اسکو ثقات مین ذکر کیا **ترجمہ** کہا ضرار نے نہین حلال ہی کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد کو اور گذرے اسمین حالت جنابت مین سوا میرے اور سوا تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** ع اور کہا جزری نے یہ حدیث ضعیف ہی باتفاق محدثین کے **وعن** اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشًا فِیْھِمْ عَلِیٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ام عطیہ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ انمین علی بھی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا مین نے آنحضرت سے اس حالمین کہ اٹھائے ہوئے تھے دونون ہاتھ اپنے دعا کے لئے فرماتے تھے یعنے وقت بھیجنے انکے کے یا نزدیک لوٹ آنے انکے کے یا الٰہی نہ مار مجھکو یہانتک کہ دکھاوے تو مجکو علی کو یعنے صحیح سالم پھر کر آوین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکھتے تھے حضرت علی سے اور رنج ہوتا تھا آپ کو انکی مفارقت سے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُہٗ مُؤْمِنٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا روایت ہی ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے نہین دوست رکھتا علی کو منافق اور نہین دشمن رکھتا انکو مومن یعنے مومن کامل نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی باعتبار اسناد کے **وعنھا** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے برا کہا علی کو یعنے نسب کی جہت سے پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہ احمد نے **ف** ع یعنے جسنے انکو برا کہا گویا مجکو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہ ہی کہ ہو کفر برا

علیؓ کا کفر پایہ محمول ہو تہدید و وعید پر یا مبنی ہو حلال جاننے پر واللہ اعلم بالحال اور یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کی ہے اور روایت کی طبرانی نے جملہ من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت میں آیا ہے حضرت علی سے من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد **و عن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰہِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْہُ الْيَہُوْدُ حَتّٰى بَہَتُوْا اُمَّہٗ وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَۃِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَہٗ ثُمَّ قَالَ يَہْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُہٗ شَنَآنِيْ عَلٰى اَنْ يَّبْہَتَنِيْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا فرمایا مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجھمیں ایک شباہت ہے عیسیٰ سے دشمن رکھا انکو یہود نے یعنے بہت یہانتک کہ تہمت لگائی انکی ماں کو یعنے حضرت مریم کو تہمت زنا کی لگائی اور دوست رکھا انکو نصاریٰ نے یعنے بہت یہانتک کہ اتارا انکو اس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہیں ہے انکے لیے کہ انکو اللہ یا ابن اللہ کہا پھر کہا حضرت علیؓ نے کہ ہلاک ہونگے یعنے گمراہ ہونگے میرے حق میں اور بسبب میرے دو شخص ایک تو محبت رکھنے والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتھ اس چیز کے کہ نہیں ہے مجھمیں یعنے تفضیل دیگا مجھکو تمام صحابہ پر یا انبیا پر یا اللہ کہے گا مجھکو مانند جماعت نصیریہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجھپر نقل کی احمد نے **ف** ع اس سے معلوم ہوا کہ محبت اسیقدر محمود ہے کہ حد سے نہ گذرے اور موافق قاعدہ عقل و شرع کے ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کیطرف کھینچ لیجاتی ہے اور راہ مستقیم عدالت سے باہر ڈالتی ہے اور منسوب طرف گمراہی کے کرتی ہے اور متصف ساتھ اس صفت کے اہل سنت و جماعت ہی ہیں کہ دونوں طرفوں افراط و تفریط سے اس باب میں محفوظ ہیں خصوصا سادہ لوگ مگر تعصب کی جنکے چہرہ جمال پر نہیں میٹھی ہے حاصل یہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزیں ہیں محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب ہر شخص کو سعی کرنی چاہیے کہ یہ دونوں چیزیں جمع کرے بوجہ اعتدال کے رزقنا اللہ اور حضرت علی سے منقول ہے کہ کہا یحبنی اقوام حتے یدخلوا النار فی حبی و یبغضنی اقوام حتے یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہ احمد نے اور سعدی سے ہے کہ کہا علیؓ نے اللھم العن کل مبغض لنا وکل محبت لنا غال روایت کی احمد نے مناقب میں **و عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اللّٰہُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاہُ اللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ فَلَقِيَہٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَہٗ ہَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے برا ابن عازب اور زید بن ارقم سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اترے غدیر خم پر **ف** ع یعنے وقت پھر نیکے حجۃ الوداع سے اور غدیر خم نام ہے ایک بستی کا کہ تین کوس ہے جحفہ سے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور غدیر اصل میں کہتے ہیں پانی کے تالاب کو اور اسوقت میں صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کے ساتھ جمع تھے ترجمہ پکڑا آنحضرت نے ہاتھ علی مرتضے رضہ کا پھر فرمایا **ف** ع یعنے بعد اسکے جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے ایک منبر بنایا اونٹوں کے پالانوں کا اور اسپر چڑھکر فرمایا ترجمہ کیا نہیں جانتے تم کہ میں نزدیک تر اور دوست تر ہوں ساتھ مومنوں کے انکے نفسوں سے یعنے جیسکہ قرآن مجید میں مذکور ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار مکرر فرمایا غرض کہا صحابہ نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت نے یعنے بعد اسکے کہ علی العموم مومنوں کو فرمایا ہر مومن کو بھی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں اولے اور اقرب ہوں ساتھ ہر مومن کے اسکے نفس سے **ف** ع یعنے میں حکم نہیں کرتا ہوں مومنوں کو مگر اس چیز کا کہ اسمیں بھلائی اور درستی اور خیریت دنیا اور آخرت انکی ہو بخلاف انکے نفسوں کے کہ کبھی طرف شر اور فساد کے بھی بلاتے ہیں ترجمہ کہا صحابہ نے مقرر آپ ایسے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے بار خدایا جو شخص کہ ہوں میں دوست اسکا پس علی دوست اسکا ہے خداوندا دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اسکو کہ دشمن رکھے علی کو **ف** ع اور ایک روایت میں ہے کہ احب من احبہ

وابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وادر الحق معہ حیث دار یعنے دوست رکھ اسکو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اسکو کہ دشمن رکھے اسکو اور مدد کر اسکی کہ مدد کرے علی کی اور نہ مدد کر اسکی کہ نہ مدد کرے علی کی اور پھیر حق کو ساتھ علی کے جسطرف کہ پھرے وہ ترجمہ پس ملاقات کی حضرت علیؓ سے حضرت عمرؓ نے بعد اسکے پس کہا عمرؓ نے واسطے علیؓ کے کہ خوشی ہو تمہارے لئے یا مبنے رہو جیتے رہو گوارا ای بیٹے ابو طالب کے صبح کی تمنے اور شام کی تمنے یعنے ہوئے تم ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کے نقل کی یہ احمد نے **ف** جاننا چاہیے کہ شیعون نے جو تمسک کیا ہی ساتھ بعضی روایتون کے حضرت علیؓ کے احق ہونے پر ساتھ خلافت کے اُنمین سے یہ حدیث اُنکے نزدیک قوی تر دلیل ہی کہتے ہین کہ یہ صریح دلیل ہی اُنکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتے ہین کہ مولے یہان بمعنے اولی ساتھ امامت کے ہی بدلیل قول کے الست اولی بکم نہ بمعنی ناصر و محبوب کے ورنہ احتیاج نتھی صحابہ کے جمع کرنیکی اور اُنکے خطاب کرنیکی اور دعا کرنیکی حضرت علی کے لئے اسلئے کہ جانتے تھے اور پہچانتے تھے اسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کے لئے پس مولی علیؓ کے لئے ویسے ہوا کہ جیسا آنحضرت کے لئے تھا امت پر پس یہ نص صریح ہی اُنکی خلافت پر اور بیشک یہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کے اور طرق اسکے بہت ہین روایت کیا ہی اسکو سولہ صحابیون نے اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سے تیس صحابیون نے اور گواہی دی اُنھون نے اسکی علیؓ کے لئے اسوقت کہ نزاع کی گئی خلافت مین ساتھ اُنکے ایام خلافت اُنکی مین اور بہت اسکے اسنادون مین سے صحاح اور حسان ہین اور التفات نہین کرنا چاہیے اُسکے قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت مین اور نہ اُن بعضون کے قول پر کہ کہا ہی اُنھون نے کہ جملہ اللھم وال من والاہ موضوع ہی اسلئے کہ وارد ہوا ہی طرق متعددہ سے کہ تصحیح کی ہی اسکی اکثر کے دینے نے کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکے کہا ولیکن ہم کہتے ہین شیعہ سے بطریق الزام کے کہ اُنھون نے اتفاق کیا ہی اسپر کہ اعتبار تواتر کا ہی بیچ دلیل امامت کے کہ جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتھ اُسکے استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہیے اور یقین ہی کہ یہ حدیث متواتر نہین ہی باوجود خلاف کے اسمین اگرچہ وہ خلاف مردود ہی بلکہ طعن کرتے ہین بعضے ائمہ حدیث سے اور رجال اُنکے ہین کہ رجوع ہی اُنکی طرف اس امر مین مانند ابو داود سجستانی اور ابو حاتم رازی اور سوا اُنکے کے اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسی نے اہل حفظ و اتقان مین سے کہ جو حدیث کی طلب مین شہر بشہر پھرتے تھے مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوا اُنکے کے اکابر اہل حدیث سے اور یہ بات اگرچہ مخل نہین ہی صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا ایسی حدیث مین عجیب تر ہی اور اُنھون نے شرط کیا ہی تواتر کا حدیث امامت مین پس سوچنا چاہیے اسکو اور اہل سنت وجماعت نے رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ مذکور ہی اور ہم کچھ اسمین سے بطور اختصار کے ذکر کرتے ہین کہ کہا ہی اہل سنت نے کہ نہین مانتے ہم کہ مولی یہان بمعنی حاکم و والی کے ہی بلکہ بمعنی محبوب و ناصر کے ہی اسلئے کہ لفظ مولی کے کئی معنے آئے ہین معتق اور عتیق اور متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور متعین کرنا بعض معنے کا معانی مشترکہ مین سے بے دلیل کے اعتبار نہین رکھتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہی مراد رکھنا محبوب اور ناصر کیونکہ علیؓ سید ہمارے اور پیارے اور مددگار ہمارے ہین اور سیاق حدیث بھی دلالت اس معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنی امام کے معہود معلوم نہین ہی لغت مین اور نہ شرع مین اور کسی نے لغت کے اماموں مین سے نہین ذکر کیا ہی کہ مفعل بمعنی افعل کے آتا ہی اور کہتے ہین کہ یہ چیز اولی ہی فلانی چیز سے اور یہ نہین کہتے ہین کہ مولی ہی اس سے پس غرض سوالات کے بیان کرنے سے تنبیہ ہی اور پرہیز کرنے کے اُنکے بغض سے اسلئے کہ اسکے بیان کرنے مین بڑی بزرگی اُنکی ثابت ہوتی ہی اسلئے اسکے پہلے فرمایا الست اولی بالمومنین من انفسھم اور دعا بھی پھر اسی جہت سے ہی اور بعضے طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموماً اور ذکر علیؓ کا خصوصاً آیا ہی جیسا کہ طبرانی وغیرہ کے ہے ایک ساتھ سند صحیح کے آیا ہی اور یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رغبت دلانے اور تاکید کرنے اُنکی محبت پر ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ سبب اسکا یہ ہی کہ بعضے صحابہ ساتھ علیؓ کے یمن مین تھے اُنھون نے کچھ شکایت اُنکی بعضے امور مین اور اُنکی کسی بات کا انکار کیا تھا از انجملہ بریدہ اسلمی تھے اور صحیح بخاری مین آیا ہی اور ذہبی نے تصحیح اسکی کی ہی کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا اے بریدہ الست اولی بالمومنین من انفسھم الحدیث اور صحابہ کو بھی جمع کیا ہی اور تاکید اس باب مین کی اور کہا شیخ ابن حجر نے کہ مانا ہمنے کہ مولی بمعنے اولے کے ہو لیکن یہ کہان لازم آتا ہی کہ اولے ساتھ امامت کے مراد ہی بلکہ ساتھ قرب اور اتباع کے جیسا کہ قرآن مجید مین

فرمایا اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اور نفی اس احتمال کی نہیں کھتے ہیں ہم مانا ہمنے کہ مراد ولے سے امامت کے ہی لیکن دلیل
نہیں ہے اوپر امامت فی الحال کے بلکہ مآل میں اور بیچ وقت عقد بیعت انکی کے مراد ہو اور تقدیم تینوں خلفا کی باجماع ہی اور علی رض بھی اس اجماع میں داخل ہیں اور قرینہ
اور روایتیں ہیں کہ صحیح ہیں ساتھ خلافت ابی بکر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ حدیث کیونکر نص ہو امامت پر حالانکہ یہ دلیل نہیں لائے اسکو علی اور عباس
نہ غیر انکے وقت حاجت کے ساتھ اسکے بلکہ دلیل لائے اسکو علی رض وقت خلافت اپنی کے پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانے سے ایام خلافت اپنے تک دلیل ہے اوپر کہ جانا انھوں نے کہ نص اسمیں اوپر
خلافت انکی کے کہ متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے ہو نہیں ہے اور باوجود اسکے علی نے خود تصریح کی ہے کہ کوئی نص نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت انکی کے اور نہ خلافت غیر انکی کے
جیسا کہ اخبار صحیحہ میں آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس نص نہیں لاتے ہیں آنحضرت سے اوپر خلافت انکی کے اور نہ خلافت غیر انکی کے جیسا کہ اخبار صحیحہ میں
آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس آنحضرت صلعم کے پاس آئے انکے مرض الموت میں اور عباس نے علی رض سے کہا کہ طلب کرو اس امر کو یعنی خلافت
کو اگر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اسکو آنحضرت کے فرمانے سے اور علی رض نے فرمایا کہ نہیں طلب کرتا میں الحدیث پس اگر یہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی رض کے تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت
کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچھنے کی انسے اور کیوں کہتے عباس کہ اگر یہ امر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اسکو باوجود قرب زمانہ کی ساتھ روز غدیر کے کہ دو مہینے یا کچھ کم یا زیادہ گذر گئے تھے اور
بھول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چھپانا انکا اسکو باوجود حاجت کے اسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہیں تجویز کرتی ہے اسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکے ابوبکر سے یاد رکھتے تھے اسکو
اور جانتے تھے اسکو اور باوجود اسکے جو انھوں نے کچھ تعرض نکیا اور دلیل نلائے اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتے تھے کہ مراد اس سے خلافت علی رض کی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد از روز غدیر کے خطبہ پڑھا اور آشکارا کیا حق ابی بکر رض اور عمر رض کا اور کہا کہ امیر نہو وے تم پر کوئی شخص جیسا کہ اخبار میں آیا ہے اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت
نے رغبت دلائی ہے اوپر دوستی اہل بیت اپنے کے لیکن فرق ہے درمیان محبت اور خلافت کے اور شیعہ کہتے ہیں کہ یاد رکھتے تھے صحابہ اس نص کو ولیکن انھوں نے
اتباع نکیا اسکی اور فرمان برداری نکی ساتھ اسکے از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کے اور امیر المومنین علی رض نے کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کے تھا اور تو
کذب اور افترا ہے اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکھتے تھے اور کثرت بے اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہے اور باوجود اسکے حضرت پیغمبر خدا صلعم سے انھوں نے نص سنی ہو اور
دلیل نہ لاویں اپنے عمل پر تو یہ بات محالات سے ہے اور جب ابوبکر رض دلیل لائے ساتھ حدیث الائمۃ من قریش کے کیوں نہ کہا صحابی نے کہ نص خاص علی رض کے
لیے واقع ہے احتجاج ساتھ اس عموم کے کیوں کرتے ہو تم اور بیہقی امام ابوحنیفہ سے لایا ہے کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گمراہ کہتے
ہیں اور روافض قائل ہیں ونکی تکفیر کے اور کہتے ہیں کہ سب صحابہ سوا ان چند تنوں کے کافر ہوگئے ہیں دنیا سے اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا کہ جس چیز کی طرف گئے ہیں
روافض بسبب اسکے باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہے اسلیے کہ جب چھپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جھوٹ بیچ اول احکام اسلام کے بسبب غرض
نفسانی کے انسے واقع ہوا دیکھو کہ حدیثیں اور اخبار انسے روایت کی گئیں جھوٹ اور باطل ہوئیں بلکہ تعصب رجوع کرتا ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کیطرف کہ انکی صحبت میں ایسی لوگ آئے اور حضرت علی مرتضی رض کیطرف بھی کہ انہوں نے سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید دین کے اور یہ کلام شیخ ابن
حجر کا ہے صواعق محرقہ میں کہ انہوں نے بہت طول طویل ذکر کیا ہے وہاں اور رجوع کیجئے اوسمیں سے تین بطریق اختصار کے یہاں ذکر کیا ہے کافی ہے باللہ التوفیق

وعن بُرَیْدَۃَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا صَغِیْرَۃٌ ثُمَّ خَطَبَھَا عَلِیٌّ فَزَوَّجَھَا
مِنْہُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ کہا پیغام بھیجا خطبہ کا یعنی نسبت ابوبکر اور عمر نے فاطمہ سے پس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چھوٹی ہے **ف** ع اور ایک روایت میں آیا ہے فسکت یعنے چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہ محمول ہو اوپر دفعہ یعنی
ایکبار سکوت کیا ہو اور پھر دوسری بار میں یہ فرمایا ہو کہ وہ چھوٹی ہے **ترجمہ** پھر پیغام بھیجا فاطمہ کا علی رض نے پس نکاح کردیا حضرت نے فاطمہ کا علی رضی اللہ
عنہما نقل کی یہ نسائی نے **ف** ح اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ کہا ام ایمن نے علی رض سے کہ تم کیوں نہیں خواستگاری کرتے فاطمہ کی حال آنکہ آنحضرت کی

جھکا کے بیٹھے ہو کہا علیؓ نے مجھکو شرم آتی ہے کہ آنحضرتؐ کے سامنے یہ کلام عرض کروں پس آنحضرتؐ نے سنا اور راضی ہوئے اور جب علیؓ نے رضا آنحضرت کی معلوم کی تو اٹھا کیا ہو کہا

پس نکاح کر دیا آنحضرتؐ نے فاطمہؓ کا اُنسے **ف ع** اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالکؓ سے کہا خواستگاری کی ابو بکرؓ نے آنحضرت سے اُنکی بیٹی

حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے ابو بکرؓ نہیں اُترا ہی حکم تا منسوز پھر خواستگاری کی اُنکی عمرؓ نے اور بعضے قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو کہ ابو بکرؓ کو

دیا تھا پھر کہا بعضوں نے علیؓ سے کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہؓ کی تو شاید امید ہے کہ تمسے نکاح اُنکا کر دیں کے کہا علیؓ نے کیونکر ہو حالانکہ

خواستگاری کی اُنکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نہ نکاح کیا اُنکا پھر خواستگاری کی اُنکی علیؓ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا ہے مجھکو رب عز وجل

میرے نے اسکا کہا انسؓ نے پھر بلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا اے انس نکل اور بلا میرے پاس ابو بکر صدیقؓ اور عمر ابن الخطابؓ اور عثمان بن عفانؓ

اور عبد الرحمن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور عبیدہ کو انصار میں سے کہا انسؓ نے کہ بلا لایا میں اُنکو پس جبکہ جمع ہوئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس اور بیٹھے اپنے اپنے جگہوں پر اور علیؓ کہیں گئے ہوئے تھے آنحضرت کے کام کے لئے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ المطاع لسلطانہ

المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق لقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ

تبارک اسمہ وعظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزمہا الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصہرا وکان

ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاؤہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب پھر فرمایا آنحضرتؐ نے

کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ نکاح کر دوں میں اپنی بیٹی کا کہ فاطمہؓ بیٹی خدیجہ کی ہے علی ابن ابیطالب سے پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح کیا اُنکا اوپر چار سو

مثقال چاندی کے اگر راضی ہو اس سے علی ابن ابیطالب پس گواہ رہو کہ میں نے نکاح کیا اُنکا چار سو مثقال پر پھر منگایا طباق کھجوروں کا اور رکھا اُسکو آگے

ہمارے پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس ہمنے لوٹا پس جس وقت کہ ہم لوٹ رہے تھے ناگہاں آئے علیؓ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے علیؓ

کے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ نکاح کر دوں تجھسے فاطمہؓ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہووے تو ساتھ اسکے پس کہا علیؓ نے کہ

تحقیق راضی ہوا میں ساتھ اسکے یا رسول اللہ کہا انسؓ نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انسؓ نے پس قسم اللہ

کی البتہ تحقیق نکالی اللہ نے ان دونوں سے اولاد بہت پاکیزہ **وعن** ابن عباسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ بند کر دینے دروازوں کے سوائے دروازہ علیؓ کے نقل کیا ترمذیؒ نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

ف ع یعنے بعضے صحابیوں کے گھر کے دروازے مسجد نبوی میں تھے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کی طرف سے بند کر لو تا کہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی مرد

جنبی مسجد میں ان دروازوں سے نہ آوے مگر دروازہ علیؓ کا کھلا رہا کہ جنابت سے اُنکو آنا مسجد میں درست تھا اور یہ خصوصیت اُنکی تھی بسبب فرمانے آنحضرت کے اور

نہیں اشکال آتا ہے اس حدیث سے اس حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکرؓ میں کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازوں کے بند کرنیکا سوائے دروازہ ابی بکرؓ کے اسلیے کہ اسمیں

تصریح ہے اسکی کہ حکم کیا آنحضرتؐ نے اُنکو دروازوں کے بند کرنیکے لئے حالت مرض الموت اپنے میں اور اسمیں یہ ہی نہیں پس حمل کیجاویگی یہ حدیث حالت بیماری کے پہلے

زمانہ پر اور اسیلئے واضح ہو تا ہے قول علما کا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے طرف ابی بکرؓ کے علاوہ یہ کہ وہ حالت صحیح تر ہے اس سے اور مشہور تر اسلیے کہ وہ متفق علیہ ہے اور یہ

ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے یعنے از راہ متن اور اسناد کے یا معنوں کے لیکن روایت کیا احمد اور ضیائی نے زید بن ارقمؓ سے یہ کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا شبہ میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے ان دروازوں کے سوائے دروازہ علیؓ کے اور ریاض میں ہے کہ روایت کیا اسکو احمد نے زید بن

ارقمؓ سے کہا تھے واسطے ایک جماعت کے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دروازے ہماری مسجد میں کہا زید نے پس فرمایا آنحضرتؐ نے ایک دن کہ بند کرو

یہ دروازے سوائے دروازہ علیؓ کے پس کہا زید نے کہ گفتگو کی اسمیں لوگوں نے پس کھڑے ہوئے آنحضرت خطبہ کے لئے اور حمد و ثنا کی اللہ کی پھر فرمایا اما بعد پس تحقیق

مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بند کرنے ان دروازون کے سواے دروازے علی کے پس گفتگو کی ہے مین گفتگو کرنے والے تمہارے نے اسمین تحقیق مین نے قسم اللہ کی
نہین بند کیا کچھ اور نہ کھولا مین نے اسکو یعنی از خود و لیکن حکم کیا گیا مین ساتھ ایک چیز کے پس پیروی کی مین نے اُسکی اور ابن عباس اور جابر سے بھی بخلاف روایت کی گئی ہے
لیکن صحیح نہین اور صحیح نہین ہے مگر وہی روایت کہ نقل کی گئی ہے صحیحین مین عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد الا باب ابی بکر
اور اگر صحیح بھی ہو حدیث علی کے حق مین تو حمل کیجاویگی دونون حدیثین اوپر دو حالون مختلف کے واسطے تطبیق دینگی درمیان دونون حدیثون کے واللہ اعلم **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ
كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ آتِيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے علی سے کہا تھا میرے
لیے ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کے نہ تھا کسی کے لیے خلائق مین سے آتا تھا مین حضرت کے پاس اول وقت سحر کے ف ع اور سحر کہتے ہین آخر شب کے
چھٹے حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف ترجمہ پس کہتا تھا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کرتا تھا پس اگر کھنکارتے آنحضرت ف ع یعنی ساتھ
جواب سلام کے یا بدون اسکے نہ بار سکے کہ سلام استیذان کے لیے جواب ہی نہین ترجمہ پھرتا مین طرف گھر والون اپنے کے یعنی سمجھ کر کہ حضرت یہان
کسی کام مین مشغول ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہے اور اگر نہ کھنکارتے تو حاضر ہوتا مین آنحضرت کے پاس نقل کی نسائی نے ف خ اور یہ مرتبہ کسی کے لیے نہ تھا
سواے انکے اسلیے کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تھے آنحضرت کے گھر اور راہ اور اختلاط مصاحبت رکھتے تھے بسبب نسبت فاطمہ کے **وَعَنْهُ**
قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ
مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ
مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِي قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے علی رض سے کہا تھا مین بیمار پس گذرے مجھ پر پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم اور مین کہہ رہا تھا یعنی بسبب شدت بیماری کے یا الٰہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہے پس راحت دے مجھکو یعنی مار تا راحت پاؤن مین اور خلاص
ہوؤن سختی اس درد کے سے اور اگر اجل مین ڈھیل ہے تو پس فراخ کر زندگانی میری ف ع لفظ فارفعنی ساتھ زبر ف اور سکون عین معجمہ کے ہے یعنی فراخی کر میرے
لیے زندگانی مین بسبب دینے صحت کے اور ایک نسخہ صحیح مین ساتھ عین مہملہ کے ہے ترجمہ اور اگر ہے یہ بیماری واسطے امتحان آزمایش میرے کے تو پس صبر دے مجھکو کہ
جزع فزع نہ کرون پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسطرح کہا تو نے پھر کہہ پس پھر پڑھی حضرت علی نے سامنے آنحضرت کے وہ دعا کہ پہلے پڑھی تھی پس مارا آنحضرت
نے اسکو ساتھ پانون اپنے کے ف ع یعنی تاکہ متنبہ ہووین غفلت امر اپنے سے اور تاکہ باز آوین شکایت حال اپنے سے اور تاکہ پہونچے انکو برکت قدم مبارک کی اور تاکہ
حاصل ہووے انکے لیے کمال متابعت حضرت کی قدم بقدم ترجمہ اور دعا کی آنحضرت نے کہ معاف اور سلامت دے اسکو یا فرمایا شفا بخش اسکو شک کیا ہے راوی نے ف ع کہ عافہ
فرمایا یا اشفہ یہ کلام کسی نیچے کے راوی کا ہے اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ کہے بیچ بیماری مین اللھم عافنی یا اشفنی بغیر تردید کے اسلیے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنے والا
نہین ہے ترجمہ کہا علی رض نے پس نہ بیمار ہوا مین ساتھ اس درد کے بعد اس دعا کرنے حضرت کے کبھی ہرگز نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف
ع امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب ہاشمی قرشی ہین کنیت انکی تھی ابوالحسن اور ابوتراب اور وہ اول اسلام لائے ہین مردون مین سے اور اختلاف ہے انکے سن مین
اُس دن بعضون نے کہا کہ پندرہ سال سن کے تھے اور بعضون نے کہا آٹھ برس کے اور بعضون نے کہا دس برس کے حاضر ہوئے تھے ساتھ آنحضرت کے تمام غزوون مین سواے تبوک
کے کہ ان دنون مین انکو آنحضرت خلیفہ کر کر چھوڑ گئے تھے بیچ اہل مین اور فرمایا انکے لیے کیا نہین راضی ہے تو یہ کہ ہووے تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے اور تھے
حضرت علی نہایت گندم گون بڑی آنکھون کے قریب تر طرف ٹھنگنے پن کے اور پیٹ آپکا بڑا تھا اور بال جھڑے تھے ڈاڑھی اور کشادہ تھا سینہ اور سر اور ڈاڑھی آپکی سفید تھی

خلیفہ ہوئے سو وہ دن شہید ہونے عثمان رضہ کے کہ روز جمعہ کا تھا اٹھارھوین تاریخ ذیحجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا انکو عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ بیچ جمعہ کی صبح کو سترھوین تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کے زخمی کرنے سے اور غسل دیا انکو انکے دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین رضہ نے اور عبداللہ بن جعفر نے اور نماز انکی پڑھی انکے بیٹے حضرت حسن نے اور دفن کیا انکو وقت سحر کے اور عمر انکی ہوئی تریسٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا ستر برس کی اور بعضوں نے کہا اٹھاون برس کی اور تھی خلافت انکی چار برس اور نو مہینے **باب مناقب العشرۃ رضی اللہ** یہ باب ہے بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کے ف ح ع کہ وہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور ابوعبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید ہیں یہ دس تن صحابہ میں سے مشہور ہیں ساتھ عشرہ مبشرہ کے بسبب بشارت دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکو ساتھ جنت کے اور یہ سب قریشی ہیں اور انکے لیے تقدم اور مناقب اور حیثیتیں ہیں کہ اوروں کے لیے نہیں ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہ بشارت منحصر انہیں کے لیے نہیں ہے بسبب وارد ہونے اسکے کے اہل بیت نبوت کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کے ہیں اور سوا انکے اوراصحاب کے لیے بھی اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے انکے کے یہ ہے کہ ہوں مجتمع ایک حدیث میں یا متفرق حدیثوں میں اور یہیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ افضل صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے باقی دس کے ہیں جیسے کہ تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب نقایہ میں **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عمر** قال ما احد احق بهذا الامر من هؤلاء النفر الذين توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان والزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواه البخاري

روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا یعنی وقت وفات اپنی کے اور وصیت کرنے کے کہ ساتھ خلافت کے اصحاب شوریٰ کو نہیں ہے کوئی سزاوار تر ساتھ اس کام کے یعنی خلافت کے ان چند لوگوں سے کہ وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ان سے تھے راضی ف ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا بلاشبہ یا مراد رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکے سبب سے مستحق ہوں خلافت کے یہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے پس یہاں مراد زیادہ راضی ہونا ہے بنسبت اور صحابہ کے بسبب ہونے انکے کے عشرہ مبشرہ سے ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہ بخاری نے ف ح ع حضرت عمر نے جوان چھ ہی کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ میں سے تو اسلیے کہ آپ اور ابوبکر تو انمین افضل تھے سب جانتے تھے کیا حاجت تھی انکے ذکر کرنے کی اور ابوعبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو آنحضرت نے امین امت اور امین حق الامین کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر رضہ سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکے چچا کے بیٹے اور بہنوئی تھے متہم ہونے کے لیے انکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا انمیں سے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو ان لوگوں میں کہ آنحضرت راضی تھے ان سے ولیکن اہل شوریٰ میں داخل نہ کیا پھر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے یا تو ساتھ عقد ہونے اسکے کے اہل حل و عقد سے جیسا کہ واقع ہوا خلافت کے لیے عقد کیا گیا واسطے ابی بکر کے اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنے امام کے اوپر خلیفہ کرنے ایک کے جو کہ لائق اسکے ہو مانند عمر رضہ کے اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے اسکے کہ وہ افضل ہو اسی سے بسبب اجماع علماء کے بعد خلفاء راشدین کے اوپر امامت بعضوں کے قریش میں سے باوجود موجود ہونے افضل کے انسے اسلیے کہ غیر افضل کبھی خوب قدرت رکھتا ہے تدبیر کرنے امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کی اور خوب خبرگیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہے فتنہ کے دفع کرنے میں اور نہ ہے یہ کہ شرط کرنا عصمت کا امام میں اور رہونا اسکا ہاشمی اور ظاہر ہونا معجزے کا اسکے ہاتھ پر کہ جسے جانا جاوے صدق اسکا پس یہ خرافات شیعہ کے ہیں اور جہالات انکی سے ہے اور طرفداری اور تمہید ہے انکی گمراہیوں کی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہے باوجود نہ ہونے ان چیزوں کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں بھی **وعن** قیس بن ابی حازم قال رایت ید طلحة شلاء وقى بها النبي صلى الله عليه وسلم يوم احد رواه البخاري اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ کہا دیکھا میں نے ہاتھ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کار سے اور شل ہو گیا تھا بسبب اسکے کہ بچایا تھا ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل کی یہ بخاری نے ف ح ع طلحہ رضہ نے روز احد کے اپنے تئیں آنحضرت کی سپر کیا تھا اور انکے بدن پر کچھ اوپر اسی زخم لگے تھے یہانتک کہ مقصود میں

اسکا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا اور صحابہ جب ذکر روز احد کا کرتے تو کہتے کہ وہ دن پورا پورا طلحہ کا تھا اور طلحہ بیٹے عبید اللہ کے ہیں کنیت انکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہیں حاضر ہوئے سب
غزووں میں سوائے بدر کے کہ حضرت نے انکو کسی کام کے لیے بھیجا تھا انکو اور تھے یہ گندم گون بہت بال والے خوبصورت قتل کیے گئے دن جمل کے پنجشنبہ کے دن بیسویں تاریخ
جمادی الثانیہ کے سن چھتیس ہیں اور دفن کیے گئے بصرے میں اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی **وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
یاتی بخبر القوم یوم الاحزاب قال الزبیر انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ احزاب کے کہ اسکو خندق بھی کہتے ہیں کون ہے کہ لاوے میرے پاس خبر قوم کی ف ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہے
بمعنی گروہ کے کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہو کر اور آپس میں اتفاق کر کر آنحضرت سے لڑنے کے لیے آئے تھے کفار بارہ ہزار تھے اور
مسلمان تین ہزار قریب ایک مہینے کے گرد مدینہ کے خندق کھود لی تھی اور مسلمان بہت تنگ حال تھے اور صف جنگ نہیں ہوا فقط کچھ تیر اور پتھر اندازی
ہوئی تھی پھر اللہ تعالی نے ہوا اور ملائکہ مدد کے لیے بھیجے اور ہوا تند کہ انکے تمام خیمہ وغیرہ انکے اکھیڑ ڈالے اور شکست ہوئی کفار کو پس تب میں آنحضرت نے فرمایا کہ
کوئی ہے کہ خبر قوم کی لاوے اور جانا انمیں دشوار تھا کہ تا خبر تحقیق لاوے پس اس حالت میں **ترجمہ** کہا زبیر نے کہ میں لاتا ہوں خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نے
کہ تحقیق ہر نبی کے لیے مددگار ہوتے ہیں اور مددگار میرا زبیر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** زبیر بیٹے عوام کے کنیت انکی ابو عبد اللہ قرشی اور ماں انکی صفیہ بیٹی
عبد المطلب کی اور پھوپھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور زبیر قدیم الاسلام تھے سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عذاب دیا انکو انکے چچا نے دھوئیں کا تاکہ اسلام چھوڑ دیں
پس نہ چھوڑا انھوں نے اور حاضر ہوئے وہ تمام غزووں میں آنحضرت کے ساتھ اور اللہ کی راہ میں اول تلوار انھوں ہی نے کھینچی ہے اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ
روز احد کے اور تھے گورے دراز قد کچھ مائل دبلے پن کی طرف قتل کیا انکو عمر بن جرموز نے سفوان میں کہ نام ایک موضع کا ہے زمین بصرہ میں سن چھتیس میں عمر
انکی چونسٹھ برس کی ہوئی اور دفن کیے گئے وادی سباع میں پھر نقل کیے گئے طرف بصرہ کے اور قبر انکی مشہور ہے آج تک **وعن الزبیر قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم من یاتی بنی قریظۃ فیاتینی بخبرہم فانطلقت فلما رجعت جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ابویہ فقال فداک ابی وامی متفق علیہ اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کون ہے کہ جاوے بنی قریظہ کے پاس کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے رہنے والے گرد مدینہ کے پس لاوے میرے پاس خبر انکی پس چلا میں **ف ع** یعنی تاکہ لاؤں خبر انکی
جاننا چاہیے کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کے متوجہ بنی قریظہ کی طرف ہوئے اور پندرہ روز تک انکو گھیرے رکھا اور پھر فتح پائی پس یہ بات وہاں فرمائی
یا غزوہ احزاب میں بھی بنو قریظہ تھے وہاں خبر انکی منگائی ہو زبیر رض کہتے ہیں **ترجمہ** پس جبکہ خبر لیکر پھرا میں جمع کیے میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ماں باپ اپنے پس فرمایا قربان ہو تیرے باپ میرا اور ماں میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** اور یہ نہیں تعظیم ہے انکی قدر کی اور اعتبار ہے انکے عمل کا
اور یہ اسلیے ہے کہ انسان نہیں کہتا ہے ایسا اگر ایسے کے لیے تعظیم کرتا ہے اسکی اور روایت کیا گیا ہے زبیر سے کہا انہوں نے کہ جمع کیے میرے لیے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے دو بار احد میں اور بنی قریظہ کی جنگ میں اور آیا ہے کہ زبیر نے اپنی بیٹی عروہ سے کہا اے بیٹے میرا نہیں ہے کوئی عضو میرا مگر
کہ زخمی کیا گیا ہے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **وعن علی قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ابویہ لاحد**
الا لسعد بن مالک فانی سمعتہ یقول یوم احد یا سعد ارم فداک ابی وامی متفق علیہ اور روایت ہے علی رض سے کہا نہیں سنا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے ہوں ماں باپ اپنے کسی کے لیے مگر واسطے سعد بن مالک کے پس تحقیق سنا میں نے حضرت سے فرماتے دن غزوہ احد کے یعنی سعد کو قوت
کرو تیر مارتے تھے کافروں کو اے سعد پھینک تیر قربان ہوں تیرے باپ ماں میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص
ہیں اسلیے کہ مالک یہی ہے نام ابی وقاص کا ہے اور اوپر کی روایت میں جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت نے زبیر کے لیے بھی ثابت ہوا اور یہاں حضرت علی نے ایسا کچھ فرمایا پس

تطبیق یہیں اور درمیان خبر زبیر کے یہ ہے کہ حضرت علی کو اطلاع نہ ہو زبیر کے لیے فرمانے کی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد علی رضہ کو یہ ہو کہ آنحضرت سے بلا واسطہ کسی کے
کہتے ہیں سنا نہیں اور یہ منافی نہیں ہے اسلیے کہ مطلع ہوئے ہوں وہ زبیر کے حق میں کہنے پر بواسطہ غیر کے کہا مولف نے کہ کنیت سعد کی ابو اسحق ہے زہری ہیں قرشی ہیں
قدیم الاسلام کہ اسلام لائے سترہ برس کی عمر میں اور کہا سعد نے کہ تھا میں ثالث الاسلام یعنی دو شخصوں کے بعد میں اسلام لایا اور اول تیر جنہوں نے کفار پر مارا تھا میں اور حاضر
ہوئے ہیں سعد تمام غزووں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور تھے سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تھے یعنی کہ ڈرتے تھے لوگ آپ کی بددعا سے اور امید رکھتے
دعا خیر کی سبب مشہور ہونے قبولیت دعا انکی کے لوگوں کے نزدیک اور یہ اس سبب سے تھا کہ آنحضرت نے فرمایا انکے حق میں اللھم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیے
آنحضرت نے انکے لیے اور زبیر کے لیے ماں باپ اپنے کہ فرمایا دونوں کے لیے فداک ابی وامی اور نہیں کہا کسی کے لیے سوا ان دونوں کے اور تھے یہ گندم گون اور بدن پر بال
بہت تھے مرے اپنے قصر میں بیچ عقیق کے قریب مدینہ کے پھر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ میں اور نماز پڑھی انکی ابن الحکم نے کہ وہ ان ایام میں حاکم تھا مدینہ کا اور دفن
کیے گئے وہ بقیع میں سنہ پچپن میں اور عمر انکی تھی کچھ اوپر ستر برس کی اور عشرہ مبشرہ میں سے انکا انتقال ان سب کے بعد ہوا ہے اور حاکم کیا تھا انکو کوفہ کا عمر اور عثمان رضہ نے
اور روایت کی ان سے حدیثیں خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے **وعن** سعد بن ابی وقاص قال انی لاول العرب رمی بسھم
فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہے سعد سے کہا تحقیق میں اول عربوں کا ہوں کہ پھینکا تیر خدا کی راہ میں نقل کی بخاری اور
مسلم نے ف ع یعنی میرے پہلے کسی نے تیر راہ خدا میں نہیں مارا اور یہ ماجرا اسکا یہ تھا کہ اول سال ہجری میں آنحضرت نے ابو عبیدہ بن الحارث کو ساتھ ساٹھ سواروں
کے واسطے جنگ ابو سفیان بن حرب اور اور مشرکوں کے بھیجا لیکن انمیں کچھ لڑائی نہیں واقع ہوئی بجز اسکے کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر انکی طرف پھینکا اور یہ اول
تیر تھا کہ اس امت میں راہ خدا میں گیا **وعن** عائشۃ قالت سھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ المدینۃ لیلۃ
فقال لیت رجلا صالحا یحرسنی اذ سمعنا صوت سلاح فقال من ھذا قال انا سعد قال ما جاء بک قال وقع فی نفسی خوف علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ فدعا لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نام متفق علیہ
اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا نہ سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے اپنے کے مدینہ میں یعنی کسی غزوہ سے ایک رات یعنی بخوف اعداء دین کے پس فرمایا آنحضرت
نے کاشکے ایک مرد نیکبخت نگہبانی کرے میری ناگہاں سنی ہمنے آواز ہتیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کھٹ کھٹ بولتے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ کہا میں سعد
ہوں فرمایا آنحضرت نے کیا چیز لائی تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا ہے دل میں خوف بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تنہا ہیں مبادا اعداء دین کے
کچھ ضرر پہنچاویں پس آیا میں تا نگہبانی کروں انکی اور خدمت بجا لاؤں پس دعا کی سعد کے لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آرام فرمایا نقل کی بخاری اور مسلم
نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح متفق علیہ اور روایت ہے
انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر امت کے ایک امانتدار ہے کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کے خیانت نہیں کرتا اور امانتدار اس امت کا
ابو عبیدہ بن الجراح ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع اور خاص کیا انکو ساتھ امانت کے باوجودیکہ امانت اور صحابہ میں بھی تھی اسلیے کہ ان میں غالب تھی یہ صفت
بہ نسبت اوروں کے یا یہ کہ یہ صفت ان میں غالب تھی بہ نسبت انکی اور صفتوں کے اور مدح انکی میں کتنی ہی روایتیں آئی ہیں چنانچہ مرقات میں لکھی ہیں اور انکی نصائح میں سے
یہ ایک نصیحت کیا خوب ہے بادروا السیئات القدیمات بالحسنات الحادثات الا رب مبیض لثیابہ مدنس لدینہ الا رب مکرم لنفسہ مھین لھا نہیں کہا مولف نے کہ وہ ابو عامر بن
عبد اللہ بن الجراح تھے قرشی ہیں اسلام لائے ساتھ عثمان بن مظعون کے اور پہلے ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پھر طرف مدینہ کے اور حاضر ہوئے سب جہادوں میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ٹھہرے رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور کڑیاں خود کی آنحضرت کے چہرہ مبارک پر گڑ گئیں تھیں روز احد کے انہوں نے دانتوں سے
پکڑ کر کھینچیں حتی کہ دو دانت آگے کے انکے گر پڑے تھے دراز قد خوشرو سبک گوشت مرے طاعون عمواس میں بیچ اردن کے سنہ اٹھارہ میں اور دفن کیے گئے

تبالہ میں اور نماز پڑھی انپر معاذ بن جبل نے اور عمر انکی اٹھائیس برس کی ہوئی۔ **وَعَنْ** ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ اَبُوْبَكْرٍ فَقِيْلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ تابعی سے کہ کہا سنا میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حال میں کہ پوچھی گئیں تھیں وہ کہ کس کو آنحضرت خلیفہ بناتے اگر فرضاً اپنے سامنے خلیفہ کرتے کسی کو صحابہ میں سے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر کو خلیفہ کرتے پس کہا گیا اور پوچھا گیا کہ پھر کس کو کرتے بعد ابی بکر کے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عمر کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد عمر کے کہ اسکو خلیفہ کرتے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح ع کہ امین تھے اور لائق اس کام کے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی کہا اسوقت کہ خلیفہ کرتے تھے انکو کہ مجھکو خلافت سے کیا کام ہے یہ علی ہے اور عمر ہے اور ابو عبیدہ بن الجراح ہے جسکو چاہو انہیں خلیفہ کرو پس کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ تم سے زیادہ کون لائق ہے پیش کیا تم کو آنحضرت نے واسطے کار دین یعنی امامت کے پس کون ہے کہ موخر کرے تم کو کار دنیا میں وہاں سے معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ تھا کہ ابو عبیدہ اولی تھے ساتھ خلافت کے بعد شیخین رضی اللہ عنہما کے بقیہ اصحاب شوری سے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہاڑ حرا پر آنحضرت تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم پس ہلا پتھر حرا کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جا پس نہیں تجھ پر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضوں نے راویوں میں سے یہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بھی حرا پر تھے ہمراہ آنحضرت کے اور ذکر نہیں کیا اس بعض نے علی کا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع مراد شہید سے علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ہیں کہ سب شہید ہوئے ہیں اور شہادت طلحہ اور زبیر کی بیچ واقعہ حرب جمل کے ہے یعنی حرب میں بلکہ باہر اس سے از راہ ظلم کے مارے گئے اور یہ ثابت ہے کہ جو کوئی قتل کیا جاوے از راہ ظلم کے تو وہ شہید ہے اور ذکر نہیں کیا اس بعض نے علی کا اسکے بیچ جو لفظ زاد کا کہا ہمیں مسامحہ ہے اسلیے کہ نہیں معاوضہ در میان زیادہ اور ترک کے اور اشکال یہ لازم آتا ہے کہ سعد بن ابی وقاص قتل نہیں کیے گئے ہیں وہ اپنے قصر میں مرے ہیں کہ وادی عقیق میں تھا پس توجیہ اس روایت کی یا تو یہ ہے کہ فرمایا تغلیبا یعنی اکثر ان میں شہید ہی تھے پس باعتبار للاکثر حکم الکل کے ایسا کچھ فرمایا اور یا جیسے کہ سید جمال الدین نے کہا لائق یہ ہے کہ کہا جاوے کہ شاید موت انکی بسبب کسی مرض کے ایسے امراض میں سے کہ باعث ہوتے ہیں حکم شہادت کے مانند پیٹ کی بیماری وغیرہ کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر بہشت میں ہیں اور عمر بہشت میں اور عثمان بہشت میں اور علی بہشت میں اور طلحہ بہشت میں اور زبیر بہشت میں عبد الرحمن بن عوف بہشت میں اور سعد بن ابی وقاص بہشت میں اور سعید بن زید بہشت میں اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے سعید بن زید سے **ف** ع ح سعید بن زید بہنوئی ہیں حضرت عمر کے کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انسے منسوب تھیں اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائے حضرت عمر ستر کیا دن ہجری میں وفات ہوئی انکی اور مدفون ہوئے وہ بقیع میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر تھی انکی اور ایک رتبہ جو ان دس کو شہرت اور امتیاز ان دس بزرگواروں کے سے اور بشارت جنت کے یہ ہے کہ انکی بشارت ایک حدیث میں واقع ہوئی اور اور بھی کئی جہیں علما نے لکھی ہیں بالابشارت مخصوص اور منحصر نہیں ان میں ہے اور ان کے لیے بھی آئی ہے۔

صرح بذلک العلماء اور یہان ایک نکتہ ہے کہ اُسپر تنبیہ دینا چاہیے کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہ حدیثون مین واقع ہوا ہے سب کا یا بعض کا اسی ترتیب سے
ہوا ہے جس سے حقیقت مذہب سنت وجماعت کی ثابت ہوتی ہے اور اسپر یہ گمان نکرنا کہ راوی ترتیب کو تغیر دیکر موافق اعتقاد کے لائے ہون چنانچہ شا
ید کار کبھی تھوڑے سے تغیر اور تقدیم وتاخیر کی رعایت کرتے ہین کہ جہان مقصود مین فرق نہین آیا یہان کیونکر تغیر کرینگے جس طرح ہے اسی طرح ادا کرتے ہین

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً
عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ
وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيْهِ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ اور روایت ہے انس سے اُنہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مہربان ترین امت میری کا میری امت پر ابوبکر رض ہے کہ نرمی اور لطف ونیکی سے لوگون کو خدا کی طرف بلاتے ہین اور پہنچاتے ہین اور سخت
ترین امت میری کا بیچ کار دین خدا کے عمر رض ہے کہ تشدد وسختی سے امر معروف اور نہی عن المنکر کرتے ہین اور بہت سچا انکا حیا مین عثمان رض ہے فی الواقع صفت حیا کو
عثمان رض سے ساتھ ایک طرح کی خصوصیت اور تنہائی تھا اور حیا شعبہ عظیمی ہے ایمان کا اور ظاہر بہت سچا اسلیے کہا کہ حیا کبھی بحکم طبیعت بشری کے بھی ہوتی
ہے اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر وہ ہے کہ موافق شریعت کے اور مطابق حق کے ہو ترجمہ اور بہت فرائض دان انکے زید بن
ثابت ہین فی الواقع علم فرائض میراث یہ خوب جانتے تھے اور بڑے فقہا صحابہ مین سے تھے اور لکھنے والے وحی کے اور جمع کرنے والے اور لکھنے قرآن کے بھی تھے
ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت مین ترجمہ اور بہت پڑھنے والا قرآن کا اور بہت ماہر تجوید قرآن مین ابی بن کعب ہے فی الواقع یہ بھی کاتب
وحی تھے اور ان چھ صحابہ مین کے تھے کہ جنہون نے قرآن یاد کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین انکو سید القراء کہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکا سید الانصار نام رکھا تھا اور عمر رض سید المسلمین کہتے تھے اور جب سورہ لم یکن الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا نے حکم کیا ہے کہ اسکو تجھپر
پڑھون اور تجھے سناؤن اُنہون نے کہا کہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا ہان تیرا نام لیا ہے پس وہ روئے آنحضرت صلعم بھی رونے لگے اور
وفات ہوئی انکی مدینہ مین سنہ انیس ۱۹ مین حدیثین روایت کین ان سے خلق کثیر نے ترجمہ اور بہت جاننے والا انکا حلال وحرام کو معاذ بن جبل ہے فی الوا
قع یہ جناب رضی اللہ عنہ انصار مین سے ہین اور ان ستر مردون مین کے تھے کہ حاضر ہوئے عقبہ کو اور آنحضرت نے بھائی چارہ کروا دیا تھا انمین اور عبد اللہ بن
مسعود مین اور بعض نے کہا انمین اور جعفر بن ابی طالب مین اور بھیجا انکو آنحضرت صلعم نے قاضی کرکر یمن مین اور اسوقت مین اٹھارہ برس کے تھے
طاعون عمواس مین وفات پائی سنہ اٹھارہ مین اور عمر انکی اٹھاسی برس کی ہوئی اور اسوقت کہتے تھے خداوندا یہ رحمت ہے تیری تیرے بندون پر خداوندا
معاذ کو اور اسکے اہل وعیال کو اس سے محروم نکر اور آیا ہے کہ وقت جانے کے اس عالم سے کہتے تھے خفہ کر جتنا کہ چاہیے تو قسم ہے تیری عزت کی جانتا ہے
تو کہ مین تجھکو دوست رکھتا ہون یا کچھ اور طرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نے کہا تھے ہم تشبیہ دیتے معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ مضمون اس آیہ کے کان امة
قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتے تھے معاذ آنحضرت کے زمانہ مین اور ابوبکر کے زمانہ مین اور جب یمن بھیجے تو کہتے تھے عمر رض کہ خالی چھوڑا معاذ نے اہل مدینہ کو فقہ سے اور حاضر ہوئے
وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر مین اور جہادون غیرہ مین اور وقت رحلت کے کہا اپنے یارون کو جسوقت کہ وہ رونے لگے کیون روتے ہو اور کس چیز نے رولایا تم کو کہا لوگون نے کہ روتے
ہین ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہے بسبب موت تمہاری کے کہا علم و ایمان قائم ہین روز قیامت تک تلاش کرو حق کو جس سے کہ ہو اور رد کرو باطل کو جسپر کہ ہو مناقب انکے
بہت ہین زیادہ از حد ترجمہ اور ہر امت کے لیے امین ہے اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے فی الواقع اور ایک روایت مین ہے کہ ہر پیغمبر کے لیے
ایک امین ہے اور امین میرا ابو عبیدہ ہے اور انکے کمال زہد پر دلالت کرتا ہے یہ قصہ جو ریاض مین مذکور ہے کہ کہا عروہ بن الزبیر نے جبکہ آئے عمر بن الخطاب شام سے

ملے انسے بڑے بڑے امرا پس کہا عمرؓ نے کہ کہاں ہیں بھائی میرے لوگوں نے کہا کون کہا عمرؓ نے ابوعبیدہ کہا لوگوں نے کہ آپ آتے ہیں تمہارے پاس پس
جب آئے انکے پاس اترے عمرؓ سواری سے اور گلے لگایا انکو پھر انکے گھر میں گئے پس نہ دیکھی ابوعبیدہ کے گھر میں مگر ایک چھوٹی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اور اور روایت
میں آیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ابوعبیدہ کو کہ ہم کو اپنے گھر میں لیجاو پس آئے انکے گھر میں پس نہ دیکھا کچھ کہا کہاں ہے اسباب تمہارا نہیں دیکھتا ہوں مگر ایک نمدہ اور رکابی
اور تلوار حالانکہ تم امیر ہو آیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے پس اٹھے ابوعبیدہ اور گھر کے اندر گئے اور لے آئے وہاں سے کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کے پس روئے عمرؓ اور کہا کہ فریفتہ کر
دیا ہم سب کو دنیا نے سوا تیرے اے ابوعبیدہ اور یہ رضی اللہ عنہ قرشی ہیں ملتے ہیں واسطہ ساتھ آنحضرتؐ کے فہر بن مالک میں جمع ہوتے ہیں حاضر ہوئے ہیں تمام مشاہدہ
میں ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے اپنے باپ کو خدا اور رسول کی محبت میں قتل کیا اور ثابت رہا ساتھ آنحضرت کے روز احد کے اور کھینچے دو حلقے خود کے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارہ مبارک میں گڑ گئے تھے اپنے دانتوں سے اور دو دانت انکے گر پڑے بسبب نکالنے کے زور سے اور انہوں نے بیچ طاعون
عمواس میں وفات پائی حضرت عمرؓ کے عہد میں اور نماز انکی پڑھی معاذ بن جبل نے اور فرماتے تھے حضرت عمرؓ اپنی وفات کے دن کہ اگر ابوعبیدہ بن جراح ہوتے تو سپرد
کرتا میں یہ کام انکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار کو انکے مشاورت کے اور تفویض کرتا میں واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور روایت
کی گئی ہے معمر سے قتادہ سے بطریق ارسال کے اور معمر کی حدیث میں آیا ہے اور علم بحق زیادہ کرنے والا میری امت میں سے علی ہے ف ح ع اور اسیلئے حضرت عمرؓ نے
مشاورت اور لیتے فتوی انکے حکم نہیں کرتے تھے اور اگر حضرت علیؓ موجود نہ ہوتے تو توقف کرتے اور ظاہر یہ ہے کہ معنی اقضاہم کے ہیں خوب جاننے والے احکام
خصومت کے کہ محتاج ہے طرف قضا کے اور اس روایت میں فضیلت حضرت علیؓ کی ابوبکر اور عمر رض پر ثابت نہیں ہوئی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہیں
ہے انکی شان میں اور بہت نصوص آئے ہیں چنانچہ یہ آیہ صریح حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ
من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہ خاص ابوبکر ہی کے شان میں نازل ہوئی ہے کہ پہلے فتح مکہ کے انہوں نے اپنا مال جہاد میں صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی
کہ انکے برابر کوئی نہیں ہو سکتا اور بہت روایتیں انکی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں حاصل یہ کہ حدیثیں متعارض ہیں اور دلیلیں متناقض پس اعتبار اسکا ہے کہ جسپر
اتفاق کیا جمہور صحابہ نے اور اجماع کیا اسپر اہل سنت نے اور وہ یہ ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل حضرت ابوبکرؓ ہیں باعتبار کثرت ثواب کے اور پھر
عثمان رضی اللہ عنہم پھر جاننے تو کہ علیؓ اور معویہ رضی اللہ عنہما میں جنگ خصومت واقع ہوئی - اور تھیں دونو جماعتیں کہ برا کہتی تھیں بعض انکے بعض کو اور
نہیں حکم کیا کسی نے انمیں سے ساتھ کفر دوسرے کے لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئے پس نہیں نسبت کفر کی کر سکتے ہیں ہم کسی کو بسبب جہل اور برا کہنے کے اور اعتقاد
کرنا چاہیے کہ امیر المومنین علی رضہ نے اجتہاد کیا خلافت میں اور مصیب ہوئی اجتہاد میں اور تھے وہ سزاوار ترین لوگوں کے ساتھ خلافت کے اسوقت میں
اور معاویہ نے اجتہاد کیا تھا میں اور خطا کی اجتہاد میں اور نہیں تھے وہ مستحق خلافت علی رضہ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالی یغفر لنا ولہم وحشرنا فی زمرتہم **وَعَنِ الزُّبَیْرِ**
قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَی الصَّخْرَةِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ
حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں روز احد کے ف ع بسبب مبالغہ کے بیچ امتثال قول اللہ تعالی کے خذوا حذرکم یعنی
لو تم بچاو اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استعمال ہتیاروں کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ میں منافات ساتھ
توکل کے نہیں رکھتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایسے امور واسطے تعلیم امت کے کرتے ہوں ترجمہ پس اٹھے آنحضرت اور متوجہ ہوئے طرف ایک پتھر کے کہ وہاں تھا
تا اسپر چڑھیں اور دیکھیں طرف کفار کے اور اپنے سے دکھائی دیں ابرار کو پس نہ چڑھ سکے یعنی بسبب بوجھ زرہوں کے پس بیٹھے طلحہ نیچے آنحضرت کے
یہاں تک کہ چڑھے اور قرار پکڑا آنحضرت نے اس پتھر پر پس سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے واجب کی طلحہ نے نقل کی ترمذی نے ف ع یعنی جنت

جیسے کہ ایک روایت مین ہی واقع ہوا ہے یعنی یہ کہ انہون نے ثابت کی بہشت اپنے لیے بسبب اس عمل کے یا کسی چیز کے کی اس دن کہ اپنے اوپر جو کھون اٹھائی کہ اپنے تئین آنحضرت کے سپر کیا یہان تک کہ تیر لگے انکے بدن مین اور زخمی ہوا تمام جسد انکا یہان تک کہ شل ہو گیا ہاتھ انکا اور زخم لگے انکے کچھ اوپر اسی۔ حتی کہ ستر مین بھی اور تھے صحابہ کہ جب ذکر کرتے روز احد کا کہتے کہ یہ دن سارا تھا واسطے طلحہ کے اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ عتبہ بن وقاص نے پتھر مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کے پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا نیچے کا ہونٹھ اور عبد اللہ بن شہاب زہری نے زخمی کی پیشانی انکی اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا ٹھکی گئین دو کڑیان زرہ کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑے رسول خدا صلعم ایک گڑھے مین ان گڑھون مین سے کہ کھودے تھے عامر نے تاکہ گر پڑین انمین مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نے ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اٹھایا آپ کو طلحہ بن عبید اللہ نے یہان تک کہ سیدھے کھڑے ہوئے اور چوسا ابوسعید خدری نے خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے چوسا خون میرا نہین مس کریگی اسکو آگ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے فرمایا آنحضرت نے کہ جو کوئی دوست رکھے کہ دیکھے طرف اس شخص کی چلتا ہے روی زمین پر اس حال مین کہ تحقیق مر رہا ہے اور یا انتظار مرنے کے ہے یعنی اگر کوئی چاہے کہ مردہ کو دیکھے کہ روے زمین پر چلتا ہے تو اسے چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے یعنی طلحہ کے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ جسکو خوش لگے کہ دیکھے طرف شہید کے کہ چلتا ہو روے زمین پر تو چاہیے کہ دیکھے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے فتح اور تحقیق لفظ نحب کی یہ ہے کہ نحب ساتھ نون اور حاء مہملہ اور باء موحدہ کے بمعنی نذر اور موت اجل کے آتا ہے اور بیچ آیہ کریمہ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر کے ساتھ دونون معنون کے تفسیر کیا ہے مفسرون نے یعنی مسلمانون مین سے ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جو کچھ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے پس بعضون نے انمین سے ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری راہ خدا مین کی تھی یعنی شہید ہو گئے راہ خدا مین اور بعضی انتظار اسکا کرتے ہین اور حدیث مین بھی حمل کرنا دونون معنون پر درست ہے اور ظاہر دوسرے ہی معنی ہین جیسے کہ دوسری روایت مین آیا ہے شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہ کہ خبر دی کہ طلحہ ان لوگون مین سے ہے کہ پوری کی نذر اپنی اور لکھی موت اسکی راہ مین اگرچہ زندہ ہے اور طلحہ نے اپنے تئین سپر آنحضرت کی کیا تھا اور بہت گھایل ہوئے تھے روز احد کے چنانچہ اوپر کی حدیث مین ذکر اسکا ہو چکا ہے اور حقیقت مین یہ اشارہ ہے طرف موت اختیاری کے کہ حاصل ہوتی ہے اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سے غایب ہونا ہے عالم شہادت سے بسبب مستغرق ہونے کے ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب اسکے طرف اللہ تعالی کے اور یہ نتیجہ موت اختیاری کا ہے اور احتمال ہے کہ ہو اشارہ طرف حاصل ہونے شہادت کے مآل کار مین کہ دلیل ہے انکے خاتمہ بخیر ہونے کی **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا سنا میرے کانون نے آنحضرت کے منہ سے کہ فرماتے تھے طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہین بہشت مین فتح یہ کنایہ ہے انکے کمال قرب سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی انکے لیے اس دن یعنی روز احد کے خداوندا قوی کر تیر اندازی انکی اور قبول کر دعا انکی نقل کی بغوی نے شرح السنہ مین فتح مناسبت اجابت دعا کی ساتھ قوت تیر اندازی کے ظاہر ہے کہ تعبیر دعا کو ساتھ تیر کے کرتے ہین جیسے کہ کہا کسی بزرگ نے مصرع از ہر کرانہ تیر دعا کی کنم روان + و گویا اجابت انکی دعا کی ایک اثر انکے تیر مارنے کی تھی

کہ پہلے راہ خدا میں انہوں نے ہی تیر مارا وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی یا الٰہی قبول کر یعنی دعا واسطے سعد بن ابی وقاص کے جس وقت کہ دعا مانگے
تجھ سے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ
اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهُ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نہیں جمع کیا
آنحضرت نے اپنے باپ اور ماں کو مگر واسطے سعد کے یعنے روز احد کے فرمایا واسطے اسکے روز احد کے پھینک تیر قربان ہو تیرے باپ میرا اور ماں میری
اور فرمایا واسطے اسکے یہ بھی پھینک تیر اے نوجوان قوی نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع تھے یہ جوان قوی اسلام لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسوقت میں
یہ ستران برس کے عمر میں تھے اور ایک وقت میں لازم کیا تھا انہوں نے اپنے گھر میں بیٹھنا لاایک قبہ میں بیٹھے رہتے تھے اور اپنے گھر کے لوگوں کو کہ دیا تھا کہ
مجھ سے لوگوں کی خبر کچھ نہ کہا کرو یہاں تک کہ جمع ہووے امت کسی امام پر وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُءٌ خَالَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ
فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِيْ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے سعد یعنے
آنحضرت کی مجلس مبارک میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ہے ماموں میرا یعنی میری ماں کی قوم میں سے ہے پس چاہیئے کہ دکھا دے مجھکو کوئی شخص ماموں اپنے
کو ف ح ع یعنی برابر اور مانند اس ماموں کے کہ میں رکھتا ہوں تاکہ کھل جاوے کہ کسی کا ماموں مانند ماموں میرے کے نہیں ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
ترمذی نے یعنی بیچ توجیہ فرمانے آنحضرت کے سعد کو ماموں اپنا اور تھے سعد بنی زہرہ میں سے کہ قبیلہ ہے قریش میں سے اور تھیں والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی بنی زہرہ سے ف ع اور زہرہ شخص کسی نام ہے عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوے بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ یہ ماموں میرا ہے اور مصابیح میں ہے پس چاہیئے کہ اکرام کرے مرد ماموں اپنے کا جیسے کہ میں اکرام کرتا ہوں اپنے ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کی ف ع
کہا ابن حجر نے کہ تصحیف ہے کہتا ہوں میں بلکہ تحریف ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ وَكَانُوْا وَشَوْا بِهٖ اِلٰى عُمَرَ وَقَالُوْا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ کہا سنا میں نے سعد بن ابی وقاص سے کہتے تحقیق میں اول ان شخصوں کا ہوں عرب میں سے
کہ پھینکا تیر راہ خدا میں اور سو دیکھا میں نے اپنے تئیں اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتے تھے ہم ساتھ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہیں تھی
ہمارے لئے کچھ خوراک مگر پھل کیکر کے کہ مشابہ لوبیا کے ہوتا ہے اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پھرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہیں بکریاں
یعنی خشک ہوتا تھا مانند مینگنیوں کے درحالیکہ نہیں تھی واسطے اسکے آمیزش یعنی اجزا اسکے بعضوں سے ملتے نہیں تھے بسبب خشکی کے پھر ہوئے بنو اسد کہ نام
ایک قبیلہ کا ہے ادب سکھاتے ہیں مجھکو یا توبیخ کرتے ہیں مجھکو اسلام پر ف ع یعنی نماز پر اسلئے کہ نماز ستون ہے اسلام کا یا تقدیر ہے اسکی علی عمدۃ شرائعہ او صرا
یہ ہوگا کہ وہ ادب سکھاتے مجھکو اور تعلیم کرتے ہیں مجھکو نماز اور عار دلاتے ہیں مجھکو یہ کہ اچھی نہیں پڑھتا ہوں میں نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا میں اسوقت
یعنی جبکہ اچھی نہ پڑھتا ہوں میں اپنی نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کی تعلیم کا اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدے میرے اور سبقت میری اسلام میں اور ثابت قدمی
میری دین میں اور تھے بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تھی سعد بن ابی وقاص کی نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کی یعنی جبکہ عامل کیا تھا انکو حضرت عمر نے کوفہ کا

ان ایام میں وہ انکی شکایت کرو ابھی تھی لوگوں کے ہاتھ یا لکھ بھیجتے اور کہا تھا کہ نہیں اچھی طرح پڑھتے نماز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی شہر الیہ یا اسکا نشا
بانتیں نماز کی اچھی طرح نہیں ادا کرتے اور رعایت اسکے احوال کی نہیں کرتے پس حضرت عمرؓ نے تہدید کر بھیجی انکو اور انہوں نے حضرت عمرؓ سے حقیقت حال
ظاہر کی ہیں انکو آنحضرت کی نماز پڑھاتا ہوں کہ درازگی کرتا ہوں پہلی دو رکعتوں میں اور تخفیف کرتا ہوں دو رکعت اخیر میں پس حضرت عمرؓ نے تصدیق
کی انکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو اور رد کیا بنی اسد کی باتوں کو اور مراد بنی اسد سے اولاد زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد کا ہے
اور بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ فخر کرنا ساتھ علم و فضل کے اور ظاہر کرنا اپنے کمال کا ساتھ بیان آدمی کے واسطے مصلحت دینی اور رفع کرنے عار نقصان کے دین
میں جائز ہے اور صحابہ نعم آپس میں فخر کیا کرتے تھے بسبب اغراض صحیحہ مصالحہ کے **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا
أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سعد سے
کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہوں میں اپنے تئیں اور میں تیسرا تھا اہل اسلام کا ف ح یعنی دو شخص مسلمان ہو چکے تھے تیسرا مسلمان میں ہوا اور مراد دو سے ابوبکرؓ
اور خدیجہ ہیں اور کلام اکابر تابعین یا اجنبیوں میں ہے تاکہ حضرت علیؓ نکل جاویں کلام مذکور سے ت اور نہیں اسلام لایا کوئی یعنی ان لوگوں میں سے کہ اسلام
لائے پہلے میرے مگر بیچ اس دن کے کہ اسلام لایا میں اس میں اور البتہ تحقیق ٹھہرا میں سات دن اس حالت پر کہ تحقیق میں البتہ تہائی اہل اسلام کا تھا نقل کی یہ بخاری
نے ف ح یعنی میں اسلام لایا بعد دو شخصوں کے اور بعد ازاں سات روز گذرے کہ کوئی ان سات دنوں میں اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کے اسلام لایا
جو کہ لایا کہنا ہے مستقیم ہے کہ تطبیق ہیں اور درمیان خبر عمار کے کہ کہا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما معہ الا خمسۃ اعبد وامرأتان وابوبکرؓ تھا اس طرح
کے کہ حمل کیا جاوے قول سعد کا بیچ احرار بالغین میں تاکہ نکل جاویں غلام مذکور اور علیؓ یا یہ کہ نہ مطلع ہوئے ہوں یہ اس پر **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ
قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ
الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہے عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیبیوں کو کہ تحقیق کام تمہارا اور حال تمہارا اس قسم سے ہے کہ فکر میں ڈالتا ہے مجھکو بعد میرے
ف ح یعنی بعد وفات میری کے کہ میراث چھوڑی نہیں ہے تمہارے لیے اور تم نے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جسوقت کہ اختیار دیئے گئے پس دیکھا چاہیے کہ بعد
میرے حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تم سے کیا معاملہ کرینگے اور کون متکفل تمہاری معیشت کا ہوگا اور توفیق انکی یا ہوگی ت اور صبر نہیں کرینگے اوپر تفقد
احوال تمہارے کے مگر صبر کرنے والے ف ح یعنی جو کہ صبر کرتے ہیں مخالفت نفس پر کہ اختیار کرتے ہیں قلت کو اور دیتے ہیں زیادت کو ت اور صدیق
ف ع ح یعنی جو کہ کامل ہیں صدق معاملہ میں اور ادا حقوق میں اور کثیر الصدق صرح کرتے ہیں اور سخاوت میں ت کہا عائشہؓ نے کہ مراد رکھتے تھے
آنحضرت ان صابروں اور صدیقوں سے صدقہ دینے والے اور خیر کرنے والے اسلیئے کہ سوق کلام واسطے نفقات انکے ہے پھر کہا عائشہؓ نے یعنی واسطے
شکر گذاری اور اظہار منت داری عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ بیٹے انکے کے ابو سلمہ ہے اور کبار تابعین سے ہے پلاوے خدا تعالیٰ تیرے باپ کو سلسبیل سے
کہ نام ایک چشمہ کا ہے بہشت میں اور تھا عبدالرحمن بن عوف کو کہ تحقیق تصدق کیا تھا آنحضرت کی بیبیوں پر ایک باغ کہ بیچا گیا چالیس ہزار درہم کو یا
دینار کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتھ دینے ایک باغ کے واسطے ازواج مطہرہ کے
بیچا گیا چار لاکھ کو اور روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سے ہے کہ کہا صدقہ دیا عبدالرحمن بن عوف نے آنحضرت کے عہد میں آدھا
مال اپنا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار پھر تصدق کیے چالیس ہزار دینار پھر صدقہ دیئے پانسو گھوڑے جہاد میں پھر صدقہ دیں ڈیڑھ ہزار اونٹنیاں جہاد میں اور تھا

اکثر مال انکا تجارت سے ہے اور ایک روز عبدالرحمن نے صدقے دئے صحابہ کو ایک ایک پچاس ہزار دینار پھر جب رات ہوئی بیٹھے اپنے گھر میں ولکھی ایک فرد ساتھ تفریق کرنے
تمام مال کے مہاجرین اور انصار پر یہان تک کہ لکھا کہ قمیص جو میرے بدن پر ہے فلانے شخص کے لیئے اور عمامہ میرا فلانے کے لیئے اور نہیں چھوڑا کچھ اپنے مال میں مگر کہ لکھا
اسکو فقرا کے لیئے پھر جبکہ صبح کی نماز پڑھی پیچھے رسول خدا صلعم کے اترے جبرئیل اور کہا اے محمد اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میری طرف سے عبدالرحمن کو سلام اور قبول کر اس سے
فرد پھیر دے اسکو ہو کہا گیا انکے لیئے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہے اور وکیل رسول اسکے کا اور چاہیے کہ کرے اپنے مال میں جو کچھ چاہے
اور تصرف کرے جیسے کہ تصرف کرتا تھا پہلے اسکے اور نہیں حساب ہے اسپر اور بشارت دی اسکو جنت کی اور آیا ہے کہ تیس ہزار بردے انہوں نے آزاد کیئے اور
بعد وفات کے چار بیبیان چھوڑین تھیں اور ہر بیوی کے حصہ میں اسی اسی ہزار درہم آئے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس
ہر بیوی کے حصہ میں دو دو لاکھ درہم **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ إِنَّ
الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اللَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ
کہا میں نے رسول خدا صلی علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے بیویوں اپنی کے کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوے تم کو ساتھ لیون اپنے کے یعنی خادم خرچ کرے تم پر خرچ کرنے میں
بعد وفات میری کے وہ ہے صادق الایمان صاحب احسان یا الہی پلا عبدالرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سے نقل کی یہ احمد نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ یہ کلام
ام سلمہ کا ہو جیسے کہ پہلی حدیث میں عائشہؓ سے مذکور ہوا اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت کا ہے اسلیئے کہ آنحضرت نے جانا تھا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے احسان
بہ نسبت ازواج مطہرات کے وجود میں آویگا اور اسمین معجزہ آنحضرت کا ہے۔ **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا
النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حذیفہ بن یمان سے کہ کبار صحابہ سے ہیں اور صاحب سر آنحضرت کے کہا آئے اہل
نجران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس **ف** نجران ساتھ زبر نون اور جزم جیم کے نام ایک موضع کا ہے یمن میں کہ دسوین سال میں فتح ہوا اور نہایہ میں
ہے کہ وہ موضع ہے درمیان حجاز اور شام کے ترجمہ پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ بھیج طرف ہماری ایک شخص امانت دار کہ ہمارے حق میں خیانت نہ کرے تاکہ
ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نے کہ البتہ بھیجونگا میں طرف تمہارے ایک شخص امانت دار لائق اسکے کہ کہا جاوے اسکو امانت دار پس منتظر و متوقع ہوئے واسطے
امارت کے لوگ **ف** کہ دیکھیے کون اس منصب کر مشرف و ممتاز ہوتا ہے اور یہ بات انکو فقط از راہ حرص حاصل کرنے صفت امانت کے تھی نہ واسطے لینے امارت
کے ترجمہ کہا حذیفہ نے پس بھیجا آنحضرت نے ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا
لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أُرَاكُمْ فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ
رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سے یا رسول اللہ کسی کو امیر کریں ہم اپنے پر بعد وفات آپکی کے فرمایا آنحضرت
نے کہ اگر امیر کروگے تم بعد میرے ابوبکر کو پاوگے تم اسکو امانت دار یعنی حقوق دین میں یعنی نہیں ظلم کریگا کسی پر ساتھ عدل کے بے رغبت دنیا میں راغب آخرت
میں **ف** نہیں آگاہ کرنا ہے طرف اسکے کہ لائق یہ ہے کہ خلیفہ ساتھ اس صفت کے تاکہ تمام ہو واسطے اسکے اخلاص کہ موجب ہے خلاص کا اور ایک روایت میں ہے تجدوہ
مسلما بینا اور ایک روایت میں ہے تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاوگے اسکو قوی بیچ امر خدا کے ضعیف اپنے نفس کے حق میں ترجمہ اور اگر امیر کروگے عمر
کو پاوگے تم اسکو قوی یعنی قادر اوپر اٹھانے بوجھ امارت کے امین یعنی نہیں سرزد ہوگی اسے خیانت نہیں ڈرتا ہے بیچ جاری کرنے احکام دین خدا کے ملامت
کسی ملامت کرنیوالے کی سے **ف** یعنی رعایت نہیں کرتے کسی کی امر حق میں اور معنی یہ ہیں کہ وہ سخت ہیں دین میں جب شروع کرتے ہیں کوئی کام لیئے

کاموں میں سچ تو نہیں ڈرتے ہیں انکار کسی منکر کے سے وہ کام کیئے جاتے ہیں اور نہیں ڈرتے گا یعنی انکو قول کسی قائل کا اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور ملامت
کسی ملامت کرنے والے کی ایک روایت میں یہی تھا وہ قویا فی امر اللہ قویا فی نفسہ ترجمہ اور اگر امیر کروگے تم علی رض کو حالانکہ تحقیق نہیں گمان کرتا ہوں تم کو کرنے والا یعنی امیر
انکو بلا خلاف حال خلافت انکی میں پاؤگے انکو راہ راست دکھانے والا یعنی مرشد کامل راہ راست پانیوالا کامل یعنی لیجاویگا اور لیجاویگا تم کو راہ راست کو نقل کی یہ احمد نے
ف ع یعنی یہ امر سپردگی تمہاری طرف اسی واسطے ہے اسلیئے کہ تم امین ہو مجتہد حق کو پہونچنے والے اجتہاد میں نہیں معلوم تم کو مگر حق صرف بچاؤ اور اس حدیث میں ذکر
حضرت عثمان رضہ عنہ کا نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ شاید آنحضرت نے ذکر کیا ہو اور راوی بھول گیا ہو اور بعضے نے کہا کہ ابوبکر کے پہلے ذکر کرنے میں اشارہ ہے طرف
مقدم ہونے انکے کے اور نہیں ذکر کیا عثمان رض کو صریحا لیکن لا اراکم کہنے میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ مقدم ہیں حضرت علی رض پر اور ممکن ہے یہ کہا جاوے کہ معنی لا اراکم
فاعلین کے یہ ہیں کہ میں نہیں گمان کرتا ہوں کہ تم امیر کروگے علی رض کو سب سے پہلے اسلیئے کہ میں جانتا ہوں قضا و قدر الٰہی سے کہ عمر علی رض کی بہت دراز ہے اور مذکورین
کی عمروں کے پس اگر وہ مقدم کیئے جاویں تو فوت ہو اوروں کی خلافت باوجود اسکے مقدر ہے انکے لیئے بھی خلافت پس یقین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلے امیر نہیں
کرینگے پس ظن یہاں بمعنی یقین ہے انتہا اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تخصیص تعیین نہیں کی کسی کی
خلافت پر اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد ساتھ امیر کرنے کے امیر کرنا بعد آنحضرت کے ہے بے واسطہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ
الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ
الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہ بھی حضرت علی رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابوبکر رض کو کہ نکاح کر دیا مجھ سے اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجھکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی ف ع یعنی مدینہ
کے آیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضہ نے دو اونٹنیاں پال کر اور تیار کر رکھی تھیں پس جبکہ حکم ہجرت کا ہوا پس ایک اونٹنی آنحضرت کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ اسکو
قبول کیجیے اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نے کہ میں سوار نہیں ہونے کا مگر یہ کہ بیچے تو میرے ہاتھ اور بدون اسکے قبول نہیں کرنے کا میں پس آٹھ سو درہم کو وہ اونٹنی
آنحضرت نے خریدی قرضوں کو ترجمہ ساتھ رہا میرے غار میں یعنی وقت ہجرت کے اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے یعنی اور کیا انکو خادم آنحضرت کا رحمت کرے اللہ
عمر رض کو کہتا ہے صرف حق اگرچہ تلخ لگے کسی کو کر دیا اسکو حق گوئی نے اس حالت میں کہ نہیں واسطے اسکے کوئی دوست ف ع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اسکی واسطے
مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست کیونکہ نہیں کچھ شک اسمیں ہے کہ نہیں کہ صدیق اکبر رض دوست جانی تھے انکے ترجمہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ عثمان رض کو حیا کرتے ہیں اس سے
فرشتے رحمت کرے خدائے تعالیٰ علی رض کو خداوندا پھیر حق کو ساتھ علی رض کے جدھر کو پھرے علی رض ف ح یہ حدیث موافق اس حدیث کے ہے کہ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر
کی ہے القرآن مع علی رض وعلی رض مع القرآن یعنی قرآن ساتھ علی رض کے ہے اور علی رض ساتھ قرآن کے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی تعریف میں جاننا چاہیئے کہ اطلاق اہل بیت
کا کتنے ہی معانی پر آیا ہے ایک تو سوہ کہ حرام ہے انپر زکوٰۃ یعنی اور وہ بنی ہاشم ہیں اور یہ شامل ہیں آل عباس و آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل رضی اللہ
عنہم سب اور کبھی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا ہے کہ داخل ہیں ان میں ازواج مطہرات بھی اور نکال دینا آنحضرت کی بیویوں کا اہل بیت میں
سے مکابرہ ہے اور مخالفت ہے سوق اس آیہ کریمہ کے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اسلیئے کہ خطاب انہیں
کے ساتھ ہی اول آیہ میں اور آخر آیہ میں پس نکالنا انکا اس مضمون میں سے کہ درمیان میں واقع ہوا ہے نکال دینا ہے کلام کو نسق و انتظام سے امام محمد فخر الدین رازی
نے کہا کہ یہ آیہ شامل ہے آنحضرت کی بیویوں کو اسلیئے کہ سیاق آیہ پکار رہا ہے اسی کو پس نکالنا انکا اس سے اور مخصوص کرنا ساتھ غیر انکے کے صحیح نہ ہوگا

اور یہ بھی کہا گیا کہ اولیٰ یہ ہے کہ کہا جاوے کہ اہل بیت اولاد اور بیویاں آنحضرت کی ہیں اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بھی انہیں میں ہیں اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی
اہل بیت میں ہیں بسبب معاشرت اور ملازمت انکی کے ساتھ آنحضرت کے اور کبھی اطلاق اہل بیت کا اس طرح آیا ہے کہ ظاہر میں سمجھا جاتا ہے خاص ہونا اسکا ساتھ
فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتے ہیں انس کہ آنحضرت گذرتے تھے حضرت فاطمہ کے گھر چھ مہینہ فجر کے لیے مسجد کو جاتے تھے اور کہتے تھے

الصلوٰۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے اور ام سلمہ سے آیا ہے کہ کہا تھی میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی اور فاطمہ دروازے کے آستانہ پر کھڑے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کنارہ ہو جا پس میں گھر کے اندر چلی گئی پس آئے علی
اور فاطمہ انکے ساتھ حسن اور حسین تھے اور وہ دونوں لڑکے چھوٹے تھے پس بٹھایا آنحضرت نے حسن اور حسین کو اپنی گود مبارک میں اور پکڑا علی کو اپنے ایک ہاتھ
سے اور پکڑا فاطمہ کو دوسرے ہاتھ سے اور چھپایا اپنے سے اور انپر کملی سیاہ کہ اوڑھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہ اہل بیت میرے
ہیں ملا طرف اپنے نہ طرف آگ کے مجھکو اور اہل بیت میرے کو اور یہ بھی ام سلمہ سے آیا ہے کہ کہا آنحضرت نے یہ مسجد میری حرام ہے ہر حائض پر عورتوں میں سے اور ہر
اجنبی پر مردوں میں سے مگر محمد پر اور اسکے اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں نہیں حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور تضعیف کیا حاصل
یہ کہ اطلاق اہل بیت کا ان جماعت پاک پر شائع اور مشہور ہے اور علماء نے بیچ تطبیق ان اقوال کے اور توجیہ ان اطلاقات کے کہا ہے کہ بیت تین ہیں بیت نسب
اور بیت سکنیٰ اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اور اولاد عبدالمطلب کی اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں نسب کی جہت سے اور جد قریب کے اولاد کو بیت کہتے
ہیں اور کہتے ہیں فلانے کا گھر بزرگ ہے اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنیٰ ہیں اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورت پر بہت حاصل و بہت
مشہور ہے بحسب عرف و عادت کے اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہیں اور باوجود شامل ہونے اہل بیت کے آنحضرت کی تمام اولاد کو علی اور
فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم انکے درمیان میں سے بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز منصوص ہیں اور بیچ فضائل اور مناقب اور بزرگیوں
انکی کے حدیثیں بیشمار وارد ہوئی ہیں اور مؤلف نے ذکر کیا ہے اس باب میں بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا ابراہیم
بن رسول اللہ کو اور زید بن حارثہ اور اسکے بیٹے اسامہ بن زید کو بھی ذکر کیا تقریباً واسطے کمال محبت اور عنایت آنحضرت کے انپر بالسبب داخل کرنے انکے کے
اہل بیت میں اور ذکر کیا ازواج مطہرات کو اور عقد کیا انکے لیے ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سے کہ وہ مستقل ہیں بیچ مناقب منسوبہ کے یا اس سبب سے کہ داخل
کیجیے انکو اہل بیت میں بنا بر رعایت تعارف کے کہ عرف میں اطلاق اہل بیت کا انہیں عورتوں پر ہوتا ہے واللہ اعلم **الفصل الاول** پہلی فصل عن
سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الآية فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم
علياً وفاطمة وحسناً وحسيناً فقال اللهم هؤلاء اهل بيتي رواه مسلم روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا
جب اتری یہ آیہ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہ
ہیں اہل بیت میرے نقل کی مسلم نے ف جاننا چاہیے اس آیہ کو آیہ مباہلہ کہتے ہیں اور ابتہال بمعنی لعنت کرنے کے ہے اور بہلہ ساتھ پیش اور زبر کے بمعنی لعنت
کے اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور بددعا کرنی ساتھ لعنت کے اصل ابتہال کی تو یہی ہے بعد اسکے اطلاق کیا گیا اوپر اس دعا کے کہ کوشش کیجاوے
اسمیں اور عادت عرب کی تھی کہ جب کوئی قوم آپس میں اختلاف اور تکذیب ایک دوسرے کی کرتے اور ظلم کرتے تو باہر نکلتے اور لعنت کرتے ایک دوسرے کو
اور کہتے لعنۃ اللہ علی الکاذب والظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سے کہ مباہلہ کرو ساتھ نصاریٰ کے اور یہ آیہ اتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک
من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کرے تجھسے اس قرآن میں یا دین میں بعد
اسکے کہ آیا ہے تجھکو علم و شریعت پس کہہ آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور بلاؤ تم اپنے بیٹوں کو اور بلاویں ہم اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو

اور تمہاری ذاتوں کو پھر دعا اور ہمکیں ہم پس گڑ گڑائیں ہم پس کریں ہم لعنت خدا کی جھوٹوں پر ہیں ہم یا تم تب پس نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود میں لیئے ہوئے حسن رضی اور حسین رضی کو کھڑے ہوئے تھے ان دونوں میں اور فاطمہ رضی تھیں پیچھے آنحضرت کے اور علی رضی پیچھے فاطمہ رضی کے اور حکم کیا آنحضرت نے انکو کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا پس جب پیشوائی ترسایوں نے انکو دیکھا تو کہا اپنی قوم سے اے قوم ہر میں دیکھتا ہوں ان مونہوں کو کہ اگر خدا سے درخواست کریں کہ پہاڑ کو اسکی جگہ سے اکھیڑ دے تو اکھیڑ دے دیکھا چاہیئے کہ کیا انوار تجلی اسوقت انکے مونہوں پر چمکتے تھے کہ کافر بیگانہ نے اسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا مومن محب یگانہ کا کہ اس نور سے آشنا ہے کیا حال ہوگا پس کہا اس ترسا نے کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتھ انکے وگرنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور جڑ سے اکھڑ جاؤ گے پس حسن آ تھرا فرمانبرداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن میں رکھتے تھے مسلمان ہو گئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر مباہلہ کرتے وہ مسخ کیئے جاتے بصورت بندروں اور سوروں کی اور آگ ہو جاتا انپر تمام جنگل اور جڑ سے اکھیڑے جاتے اور جل جاتے ساتھ پرندوں کے کہ درختوں پر ہیں **وعن** عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علي رضي الله عنه فادخله ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علي فادخله ثم قال انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا رواه مسلم اور روایت ہے عائشہ سے کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح میں اس حال میں کہ آنحضرت پر ایک کملی تھی نقش دار سیاہ بالوں سے پس آئے حسن رضی بن علی رضی پس داخل کیا آنحضرت نے انکو یعنی کملی میں پھر آئے امام حسین رضی پس داخل ہوئے امام حسین ساتھ امام حسن کے پھر آئیں فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نے فاطمہ رضی کو پھر آئے علی رضی پس داخل کیا انکو پھر پڑھی یہ آیۃ نہیں چاہتا ہے خدا تعالے مگر یہ کہ دور کرے تم سے گناہوں کی پلیدی اے اہل بیت نبوت اور پاک کرے تم کو پاک کرنا نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں دلیل ہے اسپر کہ بیویاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی آپکی اہل بیت میں سے ہیں اسلیئے کہ اسکے پہلے بھی ذکر بیویوں کا ہے کہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور بعد بھی انکا ذکر ہے کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس میں یا تو تعظیم کے لیئے ہے یا واسطے غلبہ دینے مردوں اہل بیت کی جیسے کہ سمجھی جاتی ہے یہ بات حدیث سے اور پاک کرے تم کو یعنی آلودہ ہونے سے ساتھ پلیدیوں کے اور میلوں کے کہ مبتلا ہوتے ہیں اسمیں اکثر لوگ **وعن** البراء قال لما توفي ابراهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان له مرضعا في الجنة رواه البخاري اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ صحابی مشہور ہیں کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹے آنحضرت کے نے کہ ماریہ قبطیہ سے تھے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق اسکے لیئے دودھ پلانے والی ہے بہشت میں نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی اسکو بہشت میں داخل کیا دودھ پلانے والی اسکے لیئے مقرر ہوئی اور انھوں نے مدت شیرخوارگی میں وفات پائی تھی اور بعضوں نے تاویل کیا دودھ پلانے کے تمام کرنے کو ساتھ تمام کرنے حق تعالے کے لذت جنت اور نعمتوں انکی کو انکے لیئے گویا کہ بجائے دودھ پلانے کے ہے لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہے باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتھ پیش میم اور زیر ضاد کے ہے یعنی دایہ کہ پوری کرے رضاعت انکی اور ایک نسخہ صحیحہ میں ساتھ زبر میم اور ضاد کے ہے یعنی جگہ دودھ پلانے کا کامل کی جنت میں ہے یا مصدر ہے بمعنی دودھ پلانے کے اور اسمیں دلیل ظاہر ہے اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتے ہیں جنت میں فی الحال بعد انتقال کے اور دلیل ہے اسپر کہ جنت وعدہ کی گئی پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے **وعن** عائشة قالت كنا ازواج النبي صلى الله عليه وسلم عنده فاقبلت فاطمة ما تخفى مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما راها قال مرحبا يا ابنتي ثم اجلسها ثم سارها فبكت بكاء شديدا فلما راى حزنها سارها الثانية فاذا هي تضحك فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم سالتها عما سارك قالت ما كنت لافشي على رسول الله صلى الله عليه وسلم سره فلما توفي قلت عزمت عليك بما لي عليك من الحق لما اخبرتني قالت اما الآن فنعم اما حين سارني في الامر الاول فانه اخبرني ان جبريل

كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت عائشہ سے

کہ کہا تھیں ہم کہ بیبیاں پیغمبر خدا کی ہیں ہم نزدیک آنحضرت کے بیٹھی ہوئیں پس آئیں فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کے قریب یا مرض الموت میں نہیں چھپی تھی ہیئت اور روش چال فاطمہ کی ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے فرع یعنی کچھ بھی جیسے کہ ایک روایت میں لفظ شیئا کا آیا ہے یعنی امتیاز نہ ہو سکتا تھا انکی اور حضرت کی چال میں دونوں جیسا ایک ہی طرح چلتے تھے ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے فاطمہ کو فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹی میری کو پھر بٹھایا آنحضرت نے فاطمہ کو فرع یعنی حکم انکو بیٹھنے کا پاس اپنے اور ایک روایت میں آیا ہے عن یمینہ او عن شمالہ یعنی داہنی طرف بٹھایا یا بائیں طرف ترجمہ پھر بات کی انسے چپکے سے پس روئیں فاطمہ رونا شدت سے پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے بیتابی یعنی فاطمہ کی کچھ چپکے سے کہا انسے دوسری بار پس ناگہاں وہ ہنسے لگیں پس جبکہ اٹھے پیغمبر خدا یعنی اس مجلس سے طہارت و نماز کے لئے پوچھا میں نے فاطمہ سے اور کہا میں نے کیا سرگوشی کی آنحضرت نے تم سے کہا فاطمہ نے نہیں ہوں میں کہ پراگندہ اور ظاہر کروں بھید آنحضرت کا فرع یعنی جو چیز آنحضرت نے چھپائی میں اسکو کیونکر ظاہر کروں اسلئے کہ وہ اگر چاہتے ظاہر کرنا اسکا تو نہ چھپاتے اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چھپانا بھید بزرگوں اور دوستوں کا اغیار سے ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا میں نے یعنی فاطمہ سے قسم دیتی ہوں میں تجھکو ساتھ اس حق کے کہ واسطے میرے ہے اوپر تمہارے کچھ حق نہ لا دی ہے یا اخوت یا محبت نہیں طلب کرتی میں تم سے مگر یہ کہ خبر دو تم مجھکو اس چیز کی کہ چپکے سے کہی تجھسے آنحضرت نے کہا فاطمہ نے اب یہ کہ آنحضرت اس عالم سے گئے پس اب کہتی ہوں میں اور تفصیل اسکی یہ ہے اول پر جس وقت کہ چپکے سے کہا آنحضرت نے مجھسے اول بار میں پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی مجھکو کہ جبرئیل دور کرتے تھے مجھسے قرآن کا ہر برس میں ایکبار یعنی رمضان میں اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا قرآن کا اس سال میں مجھسے دو بار فرع یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تھا برس روز میں رمضان میں اس سب کا دور کرتے تھے یادداشت کے لیے اور تاکہ ظاہر ہو جاتا ناسخ منسوخ دور میں اور اسمیں اشارہ ہے طرف استحباب دور کے اور یہ بھی اشارہ ہے کہ یہ حدیث آنحضرت نے اپنی عمر کے اخیر رمضان کے بعد فرمائی ترجمہ اور نہیں گمان کرتا ہوں میں اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی فرع اسلیے کہ دوبارہ دور کرنا خلاف معتاد کے مشعر ہے اور پر مبیت کرنے کے ساتھ حفظ قرآن کے اور یاد کرنے احکام اسکے کے تا کامل ہو امر دین کا اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقویٰ کی کر اپنی فاطمہ یعنی مداومت کر تقویٰ پر بیشتر زیادہ کر اسکو جہانتک کہ ہو سکے اور صبر کر یعنی طاقت پر اور معصیت سے اور بلاؤں میں خصوصاً میری مفارقت پر پس تحقیق میں اچھا پیش رو ہوں واسطے تیرے یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نے خبر دی اپنی وفات کی تو روئی میں پس جبکہ دیکھی آنحضرت نے بے صبری میری تو سرگوشی کی مجھسے دوسری بار اور فرمایا اے فاطمہ راضی نہیں ہے تو کہ ہو تو بہترین عورتوں کی بہشت کی عورتوں میں سے یعنی تمام عورتوں میں ہے یعنی تمام عورتوں سے بہتر ہو دے تو یا خاص اس امت کی عورتوں سے یا فرمایا ہو دے تو عالمین کی عورتوں کی سردار یعنی دلتنگ مت رہ اور خدا سے راضی اور شاکر رہ کہ مجھکو یہ مرتبہ دیا ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا فاطمہ نے پس سرگوشی کی آنحضرت نے مجھسے پس خبر دی مجھکو کہ وفات پاؤنگا اس بیماری میں پس روئی میں پھر سرگوشی کی آنحضرت نے مجھسے پس خبر دی مجھکو کہ میں اول اہلبیت انکے کی ہوں کہ انکے پیچھے جاؤنگی میں فرع یعنی بعد انکے جلد ہی اس عالم سے جاؤنگی میں پس ہنسی میں جاننا چاہئے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت فاطمہ رض کے تمام مومنین بیبیوں پر حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ رض سے بھی اسی طرح کہا ہے سیوطی نے اور بعضی حدیثوں میں مریم بنت عمران کو عموم نساء سے کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فضیلت دی ہے مستثنی کیا ہے اور ان حدیثوں میں آیا ہے کہ مثل فاطمہ کے اس امت میں مثل مریم کے ہے اپنی قوم میں یعنی فاطمہ نظیر ہے یعنی امر مشکل ہے کہ خلاف ان حدیثوں کا ان سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تدریجاً اطلاع ہوئی ہو

...ساتھ ... علاوہ پروردگار کے تو خوب کو عموم فضل انکا تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہو واللہ اعلم اور بعضے علما عائشہ کو فضیلت
دیتے ہیں فاطمہ پر سبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کے ساتھ بہشت میں ہونگی اور فاطمہ علی کے ساتھ اور یہ شبہ ہے نہیں کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلے اور
اشرف ہوگا مقام علی سے لیکن حدیثوں میں واقع ہوا ہے کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا کہ میں اور تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام میں ہونگے اور
یہ بھی کہتے ہیں کہ عائشہ مجتہدہ تھیں خلفاء اربعہ کے زمانہ میں فتوے دیتی تھیں اور اجتہاد کرتی تھیں اور سیوطی فتاوی میں کہتے ہیں کہ یہاں تین مذہب ہیں صحیح تر ہونا
کا یہ کہ فاطمہ افضل ہیں عائشہ رض سے اور بعضے کہتے ہیں کہ برابر ہیں فاطمہ اور عائشہ رض اور بعضے توقف میں رہتے ہیں اور ستروشی حنفیہ میں سے اور بعضے شافعیہ محققین کی طرف بہت مائل
ہیں اور جب امام الکوج سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے گوشت کا ٹکڑا ہے اور نہیں فضیلت دیتا ہوں میں کسی کو رسول اللہ کے گوشت کے ٹکڑے پر اور امام
سبکی نے فرمایا ہے کہ جو کچھ کہ مختار ہمارا اور دین ہمارا کا ہے یہ ہے کہ فاطمہ افضل ہیں بعد انکے ماں انکی خدیجہ بعد انکے عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ و عائشہ
میں اختلاف رکھتے ہیں علماء حق یہ ہے کہ حیثیتیں مختلف ہیں اور بعضی فضیلت یعنی کثرت ثواب کے مراد رکھتے ہیں کہ علما نے اعتبار کیا ہے ولیکن کوئی بحسب شرف ذات او
طہارت طینت و پاکی جوہر کے فاطمہ اور حسن اور حسین کو نہیں پہونچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ یہ فاطمہ کبری بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ماں انکی خدیجہ
ہیں اور یہ آنحضرت کی سب بیٹیوں میں چھوٹی بیٹی ہیں بموجب ایک قول کے اور یہ سردار ہیں تمام عالم کے بیبیوں کی نکاح کیا انسے علی بن ابی طالب نے سنہ
دوسرے ہجری میں رمضان کے مہینے میں اور بنا کیا ان پر یعنی شب زفاف ہوا انسے ذیحجہ میں پس جنیں انسے حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور
رقیہ اور رہیں مدینہ میں آنحضرت کی وفات کے چھ مہینے بعد اور بعضوں نے کہا تین مہینے بعد اس حال میں کہ عمر انکی اٹھائیس برس کی تھی اور غسل دیا انکو علی رض نے اور
نماز پڑھی انپر اور دفن کی گئیں رات کو اور روایت کیں انسے حدیثیں علی رض نے اور انکے بیٹوں حسن رض اور حسین رض نے اور اور جماعت نے سوائے انکے کہا عائشہ رض نے کہ
نہیں دیکھا میں نے کسی کو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ رض سے سوا باپ انکے کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے ف ش ع ح یعنی وہ جزو ہیں مجھسے اور کیا خوب
کہا ہے امام مالک نے ولا افضل احدا علی بضعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جسنے غصہ میں ڈالا اسکو پس گویا کہ غصہ میں ڈالا مجھکو ف ع ح یعنی بسبب حرمت
و اتحاد کے پس یہ ہیں ایکطرح کی تشبیہ بلیغ ہے پس وقوع ہوا استدلال کرنا سبکی کا اسپر کہ جسنے برا کہا فاطمہ رض کو کافر ہوتا ہے اسلیے کہ ظاہر یہ ہے اس طرح کا کلام محمول
ہے اوپر کمال اتحاد و اختلاط کے اور اسی قبیل کا ہے قول علیہ السلام کا کہ جسنے ایذا دی مسلمان کو پس تحقیق ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی
اللہ کو روایت کی یہ ابن عساکر نے علی رض سے اور اسی قبیل کی یہ حدیث ہے کہ جسنے دوست رکھا انصار کو پس تحقیق دوست رکھا اسکو اللہ نے اور جسنے دشمن رکھا
انصار کو دشمن رکھا اسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی یہ حدیث کہ دوست رکھنا قریش کا ایمان ہے اور دشمن رکھنا انکا کفر ہے اور دوست رکھنا عرب کا ایمان ہے
اور دشمن رکھنا انکا کفر ہے پس جسنے دوست رکھا عرب کو پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دشمن رکھا عرب کو پس تحقیق دشمن رکھا مجھکو ترجمہ اور ایک روایت
میں ہے یعنی بعد قول آنحضرت کے فمن اغضبنی مازیادہ ہے اسپر قلق میں ڈالتی ہے مجھکو یعنی ظاہر میں وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہے فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہے مجھکو یعنی باطن
میں وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ش ع ح روایتوں میں آیا ہے کہ حارث بن ہشام ابوجہل کے بھائی نے چاہا کہ نکاح
کر دے ابوجہل کی بیٹی کا کہ نام اسکا عوراء تھا ساتھ علی بن ابی طالب کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ علی رض نے خواستگاری کی اسکی اسکے
چچا سے کہ حارث بن ہشام نام تھا اسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سے آپنے فرمایا کہ ہرگز اذن نہیں دیتا میں اسکا اور غصہ ہوئے آپ اور یہ حدیث فرمائی اور کہا میں حرام نہیں کرتا
حلال کو اور حلال نہیں کرتا حرام کو ولیکن ہرگز نہیں جمع ہوگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہ پس علی مرتضی آئے اور عذرخواہی کی

اور کہا مین ہرگز نہین کہنے کا وہ چیز کہ آپ کو ناخوش آوے یا رسول اللہ اور اس حدیث کے بہت طریق ہین اور روایت مین ہر اس حدیث کا یون آیا ہے کہ کہا
مسور نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے اس حال مین کہ وہ منبر پر تھے کہ بیٹے ہشام بن مغیرہ کے اذن چاہتے ہین مجھسے کہ نکاح کردین ابوجہل کی بیٹی
کا علی ابن ابی طالب سے اور نہین اذن دیتا مین پھر نہین اذن دیتا مین مگر یہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابو طالب کا یہ کہ طلاق دیدے بیٹی میری کو اور نکاح کرے بیٹی انکی سے
پس سوا اسکے نہین کہ فاطمہ ٹکڑا میرا ہے قلق مین ڈالتی ہے مجھکو الخ اور شرح مسلم مین لکھا ہے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حرام ہے ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہر حال اور ہر وجہ کر اگرچہ پیدا ہوا ایذا اس چیز سے کہ ہو اصل اسکی مباح اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے خواص سے ہے اور حضرت علیؓ کے نکاح کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بسبب دو وجہوں کے ایک تو یہ کہ نکاح انکا باعث تھا حضرت فاطمہؓ کی ایذا کا اور اس سے ایذا پاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک
ہوتے علیؓ آنحضرت کی ایذا سے پس منع فرمایا اس سبب سے تو شفقت کے علیؓ پر اور دوسرے یہ کہ آنحضرت نے خوف کیا فتنہ کا فاطمہؓ پر بسبب غیرت کے اور بعضون
نے کہا کہ نہین تھی مراد آنحضرت کے قول سے لا اذن منع کرنا جمع اسکی سے بلکہ معنی اسکے یہ ہین کہ آنحضرت نے خبر دی قضاء الٰہی کی کہ مقدر یہ ہے کہ دونون نہین
جمع ہونگے اور یحییٰ بیٹے سعید بن القطان سے منقول ہے کہ کہا ذکر کیا ہین عبداللہ بن داؤد نے قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی وینکح ابنتھم کہا
ابن داؤد نے کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے علی پر یہ کہ نکاح کرین کسی سے فاطمہؓ پر انکی حیات مین ساتھ قول اپنے کے وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا
یعنی اور جو کچھ دیوے تم کو رسول پس لیلو اسکو اور جس چیز سے منع کرے تم کو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین اذن دیتا ہون نہین تو
نہ حلال ہوا علیؓ کو یہ کہ نکاح کرین کسی سے فاطمہؓ پر مگر یہ کہ اذن دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا مین نے عمر بن داؤد سے کہ کہتے تھے جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ فاطمہؓ ٹکڑا میرے گوشت کا ہے قلق مین ڈالتی ہے مجھکو وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہے اسکو اور ایذا دیتی ہے مجھکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اسکو حرام کیا اللہ نے علی پر
یہ کہ نکاح کرین فاطمہؓ پر اور ایذا دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ قول اپنے کے وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہین لائق ہے تم کو یہ کہ ایذا دو رسول خدا
کو نقل کین یہ دونون روایتین حافظ ابو القاسم دمشقی نے اور جامع مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے فاطمہؓ مجھسے ہے روک دیتی ہے دل میرا وہ چیز کہ روک دیتی ہے فاطمہ کے
دل کو اور کشادہ دل کر دیتی ہے مجھکو وہ چیز کہ کشادہ دل کر دیتی ہے فاطمہؓ کو اور سب منقطع ہو جاوینگے روز قیامت کے سوا نسب میرے کے اور سبب میرے کے اور سسرال میری کے
صواعق مین روایت ہے ابی ایوب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہوویگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنے والا عرش کے اندر سے یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم
وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کالبرق یعنی اے اہل محشر جھکا لو تم سر اپنے اور بند کر لو آنکھین اپنی یہان تک کہ
گذر جاوے فاطمہؓ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذرینگی ساتھ ستر ہزار لونڈیون حورعین سے مانند گذرنے بجلی کے اور ثوبان سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ
سفر کا کرتے تو سب سے آخر کو فاطمہؓ سے ملنے کو آتے اور جب آپ سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہؓ کے پاس آتے وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فِیْنَا خَطِیْبًا بِمَاءٍ یُدْعٰی خُمًّا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَوَعَظَ وَذَکَّرَ ثُمَّ
قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُہُمَا
کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ الْہُدٰی وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ فَحَثَّ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَرَغَّبَ فِیْہِ
ثُمَّ قَالَ وَاَہْلُ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَہْلِ بَیْتِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کِتَابُ اللّٰہِ ہُوَ حَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہٗ
کَانَ عَلَی الْہُدٰی وَمَنْ تَرَکَہٗ کَانَ عَلَی الضَّلَالَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہون نے کہ کھڑے ہوئے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ فرماتے ایک پانی پر یعنی ایک موضع مین کہ اسمین پانی تھا نام رکھا جاتا تھا اس پانی کا یا اس مکان کا خم ف
غ خم ساتھ پیش خ اور تشدید میم کے ایک موضع ہے جحفہ مین درمیان مکہ اور مدینہ کے فرع اور یہ گذرگاہ تھا وقت رجوع کرتے آنحضرت کے مکہ سے اور

متوجہ ہونے انکے کے طرف مدینہ کے سال حجۃ الوداع مین انتہی اور شیخ نے لکھا ہی کہ غدیر خم کا ذکر بیچ باب مناقب علی مرتضی کے مذکور ہوا عبارت اسکی یہ
ہی غدیر حوض پانی کا اور خم نام اس موضع کا ہی اور اس پانی کو خم غدیر کہتے ہین اور یہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کے ہی جحفہ مین کہ نام موضع مشہور کا ہی
ترجمہ پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اسپر اور نصیحت کی لوگون کو یعنی ساتھ اس چیز کے کہ نفع دے انکو اور یاد دلایا انکو ثواب و عذاب خدا تعالی کا
اور تنبیہ کیا انکو نیند غفلت سے پھر فرمایا آنحضرت نے اسپر بعد حمد و ثنا کے آگاہ ہو اے لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہارے لیکن تمیاز میرا تم سے یہ ہی کہ
کہ وحی بھیجی جاتی ہی نزدیک میرے قریب ہی کہ آوے میرے پاس بھیجا ہوا پروردگار میرے کا ف ع یعنی جبرئیل اور انکے ساتھ عزرائیل ہون یا مراد بھیجے ہوئے سے
ملک الموت ہی یعنی عزرائیل کہ جان لینے کو آوے ترجمہ پس قبول کرون مین امر پروردگار کو ف ع در واقع مین قریب تھی اجل آنحضرت کی کیونکہ یہ واقعہ آخر
ذیحجہ مین تھا بعد پھرنے کے حجۃ الوداع سے اور رحلت ہوئی آپکی بیچ ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چھوڑنے والا ہون درمیان تمہارے دو چیزین بھاری ف ع ح
کہ کتاب اللہ اور اہل بیت رسول اللہ ہین جیسے کہ آگے بیان فرمایا ہی ثقل ساتھ زیر ث کے گرانی اور بوجھ اور ساتھ دو زبر کے اسباب مسافر کا اور حشم اسکا
اور ہر چیز نفیس اسی طرح ہی قاموس مین اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد لیتے ہین یعنی چیز نفیس اور بعضون نے کہا کہ ثقلین یعنی دو امر عظیم کے ہین کتاب اللہ اور اہل
بیت کو امر عظیم کہا بسبب بڑی ہونے قدر انکی کے یا اس سبب سے کہ عمل کرنا انپر بھاری ہی انکے تابعین پر کہ ہر کوئی بوجھ اسکا نہین اٹھا سکتا اور جن و انس
کو بھی ثقلین کہتے ہین کہ بوجھ زمین کے ہین جیسے کہ جانور پر بوجھ لادتے ہین اور ساتھ زمین کے ہین انکے سبب سے زمین آباد ہی یا ثقلین کہا انکو باعتبار نفاست کے انکی کے
بہ نسبت اور حیوانات کے اور مشابہت دیگئے ساتھ انکے اور کتاب اللہ اور اہل بیت اس بات مین کہ دین درست ہوتا ہی اور آباد ہوتا ہی سبب انکے جیسے کہ آباد ہوتی ہی
دنیا بسبب ثقلین یعنی جن و انس کے بعد ازان بیان کیا ثقلین کو فرمایا ترجمہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اسمین بیان او راہ ہدایت کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت
کو پہونچاتا ہی اور اسمین نور ہی ف ح ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اس سے راہ روشن ہوتی ہی اور آسانی سے منزل مقصود کو پہونچاتا ہی یا نور قلب ہی واسطے
استقامت کے یا سبب ظاہر ہونے نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قرآن کے نامون مین سے ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسایل کرو اس سے
اور یاد کرو اسکو اور علم حاصل کرو اسکا اور چنگل مارو ساتھ اسکے ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کے یا عمل کے اور جملہ کتاب اللہ سے عمل کرنا ہی احادیث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب فرمانے حق سبحانہ تعالی کے ما آتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچھ دیوے تم کو رسول پس لو اسکو اور جس چیز سے منع کرے
تم کو پس باز رہو اس سے اور فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون
اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہو اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھیگا تم کو اللہ اور ایک روایت مین یہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ
وخذوا بہ یعنی پس چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور پکڑو اسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نے صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے ف ع یعنی محافظت اسکی کے
اور رعایت کرنے الفاظ و معانی اسکی کے اور عمل کرنے کے ساتھ اس چیز کے کہ اسمین ہی ترجمہ اور رغبت دلائی اسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانے والی چیزین
کہ جو کوئی پکڑیگا اسکو اور چنگل ماریگا ساتھ اسکے اسکو درجے حاصل ہونگے پھر ممکن ہی کہ آنحضرت نے ڈرایا ہو ساتھ عذاب کے بھی واسطے اسکے کہ ترک کرے متابعت
آیتون کی اور ممکن یہ بھی ہی کہ آپنے اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطے اشارت کرنے کے طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کے اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین
ہین اور امت انکی امت مرحومہ ہی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے اور دوسری چیز بھاری اور نفیس اہل بیت میرے ہین یاد دلاتا ہون مین تم کو خدا کے تئین اور
ڈراتا ہون مین اسکے عذاب سے اوپر قصور کرنے تمہارے کے بیچ حق اہل بیت میرے کے ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطے مبالغہ کے اور تاکید کی اور بعید نہین
ہی یہ کہ ہو مراد ایک سے آل انکی اور دوسرے سے بیویان انکی اسلیئے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونون پر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہ
ثلاث مرات یعنی فرمایا اسکو آپنے تین بار ترجمہ ایک روایت مین یعنی بیچ ایک روایت کے یون آیا ہی کہ کتاب اللہ رسی خدا کی ہی ف ع حبل لغت مین رسی کو کہتے ہین اور

یعنی عہد اور امان اور رسی چیز کی ہی کہ پہونچاوے بندہ کو اسکے رب کی طرف اور وسیلہ ہوا اسکے قرب کا یعنی قرآن عہد اور امان اسکا ہی اور وسیلہ ہی
اسکے قرب کا کہ جو کوئی ساتھ اسکے چنگل مارے عذاب خدا سے نڈر رہا اور پہونچے جناب قدس حق مین اور ترقی کرے مدارج قدس سے بہت جو کوئی پیروی کرے
کتاب خدا کی فع یعنی ایمان لاوے اسپر اور یاد کرے اسکو اور علم حاصل کرے اسکا اور عمل کرے اسپر اور اخلاص پیدا کرے تب ہووے وہ راست پر اور جو کوئی چھوڑ دیوے
اسکو یعنی کسی جہت کر جہات متعددہ سے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین ہوگا گمراہی پر نقل کی مسلم نے فع لیکن قرآن مانند رسی نہ ہو وجہین ہین ایک وجہ کہ وسیلہ ہی ترقی
کا ایک وجہ کہ سبب ہی تنزل کا مانند نیل کے کہ پانی تھا محبوبین کے لیے اور خون تھا محجوبین کے لیے یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نے القرآن
حجۃ لک او علیک یعنی قرآن دلیل ہوگا تیرے نفع کے لیے یا تیرے ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وننزل من القرآن ما ہو شفاء و رحمۃ للمومنین
ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی اور اتارتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہی مومنون کے لیے اور نہین زیادہ کرتا ہی ظالمون کو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ و رفعنا
بسببہ مین رب العالمین **وعن** ابن عمر انہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین رواہ البخاری اور روایت
ہی ابن عمر سے یعنی موقوفا کہ تحقیق وہ تھے جب سلام کرتے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب پر کہتے سلام تجھ پر ای بیٹے صاحب دو بازوؤن کے نقل کی یہ بخاری نے **فع ح**
ذو الجناحین لقب جعفر طیار کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بعد شہید ہونے کے غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کے شہرون مین سے ہی مدینہ مین دیکھا کہ دو بازو
رکھتا ہی اور ملائکہ کے ساتھ اڑ رہا ہی حیران ہوئے کہ یہ کیا حال ہی بعد اسکے خبر آئی کہ وہ شہید ہو گئے اور اس روز سے انکو جعفر طیار کہتے تھے اور ذو الجناحین
لقب رکھا گیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھا مین نے جعفر کو بہشت مین کہ اڑ رہا ہی ساتھ ملائکہ کے انتہی اور اسلام لائے جعفر بعد اکتیس
آدمیون کے اور دس برس بڑے تھے اپنے بھائی علی بن ابی طالب سے اور آنحضرت سے خلق اور خلق مین بہت مشابہ تھے اور روایت کین حدیثین انسے
انکے بیٹے نے کہ وہ عبد اللہ ہین اور بہت سے صحابہ نے اور وہ شہید ہوئے روز موتہ کے سنہ ۸ مین اکتالیس برس کی عمر مین اور انکے بدن پر نوے زخم لگے تھے
نیزے اور تلوار کے **وعن** البراء قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ
متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا دیکھا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ حسن بن علی انکے کندھے پر تھے درحالیکہ کہتے
تھے آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکھتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکھ تو اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فع اور شک نہین ہی اس مین
انہون نے دوست رکھا انکو پس واجب ہی تخلق ساتھ اخلاق خدا کے اور تعلق ساتھ شمائل رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ فی جمیع احیانہ
واحوالہ کہا مولف نے کہ کنیت انکی ابو محمد تھی نواسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ریحان یعنی پھول انکے اور سردار جوانون اہل جنت کے پیدا
ہوئے پندرہوین رمضان کو سن تین ہجری مین اور یہ صحیح تر روایتون کی ہی کہ نقل کی گئین انکی ولادت مین اور وفات پائی انہون نے سنہ انچاس مین اور
بعضون نے کہا سنہ پچاس مین اور بعضون نے کہا سنہ اکاون مین اور بعضون نے کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیے گئے وہ بقیع مین روایت کین حدیثین انسے انکے بیٹے
حسن بن حسن نے اور ابوہریرہ نے اور بہت سی جماعت نے اور جب قتل کیے گئے باپ انکے علی بن ابی طالب کوفہ مین بیعت کی انسے موت پر چالیس ہزار
آدمیون سے زیادہ نے اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کے جمادی الاولی کی پندرہوین مین سنہ اکتالیس کے اور حضرت حسین کی
کنیت ابو عبد اللہ ہی پیدا ہوئے پانچوین شعبان مین بیچ چار ہجری کے اور حضرت فاطمہ کو حمل ہوا انکا حضرت حسن کے جننے سے پچاس شب بعد اور قتل کیے گئے
روز جمعہ کے عاشورے کے دن سنہ اکسٹھ مین بیچ کربلا کے کہ زمین عراق سے ہی اور قتل کیا انکو سنان بن انس نخعی نے اور بعضون نے کہا قتل کیا انکو شمر ذی الجوشن نے
اور خولی لیکر آیا انکی نعش و اہل بیت کو عبد اللہ بن زیاد کے پاس اور کہا بعضون نے کہ قتل کی گئی ساتھ حسین کے انکی اولاد اور بھائیون اور اہل بیت انکے تئیس
مرد اور عمر حسین کی روز قتل انکے کے اٹھاون برس کی تھی **وعن** ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی

أَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کے بیچ ایک ٹکڑے کے دن کے یہان تک کہ آئے آنحضرت فاطمہؓ کے گھر مین پس فرمایا کہ یہان لکع کا ہی کہ فرمایا یہ مراد رکھتے تھے آنحضرت لڑکے سے امام حسن کو اور ڈھونڈتے تھے انکو ف ح لفظ لکع ساتھ پیش لام اور زبر کاف مخفف کے کتنے ہی معنون آتا ہی ایک ان معنون مین سے بمعنی صغیر کے بھی ہی اور یہان یہی مراد ہی ترجمہ پس نہ درنگ کی آنحضرتؐ نے یہان تک کہ آئے حسن دوڑتے ہوئے جیسے کہ عادت لڑکون کی ہی یہان تک کہ گلے سے لگ گئے ہر ایک ان دونون مین سے صاحب اپنے سے یعنی آنحضرت امام حسن کے گلے سے لگے اور وہ آنحضرت کے گلے سے پس فرمایا آنحضرت نے خداوندا تحقیق مین دوست رکھتا ہون اسکو پس دوست رکھ تو بھی اسکو اور دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہی اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یا اللہ کر تو ہم کو محب انکا اور نہ کر ہم کو مبغض انکا کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی مہربانی کرنی لڑکون پر کہ گلے سے لگائے انکو اور پیار کرے از راہ شفقت و محبت کے اور مستحب ہی تواضع کرنی لڑکون وغیرہ سے وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابوبکرہ سے کہ کہا دیکھا مین نے آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علیؓ آنحضرت کے پہلو مین تھے یعنی داہنی طرف یا بائین طرف اور حال یہ تھا کہ آنحضرت متوجہ ہوتے تھے لوگون پر ایک بار اور حسن بن علیؓ پر دوسری بار یعنی کبھی لوگون کی طرف دیکھتے تھے واسطے وعظ و نصیحت کے اور کبھی حسن کی طرف از راہ شفقت و محبت کے اور کہتے تھے آنحضرت تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہی ف ح سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اور بعضون نے کہا سید وہ کہ غالب نہ آوے اوپر غضب اسکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنون پر آتا ہی مربی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا کا اور رئیس اور مقدم ترجمہ اور امید ہی کہ خدا صلح کرا دے بسبب اسکے درمیان دو جماعتون بڑی کے مسلمانون سے نقل کی یہ بخاری نے ف ح ع یہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفرق مسلمانون کی سے دو فرقون پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتھ ہوگا اور ایک فرقہ معویہ کے ساتھ اور امام حسن اس زمان مین احق تھے ساتھ خلافت کے اسلیے کہ چھ مہینے باقی رہے تھے تیس برس مین سے کہ آنحضرت نے خبر دی تھی ساتھ قول اپنے کے الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پس باعث ہوا امام حسن کو ورع انکا اور شفقت انکی اوپر امت جد انکی کے اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اس جہان مین کی اور نہین تھا یہ امر بسبب قلت اور ذلت کے اسلیے کہ بیعت کی تھی انسے موت پر چالیس ہزار آدمیون نے اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نے واللہ نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خون کا امت محمد سے گرایا جاوے اور شہور ہوا ہی یہ بعضے انکے ہوا خواہون پر یہان تک کہ باعث ہوئی انکو حمایت اسپر کہ کہا وقت داخل ہونے کے انکے پاس السلام علیک یا عار المؤمنین پس کہا حضرت حسنؓ نے العار خیر من النار اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقے ملت اسلام پر تھے باوجود اسکے کہ ایک فرقہ مصیب تھا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کے لیے صلح امام حسنؓ کی دلیل ہی اور حقیقت امارت معاویہ کے اور اختیار کیا ہی سلف نے ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلے کے یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا کہ ان خونون سے اللہ تعالی نے پاک رکھا ہمارے ہاتھون کو پس نہین ملوث کرین ہم ساتھ اسکے اپنی زبانون کو اور خصوصیت امام حسنؓ کی شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا انکو سید اور ابی بکرہ سے روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلعم نماز پڑھا کرتے تھے ہم کو اور حسن آتے اس حال مین کہ چھوٹے سے تھے اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو یہ آنحضرت کی گردن و پیٹھ پر چڑھ بیٹھتے پس اٹھاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بسہولت یہان تک کہ اتار دیتے انکو پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ دیکھتے ہین ہم آپ کو کہ کرتے ہین آپ اس لڑکے کے لیے ایسی چیز کہ نہین دیکھا ہم نے آپکو کہ کرتے ہون اسکو کسی کے لیے فرمایا کہ یہ پھول میرا ہی دنیا سے بلا شبہ یہ

بیٹا میرا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ صلح کرادیگا بسبب اسکے درمیان دو فرقون کے مسلمانون سے اور معاویہ سے روایت ہے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
چوستے تھے زبان حسن کی یا ہونٹھ اُنکے کو بلا شبہہ ہرگز نہین عذاب کریگا اللہ اُس زبان کو یا ہونٹھ کو کہ چوسا ہو انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت
کیا اسکو احمد نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ
اَحْسِبُهٗ یَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبد الرحمن بن نعم سے کہا سنا
مین نے عبد اللہ بن عمر سے اس حال مین کہ سوال کیا تھا اُنسے ایک شخص نے یعنی اہل عراق مین سے حکم محرم سے کہا شعبہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے عبد الرحمن سے
گمان کرتا ہون مین سایل کو کہ پوچھا اُنسے حکم محرم سے کہ مارتا ہے مکھی کو ف ع یعنی اگر محرم مکھی کو مارے تو جائز ہے یا نہین اور بدلا اسکا کیا ہے دور کیا لازم
آتا ہے اُسپر دم یا صدقہ یا کچھ نہین لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نے اہل عراق یعنی اہل کوفہ پوچھتے ہین مجھسے مکھی کے مارنے سے اور اُنکے بلاد نجسے ہے یعنی وہ
ظاہر کرتی ہین کمال اور غایت تقوی کی حال آنکہ قتل کیا اُنہون نے رسول خدا کے بیٹے کو حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق مین کہ یہ دونون
یعنی حسنین دو پھول میرے ہین دنیا سے یا اللہ کے رزق سے ہین کہ دیا مجھکو دنیا مین نقل کی یہ بخاری نے ف ت ریحان آتا ہے معنی رحمت اور راحت اور رزق کے
آتا ہے اور فرزند کو بھی ریحان ساتھ اسی معنی کے کہتے ہین اور ریحان معنی گھاس خوشبودار کے بھی آتا ہے اور ساتھ ان معنون کے بھی از راہ تشبیہ کے اطلاق
فرزند پر کر سکتے ہین اور جائز ہے کہ مراد ریحان سے مشموم یعنی سونگھنے کی چیز مانند پھول وغیرہ کے ہوپس انکو ریحان اسلیئے کہا کہ اولاد کو بھی سونگھتے ہین اور
بوسے لیتے ہین اُنکے اور ریحانای اور ریحانی ساتھ زیر نون اور جزم ی کے بھی روایت ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَكُنْ
اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ اَیْضًا
كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نہین تھا کوئی بہت
مشابہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی رض سے اور کہا انس نے بیچ حسین رض کے بھی کہ تھے وہ مشابہ ترین لوگون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی
یہ بخاری نے ف دوسری فصل مین بیچ حدیث علی رض کے تفصیل اسکی آتی ہے کہ حسن رض مشابہ ترین ساتھ آنحضرت کے سینہ سے سر تک اور حسین نیچے کے بدن مین وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ملایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سینہ اپنے کے اور کہا یا الہی سکھلا اُسکو حکمت اور ایک روایت مین ہے کہ سکھلا اُسکو
کتاب اللہ نقل کی یہ بخاری نے ف ع سینہ سے لگانا اشارہ تھا طرف اسکے کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہے اور حکمت سے مراد خوب علم و
عمل ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یُؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا یعنی دیتا ہے اللہ حکمت جسکو چاہتا ہے اور جو کوئی دیا جاتا ہے حکمت
پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہین ہے مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نے کہا حکمت سے مراد ہے جاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اُس چیز پر کہ سزاوار
ہے اور بعضون نے کہا حکمت راستکرداری اور راست گفتاری ہے اور بعضون نے کہا مراد حکمت سے سنت ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ اور پیدا
ہوئے ابن عباس رض تین برس پہلے ہجرت کے اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کے تھے اور بعضون نے کہا پندرہ برس کے اور بعضون نے کہا دس برس کے
اور تھے وہ بہترین اس امت کے اور بڑے عالم اس امت کے ہاں واسطے انکے لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت اور فقہ اور علم تاویل کے ملنے کی اور دیکھا انہون نے
جبرئیل کو دوبار اور نابینا ہوئے وہ آخیر عمر مین اور مرے طائف مین سنہ ۶۸ اڑسٹھ مین بیچ ایام ابن زبیر کے اس حال مین کہ عمر انکی اکہتر برس کی تھی روایت کین اُنسے
حدیثین خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ

قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے پائخانہ میں پس
رکھا میں نے واسطے آنحضرت کے پانی وضو کا ف یعنی یہ اس رات کا احوال ہے کہ ابن عباس بیچ گھر میمونہ خالہ اپنی کے کہ ازواج مطہرات سے تھیں رات کو رہے تھے اور
آنحضرت تہجد کے لیے اٹھے اور ابن عباس چھوٹے تھے جیسے کہ باب قیام اللیل میں گذرا ہے پس جب آنحضرت پائخانہ سے نکلے فرمایا کس نے رکھا ہے یہ پانی پس
خبر دی گئی یعنی گھر کے لوگوں نے کہا کہ یہ ابن عباس نے رکھا ہے پس دعا کی آنحضرت نے کہ خداوندا سمجھ دے ابن عباس کو دین میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی
کر اسکو عالم سمجھ والا دین میں کہ اصول و فروع اسکے جانے اور نہیں ہے مراد اس سے فقہ متعارف کہ مخصوص ہے ساتھ فروع معاملات اور خصومات کے کہا نووی نے کہ
اس میں فضیلت فقہ کی ہے اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کے لیے اور مستحب ہونا دعا کا اسکے لیے کہ کرے خیر اور قبول کی اللہ تعالیٰ نے دعا آنحضرت کی ابن عباس کے
حق میں کہ بڑے فقیہ ہوئے اور حقیقت میں یہ علم و فضل اور دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمت گذاری سے حاصل ہوئی خدمت کرنی چاہیے مصرع
کہ سرمان ز خدمت بجای رسند وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا
فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ
عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا
فَاِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کرتے ہیں اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت لیتے تھے انکو اور امام حسن کو
پھر کہتے خداوندا دوست رکھ تو ان دونوں کو اسلیے کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو ف ح زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرت کے
تھے اور اسامہ بیٹے انکے تھے اور انکی ماں کا نام تھا برکہ اور وہ خادمہ خاص تھیں آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تھیں حضرت کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب
کی اور آنحضرت بعد دوست رکھنے زید کے انکے بیٹے اسامہ کو دوست رکھتے تھے کہ امام حسن کے ساتھ ایک جا جمع کرتے اور شریک انکا کرتے اور ایسا کچھ فرماتے
اور تھے اسامہ رضی اللہ عنہ ایک لڑکے سیاہ رنگ جیسے کہ خانہ زاد ہوتے ہیں بیت انکہ گر ترا برمن سکین تعلق ہست ۔ تا مرا ز آفتاب مشہور تر ہست ۔ اور
جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تھے اور اترے وادی قری میں اور وہیں وفات پائی بعد قتل عثمان کے اور بعضوں نے کہا سنہ چون
میں کہا ابن عبدالبر نے کہ یہ نزدیک میرے صحیح ہے اور حضرت نے جو ان دونوں صاحبوں کے حق میں کچھ فرمایا اسمیں بڑی منقبت انکی ثابت ہوئی ہے
اور ایک روایت میں ہے کہ کہا اسامہ بن زید نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتے مجھکو اور بٹھاتے مجھکو اپنی ران پر یعنی داہنی پر یا بائیں پر اور بٹھاتے
حسن کو اپنی دوسری ران پر پھر ملاتے دونوں کو یعنی مجھکو اور حسن کو یا اپنی دونوں رانوں کو پھر فرماتے خداوندا مہربانی کر ان دونوں پر اسواسطے کہ میں مہربانی کرتا ہوں ان
دونوں پر نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ
بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ
فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ
لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ
اُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ اور روایت ہے عبداللہ ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور امیر کیا اس لشکر پر
اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضے لوگوں نے یعنی منافقوں نے یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم طعن کرتے
ہو انکی امارت میں پس تحقیق تھے کہ تم طعن کرتے تھے بیچ امارت باپ اسکے کے پہلے اس سے ف ح یہ اشارہ ہے زید بن حارثہ کی امارت کیطرف بیچ غزوہ موتہ کے
کہ اس غزوہ میں زید کو آنحضرت نے امیر کیا تھا باوجود اسکے کہ اسمیں اچھے اچھے صحابی تھے اور نسائی میں عائشہ سے آیا ہے کہ نہ بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

زید بن حارثہ کو کسی لشکر میں مگر کہ امیر کیا انکو حضرت نے اور قسم خدا کی تحقیق تھا باپ اُسکا لائق امارت کے ف یعنی بسبب بزرگی اُسکی کے اور سبقت
اُسکی کے اسلام مین اور بسبب قرب اُسکے کے مجھسے اور ان دونون کی امارت مین طعن اس لیئے کرتے تھے بعضے لوگ یہ موالی سے تھے اور عرب انساب
نہین جانتے تھے امیر کرنا موالی کا اور عار بہت کرتے تھے انکی اتباع سے پس جبکہ لایا اللہ اسلام کو بلند کی قدر انکی نہین تھی قدر انکی انکے نزدیک بسبب سبقت اسلام کے
اور ہجرت کے اور علم کے اور تقوی کے اور پہچانا حق انکا دینداروں نے تو جو لوگ کہ پابند عادت کے تھے اور دوست رکھتے تھے ریاست کو اعراب مین سے اور قبائل
کے سرداروں مین سے انکے دلوں مین اس سے خلجان ہی رہتا تھا خصوصاً منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتے تھے اور نہایت انکار کرتے انپر اور آنحضرتؐ نے
زید کو کتنے ہی لشکروں پر امیر کر کر بھیجا اور بڑا لشکر ان مین سے موتہ کا تھا اور اُس لشکر مین انکے نشان کے نیچے اچھے اچھے صحابی تھے چنانچہ جعفر بن ابی طالب بھی
تھے انمین پھر بھیجتے تھے آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا انکو اپنے مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اُسمین ایک جماعت تھی بڑے بڑے صحابہ اور فضلا صحابہ کی
کی تھی ترجمہ اور تحقیق تھا یعنی باپ اُسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوب ترین لوگوں سے طرف میرے اور تحقیق یہ یعنی اسامہ بھی جملہ محبوب ترین لوگوں سے ہے نزدیک
میرے پیچھے باپ اپنے کے ف جب زید غزوہ موتہ مین شہید ہوئے تو آنحضرتؐ نے اسامہ کو امیر کیا تو چاہین اور اُس قوم سے بدلا اپنے باپ کا لیوین اور بزرگان
انصار اور مہاجرین کو کہ انمین ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے ہمراہ اُسامہ کے مقرر کیا پس کتنے ایک لوگوں نے اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتے
ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اثناء اس حال مین بیمار ہوئے کہ دردسر شروع ہوا جب لوگوں کی یہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندھی اور برآمد ہوئے اور منبر پر گئے
اور خطبہ پڑھا اور کہا یا ایہا الناس اخیر حدیث تک فرمائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہ امر تمام ہوا اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر
جائز ہونے امارت موالی کے اور حاکم ہونے چھوٹوں کے بڑوں پر اور مفضول کی فاضل پر بسبب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت
مسلم کے مانند اسکے ہے اور آخر حدیث مین یا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا وصیت کرتا ہون مین تم کو ساتھ اسکے کہ نیکی کرو ساتھ اسکے پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہارے
سے ہے ف لکھا مولف نے کہ زید بیٹے حارثہ کے ہین اور انکی ماں کا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کی کہ قبیلہ معن مین سے تھے نکلی تھی انکو لیکر ماں انکی اپنی قوم کی ملاقات
کے لیئے پس آنحضرتؐ کے لوگ جدھر گذرے ایام جاہلیت مین تو زید کو اٹھا لائے اور وہ ان دنون مین لڑکے تھے آٹھ برس کے پس انکو بازار عکاظ مین لاکر بیچا پس
خریدا انکو حکیم بن حزام بن خویلد نے اپنی پھوپھی خدیجہ کے لیئے چار سو درہم کو پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ کیا انہوں نے زید کو
حضرت کے تئین پس آنحضرتؐ نے قبض کیا انکو پھر انکی خبر انکے اہل کو پہونچی پس آیا باپ انکا حارثہ اور چچا انکا کعب انکے چھڑانے کے لیئے پس دیا آنحضرت نے زید کو
اختیار دیا کہ چاہو یہان رہو پاس اُنکے چاہو اپنے اہل مین ملے جاؤ پس زید نے آنحضرتؐ ہی کے پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکھا تھا سلوک و احسان
آنحضرت کا نسبت اپنے پس اسوقت نکلے آنحضرتؐ ساتھ زید کے طرف حجر کے اور کہا اے لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا اور مین
وارث ہونگا اُسکا پس مشہور ہوئے وہ زید بن محمد یہان تک کہ لایا اللہ اسلام اور نازل ہوئی آیت ادعوہم لاٰبائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو انکو ساتھ
نام باپون انکے کے یہ فیصل ہے نزدیک اللہ کے پس کہنے لگے انکو زید بن حارثہ اور اول مسلمان مین اسلام لائے ہین بموجب ایک قول کے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بڑے تھے زید سے دس برس اور بعضوں نے کہا بیس برس اور نکاح کر دیا انکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سے
پس پیدا ہوئے اسسے اسامہ پھر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھین پھر طلاق دیدی زیدنے زینب کو بسبب ناموافقتی کے پھر
نکاح کر لیا انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اللہ تعالے نے قرآن شریف مین کسی صحابی کا نام نہین لیا ہے سوا زید کے اس آیت مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ
اور روایت کین حدیثین انسے انکے بیٹے اسامہ نے اور صحابہ نے بھی اور قتل کیئے گئے وہ غزوہ موتہ مین اس حال مین کہ امیر لشکر کے تھے جمادی الاول کے مہینے
مین سنہ آٹھ مین اور عمر انکی پچپن برس کی تھی **وعنہ** قال ان زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنا ندعوہ

إلا زيد بن محمد حتى نزل القرآن ادعوهم لآبائهم متفق عليه وذكر حديث البراء قال لعلي أنت مني في باب بلوغ الصغير وحضانته اور یہ بھی عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے کہا انہوں نے کہ زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کے نہ تھے ہم پکارتے اسکو مگر زید بن محمد ف ح ع یعنی انکو آنحضرت کا بیٹا کہتے تھے اسلیے کہ آنحضرت نے انکو منہ بولا بیٹا کر لیا تھا اور عرب منہ بولے بیٹے کو بیٹا کہتے تھے اور میراث دیتے تھے اسوقت میں اور لانا اس حدیث کا اس باب میں واسطے آگاہ کرنے اس بات کے ہے کہ مولی آدمی کا اسکے اہل بیت سے ہے ترجمہ یہاں تک کہ اترا قرآن یعنے آیت اسکی ادعوهم لآبائهم نقل کی یہ بخاری نے ف ساری آیت یوں ہے وما جعل ادعياءكم ابناءكم ذلكم قولكم بافواهكم والله يقول الحق وهو يهدي السبيل ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله فان لم تعلموا آباءهم فاخوانكم في الدين ومواليكم یعنی نہیں کیا منہ بولے بیٹوں تمہارے کو بیٹے تمہارے یہ باتیں تمہارے منہوں کی ہیں اور اللہ فرماتا ہے حق بات اور وہ دکھاتا ہے راہ حق پکارو انکو انکے باپوں کے ناموں کے ساتھ یہ بہت عدل کی بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر نہ جانو تم انکے باپوں کو پس بھائی ہیں تمہارے دین میں اور دوست تمہارے یعنی انکے باپوں کے نام نہ معلوم ہوں تو اے بھائی یا اے دوست کہکر پکارو غرضکہ اس آیت کے اترنے کے پہلے زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتے تھے جب یہ آیت اتری تو اس کہنے سے منع کیے گیے اور حکم ہوا کہ اگر انکے باپوں کے نام جانتے ہو تو کہا کرو انکو فلانے کے بیٹے اور اگر انکے باپوں کے نام نہ معلوم ہوں تو اے بھائی یا اے دوست کہا کرو ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ جسکا مضمون یہ ہے انت منی بیچ باب بلوغ صغیر و حضانتہ اسکے کے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن جابر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجته يوم عرفة وهو على ناقته القصواء يخطب فسمعته يقول يا ايها الناس اني تركت فيكم ما ان اخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي رواه الترمذي روایت ہے جابر سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے حج میں یعنی حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن اس حال میں کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تھے کہ نام اسکا قصوا تھا خطبہ پڑھتے تھے ف ح قصوا اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ کونہ اسکے کان کا کٹا ہوا ہو اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تھی بلکہ خلقی ایسی تھی اور احتمال ہے کہ قصوے سے ہو بمعنی دور رہنے کے کہ نہایت دوڑنے والی تھی اور دور پہنچتی تھی ترجمہ پس سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو اے لوگو تحقیق میں چھوڑی ہے درمیان تمہارے وہ چیز کہ اگر پکڑے رہوگے تم اسکو اور عمل کروگے تم اسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگے تم بعد اسکے یعنی بعد پکڑنے اسکے کے چھوڑا ہے میں نے تم میں کتاب اللہ اور عترت اپنے کو یعنی اہلبیت اپنے کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع عترت قوم اور قرابتی اور اہل بیت شخص کو کہتے ہیں تعبیر کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے اہل بیتی بسبب اشارہ کرنے کے ساتھ اسکے کہ مراد عترت سے خاص تر ہے اور اقربا سے ہے کہ اولاد جد قریب کی ہوں یعنے اولاد اور زوجات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نے کہ ہے تمسک ساتھ کتاب کے عمل کرنا ہے اس چیز پر کہ اسمیں ہے یعنے اسکے حکموں کو بجا لانا اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے اسمیں انسے باز رہنا اور معنی تمسک کے ساتھ عترت کے محبت انکی ہے اور اختیار کرنا طریقہ اور سیرت انکی کا وعن زيد بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدي احدهما اعظم من الآخر كتاب الله حبل ممدود من السماء الى الارض وعترتي اهل بيتي ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما رواه الترمذي اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں چھوڑنے والا ہوں تم میں وہ چیز کہ اگر پکڑے رہوگے اسکو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے پیچھے میرے یعنی بعد وفات میری کے ایک انمیں سے کہ وہ کتاب اللہ ہے بڑی ہے دوسرے سے کہ وہ عترت ہے جیسے کہ بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے چھوڑتا ہوں میں کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کے ہے دراز کی گئی آسمان سے طرف زمین کے اور لٹکائی گئی ہے تو اسکو پکڑیں اور آسمان جس پر چڑھیں اور عہد و امان اسکا ہے اور کہ لیے اور چھوڑتا ہوں میں بیچ عترت کو کہ اہل بیت میرے ہیں ف ح ع اس طرح فرماتے ہیں یا

اشارہ ہے اسپر کہ بعد میرے رعایت اُنکے حقوق کی خوب طرح کرنا یہ کہنا ایسا ہی ہے جیسے باپ شفیق کہتا ہے اپنی اولاد کے حق میں کہ میں تم میں اپنی اولاد چھوڑے جاتا ہوں یعنی
خوب رعایت انکے حقوق کی کرتا رہنا ترجمہ اور ہرگز نہیں جدا ہونگے کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ آوینگے میرے پاس حوض کوثر پر ف ح یعنی موقف
میں یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونے کے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آوینگے اور جسنے رعایت اُنکے حقوق کی کی ہے اُسکے شکر ادا کرینگے
پس اُسوقت آنحضرت مکافات کرینگے اُس سے یعنی اُسکے بدلے میں سلوک اور احسان کرینگے اور اللہ تعالیٰ جزا اُسکا کامل عطا فرماویگا اور جسنے ضایع کیا انکے حقوق کو اور کفران نعمت کی
اُسکے ساتھ معاملہ برعکس اُسکے ہوگا اور اس دلیل پر اچھا ہوا موقع حضرت کے قول کا ترجمہ فانظروا الخ پس نظر کرو ف ع ح یعنی تامل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میری کتاب
و عترت میں آیا خلف صدق تھے ہو یا بد حاصل یہ کہ سوچو کہ کیسا معاملہ کرتے ہو اور تمسک کرتے ہو ساتھ انکے بعد میرے اچھا یا برا ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے **وعنہ** ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم
رواہ الترمذی اور یہ بھی روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کے یعنی انکے حق میں فرمایا کہ میں لڑنے والا ہوں
اُس شخص سے کہ لڑے اُنسے اور صلح کرنے والا ہوں اُس شخص سے کہ صلح کرے اُنسے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی اسکے یہ ہیں کہ جسنے دوست رکھا انکو دوست رکھا مجھکو اور جسنے مبغوض
رکھا انکو مبغوض رکھا مجھکو اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے دوست رکھا مجھکو اور دوست رکھا
ان دونوں یعنی حسنین کو اور ان دونوں کے باپ کو اور ان دونوں کی ماں کو ہوگا ساتھ میرے بیچ درجہ میرے کے روز قیامت کے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا
ترمذی نے کہ ہوگا ساتھ میرے جنت میں **وعن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ فسألت ای الناس کان احب**
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا رواہ الترمذی اور روایت ہے جمیع بن عمیر سے
کہ کہا داخل ہوا میں ہمراہ پھوپھی اپنی کے حضرت عائشہ کے پاس پس پوچھا میں نے کونسا لوگوں میں بہت پیارا ہے طرف رسول خدا کے کہا عائشہ نے کہ فاطمہ بہت
پیاری تھیں نزدیک آنحضرت کے پس پوچھا گیا عائشہ سے کہ مردوں میں سے کون بہت پیارا تھا یعنی یہ جواب تمہارا عورتوں میں سے ہے پس مردوں میں سے بہت
پیارا انکا کون تھا کہا عائشہ نے خاوند انکا نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی علی مرتضیٰ ہیں یہاں انصاف عائشہ صدیقہ کا اور صدق انکا دیکھا
چاہیے کہ کیا کہا باوجودیکہ جگہ اُسکی تھی کہ کہتی ہیں اور باپ میرے بہت پیارے تھے اور بعید نہیں ہے کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا سے پوچھتی تو وہ کہتیں کہ عائشہ اور باپ اُنکے
بہت پیارے تھے برخلاف زعم متعصبوں کے اور کجروؤں کے کہ انکو آپسمیں مخالف و معاند خیال کرتے ہیں حاشا ثم حاشا پھر جاننا چاہیے کہ نہیں لازم آتا ہے زیادہ
ہونے محبت کے سے تحقیق فضیلت کا اسلیے کہ محبت اولاد کی اور بعضے اقارب کی امر جبلی ہے کہ باوجود یقینا جانے اسبابات کے غیر اولاد افضل اُنسے ہیں محبت
اولاد سے زیادہ رکھتا ہے آدمی لیکن یہ نسبت اجنبیوں کے فضیلت موجب یا دلیل محبت کے ہوتی ہے پس اس سے دفع ہوجاتا ہے اشکال واللہ اعلم بالاحوال **وعن**
عبد المطلب بن ربیعۃ ان العباس دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغضبا وانا عندہ فقال ما اغضبک
قال یا رسول اللہ ما لنا ولقریش اذا تلاقوا بینہم تلاقوا بوجوہ مبشرۃ واذا لقونا لقونا بغیر ذلک
فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احمر وجہہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب
رجل الایمان حتی یحبکم للہ ولرسولہ ثم قال ایہا الناس من آذی عمی فقد آذانی فانما عم الرجل
صنو ابیہ رواہ الترمذی وفی المصابیح عن المطلب اور روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے آنحضرت
کے پاس اس حال میں کہ بیچ غضب کے لائے گئے تھے یعنی کسی نے انکو غصہ دلایا تھا اور کچھ ایسا کام کیا تھا یا کچھ کہا تھا کہ موجب عباس کے غضب کا ہوا اور میں تھا
پاس آنحضرت کے بیٹھا پس پوچھا آنحضرت نے کہ کس چیز نے غضب میں ڈالا تجھکو کہا عباس نے یا رسول اللہ کیا حال ہے واسطے ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کے اور واسطے قریش کے

یعنی بعضے انکے کہ جسوقت ملتے ہیں وہ تمہیں تو ملتے ہیں ساتھ چہروں تروتازہ اور خوش کے اور جسوقت کہ ملتے ہیں ہم سے ملتے ہیں ساتھ غیر اس صفت وحالی
کے یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کے پس غصہ ہوئے آنحضرت یعنی اظہار اس حال سے یا اصل اس صفت بد سے یہانتک کہ بہت سرخ ہوگیا چہرہ مبارک حضرت
کا یعنی کثرت غصہ سے پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہیں داخل ہوگا کسی شخص کے دل میں ایمان ف ع یعنی مطلق اور مراد ہے
اس سے وعید تشدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا اسکا ہے بوجہ تاکید تر کے ترجمہ یہانتک دوست رکھے تمکو یعنی اہل بیت کو واسطے
محبت خدا اور رضا اسکی کے اور محبت رسول اسکے کے ف ع یعنی اس جہت سے کہ رسول تم میں سے ہوا اور اللہ جنہیں سے رسول کرنا مناسب جانتا ہے
انہیں میں سے کرتا ہے اور ابوجہل انکی نفی کرتا تھا کہ کہتا تھا جبکہ لیا بنو ہاشم نے نیزہ اور خدمت سبیل پلانے کی اور نبوت اور رسالۃ پس کیا باقی رہا
باقی قریش کے لیے ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو اے لوگو جو کوئی ستاوے میرے چچا کو یعنی خصوصاً آپ کو گویا کہ ایذا دی مجھکو اسلیئے کہ نہیں ہے چچا
مرد کا مانند باپ اسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے یعنی عبد المطلب سے اور مصابیح میں مطلب سے ہے یعنی بجاے عبد المطلب بن ربیعہ کے مطلب بن ربیعہ کہا
اور ہے صحیح عبد المطلب ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور
روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عباس مجھسے ہے یعنی میرے اقربا سے یا میرے اہل بیت سے
اور میں اس سے ہوں نقل کی یہ ترمذی نے ف ح لکھا ہے علماء نے کہ آنحضرت اصل ہیں باعتبار شرف اور فضل نبوت کے اور عباس اصل ہیں بسبب نسب اور
چچا ہونے کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ عبارت کنایہ ہے اتحاد اور محبت اور اخلاص سے جیسے کہ امیر المومنین علی رض کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس اور لطائف طبع اور حسن ادب انکے سے یہ ہے کہ جب کہا گیا انسے انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑے
ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے کہا ہو اکبر و انا اسن یعنی آنحضرت بڑے ہیں باعتبار مرتبہ کے اور میں مسن ہوں یعنی باعتبار عمر کے بڑا ہوں کہا مولف نے
اور ماں انکی ایک عورت تھی قبیلہ نمر بن قاسط سے اور وہ اول عربیہ ہے کہ غلاف چڑھایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کے کپڑوں کا اور یہ اس سبب سے
تھا کہ عباس جاتے رہے تھے لڑکپنے میں پس منت مانی تھی انکی ماں نے کہ اگر وہ مل جاوینگے تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑھاؤنگی پس جب وہ پا گئے تو انکی ماں نے
غلاف چڑھایا اور عباس رئیس تھے جاہلیت میں اور منسوب تھی انکی طرف عمارت اور سقایہ مراد عمارت سے یہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتے تھے اسکے بنانے اور آباد
کرنے اور بھلائی کرنے اور ترک کرنے سیئات کے اور کلام بیہودہ کرنے کے اسمیں اور مراد سقایہ سے یہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتے تھے اور کہا مجاہد نے کہ آزاد کیے
عباس نے نزدیک مرنے اپنے کے ستر بردہ اور پیدا ہوئے وہ پہلے سال فیل کے اور مرے روز جمعہ کے بارھوین تاریخ رجب میں بیچ سن بتیس کے اور عمر انکی اٹھاسی
برس کی ہوئی دفن کیے گئے بقیع میں اور اسلام رکھتے تھے بہت مدت سے لیکن چھپاتے تھے اسکو اور نکلے ساتھ مشرکوں کے روز بدر کے جبراً پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی ملے عباس سے پس نہ قتل کرے اسکو اسلیئے کہ وہ نکلے ہیں جبراً پس قید کیا انکو ابو الیسر کعب بن عمرو نے پس انہوں نے اپنے بدلہ میں کچھ دے کر رہائی
پائی اور رجوع کی مکہ کی طرف پھر آئے طرف مدینہ کے ہجرت کر کر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةَ
الِاثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَأَلْبَسَنَا
كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِينٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے جسوقت کہ ہو صبح پیر کے دن کی پس آ تو میرے پاس اور اولاد
تیری یہانتک کہ دعا کروں میں واسطے تمہارے ساتھ دعا کے کہ نفع دے تجھکو اللہ سبب اسکے اور نفع دے تیری اولاد کو کہا ابن عباس نے پس صبح کو آئے عباس

آنحضرت کے پاس اور آئے ہم یعنی سب اولاد انکی ہمراہ انکے اور اوڑھائی آنحضرت نے ہم کو چادر اپنی فـ ح گویا یہ اشارہ تھا اسپر کہ پھیلاوے خدا تعالے آپکی
رحمت اپنی جیسا کہ پھیلائی ہے مینے چادر اپنی ف پھر کہا یا الٰہی بخش واسطے عباس کے اور اولاد اسکی کے ایسی بخشش ظاہر اور باطن کہ نہ چھوڑے کسی گناہ کو یا الٰہی نگاہ
رکھ اسکو بیچ اولاد اسکی کے ف ع یعنی اکرام کر اسکا اور نگاہ رکھ اسکو آفات و بلیات سے تو کہ نہ ضایع ہووے وہ بیچ حق اولاد اپنی کے نقل کی یہ ترمذی
نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ ایک شخص ہے ائمہ حدیث سے نہیں روایت مین اس عبارت کو اور گردان بادشاہی اور ملک و دولت باقی بیچ اولاد اسکی کے
ف ع یعنی مدت مدید تک چنانچہ کتنی ہی برس خلافت عباسیوں کے گھر مین رہی با حقیقت مین یہ حکم ہے مہت کو کہ خلافت حق انکا ہے چاہئے کہ سوائے انکے کسی کو نصیب نہ
کرین واللہ اعلم ترجمہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰی جِبْرَئِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے دیکھا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی انکے لیے آنحضرت نے دو بار نقل کی یہ ترمذی نے ف ع دیکھنا
جبرئیل کو دو بار سیوطی نے جمع الجوامع مین اسطرح روایت کیا ہے کہ کہا ابن عباس نے گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑون مین اور آنحضرت راز کر رہے تھے دحیہ
کلبی سے یعنی جبرئیل کہ بصورت دحیہ کلبی کے آئے تھے انسے آپ سرگوشی کر رہے تھے اور مینے نجانا کہ وہ جبرئیل تھے پس کہا جبرئیل نے آنحضرت سے کہ یا
رسول اللہ یہ ابن عباس ہے اگر سلام کرتا ہم پر تو جواب اسکے سلام کا دیتا مین اسکے کپڑے بہت سفید ہین اور پہنیگی اولاد اسکی بعد اسکے سیاہ کپڑے اور جب
چڑھ گئے جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پھرے تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کس نے باز رکھا تجھکو سلام کرنے سے جسوقت کہ گذرا تو ہمپر کہا مینے یا رسول اللہ
آپ بات کر رہے تھے اور راز کہہ رہے تھے دحیہ کلبی سے پس ناخوش رکھا مینے کہ قطع کرون مین آپ کے راز کہنے کو ساتھ جواب دینے تمہارے کے سلام کا فرمایا آنحضرت
آنحضرت نے کہ وہ جبرئیل تھا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اسکو ابن عساکر نے اور ترمذی نے کہا کہ تعدد یہ دو بار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین
کاتب ان حروف عبد الحق بن سیف الدین نے کہ پوشیدہ نہین ہے کہ جبرئیل آنحضرت کے پاس بیچ صورت دحیہ کلبی کے آتے تھے اور صحابہ انکو دیکھتے تھے پس وجہ تخصیص ابن عباس کی
ساتھ اسکے کیا ہوئی پس ظاہر ہے کہ ابن عباس نے جبرئیل کو دیکھا متمثل بصورت دحیہ کلبی کے ولیکن عالم ملکوت مین سوائے انکے صحابہ سے کسی نے نہین دیکھا اور
دیکھا اور صحابہ کا عالم ناسوت مین ہوتا تھا اور فرمایا آنحضرت نے ابن عباس کو کہ جسنے جبرئیل کو سوائے پیغمبر کے دیکھا بینائی اسکی جاتی رہی اور بینائی تیری
بھی اے ابن عباس جانے والی ہے ولیکن روز وفات تیری کے بینائی تیری پھر ملجاوے گی تجھکو آیا ہے کہ جب ابن عباس مرے اور انکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور سفید
آیا اور کفن مین انکے غایب ہوا ہرچند ڈھونڈا نپایا پس عکرمہ غلام ابن عباس کے نے کہا کیا احمق ہو تم یہ بینائی انکی تھی کہ وعدہ کیا تھا پیغمبر خدا صلعم نے
کہ روز وفات انکے کے اسکو پھیر دینگے اور جب ابن عباس کو لحد مین رکھا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبھون نے سنی یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضية
اخیر حدیث تک بیان کیا اور اوپر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لئے دو بار یہ ہے کہ جو کچھ گذرا انکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کے کہ آنحضرت نے لگایا انکو اپنے سینے سے
اور کہا اللہم علمہ الحکمة والکتاب اور دوسری بار کی دعا بھی انکی حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لے گئے پاخانہ مین اور مینے پانی وضو کا رکھا پوچھا
کہ کس نے رکھا یہ پانی کہا لوگون نے کہ ابن عباس نے رکھا فرمایا اللہم فقهه فی الدین یعنی یا اللہ سمجھ دے اسکو دین مین اور احتمال ہے کہ ایکبار دعا کرتے ہوا سوقت
کہ آنحضرت میمونہ کے گھر مین رات کو رہے تھے اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نے عباس اور انکی اولاد کے لیئے دعا کی وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا دو بار دعا کی میرے
لئے رسول خدا صلعم نے یہ کہ دیوے مجھکو اللہ حکمت نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایکبار ساتھ لفظ حکمت کے
اور ایکبار ساتھ عبارت فقہ کے یا ظاہر یہ ہے کہ دونون دعائین دو مجلسوں مین کین جیسے کہ اوپر گذرا واللہ اعلم وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ
الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِيْ

الْمَسَاکِیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ تھے جعفر دوست رکھتے یعنی بہت مسکینون کو اور بیٹھتے انکے پاس اور
باتین کرتے انسے یعنی تواضع اور غمخواری کرتے انکی اور مسکین باتین کرتے انسے اور کنیت کرتے تھے آنحضرت انکو ابو المساکین نقل کی یہ ترمذی نے ف
ع یعنی بسبب کثرت چیزون مذکورہ کے جیسے حضرت علی کو ابو تراب کہتے تھے بسبب بہت بیٹھنے اور لیٹنے انکے کے مٹی پر اور جیسے صوفی کو ابوالوقت اور ابن الوقت اور
مسافر کو ابن سبیل کہتے ہین وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور یہ بھی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول صلی خدا اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے جعفر کو اڑتے ہوئے بہشت مین
ساتھ فرشتون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع جعفر غزوہ موتہ مین سردار ہوئے تھے لشکر کے نیزہ اسلام کا انھین کے ہاتھ مین تھا بعد زید بن
حارثہ کے پس لڑے اللہ کی راہ مین یہان تک کہ کاٹے گئے دونون ہاتھ اور پاؤن انکے پس دکھائے گئے آنحضرت حالت مکاشفہ مین یا خواب مین کہ انکے دو پر
ہین خون مین بھرے ہوئے کہ اڑتے ہین انسے جنت مین ساتھ فرشتون کے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ
وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن اور حسین دونون
سردار ہین بہشت کے جوانون کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح طیبی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ یہ فضل ہین انسے کہ جوان مرے راہ خدا مین اور اس کلام مین نظر ہے
اسلیے کہ نہین ہے وجہ تخصیص فضیلت انکے کی اُن لوگون پر کہ جوان مرے بلکہ یہ افضل ہین بہت سے اُن لوگون سے کہ بڈھے مرے پس اولی یہ ہے کہ جو بعضون
نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ یہ سردار ہین جنت کے ہین اسلیے کہ اہل جنت سب جوان ہونگے لیکن انبیا اور خلفا راشدین مستثنی ہین یعنی انسے افضل نہین اور کہا ہے بعضون
نے کہ ہو سکتا ہے کہ شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کے ہو یعنی سردار جوانمردون کے ہین سوا انبیا اور خلفا راشدین کے یا نام رکھنا شباب بسبب مہربانی اور
محبت کے ہو جیسے کہ باپ بیٹے کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولید لکھتا ہے اگرچہ مسن اور بڈھا ہو وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ سَبَقَ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور روایت ہے
ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ نے فرمایا تحقیق حسن اور حسین وہ دونون پھول ہین میرے دنیا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور تحقیق گذری ہے حدیث پہلی
فصل مین ف ع کہا سید جمال الدین نے کہ اسمین اشارہ ہے طرف اعتراض کے صاحب مصابیح پر کہتا ہون مین کہ وقع ہوتا ہے اعتراض اس طرح کہ اول روایت بخاری
کی ہے کہ واقع ہوئی بیچ محل مین اور یہ روایت ترمذی کی ہے کہ لائی اپنی جگہ پر پس نہین ہے تکرار باوجود اسکے کہ لفظ دونون کے متغائر ہین فی الجملہ وَعَنْ اُسَامَۃَ
بْنِ زَیْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَۃِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی
شَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَاھُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْہِ فَکَشَفَہٗ فَاِذَا
الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی وَرِکَیْہِ فَقَالَ ھٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ
مَنْ یُّحِبُّھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت کی اسامہ بن زید نے کہ رات کو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات لب سبب
عرض کرنے بعض حاجت کے کہ رکھتا تھا مین پس نکلے آنحضرت یعنی اپنے گھر سے اس حال مین کہ وہ لپٹے ہوئے تھے ایک چیز پر کہ نہین جانتا تھا مین کہ کیا ہے وہ چیز
پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سے کہا مین نے کیا ہے یہ چیز کہ تم لپیٹنے والے ہو اسپر پس کھولا آنحضرت نے اسکو پس ناگہان حسن اور حسین اوپر دونون کولون
انکے کے تھے یعنی دونون صاحبزادون کو دونون طرف گود مین لے کر چادر سے لپیٹ لیا تھا جیسے کہ چیز نفیس و محبوب کو لپیٹ کر چلتے ہین پس فرمایا یہ دونون بیٹے میرے ہین یعنی
حکما اور بیٹے بیٹی میری کے یعنی حقیقۃً ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہے یعنی حکماً جیسے کہ بیٹے کا بیٹا اسمین ثابت ہوتا شرف نسب کا ہے مان کی طرف سے
بھی ترجمہ خدایا مین دوست رکھتا ہون ان دونون کو پس دوست رکھ تو ان دونون کو اور دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے ان دونون کو نقل کی یہ

ترمذی نے ف ع شاید کہ مقصود اس دعا سے رغبت دلانی ہے اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنین رضی اللہ عنہما کے **وعن سلمیٰ قالت دخلت علی ام سلمۃ وھی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی المنام وعلیٰ رأسہ ولحیتہ التراب فقلت ما لک یا رسول اللہ قال شھدت قتل الحسین انفا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب** اور روایت ہے سلمیٰ زوجہ ابو رافع کی سے کہ کہا داخل ہوئی میں اوپر ام سلمہ کے کہ بیوی تھیں آنحضرت کی اس حال میں کہ وہ رو رہی تھیں پس کہا میں نے کس چیز نے رلایا تم کو کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکھتی تھیں ام سلمہ دیکھنے سے دیکھنا خواب میں یعنی آنحضرت کو خواب میں دیکھا میں نے اس حال میں کہ انکے سر اور ڈاڑھی مبارک پر خاک تھی پس کہا میں نے کیا ہوا ہے تم کو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تھا میں حسین کے قتل میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے ف ح اب پوشیدہ نہ رہے کہ موت ام سلمہ کی سنہ انسٹھ میں ہے اور بعضوں نے کہا سنہ باسٹھ میں اور قول اول صحیح تر ہے اور شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سنہ اکسٹھ میں ہے اگر قول دوسرا صحیح ہے تو کچھ اشکال نہیں اور بموجب قول اول کے بھی کچھ اشکال نہیں اسلیئے کہ ہو سکتا ہے کہ پہلے وقوع اس واقعہ کی انکے خواب میں یہ معاملہ دکھایا ہو اور اتفاقًا یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اسکے کے ہے اس وقت میں **وعن انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای اھل بیتک احب الیک قال الحسن والحسین وکان یقول لفاطمۃ ادعی لی ابنی فیشمھما ویضمھما الیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب** اور روایت ہے انس سے پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون سا شخص تمہارے اہل بیت میں سے محبوب تر ہے طرف تمہارے فرمایا حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ اور تھے آنحضرت کہ فرماتے فاطمہ کو بلا میرے لیئے دونوں میرے بیٹوں کو پس سونگھتے آنحضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو یعنی اسلیئے کہ وہ پھول تھے انکے اور گلے سے لگاتے انکو طرف اپنے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطبنا اذ جاء الحسن والحسین وعلیھما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر فحملھما ووضعھما بین یدیہ ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ نظرت الی ھذین الصبیین یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتھما رواہ الترمذی وابو داود والنسائی** اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتے تھے ہمارے آگے ناگہاں آئے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ تھے ان دونوں پر کرتے سرخ چلتے تھے دونوں اور گر گر پڑتے تھے زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کے پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے پس اٹھا لیا انکو اور رکھا ان دونوں کو آگے اپنے پھر کہا سچ فرمایا اللہ نے سوا اسکے نہیں کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں یعنی محل آزمائش و امتحان تمہارے کے ہیں دیکھا میں نے طرف ان دونوں لڑکوں کی کہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے پس نہ صبر کر سکا میں یعنی بسبب محبت انکی کے یہاں تک کہ موقوف کی میں نے بات اپنی کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام و اوامر و نواہی کرتا تھا اور اٹھایا میں نے ان دونوں کو نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داود اور نسائی نے ف ع اور یہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کے بیچ قلب مبارک آنحضرت کے تھا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن و مستحب اور پسندیدہ حق کی ہے اور عمل خطبہ میں جائز ہے پس یہ قسم داخل سے عبادات میں ہوا اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تھا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اوپر ارتکاب ایسے عمل کے عادت نہ پکڑیں و سہل جانیں اور بہانہ نہ کریں مقام عالی سے اترنے میں اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہے یا یہ کہ علو مقام قرب سے اور خلوت حقیقی سے کچھ تنزل واقع ہوا اور ہم کو مجال کلام کرنے کا احوال شریف میں نہیں ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حالہ صلی اللہ علیہ وسلم **وعن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط رواہ الترمذی** اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ف ع کہا قاضی نے کہ گویا آنحضرت نے معلوم کیا نور نبوت سے اس خبر کو

کہ حادثہ ہونی تھی کہ قریب ہے کہ حادثہ ہوئے گی درمیان انکے اور درمیان قوم کے یعنی یزید اور یزیدی لڑینگے انسے اور شہید کرینگے انکو پس خاص کر انکا ذکر
کیا اور بیان کیا کہ ہم دونون مانند شئی واحد کہ ہین بیچ وجوب محبت اور حرمت بغض اور لڑنے کے اور تاکید لانے کے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ دوست
رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو جو شخص کہ دوست رکھتا ہے حسین رض کو ف یعنی اسلئے کہ محبت انکی محبت رسول کی ہے اور محبت رسول کی محبت اللہ کی ہے یہ ملا علی نے لکھا ہے بموجب
اسکے لفظ احب اللہ بمد ہ کے سبب سے پڑھا جاویگا اور حضرت شیخ رح نے اور مولانا اسحق نے ترجمہ اسکا کیا ہے دوست رکھے خدا تعالیٰ اسکو کہ دوست رکھتا ہے
حسین رض کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو پیش پڑھینگے واللہ اعلم ترجمہ حسین رض سبط ہے اسباط سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع سبط ساتھ زیر سین اور زیر ب کے
یعنی بیٹا ہے میری بیٹی کا ماخذ اسکا سبط بالفتح سے ہے اور سبط اس درخت کو کہتے ہین کہ جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت
کے ہے اور اولاد بمنزلہ ٹہنیون اسکی کے اور یعقوب نبی کے سبط ہین الاسباط کے تفسیر مین کہا ہے کہ وہ بہت آدمی ہوتے ہین کہ خبر مین کہا قاضی نے کہ سبط بمعنی ولد کے ہے یعنی وہ
بیٹے اولاد کی ... قبیلہ کو بھی سبط کہتے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی متفرق کیا ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ قبیلہ اور احتمال ہے کہ مراد
یہ ہو کہ منشعب ہوگا انسے ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی انکی نسل سے خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکے کہ نسل انکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگے اور ہوا امر ایسا ہی
انتہے اور حضرت شیخ رح نے یون لکھا ہے کہ سبط ساتھ زیر سین اور جزم ب کے فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کے علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل سے مانند قبائل کے
ہین عرب سے اور سبط اصل مین ساتھ زبر کے درخت کہ ہون اسمین شاخین بہت ہون اور جڑ اسکی ایک اور نام رکھنا امام حسین رض کا سبط اشارہ ہے اسکی طرف کہ ہونگے انکی نسل سے
خلق کثیر وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ
اَشْبَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
علی رض سے کہ حسن رض مشابہ ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس چیز مین کہ درمیان سینہ کے ہے سر تک اور حسین رض مشابہ آنحضرت کے اس چیز مین کہ ہے
سینہ سے نیچے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کے گویا یہ دونون شاہزادے ملکر سارے آنحضرت تھے اور وجود شریف آنحضرت کے نے
تقسیم پائی تھی درمیان دونون کے وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّيْ دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ
وَاَسْاَلَهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ
فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَّمْ يَنْزِلِ
الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا مین نے اپنی ماں سے کہ چھوڑ دے مجکو یعنی اذن دے مجکو کہ جاؤن مین
آنحضرت کی خدمت مین اور نماز پڑھون مین انکے ساتھ مغرب کی ف ع شاید کہ وہ ماں انکی انکو منع کرتی ہونگی اسوقت کے جانے سے بسبب دور ہونے مکان کے واسطے
خوف کے بنسبت اپنے یا بنسبت انکے ترجمہ اور سوال کرون مین آنسے یہ کہ طلب بخشش کی کرین خدا سے واسطے میرے اور واسطے تمہارے پس اذن دیا ماں نے پس آیا مین پیغمبر خدا
صلعم کے پاس اور ادا کی مین نے انکے ساتھ نماز مغرب کی پھر ادا کئے آنحضرت نے نوافل یہان تک کہ پڑھی نماز عشا کی ف ح اور اس حدیث مین فضیلت مشغول رہنے کی
ہے ساتھ نوافل کے مابین مغرب اور عشا کے اور مشائخ اسکو احیا ما بین العشائین کہتے ہین ترجمہ پھر پھرے آنحضرت نماز سے اور رجوع کی گھر کی طرف پس پیچھے پیچھے
چلا مین آنحضرت کے پس سنی آنحضرت نے آواز میری ف ع آواز پانون اور پاپوش کی مراد ہے یا کچھ بات کرتے ہون حذیفہ آنحضرت نے اسکو سنا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت
نے کون ہے یہ حذیفہ ہے یا تو حذیفہ ہے کہا مین نے ہاں حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نے کیا ہے حاجت تیری اور کیا کہتا ہے تو اور کیا چاہتا ہے تو بخشے اللہ تجکو
اور تیری ماں کو تحقیق یہ ایک فرشتہ ہے کہ نہین اترا طرف زمین کے کبھی پہلے اس رات کے ف ع اسمین اشارہ ہے طرف بڑے ہونے اس امر کے کہ اترا وہ اسکے لئے

ترجمہ پروانگی طلب کی اسنے اپنے پروردگار سے کہ آوے اور سلام کرے مجھپر اور خوشخبری دے مجھکو ساتھ اسکے کہ فاطمہ رضی سردار ہی بہشت کی عورتون کی اور تحقیق حسن رضی اور حسین سردار ہین بہشت کے جوانون کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھائے ہوئے حسن بن علی کو اپنے کندھے پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری پر سوار ہوا تو اے لڑکے پس فرمایا نبی صلعم نے اور اچھا سوار ہی وہ نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی سواری تو اچھی ہی ہی اور سوار بھی اچھا ہی اور اسمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہی حسن کی وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر رضی سے یہ کہ انہونے معین کی یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کے لیئے بیت المال سے واسطے توت انکی کے اور اذن دیا بیچ ساڑھے تین ہزار درہمون کے اور معین کی اپنے بیٹے کے لیے کہ عبداللہ بن عمر ہی اور اذن دیا انکے لیے بیچ تین ہزار درہمون کے یعنی بہ نسبت اسامہ کے بیٹے کے روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیئے پس کہا عبداللہ بن عمر نے اپنے باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تم نے اسامہ کو مجھپر یعنی انکا روزینہ کیون مجھسے زیادہ کیا کہ مشعر ہی زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کی نہین سبقت کی ہی اسنے مجھسے طرف کسی مشہد کے ف یعنی جگہ حاضر ہونے کی خیر سے از روے علم و عمل کے اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد سے جگہ حاضر ہونے کی قتال کے لیے اور معرکہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمر نے اس سبب سے فضیلت دی مینے اسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تھا محبوب تر تھا نزدیک پیغمبر خدا کے تیرے باپ سے کہ مین ہون ف یہ مین دلالت ہی اس مضمون پر کہ جو ہم نے اوپر بیان کیا کہ نہین لازم آتا ہی کسی کے محبوب تر ہونے سے یہ کہ وہ افضل بھی ہو ترجمہ اور تھا اسامہ محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھسے ف اور سبب اسکا یہ تھا کہ یہ دونون اہل بیت مین سے تھے اسلیئے کہ مولی قوم کا انہین مین سے ہوتا ہی ترجمہ پس اختیار کیا مینے یعنی ترجیح دی مینے پیغمبر خدا کے محبوب کو کہ اسامہ ہی اپنے محبوب پر کہ تو ہی نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی قطع نظر فضیلت سے کر کے مینے رعایت کی آنحضرت کی محبت کی بہ نسبت انکے وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيْ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے یا رسول اللہ بھیجو میرے ساتھ میرے بھائی زید کو فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی زید یہ ہی یعنی حاضر ہی اختیار رکھتا ہی پس اگر جاوے تیرے ساتھ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو ف ح یعنی اسلیے کہ مین آزاد کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانے سے اور نہ کہون جانے کو وہ جانے چاہے جاوے چاہے نہ جاوے ترجمہ کہا زید نے یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تم پر یعنی تمہاری ملازمت پر کسی کو نہ بھائی کو اور نہ ماں باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نے پس جانی مینے یعنی بعد اسکے عقل اپنے بھائی کی یعنی زید کی درباب اختیار کرنے ملازمت آنحضرت کے فاضل تر اور بہتر اپنی عقل سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح یعنی درباب ایجانے اسکے کے اپنے ساتھ اسلیے کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا اور آخرت کی حاصل کی تھی اور اصل قصہ انکا اور زید کا یہ ہی کہ زید رہنے والے تھے یمن کے لڑکپنے مین کہ آٹھ برس کے تھے پکڑے آئے قیدی مین ایک قوم کے کہ عرب کی تھی پس انکو بازار مین لائے بیچنے کے لیے اور حکیم بن حزام نے کہ بھتیجے خدیجہ رضی کے تھے اپنی پھوپھی خدیجہ کے لیے انکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرت کے نکاح مین آئین زید کے تئین آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نے انکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن سے

کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تھین نکاح کر دیا اور اُس سے اسامہ پیدا ہوئے بعد ازان زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھین نکاح اُنکا کیا اور
بعضون کے نزدیک اول اسلام بھی لائے ہین اور آنحضرت سے دس برس چھوٹے تھے اور بعضے کہتے ہین بیس برس حاضر ہوئے بدر مین اور اور غزوون
مین اور نام کسی صحابی کا قرآن مین مذکور نہین ہوا ہے سوائے اُنکے نام کے آیۂ مین فلما قضی زید منها وطرا اور آنحضرت نے جعفر بن ابی طالب کے ساتھ بھائی چارہ
اُنکا کر دیا تھا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوئے پچپن برس کی عمر مین قصہ مختصر اُن ایام مین کہ آنحضرت نے زید کو آزاد کر دیا تھا اُنکے بھائی جبلہ لینے کو آئے اور
کلام مذکور درمیان مین آیا اُنکو لذت خدمت بابرکت کی کہان جانے دیتی تھی **وعن** اسامة بن زيد قال لما ثقل رسول الله صلى الله عليه
وسلم هبطت وهبط الناس المدينة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اُصمت فلم يتكلم فجعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يديه على ويرفعهما فاعرف انه يدعو لي رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا اسامہ نے جبکہ ضعیف ہوئے آنحضرت اُس بیماری سے کہ وفات پائی اُس سے اترا مین اور اترے لوگ مدینہ مین **ف ح**
یعنی اُس لشکر سے کہ آنحضرت نے ہمکو ساتھ مہاجرین اور انصار کے روانہ کیا تھا اور باہر پڑا تھا مین بعد چند روز کے بسبب سننے خبر بیماری آنحضرت کی کے
مدینہ مین پھر آئے ہم اور ذکر ہبوط کا کہ معنی اوپر سے نیچے کے آنے کے ہی اس سبب سے ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تھا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کے
ہی کہ اُسکو جرف کہتے ہین جیسے کہ عرفات کہ مین جانب بلندی کے ہی اور عرب کلام کرنے مین رعایت علو اور سفل یعنی اونچے اور نیچے کی کرتے ہین جیسے کہ اگر مکہ سے
عرفات کو جاوین تو کہین گے صعدنا الی عرفات یعنی چڑھے ہم طرف عرفات کے اور اگر عرفات سے مکہ کو آوین تو کہین گے ہبطنا الی مکہ یعنی اترے ہم طرف مکہ کے اسیطرح
مدینہ سے جرف کو جانا صعود ہی اور وہان سے مدینہ کو آنا ہبوط ہی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کے جاوین کہ طرف عرفات کے ہی صعدنا الی باب السلام
کہتے ہین انتہی اور ملا علی نے یون لکھا ہی ہبطت یعنی اترا مین اپنے مکان سے کہ تھا عوالی مدینہ مین وهبط الناس یعنی اور اترے صحابہ اپنے مکانون سے طرف مدینہ
کے ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ تحقیق چپ کیے گئے تھے وہ اور طاقت بات کرنے کی نہین رکھتے تھے پس نہ بولے
آنحضرت پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکھتے تھے دونون ہاتھ اپنے مجھ پر اور اٹھا لیتے تھے اُن دونون کو یعنی مجھ پر سے پس پہچانا مین یعنی ساتھ نور ولایت
اور ظہور فراست کے یہ کہ وہ دعا کرتے ہین میرے لیے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب **ف ع ح** یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کے
اور یہ نہایت کرم و شفقت تھی آنحضرت کی اسامہ کے حق مین کہ ایسے وقت مین بھی مہربانی کی اُنپر اور دعا کی اُنکے لیے **وعن** عائشة قالت
اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان ينحي مخاط اسامة قالت عائشة دعني حتى انا الذي افعل قال يا عائشة احبيه فاني
احبه رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دور کرین اسامہ کا آب بینی یعنی ناک اُنکی پاک کرین جیسے کہ لڑکون
کی ناک پونچھتے ہین اور وہ اسوقت مین چھوٹے تھے کہا عائشہؓ نے چھوڑ دو مجھکو تو کہ مین کرون یہ کام یعنی مین ناک پونچھون اُسکی گویا حضرت عائشہؓ نے برعایت
ادب کے ناک پونچھنا آنحضرت کا مناسب نجانا فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ دوست رکھ تو اسامہ کو اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے
ف ح یعنی تو اگر بالطبع اُسکو نہین دوست رکھتی ہی تو اس سبب سے دوست رکھ کہ مین اُسکو دوست رکھتا ہون کہ محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوتا ہی اور حقیقت
مین کمال محبت یہ ہی کہ محبوب سے گذر کر اُسکے متعلقون تک پہونچے اور سرایت کرے خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اُسکی ہو قسم یار و دیار سے **وعن**
اسامة قال كنت جالسا اذ جاء علي والعباس يستاذنان فقالا لاسامة استاذن لنا على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت يا رسول الله علي والعباس يستاذنان فقال اتدري ما جاء بهما قلت لا قال لكني ادري
ائذن لهما فدخلا فقالا يا رسول الله جئناك نسالك اي اهلك احب اليك قال فاطمة بنت محمد صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا
ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی اسامہ نے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا یعنی آنحضرت کے دروازے پر ناگہاں آئے علیؓ اور عباس رضی اللہ عنہما
اس حال میں کہ چاہتے تھے طلب کرنا اذن کا اندر جانے کے لیئے پس کہا دونوں نے واسطے اسامہ کہ اذن طلب کر ہمارے لیئے آنحضرتؐ سے ف ع اور شاید کہ
اسامہ ان دونوں میں چھوٹی ہوں گے ترجمہ پس کہا میں نے یا رسول اللہ علیؓ اور عباسؓ پروانگی مانگتے ہیں آنے کے لیے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا
چیز لائی ہے ان دونوں کو یعنی کیوں آئیں ہیں کہا میں نے نہیں جانتا میں فرمایا آنحضرتؐ نے لیکن میں جانتا ہوں کہ کس غرض سے آئے ہیں پروانگی دی ان دونوں کو
کہ آویں پس داخل ہوئے دونوں اور عرض کیا یا رسول اللہ آئے ہیں ہم آپکے پاس کہ پوچھیں ہم آپ سے کون شخص آپ کے اہل بیت میں سے محبوب تر ہے نزدیک آپ کے
فرمایا آنحضرتؐ نے کہ محبوب ترین اہل بیت میرے کے نزدیک میری فاطمہ بیٹی محمدؐ کی ہے کہا علیؓ اور عباسؓ نے کہ نہیں آئے ہیں ہم تمہارے پاس کہ پوچھیں ہم حال اہل بیت
تمہارے کے سے یعنی اولاد و ازواج تمہاری کی سے بلکہ پوچھیں ہم حال اقارب و متعلقین آپ کے سے فرمایا محبوب ترین اہل میرے کا نزدیک میرے یعنی مردوں میں سے
وہ شخص ہے کہ تحقیق انعام و احسان کیا خدا تعالےٰ نے اسپر یعنی ساتھ اسلام اور ہدایت اور اکرام کے اور انعام و احسان کیا میں نے اسپر یعنی ساتھ آزاد کرنے اور تبنی کرنے
اور تربیت کرنے کے وہ شخص اسامہ بن زید ہے ف ح ع جاننا چاہیئے کہ انعام حق جل و علا کا اور انعام آنحضرتؐ کا قرآن میں نسبت زید کے ہے کہ باپ اسامہ کا ہے مذکور ہے لیکن
انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹے پر ہے اس اعتبار سے آنحضرتؐ نے مصدوق آیہ کریمہ کا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اسکے بیٹے اسامہ کو حاصل یہ کہ اگرچہ ورود
آیہ کا بیچ حق زید کے ہے ولیکن بیٹا اسکا تابع اسکا ہے بیچ حاصل ہونے دونوں انعاموں کے ترجمہ کہا علیؓ و عباسؓ نے بعد انکے کون ہے فرمایا آنحضرتؐ نے علی بن ابی طالب ہے ف
ع پس یہ فضل جلی ہوا اسپر کہ نہیں لازم آتی احبیت سے افضلیت اسلیئے کہ علیؓ افضل ہیں اسامہؓ و زید سے بالاجماع ترجمہ پس کہا عباسؓ نے یا رسول اللہ کیا آپ نے
اپنے چچا کو آخر اہل بیت اپنے کا یعنی اگر بعد اسکے پوچھوں تو آپ مجھکو فرماوینگے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بلاشبہ علیؓ نے سبقت کی ہے تم پر ساتھ ہجرت کرنے کے نقل
کی یہ ترمذی نے ف ع اور ایسے ہی ساتھ اسلام کے پس یہ واجب کرتا ہے تقدیم احبیت کو کہ مترتب ہے اوپر فضیلت کے اور نظیر اسکی یہ ہے کہ آئے عباسؓ اور ابوسفیان
اور بلال اور سلمان طرف دروازہ عمرؓ کے اس حال میں کہ اذن چاہتے تھے انسے اندر آنیکا پس کہا عمرؓ کے خادم نے بعد آگاہ کرنے انکے کے ساتھ آنے جماعت
کے کہ داخل ہوں بلالؓ پس کہا ابوسفیان نے عباسؓ سے کہ کیا نہیں دیکھتا ہے تو یہ کہ مقدم کرتا ہے ہم پر ہمارے موالی یعنی غلاموں آزاد کو پس کہا عباسؓ نے کہ ہم نے تاخیر
کی یعنی اسلام و ہجرت میں پس یہ جزا ہماری ہے ف ح اسلام عباسؓ کا بعد از واقعہ بدر کے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عباسؓ مکہ میں مسلمان تھے ولیکن مشرکوں سے
اسلام چھپاتے تھے اور باوجود اسکے ہجرت بعد اسکے کی پوشیدہ نہ رہے کہ اگر تعدد وجوہ مذکورہ کا ملحوظ نہ ہو تو تقدیم اسامہ کا علیؓ پر بیچ احبیت کی کے مشکل ہو ہے
فافہم وباللہ التوفیق پس البتہ اس مقام میں تعداد اور اعتبار وجوہ و حیثیات کا معتبر ہے یعنی اسامہ بسبب خدمت گذاری وغیرہ کے احب تھے اور حضرت
علیؓ باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کے پس اسامہ او وجہ سے احب تھے اور حضرت علیؓ او وجہ سے وَذُكِرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ
اور ذکر کی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباسؓ کے واقع ہے بیچ کتاب الزکوۃ کے **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ
وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن الحارثؓ سے کہا اسنے کہ نماز پڑھی
ابوبکرؓ نے عصر کی یعنی ایام خلافت اپنے میں پھر باہر نکلے اس حال میں کہ راہ چلتے تھے اور انکے ساتھ علیؓ تھے پس دیکھا ابوبکرؓ نے حسنؓ کو کھیل رہے ہیں ساتھ لڑکوں کے پس اٹھالیا
ابوبکرؓ نے حسنؓ کو اپنے کندھے پر اور کہا ابوبکرؓ نے یعنی از راہ خوش طبعی کے کہ فدا ہو باپ میرا یہ مشابہ ہے پیغمبر کے نہیں مشابہ ہے ساتھ علیؓ کے اور علیؓ ہنستے تھے یعنی از راہ

خوشی کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ
فِي حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللهِ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ
مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہا لایا گیا نزدیک عبیداللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسینؓ کا ف
ع کہا مولف نے کہ یہ عبیداللہ بیٹا عبداللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تھا اس لشکر کا کہ متعین ہوا تھا واسطے قتل کرنے حسینؓ کے اور وہ ان ایام میں کہ امیر تھا
کوفہ کا بھی یزید بن معاویہ کی طرف سے پھر قتل کیا گیا زمین موصل میں ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کے ہاتھ سے بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے سن چھیاسٹھ [66]
میں تمت ترجمہ پس رکھا گیا سر حسینؓ کا بیچ طشت کے پس ہوا وہ شقی کہ چھیڑتا تھا انکے سر مبارک کو لکڑی سے کہ اسکے ہاتھ میں تھی یعنی سر چھڑی کا انکی ناک مبارک پہ
مارتا تھا اور کہا بیچ حسن امام حسینؓ کے کچھ ف ع یعنی عیب کیا انکے حسن میں اور ترمذی کی روایت سے ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی اور مبالغہ کیا انکے
حسن جمال میں لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کے حاصل ہوئی اس بدبخت کو بسبب قتل انکے کے رغم تمت ترجمہ کہا انسؓ نے پس کہا میں نے
قسم خدا کی تحقیق یہ تھے بہت مشابہ اہل بیت میں ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور تھا سر مبارک انکا رنگا ہوا ساتھ وسمہ کے نقل کی یہ بخاری نے اور ترمذی
کی روایت میں یوں آیا ہی کہ کہا انسؓ نے تھا میں نزدیک ابن زیاد کے پس لایا گیا سر حضرت حسینؓ کا اسکے پاس پس شروع کیا مارنا ساتھ چھڑی کے امام حسینؓ کی
ناک میں اور کہتا تھا نہیں دیکھا میں نے مانند اسکے حسن میں پس کہا میں نے خبردار ہو تحقیق یہ تھا مشابہ تر لوگوں میں سے ساتھ رسول خدا صلعم کے اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث صحیح حسن غریب ہی ف ع اور طبرانی نے یوں روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبیداللہ نے کہ رکھتا تھا چھڑی کہ اسکے ہاتھ میں تھی بیچ آنکھ انکی کے اور ناک انکی کے
پس کہا میں یعنی انس نے اٹھا چھڑی اپنی اسلیے کہ تحقیق دیکھا ہی میں نے منہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہ اسکی اور بزار کی روایت میں یوں ہی کہ کہا انس نے
پس کہا میں نے عبیداللہ کو کہ بلاشبہ میں نے دیکھا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگھتے تھے جہاں کہ لگتی ہی چھڑی تیری کہا انس نے پس ہٹالی اسنے
چھڑی اور ذخائر میں ہی عمارہ بن عمیر سے کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اسکے یاروں کا یعنی بعد مارے جانے کے پس تھا میں مسجد میں چبوترہ پر پس پہنچا
میں طرف لوگوں کے اس حال میں کہ وہ کہہ رہے تھے وہ آیا پس ناگہاں ایک سانپ آیا کہ گھستا تھا سروں میں یہاں تک کہ داخل ہوا عبیداللہ بن زیاد کے نتھنے میں اور
ٹھہرا تھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا پھر کہا لوگوں نے کہ وہ آیا پس کیا یہ دو بار یا تین بار روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن
صحیح ہی وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا
مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّهُ شَدِيدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ
فِي حِجْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللهُ غُلَامًا يَكُونُ فِي حِجْرِكِ
فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيقَانِ
الدُّمُوعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا لَكَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا
فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کی کہ گئے وہ اوپر پیغمبر خدا صلعم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ
تحقیق میں نے دیکھا ہی ایک خواب آج کی رات فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی وہ خواب کہا ام فضل نے تحقیق وہ خواب سخت ہی یعنی سنا انکا ناگوار ہی نہیں کہہ سکتی میں

پہر فرمایا آنحضرت نے کیا ہی وہ کہا ام الفضل نے دیکھا مین نے گویا ایک ٹکڑا آپکے بدن مبارک سے کاٹا گیا ہو اور رکھا گیا ہو میری گود مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیکھا تو نے خواب اچھا جنیگی فاطمہ بیٹا اگر چاہا ہی خدا نے ہوگا وہ تیری گود مین یعنی رکھینگے اسکو تیری گود مین بسبب تربیت کے تو اسکو تربیت کریگی تو پس
جنی فاطمہ حسین کو پس تھا وہ میری گود مین جیسے کہ فرمایا تھا حضرت نے پس آئی مین ایک روز آنحضرت کے پاس پس رکھدیا مین نے حسین کو آنحضرت کی گود مین پہر
ہوا مجھسے دیکھنا اور طرف یعنی مین دیکھنے لگی اور طرف پہر دیکھا مین نے انکی طرف پس ناگہان آنکھین آنحضرت کی ڈالتی تھین آنسو کہا ام الفضل نے پس کہا مین نے ای پیغمبر خدا
قربان ہون باپ ماں میرے تم پر کیا ہوا آپکو کہ روتے ہو فرمایا آنحضرت نے آئے میرے پاس جبرئیل اور خبر دی مجھکو کہ تحقیق امت میری یعنی امت اجابۃ نزدیک ہی
کہ قتل کریگی اس بیٹے میرے کو یعنی از راہ ظلم کے پس کہا مین نے یعنی بطریق تعجب و استبعاد کے کہ اس بیٹے کو کہا انھون نے ہان اور دی مجھکو جبرئیل نے مٹی اسکی
مٹی سے سرخ فائدہ یعنی اس جگہ کی مٹی کہ جہان قتل ہونگے اور ذخائر مین ہی سلمے سے کہ کہا آئی مین ام سلمہ کے پاس اس حال مین کہ وہ روتی تھین پس کہا مین نے
کس چیز نے رلایا تجھکو کہا ام سلمہ نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین اس حال مین کہ انکے سر اور داڑھی مبارک پر مٹی تھی پس کہا
مین نے کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تھا مین قتل حسین مین ابھی نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث غریب ہی اور روایت کی بغوی نے حسان
مین وعن ابن عباس انہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النہار اشعث
اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی وامی ما ہذا قال ہذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ
الیوم فاحصی ذلک الوقت فاجد قتل ذلک الوقت رواہما البیہقی فی
دلائل النبوۃ واحمد الاخیر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا انھون نے دیکھا مین نے آنحضرت کو بیچ اس حالت کے کہ دیکھتا ہی سونے والا ایک روز ایک
وقت دوپہر کے پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کے ہاتھ مین ایک شیشہ ہی کہ اسمین خون ہی پس کہا مین نے باپ میرا اور ماں میری قربان ہون تمہارے کیا حال
ہی یہ اور کیسا ہی یہ شیشہ فرمایا آنحضرت نے یہ خون حسین کا اور اسکے یارون کا ہی ہمیشہ رہا مین چنتا اسکو ابتدا آج کے روز سے یعنی صبح سے اب تک چنتا تھا
مین خون حسین کا اور اسکے یارون کا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی مین نے اسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکھا مین نے اس وقت کو پس پایا مین نے یعنی دریافت کیا کہ قتل کیے
گئے حسین اسی وقت روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمۃ واحبونی بحب اللہ واحبوا اہل بیتی لحبی رواہ الترمذی
اور یہ بھی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھو خدا کو بسبب اس چیز کے کہ غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو
نعمت سے فائدہ یعنی طرح بہ طرح کی نعمتون سے بموجب قول اللہ تعالے کے وما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنی جو کچھ تمکو ملتی ہی نعمت پس اللہ ہی کی طرف سے ہی اور معنی حدیث
کے یہ ہین کہ اگر نہین دوست رکھتے ہو تم اللہ تعالے کو مگر اسلیے کہ دیتا ہی تم کو نعمت تو پس دوست رکھو اسکو ولا اللہ سبحانہ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین
محبین کے برابر ہی کہ نعمت دے یا نہ دے پس یہ بطور قول اللہ سبحانہ کے ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس دوست رکھو مجھکو یعنی جب ثابت ہوا سبب محبت خدا
کا تو پس دوست رکھو مجھکو بسبب دوستی خدا کے فائدہ اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالے نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ انتہی اور حضرت شیخ رح نے لحب اللہ کی شرح مین یہ لکھا ہی یعنی بسبب دوست رکھنے تمہارے کے خدا کو یا بسبب دوست رکھنے خدا کے مجھکو ترجمہ اور دوست
رکھو میرے اہل بیت کو بسبب دوستی میری کے یعنی بسبب دوست رکھنے میرے کے انکو یا بسبب دوست رکھنے تمہارے کے مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے
وعن ابی ذر انہ قال وہو آخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان مثل
اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر غفاری سے یہ کہ انھون نے

کہا اس حال مین کہ وہ پکڑنے والے تھے کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو حال مثل اہل بیت میرے کے تم مین مثال کشتی نوح کے ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح مین نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچھے رہا اور سوار نہوا آسمین ہلاک ہوا نقل کی یہ احمد نے فائدہ یعنی پس اسی طرح جسنے لازم پکڑا محبت و متابعت انکی نجات پائی اُسنے دارین مین مع الاہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کرے مال و جاہ یا ایک ان دونون مین سے مشابہت دی دنیا اور اُس چیز کو کہ دنیا مین ہی قسم کفر اور گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور اہواے زائدہ سے ساتھ دریاے عمیق کے آسمین موج پر موج ہے اور اوپر اسکے ابر کتنے طرح کی تاریکیان اوپر تلے او گھیر رکھا ہو اُس دریا نے ساری زمین کو اور نہین ہی اُس سے خلاصی مگر بسبب اُس کشتی کے کہ وہ رسول خدا صلعم کے اہل بیت کی محبت ہی اور کیا خوب لگاؤ ہی اسکو ساتھ اس قول آنحضرت کے مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بشئی منہ اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کے سوار ہوئے اہل بیت کی محبت کی کشتی مین اور راہ پائی ہمنے ساتھ ستارہ ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کے پس امید رکھتے ہین ہم نجات کی ہولون قیامت کے سے اور طبقات دوزخ کے سے اور امید رکھتے ہین راہ پانے کی طرف پہونچنے درجات جنتون کے اور نعیم مقیم کے اور توضیح اسکی یہ ہی کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کے ہلاک ہوا ساتھ ہلاکین کے اول ہلہ مین اور جو کوئی داخل ہوا آسمین اور نہ راہ دیکھی ساتھ ستارون صحابہ کے مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کہ نہین نکل سکے گا اُنسے انتہی اور روایت ہی احمد کی انس سے بطریق مرفوع کے کہ مثل علما کے زمین مین مانند مثال ستارون کے ہی آسمان مین کہ راہ دکھاتے ہین بر و بحر کی تاریکیون مین پس جب مٹ جاوین ستارے بھٹکتے پھرین گے راہون کے چلنے والے

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہی بیچ بیان مناقب بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کے فائدہ جاننا چاہیے کہ بیبیان آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تھین اور ایک وقت مین گیارہ اور ایک وقت مین زیادہ اس سے اور ایک وقت مین کم اس سے جامع الاصول مین یا ہی کہ علما اختلاف رکھتے ہین بیچ عدد بیبیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اور بیچ ترتیب انکی کے اور بیچ عدد انکے کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد انکے کہ دخول کیا ہی ساتھ انکے اور انکے کہ نہین دخول کیا ہی ساتھ انکے اور ایک جماعت عورتون مین سے ہین کہ انسے پیغام نکاح کا کیا تھا آپ نے اور نکاح مین نہین لائے انکو اور بعضی ایسی تھین کہ عرض کیا اپنے تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سے اور کہا صاحب جامع الاصول نے کہ ہم ذکر کرتے ہین جو کچھ کہ مشہور ہی اقوال علما مین سے بعد از آن ذکر کئے کئی نام انکے اور کاتب حروف نے بیچ شرح اسمار کے تاریخ نکاح اور وفات انکے کی ذکر کی ہی او تکملہ شرح کی مین احوال بھی انکا لکھا ہی اور یہان اوپر ذکر کرنے نامون اور تاریخ کے اختصار کیا اول ازواج مطہرات مین سے ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا انسے آنحضرت نے اس حال مین کہ خدیجہ چالیس برس کی تھین اور آنحضرت پچیس برس کے وفات پائی انہون نے تین برس پہلے ہجرت سے بموجب قول صحیح کے بعد انکے انتقال کے نکاح کیا سودہ بیٹی زمعہ کی سے مکہ مین اور مرین وہ سنہ چون مین پھر عائشہ صدیقہ ابوبکر کی بیٹی سے نکاح کیا مکہ مین اس حال مین کہ وہ جب چھ برس کی تھین اور بنا یعنی صحبت وغیرہ کی ساتھ انکے نو برس کی عمر مین اور وفات پائی انہون نے سنہ پچپن یا اٹھاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی سے نکاح کیا دوسرے سال یا تیسرے سال ہجری مین اور مرین وہ سنہ پینتالیس یا اکتالیس مین اور زینب خزیمہ کے بیٹی سے نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ بیٹی امیہ مخزومی کی سے نکاح کیا سنہ چار یا تین مین اور مرین وہ سنہ انسٹھ مین اور بعضون نے کہا سنہ باسٹھ مین اور راوی صحیح تر یہ ہی اور زینب جحش کی بیٹی سے نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ بیسوین یا اکیسوین سنہ مین اور بعد آنحضرت کے آپ کی بیبیون مین سے اول انہین کی وفات ہوئی ہی اور ام حبیبہ ابو سفیان کی بیٹی اور معاویہ کی بہن کا حال یہ ہی کہ صحیح تر اور مشہور تر یہ ہی کہ نکاح کیا انکا نجاشی نے آنحضرت کیلیے ساتھ مہر چار ہزار درہم کے سنہ چھ مین بیچ حبشہ کے کہ اُسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنے عبد اللہ بن جحش کے گئی تھین اور عبد اللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہ اپنے دین پر قائم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو بندی مین پکڑا آنحضرت نے غزوہ مریسیع مین کہ اسکو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہین چھٹے سال مین پھر آزاد کیا اور نکاح کیا انسے اور مرین وہ سنہ چھپن مین اور میمونہ بیٹی حارث کی سے نکاح کیا

سن ۸ ہجری میں اور مرین وہ سنہ ۱۰ ہجری میں تھا یا کہا ۵۱ میں اور وہ خالہ ابن عباس کی ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سے نکاح کیا سنہ سات میں بیچ غزوہ خیبر کے انکو بندی مین پکڑا
اور آزاد کرکے نکاح کیا اور وہ اسوقت مین ستاون برس کی تھین وفات پائی سن پچاس میں اور بعضوں نے کہا سنہ باون میں اور بعضوں نے اور اور کچھ کہا اور ریحانہ
بیٹی زید کی یہ وہ یہ بندی مین آئین اور آزاد کیا انکو آنحضرت نے اور نکاح کیا انسے چھٹے سن میں اور مرین وقت پھرنے کے حجۃ الوداع سے اور ان گیارہ عورتوں سے نکاح
کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتوں میں سے متعدد بیس کے یا زیادہ تھین کہ انسے نکاح کیا حضرت نے اور پہلے دخول سے مفارقت کی اور بعضوں سے پیغام نکاح کا کیا اور نکاح
نہین کیا اور بعضوں نے وقت اترنے آیہ کریمہ یا ایہا النبی قل لازواجک آخر آیہ تک کے دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کے پاس سے اور تفصیل انکی جامع الاصول مین مذکور
ہے اور باندیاں بعضوں نے کہا ہی کہ وہ چار تھین بہت مشہور انکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ مین مرین اور ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید
کہ مذکور ہو مین بعضوں نے کہا کہ انکو آزاد نہین کیا اور وطی بسبب ملک یمین کے کی اور ایک لونڈی تھی کہ زینب بنت جحش نے بخشی تھی اور ایک اور تھی کہ کہین
اور سے بندی مین آئی تھی واللہ اعلم **الفصل الاول** عن علی قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول
خیر نسائہا مریم بنت عمران وخیر نسائہا خدیجۃ بنت خویلد متفق علیہ وفی روایۃ
قال ابو کریب واشار وکیع الی السماء والارض اور روایت ہی امیر المومنین علیؓ سے کہا سنا مین نے آنحضرتؐ کو فرماتے بہترین عورتون
اُس امت کی سے کہ مریم اُنہین تھین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہترین عورتون اس امت کی سے خدیجہ بیٹی خویلد کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک
روایت کے ہی کہ کہا ابو کریب نے اور اشارہ کیا وکیع نے کہ حفاظ حدیث سے ہی اور بیچ مرتبہ اکے ہے اور قران انکے کے ہی طرف آسمان زمین کی طرف واسطے بیان
معنی دنیا کے یعنی بہتر ہی انسے کہ آسمان زمین کے نیچے ہین اور اس حدیث سے ظاہر ہو کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہتر ہین اپنی اپنی امتوں مین لیکن معلوم نہ ہوئی
نسبت درمیان دونون کے کہ کون ہی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سے کہ خدیجہ اور عائشہؓ افضل ہین مریم سے بموجب قول صحیح کے اسلیئے کہ
مریمؑ پیغمبر تو ہین نہین اور یہ بھی مقرر ہی کہ یہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتوں سے پھر عائشہؓ اور خدیجہ مین اختلاف کیا ہی اور ایسے ہی ہی بیچ فضیلت
فاطمہؓ کے عائشہؓ پر اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کے جگر پارہ پر کسی کو فضیلت نہین دیتا ہون اور باقی
کلام باب مناقب اہل بیت کی پہلی فصل مین گذر چکا **وعن ابی ہریرۃ قال اتی جبرئیل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم**
فقال یا رسول اللّٰہ ہذہ خدیجۃ قد اتت معہا اناء فیہ ادام او طعام فاذا اتتک فاقرأ علیہا السلام
من ربہا ومنی وبشرہا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا آئے جبرئیل آنحضرتؐ
کے پاس پس کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین مکہ سے ساتھ انکے ہی باسن کہ اسمین سالن ہی یعنی ساتھ روٹی کے یا طعام ہی یعنی
مشتمل سالن روٹی پر فی ہے یہ شک راوی کا ہی اور آنا خدیجہ کا مکہ سے تھا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت مین تھے اور قوت چند
روزہ اپنے ساتھ لیجاتے ایک روز خدیجہ آپ لے گئین اور یہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضے شارحین نے پوشیدہ نہ رہے کہ مشہور یہ ہی کہ مشغول ہونا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے اترنے جبرئیل کے سے تھا ظاہر بعد اترنے جبرئیل کے بھی کچھ دنوں وہان مشغول رہے ہوں اور خدیجہ ان دنوں میں طعام
آنحضرتؐ کے لیئے لے گئین یا یہ طعام لانا اور وقت مین ہو واللہ اعلم غرضکہ بہر صورت یہ خبر جبرئیل نے دی اور کہا تو جب حضرت کے آوین خدیجہ
آپکے پاس پس کہو انسے سلام انکے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے فتوح لکھا ہی علمانے کہ اس سے فضیلت معلوم ہوئی خدیجہ کی عائشہؓ پر کہ عائشہ کی
حدیث مین جبرئیل ہی کے سلام پر اکتفا کیا چنانچہ آئی ہی وہ حدیث اور یہان اللہ تعالی کی طرف سے بھی سلام کیا ترجمہ اور خوشخبری دو انکو ساتھ ایک گھر کے
بہشت مین موتی سے کہ اندر سے خالی ہو یعنی مقدار ایک محل کے فتح اور بہشت مین گنبد ہونگے موتی کے اور عجب جواہر کے کہ اندر سے خالی ہو

ان۔ اور حدیثوں میں جو یہ آیا ذکر موتی کا آیا ہی ترجمہ اور نہ شور وشغب ہوگا اُس گھر میں اور نہ رنج و تعب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع نفی ان دونوں چیزون کی اسلیے کہ دنیا کے گھر میں جو لوگ رہتے ہیں تو شور و شغب وہان ہوتا ہی اور اُسکے بنانے سنوارنے میں رنج و تعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ محل جنت کے خالی ہونگے ان آفات سے اور کہا ہو علما نے کہ یہ جزا اُسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلے اسلام لائی تھیں بخوشی بلا انقباض اور منازعت و تعب کے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِمْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا نہین غیرت کی مینے اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرتؐ کی بیویون مین سے جس قدر کہ رشک کے گئی مین خدیجہ پر حال آنکہ نہین دیکھا تھا مین نے خدیجہ کو ولیکن تھے آنحضرتؐ کہ بہت یاد کرتے خدیجہ کو اور اکثر ذبح کرتے بکری کو بہت سے ٹکڑے کرتے اُسکے کہ کاٹتے ایک ایک عضو پھر بھیجتے آنحضرت اُس بکری کو یا اُسکے اعضا کو اور بانٹتے اُسکو بیچ اُن عورتون کے کہ دوست دار خدیجہ کی تھیں پس اکثر اوقات کہتی تھی مین آنحضرتؐ کو گویا نہ تھی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتھ صفات حمیدہ کے مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کے کہ خدیجہ تھی ایسی اور ایسی اور ہی ایسی اور ایسی ف ح یعنی روزے رکھتی اور شب بیدار رہتی اور شفقت اور احسان کرنے والی تھی وغیرہ ذلک اور اُسکو مبہم فرماتی واسطے مبالغہ اور اشارہ کرنے کے طرف اسکے کہ بیان اُسکی صفتون کا حد و اندازے سے باہر تھا اور فرماتے ترجمہ اور تھی میرے لیے اُس سے اولاد نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع تمام اولاد آنحضرتؐ کی خدیجہ سے تھی رضی اللہ عنہن سوا ابراہیمؑ کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تھے اور فاطمہ رضی بھی انہین سے تھین کہ کیا کچھ فضیلت حاصل تھی انکو اور اسمین تعریض ہی عائشہ کو کہ اُنسے کوئی فرزند نہ ہوا اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ خاص غرض عورتون سے اور سب سے زیادہ فائدہ انکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نے کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹے اسد کے قریشیہ تھین اول نکاح مین تھین ابی ہالہ بن زرارہ کے پھر نکاح کیا اُنسے عتیق بن عائذ نے پھر نکاح کیا اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُن دنون مین اُنکی عمر تھی چالیس برس کی اور نہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اُنکے کسی عورت سے اور نہ نکاح کیا اُنپر کسی اور سے یہان تک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب مردون اور عورتون سے پہلے ایمان لائی تھین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلے ہجرت سے اور بعضون نے کہا چار برس پہلے اور بعضون نے کہا تین برس پہلے اور گذرے تھے نبوت سے دس برس اور عمر اُنکی تھی پینسٹھ برس کی وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سلمہ سے کہ تحقیق عائشہ رضی نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہین پہنچاتے ہین تم کو سلام کہا عائشہ رضی نے یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کے اوپر جبرئیل کے سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ رضی نے اور آنحضرتؐ دیکھتے تھے اُس چیز کو کہ نہین دیکھتی تھی مین اسکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ آنحضرتؐ دیکھتے تھے اور عائشہ رضی نہین دیکھتی تھین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ دکھلائی گئی تو مجھکو خواب مین تین شب لاتا تھا مجھکو یعنی تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑے کے بہت اچھے ریشمی کپڑے سے ... اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا عائشہ رضی نے کہ لائے جبرئیل صورت میری اپنی ہتھیلی مین جسوقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہ نکاح کرین ... اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہ ہی کہ صورت حریر مین تھی اور حریر ہتھیلی مین اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ دو بار لائے

ہوں جبرئیل صورت انکی ایک بار حریر میں اور ایکبار ہتھیلی میں یا یہ کہ جبرئیل ہتھیلی میں لائے ہوں اور اور فرشتہ حریر میں پس کہا فرشتہ نے یہ صورت
بیوی تیری ہے یعنی صورت اسکی ہے پس اٹھایا میں نے تیری صورت کے منہ سے کپڑا پس ناگہاں تو اب وہی صورت ہے کہ دیکھی تھی میں نے یا یہ معنی ہیں کہ کھولا میں نے
کپڑا تیرے منہ سے وقت دیکھنے تیرے کے پس ناگہاں تو مثل اُس صورت کے ہے کہ دیکھی تھی میں نے خواب میں پس کہا میں نے یعنی فرشتہ کے جواب میں اگر ہے
یہ خواب دیکھنا نزدیک خدا کے سے جاری کریگا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فوح یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہونچا دیگا اسکو مجھ تک اگر
کہا جاوے کہ شک بیچ ہونے اسکے کے خدا کی جانب سے کیا معنی رکھتا ہے اسلیے کہ انبیا کا خواب وحی ہے خصوصاً سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین
تو جواب اسکا یہ کہا ہے تمانے کہ اگر یہ واقعہ خواب کا پہلے نبوت سے ہو تو کچھ اشکال ہی نہیں اور اگر بعد نبوت کے ہو تو مراد یہاں شک نہیں بلکہ اس طرح فرمانا
واسطے تقریر وقوع اور تحقیق اسکے کے ہے اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہے کہ جسکے نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہے جیسے کہ بادشاہ کہتا ہے کہ اگر میں بادشاہ
ہوں تو دیکھیو کیا کچھ کروں گا تجھسے پھر اگر کہیں کہ آنا فرشتہ کا منافی ہے ساتھ ہونے اسکے کے پہلے نبوت سے تو جواب اسکا یہ ہے کہ دیکھنا فرشتہ کا مخصوص
نبی ہی کے ساتھ نہیں ہے خصوصاً خواب میں مخصوص جو ہے تو لانا فرشتہ کا ہے وحی کو خدا کی طرف سے یعنی وحی پیغمبر لانا ہے فرشتہ اور بعضوں نے کہا کہ اصل اس خواب کی
حق ہے ولیکن شک انکی تعبیر میں ہے کہ مراد یہی ظاہر ہو یا کچھ اور ہو خلاف ظاہر کے یا مراد بیوی دنیا میں ہے یا آخرت میں کہا مولف نے کہ خواستگاری
کی عائشہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کیا انسے مکہ میں شوال کے مہینے میں بیچ دسویں سال کے نبوت سے اور تین برس پہلے ہجرت کے اور بعضوں نے اور
اور کچھ بھی کہا ہے اس باب میں اور عروسی کی اُنسے یعنی آپ کی خدمت میں وہ حاضر ہوئیں بیچ شوال سن دو ہجری کے سر اٹھارہ مہینے پر اور اُسوقت میں
عمر انکی نو برس کی تھی اور بعضوں نے کہا کہ دخول کیا حضرتؐ نے ساتھ انکے مدینہ میں بعد سات مہینے کے تشریف آنے اپنے سے اور رہیں وہ ساتھ آنحضرت کے نو
برس اور جب آنحضرت کی وفات شریف ہوئی تو یہ اٹھارہ برس کی تھیں اور نہیں نکاح کیا آنحضرتؐ نے کسی باکرہ سے سوا انکے اور تھیں فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت
سی حدیثیں یاد تھیں انکو آنحضرتؐ کی اور عارفہ تھیں ابیات اور اشعار عرب کی اور روایت کیں حدیثیں انسے جماعت کثیرہ نے صحابہ اور تابعین سے اور مریں وہ مدینہ
میں سنتاون میں اور بعضوں نے کہا سن اٹھاون میں منگل کی شب میں وقت گذرنے سترہ دن کے رمضان سے اور حکم کیا تھا انہوں نے اپنے دفن کرنے کا رات کو پس
دفن کی گئیں بقیع میں اور نماز پڑھی انپر ابوہریرہؓ نے اور ان دنوں میں مروان خلیفہ تھے مدینہ پر معویہ کے زمانہ میں **وَعَنْهَا** قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا
يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ
نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ
اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهِ اِلَيْهِ
حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَاْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ
قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہی روایت ہے عائشہ سے کہ کہا لوگ قصد کرتے تھے یعنی طلب کرتے تھے زیادہ ثواب ساتھ تحفوں اپنے کے بیچ روز نوبت میری
کے یعنی پیشکش جو حضرت کے لیے لانا چاہتے تو رہنے دیتے اس روز تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرتؐ انکے پاس ہوں خدمت بابرکت میں
بھیجا دیں طلب کرتے تھے ساتھ اس قصد کے زیادتی رضا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نے کہ بیویاں آنحضرت کی دو گروہ تھیں کہ متفق

تھا اور ہر گروہ کا اور رہے انکی بیچ عشرت و صحبت کے پس ایک گروہ تھا کہ انمین حضرت عائشہ و حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھین **ف ع** حضرت
عائشہ سردار انکی تھین بسبب محبت رسول خدا کے اور وہ اور حفصہ آپسمین موافق رفیق ایک دوسرے کی تھین جیسے کہ ابوبکر و عمر متفق و متحد تھے ترجمہ اور گروہ
دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویان پیغمبر خدا صلعم کی تھین یعنی اور ام سلمہ انکی سردار تھین پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے یعنی ام سلمہ سے پس کہا ام سلمہ سے کہ عرض کرو
پیغمبر خدا صلعم سے کہ کلام کرین لوگون سے پس فرما دین کہ جو کوئی چاہے یہ کہ تحفہ بھیجے طرف آنحضرت کے پس چاہیے کہ بھیجے تحفہ طرف انکے جس جگہ کہ ہون یعنی خواہ عائشہ کے
گھر مین خواہ کسی اور کے گھر مین اور تخصیص عائشہ کے گھر کی نہ کرین تو کہ اٹھ جاوے تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہی پس کلام کیا ام سلمہ نے آنحضرت سے اس باب مین
پس فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دے مجھکو عائشہ کے مقدمہ مین اور بسبب عائشہ کے اسلیے کہ وحی نہین آئی مجھکو اس حالمین کہ مین بیچ لحاف کسی بیوی
کے ہون سوا عائشہ کے **ف ع** یعنی انکے لحاف وغیرہ مین آتی ہی اور اور کے لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نے کہ نازل ہوئی آیۃ انک لا تہدی من احببت
اس حالمین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی لحاف مین کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کے آپ کی ایذا سے یعنی اس چیز سے کہ باعث آپ کے
ایذا کے ہو یا رسول اللہ پھر ان عورتون نے کہ ام سلمہ کے گروہ کی تھین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بھیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کے یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سے اس قضیہ مین پس پیام
کلام کیا فاطمہ نے آنحضرت سے **ف ع** اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہ ہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے اے بیٹی میرے کیا نہین دوست رکھتی تو جسکو
دوست رکھتا ہون مین کہا فاطمہ نے ہان دوست رکھتی ہون مین جسکو آپ دوست رکھتے ہین فرمایا حضرت نے پس دوست رکھ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور نہ ذکر کر اس چیز کو
کہ بسبب کہ اسکے آئی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** اور آنحضرت نے حکم نہ کیا تھا کسی کو کہ عائشہ کی باری کے دن لاوے اور حق ان عورتون کا سنا اسکے متعلق ہوا تھا
کہ اور آپ سے لاوے منع کیون کرین **ف وذکر حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی باب بدء الخلق بروایۃ ابی موسی** اور ذکر کی گئی حدیث انس کی اسکے دلیل بیچ ہی فضل عائشۃ علی النساء
ف ع اسکے بعد یون ہی کفضل الثرید علی سائر الاطعمۃ ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کے بروایت ابی موسی اشعری کے **ف ع** اور پہلے گذر چکا ہی اختلاف اسکا مراد عورتون سے خاص عورتین
کی ہین یا ازواج آنحضرت کے علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ ام عائشہ افضل سب عورتون سے ہین چنانچہ ظاہر اطلاق اسی پر دلالت کرتا ہی بسبب جامع ہونے کے واسطے
کمالات علمیہ اور عملیہ کے کہ جنکو تعبیر کیا ہی تشبیہ مین ساتھ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سرباب وغیرہ مین کہہ چکا ہی اور کچھ باقی ضروری یہان
لکھا جاتا ہی پس حضرت سودہ پہلے تھین بیوی سکران کی کہ جو انکے چچا کا بیٹا تھا جب وہ مرا تو حضرت نے انسے نکاح کیا پہلے عقد عائشہ کے اور ہجرت کی انہون نے طرف مدینہ کے
پھر جب بڑی عمر ہوئی انکی تو حضرت نے ارادہ انکے طلاق دینے کا کیا پس انہون نے سوال کیا حضرت سے کہ یہ نہ کرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کے لیے مقرر کی پس حضرت نے
رہنے دیا انکو نکاح مین اور وفات ہوئی انکی مدینہ مین بیچ مہینے شوال کے اور حضرت حفصہ کی مان تھین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلے نکاح مین تھین خنیس ابن حذافہ سہمی کی ہجرت
کی اور آئین ساتھ خاوند کے طرف مدینہ کے اور مر گیا خاوند انکا بعد غزوہ بدر کے پھر پیام انکے نکاح کا کیا حضرت عمر نے حضرت ابوبکر اور عثمان سے پس انہون نے قبول نہ کیا پھر پیغام
نکاح کا کیا انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کیا انسے سن تین مین بعد ازان ایک طلاق دی پھر رجوع کی انسے بسبب آنے وحی کے کہ رجوع کر تو حفصہ سے
اسلیے کہ وہ بڑی روزہ دار اور شب بیدار ہی اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کین انسے حدیثین ایک جماعت نے صحابہ و تابعین مین سے اور وفات ہوئی انکی شعبان
مین بیچ سن پینتالیس کے ساٹھ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل مین سے تھین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور پہلے نکاح مین تھین کنانہ ابن ابی الحقیق کے
پھر جب وہ قتل کیا گیا جنگ خیبر مین بیچ محرم سن سات کے اور پکڑی آئین بندی مین تو انکو آنحضرت نے خاص اپنے لیے لیا اور بعضون نے کہا آئین وہ دحیہ کلبی کے حصہ مین پھر
خرید لیا انکو آنحضرت نے انسے پس اسلام لائین پھر آزاد کیا حضرت نے انکو اور نکاح کیا انسے اور آزاد کرنا انکا مہر ٹھہرایا انکا اور بعد وفات کے دفن ہوئین بقیع مین اور
ام سلمہ کا نام ہند تھا اور تھین وہ پہلے رسول خدا صلعم کے ابو سلمہ کے نکاح مین اور دفن کی بعد وفات بقیع بیچ عمر چوراسی برس کے گئین اور زینب بنت جحش کی
مان عبد المطلب کی بیٹی تھین اور پھوپھی آنحضرت کی اور تھین پہلے نکاح مین زید بن حارثہ کے کہ غلام آزاد کیے آنحضرت کے پس طلاق دی

مدینے انکو پھر نکاح کیا انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نام تھا انکا برہ حضرت نے زینب نام رکھا کہا عائشہؓ نے انکی شان میں کہ نہیں تھی کوئی عورت بہتر انسے دین میں اور بہت ڈرنے والی اللہ سے اور بہت سچ بولنے والی اور بہت سلوک کرنے والی ناتے داروں سے اور بہت صدقہ دینے والی اور بہت خرچ کرنے والی اپنے نفس کو اس عمل میں کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہو اُس سے مریں وہ مدینہ میں ترپن برس کی عمر میں اور ام حبیبہؓ کا نام تھا رملہ بنت ابی سفیان ابن صخر ابن حرب اور ماں انکی تھیں صفیہ بیٹی ابوالعاص کی پھوپھی عثمانؓ بن عفان کی اور جویریہؓ جب غزوہ مریسیع میں بندی میں آئیں تو ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں پھر ہوئیں مکاتب کیا انکو اور آنحضرتؐ نے دین بدل کتابت انکی طرف سے ادا کیا پھر آزاد کیا انکو اور نکاح کیا انسے اور نام تھا انکا برہ حضرت نے تغییر کر کر جویریہ نام رکھا اور مریں وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور میں بیچ عمر پینسٹھ برس کے اور میمونہ کا نام بھی برہ تھا یہ نام رکھا حضرت نے انکا میمونہ اور تھیں وہ پہلے نکاح میں مسعود بن عمرو ثقفی کے ایام جاہلیت میں پس مفارقت کی اُسنے انسے پھر نکاح کیا انسے ابورہم نے پھر جب وہ مر گیا تو آنحضرتؐ نے نکاح کیا انسے ماہ ذیقعدہ سن مذکور میں بیچ عمرۃ القضا کے سرف میں کہ دس کوس ہے مکہ سے اور قضاء الہی سے مریں بھی وہ اُسی مکان میں کہ جہاں نکاح ہوا تھا انکا اور وہ بہن ہیں ام الفضل کی جو بیوی ہیں حضرت عباس کی اور بہن ہیں اسماء بنت عمیس کی اور وہ آخری بیوی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَآسِیَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے انسؓ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفایت کرتا ہے تجھکو جہان کی عورتوں سے پہچاننا مناقب فضائل ان چار عورتوں کا کہ اپنے غیر سے افضل ہیں مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمدؐ کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** ظاہر یہ ہے کہ مراتب انکے موافق ذکر انکے کے ہوں اور ذکر عائشہؓ کا اس حدیث میں نہ کیا بسبب اکتفا کرنے کے ساتھ ذکر انکے کے اور حدیثوں میں یا یہ کہ شاید یہ حدیث آگے ہی حصول کمال عائشہ کی اور پہونچنے انکے کے طرف وصال حضرتؐ کے فرمائی ہو پھر دیکھا میں نے جامع الاصول میں کہ روایت کی احمد نے اور شیخین نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی موسی سے بطریق مرفوع کے کہ کامل ہوئے مردوں سے بہت اور نہیں کامل ہوئی عورتوں سے مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران اور بلا شبہ فضیلت عائشہؓ کی سب عورتوں پر مانند فضیلت ثرید کے ہے سب کھانوں پر اور لفظ حسبک میں خطاب یا تو عام ہے یا انس ہی کو ہے یعنی کافی ہے تجھکو پہچاننا تیرا ان چار عورتوں کی فضیلت کا پہچاننے سب عورتوں کے سے کہا سیوطی نے نقایہ میں کہ اعتقاد رکھتے ہیں ہم یہ کہ افضل عورتوں کی مریم اور فاطمہ ہیں اور افضل امہات المومنین کی یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہؓ اور عائشہؓ ہیں اور بیچ تفضیل کے درمیان خدیجہؓ و عائشہؓ کے کئی قول ہیں تیسرا انکا توقف ہے کہتا ہوں میں یعنی ملا علی کہ توقف سب سے حق میں اولی ہے اسلیے کہ نہیں ہے اس مسئلہ میں کوئی دلیل قطعی اور ظنی دلیلیں متعارض ہیں نہیں مفید واسطے عقائد کے کہ بنی ہے یقینیات پر

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرِیْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِیْ خِرْقَةِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ جبرئیل لائے صورت انکی بیچ کپڑے ریشمی سبز کے طرف رسول خدا صلعم کے اور کہا یہ ہے بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** اس سے معلوم ہوا کہ مرتبہ جو اوپر حدیث میں گذرا بالخصوص ساتھ حریر سفید کے نہیں ہے یا تفسیر متعدد ہے یا اشتباہ راوی کا ہے واللہ اعلم

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِیَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا بِنْتُ یَهُوْدِیٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهِیَ تَبْكِیْ فَقَالَ مَا یُبْكِیْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِیْ حَفْصَةُ اِنِّیْ ابْنَةُ یَهُوْدِیٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِیٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِیٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِیٍّ فَفِیْمَ تَفْخَرُ عَلَیْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِی اللّٰہَ یَا حَفْصَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہا پہونچی خبر صفیہ کو یہ کہ حفصہ نے کہا انکے حق میں بیٹی یہودی کی یعنی منظر انکے باپ حیی بن اخطب کے کہ یہودی تھا پس روئیں صفیہ پھر داخل ہوئے نبی صلعم اس حال میں کہ وہ روتی تھیں پس فرمایا آپ نے

کس چیز نے رولایا تجھکو پس کہا صفیہ نے کہ کہا میرے حق میں حفصہ نے کہ میں بیٹی یہودی کی ہوں پس فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہے اور بلاشبہ چچا تیرا البتہ نبی ہے ف ح
ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد سے تھا اور حضرت ہارون بھائی تھے حضرت موسی کے پس اس حساب سے باپ یعنی
جد اعلیٰ انکے پیغمبر ہوئے اور چچا بھی پیغمبر ہوئے یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کے نبی کی بیٹی انکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا ترجمہ اور تحقیق تو البتہ صفیہ نیچے پیغمبر کے ہے یعنی
بیوی انکی ہے اب مراد اپنی ذات شریف رکھی صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز میں اور سبب کونسی فضیلت کے فخر کرتی ہے حفصہ تجھ پر ف ع مقصود دفع کرنا منقصت
کا ہے صفیہ سے کہ وہ جامع صفات فضل و کرم کی ہیں نہ تفضیل انکی اوروں پر پس یوں کہنا چاہیے کہ یہ صفات مخصوص ساتھ صفیہ کے نہیں ہیں بلکہ تمام
بیویاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مرتبہ میں شریک ہیں ان صفات میں اسلیے کہ بیٹیاں اسمعیل کی ہیں کہ بھائی اسحق کے ہیں اور نیچے آنحضرت کے
ہیں ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینے صفیہ کے کہ اے حفصہ ڈر تو خدا سے یعنی اسکی مخالفت سے یا اسکی عداوت سے ساتھ ترک کرنے
ایسے کلام کے کہ عادات جاہلیت سے ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ؏ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ
عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ
ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنے پاس بیچ سال فتح مکہ کے پس سرگوشی کی انسے پس روئیں فاطمہ پھر بات کی انسے یعنی خفیہ پس ہنسیں
فاطمہ ف ع اور اوپر گذر ہی چکا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ سے یہ ماجرا پوچھا آنحضرت کی حیات میں انہوں نے نہ بتایا اور بعد وفات کے بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ
نے ساتھ قول اپنے کے فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہ ہے کہ فتح مکہ میں اس قضیہ کا کہنا وہم ہے اسلیے کہ نہیں ثابت ہوا مورخین کے نزدیک
وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ میں بلکہ یہ تھا حجۃ الوداع میں یا آنحضرت کے مرض الموت میں ترجمہ پس جب وفات پائی آنحضرت نے پوچھا میں نے فاطمہ سے رونے
انکے سے پہلے اور ہنسنے انکے سے دوسری بار یعنی ان دونوں چیزوں کا سبب پوچھا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجھکو آنحضرت نے کہ وہ وفات پاویں گے
یعنی عنقریب پس روئی میں پھر خبر دی مجھکو کہ میں سردار ہوں بہشت کی عورتوں کی سوائے مریم بنت عمران کے پس ہنسی میں نقل کی یہ ترمذی نے
ف ع اور یہ منافی نہیں ہے اس روایت کے کہ کہا فاطمہ کو یہ بھی کہ اول میرے اہل بیت میں سے تو ہی ملے گی مجھسے جیسا کہ اوپر مذکور ہوئی یہ روایت اور
مناسبت اس حدیث کی ساتھ اس باب کے ظاہر نہیں ہے بلکہ مناسبت باب مناقب اہل البیت کے ساتھ رکھتی ہے لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کے
اس فصل سے کہ ذکر کیا اسمیں فاطمہ کا ساتھ ذکر خدیجہ اور مریم رضی اللہ عنہما کے اور یہ ایک فن ہے بدیع کلام سے پس ہو گئی یہ تفصیل واسطے بعض اس چیز کے کہ اوپر گذری اور نہیں بعید ہے
یہ کہ ہووے اشارہ طرف اس مضمون کے کہ وارد ہوا ہے کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہوں گی بہشت میں **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ
قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا نہیں مشتبہ ہوئی ہمپر کہ اصحاب آنحضرت کے ہیں کوئی حدیث اور کوئی بات
ہرگز پس پوچھا ہمنے حضرت عائشہ سے مگر کہ پایا ہمنے عائشہ کے پاس اس حدیث سے اور متعلقات اسکے سے علم کہ حل اس اشکال کا کرتی تھیں سبب وفور علم
اپنے کے کہ سبب سننے کے آنحضرت سے اور قوت اجتہاد سے حاصل ہوا تھا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ؏ وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ
قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے
کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت فصیح عائشہ سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ع یہ مبالغہ کہا یا کہ حقیقۃً کہ انہوں نے

نہ دیکھا ہو کسی کو فصیح زیادہ عائشہؓ سے **بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ** باب جامع مناقب کا ف ح یعنی ذکر کیے ہیں مؤلف نے اس باب میں مناقب بعضوں
کی مشاہیر صحابہ سے بے تخصیص جماعت مخصوصہ کی انسے اور بے تخصیص لکھنے باب کے یعنی علیحدہ علیحدہ باب کسی کے لیے مرتب نہیں کیا مانند خلفا اور
اہل بیت اور عشرہ مبشرہ اور ازواج اور مہاجرین و انصار وغیرہم کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي
يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ
أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے ف ع یہ قرشی عدوی ہیں اسلام لائے اپنے باپ کے ساتھ مکہ میں چھوٹی ہی عمر
میں اور حاضر ہوئے بعد خندق کے جہادوں میں اور تھے اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والے اور کہا جابر بن عبداللہ نے کہ نہیں تھا ہم میں سے
کوئی مگر کہ جھکی اس پر دنیا اور جھکا وہ طرف دنیا کے سوائے عمر کے اور انکے بیٹے یعنی عبداللہ کے کہا نافع نے کہ نہیں مرے ابن عمر یہاں تک کہ آزاد کیے ہزار
انسان یا زیادہ اور سب حاجیوں سے پہلے جاتے ان جگہوں میں کہ جہاں حضرت ٹھہرتے تھے عرفات وغیرہ میں اور ایک روز حجاج نے تاخیر کی نماز
فجر یا عصر میں پس کہا ابن عمر نے کہ آفتاب تیرا انتظار نہیں کرنے کا پس کہا انکو حجاج نے کہ بالتحقیق تو چاہتا ہے کہ حرکت دوں میں اس چیز کو کہ تیری آنکھوں میں
یعنی ڈھیلے نکال ڈالوں کہا ابن عمر نے کہ مگر تو احمق مسلط ہے اور بعضوں نے کہا کہ نہ بولے چپکے سے یہ بات کہی کہ حجاج نے نہیں سنی پس حکم کیا حجاج نے ایک
شخص کو کہ اٹھا لیجا نیزہ اسکا اور زہر آلود کیا انکو راہ میں اور رکھی نیچے کی بھال انکے پشت قدم میں اور ولادت ہوئی انکی ایک برس پہلے وحی کے آنے سے
اور موت انکی سن تہتر میں ہوئی ابن زبیر کے مارے جانے کے تین مہینے پیچھے اور وصیت کی تھی کہ مجھکو دفن کرنا حل میں پس نہ ہو سکا یہ بسبب حجاج کے اور دفن
کئے گئے ذی طوی میں مہاجرین کے مقبرہ میں اور چوراسی برس کی عمر ہوئی انکی ت کہا ابن عمر نے کہ دیکھا میں نے خواب میں گویا کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ابریشمی
کپڑے کا قصد نہیں کرتا ہوں میں ساتھ اس ٹکڑے کے طرف کسی مکان کے بہشت میں یعنی چڑھنے اترنے کا مگر اڑتا ہے وہ ٹکڑا مجھکو یعنی پہونچاتا ہے طرف اس
مکان کے یعنے گویا وہ ٹکڑا مانند بازو پرندہ کے ہے پس بیان کیا میں نے یہ خواب حفصہ سے کہ بہن ابن عمر کی تھیں پھر عرض کیا حفصہ نے یہ خواب آنحضرت
سے پس فرمایا آپنے کہ بھائی تیرا یعنی عبداللہ بن عمر مرد صالح ہے یا فرمایا یہ کہ عبداللہ مرد نیک بخت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع گویا تعبیر دی
آپنے کہ ٹکڑا ابریشمی اعمال نیک اسکے ہیں کہ منازل جنت کو پہونچا دیں گے **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا
بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ
فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ت اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگوں کا از روے وقار اور میانہ روی اور طریقہ
سیرت کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹا ام عبد کا ہے اس وقت سے کہ نکلتا ہے اپنے گھر سے اس وقت تک کہ پھرتا ہے طرف گھر کے نہیں جانتے ہم
کیا کرتا ہے اپنے گھر والوں میں اس وقت کہ تنہا ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے ف ع ح یعنی ساتھ گھر والوں کے اور نہیں ہوتا اور کوئی وہاں اور لفظ دل ساتھ
زبر دال و تشدید لام کے سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضوں نے کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہے دلالت سے کہ ظاہر حال اسکا دلالت کرتا ہے نیک خصلتی پر
اور قاموس میں کہا کہ دل مانند ہدی کے ہے سکینہ اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار میں کہا دل شکل و شمائل و سمت ساتھ زبر سین و بجزم میم طریق اور
میانہ روی اور اکثر اطلاق اسکا اہل خیر کے طریقہ پر آتا ہے اور قاموس میں سمت طریق و ہیئت اہل خیر کی اور صراح میں کہا سمت راہ و روش نیک اور ہدی
ساتھ زبر ہ اور جزم د کے طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی و حاصل یہ کہ یہ تینوں لفظ قریب قریب ہیں معنی میں اور تینوں آپس میں نزدیک ہوتے ہیں
اور ام عبد کے بیٹے سے مراد عبداللہ بن مسعود ہیں کہ انکی ماں کی کنیت ام عبد تھی اس وقت سے کہ نکلتا ہے الخ یعنی ظاہر حال اسکا کہ ہمیشہ ظاہر ہے وہ دلالت
اوپر خوب مستقیم ہونے اسکے کے کرتا ہے اور نیکی ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو ہمیشہ ظاہر ہے اور باطن کا حال ہم جانتے نہیں الغیب عند اللہ **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى

الاشعری قال قدمت انا واخی من الیمن فمکثنا حینا ما نری الا ان عبد اللہ بن مسعود رجل من اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما نری من دخولہ ودخول امہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہا آیا میں اور بھائی میرا یمن سے یعنی مدینہ میں پس ٹھہرے ہم ایک مدت تک مدینہ میں آنحضرت کے دربار پر نہیں گمان کرتے تھے ہم مگر یہ کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بسبب اسکے کہ دیکھتے تھے ہم داخل ہونا انکا اور داخل ہونا انکی ماں کا آنحضرت کے پاس ہر وقت بے وقت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع آیا ہے کہ آنحضرت نے عبد اللہ بن مسعود کو حکم دے دیا تھا کہ اگر ایک شخص کو دیکھے تو کہ میرے پاس ہے تو چلے آیا کرے اور حاجت اذن کی نہیں ہے اور کہا مؤلف نے کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہذلی تھی تھا اسلام انکا قدیم اول اسلام میں مسلمان ہوئے تھے پہلے داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں اور چند روز پہلے اسلام لائے عمر کے اور بعضوں نے کہا پانچ شخصوں کے بعد چھٹے یہ مسلمان ہوئے تھے پھر سپرد کی آنحضرت نے انکو مسواک اور پاپوشیں اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر میں اور ہجرت کی انہوں نے طرف حبشہ کے اور حاضر ہوئے بدر میں پھر اسکے بعد غزوات میں اور گواہی دی انکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونے کی اور فرمایا کہ پسند کی میں نے اپنی امت کے لئے وہ چیز کہ پسند کی ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نے اور ناپسند رکھی میں نے انکے لیے وہ چیز کہ ناپسند رکھی ابن ام عبد نے اور تھے وہ گندم گون دبلے ٹھنگنے نحیف قریب تھا کہ لمبے آدمی برابر ہو جاتے انکے بیٹھے ہوئے والی ہوئے قضا کے کوفہ میں اور اسکے بیت المال کے حضرت عمر کی خلافت میں حضرت عثمان کی ابتدا خلافت میں پھر آئے مدینہ میں اور وفات پائی وہاں سنہ بتیس میں اور دفن کئے گئے بقیع میں اور عمر ہوئی انکی کچھ اوپر ساٹھ برس کی روایت کیں انسے حدیثیں ابوبکر او عمر اور عثمان اور علی او اور بہت سے صحابہ و تابعین نے انسے اور وہ ہمارے اماموں کے نزدیک بڑے فقیہ تھے سب صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے **وعن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استقرؤا القران من اربعۃ من عبد اللہ بن مسعود وسالم مولی ابی حذیفۃ وابی بن کعب ومعاذ بن جبل متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن کعب سے اور معاذ بن جبل نے نقل کی یہ بخاری او مسلم نے ف ح ع ان چاروں صاحبوں رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے سارا قران آنحضرت سے بالمشافہہ سیکھا تھا اور حافظ قران تھے اور راویوں نے اقتصار کیا تھا اوپر سیکھنے بعض کے بعض سے پس آنحضرت نے انکی فضیلت پر آگاہ کر دیا لوگوں کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے تھے اہل فارس سے شہر اصطخر کے رہنے والے اور تھے فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سے حاضر ہوئے بدر میں اور امامت کرتے تھے مہاجرین اولین کی جس وقت کہ آئے مہاجر مدینہ میں باوجودیکہ ان میں عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود تھے اور ابو حذیفہ کا نام ہشام ہے فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سے تھے اور اسلام لائے پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم میں اور عبد اللہ بن مسعود بڑے قاری تھے اور باقی احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بھی بڑے قاری تھے صحابہ میں انکو لوگ سید القراء کہتے تھے اور حضرت عمر نے انکا نام سید المسلمین رکھا تھا اور کاتب وحی تھے اور معاذ بن جبل کے مناقب بھی بے نہایت ہیں اور آنحضرت نے ان میں اور عبد اللہ بن مسعود میں بھائی چارہ کروا دیا تھا **وعن** علقمۃ قال قدمت الشام فصلیت رکعتین ثم قلت اللھم یسر لی جلیسا صالحا فاتیت قوما فجلست الیھم فاذا شیخ قد جاء حتی جلس الی جنبی قلت من ھذا قالوا ابو الدرداء قلت انی دعوت اللہ ان ییسر لی جلیسا صالحا فیسرک لی فقال من انت قلت من اھل الکوفۃ قال اولیس عندکم ابن ام عبد صاحب النعلین والوسادۃ والمطھرۃ وفیکم الذی اجارہ اللہ من الشیطن علی لسان نبیہ یعنی عمارا اولیس فیکم صاحب السر الذی لا یعلمہ غیرہ یعنی حذیفۃ رواہ البخاری اور روایت ہے علقمہ تابعی سے کہ آیا میں شام میں پس نماز پڑھی میں نے دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد میں

پھر دعا کی مین نے کہ خداوندا میسر کر میرے لیے ہمنشین نیکبخت یعنی عالم عامل یاد کرنے والا حق اللہ کا اور اُسکے بندون کا پھر آیا مین ایک قوم کے پاس
اور بیٹھا مین اُنکے پاس پس ناگہان ایک بڈھا یا بزرگ قدر تحقیق آیا یہان تک کہ بیٹھا طرف پہلو میرے کے **ف** ع روایت کی گئی ہی ان اللہ بلا کم تجز الاہل
الی الاہل **ت** کہا مین نے یعنی لوگون سے کہ کون ہی یہ کہا لوگون نے یہ ابو درداء ہین کہا مین نے یعنی ابو درداء سے کہ بلاشبہ مین نے دعا کی تھی اللہ تعالےٰ سے
یہ کہ میسر کرے میرے لئے ہمنشین نیکبخت پس کیا تجھکو میرے لیے پس کہا ابو درداء نے کہ تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی کہا مین نے کہ ایک شخص ہون اہل کوفہ سے
کہا ابو درداء نے کیا نہین ہی تمہارے پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبداللہ بن مسعود رکھنے والا آنحضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چھاگل **ف** ع مراد یہ ہی کہ عبداللہ بن مسعود خدمت
کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتھ رہتے تھے حضرت کے تمام حالتون مین پس ساتھ رہتے تھے حضرت کے مجلسون مین اور لے لیتے پاپوشین آپ کی جب
بیٹھتے آپ اور پہناتے پاپوشین جب اُٹھتے اور رہتے تھے ساتھ حضرت کے خلوتون مین پس درست کرتے بستر شریف آپکا اور رکھتے تکیہ آپکا جب ارادہ کرتے
سونے کا اور موجود کرتے آپ کے لیے پانی وضو کا جب اُٹھتے آپ وضو کے لیے اور اُٹھا رکھتے اپنے ساتھ چھاگل یعنی سفر وغیرہ مین اور حاصل یہ کہ عبداللہ بسبب مدت
ملازمت آنحضرت کے ان امور مین لائق ہین اسکے کہ ہو اُنکے پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کرے طالب علم کو غیر اُنکے سے اور اسمین اشارہ ہی طرف اس مضمون کی کہ ذکر
کیا گیا ہی بیچ ادب علم سیکھنے والے کے کہ طالب اول سب علم سیکھے علماء شہر اپنے کا پھر کوچ کرے اور شہرون کی طرف واسطے طلب زیادتی علم کے والا کیون سفر کرکر اپنے کو
رنج مین ڈالے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیے کہ اگر دوسرے کو اپنے سے افضل جانے تو طالب کو حوالہ اُسکا دے **ت** اور کیا نہین ہی تم مین وہ
شخص کہ امان دی ہی اسکو خدا تعالیٰ نے شیطان سے اوپر زبان پیغمبر اپنے کے مراد رکھتے تھے ابو درداء ساتھ اُس شخص کے عمار بن یاسر کو **ف** ع کہ آنحضرت نے
اُنکو طیب مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا کی اُنکے لیے اُس وقت کہ عذاب کرتے تھے اُنپر مشرک اور جلاتے تھے اور کہا سرد و سلامت ہو جا اے آگ اوپر
جیسے کہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا مارینگے تجھکو اے عمار گروہ باغیون کے بلاویگا تو اُنکو بہشت کی طرف اور بلاوینگے وہ تجھکو آگ کی طرف اور سبب ہی یعنی امان
دینے کے شیطان سے یہ کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کے رہے اور بسبب وسوسہ شیطان کے بھٹکے نہین **ف** ع احوال مفصل عمار کا مولف نے یون لکھا
ہی کہ عمار بن یاسر ہین یعنی غلام آزاد تھے بنی مخزوم کے اور حلیف اُنکے اور یہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کے مقیم ہوئے مکہ مین اور حلیف یعنی ہم قسم ہوئے ابو حذیفہ
بن المغیرہ سے پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نے اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سے اُس سے عمار پیدا ہوئے پھر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نے پس عمار مولے ہوئے
اس سبب سے اور عمار قدیم الاسلام تھے اور تھے اُن مستضعفین مین سے کہ عذاب دئے گئے مکہ مین تو کہ پھر جاوین اسلام سے اور جلایا اُنکو مشرکون نے ساتھ آگ کے
پس آنحضرت عمار پر گذرتے تھے اور پھیرتے تھے ہاتھ اپنا اُنپر اور فرماتے تھے یا نار کونی بردا و سلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی اے آگ ہو جا تو ٹھنڈی
اور سلامتی عمار پر جیسے کہ ہوئی تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سے ہین اور حاضر ہوئے بدر مین اور اور سب جہادون مین اور قتل
کئے گئے عمار جنگ صفین مین ہمراہ علی بن ابی طالب کے سن سینتیس مین اور عمر اُنکی ترانوے ۹۳ برس کی ہوئی **ت** کیا نہین ہی تم مین بھید جاننے والا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہین جانتا ہی اُس بھید کو سوا اُسکے مراد اس بھید جاننے والے سے حذیفہ بن الیمان ہین نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع کہ اُنکو صاحب
سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور اُن بھیدون مین سے یہ تھا کہ آنحضرت نے اُنکو نام منافقون کے اور نسب اور علامتین اُنکی بتادی تھین کہ یہ
بھید سوا اُنکے کوئی نہین جانتا تھا اور روایت ہی کہ امیر المؤمنین عمر رضنے ایک روز اُنسے پوچھا کہ آیا کچھ دیکھتا ہی تو اے حذیفہ مجھ مین نشانی النفاق کی
کہا حذیفہ نے قسم خدا کی کچھ نہین دیکھتا مین سوا اسکے کہ لوگ کہتے ہین کہ تمہارے دسترخوان پر رنگت رنگ کے کھانے موجود ہوتے ہین اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈے تھے اُنکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتے تھے وفات پائی اُنہون نے مدینہ سنہ پینتیس ۳۵ مین اور وہین قبر ہی اُنکی

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ

رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھائی گئی مجھکو بہشت پس دیکھی میں نے بیوی ابو طلحہ کی اور
سنی میں نے آہٹ پاؤں کی آگے اپنے پس ناگہان بلال تھا کہ آگے بہشت میں جاتا ہے نقل کی ہے مسلم نے ف ع ابو طلحہ کی بیوی سے مراد ام سلیم ہیں ماں
انس کی اور انکے نام میں اختلاف ہے پہلے نکاح کیا انسے مالک بن نضر نے پھر انس پیدا ہوئے اور مارا گیا مالک مشرک پھر مسلمان ہوئی
ام سلیم اور ابو طلحہ نے پیغام نکاح کا کیا انسے اور وہ جب تک مشرک تھے پس انکار کیا ام سلیم نے اور دعوت کی انکو اسلام کی طرف پس قبول کیا ابو طلحہ نے
اسلام پھر ام سلیم کا نکاح ہوا انسے اور کہا ام سلیم نے کہ میں نے تیرے اسلام پر اپنے تئیں تجھے بخشا یعنی مہر میرا یہی اسلام تیرا ہوا اور بلال حبشی ابو بلال کی
مولی ابو بکر صدیق کی ہیں قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہوں ہی نے کیا مکہ میں حاضر ہوئے بدر میں اور اسکے مابعد کی جہادوں میں اور سکونت
کی شام میں اخیر کو اور کوئی وارث نہیں چھوڑا انہوں نے اپنا اور روایت کیں انسے حدیثیں ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین میں سے اور وفات ہوئی انکی
دمشق میں سن بیس میں اور دفن کئے گئے باب الصغیر میں اور عمر انکی تریسٹھ برس کی ہوئی اور تھے بلال ان لوگوں میں سے کہ عذاب کیا انکو اہل مکہ
نے اسلام لانے پر اور عذاب دیا کرتا تھا انکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سے یہ ہوا کہ روز بدر کے بلال ہی کے ہاتھ سے وہ مارا گیا کہا جابر نے کہ عمر کہتے
تھے ابو بکر سیدنا واعتق سیدنا یعنے ابو بکر سردار ہمارے ہیں اور آزاد کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نے روایت کیا اپنی مسند میں یعنے کہ اول جنہوں نے اسلام
ظاہر کیا وہ سات تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمار اور ماں انکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکھا اللہ تعالی نے رسول خدا صلعم کو تو انکے
چچا ابو طالب کے سبب سے اور ابو بکر کو بچایا انکی قوم کی سبب سے رہے اور پس پکڑا انکو مشرکوں نے اور پہنائیں انکو لوہے کی زرہیں اور تپایا انکو دھوپ میں پس نہیں تھا انمیں سے
کوئی مگر کہ خلاص ہوئی ذی عزت کیا انکو اللہ نے سوائے بلال کے کہ حقیر ہو گئی تھی جان انکی اللہ عزوجل کی راہ میں اور حقیر تھی انکو قوم انکی پس پکڑا انہوں نے انکو اور حوالہ کر دیا لڑکوں کے پس پھیرتے
تھے انکو لڑکے کوچوں میں مکہ کے اور وہ کہتے تھے احد احد کذا فی الریاض وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ
فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ
وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ
اَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت کی سعد بن وقاص نے کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں کہا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ شخص پس کہا مشرکوں نے یعنی قریش کے
بعضے سرداروں نے واسطے نبی صلعم کے دور کر تو یعنی اٹھا دے اپنی مجلس سے ان لوگوں کو یعنی موالی اور فقرا کو کہ نہ دلیری کریں ہم پر ف ع یعنی نہ ہو جرات
انکو ہمپر بیچ مخالطت اور ہم کلام ہونے کی ساتھ ہمارے اگر چاہتے ہو تم کہ ایمان لاویں ہم تمپر اور آویں تمہارے پاس ترجمہ کہا سعد نے یعنے بیچ بیان
چھ آدمیوں کے کہ کون تھے وہ اور تھا میں اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سے اور بلال اور دو شخص اور کہ میں نہیں نام لیتا انکا ف ع اور کہا ہے علما
نے کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہیں اور یہ جو کہا کہ نام نہیں لیتا میں انکا بسبب مصلحت کے تھا کہ کچھ مصلحت تھی اسمیں کلام کرنے والے کے لئے اور بعضوں نے
کہا بسبب نسیان کے نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہے عبارت سے کہا مولف نے خباب بن ارت کی کنیت تھی ابو عبد اللہ تمیمی اور قید ہی میں پکڑے آئے
تھے یہ جاہلیت میں پس خریدا انکو ایک عورت نے خزاعہ میں سے اور آزاد کیا انکو اسلام لائے پہلے داخل ہونے نبی صلعم کے دار ارقم میں اور یہ بھی ان
لوگوں میں سے تھے کہ جو عذاب کئے گئے اللہ کی راہ میں اسلام لانے پر پس صبر کیا انہوں نے اور اترے کوفہ میں اور مرے وہیں سن سینتیس میں
تہتر برس کی عمر میں اور روایت کیں انسے حدیثیں ایک جماعت نے ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر میں جو کچھ کہ چاہا خدا نے
کہ واقع ہووے یعنی چاہا آنحضرت نے کہ دور کریں انکو بسبب استمالۂ مشرکوں کے دل کی بطمع اسکے کہ ایمان لاویں پس سوچتے آنحضرت اپنے دل میں ف ع یعنی

انکی تالیف کے لیے یکسو ہو کر بیٹھیں انکو صورت میں کہ نہ ہوویں وہ حضرت کے پاس جبکہ سردار مشرکوں کے بیٹھے ہوں یا اٹھ بیٹھیں حضرت کے پاس سے جبکہ وہ بیٹھیں
پس ایسی کچھ تدبیر حضرت سوچ رہے تھے واسطے رعایت جانبین کے تو ترجمہ یہ پس اتاری اللہ تعالی نے آنحضرت پر یہ آیۃ ولا تطرد الذین الخ کہ ترجمہ اسکا یہ ہے اور نہ ہانکا
ان لوگوں کو کہ پکارتے ہیں اور یاد کرتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام ہر حال میں چاہتے ہیں اپنی عبادت سے رضامندی اللہ تعالی کی اور نہ کچھ غرض دنیا کی
نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ
اٰلِ دَاوٗدَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اے ابو موسی دیا گیا ہے تو خوش آوازی خوش آوازیوں داؤد کی سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے شرح حدیث مزمار حدیث میں جمع ہے اصل میں کہتے ہیں آلہ زمر کو یعنی گانے کے ہے مانند نے اور دف اور طنبورہ اور مانند انکے
کے کہ ساتھ زبان کے ہو اور یہاں مراد آواز خوب اور لحن خوش ہے اور آل داود سے مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہیں لفظ آل کا زائد ہے اسلیے کہ مشہور
ساتھ خوش آوازی کے حضرت داود ہیں نہ آل داود اور بعضوں نے کہ آل یہاں یعنی ایک شخص کے ہے اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تھے جسوقت کہ زبور
خوش آوازی سے پڑھتے جنازہ کے جنازے انکی مجلس سے نکلتے اور ابو موسی اشعری بھی نہایت خوش آواز و خوش خوان تھے چنانچہ باب تلاوت میں ایک
حدیث گذر چکی ہے کہ ایک دفعہ قرآن پڑھتے تھے اور آنحضرت سنتے تھے اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہے اسلام لائے مکہ میں اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ
کے پھر آئے اہل کشتی کے ساتھ اس حال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے والی کیا انکو عمر بن الخطاب نے مکہ کا سنہ بیس میں اور ہمیشہ بصرہ ہی میں
رہے حضرت عثمان کی ابتدائے خلافت تک پھر معزول ہوئے بصرہ سے اور انتقال کیا طرف کوفہ کے پس اقامت کی اور اہل کوفہ نے رکھا یعنی حاکم رہے یہاں تک
کہ قتل کیے گئے حضرت عثمان پھر انتقال کیا ابو موسی نے طرف مکہ کے بعد کرنے حکومت کے پھر ہمیشہ مکہ میں رہے یہاں تک کہ مرے سن باون میں وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَیْدٍ قِیْلَ لِاَنَسٍ
مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو آنحضرت کے زمانہ
میں چار شخصوں نے ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نے اور زید بن ثابت نے اور ابو زید نے کہا گیا انس کو کون ہے ابو زید کہا انس نے ابو زید ایک میرے
چچاؤں میں سے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے شرح ابو زید کے نام میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا سعید بن عمیر اور بعضوں نے کہا قیس بن سکن اور مراد
چار شخص انصار میں سے ہیں بلکہ خزرج میں سے کہ قوم انس کی ہیں اور انس نے اسکو مقام افتخار میں کہا ہے جسوقت کہ اوس نے افتخار کیا ساتھ چار آدمیوں کے اپنی قوم
میں سے اور اگر عام بھی رکھیں ہم تو ہمیں تصریح نہیں ہے اسکی کہ سوا ان چار کے نہیں ہیں اسلیے کہ مفہوم عدد کا ایسے مقاموں میں معتبر نہیں ہے
اور بلا شبہ ثابت ہوا ہے حدیثوں صحیح سے یاد کرنا بہتوں کا صحابہ میں سے تمام قرآن کو از انجملہ صحیح حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ روز یمامہ کے قتل کیے گئے ستر
صحابی انہیں میں سے کہ جنہوں نے سارا قرآن یاد کیا تھا اور از انجملہ خلفاء اربعہ ہیں رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور تمام کلام اس مقام کا سیوطی کے اتقان
میں ہے وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰهِ
فَمِنَّا مَنْ مَّضٰی لَمْ یَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ یُوْجَدْ لَهٗ مَا یُكَفَّنُ فِیْهِ اِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا
اِذَا غَطَّیْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ
وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَیْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ یَهْدِبُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے خباب بن ارت سے کہ کہا ہجرت کی ہم نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ طلب کرتے تھے ہم ذات خدا کی اور رضا اسکی
پس واقع اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور آخرت کا خدا تعالی کے نزدیک یعنی اسکے فضل و کرم سے پس بعضے ہم میں سے وہ ہیں کہ گذر گئے اس عالم سے

یعنی مر گئے اور نہیں کھایا اپنے اجر سے یعنی دنیا کے اجر سے کچھ فتح یعنی قسم غنائم وغیرہ کہ جو کچھ لیا ان لوگوں نے کہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہوا اجر انکا کامل ترجمہ منجملہ انکے مصعب بن عمیر ہیں مارے گئے روز احد کے پس نہ پایا گیا انکے لیے کپڑا کہ کفن دئے جاویں اسمیں مگر ایک کملی سیاہ و سفید مانند رنگ نمر یعنی چیتے کے اور وہ بھی پوری نہ تھی کہ سر سے پاؤں تک کو ڈھک سکتی پس تھے ہم جسوقت ڈھانکتے سر انکا یعنی اس کملی سے تو کھلے رہتے پاؤں انکے اور جسوقت ڈھانکتے ہم پاؤں انکے تو کھلا رہتا سر انکا یعنی پس متحیر ہوتے تھے ہم انکے امر میں پس فرمایا نبی صلعم نے ڈھانک دو اس سے سر انکا اور رکھ دو انکے پاؤں پر اذخر کہ نام ایک گھاس کا ہے کہ مکہ میں ہوتی ہے اور بعضے امور میں کام آتی ہے اور بعضے ہم میں سے وہ ہیں کہ پختہ ہوا واسطے انکے میوہ انکا پس وہ چنتے ہیں اس میوہ کو نقل کی بخاری اور مسلم نے فتح سے یہ کنایہ ہے غنیمتوں سے کہ پایا اسکو ان لوگوں نے کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد کے تھے اور یہ فقرہ لگتا ہے اس فقرہ کے ساتھ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضے انمیں سے وہ ہیں کہ نہیں جلدی لیا اپنے ثواب میں سے کچھ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضے وہ ہیں کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں کوئی جماعت جہاد کرنے والی کہ جہاد کرے اللہ کی راہ میں پھر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لے لیا دو تہائی اجر اپنا اور باقی رہا انکے لیے تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمیں بیان ہے مصعب بن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ انمیں سے تھے کہ نہیں ناقص ہوا انکے لیے ثواب آخرت سے کچھ کہا مؤلف نے کہ مصعب قرشی عبدری ہیں اجلہ صحابہ اور فضلا انکے سے ہجرت کی طرف زمین حبشہ کے ان لوگوں کے ساتھ کہ اول ہجرت کی طرف حبشہ کے پھر حاضر ہوئے بدر میں اور آنحضرت نے بھیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کی طرف مدینہ کے پڑھاتے تھے اہل مدینہ کو قرآن اور سمجھاتے تھے انکو اور مدینہ میں اول جمعہ انھوں ہی نے پڑھا ہے پہلے ہجرت کے اور ایام جاہلیت میں یہ بڑی چین میں تھے اور بہت اچھا لباس پہنتے تھے جب مسلمان ہوئے تو زہد دنیا حاصل ہوا چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز مصعب ابن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال میں کہ تسمہ بکری کے چمڑے کا کمر میں باندھے ہوئے تھے پس آنحضرت نے فرمایا کہ نگاہ کرو اس شخص کی طرف کہ روشن کیا ہے خدا تعالے نے دل اسکا نور ایمان سے میں نے دیکھا ہے اسکو مکہ میں کہ ماں باپ اسکے کھلاتے پلاتے تھے اسکو بہترین کھانا پینا اور دیکھا ہے میں نے اسپر جوڑہ کہ دوسو درہم کو خریدا تھا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا و رسول کی اس حالت کے تئیں کہ دیکھتے ہو تم اور بعضے نے کہا کہ بھیجا اسکو نبی صلعم نے یعنی مدینہ میں بعد اسکے کہ بیعت لی عقبہ اولی میں سب آتے تھے یہ انصار کے پاس انکے گھروں میں اور بلاتے تھے انکو طرف اسلام کے پس مسلمان ہو جاتا تھا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہاں تک کہ پھیلا اسلام انمیں پس مصعب نے لکھ کر آنحضرت سے اذن لیا جمعہ پڑھنے کا اہل مدینہ کو پھر آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ ان ستر آدمیوں کے کہ آئے تھے حضرت کے پاس عقبہ ثانیہ میں پھر اقامت کی مکہ میں تھوڑے دنوں اور انکے حق میں نازل ہوئی یہ آیۃ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تھا اسلام انکا بعد داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِي رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ اور روایت کی جابر نے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہلا عرش سبب مرنے سعد بن معاذ کے اور ایک روایت میں ہے کہ ہلا عرش رحمن کا سبب مرنے سعد بن معاذ کے نقل کی بخاری اور مسلم نے

فـ شارحین نے اختلاف کیا ہے عرش رحمن کے ہلنے کے بیان معنی میں اور اسکے سبب میں بعضوں نے تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہے فرح و نشاط عرش کے سے بسبب آنے روح پاک انکی کے حقیقۃ یا مجازا اور صواب مختار یہ ہے کہ محمول حقیقت ہی پر ہو اسلیے کہ حق جل علاء جمادات میں علم و تمیز رکھتا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ اور آنحضرت نے فرمایا کوہ احد کے حق میں کہ وہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہم کو اور بعضوں نے کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہے کہ ملائکہ ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عرش ہلنے کو علامت کیا سعد کے مرنے پر یا یہ عبارت کنایہ ہے عظم شان وفات انکی سے جیسے کہتے ہیں قیامت اٹھی خلائق کے مرنے سے اور کلام اس حدیث میں بیچ اوائل کتاب کے بیچ فصل میں اثبات عذاب القبر

گذر ہی اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سے ہین اسلام لائے مدینہ مین مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اُسوقت کہ
بھیجا تھا اُنکو آنحضرت نے پہلے ہجرت کرنے اپنی کے مدینہ مین پس مسلمان ہوئے بسبب اسلام اُنکے کے بنی عبدالاشہل اور آنحضرتؐ نے اُنکو سید الانصار فرمایا حاضر
ہوئے بدر مین اور احد مین اور ثابت رہے آنحضرتؐ کے ساتھ روز احد کے اور روز خندق کے اُنکے اکحل مین ایک تیر لگا اور نہ تھما خون اُسکا حتی کہ بعد ایک مہینے
کے وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچ مین سینتیس برس کی عمر مین اور دفن کیے گئے بقیع مین اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اُترے اُنکی موت پر ستر ہزار فرشتہ
اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کے وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ
فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی براء بن عازب نے کہ مشاہر صحابہ سے ہین کہ کہا پیشکش بھیجا گیا واسطے آنحضرتؐ کے جوڑا ریشمی
کپڑے کا ف ح ظاہرا ایک بادشاہ نے عجم کے بادشاہون مین سے بھیجا تھا ترجمہ پس ہوئی یار آنحضرتؐ کی کہ ہاتھ پھیرتے تھے اسپر اور تعجب کرتے تھے اُسکی
نرمی پر ف ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہتے تھے یعنے از راہ تعجب اور نہ دیکھتے مانند اُسکے کے کہ بھیجا گیا ہی یہ حضرت پر آسمان سے پس فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ تعجب کیا کرتے ہو تم نرمی اُسکی سے البتہ رومال سعد بن معاذ کے جنت مین بہتر ہین اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع مناديل
جمع منديل کی ہی اور منديل کہتے ہین رومال کو کہ جس سے ہاتھ وغیرہ پونچھ لیتے ہین پس ذکر کرنی منديل مین مبالغہ ہی کہ جب ایسے کپڑے یہاں کے افضل کپڑون سے
افضل ہونگے تو وہانکے افضل کپڑونکا کیا پوچھنا ہی وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ
قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ
وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلیم نے ف ح ام سلیم ساتھ پیش سین کے ماں ہین
انس کی کہ انھون نے انس کو صغر سن مین آنحضرت کی خدمت بابرکت مین چھوڑا تھا ترجمہ انھون نے کہا یا رسول اللہ انس خادم آپ کا ہی دعا کرو اللہ تعالیٰ سے
اُسکے لیے یعنے دنیا کی برکتون کی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپ کی کے حاصل ہوتا ہی کہا آنحضرتؐ نے یا الٰہی بہت کر مال اُسکا
اور اولاد اُسکی اور برکت دے اُسکے لیے بیچ اُس چیز کے کہ دی ہی تونے اُسکو یعنے نعمتین اپنی قسم آل وغیرہ سے کہا انس نے پس قسم خدا کی بلاشبہ مال میرا نہایت
بہت ہی اور نہایت برکت کا ہی اور تحقیق اولاد میری یعنے بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہین گنتی مین مانند سو سے آج کے دن نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنے اسوقت کہ یہ حکایت کرتا ہون عدد اس مقدار کو پہونچا یا ہی بعد ازین زیادہ بھی ہون چنانچہ روایت کیا گیا ہی کہ انس نے
کہا یعنے بہت دنون بعد نقل کرنے مضمون سابق کے کہ دفن کیے گئے ہین مجکو میرے صلب سے سوا اولاد کی اولاد کے ایک سو چھبیس کی سب لڑکے ہین سوائے دو
لڑکیون کے بسبب قول بعض کے ہی اور بلاشبہ زمین میری البتہ پھل دیتی ہی سال مین دوبار ذکر کیا یہ ابن حجر نے اور اُنکے بیٹے نے کہا کہ مین نے ذبح کیے ہین اُنکی
اولاد صلبی سے قریب سو کے اور پیدا ہوتے معلوم ہوتا ہی کہ اموال و اولاد نعمت الٰہی ہین اگر موجب غفلت کے ذکر حق سے اور باعث گناہ کے نہون اور انس بن مالکؓ
بن النضر خزرجی ہین کنیت اُنکی ابو حمزہ حاضر ہوئے آنحضرتؐ کی خدمت فیضدرجت مین بیچ مدینہ کے بارہ برس کی عمر مین اور انتقال کیا انس نے طرف بصرہ کے
حضرت عمرؓ کی خلافت مین تو کہ علم دین سکھلاوین لوگون کو اور یہ آخران صحابہ کے ہین کہ مرے بصرہ مین سن اکیانوے مین اور عمر اُنکی ایکسو تین برس کی
ہوئی اور کہا ابن عبد البر نے اور یہ سبب صحیح ہی کہ کہتے ہین پیدا ہوئے اُنکے یہان پر سو فرزند اور بعضون نے کہا اسی تھے اُنمین اٹھتر لڑکے اور دو لڑکیاں
اور روایت کین حدیثین اُنسے خلق کثیر نے انتہی پس جو کچھ کہ ذکر کیا ابن حجر نے ظاہر اُسکا مخالف ہے پس نقل کی اور ایسی ہی مخالف ہی ظاہر حدیث کی اسلیے
کہ وہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مجموع اولاد اُنکی اور اُنکی اولاد کی اولاد متجاوز ہین سو سے نہ اولاد اُنکی واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

نبوت کی نشانیوں میں سے ہے اور اسمیں دلیل ہے انکے لیے جو فضیلت دیتے ہیں غنی کو فقیر پر اور جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ یہ مختص ہے ساتھ دعاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کی دعا سے برکت ہوئی انکے مال میں اور جبکہ ہوئی برکت اسمیں تو فتنہ اسمیں سے مفقود ہوا اسمیں حاصل ہوا السبب انکے دھر اور نہ تقصیر ہے ادا حق خدا کے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے جسوقت کہ دعا کرے کسی چیز کی کہ متعلق ہے دنیا کے تو لائق ہے کہ ملا لیوے اپنی دعا کے ساتھ طلب برکت کو کہ بادا اس چیز میں برکت ہو اور محفوظ رہوں سب آفات سے **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَحَدٍ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ** متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا نہیں سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہوں واسطے اس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہ کہ وہ اہل بہشت سے ہے مگر عبداللہ بن سلام کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہے یہ اکابر یہود اور علماء انکے سے اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سے ہیں اور یہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہ صفت احتراز یہ ہے کہ نکل جاویں اس سے عشرہ مبشرہ یہ سب وہ کہ تھے پہلے انکے پس گویا کہ کہا نہیں سنا میں نے واسطے اس شخص کے کہ وہ زندہ ہے اب روی زمین پر اور کہا نووی نے کہ نہیں ہے یہ مخالف آنحضرت کے اس قول کے ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابیوں کی جنتی ہونیکی اور اور بعضوں کے جنتی ہونیکی بشارت دی ہے اسلیے کہ سعد نے نفی اپنی سننے کی کی اور نفی انکی سننے کی نہیں دلالت کرتی ہے اوپر نفی بشارت کے غیر کے لیئے اور جسوقت کہ جمع ہوتی ہیں نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہے نفی پر انتہی بالنفی کے سننے کے واسطے مکروہ جانے پر تزکیہ نفس اپنے کی یا یہ کلام سعد کا پہلے بشارت دی اوروں کے سے ہو یا بعد موت مبشرین کے اور ظاہر یہی ہے اسلیے کہ عبداللہ بن سلام جینے ہیں بعد انکے اور نہیں باقی رہا عشرہ میں سے بعد انکے سوائے سعد و سعید کے اور مؤید ہے اسکی حدیث دارقطنی کی **مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَیٍّ یَمْشِیْ اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ** ہا یہ کہ سعد نے اپنے تئیں نہیں ذکر کیا اسلیے کہ انکی بشارت دینی سے پہنچی ہو کسی اور سے اور نہ سنے بذات خود جیسا کہ ابتداء حدیث سے معلوم ہوا یا کسر نفسی سے اپنے تئیں نہیں ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کے زندہ موجود ہونے میں پس اسکا دفع تو ہو سکتا ہے کہ مراد انکے قول یمشی سے یہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبداللہ بن سلام کے لیے اسوقت کہ چلتے ہوں زمین پر بخلاف بشارات غیر انکے کے اور اس سے جاتا رہتا ہے اشکال واللہ اعلم بالاحوال **وَعَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَۃِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی وَجْھِہٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ تَجَوَّزَ فِیْھِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ اِنَّکَ حِیْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ وَاللّٰہِ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ مَا لَمْ یَعْلَمْ فَسَاُحَدِّثُکَ لِمَ ذَاکَ رَاَیْتُ رُؤْیَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُھَا عَلَیْہِ وَرَاَیْتُ کَاَنِّیْ فِیْ رَوْضَۃٍ ذَکَرَ مِنْ سَعَتِھَا وَخُضْرَتِھَا وَسْطَھَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِیْدٍ اَسْفَلُہٗ فِی الْاَرْضِ وَاَعْلَاہُ فِی السَّمَآءِ فِیْ اَعْلَاہُ عُرْوَۃٌ فَقِیْلَ لِیَ ارْقَہْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ فَاَتَانِیْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِیَابِیْ مِنْ خَلْفِیْ فَرَقِیْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلَاہُ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَۃِ فَقِیْلَ اسْتَمْسِکْ فَاسْتَیْقَظْتُ وَاِنَّھَا لَفِیْ یَدِیْ فَقَصَصْتُھَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْکَ الرَّوْضَۃُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِکَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْکَ الْعُرْوَۃُ عُرْوَۃُ الْوُثْقٰی فَاَنْتَ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ وَذٰلِکَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ** متفق علیہ اور روایت ہے قیس بن عباد تابعی ثقہ سے کہ تھا میں بیٹھا ہوا مسجد مدینہ میں پس آیا ایک شخص کہ اسکے چہرہ پر نشان خشوع کا تھا یعنے سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضے حاضرین نے یہ شخص اہل بہشت سے ہے پس پڑھیں اسنے دو رکعتیں یعنے تحیۃ المسجد یا اور نماز اختصار کیا انمیں یعنے ہلکی پڑھی قرأت پھر باہر نکلا وہ اور پیچھے پیچھے اسکے چلا میں پس کہا میں نے یعنے اس سے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئے مسجد میں تو بعضوں نے کہا کہ یہ شخص اہل جنت سے ہے کہا اس شخص نے قسم خدا کی نہیں لائق واسطے کسیکے یہ کہ کہے اس چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا میں تجھے کہ کیونکر ہے یہ انکار **ف** ع

کہا نووی نے کہ یہ انکار عبداللہ بن سلام نے اونپر اس حدیث کے کیا کہ اُنھون نے حکم کیا اُنکے لیے قطعی جنتی ہونیکا پس احتمال ہو کہ اُن لوگون کو پہونچی ہو خبر
سعد بن ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سے ہو اور ابن سلام نے نہ سنی ہو یہ خبر اور احتمال یہ بھی ہو کہ ابن سلامؓ نے مکروہ رکھی تعریف اپنی بسبب اس کا زہد کے
ازراہ تواضع اور گوشہ گزینی کے اور مکروہ رکھنے شہرت کے کہا طیبی نے پس بنا پر اُسکے اشارہ ساتھ قول اُسکے کے فساحدثک لم ذاک طرف انکار اُسکے کے ہو
اونپر یعنے مین بیان کرتا ہون تجھسے سبب اپنے انکار کا اونپر اور وہ یہ ہو رایت رویا الخ اور یہ دلالت کرتا ہو اوپر نفی قطعی ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسپر
کہ مین اہل جنت سے ہون جیسے کہ نفی فرمائی میرے غیر کے لیئے حاصل یہ کہ اگرچہ مین بسبب بشارت آنحضرتؐ کے امیدوار جنت کا ہون لیکن اپنی تعریف و
شہرت کو مکروہ رکھتا ہون اسلیے کہ جیسے میرے لیے بشارت دی اوروں کے لیے بھی دی ہو مجھ مین کیا ہو کہ مین مشہور ہون اور ممکن ہو کہ مراد ابن سلام کی
تصدیق لوگون کی ہو سہارت مین کہ کہے اور اشارہ ساتھ لفظ ذاک کی طرف اس قول اُنکے کے ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنے نہین لائق ہو کسیکو کہ بات کہے
صحبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ کہے وہ چیز کہ نہین جانتا ہو پس وہ جانتے ہی ہونگے اسباب کو کہ کہا اور مین بھی کچھ اسکو جانتا ہون اور وہ یہ خواب ہو
ترجمہ دیکھا مین نے ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پس عرض کیا مین نے وہ خواب روبرو حضرتؐ کے اور دیکھا مین نے یعنے خواب مین گویا کہ
مین بیچ ایک باغچہ کے ہون ذکر کی اس شخص یعنے عبداللہ بن سلام نے کشادگی اُسکی اور سبزی اُسکی بیچ مین اُس باغ کے ایک ستون ہو لوہے کا کہ نیچے کی
جانب اُسکی زمین مین ہو اور اوپر کی جانب اُسکی آسمان مین اُسکے اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہو پس کہا گیا واسطے میرے چڑھ پس کہا مین نے نہین طاقت رکھتا مین یعنے
چڑھنے کی پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اُٹھا لیے اُسنے کپڑے میرے پیچھے میرے سے پس چڑھا مین یہان تک کہ پہونچا مین اوپر اُسکے پس پکڑا مین نے حلقہ اُسکا
پس کہا گیا مجھکو مضبوط پکڑے رہ اُسکو پس جاگا مین اس حال مین کہ وہ حلقہ میرے ہاتھ مین تھا **ف** یعنے جاگنا تھا حالت پکڑنے مین بغیر فاصلہ کے پس نہین
مراد ہو یہ کہ وہ اُنکے ہاتھ مین رہا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوے ظاہر پر تو ممتنع بھی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہو خلاف اسکا اور
احتمال ہو کہ مراد یہ ہو کہ اثر اس خواب کا باقی تھا میرے ہاتھ مین بعد جاگنے کے کہ صبح ہوئی تو ہاتھ کی مٹھی بندھی ہوئی تھی ترجمہ پس بیان کیا مین نے اسکو
روبرو نبی صلعم کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے بیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکھا تونے دین اسلام ہو کہ فراخ اور تروتازہ ہو اور وہ ستون اسلام کا ہو عبارت ہو
احکام و ارکان اسکے سے کہ بنائے مسلمانی کی اونپر ہو اور وہ حلقہ کہ دیکھا تونے اور پکڑا تونے اسکو عروہ وثقی ہو کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقی
اشارہ ہو اسپر پس تو دین اسلام پر ہو کہ چنگل اسپر مارا اور مقام عالی پر چڑھا **ف** تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ شخص
عبداللہ بن سلام تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور یہ بھی دور نہین ہو کہ ہو یہ عبداللہ بن سلام کے قول سے کہ انھون نے خبر دی اپنے
نفس سے اور اپنے کو غائب کر کر تعبیر کیا **وعن** انس قال کان ثابت بن قیس بن شماس خطیب الانصار فلما نزلت یا ایہا الذین امنوا
لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الی اخر الآیۃ جلس ثابت فی بیتہ واحتبس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ فقال ما شان ثابت ایشتکی فاتاہ سعد فذکر لہ قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال ثابت انزلت ہذہ الآیۃ ولقد علمتم انی من ارفعکم صوتا علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فانا من اہل النار فذکر ذلک سعد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ہو من اہل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہو انس سے کہ کہا تھے ثابت بن قیس خطیب انصار کے
ف یعنے فصیح اُنکے نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہو نظم مین کلام کرنے والے کو ایسا ہی خطیب کہتے ہین نثر مین کلام فصیح کرنے والے کو ترجمہ پس جبکہ
اوتری یہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنے اے ایمان والو نہ بلند کرو آواز اپنی اوپر آواز نبی کے آخر آیۃ تک تو بیٹھ رہے ثابت اپنے گھر مین

اور بند کیا اپنے تئین آنحضرت کے پاس آنے جانے سے پوچھا آنحضرت نے سعد بن معاذ سے یعنے اسلیے کہ وہ رئیس اُنکے تھے پس فرمایا کیا حال ہے ثابت کا کہ نہین آتا اور
نہین دکھائی دیتا کیا بیمار ہے ف ح ع ظاہر اصدق حال ثابت کے نے تاثیر کی اور باعث آنحضرت کے خبر پوچھنے کا ہوا کہ اُنکا حال پوچھا بیت حالت خویش
چہ حاجت کہ گوئی شرح دہم + گہ مرا سوز دلے ہست اثر خواہد کرد + پس گویا سعد متحیر ہوئے جواب مین کچھ جواب خوب اُنکو نہ سوجھا ترجمہ پس آئے ثابت کے پاس
اور ذکر کیا اُنسے قول آنحضرت کا کہ تمکو آپ پوچھتے تھے کہ کیا حال ہے اُسکا بیمار ہے کہ نہین آتا پس کہا سعد نے کہ نازل ہوئی یہ آیۃ یعنے یا ایہا الذین امنوا الخ
کہ جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہے آواز بلند کرنے سے اوپر آواز آنحضرت کے اور تحقیق تم جانتے ہو اے یارو کہ مین سب سے بلند ہون تم مین از روی آواز کے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنے بسبب جبلت کے پس مین اہل دوزخ سے ہون ف ع ح کہ حبط ہوئے عمل اُنکے جیسے کہ حکم کرتی ہے آیۃ کریمہ پس
ثابت یہ بات سمجھکر بیٹھ رہے اور یہ نہ سمجھے کہ مراد اس سے بلند کرنا آواز کا ہے باختیار و قصد کہ مقتضی ہے بے ادبی کا ت پس ذکر کیا سعد نے یہ قول ثابت کا
روبروے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے ایسا نہین ہے بلکہ وہ اہل بہشت سے ہے نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنے اس جہت سے کہ مبالغہ کیا اُنے
مین حتے کہ نہ جائز رکھا بلند کرنا آواز جبلی کا بھی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئے جنگ یمامہ مین ہمراہ ابوبکر صدیق کے آیا ہے کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کے
واقع ہوئی تو سیا ثابت نے کفن اپنا اور اسکو پہنکر لڑے اور کفن ہی مین مارے گئے رضی اللہ تعالے عنہ اور اس حدیث مین اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ آیۃ
مذکورہ اوتری سن نو مین اور سعد بن معاذ مرے پہلے اُسکے سن پانچ مین اور جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ جو کچھ نازل ہوا ہے قصہ ثابت کے فقط ذکر نہ بلند
کرنے آواز کا تھا یعنے یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنے یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَآخَرِينَ
مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالُوا مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ناگہان اوتری سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری اور پہونچی یہ آیۃ
وآخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیۃ کا یہ ہے کہ اور اُس جماعت سے کہ بھیجا ہے خداوند تعالے نے پیغمبر کو طرف اُنکے وہ ہین کہ ہنوز نہین آئے اور نہین ملے
ساتھ جماعت اصحاب کے کہ امی ہین ف ع یعنے عرب ہین اور اوٹھائے گئے ہین درمیان اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا طیبی نے یعنے بھیجا اللہ تعالے
نے آنحضرت کو بیچ امیون کے کہ جو حضرت کے زمانہ مین تھے اور بیچ اور ونکے امیون مین سے کہ نہین ملے وہ ساتھ اُنکے ابتک اور خلیفہ ہونگے وہ صحابہ کے اور وہ
بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ہین یعنے تابعین ترجمہ کہا صحابہ نے کون ہین یہ جماعت کہ ہنوز نہین آئے یا رسول اللہ کہا ابوہریرہ نے کہ بیٹھے تھے درمیان
ہمارے سلمان فارسی کہا ابوہریرہ نے پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا سلمان پر یعنے اُنکے مونڈھے پر پھر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کے تحقیق لیتے
اور پاتے اسکو کتنے شخص اُنمین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع یعنے قوم فارس مین سے اور مراد مطلقاً عجم ہین غیر عرب کے مقصود یہ ہے کہ وہ جماعت
کہ ہنوز نہین آئے اور نہین ملے ہین اہل عجم ہین تابعین سے اور وہ ساتھ اس صفت کے ہین کہ اگر دین و ایمان آسمان پر ہو تو پاوین اور پہونچین اُسکو
غرض تعریف سلمان کی ہے کہ عجمی مین اور اکثر تابعین عجم سے ہین اور صحابہ عرب سے اور بلاشبہہ ظاہر ہوئی ایسی فراخی علم و اجتہاد کی تابعین مین
کہ ویسی ظاہر نہین ہوئی اُنکے غیرون مین یعنے بعد صحابہ کے اور باوجود اسکے خصوصیت اور بزرگی جو صحابہ کے نزدیک رکھتے تھے ظاہر ہے اور کنیت سلمان
کی ابوعبداللہ ہے غلام آزاد تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہود سے اُنکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفاء صحابہ سے ہین اصل اُنکی فارس سے ہے قوم رام
ہرمز سے کہ گھوڑے ابلق پوجتے تھے اور وہ دین کی طلب مین رہتے تھے پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑھی کتاب اور صبر کیا

اسمین اوپر مشقتون پڑی در پڑی کے پھر پکڑا انکو ایک قوم نے عرب مین سے اور بیچ ڈالا انکو یہود کے ہاتھ اور کہتے ہین کہ دس کچھ اوپر دس شخصون کی ملک مین آگئے نوبت بنوبت یہان تک کہ پہونچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ رونق افروز ہوئے آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرت نے کہ سلمان اہل بیت سے ہے اور یہ ایک ہے انمین سے کہ مشتاق ہوئی انکی جنت اور بڑی عمر ہوئی انکی بعضے کہتے ہین تین سو پچاس برس کی تھی اور بعضے کہتے ہین اڑھائی سو برس کی اور صحیح یہی ہے پس آخر عمر مین مقصود کو پہونچے کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئے اور یہ اپنے ہاتھ کے کسب سے کھایا کرتے تھے اور تصدق کرتے تھے عطاء اپنی اور مناقب اور فضائل انکے بہت ہین تعریف کی انکی نبی علیہ السلام نے اور مدح انکی بہت حدیثون مین ہے اور مرے وہ مداین مین سنہ پینتیس مین

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی محبوب گردان اس چھوٹے سے بندے اپنے کو یعنے ابو ہریرہ کو اور محبوب گردان انکی مان کو طرف مسلمانون کے یعنے ایسا کر کہ یہ محبوب مسلمانون کے ہون ہمیشہ غرض ان دونون سے مراد ہین اور محبوب گردان طرف انکے مسلمانون کو کہ یہ مسلمانون کو دوست رکھین اور محبوب و محب مسلمانون کے ہون نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أُخَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عائذ بن عمرو سے کہ تحقیق ابو سفیان بن حرب اموی والد معاویہ کا آیا یعنے گذرا حالت کفر مین سلمان اور صہیب رومی اور بلال حبشی پر کہ تھے بیچ جماعت اور صحابہ کے ف ع اور یہ آنا ابو سفیان کا مدینہ مین تھا بعد صلح حدیبیہ کے واسطے تجدید اور مضبوط کرنے اس عہد کے کہ منکر کان قریش کے مقدمات غدر اور عہد شکنی کے برپا کیے تھے پس آیا ابو سفیان اور اس جماعت صحابہ نے دیکھا اسکو ترجمہ پس کہا انھون نے کہ نہین لیا خدا تعالی کی تلوارون نے یعنے بندگان خدا کی تلوارون نے کہ بحکم خدا کام کرتی تھی گردن اس دشمن خدا کی سے جگہ لینے اپنے کی کو یعنے اپنے حق اسکی گردن سے یعنے حیف کہ یہ مشرک یعنے ابو سفیان اب تک ہمارے ہاتھ سے نہین مارا گیا پس کہا ابو بکر نے یعنے الٹے کہ آیا کہتے ہو تم اس بات کو واسطے شیخ قریش کے اور سردار انکے کے کہ ابو سفیان ہے ف ح اور حضرت ابو بکر نے یہ بات کہی واسطے مائل کرنے ابو سفیان کے دل کے اور رعایت حق امان طلب کرنے کے جیسے کہ آنحضرت بھی کبھی استمالۃ خاطر یعنے منکرون کا کہ سردار قبیلہ کے ہوتے تھے کیا کرتے تھے ت پھر آئے ابو بکر صدیق حضرت کے پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان انکے اور ان صحابہ کے پس فرمایا آنحضرت نے ای ابو بکر شاید غصہ دلایا تونے انکو البتہ قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تونے انکو یعنے اس جہت سے کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالے کے ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تونے اپنے پروردگار کو یعنے اس جہت سے کہ رعایت کی تونے جانب کافر کی پس آئے ابو بکر انکے پاس یعنے عذر خواہی کے لیے پس کہا ای بھائیو میرے کیا غصہ دلایا مینے تمکو اور رنجیدہ ہو تم کہا انھون نے نہین غصہ دلایا تمنے ہمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم تمسے بخشے تجکو خدا تعالے ای بھائی میرے نقل کی یہ مسلم نے ف ع ح ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنے ای بھائی ہمارے اور شاید کہ یہ حکایت ہے قول ہر ہر واحد کی کہا نووی نے کہ ضبط کیا ہے اسکو علما نے ساتھ پیش ہمزہ کے اور بعضے نسخون مین ساتھ زبر ہمزہ کے انتہی اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کے اور بہتون کے اصول معتمدہ سے ساتھ تصغیر کے اور زبر ی کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ اور خرم ی کے ہے اور جائز ہے زیر اسکا بھی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے فقرا صحابہ کی اور رغبت دلائی اسمین انکی تعظیم اور تکریم کرنے کی اور رعایت خاطر انکی کی ہے

بلا خوش باش کا ان سلطان دین راہ بدر و یشان مسکینان ہے کہ بست او صہیب بن سنان ہوئے یعنے غلام آزاد عبد اللہ بن جدعان تیمی کے ہین کنیت انکی

تھی الوبھی۔ مکان انکے تھے زمین موصل مین درمیان دجلہ اور فرات کے پس لوٹا روم نے اس جانب کو اور بندی مین پکڑ لیگئے انکو اور یہ لڑکے تھے سو بولی انکی مشابہ
ہوئی اہل روم کے پھر خریدا انکو رومیون سے قبیلہ کلب نے پھر لائے کلب انکو مکہ مین پس خریدا انکو عبداللہ بن جدعان نے اور آزاد کر دیا انکو پس رہے یہ انکے ساتھ
مدت تک مرا وہ اور بعضے کہتے ہین کہ جب بڑے ہوئے بیچ روم مین اور عقل آئی انکو تو بھاگے انکے پاس سے اور آئے مکہ مین اور ہم قسم ہوئے عبداللہ بن جدعان سے تھے
اور اسلام لائے یہ ابتداء اسلام مین بیچ مکہ کے کہتے ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئے ایک دن مین اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین
تھے بعد کچھ اوپر تیس شخصون کے اور تھے یہ ان ضعیفون مین سے کہ عذاب دیے جاتے تھے اسکی راہ مین بیچ مکہ کے پھر ہجرت کی انھون نے طرف مدینہ کے اور نازل
ہوئی انکے حق مین یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اور مرے یہ سن اڑتیس مین بیچ مدینہ کے ستر برس کی عمر مین اور دفن کیے گئے بقیع مین
اور ابوسفیان کا حال آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نشانی ایمان کی یعنے کمال ایمان کی محبت انصار کی ہے یعنے سب انصار کی اور نشانی
نفاق کی دشمنی انصار کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انصار جمع ناصر کی ہے یا نصیر کی اور مراد ناصر سے یعنے مدد کرنے والے آنحضرت کے ہین اور انصار
دو قبیلے ہین اوس اور خزرج کہ دو بھائی تھے کہ انصار اولاد انکی ہین اور انکے درمیان مین ایک سو بیس برس تک جنگ و عداوت تھی اور ساتھ علاقہ اسلام
و توحید کے عداوت بدل ساتھ محبت کے ہوئی اور آنحضرت نے انکا لقب انصار رکھا کہ ساتھ اسکے مشہور و ممتاز ہوئے اور بعد انکے انکی اولاد اور موالی پر یہ نام
باقی رہا اور انکی تعریف قرآن مین موجود ہے اور یہ درجہ پایا انھون نے بسبب ٹھکانا دینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مدد کرنی انکی آنحضرت کے موجب عداوت
کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتھ انکے پس ضرور ہوئی یہ بات کہ محبت انکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت انکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت انکی موجب
کمال ایمان کی اور نقصان محبت انکی موجب نقصان ایمان کی اور اگر بسبب مدد کرنے انکے کے عداوت رکھے تو یقین ہے کہ موجب کفر حقیقی کے ہوگی وَعَنِ
الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ
اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب انصاری سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے انصار نہین
دوست رکھتا انکو مگر مومن یعنے کامل اور نہین بغض رکھتا انسے مگر منافق یعنے منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے مشابہ منافق کے پس جو کوئی
دوست رکھے انصار کو دوست رکھیگا اسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکھے انکو دشمن رکھیگا اسکو اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ
الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا
جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ اَمَّا ذَوُوْ رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ
يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْاَنْصَارَ
وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ
اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق بعضے آدمیون نے انصار مین سے کہا جس وقت کہ غنیمت دی اللہ
نے اپنے رسول کو اموال ہوازن سے کہ نام ایک قبیلہ مشہور کا ہے وہ چیز کہ دی ف اس عبارت مین اشارہ ہے کثرت اس اموال پر اسلیے کہ غنیمت

جو حاصل ہوئی اس قبیلہ سے بہت تھی چنانچہ روایتون مین آیا ہی کہ چھ ہزار بندے تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچھ اوپر چالیس ہزار بکریان تھین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکریون کی خارج از حصر تھی ترجمہ پس شروع کیا دینا کتنے ایک شخصون کو قریش مین سو سو اونٹ کا **ف ح ع** اور وہ مکہ کے رہنے والے تھے اور تھے نو مسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائے تھے اور ہنوز ایمان نے انکے دلون مین قرار نہ پکڑا تھا اور انکو مولفۃ القلوب کہتے ہین پس انکو حضرت نے دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطے تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام کی انکو پیدا ہو اور انمین ابو سفیان والد معاویہ کے بھی تھے اور دیتے تھے مصادقین کو مہاجرین اور انصار مین سے سو سو سے کم اور یہ تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پھرنے حضرت کے طائف سے ترجمہ پس کہا ایک جماعت نے انصار مین سے کہ بخشے خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے ہین قریش کو یعنے بہت کچھ اور ترک کرتے ہین ہمکو یعنے نہین دیتے ہین ہمکو بہت اور تلوارین ہماری یعنے جماعت انصار کی ٹپکتی ہی انکے خونون سے **ف ح ع** یعنے ٹپکتے ہین خون قریش کے ہماری تلوارون سے بسبب لڑنے کے انکے اسلام لانیکے لیے اور یہ کہا انھون نے بگمان اسکے کہ آنحضرت رعایت کرتے ہین اپنی قوم کی قریش مین سے **ت** پس خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنے آنحضرت کو خبر پہونچائی لوگون نے کہ بعضے انصار یون کہتے ہین پس کسیکو بھیجا آنحضرت نے انصار کے پاس اور جمع کیا انکو بیچ خیمہ کے کہ بنا ہوا تھا چمڑے سے اور نہ بلایا ساتھ انکے کسیکو سوائے انکے پس جب جمع ہوئے انصار آئے انکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نے کیا ہی یہ بات کہ پہونچی ہی مجکو تمھاری جانب سے پس کہا دانایون اور علما انکے نے ایر عقلمندون ہمارے نے یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچھ یعنے ان باتون مین سے اور لیکن کتنے ایک لوگون نے ہم مین سے کہ نئے ہین سن انکے یعنے نو عمر و نوجوان ہین کہا کہ بخشے اللہ رسول خدا صلعم کو کہ دیتے ہین قریش کو اور چھوڑتے ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین انکے خونون سے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ بلاشبہ دیتا ہون مین یعنے اس مال مین سے کتنے ایک شخصون کو کہ جدید العہد ہین ساتھ کفر کے یعنے نو مسلم ہین طلب کرتا ہون مین الفت انکی اسلام سے یعنے بسبب دینے مال کے نہ کچھ اور غرض کے لیے دیتا ہون کیا نہین راضی ہوتم ای انصار اس سے کہ مال لیجاوین لوگ یعنے غیر تمھارے مولفۃ القلوب اور پھیر و تم طرف مکانون اپنے کے مدینہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انھون نے یا رسول اللہ تحقیق راضی ہوئے ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** کیا خوب کہا ہی کسی نے بیت رضینا قسمۃ الجبار فینا ✤ لنا علم وللاعداء مال ✤ فان المال یفنی عن قریب ✤ وان العلم باق لا یزال ✤ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَکُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار مین سے **ف ح ع** نہین مراد ہی آنحضرت کی انتقال نسب ولادی سے اسلیے کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگتر ہی سب نسبون مین بلکہ مراد اس سے نسبت بلادی ہی اور معنی اسکے یہ ہین کہ اگر نہوتی ہجرت دینی اور نہ ہوتے نسبت اسکی دینی کہ نہین گنجایش رکھتا ہی مجکو ترک کرنا اسکا اسلیے کہ ہجرت ایسی عبادت ہی کہ حکم کیا گیا تھا مین ساتھ اسکے تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمھارے کے اور پھرتا اس اسم سے طرف اسم تمھارے کے حاصل یہ کہ اگر نہوتا شرف نسبت ہجرت کا اور فضیلت اسکی تو انتساب کرتا مین ساتھ انصار کے اور دیار انکے کے اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سے طرف اسم انصار کے اسمین بیان ہی اکرام انصار کا اور فضیلت نسبت کا اور با وجود اسکے اسمین اشارہ ہی اوپر افضلیت ہجرت کے اور بزرگی رتبہ مہاجرین کے اسلیے کہ انھون نے چھوڑا وطن اور اہل اور اولاد اپنی خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کا ملہ ہی ولیکن ساکن تھے انصار اپنے وطن و قبیلہ اور قرابتیون مین پس بعد ہجرت کے فضیلت نصرت کی ہی اور بعد مہاجرین کے انصار کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہون انصار سے مگر بسبب فضیلت ہجرت کے اور اگر ہجرت نہوتی تو ایک انمین سے ہوتا مین

اور ہوتا برابر و مثل کے ہوتا مرتبہ مین اور اسمین نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت مرتبت انصار کی ہے ترجمہ اگر چلین لوگ ایک وادی لیعنے راہ حسی یا معنوی اور چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب لیعنے درہ پہاڑ مین تو چلون مین وادی انصار مین یا شعب جماعت انصار کی مین ف ع ح اور چھوڑ دون مین چلنا تمام لوگون کی راہ مین کا وادی فرجہ لیعنے کشادہ میان دو پہاڑون اور ٹیلون کے جمع اسکی اودیہ ہے اور ساتھ شعب زبر شین اور جزم عین کے راہ پہاڑ مین اور فرجہ درمیان پہاڑ کے اور مراد یہ ہے کہ حجاز کی زمین مین وادی اور شعب بہت ہوتے ہین لیعنے جب رئیس کسی شعب مین چلتا ہے تو اسکی قوم بھی اسکے پیچھے پیچھے وہین چلتی ہے یہان تک پہونچے ڈگڑی پر پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور لوگ اور راہون مین تو مین اسی راہ مین چلون جسمین انصار چلے اسمین بیان ہے کمال عنایت کا انکی حال پر اور دوسری وجہ اسمین یہ ہے کہ مراد وادی اور شعب سے رای اور مذہب ہے لیعنے اگر اختلاف کرین لوگ رای و مذہب مین تو اختیار کرون مین انصار کی رای و مذہب کو اور موافق ہون مین ساتھ انکے مقصود حسن موافقت اور موافقت ہے ساتھ انکے بسبب اسلئے کہ ملاحظہ کیا انکے حسن وفا اور اچھی خدمتگزاری کا نہ یہ مراد ہے کہ اتباع انکا کرون اور محتاج ہون انکا اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع انکے ت انصار بمنزلہ شعار کے ہین اور باقی لوگ مانند دثار کے ف ع شعار کسر شین کے زیر کا کپڑا اندر کا کہ متصل ہین ساتھ شعر لیعنے بدن کے بالون کے ہوتا ہے اور دثار دال کے زیر سے کپڑا باہر کا کہ شعار کے اوپر پہنا جاتا ہے جیسے چادر اور مانند اسکے کے تشبیہ دی انصار کو ساتھ شعار کے بسبب راسخ ہونے صداقت انکی کے اور خلوص محبت انکی کے اور معنی یہ ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میرے سب لوگون مین باعتبار مرتبہ و منزلت کے ت تحقیق تم اے انصار دیکھوگے پیچھے میرے ترجیح اور اختیار کرنا لوگون کا پس صبر کرنا تم یہان تک کہ ملو تم مجھسے حوض پر نقل کی بخاری نے ف ح اور اثرہ ساتھ زبر ہمزہ اور ث مثلثہ کے اور ساتھ پیش ہمزہ اور جزم مثلثہ کے اور ساتھ زبر اسکے کے بھی اسم ہے ایثار سے بمعنی اختیار کرنیکے لیعنے لوگ اپنے تئین ترجیح دینگے اور مقدم رکھینگے تمپر اور آپ امراء ہونگے اور وہ لوگ کہ کم رتبہ ہین تمسے بالاتر اور زائد تر ہونگے بسبب اطاعت کے اور بلاشبہ یون ہی واقع ہوا جو کچھ کہ خبر دی تھی اس مخبر صادق نے خصوصاً امیر المومنین عثمان رض کے زمانہ مین اور اور لیعضے عصرون مین کہ بنی امیہ غالب آئے یا یہ معنی ہین کہ امراء آپ ہی غنیمت وغیرہ لیا کرینگے اور اپنے تئین ترجیح فضیلت دینگے تمپر اور تمسے کم رتبہ کو تمپر فضیلت دینگے ت پس صبر کرنا تم اس ایثار پر یہان تک کہ ملو تم مجھسے حوض کوثر پر ف ع ح لیعنے پس اسوقت جبر نقصان تمھاری خاطر شکستہ کا ہو جائیگا کہ میری زیارت اور وہان کی نعمتون سے مسرور ہوگے اور یہ بشارت ہے انکے لیئے ساتھ داخل ہونے جنت کے بدلے مین انکے صبر کے اور آیا ہے کہ لیعضے انصار معاویہ رض کے پاس انکے امارت کے زمانہ مین لیعضے مہاجرین کی شکایت لیکر آئے پس کچھ تدبیر نکی انھون نے اسکی پس کہا انصاری نے کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ دیکھوگے تم پیچھے میرے اثرہ لیعنے اختیار و ترجیح کو کہا معاویہ رض نے کہ تمکو کیا حکم کیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا صبر کرنیکا معاویہ رض نے کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہے اسکا وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ رواه مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن فتح مکہ کے پس فرمایا آپ نے جو شخص کہ داخل ہوا ابوسفیان کے گھر مین پس وہ امن مین ہے ف ح آیا ہے کہ جب ابوسفیان اسلام لائے تو عباس نے کہا یا رسول اللہ یہ ایک شخص ہے کہ دوست رکھتا ہے فخر و بزرگی کو پس مقرر کیجیے انکے لیئے ایک چیز کہ اسسے مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل ہوا ابوسفیان کے گھر مین الخ اور یہ بھی کہتے ہین کہ ابوسفیان نے

بیچ پانچ ... اور سائی قریش کے آنحضرت کو امن دیا تھا لے آیا تھا آپکو اپنے گھر مین پس یہ مکافات اسکی تھی آنحضرت کی طرف سے ابوسفیان کے لیے اور ابوسفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قرشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلے سال فیل کے اور تھا اشراف قریش سے ایام جاہلیت مین اسلام لائے روز فتح مکہ کے اور تھا مولفۃ القلوب سے اور حاضر ہوا جنگ حنین مین اور دیے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفۃ القلوب کے اور پھوٹی آنکھ انکی روز طائف کے پس ہمیشہ کانے رہے روز یرموک تک پھر لگا انکی دوسری آنکھ مین تیر پس وہ بھی پھوٹ گئی مرے وہ سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کے اور دفن کیے گئے بقیع مین ترجمہ جو کوئی کہ مشرکون مین سے ڈالدے ہتیار پس وہ بھی امان مین ہے پس کہا انصار نے یعنے بعضے انصار نے شخص یعنے آنحضرت پکڑا ہی اسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نے اپنے بستی والون یعنے اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کے ف ح جب انصار نے دیکھی عنایت ورعایت آنحضرت کی بلنسبت ابوسفیان کے کہ نہایت عداوت رکھتا تھا پہلے حضرت سے اور اب اسکے حق مین ایسا کچھ فرمایا متحیر ہوئے اور تعجب کیا اور از روے غیرت اور ... کے کلام مذکور کیا ت اور اوتری وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچھ کہتے ہین فرمایا آنحضرت نے انصار سے کہ کہا تمنے ایسے یہ شخص پکڑا اسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور رغبت یعنے محبت نے اپنی بستی والون مین ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہے ف ع یعنے نہین ہے امر ایسا کہ جیسا تمھارے وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اسلیے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کے خالص اللہ ہی کے لیے ہوئی جیسا کہ بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے ت بلا شبہہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اسکا ف ع یعنے ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہے اسکو کہ نہ عود کرون مین طرف اس شہر کے کہ چھوڑا مینے اسکو اللہ کے لیے اور نہ رغبت کرون مین اس شہر مین کہ ہجرت کی مینے اس سے طرف اللہ کے ت ہجرت کی مینے طرف اللہ کے یعنے طرف ثواب اسکے کے یا ماموریہ کے اور طرف تمھارے ف ع یعنے طرف دیار تمھارے واسطے میل خاطر ہونے تمھاری کے طرف میرے اور طرف اور مہاجرین کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے والذین تبوا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ قصد ہجرت کرنے مین تھا طرف اللہ کے اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کے طرف سے طرف دار تمھارے ت زندگانی میری یا جگہ زندگانی میرے کے زندگانی تمھاری یا جگہ زندگانی تمھاری کی ہے ف ح یعنے جدا نہین ہونگا مین تمسے نہ حیات مین اور نہ ممات مین مین ساتھ تمھارے ہون اور تم ساتھ میرے خاطر اپنی جمع رکھو ت عرض کیا انصار نے قسم ہے خدا کی نہین کہا ہمنے یعنے جو کچھ کہ کہا مگر بسبب بخل کرنیکے ساتھ خدا کے یعنے ساتھ نعمت اور فضل اسکے کے ہم پر اور رسول اسکے کے ف ح یعنے غرض ہمسائگی اور صحبت انکی کے اور غیرت کرنے اور روا نہ رکھنے میل ومحبت تمھاری ... اور رونگے کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسائگی اور صحبت انکی سے محروم ہووین ہم اور غیرت لازم ہے محبت کو اور محب ہرگز نہین چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کی غیرون پر پڑے بیت غیرتم با تو چنانست کہ گر دست دہد نہ گذارم کہ درائی بخیال دگران ماحصل یہ کہ مراد انکی یہ تھی کہ تم جیسی نعمت اللہ نے ہم مین دی ہے اور آدمی مجبول ہے اقارب اور وطن کی محبت پر پس ڈرے ہم اس سے کہ میل کرو تم ہمسے طرف انکے پس تحریک کی ہمنے آپ سے ساتھ اس کلام کے اور آزمایا ہمنے آپ کو تو کہ کھل جاوے ہم پر مقصد پس نہین وارد ہوتا ہے اعتراض اوپر کہ کیونکر کہا انھون نے یہ قول باوجود فرمانے اللہ تعالی کے لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنے نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنے بعضے تمھارے کے بعض کو ت فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ و رسول اسکا تصدیق کرتے ہین تمھاری اور راست گو جانتے ہین تمکو اور قبول کرتے ہین عذر تمھارے نقل کی یہ مسلم نے وعن انس ان النبی صلى الله عليه وسلم رای صبیانا ونساء مقبلین من عرس فقال النبی صلى الله عليه وسلم فقال اللهم انتم من احب الناس الی اللهم انتم من احب الناس الی یعنی الانصار متفق علیہ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا لڑکون اور عورتون کو یعنے انصار کے پھرتے ہوئے طعام شادی یا دعوت وغیرہ کسی پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے انکی راہ پر یا انکے ملنے کے لیے پھر خطاب کیا انکی طرف ساتھ قول اپنے کے خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگون مین سے طرف میرے خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگون مین سے طرف میرے ف ع مکرر کہا اسکو

تاکید کے لیے یعنے بعضون نسخون مین الے اللہ ہی بجاے الی کے اور صحیح بخاری مین کہا کہ اسکو تین بار فرمایا اور یہ موید ہی روایت الے کی ترجمہ مراد رکھتے ہے آنحضرت
قول الیتے کے انتم جماعت انصار کو نقل کی بیخاری اور مسلم نے ف ح اور معنی اللہم کے یا تو قسم کے ہین یا یہ معنی ہین اسلیے کہ خداوند تو جانتا ہی میرے صدق کو
اُس چیز مین کہ کہتا ہون مین کہ جب دیکھا آنحضرت نے اُس جماعت کو اور خوش ہوئے اُنکے دیکھنے سے اور جوش محبت ہوا خبر دی آنحضرت نے انکی اور گواہ کیا حق
کو اُسپر بہ سبب کمال عنایت اور مکرر کیا وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ
مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ
فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللهَ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ
مُسِيئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہ بھی روایت ہی انس سے کہ کہا گذرے ابوبکرؓ اور عباسؓ ایک مجلس پر انصار کی مجلسون مین سے اسحال مین کہ اہل مجلس
رو رہے تھے یعنے آنحضرت کے ایام مرض مین پس کہا ابوبکرؓ و عباسؓ نے کہ کس چیز نے رولایا تمکو یعنے کیون روتے ہو کہا انصار نے اس سبب سے روتے ہین ہم کہ
یاد کی ہمنے مجلس آنحضرت کی بہ نسبت اپنے پس گئے ایک انمین سے یعنے عباسؓ یا ابوبکرؓ آنحضرت کے پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کے رونیکی بہ سبب
یاد آنے مجلس شریف کے پس باہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ تحقیق باندھا تھا اپنے سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنے بہ ہیئت عصابہ یعنے پٹی
کے واسطے دفع درد سر کے بسبب شدت کے پس چڑھے آنحضرت منبر پر یعنے خطبہ پڑھنے کے لیے اور نہ چڑھے منبر پر اور نہ پڑھا خطبہ بعد اُس دن کے یعنے یہ اخیری خطبہ تھا
پس حمد کی اللہ کی یعنے شکر کیا اسکی نعمتون کا اور ثنا کی اُسپر یعنے کامل پھر فرمایا آنحضرت نے وصیت کرتا ہون مین تمکو اے لوگو یا مہاجرون رعایت اور حمایت اور
احسان کرنیکی انصار پر اسلیے کہ وہ شکنبہ اور جامہ دانی میری ہین ف ح ع کرش ساتھ زبر کاف اور زیر رے کے اوپر وزن کتف کے اور ایک نسخہ مین ساتھ ضم رے کے
شکنبہ گائین بیل وغیرہ کا مانند معدہ کے آدمی کے لیے یعنے اوجھ اور عیبہ ساتھ زبر عین مہملہ اور جزم ی اور زبر ب کے جامہ دان کہ اسکو بقچہ کہتے ہین اور مراد یہ ہی کہ
انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور اعتماد میرے کے ہین تمام امور مین ان چیزون کے ساتھ مشابہت اسلیے دی کہ گائین بیل وغیرہ جمع کرتے ہین چارہ
اپنا اوجھ مین اور لوگ رکھتے ہین کپڑے اپنے جامہ دانی مین اور عرب کنایہ کرتے ہین قلب و سینہ سے ساتھ عیبہ کے اور کرش بمعنی عیال مرد اور اولاد چھوٹی اور
جماعت کے بھی آیا ہی اور حمل کرنا اس معنی پر بھی درست ہی یعنے انصار جماعت میری اور اصحاب میرے ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چھوٹی میری کے ہین کہ محل شفقت
اور مہربانی اور غمخواری کے اکثر ہوتے ہین ت در تحقیق ادا کیا انھون نے اُس حق کو کہ اُنپر تھا ف ح ع یعنے مدد کرنی اور خیر خواہی و صرف مال حاصل یہ کہ پورا
کیا انھون نے اس عہد کو کہ کیا تھا لیلۃ العقبہ مین ساتھ اور نیز اس آیۃ کے إِنَّ اللهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے اللہ نے
خرید لیا مومنون سے انکی جانون اور مالون کو بعوض اسکے کہ انکے لیے جنت ہو کہ بیعت کی انھون نے کہ ہم مدد کرینگے نبی صلعم کی اور اللہ تعالی کی طرف سے
وعدہ جنت ملنے کا ہوا تھا پس فرماتے ہین پورا کیا اُنھون نے وعدہ اپنا کہ مدد کما حقہ کی ت اور باقی رہا جو کچھ کہ اُنکے لیے ہی خدا کے نزدیک یعنے ثواب
اور داخل کرنا بہشت مین پس قبول کرو اُنکے نیک کارون سے یعنے عذر اگر پیش کرین وہ اس بات مین کہ صادر ہوئی اُنسے اور درگزر کرو اُنکے
بدکارونکے کار بد سے کہ صادر ہوا اُنسے یعنے اگر عاجز ہون عذر سے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ
بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے حجرہ سے اپنی اُس بیماری مین کہ وفات پائی اُسمین یہانتک کہ بیٹھے منبر پر پس حمد کی اللہ کی

اور ثنا کہی اسکے پھر کہا اما بعد حمد و ثنا کے جانو کہ لوگ یعنے مسلمان بہت ہونگے یعنے روز بروز بڑھتے جاوینگے اور ہر طرف سے ہجرت کر کر آوینگے اپنے اپنے وطن
چھوڑ کر اور کم ہونگے انصار **ف** ح اسلیے کہ بدل اپنا نہین رکھتے کیونکہ انصار عبارت اُس جماعت صحابہ سے ہے کہ جگہ دی آنحضرتؐ کو اور مدد کی انکی اور مسلمانون کی
اور یہ ایک چیز ہے گذر چکنے والی جو مرا پھر وہ کہان اور یہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سے ہمراہ آنحضرتؐ کے آئے قائم ہی پس ظاہر یہ ہے کہ یہ خبر دینی غیب کی ہے آنحضرت
کی طرف ساتھ کثرت مہاجرین کے اور اولاد انکی کے اور فراخی انکے کے شہرون مین اور ٹھہرنے اور ملکگیری کرنی انکی کے بخلاف انصار کے کہ کم ہوگا وجود انکا اور
نہین باقی رہینگے وہ اور بلاشبہ واقع ہوا جو کچھ کہ خبر دی تھی اسکے مخبر صادق نے کہ کم ہوگا وجود انصار کا تا یہان تک کہ ہونگے لوگون مین بمنزلہ نمک کے
طعام مین **ف** ح اس تشبیہ مین بیان ہے قلت انصار کا اور بھی اشارہ ہے انکی تعریف کی طرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہے ویسا ہی وجود انصار کا سنوارنے والا
اہل اسلام کا ہوگا پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سے یعنے اے مہاجرون مثلاً کسی چیز کا کہ ضرر پہونچاوے اسمین کسی قوم کو یعنے بدکارون کو اور نفع پہونچاوے
اسمین اور قوم کو یعنے نیک کارون کو پس چاہیے کہ قبول کرے وہ حاکم انکے نیک کار سے یعنے نیکی انکی اور چاہیے کہ درگذر کرے انکے بدکار سے یعنے انکی بدی سے
نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا کہ فرمایا یعنے دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی بخش واسطے انصار کے اور واسطے بیٹون
انصار کے اور واسطے پوتون انصار کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع پہلے درجہ کے صحابہ ہوئے اور دوسرے درجہ کے تابعین اور تیسرے درجہ کے تبع تابعین
پس دعا کی تین قرنون کے لیے کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہے کہ مراد انکے بیٹے در بیٹے ہون واسطون کر قیامت تک بلکہ اگر ابناء کو اوپر
معنی اولاد کے حمل کرین تو بھی دور نہین یعنے اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بھی داخل ہوجاوینگے وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ
كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی اسید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گھر انصار کے یعنے افضل
قبایل انکے کے بنو نجار ہین پھر بنو عبد الاشہل پھر بنو الحارث بن خزرج پھر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کے بھلائی ہے نقل کی بخاری
اور مسلم نے **ف** ع یعنے سب افضل ہین بنسبت اہل مدینہ کے اور یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہے اور عسقلانی نے کہا کہ خیر اول بمعنی افضل کے ہے اور خیر دوسرا
بمعنی فضل کے یعنے خیر حاصل ہے تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب انکے اور مراد بہترین گھر انصار کے سے بہترین قبایل انکے ہین اور ہر قبیلہ
رہتا تھا ایک محلہ مین پس نام رکھا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ اسلیے آیا ہے بہت سی روایتون مین بنو فلان بغیر ذکر دار کے
لکھا ہے علما نے کہ بزرگی دینی انکی بقدر سبقت انکی کے ہے اسلام مین اور اسمین دلیل ہے اوپر جائز ہونے تفضیل قبائل اور اشخاص کے
بغیر عداوت و خواہش نفسانی کے اور نہین ہوگی یہ غیبت وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا
وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا
ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا
اَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيْ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا
فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ
بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا

اَموالَھُم وَاَھلِیھِم بِمَکَّۃَ فَاَحبَبتُ اِذ فَاتَنِی ذٰلِکَ مِنَ النَّسَبِ فِیھِم اَن اَتَّخِذَ فِیھِم یَدًا یَحمُونَ بِھَا قَرَابَتِی وَمَا فَعَلتُ کُفرًا وَلَا ارتِدَادًا عَن دِینِی وَلَا رِضًا بِالکُفرِ بَعدَ الاِسلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَد صَدَقَکُم فَقَالَ عُمَرُ دَعنِی یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَضرِب عُنُقَ ھٰذَا المُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَد شَھِدَ بَدرًا وَمَا یُدرِیکَ لَعَلَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ عَلٰی اَھلِ بَدرٍ فَقَالَ اعمَلُوا مَا شِئتُم فَقَد وَجَبَت لَکُمُ الجَنَّۃُ وَفِی رِوَایَۃٍ فَقَد غَفَرتُ لَکُم فَاَنزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّی وَعَدُوَّکُم اَولِیَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ ۔ اور روایت کی ہی علی رضی اللہ عنہ نے کہا بھیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہی وابا المرثد بدلے والمقداد کے یعنے بھیجا ابو مرثد کا مذکور بدلہ ہی مقداد کے **ف** ع مقداد بیٹے عمرو کندی کے ہین اور پہلے ہین اسلام مین اور مرے جرف مین کہ تین کوس ہی مدینہ سے اور انکو لوگون نے لاکر بقیع مین دفن کیا سن تینتیس مین اور وہ ستر برس کے تھے اور ابو مرثد بیٹے حصین غنوی کے حاضر ہوئے بدر مین وہ بھی اور انکا بیٹا بھی یعنے مرثد اور ابو مرثد اور ابو مرثد کبار صحابہ سے ہین کہا محمد بن سعد نے کہ حاضر ہوئے بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہادون مین ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مرے مدینہ مین حضرت ابو بکر رض کے خلافت مین چہاسٹھ برس کی عمر مین ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روانہ ہو تم یہان تک کہ پہونچو تم روضہ خاخ پر **ف** ع کہ نام ایکجگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب مدینہ کے اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتے ہین اور خاخ ساتھ خائین معجمتین کے شفتالو کو ہان درخت شفتالو کے بہت تھے **ت** ارسلی کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوے مین بیٹھی ہوئی اسکے پاس ایک خط ہی پس لی لینا وہ خط اس سے **ف** ع نام اس عورت کا سارہ تھا اور بعضون نے کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تھی اور خط اسکے پاس تھا اہل مدینہ کا کہ مکہ والون کو لکھا تھا **ت** پس روانہ ہوئے ہم درحالیکہ جلدی کرتے تھے ساتھ ہمارے یعنے دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے یعنے گھوڑے دوڑا کر چلے یہان تک کہ پہونچے ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہونچے ہم اس عورت پر پس کہا ہمنے نکال تو اے عورت خط کو کہا اس عورت نے کہ نہین ہی میرے پاس کوئی خط کہ نکالون مین پس کہا ہمنے کہ البتہ نکالے گی تو خط کو یا اوتارین گے ہم کپڑے یعنے خط نکال البتہ ہی تو نکال والا ننگا کر دینگے تجکو تو کہ حقیقت حال کھل جاوے پس نکالا اس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی مین سے **ف** ع اور روایت مین آیا ہی کہ اسنے وہ خط اپنی کمر مین سے نکالا پس تطبیق اس روایت مین اور اس روایت مین یہ ہی کہ چوٹی اسکی دراز ہوگی کہ اسکی کمر تک پہونچتی ہوگی پس باندھا اسنے وہ نامہ چوٹی مین اور اوڑس لیا اسکو اپنی کمر مین **ت** پس لائے ہم اس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان اسمین تھی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کے درحالیکہ خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتھ بعضے کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا طرف اہل مکہ کے فتح کے لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارادہ کا اخفا کیا تھا اور جملہ الٰی ناس من المشرکین کلام راوی کے سے ہی والا حاطب نے یہ خط اہل مکہ کو انکی خوش آمد و استمالۃ قلوب کے لیے لکھا تھا پس اس عبارت سے کیونکر لکھے کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہ ہی کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کے مدینہ سے نکل کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور کسیکو اس حال کی حقیقت سے اطلاع نہ کی تھی اور یہ اسی مکر و خداع کی قسم سے ہی کہ لڑائی فیمابین مین مباح ہی جیسے کہ کہا ہی حضرت نظامی رحمۃ اللہ نے ؎ سکندر کہ با شرقیان حرب داشت ✦ در خیمہ گویند در غرب داشت ✦ اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تھے انھون نے اہل مکہ کو یہ خبر لکھی اور حقیقت حال سے آگاہی دی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے اوپر آتے ہین ہشیار رہنا پس اوترے جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا

ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے حاطب کیا ہے یہ لکھنا تیرا اور خبر دینی تیری حقیقت حال سے پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجئے مجھ پر یعنے بیچ حکم کرنے کے ساتھ کفر کے اور سر دینے کے اس عمل پر بلا شبہ مین ہون ایک شخص چمٹا یا گیا
قریش مین یعنے حلیف یعنے ہم قسم ہوا ہون انکے اور نہین ہون مین خاص انہین سے اور ہین وہ لوگ کہ آپکے ساتھ ہین مہاجرین مین سے
انکے لیے قرابت ہے اہل مکہ کے ساتھ نگہبانی کرتے ہین وہ مشرک بہ سبب اس قرابت کے مال مہاجرون کے اور اہل و عیال اُنکے کے مکہ مین
پس چاہا مین نے کہ جب فوت ہوئی مجکو قرابت نسب سے قریش مین یہ کہ کرون مین اُنکے حق مین ایسا کام کہ نگہبانی کرین وہ بہ سبب
اسکے میری قرابت کے کہ مکہ مین ہے **ف** ع ح کہا طیبی نے کہ کیون صفۃ ہے یدا کی اور مراد ید سے ید انعام ہے یا قدرت یعنے لون مین اُنسے
نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کرین بہ سبب اسکے میری قرابت یا میری قرابتیون کی یعنے یہ امر کیا مین نے واسطے غرض و مصلحت اپنے
لوگون کے کہ مکہ مین ہین تو مشرک بسبب اِس خوش آمد کے میرے لوگون سے خبردار رہین ت اور نہین کیا مین نے یہ امر بسبب اسکے کہ مین
کافر و منافق ہون کہ ایمان نہین لایا مین اور نہ اسلیے کیا ہے کہ مین مرتد ہوگیا یعنے بعد ایمان لانے کے کافر و منافق ہوگیا اور اپنے دین سے
نکل گیا اور نہ کیا ہے یہ بسبب راضی ہونیکے ساتھ کفر کے بعد اسلام کے کہ چاہتا ہون مین نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یعنے خطاب کرکر صحابہ کو کہ حاطب نے بلا شبہہ سچ کہا تمسے یعنے حقیقت حال یہی ہے جو اُسنے کہی پس کہا عمر رض نے کہ چھوڑو مجکو یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کہ مارون مین گردن اس منافق کی **ف** ع اور یہ کہا عمر رض نے باوجود تصدیق کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اس حال مین کہ خطاب کیا اُنکے تصدیق عذر مین اسلیے کہ عمر رض دین مین بہت قوی تھے اور اسوقت مین بعضے لوگ تھے ہی ایسے کہ منسوب
تھے طرف نفاق کے پس اُنھون نے گمان کیا کہ جسنے مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہین کیا
اُنھون نے اسپر پس اسی لیے پروانگی چاہی اُنکے قتل کرنے کی اور اطلاق کیا اُنپر منافق ہونے کا اسلیے کہ شاید اُنھون نے دل مین اور کچھ
رکھا ہو خلاف ظاہر کے اور عذر مذکور کیا ہو کچھ تاویل کرکر انتہی حضرت شیخ رح نے کہا کہ شاید بیچ بیان کرنے اس قصہ کے تقدیم و تاخیر ہے
والا کہنا عمر رض کا اسبات کو بعد تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاطب کے بعید ہے ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہے بدر مین **ف** ح گویا کہ عمر رض نے کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ت اور کیا چیز معلوم کروا دی تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانے تو کہ وہ مستحق قتل کا ہے شاید کہ اللہ تعالے متوجہ ہوا ہو اوپر
اہل بدر کے اور نظر رحمت و مغفرت کی کی ہو طرف اُنکے پس فرمایا اللہ تعالے نے کرو جو کچھ چاہو کہ واجب ہوئی تمھارے لیے بہشت
ف ع کرو جو کچھ چاہو یعنے اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سے تھوڑے ہون یا بہت واجب ہوئی یعنے ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب
وعدہ کے کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکھنے کے راجع ہین طرف عمر رض کے والا یہ امر محقق تھا آنحضرت کے نزدیک اور اقرب
یہ ہے کہ لعل اسلیے فرمایا کہ تو اہل بدر اسپر اعتماد و تکیہ نکرین اور عمل سے باز رہین بسبب فرمانے اعملوا ما شئتم کے اسلیے کہ مراد
اس سے ظاہر کرنا کرم و عنایت کا ہے نہ رخصت دینی اُنکے لیے ہر فعل مین اور چھوڑ دینا کہ جو کچھ چاہین سو کرین ت اور ایک
روایت مین ہے یعنے بجای فقد وجبت لکم الجنۃ کی فقد غفرت لکم **ف** ع یعنے حق تعالے نے نظر رحمت و مغفرت کی کی اُنپر اور یہ زیادہ تر
امید زیادہ ہے بہ نسبت جملہ السابق کے چنانچہ ظاہر ہے یہ بات اور کہا النووی نے کہ یہ حکم آخرت کا ہے اور اُنپر دنیا مین حدود وغیرہ
متوجہ ہونگی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسطح پر حد افترا کی قائم ہی کی حالانکہ وہ بدری تھا اور اس حدیث مین معجزہ

ظاہر ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے پردہ دری جاسوسوں کی اور پڑھ لینا انکے خطوں کا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا
کہ جائز ہے پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس لکھنے سے ایذا دینی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نہ تھی ورنہ کفر لازم آتا انکی بہ نسبت بلکہ مقصود انکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تھا اپنے قرابتیوں سے بگمان اسکے کہ نہین ضرر کریگا
نبی صلعم کو اس خبر کو پہونچانا اور تصدیق کی انکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ہان تقصور کیا انھون نے اپنے اجتہاد مین اس سبب سے
کہ اخفا کیا اپنے امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس فعل کے کرنے مین واللہ اعلم ترجمہ اور نازل کی خدای تعالے نے
یعنی بیچ زجر و منع کے اس فعل سے کہ کیا حاطب نے اور مانند اسکی نے یہ آیۃ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ یعنی اے ایمان والو
نہ پکڑو دوست میرے دشمنون کو یعنی جنکو مین دشمن رکھتا ہون اور اپنے دشمنون کو یعنی جو کہ دشمنی رکھتے ہین تمسے اور وہ کافر ہین نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور بعد اسکے یہ ہے تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ
أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ
وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم
بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ قَدْ
كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ آخر آیۃ تک اور خطاب عام کیا
اسلیے کہ داخل ہون اسمین حاطب جیسے اور بھی اور اسی لیے کہا گیا ہے العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب یعنے یہ قاعدہ ہے اصول کا کہ اعتبار عموم لفظ
کا ہے نہ خصوص سبب کا یعنے ایک آیۃ مثلا ایک قصہ خاص یا شخص خاص کے لیے اوتری تو یہ نہین کہ وہ اسی کے لیے خاص ہو بلکہ سبکے حق مین بول
رہی ہے جو ویسا کریگا مصداق اسکا ہو ویگا گویا اسکے لیے وہ اوتری ہے تنبیہ اس سے رد ہوا قول ان بزرگوارون کا کہ جو کہتے ہین کہ یہ
آیتین تو بت پرستون کے لیے اوتری ہین بزرگون کے پجاریون کے حق مین کیون انکو بیان کرتے ہو پس وہ جاہل ہین اس قاعدہ
مذکور سے اور مقام سوچنے کا ہے اکثر آیتین اوتری ہین وہین کے کفار کے حق مین پس کل کو کہینگے صاحب ایمان لانے کا اور کفر سے بچنیکا وہین کے
لوگون کے لیے حکم ہے ہمارے لیے نہین عیاذا باللہ منہ بچاوے اللہ تعالے اس نفسانیت سے ہم سبکو اور راہ حق دکھاوے وَعَنْ رِفَاعَةَ
بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ
الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہا جبرئیل ع نے کس مرتبہ مین رکھتے ہو تم اور کس جماعت سے گنتے ہو اہل بدر کو اپنے بیچ مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گنتے ہین
ہم انکو اپنے مین افضل مسلمانون کا یا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کے جواب مین کچھ اور کلمہ کہ وہ مانند اس کلمہ کے ہے
ف ع اور ظاہر یہ ہے کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل ع علیہ السلام نے اور ایسے ہی یعنے ہمارے نزدیک حکم ان ملائکہ کا
ہے کہ حاضر ہوئے وہ بدر مین نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنے وہ افضل ہین ان ملائکہ سے کہ نہین حاضر ہوئے انمین سے بدر مین پس
ہونگے وہ افضل ملائکہ کے انکے افضلون مین سے وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ
النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حفصہ

کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ مین البتہ امید رکھتا ہون کہ نہین پیٹھیگا آگ دوزخ مین اگر چاہا ہی خدای تعالی نے
کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہین ہی کہ تحقیق کہا ہی
خدای تعالی نے اور نہین کوئی تم مین سے مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر ف ع ح یعنے حاضر ہوگا دوزخ پر وقت گزرنے کے پل صراط پر سے
کہا نووی نے کہ صحیح یہ ہی کہ مراد ورود سے گزرنا ہی پل صراط پر پس جب گذرینگے اسپر سے تو دوزخی دوزخ مین گر پڑینگے اور جنتی
نجات پاوینگے اور حفصہ نے گمان کیا کہ معنی واردہا کے داخلہا ہین یعنے داخل ہوگا اسمین اور جب داخل ہونا دوزخ مین عام
ہوا سب آدمیون کے لیے تو نفی اسکی اہل بدر اور حدیبیہ سے کیونکر صادق آوے ترجمہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
نہین سنا تو نے خدای تعالی کو کہ فرماتا ہی یعنے بعد اسکے پھر نجات دینگے ہم یعنے داخل ہونے سے ان لوگون کو کہ تقوی کیا ہی ف ع حضرت
حفصہ نے مشکل جانے معنی حدیث کے اس جہت سے کہ ظاہر حدیث کا بموجب گمان اُنکے کے غیر موافق تھا آیتہ کے پس سوال کیا نفع حاصل کرنیکے
لیے نہ بطریق اعتراض کے جیسے کہ طریق ارباب مناظرہ کا ہی بلکہ بطریق اسکے کہ واجب ہی ہر اُس شخص پر کہ نہ سمجھے معنی آیتہ کے یا تطبیق درمیان
آیۃ و حدیث کے وغیر ذلک یہ کہ سوال کرے کسی عالم سے جیسے فرمایا اللہ تعالے نے فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون یعنے پس پوچھ لو
تم اہل ذکر سے یعنے علما سے اگر نہین ہو تم جانتے ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین پیٹھیگا دوزخ مین اگر چاہا ہی خدای
تعالی نے اصحاب شجرہ سے کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے درخت کے نقل کی
یہ مسلم نے ف ح لفظ الذین سے تفسیر ہی اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ مین تھے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ
لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے ہم روز حدیبیہ کے
ایک ہزار اور چار سو ف ع اور اختلاف انکے عدد کا اور وجہ توفیق اُنکی اوپر گذر چکی ہی ترجمہ فرمایا واسطے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تم آج کے دن بہترین اہل زمین کے ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور اسی کے بموجب کہا بعضے علمانے چنانچہ
اُنمین سے سیوطی بھی ہین یہ کہ افضل صحابہ کے خلفاء اربعہ ہین پھر باقی عشرہ کے پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر اہل حدیبیہ وَعَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّصْعَدُ الثَّنِیَّةَ ثَنِیَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّہٗ یُحَطُّ عَنْہُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ فَکَانَ اَوَّلَ
مَنْ صَعِدَھَا خَیْلُنَا خَیْلُ بَنِی الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّکُمْ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ
فَاَتَیْنَاہُ فَقُلْنَا تَعَالَ یَسْتَغْفِرْ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لِیْ
صَاحِبُکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اُسی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ اوپر چڑھے یا کون شخص ہی کہ چڑھے پہاڑی
پر کہ نام اسکا ثنیۃ المرار ہی ف ع ح ثنیہ ساتھ ثے مثلثہ کے اور زیر نون کے اور تشدید یے کے راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتھ پیش
میم کے اور یہ مشہور ہی کما فی النہایہ اور بعضون نے میم کے زبر سے اور بعضون نے میم کے زیر سے کہا وہ ایک موضع ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے
اگر حدیبیہ کی راہ سے آوے پس آنحضرت نے جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ المرار کے پاس پہونچے رات کو پس لوگون کو رغبت
دلائی اسپر چڑھنے کی اسلیے کہ وہ اوکھی گھاٹی تھی یا ظاہرا رغبت اسلیے دلائی کہ تو مطلع ہوا اہل مکہ کے حال پر کہ کمین گھات
لگائے نہ بیٹھے ہون اور بد اندیشی نہ کی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑھے ترجمہ پس تحقیق شان یہ ہی کہ جھاڑے جاوینگے اس سے
گناہ جیسے جھاڑے گئے بنی اسرائیل سے ف ح اسمین اشارہ ہی طرف قول حق سبحانہ کے وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور قصہ

اسکا یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکے کہ نکالے گئے جنگل سے کہ چالیس برس اسمین صابر ہے اور سایہ کیا انپر ابر نے اور بھیجا گیا انپر من و سلوے حکم کیا گیا اریحا مین جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہے متعلقات شام سے کہ اسمین جاوین ساتھ سجدہ اور دعا اور طلب دور ہونے گناہون کے اور استغفار کے تو کہ بخشے جاوین گناہ انکے لیکن انھون نے بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھ طلب کرنے مشتہیات اپنی کے اغراض دنیا سے پس نازل کیا گیا انپر عذاب پس مراد ساتھ جھاڑے جانے گناہ کے بنی اسرائیل سے وعدہ جھڑنے گناہ اور مغفرت کا ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کہ جو کوئی چڑھے ثنیہ مرار پر بخشے جاوینگے اور جھاڑے جاوینگے گناہ اسکے جیسے کہ وعدہ کیا گیا تھا جھڑنے گناہ کا بنی اسرائیل سے اگر وہ حکم بجالاتے پس جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ترجمہ پس تھے اُن لوگون کے کہ چڑھے اس ثنیہ پر گھوڑے ہمارے یعنے گھوڑے لیے سوار بنی خزرج کے **ف** ح کہ ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اور جابر رضی اللہ عنہ انھین مین سے تھے اور اوس کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ تھے اوس اور خزرج کہ بھائی تھے بعضے قبیلہ اوس سے بھی اور بعضے خزرج سے **ف** پھر پے در پے چڑھے لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ ہے تم مین سے بخشا گیا ہے اسکو مگر صاحب اونٹ سرخ کا **ف** ع اور وہ عبد اللہ بن ابی رئیس منافقون کا تھا ترجمہ پس آئے ہم اسکے پاس اور کہا ہمنے آ تو تو بخشش مانگین تیرے لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اس سرخ اونٹ والے نے کہ تحقیق اگر پاؤن مین گم ہوئے اپنے کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر ہے طرف میرے اس سے کہ بخشش چاہے میرے لیے یار تمھارا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع اور یہ کفر صریح ہے اس سے اور اسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالے کے اس قول نے وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ **وَذُكِرَ** حَدِيثُ اَنَسٍ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسمین یہ ہے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون مین تجھپر سورۂ لم یکن الذین کفروا اس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کے مذکور ہے اور صاحب مصابیح نے اس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہے مولف نے اسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ اَصْحَابِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابن مسعود سے اسنے نقل کی یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کرو تم اُن دو شخصون کی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگے میرے یارون سے کون ہین وہ شخص ابو بکرؓ اور عمرؓ **ف** یہ ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہے اور بموجب شرح ملا علی کے یون چاہیے کہ پیروی کرو اُن دو شخصون کی بعد وفات میری کے یا بعد پیروی کرنے میری کے جملہ اصحاب میرے سے کہ وہ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہین پس ابو بکرؓ اور عمرؓ بدل ہے یا بیان اللذین کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدھی چلو ساتھ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کے **ف** ع اور اقتدا اعم ہے اہتدا سے اس جہت سے کہ متعلق ہوتا ہے ساتھ اسکے قول و فعل بخلاف اہتدا کے کہ وہ مختص ہے ساتھ فعل کے یعنے اقتدا مطلق پیروی کرنے کو کہتے ہین خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنے کو کہتے ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہے طرف حقانیت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے ترجمہ اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن ام عبد کے **ف** ع یعنے ابن مسعودؓ کے قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اسلیے اختیار کی

ہی ہمارے امام اعظم صاحب نے رعایت انکی اور قول انکا تمام صحابہ پر بعد خلفاء اربعہ کے بسبب کمال فقاہت و خالص ہونے وصیت انکی کے اور توربشتی نے ایسے ہی کچھ معنی بیان کر کر کہا کہ اولے میرے نزدیک یہ ہے کہ مراد انکے عہد سے امر خلافت ہے پس اول انھون ہی نے گواہی دی صحت خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نے بجا ہونے خلافت انکی کا اور قائم کی اسپر دلیل کہ کہا نہین پیچھے ڈالتے ہین ہم اسکو کہ مقدم کیا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کے لیے اسکو کہ پسند کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین کے لیے اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے اور موید اس معنی کی مناسب ہے کہ واقع ہے درمیان اول حدیث کے اور آخر اسکے کے اسلیے کہ اسکے اول مین ہے اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکرؓ و عمرؓ اور اسکے آخر مین ہے تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور ہمنے جو لکھا کہ مراد عہد ابن ام عبد سے وصیت و قول ابن مسعود کا ہے اسپر دلالت کرتا ہے یہ قول ترجمہ اور یہ روایت حذیفہ کے آیا ہے کہ جو کچھ کہ حدیث کرے تمکو اور خبر دے تمکو ابن مسعود یعنے امور دین اور احکام اسکے سے پس راست گو جانو اسکو اور یہ عبارت بدلے اس عبارت کے ہے وتمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنے والا کسیکو بغیر مشورہ کے تو البتہ سردار کرتا مین انپر بیٹے ام عبد کو نقل کی ترمذی نے اور ابن ماجہ نے **ف** ح یعنے عبداللہ بن مسعودؓ کے امیر کرنے مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین اور کہا ہے علما نے کہ مقصود امیر کرنا انکا ہے لشکر معین پر یا بیچ حالت حیات کے ایک امر مین امور مین سے ولا خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی مخصوص ساتھ قریش کے تھی اور ابن مسعودؓ قریش نہین تھے وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی خیثمہ بن ابی سبرہؓ نے کہ کبار تابعین اور ثقات انکے سے ہے کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مینے اللہ سے کہ میسر کرے میرے لیے ہمنشین نیکبخت یعنے ایسا ہمنشین ملے کہ صلاحیت مجھے اسکی کہ بیٹھے اسکے ساتھ اور استفادہ ہو اسکی ہمنشینی سے پس میسر کیا خدای تعالے نے میرے لیے ابوہریرہ کو پس بیٹھا مین انکے پاس اور کہا مینے کہ مینے درخواست کی تھی خدای تعالے سے کہ میسر کرے ہمنشین نیک پس میسر کیا میرے لیے پس موافق کیا گیا تو میرے لیے اور اتفاق ہوا میرے لیے ہمنشینی تیری کا **ف** ح لفظ وفقت ساتھ تخفیف ف کے صیغہ مجہول کا وفق سے ہے بمعنی سازوار پڑنے کے اور بعضون نسخون مین جملہ فیسر لی پہلے وفقت لی کے نہین ہے ترجمہ پس کہا ابوہریرہؓ نے کہان کا ہے تو کہا مینے اہل کوفہ مین سے آیا ہون مین درحالیکہ ڈھونڈھتا ہون مین خیر کو ساتھ ہمنشینی کے اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنے نفس کے لیے **ف** ح مراد خیر سے علم یا عمل ہے کہ جو تعبیر کیا گیا ہے ساتھ حکمت کے اللہ تعالے کے کلام پاک مین ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے اور جو کوئی دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبھی کہا جاتا ہے لا خیر خیر منہ یا لاخیر خیر مثلہ یعنے نہین ہے کوئی خیر بہتر علم سے یا نہین ہے خیر سوائے اسکے ترجمہ پس کہا

ابوہریرہ نے کیا نہین ہی تم مین یعنے تمھارے شہر مین سعد بن مالک مستجاب الدعوۃ ف ح یہ وہی سعد بن ابی وقاص ہین مالک انکے باپ کا نام ہی
یعنے ابی وقاص کا اور اوپر ذکر انکا اور بیان انکے مستجاب الدعوۃ ہونے کا ہو چکا ہی ترجمہ اور دوسرے عبداللہ بن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے وضو کا پانی رکھنے والے اور نعلین رکھنے والے ف ع ایسے ہی تکیہ وغیرہ بھی حضرت کا ان پاس رہتا تھا اور حذیفہ رازدان رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ منافقون کا حال جانتے تھے اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نے اسکو شیطان سے اوپر زبان نبی اپنے کے یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہی کہ خدای تعالے عمار کو شیطان سے اور اسکے اتباع سے نگاہ رکھی اور سلمان صاحب دو کتابون کے یعنے
انجیل اور قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع اسلیے کہ انھون نے انجیل پڑھی اور اُسپر ایمان لائے پہلے اوترنے قرآن کے اور عمل کیا اسپر
پھر قرآن پر ایمان لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر اسلام لائے اور قرآن پڑھا اور اسپر عمل کیا اور عمر
انکی اڑھائی سو برس کی تھی اور لقب انکا سلمان الخیر تھا اور نام انکے باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب انکا پوچھتا تو کہتے انا ابن الاسلام
یعنے مین اسلام کا بیٹا ہون ۞ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ
نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ
نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اچھا شخص ہی ابوبکرؓ
اچھا شخص ہی عمرؓ اچھا شخص ہی ابوعبیدہؓ بن جراح اچھا شخص ہی اسید بن حضیر اچھا شخص ہی ثابت بن قیس بن شماس اچھا شخص ہی معاذ
بن جبل اچھا شخص ہی معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع ح ابوعبیدہ تک جو یہ صاحب مذکور ہوئے
انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اسید بن حضیر ساتھ تصغیر کے انصاری ہین قبیلہ اوس ہین سے اور تھے ان صحابیون سے کہ حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر
مین اور انکے مابعد کے جہادون مین روایت کین حدیثین اُنسے ایک جماعت نے صحابہ مین سے اور مرے وہ مدینہ مین سن بیس ہین اور
دفن کیے گئے بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بھی اوپر ہو چکا ہی رہے معاذ بن عمرو بن الجموع یہ انصاری ہین قبیلہ
خزرج مین سے حاضر ہوئے عقبہ اور بدر مین اور مرے یہ حضرت عثمان کے زمانہ مین اور غالبًا یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سے رضی اللہ عنہم
ایک مجلس مین حاضر ہونگے پس ہر ایک کو ساتھ مدح اور ثنا کے مشرف کیا یا کچھ اور تقریب ہوئی ہو انکے ذکر کرنے مین ۞ وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَةٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی
انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ جنت مشتاق ہی یعنے بہت مشتاق ہی طرف تین شخصون کے علیؓ کے اور عمار کے
اور سلمان کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونے انکے کے یہ حد یکہ بہت مشتاق ہی اور تیار
اور منتظر ہی کہ کب مجھ مین آوین اور بعضون نے کہا مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملائکہ اور حور و غلمان سے کہا طیبی نے کہ
مشتاق ہونا جنت کا ان تینون کے لیے ایسا ہی جیسے ہلنا عرش کا وقت مرنے سعد بن معاذ کے اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی ۞ وَعَنْ
عَلِیٍّ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی
علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پروانگی مانگی عمار بن یاسر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کے لیے پس
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پروانگی دو اسکو خوشخبری ہو پاک کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنے باعتبار جوہر ذات

اور پاک کیے گئے کو ساتھ تہذیب صفات اور اخلاق کے انتہی اور ملا علی نے کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مانند ظل ظلیل کے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کامون کے مگر کہ اختیار کیا اُسنے سخت ترین اُن دونون کا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع ح یعنے جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا اُن دونون مین سے اسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بہت آسان چیز اختیار کرتے تھے واسطے آسانی و سہل کرنیکے امت پر کرتے تھے اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دیے گیے عمار درمیان دو کامون کے مگر کہ اختیار کیا آسان تر اُن دونون کا پس منافات ہوئی اس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہ ہی کہ یہ بنظر النفس اپنے کے ہی کہ اپنے نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تھی یہ نسبت دوسری چیز کے وہ اختیار کرتے تھے اور وہ بنظر غیر اپنے کے ہی کہ غیر کے نزدیک وہ آسان ہوتی تھی اگرچہ اُنکے نزدیک دشوار ہوتی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا جبکہ اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنے اُٹھایا اسکو لوگون نے اور پایا اسکو ہلکا کہا منافقون نے عجب سبک جاتا ہی جنازہ اسکا اور کہا انھون نے کہ یہ سبکی اسکے جنازہ کی بسبب حکم کرنے اُسکے کے ہی بنی قریظہ مین **ف** ح کہ ایک قبیلہ ہی یہود سے قصہ اسکا یہ ہی کہ یہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کے تھا پس بسبب عہد اُنکے کے قلعہ سے اوترے اور قرار دیا کہ جو کچھ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نے سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہی تو انکے حق مین سعد نے کہا کہ انکے مردون کو قتل کرنا چاہیے اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تونے حکم کیا موجب حکم خداوند تعالے کے کہ جو کچھ ساتون آسمانون کے اوپر سے کہا پس منافقون نے بعد اُنکے انتقال کے راہ کلام کرنیکی پائی اور زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اسکے جنازہ کی بسبب اُس حکم کے ہی کہ ناحق کیا تھا غرضکہ نسبت جو سبکی کی اُنکی طرف حالانکہ یہ بات بیہودہ تھی کہ جو انھون نے کہی سبکی جنازہ کی ساتھ اس معنی کے کیا مناسبت رکھتی ہی ترجمہ پس پہونچی یہ بات منافقون کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نے کہ فرشتے اُٹھائے لیے جاتے تھے اسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یعنے اس سبب سے جنازہ اُسکا ہلکا معلوم ہوتا تھا لوگون کو اور یہ بھی ہی کہ بھاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونے اُسکے کے طرف دنیا کے اور سبکی اُسکی مشعر ہی طرف شوق اُسکے کے واسطے مولی کے اور جلد اوڑنے روح اُسکی کے طرف مقصد اعلے کے غرضکہ منافقون کو اُس کہنے مین حقارت سبکی سعد کی ملحوظ تھی پس جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کہ لازم آوے اس سبکی سے تعظیم شان اُنکے کی۔ فرمایا اللہ تعالے نے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنے اور اللہ ہی کے لیے عزت ہی اور اسکے رسول کے لیے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین سایہ کیا آسمان سبز نے یعنے کسی پر اور نہین اوٹھایا زمین گرد آلود نے کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح ع کہ بزرگان صحابہ اور فضلاء اور مجہدون اُنکے سے ہین چنانچہ احوال اُنکا اپنے محل پہ مذکور ہی اور مراد اس حصر سے تاکید و مبالغہ ہی ابوذر کے سچ بولنے مین

لامتی مارضی بہ ابن ام عبد یعنے راضی ہوا مین اپنی امت کے لیے ساتھ اس چیز کے کہ راضی ہوا ساتھ اسکے عبد اللہ بن مسعودؓ اور فرمایا تمسکو بعہد ابن ام عبد یعنے ابن مسعودؓ کے قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علما نے کہ اس حدیث مین اور فصل کی پہلی حدیث مین بیان خلیفہ کرنے ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بھی ہی اسلیئے کہ روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سے کہ کہا مقدم رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کو بیچ کام دین ہمارے کے کہ امامت نماز کی ہی پس موخر نہین کرینگے ہم انکو کار دنیا اپنی مین **وعنہ** قَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُ فِيهَا اِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ اَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ

اور یہ بھی روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا اسنے نہین ہی کوئی آدمیون مین سے کہ پہونچے اسکو فتنہ یعنے بلا اور خرابی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سے اسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیئے کہ مین نے سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے محمد بن مسلمہ کے تئین ضرر نہ کریگا تجھکو فتنہ **ف** ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہین حاضر ہوے تمام غزوون مین سوائے تبوک کے اور بعضے کہتے ہین خلیفہ پکڑا انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سال تبوک مین اور تھے فضلاء صحابہ سے اور اسلام لائے مصعب بن عمیرؓ کے ہاتھ پر مدینہ مین اور مرے تینتالیسوین سال یا چھیالیسوین یا سینتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوئے ایام فتنہ مین ساتھ حکم نبوی کے اور سلامت رہے اسکے شر اور ضرر سے ترجمہ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور سکوت کیا اس سے **ف** ح یعنے نہ طعن کیا اسمین اور نہ تصحیح و تحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہی اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہی ابو داؤد نے اسسے صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکے جبکہ بر محل اسکے مذکور ہی اسکا ترجمہ اور مقرر کیا اور ثابت رکھا اس حدیث کو منذری نے **ف** ح کہ علماء حدیث سے ہی اور اصل مشکوٰۃ مین بیان سفیدی چھوڑی ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سے لکھا ہی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرَى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا زبیر کے گھر مین چراغ **ف** ح زبیر بن العوام عشرۂ مبشرہ سے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی یعنے صفیہ کے بیٹے اور داماد ابو بکر صدیقؓ کے خاوند اسماء ابو بکر کی بیٹی کے کہ بہن تھین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسماء کو مگر تحقیق جنی ہی یعنے چراغ جو اسوقت جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسماء جو حاملہ تھی جنی ہی اور نہ نام رکھنا تم اس لڑکے کا یہان تک کہ مین نام رکھون اسکا پس نام رکھا اسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ اور تحنیک کیا اسکو ساتھ کھجور کے اپنے دست مبارک سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح تحنیک کہتے مین اسکو کہ کھجور یا اور کچھ چبا کر بچہ کے تالو مین لگا دیتے ہین اور یہ سنت ہی اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جسکے ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سے درخواست کرے یہ کہ لڑکے کا نام رکھ دے اور تحنیک کرے اسکو ساتھ کھجور یا شہد کے اور مانند انکے کے قسم شیرینی سے واسطے برکت حاصل ہونیکے اسکے تھوک سے کہا مولف نے کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت مقرر کی انکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کنیت نانا انکے کے یعنے ابو بکر صدیقؓ کے اور نام بھی رکھا انکا انھین کے نام پر اور بعد ہجرت کے جو مہاجرین کے ہان لڑکے پیدا ہوئے اول یہی پیدا ہوئے ہین مدینہ مین پہلے سال ہجری مین اور ابو بکرؓ نے انکے کان مین اذان دی اور جنا انکو اسماء نے قبا مین اور لائین آنحضرتؐ کے پاس اور آپ کی گود مین دیا انکو پس منگائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور پھر چبا با اسکو

پھر اُنکے منہ مین لعاب دہن ڈالا اور تحنیک کیا اُنکو اور اول اُنکے پیٹ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک ہی گیا ہی پھر دعا کی انکے لیئے اور برکت طلب کی اُنکے لیئے اور عبداللہ کے چہرہ پر بال نہ تھے اور روزہ نماز بہت کرتے تھے اور بڑے دلاور تھے لڑائی مین اور حق گو تھے اور ناتے دارون سے سلوک کرنے والے اور باپ اُنکے زبیر خیرخواہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عبداللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نے مکہ مین اور سولی پہ چڑھایا اُنکو منگل کے دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کی گئی اُنکی خلافت پر سن چونسٹھ مین اور پہلے اسکے نہین خطاب کیئے جاتے تھے ساتھ خلافت کے اپس جمع ہوئے اُنکی فرمان برداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان وغیرہ ذلک سوائے شام کے یا بعض اسکے اور حج کیئے ساتھ لوگون کے آٹھ حج اور روایت کین حدیثین اُنسے خلائق کثیر نے

وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَاهْدِبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبدالرحمن بن عمیرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ نے فرمایا واسطے معاویہ کے یا الٰہی کر اسکو سیدھی راہ دکھانے والا اور راہ سیدھی پایا گیا اور ہدایت کر لوگون کو بسبب اسکے نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** اور اسمین شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اسکا ہوا ایسا کیونکر شک کیا جاوے اسکے حق اور شان مین کہا فرشتے نے کہ وہ اموی ہین اور مان اُنکی ہندہ بیٹی عتبہ کی تھی وہ اور باپ اُنکے یعنے ابوسفیان روز فتح مکہ کے مسلمان ہونے والون مین سے تھے پھر مولفۃ القلوب مین رہے اور وہ ایک تھے اُنمین کے کہ جو کتابت کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے اور بعضون نے کہا کہ نہین لکھا انھون نے وحی مین سے کچھ ولیکن خطوط نویسی کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہان منشی تھے اور حاکم ہوئے وہ شام کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہے پھر مرے رجب مین بیچ دمشق کے اور عمر اُنکی اٹھتر برس کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا تھا اُنکو اور کہتے تھے اخیر عمر اپنی مین کاشکے مین ہوتا ایک شخص قریش سے ذی طوی مین کہ نام ہی ایک جگہ کا مکہ مین اور نہ دیکھتا مین اس امر سے یعنے حکومت سے کچھ اور تھا اُنکے پاس تہبند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور چادر اور قمیص اور کچھ موئی مبارک آپکے اور ناخن آپ کے پس کہا انھون نے کہ کفنانا مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص مین اور لپٹینا مجھکو آپ کی چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندھنا میرے اور بھرنا میرے حلق کے گڑھے مین اور باندھنا میرے سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن آنحضرت صلی اللہ کے اور تخلیہ کر دینا درمیان میرے اور درمیان ارحم الراحمین کے یعنے دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام لائے لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاص نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکے قوی **ف ع** مراد لوگون سے وہ لوگ مکہ کے ہین کہ اسلام لائے روز فتح مکہ کے بجبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان اُنکا کہ چاہا خدا تعالے نے کامل کرنا اُنکا اور عمرو بن العاص برس دن پہلے فتح مکہ کے یا دو برس پہلے ایمان لائے بطوع و رغبت اس حال مین کہ ہجرت کی طرف مدینہ کے پس یہ فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوتے از راہ خوف کے اور عمرو ایمان لایا برغبت یہ طیبی وغیرہ نے ذکر کیا اور ابن ملک نے کہا تخصیص عمرو کے ساتھ ایمان لانے کے برغبت اسلیئے کہ واقع ہوا اسلام اُنکے دل مین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پس متوجہ ہوئے بارادہ ایمان لانے کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اسکے

کربلادے کوئی انکو طرف ایمان کے پس آئے یہ طرف مدینہ کے فی الفور دوڑتے ہوئے پھر ایمان لائے پس امیر کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک جماعت پر کہ انمین صدیقؓ اور فاروقؓ بھی تھے اور یہ اسلیئے کہا کہ پہلے اسلام کے وہ بڑی عداوت رکھتے تھے آنحضرت سے اور بیت
در پے تھے آنحضرت کے صحابہ کے ہلاک کرنیکے پس جب ایمان لائے یہ تو آنحضرت نے چاہا کہ زائل کریں انکے دل سے اثر اس وحشت قدیم
کا تو امن میں ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور نا امید نہ ہوں اللہ تعالے کی رحمت سے اور آیا ہے کہ جب چاہا عمرو نے
کہ ایمان لاویں اور بیعت کریں تو ہاتھ کھینچ لیا انھوں نے آنحضرت نے فرمایا کہ کیوں ہاتھ کھینچا تو نے ای عمرو کہا ایک شرط کرتا ہوں میں
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہے تو کہا ایمان لاتا ہوں میں بشرط اسکے کہ بخشے جاویں تمام گناہ میرے کہ پہلے اس سے
کیئے ہیں میں نے فرمایا نہیں جانتا ہے تو ای عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہے اور ڈھا دیتا ہے ہر گناہ کو کہ پہلے اسکے کیے گئے اور ہجرت دور
کر دیتی ہے اور ڈھا دیتی ہے ہر گناہ کو کہ پہلے اس سے کیئے گئے اور اور حدیث میں آیا ہے کہ عمرو بن العاص اور بھائی انکا ہشام بن العاص
دونوں مومن ہیں اور یہ بھی آیا ہے کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سے ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے انکو انک لرشید
یعنے بلا شبہہ تو ارجمند ہے اور فرمایا آنحضرت نے کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اور دوسیع لاتا ہے واللہ اعلم اور تھے عمرو بن العاص عقلمند
پس عمر بن الخطاب جسکو احمق و غبی دیکھتے کہتے سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ عمرو وقت
گذرنیکے اس عالم سے خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکھتے تھے پس کہا انکو انکے بیٹے عبد اللہ نے ای باپ یہ تمام گھبراہٹ کسواسطے ہے
صحبت رکھی تمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جہاد کیا تمنے ساتھ انکے کہا ای بیٹے میرے مجپر تین حالتیں گذری ہیں تھا
میں اول امر میں کہ دشمنی رکھتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت دشمنی بعد ازاں مسلمان ہوا میں اور صحبت رکھی میں نے
ساتھ انکے پھر تھا میں امارت و ولایت میں اور مبتلا ہوا میں اسمیں اور پہونچا مجکو بہ سبب دنیا کے جو کچھ کہ پہونچا نہیں جانتا میں کہ
ساتھ کس حالت کے ان حالتوں میں سے میرے ساتھ معاملہ کرینگے اور کیا پیش آتا ہے **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِيْ أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ أَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ
أَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَأَحْيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ
أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَأُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ أَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
أَمْوَاتًا الْآيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ملے مجسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای جابر کیا ہے مجکو کہ دیکھتا
ہوں تجکو شکستہ و دل گیر یعنے غمگین کہا میں نے شہید کیا گیا باپ میرا یعنے عبد اللہ غزوۂ احد میں اور چھوڑے انھوں نے عیال یعنے بہت اور قرض
یعنے پس جمع ہوئے ہیں کئی سبب غم کے فرمایا کیا خوشخبری ندوں میں تجکو ساتھ اس چیز کے کہ پیش آیا خدا عزوجل اور معاملہ کیا ساتھ اسکے
تیرے باپ سے **ف** ح یعنے بسبب غم و اندوہ دنیا کے دلگیر مت رہ کہ یہ آسان ہو جائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادائے قرض کے و لیکن
شاد رہ ساتھ اس چیز کے کہ اسمیں قرب و کرامت مولی کی ہے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ فضل و کرامت باپوں کی سرایت کرتی ہے ان
بیٹوں میں کہ سیدھی راہ پر ہوں اور اشارہ ہے اسپر کہ بیٹوں کو ساتھ خوشی دینی باپوں کے خوش ہونا چاہیئے ترجمہ کہا میں نے
ہاں خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کلام نہیں کیا خدا تعالے نے کسی سے ہرگز مگر پردہ کے پیچھے
سے **ف** ع کسی سے ہرگز یعنے پہلے تیرے باپ کے پس اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ بالخصوص افضل ہیں تمام اگلے شہیدوں سے

اس جہت سے کہ نہین کلام کیا اللہ نے کسی سے اُنمین سے مگر پردہ کے پیچھے سے اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ قول اللہ تعالے کا وما کان لبشران یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیۃ تک مقید ہی ساتھ دنیا کے واسطے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ اور زندہ کیا خدا تعالے نے تیرے باپ کو پس کلام کیا اُس سے روبرو کہ نہ پردہ تھا بیچ مین اور نہ رسول **ف** ع اگر کوئی کہے کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالے کے بل احیاء عند ربہم اسلیئے کہ تقدیر اسکی یہ ہی ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نے کہ گردانی اللہ تعالے نے روح بیچ بدن جانور سبز کے پس زندہ کیا اُس جانور کو بسبب اُس روح کے پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنے سے زیادتی قوت روح اُسکی کی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب اُس قوت کے ترجمہ فرمایا خدا تعالے نے ای بندے میرے یعنے خاص بندے آرزو کر اور چاہ باعتماد فضل و کرامت میری کے جو چاہ دونگا مین تجھکو کہا تیرے باپ نے ای پروردگار میرے یہ آرزو رکھتا ہون او چاہتا ہون کہ زندہ کرے تو مجکو اور بھیجے تو دنیا مین پس مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنے تاکہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولے کا فرمایا پروردگار تبارک و تعالے نے تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق گذرا ہی حکم میرا کہ مردے نہین پھر کر آوینگے دنیا مین **ف** ع اسطرح کہ وہ جیتے رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرتے رہین اُسمین طاعات پس نہین منافی ہونیکا زندہ ہونا بعضے مردون کا بسبب عیسی وغیرہ کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین پھر کر آوینگے مردے ساتھ التماس اور آرزو اپنی کے پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھ شہید دجال کے بھی اور کہا سید جمال الدین نے کہ ضمیر انہم کے پھرتے ہی اہل احد کی طرف یا مطلق شہدا کی طرف تو کہ نہ اشکال لازم آوے ساتھ قصہ عزیز کے ترجمہ پس اوتری یہ آیۃ یعنے اسکے حق مین اور اسکے یارون کے حق مین کہ جو شہید ہوئے تھے احد مین اور گمان نہ کر تو مردہ اُن لوگون کو کہ مارے گئے راہ خدا مین اخیر آیۃ تک نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع کہ اسکے آگے یون ہی بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما اٰتٰہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنے بلکہ وہ زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس روزی دیے جاتے ہین اسحال مین کہ خوش ہین بسبب ملنے نعمتون الہی کے انکو اور وہ خوشی کر رہے ہین ساتھ اُن پس ماندون کے کہ نہین ملے اُنسے یعنے اور مومن بھائی کہ زندہ ہین بسبب اسکے کہ نہین ڈر ہی انپر اور نہ وہ غمگین ہونگے یعنے آخرت مین معنے یہ ہین کہ وہ خوش ہوتے ہین بسبب امن و سرور انکے کے **وعنہ** قال استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسا وعشرین مرۃ رواہ الترمذی اور یہ بھی روایت ہی جابر سے کہ کہا بخشش چاہی میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسون مین اور موید ہی احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سے کہ لفظ اسکے یہ ہین استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مولف نے کہ جابر بن عبد اللہ کنیت انکی ابو عبد اللہ ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سے ہین اور روایتین بہت انسے منقول ہین حاضر ہوئے بدر مین اور بعد اسکے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھارہ غزوون مین اور گئے شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا ہو گئے تھے روایت کین حدیثین انسے خلق کثیر نے مرے وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوے برس کی عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مرے ہین انمین سب سے آخر یہی مرے ہین بموجب ایک قول کے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ منہم البراء بن مالک رواہ الترمذی والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانے کپڑون کے نہین پروا کیجاتی انکی اور نہ التفات کیا جاتا ہی طرف اسکے بسبب حقارت انکی کے اگر قسم کہا بیٹھین خدا پر اعتماد کر

یعنے قسم کھاوین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہی انکو اس قسم مین اور کر دیتا ہی اس کام کو یا قسم کھاوین اپنے فعل پر کہ ایسا کچھ کرینگے ہم تو مہیا کر دیتا ہی اللہ تعالے اسباب اس فعل کا اور توفیق دیتا ہی انکو کہ کرین وہ فعل ترجمہ انمین سے براء بن مالک ہین **ف** ع یہ بھائی ہین انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک مان اور ایک باپ سے فضلاء صحابہ اور دلیرون اور پہلوانون انکے سے ہین حاضر ہوئے احد مین اور اور جہادون مین کہ بعد احد کے ہوئے اور یہ بڑے قوی اور شجاع تھے کہ سو مشرکون کو مقابلہ کی حالت مین انھون نے مارا ہی سوائے انکے کہ شریک اورون کے ہوکر مارا انکو اور ظاہر ہوئی انسے جنگ شدید روز یمامہ کے اور شہید ہوئے بیسوین سال مین ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وعن** أبي سعيد قال قال النبي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا إن عيبتي التي آوي إليها أهل بيتي وإن كرشي الأنصار فاعفوا عن مسيئهم واقبلوا عن محسنهم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ رہو تحقیق خاص میرے اور محل سِر و امانت میری کے کہ ٹھکانا پکڑتا ہون مین طرف انکے اہل بیت میرے ہین **ف** ع معنی مفصل عیبتہ کے پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کے لکھے جا چکے ہین اور وہان یہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور یہ منافات نہین رکھتا کہ انکے غیر کے حق مین بھی وارد ہو خصوصًا اہل بیت کہ بہت خاص ہین ساتھ اس صفت کے ت اور تحقیق دوست دلی میرے انصار ہین پس عفو کرو تم انکی بدکارون سے اور قبول کرو انکے نیک کارون سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی **وعن** ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبغض الأنصار أحد يؤمن بالله واليوم الآخر رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن نہین رکھتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکھتا ہی ساتھ اللہ تعالے کے اور روز آخرت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** أنس عن أبي طلحة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إقرأ قومك السلام فإنهم ما علمت أعفة صبر رواه الترمذي اور روایت ہی انس سے انھنے نقل کی ابو طلحہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہونچا اپنی قوم کو میری طرف سے سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچھ کہ جانتا ہون مین پارسا ہین صبر کرنے والے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** جابر أن عبدا لحاطب جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم يشكو حاطبا إليه فقال يا رسول الله ليدخلن حاطب النار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذبت لا يدخلها فإنه قد شهد بدرا والحديبية رواه مسلم روایت ہی جابر سے کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ شکایت کرتا تھا حاطب کی نزدیک آنحضرت کے پس کہا اُس غلام نے کہ یارسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین یعنے بسبب کثرت ظلم کرنیکے مجھپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹا ہی تو یعنے اس سبب سے کہ جزم کیا تونے اور تاکید کرکر کہا تونے نہین داخل ہوگا آگ مین اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع یعنے اور جو کوئی حاضر ہوا ہی ان دونون مین نہین داخل ہوگا آگ مین جزمًا یا رجاءً یا اس سبب سے کہ دلالت کرتا ہی انکے ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالے کا اُسکو بیچ عتاب کرنے اُسکے کے ساتھ قول اپنے کے بیچ کتاب اپنی کے يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء آخر آیت تک **وعن** أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تلا هذه الآية وإن تتولوا يستبدل قوما غيركم ثم لا يكونوا أمثالكم قالوا يا رسول الله من هؤلاء الذين ذكر الله إن تولينا استبدلوا بنا ثم لا يكونوا أمثالنا فضرب على فخذ سلمان الفارسي

بِيَدِهٖ فَخِذَ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کرتے ہین ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیۃ اور اگر منہ پھیرو تم یعنے ایمان لانے سے محمد پر اور مدد کرنے دین اُسکے سے لاویگا خدا تعالےٰ تمھارے بدلہ مین ایک گروہ کو سوائے تمھارے پھر وہ گروہ نہین ہونگے مانند تمھارے یعنے بلکہ بہتر ہونگے تمسے عرض کیا بعضے صحابہ نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نے کہ اگر رو گردانی کرین ہم ہمارے بدلے مین اور بجای ہمارے لائے جاوین وہ پھر نہین ہونگے وہ مانند ہمارے پس مارا آنحضرتؐ نے ہاتھ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کے پھر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہین اور قوم اسکی یعنے فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کے یعنے آسمان مین تو البتہ لیتے اُسکو کتنے اشخاص فارس مین سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع لفظ فرس ساتھ پیش ف اور جزم ر کے یعنے جماعت عجم کے مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان انکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کے ہین اور اول ظاہر تر ہے اسلیے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آگے کی وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا ذکر کیے گئے اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے تحقیق ساتھ ان عجمیون کے یا بعض اُنکے کے زیادہ اعتماد رکھتا ہون یعنے محافظت دین اور امانت مین بہ نسبت تمھارے یا بعض تمھارے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنے عربیون کے طیبی نے کہا کہ خطاب یہان قوم خاص کو ہے کہ انکو کہا تھا مال کے خرچ کرنیکو جہاد مین پس انھون نے تقاعد و تکاسل کیا انتہی بہر تقدیر اسمین تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہے بہ نسبت اُنکے اور ملا علی نے اسکی شرح بسط و تفصیل سے مع سند کے آیتون سے لکھی ہے بخوف درازگی کتاب کے اسمین سے نہین لکھا گیا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے علی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ ہر پیغمبر کے لیے سات آدمی ہوتے تھے بزرگ برگزیدہ اصحاب مین سے اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اُسکے کے کہ اُسکے ساتھ ہوتے تھے اور دیا گیا ہون مین چودہ مرد کہ نجباء اور رقباء میرے ہین یعنے مجکو دو چند ملے ہین از راہ تفضلات کے کہا ہمنے کون ہین وہ چودہ مرد کہا حضرت علی نے وہ مین ہون اور دونون بیٹے میرے یعنے حسن اور حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہ ترمذی نے ف ع کہا مولف نے کہ حمزہ بیٹے عبد المطلب کے ہین کنیت اُنکی ابو عمارہ ساتھ پیش عین کے چچا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرتؐ کے دودھ شریک بھائی بھی تھے کہ دودھ پلایا تھا دونون صاحبون کو ثوبیہ لونڈی ابی لہب کی نے اور وہ اسد اللہ تھے اسلام قدیمی رکھتے تھے کہ دوسرے سال مین بعد نبی ہونیکے مسلمان ہوئے اور بعضون نے کہا کہ اسلام لائے حمزہ بعد داخل ہونے رسول خدا صلعم کے دار ارقم مین بیچ چھٹے سال سے نبی ہونے سے پس عزت دی اللہ تعالےٰ نے اسلام کو بسبب اسلام اُنکے کے اور حاضر ہوئے بدر مین اور شہید ہوئے روز احد کے قتل کیا انکو وحشی بن حرب نے اور آنحضرتؐ سے چار برس بڑے عمر مین تھے کہا ابن عبد البر نے کہ نہین صحیح ہے یہ میرے نزدیک

اسلیے کہ وہ دودھ شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس یہ کیونکر بنے مگر یہ کہ دودھ پلایا ہو ثویبہ نے دونون صاحبون کو
دو وقتون مین اور بعضون نے کہا کہ دو برس بڑے تھے حضرت سے انتہی اور باقی صاحبون کا احوال اوپر مذکور ہوچکا ہی وعن
خالد بن الولید قال کان بینی وبین عمار بن یاسر کلام فاغلظت لہ فی القول فانطلق عمار یشکونی الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فجاء خالد وھو یشکوہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فجعل یغلظ لہ ولا یزیدہ الا غلظۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
ساکت لا یتکلم فبکی عمار فقال یا رسول اللہ الا تراہ فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال من عادی عمارا عاداہ اللہ ومن ابغض عمارا
ابغضہ اللہ قال خالد فخرجت فما کان شیء احب الی من رضی عمار فلقیتہ بما رضی فرضی اور روایت ہی خالد بن ولید سے
کہ کہا تھا درمیان میرے اور درمیان عمار کے کلام یعنے گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مین نے عمار سے کلام کرنے مین ف ح خالد بن
ولید اکابر قریش سے تھے اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سے خالد نے اُسکو کچھ چشم حقارت سے دیکھا اور سختی کی اسپر خالد کہتے ہین ترجمہ
پس گئے عمار بارادہ اسکے کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سے پس آئے خالد ف ع یہ کلام راوی کا ہی کہ جو خالد سے روایت
کرتا ہی اور لفظ قال محذوف ہی دلالت کرتی ہی اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نے کہا احتمال ہی کہ یہ کلام خالد سے ہو بطریق التفات کے
ترجمہ اور عمار شکوہ کر رہے تھے خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا راوی نے پس لگے خالد کہ سخت کہتے تھے اور زیادہ نہین کرتے تھے مگر سختی کو اور حالانکہ
نبی چپکے بیٹھے تھے بولتے نہ تھے پس روئے عمار یعنے بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنے کے اور سکوت کرنے آنحضرت کے اور کہا عمار نے یا رسول اللہ کیا
نہین دیکھتے ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اوٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کرے عمار سے یعنے ساتھ زبان
کے دشمن رکھیگا اسکو خدا اور جو کوئی بغض رکھے عمار سے یعنے ساتھ دل کے بغض رکھیگا اس سے اللہ کہا خالد نے پس باہر نکلا مین یعنے آنحضرت کے
پاس سے بقصد راضی کرنے عمار کے بالکل پس نہ تھی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میرے راضی ہونے عمار کے سے یعنے ایسا کام
کرون کہ عمار مجسے راضی ہو تو مجھ مین اور اسمین محبت پیدا ہو پس پیش آیا مین عمار سے ساتھ تواضع اور انکسار اور تحفہ
بھیجنے اور عذر کرنے اور گلے لگنے وغیرہ اسباب رضا کے پس راضی ہوئے عمار رضی اللہ عنہما وعن ابی عبیدۃ انہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خالد سیف من سیوف اللہ عزوجل ونعم فتی العشیرۃ رواھما احمد اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح
سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیرون مین سے یعنے مانند شمشیر کے ہی
کہ کھینچا اسکو اللہ نے مشرکون پر اور مسلط کیا اسکو کافرون پر یا صاحب سیف کا ہی حاصل یہ کہ خوب لڑتے ہین کافرون سے
اللہ کی راہ مین اور اچھا جوان اپنے قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سے تھے کہ نام ہی ایک حی کا قریش سے روایت
کین یہ دونون حدیثین احمد نے وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی امرنی بحب اربعۃ واخبرنی
انہ یحبھم قیل یا رسول اللہ سمھم لنا قال علی منھم یقول ذلک ثلثا وابو ذر والمقداد وسلمان امرنی بحبھم واخبرنی انہ
یحبھم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب حسن اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالے نے
حکم کیا مجکو ساتھ دوستی چار شخصون کے یعنے علی الخصوص اور خبر دی مجکو کہ وہ سبحانہ تعالے دوست رکھتا ہی انکو عرض کیا
صحابہ نے کہ نام بیان کیجیے انکا ہمارے لیے یعنے تو کہ ہم بھی دوست رکھین انکو بسبب محبت اللہ کے اور رسول کے فرمایا علی
ایک ہی انمین سے درحالیکہ فرماتے تھے آنحضرت اسکو تین بار یعنے واسطے آگاہ کرنیکے ساتھ اسکے کہ وہ افضل ہین انمین یا اسلیے تین بار

فرمایا کہ دوست رکھے انکو بقدر تین اُنکے کے اور ابوذر اور مقداد اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجکو خدا نے ساتھ محبت اُنکی کے اور خبر دی مجکو کہ وہ دوست رکھتا ہے انکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب حسن ہے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تھے عمر کہتے ابو بکرؓ سردار ہمارے ہین یعنے بہتر اور افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابو بکرؓ نے سردار ہمارے کو مراد رکھتے تھے عمر سردار دوسرے بلال کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع ح یہ حضرت عمرؓ نے بطریق تواضع کے کہا اسلیے کہ عمر افضل ہین بلال سے بالاجماع اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جملہ سردارون سے ہے اور بعضون نے کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت کو نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر متکلم مع الغیر واجب نہین ہے کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کے بس ہے اور ضمیر کنایت صحابہ سے ہے پس اول مین شامل کل ہین اور ثانی مین اکثر اور اضافت اس فقرہ مین واسطے تخصیص کے ہے یعنے سید ہے درمیان ہمارے **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِيْ وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ بلال نے کہا واسطے ابی بکر کے **ف** ح ع جس وقت کہ ابو بکرؓ نے بعد از وفات آنحضرت صلعم کے کہا بلال کو اور درخواست کی کہ میری صحبت مین رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کے لیے کہتا تھا اور بلال کو ابو بکرؓ نے خریدا تھا اور کافرون کے ہاتھ سے چھڑا کر آزاد کیا تھا اور انھون نے بعد وفات آنحضرت کے ارادہ شام کی طرف متوجہ ہونیکا کیا تھا بسبب نہ صبر کر سکنے اور پر دیکھنے مسجد نبوی کے بغیر حضور آنحضرت صلعم کے اور نہ کہہ سکتے اذان کہ اسمین اور آگے آویگا کہ بلال سید الابدال ہوئے اور جگہ اُنکی غالبًا شام ہے حاصل یہ کہ بلال نے ارادہ شام کے جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت کے اور ابو بکرؓ مانع ہوئے اُسوقت مین بلال نے ابو بکرؓ سے کہا ترجمہ کہ اگر ہے تو کہ نہین خریدا ہے تونے مجکو مگر اپنے نفس ہی کے لیے یعنے نفس کی خوشی کے لیے تو نگاہ رکھ مجکو یعنے اپنے پاس اور خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہے تو کہ نہین خریدا ہے تو نے مجکو مگر واسطے خدا کے اور طلب رضا اور ثواب اُسکے کے پس چھوڑ دو مجکو ساتھ عمل خدا کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح ع یعنے چھوڑ مجکو تو خدا کے لیے کام کرتا رہون اور خلق سے کچھ سروکار نرکھون اور ایک روایت مین آیا ہے کہ کہا بلالؓ نے مجکو طاقت پیغمبر کے جگہ دیکھنے کی بدون اُنکے نہین اور بغیر اُنکے یہان نہین رہ سکتا مین **بیت** چہ شکل ترا بین بر عاشق زار + کہ بے دلدار نہ بیند جاے دلدار + پس گیے بلالؓ ہمراہ ایک لشکر کے کہ شام کو جاتا تھا اور دمشق مین بیسوین یا اٹھارہوین سال ہین وفات پائی اور ایہ حدیث کوچ کرنے بلال کی پھر رجوع کرنیکی طرف مدینہ کے بعد دیکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب مین اور اذان دینے اُنکے کے اسمین اور کانپنے مدینہ کے بسبب اذان اُنکی کے پس کچھ اصل نہین اُنکی وضعی معلوم ہوتی ہے ذکرہ السیوطی فی الذیل **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيْفُهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيْهِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰى بِيَدِهٖ لِيَاْكُلَ فَقُوْمِيْ اِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيْهِ فَاَطْفِئِيْهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ اَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُهٗ وَلَمْ يُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ وَفِيْ اٰخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مجھے کہ میں رنج و مشقت کھینچی ہوئی یعنے فقیر ہوں رنج و مشقت اوٹھانا
ہوں اور بھوک وغیرہ سے کچھ دو مجھکو پس بھیجا آنحضرت نے کسیکو اپنی کسی بیوی کے پاس یعنے اسلیے کہ ضیافت کرے کہ اگر کچھ ان پاس ہو تو دیوین اسکے لیے
پس کہا انکی بیوی نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے آپکو ساتھ حق کے نہین ہے میرے پاس یعنے قسم کھانے پینے کی چیز سے مگر پانی پھر بھیجا آنحضرت نے کسیکو اور
بیوی کے پاس پس کہا اُن بیوی نے بھی مانند اسکے کہ کہا تھا پہلی بیوی نے یعنے اور اسی طرح سب بیویون کے پاس بھیجا اور کہا سب بیبیون نے
مانند اسکے **ف** ع اور شائد کہ یہ حال ہوا ابتدا مین پہلے فتح ہونے خیبر وغیرہ کے اور حاصل ہونے غنائم اور اموال کے **ترجمہ** پس فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ جو کوئی کہ مہمانی کرے اسکی رحمت کریگا خدا تعالے اسپر پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے کہا جاتا تھا اُسکو ابو طلحہ **ف** ع ح
نام انکا زید بن سہل انصاری ہے خاوند ام سلیم کے کہ جو مان تھی انس کی **ترجمہ** پس کہا ابو طلحہ نے مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ
پس کہا لیگئے ابو طلحہ اُس شخص کو طرف گھر اپنے کے پس کہا ابو طلحہ نے واسطے بیوی اپنی کے کہ وہ ان انس کی تھین کیا ہے تیرے پاس کچھ طعام
کہا انکے نہین ہے کچھ ہمارے پاس طعام مگر بقدر قوت لڑکون میرے کے **ف** ع یعنے چھوٹے لڑکون کے لیے کچھ رکھ چھوڑا ہے کہ انکو بھوک لگتی ہے
بار بار رات اور دن مین والا معلوم ہی ہے نہین کہ جائز ہے بھوکا رکھنا بچون کا اور کھلانا مہمانون کا **ترجمہ** کہا ابو طلحہ نے یعنے اپنی بیوی سے
پس بہلا دے انکو ساتھ کسی چیز کے اور سُلا دے انکو **ف** ع گویا ابو طلحہ نے قصد کیا کہ بچے نہ دیکھین کھانا مہمان کا تو کہ خواہش کرین
جیسے کہ عادت بچون کی ہوتی ہے **ترجمہ** پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکھلا اسکو ظاہر مین کہ ہم کھاتے ہین **ف** ع یعنے اُس طعام مین سے
اسلیے کہ مہمان جب دیکھتا ہے کہ صاحب خانہ نہین کھاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہے اسکو اور مہمان کے سامنے آنا انکی بیوی کا اسلیے ہوا کہ وہ بیبیا
تھین اور یہ قضیہ پردہ کے حکم ہونے سے پہلے کا ہے **ترجمہ** پس جسوقت کہ قصد کرے مہمان اور پھیلا دے ہاتھ اپنا تو کہ کھاوے پس اوٹھنا
تو طرف چراغ کے اُسکے سنوارنے اور بتی اوکسانیکے لیے پھر بجھا دینا تو اسکو یعنے تو کہ اندھیرا ہو جاوے اور وہ ہمارے نہ کھانے سے مطلع نہون
پس کیا اُس عورت نے ایسا ہی پس بیٹھی وہ یعنے وہ عورت اور مرد اور مہمان طعام پر اور کھایا مہمان نے اور رات گذاری ابو طلحہ نے اور
انکی بیوی نے بھوکے پس جب صبح کی ابو طلحہ نے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نے یعنے بسبب
معلوم ہونیکے نور کشف سے یا طریق وحی سے البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نے یا کہا راوی نے کہ ہنسا اللہ تعالے یعنے راضی ہوا فلانے مرد اور
فلانی عورت سے یعنے نام ابو طلحہ کا اور اسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابو ہریرہ سے مانند اس حدیث کے آیا ہے یعنے موافق
لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابو ہریرہ نے یعنے اُس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابو طلحہ اور بیچ آخر اُس روایت کے یہ آیا ہے
پس نازل کی اللہ تعالے نے یہ آیتہ اور ترجیح دیتے ہین یعنے اپنے مہمانون کو یا اوروں کو اپنے نفسون پر اگرچہ ہو انکو حاجت و بھوک
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ یَمُرُّوْنَ فَیَقُوْلُ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھٰذَا یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ ھٰذَا وَیَقُوْلُ
مَنْ ھٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰہِ ھٰذَا حَتّٰی مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰہِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہ بھی روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا اوترے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے ایک منزل مین پس لگے نکلنے لوگ پیچھے
ہر جانب سے پس فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھتے کہ کون ہے یہ کہ گزرتا ہے اے ابو ہریرہ پس کہتا مین یعنے بیان کرتا مین
اسکا نام و وصف پس فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچھا بندہ خدا کا ہے یہ اور فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شخص کے لیے

کہ گزرتا اور یہ ہو پس کہتا مین یہ فلانا ہی پس فرماتے آنحضرت برا بندہ خدا کا ہی یہ ف ح شاید کہ یہ فرماتے آپ کسی کے لیے کہ جانتے اور دنیا فقرون ہو
اسلیے کہ مومن کے لیے فرمانا اس بات کا آنحضرت سے دور تھا اور معمول نہ تھا آپ کا اگرچہ راہ و روش بد پر ہوا اور مومن خود اسوقت مین ایسے
بڑے نہ تھے کہ آپ ایسا کچھ فرماتے انکے حق مین اور اگر ہو تو نہایت کم واللہ اعلم پس ہمیشہ اسی طرح سوال و جواب رہا ترجمہ یہان تک
کہ گذرے خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت نے کون ہی یہ پس کہا مین نے یہ خالد بن ولید ہی ف ع اور اسمین اشعار ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم خیمہ مین تھے اور ابوہریرہ باہر تھے خیمہ کے والا خالد بن ولید جیسے کو کیونکر نہ پہچانتے ترجمہ پس فرمایا اچھا بندہ خدا کا ہی
خالد بن الولید ایک تلوار ہی اللہ کی تلوارون مین سے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ
نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سے کہ کہا کہا انصار نے ای
نبی خدا ہر نبی کے لیے تابعدار تھے اور تحقیق ہمنے تابعداری کی آپکی پس دعا کرو خدا سے کہ کرے ہمارے تابع ہم مین سے ف ح یعنے ہمارے
حلفا اور موالے کو بھی ہم مین سے کرے کہ انکو بھی انصار کہا جاوے لوکہ وصیت جو لوگون کو ہمارے حق مین احسان کرنیکی کی ہی انکو بھی شامل ہو
جیسے کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوا اسکے جو مناقب اور فضائل و رعایتین اور کرامتین
ہمارے لیے فرمائی ہین وہ بھی انکین شریک ہون یا معنی یہ ہین کہ دعا کیجیے کہ کرے ہمارے تابعونکو ہمسے یعنے متصل ساتھ ہمارے اور پیرو ہمارے
نیکی کرنے مین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہمارے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے والذین اتبعوہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت صلعم نے
ساتھ اسکے یعنے ساتھ کرنے اتباع انکے کے انسے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا
أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ أَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ
عَلٰى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قتادہ سے کہ کہا نہین پہچانتے ہم کسی قبیلہ اور قوم کو
قبائل عرب سے کہ بہت ہون شہید انکے اور بہت عزیز ہون روز قیامت کے انصار سے کہ شہید انکے بہت ہونگے اور عزیز تر ہونگے یعنے روز قیامت کے
متحقق ہوگا کہ کس کثرت سے وہ مارے گیے ہین اور کیا فوقیت ہوگی انکو اور کہا انس نے مارے گیے انصار سے روز احد کے ستر شخص ف ع
ظاہر مراد یہ ہی کہ انصار اور مہاجرین کے لوگ ملکر ستر مارے گئے اسلیے کہ روایت کی ہی ابن مندہ نے کہ علماء حدیث اور سیر سے ہی حدیث ابی
سے کہ قتل کیے گئے انصار مین سے روز احد کے چونسٹھ شخص اور مہاجرین سے چھ شخص ترجمہ اور مارے گیے روز بیر معونہ کے ستر شخص کہ انکو
قراء کہتے تھے اور قصہ انکا سیر کی کتابون مین مذکور ہی اور ستر شخص مارے گئے روز جنگ یمامہ کے حضرت ابوبکر رض کے زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ
کذاب کی قوم کے ساتھ لڑنے کو گئے تھے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ
خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سے کہ کہا تھے عطاء بدر والون کے
پانچ پانچ ہزار یعنے جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئے تھے انکے ہر ہر شخص کو بیت المال مین سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتے تھے اور کہا عمر رض نے
البتہ فضیلت دیتا ہون مین انکو انکے غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنے عطائین انکی کامل ہوئین بخلاف غیر انکے کے اور مین بھی فضیلت
دیتا ہون انکو انکے غیر پر اگرچہ زیادہ کرون مین اس مقدار پر **بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ** یہ باب ہی
بیچ بیان ذکر کرنے نامون ان صحابہ اہل بدر کے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے ہین بیچ کتاب جامع کے واسطے بخاری کے ف ح جاننا چاہیے کہ بخاری نام
ایک جماعت کے اہل بدر سے کہ اپنی کتاب مین انکو ذکر کیا ہی اور انسے حدیثین لایا ہی ایک باب علیحدہ مین بطریق اجمال بے فصل کے لایا ہی تو

ساتھ معرفت فضیلت منقبت اور رجحان انکے کے اوپر غیر انکے کے جلدی انپر دعا ساتھ رحمت و رضوان کے کیجاوے اور کہا ہو علمانے کہ دعا وقت ذکر انکے کے صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہو اور ذکر انکا اوپر ترتیب حروف ہجا کے کیا ہو سواے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ کے کہ انکو مقدم کیا ہو اور باقی کو ترتیب حروف ہجا کے لایا ہو اور مولف نے بھی اسی روش پر اتباع انکا کیا ہو المتقی اور ملا علی قاری نے کہا کہ یہ ذکر ہو ان اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہو صحیح بخاری مین حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہون عثمان بھی نہ انکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ انکا کہ نہین ذکر کیے گئے انمین اصلا کہا میرک نے کہ مراد انسے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے ہین وہ ہین کہ آیا ہو ذکر انکا صحیح بخاری مین خواہ روایۃ انسے ہو یا انکے غیر سے باین نہج کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین نہ صرف ذکر انکا بدون تصریح کرنے اسکے کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین اور ساتھ اسکے جواب دیا گیا ہو نہ ذکر کرنے انکے سے عبیدہ بن الجراح کو اسلیے کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کے اور ذکر کیا ہو انکو صحیح بخاری مین کتنی جگہ مگر کہ یہ نہین واقع ہوا ہو انمین صریح ذکر اسکا کہ وہ حاضر ہوئے ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا ہو روایت ابی داؤد کے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلعم نکلے روز بدر کے ساتھ تین سو اور پندرہ آدمیون کے اور ایک روایت مین آیا ہو کہ مشرکین ہزار تھے اور صحابہ تین سو اور تیرہ بس اول انکے اور پیشوا اور سردار ان کے اور تمام عالم کے لوگون کے النَّبِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْھَاشِمِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ت نبی محمد بیٹے عبد اللہ کے ہاشمی ف ع ح شروع کیا حضرت شیخ نے ذکر سے تیمنا اور تبرکا یا واسطے دفع توہم اسکے کہ وہ نہین تھے ساتھ انکے ولادت آپکی سال فیل مین اور بعثت آپ کی شروع چالیسوین برس پر ہوئی اور دور نبوت آپ کی کا تیئیس برس اور عمر شریف آپ کی ترسیٹھ برس کی آپ سردار سب رسولون کے اور خاتم النبیین تھے صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحزابہ اجمعین عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ الْقُرَشِیُّ ت عبد اللہ بیٹے عثمان کے ابو بکر صدیق قریشی ہین ف تیم بن مرہ سے ہین جمع ہونا انکا ساتھ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچوین واسطے پر ہو یعنے پانچوین پشت مین نسب انکا اور حضرت کا ملا ہو نام انکا جاہلیت مین عبد رب الکعبہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ اور عتیق رکھا اور کنیت انکی ابو بکر اور بعضون نے کہا کہ عتیق قدیمی نام انکا ہی آیا ہو کہ انکے مان کے یان بچہ نہ جیتا تھا اور جب یہ پیدا ہوئے تو مان انکی انکو خانہ کعبہ کے آگے لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سے ازاد کر اور بخش مجکو اور بعضون نے کہا کہ عتیق انکو بسبب حسن اور جمال روی اور اچھے ہونے قوم انکی کے کہتے تھے اسلیے کہ عتق بمعنی کرم اور جمال اور نجات کے بھی آتا ہو اور اتفاق کیا ہو امت نے اوپر نام رکھنے انکے کے ساتھ صدیق کے بسبب جلدی تصدیق کرنے انکے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنے انکے کے سچ کو تمام احوال مین رضی اللہ عنہ اور انکے باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تھا بیچ سال فتح مکہ کے ایمان لائے اور چودھوین سال مین حضرت ابو بکر کے چھ مہینے اور چند روز بعد وفات پائی اور عمر انکی ستانوی برس کی تھی اور خلافت صدیق کی دو سال اور چند مہینے رہی اور عمر انکی ترسیٹھ برس کی موافق عمر آنحضرت صلعم کے اور تھے وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش روی تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور انکے رخسارون میز رگین تھین سبز عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِیُّ ت عمر بیٹے خطاب کے عدوی ف ح اولاد عدی بن کعب سے ہین اور ساتھ پانچ واسطون کے آنحضرت کے ساتھ جمع ہوتے ہین اور اشراف قریش سے تھے اور جاہلیت مین سفارت اور رسالت انھین کے نام مقرر تھے یعنے نامہ و پیغام انھین کے ہاتھ سرداران وغیرہ پاس کفار بھیجے تھے اور سفید روی سرخ چشم بلند قد تھے اور اونچے تھے لوگون سے ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور وہب بن منبہ نے کہا کہ وصف انکا توریۃ مین یون آیا ہی

کہ قرآن حدید شدید امین لیئے وہ بمنزلہ چھوٹے پہاڑ کے ہی تیز ہو سخت ہوا اور امانت دار ہوا اور فاروق لقب انکا ہو بسبب فرق کر دینے اُنکے کے درمیان حق و باطل کے اور کفر اور اسلام کے اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانے اُنکے کے اور مہیب اور شجاع تھے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بحکم آپ کی ہجرت کے اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلے مین ڈالی اور کمان کا چلہ چڑھایا اور ہاتھ مین تیر لیے اور کعبہ مین آئے سردار قریش کے سب وہان حاضر تھے پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور قریش کے حلقون پر جدا جدا آئے اور کہا برے ہوں منہ تمہارے جو کوئی چاہے کہ روے اسکو مان اسکی اور یتیم ہو فرزند اسکا اور بیوہ ہو بیوی اسکی تو چاہیے کہ آوے اور ملے مجھے پیچھے اس وادی یعنی مکہ کے پس کوئی اُنکے پیچھے نہ جا سکا خلافت انکی ساڑھے دس برس رہی اور عمر اُنکی ترسیٹھ سال کی ہوئی بحسب قول مشہور کے عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ ت عثمان بیٹے عفان کے قریشی پیچھے چھوڑ گئے تھے انکو حضرت مدینہ مین نزدیک بیٹی اپنی کے کہ نام انکا رقیہ تھا اور لگایا اُنکے لیے حصہ انکا ف ح حضرت رقیہ حضرت عثمانؓ کے نکاح مین تھین جب حضرت بدر کو جانے لگے تو حضرت رقیہ بیمار تھین پس عثمانؓ کو آنحضرت نے واسطے بیمارداری اور خبرگیری بی بی رقیہ کے چھوڑا اور بدر کے غنیمت مین انکا حصہ بھی لگایا اور اسی اعتبار کر انکو اہل بدر سے گنا اور تولد انکا چھٹے سال مین ہو سال فیل سے اسلام لائے پہلے داخل ہونیکے دار ارقم مین بعد ابی بکرؓ اور علیؓ اور زید بن حارثہ کے اور اسلام انکا ابوبکر کی دعوت یعنی ترغیب سے تھا اور جب اسلام لائے تو انکے چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نے انکو باندھا اور قید کیا اور کہا باپ دادون کے دین سے نئے دین مین آیا تو واللہ نہین چھوڑونگا مین تجھکو جب تک کہ نہ چھوڑے تو اس دین کو کہا عثمانؓ نے اس دین کو ہرگز نہین چھوڑونگا اور اس سے جدا نہین ہونیکا تو جو کچھ چاہے کر جب حکم نے سختی و مضبوطی اُنکے دین کی دیکھی تو چھوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے زمانہ نبوت سے حضرت عثمانؓ کے نکاح مین تھین اور غزوہ بدر مین مرین اور بعد انکے ام کلثوم سے آنحضرتؐ نے نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بھی مرین پس کہا آنحضرت نے اگر ہوتی میرے پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اسکو عثمانؓ کے تئین اور کوئی شخص سوائے اُنکے ایسا نہ تھا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اسکے نکاح مین ہون اور اسی سبب سے ذو النورین لقب انکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تھے حضرت عثمانؓ میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور انکے منہ پر نشان تھے چیچک کے بزرگ ریش تھی خوبصورت لوگون مین اور فرمایا آنحضرتؐ نے ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مین نے تیرا ساتھ اسکے کہ بہت مشابہ ہے لوگون مین ساتھ تیرے دادا ابراہیم علیہ السلام کے اور ساتھ باپ تیرے محمد صلعم کے اور تھی حیا انکی اس درجہ کی کہ گھر کے اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتے تھے اور حیا سے پیٹھ اپنی سیدھی نہین کر سکتے تھے اور شہید ہوئے درمیان مین ایام تشریق کے سنہ پینتیس مین اور خلافت انکی تیران سال رہی اور عمر انکی ہوئی بیاسی برس کی اور بعضون نے نواسی برس اور چھیاسی برس کی بھی کہی ہے عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ ت علی بیٹے ابی طالب کے ہاشمی ف ح ع پیغمبر خدا کے چچا کے بیٹے تھے اور بھائی آپ کے ساتھ مواخات کے یعنی بھائی چارہ بھی انسے ہوا تھا اور خاوند فاطمہ زہراؓ کے اور باپ حسنؓ اور حسینؓ کے اور اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوئے دو ہاشمیون سے اور قدیم الاسلام تھے اور بقول جماعہ کثیر کے صحابہ سے اول اسلام بھی لائے ہین اور کہا ہے علما نے کہ نبی ہوئے آنحضرت پیر کے دن اور اسلام لائے علی رضی اللہ عنہ منگل کو اور عمر انکی اسوقت تین برس کی تھی یا سات برس کی تھی اور امین اور شریف اور ہادی اور مہدی اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانین اور ابو تراب اُنکے لقبون مین سے ہین اور تھے وہ ربعہ میانہ قد نہایت گندم گون مائل بسرخی کشادہ دہن بدن پر بال بہت تھے روشن چہرہ چمکتا جمال بزرگ چشم عظیم البطن خوب

سیاہ چشم گھنی تھی ڈاڑھی اُنکی اور طویل اور عریض تھے خوب صورت خندہ دہن تھے مانند چاند چودوین رات کے قوی دل شجاع منصور یعنے اللہ کی مدد ہوتی تھی اور فتحیاب ہوتے تھے جہان لڑنے کو جاتے واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ وکرم وجہہ ابن عباس سے روایت ہی کہ علی رضی اللہ عنہ نے نیزہ لیا تھا رسول خدا صلعم کا روز بدر کے اور کہا حکم نے کہ نیزہ لیا اُنھون نے روز بدر کے اور سب غزوون مین روایت کیا اُسکو احمد نے مناقب مین مدت اُنکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اُنکی جمعہ کو وقت سحر کے سترہوین رمضان سن اکتالیس ۴۱ھ مین اور عمر اُنکی تریسٹھ برس کی صحیح ومختار یہی ہی سمجھ جاننا چاہیے کہ مصنف نے یہان تک رعایت کی مراتب رتبیہ کی پھر اعتبار کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا اَیَاسُ بْنُ بُکَیْرٍ ت ایاس بیٹے بکیر کے ف ح اور بعضے نسخون مین البکیر الف لام سے ہی اور ایاس ساتھ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کے آخر مین س مہملہ اور بکیر ساتھ پیش ب اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ بتصغیر بکر کے اور بعضون نے روایت بخاری سے بکیر ساتھ زیر ب اور تشدید کاف کے ضبط کیا ہی یہ لیثے ہین مہاجرین اولین سے حاضر ہوئے بدر مین اور اوکن جہادون مین کہ بعد بدر کے ہین اور تھا اسلام انکا اور اسلام اُنکے بھائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین اور وہ اور اُنکے بھائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تھے اور اہل بدر سے وفات اُنکی سن چونتیس مین ہوئی بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ ت بلال بیٹے رباح کے غلام آزاد ابوبکر صدیقؓ کے ف ح مؤذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کنیت اُنکی ابو عبدالرحمن ہی اور بعضون نے ابو عبداللہ کہی اور بعضون نے ابو عبدالکریم اور بعضون نے ابو عامر اور مان اُنکی حمامہ ساتھ زیر ح مہملہ اور تخفیف میم کے بلال قدیم الاسلام ہین پہلے اسلام مکہ مین اُنھون ہی نے ظاہر کیا اور عذاب کیے گئے دین خدا مین اور آسان ہوا اُنپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تھا اُنکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اُنکا تھا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کے ہاتھ سے مارا گیا اُسکا قصہ طویل ہی اور کھینچتا تھا اُنکو مالک اُنکا امیہ لوہے کی زرہ مین اور ڈال دیتا آفتاب مین اور کوٹتا تھا اُنکو لکڑی سے پس ابوبکر صدیقؓ نے اُنکو خریدکیا اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نے اُنکو بیچ سال فتح کے ساتھ کہنے اذان کے اوپر کعبہ کے اور فضائل اُنکے بہت ہین اور بس ہی اُنکی فضیلت مین کہ آنحضرت نے فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تھے بلال رضی اللہ سخت گندم گون دراز قد بہت بال والے وفات پائی دمشق مین بیس سال مین اور بعضون نے کہا اٹھارہوین سال مین اور عمر اُنکی کچھ اوپر ساٹھ برس کے تھی اور بعضون نے کہا ستر برس کی اور کچھ احوال انکا اوپر کے باب کی تیسری فصل مین بھی گذرا ہی حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْہَاشِمِیُّ ترجمہ اور حمزہ بیٹے عبدالمطلب کے ہاشمی ف ح اور لقب اُنکا سید الشہدا اور اسد اللہ بھی آیا ہی اور مان اُنکی ہالہ بیٹی وہب کی بہن آمنہ بنت وہب کی کہ جو والدہ تھین آنحضرت کی پس یہ خالہ زاد بھائی بھی تھے حضرت کے اور تھے نہایت شجاع اور قوی اور احوال اُنکے شجاعت ودلاوری کے بہت ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دیکھا مین نے ملائکہ کو کہ غسل دیتے ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہ بھی آیا ہی کہ لکھے ہوئے ہین وہ تردیک خدا تبارک وتعالے کے ساتوین آسمان مین حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ حَلِیْفٌ لِقُرَیْشٍ ترجمہ حاطب بیٹے ابی بلتعہ کے ہم قسم قریش کے ف ح کنیت اُنکی ابو عبد اللہ ہی حاضر ہوئے بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ بعد اُنکے ہوئے وفات پائی سال تیسرے مین بیچ مدینہ کے اور عمر اُنکی پینسٹھ برس کی ہوئی اور قصہ انکی کتابت کا طرف اہل مکہ کے پہلے باب مین گذر چکا اَبُوْ حُذَیْفَۃَ بْنُ عُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْقُرَشِیُّ ترجمہ ابو حذیفہ بیٹے عتبہ بن ربیعہ کے قریشی ف ح اور اُنکے نام مین خلاف ہی اور مشہور یہ ہی کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہی فضلاء صحابہ سے اور مہاجرین اولین سے تھے دونون قبلون کی طرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنے حبشہ اور مدینہ کی طرف اور تھا اسلام انکا پہلے داخل ہونیکے دار ارقم مین اور حاضر ہوئے بدر مین اور اُسکے بعد کے غزوون مین شہید ہوئے روز یمامہ کے اور عمر اُنکی تریپن ۵۳ یا چون ۵۴ برس کی

تھی حَارِثَۃُ بْنُ الرُّبَیِّعِ الْاَنْصَارِیُّ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَھُوَ حَارِثَۃُ ترجمہ حارثہ بیٹے ربیع کے انصاری ف ح ربیع ساتھ پیش ر اور زبر ب اور زیر
ی مشددہ کے اور بعضون نے ساتھ زبر ر اور زیر ب او تخفیف کے بھی ضبط کیا ہے اور صحیح اول ہی ہے سُرَاقَۃَ کَانَ فِی النَّظَّارَۃِ ترجمہ شہید ہوئے
روز بدر کے اور یہ حارثہ ہی بیٹا سراقہ کا تھا یعنے وقت شہید ہونیکے بیچ نظر کرنے والون کے ف ح ربیع نام انکی مان کا ہے اور سراقہ نام انکے باپ کا
اور تھا حارثہ نظر کرنے والون مین نہ قتال کرنے والون مین جیسے کہ احمد و نسائی نے روایت کیا ہے اور حواشی مین لکھا ہے کہ تھا وہ انہ لوگون مین سے
کہ بلند جگہ پر کھڑے تھے تو اوپر احوال دشمنون کے نظر کرین اور خبر دین نظارہ ساتھ زبر نون کے اور تشدید ظا کے وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور یہ
حارثہ نوجوان تھے کہ واسطے نظارگی کے معرکہ مین کھڑے تھے ناگمان ایک تیر پہونچا کہ پھینکنے والا اُسکا معلوم نہ تھا حلق مین انکی لگا پس مان انکی
آنحضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول خدا صلعم تحقیق جانتے ہو تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میرے کہ کسقدر پیارا تھی مجھکو مین اور کسقدر تعلق
تھا مجھکو ساتھ انکے اگر بہشت مین گیا ہے تو صبر کرون اور اگر دوزخ مین گیا تو روؤن مین اسپر جتنا ہو سکے مجھسے اور ایک روایت مین ہے اگر دوزخ مین ہے
تو دیکھیگا خدا مجھسے جو کچھ کہ روؤن گی مین اسپر پس فرمایا آنحضرت نے اے ام حارثہ وہان ایک بہشت نہین ہے کتنی ہی بہشتین ہین اوپر تلے اور تیرا
بیٹا فردوس اعلی مین ہے پس کہا اُسکی مان نے کہ صبر کرونگی مین اسپر خُبَیْبُ بْنُ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ خبیب بیٹے عدی کے انصاری
ف ح ساتھ پیش خ معجمہ کے اور زبر بہلی کے اور جزم ی کے حاضر ہوئے بدر مین اور قید کیے گئے غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسرے کے ہجرت سے
اور مکہ مین لیگئے انکو مشرک پس خریدا انکو حارث بن عامر کے بیٹون نے اور خبیب نے قتل کیا تھا حارث کافر کو روز بدر کے پس خریدا خبیب کو
حارثہ کے بیٹون نے تو کہ قتل کرین اسکو پس رہے وہ قیدی انکے پاس پھر سولی پر کھینچا انکو تنعیم مین اور اول سولی پر اسلام مین یہی کھینچے گئے ہین
اور اول انھون ہی نے جاری کیا طریقہ ادا کرنے دو رکعت کا وقت قتل کے اور قصہ اسکا عجیب ہے چنانچہ مذکور ہے وہ صحیح بخاری مین اور ایک
روایت مین آیا ہے کہ وہ وقت قتل کے کہتے تھے خداوندا مین کسیکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہونچا وے تو پہونچا سلام میرا انکو صلعم
پس جبرئیل آنحضرت کے پاس آئے اور سلام انکا پہونچایا ساری حدیث نقل کی یہ راوی نے خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَۃَ السَّھْمِیُّ ترجمہ
خنیس بیٹے حذافہ سہمی کے ف ح خنیس ساتھ پیش خ معجمہ کے اور زبر نون کے اور جزم ی کے اور سین مہملہ کے آخر مین قریشی تھے اور مہاجرین مین سے
تھے حاضر ہوئے بدر مین بعد ہجرت کرنیکے طرف حبشہ کے پھر حاضر ہوئے احد مین پھر مدینہ مین آئے اور بسبب زخم کے کہ رکھتے تھے جان دی اور وہ خاوند تھے
حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی کے پہلے آنحضرت صلعم کے رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹے رافع کے انصاری ف ع رفاعہ ر کے زیر سے
بدری ہین اور باپ انکے سردار تھے اپنی قوم کے اور بھائی انکے مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئے بدر مین اور احد مین اور تمام جہادون مین رسول
خدا صلعم کے ساتھ اور حاضر ہوئے ساتھ علی کے جنگ جمل و جنگ صفین مین اور بکر اول امارت معاویہ کے رِفَاعَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبُوْ لُبَابَۃَ الْاَنْصَارِیُّ
ترجمہ رفاعہ بیٹے عبد المنذر کے ابولبابہ انصاری ف ع ح یہ اوسی ہین اور سردارون مین سے تھے حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین اور تمام
جہادون مین اور بعضون نے کہا کہ بدر مین نہین حاضر تھے بلکہ امیر کیا تھا آنحضرت نے انکو مدینہ مین اور لگایا انکا حصہ اور ثواب بدر کے ساتھ جیسا کہ حضرت
عثمان کے لیئے لگایا تھا اور وفات انکی حضرت علی کی خلافت مین ہوئی اور قصہ انکے باندھنے کا اپنے تئین ستون مسجد سے واسطے قبول توبہ کے
اُس تقصیر سے کہ واقع ہوئی تھی انسے بیچ قضیہ بنی النضیر کے مشہور ہے اور آنحضرت کی مسجد مین ایک ستون ہے کہ اسکو ستون ابولبابہ کہتے ہین یہ نام انکا
اسی تقریب مذکور سے مشہور ہے اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ ترجمہ زبیر بیٹے عوام کے قریشی ف ح عوام ساتھ زبر عین اور تشدید واو کے
ہین اور زبیر عشرہ مبشرہ مین سے ہین جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت کے قصے مین چار واسطے کر مان انکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پھوپھی آنحضرت کی ہین اور

ام المومنین خدیجہ کی بھی بہن اُنکی ہین اور اسماء بیٹی ابوبکر کی بیوی انکی اسلام لائے وہ اور مان انکی صفیہ ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر اسوقت مین سولہ برس کے تھے اور بعضے
کہتے ہین پچیس برس کے اور عذاب کیا انکو انکے چچانے ساتھ دھوئین کے تو کہ ترک کرین دین اسلام کو لیکن نہ ترک کیا انھون نے اور ہجرت کی حبشہ کی طرف اور حاضر
ہوئے بدر مین اور اور غزوون مین ہمراہ آنحضرت صلعم کے اور ٹھہرے رہے ساتھ آنحضرت کے روز احد کے اور اول تلوار انھون ہی نے کھینچی ہے راہ خدا مین اور
تھے وہ سفید رو دراز قد سبک گوشت بہت مال والے ہلکے رخسار شہید ہوئے روز جمل کے سن چھتیس مین اور عمر انکی چونسٹھ برس کی تھی اور دفن کیے گئے وادی
السباع مین پھر لائے گئے بصرہ مین اور قبر انکی وہان مشہور ہے اور مارا انکو نماز مین ابن جرموز نے کہ امیر المومنین علی کے لشکر مین تھا اور ابن جرموز حضرت علی کے
پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجکو ساتھ قتل زبیر کے حضرت علی نے کہا بشارت ہو تجکو بھی ساتھ آگ دوزخ کے اور قصہ انکے قتل کا احادیث و سیر کی کتابون
مین لکھا ہے زَیْدُ بْنُ سَہْلٍ اَبُوْطَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ زید بیٹے سہل کی کنیت انکی ابوطلحہ انصاری النسب ف ح ع حاضر ہوئے عقبہ مین ساتھ ستر نفر کے اور حاضر ہوئے
بدر مین اور اور غزوون مین کہ بعد بدر کے ہوئے اور وہ کنیت سے کہ ابوطلحہ ہے مشہور تھے اور وہ خاوند ہین ام سلیم کے کہ مان انس بن مالک کی ہین عمدہ تیر اندازی مین
مشہور تھے اور آنحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہے ایک گروہ سے اور ایک روایت مین ہے سو مرد سے اور اور روایت مین ہے ہزار مرد سے بھائی چارہ
کر دیا تھا آنحضرت نے درمیان انکے اور ابوعبیدہ کے اور تھے یہ انصار کے سردارون مین سے اور انکے تونگرون مین سے اور انکے لیے فضائل بہت ہین اور وفات ہوئی
انکی سن اکتیس مین اور عمر انکی ستر برس کی تھی اَبُوْزَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ابوزید انصاری ف ح ع یہ ہی ایک صحابی ہین انمین سے کہ جنھون نے
قرآن کو جمع کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور انس کے چچاون مین سے ہین حاضر ہوئے بدر مین اور مشہور تھے ساتھ سعد قاری کے اور انکے نام
مین اختلاف کیا گیا ہے بعضون نے کہا سعد بن عمیر اور بعضون نے کہا قیس بن سکن سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ سعد بیٹے مالک کے زہری ف ح یعنے سعد
بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سے تھے اور مالک نام ابو وقاص کا ہے زہری قریشی تھے اسلام لائے سعد ابتداء اسلام مین ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر ستران برس کی عمر
مین اور بعضون نے کہا انیس برس کی عمر مین یا اور انھون نے کہا کہ مین تیسرا اسلام کا ہون یعنے دو کے بعد تیسرا مین اسلام لایا اور اول وہی ہین جنھون نے تیر پھینکا راہ خدا مین
حاضر ہوئے وہ بدر مین اور سب جہادون مین ہمراہ آنحضرت کے اور جمع کیا آنحضرت نے انکے لیے اپنی مان اور باپ کو روز احد کے کہ فرمایا تیر پھینک مان اور باپ میرے فدا
ہون تجپر اور تھے وہ ٹھنگنے فربہ کلان سر سخت اونگلیان تھین انکی گندم گون پست بینی بدن پر بال تھے بہت مرے اپنے محل مین کہ عقیق مین تھا تو دیکھئے
دس کوس پر پھر اوٹھا کر لائے گئے مدینہ مین اور دفن کیے گئے بقیع مین سن پچپن مین یا اٹھاون مین معاویہ کے عہد مین کچھ اوپر ستر برس کے تھے اور بعضون نے کہا
بیاسی برس کے اور عشرہ مبشرہ مین سب سے پیچھے یہی مرے ہین اور فتح کی گئی انکے ہاتھ پر ملک عجم اور گری انکی سعی سے بنیاد کسریٰ کے سردارون کی اور مناقب
انکے بہت ہین سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعد بیٹے خولہ کے قریشی ف ح ساتھ زبر معجمہ اور جزم واو کے بنی عامر بن لوی سے تھے اور
بعضون نے کہا حلیف یعنے ہم قسم انکے تھے اور تھے حبشہ کے ہجرت کرنے والون سے ہجرت ثانیہ مین اور بعضون نے کہا حاضر ہوئے بدر مین اور مرگئے مکہ مین
بیچ حجۃ الوداع کے سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعید بیٹے زید کے بیٹے عمرو بن نفیل کے قریشی ف ح نفیل ساتھ پیش نون
اور زبر فا اور جزم یا کے اور کنیت سعید کی ابوالاعور ہے اور وہ قریشی عدوی ہے عشرہ مبشرہ سے ہین بہنوئی عمر بن الخطاب کے قدیم الاسلام کہ اسلام
لائے پہلے آنیکے دار ارقم مین اور حاضر ہوئے تمام جہادون مین ہمراہ آنحضرت کے اور تھے غزوہ بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبداللہ کے واسطے خبر لینے قافلہ قریش کے
گئے تھے گندم گون دراز قد جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت کے گیارھوین پشت مین بیچ کعب بن لوی کے اور اسلام لائے اور وہ بیس برس کی عمر مین
اور کہا دیکھا مین نے اپنے کو کہ باندھا تھا مجکو عمر نے اسلام لانے پر اور اسلام لائین بیوی انکی فاطمہ بیٹی خطاب کی پہلے اپنے بھائی عمر بن الخطاب کے اور
مری وہ عقیق مین قریب مدینہ کے سن اکیاون یا باون مین اور عمر انکی کچھ اوپر ستر برس کی ہوئی اور انکے باپ زید بن نفیل تھے جاہلیت مین دین

ابراہیم اختیار کیا تھا اور ذبائح مشرکون سے پرہیز کیا تھا اور آنحضرت سے بھی پہلے اور ترنے وحی کے ملاقات کی اور انکو موحد ایام جاہلیت کہتے تھے سَھْلُ بْنُ حُنَیْفٍ

الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح بدر اور احد اور جہادون مین حاضر ہوئے اور روز احد کے ساتھ آنحضرت کے ثابت رہے اور بعد

آنحضرت کے مصاحب حضرت علیؓ کے رہے امیر المومنین نے انکو مدینہ مین خلیفہ کیا پھر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین سنہ ۳۸ مین وفات پائی اور علیؓ نے انپر نماز

اور کی ظُھَیْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ وَاَخُوْہُمَا ترجمہ ظہیر بیٹے رافع کے انصاری اور بھائی انکے ف ح ظہیر ساتھ زبر کے ہے اور ملا علی نے کہا ساتھ تصغیر

اور بھائی ظہیر کے ظہیر بن رافع اور ملا علی نے کہا مظہر نام تھا انکا ساتھ پیش میم اور ضمہ ہا کے اور زیر مشدد کے دونون اہل عقبہ ہین حاضر ہوئے بدر مین اور

جہادون مین کہ بعد بدر کے ہوئے عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدِ الْھُذَلِیُّ ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ ہذلی ف ع ساتھ پیش کے اور فتح ذال کے نسبت ہے طرف قبیلہ

بنی ہذیل کے حلیف قبائل قریش سے اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ الزُّھْرِیُّ ترجمہ عبدالرحمن بیٹے عوف کے زہری ف ح اولاد

زہرہ بن کلاب سے جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت صلعم کے کلاب بن مرہ مین چھ واسطے کر اور تھا نام انکا جاہلیت مین عبدالکعبہ پیدا ہوئے دس برس بعد سال

فیل کے اسلام لائے ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر ابتداء اسلام مین اور انکی ماں بھی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی انھون نے حبشہ کو دو ہجرت اور حاضر ہوئے بدر مین

اور تمام جہادون مین ساتھ آنحضرت کے اور ثابت رہے روز احد کے اور پہونچے انکو بیس زخم سے زیادہ اور ادا کی رسول خدا نے انکے پیچھے نماز ایک سفر مین اور حکم

کی آپنے نماز جو کچھ کہ باقی رہی تھی جیسے کہ حکم مسبوق کا ہے مگر غزوہ تبوک مین نہین گئے اور تلافی کی انکے ساتھ تصدق کرنے چار ہزار دینار کی راہ خدا مین بعد

ازان ساتھ چالیس ہزار دینار کے اور سوار کیا لوگون کو پانسو گھوڑون پر راہ خدا مین پھر پانسو اونٹون پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی بعد آنحضرت کے

اور تھا اکثر اموال انکا تجارت سے اور مناقب انکے بہت ہین اور تھے وہ دراز قد تنک چہرہ سرخ سفید لنگڑے ہو گئے تھے بسبب تیرون کے کہ انکے پاؤن مین لگے تھے

اور تھے اغنیاء صحابہ سے اور وقت ہجرت کرنیکے مدینہ کو فقیر تھے اور یہ خیر و برکت انکو مدینہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار بیویان رکھتے تھے اور

صلح کی گئین وہ چوتھائی آٹھوین حصہ پر کہ حق انکا تھا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کے اور وصیت کی وقت وفات کے ہر ایک کے لیے اہل بدر مین سے چار

چار سو دینار کے دینیکی اور تقسیم کی گئی میراث انکی ایک ہزار اور ساٹھ نفر پر پس پہونچے ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب سنی انھون نے حدیث عائشہؓ

سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا دیکھا مین نے عبدالرحمن بن عوف کو کہ جاتے ہین بہشت مین اور بیٹھتے ہین اسمین بطریق جیسے کہ لڑکون کی

چال ہے سرین پر تصدق کیے ساتھ تمام قافلہ کے کہ شام سے آیا تھا سات سو اونٹ پالانون اور جھولون سمیت بسبب شکرانہ اس بشارت دخول جنت کے اور تھے وہ

رضی اللہ عنہ کہ دراز ادا کرتے تھے نماز کو پہلے ظہر سے اور روایت ہے کہ وقت وفات کے اور بیہوش ہوئے اور جب ہوش مین آئے تو کہا کہ آئے میرے پاس دو فرشتے

سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگے حاکم عزیز امین کے لیجاتے ہین ہم اور دو فرشتے اور آئے اور کہا کہ انکو کہان لیے جاتے ہو انھون نے کہا لیے جاتے ہین

ہم اسکو آگے عزیز امین کے ان فرشتون نے کہا کہ چھوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہے سعادت نے اسمین جس وقت کہ ماں کے پیٹ مین تھا روایت کیا اسکو نعیم

اور ابن عساکر نے اور تھے فتوے دیا کرتے تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے عہد مین اور وفات پائی حضرت عثمانؓ کی خلافت مین اور جب وفات

پائی تو حضرت علیؓ نے کہا کہ جا اے ابن عوف کہ صاف جتید ہی و درو کی رادی ہی مناقب انکے بہت ہین اور انکے اسلام لانے کا قصہ غریب ہے

اسماء الرجال مین اسکو نقل کیا ہے مینے عُبَیْدَۃُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِیُّ ترجمہ عبیدہ بیٹے حارث کے قرشی ف ح کنیت انکی ابوالحارث

اور بعضون نے کہا کہ ابومعاویہ عبیدہ بیٹے حارث کے بیٹے عبدالمطلب کے بیٹے عبد مناف کے آنحضرت سے دس برس بڑے تھے اسلام لائے

پہلے آنیکے دار ارقم مین اور ہجرت کی انھون ساتھ دو بھائیون اپنے کے طفیل اور حصین نام رکھتے تھے اور لڑے روز بدر کے ولید بن

عتبہ سے اور دو زخم ہوئین درمیان انکے اور مارے عبیدہ آخر اور مارا گیا ولید بھی اسی روز روایت کی انسے علی بن ابی طالب نے کہا عبادۃ

الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيُّ ترجمہ عبادہ بیٹے صامت کے انصاری ف ح انصار کے سردارون مین سے تھے حاضر ہوئے عقبہ اولے اور ثانیہ اور ثالثہ مین
اور حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہادون مین اور یہ ایک شخص تھے انمین سے کہ جنھون نے جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور تھے
دراز قد جسیم خوب صورت بھیجا انکو عمر رضی اللہ عنہ نے شام مین قاضی و معلم کر کر پس حمص مین اقامت کی بعد ازان فلسطین مین آرہے اور رملہ مین
وفات پائی اور بعضون نے کہا بیت المقدس مین سن چونتیس مین اور عمر ہوئی انکی بہتر برس کی اور بعضون نے کہا کہ معویہؓ کے زمانہ تک باقی تھے
عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کی ف ح ع انصاری ہین حاضر ہوئے بدر مین اور سکونت اختیار
کی مدینہ مین اور لاولد مرے مدینہ ہی مین بیچ آخر ایام معویہؓ کے اور تھے قدیم الاسلام اور یہ ان لوگون مین سے ہین کہ نازل ہوئی انکے حق مین
وَتَرَى اَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ یعنے اور دیکھتا ہے تو آنکھین انکی کہ جاری ہین انسے آنسو اور روایت کی حضرتؐ سے ایک حدیث کہ فرمایا
نہین ڈرتا ہون مین تمپر فقر سے ڈرتا ہون مین فراخی دنیا سے الخ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ ترجمہ عقبہ بیٹے عمرو کے انصاری ف
ع ح کنیت انکی ابو مسعود ہے اور بدری ہین مشاہیر صحابہ سے حاضر ہوئے عقبہ ثانیہ مین اور جمہور اسپر ہین کہ نسبت انکی طرف بدر کے
بسبب سکونت کے ہے کہ وہان رہتے تھے نہ بسبب حاضر ہونیکے جنگ بدر مین وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت مین
اور بعضے کہتے ہین بعد انکے سن اکتالیس ۴۱ یا بیالیس ۴۲ مین عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ ترجمہ عامر بیٹے ربیعہ کے عنزی ف ح ساتھ مین
مہملہ اور نون مفتوحتین کے اور زے نسبت ہے عنزہ کی طرف کہ انکے اجداد سے ہے اور جامع الاصول مین الغنوی ساتھ غین معجمہ اور واو کے
حلیف بنی عدی ہے اور اسلیے اسکی نسبت مین عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف مین حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونون ہجرتین اور
حاضر ہوئے بدر مین اور سب جہادون مین اور اسلام لائے پہلے عمر رضی اللہ عنہ کے اور وفات پائی سن بتیس ۳۲ یا پینتیس ۳۵ مین اور قول اول
مشہور تر ہے اور ثانی موافق تر ہے ساتھ اس مضمون کے کہ کاشف مین کہا کہ مرے پہلے عثمانؓ کے عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ ترجمہ
عاصم بیٹے ثابت کے انصاری ف ح حاضر ہوئے بدر مین اور وہ شخص ہین کہ نگاہ رکھا انکو زنبورون یعنے بھڑون نے جسوقت کہ چاہا
مشرکون نے کہ سر انکا کاٹ لین بسبب اسکے کہ مار ڈالا تھا انھون نے کسی سردار کو انکے سردارون مین سے اور انھون نے دعا کی تھی
خدا عزوجل سے کہ ہاتھ مشرک کا مجکو نہ پہونچے پس بھیجا خداے تعالے نے زنبورون کو پس بچایا انکو مشرکون کے ہاتھ سے اور جب رات
ہوئی ایک رو آئی اور انکو لے گئی اور یہ قضیہ غزوہ رجیع مین ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن عمر بن الخطاب کے ہین رضی اللہ عنہما
عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيُّ ترجمہ عویم بیٹے ساعدہ کے انصاری ف ح حاضر ہوئے دونون عقبون اور بدر مین اور تمام
غزوون مین اور وفات پائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اور عمر انکی پینسٹھ ۶۵ یا چھیاسٹھ ۶۶ برس کی ہوئی عِتْبَانُ بْنُ
مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ ترجمہ عتبان بیٹے مالک کے انصاری ف ح حاضر ہوے بدر مین روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
انسے روایت کی انس بن مالک اور محمود بن ربیع نے اور تھے وہ نابینا اور قصہ انکے عذر کرنیکا اسی مسجد مین اور آنے آنحضرت
صلعم کا انکے گھر مین اور ادا کرنے نماز کا اسمین تو کہ اسکو جگہ نماز کی پکڑین مذکور ہے صحیح بخاری مین اور وہ خزرجی سلمی ہین معویہؓ کے
زمانہ مین وفات پائی قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ ترجمہ قدامہ بیٹے مظعون کے ف ح ساتھ زبر میم اور جزم ظاء معجمہ کے اور عین مضموم کے
اور قدامہ ساتھ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کے قریشی ہین ماموں عبداللہ بن عمرؓ کے ہجرت کی حبشہ مین اور حاضر ہوئے
بدر مین اور تمام جہادون مین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عامل کیا انکو عمرؓ بن الخطاب نے بحرین کا بعد ازان معزول کیا

روایت کی ہے انسے عبداللہ بن عمر نے اور وفات پائی سن چھتیس ہجری میں اٹھتر برس کی عمر میں قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ قتادہ بیٹے نعمان کے انصاری ف ح ع صحابی ہیں اور مشہور قتادہ تابعی اور ہیں کہ بصری ہیں اور نابینا حافظ مفسر حافظہ خوب رکھتے تھے اپنے زمانہ میں کہ جو سنتے تھے بھولتے نہ تھے روایت رکھتے ہیں انس بن مالک سے اور حسن بصری سے اور سعید بن مسیب سے اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوئے عقبہ میں اور بدر میں اور انکے بعد کے جہادوں میں مرے سنہ تئیس ہجری میں اور نماز پڑھی انپر عمر رضی اللہ عنہ نے اور تھے فضلاء صحابہ سے مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف ح ع ساتھ زیر میم اور پیش میم کے اور اخیر میں ح ہے خزرجی ہیں حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں وہ اور باپ انکے عمرو بن الجموح اور یہ وہی ہیں کہ قتل کیا انھوں نے ساتھ معاذ بن عفراء کے ابوجہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم میں ہو چکا ہے مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاَخُوْہُ ترجمہ معوذ بیٹے عفراء کے اور بھائی انکے ف ح ع یعنے معاذ بن عفراء اور معوذ ساتھ پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کے اور عفراء ساتھ زبر عین مہملہ اور جزم ف کے اور ممدودہ کے نام انکی ماں کا ہے اور نام انکے باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہے باعانت اپنے بھائی معاذ کے اور معوذ نے بعد انکے قتال کیا اور مارے گئے اور معاذ باقی رہے اور جہادوں میں لڑے پس معوذ اور معاذ بیٹے عفراء کے دونوں اہل بدر سے ہیں اور انکا ایک بھائی اور ہے کہ نام اسکا عوف ہے وہ بھی بدر میں مارا گیا مَالِکُ بْنُ رَبِیْعَۃَ اَبُوْ اُسَیْدٍ ترجمہ مالک بیٹے ربیعہ کے ابواسید انصاری ف ح ساتھ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کے ابواسید کنیت مالک کی ہے اور مشہور ہیں ساتھ کنیت کے حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں اور وہ ساعدی ہیں مرے سنہ ساٹھ میں ستتر یا اٹھتر برس کی عمر میں بعد نابینا ہونیکے اور بدریوں میں سب سے پیچھے یہی مرے ہیں مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹے اثاثہ کے بیٹے عباد کے بیٹے مطلب کے بیٹے عبد مناف کے ف ح ع مسطح ساتھ زیر میم اور جزم سین اور زبر ط کے اور اثاثہ ساتھ پیش ہمزہ کے اور دو ثا مثلثہ کے اور عباد ساتھ زبر عین اور تشدید ب کے مسطح حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور اور جہادوں میں کہ بعد انکے ہوئے اور یہ وہ ہیں کہ کہا عائشہ کے حق میں جو کچھ کہا قضیہ افک یعنے بہتان زنا میں اور حد ماری ہمارے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو لوگوں میں کہ درے لگائے انکو اور کہتے ہیں کہ مسطح لقب انکا ہے اور نام انکا عوف اور وفات ہوئی انکی سن چونتیس میں اور عمر انکی چھپن برس کی ہوئی مُرَارَۃُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مرارہ بیٹے ربیع کے انصاری ف ح مرارہ ساتھ پیش میم کے اور تخفیف رے کے اور ربیع ساتھ زبر را اور زیر ب کے مرارہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور یہ انتین تینوں میں سے ہیں کہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے بہت مشہور انمیں کعب بن مالک ہیں دوسرے ہلال بن امیہ اور تیسرے یہ اور توبہ قبول کی انکے حق عزوجل نے اور نازل کیں آیتیں قرآن کی انکے حق میں اور اسی سبب سے نام رکھا گیا اسکا سورۂ توبہ مَعْنُ بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ معن بیٹے عدی کے انصاری ف ح معن ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور عدی ساتھ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید ی کے یہ ہم قسم ہیں بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے انکو انصاری حاضر ہوئے بدر میں اور اور جہادوں میں کہ بعد انکے ہوئے اور حاضر ہوئے عقبہ میں اور بھائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان انکے اور درمیان زید بن الخطاب کے کہ جو بھائی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور شہید ہوئے دونوں معرکہ یمامہ کے حضرت صدیق کی خلافت میں مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْکِنْدِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُھْرَۃَ ترجمہ مقداد بیٹے عمرو کے کندی ہم قسم بنی زہرہ کے ف ح ع مقداد ساتھ زیر میم کے اور کندی ساتھ زیر کاف اور جزم نون کے اور انکو مقداد بن الاسود بھی کہتے تھے اور کندی اس سبب سے کہتے تھے کہ باپ انکا عمرو ہم قسم کندہ کا تھا اور ہم قسم ہوئے وہ خود اسود بن یغوث زہری سے

اس سبب سے زہری کہا اور انکو ابن الاسود بھی اسی سبب کہتے تھے اور قدیم الاسلام تھے وہ اور بعض کہتے ہین بعد پانچ آدمیون کے چھٹے یہ اسلام لائے اور بہت نیک
اور نیک تھے اصحاب پیغمبر خدا صلعم کے بیچ روایت کی ہین انسے حدیثین علی بن ابی طالب و طارق بن شہاب وغیرہ نے اور وفات پائی جرف مین
کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سے اور اٹھاکر لائے گئے طرف مدینہ کے اور دفن کیے گئے بقیع مین سنہ تینتیس مین اور عمر انکی ساٹھ برس کی ہوئی
اور نماز ادا کی اُنپر عثمان بن عفان رض نے هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ ترجمہ ہلال بیٹے امیہ کے انصاری ف ح ایک صحابی ہین ان
تینون مین سے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے اور توبہ قبول کی خداتعالے نے انکی قذف لیے بہتان زنا کیا اپنی بیوی کو پس لعان کی
حاضر ہوے بدر مین اور روایت کی انسے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ راضی ہوا اللہ
انسے سب سے فائدہ جلیلہ جاننا چاہیے کہ اہل بدر کے نامون کی گنتی مین اختلاف ہی بعضون نے تین سو پندرہ اور بعضون نے تین
سو تیرہ چنانچہ تین سو پندرہ اور ستو کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کیے ہین پینتالیس تو یہی
مین اور مابقی اور اور جعفر بن حسن بن عبد الکریم برزنجی رح نے ایک رسالہ متضمن اسماء مبارک انکے مین مع فضائل و فوائد انکے کے
مسمی بجالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکھا ہی اسمین تین سو تریسٹھ لکھے ہین کتنی ہی کتابون سے لیکن لکھا ہی کہ مرجح اقوال سے
یہ گنتی اشخاص بدر کے یہ ہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب نے لکھا ہی پس اس عاجز نے اسماء مبارک مذکورہ
استیعاب سے نقل کیے اور فضائل و فوائد بطریق اختصار کے رسالہ مذکورہ سے نقل کیے اور اسماء مبارک کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن لفظ
و دعا و توسل کر لکھا ہی مینے بھی اسی طرح لکھا اور اخیر مین آپکے ایک دعا طویل مشکل المعانی لکھی تھی اس عاجز نے بجاے اسکے ایک دعا جامع
حدیث شریف کی لکھدی ہی تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کچھ انکے فضائل مین سے سنا چاہیے کہ اللہ تعالے نے بشارت دی ہی انکو جنت کی
اپنی نبی صلعم کی زبان پر کہ فرمایا انکے حق مین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنے تحقیق واجب ہوئی تمھارے لیے جنت اور آور انکے فضائل مین سے یہ ہی کہ
اللہ تعالے نے بخشدیے انکے لیے اگلے پچھلے گناہ انکے یہان تک کہ اگر فرض کیا جاوے صادر ہونا گناہ کا کسی سے انمین سے تو حاجت توبہ کی نہین
تھی اسکو اسلیے کہ جب واقع ہو واقع ہوا بخشا گیا اگرچہ مترتب ہوا سکے فاعل پر حکم اسکا شرعا دنیا مین اور آور انکے فضائل مین سے یہ ہی کہ
حاضر ہوے ملائکہ ساتھ انکے جنگ بدر مین اور قتال کیا انمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنے انکے کے احد اور حنین مین اختلاف ہی اور خواص انکے اسماء کے
یہ ہین کہ کہا برہان حلبی نے اپنی سیرت مین اور ذکر کیا دوانی نے کہ انھون نے سنا مشایخ حدیث سے یہ کہ دعا وقت ذکر ہونے اہل بدر کے قبول کیجاتی ہی
اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہی اور کہا شیخ عبد اللطیف نے اپنے رسالہ مین کہ ذکر کیا ہی بعضے علماء نے کہ بہت اولیا دیے گئے ہین ولایت ساتھ برکت نامون
انکے کے اور بلاشبہ بہت مریضون نے مانگی اللہ تعالے سے شفا بوسیلہ اہل بدر کے بیچ شفاء بیماریون اپنے کے پس شفا دی گئی اس سے اور
کہا بعضے عارفین نے کہ نہین رکھا مینے ہاتھ اپنا بیمار کے سر پر اور پڑھے مینے نام انکے بہ نیت خالص مگر کہ شفا دی اسکو اللہ نے اور اگر حاضر ہوتی
ہوتی اجل اسکی تو تخفیف دیتا اللہ اس سے اور کہا بعضون نے کہ تجربہ کیا مینے انکے نامون کا بیچ امور مہمہ کے اندوہ پڑھنے اور لکھنے کی
پس نہین دیکھی مینے کوئی دعا جلد تر اس سے قبولیت مین اور روایت کیا گیا جعفر بن عبد اللہ رح سے کہ انھون نے کہا وصیت کی
مجکو میرے والد نے رسول خدا صلعم کے اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنیکی ساتھ اہل بدر کے بیچ تمام مہمات کے اور کہا مجکو کہ اے
بیٹے میرے دعا وقت ذکر کرنے انکے کے قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان گھیر لیتے ہین
بندے کو جبکہ ذکر کرتا ہی انکو یا کہا وقت دعا کرنیکے ساتھ نامون انکے کے اور تحقیق جسنے ذکر کیا انکو ہر رات مین اور سوال کیا اللہ تعالے سے

حاجت مین روا کیجاتی ہے حاجت اسکی لیکن لائق ہے اسکے لیے کہ ذکر کرے انکا یعنی قضاء مہم کے یہ کہ رضی اللہ عنہ کہے وقت ذکر کرنے نام ہر ایک کے آنمین سے لیکن
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسی طرح انکے آخر تک بسبب اسکے بہت دعا قبول ہوتی ہے
اور بہت سے حکایات مقبولیت دعا کے ببرکت نامون انکے کے لکھے ہین بخوف درازگی کے اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہے انکے اسماء مبارک کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم اسألک بسیدنا محمدن المہاجر صلی اللہ علیہ وسلم وبسیدنا عبد اللہ بن عثمان ابی بکرن الصدیق
القرشی وبسیدنا عمر بن الخطاب العدوی وبسیدنا عثمان بن عفان القرشی خلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی ابنتہ وضرب لہ بسہمہ وبسیدنا علی بن ابی طالب الہاشمی وبسیدنا ایاس بن البکیر وبسیدنا
بلال بن رباح مولی ابی بکرن الصدیق القرشی وبسیدنا حمزۃ بن عبد المطلب الہاشمی وبسیدنا حاطب بن ابی
بلتعۃ حلیف لقریش وبسیدنا ابی حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی وبسیدنا حارثۃ بن الربیع الانصاری قتل یوم
بدر وہو حارثۃ بن سراقۃ وکان فی النظارۃ وبسیدنا خبیب بن عدی الانصاری وبسیدنا خنیس بن حذافۃ السہمی
وبسیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری وبسیدنا رفاعۃ بن عبد المنذر ابی لبابۃ الانصاری وبسیدنا الزبیر بن العوام القرشی
وبسیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی وبسیدنا سہل بن حنیف الانصاری وبسیدنا زید بن سہل ابی طلحۃ الانصاری
وبسیدنا ابی زید الانصاری وبسیدنا سعد بن مالک الزہری وبسیدنا سعد بن خولۃ القرشی وبسیدنا ظہیر بن رافع
الانصاری واخیہ وبسیدنا عبد اللہ بن مسعود الہذلی وبسیدنا عتبۃ بن مسعود الہذلی وبسیدنا عبد الرحمن بن عوف
الزہری وبسیدنا عبیدۃ بن الحارث القرشی وبسیدنا عبادۃ بن الصامت الانصاری وبسیدنا عمرو بن عوف حلیف
بنی عامر بن لؤی وبسیدنا عقبۃ بن عمرو الانصاری وبسیدنا عامر بن ربیعۃ العنزی وبسیدنا عاصم بن ثابت الانصاری
وبسیدنا عویم بن ساعدۃ الانصاری وبسیدنا عتبان بن مالک الانصاری وبسیدنا قدامۃ بن مظعون وبسیدنا قتادۃ
بن النعمان الانصاری وبسیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح وبسیدنا معوذ بن عفراء واخیہ مالک بن ربیعۃ وبسیدنا ابی اسید
الانصاری وبسیدنا مسطح بن اثاثۃ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف وبسیدنا مرارۃ بن الربیع الانصاری وبسیدنا معن
عدی الانصاری وبسیدنا مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرۃ وبسیدنا ہلال بن امیۃ الانصاری وبسیدنا ابی عمرو بن
سعد بن معاذ الاشہلی الانصاری وبسیدنا اسید بن حضیر الانصاری الاشہلی وبسیدنا اسید بن ثعلبۃ الانصاری وبسیدنا
انیس بن قتادۃ الانصاری وبسیدنا انس بن معاذ النجاری وبسیدنا انس بن اوس الانصاری الاشہلی وبسیدنا اوس
بن ثابت النجاری الانصاری وبسیدنا اوس بن خولی الانصاری وبسیدنا اوس بن الصامت الخزرجی الانصاری وبسیدنا
اسعد بن زرارۃ النجاری الانصاری الخزرجی وبسیدنا الاسود بن زید بن غنم الانصاری وبسیدنا ایاس بن ودقۃ
الانصاری من بنی سالم بن عوف الخزرجی وبسیدنا الارقم بن ابی ارقم الہاشمی وبسیدنا براء بن عازب الخزرجی
الانصاری وبسیدنا بشر بن البراء بن معرور الانصاری الخزرجی وبسیدنا بشیر بن سعد الخزرجی الانصاری وبسیدنا
بسیس بن زید الانصاری وبسیدنا بحیر بن ابی بجیر الجہنی النجاری وبسیدنا اشعث بن عمرو الخزرجی الانصاری
وبسیدنا ثابت بن ثعلبۃ الانصاری الخزرجی وبسیدنا تمیم بن یعار الانصاری الخزرجی وبسیدنا تمیم الانصاری

مولیٰ بنی غنم وسیدنا تمیم مولیٰ خراش بن الصمۃ وسیدنا ثابت بن الجذع الانصاری الاشہلی وسیدنا ثابت بن
ہزال بن عمرو الانصاری العوفی وسیدنا ثابت بن عمرو بن زید النجاری الانصاری وسیدنا ثابت بن خالد بن عمرو بن
النعمان النجاری الانصاری وسیدنا ثابت بن خنساء النجاری الانصاری وسیدنا ثابت بن اقرم الانصاری حلیف
بنی عمرو بن عوف وسیدنا ثابت بن زید الاشہلی الانصاری وسیدنا ثابت بن ربیعۃ الانصاری الخزرجی وسیدنا
ثابت بن عامر الانصاری وسیدنا ثابت بن عبید الانصاری وسیدنا ثابت بن الحارث الانصاری وسیدنا ثعلبۃ بن
غنمۃ الانصاری وسیدنا ثعلبۃ بن ساعدۃ الساعدی الانصاری وسیدنا ثعلبۃ بن عمرو النجاری الانصاری وسیدنا ثعلبۃ بن حاطب
الانصاری وسیدنا ثقف بن عمرو السلمی وسیدنا جابر بن خالد بن مسعود الانصاری النجاری وسیدنا جابر بن عبد اللہ الحرامی الانصاری
وسیدنا جبار بن صخر الانصاری وسیدنا جبیر بن ایاس الانصاری الزرقی وسیدنا حارثۃ بن النعمان النجاری الانصاری
وسیدنا حارثۃ بن مالک الانصاری الزرقی وسیدنا حارث بن حمیر الاشجعی الانصاری وسیدنا الحارثۃ بن حمیر الانصاری
وسیدنا حارث بن ہشام المخزومی القرشی وسیدنا الحارث بن عتیک النجاری وسیدنا الحارث بن قیس الانصاری
وسیدنا الحارث بن اوس الانصاری وسیدنا الحارث بن انس الاشہلی الانصاری وسیدنا الحارث بن النعمان القیسی
وسیدنا الحارث بن النعمان بن خزمۃ الخزرجی الانصاری وسیدنا حریث بن زید الخزرجی الانصاری وسیدنا الحلیم بن عمرو
الثمالی وسیدنا حبیب مولیٰ الانصاری وسیدنا الحصین بن الحارث المطلبی وسیدنا حاطب بن عمرو الاوسی وسیدنا
حرام بن ملحان النجاری وسیدنا الحباب بن المنذر الانصاری السلمی وسیدنا خالد بن البکیر وسیدنا خالد بن العاصی قتل یوم
بدر وسیدنا خالد بن قیس الانصاری العجلانی وسیدنا خلاد بن رافع العجلانی الانصاری وسیدنا خلاد بن سوید
الانصاری الخزرجی وسیدنا خلاد بن عمرو الانصاری السلمی وسیدنا خزیمۃ بن ثابت الانصاری وسیدنا خارجۃ
بن زید الانصاری الخزرجی وسیدنا خارجۃ بن حمیر الاشجعی وسیدنا خباب بن الارت الخزاعی وسیدنا خباب مولیٰ
عتبۃ بن غزوان وسیدنا خریم بن فاتک الاسدی وسیدنا خراش بن الصمۃ الانصاری السلمی وسیدنا خولی بن
خولی العجلی الجعفی وسیدنا خبیب بن اساف الانصاری وسیدنا خوات بن جبیر الانصاری وسیدنا خیثمۃ بن الحارث
الانصاری وسیدنا خلیفۃ بن عدی الانصاری وسیدنا خلیدۃ بن قیس الانصاری وسیدنا ذکوان بن عبد قیس
الانصاری وسیدنا ذی المخبر الخثعمی وسیدنا ذی الشمالین الخزاعی وسیدنا رافع بن مالک الانصاری الخزرجی
وسیدنا رافع بن الحارث الانصاری وسیدنا رافع بن المعلی الانصاری وسیدنا رافع بن عنجدۃ الانصاری العوفی وسیدنا رافع
بن سہل الانصاری وسیدنا رافع بن یزید الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن عمرو الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری
وسیدنا رفاعۃ بن الحارث الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن عمرو الجہنی وسیدنا ربعی بن رافع الانصاری وسیدنا
ربیع بن ایاس الانصاری واخیہ وسیدنا رخیلۃ بن ثعلبۃ الانصاری البیاضی وسیدنا زید بن الخطاب العدوی
وسیدنا زید بن حارثۃ الکلبی وسیدنا زید بن اسلم العجلانی الانصاری وسیدنا زید بن الدثنۃ الانصاری
البیاضی وسیدنا زید بن عاصم المازنی الانصاری وسیدنا زیاد بن لبید الانصاری البیاضی وسیدنا زیاد بن

عَمرٍو الانصاریّ وسیدنا[152] زیاد بن کعب الانصاریّ وسیدنا[153] زاہر بن حرام الاشجعیّ وسیدنا[154] طلیب بن عمرو القرشیّ
وسیدنا[155] الطفیل بن الحارث المطلبیّ واخیہ قُتِلَ یومَ بدرٍ وسیدنا[156] الطفیل بن مالک الانصاریّ وسیدنا[157] کعب بن
عمرو الانصاریّ السلمیّ وسیدنا[158] کعب بن زید النجاریّ الانصاریّ وسیدنا[159] کعب بن جماز الانصاریّ وسیدنا[160] النار
بن حصن الانصاریّ وسیدنا[161] محمد بن مسلمۃ الانصاریّ وسیدنا[162] معاذ بن عفراء الانصاریّ وسیدنا[163] عوف
بن العفراء قُتِلَ یومَ بدرٍ وسیدنا[164] مُعوّذ وسیدنا[165] معاذ بن ماعص الانصاریّ وسیدنا[166] مالک بن عمیلۃ العبدیّ
وسیدنا[167] مالک بن قدامۃ الانصاریّ وسیدنا[168] مالک بن رافع العجلانیّ وسیدنا[169] مالک بن عمرو السلمیّ وسیدنا[170] مالک بن
امیۃ بن عمرو السلمیّ وسیدنا[171] مالک بن ابی خولی العجلانیّ وسیدنا[172] مالک بن نمیلۃ الانصاریّ وسیدنا[173]
معمر بن الحارث الجمحیّ وسیدنا[174] محرز بن نضلۃ الاسدیّ وسیدنا[175] محرز بن عامر الانصاریّ وسیدنا[176] معن بن یزید
السلمیّ وسیدنا[177] معبد بن قیس الانصاریّ وسیدنا[178] المنذر بن عمرو الانصاریّ الخزرجیّ وسیدنا[179] المنذر بن الاوسیّ
وسیدنا[180] المنذر بن قدامۃ الانصاریّ وسیدنا[181] معقب بن الحمراء الانصاریّ وسیدنا[182] معتب بن بشیر الانصاریّ
وسیدنا[183] مصعب بن عمیر القرشیّ وسیدنا[184] مبشر بن عبد المنذر الاوسیّ وسیدنا[185] ملیل بن وبرۃ الانصاریّ وسیدنا[186]
مہجع بن صالح مولی عمر بن الخطاب وسیدنا[187] مدلاج بن عمرو السلمیّ وسیدنا[188] نوفل بن ثعلبۃ الانصاریّ وسیدنا[189] النعمان
بن عبد النجاریّ وسیدنا[190] النعمان بن عصر الانصاریّ وسیدنا[191] النعمان بن عمرو الانصاریّ وسیدنا[192] النعمان بن ابی خرمۃ الانصاریّ
وسیدنا[193] النعمان بن سنان الانصاریّ وسیدنا[194] ابن نضر الحارث الانصاریّ الظفریّ وسیدنا[195] نحاث بن ثعلبۃ الانصاریّ
وسیدنا[196] نعیمان بن عمرو النجاریّ وسیدنا[197] صہیب سنان الرومیّ وسیدنا[198] صفوان بن امیۃ بن عمرو السلمیّ واخیہ[199]
مالک بن امیۃ وسیدنا[200] الضحاک بن حارثۃ الانصاریّ وسیدنا[201] الضحاک بن عبد الانصاریّ النجاریّ وسیدنا[202] عبد اللہ بن
ثعلبۃ الانصاریّ وسیدنا[203] عبد اللہ بن جبیر الانصاریّ وسیدنا[204] عبد اللہ بن الحمیر الاشجعیّ وسیدنا[205] عبد اللہ بن رواحۃ الانصاریّ
وسیدنا[206] عبد اللہ بن رافع الانصاریّ وسیدنا[207] عبد اللہ بن ربیع الانصاریّ وسیدنا[208] عبد اللہ بن طارق الانصاریّ وسیدنا[209]
عبد اللہ بن کعب الانصاریّ وسیدنا[210] عبد اللہ بن مظعون الجمحیّ وسیدنا[211] عبد اللہ بن النعمان الانصاریّ وسیدنا[212]
عبد اللہ بن عبد اللہ بن سلول الانصاریّ وسیدنا[213] عبد اللہ بن عمرو بن حرام الانصاریّ وسیدنا[214] عبد اللہ بن عامر الانصاریّ
وسیدنا[215] عبد اللہ بن عمیر الانصاریّ وسیدنا[216] عبد اللہ بن عبس الخزرجیّ وسیدنا[217] عبد اللہ بن سلمۃ العجلانیّ وسیدنا[218]
عبد الرحمن بن کعب المازنیّ وسیدنا[219] عبد الرحمن بن جبیر الانصاریّ وسیدنا[220] عبد الرحمن بن عبد اللہ الانصاریّ
وسیدنا[221] عبد الرحمن بن سہل الانصاریّ وسیدنا[222] عبید بن اوس وسیدنا[223] عبید بن زید الانصاریّ وسیدنا[224] عبد ربہ
بن حق الانصاریّ وسیدنا[225] عبد یالیل بن ناشب اللیثیّ وسیدنا[226] عباد بن عبید التیہان وسیدنا[227] عباد بن قیس الانصاریّ
وسیدنا[228] عمیر بن حرام الانصاریّ وسیدنا[229] عمرو بن قیس الانصاریّ وسیدنا[230] عمرو بن ثعلبۃ الانصاریّ وسیدنا[231]
سفیان بن بشر الانصاریّ وسیدنا[232] سالم بن عمیر الانصاریّ وسیدنا[233] سنان بن سنان الاسدیّ وسیدنا[234] سماک بن
خرشۃ الانصاریّ وسیدنا[235] سہل بن عتیک الانصاریّ وسیدنا[236] سہیل بن رافع الانصاریّ وسیدنا[237] السائب

بْنِ مَظْعُونٍ الْجُمَحِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي مُعَاذٍ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اُسَيْرَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ
النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَتِيكِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَنْتَرَةَ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا غَنَّامِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرٍ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ الزُّرَقِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَوْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ
عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ
مِلْحَانَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ الْقُرَشِيِّ الْفِهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُوَيْدِ بْنِ مَخْشِيٍّ الطَّائِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سُلَيْطِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْطِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُبَيْعِ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَوَادِ بْنِ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ
السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيِّ وَبِسَيِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ اَبِي وَهْبٍ
الْاَسَدِيِّ حَلِيفِ عَبْدِ شَمْسٍ وَبِسَيِّدِنَا هَانِئِ بْنِ نِيَارٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ الْمُعَلَّى الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ
خَوْلِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ وَبِسَيِّدِنَا وَهْبِ بْنِ اَبِي شَرْحٍ الْفِهْرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا وَدِيعَةَ بْنِ عَمْرٍو
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْحَمْرَاءِ مَوْلَى الْحَارِثِ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي خَالِدٍ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي خُزَيْمَةَ بْنِ اَوْسٍ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمٍ اَبِي كَبْشَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّوْسِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي مُلَيْلٍ الضَّبِّيِّ وَ
بِسَيِّدِنَا اَبِي الْمُنْذِرِ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِيِّ الْقُرَشِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَزِيدَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي عَيَّاشٍ الْحَارِثِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ الْاَخْنَسِ السُّلَمِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا اَبِي اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي اِسْرَائِيلَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي الْاَعْوَرِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سُهَيْلٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلِيٍّ مَوْلَى حَاطِبِ
بْنِ بَلْتَعَةَ وَبِسَيِّدِنَا سَالِمٍ مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَ
بِسَيِّدِنَا اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِي فَضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ الْمُهَاجِرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ
الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سِمَاكِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا
اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بَابُ ذِکْرِ الْیَمَنِ وَالشَّامِ وَذِکْرِ اُوَیْسِ الْقَرَنِیِّ

یہ باب ہے بیچ ذکر یمن اور شام کے اور ذکر اویس قرنی کے **ف** ح یمن ساتھ دو زبروں کے وہ شہر کہ جانب یمین لینے داہنی کعبہ کے ہیں اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتھ تخفیف ہی کے منسوب طرف یمن کے اور بعضوں نے ساتھ تشدید ی کے کہا ہے اور شام وہ شہر کہ بائیں طرف کعبہ کے ہیں اور شام جانب چپ کو کہتے ہیں جیسے کہ یمین جانب راست کو اور شام ساتھ ہمزہ اور بیدہ وانہ ہمزہ کے دونوں طرح آیا ہے اور قرن ساتھ زبر قاف اور رے کے ایک شہر ہے یمن کے شہروں میں سے اور قرن میقات اہل نجد کی ہے ساتھ جزم رے کے ہے اور وہ ایک قریہ ہے نزدیک طائف کے اور نام ہے وہاں کے سارے جنگل کا اور خطا کی ہے جوہری نے بیچ حرکت دینے اسکے کے اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اسکی اسلیئے کہ اویس منسوب ہیں طرف قرن بن رومان بن ناجیہ بن مراد کے کہ ایک شخص ہے انکے دادا ؤں میں سے کذا فی القاموس **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَاْتِیْکُمْ مِنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَہٗ قَدْ کَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰہَ فَاَذْھَبَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْھَمِ فَمَنْ لَقِیَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ وَلَہٗ وَالِدَۃٌ وَکَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْہُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہارے پاس یمن کی جانب سے کہا جاویگا اسکو اویس نہ چھوڑیگا یمن میں سوا ماں اپنی کے **ف** ع معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں ہے اسکے لیئے اہل و عیال یمن میں سوائے ماں کے اور نہیں باز رکھا ہے اسکو آنے سے طرف ہمارے مگر خدمت اسکے نے **ترجمہ** تحقیق تھی اسکے بدن میں سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سے پس دور کیا اللہ تعالے نے اسکو مگر مقدار ایک دینار کے یا درہم کے **ف** ع یہ شک راوی ہے کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اسکا باقی رکھنا علامت کے لیئے ہو جیسے کہ کہا گیا ہے بیچ حق ناخن آدم کے کہ وہ نشانی تھی انکی جلد سابق کی یا کچھ اسمیں سے چھوڑا گیا تو کہ ہو سبب تغیر انکے کا نہ ملنے لوگوں سے مارے تہم کے اور اسی لیئے وہ دوست رکھتے تھے گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکھتے تھے شہرت اور خلطا کو **ف** ح اور ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ بسبب دعا کرنے اُن کے تھا کہ دعا کی تھی خداوند اچھوڑ میرے جسم میں کچھ اسمیں سے کہ یاد کروں میں بسبب اسکے نعمت تیری **ترجمہ** پس جو شخص کہ ملے اویس سے تم میں سے پس چاہیے کہ وہ بخشش طلب کرے تمہارے لیئے یعنی چاہیئے کہ درخواست کرے وہ شخص اس سے کہ طلب بخشش کرے واسطے اسکے لیئے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا عمر نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بہترین تابعین ایک شخص ہے کہا جاویگا اسکو اویس اور اسکے لیئے ماں ہے اور تھی اسکے برص پس حکم کرنا اسکو اور چاہنا اس سے کہ استغفار کرے تمہارے لیئے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح ع بہترین تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کے زمانہ میں تھے اور بسبب مانع شرعی کے حضرت کے پاس آنے سے محروم رہے تھے اور اسمیں تعریف ظاہر ہے اویس قرنی کے لیئے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیے اہل خیر و صلاح سے اگرچہ ہو طالب افضل انسے اور بعضوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واسطے خوش کرنے اویس کے دل کے فرمایا اور واسطے دفع توہم اسکے کہ توہم کرے کہ اویس نے تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلیئے کہ وہ نہ آئے آنحضرت کے پاس بسبب خاطر ماں کے اور نیکی کرنیکے ساتھ اسکے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اویس بہترین سب تابعین میں اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہیں اور یہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرائع کے ہے اور یہ منافات نہیں رکھتا ہے خیریت اور افضلیت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کے نزدیک اللہ تعالے کے اور قاموس میں ہے کہ اویس بن عامر سادات تابعین سے ہیں اور شاید کہ لفظ حدیث بھی محمول ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ اخبار و آثار بیچ شان اویس قرنی کے

ائے مین کہ سیوطی نے جمع الجوامع مین ذکر کئیے ہین مینے بھی اُنکا ترجمہ کیا ہی اگرچہ باعث طوالت کا ہوا اسلیے کہ نزدیک ذکر کرنے اولیاے خدا کے رحمت اوترتی ہی
پس کہا سیوطی نے روایت کی اسیر بن جابر نے کہ کہا تھے عمر بن الخطاب کہ جب آتی اُنکے پاس امداد اہل یمن سے پوچھتے اُنسے کہ آیا تم مین اویس بن عامر
ایک شخص ہی اسوقت تک کہ اویس درمیان اُنکے پہونچے کہا عمرؓ نے کیا تو اویس بن عامر ہی کہا اویس نے ہان مین اویس بن عامر ہون کہا عمرؓ نے قبیلہ مراد
سے ہی تو پھر قرن سے کہا ہان اسی طرح ہی کہا کیا تھی تجکو برص پس اچھا ہوا تو اُس سے مگر جگہ درہم کے کہا ہان کہا کیا تیرے لیے مان ہی کہا ہان کہا عمرؓ نے
نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے آویگا تمھارے پاس اویس بن عامر ساتھ امداد اہل یمن کے مراد سے پھر قرن سے تھی اُسکے
برص پھر جاتی رہی اُس سے مگر جگہ ایک درہم کی اُسکے لیے مان ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اُس سے اگر قسم کھاوے خدا پر سچ کرتا ہی خدا اُسکو اگر ہوسکے تجھسے تو
استغفار طلب کرنا اُس سے پس استغفار طلب کر میرے لیے ای اویس کہا اویس نے کہ مجھ سا ایسا استغفار کرے آپ کے لیے ای امیرالمومنین کہا البتہ استغفار کر
میرے لیے پس استغفار کی اویس نے عمرؓ کے لیے پھر کہا عمرؓ نے کہ ای اویس کہان جایا چاہتا ہی تو کہا اویس نے چاہتا ہون مین کہ کوفہ کو جاؤن کہا کیا
کچھ لکھون نیر سے لیے عامل کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندون کے یعنے عاجزون اور گمنامون کے لوگون سے رہون تو بہتر ہی نزدیک میرے پس سال آئندہ
ایک شخص اشراف مین سے حج کو آیا اور ملاقات کی عمرؓ سے اور عمرؓ نے حال اویس کا پوچھا کہ کیا حال رکھتا ہی کہا اُسنے کہ چھوڑا مینے اُسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع
پس عمرؓ نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسکے آگے پڑھی پس وہ شخص اویس کے پاس آیا اور استغفار طلب کی اُسنے اویس نے کہا تو بھی استغفار کر
میرے لیے کہ سفر صالح سے آتا ہی تو پھر کہا اُس شخص نے کہ استغفار کرو میرے لیے بھی اور حدیث عمرؓ کی پڑھی اور استغفار کی اویس نے اسکے لیے پس پہچانا
لوگون نے اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال اُنکے کی پس وہان سے باہر نکلے اور روایت کی یہ ابن سعد نے طبقات مین اور ابو عوانہ اور رویانی نے
اور ابونعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے دلائل مین اور ایک اور روایت مین بھی اسیر بن جابر سے آیا ہی کہ کہا ایک محدث تھا کوفہ مین کہ حدیث بیان کیا
کرتا تھا ہمسے اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سے تو متفرق ہوتے لوگ اور ایک جماعت اپنی جگہ پر بیٹھی رہتی اور درمیان اس جماعت کے ایک مرد تھا
کہ ایسی باتین کرتا تھا کہ کسیکو ویسی باتین کرتے نہین سنا مینے پس جایا کرتا مین اُسکے پاس پس ایک روز نہ پایا مینے اُسکو پس کہا مینے
اپنے یارون سے کہ پہچانتے ہو تم اُس شخص کو کہ بیٹھتا تھا ساتھ ہمارے اور باتین کرتا تھا ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے کہ ہان
پہچانتا ہون مین اُسکو وہ اویس قرنی ہی کہا مینے پہچانتا ہی تو مکان اُسکا کہا پہچانتا ہون پس گیا مین ساتھ اُسکے او کھٹکھٹایا مین نے
دروازہ اُسکے حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرے سے کہا مینے ای بھائی میرے کس چیز نے باز رکھا تجکو ہمسے کہا برہنگی نے اور تھے یار اُسکے کہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے
اُس سے اور ستاتے تھے اُسکو کہا مینے لے یہ چادر اور اوڑھ کہا مت دے یہ اسلیے کہ جب لوگ دیکھینگے اس کپڑے کو میرے تن پر تو ایذا دینگے مجکو پس مبالغہ
کیا مینے یہان تک کہ اوڑھی اُسنے وہ چادر پھر باہر آیا لوگون کے سامنے پس کہا لوگون نے کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑے سے اور کس سے چھین لیا ہی
یہ کہا اویس نے یعنے اسیر بن جابر راوی سے کہ دیکھا تو نے کہ کیا کہتے ہین پس کہا مینے لوگون سے کہ کیا چاہتے ہو تم اُس شخص سے اور کیون ایذا دیتے ہو
اُسکو آدمی کبھی ننگا ہوتا ہی اور کبھی کپڑے پہنے پس سخت درشت کی مین نے اُنکو اپنی زبان سے پھر بقضای الٰہی اہل کوفہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے پس آیا
درمیان اُنکے ایک شخص اُنہین سے کہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے اُس سے پس کہا عمرؓ نے کہ آیا اہل قرن مین سے کوئی ہی پس لائے وہ اُس شخص کو کہ ٹھٹھا کیا
کرتا تھا اویس سے پس پڑھی عمرؓ نے حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تھی کہا عمرؓ نے کہ سنا ہی مین نے کہ وہ آیا ہی
تمھارے پاس کوفہ مین اس شخص نے کہا کہ نہین ہی ایسا شخص درمیان ہمارے اور نہین پہچانتے ہین ہم اُسکو کہا عمرؓ نے کہ ہان ایک شخص ہی
ایسا اور ایسا یعنے خوار و خراب کہا اس شخص نے کہ درمیان ہمارے ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹھٹھا کیا کرتے ہین ہم اُس سے کہا عمرؓ نے کہ مل تو

اور نہین دیکھتا ہون مین تجھکو کہ ملے گا تو اسے پس متوجہ ہوا وہ شخص اویس کی طرف یہان تلک کہ آیا وہ اُنکے پاس پہلے اسکے کہ جاوے اپنے اہل و عیال مین پس کہا اسکو اویس نے کہ یہ عادت تیری ساتھ میرے کہان سے ہی کہا اُسنے کہ امیر المومنین سے تعریف تیری سنی مین نے کہ تیرے حق مین ایسا ایسا کچھ کہتے تھے بخش مجکو ای اویس جو کچھ کہ کیا ہی مین نے ساتھ تیری قسم ٹھٹھے اور بے ادبی سے اور استغفار کر میرے لیے کہا اویس نے کرتا ہون مین بشرطیکہ تو نہ کہے کسی سے جو کچھ کہ سنا ہی تو نے عمر رضی سے پس استغفار کی اُسکے لیے کہا اسیر نے کہ راوی اس خبر کا ہی بعد اسکے ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا اسکو ابن سعد نے طبقات مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے دلائل مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین اور اور روایت مین آیا ہی یحیی بن سعید سے کہ انھون نے سعید بن المسیب سے انھون نے عمر بن الخطاب سے نقل کی کہ کہا عمر نے کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ای عمر عرض کیا مین نے لبیک و سعدیک یعنے حاضر ہون اور جو حکم ہو بجا لاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مین نے کہ کسی کام کو بھیجینگے مجکو آنحضرت فرمایا ای عمر میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ اُسکو اویس قرنی کہینگے ہوگی اُسکو ایک بلا جسد مین یعنے برص پس دعا کریگا خدا سے تب دور کر دیگا اُسکو خدا تعالے مگر ایک دہبہ اُسکے پہلو مین رہجائیگا جب دیکھیگا اُسکو تو یاد کریگا خدا ے عز و جل کو پس جب ملے تو اُس سے تو کہنا اُسکو میری طرف سے سلام اور کہنا اُسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسلیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنے پروردگار کے نزدیک اگر قسم کھا دے خدا پر سچا کرے اُسکو خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کے لیے کہ نام دو قبیلون کے ہین کہ بہت لوگ تھے اُنمین یعنے بہت سے لوگون کی شفاعت کریگا عمر کہتے ہین کہ پس طلب کیا مین نے اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نہ پائی مین نے اُسپر اور طلب کیا مین نے اُسکو ابوبکر کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مین نے اُسپر اور طلب کیا مین نے اُسکو اپنی امارت مین پس ڈھونڈھتا تھا مین قافلون کو کہ شہرون سے آتے تھے اور کہتا تھا مین کہ آیا ہی مراد سے آیا ہی قرن سے درمیان مین تمھارے کوئی کہ نام اُسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نے قوم قرن مین سے کہ وہ میرے چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچھتا ہی تو حال ایک مرد پست رتبہ اور خوار ردّی کا اور نہین ہی وہ ایسا شخص کہ تجھ جیسا شخص اُسکا حال پوچھے کہا مین نے کہ دیکھتا ہون مین تجھکو اُسکے مقدمہ مین ہلاک ہونیوالون سے پس مین یہی ذکر کر رہا تھا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اُسپر ایک شخص ہی کہنہ جامہ پس میرے دل مین آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مین نے ای بندۂ خدا تو ہی ہی اویس قرنی کہا ہان کہا مین نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تھا تجھکو کہا علی رسول اللہ السلام و علیک یا امیر المومنین کہا مین نے کہ حکم کیا تھا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا کرو تیرے لیے بعد ازان ملاقات کرتا تھا مین اُس سے ہر سال یعنے حج مین پس کہتا مین احوال و اسرار اپنے اُس سے اور کہتا وہ مجھسے رواہ ابو القاسم عبد العزیز بن جعفر الحرمی فی فوائدہ و الخطیب و ابن عساکر فی تاریخہ اور اور روایت مین حسن بصری سے آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئے تو پوچھا امیر المومنین عمر رضی نے اُنسے کہ آیا تمھارے درمیان مین ایک شخص ہی کہ نام اُسکا اویس ہی کہا ایک شخص نے اُنمین سے کہ کیا چاہتے ہو تم ای امیر المومنین اُس سے وہ تو ایک شخص ہی کہ کھنڈرون مین رہتا ہی اور لوگون مین نہین آتا کہا عمر رضی نے میری طرف سے اُنکو سلام پہونچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجھسے پس پہونچایا اُس شخص نے پیغام عمر کا اُنکو پس آئے اویس عمر کے پاس کہا عمر رضی نے کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیرے بدن پر سفیدی تھی اور دعا کی تو نے خدا سے اور دور کیا اُسنے اُسکو تجھسے پھر دعا کی تو نے کہ باقی رہی کچھ اُسمین سے بیچ سینہ یا بدن کے کہا ہان تجھکو کسنے خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا مجکو کہ سوال کرون مین تجھسے کہ دعا کرے تو میرے لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کے لیے اور کہا حاجت میری تم سے ای امیر المومنین یہ ہی کہ چھپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پھر جاؤن مین یمان سے پس ہمیشہ رہے اویس پوشیدہ لوگون مین یہان تک کہ شہید ہوے روز نہاوند کے رواہ ابن عساکر اور سعید بن المسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر بن الخطاب نے منبر پر منی مین اور فرمایا ای اہل قرن پس اُٹھے بڈھے اُس قوم کے اور کہا ہم حاضر ہین امیر المومنین کیا فرماتے ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہی کہ نام اُسکا اویس ہو پس کہا ایک بڈھے نے اُنمین سے نہین ہی ہم مین کوئی کہ نام اُسکا اویس ہو مگر ایک دیوانہ کا

تام ہی کہ جنگلون مین رہتا ہی نہ کسیکو انکے ساتھ الفت اور نہ اسکو کسی کے ساتھ صحبت ملیں کہا عمرؓ نے اسکی چاہتا ہون مین جب قرن مین جاؤ تو اسکو ڈھونڈھنا اور
اسکو پہونچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ کہون مین تجکو سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر
جب وہ پہونچے قوم قرن مین تو ڈھونڈا انکو اور پایا ریگستان مین پڑا ہوا پس پہونچایا انکو سلام عمرؓ کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویسؓ نے
کہ شہرت دی مجکو امیر المومنین نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلے گئے جنگل کی طرف وہ وقت مین اور پایا نہ گیا انکے پیچھے نشان
یہان تک کہ پھر آئے حضرت علیؓ کے ایام مین پس لڑے انکے سامنے اور شہید ہوئے جنگ صفین مین روایت ابن عساکر او صعصعہ بن صوحان سے منقول ہی کہ تھے عمر بن الخطاب
کہ پوچھا کرتے تھے قافلہ اہل کوفہ کے سے جسوقت کہ آتا تھا انکے پاس آیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتے تھے کہ نہین پہچانتے ہین ہم اور اویسؓ
شخص تھے کہ رہا کرتے تھے کوفہ کی ایک مسجد مین اور باہر نہین نکلتے تھے اُس سے اور انکا ایک چچا کا بیٹا تھا کہ ایذا دیا کرتا تھا انکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا انکا لوگون مین
کہ آئے اہل کوفہ سے پس کہا عمرؓ نے کہ آیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا انکے چچا کے بیٹے نے کہ اے امیر المومنین نہین ہی اویس ایسا شخص کہ اس مرتبہ کو پہونچے کہ
پوچھو تم اور پہچانو تم اسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیون مین سے اور وہ میرے چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمرؓ نے واے تجھپر ہلاک ہوا تو اسکے مقدمہ مین پھر پڑھی عمرؓ نے
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتے تھے انکے حق مین اور کہا جب پہونچے تو وہان تو سلام میرا اسکو پہونچانا پس پہونچا اور پس ہوا امر اویس کا پھر گم ہوا اور وہ
باہر گیا روایت ابو یعلی و ابن مندہ و ابن عساکر اور ایک روایت مین ابن عباسؓ سے آیا ہی کہ کہا دیر کی عمرؓ نے کہ نہ پوچھا احوال اویس قرنی کے سے دس برس تک
یہان تک کہ کہا موسم حج مین اے اہل یمن جو کوئی تم مین سے قبیلہ مراد سے ہی کھڑا ہو پس کھڑے ہوے وہ لوگ کہ مراد سے تھے اور بیٹھے رہے اور لوگ پس کہا عمرؓ نے کیا
درمیان تمھارے اویس ہی پس کہا ایک شخص نے اے امیر المومنین نہین پہچانتے ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بھتیجا میرا ہی کہ اسکو اویس کہتے ہین اور وہ نہایت
ضعیف و خوار ہی اس سے کہ تجھ جیسا پوچھے ایسے کا حال کہا عمرؓ نے وہ حرم مین ہی کہا ہان وہ اراک عرفہ مین ہی چراتا ہی اونٹ قوم کے یعنے اسلیے کہ لوگ جانین کہ
اونٹون کا چرانے والا ہی پس سوار ہوے عمرؓ اور علیؓ دو گدھون پر پھر روانہ ہوے یہان تک کہ آئے اراک کو ناگہان دیکھا اسکو کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اور
لگائے ہوے ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکھا انکو عمرؓ اور علیؓ نے کہا کہ جسکو ہم ڈھونڈتے ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب سنی آہٹ انکی
تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوے نماز سے پس سلام علیک کی عمرؓ اور علیؓ نے انسے پھر انھون نے جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور کہا عمرؓ اور علیؓ نے
کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کرے تجکو خداے تعالے کہا انھون نے عبد اللہ کہا علی مرتضیٰؓ نے جانتا ہون مین کہ جو کوئی آسمان وزمین مین ہی عبد اللہ یعنے
بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری مان نے رکھا ہی کہا کیا چاہتے ہو تم نام میرا اویس
بن مراد ہی کہا عمرؓ اور علیؓ نے کہ کھول بایان پہلو اپنا پس کھولا اور دیکھا انھون نے کہ ایک دھبہ سفید ہی بقدر درہم کے پس دوڑے عمرؓ اور علیؓ کہ بوسہ دین
اس دھبہ کو پھر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہین تجکو یعنے آپ کی طرف سے اور سوال کرین تجسے کہ دعا کرے تو ہمارے لیے کہا
اُنھے دعا میری تمام مشرق ومغرب کے مرد وزن مسلمانون کے لیے ہی کہا ان دونون صاحبون نے کہ دعا کرو ہمارے لیے بالخصوص پس دعا کے اویسؓ نے
انکے لیے اور تمام مومنین ومومنات کے لیے پھر کہا عمرؓ نے کہ دون مین تجکو کچھ اپنے رزق سے یا اپنی عطا سے کہا دو کپڑے میرے پرانے ہوگئے ہین اور دونون
پاپوشین گانٹھی گئی ہین اور میرے پاس چار درہم ہین جب ہوچکینگے یہ لیلون گا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی مہینے کی اور جو
کوئی آرزو کرتا ہی مہینے کی آرزو کرتا ہی سال بھر کی یعنے حرص وآرزو بڑھتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازان سیر دیکھے قوم کو اونٹ آنکے اور باہر گئے
وہان سے اور دیکھے نہ گئے بعد انکے روایت ابن عساکر فی تاریخہ واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَتَاکُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَۃً وَاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَّۃٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ

۵۷

وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اُنہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا یعنے جبکہ آئے ابو موسی اشعری اور قوم اُنکی اُنے تمہارے پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہین ازروی دل کے اور بہت نرم ہین ازروی قلب کے **ف** ع یعنے بہ نسبت تمام اُن لوگون کے کہ آتے ہین تمہارے پاس اور ارق افئدۃ جو فرمایا رقۃ ضد قساوت او غلظت کی ہے اور فواد معنی دل کے اور بعضونے کہا باطن دل کا اور بعضونے کہا ظاہر اُسکا اور معنے یہ ہین کہ وہ بہت نرمی اور رحمت رکھتے ہین جہت باطن کے سے والین قلوبا یعنے بہت نرم دل ہین واسطے قبول نصیحت و موعظت کے تمام لوگون کے دلون سے بسبب ظاہر کے اور سے اقوال اسکے معنی مین نقل کیے ہین ملا علی نے اور شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہے کہ افئدہ جمع فواد کی ہے ساتھ پیش ف کے اور ہمزہ کے معنی دل کے اور قلوب جمع قلب کی ہے تقلب سے معنی پھر نیکے ایکحال سے طرف دوسرے حال کے اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نے ساتھ ایک ہی معنی کے کہا ہے اور مکرر لانا اُنکا حدیث مین تاکید کے لیے ہے اور یہ حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل مین گذری ہے وہان فقط ارق افئدۃ مذکور ہے اور الین قلوبا نہین اس سے بھی متحد ہونا دونون کا ظاہر ہوتا ہے اور بعضونے کہا کہ فواد پردہ دل کا ہے کہ جب باریک ہوتا ہے جاتی ہے اور پہنچتی ہے بات حق اسمین اور پہنچتی ہے دل کو اور دل جب نرم ہوتا ہے در آتی ہے بات حق اندر اُسکے اور رقت ضد غلظت کی ہے اور لین ضد صلابت کی مثلاً شیشہ رقیق ہے اور نرم نہین اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہے آیتون اور ڈرانے والون سے وصف کیا جاتا ہے اُنکو ساتھ غلظت و صلابت کے اور جب متاثر ہوتا ہے وصف کیا جاتا ہے ساتھ رقت ولین کے اور طیبی نے کہا احتمال رکھتا ہے کہ مراد ساتھ رقت کے جودت فہم اور ساتھ لین کے قبول کرنا حق کا ہو بعد جبکہ وصف بیان کیا اُنکا یہ جو کچھ اُسکے بعد بیان فرماتے ہین وہ مانند نتیجہ اور غایت کے ہے ساتھ قول اُنکے ترجمہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے **ف** ح یمانیہ ساتھ تخفیف ی کے ہے اور ساتھ تشدید اسکے کے بھی منقول ہے نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کے واسطے کمال ایمان کے وہان کے رہنے والون مین بیچ اسوقت کے اہل شرق کے مقابلہ مین اور اُسکی اور بھی تاویلین ہین کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئین ہین اور جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوئے اور پیدائش عالم اور بدایت کار سے پوچھا اور حکمتون اور اسرار اُسکے سے استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نے اُنکو سامنے اُنکے جیسا کہ باب بدء الخلق مین گذرا اور ظہور اور وصول اُسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری مین کہ رئیس اہل سنت و جماعت کے اور اولاد ابو موسی اشعری سے ہین ہوا رحمۃ اللہ علیہ اور کہا بعضونے کہ مراد حکمت سے فقہ ہے دین مین اور بعضونے کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکھے اپنے صاحب کو پڑنے سے مہلکہ مین ترجمہ اور فخر یعنے تعریف کرنی اپنی ساتھ مال و جاہ وغیرہ کے اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہے جین اور آہستگی اور بوجہ وقار بکری والون مین ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع جاننا چاہیئے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ صحبت حیوانات کی تاثیر کرتی ہے آدمی کے نفس مین اور سرایت کرتی ہین اُنکی صفتین اور ہیئتین کہ مناسب اُنکی طبیعتون کی ہین لیس ... کا خلق و خو مناسب خو وغیرہ اُن جانورون کے ہوتے ہین کہ چراتا ہے اُنکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت مین قساوت و غلظت ہے اور بکری ... اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہ صفتین اُنکے چرواہون اور مالکون مین اور اسی کے حکم مین ہے گھوڑا بلکہ زیادہ اس سے اور بعضون نے کہا کہ ... بکری والے قریب آبادی کے رہتے ہین اور اختلاط وہان کے رہنے والون سے کرتے ہین کیونکہ بکریان صبر نہین کرتی ہین پانی پینے اور تحمل ... جانا اُنکی طبیعت مین نرمی اور سکونت ہے اور یہ باعث ہے فرمان برداری کی اور نکلنے کی اطاعت امام سے اور اونٹ والے دور ہونا اُنکا ... اور رہنا جنگل مین اور کم ملنا اُنکا خلق سے باعث ہوتا ہے او بد سختی اور طغیان اور سرکشی اور نکلنے کی اطاعت و انقیاد سے ایسا ہی کہا شیخ نے شرح اس حدیث کے اور کہا میں نے خدا کی توفیق سے ظاہر یہ ہے کہ مال و منال جو اونٹون مین ہے سبب ہے باعث تکبر و سختی کے بخلاف بکریون کے کہ اتنی قیمت نہین رکھتین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہ بھی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے سر کفر کا طرف مشرق کے ہے ف ع ح سر کفر سے مراد بڑا کفر ہے ذکرہ السیوطی اور ماظہر یہ ہے کہ کہا جاوے یہ کہ منشاء کفر کا جانب مشرق کے ہے کہا طیبی نے یہ ایسا ہے
جیسے فرمایا راس الامر الاسلام یعنے ظہور کفر کا جانب مشرق سے ہوگا کہا ابن ملک نے یعنے مشرق سے ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال اور یاجوج اور ماجوج وغیرہ
کے کہا نووی نے مراد ساتھ اختصاص مشرق کے ساتھ کفر کے زیادتی تسلط شیطان کی ہے اہل مشرق پر اور تھا یہ آنحضرت کے عہد میں اور آئندہ بھی ہوگا حیثیت کہ
نکلے گا دجال مشرق سے پس وہ منشاء فتنہ عظیم کا ہے اور سیوطی نے باجی سے نقل کیا ہے کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہے یا اہل نجد اور بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہے
ابلیس کی طرف جیسے کہ آیا ہے کہ طلوع کرتا ہے آفتاب درمیان دو قرن شیطان کے ترجمہ اور فخر و تکبر بیچ گھوڑے والوں کے اور اونٹ والوں اور چلانے والوں کے
کہ اونٹ کی پشم کے خیموں کے رہنے والے ہیں یعنے رہنے والے جنگل کے اور صحرا نشین اسلیے کہ انکے گھر اکثر بالوں کے خیموں کے ہوتے ہیں اور آرام و نرمی بکری والوں
میں ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ
الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ فِیْ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے ابن مسعود انصاری سے انہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ آئے ہیں فتنہ یعنے جو چیزیں باعث شور و
شر کی ہیں دین میں اور باعث امتحان لوگوں کی ہیں دین میں درحالیکہ اشارہ کرنے والے تھے آنحضرت ساتھ لفظ ھھنا کی طرف مشرق کے اور سخت زبانی
اور سخت دلی بیچ چلانے والوں خیمہ نشینوں کے ہیں کہ جو پیچھے لگ رہے ہیں اونٹوں اور گایوں کو موافق ف ع کہ جاتے ہیں پیچھے چرانے کے لیے مراد انسے اعراب
ہیں یا اور جنگلی اور مذمت کی انکی بسبب دور رہنے انکے کے شہروں اور گانوں سے کہ موجب قلت علم کا ہے کہ جسکے حاصل ہوتے ہیں اخلاق نیک اور تمام علوم
شرعیت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ ترجمہ یہ جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کے ہے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِی الْمَشْرِقِ وَالْاِیْمَانُ فِیْ
اَهْلِ الْحِجَازِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی دلوں کی اور سختی زبان کی مشرق
میں ہے یعنے بسبب ہونے انکے کے محل کفر و فتنوں کا اور ایمان اہل حجاز میں ہے نقل کی یہ مسلم نے ف ع ح مراد ہے حجاز سے مکہ اور مدینہ اور طائف
اور متعلقات انکے اور کہا ابن ملک نے مراد ہیں اہل حجاز سے انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتے ہیں کہ گویا حاجز ہے درمیان نجد اور تہامہ کے اور نجد اس زمین کا
نام ہے کہ بلند ہے اور وہ مخصوص ہے سوائے حجاز کے جو زمین کہ متصل ہے ساتھ عراق کے اور انکے مقابل میں زمین پست کو تہامہ کہتے ہیں وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِیْ نَجْدِنَا
قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهٗ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ
هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہمارے کے ف ع شاید کہ پہلے ذکر کرنا شام کا اشارہ ہے اسپر کہ شام مبارک ہے بامعلہ بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے
الذی بارکنا حولہ اور انبیا بھی وہاں بہت مدفون ہیں اسلیے بھی پہلے ذکر کیا اسکو اور مراد برکت سے زیادتی برکت کی ہے یا برکت کہ حاصل ہے
کے اور تمام مومنوں کے علی الخصوص ترجمہ یا اللہ برکت دے ہمارے لیے بیچ یمن ہمارے کے ف ع مراد ہے برکت ظاہریہ اور معنویہ واسطے بیت ہوتے میں اور
اور ظاہر ان دونوں مکانوں کے لیے دعا برکت کی اسلیے کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انھیں دونوں مکانوں سے آتا ہے ترجمہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ اور کہیے کہ
برکت دے ہمارے نجد میں ف ع تو کہ حاصل ہو برکت ہمارے لیے اسکی جانب سے بھی اور معنی نجد کے اوپر کی حدیث کی شرح میں لکھے گئے ہیں ف کہا
برکت دے ہمارے لیے ہمارے شام میں یا الٰہی برکت دے ہمارے لیے ہمارے یمن میں کہا بعضے صحابہ نے کہ کہیے برکت دے ہمارے نجد میں ابن عمر کہتے ہیں پس گمان

کرتا ہوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار میں یعنے یا دوسری بار میں اس جگہ **ف ع** یعنے جانب نجد میں اور وہی مراد ہے ساتھ قول آنحضرت کے نحو المشرق
ت زلزلے ہونگے **ف ع** یعنے حسی یا معنوی اور وہ ہلنا دلون کا ہے اور بیقرار ہونا اہل اسکے کا **ت** اور فتنے **ف ع** یعنے بلیات اور محنتین کہ باعث ہونگے
ضعف دین کی اور قلت دیانت کی پس نہیں مناسب ہے دعا برکت کی واسطے لیے **ت** اور زمین نجد میں اور اسکے نواح میں ظاہر ہوتا ہے سینگ شیطان کا نقل کی
یہ بخاری نے **ف ع** یعنے جماعت اور مددگار اسکے اور کہا اشرف نے کہ دعا کی آنحضرت نے یمن اور شام کے لیے برکت کی اسلیے کہ جگہ آنحضرت کی پیدائش کی
مکہ ہے اور وہ یمن میں سے ہے اور جگہ رہنے اور دفن ہونے انکے کی مدینہ ہے اور وہ شام میں سے ہے اور یہ دونون چیزین کافی ہین انکی فضیلت مین اور اسی سبب اضافت
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو اپنی طرف اور لائے ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے اور مکرر کی دعا تین بار **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتے ہین انس زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی جانب یمن کے
پس دعا کی اہل یمن کے لیے اور کہا یا الٰہی متوجہ کر انکے دلون کو **ف ع** یعنے طرف ہمارے تو کہ آوین ہماری طرف یہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تھا یمن سے
اور اسی لیے اسکے بعد دعا کی برکت صاع اور مد کے واسطے غلہ کے کہ آوے طرف انکے یمن سے پس کہا **ت** اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور مد
ہمارے کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف ع** مراد ہے ان دونون سے غلہ جو ناپا جاتا ہے انمین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہے کہ اسمین قریب ساڑھے تین سیر کے غلہ آتا ہے
اور مد مین چوتھائی اسکا اور کہا تورپشتی نے کہ وجہ مناسبت کی درمیان دونون فصلون کے یعنے دونون جملون کے کہ ایک اللہم اقبل بقلوبہم اور دوسرا وبارک لنا
الخ یہ ہے کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتے تھے پس جب دعا کی اللہ تعالے سے اہل یمن کے دلون کے متوجہ ہونیکی طرف دار الہجرۃ کے اور وہ بہت تھے اور انکے
آنے سے زیادہ تنگی معیشت کی متصور تھی پس دعا برکت طعام کی کی کہ اہل مدینہ کے لیے تو کہ فراخی رہے وہان کے رہنے والون کے لیے بھی اور انکے لیے بھی کہ وارد
ہوں وہان پس نہ تو تنگ ہو مقیم انے والے کے سبب سے اور نہ دشوار ہو اقامت اسپر کہ ہجرت کر کر آوے طرف اسکے **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلٰٓئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اہل شام کے عرض کیا ہمنے کس سبب سے
یہ یا رسول اللہ فرمایا آپنے اسلیے کہ فرشتے رحمن کے پھیلائے ہوئے ہین بازو اپنے زمین شام پر اور انکے اہل پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف ع** واسطے محافظت
کرنیکے کفر سے اور لفظ اصل مین اشارہ ہے اسپر کہ مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین انتہی اور حضرت شیخ نے کہا کہ بازو پھیلانا فرشتون کا کنایہ ہے بچھا جانے
رحمت اور آفت الٰہی سے اہل شام پر یعنے ابدال پر کہ وہان رہتے ہین یا تمام وہان کے رہنے والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کے بازوؤن سے صفات
قوای ملکیہ ہین اور قیاس نکرنا چاہیے انکو پرندون کے بازوؤن پر اسلیے کہ پرندون کے سوائے تین چار بازو کے نہین ہوتے ہین چہ جائے چھسو بازو کہ آنحضرت نے
شب معراج مین جبرئیل کے دیکھے اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کے لیے ثابت کرنے چاہیین لیکن انکی کیفیت کے بیان کرنے سے باز رہنا چاہیے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ نکلے گی ایک آگ حضرموت کی طرف سے یا حضرموت سے **ف ع** یہ شک راوی کا ہے اور اس روایت مین لفظ
نحو کا نہین ہے ظاہر مین لیکن مقدر ہے یعنے من نحوہا او من جانبہا اور مراد آگ سے یا تو یہی آگ ہے حقیقۃ چنانچہ ظاہر بھی ہے اور یا مراد
اس سے فتنے ہین اور حضرموت ساتھ زبر ح مہملہ اور جزم ض معجمہ اور زبر ر اور میم کے اور پیش میم کے بھی کہا ہے نام ایک شہر مشہور کا ہے

یمن سے ت جمع کرے گی وہ آگ لوگون کو اور ہانکے گی انکو کہا ہمنے یا رسول اللہ پس کیا فرماتے ہو ہمکو یعنے کیا کرین ہم اسوقت اور کہان جاوین ہم
فرمایا آنحضرت نے لازم ہے تمکو جانا شام کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح یعنے اسلیے کہ وہ سلامت رہیگی پہونچنے آگ سے جیسا حکمیہ کے سبب محافظت کرنے
ملائکہ رحمت کے اور امارات ساعت مین گذر چکا ہے ذکر آگ کا کہ ہانکے گی انکو محشر کی طرف کہ مراد اس سے شام ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ہانکیگی انکو طرف شام کے بے
اختیار انکے کے **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہا ستکون ہجرۃ بعد ہجرۃ
فخیار الناس الی مہاجر ابراہیم وفی روایۃ فخیار اہل الارض الزمہم مہاجر ابراہیم ویبقی فی الارض
شرار اہلہا تلفظہم ارضوہم تقذرہم نفس اللہ تحشرہم النار مع القردۃ والخنازیر تبیت معہم اذا باتوا
وتقیل معہم اذا قالوا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قصہ
یہ ہے کہ ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے **ف** ع ح معنے اسکے یہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف شام کے بعد ہجرت کے کہ ہوئے طرف مدینہ کے اور بعضون نے کہا کہ مراد بار بار
اور بہت ہونا ہجرت کا ہے اور یہ معنی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہین لفظ حدیث سے اور سیاق حدیث سے اور یہ اس اوقات مین ہے کہ بہت ہونگے فتنے بندون
مین اور غالب ہونگے کافر شہرون مین اور کم رہینگے حمایت کرنے والے دین کے اور قائم امر خدا پر دار الاسلام مین اور باقی رہینگے شہر شام کے محروس و محفوظ
کہ نگہبانی کرینگے انکی لشکر اسلام کے کہ جو غالب اور مدد کرنے والے حق کے ہونگے یہان تک کہ قتال کرینگے دجال سے پس جو کوئی چاہے کہ نگاہ رکھے اپنے دین
کو ہجرت کرے ان شہرون کی طرف بعد ازان مفصل فرمایا اس مجمل کو ساتھ قول اپنے کے **ت** پس بہترین لوگون کا وہ ہوگا کہ ہجرت کرے طرف ہجرت کے
جگہ ابراہیم کے کہ شام ہے اسلیے کہ جب نکلے ابراہیم عراق سے تو گئے طرف شام کے اور ایک روایت مین ساتھ اس عبارت کے آیا ہے پس بہترین اہل مین کے وہ ہونگے
کہ بہت لازم پکڑینگے ابراہیم کی ہجرت کی جگہ کو یعنے شام کو اور باقی رہینگے زمین مین بدترین اہل انکے کے یعنے کفار و فجار پھینک دیگی انکو زمینین انکی
معنی اسکے یہ ہین کہ پھینک دیگی بدترین لوگون کو زمینین انکی ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے کہا شارحین نے یعنے انتقال کرینگے بہترین
اہل زمین کے ان زمینون سے کہ غالب ہونگے انپر کافر پس باقی رہینگے ناکارہ لوگ جانشین ہونگے ہجرت کرنے والون کے واسطے رغبت کرنیکی دنیا مین اور واسطے
ڈرنیکے لڑائی سے اور واسطے حرص کرنیکے ان چیزون پر کہ ہونگے انکی قسم اولاد اور مواشی وغیرہ متاع دنیا سے پس وہ بسبب حسرت نفسون اپنے اور ضعف دین اپنے
کے مانند چیز خوار گھناونی کے ہونگے نزدیک نفسون پاکیزہ کے اور گویا زمینین بیزار ہونگے انسے پس پھینکدینگی انکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکھیگا پس دور رکھیگا انکو مکان
رحمت اپنی سے اور محل کرامت اپنے سے مانند دور رکھنے اس شخص کے کہ گھن کھاتا ہے کسی چیز سے اور نفرت کرتی ہے اس سے طبیعت انکی پس اسی لیے باز رکھیگا انکو نکلنے سے
اور بیٹھا رہنے دیگا انکو ساتھ دشمنان دین کے مانند قول اللہ تعالے کے ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنے ولیکن مکروہ رکھا اللہ تعالے نے اٹھنا انکا
پس ٹھہرا رہنے دیا انکو **ت** مکروہ رکھیگی انکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی انکے ساتھ آگ رات اور دن اور جمع کریگی انکو ساتھ کافرون کے کہ وہ باعتبار
چھپانے اور بڑھانے اپنے کے مانند سورون اور بندرون کے ہونگے **ف** یہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی رح کے لکھا گیا اور شیخ رح نے کہا ہانکے گی اور جمع کریگی
انکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد انکے کی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اسوقت ساتھ بندرون کے اور سورون کے مراد یا تو حقیقت اور صورت انکی ہے یا
معنی ہونے کے ساتھ انکے تعلق ہونا ساتھ اخلاق انکے کے اور متصف ہونا ساتھ صفات انکے کے ہے یا مراد آدمی بدخو ہین کافر ہین کہ مانند بندر اور
سور کے ہین **ت** رات گذاریگی وہ آگ ساتھ انکے جسوقت کہ رات کرینگے وہ اور قیلولہ کرے گی وہ آگ ساتھ انکے جسوقت کہ قیلولہ کرینگے وہ
نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ح قیلولہ کہتے ہین دوپہر کے سونے کو یعنے وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور مصاحب حال انکے کی ہوگی نعوذ
باللہ من ذلک **وعن** ابن حوالۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیصیر الامر ان تکونوا

جُنُوْدًا مُّجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَكَفَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن حوالہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ ہو جاویگا کاروبار دین کا اس طرح پر کہ ہو گے تم لشکر جمع کیے گئے لیے کلمۃ الاسلام میں اور مختلف یعنی بیچ مراعات احکام کے ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں **ف** ع یعنے عراق عرب میں اور وہ بصرہ اور کوفہ ہے یا عراق عجم میں اور وہ ماوراء کوفہ اور بصرہ کے ہے سوائے خراسان اور ماوراء النہر کے **ت** پس کہا ابن حوالہ نے کہ اختیار کرو میرے لیے یا رسول اللہ کہ ان لشکروں میں سے کس لشکر کے ساتھ رہوں میں اگر پاؤں میں اس وقت کو پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑ تو شام کو اسلیئے کہ شام برگزیدہ خدا کی ہے زمین سے اپنے پسند کیا ہے اسکو تمام زمین سے واسطے رہنے کے اخیر زمانہ میں جمع کریگا طرف اس زمین کے خدا تعالے برگزیدوں کو اپنے بندوں میں سے پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تمپر لازم ہے اپنے یمن میں رہنا **ف** ح اضافت یمن کی انکی طرف بسبب اسکے ہے کہ مخاطب عرب میں اور یمن انکی زمین سے ہے اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہے درمیان قول آپکے علیکم بالشام اور درمیان قول آپکے **ت** واسقوا کے یعنے لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنے تئیں اور اپنے جانوروں کو اپنے حوضوں سے **ف** ح غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زیر دال مہملہ کے جمع غدیر کے بمعنی حوض کے یعنے چاہیئے کہ پانی دیوے ہر ایک اپنے حوض سے کہ مخصوص ہے ساتھ اسکے اور مزاحمت اور معارضہ نکرے ساتھ غیر کے خصوصاً اسلیئے کہ سرحد اسلام پر بیٹھے ہیں تو نہو سبب نزاع اور اختلاف فتنہ انگیزی کا **ت** اسلیئے کہ اللہ عزوجل متکفل ہوا ہے بسبب خیر میرے حق امت میری کے کہ محافظت کرے شام کی اور اسکے رہنے والوں کی کفار کے شر سے اور انکے غالب ہونے سے اس دیار پر نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ روایت کی شریح بن عبید تابعی نے کہا کہ ذکر کیے گئے اہل شام نزدیک علی رضی اللہ عنہ کے **ف** ح مراد اہل شام سے یہاں مخالف علی کے ہیں معاویہ اور جو کہ انکے ساتھ تھے شام میں کہ حاکم ملک شام کے تھے عمر کے زمانہ سے آخر تک پس انکا ذکر ساتھ برائی کے کیا گیا حضرت علی کے سامنے **ت** اور کہا گیا حضرت علی سے کہ لعنت کرو انکو اے امیر المومنین کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ لعنت نہیں کرتا ہوں میں اہل شام کو تحقیق میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ابدال ہوتے ہیں شام میں **ف** ح یعنے کیونکر لعنت کروں میں انکو کہ ابدال وہاں ہوتے ہیں پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو بھی علماء اہل سنت کے کہتے ہیں کہ یہ دفع کرنا ہے علی رضی اللہ عنہ سے اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطے دفع محاولہ کے اور یہاں سے لازم نہیں آتا ہے جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سے جیسا کہ ابتداء سمجھا جاتا ہے اور یہ کیونکر ہو اس حال میں کہ روایت کیا گیا ہے امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا یہ بھائی ہمارے ہیں کہ بغی کی ہے ہمپر اور آیا ہے کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفوں کے لشکر والوں میں سے پکڑ لائے ایک شخص نے کہا واعجب میں جانتا تھا کہ وہ اچھا مسلمان ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا کہتا ہے تو اب بھی تو مسلمان ہے اور سوائے اسکے آثار و اخبار ہیں کہ دلالت کرتے ہیں انکے اسلام پر بعد ازاں بیان ابدال کا کرتے ہیں **ت** اور ابدال چالیس مرد ہیں جبکہ مرتا ہے ایک مرد لاتا ہے خدا تعالے اسکے بدل میں ایک اور مرد کو انکے وجود و برکت سے مینہ برستا ہے اور بدلہ لیا جاتا ہے ساتھ مدد انکے کے دشمنوں یعنے کفار سے اور دفع کیا جاتا ہے اہل شام سے ساتھ برکت انکی کے **ف** ح یعنے عذاب

شمہ یہ اور تخصیص اہل شام کی بسبب قرب جوار اور زیادتی ارتباط انکی کے ہوگی والا برکت و تصرف انکے عالم کو شامل ہے اور وجود ابدال کا اصح حدیثوں میں اور وارد حدیثوں
میں بھی علی سے آیا ہے اور شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنے ان حدیثوں کے ایک حدیث اور بروایت ابن عمر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لایا ہے کہ فرمایا خیار
امت یعنے نیک امت کے پانسو مرد ہیں اور ابدال چالیس ہیں پس نہ وہ پانسو کم ہوتے ہیں اور نہ یہ چالیس جبکہ مرتا ہے ایک ابدال ابدال کرتا ہے خدا تعالے ایک کو
پانسو میں سے جگہ اسکی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمسے عمل انکے کہ کیا عمل کرتے ہیں کہ اُس مرتبہ کو پہونچتے ہیں فرمایا وہ عفو کرتے ہیں
اُس شخص سے کہ ظلم کرتا ہے اُنپر اور نیکی کرتے ہیں اس شخص سے کہ بدی کرتا ہے انسے اور خبر گیری فقرا کی کرتے ہیں اس چیز سے کہ دیا ہے خدا تعالی نے انکو اور تصدیق
خدا تعالے کی کتاب میں ہے کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنے کھانے والے غصہ کا اور عفو کرنے والے لوگوں سے اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی
کاروں کو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالے کے لیئے تین سو شخص ہیں آدم کے دل پر اور اسکے لیئے چالیس ہیں کہ دل انکے موسے
کے دل پر ہیں اور اسکے لیئے سات شخص ہیں کہ دل انکے حضرت ابراہیم کے دل پر ہیں اور اسکے لیئے پانچ شخص ہیں کہ دل انکے جبرئیل کے دل پر ہیں اور اسکے لیئے تین شخص ہیں کہ دل انکے میکائیل
کے دل پر ہیں اور اسکے لیئے ایک شخص ہے کہ دل اسکا اسرافیل کے دل پر ہے جبکہ مرتا ہے وہ ایک تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی تین میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین میں سے بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی
پانچ میں سے اور جبکہ مرتا ہے پانچ میں سے ایک تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی سات میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک سات میں سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی چالیس میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک چالیس
میں سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہ اسکی تین سو میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین سو میں سے تو بدل دیتا ہے اللہ اسکی جگہ عوام میں سے بسبب انکے دفع کیجاتی ہے
بلا اس امت سے کہا بعضے عارفین نے کہ نہیں ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی آنحضرت کے دل پر ہوا اسلیئے کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے عالم خلق و امر میں
کسیکو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے پس نہیں برابر و مقابل ہے انکے دل کے دل کسی کا اولیاء میں سے برابر ہے
کہ وہ ابدال ہوں یا اقطاب **وَعَنْ** رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا خُیِّرْتُمُ
الْمَنَازِلَ فِیْھَا فَعَلَیْکُمْ بِمَدِیْنَةٍ یُقَالُ لَھَا دِمَشْقُ فَاِنَّھَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُھَا مِنْھَا اَرْضٌ یُقَالُ لَھَا
الْغُوْطَةُ رَوَاھُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہے ایک شخص سے صحابہ میں سے **ف** ع کہ نام اسکا معلوم نہیں ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ میں نقصان
نہیں رکھتی کہ صحابہ سب عدول ہیں **ت** یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیئے جاوینگے شہر شام میں پس جب اختیار دیئے جاؤ تم
بیچ مکانوں کا ان شہروں میں پس بہتر لازم ہے رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہے اسکو دمشق **ف** ح ساتھ زیر دال اور زیر میم کے بموجب قول اکثر واضع کے کہ باب تحقیق
شام کا ہے **ت** پس تحقیق شہر دمشق جگہ پناہ مسلمانوں کی ہے لڑائیوں سے **ف** لفظ معقل ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور زیر قاف کی عقل سے
بمعنی حصن اور پناہ کے اور معنی یہ ہیں کہ داخل ہوتے ہیں اُسمیں مسلمان اور پناہ لاتے ہیں طرف اسکے جیسے کہ پناہ لاتی ہے بکری پہاڑ کی طرف
چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کی ہے یعنے جنگ و قتال کے **ت** اور دمشق شہر جامع شام کا ہے **ف** ح فسطاط ساتھ پیش ف کے اور جزم سین کے
اور کبھی ف کے زیر سے بھی آتا ہے یعنے شہر جامع کے کہ جمع کرے لوگوں کو اور اسی لیئے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہیں اور فسطاط بمعنے خیمہ کے بھی آتا ہے **ت**
دمشق کی زمینوں میں سے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو غوطہ **ف** ع ساتھ پیش غین معجمہ کے اور جزم واو کے اور طا مہملہ کے نام باغوں کا اور
پانیوں کا ہے گرد دمشق کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہے نزدیک دمشق کے **ت** روایت کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے یعنے
اپنی سند میں **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِیْنَةِ وَالْمُلْکُ بِالشَّامِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ میں ہے **ف** ع یعنے غالبًا اسلیئے کہ علی مرتضے
کوفہ میں رہتے تھے بیچ زمانہ خلافت اپنی کے یا مراد یہ ہے کہ خلافت مستقرہ مدینہ میں ہے **ت** اور ملک یعنے بادشاہت شام میں **ف** ع

اور اسمین اعلام ہے ساتھ اسکے کہ حسنؓ نے جب خلافت ترک کی اور کاروبار سپرد معاویہ کے کیا تو وہ نہین ہتے خلیفہ اور موئید ہے اسکو جو کچھ کہ روایت کی احمد اور ترمذی اور ابو یعلی اور ابن حبان نے کہ خلافت بعد میرے بیچ امت میری کے تیس برس ہوگی پھر بادشاہت ہوگی بعد اسکے کہا بعضون نے کہ اسمین اشارہ ہے علی کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی طرف اپیر ملک کہ اور حدیث مین انحضرت کے صفتون مین واقع ہوا ہے کہ مولد یعنے جگہ پیدا ہونے انکی مکہ ہے اور مہاجر یعنے جگہ ہجرت انکی کی مدینہ اور ملک انکا شام ہے مراد اس سے نبوت ودین ہے اسلیے کہ وہ شام مین اغلب واکثر تھا والا ملک ودین انکا تمام عالم مین ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد انکے قول سے الملک بالشام یہ ہے کہ جہاد وقتال وہان ہے اسلیے کہ منقطع نہین ہوتا جہاد وبلاد شام مین اور اسمین رغبت دلانی ہے شام کی مسافرت کے واسطے پانے فضل جہاد ورباط کے واللہ اعلم **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے ایک ستون نور سے کہ باہر نکلا میرے سر کے نیچے سے درحالیکہ اٹھنے والا تھا یہان تک کہ ٹھہرا شام مین نقل کی یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **ف** ح دلالت کرتا ہے یہ اوپر ثابت رہنے دین اور قرار پکڑنے اور غلبہ اسکے کے شام مین اور اسی قبیل سے ہے نکلنا نور کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے پیٹ سے وقت ولادت کے اور روشن ہونا شام کے مکانون کا اس سے **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی درداء سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جگہ اجتماع مسلمانون کی روز جنگ کے یعنے جنگ دجال کے غوطہ ہے کہ بیچ جانب ایک شہر کے ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو دمشق کہ بہترین شہرون شام کے سے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ح من خیر المداین الشام صفت دمشق کی ہے اور غوطہ بھی ایک جگہ ہے نزدیک دمشق کے جیسا کہ گذرا اور اگلی حدیث مین فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کے ہے اور مضافات اور توابع اسکے سے ہے کچھ خلاف درمیان ان دونون حدیثون کے نہوا **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَاْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سے کہا نزدیک ہے کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کے بادشاہون سے پس غالب ہوگا تمام شہرون پر سواے دمشق کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ح بیان نہین کیا شارحون نے کہ وہ بادشاہ کون ہے **تنبیہ** جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ فضیلت شام اور بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سواے انکے کے آئی ہین اور محدثون نے حکم کیا ہے اوپر اکثر انکے کے ساتھ ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادۃ

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

یہ باب ہے بیچ بیان ثواب اس امت کے **ف** ح یعنے ایسی جماعت کہ جامع ہے درمیان اجابت ومتابعت کے کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتے ہین پس تحقیق مین ہے کہ مبتدع نہین ہے امت سے علی الاطلاق کما توضیح مین مراد امت مطلقہ سے اہل سنت وجماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ انکا ہے مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ انکے کے رضی اللہ عنہم اجمعین ہے کہا صاحب توضیح نے اسلیے کہ مبتدع اگرچہ ہوے اہل قبلہ سے پس وہ امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کے **ف** ح فضیلت اس امت مرحومہ کی اور کثرت ثواب انکے کی بنسبت اور امتون کے خارج حد حصر احاطہ بیان سے ہے اور اسکے ثابت کرنے مین بس ہے قول حق سبحانہ کا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تھے تم بہترین امت کہ نکالے گئے لوگون کے لیے اور قول اس تعالی کے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ اور بس ہے یہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین اور سید المرسل اور افضل خلائق ہین کہ تمام انبیا اور رسولون نے

آرزو کی ہر کا نشط انکی امت ہونیکا اور یہ کہ ثابت ہین انکے لیے کمالات اور کرامات اور فضائل ایسی ایسی طرح کے کہ نہ تھے امم سابق مین اللّٰھم اجعلنا مِنْ اُمَّتِهٖ وَارْزُقْنَا مَحَبَّتَہٗ وَتَوَفَّنَا عَلٰی دِیْنِهٖ وَمِلَّتِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

الفصل الاول

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عمر سے کہ انھنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین ہے مدت عمر تمھارے کی بہ نسبت عمر ان لوگون کے کہ گذرے ہین امتون سے مگر مقدار اُس زمانہ کے کہ درمیان نماز عصر کے آفتاب کے غروب ہونے تک ہے ف ع اجل کہتے ہیں ایک مدت کو کہ تعین کی گئی ہو ایک چیز کے لیئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لتبلغوا اجلا مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے انسان کی موت پر پس کہا جاتا ہے دنا اجلہ یعنے قریب ہوئی موت اسکی ملا علی نے یہ تو طیبی سے لکھا ہے اور بعد اسکے لکھا ہے کہ توضیح اسکی یہ ہے کہ اجل کبھی تعبیر کیجاتی ہے تمام وقت سے کہ معین ہے عمر کے لیے برابر ہے کہ ہو معلق یا مبرم جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالیٰ کے ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتی ہے اوپر انتہاے مدت کے اور آخر اسکی کے اور یہی مراد ہے ساتھ قول حق سبحانہ کے اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنے جب آویگی موت انکی نہ تاخیر کرینگے ایک ساعت اور نہ پہل کرینگے اور مراد اجل سے بیان معنی اول ہی ہین فرماتے ہین مدت عمرون قلیل تمھارے کی بیچ مقابلہ عمرون امتون سابقہ کے مقدار اُس وقت کے ہے کہ نماز عصر سے مغرب تک ہے بیچ مقابلہ اول روز کے عصر تک اور باوجود اسکے ثواب تمھارا انکے ثواب سے زیادہ ہے خلاصہ یہ کہ مدت تمھاری عمل مین تھوڑی ہے اور ثواب تمھارا بہت پھر بیان کی نسبت جو درمیان اس امت کے اور درمیان یہود و نصاری کے ہے ساتھ قول اپنے کے ت انہیں یہ قصہ اور حال تمھارا اور قصہ اور حال یہود اور نصارے کا بیچ ساتھ رب سبحانہ تعالے کے مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنے والون اور مزدورون کو پس کہا اُس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دو پہر تک ایک ایک قیراط پر ف ح یعنے ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا او قیراط کہتے ہین آدھے دانگ کو اور دانگ چھٹا حصہ درہم کا ت پس کام کیا یہود نے دو پہر تک ایک ایک قیراط پر ف ح یعنے عمل کیا موسے علیہ السلام کے تابعون نے عمرہ ازمین ثواب قلیل پر پس مشابہ ہین ساتھ ان مزدورون کے کہ کام کیا دو پہر تک ایک ایک قیراط پر ت پھر کہا اُس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیئے دو پہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نے یعنے عیسی علیہ السلام کے تابعون نے بعد یہود کے ایک ایک قیراط پر ف ح یعنے انھون نے کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کے مشابہ ان مزدورون کے کہ کام کیا دو پہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر ت پھر کہا اُس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیئے نماز عصر سے آفتاب کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتھ ان لوگون کے کہ کام کیا مثلا نماز عصر سے آفتاب کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمھارے لیئے اجر ہے دو چند ف ع یعنے بہ نسبت یہود و نصارے کے اور گویا کہ یہ مضمون نکالا گیا ہے اللہ تعالے کے اس قول سے يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے

اور ایمان لاؤ ساتھ رسول اسکے کے پس دیگا تمکو دوچند اپنی رحمت سے پس اس امت نے تصدیق کی اپنے نبی کی اور اگلے نبیون کی بھی اسلیے دوہرا
ثواب ملا **ت** پس غصہ ہوئے یہود و نصارے پس کہا انھون نے کہ ہم زیادہ مین از روے عمل کے اور کمترین از روے ثواب کے **ف**
ع یعنے کہا اہل کتاب نے اے رب ہمارے دیا تونے امت محمدؐ کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال اُنکے کے اور دیا تونے ہمکو ثواب کم باوجود کثرت
اعمال ہمارے کے اور شاید کہ وہ کہینگے یہ روز قیامت کے یا مراد رہوا انکے مثل اسکے جبکہ مطلع ہوئے اوپر فضائل اس امت کے اپنی کتابون
مین یا زبانی رسولون اپنے کی اور بہر تقدیر اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہے بقدر رنج اٹھانے کے اور نہ بجہت
استحقاق کے اسلیے کہ بندہ نہین مستحق ہوتا ہے اپنے مولے کے نزدیک بسبب خدمت اپنی کے ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہے اسکو اپنے فضل سے
اور پہونچاتا ہے اسکو یہ کہ بہت کہ تفضل کرے جسپر چاہے اپنے بندون مین سے فانہ یفعل مایشاء و یحکم مایرید اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس
حدیث کے ہمارے علماء نے واسطے قوت دینے قول ابی حنیفہ کے یہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہے بعد ہونے سایہ ہر چیز کے دو برابر اسکے اسلیے کہ
نہین متصور ہے یہ کہ ہون نصاری زیادہ تر عمل مین اس امت سے مگر باعتبار اس مدت کے **ت** فرمایا اللہ تعالے نے پس کیا ظلم کیا مین نے
تمپر یعنے کیا ظلم کیا مین نے کچھ تمھارے حق سے کہ جو مقرر کیا تھا اور وعدہ کیا تھا اسکا کہا اہل کتاب نے کہ نہین ظلم کیا تونے ہمارے حق مین سے
کچھ لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تونے فرمایا اللہ تعالے نے پس تحقیق یہ زیادہ اجر و نیاز یا دتی کرم میرے کی ہے دیتا ہون مین جسکو
چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچھ چاہتا ہون کرتا ہون نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع مراد یہود و نصارے سے یہان وہ
یہود و نصارے ہین کہ ثابت رہے دین حق پر نہ کفار انمین کے اسلیے کہ انکے لیے نہین ہے ثواب کچھ بھی اور اسمین شبہہ نہین ہے کہ نصارے جو ایمان
لائے حضرت عیسیٰ اور انجیل پر باوجود ایمان لانیکے حضرت موسیٰ اور توریت پر تو نہ انکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کے کہ وہ اپنی ہی
کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائے تھے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ
یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ رَوَاهُ **مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ سخت ترین اور خوب ترین امت میری کی بیچ محبت رکھنے کے مجھے وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے
پیچھے وفات میرے کے دوست رکھیگا ایک انمین سے اور آرزو کریگا کہ دیکھے مجکو فدا کرے اپنے اہل اور اپنے مال کو نقل کی یہ مسلم نے **ف**
ع ح یعنے ارزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کرے اگر اتفاق ہو میرے دیکھنے کا اور پہونچنے کا طرف میرے جانا چاہیے
کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضے اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی ہین دلالت کرتا ہے اسپر کہ ہو سکتا ہے کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے کوئی آوے کہ مساوی آوے انکی فضیلت مین یا افضل ہوا نسے اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علماے حدیث سے ہے اسی طرف گیا ہے
اور تمسک ساتھ ان حدیثون کے کیا ہے اور شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین اسکو لاے ہین باوجود اسکے کہ اجماع رکھتے ہین علماء اسپر کہ صحابہ
افضل امت کے ہین اور حمل کیا ہے علماء نے ان حدیثون کو اوپر ثابت کرنے ایک جہت کے خیریت سے ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہے اکثریت ثواب
سے ثابت ہے صحابہ ہی کے لیئے ولیکن کہا ہے انھون نے کہ مراد صحابہ سے یہان اخص ہین کہ صحبت انکی طویل ہو اور علم آنحضرت سے بہت سیکھا ہو اور
غزوات مین حاضر ہوے ہون اور اسپر بعضی اعم ہے کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہے
اور یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے اپنی جگہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کے اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہے واللہ اعلم اور حق یہ ہے کہ فضیلت
حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی نظر ہو مخصوص ہے ساتھ صحابہ کے اور کسیکو اسمین کچھ شرکت نہین ہے اور اسپر اور فضائل علمی اور عملی مین مجال

سخن کی واسع ہو اور اولی یہ ہو کہ مطلق حکم کیا جاوے کہ معاملہ افضل من سبقت مین وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو معاویہؓ سے کہا کہ سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا امت اجابت میری سے ایک گروہ قائم ساتھ حکم خدا کے ف یعنے ساتھ امر دین اسکے کے اور احکام شریعت اسکے کے یاد کرنا کتاب اللہ کا ہو اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب وسنت سے اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ اور خیرخواہی کرنی اسکے خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسے کہ اشارہ کرتا ہو طرف اسکے قول اللہ تعالے کے وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے اور چاہیے کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ بلاوین طرف بھلائی کے اور حکم کرین اچھی باتون کا اور منع کرین بری باتون سے ترجمہ نہین ضرر کریگا انکو یعنے انکے دین وامر کو وہ شخص کہ ترک کرے مددگاری انکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے انکی یعنے نہ موافقت کرے انکے امر کی یہان تک کہ آوے حکم خدا کا یعنے موت انکی اور انقضاء عہد انکا اور وہ اوپر اسی کار انیکے ہونگے ف ع یعنے قائم ہونگے امرخدا پر اور تائید دین پر اور اسمین اشارہ ہو طرف اسکے کہ روی زمین خالی نہین ہوگا صلحا سے کہ ثابت ہین اوامر خدا پر دور ہین نواہی اسکے سے قائم ہین امور شریعت پر برابر ہو انکے نزدیک مددگاری لوگون کی اور مخالفت انکی انتہے اور تفسیر کیا ہو ایک شارح نے امراللہ کو ساتھ قیامت کے لیکن اسپر اشکال آتا ہو ساتھ حدیث لا تقوم الساعۃ حتی لا یکون فی الارض من یقول اللہ یعنے نہین برپا ہوگی قیامت یہان تک کہ نہو زمین مین وہ شخص کہ کہے اللہ اور کہا ایک شارح نے کہ معنی قائمۃ بامر اللہ کے یہ ہین کہ چنگل مارینگے ساتھ دین اسکے کے اور بعضون نے کہا مراد اس گروہ سے تعلیم کرنے والے حدیث اور علوم دینیہ کے ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگے اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نے کہا احتمال ہو کہ مراد یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہیگی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قائم ہوگا اسکی بلند کرنے پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتھ جہاد کرنے کے کفار سے تقویت اور تائید دین کی کرتے ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام کی سرحدون کی نگہبانی کرینگے اور بعضی روایتون مین آیا ہو وہم بالشام یعنے اور وہ شام مین ہونگے اور بعضی روایتون مین آیا ہو حتی یقاتل آخرہم مسیح الدجال یعنے یہان تک کہ قتال کرینگے اخیر انکے مسیح دجال سے یہ روایتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سے عام معلوم ہوتا ہو وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی کتاب القصاص مین حدیث انس کی ان من عباد اللہ لو اقسم علی اللہ لابرہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہو انسؓ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصہ اور حال میری امت کا مشابہ قصہ اور حال مینہ کے ہو نہین جانا جاتا کہ اول اسکا بہتر ہو یا آخر اسکا نقل کی یہ ترمذی نے ف ح جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ شک اور تردد اور عدم یقین اسمین ہو کہ اول امت بہتر ہو یا آخر امت اور حقیقت مین یہان یہ مقصود نہین بلکہ کنایہ ہو اس سے کہ تمام امت بہتر ہو جیسے کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہو پس سمجھا جاتا ہو کہ سب برابر ہین خیر اور نافع ہونے مین پس خیر بمعنی اسم تفضیل کے نہین ہو دین مین پس اگلون نے صحبت رکھی ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اتباع کیا انکا اور پہونچایا بلانا انکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکھی انکے قواعد دین کی اور تقویت کی اور مدد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلون نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا اسکو اور تمام کیا اسکی بنا کو اور محکم کیا اسکے ارکان کو اور بلند کیا اسکے منار کو اور پھیلایا اسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اسکی نشانیون کو اور اگر حمل اوپر معنی اسم تفضیل کے کرین تو بھی درست ہو سکتا ہو باعتبار تعدد وجوہ خیریت کے حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہو اوپر برابر ہونے یا تفاضل کے وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کے یہ ہو کہ فضل کلی

ثابت ہو صحابہ کے لیئے اور یہ منافات نہین رکھتا ہو ساتھ ثابت ہونے فضل کے وجوہ جزئیہ کر انکے لیئے اور مراد فضل کلی سے اکثریت ثواب کی ہو اللہ تعالے کے نزدیک ف
ع کہا تورپشتی نے کہ نہین حمل کی جاویگی یہ حدیث اوپر تردد کے بیچ فضیلت اول کے آخر پر اسلیئے کہ قرن اول افضل ہین سب قرنون سے بلا شک و بلا شبہہ
پھر وہ کہ قریب انکے ہین پھر وہ کہ قریب انکے ہین اور جو تھے مین اشتباہ ہو راوی کی جانب سے اور نہین مراد ہو اس سے مگر نافع ہونا اسکا شریعت کے پھیلانے
مین اور ایسا ہی قول قاضی کا طول وطویل لکھ کر لکھا ہو کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا کہ نہین حکم کیا جاتا ہو ساتھ وجود النفع کے بیچ بعض مہینوں کے نہ بعض کے
ایسا ہی نہین حکم کیا جاتا ہو ساتھ وجود خیریت کے بیچ بعض افراد امت کے نہ بعض کے جمیع وجوہ سے اسلیئے کہ حیثیتین مختلفة الکیفیات ہین وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ
هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اور باوجود اسکے پس فضل مقدم کے لیئے ہو اور نہین ہو یہ مگر تسلی پچھلون کے لیئے اشارہ کرنے کو طرف اسکے کہ دروازہ
اللہ کا کھلا ہوا ہو اور طلب کرنا فیض کا اسکی جناب سے متوقع ہو کہا طیبی نے کہ تمثیل امت کی ساتھ مینھ کے نہین ہو مگر بسبب ہدایت اور علم کے جیسے کہ تمثیل دی
آنحضرت نے مینھ کو ساتھ ہدایت اور علم کے پس مختص ہوگی یہ امت مشابہت دی گئی ساتھ مینھ کے ساتھ علما کے اور کاملین کے انمین سے اور کامل کرنے والون کے
واسطے غیر اپنے کے پس مستدعی ہو یہ تفسیر اسکو کہ ارادہ کیا جاوے ساتھ خیر کے نفع پس نہین لازم آتی ہو اس سے مساوات بیچ افضلیت کے انتہی مختصر اور
خلاصہ یہ کہ یہ امت ساری نہین خالی ہو خیر سے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے آنحضرت نے ساتھ قول اپنے کے ہذہ امة مرحومة لیکن بنی اسکا بنی الرحمة کی
بخلاف تمام امتون کے کہ خیر منحصر ہو انکے اگلون ہی مین پھر لائے شر انکے پچھلون مین کہ بدل ڈالین انھون نے کتابین اپنی اور تحریف کر ڈالا
اُس طریق کو کہ تھے اسپر اول انکے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ
اور روایت ہو امام جعفر صادق ع سے کہ نقل کی انھونے اپنے باپ سے یعنی امام باقر سے انھونے نقل کی امام جعفر کے دادا سے یعنی امام زین العابدین علی
بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو و اور خوش ہو و ف ع مکرر فرمایا اسکو تاکید کیلیئے یا ایک دنیا
کے لیئے اور دوسرا آخرت کے لیئے ترجمہ سوا اسکے نہین کہ حال اور قصہ افراد امت اجابت میری کا مشابہ حال اور قصہ مینھ کے ہو یعنی مشابہ حال اور
قصہ انواع مینھ کے ہو بیچ حصول منفعت کے نہین جانا جاتا کہ آخر اسکا بہتر ہو یا اول اسکا مانند ایک باغ کے ہو ف ع او تنویع کے لیئے ہو یا تخییر کے
لیئے اور معنی اسکے یہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ درختون والے میوون والے کے ہو مشابہت دیا گیا ساتھ اسکے دین باعتبار شرائع اور ارکان اور فروعون
اسکے کے ترجمہ کہ کھلائی گئی اس سے ایک فوج یعنی نفع اٹھایا بعض اسکے سے ایک جماعت نے ایک سال پھر کھلائی گئی بعض دیگر اس باغ کے سے
جماعت دوسری ایک اور سال نزدیک ہو کہ آخر باغ کا ازروی جماعت کے یعنی جماعت آخر کہ باغ سے کھایا ہو وہ چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ
جماعتون کا ازروی چوڑائی کے اور ہووے گہرا زیادہ ازروی گہرائی کے ف ع اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اور ہجوم اسکا ہو اور
طول نہ کہا اسلیئے کہ عرض اور عمق بعد طول کے ہوتا ہو پس وجود انکا مستلزم اسکا ہو ترجمہ اور بہت اچھا اسکا ازروی خوبی کے کیونکر ہلاک ہووے یعنی
بالکل وہ امت کہ مین اول اسکے ہون اور ہوگا مہدی بیچ مین اسکے اور ہونگے عیسی آخر اسکے ولیکن درمیان اسکے یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا اول اور
اوسط اسکا کہ متصل ہو ساتھ آخر اسکے کے ایک جماعت ہوگی کج نہین ہین وہ مجھسے یعنی میرے تابعین سے اور میری راہ وروش پر اور نہ مین انمین سے ہون ف
ع یعنی راضی انسے اور مددگار انکا بلکہ مین بیزار اور غیر راضی ہون انسے بسبب فسق اور ظلم انکے کے ترجمہ نقل کی یہ رزین نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ اِیْمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِکَۃُ قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ قَالُوْا فَالنَّبِیُّوْنَ قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْیُ یَنْزِلُ عَلَیْھِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَکُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِیْمَانًا لَقَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَجِدُوْنَ صُحُفًا فِیْھَا کِتَابٌ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِیْھَا اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے پوچھا صحابہ سے کہ کون سے مخلوق بہت پسندیدہ ہی نزدیک تمھارے ازروے ایمان کے یعنے ایمان کسکا مخلوقات مین سے بہت قوی اور اچھا جانتے ہو کہا بعضے صحابہ نے فرشتے ہین کہ انکے ایمان کو بہت اچھا اور قوی جانتے ہین ہم فرمایا آنحضرت نے کیا ہی واسطے فرشتون کے کہ ایمان نہ لاوین حالانکہ وہ نزدیک پروردگار اپنے کے ہین یعنے وہ مقرب ہین اور دیکھتے ہین عجائب وغرائب جبروت کے پس کیا عجب وغرابت ہی انکے ایمان مین کہا انھین بعض صحابہ نے یا اور بعضون نے پس پیغمبر ہین کہ ایمان انکا بہت کامل وقوی جانتے ہین ہم **ف** ح اور اسسے لازم نہین آتی ہی فضیلت ملائکہ کی انبیا پر اسلیے کہ فضیلت وہان معنی کثرت ثواب کے ہی عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی پیغمبرون کو کہ ایمان نہ لاوین اور شک وشبہہ مین نہ پڑین حالانکہ وحی آسمان سے اوترتی ہی انپر **ف** ع اور فرشتہ روح الامین آتا ہی اور بیواسطہ پیام پروردگار تعالے کا پہونچاتا ہی اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ اُسکے انوار کا کرتے ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دل مین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہی اور جو لکھے کہ دوسرے کو بھیجے تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتے ہین پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین پیغمبرون پر ترجمہ کہا انھون نے پس ہم کہ اصحاب آپ کے ہین بہت قوی ہی ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی اور کیا مانع ہی تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتھ خدا کے اور یقین نہ کرو ساتھ احکام اور اوامر ونواہی کے حالانکہ مین درمیان تمھارے ہون **ف** ح اور مشاہدہ کرتے ہو انوار اور آثار وحی کے اور ایمان کے اور دیکھتے ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتے ہو جمال باکمال میرے سے انوار حق کے اور سرایت کرتے ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سے اسرار حقیقت کے اور پیدا ہوتے ہین تصرف اور ارشاد میرے سے بیچ ظاہر و باطن تمھارے کے کمالات وکرامات ترجمہ کہا راوی نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کے نزدیک میرے ازروی ایمان کے البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے بعد میرے یعنے بعد وفات میری کے کہ وہ تابعین ہین اور اتباع انکے روز قیامت تک پاوینگے مصحف اور اجزا کہ اُسمین لکھے ہین احکام دین کے یعنے قرآن ایمان لاوینگے ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ ان صحفون کے ہی **ف** ع یعنے غایبانہ ایمان لاوینگے ساتھ معنے اخبار وآثار کے بمشاہدہ اور معائنہ انوار کے اور یہی مراد ہی ساتھ قول حق سبحانہ کے یؤمنون بالغیب ساتھ یعنے وجوہ تفسیر اسکے کے اور مؤید ہی اسکو یہ جو روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ بن مسعود کے یارون نے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اور انکے ایمان کا پس کہا ابن مسعودؓ نے کہ تحقیق تھا امر محمدؐ کا اور حال انکا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر وہویدا اسکے لیے کہ دیکھا تھا انکو پس قسم اُس ذات کی کہ نہین ہی کوئی معبود سواے اسکے نہ لایا کوئی ایمان لانے والا افضل ایمان غیب سے پھر پڑھی یہ آیت یعنے یؤمنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین پر بھی انوار اور آثار حقانیت کے ظاہر ہین اور دلائل وشواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق کے واضح لیکن باوجود اسکے مصرعہ از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ ٭ حاصل یہ کہ اگرچہ صحابہ کا بھی ایمان بالغیب تھا لیکن باعتبار بعضے مومن بہ کے یعنے جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہی اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتے تھے بخلاف تابعین اور انکے بعد کے لوگون کے کہ انکا سارا ایمان بالغیب ہی پس اس حیثیت سے ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاۗءِ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ لَھُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِھِمْ یَاْمُرُوْنَ

المعروف وينهون عن المنكر ويقاتلون اهل الفتن رواهما البيهقي في دلائل النبوة اور روایت ہو عبد الرحمن بیٹے علاء کے سے کہ حضرمی ہو
کہا حدیث کی مجکو اُس شخص نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق شان یہ ہو کہ نزدیک ہو کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم
کہ ہوگا ثواب اُنکے لیے مانند ثواب اول اُنکے کے کہ صحابہ ہین حکم کرینگے ساتھ شرعی باتون کے کہ پہچانا گیا ہو وجود اُنکا دین مین اور منع کرینگے
لوگون کو خلاف شرع سے کہ وجود اسکا ناآشنا اور انکار کیا گیا ہو اور لڑینگے یعنے اپنے ہاتھون یا زبانون سے فتنہ والون سے کہ باغی
اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین وعن ابي امامة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال طوبى لمن رآني وطوبى سبع مرات لمن لم يرني وآمن بي رواه احمد اور روایت ہو ابی امامہ
سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہو جیو اُس شخص کو کہ دیکھا مجکو یعنے اور ایمان لایا مجپر اور خوشی سات بار اُسکے لیے کہ نہ دیکھا مجکو اور
ایمان لایا مجپر نقل کی یہ احمد نے شرح اور تعیین عدد سات کا سپرد ہو شارع کے علم پر یا بسبب تنوع اسکے کے عدد مبارک متعارف ہے مبالغہ تکثیر کے
پس مراد اسے تکثیر ہو نہ تحدید وعن ابن محيريز قال قلت لابي جمعة رجل من الصحابة حدثنا حديثا سمعته من رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال نعم احدثك حديثا جيدا تغدينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنا ابو عبيدة بن الجراح فقال
يا رسول الله احد خير منا اسلمنا وجاهدنا معك قال نعم قوم يكونون من بعدكم يؤمنون بي ولم يروني
رواه احمد والدارمي وروى رزين عن ابي عبيدة من قوله قال يا رسول الله احد خير منا الى آخره اور روایت ہو
ابن محیریز سے کہ کہا مین نے واسطے ابی جمعہ کے کہ ایک شخص تھا صحابہ مین سے روایت کر میرے لیے ایک حدیث کہ سنی ہو تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا ہان روایت کرونگا مین تجسے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دے تجکو اور بشارت بخشے خیر کیا اور فضیلت کی طعام چاشت کا کھایا ہمنے ساتھ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے ساتھ ہمارے ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سے ہین پس کہا ابو عبیدہ نے یعنے واسطے اظہار شکر نعمت الٰہی کے اور
احسان ماننے انعام حضرت رسالت پناہی کے یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہو ہمسے اسلام لائے ہم یعنے آپ کے ہاتھ پر اور جہاد کیا ہمنے ہمراہ آپکے فرمایا
آنحضرت نے ہان بہتر ہین تمسے وہ لوگ ہین کہ ہونگے پیچھے تمسے ایمان لاوینگے مجپر حالانکہ نہین دیکھا مجکو ف ع معنی اسکے یہ ہین کہ وہ بہتر ہونگے
تمسے اس حیثیت سے اگرچہ تم بہتر ہو انکے مسابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے ترجمہ روایت کی یہ حدیث احمد اور دارمی نے یعنے ابن محیریز سے اور
روایت کی ابو عبیدہ سے قول انکے سے قال یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنے اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی وعن معاوية
بن قرة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسد اهل الشام فلا خير فيكم ولا يزال طائفة من امتي منصورين
لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة قال ابن المديني هم اصحاب الحديث رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح
اور روایت ہو معاویہ بن قرہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے ف ح یعنے قرہ بن ایاس سے کہ صحابی ہو اور معاویہ مذکور تابعی ہو عالم عامل فقیہ پیدایش
انکی روز جمل کے ہوئی اور وفات انکی ایکسو تیرہوین سن مین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تباہ ہووین اہل شام پس
نہین بھلائی ہوگی تم مین ف ع یعنے بیٹھنے کے لیے یا متوجہ ہونے کے لیے طرف انکے انتہی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہو ظاہر یہ ہو کہ مراد یہ ہو کہ اہل شام
قائم ہونگے امر خدا پر اخیر زمانہ مین پس جب وہ تباہ ہونگے اور یہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونے قیامت کے جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی
کہ کہے لا اله الا الله جیسا کہ وارد ہوا ہو کہ قائم نہین ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کے پس خیر نہین ہوگی اسلیے کہ باقی نہین رہیگا
اُسوقت کوئی اہل خیر مین سے ترجمہ اور ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت سے کہ مدد کی گئی یعنے غالب اعدائے دین پر نہین ضرر کریگا انکو

وہ شخص کہ نہ مدد کرے انکو کہ عنایت الٰہی انپر ہمیشہ ہوگی یہانتک کہ برپا ہو قیامت ف ع یعنی قرب قیامت ہو اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ نہیں قائم ہوگی
قیامت اس حال میں کہ زمین میں ہو اللہ کہنے والا ترجمہ کہا ابن مدینی نے کہ اکابر محدثین سے ہے وہ جماعت اصحاب حدیث ہیں ف ع یعنی محدث
کہ حفاظ حدیث کے ہیں اور راوی انکے اور عمل کرنے والے سنت پر کہ بیان کرنے والے ہیں کتاب کے کہ پس مراد انسے اہل سنت وجماعت ہیں ترجمہ نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ الْخَطَاءَ
وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اس چیز کو کہ زبردستی کیے گئے ہیں یہ اسپر نقل کی یہ ابن ماجہ
اور بیہقی نے ف ح ع جاننا چاہیے کہ خطا ضد صواب کی ہے صراح میں ہے خطا نا درست نقیض صواب کے اور تقصور وممدود دونوں طرح آیا ہے خطیہ یعنے گناہ
کے یا جو گناہ کہ بے قصد کے ہو کذا فی القاموس اور خطا ساتھ زبر خ اور جزم ط کے بھی بمعنی گناہ کے اور بعضوں نے کہا خطا کہتے ہیں اسوقت کہ قصداً کرے
اور اَخْطَأَ اسوقت کہ بقصد نہ کرے اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا رکھے اور غیر صواب میں پڑجاوے اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کرے اس چیز کا کہ نہ کرنی
چاہیے اور کہتے ہیں اس شخص کو کہ چاہتا ہے ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اس چیز میں پڑگیا خطا کی اور ساتھ اس معنے کے خطا مقابل عمد کے آتا ہے جیسے کہ
چاہا کہ تیر مارے شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اسکو بخطاء یا قصد کلی کرنیکا رکھتا تھا ناگہان پانی حلق میں اتر گیا اور مراد اس حدیث
میں یہی معنی ہیں اور نسیان ضد حفظ کا ہے بمعنی فراموشی کے اور سہو بھی بمعنی نسیان کے ہے بولتے ہیں کہ سہو کیا فلانے کام میں یعنے نسیان کیا اس سے
اور غافل ہوا اس سے اور گیا دل اسکا اور جگہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سے یہ ہے کہ گناہ نہیں انمیں اور گنہگار نہیں ہوتا بسبب انکے نہ یہ کہ مواخذہ
نہیں ہوتا مطلقاً اسلیے کہ بیچ قتل خطاء کے ثابت ہے دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنے کے ساتھ خطاء کے واجب ہے قضا روزے کی اور بیچ نسیان کے
واجب نہیں ہے قضا روزہ کی بسبب اسکے ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ تمام کر اپنے روزے کو اسلیے کہ نہیں کھلایا اور
نہیں پلایا ہے تجھکو مگر خدا نے اور بیچ نسیان اور سہو نماز کے واجب ہوتا ہے سجدہ اور بیچ تلف کر ڈالنے مال لوگوں کے ساتھ سہو کے واجب
ہوتا ہے ضمان اور لفظ وما استکرہوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کے ہے یعنے وہ گناہ کہ طلب کیے گئے انسے بوجہ اکراہ یعنے زبردستی کے یعنے باعث ہو
انسان کو کوئی اس چیز کے کرنے پر کہ مکروہ رکھے وہ اسکو اور نہ ارادہ کرے اسکے کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اسپر ساتھ وعید کے مانند قتل کرنے کے
اور ضرب شدید کے اور اکراہ کے لیے بھی تفصیل ہے بیچ حق اللہ اور حق العباد کے چنانچہ اصول کی کتابوں میں وہ تفصیل لکھی ہوئی ہے اور باوجود
اسکے گناہ مرتفع ہے اور مراد تجاوز سے یہی ہے وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا
عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے بہز بیٹے حکیم بیٹے معاویہ بیٹے حیدہ
قشیری بصری کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے نقل کی بہز کے دادا سے یعنے معاویہ رض بیٹے حیدہ کے سے کہ انہوں نے سنا
آنحضرت سے کہ فرماتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالےٰ کے کہ فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے تھے تم بہترین امت کے کہ ظاہر کیے گئے لوگوں
کے لیے ف ع ح یعنے تھے وہ ایسے ہی بیچ علم اللہ تعالےٰ کے اور لوح محفوظ کے یا درمیان اگلی امتوں کے اور مراد تمام مومنین اس
امت کے ہیں خواص وعوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اگلی امتوں پر بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کے ایمان میں اور زیادتی محبت کے
ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ مرتد ہونیکے اور نہ نکلنے کے ربقہ اسلام سے اور مانند انکے کے اور بعضوں نے کہا کہ مخصوص ہے یہ ساتھ

علماء اور شہدا اور صالحین کے اور مراد خیریت تامہ کاملہ مخصوصہ ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد مہاجرین ہین اور وجہ تخصیص کی ظاہر نہین ہی اور حق یہ ہی کہ عام ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نے تم پورا کرتے ہو ستر امتون کو کہ تم بہترین انکے اور بہت گرامی قدر انکے ہو اللہ کے نزدیک نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہی فـ ع مراد عدد ستر سے تکثیر ہی نہ تحدید اور یہ عادۃً یعنی تکثیر کے بہت آتا ہی یا یہ ستر امتین جو بڑی بڑی گذری ہین وہ مراد ہین اور مراد ساتھ اتمام کے ختم ہی یعنی جیسے کہ پیغمبر تمہارے خاتم النبیین اور سردار رسولوں کے ہین تم بھی خاتم امتون کے اور اکرم اور اتم انکے ہو اور ذکر کیا البغوی نے ساتھ سند اپنے کے بطریق مرفوع کے قَالَ اِنَّ الْجَنَّۃَ حُرِّمَتْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ کُلِّہِمْ حَتّٰی اَدْخُلَہَا وَحُرِّمَتْ عَلَی الْاُمَمِ حَتّٰی تَدْخُلَہَا اُمَّتِیْ یعنے فرمایا آنحضرت نے کہ بلاشبہ جنت حرام ہی سب انبیا پر یہان تک کہ داخل ہوون مین اسمین اور حرام ہوئی جنت سب امتون پر یہان تک کہ داخل ہو جنت مین امت میری اور یہ اشارہ ہی طرف حسن خاتمہ کے کہ بنی ہی حسن بدایۃ جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے حق سبحانہ نے اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَہُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی پس ہم آخر ہین پیدایش مین اور اول ہین رتبے مین وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنْ اَہْلِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَبِشُکْرِہٖ تَزِیْدُ الْبَرَکَاتُ وَالْخَیْرَاتُ اور ختم ہونا کتاب کا ساتھ اس حدیث کے کہ شعر اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کے ہی عنایت اور کرم ختم کرنے والے کے سے یعنے اللہ تعالےٰ کے سے ہی اور حدیث پہلی کہ ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان بھی مناسب ہی واسطے عذر کرنے کے اس چیز سے کہ واقع ہوئی ہو قسم خطاء اور سہو و نسیان سے خَتَمَ اللّٰہُ لَنَا بِالْحُسْنٰی وَتَجَاوَزَ عَنَّا مَا وَقَعَ مِنَ السَّہْوِ وَالنِّسْیَانِ بِحُرْمَۃِ نَبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ ذَوِی الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ انتہی جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کی شرحون مین تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہی اور بعضے نسخون مین یہ عبارت بھی لکھی ہی

ثُمَّ قَالَ مُؤَلِّفُ الْکِتَابِ شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ وَاَتَمَّ عَلَیْہِ نِعْمَتَہٗ وَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَحَادِیْثِ النَّبَوِیَّۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْیَۃِ الْہِلَالِ شَوَّالَ سَنَۃَ سَبْعٍ وَثَلَاثِیْنَ وَسَبْعِمِائَۃٍ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ تَوْفِیْقِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ پھر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کے نے قدر دانی کرے اللہ اسکی سعی کی اور تمام کرے اسپر نعمتین اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنے حدیثون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے آخر دن جمعہ رمضان کے نزدیک دیکھنے ہلال شوال کے سات سو سینتیسوین برس مین ۷۳۷ھ ساتھ حمد اللہ تعالےٰ کے اور نیک توفیق اسکی کے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ پالنے والا عالمون کا ہی اور درود اور سلام اوپر محمد کے اور آل انکے کے اور اصحاب انکے کے اور تابعون انکے کے اور رفیق انکے کے سب پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ**

تمام ہوا یہ ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کے ای مولے میرے کیا بعید ہی تیری رحمت واسعہ سے کہ اس میری سعی کو قبول فرماوے اور اس عاجز ضعیف و نحیف کی تقصیرات اور بھول چوک سے درگذر فرماوے اور مجکو اور میرے استاد اور مان باپ کو نور قیامت کے بخشدے اور قبول فرماوے یا رب العالمین مکرر سہ کرر بھی عرض ہی کہ مجھ شرمسار کو اور میرے استاد مولانا اسحق صاحب مہاجر فی سبیل اللہ رحمہ اللہ کو اور میرے مان باپ اور سب مسلمانون کو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہمارے حال پریشان بال پر ہو اَللّٰہُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰہُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ہَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَہَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰہُمَّ

إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

بیت ازگدایان توام شاہا بفرما مددی ٭ کہ بہ مرغان حرم ورحرمت جاگیرم ٭ نظم الٰهی نَجِّنِي مِنْ كُلِّ ضِيقٍ ٭ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰى مَوْلَى الْجَمِيعِ ٭ وَهَبْ لِي فِي مَدِينَتِهِ قَرَارًا ٭ وَرَزَقَنِي بِإِيمَانٍ وَدَفْنٍ بِالْبَقِيعِ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تمت

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خدائے جل وعلا ونعت خواجۂ دوسرا ومنقبت آل اطہار وصحابہ کبار پیروان ملت حنیفہ اور مقلدان شریعت شریفہ کو مژدہ دیا جاتا ہے کہ کتاب افادت انتساب مفید خاص وعام مشکوۃ شریف مصنفہ محمد ابن عبد اللہ خطیب کا ترجمہ مظاہر حق نام۔ الحق یہ وہ کتاب نایاب ہے کہ نہ محتاج ہے تعریف کی نہ آرزومند ہے توصیف کی اگر اسکو رہنمائے مسالک صدق ویقین کہیے تو بجا ہے اور اگر ہادی المسلمین اور معین المومنین کے نام سے اسکو تعبیر کیجیے تو روا ہے اول حضرت مولانا محمد اسحٰق مہاجر رحمہ اللہ نے کہ اُنکے فضائل ظاہری اظہر من الشمس اور کمالات باطنی ابہر من الامس ہین مشکوۃ شریف کے بین السطور مین ترجمہ اردو سلیس فرمایا اور ایک عمدہ شان سے انجام کو پہونچایا۔ اسکے بعد قامع بنیاد شرک وبدعت رافع آثار کفر وضلالات سرآمد علمائے متقدمین سرخیل کملائے متاخرین گوشوارہ فرق علم اشعۂ بارقۂ علم واقف اسرار فروع واصول آئینہ حقیقت نمائے منقول ومعقول مولوی قطب الدین خان صاحب مغفور دہلوی شاگرد ممتاز بالاعزاز حضرت مولانا مسبوق الاوصاف ومحمود الاخلاق اعنی جناب محمد اسحٰق صاحب نے ترجمہ کو احادیث سے جدا کیا اور ہر باب مین بقدر ضرور مسائل فقہ کو کتب معتبرہ سے اقتباس کرکے مع دیگر فوائد موقع بموقع اضافہ کیا لیکن مؤلف ممدوح نے آخر کتاب مین ترجمۂ نام صحابی راوی حدیث اور ترجمۂ نام کتاب ماخذ حدیث بنظر اختصار قلم انداز فرما کر جلد سوم مین اسکا اشارہ کیا اور عالم باعمل فاضل بے بدل گرہ کشائے طرۂ شاہد وجود آئینۂ عکس نمائے چہرۂ شہود علم ادب مین کامل بلاغت مین سحبان وائل مولوی محمد حسین صاحب نے باجازت مؤلف اس کمی کو بھی پورا کیا۔ مطبع علم مطلع آقائے نامدار برگزیدۂ اعصار قدردان فضلا مربی علما متمکن چاربالش عزت وبرتری مسند آرائے اورنگ حشمت وسروری ممدوح اصاغر واکابر روزگار جناب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ محلہ حضرت گنج مین بماہ فروری ۱۸۸۶ء مطابق ماہ ربیع الآخر ۱۳۰۳ھ بار دوم طبع بصحت مزید ہوئی خدائے عز وجل کے فضل وکرم اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطف اتم سے یہ کتاب قابل دید ہوئی۔